

شیخ پیری رحمان فرماتے ہیں کہ علامہ مرتضیٰ نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں بہت سی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا
احمد عبد الجواد رحمان کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گو یا کہ اس نے حدیث کی سترے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی منتقی بن حاتم الدینؒ
ہندی برہان پوری
متوفی ۷۵۰ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شاق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

جَزَاءُ الْإِحْسَانِ

اُردو بازار ۱۰ ایم اے جناح روڈ ۰ کراچی پاکستان فون: 32631861

شیخ چلی رحماند فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا۔
احمد عبد الجواد رحماند کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مٹا لکھا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مٹا لکھا

اُردو ترجمہ کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۲

حصہ سوم، چہارم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حاتم الدین
ہندی برخان پوری
سنی عشر

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شاق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

مکتبہ

دارالاشاعت

ادوکارا رامیم لے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

اردو ترجمہ و تحقیق کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 680 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿..... ملنے کے پتے.....﴾

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

بیت العلوم 20۔ نا بھروڈ لاہور

مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

مکتبہ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1 3NE

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFE, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

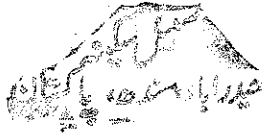
بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ از مترجم

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں علم حدیث کی مایہ ناز کتاب ”کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال“ کے ترجمہ و تشریح کی توفیق بخشی، دارالاشاعت کے ”مجمع العلماء“ نے اس سے پہلے ”تاریخ ابن کثیر“، ”حلیۃ الاولیاء“ کا اور اب ”کنز العمال“ کا ترجمہ پیش کیا ہے۔

ہمارے حصہ میں ”کنز العمال“ کی تیسری جلد آئی، جو اخلاقیات پر مشتمل ہے، ہم نے اس میں بھی وہی طرز تحریر اختیار کیا ہے جو اس سے قبل، تاریخ ابن کثیر کی ۱۳، ۱۴ ویں اور حلیۃ الاولیاء کی پانچویں جلد میں اختیار کیا ہے، ترجمہ بامحاورہ، زبان سادہ مگر شستہ اور ادبی اختیار کی ہے، ہر حدیث کے بعد تشریح کا خاص التزام کیا گیا ہے، دوران مطالعہ آپ ”اکمال“ کا لفظ بار بار پڑھیں گے، اس سے مراد یہ ہے کہ باب کی وہ احادیث جو پہلے ذکر نہیں کی گئیں، ان احادیث کا اس ”اکمال“ میں ذکر کیا جائے گا۔

اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی علمی فروگزاشت پائیں، تو ضرور اطلاع کریں، اگرچہ ہم نے پورے وثوق، جزم، احتیاط اور ہوش دماغی سے کام لیا ہے پھر بھی سہو و نسیان سے کوئی انسان محفوظ نہیں کیونکہ معاملہ حدیث رسول کا ہے کسی ادبی، تاریخی اور فنی کتاب کا معاملہ نہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ترجمہ کو لوگوں کے لیے ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ بنائے اور ہمارے لیے ذخیرہ آخرت بنائے، آمین۔



فقط

عامر شہزاد علوی

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

سبیل سکینہ

حیدرآباد علیہ السلام پورہ

فہرست عنوانات..... حصہ سوم

۴۵	اخراجات میں نرمی اور میانہ روی	۵	پیش لفظ از مترجم
۴۶	جائیداد فروخت کرنا پسندیدہ عمل نہیں	۲۵	فصل اول ترغیب کے بیان میں
۴۶	الاکمال	۲۶	روزے دار کا مرتبہ پانا
۴۷	انشاء اللہ تعالیٰ کہنا	۲۷	بااخلاق شخص اللہ کا محبوب ہے
۴۸	الاکمال	۲۹	کامل ترین ایمان والا
۴۸	استقامت کا بیان	۲۹	الاکمال
۴۸	الاکمال	۳۱	اچھے اخلاق کی تفسیر
۴۹	آپس میں صلح جوئی	۳۳	فصل ثانی اچھے اخلاق کو حروف تہجی کی ترتیب پر شمار کیا
۴۹	الاکمال		جانے لگا ہے
۴۹	امانت	۳۳	حرف الالف عبادات میں احسان
۵۰	الاکمال	۳۳	الاکمال
۵۱	امانت داری کا خیال رکھنا	۳۳	اخلاص
۵۱	نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا	۳۵	الاخلاص من الاکمال
۵۲	جہالت محبت نہ کرو	۳۵	کئی زیادتی کے بغیر اعمال میں نرمی اور میانہ روی
۵۲	ظالم حکمرانوں کا زمانہ	۳۶	عبادت طاقت کے بقدر ہو
۵۲	برائی سے روکنے کا اہتمام	۳۷	اسلام میں رہبانیت نہیں ہے
۵۲	الاکمال	۳۸	اتباع سنت ہی کامیابی کی گنجی ہے
۵۵	خواہشات کی پیروی خطرناک ہے	۳۹	اپنی طرف سے دین میں سختی ممنوع ہے
۵۵	قابل رشک بندے	۴۰	نرمی پسندیدہ عمل ہے
۵۷	منکرات کی وجہ سے عمومی عذاب	۴۰	الاکمال
۵۸	منکرات کو ہاتھ سے روکنا چاہئے	۴۱	اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے
۵۹	بادشاہوں کی اصلاح کا طریقہ	۴۲	نجات اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی
۶۰	حرف الباء بذل امجدود	۴۳	ہر صاحب حق کا حق ادا کرنا

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۷۸	غصہ پینے کی فضیلت	۶۰	کنز و رکی جانفشانی
۷۹	الاکمال	۶۰	الاکمال
۷۹	عجلت پسندی شیطانی عمل ہے	۶۰	شکستہ حالی اور در ماندگی
۸۰	اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے بارے میں اچھا گمان رکھنا	۶۱	الاکمال
۸۱	بندہ کے گمان کے مطابق اللہ معاملہ فرماتا ہے	۶۱	حرف التاء تقویٰ و پرہیز گاری
۸۱	الاکمال	۶۲	الاکمال
۸۲	حرف الحاء الخوف والرجاء	۶۳	پرہیز گاروں کو قرب حاصل ہوگا
۸۲	خوف و امید کا بیان	۶۴	رحمت کے سوجھے
۸۳	دو آنکھوں پر جہنم حرام ہے	۶۴	سنجیدگی، غور و فکر اور سوچ و چار
۸۵	الخشوع عبادت میں مجموعی اور عاجزی	۶۵	اللہ تعالیٰ پر توکل و بھروسہ
۸۵	الاکمال	۶۶	الاکمال
۸۶	جبرائیل علیہ السلام کا جہنم کے خوف سے رونا	۶۷	انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں کی تعداد
۸۷	اللہ تعالیٰ کا مواخذہ بہت سخت ہے	۶۸	غور و فکر
۸۸	اعمال پر بھروسہ نہ کرے	۶۸	الاکمال
۸۹	انجام کا خوف الاکمال	۶۹	کام کو اس کے اہل کے سپرد کرنا از اکمال
۸۹	فروتنی و عاجزی	۶۹	لوگوں کو ان کے درجات میں رکھنا
۹۰	جنت کا بادشاہ	۶۹	تواضع و عاجزی
۹۱	الاکمال	۶۹	اپنا کام خود انجام دینا
۹۱	زمین کے بادشاہ کی پہچان	۷۰	الاکمال
۹۲	انگلیوں سے اشارہ کرنا	۷۱	درجات کی بلندی اور پستی
۹۳	حرف الراء الرضا والسخط	۷۲	جھوٹا پانی پینے کی فضیلت
۹۳	رضا مندی اور ناراضگی	۷۲	حرف الحاء شرم و حیا
۹۳	الاکمال	۷۳	حیاء اور ایمان کا تعلق
۹۴	کنز و رکی، بچوں، بوڑھوں، بیواؤں اور مسکینوں پر رحم کرنا	۷۴	الاکمال
۹۵	اہل زمین پر رحم کرنا	۷۵	حیاء ظاہر بخفی ہر حال میں لازم ہے
۹۶	الاکمال	۷۶	مبغوض شخص کی علامت
۹۶	الرحمة بالیتیم یتیم پر رحم	۷۶	تیزی اور چستی
۹۷	یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا	۷۷	الاکمال
۹۸	بوڑھوں اور کنز و رکی پر رحم	۷۷	بردباری و حوصلہ مندی

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۲۷	دنیا فانی ہے	۹۸	الاکمال
۱۲۸	مالدار شیطان کے نرغے میں	۹۸	بورڑھوں اور بیواؤں پر رحم
۱۳۰	امت کی تباہی کی علامات	۱۰۱	حرف الزاء الزہد
۱۳۰	تتمہ مال کے فوائد اور قابل تعریف دنیا کے متعلق	۱۰۱	دنیا سے بے رغبتی کا بیان
۱۳۱	الاکمال	۱۰۲	دونا پسندیدہ چیز میں بہتری
۱۳۲	مال کو صلہ رحمی کا ذریعہ بنایا جائے	۱۰۳	حلال کمائی حلال طریقہ سے خرچ کرنا
۱۳۲	آپ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی	۱۰۴	دنیا ملعون ہے
۱۳۳	دنیا کی زیب و زینت سے احتراز	۱۰۵	دنیا کی بے وقعتی
۱۳۴	مال جمع کر کے رکھنا ناپسند ہے	۱۰۶	تھوڑے پر قناعت
۱۳۵	دنیا ملنے کے بعد ختم ہو جائے گی	۱۰۷	دنیا مسافر خانہ ہے
۱۳۶	حرف سین سخاوت کے فضائل، کتاب الزکوٰۃ میں	۱۰۸	مالداری پر آخرت میں حسرت
۱۳۶	اچھی حالت اور نیک سیرت کا ذکر	۱۰۹	دنیا جمع کرنے کی لالچ اور حرص خطرناک ہے
۱۳۶	عیب پوشی	۱۱۰	عیش و تنعم میں احتراز
۱۳۷	عیب پوشی کی فضیلت	۱۱۱	مال و اسباب کی کثرت غفلت کا سبب ہے
۱۳۷	الاکمال	۱۱۲	الاکمال
۱۳۸	سکون و وقار	۱۱۳	دنیا سے بے رغبتی کی حقیقت
۱۳۸	الاکمال	۱۱۳	مال و دولت ایک آزمائش ہے
۱۳۸	حرف اشین اشکر	۱۱۵	دنیا مچھر سے بھی حقیر ہے
۱۳۹	اللہ کا شکر بجالانا چاہئے	۱۱۶	کھانے میں اعتدال پر قائم رہنا
۱۴۱	دینی نعمت پر بھی شکر بجالانا چاہئے	۱۱۷	گزارہ کے قابل روزی بہتر ہے
۱۴۱	قیامت کے روز نعمت کے متعلق سوال ہوگا	۱۱۸	کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھنا غفلت کی علامت ہے
۱۴۳	الاکمال	۱۱۹	مردوں کے لئے سونے کا استعمال حرام ہے
۱۴۳	شکر کا اجر روزہ کے برابر	۱۲۰	حرص کی انتہاء
۱۴۶	الشفاعة سفارش کا بیان	۱۲۱	دنیا کی محبت دین کو بگاڑ دیتی ہے
۱۴۶	ممنوع سفارش	۱۲۲	آخرت کو طلب کرنے کا فائدہ
۱۴۷	الاکمال	۱۲۳	دنیا تقدیر کے مطابق ہی ملتی ہے
۱۴۷	حرف الصاد آزمائشوں، بیماریوں، مصیبتوں اور	۱۲۴	فقراء جنت میں پہلے داخل ہوں گے
۱۴۷	مشکلات پر صبر	۱۲۵	مال و منصب والے کے سامنے جھکنے کی ممانعت
۱۴۷	صبر کی فضیلت	۱۲۶	دین پر ثابت قدمی کی دعا

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۷۷	الاکمال	۱۴۸	صبر کی حقیقت
۱۷۸	وعدہ کی سچائی	۱۴۹	نظر چلے جانے پر صبر
۱۷۸	الاکمال	۱۵۰	الاکمال
۱۷۸	خاموشی اختیار کرنے کا بیان	۱۵۰	بینائی ختم ہونے پر صبر کی فضیلت
۱۷۹	الاکمال	۱۵۱	اولاد اور رشتہ داروں کی موت پر صبر
۱۷۹	زبان کی حفاظت کی فضیلت	۱۵۲	بچوں کے فوت ہونے پر صبر کی فضیلت
۱۸۰	صلہ رحمی اور اس کی ترغیب اور رشتہ داری ختم کرنے سے ڈراؤ	۱۵۳	نا تمام بچہ بھی سفارش کرے گا
۱۸۰	صلہ رحمی کی ترغیب	۱۵۳	الاکمال
۱۸۲	صلہ رحمی درازی عمر کا سبب ہے	۱۵۵	اولاد کا نہ ہونا مصیبت نہیں
۱۸۲	الاکمال	۱۵۸	بوڑھے مسلمان کا سفید بال نور ہے
۱۸۵	قطع رحمی سے ڈراؤ	۱۵۸	مطلقاً اور عام مصیبتوں پر صبر
۱۸۶	صلہ رحمی بڑی عبادت ہے	۱۵۹	مومن کی ہر تکلیف مصیبت ہے
۱۸۶	الاکمال	۱۶۰	الاکمال
۱۸۷	حرف العین عزت و علیحدگی	۱۶۰	مصیبت کے وقت انا اللہ پڑھے
۱۸۷	عشق	۱۶۱	عام بیماریوں پر صبر کرنے کی فضیلت
۱۸۸	الاکمال	۱۶۲	بیماری گناہوں کو مٹا دیتی ہے
۱۸۸	عذر قبول کرنے کے ساتھ معافی	۱۶۳	بیماری پر جزع و فرح کی ممانعت
۱۸۹	الاکمال	۱۶۵	الاکمال
۱۸۹	ظلم کرنے والے کو معاف کر دینا چاہئے	۱۶۵	بیماری کی وجہ سے جو عمل چھوٹ جائے اس پر اجر ملتا ہے
۱۹۰	عذر قبول کرنا	۱۶۸	بیماری کی مصیبت پر صبر کرنے کی فضیلت
۱۹۰	العقل عقلمندی	۱۶۹	بیماری کو گالی دینا ممنوع ہے
۱۹۱	گناہ کرنے سے عقل کم ہو جاتی ہے	۱۶۹	الاکمال
۱۹۱	الاکمال	۱۷۰	مختلف قسم کی مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر
۱۹۳	حرف الغین غیرت کا بیان	۱۷۰	اللہ کے محبوب بندوں پر آزمائش
۱۹۳	مسلمان کے حرام کام کرنے سے اللہ کو غیرت آتی ہے	۱۷۱	مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے
۱۹۴	الاکمال	۱۷۲	مسلمان کو کانا چھنے پر بھی اجر ملتا ہے
۱۹۴	حرف القاف قناعت اور سوء ظن کی وجہ سے لوگوں	۱۷۳	مصیبت رفع درجات کا سبب ہے
۱۹۴	سے بے پرواہی	۱۷۴	اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کی گواہی
۱۹۵	روزی کم ہونا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہیں ہے	۱۷۷	باتوں میں سچائی اختیار کرنے کا حکم ہے

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۱۳	حرف یاء یقین	۱۹۷	الاکمال
۲۱۳	الاکمال	۱۹۷	گھر کا سامان مختصر ہونا چاہئے
۲۱۵	باب دوم برے اخلاق اور افعال	۱۹۹	غفلت پیدا کرنے والا قابل مذمت ہے
۲۱۵	فصل اول برے اخلاق و افعال سے ڈراؤ	۱۹۹	لوگوں سے بے پرواہی اور اس میں بدگمانی کی وجہ سے لالچ
۲۱۵	خندہ پیشانی پسندیدہ عمل ہے		کا ترک
۲۱۶	الاکمال	۲۰۰	الاکمال
۲۱۶	فصل ثانی برے اخلاق اور افعال خروف مجہم کی	۲۰۰	حرف الکاف غصہ پینا
	ترتیب پر	۲۰۰	اکمال کا حصہ
۲۱۶	حرف الف اسراف و فضول خرچی	۲۰۱	مدارات و رواداری
۲۱۶	ایماء آنکھ و آبرو سے اشارہ	۲۰۱	الاکمال
۲۱۶	الاکمال	۲۰۱	مروت
۲۱۷	نفس کی تذلیل از اکمال	۲۰۱	الاکمال
۲۱۷	حرف الباء بغاوت و ظلم	۲۰۱	المشورة
۲۱۷	بخل و کنجوسی کی مذمت	۲۰۲	الاکمال
۲۱۸	ظلم از اکمال	۲۰۳	حرف النون فصیحت و خیر خواہی
۲۱۸	باہمی بغض و عناد از اکمال	۲۰۳	الاکمال
۲۱۸	بخل از اکمال	۲۰۳	مدد و امداد
۲۲۰	حرف التاء لوگوں کے عیوب تلاش کرنا	۲۰۴	مسلمان بھائی کی مدد ہر حال میں ہو
۲۲۰	جسمے رہنا	۲۰۵	الاکمال
۲۲۰	شکم سیری اور نفرت	۲۰۶	نیت و ارادہ
۲۲۰	آزمائش اور تہمتوں کے لئے پیش ہونا از اکمال	۲۰۷	الاکمال
۲۲۰	لوگوں کے عیوب کی تلاشی از اکمال	۲۰۷	اچھی نیت پر اجر ملتا ہے
۲۲۱	حرف الحاء مدح پسندی	۲۰۹	حرف داؤد ورع و پرہیز گاری
۲۲۱	الاکمال	۲۰۹	تقویٰ و پرہیز گاری ایمان کا جز ہے
۲۲۱	حرص و لالچ کی مذمت	۲۱۰	الاکمال
۲۲۲	الحسد حسد کی مذمت	۲۱۱	جس کام کے گناہ ہونے کے بارے میں شک ہو جائے
۲۲۲	حسد نیکیوں کو کھاجاتی ہے	۲۱۲	حرام اور مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرو
۲۲۳	الاکمال	۲۱۳	نا پسندیدہ تقویٰ از اکمال
۲۲۳	حسد و نفرت	۲۱۳	ایفاء عہد از اکمال

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۲۲	ناحق قوم کی طرفداری	۲۲۴	الاکمال
۲۲۲	عصیت از اکمال	۲۲۴	بغض اور قطع رحمی کرنے والے کی مغفرت نہیں ہوتی
۲۲۲	تنگ و عار	۲۲۵	حرف الخاء خیانت
۲۲۲	جلد بازی	۲۲۵	حرف الراء ریا
۲۲۲	پسندیدہ جلد بازی	۲۲۵	قیامت کے روز شہید کا فیصلہ پہلے ہوگا
۲۲۲	عجب و خود پسندی	۲۲۶	ریا کاری خطرناک ہے
۲۲۳	الاکمال	۲۲۷	ریا کار پر جنت حرام ہے
۲۲۳	دل کا اندھا پن	۲۲۷	الاکمال
۲۲۳	حرف الغین غدر و دھوکہ	۲۲۹	ریا کار کے جہنم میں ڈالے جانے کا قصہ
۲۲۴	الاکمال	۲۳۰	عبادت میں لوگوں کی تعریف مت چاہو
۲۲۴	غضب و غصہ	۲۳۲	ریا کاری دخول جنت میں مانع ہوگی
۲۲۵	الاکمال	۲۳۳	حرف السین چغل خوری اور نقصان پہنچانا
۲۲۶	حرف الکاف بڑائی اور تکبر کی مذمت	۲۳۳	الاکمال
۲۲۷	متکبر ذلیل ہے	۲۳۳	حرف الشین دوسرے کی مصیبت پر خوشی
۲۲۸	ٹخنے کے نیچے کپڑا لٹکانے والا متکبر ہے	۲۳۴	حرف الضاد ہنسی کی دو قسمیں ہیں
۲۲۸	الاکمال	۲۳۴	الاکمال
۲۵۰	متکبر جنت سے محروم ہوگا	۲۳۵	حرف الطاء لمبی امید
۲۵۱	اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرنے والا	۲۳۵	الاکمال
۲۵۲	متکبر سے اللہ ناراض ہوتا ہے	۲۳۶	لا لئ طمع
۲۵۲	کبیرہ گناہ	۲۳۶	الاکمال
۲۵۳	اللہ کے ساتھ شرک کرنا بڑا گناہ ہے	۲۳۶	حرف الظاء بدگمانی
۲۵۴	الاکمال	۲۳۷	الاکمال
۲۵۴	جو اٹھلنا بھی بڑا گناہ ہے	۲۳۷	ظلم و غصب
۲۵۵	حرف المیم مکر و فریب دھوکہ دہی	۲۳۸	کتاب الغضب
۲۵۵	الاکمال	۲۳۹	کنز پر ظلم نہایت قبیح فعل ہے
۲۵۵	حرف الحاء نفس کی خواہش	۲۴۰	ساتوں زمینوں کا طوق
۲۵۵	الاکمال	۲۴۰	الاکمال
۲۵۶	فصل سوم ان بڑے اخلاق اور افعال کے بارے میں جو زبان کے ساتھ خاص ہیں ان کے بارے میں دو قسمیں ہیں	۲۴۱	ظالم اللہ کے قہر سے نہیں بچ سکے گا
		۲۴۲	حرف العین عصیت

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۶۹	حرف الغین غیبت کی حقیقت کا بیان	۲۵۶	پہلی قسم برے اخلاق و افعال سے خوف دلانا
۲۷۰	غیبت کی تعریف	۲۵۶	زبان سے زیادہ خطا صادر ہوتی ہے
۲۷۰	غیبت پر وعید	۲۵۷	معمولی بات کی وجہ سے دائمی ناراضگی
۲۷۱	الاکمال	۲۵۸	الاکمال
۲۷۱	جس کی غیبت کی جائے اس کی نیکی میں اضافہ ہوگا	۲۵۹	معمولی بات جنت سے دوری کا سبب
۲۷۲	دو غیبت کرنے والی عورتوں کا انجام	۲۶۰	الفرع الثانی زبانی اخلاق کی تفصیل حرف تہجی کی ترتیب پر
۲۷۳	غیبت کرنے کی رخصت اور اجازت والی صورتیں	۲۶۰	حرف التاء انشاء اللہ کہنا بھولے سے چھوڑ دینا
۲۷۳	الاکمال	۲۶۰	اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا
۲۷۲	حرف الفاء فحش گوئی، گالی گلوچ اور طعنہ زنی	۲۶۰	الاکمال
۲۷۳	گالی کی ابتداء کرنے پر وبال ہوگا	۲۶۱	گفتگو میں باچھیں کھولنا
۲۷۵	ہوا کو گالی دینا	۲۶۱	باچھیں کھولنا از اکمال
۲۷۵	ہوا کو گالی دینے کی مذمت	۲۶۲	تہمت از اکمال
۲۷۶	الاکمال	۲۶۲	الاکمال
۲۷۶	فحش گوئی..... از اکمال	۲۶۲	حرف الحاء خصومت و لڑائی
۲۷۷	جس گالی کی اجازت ہے..... از اکمال	۲۶۲	الاکمال
۲۷۷	زمانے کو گالی	۲۶۳	غلط بات میں غور و خوض
۲۷۷	الاکمال	۲۶۳	حرف الذال ذوالوجہین
۲۷۸	مردوں کو گالی دینے کی ممانعت از اکمال	۲۶۳	دور خافض
۲۷۸	نبی ﷺ کا لوگوں کو ڈانٹنا ان کے لئے باعث رحمت و	۲۶۳	الاکمال
	قدرت ہے	۲۶۳	گفتگو میں آواز بلند کرنا
۲۷۸	الاکمال	۲۶۳	الاکمال
۲۷۹	آپ کا ڈانٹنا بھی رحمت ہے	۲۶۳	فضول سوال سے اجتناب کرنا لازم ہے
۲۸۰	لعن طعن کرنے کی ممانعت	۲۶۴	الاکمال
۲۸۱	جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت	۲۶۵	شعر گوئی اور بے جا مدح سرائی دونوں قابل مذمت ہیں
۲۸۱	الاکمال	۲۶۶	الاکمال
۲۸۲	حرف القاف گمان سے بات کرنا	۲۶۶	اچھے اشعار قابل تعریف ہیں
۲۸۲	حرف الکاف جھوٹ کی ممانعت	۲۶۷	الاکمال
۲۸۳	مذاق میں جھوٹ بولنا بھی گناہ ہے	۲۶۷	حسان بن ثابت کی حوصلہ افزائی
۲۸۳	الاکمال	۲۹۸	لبید کے اشعار کی تعریف

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۰۰	فصل ثانی ... حروف سبھی کے لحاظ سے اخلاق کی تفصیل	۲۸۴	جھوٹ کی تلقین کرنا بھی گناہ ہے
۳۰۰	اعمال میں میانہ روی	۲۸۴	نبی کریم ﷺ کے نام جھوٹ
۳۰۱	نجات اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی	۲۸۵	جھوٹ پر چشم پوشی سے روکنا
۳۰۲	اخلاص	۲۸۵	الاکمال
۳۰۳	استقامت و ثبات قدمی	۲۸۵	خرافہ کی بات
۳۰۳	الامانۃ امانت داری	۲۸۶	وہ جھوٹ جس کی رخصت و اجازت ہے
۳۰۴	آپس کی اصلاح	۲۸۶	الاکمال
۳۰۴	انشاء اللہ کہنا	۲۸۷	جھوٹ کی جائز صورتیں
۳۰۴	نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا	۲۸۷	وہ کفریہ باتیں جن سے آدمی کافر بن جاتا ہے
۳۰۶	جہاد کی تین قسمیں ہیں	۲۸۹	کفر پر مجبور کیا جانا ... از اکمال
۳۰۷	برائی مٹانے کا جذبہ ایمان کی علامت ہے	۲۸۹	حرف امیم ... فضول باتیں
۳۰۸	برائی کو دل سے ناپسند کرنا	۲۸۹	الاکمال
۳۰۹	لوگوں کا مزاج بدل جائے گا	۲۹۰	لڑائی جھگڑے کی ممانعت
۳۰۹	امر بالمعروف کے آداب	۲۹۰	الاکمال
۳۱۱	زہد و تقشف	۲۹۱	حق پر ہوتے ہوئے جھگڑے چھوڑنے کی فضیلت
۳۱۱	سنجیدگی اور نرم رفتاری	۲۹۲	مزاج کی اجازت ہے
۳۱۱	لڑائی جھگڑا چھوڑنا	۲۹۳	ہنسی مذاق ... از اکمال
۳۱۱	اکتاہٹ دور کرنے کے لئے دل کی کیفیت تبدیل کرنا	۲۹۳	جائز مزاج ... از اکمال
۳۱۱	غور و فکر	۲۹۳	مدح و تعریف ... از اکمال
۳۱۲	پرہیزگاری	۲۹۴	بے جا تعریف کرنے کی مذمت
۳۱۳	لوگوں کو ان کے مراتب میں رکھنا	۲۹۴	قابل تعریف مدح
۳۱۳	التواضع	۲۹۴	حرف النون ... چٹل خوری کی مذمت
۳۱۴	تواضع سے مرتبہ بلند ہوتا ہے	۲۹۵	الاکمال
۳۱۴	کام کے اہل کو کام سونپنا	۲۹۵	زبان کے مختلف اخلاق
۳۱۴	توکل و بھروسہ	۲۹۶	الاکمال
۳۱۵	اچھا گمان	۲۹۷	کان کی آفت و مصیبت
۳۱۵	بردباری، برداشت	۲۹۸	کتاب الاخلاق ... از قسم افعال
۳۱۵	شرم و حیا	۲۹۸	فصل اول ... مطلقاً اچھے اخلاق کی فضیلت
۳۱۶	پوشیدگی و گمنامی	۲۹۹	اچھے اخلاق اور خاموشی کی وصیت

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۲۳	سچائی	۳۱۶	خوف و امید
۳۲۳	وعدہ کی سچائی	۳۱۷	آخرت کا خوف
۳۲۴	تجہائی	۳۱۷	یتیم پر مہربانی
۳۲۴	لوگوں سے زیادہ میل جول کو ناپسند کرنا	۳۱۷	اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر رضامندی
۳۲۵	حقدار کا حق پہچاننا	۳۱۸	زہد و دنیا سے بے رغبتی
۳۲۵	معافی	۳۱۸	تعم و عیش سے اجتناب کرنا
۳۲۶	دوسروں کی ایذا پر صبر کرنا	۳۱۹	دنیا کی بے وقعتی
۳۲۶	عشق	۳۲۱	دنیا کی حقیقت
۳۲۶	عقلندی	۳۲۲	مال و دولت چھوڑ کر مت جاؤ
۳۲۷	غیرت	۳۲۳	دنیا بڑھیا کی صورت میں ظاہر ہوگی
۳۲۷	ضرورتیں پوری کرنا	۳۲۴	رسول اللہ ﷺ دنیا سے دور تھے
۳۲۷	قناعت، تھوڑے پر صبر	۳۲۵	ایک خادم اور ایک سواری کا کافی ہونا
۳۲۸	غصہ پینا	۳۲۶	جنت کے خزانے کا ذکر
۳۲۹	نفس کا محاسبہ اور اس سے دشمنی	۳۲۷	پسندیدہ دنیا
۳۲۹	مدارات و لحاظ	۳۲۷	عیب پوشی کسی کا عیب چھپانا
۳۲۹	بدکردار شخص کی مدارات کرنا	۳۲۸	شفاعت و سفارش
۳۵۰	مشورہ دوسروں سے رائے لینا	۳۲۸	شکر گزاری کا حکم
۳۵۱	نصیحت و خیر خواہی	۳۳۰	شکر گزار اور ناشکر بندے
۳۵۲	نیت	۳۳۲	صبر اور اس کی فضیلت
۳۵۲	اخلاص نیت	۳۳۲	عام بیماریوں پر صبر
۳۵۳	مدد و اعانت	۳۳۳	مصیبتیں گناہوں کا کفارہ ہیں
۳۵۴	پرہیز گاری	۳۳۳	مصائب کے ذریعے آزمائش
۳۵۴	حلال و حرام کی تمیز	۳۳۴	عمومی مصیبتوں پر صبر
۳۵۵	پرہیز گاری میں رخصت کے مقامات	۳۳۷	مصائب پر اجر و ثواب ملتا رہتا ہے
۳۵۵	یقین	۳۳۸	اولاد کے مرنے پر صبر کرنا
۳۵۵	دوسرا باب برے اخلاق	۳۳۹	نا بالغ بچہ اپنے والدین کی سفارش کرے گا
۳۵۶	زیب و زینت میں حد سے تجاوز	۳۴۱	نظر کے ختم ہو جانے پر صبر
۳۵۶	نفس کو ذلیل کرنا اور آزمائشوں کے لئے پیش ہونا	۳۴۱	رشتہ داری قائم رکھنا
۳۵۶	بہتان کسی پر الزام لگانا	۳۴۲	خاموشی کی اہمیت

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۶۸	کمینگی	۳۵۶	بغاوت و سرکشی
۳۶۸	فصل زبان کے مخصوص برے اخلاق	۳۵۶	بچل و کجوسی
۳۶۸	زبان کی حفاظت	۳۵۷	تہمتوں کے لئے پیش ہونا
۳۶۹	زبان کے مخصوص اخلاق کی تفصیل	۳۵۷	زبردستی و ہٹ دھرمی
۳۶۹	بہتان ان کہی بات کسی کے ذمہ لگانا	۳۵۷	مسلمان کو حقارت سے دیکھنا
۳۶۹	اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا	۳۵۷	تکلف و بناوٹ
۳۷۰	با چھیں چیر کر گفتگو کرنا	۳۵۷	جان بوجھ کر مر مل بننا اور عورتوں کی طرح ہونا یا ہے
۳۷۰	مار دانا	۳۵۸	جاسوسی اور لٹوہ
۳۷۰	دور بانوں والا	۳۵۹	غلو و انتہاء پسندی
۳۷۰	لا بعضی فضول باتوں کے متعلق سوال	۳۵۹	مدح پسندی، تعریف پسندی
۳۷۱	گالی و گلوچ	۳۵۹	حسد
۳۷۱	ہوا کو گالی دینا	۳۶۰	کینہہ بلا وجہ دلی دشمنی
۳۷۱	مردوں کو گالی دینا	۳۶۰	ریا و دکھاوا
۳۷۱	جس گالی کی رخصت ہے	۳۶۰	ریا کاری شرک ہے
۳۷۲	قابل مذمت اشعار	۳۶۱	ہنسی مذاق
۳۷۲	شعر گوئی کی مذمت	۳۶۱	کوشش اور نقصان پہنچانا
۳۷۴	پیپ بھرنا شعر بھرنے سے بہتر ہے	۳۶۲	پوشیدہ شرک
۳۷۴	اچھے اشعار	۳۶۲	لاچ
۳۷۶	اشعار سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے	۳۶۳	استغناء لا پرواہی
۳۸۰	بعض اشعار میں حکمت ہے	۳۶۳	بدگمانی کی وجہ سے لوگوں سے لاچ نہ رکھنا
۳۸۰	جبرائیل علیہ السلام کی تائید	۳۶۳	لمبی امید
۳۸۱	شعر کے ذیل میں	۳۶۴	بدگمانی
۳۸۲	غیبت	۳۶۴	ظلم
۳۸۲	قابل رخصت غیبت	۳۶۵	عجب و خود پسندی
۳۸۳	بری بات	۳۶۵	قابل تعریف جلد بازی
۳۸۳	کلمات کفر	۳۶۶	غصہ
۳۸۳	جھوٹ	۳۶۶	تکبر
۳۸۴	مومن جھوٹ نہیں بولتا	۳۶۷	تکبر کا علاج
۳۸۴	جھوٹ کی رخصت کے مقامات	۳۶۷	بڑے بڑے گناہ

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۹۸	بجر زمین تین سال میں آباد کر لے	۳۸۵	کذب کے ذیل میں
۳۹۹	فصل جاگیروں کے متعلق	۳۸۵	لعن طعن
۴۰۰	جاگیر دینا	۳۸۵	مدح سرائی
۴۰۰	جاگیروں کے ذیل میں	۳۸۶	مباح تعریف
۴۰۰	فصل پانی دینے کی باری	۳۸۶	مزاح
۴۰۰	رکھ مخصوص علاقہ	۳۸۶	اچھا مزاح
۴۰۱	بجر زمینوں کو آباد کرنے کے ذیل میں	۳۸۷	مزاح کے ذیل میں
۴۰۱	کتاب الاجارہ از قسم اقوال	۳۸۷	جھگڑا
۴۰۱	فصل اجارہ کے احکام میں	۳۸۸	فضول باتیں
۴۰۲	فصل ناجائز اجارہ	۳۸۹	چغلی
۴۰۲	اجارہ کے ذیل میں	۳۸۹	زبان کے ذیل میں گفتگو کے آداب
۴۰۲	ایلاء بیوی کے پاس چار ماہ تک نہ جانے کی قسم کھانا	۳۸۹	عربی زبان کی فضیلت
۴۰۲	از قسم افعال	۳۸۹	مختلف ممنوع باتیں
۴۰۲	فصل ناجائز اجارہ	۳۹۰	چھوٹی کتاب حرف ہمزہ ہے
۴۰۲	اجارہ کے ذیل میں	۳۹۰	بجر زمین کو آباد کرنا از قسم اقوال
۴۰۲	ایلاء بیویوں کے پاس چار ماہ تک نہ جانے کی قسم کھانا	۳۹۰	کھیتی باڑی اور درخت لگانے کی فضیلت
	از قسم افعال	۳۹۱	درخت لگانا صدقہ ہے
		۳۹۱	آباد زمین کو غیر آباد کرنے سے ڈرانا
		۳۹۲	اکمال
		۳۹۳	فصل اول احکام
		۳۹۳	از اکمال
		۳۹۴	تین چیزیں ہر ایک کے لئے مباح ہیں
		۳۹۴	فصل سوم پانی کی باری از اکمال
		۳۹۵	آباد چیزوں کو غیر آباد کرنے سے ڈراؤ
		۳۹۵	پانچویں کتاب حرف ہمزہ
		۳۹۵	کتاب الاجارہ از قسم اقوال
		۳۹۶	الاکمال
		۳۹۶	غیر آباد کو آباد کرنا فصل اس کی ترغیب
		۳۹۷	فصل آباد کاری کے احکام

حکیم عسکریہ
حیدرآباد علیحدہ، یونٹ نمبر ۱۰۱

فہرست عنوانات..... حصہ چہارم

۴۲۴	چوتھی فصل... ممنوع ذرائع آمدنی کے بیان میں	۴۰۵	حرف بآء
۴۲۴	التصویر تصویر کشی کی ممانعت	۴۰۵	کتاب البیوع
۴۲۴	التصویر کشی کی پر سخت عذاب	۴۰۵	پہلا باب... کمائی کے بیان میں
۴۲۵	تکملہ	۴۰۵	پہلی فصل... حلال کمائی کے بیان میں
۴۲۶	آزاد انسانوں کی تجارت حرام ہے	۴۰۶	ابن نجار بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۴۲۷	روزی میں خیانت کرنے والے	۴۰۷	حلال کمائی سے نہیں شرمانا چاہئے
۴۲۷	تکملہ	۴۰۸	حضرت داؤد علیہ السلام کا ہاتھ سے کمائی کرنا
۴۲۸	متفرق ممنوع ذرائع آمدنی کے بارے میں	۴۰۹	حلال روزی کما فرض ہے
۴۳۰	دوسرا باب... خرید و فروخت کے بارے میں	۴۱۰	ہر نبی نے بکریاں چرائیں
۴۳۰	پہلی فصل... خرید و فروخت کے آداب کے بیان میں	۴۱۱	حرام کمائی کا صدقہ ناقابل قبول ہے
۴۳۰	پہلا مضمون... نرمی اور درگزر کے بیان میں	۴۱۲	ضمیمہ... حرام کی برائی کے بیان میں
۴۳۰	دوسرا مضمون... متفرق آداب کے بیان میں	۴۱۲	حرام غذا جہنم کا سبب ہے
۴۳۱	بازار میں داخل ہونے کی دعا	۴۱۴	حرام مال میں نحوست ہے
۴۳۲	تکملہ	۴۱۴	دوسری فصل... کمائی کے آداب کے بیان میں
۴۳۲	تاجروں کو صدقہ کا اہتمام کرنا چاہئے	۴۱۶	کمائی کے ذریعہ کو بلا وجہ نہ چھوڑے
۴۳۳	دوسری فصل... عملی طور پر ممنوع خرید و فروخت کے بیان میں	۴۱۶	روزی کی تلاش میں میانہ روی ہی کمال کی نشانی ہے
۴۳۳	پہلا مضمون	۴۱۷	طلب رزق میں میانہ روی اختیار کرو
۴۳۳	دوسرا مضمون... عیب چھپانے کی برائی کے بیان میں	۴۱۸	متفرق آداب
۴۳۳	بیع مصراۃ	۴۱۹	وسعت رزق کی دعا
۴۳۴	تکملہ	۴۲۰	سمندری سفر میں احتیاط
۴۳۵	بیع کی متفرق ممنوع اقسام کا تکملہ	۴۲۲	تیسری فصل... کمائی
۴۳۹	بھاؤ پر بھاؤ کرنے کی ممانعت	۴۲۲	کسب کی اقسام کے بیان میں
۴۳۷	غیر مملوکہ چیز فروخت کرنے کی ممانعت	۴۲۳	تکملہ
۴۳۷	تیسرا مضمون... دھوکے اور ملاوٹ کے بیان میں	۴۲۳	برکت والی روزی

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۴۵۳	اختیاری بیع تکملہ	۴۳۸	تکملہ
۴۵۵	ذخیرہ اندوزی اور نرخ مقرر کرنے کے بیان میں	۴۴۰	چوتھا مضمون موجود کا غائب کے لئے خرید و فروخت کرنا اور سواروں سے ملاقات کرنے کے بیان میں
۴۵۶	ذخیرہ اندوزی کی ممانعت	۴۴۱	تکملہ
۴۵۶	نرخ کا بیان	۴۴۱	نرخ کنٹرول کرنے کی ممانعت
۴۵۶	ذخیرہ اندوزی تکملہ	۴۴۲	پانچواں مضمون بیع پر بیع کے بیان میں
۴۵۸	چوتھا باب سود کے بیان میں	۴۴۲	چھٹا مضمون پھلوں کی بیع کے بارے میں
۴۵۸	پہلا فصل سود سے ڈرانے کے بیان میں	۴۴۳	تکملہ
۴۵۹	آخری زمانہ میں سود غام ہو جائے گا	۴۴۴	ساتواں مضمون دھوکے کی بیع
۴۵۹	سودی معاملہ کرنے والوں پر لعنت	۴۴۴	آٹھواں مضمون مختلف قسم کی ممنوع بیع کے بارے میں
۵۶۰	تکملہ	۴۴۵	بیع فاسد کی بعض صورتیں
۴۶۱	دوسری فصل سود کے احکام کے بیان میں	۴۴۷	تیسری فصل ان چیزوں کے بارے میں جن کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے
۴۶۲	سونے کو آپس میں زیادتی کر کے فروخت کرنا سود ہے	۴۴۷	پہلا مضمون کتا، خنزیر، مردار اور شراب وغیرہ ناپاکیوں کے بیان میں
۴۶۳	تکملہ	۴۴۷	شراب
۴۶۵	خلاف جنس میں سود نہ ہونا	۴۴۷	کتا اور خنزیر
۴۶۶	کتاب البیوع افعال کے بارے میں	۴۴۷	تین چیزیں سب کے لئے مباح ہیں
۴۶۶	باب کمائی کے بیان میں ”کمائی کی فضیلت“	۴۴۸	دوسرا مضمون ان چیزوں کے بیان میں جو ناپاک نہیں ہیں، مثلاً پانی، آگ وغیرہ
۴۶۷	حرام کے متعلق ضمیمہ	۴۴۹	مختلف احکام کے بارے میں ضمیمہ اور اقالہ کے بیان میں
۴۶۷	کمائی کے آداب	۴۵۰	اقالہ کرنا باعث اجر ہے
۴۶۷	مختلف آداب	۴۵۰	متفرق احکام کا تکملہ
۴۶۸	کمائی کی انواع	۴۵۱	ایسے غلام کو فروخت کرنا جس کے پاس مال تھا
۴۶۹	تجارت کرنے کی فضیلت	۴۵۱	تکملہ
۴۶۹	ممنوع کمائی تصویر	۴۵۱	اقالہ کے بیان کا تکملہ
۴۷۰	کتا، تصویر والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے	۴۵۲	چوتھی فصل اختیاری خرید و فروخت میں
۴۷۱	مختلف ممنوع کمائیاں	۴۵۳	خیار العیب
۴۷۲	بازار میں ابلیس کا جھنڈا	۴۵۳	تکملہ
۴۷۴	باب خرید و فروخت کے احکام		
۴۷۴	آداب اور ممنوعات کے بیان میں احکام		
۴۷۴	جھکا کر تولنا باعث برکت ہے		

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۵۰۰	پہلی فصل توبہ کی فضیلت اور ترغیب کے بیان میں	۴۷۵	اختیار
۵۰۱	توبہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے	۴۷۵	غلام کی بیچ اس کے مال سمیت
۵۰۱	روزانہ سو مرتبہ استغفار کرنا	۴۷۶	پھلوں کی خرید و فروخت
۵۰۳	توبہ ہر وقت قبول ہوتی ہے	۴۷۷	عیب کی وجہ سے معاملہ ختم کرنا
۵۰۵	صغائر سے بچنے کا حکم ہے	۴۷۸	آپس میں درگزر کے آداب
۵۰۵	دنیا میں حقوق ادا کرے	۴۷۹	خرید و فروخت میں درگذری سے کام لینا
۵۰۶	توبہ کرنے والے محبوب ہیں	۴۷۹	مختلف آداب
۵۰۷	صغیرہ گناہ اصرار سے کبیرہ بن جاتا ہے	۴۸۰	ممنوعات اس چیز کا بیچنا جو قبضہ میں نہیں
۵۰۹	تکملہ	۴۸۰	الغش دھوکہ
۵۱۰	توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہے گا	۴۸۱	دھوکہ دینے پر وعید
۵۱۱	نزع کے وقت سے پہلے تک توبہ قبول ہے	۴۸۱	تعسریۃ
۵۱۲	توبہ کا طریقہ	۴۸۲	نجش
۵۱۲	توبہ کی شرائط	۴۸۲	شراب کی بیچ
۵۱۴	ننانوے قتل کے بعد توبہ	۴۸۳	موجود کی بیچ غائب کے لئے
۵۱۵	دوسری فصل توبہ کے احکام میں	۴۸۳	آلے والے تاجروں سے ملنا
۵۱۵	ان لوگوں کا ذکر جن سے تکالیف اٹھالی گئیں	۴۸۳	متفرق ممنوعات
۵۱۶	تکملہ	۴۸۴	شراب کی تجارت حرام ہے
۵۱۶	نیکی کا ارادہ کرتے ہی ثواب ملتا ہے	۴۸۶	تلقی الحجب کی ممانعت
۵۱۷	تیسری فصل توبہ کے لواحقات	۴۸۶	نا قابل انتفاع پھل خریدنے کی ممانعت
۵۱۸	اعلائیہ گناہ کرنے والے کی معافی نہیں	۴۸۹	باب ذخیرہ اندوزی اور نرخ مقرر کرنے کے بیان میں
۵۲۰	تکملہ		ذخیرہ اندوزی
۵۲۰	توبہ کرنے والے کی مثال	۴۹۱	باب سود اور اس کے احکام کے بیان میں
۵۲۲	خوف خدا کا انوکھا واقعہ	۴۹۳	سونے کو سونے کے عوض برابر فروخت کرنا ضروری ہے
۵۲۳	چوتھی فصل اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور رحمت کے	۴۹۴	ترکھجور کو خشک کے عوض فروخت کرنا ممنوع ہے
	غضب سے زیادہ وسیع ہونے کے بیان میں	۴۹۵	سود خوری کا گناہ
۵۲۳	جنت میں اللہ کی رحمت ہی سے داخل ہوگا	۴۹۶	ردی کھجور بھی برابر بیچی جائے
۵۲۴	تکملہ	۴۹۸	ادھار کی صورت میں سود
۵۲۵	اللہ تعالیٰ سب سے بڑا مہربان ہے	۴۹۹	اختتامیہ
۵۲۷	لطف تکملہ	۵۰۰	حرف تاء کتاب التوبۃ اقوال

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۵۵۷	اللہ کے راستہ کا پہرہ قبر کے عذاب سے حفاظت کا ذریعہ	۵۲۷	حرف تاء کتاب التوبہ
۵۶۰	تکملہ گھوڑوں پر خرچ کرنے کے بیان میں	۵۲۷	افعال توبہ کے بیان میں اس کی فضیلت اور احکام کے
۵۶۰	گھوڑے کی تین قسمیں	۵۲۷	بیان میں
۵۶۱	تکملہ سمندر کی جنگ کے بیان میں	۵۲۷	رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت
۵۶۲	فصل صدق نیت کے بیان میں	۵۲۹	سوقل کے بعد توبہ
۵۶۳	تکملہ مقابلے کے بیان میں	۵۳۰	شرک کے علاوہ ہر گناہ معاف ہے
۵۶۴	جنگی ٹوپی اور زرہ کا پہننا	۵۳۱	موت سے ایک دن پہلے بھی توبہ قبول ہے
۵۶۴	تشیع و ذکر	۵۳۲	فصل توبہ کے متعلقات کے بارے میں
۵۶۴	نماز	۵۳۲	گناہ چھوڑ کر نیکیاں اختیار کرو
۵۶۴	روزہ	۵۳۴	فصل اللہ کی رحمت کے وسیع ہونے کے بارے میں
۵۶۵	خو رعین سے شادی	۵۳۵	حرف تاء کتاب المغلیس
۵۶۶	دوسری فصل جہاد کے آداب کے بیان میں	۵۳۵	مفلس ہو جانے کا بیان
۵۶۶	مقابلے کے بیان میں	۵۳۵	قرض دار کے بارے میں
۵۶۷	دوسرا مضمون تیر اندازی کے بیان میں	۵۳۷	کتاب الجہاد
۵۶۹	تکملہ	۵۳۷	پہلا باب جہاد کی ترغیب کے بارے میں
۵۷۳	جہاد کے احکام کے بیان میں	۵۳۹	مال غنیمت بہترین مال ہے
۵۷۳	پہلی فصل امان، معاہدہ، صلح اور وعدہ پورا کرنے کے	۵۴۰	جنت کے سودر جات مجاہدین کے لئے ہیں
	بیان میں	۵۴۱	جہاد کے لئے گھوڑے پالنے کا ثواب
۵۷۶	تکملہ	۵۴۲	سرحد کی حفاظت میں جان دے دینا
۵۷۷	دوسری فصل عشر کے بیان میں	۵۴۳	دوا نکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے
۵۷۷	تیسری فصل خمس اور غنیمت کی تقسیم کے بیان میں	۵۴۴	تلواریں گواہی دیں گی
۵۷۷	غنیمت کی تقسیم کے بیان میں	۵۴۶	سمندری راستہ سے جہاد کرنے والوں کی فضیلت
۵۷۹	تکملہ	۵۴۸	مجاہد کا مرتبہ قائم اللیل کے برابر ہے
۵۸۰	مجاہدین کے لئے مباح چیزیں	۵۴۹	تکملہ
۵۸۰	تکملہ خمس کے بیان میں	۵۵۱	افضل ترین شخص
۵۸۱	مال غنیمت کے چار حصے مجاہدین کے ہیں	۵۵۲	جہاد قیامت تک جاری رہے گا
۵۸۱	چوتھی فصل جزیہ کے بیان میں	۵۵۴	ایک صبح و شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے
۵۸۲	تکملہ	۵۵۶	فصل رباط کے بیان میں
۵۸۲	پانچویں فصل اجتماعی اور مختلف احکام کے بیان میں	۵۵۶	تکملہ

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۶۰۵	ساتواں باب احکام جہاد کے بیان میں	۵۸۲	اجتماعی احکام
۶۰۵	تکملہ	۵۸۲	مختلف احکام
۶۰۷	آٹھواں باب جہاد کے ملحقات کے بیان میں	۵۸۳	جہاد میں کن لوگوں کا قتل جائز نہیں
۶۱۰	قریبی رشتہ کا مالک بختے ہی آزاد ہونا	۵۸۴	تکملہ مال غنیمت میں خیانت
۶۱۰	کتاب الجہاد افعال کی اقسام میں سے	۵۸۷	چوتھا باب ان چیزوں کے بیان میں جو جہاد میں منع ہیں
۶۱۰	جہاد کی فضیلت اور اس پر ترغیب کے بیان میں	۵۸۷	الغلول مال غنیمت میں خیانت
۶۱۲	مجاہد کی دعا	۵۸۸	مال غنیمت میں خیانت خطرناک گناہ ہے
۶۱۳	سب سے زیادہ اجر والا مومن کون ہے؟	۵۸۹	تکملہ نقب زنی کے بیان میں
۶۱۵	امت محمدیہ کی سیاحت جہاد ہے	۵۸۹	پانچواں باب حقیقی اور حکمی شہادت کے بیان میں
۶۱۶	سرحد کی حفاظت کرنے والا خوش نصیب	۵۸۹	تیسری فصل شہادت حقیقی کے بیان میں
۶۱۷	چار مبارک سے گھوڑے کی پشت صاف کرنا	۵۹۰	شہداء کے فضائل
۶۱۷	باب آداب جہاد کے بیان میں	۵۹۱	قرض کے علاوہ شہید کا ہر گناہ معاف ہوگا
۶۱۷	فصل نیت کی سچائی کے بیان میں	۵۹۲	شہادت کی دعا مانگنے والے کے لئے شہادت کا مرتبہ
۶۱۸	جہاد میں اخلاص نیت کی ضرورت	۵۹۲	ستر افراد کے حق میں شہداء کی سفارش قبول ہوگی
۶۱۹	فصل تیر اندازی کے بیان میں	۵۹۳	تکملہ
۶۲۰	فصل مقابلے اور دوڑ کے بیان میں	۵۹۶	شہید کی تمنا
۶۲۰	نا پسندیدہ گھوڑا	۵۹۷	دوسری فصل شہادت حکمی کے بیان میں
۶۲۱	فصل مختلف آداب کے بیان میں	۵۹۸	شہداء کی اقسام
۶۲۱	تیر اندازی سیکھنے کا حکم	۶۰۰	تکملہ
۶۲۲	جنگی چال اختیار کرنا جائز ہے	۶۰۱	مال کی مدافعت میں جان دینے والا بھی شہید ہے
۶۲۳	جہاد کے احکام کا باب	۶۰۳	ضمان کے بارے میں مضمون
۶۲۳	فصل مختلف احکام کے بارے میں	۶۰۳	تکملہ
۶۲۳	مجاہدین کے ساتھ پیدل چلنا	۶۰۳	چھٹا باب مقتول کے احکام اور دیگر متعلقہ احادیث کے
۶۲۶	صرف قتال کے قابل لوگوں کو قتل کرنا		بیان میں
۶۲۷	جنگ میں احتیاط کرنا	۶۰۴	احکام مقتول
۶۲۸	مقتولین کو مشلہ کرنے کی ممانعت	۶۰۴	تکملہ
۶۲۹	جنگ میں بچوں کو قتل نہیں کیا گیا	۶۰۴	مختلف احادیث
۶۲۹	امان	۶۰۵	جہاد اکبر کے بیان میں
۶۳۰	جنگ میں بھی وعدہ خلافی جائز نہیں	۶۰۵	تکملہ جہاد اکبر

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۶۶۴	دور فاروقی میں مالی فراوانی	۶۳۲	ذمیوں کے احکام
۶۶۵	عطیہ دینے میں فوقیت	۶۳۳	جزیہ کے احکام
۶۶۷	مال غنیمت کا پانچواں حصہ فقراء کا حق ہے	۶۳۴	جزیہ کی مقدار
۶۶۹	باپ کی رعایت سے وظیفوں میں تفاوت	۶۳۶	عیسائیوں کے ساتھ طے ہونے والی شرائط
۶۶۹	وظائف کی بقیہ روایات	۶۳۷	یہودیوں کو نکالنے کے بیان میں
۶۷۰	باب ان چیزوں کا بیان جو جہاد میں ممنوع ہیں	۶۳۸	یہودیوں کو مدینہ سے جلا وطن کرنا
۶۷۱	لوٹ مار	۶۳۹	مصالحات و صلح
۶۷۱	باب شہادت کی فضیلت اور اس کی اقسام کے بیان میں	۶۴۰	عشر کا بیان
۶۷۳	شہادت حکمی کے بیان میں طاعون	۶۴۱	خراج
۶۷۳	فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے خط کا جواب	۶۴۱	خمس
۶۷۵	طاعون والی زمین پر مت جاؤ	۶۴۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا کی قبولیت
۶۷۶	دوسری نوع	۶۴۲	مال غنیمت کے پانچویں حصہ کی تقسیم
۶۷۷	فصل مقتولوں کے احکام میں	۶۴۳	مال غنیمت اور اس کے احکامات
۶۷۷	باب جہاد کے متعلقات میں	۶۴۴	باغ فدک کی تفصیل
۶۷۷	باغیوں کا قتل	۶۴۶	مال غنیمت کی تقسیم
۶۷۸	عرنہیں کا ذکر	۶۴۷	اللہ کے غضب کے حقدار
۶۷۹	متفرق روایات	۶۴۸	جاسوس کی گرفتاری
۶۸۰	جہاد اکبر اور جہاد اصغر	۶۵۰	عالمین میں مال غنیمت کی تقسیم
۶۸۰	کتاب الجعالة	۶۵۱	مال غنیمت کے بقیہ مسائل
۶۸۰	بمعنی اجرت اور جنگ کرنے والے کا وظیفہ	۶۵۲	مال غنیمت میں خیانت
۶۸۰	افعال کی قسم میں سے	۶۵۳	جنگی قیدی
		۶۵۴	قیدیوں کے بارے میں بقیہ ہدایات
		۶۵۴	خراج
		۶۵۶	وظائف اور عطایا
		۶۵۸	بیت المال سے وظیفہ
		۶۶۰	مال غنیمت کی تقسیم کا طریقہ
		۶۶۱	مال غنیمت کے چار حصے تقسیم کرنا
		۶۶۲	ازواج مطہرات کے لئے وظائف
		۶۶۳	بیت المال سے عطیہ

حرف ہمزہ کی تیسری کتاب مشتمل بر اخلاق کنز العمال کی اقوال کی قسم
اس کے متعلق دو باب ہیں..... پہلا باب اخلاق اور افعال محمودہ کے متعلق
اخلاق سے مراد دلوں کے اعمال اور افعال سے اعضاء و جوارح کے اعمال مراد ہیں۔ اس کی دو فصلیں ہیں۔

فصل اوّل..... ترغیب کے بیان میں

- ۵۱۲۸۔ اچھے اخلاق جنت کے اعمال ہیں۔ طبرانی الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ
۵۱۲۹۔ اچھے اخلاق دس ہیں جو (بعض دفعہ) مرد میں تو ہوتے ہیں (لیکن) اس کا بیٹا ان سے عاری ہوتا ہے اور (بسا اوقات) بیٹے میں ہوتے
ہیں جبکہ باپ ان سے محروم ہوتا ہے (کبھی) غلام میں ہوتے ہیں (لیکن) اس کے مالک میں نہیں ہوتے، اللہ تعالیٰ ان اخلاق کو اس کے لیے
تقسیم فرماتے ہیں جس کو نیک بخت و سعادت مند بنانا چاہیں:
۱۔ گفتگو کی سچائی۔ ۲۔ سچی تنگدستی۔ ۳۔ مانگنے والے کو دینا۔
۴۔ نیکی کر کے بدلہ اتارنا۔ ۵۔ امانت کی حفاظت۔ ۶۔ رشتہ داری کو قائم رکھنا۔
۷۔ پرہیزی اور دوست کے لیے عار محسوس کرنا۔ ۸۔ مہمان نوازی کرنا اور ان سب کی بنیاد۔ ۹۔ شرم و حیاء ہے۔
حکیم بیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۵۱۳۰۔ جس مومن کے اخلاق اچھے ہیں وہ کامل ایمان والا ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۵۱۳۱۔ جس کے اخلاق اچھے ہوں وہ کامل ترین ایمان والا ہے اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہترین ہو۔
تشریح: بظاہر یہاں ایک لفظ چھوٹ گیا ہے ”و خیار ہم خیار لنسائہم“ زیادہ مناسب ہے۔

علوی، ترمذی، حسن، صحیح ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۵۱۳۲۔ اچھے اخلاق گناہوں کو یوں پگھلا دیتے ہیں جیسے پانی برف کو پگھلا دیتا ہے، اور برے اخلاق اعمال کو ایسے خراب کرتے ہیں جیسے سرکہ
شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ طبرانی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۱۳۳۔ اچھے اخلاق گناہوں کو یوں پگھلا دیتے ہیں جیسے دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۵۱۳۴۔ بے شک اچھے اخلاق برائیوں کو یوں پگھلا دیتے ہیں جیسے دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔ الخرائط فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس عن انس
۵۱۳۵۔ اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی رحمت کی لگام ہیں۔ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی موسیٰ

۵۱۳۶۔ اچھے اخلاق صرف حیض اور زنا کی پیدائش والے سے چھپنے جاتے ہیں۔ فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
تشریح: ضروری نہیں کہ ہر بد اخلاق حیض و زنا کی پیدائش ہو، بلکہ یہ مذمت و حقارت کے درجہ میں ہے جیسے دوسری احادیث میں آیا ہے کہ

منافق ہی جھوٹ بولتا، وعدہ خلافی کرتا اور انت میں خیانت سے کام لیتا ہے۔

۵۱۳۷ اخلاق دین کا برتن ہیں۔ الحکیم عن انس

تشریح: جتنے اچھے اخلاق ہوں گے اتنی زیادہ دینداری ہوگی، صرف نماز، روزہ، اور ظاہری اعمال دین نہیں بلکہ دین کے اجزاء ہیں۔

۵۱۳۸ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامہ بن شریک

۵۱۳۹ بے شک نرمی اور خندہ روئی کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔ الشیرازی بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۴۰ خوش اخلاق اللہ کا سب سے بڑا خلق ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمار بن یاسر

۵۱۴۱ اچھے اخلاق آدھا دین ہیں۔ فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: اس واسطے کہ دین کے تمام شعبوں میں خوش اخلاق کی ضرورت ہے حد زیادہ ہے۔

۵۱۴۲ عمدہ اخلاق بڑھوتری کا باعث ہیں۔ (جبکہ) برے اخلاق نحوست و بے برکتی کا سبب ہیں اور نیکی عمر میں زیادتی و اضافہ کا ذریعہ ہے اور

صدقہ کرنا بری موت سے روکتا ہے۔ مسند احمد طبرانی فی الکبیر عن رافع بن مکیث

تشریح: یہاں دو باتیں قابل لحاظ ہیں، نحوست اور عمر میں اضافہ کا باعث، سو خوب سمجھنا چاہیے کہ نحوست کی ہمارے دین میں کوئی گنجائش

نہیں اور نہ یہ ہماری تعلیم ہے، بلکہ مراد بے برکتی ہے دوسری بات عمر میں اضافہ کی تو یہ معاملہ تقدیر سے تعلق رکھتا ہے، جس کا علم فقط اللہ تعالیٰ کو ہے

جیسے اللہ تعالیٰ عمر کم کرنے پر قادر ہیں تو عمر کے اضافہ پر بھی انہی کی قدرت ہے۔

۵۱۴۳ اچھے اخلاق مبارک ہیں اور برے اخلاق نامبارک ہیں۔ ابو داؤد عن رافع بن مکیث

۵۱۴۴ اچھے اخلاق مبارک اور برے اخلاق نامبارک ہیں، عورت کی اطاعت و فرمانبرداری ندامت و پشیمانی ہے اور صدقہ بری

تقدیر کو ہٹا دیتا ہے۔ ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی جب آدمی صرف عورت کی بات کو ترجیح دے اور بسا اوقات عورت کی بات اچھے نتائج کی حامل

ہوتی ہے جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ☆☆ کے مشورہ پر آنحضرت ﷺ نے عمل فرمایا، اور یہاں مراد عورت کی حکمرانی ہے۔

۵۱۴۵ بے شک آدمی اپنے اخلاق کے ذریعہ اس شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو رات کو عبادت کرتا ہو اور سخت گرمیوں میں روزے کی وجہ سے

پیا سا رہتا ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

تشریح: عمل کا ثواب اور معنی رکھتا ہے اور خود عمل کا ثواب اور ہے جیسے کہ دیوار تلے دب کر مرنے والے کو شہید کا ثواب ملتا ہے لیکن وہ شہید کہلاتا نہیں

۵۱۴۶ بے شک مؤمن آدمی اچھے اخلاق کی وجہ سے روزے دار اور (رات کو نماز میں) کھڑے ہونے والا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

ابو داؤد، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۴۷ بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کی بدولت رات کو کھڑے ہونے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجات حاصل کر لیتا ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہ

روزے دار کا مرتبہ پانا

۵۱۴۸ بے شک صحیح مؤمن اپنے اچھے اخلاق اور طبیعت کی سخاوت و کرم نوازی کے ذریعہ، روزہ داروں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرنے

والوں کا درجہ پالیتا ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۱۴۹ بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے آخرت کے عظیم درجوں اور اعلیٰ منازل تک پہنچ جاتا ہے جبکہ وہ عبادت میں کمزور

ہوتا ہے اور بندہ اپنے برے اخلاق کے ذریعہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ تک جا پہنچتا ہے حالانکہ وہ عبادت گزار ہوتا ہے۔

سموٰیہ طبرانی فی الکبیر عن انس

۵۱۵۰ جو چیزیں ترازو میں تولی جائیں گی ان میں سے اچھے اخلاق سب سے زیادہ بوجھل و وزن دار ہوں گے، اس واسطے کہ اچھے اخلاق والا شخص روزہ دار اور نمازی کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ ترمذی عن ابی الدرداء یہ حدیث ۵۱۹۲ میں بھی آئے گی۔

۵۱۵۱ لوگوں کو اچھے اخلاق سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ طبرانی فی الکبیر عن اسماء بن شریک

۵۱۵۲ بے شک سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق ہیں۔ المستغفری فی مسلسلانہ وابن عساکر عن الحسن بن علی

۵۱۵۳ بے شک اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کے پاس خزانہ کی صورت میں ہیں اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں۔ الحکیم عن العلاء بن کثیر یہ حدیث مرسل ہے۔

با اخلاق شخص اللہ کا محبوب ہے

۵۱۵۴ مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ بخاری عن ابن عمرو

۵۱۵۵ مومنوں میں وہ شخص کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ نرم گوشہ ہو۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۵۶ یہ اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کسی بھلائی کا ارادہ فرمائیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں،

اور جسے کسی شر میں مبتلا کرنا چاہیں تو اسے برے اخلاق بخش دیتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۵۷ تو ایسا شخص ہے جس کی بناوٹ اللہ تعالیٰ نے اچھی بنائی سو تو اپنے اخلاق اچھے کر۔ ابن عساکر عن جریر

۵۱۵۸ تم لوگ اپنے اموال کے ذریعہ لوگوں کو وسعت و گنجائش نہیں دے سکتے، البتہ تمہاری خندہ پیشانی اور اچھے اخلاق ان کی گنجائش کا باعث

بن سکتے ہیں۔ الزار، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، بیہقی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۵۹ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی، اے میرے خلیل! اپنے اخلاق اچھے ہی رکھیے گا چاہے کفار کے ساتھ ہوں،

آپ نیک لوگوں کے مقامات میں داخل ہو جائیں گے، اس واسطے کہ میری بات پہلے سے ہی اس شخص کے لئے ثابت ہو چکی ہے کہ جو اپنے اخلاق اچھے کر لے گا میں اسے اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا کروں گا اور اسے اپنی پاکیزگی کی جگہ میں ٹھہراؤں گا اور اسے اپنے پڑوس کے قریب رکھوں گا۔

الحکیم طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: یہاں یہ معنی درست نہیں کہ ”اپنے اخلاق اچھے کر لیں“ کیونکہ انبیاء علیہ السلام اخلاق کے درجہ پر فائز ہوتے ہیں، بلکہ یہ امر دوام و پختگی کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے آپ کے اخلاق پہلے سے اچھے ہیں انہیں باقی رکھے گا۔

۵۱۶۰ سب سے پہلے جو چیز ترازو میں تلے گی وہ اچھے اخلاق ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنہا

۵۱۶۱ اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز ترازو میں زیادہ بوجھل نہ ہوگی۔ مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۶۲ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کل (قیامت میں) کس پر آگ حرام ہوگی، ہر اس شخص پر جو نرم گو معمولی حیثیت کا قریب اور نرم خو ہو۔

ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۱۶۳ نیکی، اچھے اخلاق ہیں، برائی وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو اس بات کو ناپسند سمجھے کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں گے۔

بخاری فی الادب، ترمذی عن النواس بن سمعان

نودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ البر کبھی جوڑنے، لطف و مہربانی نیکی اور اچھی محبت و معاشرت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے یہ تمام چیزیں اچھے اخلاق کا مجموعہ ہیں حاکم متحرک ہونے کے معنی میں ہے یعنی دل میں تردد ہو شرع صدر نہ ہو بلکہ دل میں اس کے گناہ ہونے کا شک اور خوف گزرے۔

- ۵۱۶۴ آدمی میں خوبصورتی اس کی زبان ہے۔ مستدرک الحاکم عن علی بن حسین مرسلہ
- ۵۱۶۵ تم میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن ابن عمر و
- ۵۱۶۶ وہ لوگ تم میں سب سے بہتر ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے جھکے ہوں اور تمہاری برے لوگ وہ ہیں جو زیادہ بولتے ہوں جو منہ چیر کر اور باچھیں بگاڑ کر بولتے ہوں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۵۱۶۷ جن لوگوں کی عمریں لمبی اور اخلاق اچھے ہوں وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔ مسند احمد والوزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۱۶۸ بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر
- ۵۱۶۹ لوگوں کو جو چیزیں دی گئیں ان میں سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق ہیں۔

- مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن اسامہ بن شریک
- ۵۱۷۰ مؤمن آدمی کو جو بہترین چیز دی گئی وہ اچھے اخلاق ہیں، اور آدمی کو جو بری چیز دی گئی وہ برا دل ہے جو اچھی صورت میں ہو۔
- مصنف ابن ابی شیبہ عن رجل من جہینہ
- ۵۱۷۱ تم میں سے ان لوگوں کا اسلام انتہائی اچھا ہے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں جب وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔
- بخاری فی الادب، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۵۱۷۲ اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد عقل کی جڑ و بنیاد لوگوں سے محبت کرنا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن علی رضی اللہ عنہ
- ۵۱۷۳ اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے محبت کرنا ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۱۷۴ دین کے بعد عقل کی جڑ لوگوں سے محبت کرنا اور ہر نیک و بد سے بھلائی کرنا ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن علی
- ۵۱۷۵ ترازو میں سب سے بھاری چیز اچھے اخلاق ہیں۔ ابن حبان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۵۱۷۶ مؤمن کے میزان و ترازو میں سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے، بے شک اللہ تعالیٰ بخش گو، بخش پسند اور فضول گو سے نفرت کرتے ہیں۔ بیہقی فی السنن عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۵۱۷۷ سب سے افضل نمل اچھے اخلاق ہیں اور جہاں تک ہو سکے تو غضبناک نہ ہو۔

- الخرائط فی مساوی الاخلاق عن العلاء بن الشحیر
- ۵۱۷۸ قیامت کے روز تم میں سے اس شخص کی مجلس میرے بہت قریب ہوگی جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔

- ابن النجار عن علی
- ۵۱۷۹ کامل ترین ایمان والا وہ مؤمن ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو، جن کے کندھے جھکے ہوں، جو محبت کرتے اور ان سے لوگ محبت کرتے ہوں، اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اس سے الفت کی جائے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید
- ۵۱۸۰ بے شک اللہ تعالیٰ اعلیٰ اخلاق کو پسند کرتے ہیں اور گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتے ہیں۔ مستدرک الحاکم عن سہل بن سعد
- ۵۱۸۱ تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور آخرت میں میری مجلس کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں، اور مجھے سب سے زیادہ مبغوض اور آخرت میں مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے برے اخلاق ہیں جو بہت بولنے والے اور تکبر کرنے والے، باچھیں نکال کر بولنے والے ہیں۔ مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ثعلبہ الخشنی
- ۵۱۸۲ قیامت کے روز ان لوگوں کے ٹھکانے میرے زیادہ نزدیک ہوں گے، جن کے دنیا میں اخلاق اچھے ہوں گے۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کامل ترین ایمان والا

۵۱۸۳ مؤمنوں میں وہ شخص کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، بے شک اچھے اخلاق والا نماز روزے کا درجہ پالیتا ہے۔ البزار عن انس

۵۱۸۴ تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں گے، اور وہ لوگ مجھے زیادہ مغفوض اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور ہوں گے جو بہت بولنے اور باچھیں نکال کر بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں گے، صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! متفیہون کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: تکبر کرنے والے۔ ترمذی عن جابر۔ کتاب البر ۲۰۱۹

۵۱۸۵ قیامت کے روز مؤمن کے میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہ ہوگی، بے شک اللہ تعالیٰ بخش گوار فضول بکواس کرنے والے کو ناپسند کرتے ہیں۔ ترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۸۶ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔ بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۸۷ اچھے اخلاق کو اختیار کرو کیونکہ لوگوں میں بہترین اخلاق والا بہترین دین والا ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۵۱۸۸ اچھے اخلاق اور زیادہ خاموشی کو اختیار کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مخلوق نے ان جیسی دو چیزوں سے بڑھ کر خوبصورتی حاصل نہیں کی۔ مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی اچھے اخلاق اور زیادہ دیر خاموش رہنا خوبصورتی کا باعث ہیں

۵۱۸۹ اچھی گفتگو اور کھانا دینے کی صفت اختیار کرو۔ بخاری فی الادب، حاکم عن ہانی بن یزید

۵۱۹۰ اگر اچھے اخلاق کسی آدمی کی صورت میں لوگوں میں چلتے پھرتے تو وہ نیک آدمی ہوتا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۹۱ جس آدمی کے اللہ تعالیٰ نے اچھے اخلاق بنائے اور اس کی شکل و صورت بھی اچھی بنائی اسے کبھی آگ نہیں کھائے گی۔

طبرانی فی الاوسط، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۹۲ میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
یہ حدیث ۵۱۵۰ میں گزر گئی ہے۔

۵۱۹۳ اچھے اخلاق آدمی کی سعادت ہیں اور برے اخلاق اس کی بدبختی کا حصہ ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ

۵۱۹۴ جو شخص نرم پہلو، معمولی اور نرم گو ہو تو اسے اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔ مستدرک الحاکم، بیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۹۵ ہر معمولی حیثیت کا آدمی، نرمی سے گفتگو کرنے والا، نرم پہلو اور لوگوں کے قریب رہنے والا جہنم پر حرام کر دیا گیا ہے۔

مسند احمد عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۵۱۹۶ اچھے اخلاق بابرکت ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۹۷ اے اللہ! آپ نے جیسے مجھے اچھی طرح بنایا ایسے ہی میرے اخلاق سنو اور بیچو۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۱۹۸ تم میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے عاجزی سے جھکے ہوں جو لوگوں سے محبت کرتے اور لوگ ان سے الفت کرتے ہوں، اور وہ لوگ جو چغلی کھانے والے، بھائیوں میں ناچاقی پیدا کرنے والے اور ان کے لغزشوں

- ۵۲۱۶ یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کی نوازش ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں، اور جب اسے ناپسند کرتے ہیں تو اسے برے اخلاق لگا دیتے ہیں۔ العسکری فی الامثال عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۵۲۱۷ مجھے تو اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔ بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۲۱۸ مجھے مبعوث کیا گیا تاکہ اچھے اخلاق کو پورا کروں۔ ابن سعد عن مالک بن مالک بلاغاً
- یعنی اعلیٰ اخلاق کا آخری درجہ حضور ﷺ پر ختم تھا، آپ کے اخلاق سے بڑھ کر کوئی شخص اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔
- ۵۲۱۹ یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، جسے چاہتے ہیں کہ اچھے اخلاق سے نوازیں تو اسے نواز دیتے ہیں۔
- الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی المنہال
- ۵۲۲۰ جہنم پر ہر وہ شخص حرام ہے جو معمولی حیثیت کا نرم گو، نرم اور قریب ہو۔ ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۵۲۲۱ کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ آگ پر کون حرام ہے؟ ہر قریب، کم حیثیت، نرم گو، نرم طبیعت۔
- ترمذی حسن غریب، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود، مرقم ۵۱۶۲
- ۵۲۲۲ کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ کل آگ پر کون حرام ہوگا؟ ہر کم حیثیت، نرم گو، قریب اور نرم طبیعت۔
- ۵۲۲۳ کیا تمہیں نہ بتاؤں تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ قریب کون ہوگا؟ جو تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ مسند احمد، والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر
- ۵۲۲۴ تمہیں نہ بتاؤں تم میں سے زیادہ بہتر کون لوگ ہیں؟ جو تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔
- الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۲۲۵ اسلام اچھے اخلاق کا نام ہے۔ الدیلمی عن ابی سعید
- ۵۲۲۶ اچھے اخلاق بڑھاؤ۔ اور برے اخلاق نحوست ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن رافع بن مکیث، مرقم ۵۱۴۳
- ۵۲۲۷ ہر کم حیثیت، نرم گفتگو کرنے والا، نرم طبیعت قریب آگ پر حرام ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن معقیب
- ۵۲۲۸ اچھے اخلاق والا ہدیہ دیتا ہے اور برے اخلاق کو وہی پھیر دیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس
- ہدیہ نہ دینا بذات خود ایک بری خصلت ہے لہذا ہدیہ دینا اچھے اخلاق والے کا کام ہے یعنی اچھے اخلاق والے سے جب کوئی بد اخلاقی سے پیش آتا ہے تو وہ اعلیٰ اخلاق کے ذریعے انہیں پھیر دیتا ہے۔

اچھے اخلاق کی تفسیر

- ۵۲۲۹ اچھے اخلاق کی تفسیر یہ ہے کہ اسے جتنی دنیا ملے اس پر راضی رہتا ہے اور اگر اسے کچھ نہ ملے تو ناراض نہیں ہوتا۔
- ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء
- ۵۲۳۰ لوگوں سے اپنے اخلاق کے ذریعے میل جول رکھو اور ان کے اعمال میں مخالفت کرو۔ العسکری فی الامثال عن ثوبان
- ۵۲۳۱ تم میں سے سب سے بہتر سب سے اچھے اخلاق والے ہیں جب دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۲۳۲ دو مرد جنت میں داخل ہوئے، ان لوگوں کی نماز، روزہ، حج، جہاد اور بھلائی کرنا برابر تھا، ان میں ایک اپنے اچھے اخلاق کی بنا پر اپنے دوست پر اتنی فضیلت رکھتا ہے جیسے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ دیلمی عن ابن عمر
- ۵۲۳۳ اچھے اخلاق کو اختیار کرو وہ لازماً جنت میں ہوں گے۔ ابن لال عن علی وفیہ داؤد بن سلیمان بن الغازی
- ۵۲۳۴ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اللہ ہوں، میں نے بندوں کو اپنے علم سے پیدا کیا میں جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کروں اسے اچھے اخلاق

عطا کرتا ہوں، اور جسے کسی برائی میں مبتلا کرنا چاہوں تو اسے برے اخلاق لگا دیتا ہوں۔ ابو الشیخ عن ابن عمر ۵۲۳۵ جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اس دین کو اپنے لیے پسند کیا، اس کی صلاحیت صرف نخی طبیعت اور اچھے اخلاق ہی رکھتے ہیں لہذا جب تک اس کے ساتھ رہو اس کا اکرام کرو۔

سموہ لابن عدی وابونعیم والخرائطی فی مکارم الاخلاق والخطیب فی المستق والمفتقر وابن عساکر، ابن منصور عن حابر و قال عقیلی: ثم يتابع عليه ابراهيم بن ابي بكر بن المنكدر من وجه يثبت

۵۲۳۶ حسن اخلاق کمال ایمان ہیں۔ ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۵۲۳۷ جس شخص کی اللہ تعالیٰ اچھی پیدائش اور اچھے اخلاق کیے پھر اسے آگ کھا جائے ایسا نہیں ہو سکتا۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۵۲۳۸ قیامت کے روز اچھے اخلاق سے زیادہ افضل کوئی چیز میزان میں نہیں رکھی جائے گی، آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور

رات کو کھڑے ہونے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۵۲۳۹ اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کے ہاں تین ہیں، جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو، اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو، اور جو تم سے ناپاکاٹے

اس سے جوڑو۔ حاکم فی تاریخہ عن انس

تنبیہ: آج کل رشتہ داری کا بالکل پاس نہیں، لوگ رشتہ داریاں ختم کر کے خوش ہوتے ہیں اور رشتہ داریاں مضبوط ہوتی ہیں آپس میں بچوں میں رشتے ناتے کرنے سے، کسی سے پوچھو: بھی کہاں سے بچے کی شادی کی؟ جواب دیتے ہیں غیروں سے، تو پوچھنے والا کہتا ہے بہت اچھا کیا رشتہ دار بس دیکھ لیے یہ کھلی جہالت اور دین سے بغاوت ہے رشتہ داروں کی ستم ظریفیاں برداشت کرنے والا ایک دن ضرور سرخرو ہوگا۔

۵۲۴۰ جو شخص کم درجہ، دھیمالہجہ، نرم خور و قریب ہوگا اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الضعف عن ابن مسعود
۵۲۴۱ وہ مؤمن کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے عمدہ ہوں، اور وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہو۔

مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۲۴۲ تم میں سے زیادہ بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۵۲۴۳ انسان کی سعادت مندی اچھے اخلاق ہیں اور بدبختی برے اخلاق ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن سعد

۵۲۴۴ بندہ اس وقت تک اپنا ایمان مکمل نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اپنے اخلاق اچھے کر لے، اور اپنے غصہ کو ٹھنڈا نہیں کرتا اور یہ کہ جو کچھ اپنے لیے پسند کرے وہی لوگوں کے لیے پسند کرے، بہت سے لوگ بغیر اعمال کے جنت میں داخل ہوئے، لیکن مسلمانوں سے خیر خواہی کی وجہ سے۔

لابن عدی وابن شاہین والدیلمی عن انس

۵۲۴۵ اے ام عبد کے بیٹے! جانتے ہو کہ کس کا ایمان افضل ترین ہے؟ افضل ترین ایمان اور اچھے اخلاق والے مؤمن وہ ہیں جو عا جزی کرنے والے ہیں، بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ لوگوں کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرے، اور

اس کے پڑوسی اس کی ایذا اور سائیوں سے محفوظ رہیں۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۵۲۴۶ اے معاذ ابراہی (ہو جائے تو اس) کے بعد نیکی کر لیا کرو وہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی، اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

مستدرک احمد، عن معاذ

۵۲۴۷ ہر کم حیثیت، نرم گو، قریب اور نرم جو شخص جہنم کے لیے حرام ہے۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۴۸ میں نے مقداد اور زید کی شادیاں کرانیں تاکہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت مند ہیں وہ اچھے اخلاق والے ہو جائیں۔

دارقطنی، بخاری، مسلم عن الشعبي مرسلًا

فصل ثانی..... اچھے اخلاق کو حروف تہجی کی ترتیب پر شمار کیا جانے لگا ہے

حرف الالف..... عبادات میں احسان

۵۲۴۹ احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ایسے عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مسلم ۳ عن عمر مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۵۰ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے، اپنے آپ کو مڑ دوں

میں شمار کر مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ قبول کی جاتی ہے۔ لابن نعیم فی الحلیۃ عن زید بن ارقم

۵۲۵۱ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مڑ دوں میں شمار کرو، مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ وہ قبول کی جاتی ہے، صبح اور عشاء کی نماز کی پابندی کرو اور ان میں حاضر رہا کرو، اگر تم جان لو کہ ان دونوں نمازوں کا کتنا ثواب ہے تو تم ان نمازوں کے لیے دوڑ کر آتے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۲۵۲ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے عمل ایسے کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مڑ دوں میں شمار کرو، ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، جب کوئی برائی سرزد ہو جائے تو اس کے پہلو میں کوئی نیکی کر لیا کرو، پوشیدہ گناہ کے بدلے پوشیدہ نیکی اور اعلانیہ گناہ کے عوض اعلانیہ نیکی۔

۵۲۵۳ رخصت ہونے والے شخص کی طرح نماز پڑھو، گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس رہو تو مالداری میں گزر بسر کرو گے، ان چیزوں سے بچو جن کی وجہ سے معذرت کی جاتی ہے۔

ابو محمد البراہمی فی کتاب الصلوۃ وابن النجار عن ابن عمر

الاکمال

۵۲۵۴ احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرو گویا کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے جب تم نے ایسا کر لیا تو تم نے ”احسان“ کا درجہ حاصل کر لیا۔

مسند احمد زعفرانی عن ابن عباس، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، مسند احمد عن ابی مالک و ابی عامر، زعفرانی عن انس، ابن

عساكر عن عبدالرحمن بن غنم

۵۲۵۵ ایسے رہو گویا کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ ابو نعیم عن زید بن ارقم

۵۲۵۶ اللہ تعالیٰ کی ایسے عبادت کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو، دنیا میں ایسے رہو گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ کو عبور کر رہے ہو۔

ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر

اخلاص

۵۲۵۷ اپنے دین کو خالص کرلو تمہیں تھوڑا عمل بھی کافی رہے گا۔ ابن ابی الدنیا فی الاخلاص، مستدرک عن معاذ

۵۲۵۸ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے اعمال کو خالص کرلو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لیے خالص عمل ہی قبول کرتے ہیں۔

دارقطنی فی السنن عن الضحاك بن قيس

۵۲۵۹ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو خالص کرلو، پنج وقتہ نماز قائم کرو، خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے مہینہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے گھر (بیت اللہ) کا حج کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۲۶۰ ایک ہی ذات کے لیے عمل کرو تمام ذاتوں سے تمہاری کفایت ہو جائے گی۔ لابن عدی فی الکامل فردوس لدیلمی عن انس

۵۲۶۱ اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول کرتے ہیں جو ان کے لیے خالص ہو اور جس سے ان کی رضا طلب کی گئی ہو۔ نسائی عن ابی امامہ

۵۲۶۲ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتے لیکن تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔

مسلم ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۶۳ اعمال برتن کی طرح ہیں، جب اس کا نچلا حصہ بہتر ہو تو اوپر والا حصہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جب پیندا خراب ہو تو بالائی حصہ بھی

فاسد ہو جاتا ہے۔ ابن ماجہ عن معاویہ

۵۲۶۴ بندہ جب ظاہر اور پوشیدگی میں نماز پڑھے اور اچھی طرح پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک یہ میرا بندہ سچا ہے۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں کے سامنے نماز پڑھنا یا نہیں بلکہ یاد رکھنا اور نیت سے ہوتی ہے۔ ملفوظات تھانوی

۵۲۶۵ پوری نیکی یہ ہے کہ ظاہر والا عمل کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی عامر السکونی

۵۲۶۶ آدمی کی وہ نفل نماز جسے لوگ نہ دیکھ رہے ہوں، اس کی اس نماز سے جو لوگوں کے سامنے ہو چکیں درجہ برابری رکھتی ہے۔ ابویعلیٰ عن صہیب

۵۲۶۷ اس کے لیے دو ہر اجر ہے پوشیدہ کا اجر اور علانیہ کا اجر۔ ترمذی، ابن ماجہ ابن حبان، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۲۶۸ مخلصین کے لیے خوشخبری ہے وہ ہدایت کے چراغ ہیں ان کی وجہ سے ہر چھا جانے والا فتنہ ختم ہو جاتا ہے۔ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء عن ثوبان

۵۲۶۹ بندہ پوشیدہ بندے سے بڑھ کر کسی چیز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ابن المبارک عن ضمیر بن حبیب مرسلاً

۵۲۷۰ جو کام تو لوگوں کے روبرو کرنا ناپسند کرے تو اسے تنہائی میں بھی نہ کر۔ ابن حبان عن اسامہ بن شریک

۵۲۷۱ جس نے چالیس دن اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کیے تو حکمت کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان پر ظاہر ہوں گے۔

ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء عن ابی ایوب

۵۲۷۲ جو تم میں سے اس کا ارادہ کرے کہ اس کے اور اس کے دل کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ ایسا کر لے۔ ابو داؤد عن ابی سعید

۵۲۷۳ پوشیدگی اعلانیہ سے افضل ہے اور اعلانیہ اس کے لیے ہے جو اقتداء کا ارادہ کرے۔ فردوس ابن عمر

۵۲۷۴ اگر تم میں سے کوئی بند چٹان میں عمل کرے جس کا کوئی دروازہ نہ ہو اور نہ کوئی سوراخ ہو تو اس کا عمل جیسا بھی ہو لوگوں کے لیے

نکل آئے گا۔ مسند احمد، ابویعلیٰ، ابن حبان، مستدرک عن ابی سعید

۵۲۷۵ جو بندہ کوئی پوشیدہ کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی چادر پہنا دیتا ہے، اگر خیر ہو تو خیر اور شر ہو تو شر۔

طبرانی فی الکبیر عن حنبل بن الجلی

۵۲۷۶ جو شخص اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ کو اچھا کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملات کو کافی ہو جائے گا جس

نے اپنا پوشیدہ حال درست کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے علانیہ کو بہتر بنادے گا۔ مستدرک فی تاریخہ عن ابن عمرو

۵۲۷۷ تم میں سے جو یہ کر سکے کہ اس کا کوئی نیک عمل پوشیدہ ہو تو وہ ایسا کر لے۔ الضیاء عن الزبیر

۵۲۷۸ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں سے قوم کی طرف خوش ہوتے ہیں جب نماز میں صف بنائیں اور وہ شخص جو اپنے گھر کی تاریکی میں نماز کے لیے

کھڑا ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ میری خاطر کھڑا ہوا میرے سواہ کسی کو اپنا عمل نہیں دکھا رہا۔ ابن النجار عن ابی سعید

۵۲۷۹ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو، اور دنیا میں ایسے رہو گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ سے گزر رہے ہو۔

ابی نعیم فی حلیۃ عن ابن عمر مرقم ۵۲۵۶

الاخلاص..... من الکمال

۵۲۸۰ لوگو! اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے اعمال خالص کر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل ہی قبول فرماتے ہیں یوں نہ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور

یہ رشتہ داری کے لیے۔ دیلمی عن الضحاک بن قیس

۵۲۸۱ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل اور جو ان کی رضا جوئی کے لیے کیا گیا ہو قبول فرماتے ہیں۔ زعفرانی طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۸۲ جب بندہ اعلانیہ اور پوشیدہ اچھی طرح نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میرے بندے نے اچھا کیا۔ الرافعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۸۳ پوشیدہ عیاں سے افضل ہے اور جو اقتداء کا ارادہ کرے اس کے لیے اعلانیہ پوشیدگی سے افضل ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

۵۲۸۴ تمہارے لیے دو ہر اجر لکھا گیا، پوشیدگی کا اجر اور اعلانیہ کا اجر۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۵۲۸۵ تمہارے لیے وہ (عمل) ہے جس میں تم نے ثواب کی امید کی۔ ابن ماجہ عن ابی بن کعب

۵۲۸۶ اعمال کا دار و مدار خاتمہ پر ہے جیسے برتن اگر اس کا اوپر والا حصہ اچھا ہو تو اس کا پینڈا بھی بہتر ہوتا ہے اور جب بالائی حصہ خراب ہو تو

نچلا بھی خراب ہو جاتا ہے۔ ابن عساکر عن معاویہ

۵۲۸۷ دنیا میں صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گیا، تم میں سے کسی کے عمل کی مثال اس برتن کی طرح ہے جس کا بالائی حصہ اچھا ہو تو اس کا نچلا حصہ

بھی اچھا ہوتا ہے اور جب اوپر والا حصہ خراب ہو تو نچلا بھی خراب ہو جاتا ہے۔ ابن المبارک والراہمہ مزی فی الامثال عن معاویہ وہو صحیح

۵۲۸۸ جس کا کوئی پوشیدہ عمل اچھا یا برا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی چادر ظاہر کر دیتا ہے جس سے وہ پہچانا جائے۔

ابو نعیم فی الحلیۃ عن عثمان بن عفان

۵۲۸۹ جانتے ہو مومن کون ہے؟ مومن وہ جو اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کانوں کو اس کی پسندیدہ چیزوں سے بھر

دے، اگر کوئی متقی و پرہیزگار بندہ ستر گھروں میں سے ایک گھر کے درمیان میں بیٹھا ہو ہر گھر کا لوے کا دروازہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی

چادر اوڑھادیں گے یہاں تک کہ لوگ اس کے متعلق باتیں کریں گے اور بہت زیادہ کریں گے، لوگوں نے عرض کیا کیسے زیادہ کریں

گے؟ فرمایا: اگر متقی اپنی نیکی میں اضافہ کر سکتا تو زیادہ کر لیتا، اسی طرح فاجر و گنہگار شخص کے بارے لوگ باتیں کریں گے اور خوب کریں گے کیونکہ

وہ اگر اپنے گناہ و فجور میں اضافہ کر سکتا تو کر لیتا۔ الحکیم، حاکم فی تاریخہ عن انس

۵۲۹۰ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس نے جو عمل بھی پوشیدہ طریقہ سے کیا اللہ تعالیٰ ظاہر میں اس کو اس کی

چادر اوڑھادیں گے، اگر اچھا ہوا تو اچھی، برا ہوا تو بری۔ ابن جابر عن عثمان

۵۲۹۱ تمہارے پاس تمہارے اجر ضرور آئیں گے اگرچہ تم لومڑی کی بل میں ہوئے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن حذیفہ بن یمان

کمی زیادتی کے بغیر اعمال میں نرمی اور میانہ روی

۵۲۹۲ درست رہنمائی، اچھی چال اور میانہ روی نبوت کا بچیسواں جز ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عباس

۵۲۹۳ میری امت کے درمیانی لوگ رحم دل ہوں گے۔ فردوس عن ابن عمر

۵۲۹۴ مالدار میں میانہ روی کتنی اچھی چیز ہے، فقر و فاقہ اور عبادت میں درمیانی چال کتنی اچھی صفت ہے۔ البزار عن حذیفہ

۵۲۹۵ لوگو! میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں اکتائے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاتے ہو۔

ابن حبان، مسند ابو یعلیٰ عن جابر رضی اللہ عنہ

۵۲۹۶ لوگو! میانہ روی، درمیانی چال اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم اکتا جاؤ۔ ابن ماجہ عن جابر

۵۲۹۷ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاؤ۔ بخاری، نسائی، ابن ماجہ الزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۹۸ رہنے دو بس اتنے اعمال کرو جتنی تم میں طاقت ہے اللہ تعالیٰ تو نہیں اکتاتے ہاں تم اکتا جاتے ہو۔

بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۵۲۹۹ لوگو! وہی اعمال کرو جن کی تم میں طاقت ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاؤ، اللہ تعالیٰ کو وہ عمل سے

زیادہ پسند ہے جس پر ہمیشگی کی جائے، اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ بخاری مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۰۰ وہی عمل کرو جو تمہارے بس میں ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاتے ہو۔

بخاری مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہ

عبادت طاقت کی بقدر ہو

۵۳۰۱ اپنے بس کی عبادت کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں تھکتے ہاں تم تھک جاتے ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

۵۳۰۲ وہی اعمال اختیار کرو جو تمہارے بس میں ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے ہاں تم اکتا جاتے ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۵۳۰۳ تم میں کوئی وہی عمل اختیار کرے جو اس کی طاقت میں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے تم اکتا جاتے ہو، قریب قریب رہو اور

درست راہ اختیار کرو۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء

۵۳۰۴ مومن کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، وہ ایسی آزمائش سے اُلجھ پڑتا ہے جو اس کے بس میں نہیں ہوتی۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، عن حذیفہ

۵۳۰۵ تم درمیانی راہ اختیار کرو، درمیانی راہ اختیار کرو، اس لئے کہ جو بھی اس دین سے مقابلہ کرنے آیا مغلوب رہا۔

مسند احمد، حاکم، بیہقی فی السنن عن بريد

دین کے مستحبات کو اپنے اوپر لازم کر لینا دین سے کشتی لڑانے کے مترادف ہے۔

۵۳۰۶ لوگوں کو بلاؤ، خوشخبری سناؤ، متغیر نہ کرو، آسانی پیدا کرو جتنی نہ کرو۔ مسلم عن ابی موسیٰ

۵۳۰۷ جب تم لوگوں کے سامنے ان کے رب کے حوالہ سے بات کرو تو ایسی بات نہ کرو جو انہیں خوفزدہ کر دے جو ان پر گراں و دشوار گزرے۔

الحسن بن سفیان، طبرانی فی الاوسط، ابن عدی فی الکامل، بیہقی فی شعب الایمان عن المقداد بن معد یکر

۵۳۰۸ اتنے عمل کی کوشش کرو جتنا تمہارے بس میں ہے اس واسطے کہ بہتر عمل ہے وہ جو دوام سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۳۰۹ اتنے عمل کی تکلیف کرو جو کر سکو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے ہاں تم اکتا جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل زیادہ پسند ہے جس پر

ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۱۰ خبردار اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور خشیت رکھنے والا ہوں۔ مسلم عن عمر بن ابی سلمہ

۵۳۱۱ خبردار میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور اس کا خوف رکھنے والا ہوں لیکن میں روزہ رکھتا اور افطار کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں

سو اتنا اور شادی کرتا ہوں، جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ بخاری عن انس

۵۳۱۲ دل اکتا جاتا ہے، اور تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ مدت کی مقدار کیا ہے لہذا وہ اتنی ہی عبادت کو منتخب کرے جو اس کے بس میں ہو پھر اس پر مداومت کرے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ اعمال زیادہ محبوب ہیں جن پر ہمیشگی کی جائے، اگرچہ وہ تھوڑے ہوں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۵۳۱۳ میں تم جیسا (افراط فریٹ کرنے والا) نہیں ہوں میری رات یوں بسر ہوتی ہے کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن انس بخاری عن ابن عمرو عن ابی سعید وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہم وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا ۵۳۱۴ قریب رہو، درست رہو اور مژدہ پاؤ، یہ جان لو کہ تم میں سے کوئی یہاں تک کہ میں بھی اپنے عمل کی وجہ سے نجات نہیں پاسکتا ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل میں ڈھانپ لے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر بن سمرة، مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ یہاں مقصود اللہ تعالیٰ کا استغناء اور اپنی عاجزی کا بیان ہے اور امت کو تعلیم دینا ہے۔

۵۳۱۵ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہیں پہنچا سکتا، نہ مجھے، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں چھپالے، سوسیدھی راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، کوئی موت کی تمنا نہ کرے، اگر وہ اچھائی کرنے والا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کی خیر میں اضافہ ہو اور اگر برائی کرنے والا ہے تو ہو سکتا ہے اسے تاراشگی سے باز رکھا جائے۔ بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۱۶ تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے سکتا اور نہ مجھے، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، لیکن درست رہو، قریب رہو، صبح و شام عمل کرو، اور رات کے کچھ حصہ میں، ذریعہ چال اختیار کرو پہنچ جاؤ گے۔ بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۵۳۱۷ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو پے در پے روزے رکھتے ہیں، تم طاقت میں میری طرح نہیں ہو سکتے، آگاہ رہو اللہ کی قسم اگر مجھے ایک ماہ موقع مل جائے تو میں مسلسل روزے رکھوں، حد سے تجاوز کرنے والے اپنی اس کاوش کو چھوڑ دیں۔ مسند احمد مسلم عن انس

تشریح: کچھ اعمال حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ خاص ہیں جنہیں امتی کر سکتے ہیں اور نہ ان کے بس میں ہیں انہی میں سے مسلسل روزے رکھنا ہے۔ علامہ سیوطی کی کتاب ”الخصائص الکبریٰ“ خاص اس موضوع کی کتاب ہے شریعت نے جو اعمال سب کے لیے مقرر کر دیئے وہ کسی پر بوجھ نہیں۔

اسلام میں رجا سیت نہیں ہے

۵۳۱۸ کچھ لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ ایسی ایسی باتیں کر رہے ہیں، لیکن میں نماز پڑھتا ہوں، سوتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، روزہ افطار کرتا ہوں اور عورتوں سے شادی کرتا ہوں۔ جس نے میری روش سے اعراض کیا وہ میری امت سے نہیں۔ مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی عن انس تشریح: یہ ان تین اشخاص کے متعلق آپ نے فرمایا جن میں سے ایک نے کہا میں ہمیشہ نماز پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا تیسرے نے کہا میں کبھی شادی نہ کروں گا یہ زندگی پیری میں نصف الموت ہوتی ہے، نہ ہو جب غمخوار اپنا، نہ ہو جب راز داں کوئی، غمخوار۔ ۵۳۱۹ لوگو! جن چیزوں کا تمہیں حکم دیا گیا تم ان سب کی طاقت نہیں رکھتے، لیکن سیدھے رہو، قریب رہو اور خوشخبری پاؤ۔

مسند احمد، ابوداؤد، عن الحکم بن حزن ۵۳۲۰ ان لوگوں کو کیا ہوا جو میرے طریقہ سے بچتے ہیں اللہ کی قسم میں ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہوں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح: خیاف سنت چاہے کیسی ہی نیکی ہو اس کا انجام برائی ہوتا ہے ۵۳۲۱ خبردار! اگر تار روزے نہ رکھا کرو، اس بارے میں تم میری طرح نہیں ہو سکتے، میری رات بچوں بسر ہوتی ہے کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے لہذا التماس کرو جتنا تمہارے بس میں ہو۔ بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۲۲ پے در پے روزے نہ رکھنا میں (طاقت میں) تم جیسا نہیں مجھے تو کھلایا پلاتا ہے۔ بخاری ترمذی عن انس ۵۳۲۳ پے در پے روزے نہ رکھنا (جسے) پے در پے روزے رکھنے کا (شوق) ارادہ ہو وہ حری تک مسلسل روزہ رکھے، میں تمہاری بیست کی طرح نہیں، میری رات قیوں بسر ہوتی ہے کہ مجھے ایک کھلانے والا کھلاتا اور پلانے والا پلاتا ہے۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد عن ابی سعید ۵۳۲۴ اے عبداللہ! کیا مجھے یہ خبر نہیں ملی کہ تم دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہو سو ایسا نہ کیا کرو، کیونکہ جب تم نے ایسا کیا تو ۱ تمہاری آنکھ لگ جائے گی۔ ۲ تمہاری جان تھک جائے گی۔

لہذا روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو، رات کھڑے ہو کر عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی، تمہارے بدن کا، تمہاری آنکھ کا، تمہاری بیوی کا، تم سے ملنے والے کا تم پر حق ہے تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ تین دن روزے رکھ لیا کرو، یوں تمہارے لیے ہر نیکی دس گنا ہوگی، یوں تمہارے لیے پورا زمانہ روزے

(شمار) ہوں گے، انہوں نے عرض کیا: مجھے اس کی طاقت ہے، تو آپ نے فرمایا: اچھا اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزوں جیسے روزے رکھو، اس پر آدھا زمانہ زیادہ نہ کرو۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، عن ابن عمر و
تشریح: ان صحابی کی اہلیہ نے حضور ﷺ سے شکایت کی تھی، اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام ﷺ سے ایسے اعمال کرا کے امت کے لیے ایک مثال قائم کر دی تاکہ بعد میں کوئی ایسی حرکت کرے تو اس کی روک تھام پہلے سے موجود ہو، پانی کی منڈیر ہو تو وہ ان حدود تک ہی پھیلتا ہے لیکن جب منڈیر اور حدود نہ ہوں تو حسب پھیلاؤ پھیلتا ہے۔

اتباع سنت ہی کامیابی کی کنجی ہے

- ۵۳۲۵۔ اے عثمان! کیا تم نے میرے طریقہ سے اعراض کیا؟ میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، عورتوں سے نکاح کرتا ہوں، عثمان اللہ سے ڈرو، تمہارے گھر والوں کا اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے، روزہ رکھو اور افطار کرو، نماز پڑھو اور سویا بھی کرو۔ ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۵۳۲۶۔ آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو، خوشخبری دو متغیر نہ کرو، ایک دوسرے کا کہا بانو اور اختلاف نہ کرو۔ مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی موسیٰ
- ۵۳۲۷۔ آسانی برکت اور تنگی محنت ہے۔ فردوس عن رحل
- ۵۳۲۸۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے پہنچا دیئے والا بنا کر بھیجا، مشقت میں ڈالنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۵۳۲۹۔ اللہ کی قسم! میں امید کرتا ہوں کہ میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں، اور میں اس چیز کو زیادہ جاننے والا ہوں جس کی وجہ سے میں تقویٰ اختیار کروں۔ مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہ
- ۵۳۳۰۔ معاملہ دو کاموں کے درمیان، اور سب سے بہتر کام درمیانی راہ ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عمر بن الحارث بلاغا
- ۵۳۳۱۔ اللہ نے اس امت کے لیے آسانی پسند فرمائی اور تنگی و مشکل ناپسند فرمائی۔ طبرانی فی الکبیر عن محجن بن الادرع
- ۵۳۳۲۔ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والے ہیں اور نرمی کو پسند کرتے ہیں، اور نرمی پر وہ کچھ عطا کرتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں کرتے۔ الادب المفرد، ابو داؤد عن عبد اللہ بن مغفل، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم عن علی طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ الزہری عن انس
- ۵۳۳۳۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں نرمی پسند کرتا ہے۔ بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۵۳۳۴۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ گنجائشوں پر بھی ایسے عمل کیا جائے جیسے عزائم (پابندی کے اعمال) پر عمل کیا جاتا ہے۔ مسند احمد، بخاری مسلم عن ابن عمر طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ابو داؤد عن ابن مسعود
- ۵۳۳۵۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان کی رخصت پر عمل کیا جائے جیسے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔ مسند احمد، ابن حبان عن ابن عمر
- ۵۳۳۶۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان کی رخصت کو قبول کیا جائے جیسے بندہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو چاہتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء ووائلہ وابی امامۃ
- ۵۳۳۷۔ عزائم (پابندی کے اعمال) ادا کرو اور رخصتوں کو قبول کرو، اور لوگ کو چھوڑ دو، تمہاری ان سے کفایت کر دی گئی۔ خطیب عن ابن عمر
- ۵۳۳۸۔ ان رخصتوں کو اختیار کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقرر کی ہیں۔ سنن سعید بن منصور، مسلم عن حابر
- ۵۳۳۹۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی رخصت قبول نہیں کی تو اسے عرفہ کے پہاڑ جتنا گناہ ہوگا۔ مسند احمد عن ابن عمر
- ۵۳۴۰۔ رخصتوں پر عمل کرنے والے میری امت کے افضل ترین لوگ ہیں۔ ابن لال عن عمر
- ۵۳۴۱۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان کی رخصتوں پر ایسے ہی عمل کیا جائے جیسے ان کے عزائم پر عمل کیا جاتا ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے یکسو، واضح دین ابراہیمی دے کر بھیجا۔ ابن عساکر عن علی

۵۳۴۲ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں زائد کو پسند کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی۔ ابن عساکر عن ابن عمر
 ۵۳۴۳ دین تو آسان ہے دین سے کوئی شخص کشتی نہیں لڑتا مگر دین اس پر غالب رہتا ہے لہذا درست راہ اختیار کرو، قریب
 قریب رہو، خوشخبری پاؤ، صبح شام اور تاریکی کے کچھ حصہ سے مدد چاہو۔

بخاری، نسائی، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ کتاب الایمان باب الدین یسف
 ۵۳۴۴ تم اس دین کے معاملہ کو باہم مقابلہ سے نہیں پاسکتے۔ ابن سعد، مسند احمد ابن حبان عن ابن الاذرع
 ۵۳۴۵ تم آسانی پیدا کرنے کے لیے بھیجے گئے، تنگی پیدا کرنے کے لیے نہیں بھیجے گئے۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ
 پہلے دو جگہ گزر چکی ہے ۳۲۹۹، ۳۹۳۶۔

اپنی طرف دین میں سختی ممنوع ہے

۵۳۴۶ تم اپنی جانوں پر سختی نہ کرو (ورنہ) تم پر سختی کی جائے گی، ایک قوم نے اپنے اوپر سختی کی تو ان پر سختی کی گئی، گر جاگھروں اور یہودی
 عبادت خانوں میں انہی کے بانی ماندہ لوگ ہیں (رہبانیت (ترک دنیا) کی بدعت انہوں نے ہی ایجاد کی ہم نے ان پر اسے فرض نہ کیا تھا۔
 ابو داؤد عن انس
 ۵۳۴۷ دین میں انتہا پسندی سے بچنا، اس واسطے کہ تم سے سابقہ لوگ دین میں غلو و انتہا پسندی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم عن ابن عباس
 ۵۳۴۸ دین میں (بے جا) گہرائی سے بچنا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسان بنایا ہے تو اس کے اتنے حصے پر عمل کرو جو تمہارے بس میں
 ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ عمل صالح پسند کرتے ہیں جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ ابو القاسم بن بشران فی امالیہ عن عمر
 ۵۳۴۹ ہر چیز میں تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی میں سستی ہوتی ہے اگر اس تیزی والا درست رہے اور قریب رہے تو اس کی امید رکھو اور اگر اس
 کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جانے لگیں تو اسے کچھ نہ سمجھو۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔
 ۵۳۵۰ یہ مضبوط دین ہے تو اس میں نرمی سے گھسو۔ مسند احمد عن انس
 ۵۳۵۱ یہ مضبوط دین ہے اس میں نرمی سے داخل ہو۔

۵۳۵۲ تمہارا بہترین دین وہ ہے جو زیادہ آسان ہو۔ مسند احمد الادب المفرد، طبرانی فی الکبیر عن محجن بن الاذرع۔ طبرانی فی
 الکبیر عن عمران بن حصین طبرانی فی الاوسط، لاین عدی فی الکامل، الضیاع عن انس
 ۵۳۵۳ تمہارا بہترین دین (جزوی اعتبار سے) وہ ہے جو زیادہ آسان ہو اور بہتر عبادت وہ ہے جو سمجھ کے ساتھ ہو یا بہتر عبادت دین کی
 سمجھداری ہے۔ ابن عبد البر فی العلم عن انس

۵۳۵۴ گھڑی بگھڑی دلوں کو راحت پہنچاؤ۔ ابو داؤد فی مراسیلہ عن ابن شہاب مرسلاً ابو یکر المقری فی فوائدہ والقضاعی عنہ عن انس
 ۵۳۵۵ درست رہو اور قریب قریب رہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر
 ۵۳۵۶ درست رہو، قریب رہو، خوشخبری پاؤ اور جان رکھو کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہ جاسکے گا نہ ہی میں، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ
 مجھے مغفرت و رحمت میں ڈھانپ لے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۵۳۵۷ تم میں سے (جب) کوئی نماز پڑھے تو چستی کی حالت میں پڑھے، جب تھک جائے یا سست پڑ جائے تو بیٹھ جائے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن انس
 ۵۳۵۸ سویا کرو جب بیدار ہو جاؤ تو خوب (عبادت) کرو۔ ابن حبان عن ابن مسعود

۵۳۵۹ رات دن سواریاں ہیں آخر تک پہنچنے کے لیے ان پر سوار ہو۔ لابن عدی، ابن عساکر عن ابن عباس

۵۳۶۰ آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو، خوشخبری سناؤ، متفرق نہ کرو۔ مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی عن انس

۵۳۶۱ تم نرمی کو اختیار کرو کیونکہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اسے مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جائے اسے بدزب کر دیتی ہے۔

مسلم عن عائشہ، کتاب البر نمبر ۲۵۹۴

۵۳۶۲ نرمی اختیار کرو، سختی اور خش گوئی سے بچو۔ الادب المفرد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۶۳ عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے نرمی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی اور اس کے علاوہ پر عطا نہیں کرتا۔

مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

نرمی پسندیدہ عمل ہے

۵۳۶۴ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور نرمی اختیار کرو، اس لیے نرمی جس چیز میں بھی ہوئی اسے آراستہ کر دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی ختم

کر دی گئی اسے نازیا کر دیتی ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۶۵ ذرا نرمی سے اے عائشہ! نرمی اختیار کرو، سختی اور سخت گوئی سے بچو۔ بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح: ان احادیث میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کو مخاطب کر کے نرمی اختیار کرنے کو کہا گیا علامہ مناوی نے الجامع الصغیر کی

اپنی شرح میں اس کے سبب ذکر کیے ہیں اول، آپ ایک اونٹنی پر سوار ہوئیں جس میں کچھ سختی تھی تو آپ اسے مارنے اور ڈانٹنے لگیں دوم یہودیوں

نے جب آپ علیہ السلام کو السلام علیکم کہا جو بددعا یا کلمہ ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غصہ ہو گئیں اور فرمانے لگیں تم پر پھینکا اور لعنت ہو۔

شرح الجامع

۵۳۶۶ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرم ہیں اور ہر چیز میں نرمی کو پسند کرتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری مسلم، ابن ماجہ عن عائشہ

۵۳۶۷ نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے آراستہ کر دیتی ہے اور جس سے نرمی نکال لی جائے تو اسے نازیا کر دیتی ہے۔

عبد بن حمید والضیاء عن انس

۵۳۶۸ جسے نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے بھلائی کا حصہ دیا گیا، اور جس سے نرمی کا حصہ روکا گیا تو اس کی بھلائی کا حصہ روکا گیا۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۳۶۹ جو نرمی سے محروم رکھا جائے (سمجھو) وہ ہر بھلائی سے محروم رکھا جائے گا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ عن جریر و صحیح مسلم نمبر ۲۵۹۴ کتاب البر

الاکمال

۵۳۷۰ اللہ تعالیٰ نرمی والے ہیں اور ہر چیز میں نرمی پسند کرتے ہیں، ہر عاجزی کرنے والے غمگین دل کو چاہتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی بات

سکھاتا ہو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلاتا ہو اور ہر سخت اور غافل دل کو ناپسند کرتے ہیں جو پوری رات سوتا رہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اور نہ

یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی روح واپس کرتے ہیں یا نہیں؟ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۳۷۱ اللہ تعالیٰ نرمی والے ہیں اور نرمی کو چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں اور نرمی پر وہ اعانت کرتے ہیں جو سختی پر نہیں کرتے۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن ابی امامہ

۵۳۷۲ اللہ تعالیٰ اپنی (عطا کردہ) گنجائشوں پر عمل کرنے کو ایسے ہی پسند کرتے ہیں جیسے اپنی نافرمانیوں کو ترک کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر

اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے

- ۵۳۷۳ اللہ تعالیٰ نرمی کو چاہتے اور پسند کرتے ہیں اور اس پر وہ کچھ عطا کرتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں کرتے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ
- ۵۳۷۴ اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا کرتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں کرتے۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر
- ۵۳۷۵ تمہارا بہترین دین وہ ہے جو انتہائی آسان ہو۔ مسند احمد عن مجح بن الادرع مسند احمد عن الاعرابی
- ۵۳۷۶ تمہارا یہ دین بے حد مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو، اس واسطے کہ (قافلہ سے) کٹ جانے والا نہ کسی سواری کو باقی چھوڑتا ہے اور نہ کسی زمین کو قطع (طے) کر سکتا ہے۔ العسکری فی الامثال عن علی
- ۵۳۷۷ یہ دین انتہائی مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو، اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے متنفر نہ کر، کیونکہ کٹ جانے والا نہ سواری چھوڑتا ہے اور نہ زمین طے کرتا ہے۔ ہزار، بخاری مسلم العسکری فی الامثال عن جابر وضعف
- ۵۳۷۸ یہ دین بے حد مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو، اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت ناپسند نہ کرو، کیونکہ (سفر سے) کٹ جانے والا نہ سفر کر سکتا ہے اور نہ کسی سواری کو باقی چھوڑ سکتا ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۵۳۷۹ یہ دین مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو، اپنے نفس میں عبادت کا بغض پیدا نہ کر، کیونکہ کٹ جانے والا نہ سفر کر سکتا ہے اور نہ سواری چھوڑتا ہے ایسے شخص کی طرح عمل کر جس کا گمان ہے کہ وہ بھی نہیں مرے گا، اور اس شخص جیسا خوف رکھ جسے ڈر ہے کہ کٹی مر جائے گا۔
- بیہقی فی شعب الایمان، بخاری مسلم والعسکری فی الامثال عن ابن عمرو وفي لفظ يظن انه لن يموت الا هروما
- ۵۳۸۰ تمہارا رب آسانی پیدا کرنے والا آسانی پیدا کرتا ہے تو تم بھی آسان عمل کرو، خبردار جو اللہ کے دین پر (عمل میں آگے بڑھنے سے) غلبہ پانا چاہے تو دین ہی اس پر غالب ہوگا، اور جو اللہ تعالیٰ کا عمل چھوڑ دے تو وہ اللہ تعالیٰ کو برا لگتا ہے۔ ابن قانع عن سويد بن جله
- ۵۳۸۱ آل داؤد کی حکمت میں ہوش مند عقلمند کے لیے عبرت (حاصل کرنے کا سامان) ہے کہ وہ صرف چار گھڑیوں میں اپنے آپ کو مشغول رکھے، ایک گھڑی میں اپنے رب سے راز و نیاز کرے، ایک گھڑی میں اپنا محاسبہ کرے، ایک گھڑی اپنے ان بھائیوں سے ملے جن سے وہ مشورہ کرتا اور وہ اسے نصیحت کرتے اور اس کے عیوب سے خبردار کرتے ہیں اور ایک گھڑی میں اپنے نفس اور اس کے رب کے درمیان جو باتیں پیش آتیں اور جمال رکھتی ہیں کیونکہ اس گھڑی میں بقیہ تمام گھڑیوں کے لیے مدد اور زائد گوشہ کے ذریعہ دلوں کے بہلاؤ کا سامان ہے ہوش مند عقلمند کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنی زبان پر قابو رکھے والا ہو، اپنے زمانہ کی پہچان رکھتا، اپنی حالت کی طرف توجہ کرنے والا (یعنی تقویٰ کے ذریعے ان سے بچنے والا ہو، جیسا کہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دور کے بھائی عیوب کے جاسوس ہیں) اور اپنے بھائیوں میں سے جس پر سب سے زیادہ بھروسہ ہو اس سے (تقویٰ کے ذریعہ) وحشت کرنے والا ہو۔ الدیلمی عن ابن مسعود
- ۵۳۸۲ اس قرآن میں تیزی ہے اور لوگوں میں سستی، تو جس کی سستی انصاف اور سنت کے واسطے ہو تو کیا ہی خوب ہے اور جس کی سستی اعراض کی طرف ہو تو وہی لوگ ہلاک ہونے والے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۵۳۸۳ میں روزہ رکھتا اور افطار کرتا ہوں، نماز پڑھتا اور سوکر آرام کرتا ہوں ہر عمل میں تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی میں سستی پیدا ہوتی ہے جس کی سستی سنت کی طرف ہو تو اس نے ہدایت پائی اور جس کی سستی اس کی طرف ہو تو وہ گمراہ ہوا۔
- طبرانی فی الکبیر وابونعیم، سعید بن منصور عن جعدة بن هبيرة، وهو ابن ام هانئ رحمۃ اللہ علیہ بنت ابی ظالم
- ۵۳۸۴ یہ دین آسان ہے جو بھی اس دین کے ساتھ کشتی کرے گا تو دین ہی اس پر غالب رہے گا، سو سیدھی راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، آسانی پیدا کرو، صبح وشام اور رات کی تاریکی کے کچھ حصہ سے امداد حاصل کرو۔ ابن حبان والعسکری فی الامثال عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۳۸۵ کیا تمہیں بتاؤں کہ تمہارے سب سے بہترین لوگ کون ہیں؟ جن کی اسلام کی حالت میں زیادہ عمریں ہوں جب درست راہ اختیار کر لیں۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادہ بن الصامت

۵۳۸۶ کیا تمہیں اس سے زیادہ عجیب چیز نہ بتاؤں؟ اللہ کا رسول تمہارا نبی تمہیں تم سے پہلے اور تمہارے بعد ہونے والے واقعہ کی خبر دیتا ہے، سو سیدھے رہو اور درست راہ اختیار کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے عذاب کی کوئی پروا نہیں، عنقریب ایک قوم آئے گی وہ کسی چیز کے ذریعے بھی اپنا دفاع نہ کریں گے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی کبشہ

۵۳۸۷ پے در پے روزے رکھنا چھوڑ دو، کسی نے کہا: آپ تو رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم اس بات میں میری طرح نہیں ہو سکتے، میں تو اس طرح رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اتنے عمل کی کوشش کرو جس کی تم میں برداشت ہے۔ بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۸۸ اکتار روزے نہ رکھا کرو، لوگوں نے کہا: آپ تو رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں، میں تو اس طرح رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۸۹ لوگو! اللہ تعالیٰ کا دین آسان ہے۔ مسند احمد، ابن سعد عن عاصم بن ہلال عن غاصرۃ بن عروۃ الفقیمی عن ابیہ

۵۳۹۰ ایک دوسرے کا سہارا بنو، ایک دوسرے کی بات مانو، خوشخبری سناؤ متنفرد نہ کرو۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۵۳۹۱ ایک دوسرے کا بازو بنو، ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کرو، آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۵۳۹۲ اتنی عبادت کو اختیار کرو جو تمہارے بس میں ہو، خبردار کسی ایسی عبادت کی عادت نہ بناؤ جسے بعد میں چھوڑنا پڑے، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے یہ چیز زیادہ ہٹاتی ہے کہ آدمی کسی عبادت کی عادت بنا کر پھر اسے چھوڑ دے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۵۳۹۳ لوگوں کو آسان بات اختیار کرنے کا کہو، انہیں اکٹھا کر کے نہ ڈالو، کیونکہ ایمان والے آپس میں دوست اور ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔ الدیلمی عن انس

نجات اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی

۵۳۹۴ درست راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے سکتا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں مجھے بھی البتہ یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ و جابر معاً

۵۳۹۵ درست راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، مژدہ پاؤ اور یہ جان لو کہ تم میں سے کوئی بھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا، اپنے عمل کی بناء پر لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں نہ میں، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے مغفرت و رحمت میں چھپا لے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۹۶ قریب قریب رہو، درست راہ اختیار کرو، مژدہ پاؤ اور یہ جان لو کہ تم میں سے کوئی ہرگز نجات نہیں پاسکتا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: نہ میں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل میں ڈھانپ لے۔ مسند احمد، مسلم، الدارمی، ابن حبان، ابو عوانہ عن جابر

ابو عوانہ عن جابر مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۹۷ تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکتا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں مجھے بھی نہیں، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں چھپا لے لیکن سیدھی راہ اختیار کرو۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۹۸ درست رہو، خوشخبری پاؤ اس واسطے کہ اللہ عزوجل کو تمہیں عذاب دینے کی جلدی نہیں، عنقریب ایسی قوم آئے گی کہ ان کے پاس کوئی جنت و دلیل نہ ہوگی۔ ابویعلیٰ، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن عبداللہ بن بشر

۵۳۹۹ درست رہو، قریب قریب رہو اور یہ جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے وضو پر بیٹھ کر صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔

ابن حبان، بیہقی فی شعب الایمان عن ثوبان

تشریح: استجاب مراد ہے کہ ہمیشہ با وضوء رہنا خاصہ ایمان ہے کوئی رہے تو رفع درجات کا باعث ہے نہ رہے تو سختی کوئی نہیں محض ترغیب ہے۔
۵۴۰۰ لوگو! وہی عمل اختیار کرو جس کی تمہیں قدرت ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاتے ہو۔

ابن حبان عن عمران بن حصین

۵۴۰۱ لوگو! وہی عمل اختیار کرو جس کی تمہیں طاقت ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا، ہاں تم ہی اکتا جاتے ہو اور ہمیشگی کا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ محمد بن نصر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۴۰۲ عویم اور سلمان تجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں، تھک کر سفر نہ کرو ورنہ (قافلہ سے) کٹ جاؤ گے، اپنے آپ کو (مت) روکو ورنہ لوگ تم سے آگے نکل جائیں گے، درمیانی چال اختیار کرو تم قافلہ کی رفتار تک پہنچ جاؤ گے، جس میں تم صبح و شام اور رات کی دو گھڑیوں کو طے کرو گے۔

ابن سعد عن قتادہ مرسلًا

ہر صاحب حق کا حق ادا کرو

۵۴۰۳ اے ابو درداء! تمہارے بدن کا، تمہارے گھر والوں کا، اور تمہارے رب کا تم پر حق ہے ہر صاحب حق کو اس کا حق دو، سوروزہ رکھو اور افطار کرو (رات) کھڑے ہو کر عبادت کرو اور سویا (بھی) کرو، اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی آیا کرو۔

ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی جحیفہ

۵۴۰۴ جس بندہ میں دین کی سمجھ کا اضافہ ہو تو اس میں عمل میں میانہ روی کا بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ابو نعیم عن ابن عمر

۵۴۰۵ جب تم (نشاط و جستجی کی حالت میں جو کچھ پڑھ رہے ہو اسے) سمجھ رہے ہو تو تمہیں نماز پڑھنی چاہیے اور جب (نیند کی وجہ سے) مغلوب ہو جاؤ تو سو جانا چاہیے۔ عبد بن حمید عن انس

تشریح: کیونکہ معلوم نہیں انسان اپنے لیے بھلائی کی دعا کرتے کرتے شرکی دعا کر بیٹھے۔

۵۴۰۶ جسے دنیا میں نرمی دی گئی اسے آخرت میں فائدہ دے گی۔ البغوی عن رجل

۵۴۰۷ جسے نرمی کا حصہ ملا تو اسے خیر کا حصہ عطا کیا گیا اور جسے اس کی نرمی کا حصہ نہیں دیا گیا تو وہ اپنے خیر کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔

مسند احمد، ترمذی حسن صحیح، طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۰۸ جسے اس کی نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کی گئی، اور جسے اس کی نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا تو وہ دنیا اور آخرت کی خیر کے حصہ سے محروم رہا رشتہ داری کو قائم رکھنا، خوش اخلاقی اور اچھا پڑوس شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر میں اضافہ کا باعث ہیں۔

مسند احمد ترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

تشریح: بھلائی تو ہر انسان کو ملتی ہی ہے لیکن انسان کچھ ایسی حرکتیں اور اعمال کرتا ہے کہ خیر سے محروم ہو جاتا ہے کسی جگہ مٹھائی بٹ رہی ہو وہاں کوئی شخص گندگی والے ہاتھوں سے مٹھائی لینا چاہے تو اسے کون دے گا؟

۵۴۰۹ جسے اس کی نرمی کا حصہ نہیں ملا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا، اور جسے نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی

بھلائی کا حصہ عطا کیا گیا۔ الحکیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۴۱۰ جس نے میری امت کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے اور جس نے میری امت کو مشقت

میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مشقت والا معاملہ فرمائیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عائشہ

۵۴۱۱ ٹھہر کر اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ پورے دین کے معاملہ میں نرمی کو پسند کرتے ہیں۔ بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۴۱۲ اپنے اوپر اعمال مقرر کر کے سختی نہ کرو تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ اپنے اوپر سختی کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے، تم عنقریب ان کے باقی ماندہ لوگوں کو گرجا گھروں اور یہودی عبادت خانوں میں پاؤ گے۔

ابن قانع، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن سہل بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف عن ابیہ عن حدہ ۵۴۱۳ مصیبت آنے سے پہلے (اس میں پھنسنے کی) جلدی نہ کرو، قریب قریب رہو، درست راہ اختیار کرو اور اگر تم نے مصیبت آنے سے پہلے جلدی کی تو سیلاب تمہیں یہاں سے وہاں تر کر دے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ ۵۴۱۴ اس رات کی مشقت نہ اٹھاؤ کیونکہ تم اس کی قدرت نہیں رکھتے، اور تم میں سے جب کسی کو (نیند) اوگھ آئے تو اسے سو جانا چاہیے یہ اس کے لیے سلامتی کا باعث ہے۔ اللہ علیہ عن انس

۵۴۱۵ نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے آراستہ کر دیتی ہے بخاری فی الادب، سعید بن منصور عن انس

۵۴۱۶ اے ابوبکر! درست اور قریب رہو نجات پاؤ گے۔ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی بکر

۵۴۱۷ تم لوگو! وہ تمام امور جن کا تمہیں حکم دیا گیا ہے نہ تو ہرگز کر سکتے ہو اور نہ تمہارے بس کی بات ہے البتہ درست، قریب قریب رہو اور خوشخبری پاؤ۔

سعید بن منصور، مسند احمد، ابو داؤد، ابن سعد وابن خزیمہ، ابویعلیٰ والبقوی والباوردی وابن قانع طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل، بخاری، مسلم، سعید بن منصور عن الحکم بن حزن الکلفی تشریح:..... اس واسطے فرض و واجبات کے علاوہ نوافل باری باری ایک دفعہ کر دینا کافی ہے تمام دن کے نوافل پڑھنا از بس مشکل ہے اس طرح کچھ لوگ تمام مسنون دعائیں پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں جس میں ناکام رہتے ہیں تمام ادعیہ کا ایک ایک دفعہ پڑھ لینا کافی ہے لگاتار صرف چند دعائیں ہی پڑھنا مناسب ہے۔

۵۴۱۸ لوگو! اللہ تعالیٰ کا دین (عمل کے لیے) انتہائی آسان ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عروۃ الفقیمی

تشریح: رہیں دین کی باریکیاں تو انہیں سمجھنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔

۵۴۱۹ اے عثمان! ہمیں اللہ تعالیٰ نے رہبانیت (ترک دنیا) کے بدلہ واضح یکسوئی اور ہر بلند جگہ پر تکبیر (اللہ اکبر) کہنا عطا فرمائی ہے، اگر تم

ہمارے ساتھ تعلق رکھتے ہو تو ویسا کرو جیسا ہم کرتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امیۃ الطائفی عن جدہ سعید بن العاص

۵۴۲۰ اے عثمان! ہم پر رہبانیت فرض نہیں کی گئی، کیا تم میرے نمونہ کو نا کافی سمجھتے ہو؟ سوائد کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور اس

کی حدود کی حفاظت کرنے والا ہوں۔ عبدالرزاق فی المصنف، طبرانی عن عائشہ

۵۴۲۱ اے عثمان! کیا تمہارے لیے میرا نمونہ کافی نہیں؟ تم رات بھر قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو، سو تمہاری اہلیہ اور تمہارے بدن

کا (بھی) تم پر حق ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۵۴۲۲ عثمان! اللہ تعالیٰ نے مجھے رہبانیت دے کر نہیں بھیجا، بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین دین واضح یکسوئی ہے۔

ابن سعد عن ابی قلابہ مرسل

۵۴۲۳ اے عائشہ! جسے اس کی نرمی کا حصہ دے دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کی گئی، اور جو اپنے نرمی کے حصہ سے

محروم رکھا گیا تو وہ دنیا و آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب والحکیم والخزانطی فی مکارم الاخلاق، ابونعیم فی الحلیۃ وابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۵۴۲۴ اے عائشہ! اگر نرمی کوئی مخلوق ہوتی تو لوگ اس سے بہتر مخلوق نہ دیکھتے، اور اگر سختی مخلوق ہوتی تو اس سے بری مخلوق نہ دیکھتے۔

الحاکم فی الکنی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۴۲۵ اے عائشہ! نرمی سے کام لیا کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والوں کو عزت پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو انہیں نرمی کے

دروازے دکھادیے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عطاء بن یسار

تشریح:..... کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ عورتیں بھی اجنبی مردوں کے ساتھ نرمی سے گفتگو کریں، ایسا کرنا خود قرآن کے حکم کے خلاف ہے۔
 ۵۴۲۶ کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: ہاں نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، سو درست رہو، قریب قریب رہو، صبح و شام اور تاریکی کے کچھ حصہ سے مدد چاہو، درمیانی راہ اختیار کرو (منزل تک) پہنچ جاؤ گے۔

۵۴۲۷ تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، لیکن (تم) درست رہو، قریب رہو، صبح و شام اور تاریکی کے کچھ حصہ سے مدد چاہو، درمیانی چال چلو (منزل پر) پہنچ جاؤ گے۔ بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۴۲۸ آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو، اور جب تجھے غصہ آئے تو خاموش رہا کر۔ ابن ماجہ ابو داؤد عن ابن عباس

۵۴۲۹ آسانی پیدا کرو، مشکل پیدا نہ کرو، سکون پیدا کرو، نفرت نہ دلاؤ۔ طبرانی فی الاوسط، مسند احمد، بخاری، مسلم نسائی عن انس

۵۴۳۰ اس آدمی سے میرے اعراض کو تم نے کیا سمجھا؟ میں نے دیکھا کہ دو فرشتے اس کے منہ میں جنت کے میوے ٹھونس رہے ہیں، تو میں

سمجھ گیا کہ وہ بھوکا فوت ہوا ہے۔ مسند احمد عن جریر

اخراجات میں نرمی اور میانہ روی

۵۴۳۱ جس نے میانہ روی کی وہ کبھی محتاج نہ ہوا۔ مسند احمد عن ابن مسعود

۵۴۳۲ میانہ روی محتاج نہیں ہوا۔ دارقطنی، طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۵۴۳۳ میانہ روی آدمی معیشت ہے، اور خوش خلق آدمی ادھادین ہے۔ خطیب عن انس

۵۴۳۴ خرچ میں میانہ روی آدمی معیشت ہے اور لوگوں سے محبت رکھنا آدمی عقلمندی اور اچھے انداز میں سوال آدھا علم ہے۔

طبرانی فی مکارم الاخلاق، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۵۴۳۵ تدبیر آدمی معیشت، باہمی الفت آدمی عقل، پریشانی آدھا بڑھاپا، عیال کی کمی ودانیوں میں سے ایک ہے۔

القضاعی عن علی۔ فردوس عن انس

۵۴۳۶ تدبیر جیسی عقلمندی نہیں اور نہ بچے جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں، اچھے اخلاق جیسا کوئی حرب نہیں۔

ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۵۴۳۷ جس نے میانہ روی کی اسے اللہ تعالیٰ غنی کر دے گا، اور جس نے فضول خرچی کی اسے فقیر کر دے گا، جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع

کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا اور جس نے زبردستی کی اللہ تعالیٰ اس کی گردن توڑ دیں گے۔ البزار عن طلحہ

تشریح:..... اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں اور غیر اللہ کے نام پر دینا فضول خرچی ہے، اپنی ضرورت کے لیے جتنا خرچ کرے فضول خرچی نہیں۔

۵۴۳۸ معیشت میں نرمی آدمی کی سمجھداری کی دلیل ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۳۹ آدمی اپنی معیشت کو درست کرے یہ اس کی سمجھداری ہے اور جو چیز تیری اصلاح کرے اس کی طلب دنیا کی محبت نہیں۔

ابن عدی فی الکامل، ابن حبان، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۴۰ جس نے گھر بیچ کر اس کی قیمت اسی جیسے گھر میں نہ لگائی تو اللہ تعالیٰ اسے برکت نہ دے گا۔ ابن ماجہ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... اس میں بڑی حکمت ہے جسے تاجر ہی سمجھ سکتے ہیں۔

۵۴۴۱ جس نے تم میں سے گھریا زمین پہنچی تو وہ جان لے کہ وہ مال اس بات کا مستحق ہے کہ اس میں برکت نہ ہو مگر یہ کہ وہ اسی جیسے (کاروبار) میں لگائے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن سعید بن حرب

۵۴۴۲ جس نے کسی گھر کی جائیداد بغیر ضرورت بیچ دی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیمت پر ایسا شخص مسلط کر دے گا جو اسے ضائع کر دے گا۔

طبرانی فی الاوسط عن معقل بن یسار

جائیداد فروخت کرنا پسندیدہ عمل نہیں

۵۴۴۳ جو بندہ کوئی جائیداد بیچ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ضائع کرنے والا مسلط کر دیتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن عمر

۵۴۴۴ نرمی حکمت کی جڑ و بنیاد ہے۔ القضاعی عن جریر

۵۴۴۵ معیشت میں نرمی بعض تجارتی کاروبار سے بہتر ہے۔

دارقطنی فی الافراد والاسمعیلی فی معجمہ، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن جابر

۵۴۴۶ (معیشت میں) نرمی زیادتی اور برکت (کا ذریعہ) ہے جو نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا۔ طبرانی فی الکبیر عن حویر

۵۴۴۷ نرمی مبارک، اور سختی نامبارک ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۵۴۴۸ نرمی مبارک اور سختی بے برکتی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کو بھلائی پہنچانے کا ارادہ فرمائیں تو ان پر نرمی کا دروازہ داخل کر دیتے ہیں، اس واسطے کہ نرمی جس چیز میں بھی ہوئی اسے مزین کر دیتی ہے اور سختی جس چیز میں بھی ہوئی اسے عیب دار بنا دیتی ہے حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا سبب) ہے اگر حیا کسی مرد کی شکل میں ہوتا تو نیک آدمی ہوتا، فحش گوئی گناہ کا حصہ ہے اور گناہ جہنم میں (پہنچانے کا سبب) ہے اور اگر فحش گوئی مرد ہوتا تو برا مرد ہوتا، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فحش گو بنا کر نہیں بھیجا۔

بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۴۴۹ اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والے کو پسند کرتے ہیں تو ان پر نرمی داخل کر دیتے ہیں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہ، المزار عن جابر رضی اللہ عنہ

۵۴۵۱ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہیں تو اسے معیشت میں نرمی کی توفیق بخشتے ہیں اور جب انہیں برائی سے دوچار کرنا چاہیں تو انہیں معیشت میں سختی دے دیتے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۴۵۲ تم میں کسی کو اللہ تعالیٰ دس دن کی روزی عطا فرمادیتے ہیں پس اگر وہ روکا گیا تو نودن خیریت سے جیے گا، اور اگر اسے وسعت دی گئی تو نودن اس پر تنگی کے گزریں گے۔ فہر دوس عن انس

الاکمال

۵۴۵۳ معیشت میں نرمی بعض تجارتی (کاروبار) سے بہتر ہے۔ دارقطنی فی الافراد، ابن عساکر عن جابر

۵۴۵۴ خبر دار مال اور خرچ میں اسراف و زیادتی سے بچو اور میانہ روی کو اختیار کرو، اس واسطے کہ وہ لوگ بھی محتاج نہیں ہوئے جنہوں نے میانہ روی اختیار کی۔ الدیلمی عن ابی امامہ

۵۴۵۵ اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے پاس نرمی داخل فرمادیتے ہیں۔

مسند احمد، بخاری فی التاریخ وابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، بیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ، ابن ماجہ عن جابر

۵۴۵۶ جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے لیے نرمی کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ

۵۴۵۷ ... اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانے کے لیے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے پرزری کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ

۵۴۵۸ جس گھرانے کو بھی نرمی عطا کی گئی تو وہ ان کے لیے نفع بخش ثابت ہوئی، اور جو اس سے محروم رہے ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہوئی۔

البغوی و ابو نعیم، ابن عساکر عن عبد اللہ بن معمر قرشی، قال البغوی ولا اعلم له غیرہ وقال غیرہ ہو مرسل

۵۴۵۹ اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو چھوٹے پر عطا نہیں فرماتا، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے نرمی عطا فرماتے ہیں جو گھرانہ بھی نرمی سے محروم رہا تو وہ (گویا سب کچھ سے) محروم رہا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن جویو

۵۴۶۰ اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں فرماتے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو اسے نرمی بخشتے ہیں، جو گھرانہ بھی نرمی سے محروم رہا تو وہ محروم رہا۔ طبرانی عن جابر

۵۴۶۱ نرمی مبارک اور حماقت نامبارک ہے اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانہ کو بھلائی دینا چاہیں تو ان پر نرمی کا دروازہ کھول دیتے ہیں، نرمی جس چیز میں ہوئی اسے سجادتی ہے اور سختی جس چیز میں ہوئی اسے عیب دار بنا دے گی۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۴۶۲ جس نے کوئی گھر بیچ کر اس کی قیمت سے (نیا) گھر نہ خریدا تو اسے برکت نہ ہوگی، نہ اس گھر میں اور نہ قیمت میں آنے والی رقم میں۔ بخاری مسلم عن حذیفہ

۵۴۶۳ جس نے کوئی کڑا بیچا اور اسے اس کے بیچنے کے بغیر چارہ نہیں تھا تو اس مال پر ایسا شخص مقرر کر دیا جائے گا جو اسے تلف کر دے گا۔

الحکیم عن عمران بن حصین

۵۴۶۴ زمین اور گھر کے پیسوں میں برکت نہیں دی جاتی، اور نہ وہ پیسے گھر اور زمین میں لگائے جائیں۔

مسند احمد عن سعید بن زید ج ۱ ص ۱۹۰

۵۴۶۵ جس نے مال کا ایک کڑا بیچا تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک ضائع کرنے والا مسلط کر دیں گے۔ مسند احمد عن عمران بن حصین

۵۴۶۶ معیشت میں نرمی تمہاری سمجھداری کی علامت ہے۔

ابن عدی فی الکامل بیہقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۶۷ اے ابوالہشتم دودھ والی بکری کو ذبح نہ کرنا، ہمارے لیے بکری کا بچہ ذبح کرو۔ حاکم عن ابن عباس

”انشاء اللہ تعالیٰ“ کہنا

۵۴۶۸ بندے کے کامل ایمان کی نشانی یہ ہے کہ وہ ہر چیز میں انشاء اللہ کہا کرے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۴۶۹ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا: اس رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا، ان میں سے ہر ایک ایک گھڑ سوار کو جنم دے گی، جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، تو ان کے کسی صحابی نے ان سے عرض کیا: ان شاء اللہ کہیے! اور آپ ان شاء اللہ نہ کہہ سکے، ان عورتوں میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا جن سکی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو وہ حادث (قسم توڑنے والے) نہ ہوتے اور ان کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی۔

مسند احمد، بخاری، مسلم نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک بہت بڑے اسکالر لکھتے ہیں، یہ حدیث پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ میں حضور ﷺ کی حدیث نہیں، لیکن اکثر محدثین نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا، یقینی بات ہے کہ یہ سند لوگ سند کی باتیں کہاں تسلیم کرتے ہیں؟

اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک بہت بڑے اسکالر لکھتے ہیں، یہ حدیث پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ میں حضور ﷺ کی حدیث نہیں، لیکن اکثر محدثین نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا، یقینی بات ہے کہ یہ سند لوگ سند کی باتیں کہاں تسلیم کرتے ہیں؟

۵۴۷۰ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی چار سو بیویاں اور چھ سو لونڈیاں تھیں، ایک دن انہوں نے فرمایا: آج رات میں ہزار عورتوں کے پاس جاؤں گا، جن میں سے ہر ایک حاملہ ہو کر ایک ایک گھڑ سوار کو جنم دے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، (اور آپ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے) اور ان شاء اللہ نہ کہا۔ چنانچہ آپ ان کے پاس گئے اور ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا جنی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے، اور کہا ان شاء اللہ ان کے اولاد ہوئی، جو کچھ انہوں نے کہا یعنی گھڑ سوار اور وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتے۔ خطیب، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اس سند میں اسحاق بن بشر کذاب ہے۔

۵۴۷۱ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا: اس رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا، سب کی سب ایک ایک گھڑ سوار کو جنم دیں گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، آپ کے کسی صحابی نے آپ سے کہا: ان شاء اللہ کہہ دیجئے اور (آپ نے بھولے سے) انشاء اللہ نہ کہا، چنانچہ آپ ان کے پاس گئے، اور ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا جنی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو حادثہ نہ ہوتے، اور ان کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی، وہ سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار ہو کر جہاد کرتے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۴۷۲ اے لوگو! انشاء اللہ کہا کرو خواہ ایک ماہ کے بعد ہو۔ الدیلمی عن ابن عمر

استقامت کا بیان

۵۴۷۳ استقامت اختیار کرو اور لوگوں کے لیے اپنے اخلاق اچھے کرو۔ طبرانی حاکم بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو

۵۴۷۴ استقامت اختیار کرو اور تم ہرگز تمام اعمال کو نہیں گھیر سکتے، اور جان رکھو تمہارے اعمال میں سے سب سے بہتر عمل نماز ہے اور وضوء کی پاسداری صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی فی السنن عن ثوبان، ابن ماجہ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن سلمۃ بن الاکوع

۵۴۷۵ استقامت اختیار کرو، کیا ہی اچھی بات ہے اگر تم استقامت اختیار کرو، اور تمہارا سب سے بہتر عمل نماز ہے وضوء پر صرف مؤمن

ہی مداومت کرتا ہے۔ ابن ماجہ عن ابی امامہ، طبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۵۴۷۶ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ عمل ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ کم ہو۔ بخاری و مسلم عن عائشہ

۵۴۷۷ کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن سفیان بن عبد اللہ الثقفی

الاکمال

۵۴۷۸ تم نماز پڑھتے پڑھتے ٹھہرے اور روزہ رکھتے رکھتے تانت (کی طرح باریک) ہو جاؤ، پھر تم میں کے دو، تمہیں ایک سے زیادہ پسندیدہ ہوں گے جو استقامت کے درجہ تک پہنچے۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن مندہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن فارس نجی نے بحوالہ حاتم الاصبہی انہوں نے شقیق بن ابراہیم نجی سے انہوں نے ابراہیم بن ادھم سے وہ مالک بن دینار سے وہ ابو مسلم خولانی سے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

ابن عساکر نے اپنے طریق سے فرمایا: مالک بن دینار نے ابو مسلم سے نہیں سنا۔ دیلمی

۵۴۷۹۔ اگر تم استقامت اختیار کرو گے تو کامیاب رہو گے۔ تمام سعید بن منصور عن ثوبان

آپس میں صلح جوئی

۵۴۸۰۔ کیا تمہیں نماز، روزے اور صدقہ کے اجر سے افضل چیز نہ بتاؤں؟ وہ آپس کی صلح جوئی ہے اس واسطے کہ آپس کا جھگڑا فساد مونڈنے والا ہے۔
مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۸۱۔ آپس کی برائی سے بچو اس واسطے کہ یہ مونڈنے والی ہے۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۴۸۲۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح جوئی کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں میں قیامت کے روز صلح فرمائیں گے۔

ابویعلیٰ فی مسند، حاکم عن انس

۵۴۸۳۔ سب سے افضل صدقہ آپس کی صلح جوئی ہے۔ طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۴۳۸۴۔ آپس کی صلح صفائی عام نمازوں اور روزوں سے افضل ہے۔ طبرانی فی الکبیر، عن علی

تشریح:..... مراد نفل نمازیں ہیں، اس واسطے کہ فرض نمازوں سے افضل کوئی عبادت نہیں، پھر اس طرح کی فضیلتیں موقع محل کے اعتبار سے ہیں ایک شخص کے والدین زندہ ہیں خدمت گزاری کے قابل ہیں ایسے شخص کے لیے والدین کی خدمت جہاد سے افضل ہے، اسی طرح ایک شخص دوسروں میں صلح کر سکتا ہے تو اس کے لیے نوافل نمازوں سے بہتر صلح کرانا ہے۔

الاکمال

۵۴۸۵۔ کیا میں تمہیں نفل نماز سے زیادہ بہتر چیز کی خبر نہ دوں، (اور وہ) آپس کی صلح صفائی ہے، خبردار آپس میں بغض رکھنے سے بچنا، اس لیے

کہ یہ (محبت کو) مونڈنے والی ہے۔ دارالقطنی فی الافراد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۸۶۔ کیا میں تمہیں وہ صدقہ نہ بتاؤں جسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول پسند کرتا ہے؟ آپس کی صلح جوئی جب لوگ فساد و بگاڑ پیدا کریں۔

ابوسعید السمان فی مشیختہ عن انس

۵۴۸۷۔ آپس کی صلح صفائی عام نمازوں اور روزوں سے افضل ہے۔ الدیلمی عن علی

۵۴۸۸۔ اے ابویوب! کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ وہ صدقہ جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول راضی ہوتا ہے اس کی جگہ کیا ہے؟ تم لوگوں میں صلح کرو جس وقت وہ بگاڑ پیدا کریں، اور انہیں قریب کرو جب ایک دوسرے سے دوری اختیار کریں۔

طبرانی فی الکبیر، ابوداؤد، عبد بن حمید عن ابی یوب

۵۴۸۹۔ کیا تمہیں نماز و روزہ سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ (اور وہ) آپس کی صلح صفائی ہے آپس میں بغض رکھنے سے بچو اس واسطے کہ یہ مونڈنے والی ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

امانت

۵۴۹۰۔ امانت لوگوں کے دلوں کے درمیان میں اتری، پھر قرآن مجید نازل ہوا تو لوگوں نے قرآن و سنت سے جانا، آدمی معمولی سی نیند کرے گا، اور امانت اس کے دل سے لے لی جائے گی، تو اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائے گا، جیسے تم کوئی انگارہ اپنے پاؤں پر لڑھکاؤ جس سے اس میں آبلہ پڑ جائے، اور اسے پھولا ہوا دیکھو، اور (درحقیقت) اس میں کوئی چیز نہیں۔

جب صبح ہوگی تو لوگ ایک دوسرے سے معاملات لین دین کریں گے، کوئی بھی امانت نہ ادا کر پائے گا، یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں

قبیلہ میں ایک شخص امین ہے (اور ایسا وقت بھی آئے گا) کہا جائے گا فلاں آدمی کتنے صبر والا، کتنا ظریف اور کتنا عظیمند ہے؟ جبکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن حذیفہ

۵۴۹۱ لوگوں میں سب سے پہلے امانت اٹھائی جائے گی، اور سب سے آخری چیز جو باقی رہے گی وہ نماز ہوگی، بہت سے نمازی ایسے ہیں جن میں کوئی خیر و بھلائی نہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عمر

۵۴۹۲ امانت بالداراری ہے۔ القضائی عن انس

۵۴۹۳ امانت رزق کو پہنچتی ہے اور خیانت فقر و فاقہ کو پہنچتی ہے۔ فردوس عن جابر، القضاعی عن علی

۵۴۹۴ جو شخص تجھے امین بنائے تو اسے امانت لوٹاؤ، اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس سے خیانت نہ کرو۔

بخاری فی التاریخ، ابوداؤد، ترمذی حاکم، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، دارقطنی، سعید بن منصور، الضیاء عن انس، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ، دارقطنی عن ابی بن کعب، ابوداؤد عن رجل من الصحابة

۵۴۹۵ لوگوں سے پہلی چیز امانت اٹھائی جائے گی اور ان کے دین کی آخری چیز جو باقی رہ جائے گی وہ نماز ہے، بہت سے نمازی ایسے ہیں کہ ان کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ حصہ نہیں۔ الحکم عن زید بن ثابت

۵۴۹۶ پہلی چیز جو اپنے دین کی تم لوگ گم پاؤ گے وہ امانت ہوگی۔ ابوداؤد عن شداد بن اوس

۵۴۹۷ جس شخص میں امانت نہیں وہ ایماندار نہیں، اور جو نمازی نہیں اس کا کوئی دین نہیں، دین میں نماز کی حیثیت ایسے ہی ہے جیسے جسم میں سر کا مقام ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

الاکمال

۵۴۹۸ امانت عزت (کا باعث) ہے۔ الدبلمی عن ثوبان

۵۴۹۹ امانت رزق کو اور خیانت فقر و فاقہ کو پہنچتی ہے۔ القضاعی عن علی

۵۵۰۰ جس میں امانت داری (کی صفت) نہیں وہ ایماندار نہیں، اور صدقہ میں (حد سے) تجاوز کرنے والا اسے روکنے والے کی طرح ہے۔

ابن عدی فی الکامل، بخاری مسلم عن انس، طبرانی فی الکبیر عن عبادہ بن الصامت تشریح:..... اس واسطے کہ ایک ہی دفعہ صدقہ کر دیئے والے، دوسرے وقت تہی دست ہو کر دوسروں سے کہتے پھرتے ہیں کہ بھئی صدقہ نہ کرو۔

۵۵۰۱ جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم بغیر ایمان لائے جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

۵۵۰۲ جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں ہوتی۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ثوبان

۵۵۰۳ جس میں امانت داری نہیں، اس میں ایمان نہیں، اور جس میں عہد (کی پاسداری) نہیں اس کا کوئی دین نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، کسی بندے کا دین اس وقت تک درست نہ ہوگا یہاں تک کہ اس کی زبان درست ہو جائے، اور زبان اس وقت تک درست نہیں ہوتی یہاں تک کہ دل درست ہو جائے، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا جس کے پڑوسی

اس کی اذیتوں سے محفوظ نہ ہوں، کسی نے کہا: یا رسول اللہ! بواقی سے کیا مراد ہے فرمایا: اس کی ظلم و زیادتی، اور جس شخص کو ناجائز طریقہ سے کوئی مال ملا ہو پھر اس نے اس میں سے خرچ کر دیا تو اسے اس میں برکت نہیں دی جائے گی، اور اگر اس میں سے صدقہ کیا تو قبول نہیں کیا جائے گا،

اور جو باقی بچا وہ اس کا جہنم (کے لیے) توشہ ہے بے شک خبیث، خبیث کا کفارہ نہیں ہو سکتا، البتہ اچھا مال اچھے کا کفارہ ہو سکتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ثوبان

امانت داری کا خیال رکھنا

۵۵۰۴ میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک امانت کو (مال) غنیمت اور زکوٰۃ کوتاوان نہ سمجھے گی۔ سعید بن منصور عن ثوبان

۵۵۰۵ اس امت سے سب سے پہلے امانت اور خشوع اٹھایا جائے گا، یہاں تک کہ تم ایک شخص بھی خشوع کرنے والا نہ دیکھ سکو گے۔

ابن المبارک عن سمرة بن جندب مرسلًا

۵۵۰۶..... لوگوں سے سب سے پہلے امانت اٹھائی جائے گی اور ان کے دین کی سب سے آخری چیز جو باقی رہے گی وہ نماز ہے اور بہت سے

نمازی ایسے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ حصہ نہیں۔ الحکیم عن زید بن ثابت

۵۵۰۷..... اس دین کی سب سے پہلی چیز جو جائے گی وہ امانت ہے، اور سب سے آخری چیز نماز باقی رہے گی، عنقریب وہ لوگ نماز پڑھیں گے

جن میں کوئی خیر نہیں، جس قوم نے زنا کی اجازت دی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کی مستحق ہوئی، اور جس قوم میں آلات موسیقی

اور گانا بجانا ظاہر ہو تو ان کے دل بہرے ہو جاتے ہیں، اور جو قوم تکبر و فخر اختیار کرے گی تو ان کی آنکھیں اندھی ہو جائیں گی، اور جس قوم نے تکبر

کی ٹھان لی وہ وحی کے نفع سے محروم ہو جائے گی اور جب انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیا تو ان کے دل اونڈھے ہو جائیں اور

نوبت یہاں تک کی آجائے گی کہ وہ اچھائی اور برائی کو نہ پہچان سکے گی۔ ابن عساکر عن واصل بن عبد اللہ السلامی عن حماد بن

۵۵۰۸ جو دنیا کی کسی طمع و لالچ پر قادر ہوا اور پھر اسے ادا کر دیا، اور اگر وہ چاہتا تو ادا نہ کرتا، اللہ تعالیٰ اسے حور عین میں سے جس سے چاہے گا

شادی کر دے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا

۵۵۰۹ جو شخص اپنی زبان سے کوئی حق (بات) ظاہر کرتا ہے پھر اس بات پر اس کے بعد عمل کیا گیا تو قیامت تک اس کا اجر جاری رہے گا، اور

اسے اللہ تعالیٰ اس کا پورا ثواب بخشے گا۔ مسند احمد عن انس

بتانے والے کو جو ثواب ملے گا اس سے عمل کرنے والے کا ثواب کم نہ ہوگا۔

۵۵۱۰ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہی جائے۔ مسند احمد عن ابی امامہ

۵۵۱۱ سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق بلند کرنا ہے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید، مسند احمد، ابن ماجہ، طبرانی، بیہقی

فی شعب الایمان عن ابی امامہ، مسند احمد، نسائی، بیہقی فی شعب الایمان عن طارق بن شہاب، مرسلًا

۵۵۱۲ افضل جہاد، ظالم بادشاہ اور جابر امیر کے درمیان انصاف کی بات کہنا ہے۔ خطیب عن ابی سعید

۵۵۱۳ جہاد چار امور ہیں، نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، ہجر کی جگہوں میں ہجرت کرنا، اور فاسق سے نفی رکھنا۔ حلیۃ الاولیاء عن علی

تشریح..... فاسق سے بوجہ اس کے فسق کے نفی ہوتا ہے ویسے کسی انسان سے نفرت کی ہرگز اجازت نہیں یہی تکبر کہلاتا ہے۔

۵۵۱۴ سب سے عظیم جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کرنا ہے۔ ترمذی عن ابی سعید

۵۵۱۵ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے عمل سے عوام کو عذاب نہیں دیتا، جب تک کہ عوام خاص لوگوں کو روکنے کی استطاعت رکھتے ہوں، پس جب

وہ عوام خاص لوگوں کو نہ روکیں گے تو اللہ تعالیٰ عوام و خواص سب کو عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عدی بن عمیرہ

۵۵۱۶ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنے والے کا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور نہ مجھ پر۔ خطیب عن زید بن ارقم

۵۵۱۷ لوگ جب برائی کو دیکھنے کے باوجود ختم نہیں کرتے تو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں عموماً عذاب میں مبتلا کر دے۔ مسند احمد عن ابی بکرہ

۵۵۱۸..... گنہگاروں کے ساتھ بغض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، اور انہیں ترش روئی سے ملو، اور ان کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا جاؤ، اور ان سے دور رہ کر اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرو۔ ابن شاہین فی الافراد عن ابن مسعود تشریح: اس طرح کی دیگر احادیث کی تشریح پہلے گزر چکی ہے کیونکہ اہل معاصی سے محبت و دوستی اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ ہم ان کے ان نامناسب کړتوتوں پر خوش ہیں۔

جہالت محبت نہ کرو

۵۵۱۹..... تم پر دوشے چھا جائیں گے، زندگی کا نشہ اور جہالت سے محبت، اس وقت تم نہ نیکی کا حکم دو گے اور نہ برائی سے منع کرو گے، اور کتا بہ وسنت پر عمل کرنے (اجرو ثواب میں) مہاجرین اور انصار میں سے سابقین اولین کی طرح ہوں گے۔ حلیۃ الاولیاء عن عائشہ رضی اللہ عنہا ۵۵۲۰..... یا تو تم نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا (وگرنہ) تم پر تمہی کے برے لوگ مسلط کر دیئے جائیں گے (اس وقت) تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں گے (مگر) قبول نہ ہوں گی۔ البزار، طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۵۵۲۱..... نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو اس کے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ کی جائے۔ ابن ماجہ عن عائشہ ۵۵۲۲..... نیکی کا حکم دیتے رہو اگرچہ تم نیکی نہ کرتے ہو اور برائی سے روکتے رہو اگرچہ تم تمام برائیوں سے نہ بچتے ہو۔ طبرانی فی الصغیر عن انس تشریح:..... دعوت و تبلیغ کا یہ خاصہ ہے کہ انسان جس بات کا دوسروں کو حکم دیتا ہے تو وہ خود اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور جس سے دوسروں روکتا ہے ایک دن وہ خود بھی اس برائی کو ترک کر دیتا ہے۔

۵۵۲۳..... تم میں سے جو شخص نیکی کا حکم دے اس کا طریقہ بھی اچھا ہونا چاہیے۔ بیہقی فی شعب الایمان ۵۵۲۴..... تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے ہٹا دے اور اگر یہ نہ کر سکتا ہو تو زبان سے دور کرے اور اگر اس پر بھی بس نہ چلے دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ مسند احمد، مسلم ۴ عن ابی سعید تشریح:..... خوب یاد رکھیں! ہاتھ کا استعمال حکومت کا حق ہے زبان سے روکنا علماء کا کام ہے اور دل سے برا جاننا عوام الناس کا، اب اگر کوئی شخص جا کر ناجائز چیزوں کی توڑ پھوڑ شروع کر دے تو اس سے فساد برپا ہوگا۔ ۵۵۲۵..... اپنے بے وقوفوں کے ہاتھ تھام لو۔ طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

ظالم حکمرانوں کا زمانہ

۵۵۲۶..... عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کی کچھ باتیں تم پہچان لو گے اور کچھ تمہیں انجان لگیں گی، سو جس نے ناپسند سمجھا وہ بڑی ہے اور جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا، البتہ جس نے رضامندی کا اظہار کر کے ان کی پیروی کی۔ وہ نقصان اٹھانے والا ہے۔ مسلم، ابوداؤد عن ام سلمہ ۵۵۲۷..... بنی اسرائیل میں سب سے پہلے فساد اس طرح شروع ہوا کہ جب کوئی شخص کسی سے ملتا (اور اسے برائی میں مبتلا دیکھتا) تو اسے کہہ اے فلاں اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو کام تو کر رہا ہے اس سے باز رہ، یہ تیرے لیے حلال نہیں، پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور اسے منع نہ کرتا، کیونکہ وہ اس کے ساتھ کھانے پینے اور مجلس میں شریک ہوتا، جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض کی وجہ سے مہر زدہ کر دیئے۔ ایسا ہرگز نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی قسم یا تو تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے، ظالم کا ہاتھ پکڑو گے اور اسے ضرور موڑو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے دل (بھی) بعض کی وجہ سے مہر زدہ کر دے گا، اور تم پر بھی ایسے لعنت کرے گا جیسے ان لوگوں پر کی۔ ابوداؤد عن ابن مسعود ۵۵۲۸..... بنی اسرائیل جب گناہوں میں گھر گئے تو ان کے علماء انہیں منع کرتے مگر وہ باز نہ آتے پھر یہ علماء بھی ان کی مجالس میں بیٹھتے ان کے کھانے پینے میں شریک ہوتے، تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض کی وجہ سے مہر زدہ کر دیئے، اور حضرت داؤد اور عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی ان کے

لعنت کی، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب تک کہ تم لوگوں کو حق بات پر اچھے طریقے سے موز نہیں دیتے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابن مسعود۔

۵۵۲۹ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی جانب سے کوئی عذاب مسلط کر دے گا، پھر تم اس سے دعائیں مانگتے رہو گے اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ مسند احمد، ترمذی عن حذیفہ ۵۵۳۰ تم پر عنقریب ایسے امراء حکومت کریں گے جن کی تم اچھی اور بری باتیں دیکھو گے سو جس نے انکار کیا وہ بری الذمہ ہے اور جس نے ناپسند کیا وہ سلامت رہا، لیکن (خسارہ اس کے لیے) جو رضامند رہا اور ان کی پیروی کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ام سلمہ

۵۵۳۱ بلکہ تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ لالچ کی پیروی کی جارہی ہو اور خواہش (نفس) کی اتباع ہو رہی ہو اور دنیا کو ترجیح دی جارہی ہو اور ہر شخص اپنی رائے پر خوش ہو رہا ہے تو اس وقت بس اپنی فکر کرو، لوگوں کا قصہ چھوڑ دو، کیونکہ تمہارے بعد صبر کے دن ہوں گے، ان میں صبر کرنا ایسے ہی ہوگا جیسے انگارے کو ہاتھ میں لینا، ان ایام میں عمل کرنے والے کو تم جیسے پچاس آدمیوں کے بقدر اجر ملے گا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں کے پچاس مردوں کے عمل کا ثواب؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم میں کے پچاس آدمیوں کا ثواب۔

ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ثعلبہ الخشنی ۵۵۳۲ مجھ سے پہلے جتنے انبیاء مبعوث ہوئے ان میں سے ہر نبی کے حواری اور صحابی ہوئے ہیں جو اپنے نبی کی سنت پر عمل کرتے اور اس کے طریقہ کی پیروی کرتے، پھر ان کے ایسے ناخلف لوگ ہوئے جو اپنے کہے پر عمل نہ کرتے اور وہ کام کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا، تو جو کوئی ان سے اپنے ہاتھ کے ذریعہ جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو اپنی زبان کے ذریعہ جہاد کرے وہ بھی مؤمن، اور جو ان کے ساتھ اپنے دل کے ذریعہ جہاد کرے وہ بھی مؤمن ہے اس کے بعد رانی کے برابر بھی ایمان (کادرجہ) نہیں۔ مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

۵۵۳۳ جو لوگ حدود اللہ پر کاربند ہیں ان کی اور جو ان میں سستی کرنے والے ہیں ان کی مثال ایک ایسی قوم کی طرح ہے جنہوں نے قرعہ اندازی کے ذریعہ جہاز کی منزلیں مقرر کر لی ہوں کسی کو اوپر والا حصہ ملا اور کسی کو نیچا حصہ، اب نیچے والوں کو جب کبھی پانی کی ضرورت پڑتی تو وہ اوپر والوں کے پاس سے گزر کر جاتے، اب جو اوپر والے ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں یہ لوگ (بار بار اوپر آکر) تکلیف دیتے ہیں ہم انہیں نہیں چھوڑتے، اور وہ لوگ کہتے ہیں ہم اپنے حصے میں سوراخ کر لیتے ہیں اوپر والوں کو تکلیف نہیں دیتے، اگر یہ انہیں ان کے اس ارادے سے نہ روکیں گے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے، اور اگر ان کے ہاتھ گوروک لیا تو وہ اور سب بچ جائیں گے۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی عن النعمان بن بشیر ۵۵۳۴ تم میں سے کوئی ہرگز اپنے آپ کو حقیر نہ بنائے کہ جب اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کے بارے گفتگو ہو رہی ہو تو وہ یوں نہ کہے اے پروردگار مجھے لوگوں کا ڈر تھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے: مجھ سے تمہارا ڈرنا زیادہ حق تھا۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی سعید

۵۵۳۵ جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور وہ قوم طاقت و تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود انہیں نہ روکے تو اللہ تعالیٰ ان پر عمومی عذاب مسلط کر دیتے ہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد ابن ماجہ، ابن حبان عن جریر

۵۵۳۶ گناہ، نہ کرنے والے کے لیے بے برکتی و نحوست کا باعث ہے اگر وہ اسے مٹائے گا تو مصیبت میں مبتلا ہوگا، اس کی غیبت کرے گا تو گنہگار ہوگا اور اگر اس پر راضی رہا تو اس گناہ میں شریک ہوگا۔ فردوس عن انس

۵۵۳۷ جب زمین پر کوئی گناہ کیا جائے تو جو اسے دیکھ رہا ہے اس نے انکار کیا تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہاں کوئی شخص نہ تھا، اور جو وہاں موجود نہ تھا مگر اس نے گناہ کو پسند کیا تو ایسا ہے جیسا کہ وہ وہاں موجود تھا۔ بیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابوداؤد عن العرس بن عمیرۃ ۵۵۳۸ جو شخص کسی گناہ کے وقت حاضر تھا اور اسے ناپسند سمجھا تو وہ ایسا ہے کہ گویا وہاں تھا ہی نہیں، اور جو وہاں موجود نہ تھا مگر اس گناہ پر راضی تھا تو وہ ایسا ہے گویا وہاں موجود تھا۔ بیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: خود سوچ لینا چاہیے کہ گناہ کو پسند کرنے والا گناہ کی بات میں شریک قرار دیا گیا تو جو شخص گناہ میں ملوث ہو تو اس کا کیا انجام ہوگا؟

۵۵۳۹ گناہ جب پوشیدہ کیا جائے تو صرف کرنے والے کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہر ہو جائے اور اس کو روکا نہ جائے تو عام لوگوں کے لیے بھی مضر ہوتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

برائی سے روکنے کا اہتمام

۵۵۴۰ جب تو میری امت کو دیکھے کہ وہ ظالم کو ظالم کہنے سے ڈر رہی ہے تو پھر ان سے امانت لے لی گئی۔

۵۵۴۱ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب عن ابن عمرو، طبرانی فی الاوسط عن جابر
..... جب تم ایسا کوئی کام دیکھو جسے تبدیل کرنے کی تم سکت نہیں رکھتے تو ٹھہرے رہنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود اسے تبدیل فرمادیں گے۔

ابن عدی فی الکامل بیہقی عن ابی امامہ
۵۵۴۲ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بندے سے ضرور پوچھیں گے یہاں تک کہ اسے یہ بھی پوچھیں گے کہ: تجھے برائی کو دیکھ کر اسے ناپسند سمجھنے سے کس چیز نے روکا، جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے دلیل ثابت کر دیں گے تو وہ عرض کرے گا: مجھے آپ کی امید تھی اور لوگوں سے مجھے اندیشہ تھا۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی سعید
۵۵۴۳ لوگ جب کسی ظالم کو دیکھ کر اس کا ہاتھ نہیں روکتے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کر دے۔

ترمذی، ابن ماجہ، ابو داؤد، عن ابی بکر
۵۵۴۴ اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے (جس میں) کمزور قوی سے اپنا حق وصول نہ کر سکتا ہو اور اسے کوئی اذیت نہ پہنچے۔

بیہقی فی السنن عن ابی سفیان بن الحارث
۵۵۴۵ اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے جس میں کمزور قوی سے اپنا حق وصول نہ کر سکتا ہو۔
۵۵۴۶ اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے جس میں کمزور کو اس کا حق نہ دیتے ہوں۔
۵۵۴۷ اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے پاک کریں جس کا کمزور اس کے قوی سے اپنا حق وصول نہ کر سکتا ہو۔
۵۵۴۸ اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے جس میں ان کے طاقتور سے کمزور کو حق نہ دلایا جائے۔ ابن ماجہ، ابن حبان عن جابر
۵۵۴۹ وہ قوم پاک نہیں ہو سکتی جس میں ضعیف اپنا حق وصول نہ کر سکتا ہو۔ ابن ماجہ عن ابی سعید
۵۵۵۰ تم میں سے ہر کوئی اپنے بھائی کے لیے شیشہ ہے جب اسے کسی مصیبت و تکلیف میں دیکھے اسے ہٹا دے۔

ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، کتاب البر رقم ۱۹۳۰
۵۵۵۱ میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں پہلے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے اجر جیسا اجر دیا جائے گا، وہ لوگ برائی کا انکار کرنے والے ہوں گے۔ مسند احمد عن رجل

۵۵۵۲ نیکی کا حکم کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے۔ یعقوب بن سفیان فی مشیختہ، فردوس عن عبداللہ بن جراد
۵۵۵۳ آدمی کی مناسبت سے جب وہ کوئی برائی دیکھے اور اسے ہٹا نہ سکتا ہو، اللہ تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے کہ وہ اسے برا سمجھنے والا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، بخاری فی التاریخ عن ابن مسعود

الاکمال

۵۵۵۴ اے لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو! اس سے پہلے کہ تم مجھ سے دعا کرو اور میں (تمہاری دعا) قبول نہ کروں، اور تم مجھ سے مانگو اور میں تمہیں عطا نہ کروں، اور تم مجھ سے معافی طلب کرو اور میں تمہیں نہ بخشوں۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۵۵۵..... اے لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو اس سے پہلے کہ تم دعا کرو اور میں تمہاری دعا قبول نہ کروں، مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں عطا نہ کروں، اور مجھ سے مدد مانگو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔ بخاری مسلم، والدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۵۵۶..... تم میں سے جس نے برائی دیکھ کر اسے ہاتھ سے روک دیا تو وہ بری الذمہ (ذمہ داری سے اس کی جان چھوٹ گئی) ہے اور جو کوئی اسے ہاتھ سے نہ روک سکتا ہو تو اس نے زبان سے اس برائی کو روکا تو وہ بری ہے اور جو زبان سے بھی نہ روک سکا، اور دل سے اسے (روکنے کا قصد کیا) تو وہ بری ہے اور یہ سب سے کمزور ایمان (کا درجہ) ہے۔ نسائی عن ابی سعید

معلوم ہوا کہ ہر برائی انسان کے بس میں نہیں ہوتی جسے وہ روک سکے اگر ہر برائی کو روکنا لازم ہوتا تو شریعت، ہاتھ زبان اور دل کا درجہ نہ رکھتی!

خواہشات کی پیروی خطرناک ہے

۵۵۵۷..... اے ابو ثعلبہ! نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، جب تم دیکھو کہ لالچ کی اتباع کی جا رہی ہے اور خواہش کے پیچھے چلا جا رہا ہے اور دنیا کو ترجیح دی جا رہی ہے اور جب تم کوئی ایسا معاملہ دیکھو کہ اسے طلب کرنا ضروری ہے تو اپنا خیال رکھو انہیں اور ان کے عوام کو چھوڑ دو، کیونکہ اس کے بعد صبر کے ایام ہیں ان میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے ہاتھ میں انگارہ تھامنا، ان دنوں میں عمل کرنے والے کے لیے پچاس آدمیوں کے اجر جتنا اجر ہے۔ بخاری مسلم عن ابی ثعلبہ

۵۵۵۸..... اے سونے والو! اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے، اے میرے والد کی اولاد! نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، (ابن قانع عن حمید بن حماس عن ابیہ) قال: فرماتے ہیں ہم لوگ سوئے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۵۵۵۹..... نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا تم پر واجب ہے، جب تک تمہیں اس بات کا خوف نہ ہو کہ تمہاری طرف وہ چیز آجائے جس سے تم نے روکا ہے سو جب تمہیں اس بات کا خوف ہو تو تمہارے لیے خاموش رہنا حلال ہے۔ ابو نعیم والدیلمی عن المسور

۵۵۶۰..... جب تک تمہیں علم نہ ہو، برائی سے روکو اور نہ نیکی کا حکم دو۔ ابن النجار والدیلمی عن ابن عمر

۵۵۶۱..... آدمی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ برائی سے روکے اور نیکی کا حکم دے جب تک اس میں تین خصلتیں پیدا نہیں ہو جاتیں، ایسا دوست جس کا وہ حکم دے رہا ہے، ایسا دوست جس سے وہ روک رہا ہے، ایسا عالم جس کے ذریعے روکے، ایسا طریقہ جس سے وہ روک رہا ہے۔

الدیلمی عن ابن عن انس

تشریح: یعنی نرمی سے نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور جس چیز سے روکے اس کا علم رکھتا ہو اور انداز بھی میانہ رو ہو۔

۵۵۶۲..... تم یا تو خواہ مخواہ نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے یا اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب مسلط کر دے گا، پھر تم اسے پکارو گے تو وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔ بخاری مسلم عن حذیفہ

۵۵۶۳..... تم ضرور بضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا اللہ تعالیٰ کو مجھ کو تم پر مسلط کر دے گا، وہ تمہاری گردنیں اڑا دیں گے، وہ اتنے سخت ہوں گے کہ بھاگیں گے نہیں۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن الحسن، مرسل

۵۵۶۴..... جو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کا خلیفہ ہے۔

الدیلمی عن ثوبان

قابل رشک بندے

۵۵۶۵..... کیا میں تمہیں ایسے لوگ نہ بتاؤں جو نہ انبیاء ہیں اور نہ شہداء؟ (پھر بھی) انبیاء اور شہداء ان پر رشک کھائیں گے، ان کے ان مقامات

کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں عطا ہوں گے، جنور سے ہوں گے ان پر وہ بلند کیے جائیں گے؟ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنائیں گے، اور اللہ تعالیٰ کو اس کے بندوں کا محبوب بناتے ہیں وہ زمین میں خیر خواہی کی غرض سے چلتے ہیں کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا کیسے محبوب بناتے ہیں؟ فرمایا: انہیں ایسے کاموں کا حکم دیتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایسے امور سے روکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، سو جب وہ ان کی اطاعت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں محبوب بنا لیتا ہے۔

بیہقی فی شعب الایمان وابوسعید النقاش فی معجمہ وابن النجار عن انس تشریح: انبیاء و شہداء کا رشک کرنا اس معنی میں ہے کہ کاش ہمیں نبوت و شہادت کی نعمت کے ساتھ ساتھ یہ نعمت بھی مل جاتی، جیسے کوئی عالم دین کسی خوش آواز شخص کو دیکھے جو مسجد نبوی ﷺ کا مؤذن ہو تو اسے جو رشک آئے گا وہ بھی اسی طرح کا ہے جیسا انبیاء و شہداء کو ہوا، دیکھیں ”فطرتی اور نفسیاتی باتیں“ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

۵۵۶۶ میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو انبیاء ہیں نہ شہداء (پھر بھی) انبیاء اور شہداء ان کے مرتبوں پر قیامت کے دن رشک کریں اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا مخلوق کا اور مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بناتے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیتے ہیں تو جب وہ اس پر کار بند ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ بزار عن ابی سعید یہ حدیث ضعیف ہے۔

۵۵۶۷ تم میں سے کسی کو لوگوں کی ہیبت جب وہ حق دیکھے یا سنے کہنے سے ہرگز نہ روکے۔

مسند احمد و عبد بن حمید، ابویعلیٰ فی مسندہ، طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابی سعید ۵۵۶۸ تم میں سے کسی کو لوگوں کا خوف ہرگز نہ روکے جب اسے اس کا علم ہو۔ ابن النجار عن ابن عباس ۵۵۶۹ تم میں سے ہر ایک سے قیامت کے دن جو سوال ہوں گے ان میں یہ بات بھی ضرور پوچھی جائے گی، برائی کو دیکھ کر تمہیں کس چیز نے انکار کرنے سے روکا؟ تو جسے اللہ تعالیٰ دلیل کی تلقین کر دیں گے وہ کہے گا اے میرے رب! مجھے آپ کی امید اور لوگوں سے خوف تھا۔

مسند احمد عن ابی سعید ۵۵۷۰ خبردار! تمہیں لوگوں کی ہیبت حق گوئی سے نہ روکے، جب وہ اسے دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمتیں یاد دلائے، وہ کسی وقت کو قریب لا سکتا ہے اور نہ کسی رزق کو دور کر سکتا ہے۔

۵۵۷۱ عنقریب ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ مومن اپنے ہاتھ اور زبان سے اسے نہ ہٹا سکے گا، کسی نے کہا: کیا یہ بات ان کے ایمان کو کم کر دے گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ہاں اتنا جتنا مشکیزے سے ایک قطرہ کم ہو جائے، کسی نے کہا: ایسا کیوں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنے دل سے ناپسند سمجھتے ہوں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت

۵۵۷۲ نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکنا اس سے پہلے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور وہ تمہاری دعا قبول نہ کرے، اس سے پہلے کہ تم اس سے مغفرت طلب کرو اور وہ تمہیں ہرگز نہ بخشے، بے شک نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا کسی وقت کو نہیں ٹالتا، بے شک یہود کے علماء اور نصاریٰ کے راہبوں نے جب امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے انبیاء کی زبانی لعنت کی، اور انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کیا۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ۵۵۷۳ تم سے پہلے بنی اسرائیل کے لوگوں میں سے جب کوئی شخص کسی برائی کا ارتکاب کرتا تو روکنے والا اسے مغفرت کر کے روکتا، (مگر) جب آئندہ کل آئی تو اس کے ساتھ بیٹھتا اور کھاتا پیتا، گویا کہ اس نے اسے کسی برائی میں مبتلا دیکھا ہی نہیں، جب اللہ تعالیٰ نے (مہلت دینے کے باوجود) ان کا یہ رویہ دیکھا تو بعض کے دل بعض سے دے مارے اور ان پر حضرت داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبانی لعنت کی، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے گزرتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے تم لازماً نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اور برائی کرنے والے کے ہاتھ روک لینا اور اسے پوری طرح حق پر مجبور کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تم

میں سے بعض کے دل بعض سے دے مارے گا اور تم پر بھی ایسے ہی لعنت کرے گا جیسے ان پر کی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ ۵۵۷۴ اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں کرتا، کہ ان کے کمزور شخص کو اس کا حق نہ دیا جائے۔

۵۵۷۵ لوگ جب کسی ظالم کو دیکھ کر اس کے ہاتھوں کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عمومی عذاب میں مبتلا کر دے۔ ابن سعد عن یحییٰ بن جعدہ، مرسلہ

۵۵۷۶ افضل ترین جہاد، ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کہنی ہے اور افضل ترین جہاد حکم کا کلمہ ظالم بادشاہ کے سامنے کرنا ہے۔ العدنی والحمیدی، ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح، ابن ماجہ، بخاری مسلم عن ابی بکرۃ

طبرانی فی الکبیر عن واثلہ

منکرات کی وجہ سے عمومی عذاب

۵۵۷۷ جس قوم میں بھی نافرمانیاں کی جائیں، اور وہ غالب اور تعداد میں زیادہ ہوں اور انہوں نے ان گناہوں کو تبدیل نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عمومی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر عن جریر

۵۵۷۸ جب برائی ظاہر ہو اور لوگ اسے نہ روکیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب نازل کر دیتا ہے، کسی نے عرض کیا: اگرچہ ان میں نیک لوگ ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں انہیں بھی وہ عذاب پہنچے گا جو ان (گنہگاروں) کو پہنچے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی طرف رجوع کریں گے۔

نعم بن حماد فی الفتن، حاکم عن مولانا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۵۵۷۹ میری امت میں جب نافرمانیاں ظاہر ہوں گی، تو اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کر دے گا، کسی نے عرض کیا: کیا اس وقت لوگوں میں نیک لوگ نہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ جو عذاب (عام) لوگوں کو پہنچے گا وہ ان کو بھی پہنچے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف رجوع کریں گے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ام سلمہ

۵۵۸۰ بنی اسرائیل کا زوال اس طرح واقع ہوا کہ آدمی اپنے بھائی کو کسی معصیت میں مشغول دیکھ کر اسے روکتا، پھر جب آئندہ کل ہوتی تو اسے اس کی معصیت اس کا کھانے پینے اور اس کا ہم بچاں ہونے سے نہ روکتی تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض سے دے مارے اور ان کے بارے میں قرآن میں نازل فرمایا: (بنی اسرائیل کے ان لوگوں پر لعنت کی گئی جو کافر ہوئے) تاکہ تم ظالم کا ہاتھ روک لو، اور اسے حق پر پوری طرح جھکا دو۔

ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود، ابو داؤد ترمذی، ابن ماجہ، عن ابی عبیدہ، مرسلہ ۵۵۸۱ بندوں پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ان کے بچے مساجد میں مسلط کر دے، وہ انہیں روکیں اور وہ باز نہ آئیں۔

الدیلمی عن ابن عباس ۵۵۸۲ گناہ جب پوشیدہ کیا جائے تو صرف کرنے والے کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہر ہو جائے اور اسے روکا نہ جائے تو عوام کو نقصان دیتا ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۵۸۳ وہ قوم بری ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے انصاف قائم نہ کرے، اور بری ہے وہ قوم جس میں گناہوں کا ارتکاب کیا جائے اور وہ روکیں نہیں۔

۵۵۸۴ وہ قوم انتہائی بری ہے جو شبہات کی وجہ سے حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے، بری ہے وہ قوم جو نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔ ابو الشیخ عن ابن مسعود

۵۵۸۵ گنہگاروں کے ساتھ بغض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو اور ان سے سخت چہروں سے ملو اور ان کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا چاہو، اور ان سے دور رہ کر اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرو۔ ابن شاہین والدیلمی عن ابن مسعود

۵۵۸۶ اپنے بے وقوفوں کے ہاتھ تھاں لو اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کر دے۔ ابن النجار عن ابی بکر
۵۵۸۷ تو کیوں اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا، اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتا جس میں کمزور کو اس کا حق نہیں دیا جاتا۔

الشافعی، بخاری مسلم عن یحییٰ بن جعدہ

۵۵۸۸ اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے پاک کرے جس میں کمزور کو قوی سے حق نہ دلویا جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۵۵۸۹ تمہارا دنیا میں کسی حق گوئی کی وجہ سے جس سے باطل کو ہٹائے یا کسی حق کی مدد کرنے کی غرض سے ٹھہرنا میرے ساتھ ہجرت کرنے سے افضل ہے۔ ابونعیم عن عصمة بن مالک

۵۵۹۰ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو پاک نہیں کیا جس میں کمزور نا تو اس کا حق نہ لیتے ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن ابی سفیان

۵۵۹۱ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو پاک نہیں کیا جس کا کمزور نا تو اس کے بے بس قوی سے حق وصول نہ کر سکتا ہو، جس کا قرض خواہ اس سے اپنا حق (لینے) سے پھر جائے اور وہ اس سے راضی بھی ہو تو اس کے لیے زمین کے جانور اور پانی کی مچھلیاں دعا کرتی ہیں۔ اور جس کا قرض خواہ اس سے ناراض ہو کر چلا جائے، تو اس کے لیے ہر شب روز، جمعہ اور ہر مہینہ میں ظلم لکھا جاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن حوالة بنت قیس

منکرات کو ہاتھ سے روکنا چاہئے

۵۵۹۲ قوم میں جو شخص بھی گناہ کرتا ہے اور لوگ اسے ختم کرنے کی طاقت بھی رکھتے ہوں، (اور انہوں نے ایسا نہ کیا تو) اللہ تعالیٰ انہیں مرنے سے پہلے عمومی عذاب میں کرے گا۔ ابن النجار عن حویر

۵۵۹۳ قوم میں جو شخص بھی معصیت کا ارتکاب کرتا ہے، اور لوگ اس سے زیادہ اور طاقتور ہوں پھر اس کے معاملہ میں سستی سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود

۵۵۹۴ قوم میں جو شخص بھی معصیت کا ارتکاب کرتا ہو، اور لوگ اس پر غالب اور کثرت کے باوجود پھر بھی وہ تبدیلی پیدا نہ کریں۔

ابن عساکر عن ابن مسعود

۵۵۹۵ جس قوم میں کوئی شخص معصیت کا ارتکاب کرے اور لوگ باوجود قدرت اسے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کر دے۔ بخاری مسلم عن ابی بکر

۵۵۹۶ اس شخص کی مثال جو حد و اللہ پر قائم ہو اور جوان میں سستی کرنے والا ہو اور جوان میں پڑنے والا ہو ان گروہوں کی مانند ہیں جو شتی میں ہوں، اور پھر یہ حدیث ذکر کی۔ الراہر مزی عن نعمان بن بشیر

۵۵۹۷ اللہ تعالیٰ کی حدود میں سستی کرنے والا، اور حد و اللہ پر قائم اور ان کا حکم دینے والا اور ان سے روکنے والا، اس قوم کی طرح ہیں جنہوں نے قرعہ اندازی سے سمندری کشتی میں منزلیں مقرر کر لی ہوں، بعض کو کشتی کا پچھلا حصہ ملا، اور وہ باقی قافلہ سے دور ہیں، وہ بے وقوف ہیں، وہ جب بھی لوگوں کے پاس پانی لینے کی غرض سے آتے انہیں تکلیف پہنچاتے، اب وہ کہنے لگے ہم قافلہ کی نسبت کشتی کے قریب ہیں، جبکہ ہم پانی سے دور ہیں، اس واسطے ہم قافلہ والوں اور اپنے درمیان کشتی میں سوراخ کر لیتے ہیں، اور جب ہم پانی بھر لیں گے تو اس سوراخ کو بند کر دیں گے تو ان جیسے دوسرے بے وقوفوں نے کہا: داخل ہو جاؤ، تو وہ داخل ہوا اور آگے بڑھ کر کلباڑا اٹھایا اور کشتی کی چوڑائی پر مارنے لگا تو اس نے میں اوپر والوں میں سے ایک شخص نے جھانکا، اور اسے قسم دے کر کہا: کیا کر رہے ہو؟ تو اس نے کہا: ہم قافلہ کے زیادہ قریب اور اس سے دور ہیں میں اس کشتی کا تختہ کھود رہا ہوں پانی لینے کے بعد اسے بند کر دیں گے، تو اس شخص نے کہا ایسا نہ کر، تب تو تم اور ہم ہلاک ہو جائیں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

۵۵۹۸ جس نے کسی بدعت (پردوام) والے شخص کو ڈرایا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ایمان و امن سے بھر دے گا، اور جس نے کسی بدعت

والے کو دھکے دیا تو اللہ تعالیٰ اسے بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے گا، اور جس نے کسی بدعتی کی توہین کی تو اللہ تعالیٰ اس کا جنت میں درجہ بلند فرمائے گا، اور جو اسے اس طرح ملا کہ اس سے بشارت کا اظہار کیا تو گویا اس نے اس کی توہین کی جو محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا۔

ابن عساکر عن ابن عمر

تشریح: انجانے میں شرک میں مبتلا شخص بھی مشرک نہیں کہلاتا چہ جائیکہ بدعت میں مبتلا!

۵۵۹۹ جس نے بدعتی سے بغض کی وجہ سے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ اسے امن و ایمان سے بھر دے گا، اور جس نے کسی بدعتی کو دھکے دیا تو اللہ تعالیٰ اسے بڑی گھبراہٹ میں امن عطا فرمائیں گے، اور جس نے بدعتی کی توہین کی تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سوار بجے بلند فرمائیں گے، اور جس نے بدعتی کو سلام کیا یا اسے خوشی سے ملایا ایسی حالت اس کا استقبال کیا جس سے وہ خوش ہوا تو اس نے اس شریعت کو کم سمجھا جسے اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) پر نازل فرمایا۔ خطیب عن ابن عمر

انہوں نے فرمایا: اس روایت میں حسن بن خالد ابوالجندبہ کیلے ہیں جبکہ دوسرے راوی معتبر ہیں۔
۵۶۰۰ جس نے اپنے زبان سے کوئی حق اٹھایا تو اس کا اجر اس وقت تک جاری رہے گا یہاں تک کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے تو اسے پورا پورا بدلہ دیں گے۔ سمویہ، حلیۃ الاولیاء عن انس

۵۶۰۱ جس نے کسی قوم کے درمیان کسی معصیت کا ارتکاب کیا، اور وہ ان کی طرح ہے انہوں نے اسے منع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

۵۶۰۲ جو کسی کام میں حاضر ہو کر اسے ناپسند سمجھتا ہو تو وہ غائب کی طرح ہے اور جو غائب ہو کر اس سے راضی رہا تو وہ حاضری کی طرح ہے۔

ابویعلیٰ فی مسندہ

بادشاہوں کی اصلاح کا طریقہ

۵۶۰۳ جس کے پاس کسی بادشاہ کے لیے خیر خواہی ہو اور وہ اس سے اعلانیہ بات نہ کرے، (بلکہ) اس کا ہاتھ پکڑے اور تنہائی میں لے جا کر کہے، وہ اگر قبول کر لے (تو فہما) ورنہ اس نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم، بخاری مسلم، عیاض بن غنم اور ہشام بن حکیم کا ایک ساتھ تعاقب کیا گیا۔

۵۶۰۴ جو مظلوم کے ساتھ چلاتا کہ اس کا حق ثابت کرے تو اللہ تعالیٰ اس دن اس کے قدم ثابت رکھے گا جس دن قدم ڈمگائیں گے۔

ابوالشیخ و ابونعیم عن ابن عمر

۵۶۰۵ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یقیناً میری امت کے (کچھ) لوگ قبور سے بندروں اور خزیروں جیسی صورتوں کے ساتھ نکلیں گے یہ انجام ان کی، گناہوں میں مدافعت (کستی سے نکیر اور برانہ کہنا) اور نبی (عن المنکر) سے روکنے کی وجہ سے ہوگا جبکہ وہ اس کی طاقت بھی رکھتے ہوں گے۔ ابونعیم عن عبدالرحمن بن عوف

۵۶۰۶ وہ امت پاک نہیں ہوتی جس کا ضعیف، قوی سے اپنا حق لا چاری کی حالت میں وصول نہ کر سکے۔

ابن عساکر عن عبداللہ بن ابی سفیان بن الحارث بن عبدالمطلب

۵۶۰۷ وہ امت پاک نہیں کی جاتی جس میں حق کا فیصلہ نہ ہو اور نہ ضعیف ولا چار شخص قوی سے اپنا حق وصول کر سکے۔

طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء والنقاش فی القضاۃ، ابن عساکر عن ابن عمر و معاویہ

۵۶۰۸ وہ قوم پاک نہیں ہوتی، جس میں (حق کا) فیصلہ نہیں کیا جاتا، کہ کمزور ولا چار، طاقتور سے اپنا حق وصول کرے۔

حلیۃ الاولیاء ابوسعید النقاش فی القضاۃ عن معاویہ و ابن عمر و معاویہ

۵۶۰۹..... وہ امت پاک نہیں ہوتی جس میں کمزور لاچار شخص کا حق نہ لیا جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن مخارق، ابو یعلیٰ فی مسندہ عن ابی سعید
 ۵۶۱۰ اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں فرماتا، جس میں حق کا فیصلہ نہیں کیا جاتا تا کہ ضعیف ولاچار شخص قوی سے اپنا حق وصول کرے۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن معاویہ وابن عمرو معا

۵۶۱۱ اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں کرتے جس میں ضعیف کے لیے قوی سے اس کا حق نہ لیا جائے۔

النقاش عن عائشۃ وفیہ حکام بن سلم

۵۶۱۲ اللہ تعالیٰ کے دین کو وہی شخص قائم کر سکتا ہے جو اس کے تمام اطراف کا احاطہ کیے ہوئے ہو۔ ابو نعیم عن علی

۵۶۱۳ آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی، وہ بادشاہ کے پاس حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے برخلاف فیصلہ کریں گے، نہ اسے روکیں گے، نہ ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ ابو نعیم والدیلمی عن ابن مسعود

۵۶۱۴ کسی مومن جان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان کو دیکھے اور اس پر انکار نہ کرے۔ الحکیم عن حسین بن علی

۵۶۱۵ میں اگر یہ کروں تو مجھ پر یہ چیز واجب ہو، ان پر اس کی کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن معاویہ بن خیدہ
 ان کے بھائی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں آپ جس چیز کی طرف بلا تے، اس کے برخلاف کرتے ہیں فرماتے ہیں،
 آپ نے یہ الفاظ ذکر کیے۔

حرب النباء..... بذل المحمود

کمزور کی جانفشانی

۵۶۱۶ اللہ تعالیٰ عقلمند کی تعریف اور عاجز و بے وقوف کی ملامت کرتے ہیں، جب تم کسی چیز سے بے بس ہو جاؤ تو کہو: حسبی اللہ
 ونعم الوکیل۔ (علامہ شاذلی کی ایک کتاب "فوائد حسبنا اللہ" بے حد مفید اور پر از معلومات ہے عامرتقی ندوی)۔

۵۶۱۷ اللہ تعالیٰ بے وقوف کی ملامت کرتے ہیں لیکن تم عقلمند کی کو اختیار کرو، اور جب کسی چیز سے بے بس ہو جاؤ تو کہو: حسبی اللہ ونعم الوکیل
 ابو داؤد عن عوف بن مالک

الاکمال

۵۶۱۸ بے شک اللہ تعالیٰ بے وقوف کی ملامت کرتے ہیں سوائے کو آخری کوشش تک پہنچاؤ، پھر بھی اگر تم عاجز آ جاؤ تو کہو: میں نے اللہ تعالیٰ
 پر بھروسہ کیا، حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

شکستہ حالی اور در ماندگی

۵۶۱۹ شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم، عن ابی امامہ حارثی

۵۶۲۰ اللہ تعالیٰ اس در ماندہ مومن سے محبت کرتا ہے جو جیسے کپڑے پہنے اس کی پروانہ کرے۔

تشریح: یاد رکھیں! یہ اس حالت پر محمول ہے جب انسان بے بس ولاچار ہو، لیکن نعمت کے ہونے کے باوجود پھٹے پرانے کپڑے پہننا

الاکمال

۵۶۲۱ کیا تم سنتے ہو کیا تم سنتے ہو، شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے، شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔

ابوداؤد، ترمذی، سعید بن منصور، ابن ماجہ عن عبد اللہ بن ابی امامہ عن عبد اللہ بن کعب بن مالک عن ابی امامہ، سعید بن منصور عن عبد اللہ بن ابی امامہ عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک عن امامہ

عبد اللہ بن ابی امامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں سعید بن منصور نے فرمایا: اس بات کا احتمال ہے کہ انہوں نے دونوں سے سن رکھا ہو اور انہوں نے ان کے والد کے حوالہ سے اور ان کے والد سے۔

مزنی نے کہا: اسے عبد اللہ بن منیب بن عبد اللہ بن ابی امامہ عن ابیہ عن محمود بن لید عن امامہ سے روایت کیا ہے۔

۵۶۲۲ شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے، شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے، مسند احمد، ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر،

حاکم فی الکنی، بیہقی فی شعب الایمان، ابونعیم، سعید بن منصور عن عبد اللہ بن ابی امامہ و ثعلبہ الحارثی عن ابیہ

۵۶۲۳ اے ابو ذر! کھر درا اور سخت کپڑا پہنا کرو یہاں تک عزت و فخر تمہارے دل میں کوئی راہ نہ پاسکیں۔

ابن مندہ عن انیس بن الضحاک السلمی قال غریب فیہ انقطاع

حرف التاء..... تقویٰ و پرہیز گاری

۵۶۲۴ ہر متقی آل محمد ﷺ ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

تشریح: یعنی وہ نبی کریم ﷺ کے اتنا قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ قریبی رشتہ دار۔

۵۶۲۵ جتنا تجھے علم ہے ان باتوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ بخاری فی التاریخ، ترمذی عن یزید بن سلمہ الجعفی

تشریح: علم ہونے کے باوجود تقویٰ اختیار نہ کرنا بغاوت ہے۔

۵۶۲۶ لوگوں میں سب سے عزتمند وہ شخص ہے جو زیادہ پرہیز گار ہو۔ بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۶۲۷ جس کی صبح اس حالت میں ہو کہ اس کا ارادہ تقویٰ کا ہو پھر اسی دوران اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیے ہیں۔

ابن عساکر عن ابن عباس

۵۶۲۸ خوشحالی و تنگدستی میں اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ ابوقرۃ الزبیدی فی سننہ عن طلیب بن عرفة

۵۶۲۹ جس جگہ ہو، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، گناہ ہو جانے کے بعد نیکی کر لیا کرو، جو اس گناہ کو مٹا دے گی، لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ذر، مسند احمد، ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان عن معاذ، ابن عساکر عن انس

حدیث نمبر ۵۲۳۶ میں گزر چکی ہے۔

۵۶۳۰

۵۶۳۱ یہ بات تقویٰ کی کان ہے کہ تم جو چیز سیکھ چکے اے انجانی چیز کی طرف سیکھنے میں لگا دو، اور جو چیز جان چکے اس میں نقصان، زیادتی کی

کمی ہے، آدمی انجانی چیز میں بے رغبتی کرتا ہے معلوم چیز سے کم فائدہ اٹھاتا ہے۔ خطیب عن جابر

۵۶۳۲ دیکھو تم گورے اور سیاہ سے افضل نہیں ہاں یہ کہ تم تقویٰ میں اس سے بڑھ جاؤ۔ مسند احمد عن ابی ذر

- ۵۶۳۳ میں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور ہر اونچی جگہ پر اللہ اکبر کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۶۳۴ حسب مال ہے اور عزت و شرافت تقویٰ میں ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ حاکم عن سمرۃ
- ۵۶۳۵ بہترین توشہ تقویٰ ہے اور دل میں بہترین چیز جس کا القا کیا گیا وہ یقین ہے۔ ابوالشیخ فی الفوائد عن ابن عباس
- ۵۶۳۶ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، اور ہر اونچی جگہ اللہ اکبر کہنے کا اہتمام کرو۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۶۳۷ عزت تقویٰ (میں) ہے، شرافت تواضع میں اور یقین بے پرواہی میں ہے یعنی اگر کسی وقت پاس کچھ نہ ہو تو پریشانی و قلق نہ ہو۔
- ابن ابی الدنیا فی البقیۃ عن یحییٰ بن ابی کثیر، مرسلاً
- ۵۶۳۸ ہر چیز کی کان ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان اہل معرفت کے دل ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، بیہقی فی شعب الایمان عن عمر
- ۵۶۳۹ وہ کتنا پرہیزگار ہے؟ وہ کس قدر پرہیزگار ہے؟ ایسا چرواہا جو پہاڑ کی چوٹی میں بکریوں کے درمیان نماز قائم کرتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ
- ۵۶۴۰ جو اللہ تعالیٰ سے اپنی پوری زبان سے ڈرا اور اپنے غصہ کو شفا نہ دی۔ ابن ابی الدنیا عن سہل بن سعد
- تشریح:..... حدیث سابقہ مضمون کے مطابق ہے یعنی وہ بھی کتنا متقی ہے جس میں یہ اوصاف ہوں۔
- ۵۶۴۱ جسے تقویٰ نصیب ہوا تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ ابوالشیخ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۵۶۴۲ آدمی اس وقت تک متقین کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ چیز نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں اس ڈر سے کہ جس میں حرج ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن عطیۃ السعدی
- تشریح:..... یعنی انسان مباح کاموں کو جب چھوڑ دے تو اسے غیر مباح کاموں سے خود بخود احتیاط برتنی پڑے گی، مثلاً عذر کی بنا پر کھڑے ہو کر پانی پینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں احتیاط کی بناء پر جب بھی وہ بلا عذر کھڑے ہو کر پانی پینا چاہے گا تو اسے یاد آ جائے گا۔
- ۵۶۴۳ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے میں نے جس بات کا تمہیں حکم دیا اور جس بات کی وصیت کی تم نے اسے ضائع کر دیا (اس کی بجائے) تم نے اپنے نسب بلند کیے، آج میں اپنا نسب بلند کروں گا، اور تمہارے لبوں کو گھٹاؤں گا، متقین کہاں ہیں؟ متقین کہاں ہیں؟ تم میں سب سے عزت والا سب سے زیادہ متقی شخص ہے۔ حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۶۴۴ تم میں سے میرے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں، جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔ مسند احمد عن معاذ
- ۵۶۴۵ تم میں سے میرے زیادہ نزدیک متقی لوگ ہیں، جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔
- تشریح: جو بھی ہوں سے خاص نسب کی نفی اور جہاں بھی ہوں سے خاص جگہ کی نفی اس واسطے کہ اکثر لوگ جو یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ صرف عالی نسب ہی پرہیزگار ہوتے ہیں یا صرف خاص مقامات و بابرکات کے رہنے والے ہوتے ہیں غلط ہے۔

الاکمال

- ۵۶۳۶ لوگوں میں سب سے عزتمند سب سے پرہیزگار ہے۔ بخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۶۳۷ متقی اللہ تعالیٰ کے ہاں عزتمند ہے، اور فاجر، بد بخت اللہ تعالیٰ کے ہاں حقیر ہے۔ ابوالشیخ عن ابن عمر
- ۵۶۳۸ مرد کی عزت اس کے تقویٰ میں ہے، اس کی جوانمردی عقل میں اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں۔
- العسکری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۶۳۹ دنیا کی عزت مالدار کی اور آخرت کی عزت تقویٰ ہے (جبکہ) تمہاری پیدائش ایک مرد اور عورت (کے ذریعہ) سے ہے۔
- الدیلمی عن ابن عباس

۵۶۵۰ دنیا کی شرافت المادری اور آخرت کی شرافت تقویٰ ہے اور تمہاری پیدائش ایک مرد اور عورت سے ہے، تمہارا شرف المادری، تمہارا کرم تقویٰ، تمہارا حسب اخلاق اور تمہارے نسب اعمال ہیں۔ الدیلمی عن عمر

۵۶۵۱ لوگ (حضرت) آدم وحواء (علیہما السلام) کی اولاد ہیں، جیسے صاع کا کنارہ (صاع پرانے زمانے میں ایک پیانہ ہوتا تھا)۔ جسے وہ ہرگز نہ بھر سکیں گے، تم سے تمہارے حسب نسب کے بارے سوال نہیں ہوگا، قیامت کے روز سب سے زیادہ عزت والا تم میں کا سب سے پرہیزگار ہے۔

ابن سعد وابن جریر عن عقبہ بن عامر

۵۶۵۲ لوگو! تمہارا رب ایک، تمہارا باپ ایک (لہذا) کسی عربی کو عجمی پر اور نہ کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے نہ گورے کو سیاہ پر اور نہ سیاہ کو گورے پر (فضیلت) ہے مگر تقویٰ کی وجہ سے تم میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا سب سے زیادہ متقی ہے آگاہ رہو کیا میں نے پہنچا دیا؟ (لہذا) حاضر شخص غائب تک (یہ بات) پہنچا دے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن جابر

۵۶۵۳ متقی لوگ سردار، علماء فقہاء قائدین، علم کے عہدوں کی ادائیگی کی ذمہ داری کا حساب ان سے لیا جائے گا، ان کے پاس بیٹھنا (باعث) برکت، ان کی طرف دیکھنا نور (دل کا سبب) ہے۔ الخطیب عن عائشہ

۵۶۵۴ متقی لوگ سردار، فقہاء قائدین ہیں، ان کے پاس بیٹھنا (علم میں) اضافہ ہے وہ عالم کہ جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے وہ ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔ الخلیل علی

۵۶۵۵ تمہارا رب ایک، باپ (آدم) ایک، دین ایک، نبی ایک (لہذا) نہ کسی عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر اسی طرح کسی گورے کو کالے پر نہ کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل ہے (مگر بس) تقویٰ کی وجہ سے۔ ابن النجار عن ابی سعید

۵۶۵۶ اللہ تعالیٰ تفتی، غنی اور پوشیدہ بندے کو پسند کرتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، العسکری فی الامثال عن سعد
۵۶۶۰ پر یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۵۶۵۷ میرے اہل بیت یہ لوگ نہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ میرے قریب ہیں (جبکہ) ایسا نہیں، میرے دوست تم میں سے متقی لوگ ہیں جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں، اے اللہ! میں نے جو ان میں اصلاح کی اس کا فساد نہیں جانتا اللہ کی قسم! میری امت کو دین سے ایسے ہی ہٹا دیا جائے گا جیسے کھلے میدان میں برتن کو پھوڑ دیا جاتا ہے۔ طبرانی عن معاذ

۵۶۵۸ لوگوں میں، میرے نزدیک ترین متقی لوگ ہیں سودیکھو، لوگ قیامت کے دن اعمال نہیں لائیں گے، اور تم دنیا لاؤ گے اور میں تم سے اپنا چراپھیر لوں گا۔ ابویعلی، ابن ابی عاصم فی الاحاد عن الحکم بن منہال او ابن میناء

۵۶۵۹ تم میں سے میرے نزدیک متقی لوگ ہیں اگرچہ نسب، نسب سے زیادہ قریب ہے لوگ قیامت کے روز اعمال لائیں گے، اور تم دنیا کو اپنے کندھوں پر لا دے آؤ گے تم کہو گے: اے محمد! میں کہوں گا: ہاں اسی طرح، اسی طرح۔ الدیلمی عن معاذ

۵۶۶۰ تم میں سے میرے نزدیک تر لوگ متقی ہیں، اگر تم وہ ہو تو میرے نزدیک ہو، ورنہ دیکھو، پھر دیکھو، لوگ ہرگز اعمال نہ لائیں، اور تم بوجھ لا دے آؤ گے، سو تم سے اعراض کر لیا جائے گا، قریش اہل امانت ہیں جس نے لغزشوں کی وجہ سے ان سے بغاوت کی، اللہ تعالیٰ اسے تنہوں کے بل گرائے گا۔ حاکم عن اسمعیل بن عبید بن رفاعۃ الزرقی عن ابیہ عن جدہ

۵۶۶۱ خبردار! تم میں سے فلاں کی اولاد میرے نزدیک نہیں، لیکن میرے نزدیک تر لوگ پرہیزگار ہیں، جو بھی ہوں جہاں بھی ہوں۔
الحکیم عن عمرو بن العاص

پرہیزگاروں کو قرب حاصل ہوگا

۵۶۶۲ اے اہل قریش! تم میں سے میرے نزدیک ترین لوگ پرہیزگار ہیں، اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو میرے قریب ہو اور اگر تمہارے غیر، اللہ

تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والے ہیں تو وہ میرے نزدیک ہیں، یہ (دین کا) معاملہ ہمیشہ تم میں رہے گا جب تم حق پر قائم رہے۔ جب تم اس سے پھر جاؤ گے، اللہ تعالیٰ تمہیں اسے چھیل دے گا جیسے لاٹھی چھیل دی جاتی ہے۔ الدیلمی عن ابی سعید ۵۶۶۳ جس چیز کو تم اللہ تعالیٰ سے ڈر کر چھوڑ دو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر عطا کر دے گا۔

مسند احمد، نسائی، والیغوی عن رجل من اهل البادية ۵۶۶۴ تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ واجب ہے، اگر تم کسی قوم (جماعت) کے پاس سے اٹھو اور وہ کوئی ایسی بات کریں جسے سن کر تمہیں خوشی ہو تو ان کے پاس آ جاؤ، اور جب تم ان سے سنو کہ وہ ایسی بات کر رہے ہیں جسے تم ناپسند کرتے ہو تو انہیں چھوڑ دو!

ابن سعد عن زرغامہ بن علیہ بن حرملة، عن ابیہ عن جده ۵۶۶۵ جس شخص میں تقویٰ نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ الدیلمی عن علی تشریح: اس واسطے کہ دین کے تمام شعبوں میں جب تک پرہیزگاری کو مد نظر نہ رکھا جائے تو کوئی کام صحیح منج و انداز پر ہو ہی نہیں سکتا۔ ۵۶۶۶ لوگوں تقویٰ کو اختیار کرو تمہارے پاس بغیر پونجی و تجارت کے رزق آئے گا پھر آپ یہ آیت پڑھی: جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کی جگہ بنا دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا۔ جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر وابن مردويه، حلیۃ الاولیاء عن معاذ ۵۶۶۷ اللہ تعالیٰ نے سورحمتیں پیدا کیں، ہر رحمت (میں اتنی وسعت ہے کہ وہ) زمین و آسمان (کے خلاء) کو بھر دے، ان میں سے ایک رحمت کو لوگوں میں تقسیم کیا، اسی کی وجہ سے ماں اپنے بچہ پر مہربانی کرتی ہے، اسی کی وجہ سے وحشی جانور اور پرندے پانی پیٹے ہیں، اس کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کو متقین کے لیے کر دے گا، اور ان کے لیے ۹۹ درجے بڑھا دے گا۔

حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۵۶۶۸ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو سوحصوں میں پیدا کیا ہے، ایک رحمت لوگوں میں ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں، اور اپنے اولیاء کے لیے ۹۹ حصے ذخیرہ رکھے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن یحییٰ بن حکیم عن ابیہ عن جده ۵۶۶۹ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے پیدا فرمائے، ایک رحمت (کے حصے) کو مخلوق میں تقسیم کیا، اور ۹۹ حصے قیامت تک کے لیے رکھے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

رحمت کے سو حصے

۵۶۷۰ اللہ تعالیٰ نے جس دن زمین و آسمان پیدا فرمائے اس دن رحمت کے سو حصے پیدا فرمائے، ہر رحمت کا اتنا ہی حصہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے، ان میں سے رحمت (کے ایک حصے) کو مخلوق میں تقسیم کیا، اور ۹۹ حصے اپنی ذات کے لیے رکھ چھوڑے، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس رحمت (کے حصے) کو بھی واپس کر دیں گے تو پھر سے سو حصے ہو جائیں جس سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔

حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۵۶۷۱ انسان کا نفس جو ان کے لیے اگر چاس کی ہنسی کی دونوں ہڈیاں بڑھاپے سے بھر جائیں، مگر جس کا دل اللہ تعالیٰ تقویٰ کی وجہ سے صاف کر دے، اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ الحکیم عن مکحول مرسلاً، ابن المبارک عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، موقوفاً

سنجیدگی، غور و فکر اور سوچ و بچار

۵۶۷۲ سنجیدگی، میانہ روی، اور اچھی چال نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔ عبد بن حمید، طبرانی فی الکبیر، الضیاء عبد اللہ بن سر جس

- ۵۶۷۳... سنجیدگی ہر چیز میں بہتر ہے صرف آخرت کے عمل میں بہتر نہیں۔ ابو داؤد، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن سعد سکون اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلدی شیطان کی طرف سے۔ ترمذی عن سہل بن سعد
- ۵۶۷۴... میانہ روی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس
- ۵۶۷۵... جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے انجام میں خوب غور و فکر کرو، اگر اس کا انجام بہتر ہو تو اسے کر گزرو، اور اگر برا ہو تو ترک جاؤ۔
- ۵۶۷۶... ابن المبارک فی الزہد عن ابی جعفر عبد اللہ بن مسور الهاشمی مرسلًا
- ۵۶۷۷... جب تم کسی کام کا ارادہ کرو، سنجیدگی اختیار کرو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے نکلنے کا راستہ دکھادیں۔
- ۵۶۷۸... بخاری ادب المفرد، بیہقی فی شعب الایمان عن رجل من بلی
- ۵۶۷۹... جس نے سوچ و بچار سے کام لیا تو اس نے درست کام کیا یا اس کے قریب ہوا اور جس نے جلدی اس نے غلطی کی یا غلطی کے قریب ہوا۔
- طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامر
- ۵۶۸۰... جب تم نے سوچ و بچار کر لیا تو تم نے صحیح کام کیا یا تم صحیح بات کے قریب ہو گئے اور جب جلدی سے کام لو گے تو غلطی کرو گے یا قریب ہے کہ غلطی میں پڑ جاؤ گے۔ بیہقی فی السنن عن ابن عباس
- غور و فکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے تو خوب غور کر لیا کرو۔
- ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب و الخرافطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن مرسلًا

اللہ تعالیٰ پر توکل و بھروسہ

- ۵۶۸۱... میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، اور وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کریں گے نہ فال نکالیں گے نہ جانوروں کو داغیں گے اور وہ صرف اپنے رب پر بھروسہ کریں گے۔
- بخاری عن ابن عباس، مسند احمد، مسلم عن عمران بن حصین، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۶۸۲... میرے سامنے (عالم مثال میں) امتیں پیش کی گئیں، میں نے ایک نبی کے ساتھ ایک جماعت دیکھی، ایک نبی کے ساتھ ایک شخص اور دو آدمی دیکھے، اور ایک نبی کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا، اچانک میرے سامنے ایک بہت بڑا گروہ نمودار ہوا، میں نے سمجھا یہ میری امت ہے، مجھے کہا گیا: یہ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم ہے، البتہ آپ اس کی طرف دیکھیں، میں نے دیکھا کہ بہت بڑا گروہ ہے پھر مجھ سے کہا گیا: اب آپ اس دوسری طرف دیکھیں، تو میں نے دیکھا تو وہاں بھی ایک بہت بڑا گروہ ہے تو مجھ سے کہا گیا: یہ آپ کی امت ہے ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ ایسے ہیں، جو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں جائیں گے، کسی نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے، اور نہ کسی سے جھاڑ پھونک کراتے ہیں، نہ فال لیتے اور نہ جانوروں کو داغتے ہیں، (بلکہ) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔
- مسند احمد بخاری مسلم عن ابن عباس
- ۵۶۸۳... میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، جو نہ جانوروں کو داغتے، اور نہ خود کو داغتے ہیں نہ جھاڑ پھونک کرتے اور نہ فال لیتے ہیں (بلکہ) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ البزار عن انس
- ۵۶۸۴... تم اگر اللہ تعالیٰ پر ایسے بھروسہ کرہ جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح کو خالی پیٹ جاتے اور شام کو پیٹ بھرے واپس جاتے ہیں۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عمر
- ۵۶۸۵... اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ارادہ کیا ہے کہ اپنے مؤمن بندے کو ایسی جگہ سے رزق دیں جہاں سے اس کا گمان نہیں۔

فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، بیہقی فی شعب الایمان عن علی

۵۶۸۶ جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ سب لوگوں سے طاقتور ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ ابن ابی الدنیا فی التوکل عن ابن عباس

۵۶۸۷ اونٹ کو باندھو اور (پھر) توکل کرو۔ ترمذی عن انس

۵۶۸۸ اسے بیڑی پہناؤ اور توکل کرو۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عمرو بن امیہ

۵۶۸۹ اسے بیڑی ڈالو اور بھروسہ کرو۔ خطیب فی رواۃ مالک وابن عساکر عن ابن عمر

۵۶۹۰ اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: جو بندہ مخلوق کی بجائے مجھ پر اعتماد کرتا اور میں اس بات کو اس کی نیت سے جانتا ہوں (پھر اگر) آسمان اپنے رہنے والوں سمیت اس کے لئے مکر کرے تو میں پھر بھی اس کے لیے راہ نکال دوں گا اور جو بندہ میرے بجائے مخلوق پر بھروسہ کرتا ہے اور مجھے اس کی یہ بات اس کی نیت سے پتہ ہوتی ہے تو میں اس کے سامنے آسمان کی رسیوں کو کاٹ دیتا ہوں ہوا کو اس کے قدموں تلے سے ہٹا دیتا ہوں، اور جو بندہ میری اطاعت کرتا تو میں اسے مانگنے سے پہلے عطا کر دیتا ہوں، اور مجھ سے بخشش مانگنے سے پہلے اسے بخش دیتا ہوں۔ ابن عساکر عن کعب بن مالک

۵۶۹۱ اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں (انہیں یاد رکھنا) اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرنا وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرنا تو اسے اپنے سامنے پائے گا، جب تو کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا، اور جب تو مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا، جان رکھو اگر پوری امت تجھے نفع دینے پر اتفاق کر لے، تو وہ تجھے اس چیز کا نفع ہی دے سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے۔ اور اگر وہ اس بات پر جمع ہو جائیں کہ تجھے کوئی نقصان پہنچائیں تو اتنا نقصان ہی پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے حق میں لکھ رکھا ہے قلم خشک ہو گئے، لکھنے والے صحیفہ اٹھا لیے گئے۔ مسند احمد، ترمذی، مستدرک حاکم عن ابن عباس

الاکمال

۵۶۹۲ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: مجھے میری عزت کی قسم! جو بندہ میری مخلوق کی بجائے مجھ پر بھروسہ کرتا ہے مجھے اس کی یہ بات اس کی نیت سے پتہ ہوتی ہے پھر آسمان زمین اپنے باسیوں سمیت اس کے خلاف تدبیر کرے تو میں اس کے لیے نکلنے کی راہ نکال دوں گا۔

اور جو بندہ میرے بجائے مخلوق پر اعتماد کرتا ہے اور مجھے اس کا علم اس کی نیت سے ہوتا ہے تو میں اس کے سامنے سے آسمانی رسیوں کو کاٹ دیتا اور اس کے قدموں تلے سے ٹیک کو ہٹا دیتا ہوں، اور جو بندہ میری اطاعت کرتا ہے تو میں اسے مانگنے سے پہلے عطا کرتا ہوں، دعا مانگنے سے پہلے قبول کرتا ہوں مغفرت طلب کرنے سے پہلے بخشے والا ہوں۔ تمام وابن عساکر والدیلمی عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن ابیہ اس میں یوسف بن السفر متروک جو حدیث میں جھوٹ سے کام لیتا تھا، بیہقی نے کہا: وہ ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جو حدیث وضع کرتے ہیں۔

۵۶۹۳ جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ اس کی ذمہ داری کے لیے کافی ہوگا، اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا، اور جو دنیا کی طرف لگ گیا اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے حوالے کر دے گا۔ الدیلمی عن عمران بن حصین والشاشی وابن جریر ۵۶۹۴ اگر تو اللہ تعالیٰ کو کیا توکل کرے جیسا توکل کرنے کا حق ہے تو تجھے ایسے رزق ملتا جیسے پرندوں کو ملتا ہے خالی پیٹ جاتے ہیں اور سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عمرو

۵۶۹۵ اسے (اونٹ کو) باندھو اور توکل کرو۔ ترمذی غریب، ابن خزیمہ، حلیۃ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن انس یحییٰ بن سعد نے کہا: ان کی احادیث غیر معروف ہیں۔ ابن حبان، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن عمرو بن امیہ الضمری

۵۶۹۶ عقیقندی کے بعد توکل نصیحت ہے۔ الدیلمی عن عائذ ابن قریظ تشریح:..... جو لوگ اسباب کے ساتھ توکل کرتے ہیں وہی صحیح توکل ہے اور جو بغیر اسباب کے توکل کرتے ہیں وہ توکل نہیں تعطل و فضول کام ہے۔

۵۶۹۷ جس نے جھاڑ پھونک کی اور داغا تو اس نے (گویا) توکل نہیں کیا۔ طبرانی فی الکبیر بیہقی فی شعب الایمان عن المغیرہ بن شعبہ اسے باندھ اور توکل کر۔ الخطیب فی رواۃ مالک وابن عساکر عن ابن عمر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں (اونٹ کو) چھوڑ دوں اور توکل کروں؟ راوی کا بیان ہے پھر یہ ذکر کیا، اس سند میں محمد بن عبدالرحمن بن بحیر بن یسار، خطیب نے کہا: کہ متروک ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن جعفر بن عمرو بن امیہ الضمری عن ابیہ مثله ۵۶۹۹ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائے گا، وہ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ جھاڑ پھونک کرتے نہ فال لیتے نہ داغے ہیں (بلکہ) وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں، میں نے عرض کی: اے رب میرے لیے ان میں اضافہ فرما، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر ستر میں سے ستر ہزار، میں نے عرض کی اے میرے رب وہ پورے نہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ہم تمہارے لیے انہیں دیہاتیوں سے پورا کر دیں گے۔ ابن سعد عن عمر بن عمر ۵۷۰۰ میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کرتے، نہ فال لیتے، اور نہ داغے ہیں (بلکہ) اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

بخاری عن ابن عباس، مسند احمد مسلم، عن عمران بن حصین، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، طبرانی فی الکبیر عن خیاب اسے دارقطنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے افراد میں روایت کیا ہے اور اس قول کا اضافہ کیا ہے ”وہ نہ فال لیتے اور نہ پسندیدگی کی وجہ سے چھوڑتے ہوں گے یعنی بدشگونی نہیں لیتے ہیں۔

۵۷۰۱ جنت میں ستر ہزار افراد بغیر حساب کے داخل ہوں گے، جو نہ داغے ہوں گے نہ جھاڑ پھونک کرتے ہوں گے نہ فال لیتے ہوں گے (بلکہ) اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔ ابو نعیم عن خیاب ابن الارت

انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں کی تعداد

۵۷۰۲ میرے سامنے (عالم مثال میں) انبیاء اپنی امتوں کے ساتھ پیش ہوئے، ایک نبی گزرتا تو اس کے ساتھ تین افراد ہوتے، پھر کوئی نبی گزرتا تو اس کے ساتھ ایک ٹولی ہوتی، اور کسی نبی کے ساتھ ایک جماعت ہوتی اور کوئی نبی ایسا بھی تھا کہ اس کے ساتھ کوئی نہ تھا، یہاں تک کہ میرے سامنے موسیٰ علیہ السلام پیش کیے گئے ان کے ساتھ، بنی اسرائیل کی بھیڑ تھی۔ (انہیں دیکھ کر) مجھے تعجب ہوا، میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو کہا گیا: یہ آپ کے بھائی موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل ہیں، میں نے کہا: میری امت کہاں ہے؟ مجھے کہا گیا: اپنے دائیں طرف دیکھو، میں نے دیکھا کہ ایک شاہراہ کو لوگوں کے چہروں نے بند کر رکھا ہے، مجھے پھر کہا گیا: اپنے بائیں طرف دیکھو، میں نے ناگہاں دیکھا تو افق کو لوگوں کے چہروں سے بھرا ہوا ہے، مجھے کہا گیا: کیا آپ راضی ہیں؟ میں نے کہا: اے میرے رب! میں راضی ہوں، پھر مجھے کہا گیا: ان لوگوں کے ساتھ ستر ہزار لوگ ایسے ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر تم سے ہو سکے کہ ان ستر ہزار میں سے ہو جاؤ تو ہو جانا، اور پھر بھی اگر تم سے کوتاہی ہو تو شاہراہ والوں سے ہو جانا، اور مزید اگر کوتاہی کرو تو افق والوں سے ہو جانا، اس واسطے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا وہ بہت بڑی تعداد میں ہوں گے اور ایک دوسرے پر فخر کر رہے ہوں گے میں امید کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے میری اتباع کی وہ جنت کا چوتھائی حصہ ہوں گے، مجھے امید

ہے کہ وہ اہل جنت کا نصف ہوں گے، اتنے میں عکاشہ اٹھے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان ستر (ہزار) میں سے بنادے، آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی، تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان لوگوں میں سے بنادے، آپ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا، پھر کسی نے کہا: وہ ستر ہزار کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو نہ داغ لگاتے ہیں، نہ جھاڑ پھونک کرتے نہ فال لیتے ہیں، اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

۵۷۰۳۔ عبد الرزاق فی المصنف مسند احمد، طبرانی فی الکبیر مستدرک حاکم، عن ابن مسعود جس نے فتنہ کے زمانہ میں کوئی اونٹ یا لایا کوئی خزانہ جمع کیا یا جائیداد اس ڈر سے جمع کی کہ اس پر کوئی مصیبت نہ آجائے تو وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ خیانت و بددیانتی کرنے والا ہوگا۔ نعیم بن حماد فی الفتن حدثنا المغیرہ عن المہلب وابی عثمان مرسلًا

غور و فکر

۵۷۰۴۔ ہر چیز میں غور و فکر کرو (البتہ) اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہ کرو، اس واسطے کہ ساتویں آسمان سے لے کر اس کی کرسی تک سات ہزار نور (کے پردے ہیں) اور وہ ان سے اوپر ہے۔ ابو الشیخ فی العظمت عن ابن عباس
۵۷۰۵۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور و خوض کرو، (لیکن) اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہ کرو ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ ابو الشیخ عن ابی ذر
۵۷۰۶۔ مخلوق میں غور کرو، البتہ خالق کے بارے میں غور نہ کرو اس لیے کہ تم اس کا اندازہ لگانے سے قاصر ہو۔ ابو الشیخ عن ابن عباس
۵۷۰۷۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور کرو، (لیکن) اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور نہ کرو۔

ابو الشیخ، طبرانی فی الاوسط، ابن عدی فی الکامل، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر
۵۷۰۸۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور (مگر) اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور و فکر نہ کرو۔ ابو الشیخ حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس
۵۷۰۹۔ اپنے دلوں کو سر جھکا کر غور کرنے کا عادی بناؤ زیادہ غور و فکر اور اندازے سے کام لیا کرو۔ فردوس عن الحکم بن عمیر
۵۷۱۰۔ ایک گھڑی کا غور و فکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ابو الشیخ فی العظمت عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۷۱۱۔ ایک گھڑی کا سوچ و بچار رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔

صالح بن احمد فی کتاب التبصرۃ عن انس، مرفوعاً۔ ابو الشیخ فی العظمت عن ابن عباس، موقوفاً
۵۷۱۲۔ ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کی عظمت، اس کی جنت و جہنم میں غور و فکر کرنا رات بھر کے قیام سے افضل ہے بہترین لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر کرتے ہیں برے ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہیں کرتے۔ ابو الشیخ عن نہشل۔ عن الضحاک عن ابن عباس
تشریح:..... اس روایت اور سابقہ روایتوں میں تعارض معلوم ہو رہا ہے، اولیٰ تو یہ روایت ایک کذاب راوی کی وجہ سے قابل استدلال نہیں، دوم امر ونہی میں نہی کو امر پر مقدم رکھا جاتا ہے، اور اگر بالفرض یہ روایت درست ہے تو اسے منسوخ سمجھا جائے گا، یا تفکر فی ذات اللہ کا معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں صفات کے لحاظ سے غور و فکر کرنا۔

۵۷۱۳۔ خبر دار اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر نہ کرنا، (یہ جملہ اور) اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی عظمت میں غور و فکر کرو۔ یہ جملہ تین بار فرمایا۔

ابو الشیخ فی العظمت عن یونس بن میسرۃ، مرسلًا
۵۷۱۴۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر نہ کرو، (بلکہ) اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور و فکر کرو، اس واسطے کہ ہمارے رب نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کے دونوں پاؤں سب سے چلی ساتویں زمین میں ہیں جبکہ اس کا سر اوپر والے ساتویں آسمان سے گزر گیا، اس کے پاؤں اور ٹخنوں کے

درمیان چھ سو سال کا فاصلہ ہے اور خالق مخلوق سے عظیم تر ہے۔ ابو الشیخ فی العظمت، حلیۃ الاولیاء عن عبداللہ بن سلام

کام کو اس کے اہل کے سپرد کرنا..... از اکمال

۵۷۱۵ اے اہل یمامہ تم مٹی کے عناصر ملانے میں سے سب سے ہوشیار ہو، سو ہمارے لئے مٹی کو ملا دو۔ طبرانی فی الکبیر عن طلق بن علی
۵۷۱۶ مٹی میں سے یمامی مٹی کو مقدم رکھو اس واسطے کہ وہ چھونے میں بڑی اچھی ہے۔ ابن حبان عن طلق

لوگوں کو ان کے درجات میں رکھنا

۵۷۱۷ لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو۔ مسلم، ابو داؤد عن عائشہ
۵۷۱۸ خیر وشر میں لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو، اور ان کا ادب اچھے اخلاق سے کرو۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن معاذ

تواضع و عاجزی

۵۷۱۹ تواضع انسان کا مرتبہ ہی بڑھاتی ہے، لہذا تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلند کر دے گا، معاف کرنا انسان کی عزت میں اضافہ کرتا ہے لہذا معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دے گا، صدقہ مال کی زیادتی کا باعث ہے لہذا صدقہ کیا کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن محمد بن عمیر العبدی

۵۷۲۰ بندہ جب تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان تک بلند کر دیتے ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

۵۷۲۱ جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ بلند کرتے ہیں یہاں تک اسے علیین (انسانوں کا آخری بلند مقام) تک پہنچا دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ بھی تکبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ گھٹا دیتے ہیں بالآخر اسے سب سے کم

درجہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم، عن ابی سعید

۵۷۲۲ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ (سب) تواضع اختیار کرو، کوئی کسی پر فخر نہ کرے، اور نہ کوئی کسی سے بغاوت کرے۔

مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، عن عیاض بن حمار

۵۷۲۳ اللہ تعالیٰ میری طرف وحی بھیجی کہ تواضع اختیار کرو، تم میں سے کوئی کسی کے خلاف بغاوت نہ کرے۔

بخاری ادب المفرد، ابن ماجہ عن انس

۵۷۲۴ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع ہے کہ انسان اونچی جگہ بیٹھنے کی بجائے پست جگہ پر بیٹھ جائے۔

طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن طلحہ

۵۷۲۵ تواضع اختیار کرو اور مساکین کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ تعالیٰ کے بڑے لوگوں میں ہو جاؤ گے، اور تکبر سے نکل جاؤ گے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر

اپنا کام خود انجام دینا

۵۷۲۶ چیز کا مالک اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے اٹھائے البتہ یہ کہ کوئی کمزور ہو اور وہ اس سے عاجز آ رہا ہو تو اسے اس کا مسلمان بھائی ادا کرے۔

طبرانی فی الاوسط، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی جب کوئی شخص بوجھ نہ اٹھا سکے رہا ہو تو اس کی امداد کر دینی چاہیے۔

۵۷۲۷ تم تواضع اختیار کرو، اس واسطے کہ تواضع دل میں ہوتی ہے، ہرگز کوئی مسلمان کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائے بہت کمزور بوسیدہ کپڑوں میں ایسے ہوتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

۵۷۲۸ اس شخص نے تکبر نہیں کیا جس نے اپنے خادم کے ساتھ کھایا اور بازار میں گدھے پر سوار ہوا، اور بکری کو باندھ کر اسے دوھ لیا۔

بخاری ادب المفرد، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

آج کل کے مسلمان ملازم اگر صفائی ستھرائی کا اہتمام کریں تو ان کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج نہیں، باقی یہ حکم استحبی ہے و جو بی نہیں، گ میں جب مہمانوں کی کثرت ہوتی ہے تو عموماً لوگ مہمانوں کو کھانا کھلانے میں محو ہو جاتے ہیں اور خادم کو بہت تاخیر سے کھانا دیتے ہیں، ایک تو خالی پیٹ ہوتا ہے دوم رنگی برنگی اشیاء کو لپٹائی نظروں سے دیکھتا ہے، بعد میں اسے وہی روٹی ساگ دال پات دیا جاتا ہے تو اس کے ذہن میں قورم فروٹ اور کسٹرڈ کا نقشہ جمع ہو جاتا ہے وہ جونہی دال کا لقمہ منہ میں رکھتا ہے تو اس کے لیے نگنائیوں مشکل ہو جاتا ہے جیسے پتھر کا نگنا، اس واسطے خادم کو پہلے کھانا کھلایا جائے، بازار میں گدھے پر سواری، آج کے دور میں موٹر کار سے ادنیٰ درجے کی سواریاں مراد ہیں، مثلاً بائیکل، رکشہ وغیرہ بکری کو دوہنے سے مراد گھر کا معمولی کام جسے کرنا مرد حضرات اپنی توہین سمجھتے ہیں، مشرق میں یہ بہت غلط رواج ہے کہ ہندو مسلم سب کے سر عورت کو اپنی نوکرانی اور پابندی سمجھتے ہیں معمولی درجہ کا کام بھی خود نہیں کرتے، مثلاً کولریا گھر سے پانی لے کر پینا، شلوار میں ازار بند ڈالنا، بسے سے اٹھتے وقت بستر کی درستی اور کھانا کھا چکنے کے بعد کھانے کے برتن اٹھانا وغیرہ۔ مزید معلومات کے لیے دیکھیں، فطرتی و نفسیاتی باتیں، مطبوعہ نور محمد کراچی۔

۵۷۲۹ ہر آدمی کے سر میں ایک قدر و منزلت کا درجہ فرشتے کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب وہ آدمی تواضع کرتا ہے تو فرشتہ کو آ جاتا ہے اس کا درجہ بلند کرو، اور جب تکبر کرتا ہے تو فرشتہ کو کہا جاتا ہے اس کا درجہ گھٹا دو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۳۰ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۳۱ کھر درانگ کپڑا پہنا کر تواضع و خرم میں کوئی راہ نہ پائے۔ ابن مندہ عن انیس بن الضحاک

۵۷۳۲ جوان رہو (معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو جو سخت جان تھے) کھر درالباس پہنو تیر اندازی کرو (یا چلتے قدم تیزی سے آگے بڑھاؤ) اور (کبھی کبھی) ننگے پاؤں چلا کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی حذرہ

۵۷۳۳ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتے ہوئے (شاندار) لباس چھوڑ دیا جبکہ وہ اس پر قدرت بھی رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے لوگوں کے رو برو بلائیں گے اور اسے اختیار دیں گے کہ وہ ایمان کے عمدہ جوڑوں میں سے جو چاہے گا اسے پہنائیں گے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن معاذ بن انہ

الاکمال

۵۷۳۴ عائشہ! تواضع اختیار کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور تکبر کرنے والے اسے نہیں بھاتے۔

ابوالشیخ عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۵۷۳۵ جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، اور جو تکبر کرے اللہ تعالیٰ اسے پست کرے گا۔

ابن مندہ و ابونعیم عن اوس بن خوا

۵۷۳۶ جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، اور جو میانہ روی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مالدار (یا لوگوں سے لاپرواہ) کر دے گا اور جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنالیں گے۔ ابن الجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۳۷ جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرے گا اسے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا، وہ اگرچہ اپنے نفس و ذات میں کمزور ہوگا (لیکن) لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوگا، اور جو تکبر کرے گا، اسے اللہ تعالیٰ گھٹا دے گا، وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوگا اگرچہ اپنی ذات میں بڑا ہو یہاں تک کہ وہ ان کے نزدیک کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔ ابو نعیم عن عمر

۵۷۳۸ جس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے انکساری کے لیے تواضع کی، اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، اور جو بڑائی کے لیے سر بلند کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گھٹائے گا، اور لوگ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں اپنے اعمال کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتے ہیں تو اسے اپنی حفاظت سے باہر کر دیتے ہیں، یوں اس کے گناہ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ابو الشیخ عن معاذ

۵۷۳۹ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے لیے اتنی سی تواضع کرتا ہے میں اسے اتنا بلند کر دیتا ہوں۔

مسنند احمد، ابو یعلیٰ، الشاشی، طبرانی فی الصغیر سعید بن منصور عن عمر

تشریح: بندے کی تواضع اپنی استطاعت سے اگرچہ کم ہے لیکن حق تعالیٰ کی عطا سرفرازی اپنی شان کے مطابق ہے۔

۵۷۴۰ تواضع سے بندہ کا رتبہ ہی بڑھتا ہے، لہذا تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلند کرے گا۔ الدیلمی عن انس

۵۷۴۱ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے حق کے لیے نرمی کی اور میری خاطر تواضع کی اور میری زمین میں تکبر نہ کیا، میں اسے اتنا بلند کروں گا یہاں تک کہ اسے علیین تک پہنچا دوں گا۔ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۴۲ ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ ہے جس پر ایک فرشتہ مامور ہے جب وہ بندہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے اور اگر وہ خود بلند ہو تو اللہ تعالیٰ اسے گھٹا دیتا ہے، کبریائی و بڑائی اللہ تعالیٰ کی چادر ہے جو جو بھی اللہ تعالیٰ سے الجھے گا اسے اللہ تعالیٰ پست کر دے گا۔

ابن صصری فی امالیہ عن انس

خبر اہل سنت، پاکستان درجہ کی بلندی اور پستی

۵۷۴۳ ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ (بلندی و پستی) ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب وہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے، اور وہ کہتا ہے بلند ہو اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے، اور جب وہ سر اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ فرشتہ کہتا ہے پست ہو اللہ تعالیٰ تجھے پست کرے۔ ابو نعیم والدیلمی عن انس

۵۷۴۴ ہر بندے کے سر میں ایک درجہ (بلندی و پستی) فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب وہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی وجہ سے بلند کرتا ہے اور فرشتہ کہتا ہے بلند ہو اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے اور جب وہ سر اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ فرشتہ کہتا ہے جھک جا اللہ تعالیٰ تجھے پست کر دے۔ ابن صصری فی امالیہ عن انس

۵۷۴۵ ہر آدمی کے سر میں دو زنجیریں ہوتی ہیں ایک زنجیر ساتویں آسمان تک اور دوسری ساتویں زمین تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے جب وہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زنجیر کے ذریعہ آسمان کی طرف بلند کرتا ہے اور جب تکبر کرتا ہے اسے زمین والی زنجیر کے ساتھ ساتویں زمین کی طرف جھکا دیتا ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والحسن بن سفیان وابن لال والدیلمی عن انس

۵۷۴۶ جو دنیا میں (تکبر کی بنا پر) اپنا سر اٹھائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گرائے گا، اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسے مجمع سے اٹھالے گا، اور کہے گا: اے نیک بندے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری طرف میری طرف، تو ان بندوں میں سے ہے جن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ابن عساکر عن ابی بن کعب

۵۷۴۷ جو شخص حسب میں اچھی صورت والا ہو، تو واضح کرنے سے اسے عیب معلوم نہ ہوتا ہو تو وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے خالص لوگوں میں سے ہوگا۔ ابو نعیم عن جابر الحلبة ج ۳ ص ۱۹۰

جھوٹا پانی پینے کی فضیلت

۵۷۴۸ یہ تو واضح کا ایک طریقہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کا جھوٹا (پانی) پے اور جس نے اپنے بھائی کا جھوٹا پیا تو اس کے ستر درجات بلند ہوں گے، اس کی ستر برائیاں مٹائی جائیں گی اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

الخطیب عن ابن عباس وفيه نوح بن ابی مریم واورده ابن الجوزی فی الموضوعات یہ روایت کہ ”مؤمن کے جھوٹے میں شفا ہے“ ان الفاظ سے ثابت نہیں، مزید تفصیل کے لیے المقاصد الحسنہ ”کشف الخفا“ الملکی المصنوعی الا حدیث الموضوعیة ”المنار المنیفة“ بعض لوگ طبعا دوسروں کا جھوٹا نہیں پیتے، گناہ دل سے نفرت و ناگواری پر ہوتا ہے طبعاً کسی بات سے پریشانی پر نہیں ہوتا، مثلاً وضو میں ناک جھاڑنا ایک دینی فعل ہے لہذا اگر کوئی شخص گھن کی وجہ سے ناک نہیں جھاڑتا صرف ناک میں پانی ڈالتا ہے اور اسے دل سے برا نہیں سمجھتا تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں، کسی کا باپ بوڑھا ہے اور محذور ہے اسے کھانا کھلانا اور پیشاب وغیرہ کرنا پڑتا ہے لیکن کوئی شخص ایسا ہے کہ اسے گندگی سے نفرت ہے اور وہ منہ نہیں چڑھاتا اور نہ دل میں باپ کی خدمت سے کراہت محسوس کرتا ہے صرف اپنی طبیعت سے مجبور ہے تو اس کے لیے بھی کوئی حرج نہیں۔

۵۷۴۹ جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر زیب و زینت ترک کر دی اور اچھے کپڑے اللہ تعالیٰ کے لیے تو اضع کی وجہ سے اور اس کی رضا جوئی کے لیے چھوڑ دیے تو (بطور انعام) اللہ اپنے لیے یہ حق قرار دیتے ہیں کہ اسے یا قوت کے صندوق (بکس) میں سے جنت کے ریشمی کپڑے پہنائیں۔ حلیۃ الاولیاء

اس کے بدلہ جنت کا جوڑا عطا فرمائیں۔ ابو یعلیٰ، الذہلی الہزوی فی فوائدہ وابن النجار عن ابن عباس

حرف الحاء..... شرم و حیا

۵۷۵۰ اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی حیا کر جیسے تو اپنے قبیلہ کے نیک مردوں سے حیا کرتی ہے۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی امامہ

۵۷۵۱ تم میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھ والے دو فرشتوں سے حیا کرنی چاہیے، جیسا کہ وہ اپنے نیک پڑوسیوں کے دمر دلوں سے حیا کرتا ہے

(جبکہ) وہ دونوں فرشتے رات دن اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۵۲ اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرو جیسا حیا کا حق ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق ایسے ہی تقسیم کیے ہیں جیسے تمہارے درمیان

تمہارے رزق تقسیم کیے ہیں۔ بخاری فی التاریخ عن ابن مسعود

۵۷۵۳ اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرو جیسا حیا کا حق ہے، جس نے اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کی جیسا اس کا حق تھا تو وہ سر اور اس کے ارد گرد کی

حفاظت کرے، پیٹ اور جن چیزوں پر پیٹ مشتمل ہے اس کی حفاظت کرے، وہ موت اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھے اور جس کا آخرت کا ارادہ ہو وہ

دنیا کی زیب و زینت چھوڑ دے، جس نے یہ کام کر لیے تو اس نے حیا یعنی اللہ تعالیٰ سے جو حیا کرنے کا حق ہے وہ حیا کر لی۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم بیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

تشریح: سر میں آنکھ زبان اور کان شامل ہیں انہیں گناہوں سے بچاؤ، پیٹ کے ارد گرد شرمگاہ ہے ان کی حفاظت، حرام مال کھانے سے

حفاظت، دنیا کی وہ زیب و زینت جس میں حد درجہ کا تکلف اور بناؤ سنگار پایا جاتا ہے مثلاً بیوٹی پارلر میں جا کر چہرے اور بالوں کی درستگی کرنا وغیرہ،

باقی وہ زیب و زینت جو صفائی میں شامل ہے وہ مطلوب ہے تاکہ کوئی بے ڈھنگا پن نمایاں نہ ہو، صاف کپڑے، سر کے بالوں کی حفاظت، صحت کا

خیال رکھنا یہ سارے امور حکم کے درجہ میں ہیں اس سے آگے بڑھنا نامناسب ہے جس کی طرف حدیث بالا میں تفصیل گزر چکی ہے
 ۵۷۵۴ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس سے حیا چھین لیتے ہیں جب اس سے حیا چھین لی جائے تو اسے ناپسندیدہ اور مبغوض ملے گا، اور جب تو اسے اس حالت میں ملے کہ وہ تجھے مبغوض و ناپسندیدہ ہو تو اس سے امانت چھین لی جائے گی، اور جب اس سے امانت چھین لی جائے تو اس سے اس حالت میں ملے کہ وہ خائن ہے اور اس سے خیانت کی جاتی ہے تو اس سے رحمت چھین لی جاتی ہے اور جب رحمت چھین لی جائے تو اسے اس حال میں ملے گا کہ وہ مردود اور ملعون ہوگا تو اس کے گلے سے اسلام کا قلابہ (ہار) چھین لیا جائے گا۔

ابن ماجہ عن ابن عمر

۵۷۵۵ حیا اور ایمان دونوں ایک جوڑ میں ہیں جب ایک سلب کر لیا جائے تو دوسرا اس کے پیچھے ہو لیتا ہے۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

حیاء اور ایمان کا تعلق

۵۷۵۶ حیا اور ایمان دونوں جوڑ دیے گئے ہیں، جب ایک ختم ہو جائے تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حاکم، حلیۃ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ

۵۷۵۷ ہر دین کے کچھ اخلاق ہوتے ہیں جبکہ اسلام کے اخلاق حیا ہے۔ ابن ماجہ عن انس و ابن عباس

۵۷۵۸ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ مسلم، ترمذی، عن ابن عمر

۵۷۵۹ ایمان اور حیا ایک ساتھ ملے ہوئے ہیں دونوں اکٹھے ہی ختم ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ

۵۷۶۰ حیا اور ایمان دونوں اکٹھے ملے ہوئے ہیں جب ایک ختم ہو تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۷۶۱ حیا ہی پورا دین ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن قرة

۵۷۶۲ حیا ساری کی ساری بھلائی و بہتری ہے۔ مسلم، ابو داؤد عن عمران بن حصین

۵۷۶۳ حیا سے خیر ہی پیدا ہوتی ہے۔ بخاری مسلم عن عمران بن حصین

۵۷۶۴ حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا ذریعہ) ہے۔ بے ہودہ گوئی جفا کا حصہ ہے اور جفا جہنم میں (جانے کا ذریعہ) ہے۔

طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین

۵۷۶۵ حیا اور کم گوئی ایمان کے دو جز ہیں (جبکہ) بے ہودہ گوئی اور بیان نفاق کے دو جز ہیں۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی امامہ

تشریح: مراد ہر وقت کی بڑ بڑ اور زڑ ہے، حق بات اگر اچھے انداز سے کرنے والا ہو تو سننے کو بھی جی چاہے۔

۵۷۶۶ حیا اور ایمان دونوں ایک جوڑ میں ہیں، جب ایک سلب کر لی جائے تو دوسری اس کے پیچھے ہو لیتی ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۷۶۷ حیا زینت (کا باعث) ہے اور تقویٰ عزت (کا سبب) ہے، بہترین سواری صبر ہے اور اللہ تعالیٰ سے کشادگی کا انتظار عبارت ہے۔

الحکیم عن جابر

۵۷۶۸ حیا ایمان کا حصہ ہے اور میری امت میں سب سے با حیا عثمان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مطلب یہ کہ باقی لوگ بھی با حیا ہیں لیکن عثمان پر حیا کا غلبہ ہے۔

- ۵۷۶۹ حیا دس حصے ہیں نو درجے عورتوں میں اور ایک درجہ مردوں میں ہے۔ فردوس عن ابن عمر
- ۵۷۷۰ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی حیا کرو جیسے اپنی قوم کے نیک شخص سے حیا کرتے ہو۔
- الحسن بن سفیان، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن سعید بن یزید بن الازور، مرد
- ۵۷۷۱ سب سے پہلے اس امت سے حیا اور امانت اٹھالی جائیں گی۔ القضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۵۷۷۲ حیا اسلام کا ایک طریقہ ہے اور بے ہودہ گوئی آدمی کی ملامت (کاسب) ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود
- ۵۷۷۳ حیا اور کم گوئی ایمان کا حصہ ہیں، اور وہ دونوں جنت کے قریب کرتے ہیں اور جہنم سے دور کرتے ہیں، بخش گوئی اور بے ہودہ گوئی شیطان کی طرف ہیں، اور وہ دونوں جہنم کے قریب کرتے ہیں اور جنت سے دور کرتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ
- تشریح:..... خوب سوچ لینا چاہیے کہ بخش اور بے ہودہ گوئی کتنے بڑے گناہ ہیں!
- ۵۷۷۴ اس امت سے سب سے پہلے امانت اور حیا اٹھالی جائے گی، سو اللہ تعالیٰ سے ان دونوں کا سوال کرو۔
- بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ
- ۵۷۷۵ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی بنیاد و جڑ حیا اور اچھے اخلاق ہیں۔ فردوس عن انس
- ۵۷۷۶ اگر حیا کسی مرد کی صورت میں ہوتی تو وہ نیک مرد ہوتا۔ طبرانی فی الاوسط، خطیب عن عائشہ
- ۵۷۷۷ جو شخص لوگوں سے حیا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ سے بھی حیا نہیں کرتا۔ طبرانی فی الکبیر عن انس
- تشریح:..... بالکل ایسے ہی جیسے جو شخص لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔
- ۵۷۷۸ کہا جاتا تھا: لوگوں نے جو نبوت کے کلام سے بات پائی وہ یہ ہے: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔
- طبرانی فی الاوسط عن ابی الطفیل
- ۵۷۷۹ لوگوں نے جو پہلی نبوت کے کلام سے جو بات پائی وہ بات یہ ہے: جب تو بے حیا بن جائے تو جو چاہے کرتا پھر۔
- مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی مسعود، مسند احمد عن حدیث
- ۵۷۸۰ لوگوں نے سابقہ نبوت کی جو آخری بات پائی وہ یہ تھی: جب تو بے حیا ہو جائے تو جو چاہے کر۔
- ابن عساکر فی تاریخہ عن ابی مسعود، البدری الانصار

الاکمال

- ۵۷۸۱ حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا سبب) ہے، اگر حیا کسی مرد کی صورت میں ہوتی تو وہ نیک مرد ہوتا۔
- الخراطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہ
- ۵۷۸۲ اسے حیا کرنے سے منع نہ کرو چھوڑ واس واسطے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔
- مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابی
- تشریح:..... کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو (کم) حیا کرنے کی نصیحت کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا، پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی۔
- ۵۷۸۳ ہر چیز کے کچھ اخلاق ہوتے ہیں جبکہ اسلام کے اخلاق حیا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس
- تشریح:..... گویا بے حیا شخص کا اسلام سے کوئی سروکار ہی نہیں۔
- ۵۷۸۴ حیا خبر کی بات ہی پیدا کرتی ہے۔ الحسن بن سفیان وابو نعیم عن اسیر بن جابر

تشریح:۔۔۔ حیا جب سراپا بھلائی ہے تو بھلائی سے کوئی برائی رونما ہوتی ہے؟!

۵۷۸۵۔۔۔ حیا سراپا بھلائی ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن عمران بن حصین

۵۷۸۶۔۔۔ تجھے حیا سے بھلائی ہی حاصل ہوگی۔ ابن سعد، بخاری فی تاریخہ والحسن بن سفیان ابویعلیٰ فی مسندہ والبقوی وابن السکن

وابن قانع وابونعیم وابن شاہین، ابن ابی شیبہ، عن اسیر بن عمرو والکندب ومالہ وغیرہ

۵۷۸۷۔۔۔ حیا پاکدامنی اور زبان کی بندش نہ کہ عقل اور دل کی بندش (یہ تینوں اوصاف) ایمان کا حصہ ہیں یہ آخرت میں اضافہ کرتی ہیں اور دنیا میں سے کم کرتی ہیں اور آخرت میں ان کا اضافہ دنیا کے نقصان سے بڑھ کر ہے، جبکہ لالچ، فحش اور بے حیائی نفاق سے (پیدا ہوتی) ہیں اور یہ آخرت میں کمی کرتی ہیں اور دنیا میں اضافہ کرتی ہیں اور آخرت میں جو نقصان کرتی ہیں وہ دنیا میں اضافہ سے کمی زیادہ ہے۔

يعقوب بن سفیان، طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء بیہقی فی السنن، خطیب، ابن عساکر عن طریق ایاس بن معاویہ بن قرۃ المزنی عن ابیہ عن جدہ تشریح:۔۔۔ یعنی حیا، پاکدامنی اور کھل کر بات نہ کرنے سے دنیا کا نقصان تو ہوتا ہے لیکن آخرت میں درجات میں اضافہ ہوتا ہے اس کے برعکس لالچ، فحش اور بے حیائی سے دنیاوی منافع تو کچھ وقت کے لیے حاصل ہو جاتے ہیں لیکن آخرت کا نقصان اس سے بڑھ کر ہے۔

۵۷۸۸۔۔۔ اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے حصے تقسیم کر دیئے ہیں۔

بخاری فی التاریخ عن ابن مسعود

حیا عطا ہر مخفی ہر حال میں لازم ہے

۵۷۸۹۔۔۔ جو شخص اعلانیہ اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا وہ تنہائی میں بھی اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا۔ ابونعیم فی المعرفة عن محمد بن الجہم

فرماتے ہیں: کہ محمد بن عثمان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے جبکہ مجھے نہیں لگتا کہ یہ صحابی ہیں۔

تشریح:۔۔۔ اس لیے کہ نیکی کا جو کام انسان سامنے نہیں کر سکتا وہ تنہائی میں کہاں کرتا ہوگا؟!

۵۷۹۰۔۔۔ حیا کی کمی کفر (کا باعث) ہے۔ الحکیم والشیرازی، فی الالقاب عن عقبہ بن عامر

تشریح:۔۔۔ وہ پہلے بے حیا بن کے پردہ اسکرین پر آئی پھر اور آگے بڑھی یہاں تک کہ ہندوستان پہنچی اور دولت و عزت کی طلب میں ایک ہندو سے شادی کر لی یوں بے حیائی کفر کا ذریعہ بن گئی۔

۵۷۹۱۔۔۔ جس میں حیا نہیں اس کا دین نہیں اور جس کے اندر دنیا میں حیا نہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ دیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

جب دینداری نہیں تو جنت کی حق داری کا ہے کی؟

۵۷۹۲۔۔۔ نیکی سب کی سب صدقہ ہے اہل جاہلیت کا نبوت کی جس آخری بات سے تعلق ہے وہ یہ ہے کہ جب تجھے حیا نہ ہو تو جو چاہے کرتا پھر۔

مسند احمد والروایاتی والخطیب، سعید بن منصور عن حذیفہ

۵۷۹۳۔۔۔ انبیاء کی صرف یہی بات باقی رہی، لوگ کہتے ہیں: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔ ابن مندہ عن ابی مسعود البدری الانصاری

یہ حدیث پہلے ۵۷۸۰ میں گزر چکی ہے۔

۵۷۹۴۔۔۔ جو شخص کوئی بات جو اس نے کہی یا اس سے کہی گئی اور وہ (کہنے یا سننے میں) حیا نہ کرے تو وہ حرامی ہے اس کی ماں ناپا کی حالت

میں حاملہ ہوئی۔ طبرانی عن عید اللہ بن عمر بن شویف عن جدہ عن شویف

تشریح:۔۔۔ یعنی حیا کی شخص حیا والی بات سے حیا کرتا ہے اور جسے کوئی پروا نہ ہو تو وہ وہی ہے۔

۵۷۹۵۔۔۔ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ شیطان ان کی اولاد میں بھی شرکت کرنے لگیں گے کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہاں، لوگوں نے پوچھا: ہم اپنی اولاد کو ان کی اولاد سے کیسے پہچان سکیں گے؟ آپ نے فرمایا حیا اور مہربانی کی کمی کی وجہ سے۔

۵۷۹۶ دو عادتیں عرب کے اخلاق سے ہیں جو دین کا ستون ہیں (اور ڈر ہے کہ) عنقریب لوگ انہیں چھوڑ دیں گے، حیا اور اچھے اخلاق۔
ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ابوالشیخ عن ابن عمر

تشریح: عصر حاضر میں یہ خدشہ چڑھتے سورج کی طرح پختہ ہوتا جا رہا ہے۔
۵۷۹۷ بندے سے سب سے پہلے حیا چھینی جاتی ہے تو وہ انتہائی ناپسندیدہ اور نفرت زدہ ہو جاتا ہے پھر اس سے امانت چھینی لی جاتی ہے تو وہ خیانت کرنے والا اور جس سے خیانت کی جاتی ہے وہ بن جاتا ہے پھر اس سے رحم کو نکال لیا جاتا ہے تو وہ سخت زبان اور سخت دل ہو جاتا ہے اور اپنی گردن سے اسلام کا قلابہ اور ہار تار پھینکتا ہے یوں وہ ایسا ملعون شیطان بن جاتا ہے جس پر بہت بہت پھلکار بھیجی جاتی ہے۔ الدیلمی عن انس
تشریح: اس لیے کہا جاتا ہے: چھوٹی چیزیں بڑی چیزوں کی محافظ ہوتی ہیں پتوں سے شاخیں اور شاخوں سے پورے درخت اور مجموعہ درخت سے تنے کی اور تنے سے جڑوں کی حفاظت ہوتی ہے۔

مبغوض شخص کی علامت

۵۷۹۸ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ناپسند کرتے ہیں تو اس سے حیا کھینچ لیتے ہیں سو جب اس سے حیا چھین لیتے ہیں تو تو جب بھی اسے ملے گا تو وہ تجھے انتہائی ناپسند اور مبغوض ہوگا، اور اس سے امانت (بھی) چھین لیتے ہیں پس جب اس سے امانت چھین لیتے ہیں تو پھر اس سے رحم لی بھی کھینچ لیتے ہیں اور جب اس سے رحم لی چھین لیتے ہیں تو اس سے اسلام کا قلابہ بھی چھین لیتے ہیں پھر جب بھی تو اسے ملے گا تو اسے دھوکا دینے والا شیطان ہی پائے گا۔ بیہقی عن ابن عمرو

تشریح: اپنی سستی اور غفلت سے اپنی نااہلیت کو ثابت کر دیا اور ایک عظیم نعمت سے محروم ٹھہرا۔
۵۷۹۹ یوں نہ کہو کہ فلاں شخص کو حیا نے خراب کر دیا، اگر تم نے یوں کہا ہوتا کہ حیا نے اسے درست کر دیا، تو تم نے سچ کہا ہوتا۔

۵۸۰۰ اللہ تعالیٰ نے حیا کے دس (۱۰) حصے (لوگوں میں) تقسیم کیے ہیں جس میں سے نو (۹) حصے عورتوں میں رکھے اور مردوں میں ایک ہی حصہ رکھا، اگر ایسی بات نہ ہوتی، تو وہ تمہارے مردوں تلے ایسے ہی گرتی پڑتیں جیسے چوپایوں کی مائیں اپنے نروں تلے گرتی پڑتی رہتی ہیں۔
الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تیزی اور چستی

۵۸۰۱ نشاط میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس
تشریح: کسی جسمانی یا ذہنی بیماری کے علاوہ کی سستی قابل مذمت ہے، جس کی تفصیل فطرتی و نفسیاتی باتیں، مطبوعہ نور محمد میں ملے گی۔

۵۸۰۲ نشاط اہل قرآن یہ طاری ہوتی ہے ان کے سینوں میں قرآن کی عزت کی وجہ سے۔ ابن عدی فی الکامل عن معاذ
تشریح: اس سے وہ لوگ خوب اندازہ لگالیں جنہوں نے قرآن مجید یاد کر کے اور بعضوں نے تو کنارے پر پہنچنے سے پہلے ہی ۲۶ پارے یاد کر کے بھلا دیا، یہ لوگ اگر اس نعمت کی قدر کرتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

۵۸۰۳ چستی میری امت کے صلحاء اور نیک لوگوں پر ہی ہوتی ہے پھر وہ دھل جائے گی۔ فردوس عن انس
تشریح: معلوم ہوا کہ معصیت سے سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے خصوصاً نیکی کے کاموں میں جیسے نماز، ذکر، تلاوت وغیرہ۔

۵۸۰۴ نشاط میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوگی۔ طبرانی عن ابن عباس

۵۸۰۵ میری امت کے بہترین لوگ وہ چست لوگ ہیں کہ جب انہیں غصہ آئے تو وہ اسے پی جاتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن علی
 ۵۸۰۶ حامل قرآن سے بڑھ کر کوئی شخص نشاط کا حقدار نہیں، اس کے سینہ میں قرآن کی عزت کی وجہ سے۔

ابونصر المسجزی فی الابانة فردوس عن انس

الاکمال

۵۸۰۷ اپنے سینوں میں قرآن جمع کرنے والوں پہ نشاط طاری ہوتی ہے۔ الدیلمی عن معاذ
 ۵۸۰۸ نشاط وچستی صرف میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ ابن التجار عن ابن عباس

بردباری اور حوصلہ مندی

۵۸۰۹ انسان بردباری کی وجہ سے روزے دار عبادت گزار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے اور وہ جبار لکھا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے گھر والوں کا مالک ہوتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن علی

تشریح:..... بردباری کا اجر کتنا عظیم ہے اور ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے، ایسا کہنے والے فقط اپنے گھر کے شیر ہوتے ہیں۔

۵۸۱۰ بردبار شخص دنیا اور آخرت میں سردار ہے۔ خطیب عن انس

تشریح:..... سرداری سے مراد کسی گروہ، جماعت اور قبیلہ کی سرداری مراد ہے۔

۵۸۱۱..... (اے نبی) تم میں دو ایسی عادتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں بردباری اور حوصلہ مندی۔ مسلم، ترمذی عن ابن عباس

تشریح:..... انج قبیلہ کے سردار تھے، ان کے سر میں زخم کا نشان تھا جس سے ان کا نام پڑ گیا، ان کا قصہ یہ ہوا کہ جب یہ اپنے قبیلہ کے ہمراہ اسلام لانے کی غرض سے مدینہ حاضر ہوئے تو تمام لوگ سامان سنبھالے اور اونٹ باندھے بغیر دربار نبوت میں میلے چیلے سفر سے آلودہ کپڑے پہنے جا پہنچے، جبکہ حضرت انج نے سامان اتارا، اونٹوں کو باندھا اور کپڑے بدل کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو تاخیر کی وجہ بتانے پر آپ علیہ السلام نے ان سے یہ فرمایا۔

۵۸۱۲ اے نبی تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے حلم و حوصلہ مندی۔ ابن ماجہ عن ابی سعید

۵۸۱۳ قریب تھا کہ حلیم و عظیم شخص نبی ہو جاتا۔ خطیب عن انس

تشریح:..... یعنی ان صفات سے ان کا سینہ صاف ستھرا ہو جاتا اور یہ صفات نبوت کی صفات تھیں لیکن اب خاتم النبیین کے بعد اس کا امکان ہی ختم ہو گیا۔

۵۸۱۴ کسی اذیت کی بات کو سن کر اس پر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں، لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے لولا دیکارتے ہیں اور اس کے

شریک بناتے ہیں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ انہیں عافیت میں رکھتا اور انہیں رزق دیتا ہے۔ بخاری مسلم عن ابی موسیٰ

۵۸۱۵..... وہ شخص بردبار نہیں جو بھلائی کے ساتھ گزر بسر نہ کرے، جس کے ساتھ اس کی گزر بسر ضروری ہے یہاں تک کہ لیے اللہ تعالیٰ اس کے

لیے اس سے نکلنے کا راستہ بنادے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی فاطمہ الایادی

تشریح:..... اسی کا نام تقویٰ ہے کہ کسی چیز کے ہوتے ہوئے اس سے بچنا، سخت گرمی سے ٹھنڈے پانی کے چشمے موجود، شہروں میں فریق، لیکن

ان سب کے ہوتے ہوئے روزہ دار شخص صبر کرتا ہے ایک شخص ہے کسی سے میل جول نہیں رکھتا، کسی سے بولتا نہیں، وہ کسی کی غلط بات پر کیا غصہ

کرے گا اور کیا برداشت سے کام لے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جو مومن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے بہتر ہے جو ان سے ملتا

نہیں اور نہ ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے۔

۵۸۱۶ بردباری و برداشت کس قدر زینت بخشے والی صفت ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن انس، ابن عساکر عن معاذ

۵۸۱۷ جتنا مجھے ستایا گیا اتنا کسی اور کو نہیں ستایا گیا۔ حلیۃ الاولیاء وابن عساکر عن جابر

تشریح:..... اگرچہ ہر نبی کو اذیتیں دی گئیں لیکن انہیں صرف اپنی اپنی قوم سے تکلیف پہنچی جبکہ ہمارے نبی آخر زمان کو اپنی قوم کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب مثلاً یہود و نصاریٰ سے اذیتیں پہنچیں اس لیے آپ کی اذیت دوسروں سے بڑھ کر ہوئی، تفصیل کے لیے دیکھیں ”فطرتی باتیں“ مطبوعہ نور محمد آرام باغ کراچی۔

۵۸۱۸ اللہ تعالیٰ کے لیے جس طرح مجھے ستایا گیا کسی کو نہیں ستایا گیا۔ حلیۃ الاولیاء عن انس

۵۸۱۹ کسی بندے کا گھوٹ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کے گھوٹ سے افضل نہیں، جسے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کی رضا جوئی کے لیے پی جائے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

تشریح:..... غصہ ہمیشہ خلاف طبیعت کام سے آتا ہے، یہ معاملہ کبھی ہم نشینوں سے پیش آتا ہے اور کبھی اجنبیوں سے، اس واسطے ہم نشینوں میں برداشت سے اور اجنبیوں میں زبان کو قابو میں رکھ کر غصہ کو پھینا پڑتا ہے۔

۵۸۲۰ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی گھوٹ کا اجر اس غصہ کے گھوٹ سے زیادہ نہیں جسے کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے پی جائے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

غصہ پینے کی فضیلت

۵۸۲۱ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گھوٹ، غصہ کے گھوٹ سے پسندیدہ نہیں جسے کوئی بندہ پی جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ ایمان سے بھر دے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عباس

تشریح:..... مراد سینہ ہے، اس لیے کہ دوسری احادیث میں زبان اور اس کے گرد و و اح کے اعضاء کو ایک حصہ اور پیٹ اور اس کے آس پاس والے اعضاء ایک حصہ شمار کیے گئے ہیں۔

۵۸۲۲ جس شخص نے اس حالت میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... قدرت دستی ہو یا زبانی یا قلبی، بعض لوگ غصہ میں ہاتھ لات برساتے ہیں کچھ بے دست و پا زبان سے مد مقابل کو ہٹاتے ہیں اونچی نہ سہی دے الفاظ میں گالی ہی دے دیتے ہیں اور ایک صفت ایسی ہے جن کے اعضاء ہلتے ہیں نہ زبان میں جنبش ہوتی ہے پس دل سے آہ یا صدا نکلتی ہے ہر ایک کو اس کی قدرت کے مطابق اجر ملے گا۔

۵۸۲۳ جس شخص نے اس حال میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن و ایمان سے بھر دے گا اور جس نے

عاجزی و انکساری کی وجہ سے خوبصورت لباس باوجود قدرت کے ترک کر دیا، اللہ تعالیٰ اسے عزت و شرافت کا لباس پہنا نہیں گیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کی شادی کرائی تو اللہ تعالیٰ اسے بادشاہ کا تاج پہنائے گا۔ ابو داؤد عن وہب

تشریح:..... ہمیشہ خوبصورت یا خستہ لباس پہننا افراط تفریط ہے حدیث میں جس امر کی طرف اشارہ ہے وہ کبھی کبھار کا عمل ہے، جیسا حدیث میں آتا ہے کہ کبھی ننگے پاؤں بھی چل لیا کرو دوسروں کی شادی ضروری نہیں کہ رشتہ تلاش کر کے کرائی جائے، لڑکی والوں کی جہیز دے کر اور لڑکے والوں کی ولیمہ کی رقم دے کر مدد کرنا بھی اس فضیلت میں شامل ہے۔

۵۸۲۴ جس نے اس حال میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کے روبرو بلائیں گے،

یہاں تک کہ اسے حورین میں سے جسے وہ چاہے اس کا اختیار دیں گے، اور جتنی چاہیں گے اس سے بیاہ دیں گے۔ عن معاذ بن انس ۵۸۲۵۔ جس نے اپنے غصہ کو روکا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ ابن ابی الدنیا عن ابن عمر ۵۸۲۶۔ اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کی محبت واجب ہوئی، جسے غصہ دلایا گیا (مگر) اس نے برداشت سے کام لیا۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا ۵۸۲۷۔ لغزشوں والا بنی بردبار ہوتا ہے اور صاحب تجربہ ہی حکیم و سمجھدار ہوتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن حبان، حاکم عن ابی سعید تشریح: لغزشیں کھا کر وہ سمجھتا ہے کہ دوسرے سے بھی لغزش ہو جاتی ہے اس لیے برداشت کرتا ہے، اور بار بار ایک ہی طرح کے کام پیش آنے سے تجربہ ہو جاتا ہے۔

۵۸۲۸۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلندی تلاش کرو، جو تمہارے ساتھ جہالت کرے، اس سے بردباری کرو، اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو۔ ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر تشریح: ضروری نہیں کہ جاہل ہی جہالت سے کام لے بسا اوقات پڑھے لکھے بھی جاہل بن جاتے ہیں دینے اور نہ دینے کا معاملہ عموماً پڑوسی رشتہ داروں میں ہوتا ہے، اکثر ناراضگیاں ذاتیات سے اٹھتی ہیں۔

الاکمال

۵۸۲۹۔ کسی چیز کی کسی چیز کی طرف نسبت، بردباری کی علم کی طرف نسبت سے افضل نہیں۔ ابن السنی عن ابی امامۃ ۵۸۳۰۔ جہالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عزت نہیں دیتا اور نہ علم و بردباری کی وجہ سے ذلیل کرتا ہے اور نہ کبھی کسی صدقہ نے مال کو کم کیا ہے۔

ابن شاہین عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۸۳۱۔ حوصلہ مندی ہر ایک کام میں بہتر ہے سوائے نیک عمل کے۔ العسکری عن جابر بن محمد تشریح: معصلاً اس واسطے کہ نیک کام میں تاخیر اکثر اس کے رہ جانے کا باعث بن جاتی ہے، ایک صاحب کا قول ہے:

عجلوا الصلوۃ قبل الفوت وعجلوا التوبۃ قبل الموت

نماز کے فوت ہو جانے سے پہلے جلدی کرو اور موت سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو۔ ملفوظات مینا شاہ ۵۸۳۲۔ تین کاموں کے علاوہ ہر کام میں آہستگی درست ہے، اور وہ تین امور یہ ہیں، جب اللہ تعالیٰ کا شکر (یعنی جہاد) کے لیے پکارا جائے تو سب سے پہلے دیکھنے والے بنو، اور جب نماز کی اذان ہو جائے تو سب سے پہلے نکلنے والے بنو، اور جب کوئی جنازہ آئے تو اس (کے فن) میں جلدی کرو پھر اس کے بعد تاخیر بہتر ہے۔ العسکری فی الامثال عن نفع الحارثی فی مشیخۃ قومہ

تشریح: ان تین کے علاوہ اور بھی امور مختلف احادیث میں وارد ہوئے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ بالغ لڑکی جس کے لیے مناسب رشتہ مل رہا ہو اس میں جلدی کرو۔

عجلت پسندی شیطانی عمل ہے

۵۸۳۳۔ بردباری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی عذر قبول کرنے والا نہیں، اور حمد سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس

۵۸۳۴۔ اے لڑک! تم میں دو عادتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں حوصلہ مندی اور ثابت قدمی۔ مسند احمد عن الوائز بن الزوارع

۵۸۳۵۔ اے لڑک! تمہاری دو اچھی عادتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔ الباوردی عن الوائز بن الزوارع

تشریح: جب اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں تو رسول اللہ ﷺ کو لازماً پسند ہوں گی۔

۵۸۳۶ تمہاری دو عادتیں اللہ تعالیٰ کو بڑی پسند ہیں، بردباری اور خیا۔

مسند احمد، بخاری فی الادب وابن سعد والبقوی، ابن حبان، عن الاشج، واسمه المنذر بن عامر، والخراطقی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس تشریح: مختلف مواقع پر آپ نے انہیں ان کی اچھی عادات پر خوشخبری سنائی۔

۵۸۳۷ تمہاری دو عادتیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں، بردباری اور برقراری۔ مسلم، ترمذی عن ابن عباس، مسلم عن ابی سعید، مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، والبقوی، بخاری مسلم، سعید بن منصور، عن ام ابان بنت الوازع بن الزارع عن جدها، طبرانی فی الکبیر، بخاری فی التاریخ عن الاشج، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، ابن مندہ وابونعیم عن جوبیرة العصری

۵۸۳۸ تمہاری دو خصلتیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں بھر ادا اور ثابت قدمی۔ طبرانی فی الکبیر عن مزیدة العبدی

۵۸۳۹ اے امت! تمہاری دو خصلتیں ایسی ہیں جو تم سے پہلی امتوں میں نہ تھیں۔

ابن مندہ وابونعیم عن اصبع بن غیاث بالمعجمة والمثناة وقيل بالمهملة والموحدة وسنده ضعيف ۵۸۴۰ دو اونکھی باتیں ہیں بے وقوف (کے منہ) سے حکمت کی بات (سن کر) قبول کر لو اور سمجھدار سے بے وقوفی کی بات (سن کر) معاف کر دو، اس واسطے کہ لغزشوں والا ہی بردبار ہوتا ہے اور تجربے والا ہی حکیم ہوتا ہے۔ الذیلمی عن علی

تشریح:..... انسانی ذہن ایک رے ڈار کی مانند ہے جب وہ خالی اور بیدار ہوتا ہے تو فضا کے وسیع میں پھرنے والی بے شمار باتوں میں سے کوئی ایک بات اچک لیتا ہے اگر حکمت کی بات بے وقوف کے ذہن میں آجائے تو اوپر لی گئی ہے، لیکن حکمت کی بات مؤمن کی میراث ہے جہاں جس سے ملے قبول کر لے اور معیار و کسوٹی اس کے لیے قرآن و حدیث اقوال صحابہ اور پر حکمت ذہانت ہے اسی طرح سمجھدار شخص کے ذہن میں کسی وقت کوئی بے وقوفی کی بات آجاتی ہے، جو سننے والوں کو عجب لگتی ہے کہ حضرت کیا فرما رہے ہیں ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ہوشیار رہو شیطان حکیم و سمجھدار شخص کی زبان بولتا ہے

۵۸۴۱ بردبار صرف برقراری والا اور علم والا صرف اغزش والا اور حکیم و سمجھدار صرف تجربے والا ہی ہوتا ہے۔ العسکری عن ابی سعید

اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے بارے اچھا گمان رکھنا

۵۸۴۲ اچھا گمان اچھی عبادت کی وجہ سے (پیدا) ہوتا ہے۔ ابو داؤد، حاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:..... عبادت کی اچھائی دل کی حاضری سے پیدا ہوتی ہے اور یہی چیز آج کل لوگوں میں نہیں رہی جسے خشوع و خضوع سے تعبیر کیا جاتا ہے، بے تو جہی سے کی جانے والی عبادت سے قرب کی بجائے بعد پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ دل اچاٹ ہو جاتا ہے اور جب دل نہ لگے تو عبادت چھوٹ جاتی ہے اس وقت دل میں خیال آتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ بخشے گا نہیں اور یہی بدگمانی ہے۔

۵۸۴۳ سب سے افضل عبادت، اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرماتا ہے: میں بندے کے ساتھ اس گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو اس کا میرے بارے گمان ہوتا ہے۔

تشریح:..... انسان کا اپنا خیال اس کے لیے بہت سی مشکلات پیدا کر دیتا ہے، بہت سے لوگ گھر سے نکلتے ہی یہ سوچ لیتے ہیں آج کسی سے لڑائی ہوگی، اور پھر ہو بھی جاتی ہے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظات میں فرمایا ہے کہ اگر ایک انسان جنگل میں جاتے جاتے یہ خیال دل میں جمائے کہ ابھی شیر لکے گا مجھے زخمی کر دے گا، پھر وہ خیال اس پر چھا جائے تو اگرچہ شیر نہ بھی نکلے تب بھی اس کی پیٹھ پر شیر کے پنچے کا نشان پڑ جائے گا جس سے خون بھی بہہ نکلے گا جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ہی آسمانی زمین آفتوں کا نشانہ ہیں تو وہی نشانہ بن جاتے ہیں اور جن کا گمان ہوتا ہے کہ ہمیں کبھی کشادہ رزق نہیں ملے گا تو انہیں بھی اس کا موقع نہیں ملتا۔

۵۸۴۴ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ اس گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو گمان وہ میرے بارے رکھتا ہے اگر گمان

اچھا ہے تو معاملہ بھی اچھا اور اگر برا ہے تو معاملہ بھی برا۔ طبرانی فی الاوسط، حلیۃ الاولیاء عن واثلہ

۵۸۴۵..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

مسند احمد عن انس، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اس یقین سے پکارا کہ یہاں بھی نجات دینے والا فقط میرا رب ہے، تو وہ موت کے منہ سے واپس لوٹ آئے، قارون نے کبھی اس کا خیال کیا اور نہ سوچا اور لوگوں کی نظروں کے سامنے سامنے ہی حیات سے ہاتھ چھڑا کر موت کے منہ میں جا پڑا۔

بندہ کے گمان کے مطابق اللہ معاملہ فرماتا ہے

۵۸۴۶ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا، وہ جب اس کے کنارے پہنچا تو مڑ کر دیکھا اور کہنے لگا اللہ کی قسم! میرے رب

میرا تو آپ کے بارگاہ میں اچھا گمان ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے واپس لاؤ، اس واسطے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا اچھا وہ میرے بارے گمان رکھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... کہاں جہنم کا طوق نامہ اور کہاں آن کی آن میں جنت و بخشش کا پروانہ!

۵۸۴۷ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! میں ایسا ہی ہوں جیسا تیرا میرے بارے گمان ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں جب تو

مجھے یاد کرے گا۔ حاکم عن انس

۵۸۴۸ اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں اچھا گمان رکھنا، اللہ تعالیٰ کی اچھی عبادت کا حصہ ہے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۴۹ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں برا گمان رکھنا ہے۔ فردوس عن ابن عمر

۵۸۵۰..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ اس گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے رکھتا ہے اگر اس نے اچھا

گمان کیا تو اس کا (فائدہ) اور اگر برا گمان کیا تو اس کا (نقصان)۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۱..... آدمی کی اچھی عبادت کی وجہ سے اچھا گمان پیدا ہوتا ہے۔ ابن عدی فی الکامل، خطیب عن انس

۵۸۵۲ تم میں سے کوئی ہرگز اس حالت میں نہ مرے مگر اللہ تعالیٰ کے بارے اس کا اچھا گمان ہو۔ مسند احمد مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن جابر

تشریح:..... یعنی مرنے سے پہلے اس کی زندگی اس طرح گزرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے نیک گمان رکھتا ہو۔

۵۸۵۳ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا، تو آپ نے فرمایا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ وہ کہنے لگا: ہرگز ایسا نہیں اس

ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں، میں اپنی آنکھ کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۸۵۴..... اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے بارے اچھا گمان رکھو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتے ہیں۔

ابن ابی الدنيا وابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۵..... اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے بارے اچھا گمان رکھو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۶..... بندے کے ساتھ، اس کے اللہ تعالیٰ کے بارے گمان کے مطابق معاملہ ہوتا ہے اور وہ قیامت کے روز اپنے دوستوں کے ہمراہ ہوگا۔

۵۸۵۷۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں۔ ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

طبرانی فی الکبیر عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن حدہ اس سند میں لطافت یہ ہے کہ اس کے تینوں راوی باپ، بیٹا اور پوتا ہیں جیسے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ والی سند ہے۔ ۵۸۵۸۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے گمان رکھتا ہے اگر اچھا گمان رکھے تو

اچھا اور برار رکھے تو برا۔ طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن وائلہ بن الاسقع ۵۸۵۹۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے بندے میں اس طرح معاملہ کرتا ہوں جس طرح تو میرے بارے گمان رکھتا ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں گا

جب تو مجھے یاد کرے گا۔ حاکم غریب صحیح عن انس تشریح:..... معیت الہی جسم و جان ہیئت و مکان سے پاک ہے ویسے تو ہر مسلمان کو معیت الہی حاصل ہے لیکن ذکر کے وقت معیت خاص حاصل ہو جاتی ہے، مثلاً بادشاہ تمام رعایا کا نگران ہوتا ہے مگر جو شخص صبح و شام بادشاہ کے دربار میں حاضری دے اسے پورا اعتماد ہوتا ہے کہ میں بادشاہ کی نظر میں ہوں اور باری تعالیٰ کے ہاں تو معاملہ دل کے تعلق و ارتباط کا ہے۔ ۵۸۶۰۔ تم میں سے جو بھی مرے وہ اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے حسن ظن ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے نیک گمان

رکھنا جنت کی قیمت ہے۔

ابن جمیع، فی معجمہ والخطیب وابن عساکر عن انس، وفیہ ابونواس الشاعر قال الذہبی فسقہ ظاہر فلیس باہل ان یروی عنہ تشریح:..... اس لیے کہ حسن ظن ہی تمام عبادات کی جان ہے، اور جنت کی قیمت قرار دینا بطور انعام و فضل ہے ورنہ کوئی عمل جنت کا بدل نہیں ہو سکتا۔

۵۸۶۱۔ جس کے بس میں یہ ہو کہ وہ جب مرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کے بارے اس کا گمان اچھا ہو تو وہ ایسا کر لے۔ ابن حبان عن جابر تشریح:..... مرنا چاہتا تو کسی کے بس میں نہیں، البتہ حسن ظن رکھنا اختیار میں ہے اور حدیث میں اسی کا حکم ہے یہ چیز حاصل ہوتی ہے علم دین سے یا علماء کی مجالس یا علماء کے ہاں حاضری دینے سے۔

۵۸۶۳۔ غصہ ایمان کو اسی طرح خراب کر دیتا ہے جیسے ایلو اشہد کو خراب کر دیتا ہے اے معاویہ بن حیدر! اگر تم سے یہ ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ تمہارا اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان ہو تو اسی طرح کرنا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے گمان کے مطابق اس سے معاملہ فرماتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر ابن عساکر، عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

حرف الخاء..... الخوف والرجاء

خوف وامید

۵۸۶۴۔ میں قسم کھاتا ہوں: کہ خوف اور امید جس (کے دل) میں جمع ہوں اور پھر وہ جہنم کی بدبو سونگھے، اور جس (کے دل) میں دونوں جدا ہوں اور وہ دنیا میں جنت کی خوشبو سونگھے لے (یہ نہیں ہو سکتا)۔ بیہقی فی شعب الایمان عن وائلہ تشریح:..... خوف کی وجہ سے انسان گناہوں سے باز رہتا ہے اور امید کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طلبگار ہوتا ہے، جہنم کی بدبو اس میں آگ اور لوگوں کے گلے سڑنے کی وجہ ہے، اور جنت میں خوشبو مشک و عنبر، اور دیگر نعمتوں کی وجہ سے، جیسے دنیا میں ایک طرف بوچھڑ خانہ ہو اور دوسری طرف کوئی پھل پھول کا باغ ہو۔

۵۸۶۵۔ اللہ تعالیٰ انسان پر اسی کو مسلط کرتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے اگر انسان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرے تو اللہ تعالیٰ اس پر کسی کو

مسلط نہ کرے، اور جب کسی سے امید رکھے تو اسی کے حوالہ کر دیا جاتا ہے، اگر انسان صرف اللہ تعالیٰ سے امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کے حوالہ نہ کرے۔ الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تشریح: غیر اللہ سے خوف، خوف مافوق الاسباب مراد ہے یعنی انسان دوسروں سے اس طرح ڈرے جس طرح اللہ تعالیٰ سے ڈرا جاتا ہے، باقی خوف طبعی تو انبیاء میں بھی تھا، دیکھیں موسیٰ علیہ السلام لاٹھی سے بنے سانپ کو دیکھ کر سر پٹ بھاگے، اور غیر اللہ سے امید کا مطلب بھی یہی ہے کہ انسانوں سے ایسی امید رکھی جائے جیسے اللہ تعالیٰ سے رکھی جاتی ہے ورنہ دنیا میں ہم کہتے ہیں: مجھے آپ سے یہ امید نہ تھی۔

جیسے بعض بدعتی لوگ جو شرکیہ اعمال کرتے ہیں قبر والوں سے ڈرتے ہیں کہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچائیں گے، یا ان سے یہ امید رکھنا کہ ہمارا فلاں کام بنادیں گے، چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ، ان سے اس درجہ کا خوف اور ایسی امید رکھنا بالکل غلط ہے۔

۵۸۶۶ جنت میں وہی داخل ہوگا جسے اس کی امید ہے اور جہنم سے وہی بچے گا جو اس کا خوف رکھتا ہے اسی پر رحم کیا جاتا ہے جو (دوسروں

پر) رحم کرتا ہے۔ بیہقی فی عن ابن عمر
تشریح: جسے جنت کی امید ہی نہیں وہ نیک عمل کیونکر کرے اور جسے جہنم کا خوف نہیں وہ برائی سے بچے تو کس لیے؟ لہذا امید کے پیچھے جنت اور خوف کے پس پردہ جہنم ہے۔

۵۸۶۷ اگر مومن کو یہ پتہ چل جائے جو اللہ تعالیٰ کے پاس سزائیں تیار ہیں تو کوئی بھی جنت کی خواہش نہ کرے اور اگر کافر کو یہ پتہ چل جائے

جو اللہ تعالیٰ کے ہاں رحمت ہے تو کوئی بھی جنت سے مایوس نہ ہو۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
تشریح: علم سے مراد علم عین الیقین ہے اس لیے کہ معلومات تو سب کو ہیں، دیکھیں سزائے زنا رجم و سنگساری جب سر عام دی جائے تو دیکھنے والے اپنی حلال بیوی سے قربت کرنے میں بھی باک محسوس کریں گے۔

۵۸۶۸ جس مومن کے دل میں امید و خوف جمع ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی امید برآری کر لے گا اور خوف سے امن بخشے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب
۵۸۶۹ وہ فاجر شخص جسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے زیادہ قریب ہے اس عبادت گزار سے جو ناامید ہے۔

الحکیم والشیرازی فی الالقاب عن ابن مسعود
تشریح: گنہگار اس رحمت کی امید پر عبادت میں لگ جائے گا جبکہ عبادت گزار مایوسی کی وجہ سے عبادت ترک کر دے گا۔
۵۸۷۰ مجھے میرے خالق سے امید کافی ہے اور میرے لیے دین میری دنیا کے لیے کافی ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابراہیم بن اذہم، عن ابی ثابت، مرسل
تشریح: امور آخرت میں اللہ تعالیٰ سے امید اور دنیا کے لیے دینداری کافی ہے۔

۵۸۷۱ یہ بھرپور بھلائی اور نیکی کا کام ہے میں اپنے رب سے امید رکھوں۔ ابن سعد وابن عساکر عن العباس

۵۸۷۲ اللہ تعالیٰ کا خوف برکتھداری کی بنیاد اور پرہیزگاری تمام اعمال کی ملکہ ہے۔ القضاعی عن انس

تشریح: خدا خونی ہوئی تو گالی سے بچے گا غیبت سے دور رہے گا چغلی خوری نہیں کرے گا، تقویٰ ہوا تو پنجوقتہ نماز کی پابندی سے اور کئی برائیاں چھوٹ جائیں گی، ایک نیکی دوسری نیکی کو کھینچتی ہے جیسے ایک برائی سے دوسری معصیت جنم لیتی ہے۔

۵۸۷۳ حکمت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ الحکیم وابن لال عن ابن مسعود

۵۸۷۴ اللہ تعالیٰ اس آنکھ پر رحم فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور اس آنکھ پر جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بیدار رہی

تشریح: آج کے دور میں یا تو کسی کے عشق میں آنکھ روتی ہے یا غفلت سے معصیت میں جا گتی ہے۔

۵۸۷۵ دو آنکھوں کو آگ کبھی نہیں چھوئے گی (ایک) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں

چوکیداری کرنے کے لیے بیدار ہوئی۔ ابو یعلیٰ فی مسندہ والضياء عن انس
 ۵۸۷۶ دو آنکھیں (جہنم کی) آگ نہیں دیکھیں گے وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے ڈر کر روئی اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نگرانی
 کرتے ہوئے جاگی۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

دو آنکھوں پر جہنم حرام ہے

۵۸۷۷ دو آنکھوں کو (جہنم) کی آگ نہیں پہنچے گی، ایک وہ آنکھ جو رات کے پہر اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے اور ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی
 راہ میں نگہبانی کرتے ہوئے جاگی ہو۔ ترمذی عن ابن عباس
 ۵۸۷۸ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں اپنے بندے کے لیے دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ
 سے بے خوف رہا تو میں اسے اس دن ڈراؤں گا جس میں، میں بندوں کو جمع کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے اس دن بے خوف
 کر دوں گا جس دن بندوں کو جمع کروں گا۔ حلیۃ الاولیاء عن شداد بن اوس
 تشریح: اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا اور اس کا خوف رکھنا و متضاد باتیں ہیں اور دو متضاد چیزیں یکجا اور اکٹھی نہیں ہو سکتی ہیں مثلاً
 دن رات، آگ پانی، اندھیرا جالا وغیرہ۔
 ۵۸۷۹ جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کسی بندے کے روٹے کھڑے ہو جائیں تو اس سے گناہ ایسے چھڑتے ہیں جیسے پرانے درخت
 سے پتے چھڑتے ہیں۔ نسوویہ، طبرانی فی الکبیر عن العباس
 ۵۸۸۰ آدمی کے عالم ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اور اس کے جاہل ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے آپ سے
 خوش ہو۔ اپنے جیسا کسی کو نہ سمجھے۔ بیہقی فی شعب الایمان، عن مسروق مرسلاً
 تشریح: بہتر علم ہونے کے باوجود خوف خدا نہیں رکھتے معلوم ہوا کہ محض الفاظ و نقوش کا علم معلومات ہی میں حقیقی علم وہ ہے جو راہ حق
 دکھائے، مولانا روم نے فرمایا:

علمیکہ راہ حق نماید جہالت است

۵۸۸۱ اگر تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرنے لگ جاؤ جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تو تمہیں ایسا علم ہو جائے جس کے ساتھ جہالت نہیں،
 اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی ایسی معرفت حاصل ہو جائے جیسا اس کی معرفت کا حق ہے تو تمہاری دعاؤں سے پہاڑ اٹھ جائیں۔ الحکیم عن معاذ
 تشریح: دوسری احادیث میں آتا ہے ”من عمل بما علم ورثه الله علم ما لم يعلم“ جو شخص جتنا جانتا ہے اس کے مطابق عمل کر لے تو
 اللہ تعالیٰ اسے نامعلوم باتوں کا علم عطا کر دے گا، اسے علم وھی یا علم لدنی کہتے ہیں انسان جتنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ علم اس کے لیے وبال اور بوجھ
 ہوتا ہے دعا میں اثر یقین کے اعتبار سے ہوتا ہے جتنا محکم یقین اتنا پراثر سوال ہوتا ہے۔
 ۵۸۸۲ جس مومن بندے کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کبھی کے سر جتنے آنسو بہہ پڑیں اور پھر اس کے چہرے کی گھٹی کو پہنچ
 جائیں اور اسے کبھی آگ چھو لے (ایسا نہیں ہو سکتا)۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود
 ۵۸۸۳ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے خوفزدہ کر دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے
 خوفزدہ کر دیتا ہے۔ الحکیم عن واللہ

۵۸۸۴ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے محفوظ رکھتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس

۵۸۸۵ (جو اللہ تعالیٰ سے) ڈرا وہ رات کی تاریکی میں داخل ہو گیا، جو رات کی تاریکی میں داخل ہوا وہ (گویا) منزل تک پہنچ گیا۔ خبردار اللہ
 تعالیٰ کا سودا بڑا مہنگا ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا سودا جنت ہے۔ نسائی حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یہاں خوفِ الہی کورات کے ابتدائی حصہ میں سفر کرنے سے تشبیہ دی گئی، سابقہ زمانے میں لوگ میلوں میل لمبے سفر کرتے اور حدی خواں ساتھ ہوتے اور چلتے چلتے پتہ بھی نہ چلتا کہ منزل آجانی تھی۔

۵۸۸۶ وہ شخص جہنم میں داخل نہ ہوگا جو (اللہ تعالیٰ کے خوف سے) رویا۔ نسائی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۸۷ وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے یہاں تک کہ دودھ واپس تھنوں میں لوٹ جائے اللہ تعالیٰ کے راستے کا گردوغبار اور جہنم کا دھواں کبھی بھی کسی مسلمان کے تھنوں میں جمع نہیں ہو سکتے۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۸۸ تم لوگ غم اختیار کیا کرو اس واسطے کہ یہ دل کی چابی ہے، اور اپنے آپ کو بھوکا پیاسا رکھا کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

تشریح:..... کبھی کبھار غم کی حالت اور کبھی کبھار بھوک پیاس کی عادت، اسی بنا پر پورے سال میں صرف ایک ماہ کے روزے فرض ٹھہرے نہ کہ پورے سال کے، لوگوں کے سامنے غمزہ اور افسردہ چہرہ لے کر پھرنا اچھی بات نہیں، مولانا ابوالکلام آزاد نے غبارِ خاطر میں فرمایا: کہ زندگی گزارنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو خوش رکھیں انہیں خوش دیکھ کر آپ خود بخود خوش ہو جائیں گے لہذا میانہ روی اختیار کریں اور غلو و انتہا پسندی اور یکطرفہ پہلو سے بچیں۔

الخشوع..... عبادت میں دلجمعی اور عاجزی

۵۸۸۹ لوگوں سے سب سے اولین جو چیز اٹھائی جائے گی وہ خشوع ہوگی۔ طبرانی فی الکبیر عن شداد بن اوس

۵۸۹۰ اس امت سے سب سے پہلے جو چیز اٹھائی جائے گی وہ خشوع ہے یہاں تک کہ اے مخاطب تجھے اس امت میں کوئی خشوع والا

نظر نہ آئے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۸۹۱ اگر اس شخص کا دل خشوع والا ہو جائے تو اس کے اعضاء بھی خشوع کرنے لگ جائیں۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۵۸۹۲ جس مؤمن کے دل میں خوف اور امید جمع ہو جائیں اللہ تعالیٰ اسے امید عطا فرمائیں گے اور خوف سے امن فرمائیں گے۔

بیہقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب

۵۸۹۳ اگر تم اللہ تعالیٰ کی معرفت ایسے حاصل کرو جیسا کہ اس کی معرفت کا حق ہے تو تم سمندروں پر چلنے لگو، اور تہاری دعاؤں سے پہاڑ ٹل جائیں، اور اگر تم اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرنے لگ جاؤ جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تو تمہیں وہ علم ہو جائے جس کے ساتھ جہالت نہیں، لیکن اس تک کوئی نہیں پہنچا کسی نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: اور نہ میں، اللہ تعالیٰ اس سے بہت بڑا ہے کہ کوئی اس کے تمام امر کو پہنچے۔ ابن السنی عن معاذ

تشریح:..... اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام عالم الغیب کلی نہ تھے۔

۵۸۹۴ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی مقدار معلوم ہو جائے تو تم اسی پر بھروسہ کرو اور عمل نہ کرو مگر تھوڑا بہت، اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کی مقدار کا پتہ چل جائے تو تمہیں یہ گمان ہونے لگے کہ تم نجات نہیں پاؤ گے۔ الدیلمی عن ابی سعید

تشریح:..... یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کیسے کیسے مشکل حالات میں کام بنا دیتی ہے اور کیسی باریک اور معمولی بات سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔

۵۸۹۵ میں نے جبریل سے کہا: جبریل! کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ اسرائیل ہنس نہیں رہے ہیں؟ جبکہ میرے پاس جو فرشتہ بھی آیا میں نے اسے ہنسا دیکھا، تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا: ہم نے اس فرشتہ کو اس وقت سے ہنسنے نہیں دیکھا جب سے جہنم پیدا کی گئی۔

بیہقی فی شعب الایمان عن المطلب بخاری مسلم

جبریل علیہ السلام کا جہنم کے خوف سے رونا

۵۸۹۶ میرے پاس جبریل آئے اور وہ رورہے تھے، میں نے کہا: آپ کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس وقت سے میری آنکھ خشک نہیں ہوئی جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا فرمایا ہے اس خوف سے کہ میں اس کی نافرمانی نہ کر بیٹھوں اور اللہ تعالیٰ مجھے اس میں ڈال دے۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابی عمران الجونی، مرسل

۵۸۹۷ جس رات مجھے معراج کرائی گئی تو میں ملاء اعلیٰ سے گزرا (میں نے دیکھا) کہ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے بوسیدہ ٹاٹ کی طرح ہو رہے ہیں۔ الدیلمی عن جابر

تشریح: جتنا قرب اتنا ہی خوف، جو لوگ خوف خدا سے عاری ہیں اغلب یہی ہے کہ وہ قرب الہی سے بھی عاری و خالی ہیں چاہے وہ کوئی بھی ہوں۔

۵۸۹۸ اللہ تعالیٰ (اپنی یاد اور خوف میں) غمگین دل کو پسند فرماتے ہیں۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

تشریح: سیدنا علی رضی اللہ عنہ عبادت کرتے پون تڑپ تڑپ کر روتے جاتے جیسے کوئی مار گزیدہ ہو یا کسی کے بچھونے ڈس لیا ہو۔

۵۸۹۹ توبہ گناہ کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں برائیاں کو ختم کر دیتی ہیں، جب بندہ اپنے رب کو خوشحالی میں یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت سے نجات دیتا ہے، اور یہ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے لیے کبھی بھی دوا من جمیع نہ کروں گا اور نہ اس کے لیے دو خوف یکجا کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن مجھ سے ڈرے گا جس دن میں لوگوں کو جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے اس دن بے خوف کر دوں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جنت میں جمع کروں گا تو اس کا امن باقی رہے گا جن لوگوں کو میں نے ہلاک کرنا ہے ان میں اسے ہلاک نہ کروں گا۔ حلیۃ الاولیاء عن شداد بن اوس

۵۹۰۰ اپنے یا رکوتیار کرو اس لیے کہ خوف نے اس کے جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الخوف، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن سہل بن سعد

۵۹۰۱ تم میرے پاس اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت پوچھنے آئے ہو؟ اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں کسی پر اتنا غضبناک نہیں ہوا جتنا اس بندے پر جو کوئی گناہ کا کام کرنے لگا اور پھر اس گناہ کو میری معافی کے مقابلہ میں بڑا سمجھا، اگر میں عذاب دینے میں جلدی کرتا یا جلدی عذاب دینا میری شان ہوتی تو میں اپنی رحمت سے مایوس لوگوں کو عذاب دیتا، میں اگر اپنے بندوں پر اس وقت رحم کرتا کہ وہ میرے سامنے کھڑے ہونے سے خوف زدہ ہیں تو میں ان کی اس بات کی قدر دانی کرتا، اور میں ان کو اس کے بدلے اس عطا کر دیتا جس سے وہ ڈر رہے ہیں۔

الرافعی عن ناجیۃ بن محمد المنتجع عن حدہ

تشریح: حق تعالیٰ شانہ نہ تو کسی کو یکدم عذاب دیتے ہیں اور نہ عذاب دینے میں جلدی کرتے ہیں بلکہ پہلے مہلت دیتے ہیں۔

۵۹۰۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے انسان! اندوٹنے مجھے پکارا اور نہ مجھ سے امید رکھی، میں نے تیرے گناہ بخش دیے، مجھے اس کی کوئی پروا نہیں، اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا مجھے اس کی کوئی پروا نہیں اے انسان! اگر تو زمین بھر کر گناہ میرے سامنے لائے اور مجھ سے اس حال میں ملے کہ تو میرے ساتھ کسی چیز شریک نہ کرتا ہو تو میں تجھے زمین بھر کر مغفرت عطا کروں گا۔ ترمذی، حسن، غریب، سعید بن منصور، عن انس، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، ابن النجار عن ابی

ہریرۃ رضی اللہ عنہ، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ذر

تشریح: انسان کے گناہ اس کی حد نظر کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنی ذات کے مطابق۔

۵۹۰۳ علم (کی ملامت) کے لیے خوف و خشیت (الہی) کافی ہے غیبت کے لیے اتنا کافی ہے کہ کسی آدمی میں موجود (عیب) کو یاد کیا جائے۔ ابو نعیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح: غیبت کو زنا سے بدتر "اشد من الزنا" کہا گیا ہے، اس گناہ کی لت ایسی لوگوں کو پڑی ہے کہ غیبت ہر مجلس میں چٹنی کا مزہ دیتی ہے۔

۵۹۰۴ جس چیز کی تمہیں امید نہیں اس سے بڑھ کر کی امید رکھو، اس واسطے کہ میرے بھائی موسیٰ بن عمران آگ لینے گئے تو اللہ عزوجل نے ان سے کلام کیا۔ الدیلمی عن ابن عمر

تشریح: خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال، آگ لینے گئے پیسیری مل گئی۔

اللہ تعالیٰ کا مواخذہ بہت سخت ہے

۵۹۰۵ اگر میرا رب، میرا اور ابن مریم کا اتنا بھی مواخذہ فرمالے جتنا ان دو انگلیوں کا سایہ ہے یعنی آپ کی دو انگلیاں شہادت والی اور درمیانی انگلی، تو اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب دیتا اور ذرا برابر ہم پر ظلم نہ کرتا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۹۰۶ اگر اللہ تعالیٰ میرا اور ابن مریم کا ہمارے گناہوں کی وجہ سے مواخذہ فرمائے، تو ہمیں عذاب دے اور ہم پر ذرا ظلم نہ کرے۔

دارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر خصوصیت کے ساتھ اس لیے فرمایا کہ انبیاء میں سے سب سے قریب ترین ہیں، نیز ان کی پیدائش و نبوت بڑے انوکھے انداز میں ہوئی، اور اہل عرب ان سے بڑی دشمنی کرتے، خود مینہ میں بسنے والے یہودی اس مرض میں مبتلا تھے اور گرد و نواح کے عیسائی انہیں الوہیت کے مقام پر فائز سمجھتے تھے اس لیے آپ نے ایسا رویہ اختیار فرمایا جسے عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے انانیت و عناد پر محمول نہ کریں، اور اپنا ذکر پہلے فرمایا۔ کلمہ لوداخل کر کے اس طرف بھی اشارہ کر دیا، کہ ہمارا کوئی گناہ تو نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی سے کیا بعید، معلوم ہوا انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

۵۹۰۷ جو آنکھ کچھ بھی اپنے آنسو سے ڈبڈبائی تو اللہ تعالیٰ اس کے پورے بدن کو آگ پر حرام کر دے گا، اور جو قطرہ اس کے رخسار پر پڑا تو اس پر نہ مردنی چھائے گی اور نہ ذلت، اگر کسی امت میں کوئی رونے والا روئے تو ان سب پر رحم کیا جاتا ہے ہر چیز کا ایک وزن اور مقدار ہوتی ہے سوائے ایک آنسو کے، جس سے آگ کے سمندر بجھ جاتے ہیں۔ بیہقی عن مسلم بن یسار، مرسل

تشریح: آنسو کے اشتیاء سے کوئی حقارت گمان نہ کرے کہ اتنی تھوڑی چیز کا کیا وزن اور کیا مقدار؟ لیکن آگ کے سمندر کا بجھ جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مقدار و وزن کا یہاں کوئی پیمانہ ہی نہیں جو اسے ماپ تول سکے۔

۵۹۰۸ جس بندے کی آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھر آئے، اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو جہنم کے لیے حرام کر دیں گے، اور اگر وہ آنسو اس کے رخسار پر بہہ پڑے، تو اس پر نہ گرد و غبار چھائے گا اور نہ ذلت و رسوائی، ہر عمل کا ثواب و بدلہ ہے سوائے آنسوؤں کے، یہ آگ کے سمندروں کو بجھا دیں گے اگر کسی امت میں کوئی شخص روتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے رونے کی وجہ سے اس امت کو نجات دے گا۔

ابو الشیخ عن النضر بن حمید، مرسل

۵۹۰۹ اللہ تعالیٰ نے انسان پر اسی کو مسلط کیا جس سے انسان خوفزدہ ہوا، اگر انسان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈراتا تو اللہ تعالیٰ اس پر کسی کو مسلط نہیں کرے گا اور انسان اسی کے حوالہ کیا جاتا ہے جس سے اس کو امید ہوتی ہے اور اگر انسان صرف اللہ تعالیٰ سے امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کے حوالہ نہ کرے۔ الدیلمی عن ابن عمر

۵۹۱۰ جس آنکھ سے بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے کبھی جتنا آنسو نکلے تو اللہ تعالیٰ بڑی گھبراہٹ والے دن سے اسے امن عطا فرمائیں گے۔

ابن النجار عن انس

۵۹۱۱ جس مومن کی آنکھ سے اللہ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکلا اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہو، پھر وہ اس کے چہرے کی گرمی کو پہنچا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دیں گے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۵۹۱۲ جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا، اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔ الرافعی عن انس

۵۹۱۳ اگر آج تمہارے پاس ہر ایسا مومن حاضر ہو جس کے ذمہ اتنے گناہ ہوں جیسے مضبوط پہاڑ تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اس شخص کے رونے کی وجہ سے بخش دیں گے، اور یہ اس وجہ سے کہ فرشتے روتے ہیں اور اس کے لیے دعا گو ہوتے ہیں اور کہتے ہیں: اے پروردگار رونے والوں کی نہ رونے والوں کے حق میں شفاعت قبول فرما۔ بیہقی فی شعب الایمان عن الہیثم ابن مالک، مرسل

۵۹۱۴ جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے گناہ چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اسے راضی کر دے گا۔ ابن لال عن علی

۵۹۱۵ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے خوفزدہ کر دے گا، اور جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرا، اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے ڈراتا ہے۔

ابو الشیخ عن واثلہ، عبد الرحمن بن محمد بن عبد الکرم الکرخی فی امالیہ والرافعی عن ابن عمر

۵۹۱۶ اللہ کی قسم! کچھ اقوام جنت کی طرف سبقت و پہل کر گئیں نہ ان کی نمازیں زیادہ ہیں نہ روزے اور عمرے، لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نصیحتوں کو سمجھا، ان کے دل ڈر گئے اور ان کی جانیں مطمئن ہو گئیں، اور اس سے ان کے اعضاء جھک گئے، وہ مخلوق پر پاک مقام اور اچھے درجہ کی وجہ سے لوگوں کے ہاں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں آخرت میں فوقیت لے گئے۔ ابن السنی وابن شاہین والذہبی عن علی

۵۹۱۷ وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا، اور کسی گناہ پر اصرار اور بیشکی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا، اور اگر تم سے گناہ نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئے گا جن سے گناہ مرزدہوں کے (پھر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے) اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: ... گناہ کا ہو جانا اگرچہ اتفاقی امر ہے لیکن گناہ پر ڈٹ جانا مستوجب سزا ہے، کسی صاحب نظر نے کیا خوب کیا: لا کبیرۃ مع الاستغفار ولا صغیرۃ مع الاصرار، استغفار کرنے سے کوئی کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتا اور نہ بیشکی سے کوئی صغیرہ، صغیرہ نہیں رہتا، بلکہ کبیرہ بن جاتا ہے۔

اعمال پر بھروسہ نہ کرے

۵۹۱۸ اے ابن عمر! اپنے والدین کے کیے (اعمال) پر دھوکا میں نہ پڑنا، اس واسطے کہ بروز قیامت بندہ اگر مضبوط پہاڑوں جتنے بھی نیک اعمال لائے گا پھر بھی وہ یہ سوچ رہا ہوگا کہ اس دن کی ہولناکیوں سے نہیں بچ پائے گا۔

اے ابن عمر! اپنے دین کی حفاظت کر اپنے دین کی حفاظت کر، تمہارا تو پس گوشت و خون ہے سود کھو تو تم کس سے (علم دین) حاصل کر رہے ہو، جو لوگ دین پر کار بند اور ڈٹے ہوئے ہیں ان سے حاصل کرو، اور ان سے حاصل نہ کرو جو (زبان سے فقط) کہتے ہیں۔

ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر

تشریح: اس حدیث میں کئی امور ہیں، والدین اور بڑوں کی نیکیوں پر تکیہ نہ کرنا، دین کی تعلیم میں اساتذہ کا انتخاب، ایسے لوگوں سے علم دین نہ سیکھا جائے جو صرف زبان کے عالم ہیں اور عمل کے لحاظ سے صفر ہیں، ہمارے استاد مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی ادام اللہ ظلہ نے کیا اچھا جملہ ارشاد فرمایا: کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آج کل جو نبی علم کا درجہ بڑھتا ہے عمل کا درجہ گھٹتا جاتا ہے جو جتنا بڑا عالم ہوگا اتنا ہی عمل کے میدان میں کمزور ہوگا، اس دنیا میں گنے چنے چند افراد ہیں جن کا قول ان کے فعل کا متضاد و مخالف نہیں مولانا علی میاں ندوی نے طلباء و یوں بند کو چند نصائح فرمائے تھے جو ”پا جا سراغ زندگی“ کے نام سے چھپ چکے ہیں ان میں فرماتے ہیں: اپنے زندہ یا مردہ اکابر میں سے کسی ایک ہستی کو اپنا رہبر بنالیں

اور اس کی زندگی کے مطابق اپنی زندگی ڈھال لیں۔

۵۹۱۹ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مجھے اپنے جلال اور اپنی مخلوق پر برتری کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا، سو جو مجھ سے دنیا میں ڈرائیں اسے اس دن امن بخشوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہائیں اسے اس دن ڈراؤں گا۔ ابن عساکر عن انس
۵۹۲۰ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا جب وہ دنیا میں مجھ سے بڑر رہائیں اسے قیامت کے دن ڈراؤں گا اور اگر دنیا میں مجھ سے ڈراتو قیامت کے روز اسے امن بخشوں گا۔

ابن المبارک والحقیم عن الحسن، مرسلاً، ابن المبارک، بیہقی فی شعب الایمان، ابن حبان، عن ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۹۲۱ مومن کے لیے مناسب ہے کہ وہ غم کی حالت میں شام گزرے اگر چہ وہ نیکی کر نیوالا ہو، اس واسطے کہ وہ دو خوفوں کے درمیان ہے، ایک وہ گناہ جو اس سے پہلے صادر ہوا، اسے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کیا فیصلہ فرماتا ہے اور اس کی باقی ماندہ عمر میں کتنے مصائب اس پر آئیں گے اس کا اسے علم نہیں۔ الدیلمی عن ابی امامہ الحدیث بطولہ، ابن عساکر عن ابی امامہ تشریح: مقصود یہ ہے کہ خوف بھی ہو اور ناامیدی بھی نہ ہو بلکہ خوف کے ساتھ ساتھ امید بھی ہو۔

انجام کا خوف..... من الاکمال

۵۹۲۲ تمہیں کیا پتہ؟ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر مجھے یہ معلوم نہیں میرے ساتھ کیا گزرے گی۔ حاکم عن ابن عباس تشریح: مقصود لوگوں کو خدا کی بے نیازی کی تعلیم دینا ہے، اور حساب کی فکر ہے۔
۵۹۲۳ تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے اس کا اکرام کیا ہے؟ اسے تو موت آگئی (لیکن) میں اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے خیر کی امید رکھتا ہوں، اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ جبکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں میرے ساتھ کیا ہوگا؟ مسند احمد، بخاری عن ام العلاء تشریح: رسول اللہ ﷺ کے رضائی بھائی عثمان بن مظعون اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حفصہ بنت عمر کے ماموں کی فوتگی پر آپ تشریف لائے تو وہاں ام العلاء انصاریہ موجود تھیں، انہوں نے حضرت عثمان بن مظعون کے بارے ایسے کلمات کہے جس سے ان کا جنتی ہونا یقینی لگ رہا تھا، آپ نے فرمایا: کسی کے بارے کیا فیصلہ ہوا، کچھ کہا نہیں جاسکتا؟ بہر کیف اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید ہے تاکید کے طور پر آپ نے فرمایا: مجھے بھی اپنے انجام کی خبر نہیں، یاد رکھیں بعض ملحد اور بے دین لوگ اس روایت لے کر بہت اچھلتے کودتے ہیں کہ نبی کو جب اپنے انجام کی خبر نہیں تو انہیں اپنی شریعت پر گویا یقین نہ تھا، اس کا ازالہ یہ ہے کہ انبیاء کو اس بات کا پختہ یقین تھا کہ ہم نجات پائیں گے لیکن خدا تعالیٰ کے سامنے جو پیشی اور پوچھ گچھ کی منازل ہیں ان کا پتہ نہیں کیا کیا ہوگا۔

فروتی و عاجزی

۵۹۲۴ بہت سے پراگندہ بال لوگ جنہیں دروازوں سے ہٹایا جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۵۹۲۵ بہت سے پراگندہ بال، غبار آلود، پرانے کپڑوں والے جن پر لوگوں کی آنکھیں نہیں جتتیں وہ اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ حاکم، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ تشریح: کسی کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ہے کسی کو کیا معلوم؟ کسی کی شکل و صورت سے دل کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔
۵۹۲۶ بہت سے بوسیدہ کپڑوں والے جن کی پروا نہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دیں۔

البزار عن ابن مسعود

۵۹۲۷ میرے نزدیک وہ مؤمن قابل رشک ہے جو ہلکا پھلکا ہے، اپنی نماز کا حصہ اسے حاصل ہے، اس کی روزی قابل کفایت ہے جس پر وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے تک صبر کیے ہوئے ہے، اچھے طریقہ سے اس نے اپنے رب کی عبادت کی، لوگوں میں اتنا مشہور بھی نہیں، اس کی موت جلدی آئی، اس کی میراث تھوڑی ہے اور اس پر رونے والیاں بھی کم ہیں۔ مسند احمد، ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامہ

۵۹۲۸ میرے نزدیک سب سے قابل رشک شخص وہ مؤمن ہے جو ہلکا پھلکا ہے نماز کا اسے اچھا حصہ ملا ہوا ہے اپنے رب کی اس نے اچھی عبادت کی، اور پوشیدگی میں اس کی اطاعت کی، وہ لوگوں میں چھپا رہتا ہے، انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ نہیں کیا جاتا، اس کا رزق اتنا ہے جو اس کے لیے کافی ہے اسی پر وہ صبر کیے ہوئے ہے جلدی اس کی موت آئی، اس پر رونے والیاں کم ہیں، اس کی میراث بھی تھوڑی ہے۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم، ابن ماحہ عن ابی امامہ

۵۹۲۹ اللہ تعالیٰ کے سب سے پسندیدہ بندے متقی اور ہلکے پھلکے لوگ ہیں، جب وہ غائب ہوں تو ان کی کمی محسوس نہ ہو، اور جب موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔ حلیۃ الاولیاء عن معاذ

۵۹۳۰ اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند وہ لوگ ہیں جو اجنبی سے لگتے ہیں جو اپنے دین کو بچائے بھاگتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کے ساتھ اٹھائے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو

تشریح: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اٹھایا جانا، زہد و ورع میں ایک جیسے ہونے کی وجہ سے ہے۔

۵۹۳۱ ہر رات دن اللہ تعالیٰ کے (جنہم سے) آزاد کردہ لوگ ہوتے ہیں ان میں سے ہر بندے کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔

مسند احمد، عن ابی ہریرۃ وابی سعید، سمویہ عن حابر

۵۹۳۲ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔

مسند احمد، بخاری و مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماحہ عن انس

جنت کا بادشاہ

۵۹۳۳ کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہ نہ بتاؤں؟ (سو سنو!) ہر ضعیف و کمزور جسے ناتواں سمجھا جاتا ہے پھٹے پرانے کپڑوں والا، جس کی پروا نہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۵۹۳۴ کیا میں تمہیں اہل جنت سے آگاہ نہ کروں؟ ہر کمزور جسے ناتواں سمجھا جاتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے، کیا تمہیں اہل دوزخ سے آگاہ نہ کروں (اور وہ ہر اجڈ شیخی بکھیرنے والا، بد اخلاق اور متکبر شخص ہے)۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی ابن ماحہ

تشریح: ایسے لوگوں کی تفصیل و علامات ”فطرتی و نفسیاتی باتیں“ مطلوبہ نور محمد آرام باغ کراچی میں ملے گی۔

۵۹۳۵ آدمی کے شر میں مبتلا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

تشریح: یعنی ناواقف کے سامنے اشارہ کیا جائے کہ جن کا نام سنتے تھے یہ ہیں وہ حضرت ا

۵۹۳۶ آدمی کے شر میں مبتلا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ دین یا دنیا کے معاملہ میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، ماس جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس و عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۹۳۷ وہ شخص مصیبت کے لیے مخصوص ہو گیا جس نے لوگوں کو پہچان لیا (جبکہ) وہ شخص ان میں نزر بسر کرے گا جس نے لوگوں کو پہچان لیا۔

القضاعی عن محمد بن علی عن سلا

تشریح: جسے لوگ پہچان لیں اس کا شر میں مبتلا ہونا پہلے بیان ہو چکا اب اس کے متعلق بتا رہے ہیں جو لوگوں کو پہچانتا ہے، وہ اس طرح کہ اسے ہر ایک کی اچھائی برائی خوب معلوم ہوگی جو نیکی اور برائی میں ایک کسوٹی کا کام دے گی۔

۵۹۳۸ ناواقفوں کے لیے خوشخبری ہے، نیک لوگ جو بہت برے لوگوں میں رہتے ہیں، ان کی بات ماننے والے ان کی نافرمانی کرنے

والوں سے کم ہیں۔ مسند احمد عن ابن عمرو

تشریح: یعنی ان کے موافق کم اور مخالف زیادہ جوان کی غربت اور اجنبیت کی وجہ سے ویسے ہی ناک بھوں چڑھاتے رہتے ہیں خصوصاً متکبر شخص کی ایسے سادہ لوح لوگوں سے نہیں لگتی۔

۵۹۳۹ آدمی کے گناہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جائیں، اگر خیر کا اشارہ ہو تو وہ ذلت کا باعث

ہے ہاں جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اگر برائی کا اشارہ ہو تو وہ برائی کا سبب ہے۔ مسند احمد عن عمران بن حصین

۵۹۴۰ بہت سے عقلمند ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا امر سمجھ گئے، جبکہ وہ لوگوں کے ہاں حقیر اور بے وقعتی سے دیکھا جاتا ہے (لیکن) وہ کل نجات پائے گا، اور بہت سے خوش طبع زبان، جن کی چال ڈھال بھلی ہے اور وہ بڑی شان والے ہیں اور کل قیامت کے روز ہلاکت میں پڑنے والے ہیں۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

تشریح: اس واسطے کہ نہ کسی کو حقیر سمجھا جائے اور نہ بلا وجہ ہر اچھی شکل و صورت والے پر برا گمان کیا جائے۔

الاکمال

۵۹۴۱ میرے دوستوں میں سے میرے نزدیک سب سے قابل رشک شخص وہ ہے جو مؤمن ہے جو ہلکا پھلکا ہو، نماز روزے کا اسے حصہ حاصل ہو، اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کی ہو، تنہائی میں اس کی اطاعت کی ہو، لوگوں میں انجان سا ہو اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاتا ہو، اس کی روزی قابل کفایت ہو، جس پر اس نے صبر کیا ہو، (اچانک) اسے جلدی موت آئے اور اس پر رونے والیاں گئی چنی چند عورتیں ہوں اور اس کی میراث بھی کم ہو۔ طبرانی فی الکبیر، مسند احمد، ترمذی، حسن، طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء حاکم، بیہقی فی شعب

الایمان، سعید بن منصور عن ابی امامۃ، مبرقم، ۵۹۲۹ و ۵۹۳۰

۵۹۴۲ میری امت کے بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ اگر تمہارے دروازے پر ایک درہم یا دینار مانگے آجائے تو تم میں کا ایک آدمی اسے نہ دے، اور اگر وہ ایک پیسہ مانگے تو وہ بھی نہ دے (جبکہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دے، اور اگر وہ دنیا میں مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے نہ دے، دنیا کو اسے دینے سے صرف یہی چیز مانع ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بے قیمت ہو جائے گا دو بوسیدہ کپڑوں والا، اگر اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ ہناد عن سالم بن ابی الجعد، مرسلاً

تشریح: اس حدیث سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ بھیک مانگنی جائز ہے، بلکہ بتانا یہ مقصود ہے کہ اگر وہ معمولی چیز بھی مانگیں تو ان کی کم حیثیتی کی بنا پر کوئی انہیں نہ دے۔

زمین کے بادشاہ کی پہچان

۵۹۴۳ کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ زمین کے بادشاہ کون لوگ ہیں؟ ہر نا تو ان جسے کمزور سمجھا جاتا ہے دو بوسیدہ کپڑوں والا، جس کی پرواہ نہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ، مبرقم، ۵۹۳۵

۵۹۴۴ کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے سب سے برے بندے نہ بتاؤں؟ (اور وہ سخت گو متکبر شخص ہے) کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے

نہ بتاؤں؟ کمزور جنہیں ضعیف سمجھا جاتا ہے دو بوسیدہ کپڑوں والا، جن کی پروا نہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دے۔ مسند احمد عن حذیفہ

۵۹۴۵ کیا تمہیں جنت کے بادشاہ نہ بتاؤں کہ کون (لوگ) ہیں؟ ہر کمزور، جسے ناتواں سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے، کیا تمہیں جنت والے نہ بتاؤں؟ ہر ناتواں جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کسی کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے، کیا تمہیں جہنم والے نہ بتاؤں؟ ہر اجد، بڑائی والا، متکبر، سخت گواہ آپ کو بڑا سمجھنے والا۔

طبرانی، مسند احمد، بخاری مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، بیہقی عن معبد بن خالد عن حارثہ بن وہب الخزاعی، طبرانی فی الکبیر عن معبد بن خالد بن حارثہ بن وہب والمستورد الفہری معاً، طبرانی فی الکبیر سعید بن منصور عن معبد بن خالد عن ابی عبد اللہ الجدلی عن زید بن ثابت

۵۹۴۶ ہر پرہیزگار مالدار کے لیے اور ہر پوشیدہ فقیر کے لیے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے (لیکن) لوگ نہیں جانتے۔

العسکری فی الامثال عن انس وسندہ ضعیف

۵۹۴۷ تھوڑی سی ریا بھی شرک (خفی) ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو (گویا) لڑائی کے لیے لڑکارا، اور اللہ تعالیٰ ان پرہیزگاروں نیوکاروں کو پسند کرتا ہے جو پوشیدہ رہتے ہیں جب وہ غائب ہو جائیں تو ان کی کمی محسوس نہیں کی جاتی، اور جب حاضر ہوں تو بلائے نہیں جاتے، اور نہ پہچانے جاتے ہیں ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ہر گھٹا تو پاندھیرے سے نکل آتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن معاذ

تشریح: ریا کہتے ہیں دوسرے کے دکھلاوے کی خاطر کوئی کام کرنا، اس میں بس ایک قاعدہ یاد رکھیں کہ جو چیز بھی خورد و نوش لباس وزینت کی کی اگر ضرورت سے زائد بے موقع استعمال کی جا رہی ہے تو وہ ریا کا سبب بھی بن جاتی ہے مزید تفصیل ”فطرتی و نفسیاتی باتوں“ میں دیکھیں۔



انگلیوں سے اشارہ کرنا

۵۹۴۸ آدمی کے شر (میں مبتلا ہونے) کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، چاہے دین کے بارے چاہے دنیا کے کام میں، البتہ جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن

ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ الحکیم عن الحسن مرسل

۵۹۴۹ آدمی کے شر کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر خیر کا اشارہ ہو؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ خیر کا ہو، پھر بھی اس کے لیے برا ہے، ہاں جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے، اور اگر برا ہو تو وہ برا ہے۔

طبرانی فی الکبیر والرافعی عن عمران بن حصین، قال الرافعی: کذا فی النسخة وربما کان اللفظ: فهو شر له الامن رحمہ اللہ

۵۹۵۰ بندہ اس وقت تک بھلائی میں رہتا ہے جب تک اس کی جگہ کا پتہ نہ چلے، اور جب اس کے مقام کا علم ہو جائے تو فتنہ سے آیتا ہے جس

کے سامنے وہ ثابت قدم نہیں رہتا ہاں مگر جسے اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ الدیلمی عن انس

۵۹۵۱ میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان کا کوئی اگر تمہارے پاس آ کر درہم یا دینار مانگے تو وہ اسے نہ دے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے، اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا کی کوئی چیز مانگے تو

اللہ تعالیٰ اس کی عزت کی وجہ سے اسے نہ دے۔ ابن صوری فی امالیہ عن سالم بن ابی الجعد، مرسل

۵۹۵۲ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔

مسند احمد و عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس

۵۹۵۳ بہت سے پراگندہ بال، غبار آلود بوسیدہ کپڑوں والے جن کی پروا نہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔

الخطیب عن انس

۵۹۵۴ میری امت میں کچھ مرد ایسے ہوں گے جن کے سر غبار آلود و پراگندہ ہوں گے، ان کے کپڑے میلے کچیلے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم

کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ الدیلمی عن ابی موسیٰ

تشریح:..... یعنی کسی وقت ان پر ایسی حالت طاری ہو جاتی ہے یہ نہیں کہ وہ نہ کسمی نہاتے ہیں اور نہ کنگھی کرتے ہیں سڑکوں پر پھرتے ایسے لوگوں میں سے اکثر مجذوب پاگل اور دین سے ناواقف ہوتے ہیں۔

۵۹۵۵ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کرتے رہتا کہ تمہیں کوئی پہچان نہ سکے، اور یوں تمہیں کوئی تکلیف پہنچے، مجھے اپنے جلال و عزت کی قسم میں تجھے ایک ہزار حوروں سے بیاہوں گا، اور چار سو سال تک تمہارا ولیمہ کروں گا۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، وغنیہ ہانی بن متوکل الاسکندرانی قال فی المغنی مجہول

تشریح:..... عصر حاضر میں اسفار کی کثرت نقل مکانی کی طرح ہے لہذا حدیث کے ظاہر کو دیکھتے ہوئے کوئی ایسا ہی کرنا شروع نہ کرے۔

حرف الراء..... الرضا والسخط

رضا مندی اور ناراضگی

۵۹۵۶ جو اللہ تعالیٰ سے راضی رہا اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہے گا۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:..... یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تقدیری فیصلہ ہو اس پر راضی رہے۔

۵۹۵۷ اللہ تعالیٰ جب بندے سے راضی ہوتا ہے تو سات طریقوں کی بھلائی سے اس کی تعریف کرتا ہے جسے وہ انسان نہیں جانتا، اور جب بندے سے ناراض ہوتا ہے تو سات طرح کے شر سے اس کی مذمت و برائی کرتے ہیں جسے وہ انسان نہیں جانتا۔ مسند احمد، ابن حبان عن ابی سعید

الاکمال

۵۹۵۸ بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندیاں تلاش کرتا ہے اور برابر اسی کوشش میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جبریل! میرا فلاں بندہ اس جستجو میں لگا ہوا ہے کہ وہ مجھے راضی کرے، خبردار میری رحمت اس پر ہے، تو جبریل علیہ السلام عرض کرتے ہیں: فلاں شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، اسی بات کو عرش اٹھانے والے اور ان کے آس پاس فرشتے کہتے ہیں، یہاں تک کہ سات آسمانوں والے اسی بات کو کہتے ہیں پھر

یہ بات زمین پر اتر آتی ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن ثوبان

تشریح:..... اب بھی اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف رخ نہ کرے تو اس سے بڑھ کر بد بخت کی کیا؟ آئیے قارئین اپنے سابقہ گناہوں سے کئی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں متحد ہو جائیں لتوب الی اللہ متابا۔

۵۹۵۹ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے صرف رضامندی سے آسانی پیدا کرتا ہے، سو جب اس سے راضی ہو جاتا ہے تو دلائل کو اس کے

لیے جاری کر دیتا ہے۔ ابن النجار عن المشداد بن الاسود

تشریح:..... حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ انسان کو دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہے یا ناراض تو اس کا ایک معیار

یہ ہے کہ اگر وہ شخص بے ہودہ گوئی میں مبتلا ہے تو یہ ناراضگی کی علامت ہے۔

۵۹۶۰۔ جو شخص لوگوں کو ناراض کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوں گے، اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیں گے، جبکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضامندی چاہے گا تو اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ناراض ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے بگاڑ دے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان، ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:۔۔۔۔۔ جس شخص کو یہ بات سمجھ آگئی تو گویا وہ متقی اور پرہیزگار بن گیا۔

۵۹۶۱۔ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے ہرگز کسی کو راضی نہ کرنا، اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے مقابلہ میں ہرگز کسی کی تعریف نہ کرنا، اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا نہیں کی اس کی وجہ سے کسی کی ہرگز مذمت نہ کرنا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور رزق کو کسی حریص کی لالچ لکھنچ سکتی ہے اور نہ کسی ناراض ہونے والے کی ناراضگی روک سکتی ہے۔

تشریح:۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل و انصاف کے ذریعہ راحت و آرام کو (اپنی) رضا مندی اور یقین میں رکھتا ہے جبکہ غم و پریشانی کو

(اپنی) ناراضگی اور شک میں رکھا ہے۔ طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان، ابن حبان، عن ابن مسعود

اس حدیث میں کئی امور قابل توجہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے مراد، برادری کنبے اور معاشرے کے رسم و رواج کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے احکام سے دانستہ طور پر روگردانی کرنا، اور جو چیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے اس پر کسی انسان کی تعریف کرنا، مثلاً مریضوں کو شفا دینا، مصائب سے نجات بخشنا، اولاد دینا، اکثر مشرک لوگ کہتے ہیں: بس بابا حضور کی نظر ہے، جبکہ بابا حضور پر کیا بیت رہی ہے کسی کو کچھ خبر نہیں، اور اگلی چیز یہ فرمائی کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا نہیں کی اس پر کسی کی مذمت و برائی نہ کرنا، کہ یہ منہوس کہاں سے آئیے، ہمارا چلتا کاروبار بند کر دیا، ہماری تجارت خسارے میں رہی، یہ لوٹ کر کھا گئے، تو اسے تنگ نظر لوگوں کو خوب سمجھ لینا چاہیے کسی کی لالچ تمہارا رزق اپنی طرف نہیں کھینچ سکتی ہے اور نہ کسی دشمنی کی دشمنی اسے روک سکتی ہے اس کے بعد راحت و آرام کا سبب بتایا کہ قضائے الہی اور خداوندی فیصلے پر تسلیم خم کرنا، اور یقین کامل رکھنا اس کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور رزق کی تقسیم میں شک و پریشانی کا باعث ہے تفصیل کے لیے ”فطرتی و نفسیاتی باتیں“ مطبوعہ نور محمد کراچی۔

۵۹۶۲۔ تقدیر پر راضی ہونے والے کہاں ہیں؟ شکرگزاری کو تلاش کرنے والے کہاں ہیں؟ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو ہمیشہ کے گھر پر ایمان

رکھتا ہے وہ کیسے دھوکے کے گھر کے لیے کوشاں ہے؟ ہناد۔ عن عمرو بن مرة مرسلًا

تقدیر کا حاصل یہی ہے کہ باوجود کوشش، انسان کسی کام سے بے بس ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کی تقدیر میں یہ لکھ رکھا ہے کہ کافر رہیں گے تو ان سے کفر کے کام ہی ہوئے اور جس کی تقدیر میں مومن ہونا لکھ دیا وہ مرنے سے کچھ دیر پہلے اسلام قبول کر لیتا ہے، اس کی بھرپور تفصیل دیکھنے کے لیے ”بیان القرآن“ از مولانا اشرف علی تھانوی جلد اول ”ختم اللہ علی قلوبہم“ کی تشریح میں دیکھ لیں۔

۵۹۶۳۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو بندہ بھی میرے کیے فیصلہ پر (جو اس کی مرضی کے برخلاف ہو) راضی ہو یا ناراض تو اس کے لیے بہتر ہے۔

ابن شاہین، سعید بن منصور عنہ، قال ابن شاہین هذا حدیث غریب لیس فی الدنيا اسنادا حسن منه، قال ابن حجر وله شواہد من حیث ضعیف

کنز و رول، بچوں، بوڑھوں، بیواؤں اور مسکینوں پر رحم کرنا

۵۹۶۴۔ میری امت کے درمیانے لوگ مہربان و رحم کرنے والے ہیں۔ فردوس عن ابن عمر

۵۹۶۵۔ جو شخص اہل زمین پر رحم نہیں کرتا تو آسمان والا اس پر رحم نہیں کرتا۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر

کہ مہربانی تم اہل زمین پر خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

۵۹۶۶۔ جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اور جو بخشنا نہیں اسے بخشنا نہیں جاتا، اور جو توبہ نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے معاف نہیں کرتا۔

طبرانی فی الکبیر عن جریر

۵۹۶۷: اللہ تعالیٰ اپنے مہربان بندوں پر ہی مہربان ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر
تشریح: رحمت کی دو قسمیں ہیں خاص، عام، عام رحمت تو کافروں پر بھی ہے جس کی وجہ سے انہیں رزق و باران ملتی ہے۔
۵۹۶۸: اس بندے نے نقصان اٹھایا اور خسارے میں رہا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لیے مہربانی نہیں رکھی۔

الدولابی، فی الکئی و ابونعیم فی المعرفة و ابن عساکر عن عمر و ابن حبیب

۵۹۶۹: رحم کرنے والوں پر رحم تبارک و تعالیٰ رحم کرتا ہے زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

مسند احمد، ترمذی حاکم عن ابن عمر

مسند احمد، ترمذی حاکم میں ان الفاظ کا اضافہ ہے، مہربانی رحمن کی (رحمت) کا حصہ ہے، جس نے اسے جوڑا اللہ تعالیٰ اسے جوڑے گا اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دے گا۔

۵۹۷۰: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں۔ بخاری، ابوداؤد، ابوداؤد عن ابن عمرو

۵۹۷۱: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ مسند احمد، بخاری مسلم ترمذی عن جریر

۵۹۷۲: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔ مسند احمد، بخاری مسلم، ترمذی عن جریر، مسند احمد، ترمذی عن ابی سعید

۵۹۷۳: بد بخت شخص سے ہی رحم چھین لیا جاتا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۹۷۴: جنت میں مہربان شخص ہی داخل ہوگا۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس

تشریح: پہلے روہ کے ساتھ دخول مراد ہے۔

اہل زمین پر رحم کرنا

۵۹۷۵: تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر، طبرانی فی الکبیر حاکم عن ابن مسعود

۵۹۷۶: رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا، معاف کرو تمہیں (بھی) معاف کیا جائے گا، بات کے تھیلوں کے لیے اور ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے

جو اپنے کیے پر باوجود جاننے کے اصرار کرتے ہیں۔ مسند احمد، حلیۃ الاولیاء بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

تشریح: اللہ تعالیٰ بچانے! اس لئے کہا جاتا ہے، کہ برائی سے بچو! جب کسی غلط برائی کی لت پڑ جائے تو انسان اس کا عادی ہو جاتا ہے نشہ کی

طرح اس کے کیے بغیر چھین نہیں پاتا۔

۵۹۷۷: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔ ترمذی عن انس

۵۹۷۸: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کے مرتبہ کو نہ پہچانے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابن عمرو

۵۹۷۹: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم، بڑوں کی عزت، نیکی کا حکم اور برائی سے منع نہ کرے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابن عباس

۵۹۸۰: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر رحم اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانتا ہو۔

مسند احمد، حاکم عن عبادة بن الصامت

۵۹۸۱: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے ہمارے بڑے کا حق نہ پہچانے، وہ ہم میں سے نہیں جو ہمیں دھوکا دے،

مؤمن اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ۔ بھلائی و خیر میں سے جو اپنے لیے پسند کرے وہی مؤمنوں کے لیے پسند کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ضمرة

۵۹۸۲: برکت ہمارے بڑوں (کی باتوں اور عمل) میں ہے سو جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

تشریح:..... برکت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے بزرگوں کی برکت یہ ہے کہ ان کی کشش چشمش سے شریعت کی طرف کھچا و پیدا ہوتا ہے نہ یہ کہ انسان بے دینی پر اتر آتا ہے۔

الاکمال

۵۹۸۳..... مکینوں پر رحم کرو۔ مسند احمد عن ابی ذر

۵۹۸۳..... وہ شخص نقصان اور خسارے میں رہا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے رحم نہیں ڈالا۔

الحسن بن سفیان والد ولابی والدیلی و ابن عساکر عن عمرو بن حبیب

تشریح:..... صفات حمیدہ انسانی قابلیت کی بنا پر عطا ہوتی ہیں جیسے تمام برائیاں پیدا کنی طور پر انسان میں نہیں ہوتیں۔

۵۹۸۵..... جیسے اس بات کی خوشی ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جہنم کے جوش سے بچائے اور اپنے سائے میں ٹھہرائے تو وہ مسلمانوں سے

خت لہجہ میں بات نہ کرے (بلکہ) ان پر رحم کرے۔ الحسن بن سفیان و ابن لال فی مکارم الاخلاق و ابو الشیخ فی الثواب، و الطیالسی فی

التغریب، حلیۃ الاولیاء بھقی فی شعب الایمان عن ابی بکر و هو ضعیف

۵۹۸۶..... جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو بخشا نہیں اسے بخشا نہیں جاتا، اور جو توبہ نہیں کرتا اس کی توبہ نہیں ہوتی، اور جو پرہیزگاری اختیار

نہیں کرتا اسے پرہیزگار نہیں بنایا جاتا ہے۔ ابن خزیمہ عن عمر مرسل

۵۹۸۷..... جو مسلمانوں پر رحم نہیں کرتا، اس پر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرتا۔ مسند احمد عن جریر، الخطیب عن الاشعث بن قیس

۵۹۸۸..... اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی مہلت ہے، اگر عا جزی کرنے والے نو جوان، رکوع کرنے والے بوڑھے، سیر چو پائے اور دودھ پیتے

بچے نہ ہوتے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تم پر عذاب نازل کر دیا جاتا۔ بخاری مسلم و الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اور جب لوگ اللہ تعالیٰ کی مہلت کو ضائع کر کے توبہ نہیں کرتے تو ان پر عذاب آواغ ہوتا ہے۔

۵۹۸۹..... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں صرف رحمت ہی داخل ہوگا، صحابہ نے عرض کی: ہم سب تو

رحمت ہیں، آپ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ عام لوگ بھی رحمت بن جائیں۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن الحسن، مرسل

۵۹۹۰..... اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ ابو یعلیٰ فی مسندہ عن جابر، طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

یہ حدیث پہلے ۵۹۸۶ نمبر میں گزر چکی ہے۔

۵۹۹۱..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم میری رحمت کے امیدوار بننا چاہتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔ ابو الشیخ، ابن عساکر و الدیلی عن ابی بکر

۵۹۹۲..... جہنم میں ایک پکارنے والا آواز دے گا: اے نرمی کرنے والے، احسان کرنے والے! مجھے جہنم سے نجات دے، تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو

حکم دے گا جو اسے نکال لائے گا وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے چڑیا پر رحم کیا تھا۔ ابن شاہین عن ابی داؤد

الرحمة بالیتیم..... یتیم پر رحم

۵۹۹۳..... میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں (ان دو انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔ مسند احمد بخاری، ابو داؤد، ترمذی عن سہل بن سعد

۵۹۹۴..... مسلمانوں کا بہترین گفروہ ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس سے اچھا سلوک کیا جاتا ہو، اور مسلمانوں کا وہ گھرا انتہائی برا گھر ہے

جس میں کسی یتیم سے بدسلوک کی جاتی ہے، میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔

بخاری فی الادب المفرد، ابن ماجہ، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... بہت سے لوگ اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے اس بیوہ عورت سے نکاح کر لیتے ہیں جس کی پہلے سے نابالغ اولاد ہو لیکن بعد میں نبھانیں ہو پاتا اور یتیموں کو مارتے پیٹتے اور انہیں طعنہ دیتے ہیں یوں وہ اس وعید کے مرتکب ہو جاتے ہیں اس واسطے اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے، دوسروں کے ذریعہ یتیموں کی جو مدد ہوتی رہے بہتر ہے۔

۵۹۹۵ تمہارے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کی عزت کی جاتی ہو۔ عقیلی فی الضعفاء حلیۃ الاولیاء عن عمر
۵۹۹۶..... میں اور اپنے یا کسی اور کے یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ہوں گے، بیواؤں اور مسکینوں کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن عائشہ
۵۹۹۷ اپنے یا غیر کے یتیم کی پرورش کرنے والا، میں اور وہ ان دو (انگلیوں) کی طرح جنت میں ہوں گے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، کتاب الزہد، باب الاحسان رقم ۲۹۸۳
۵۹۹۸ جس نے کسی ایک یتیم یا دو یتیموں کو جگہ دی پھر (ادبیتوں اور اخراجات پر اس نے صبر کیا اور) جو کچھ خرچ کیا اس پر (ثواب) کی امید رکھی تو میں اور وہ جنت میں دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
۵۹۹۹ جس نے یتیم بچے یا بچی سے اچھا سلوک کیا تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ الحکیم عن انس
۶۰۰۰ جس نے کسی اپنے یا غیر کے یتیم کو (اپنے) ساتھ ملایا اور بالا خر اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے لا پروا کر دیا تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عدی بن حاتم
۶۰۰۱ میں تمہارے لیے دو کمزوروں یعنی یتیم اور عورت کے حق کو حرام قرار دیتا ہوں۔ حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۶۰۰۲ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم پڑ جائے اور تمہاری ضرورت پوری ہو؟ (تو سنو یہ کام کرو)۔ یتیم پر رحم کرو اس کے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرو، اور اسے اپنے کھانے سے کھانا کھلاؤ، تمہارا دل (بھی) نرم پڑ جائے گا اور ضرورت (بھی) پوری ہو جائے گی۔
طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۶۰۰۳ تمہارے گھروں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کی عزت کی جاتی ہے۔

بیہقی فی شعب الایمان عن عمر رضی اللہ عنہ
۶۰۰۴ الزکا جب یتیم ہو تو اس کے سر پر اس طرح (چٹیا پر) ہاتھ آگے کی طرف پھیرا کرو، اور اگر اس کا باپ (زندہ) ہو تو (پیشانی پر) آگے سے پیچھے (ہاتھ) پھیرا کرو۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
تشریح:..... یہ گویا کنایہ ہے کہ جو شخص کسی صدمے سے روتا ہے اس کے آنسو روکنے کے لیے اس طرح تسلی دی جاتی ہے کیونکہ اس کے آنسو تھمتے نہیں، اور غمزدہ انسان کی آنکھیں ادھر نہیں دیکھتیں اور انہیں گویا اس طرح بند کیا جاتا ہے اور خوشی و انبساط کی حالت میں بچہ کو ہوشیار کرنا مقصود ہوتا ہے اور اس کے لیے آنکھیں کھلی رکھنا ضروری ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ آنکھوں کو بند کرنے کے لیے اوپر سے نیچے ہاتھ پھیرا جاتا ہے اور کھولنے کے لیے نیچے سے اوپر اللہ اعلم۔

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا

۶۰۰۵ یتیم کے سر پر اس طرح آگے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو، اور جس کا باپ ہو اس کے سر پر اس طرح پیچھے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو۔
خطیب، ابن عساکر، عن ابن عباس
۶۰۰۶ جس بچہ کا باپ ہو اس کے سر پر (اس طرح) پیچھے کی طرف اور یتیم کے سر پر آگے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو۔
بخاری فی التاريخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

- ۶۰۰۷ یتیم کو اپنے قریب کرو، اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو، اس کے سر پر ہاتھ پھیرو، اپنے کھانے سے اسے کھانا کھلاؤ، اس واسطے کہ ایسا کرنے سے تیرا دل نرم ہوگا اور تیری ضرورت پوری ہوگی۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۶۰۰۸ جنت میں ایک گھر ہے جسے ”دار الفرح“ (فرحت و خوشی کا گھر) کہا جاتا ہے جس میں صرف وہ لوگ داخل ہوں گے جنہوں نے مومنوں کے یتیم بچوں کو خوش کیا ہوگا۔ حمزہ بن یوسف السہمی فی معجمہ وابن النجار عن عقبہ بن عامر
- ۶۰۰۹ جنت میں ایک گھر ہے جس کا نام ”دار الفرح“ ہے جس میں صرف وہ لوگ داخل ہوں گے جنہوں نے بچوں کو خوش کیا ہوگا۔

۶۰۱۰ جب تو یہ چاہے کہ دل نرم ہو جائے تو مسکینوں کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر۔ ابن عدی فی الکامل عن عائشہ رضی اللہ عنہا

- طبرانی فی مکارم الاخلاق، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۶۰۱۱ اللہ تعالیٰ جب بندوں سے انتقام لینے کا ارادہ فرماتے ہیں تو بچوں کو موت دیدیتے ہیں اور عورتوں کو بانجھ کر دیتے ہیں یوں انتقام عذاب بن کر ان پر نازل ہوتا ہے اور کوئی بھی ان میں قابل رحم نہیں رہتا۔ الشیرازی فی الاقباب عن حذیفہ وعمار بن یاسر
- ۶۰۱۲ اگر اللہ تعالیٰ کے (کچھ) بندے رکوع کرنے والے اور دودھ پیتے بچے اور سیراب ہونے والے چوپائے نہ ہوتے تو تم پر (اللہ تعالیٰ کا) عذاب بہت زور سے ڈال دیا جاتا اور پھر آپس میں مل جاتا۔ طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن مسافع الدیلمی

بوڑھوں اور کمزوروں پر رحم

- ۶۰۱۳ میری عزت یہ ہے کہ میری امت کی طرف سے بوڑھے شخص کی عزت کی جائے۔ خطیب فی الجامع عن انس
- ۶۰۱۴ جو نوجوان کسی عمر رسیدہ کی اس کی (زیادہ) عمر کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھی ایک ایسا شخص مقرر کر دیتے ہیں جو اس (نوجوان) کی عمر (کے آخر) میں اس کی عزت کرے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۶۰۱۵ برکت (کا باعث) تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ ابن حبان، حلیۃ الاولیاء، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس
- ۶۰۱۶ (برکت) بھلائی تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ البزار عن ابن عباس
- ۶۰۱۷ اس امت کی جو مدد کی جاتی ہے تو وہ اس کے کمزور لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کی وجہ سے کی جاتی ہے۔
- ۶۰۱۸ تمہاری مدد تو تمہارے کمزور لوگوں کی دعاؤں اور اخلاص کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن سعد
- ۶۰۱۹ مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو، اس واسطے کہ تمہاری مدد اور تمہیں رزق کمزوروں کی وجہ سے ملتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، حاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۶۰۲۰ بیواؤں اور مسکینوں کے لیے محنت کوشش کرنے والا (اجر میں) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا دن میں روزہ رکھنے اور رات کو قیام کرنے والے کی طرح ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۶۰۲۱ وہ گھر اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسند ہے جس میں کسی یتیم سے عزت کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر
- ۶۰۲۲ یتیم کو اپنے قریب کر، اس کے سر پر ہاتھ پھیر اور اسے اپنے دسترخوان پر بٹھاؤ تمہارا دل نرم ہوگا اور تم اپنی ضرورت پوری کرنے پر قادر ہو جاؤ گے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی عمران الجونی مرسلًا

پڑ جائے گا اور تمہاری ضرورت پوری ہوگی۔ سعید بن منصور، بخاری، مسلم، والنخراطی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر اپنے دل کی سختی کی شکایت کرنے لگا، تو آپ نے اسے یہ احکام دیئے۔۔۔ ۶۰۲۳ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا چاہے یتیم اس کا (اپنا) رشتہ دار ہو یا کسی اور کا ہو، (لیکن) جب وہ اللہ تعالیٰ سے (یتیم کے مال میں) ڈرنے والا ہو، جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔

ابن عدی فی الکامل، الحکیم، طبرانی فی الکبیر، بخاری، مسلم والنخراطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر عن بنت مرة البهزیه عن ابیہا ۶۰۲۵ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان، عن سهل بن سعد، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ ۶۰۲۶ جس نے اپنے یا کسی اور کے یتیم کی کفالت کی اس کے لیے جنت واجب ہے (اگر اس نے کسی کبیرہ کا ارتکاب نہیں کیا اور مرنے سے پہلے توبہ نہیں کی) مگر یہ کہ اس نے کسی ایسے کام کا ارتکاب نہ کیا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو (جیسے شرک) اور جس کی دونوں عزیز آنکھیں چلی گئی ہوں (نظر دینیائی ختم ہوگئی ہو) تو اس کے لیے جنت واجب ہے مگر یہ کہ اس نے کسی ایسے عمل کا ارتکاب نہ کیا ہو جس کی بخشش نہیں ہوتی۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۶۰۲۷ جس نے کسی اپنے یا غیر کے یتیم کی کفالت کی تو اس کے لیے جنت واجب ہے مگر یہ کہ اس نے کسی ناقابل معافی گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو اور جس کی دو آنکھوں کی نظر چلی گئی ہو تو اس کے لیے جنت واجب ہے بشرطیکہ اس نے کسی ناقابل معافی گناہ کا ارتکاب کیا ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۶۰۲۸ جس نے لوگوں میں سے اپنے یا کسی اور کے یتیم کی پرورش کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ام سعد بنت عمرو والجمحیہ ۶۰۲۹ جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کی پرورش کی (یتیم کو) کھانا پینا ملا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے (دوسرے کی اعانت سے) بے نیاز کر دیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دے گا، مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرتا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو۔

النخراطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۶۰۳۰ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو مسلمان کسی یتیم کے قریب ہوتا ہے اور اس (کے ساتھ) اچھا سلوک کرے (کی اچھی تربیت کرے اور (رحمہ لی سے) اس کے سر پر ہاتھ پھیرے، تو اللہ تعالیٰ ہر بال کے بدلے اس کا درجہ بلند فرماتے اور ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی لکھتے اور ہر بال کے بدلے ایک (صغیرہ) گناہ مٹاتے ہیں۔ والنخراطی فی مکارم الاخلاق وابن النجار عن عبد اللہ بن ابی اوفی ۶۰۳۱ جس نے کسی ایک یا دو یتیموں کو جگہ دی پھر صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی، تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے، اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں شہادت والی اور درمیانی انگلی کو حرکت دی۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۶۰۳۲ جس نے کسی یتیم بچے یا بچی سے اچھا برتاؤ کیا تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ الحکیم عن انس ۶۰۳۳ جس مسلمان نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم بچہ کو اس کا کھانا پینا فراہم کیا وہ جنت میں داخل ہوگا، مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرتا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو، اور جس کی دو آنکھوں (سے نظر) کو لے لیا گیا، پھر اس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی (تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میرے پاس اس کے لیے بدلہ جنت ہی ہے کسی نے عرض کی: اس کی دو کریم چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کی دو آنکھیں، جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، ان پر خرچ کیا، اور ان پر رحم کیا، انہیں اچھا ادب دیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، کسی نے عرض کی، (چاہے) دو بیٹیاں ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن عباس

- ۶۰۳۴ جو مسلمان کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے، تو جس بال پر اس کا ہاتھ پھرے گا اس کے بدلہ اسے ایک نیکی ملے گی ایک درجہ بلند ہوگا اس سے ایک (صغیرہ) گناہ کم ہو جائے گا۔ ابن النجار عن زاهد حامد بن عبد اللہ بن ابی اوفی
- ۶۰۳۵ جو شخص کسی یتیم کے سر پر اللہ تعالیٰ کے لیے ہاتھ پھیرے تو ہر بال کے بدلہ جس پر اس کا ہاتھ پھرے گا، اس کے لیے ایک نیکی ہوگی۔ جس نے کسی یتیم بچے یا بچی سے اچھا سلوک کیا تو میں اور وہ دونوں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔
- ابن المبارک، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء عن ابی ام
- ۶۰۳۶ جس نے کسی یتیم کے سر پر رحم سے ہاتھ رکھا تو اس کے لیے ہر بال کے بدلے جس پر اس کا ہاتھ پھرے گا ایک نیکی ہوگی۔
- ابن المبارک عن ثابت بن عمار، بہ
- ۶۰۳۷ اگر تجھے اس بات سے خوشی ہو کہ تیرا دل نرم ہو تو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا۔
- مسند احمد، بخاری مسلم والخرائط فی اعتلال القلوب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
- ۶۰۳۸ جس قوم کے ساتھ ان کی پلیٹ یا پیالہ میں کوئی یتیم کھائے (پئے) تو شیطان ان کی پلیٹ کے پاس نہیں آسکتا۔
- ابن النجار عن ابی ام
- ۶۰۳۹ جس قوم کے ساتھ ان کے پیالے کے پاس کوئی یتیم (پینے کے لیے) بیٹھ تو ان کے پیالے کے نزدیک شیطان نہیں آسکتا۔
- الحارث، طبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ، واورده ابن الجوزی فی الموضوع
- ۶۰۴۰ اس کھانے سے کوئی کھانا زیادہ برکت والا نہیں جس پر کوئی یتیم بیٹھے۔ الدیلمی عن انس
- ۶۰۴۱ میں قیامت کے دن یتیم اور معاہد کی طرف سے جھگڑا کروں گا اور میں جس سے جھگڑا کروں گا اس پر غالب رہوں گا۔
- الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ
- یہ غالباً حدیث قدسی ہے۔
- ۶۰۴۲ تم خاندان والوں کے بارے خوفزدہ رہتی ہو جبکہ میں دنیا اور آخرت میں ان کا نگہبان ہوں۔ طبرانی وابن عساکر عن عبد اللہ بن جہ
- فرماتے ہیں: ہماری ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر ہماری یتیمی کی شکایت کرنے لگیں تو آپ نے فرمایا پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی جو کسی یتیم کے مال کا ذمہ دار ہو تو وہ اسے تجارت میں لگائے، اور اسے ایسے ہی نہ رہے تاکہ زکوٰۃ اسے کھا جائے۔
- ۶۰۴۳ ابن عدی فی الکامل، بخاری مسلم عن ابن
- ۶۰۴۴ جس چیز سے بھی تم اپنے بیٹے کے ساتھ تجارت میں شرکت کرو (کر سکتے ہو) جب کہ تم اس کے مال کے ذریعہ اپنا مال بچانے وا اور اس کا مال لگا کر (اپنے لیے) مال کمانے والے نہ ہو۔ طبرانی فی الصغیر، بیہقی فی شعب الایمان عن جابر بن حنظلہ بن خذیم
- کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آ کر عرض کرنے لگا: میں کس چیز میں اپنے یتیموں کے ساتھ شرکت کر سکتا ہوں تو آپ یوں فرمایا یہ حدیث ذکر کی۔
- ۶۰۴۵ بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی۔ دارقطنی فی الافراد عن انس
- ۶۰۴۶ احتلام ہو جانے کے بعد یتیمی نہیں رہتی، اور لڑکی کو حیض (ماہواری) آچکنے کے بعد یتیمی نہیں رہتی۔
- ابو یعلیٰ فی مستندہ، والحسن بن سفیان وابن قانع. والباوردی وابن السکن وابو نعیم سعید بن منصور عن حنظلہ بن خ
- ۶۰۴۷ اے اللہ! میں دو ضعیفوں یتیم اور عورت کے حق کی معافی چاہتا ہوں۔ ابن ماجہ حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- بوڑھوں اور بیواؤں پر رحم**
- ۶۰۴۸ یتیم کو اپنے قریب کر، اس سے نرمی سے پیش آ، اس کے سر پر ہاتھ پھیر، اور اپنے کھانے سے اسے کھانا کھلا، اس سے تمہارا دل

- ۶۰۴۸ مجھے اپنے ضعیف لوگوں میں تلاش کیا کرو، اس واسطے کہ تمہیں رزق اور تمہاری مدد تمہارے کمزوروں کی وجہ سے کی جاتی ہے۔
مسند احمد، ابوداؤد، حسن صحیح، نسائی، حاکم، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
یہ حدیث پہلے ۶۰۱۹ نمبر میں گزر چکی ہے۔
- ۶۰۴۹ تمہاری مدد تو تمہارے کمزوروں کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ ابونعیم عن ابی عبیدة
- ۶۰۵۰ عمر رسیدہ لوگوں کے بارے خیر خواہی کی تلقین کرو اور جوانوں پر رحم کرو۔ حاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی سعید
- ۶۰۵۱ ام سعد کے بیٹے! تجھے تیری ماں رونے، اور تمہیں رزق اور تمہاری مدد تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی کی جاتی ہے۔
مسند احمد عن سعد بن ابی وقاص، مسند الامام احمد ج ۱ ص ۷۳
- ۶۰۵۲ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر رحم اور ہمارے عالم کی عزت نہ کرے۔
العسکری فی الامثال عن عبادۃ بن الصامت
- ۶۰۵۳ وہ شخص ہم سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور ہمارا حق نہ پہچانے۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس
- ۶۰۵۴ جو ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے، ہمارے چھوٹوں کے لیے نرم گوشہ نہیں رکھتا اور ہم میں سے رشتہ دار پر رحم نہ کرے تو نہ ہم اس کے
اور نہ وہ ہمارا۔ ابن عساکر عن بلال بن سعد
- ۶۰۵۵ انس! چھوٹے پر رحم کرو، بڑے کی عزت کرو تو میرے دوستوں میں سے ہو گے۔ العسکری فی الامثال عن انس
- ۶۰۵۶ شریح! کچھ لوگوں کے ہاں رواج ہے کہ بڑے سر ہانے بیٹھتے ہیں اور چھوٹے ادب پائنتی کی جانب بیٹھتے ہیں سو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ ادب نامحفوظ
مراتب وحدود کا دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائی جائے بس یہی سب سے بڑا ادب ہے پیچھے چلنا، جوتے اٹھالینا اور کھانے میں بڑے کے سامنے پہل
نہ کرنا، سب رواجی ادب ہیں۔

حرف الزاء..... ای الزہد

دنیا سے بے رغبتی کا بیان

آگے جتنی احادیث آرہی ہیں تمام زہد و ورع کے بارے میں ہیں یہ بات پہلے سمجھ لیں کہ زہد و تقشف کا جو مفہوم عام اذہان میں بیٹھا
ہوا ہے کہ دنیا سے بالکل لاتعلقی، نہ کسی سے سلام و کلام، ہر وقت منہ بگاڑ کر رکھنا، نہ خوراک کی پروا نہ پوشاک کی فکر تو یہ ہرگز مفہوم نہیں، بلکہ
اسلامی زہد یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر دنیا کو دل میں نہ بساؤ بس ضرورت کی حد تک اسے کام میں لاؤ اور ترک دنیا جسے رہبانیت سے یاد کیا جاتا
ہے اس کی قطعاً اجازت نہیں۔

۶۰۵۶ بے شک اللہ تعالیٰ آخرت کی نیت پر دنیا عطا فرماتے ہیں، اور دنیا کی نیت پر دینے سے انکار فرمایا ہے۔ ابن المبارک عن انس

۶۰۵۷ دنیا والوں کے حسب جس کی طرف وہ جاتے ہیں یہ مال ہے۔ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن بريدة

تشریح: نسب سلسلہ خاندانی ہے اور حسب خاندانی شرافت کا نام ہے دنیا دار جو رب تعالیٰ کو بھول کر مال کی ذخیرہ اندوزی میں مصروف ہیں
ان کی دن رات یہی سوچ ہوتی ہے کہ باپ نے اتنے کمائے تھے میرا کاروبار ان سے وسیع تر ہونا چاہیے۔

۶۰۵۸ دنیا کو دنیا والوں کے لیے چھوڑ دو اس واسطے کہ جس نے اپنی ضرورت و کفایت سے بڑھ کر دنیا کی تو اس نے اپنی موت کا حصہ لیا جس

کے بارے سے علم نہیں۔ فردوس عن انس

۶۰۵۹ دنیا میں بے رغبتی کا نام یہ نہیں کہ حلال کو حرام ٹھہرایا جائے اور مال کو ضائع کیا جائے (بلکہ) لیکن دنیا میں بے رغبتی (کا مطلب) یہ ہے کہ جو چیز تمہارے ہاتھ میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں جو چیز ہے اس کے مقابلہ میں زیادہ قابل اعتماد نہ ہو، اور جو مصیبت تجھے پہنچے تجھے اس مصیبت کے ثواب کی زیادہ رغبت ہو، وہ مصیبت اگرچہ تیرے لیے باقی رہے۔ ترمذی، ابن ماحہ عن ابی ذر

۶۰۶۰ دنیا میں بے رغبتی قلب و بدن کی راحت کا سبب ہے اور اس میں رغبت قلب و بدن کی تکلیف کا باعث ہے۔

طبرانی فی الاوسط، ابن عدی فی الکامل، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، بیہقی فی شعب الایمان عن عمر، موقوفاً تشریح: جتنا بڑا کاروبار اتنی زیادہ پریشانی، اور وہی پریشانی بدنی تکلیف کا سبب ہے، وہی بے کلی سے نیند نہیں آئے گی، بدن میں تکلیف و تعب شروع ہو جائے گا تفصیل ”فطری و نفسیاتی باتوں“ میں۔

۶۰۶۱ دنیا سے بے رغبتی دل و بدن کی راحت کا سبب ہے (جبکہ) دنیا میں رغبت غم و پریشانی کو بڑھاتی ہے۔

مسند احمد، فی الزہد، بیہقی فی شعب الایمان عن طاؤس، مرسلہ

۶۰۶۲ دنیا سے بے رغبتی قلب و بدن کو راحت پہنچاتی ہے جبکہ دنیا میں رغبت غم و پریشانی کو زیادہ کرتی ہے، اور بے کاری اور نکما پن دل کو سخت کر دیتا ہے۔ القضاعی ابن عمر

جو انسان کبھی پیدل نہ چلا ہو اسے کیا پتہ کہ پاؤں سے چلنے والوں پر کیا گزرتی ہے۔

۶۰۶۳ دنیا (میں رغبت کرنے) سے بچو اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ ہاروت و ماروت سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

الحکیم عن عبد اللہ بن بسر المازنی

دونا پسندیدہ چیزوں میں بہتری

۶۰۶۴ دو چیزیں ایسی ہیں جنہیں ابن آدم ناپسند کرتا ہے موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ موت اس کے لیے فتنہ سے بہتر ہے، اور وہ مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے، اور مال کی کمی حساب سے کم ہے۔ سعید بن منصور، مسند احمد عن محمود بن لید

تشریح: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے فان الحی لانومن علیہ الفتنۃ کہ زندہ آدمی کسی بھی وقت کسی فتنہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ مشکوٰۃ ص ۳۲ کتاب العلم مطبوعہ نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

۶۰۶۵ دنیا سے بچو، اس واسطے کہ یہ ہاروت و ماروت سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الدنیا، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۰۶۶ دنیا سے بچو اس لیے کہ یہ سرسبز میٹھی ہے۔ مسند احمد فی الزہد عن مصعب بن سعد، مرسلہ

۶۰۶۷ جب تم یہ چاہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے، تو دنیا سے نفص رکھو اور جب یہ چاہو کہ لوگ تم سے محبت کریں تو دنیا کی جو فضول چیزیں تمہارے پاس ہیں ان کی طرف پھینک دو۔ خطیب عن ربیع ابن خراش، مرسلہ

۶۰۶۸ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتا ہے تو اسے دنیا سے بچاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔

ترمذی، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن قتادہ بن نعمان

۶۰۶۹ جب تم ایسا شخص دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی (کی صفت و نعمت) عطا کی گئی ہے تو اس کے قریب لگ جاؤ اس واسطے کہ اس (کے دل) کی طرف حکمت و دانائی ڈالی جاتی ہے۔

ابن ماجہ، حلیۃ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی خلد، حلیۃ الاولیاء، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۰۷۰ جب میری امت دنیا کو قابل وقعت و عظمت سمجھنے لگے گی تو اسلام کی وقعت و ہیبت ان کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی، اور جب آپس میں ایک دوسرے کو سب و شتم کرنا اختیار کرے گی تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گی۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۰۷۱ دنیا (میں دل لگانا اور رغبت کرنا) آخرت والوں کے لیے حرام ہے اور آخرت دنیا والوں کے لیے حرام۔ جبکہ دنیا اور آخرت اللہ والوں کے لیے حرام ہیں۔ مسلم، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
تشریح: اہل اللہ کو فقط رضائے خدا مقصود ہوتی ہے۔

۶۰۷۲ دنیا میٹھی اور سبز ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن میمونۃ

۶۰۷۳ دنیا میٹھی اور تر ہے۔ فردوس عن سعد

۶۰۷۴ سب سے بڑا گناہ دنیا سے محبت کرنا ہے۔ فردوس عن ابن مسعود

۶۰۷۵ دنیا میٹھی اور سرسبز ہے، جس نے اسے اس کے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے لیا تو اس کے لیے اس میں برکت دی جائے گی اور بہت سے اپنے نفس کی چاہت کی وجہ سے کسی چیز میں پڑ جاتے ہیں جس میں اس کے لیے قیامت کے روز صرف آگ ہی ہوگی۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

حلال کمانا، حلال طریقہ سے خرچ کرنا

۶۰۷۶ دنیا سبز و میٹھی ہے جس نے اس میں حلال طریقے سے مال کمایا اور صحیح جگہ اسے خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس پر ثواب عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا، اور جس نے ناجائز طریقہ سے مال کمایا اور ناحق خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے ذلت کے گھر میں اتارے گا بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں جہاں انہیں قیامت کے دن آگ ہی ملے گی۔ بیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۶۰۷۷ جہاں تک ہو سکے دنیا کے افکار سے فارغ رہو، اس واسطے کہ جس کی سب سے بڑی پریشانی دنیا ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد کے نظام کو بکھیر دے گا اور فقر و فاقہ کو اس کے سامنے رکھ دے گا اور جس کی سب سے بڑی پریشانی آخرت ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کے کام کو سیٹھے گا اور مالدار و غنا کو اس کے دل میں ڈال دے گا، اور جس بندے نے بھی اپنا دل اللہ تعالیٰ کی طرف لگا دیا تو اللہ تعالیٰ مومنین کے دل محبت و رحم سے اس کی طرف پھیر دے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف ہر بھلائی میں جلدی فرمائیں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۰۷۸ تین آدمی بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، ایک وہ شخص جس نے اپنے کپڑے دھوئے اور ان کپڑوں کے سوا اور کپڑے اس کے پاس نہ تھے، ایک وہ شخص جس کے چولہے پر دو ہنڈیاں نہ دھری گئیں، ایک وہ شخص جس نے پینے کی کوئی چیز مانگی اور اس سے یہ نہیں پوچھا گیا: تمہیں کونسا شروب چاہیے؟ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی سعید

تشریح: کپڑوں کا ایک ہی جوڑا رکھنا اس وقت کی بات ہے جب چیزوں کی قلت تھی اور دو ہنڈیوں کا نہ چڑھانے سے مراد فضول اور چٹ پٹے کھانوں کی کثرت سے بچنا ہے، ایک قسم کا مشروب سے بتانا یہ مقصود ہے کہ تعیش سے بچو سادگی کی زندگی اختیار کرو۔

۶۰۷۹ کسی فاجر شخص کی کسی نعمت پر ہرگز حسرت نہ کرنا اس لیے کہ اس کے واسطے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک قتل کرنے والا ہے جو مرے گا نہیں۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۰۸۰ مال و اہل میں کثرت و وسعت سے روکا گیا ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۰۸۱ دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن سلمان، الزار عن ابن عمر

۶۰۸۲ دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور قحط ہے جب وہ دنیا سے جدا ہوگا تو جیل خانہ اور قحط سے جدا ہوگا۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، حاکم عن ابن عمر

دنیا ملعون ہے

۶۰۸۳ دنیا پر لعنت اور کچھ اس میں (سوائے چند چیزوں کے) ہے ملعون ہے البتہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔ حلیۃ الاولیاء، والضیاء عن جابر

۶۰۸۴ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ملعون ہے مگر صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو اس کے قریب کرے اور عالم اور طالب علم۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، بخاری، مسلم، طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۶۰۸۵ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے اس پر بھی لعنت! مگر صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو اس کے قریب کرے اور عالم اور طالب علم۔

ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۰۸۶ دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں، اور اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں، اور اس کے لیے وہ جمع کرتا ہے جس کی عقل نہیں۔

مسند احمد، بیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہ، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود، موقوفاً

۶۰۸۷ دنیا پر لعنت ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر صرف نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا یا اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔

الزار عن ابن مسعود

۶۰۸۸ دنیا پر لعنت اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کی جائے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۰۸۹ دنیا محمد (ﷺ) اور آل محمد کے لیے مناسب نہیں۔ ابو عبد الرحمن السلمی فی الزہد عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۶۰۹۰ کسی مؤمن کے لیے دنیا درست نہیں ہو سکتی، کیسے درست ہو جبکہ وہ اس کے لیے قید خانہ اور آزمائش کا سبب ہے۔

ابن لال عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۰۹۱ دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھے پسند کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اسے چھوڑ دے لوگ تجھے پسند کرنے لگیں گے۔

ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر، بیہقی عن سهل بن سعد

۶۰۹۲ لوگوں میں سب سے بڑا زاہد وہ ہے جو قیروں اور بوسیدگی کو نہ بھولے، اور دنیا کی سب سے فضیلت والی زینت و زیبائش کو ترک کر دے،

اور باقی رہنے والی (زندگی) کو فنا ہو جانے والی پر فوقیت دے اور آئندہ کل کو اپنے دنوں میں شمار نہ کرے، اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرے۔

بیہقی فی شعب الایمان عن الضحاك مرسلًا

۶۰۹۳ جب تم میں سے کوئی اس شخص کو دیکھے جسے مال اور پیدائش میں اس پر فضیلت حاصل ہے تو وہ اس شخص کو دیکھے جو اس سے کم (درجہ) ہے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: ورنہ وہ شخص ناشکری کرے گا اور سمجھے گا مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہی کیا ہے اس پر شکر کروں؟

۶۰۹۴ سب سے افضل مؤمن وہ ہے جس سے بے رغبتی ہو۔ فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی دنیا کی کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو۔

۶۰۹۵ اے اللہ! تجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی، اور یہ یقین کر لیا کہ جو کچھ میں لے کر آیا وہ آپ کی طرف سے برحق ہے، تو اس کا مال اور اولاد کم کر اور اپنی ملاقات اس کے لیے پسندیدہ کر دے، اور اسے جلد موت عطا فرما، اور جو تم مجھ پر ایمان لایا نہ میری تصدیق کی، اور نہ یہ یقین کیا کہ جو میں لے کر آیا وہ آپ کی طرف سے حق ہے تو اس کی اولاد و مال بڑھا دے اور اس کی عمر لمبی کر دے۔

ابن ماجہ عمرو بن غیلان الشافعی، طبرانی فی الکبیر عن معاذ

تشریح:..... یہ دعا کچھ مخصوص لوگوں کے لیے تھی، اس دور میں کوئی بھی اس دعا کا تحمل نہیں۔

۶۰۹۶ اے اللہ! جو آپ پر ایمان لایا اور یہ گواہی دی کہ میں آپ کا رسول ہوں، تو اپنی ملاقات اس کے لیے محبوب کر دے، اور موت (کی سختی) اس کے لیے آسان فرما، دنیا اس کے لیے کم کر، اور جو آپ پر ایمان نہیں لایا اور نہ یہ گواہی دی کہ میں آپ کا رسول ہوں تو اپنی ملاقات اس کے لیے پسندیدہ نہ فرما، اور نہ موت اس کے لیے آسان فرما، اور اس کی دنیا زیادہ کر۔ طبرانی فی الکبیر عن فضالة بن عیید

۶۰۹۷ جب تم یہودیہ یا نصاریٰ میں سے کسی کے لیے دعا کرو تو (یوں) کہو اللہ تعالیٰ تیری اولاد اور مال میں اضافہ فرمائے۔

ابن عدی فی الکامل وابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۰۹۸ انسان سے جو (فضلہ) خارج ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی مثال بنایا ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن الضحاک بن سفیان

۶۰۹۹ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو قلیل بنایا ہے اور اس سے باقی بچا بھی تھوڑا ہے جیسے کسی کھڈ میں سایہ درجہ پر پانی ہو جس میں سے صاف پانی پی لیا جائے، اور گدلا بانی رہ جائے۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۶۱۰۰ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا پیدا فرمائی تو اس سے اعراض کیا اور اپنے ہاں اس کی بے قدری کی وجہ سے اسے دیکھا نہیں۔

ابن عساکر عن علی بن الحسین، مرسلاً

دنیا کی بے وقعتی

۶۱۰۱ اللہ کی قسم! البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے جتنا۔ (یہ بکری کا مردار بچہ جس کے کان چھوٹے چھوٹے ہیں) یہ تمہارے ہاں بے قدر و ذلیل ہے۔ مسند احمد، مسلم ابو داؤد عن جابر

۶۱۰۲ اللہ تعالیٰ نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں فرمائی جو دنیا سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں (ذلیل) نہ پسندیدہ ہو، اور اس سے بغض کی وجہ سے، جب سے اسے پیدا کیا (رحمت بھری نگاہ سے) نہیں دیکھا۔ حاکم فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۰۳ اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا (اس وقت سے) اس سے اعراض کیا، پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں نے تجھے اپنے بروں لوگوں میں ہی اتارا۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: اللہ تعالیٰ کے بہت سے نیک بندوں کو بھی دنیا ملی، جیسے حضرت داؤد و سلیمان، یوسف و خاتم النبیین صلی اللہ علیہم اجمعین کو عطا ہوئی اور بہت سے صحابہ کرام کو بھی جیسے حضرت یوشع بن نون، حضرت طالوت، حضرت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین، لیکن ان لوگوں نے بقول امام شافعی رحمہ اللہ ”جعلوا لها لجة و اتخذوا صالح الاعمال فیہا سفناً“ اسے گہر اور یا سمجھا اور نیک اعمال کو کشتیاں بنالیا، اس واسطے ضروری ہے کہ دنیا سے نباہ کے لیے نیک اعمال جو سنت نبوی کے مہرزدہ اور تصدیق شدہ ہوں اختیار کیے جائیں۔

۶۱۰۴ اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو جس سے محبت کرتا ہے دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جس طرح تم اپنے مریض کو خوف کی وجہ سے (ناموافق) کھانے اور پینے سے محفوظ رکھتے ہو۔ مسند احمد عن محمود بن لبید، حاکم عن ابی سعید

۶۱۰۵ بندہ کی جب (بنیادی) پریشانی آخرت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد (کو اس کے لیے) کافی کر دیتا ہے اور غنا و مالداری کو اس کے دل میں رکھ دیتا ہے وہ صبح و شام غنی رہتا ہے، اور جب بندے کا سب سے بڑا غم دنیا بن جائے تو اس کی جائیداد کو بکھیر دیتا ہے اور فقر و فاقہ کو اس کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے وہ صبح و شام محتاج ہی رہتا ہے۔ مسند احمد فی الزهد عن الحسن، مرسلًا

۶۱۰۶ ہر چیز کے لیے ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری امت کا فتنہ مال کی کثرت ہے۔ ترمذی، حاکم عن کعب بن عیاض

۶۱۰۷ ان درہم و دینار نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود، ابو داؤد عن ابی موسیٰ
۶۱۰۸ تم میں سے کسی ایک کے لیے دنیا میں اتنا (مال و سامان) کافی ہے جتنا سوار کا تو شہ ہوتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن خباب
۶۱۰۹ مال جمع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک خادم اور ایک سواری کافی ہے۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہاشم بن عتبہ

۶۱۱۰ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو انتہائی خوبصورت شکل و صورت میں بھیجا جس سے بڑھ کر جس میں وہ میرے پاس آئے تھے تو وہ کہنے لگے: اے محمد! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے فرما رہے ہیں کہ میں نے دنیا کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ کڑوی اور پراگندہ ہو جا اور میرے دوستوں کے لئے تنگ اور سخت ہو جانا کہ وہ میری ملاقات پسند کریں اس واسطے کہ میں نے اسے اپنے دوستوں کے لئے قید خانہ اور دشمنوں کے لئے جنت بنایا ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان، عن قتادة بن العمان

۶۱۱۱ خبردار! عیش پرستی سے بچنا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے (پرہیزگار اور حمد و اللہ سے واقف) بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔

مسند احمد، بیہقی فی شعب الایمان عن معاذ
استاذ محترم مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب کا ارشاد ہے، ”زہد، آرائش، آرائش حرام نہیں لیکن نمائش حرام ہے“ انسان رنگ برنگے کھانے و پینے کھاتا ہے جہاں اسے کوئی دیکھنے والا ہو اندھیری رات میں اگر کسی کو بھوک لگے تو وہ کیا کرے گا؟ اسی طرح جنگل میں تھکا ماندہ شخص کون سی ڈش کھائے گا؟ میں انسان جب کسی فانیو سٹار ہوئل میں پہنچتا ہے تو کہتا ہے: ایک بریانی، ایک تکہ، ایک کوفتہ، ایک دی، ایک چپاتی، ایک سلا، ایک سویٹ ڈش ایک چاول وغیرہ

۶۱۱۲ سونے اور چاندی (کی کثرت) کے لئے ہلاکت ہو۔ مسند احمد عن احل، بیہقی فی شعب الایمان عن عمر

۶۱۱۳ دنیا چھوڑنا بڑے صبر کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں توار تھوڑنے سے سخت ہے۔ فردوس عن ابن مسعود

۶۱۱۴ دنیا سے لگاؤ ہر برائی کی بنیاد ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن الحسن

تھوڑے پر قناعت

۶۱۱۵ دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی مالک الاشعری

۶۱۱۶ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو دنیا سے بے رغبت ہو اور آخرت کی رغبت رکھنے والا ہو۔ بیہقی فی الشعب عن الحسن، مرسلًا

۶۱۱۷ دنیا، دنیا والوں کے لیے چھوڑ دو، جس نے اپنی ضرورت سے زائد دنیا حاصل کی تو اس نے اپنی موت لی، جبکہ اسے معلوم نہیں۔

ابن لال عن انس رضی اللہ عنہ
۶۱۱۸ دو درہم والے کا حساب، ایک درہم والے سے سخت ہوگا اور دو دینار والے کا حساب ایک دینار والے سے سخت تر ہوگا۔

حاکم فی تاریخہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ذر، موقوفاً
تشریح: چاندی سے ڈھالے ہوئے سکے کو درہم اور سونے سے ڈھالے ہوئے کو دینار کہتے ہیں۔

۶۱۱۹ (انسان) اس وقت تک زائد نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ متواضع ہو جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۶۱۲۰ میرے رب (اللہ تعالیٰ) نے مکہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا کر میرے سامنے پیش کیا، تو میں نے عرض کی اے میرے رب انہیں! میں

ایک روز سیر اور ایک روز بھوک سے رہوں، جب میں خالی پیٹ ہوں گا تو آپ کی طرف زاری کروں گا، اور آپ کو یاد کروں گا، اور جب سیر ہوگا تو آپ کی تعریف اور شکر کروں گا۔ مسند احمد، ترمذی، عن ابی امامہ

۶۱۲۱ غنا ولا پرواہی یہ ہے کہ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامیدی ہو۔ حلیۃ الاولیاء القضاعی عن ابن مسعود
۶۱۲۲ غنا یہ ہے کہ لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے مایوسی ہو جائے، تم میں سے جو دنیا کی کسی لالچ کی طرف چلے تو وہ آہستہ چلے۔

۶۱۲۳ غنا یہ ہے کہ لوگوں کی چیزوں سے مایوسی ہو، خبردار لالچ سے بچنا اس واسطے کہ وہ موجود تھا جی ہے۔ العسکری فی الموعظ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۶۱۲۴ (گھر میں) ایک بستر مرد کے لیے ایک اس کی عورت کے واسطے اور تیرا مہمان کے لیے ہے اور چوتھا شیطان کے لیے ہوگا۔

۶۱۲۵ تشریح: مراد یہ ہے کہ دنیا کی چیزوں کی کمی و کثرت سے بچو۔
۶۱۲۶ دنیا کی ذلت و رسوائی آخرت کی ذلت سے بلی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن الفضل

۶۱۲۷ ہر وہ چیز جو گھر کے سائے روٹی کے چھلکے اور اتنے کپڑے سے زائد ہو جس سے انسان اپنی شرمگاہ چھپائے، اور پانی سے زائد ہو اس میں انسان کا کوئی حق نہیں۔ مسند احمد عن عثمان

دنیا مسافر خانہ ہے

۶۱۲۸ دنیا میں ایسے رہ جیسے تو کوئی مسافر یا راہ عبور کرنے والا ہے۔ بخاری عن ابن عمر، مسند احمد ترمذی

اور ابن ماجہ میں ان الفاظ کا اضافہ ہے اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔

۶۱۲۹ نہ میں دنیا کا اور نہ دنیا میری، میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے کہ گویا ہم ایک ساتھ دوڑ رہے ہیں۔ الضیاء عن انس

۶۱۳۰ دینار اور درہم کا بندہ ملعون ہے۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۳۱ اگر تمہیں دنیا کے بارے اتنا معلوم ہو جائے، جو میں جانتا ہوں تو تمہارے دل اس سے راحت حاصل کر لیں گے۔

۶۱۳۲ تشریح: یعنی پھر تم مشقت کرنا چھوڑ دو کہ جس راہ سے آدمی عموماً سفر کرتا ہے تو اس کے نشیب و فراز، یمن و شمال وہاں کے خدوخال سے واقف ہوتا ہے اسے وہاں سے گزرتے اتنا چنبا نہیں ہوتا جتنا ناواقف کوڑو تعجب ہوتا ہے۔

۶۱۳۳ اگر تمہیں وہ چیزیں پتہ لگ جائیں جو تمہارے لیے ذخیرہ کی گئی ہیں تو جو چیز تم سے روک لی گئی ہیں ان پر افسوس نہ ہو۔

۶۱۳۴ تشریح: ایک شخص کو معلوم ہے کہ مجھے انعام میں گاڑی ملنے والی ہے اور پہلے موٹر سائیکل ملنے والی تھی لیکن نہیں دی گئی، تو اس پر اسے کوئی غم نہ ہوگا بلکہ اتنی خوشی ہوگی کہ وہ معمولی غم اس کے سامنے بیچ ہوگا۔

۶۱۳۵ اگر دنیا کی اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی قدر و منزلت ہوتی جتنی مچھر کے پر کی ہے تو کافر کو ایک گھونٹ پانی نہ پلاتے۔

۶۱۳۶ ترمذی والضحیاء عن سہل بن سعد
جب بے قدر ہے تو اسی وجہ سے کافر کو دے رکھی ہے اور مومن کے لئے ناپسند کی، جنت کی وقعت ہے اور وہ مومن کو عطا کی، کافر کو اس سے محروم رکھا۔
۶۱۳۷ اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کے ذلیل ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ یحییٰ بن زکریا علیہا السلام کو ایک عورت نے قتل کیا۔

۶۱۳۸ تشریح: اس وقت کے بادشاہ نے ایک عورت سے شادی کی جس کی ایک لڑکی تھی، بادشاہ اس پر فریفتہ ہوا آپ نے فرمایا: اس لڑکی سے تمہاری شادی درست

نہیں حرام ہے، بادشاہ کی دولت و حشمت دیکھ کر لڑکی بھی بے قابو ہوئے جارہی تھی، کہنے لگی مجھے تو بس ”یجی“ کا سر چاہیے۔ چنانچہ اس ظالم نے اللہ تعالیٰ کے اس معصوم بندے کا ناحق سر قلم کر دیا۔ یجی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے اتنا روتے تھے کہ ان کے رخساروں پر آنسوؤں کی نالیاں بن گئی تھیں۔

۶۱۳۴ تم میں سے ایک شخص کے لیے اتنا (سامان) کافی ہے جتنا ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے۔ ابن ماجہ عن سلمان

۶۱۳۵ تم میں ایک آدمی کے لیے دنیا میں سے ایک خادم اور سواری کافی ہے۔ مسند احمد، نسائی، الضیاء عن بریدۃ

۶۱۳۶ دنیا، آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی سمندر کی طرف جائے اور اس میں اپنی انگلی ڈبوئے تو جتنا پانی اس کی انگلی سے لگے گا وہی دنیا کی حیثیت ہے۔ حاکم عن المستورد

۶۱۳۷ دنیا نے آخرت سے اتنا ہی (حصہ) لیا ہے جتنا ایک سوئی جو سمندر میں لگائی جائے تو اس کے ساتھ سمندر کا جو پانی لگتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن المستورد

۶۱۳۸ دنیا کی حیثیت آخرت کے مقابلہ میں اتنی ہے جیسا تم میں کا کوئی اپنی اس انگلی کو سمندر میں ڈبوئے پھر دیکھے اس کے ساتھ کتنا پانی

لگتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن المستورد

۶۱۳۹ مجھے تم پر فقر و فاقہ کا خوف نہیں لیکن مال کی کثرت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا خوف ہے (اسی طرح) مجھے تم پر غلطي خوف نہیں لیکن

قصد غلطي کرنے کا خوف ہے۔ حاکم، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۴۰ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے بے رغبتی، اور پیٹ و شرمگاہ کی پاکدامنی سے بڑھ کر افضل کسی زینت سے مزین نہیں کیا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر

تشریح: دنیا کی بے رغبتی ہر ایک کا کام نہیں، شرمگاہ اور پیٹ کو چھانا بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور خوف سے ممکن ہے ورنہ لغزشوں سے کئی پھسل کر رہ گئے۔

۶۱۴۱ جس کسی سے بھی دنیا روکی گئی تو اس کے لیے کوئی بہتری ہی ہوگی۔ فردوس عن ابن عمر

۶۱۴۲ میرا اور دنیا کا کیا تعلق؟ میں تو اس سوار کی طرح ہوں جو کسی درخت تلے سایہ میں سستانے کے لیے ٹھہرے اور پھر اسے چھوڑ کر چل پڑے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، الضیاء عن ابن مسعود

مالداری پر آخرت میں حسرت

۶۱۴۳ ہر مالدار قیامت کے روز چاہے گا کہ اسے اتنی دنیا دی جاتی جس سے وہ اپنی بھوک مٹا سکتا۔ ہناد عن انس

۶۱۴۴ جو بندہ یہ چاہے کہ اس کا دنیا میں ایک درجہ بلند ہو اور وہ بلند ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ آخرت میں اس کا ایک درجہ اس سے بڑا اور

طویل کم کر دے گا۔ طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء عن سلمان

تشریح: یعنی تکبر کر کے خود سری سے ایسا کرے، باقی رتبہ جسے دنیا میں خدا دیتا ہے وہ فروتنی کو دل میں جا دیتا ہے۔

۶۱۴۵ مال کی کثرت (چاہنے) والے ہی قیامت کے روز سب سے کم درجہ ہوں گے۔ الطیالسی عن ابی ذر

۶۱۴۶ جس نے اپنی دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا، اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان

پہنچایا، سو تم باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر فوقیت دو! مسند احمد، حاکم، عن ابی موسیٰ

۶۱۴۷ جس نے دنیا کی کسی گمشدہ چیز پر افسوس کیا تو وہ ایک ہزار سال کی مسافت جہنم کے قریب ہو گیا اور جس نے آخرت کی کسی فوت شدہ چیز

پر افسوس کیا تو ایک ہزار سال کی مسافت جنت کے قریب ہو گیا۔ الرازی فی مشیخۃ عن ابن عمر

۶۱۴۸ جو (آخرت کو بھول کر) دنیا میں گھسا تو وہ جہنم میں گھس رہا ہے۔ بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۴۹ جو دنیا سے بے رغبت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھنے کے علم سکھائے گا، بغیر کسی کی رہنمائی کے ہدایت دے گا، اسے بصیرت افروز

بنادے گا اور اس کے دل کے اندھے پن کو دور کر دے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن علی

تشریح: یاد رکھیں! یہ حدیث منسوخ ہوگئی ”تعلموا القرآن وعلومہ“ اور علم کے فضائل میں جو دیگر روایات ہیں اس واسطے کہ محض گوشہ

تئیں اور ترک دنیا سے اگر علم ہدایت اور بصیرت حاصل ہوتی تو جاہل صوفیا گمراہ نہ ہوتے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ روح کی تجلی کو تجلی حق سمجھ کر ۳۰ سال تک پوجتے رہے، اس لیے قرآن وحدیث سے اعراض کر کے یکسو ہو جانا کھلم کھلا الحاد اور بے دینی ہے ہاں ان کو سامنے رکھ کر کوئی کسی ڈگر چلا اور راہ میں کہیں بہک گیا تو چونک جائے گا یا زیادہ نہیں بھٹکے گا۔

۶۱۵۰ دنیا اور اس کی (ضرورت سے زائد) چیزوں کو چھوڑ دو۔ خلیۃ الاولیاء عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۱۵۱ جو بھی پانی پہ چلے گا کیا اس کے قدم تر نہ ہوں گے؟ اسی طرح (حد سے زیادہ) دنیا دار شخص (کبیرہ) گناہوں سے محفوظ نہیں رہتا۔

بیہقی فی شعب الایمان عن انس

۶۱۵۲ (زیادہ) جائیداد نہ بناؤ ورنہ دنیا میں مشغول ہو جاؤ گے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم، عن ابن مسعود

۶۱۵۳ دنیا کے ذکر میں اپنے دلوں کو مشغول نہ کرو۔ بیہقی فی شعب الایمان، عن محمد بن النضر الحارثی، مرسل

۶۱۵۴ اغنیاء (دنیا دار مالداروں) کے پاس کم آیا کرو۔ جن کے مال نے ان کے دلوں میں اکڑ پیدا کر دی ہو (اس واسطے کہ یہ اس کے لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بے قدری کرنے لگ جاؤ)۔ ابن عساکر، بیہقی فی شعب الایمان عن عبد اللہ بن الشخیر

۶۱۵۵ دنیا میں پیٹ بھر کر کھانے والے قیامت کے روز سب سے زیادہ بھوک والے ہوں گے۔ ابن ماجہ حاکم عن سلمان

۶۱۵۶ دنیا میں سیرابی والے قیامت کے روز بھوک والے ہوں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۱۵۷ اے سعد! میں کسی شخص کو (غنیمت کا مال) دیتا ہوں، جبکہ اس کے علاوہ دوسرا شخص مجھے زیادہ پسند ہوتا ہے (میں اسے اس وجہ سے دیتا ہوں) کہیں اسے اللہ تعالیٰ منہ کے بل جہنم میں نہ گرا دے۔ بخاری مسلم ابو داؤد عن سعد

تشریح: آپ علیہ السلام کے زمانہ کے منافقین کو برا بھلا نہیں کہا جاتا تھا، بہت سے لوگ آپ سے مال لینے آتے تھے جن کا تعلق اگرچہ منافقوں سے نہ ہوتا لیکن مال کے حریص ہوتے آپ انہیں اس لیے دیدیتے کہ کہیں انہیں بدزبانی کی وجہ سے آخرت میں سزا نہ ہو، یہاں بھی اسی طرح کے ایک شخص کو دے کر حضرت سعد سے فرمایا تم پریشان نہ ہو کہ مجھے نہیں ملا اور اسے عطا کر دیا۔

۶۱۵۸ میں بعض مردوں کو دے دیتا ہوں جبکہ ان کے علاوہ لوگ مجھے زیادہ عزیز ہیں (میں ایسا اس خوف سے کرتا ہوں) کہ کہیں (آخرت میں) وہ جہنم میں اوندھے منہ نہ گرا دیئے جائیں۔ مسند احمد، نسائی عن سعد

۶۱۵۹ دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تعالیٰ محبوب بنالے گا اور رہے لوگ تو ان کی طرف یہ (چیزیں) پھینک دے وہ تجھے پسند کرنے لگیں گے۔

خلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

دنیا جمع کرنے کی لالچ اور حرص خطرناک ہے

۶۱۶۰ ایسی لالچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو پاکدامن کو گھٹا دے۔ فردوس عن ابی سعید

۶۱۶۱ میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے یہ سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ بحرین سے کوئی سامان لے کر آرہے ہیں سو خوش ہو جاؤ اور جو تمہیں میسر ہو جائے اس کی امید رکھو، اللہ کی قسم! تمہارے متعلق فقر و فاقہ کا زیادہ اندیشہ نہیں، لیکن مجھے اس کا ڈر ہے کہ دنیا تمہارے لیے ایسے ہی پھیلا دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں کے لیے پھیلا دی گئی تھی، اور تم بھی اس میں اسی طرح ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی حرص کرنے لگو گے جیسے انہوں نے کی، اور یہ دنیا تمہیں ایسے ہی ہلاک کر دے گی جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن عمرو بن عوف

۶۱۶۲ اپنے ڈکار کم کر اس واسطے کہ دنیا میں زیادہ سیر ہو۔ والے آخرت میں زیادہ بھوک والے ہوں گے۔ حاکم عن ابی جحیفہ

تشریح: ... جان بوجھ کر ڈکار لینا بہت بری عادت ہے، جن لوگوں کو ترجیح یا قبض رہتا ہو یا وہ حلقوم تک کھانے کے عادی ہوں انہیں اس کا زیادہ عارضہ رہتا ہے۔ ترجیح کا علاج یہ ہے کہ کھانے سے پہلے معمولی سا پانی پی لیں اور تھوڑا سا درمیان میں، بعد میں پانی پینا بہت سی بیماریوں کا پیش خیمہ ہے، قبض کا علاج یہ ہے کہ بادی اور ثقیل اشیاء استعمال نہ کریں، چھلکے والی تمام چیزیں ٹھیل دیں، ہر کھانے کے بعد چہل قدمی اور صبح کی سیر ضرور کریں

جتنی آپ کی زندگی ہوگی عافیت سے گزرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں ”فطرتی و نفسیاتی باتیں“۔

۶۱۶۳ دنیا میں زیادہ پیٹ بھرنے والے آخرت میں لمبی بھوک والے ہوں گے۔ الحلیہ عن سلمان

۶۱۶۴ اللہ تعالیٰ مومن کو دنیا سے، مریض کو (ناموافق) کھانے سے اس کے گھروالوں سے زیادہ پرہیز کرانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ آزمائش کے ذریعہ مومن کی اس سے زیادہ دیکھ بھال کرتا ہے جتنی ایک والد اپنے بیٹے کی بھلائی کے ذریعہ دیکھ بھال کرتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ والضیاء عن حذیفۃ

۶۱۶۵ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے زکوٰۃ دوانے اور نماز قائم کرانے کے لیے مال (کو مختلف شکلوں میں) نازل کیا ہے اگر انسان کی ایک وادی (سونے کی) ہوتی تو یہ چاہتا کہ دوسری بھی ہو، اور اگر اس کی دو وادیاں ہوتیں تو یہ چاہتا کہ ان دو کے ساتھ تیسری بھی مل جائے (تو ان چیزوں سے یہ سیر نہ ہوگا) انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی اور پھر اللہ تعالیٰ تو اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی واثق

۶۱۶۶ بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے تو جس کسی کو اس کی حلال چیز مل گئی، تو اس کے لیے اس میں برکت دی جائے گی، اور بہت سے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں جبکہ قیامت کے روز ان کے لیے (جہنم کی) آگ ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمرۃ بنت الحارث

۶۱۶۷ میں تم سے پہلے تمہارا آگے پہنچنے والا ہوں، اور تمہاری گواہی دینے والا ہوں اور تمہارے وعدے کی جگہ حوض (کوثر) ہے اور اللہ کی قسم! میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ابھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں، اگرچہ (میرے پاس) مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں اللہ کی قسم! مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگ جاؤ گے لیکن اس بات کا اندیشہ ہے کہ دنیا میں سبقت کرنے لگ جاؤ گے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن عقبہ بن عامر

۶۱۶۸ اے ابن خطاب! کیا تمہیں شک ہے وہ لوگ (جو ہلاک ہوئے) ایسے تھے کہ ان کی پاک چیزیں دنیا میں ہی انہیں جلد دیدی گئیں۔

مسند احمد، بخاری مسلم، ابو داؤد ترمذی عن عمرو

۶۱۶۹ کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ انہیں دنیا ملے اور ہمارے لیے آخرت ہو۔ بخاری مسلم، ابن ماجہ عن عمر تشریح:..... یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب آپ علیہ السلام نے تمام ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم کھالی تھی آپ بالا خانے میں تشریف فرما تھے، حضرت بلال کی اجازت کے بغیر کوئی اندر نہیں آ سکتا تھا حضرت عمر حاضر ہونے کے لیے اجازت مانگ رہے تھے اندر آئے آپ بان کی چار پائی پر بیٹھے تھے جسم مبارک پر نشان پڑے دیکھ کر عرض کیا رسول اللہ! قیصر و کسری شاہان عجم اتنی عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں اور آپ خاتم النبیین ہو کرنگی چار پائی پر آرام کریں ہمیں یہ گوارہ نہیں تو اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۱۷۰ دینار و درہم اور بھوک کا بندہ ہلاک ہوا اگر اسے دیا جائے تو راضی رہے اور اگر محروم رکھا جائے تو ذلیل و سرنگوں ہو، اور جب اس کے کاٹنا چھتے تو کوئی اس کا پھانس نکالنے والا نہ ہو، خوشخبری ہو اس بندے کے لیے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے گھوڑے کا سر (باگ سے) پکڑا ہوا ہے اس کا سر پر اگندہ اور اس کے پاؤں (چل چل کر) غبار آلود ہیں اس کی ذمہ داری اگر حفاظت کرنے پر لگا دی جائے تو حفاظت کرنے پر لگا رہے، اور اگر لشکر کے پیچھے چلنے کو کہا جائے تو لشکر کے پیچھے ہی رہے (اس کی حالت یہ ہے کہ) اگر وہ اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ ملے اور اگر کوئی سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے۔ بخاری، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۷۱ ایک بہت بڑا گناہ ہے جس کی لوگ اللہ تعالیٰ سے بخشش نہیں مانگتے اور وہ دنیا کی محبت ہے۔ فردوس عن محمد بن عمیر بن عطار

۶۱۷۲ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم میں کا ایک شخص صبح کو ایک جوڑا اور شام کو دوسرا جوڑا پہنے گا اور (کھانے میں) اس کے سامنے ایک پیالہ رکھا جائے گا دوسرا (جو خالی ہو جائے گا) اٹھا لیا جائے گا، اور (پردے لٹکا کر) تم اپنے گھروں کو ایسے چھپا لو گے جیسے کعبہ کو چھپایا جاتا ہے تم اس دن کی

نسبت سے آج بہتر ہو۔ ترمذی عن علی تشریح:..... یہاں بھی مقصود یہ ہے کہ تعیش اور مال کی کثرت سے بچو، اور ضرورت سے زائد چیزیں گھروں میں نہ رکھو۔

۶۱۷۳ میرا اور دنیا کا کیا واسطہ، میرا اور دنیا کا کیا تعلق والرم۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۶۱۷۴ میرا اور دنیا کا کوئی لگاؤ نہیں، میرا اور اس کا کیا و القم۔ ابو داؤد عن ابن عمر

عیش و تنعم سے احتراز

۶۱۷۵ اے عائشہ! اس (رنگدار پردے) کو ہٹا دو اس واسطے کہ میں جب بھی آتا ہوں اور اسے دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے۔

مسند احمد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۱۷۶ اللہ تعالیٰ کی دنیا میں زہد سے بڑھ کر کسی افضل شے سے عبادت نہیں کی گئی۔ ابن النحر عن عمار بن یاسر

۶۱۷۷ میرا اور دنیا کا کیا لگاؤ، میرا اور دنیا کا کیا تعلق، مجھے کیا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری اور دنیا کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی سوار گرمی کے دن میں چلتے چلتے دن کی ایک گھڑی کے لیے کسی درخت تلے سائے میں بیٹھ کر پھر چل پڑے اور اس سائے کو چھوڑ دے۔

مسند احمد، حاکم عن ابن عباس

۶۱۷۸ جس نے تمام غموں کا ایک غم یعنی آخرت کا غم بنا لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام غموں میں کفایت کرے گا، اور دنیا کے احوال کی جسے کئی پریشانیاں ہو گئیں تو وہ دنیا کی جس وادی میں بھی مر گیا اللہ تعالیٰ کو اس کی پروا نہیں۔ ابن ماجہ عن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۱۷۹ فاطمہ! (بیٹی) کیا تم اس بات پر خوش ہو گی کہ لوگ کہیں کہ محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ کے ہاتھ میں (جہنم کی) آگ کی زنجیر ہے؟

مسند احمد، نسائی، حاکم عن ثوبان

۶۱۸۰ یہ (سونے کا ہار) فلاں شخص کے پاس لے جاؤ اور فاطمہ کے لیے یمنی کپڑے کا بنا ہوا ہار اور ہاتھی دانت کے دو لنگن خرید لاؤ، اس واسطے کہ وہ میرے گھر والے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ اپنی دنیا کی زندگی میں ہی اپنی اچھی چیزیں کھالیں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ثوبان

۶۱۸۱ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتا ہے تو دنیا کے کام اس کے لیے بند کر دیتا ہے اور آخرت کے کام آسان کر دیتا ہے۔ فردوس عن انس تشریح: یعنی دنیا کے کام کرنا اس کے لیے مشکل ہوتے ہیں جبکہ آخرت کے اعمال کرنے میں اسے کوئی تکان و مشقت نہیں ہوتی، ایسا نہیں کہ اس کا معاش بند ہو جاتا ہے جیسا لوگ سمجھتے ہیں!

مال و اسباب کی کثرت غفلت کا سبب ہے

۶۱۸۲ مجھے تمہارے بارے میں جس بات کا خوف ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کی چمک دکھ اور اس کی زیب و زینت کا دروازہ کھلی جائے گا، بات یہ ہے کہ بھلائی کسی برائی کو جنم نہیں دیتی، اور موسم بہار ایسی نبات اگاتا ہے جسے کھا کر حیوان کا پیٹ پھولا کر مار دیتا ہے یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے البتہ سبزہ کھانے والے چوپائے وہ اتنا کھاتے ہیں یہاں تک کہ ان کی کوھیں بھر جاتی ہیں (زیادہ کھانے کی وجہ سے وہ اٹھ نہیں پاتے) اور سورج کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں تو ان کا پیٹ خراب ہو جاتا ہے اور وہ پیشاب کرنے لگ جاتے ہیں پھر وہ چرتے ہیں اور یہ مال بیٹھا اور سر سبز ہے اور بہترین مال مسلمان کا ہے جسے وہ مسکین، یتیم اور مسافر کو دے جو جس نے اس کو اس کے حق (طریقے) سے لیا، اور حق میں صرف کیا، تو یہ اچھی امداد ہے، اور جس نے اسے ناحق (طریقے) سے لیا، تو وہ اس شخص جیسا ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو اور وہ (مال) اس کے برخلاف قیامت کے روز گواہ ہوگا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی سعید

۶۱۸۳ انسان کے (ہضم شدہ) کھانے کو دنیا کی مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے دیکھو جو (فضلہ) انسان سے خارج ہوتا ہے اگر اس نے مسالے اور نمک ڈالے تو اب ان کا کیا انجام ہوا۔ ابن حبان، طبرانی فی الکبیر عن ابی

۶۱۸۴ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال انسان کے (ہضم شدہ) کھانے سے دی ہے اور انسان کے (ہضم شدہ) کھانے کی مثال دنیا سے دی ہے جس میں اس نے مسالے اور نمک ڈالا ہو۔ ابن المبارک، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی

۶۱۸۵ انسان سے جو (فضلہ) خارج ہوتا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال قرار دیا ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب عن الضحاک بن سفیان

۶۱۸۶ جس کا سارا غم آخرت بن جائے تو اللہ تعالیٰ غنا و لا پرواہی کو اس کے دل میں پیدا کر دے گا، اس کی حالت کو یکجا کر دے گا، اور دنیا سرنگوں

ہو کر اس کے پاس آئے گی، اور جس کا سارا غم دنیا ہو اللہ تعالیٰ محتاجی کو اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں اور اس کی حالت کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا (بھی) اسے وہی ملتی ہے جو اس کے مقدر میں ہوتی ہے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۱۸۷ جس کی آخرت کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حالت بہتر بنا دیتا ہے اور غنا کو اس کے دل میں پیدا فرما دیتا ہے، اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے پاس آتی ہے، اور جس کی نیت دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو نکھیر دیتا ہے اور فقر و فاقہ کو اس کے سامنے رکھ دیتا ہے، اور اسے دنیا بھی وہی ملتی ہے جو اس کے لیے لکھ دی گئی۔ ابن ماجہ عن زید بن ثابت

۶۱۸۸ ابو ذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ غنا مال کی کثرت کا نام ہے، غنا تو دل کا غنا ہے اور محتاجی دل کی محتاجی ہے جس کے دل میں غنا ہو گا تو دنیا کی کوئی مصیبت اسے تکلیف نہیں دے گی، اور جس کے دل میں محتاجی ہوگی، تو دنیا کی جو چیز بھی اسے زیادہ دی گئی اسے مالدار نہ بنائے گی نفس کو تو اس کی خود غرضی نقصان پہنچاتی ہے۔ نسائی، ابن حبان عن ابی ذر

۶۱۸۹ تین چیزیں ایسی ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں (کہ وہ برحق ہیں) صدقہ کرنے سے کسی کا مال نہیں گھٹتا، جن پر کوئی ظلم ہوا اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا، اور جو بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے محتاجی کا دروازہ کھولتا ہے اور میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اسے یاد کرو، دنیا (سے فائدہ اٹھانا) تو چار آدمیوں کے لیے مناسب ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا، اور وہ اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی جانتا ہے تو ایسا شخص سب سے افضل مرتبہ میں ہے

ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم سے تو نواز اگر مال سے محروم رکھا، اور وہ سچی نیت سے کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں (بھی) فلاں شخص کے عمل کی طرح عمل کرتا تو وہ (اگرچہ) اپنی نیت میں ہے جبکہ دونوں کا اجر برابر ہے اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا لیکن علم کی دولت سے بے بہرہ رکھا وہ اپنے مال میں علم کے بغیر حسد کرتا، اس (مال) کے بارے اپنے رب سے نہیں ڈرتا، رشتہ ناتہ کو نہیں جوتتا، اور نہ اسے اللہ تعالیٰ کا حق معلوم ہوتا ہے تو یہ سب سے برے رتبہ میں ہے

ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا نہ علم، وہ کہتا ہے: کاش میرے پاس مال ہوتا تو میں اس شخص کے کاموں کی طرح (برے) کام کرتا ہوں تو اسے اس کی نیت میں ہی رہنا پڑتا ہے اور ان دونوں کا بوجھ برابر ہے۔ مسند احمد، ترمذی، عن ابی کبشۃ الانصاری

تشریح:..... اللہ تعالیٰ کا حق مال کی زکوٰۃ ہے ہر آدمی کو اس کی نیت کے بدلہ اجر ملتا ہے، آخری شخص ایسا ہے جس کے نہ مال ہے اور نہ علم وہ بے علم شخص کو دیکھ کر حرص کرتا ہے، اس واسطے جیسے وہ گناہ میں مبتلا ہے اسی طرح اسے بھی اپنی نیت میں اس کے ساتھ شریک ہونا پڑا۔

الاکمال

۶۱۹۰ دنیا داروں کے حسب نسب وہی ہیں جن کی طرف اس مال کے لیے جاتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری مسلم والروایانی وابن

خزیمہ، ابن حبان، دارقطنی، حاکم عن سعید بن منصور عن بريدة العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۹۱ زہد یہ ہے کہ جس بات کو تمہارا خالق پسند کرے اسے پسند کرو، اور جسے وہ ناپسند کرے اس سے تم بھی بغض رکھو، اور دنیا کی حلال چیزوں سے تم ایسے بچو جیسے دنیا کی حرام چیزوں سے بچتے ہو، اس واسطے دنیا کی حلال چیزیں حساب (کا ذریعہ) ہیں، اور اس کی حرام چیزیں عذاب (میر جتلا کرنے کا باعث) ہیں اور تم تمام مسلمانوں پر ایسے ہی رحم کرو جیسے اپنے آپ پر رحم کرتے ہو اور تم لایعنی (فضول) باتوں کو زبان پر لانے سے ایسے ہی احتراز و اجتناب کرو جیسے حرام باتوں کی گفتگو سے بچتے ہو، اور زیادہ کھانے سے تم اسی طرح پرہیز کرو جیسے تم اس مردار کے کھانے سے پرہیز کرتے ہو جو سخت بدبودار ہو چکا ہو اور تم دنیا کے ساز و سامان اور زیب و زینت سے ایسے بچناؤ جیسے آگ سے بچتے ہو، اور تم دنیا میں اپنی امید کو محدود رکھو تو یہی دنیا سے بے رغبتی اور زہد ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: دنیا کی حلال چیزوں کو جائز طریقے پر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، مال کی کمائی اور صرف کے بارے میں سوال ہوگا نعمتوں کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی، تمام مسلمانوں پر رحم یہ ہے کہ ہر انسان چاہتا ہے کہ میں نارنجہم سے بچوں تو دوسروں کے لیے بھی یہی دلولہ اس کے دل میں موجزن ہو، زیب و زینت حدود و قیود میں جائز ہے۔

دنیا سے بے رغبتی کی حقیقت

۶۱۹۲ آگاہ رہو! دنیا سے بے رغبتی حلال چیزوں کو (اپنے اوپر) حرام کرنے اور مال کو ضائع کرنے کا نام نہیں، لیکن دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اس پر تمہیں اپنے ہاتھ کی چیز سے بڑھ کر بھروسہ ہو اور یہ کہ تمہیں جب مصیبت پہنچے تو اس مصیبت کا ثواب زیادہ مرغوب و پسندیدہ ہو اگر وہ مصیبت تمہارے لیے بانی رزقی۔ الحلیۃ عن ابی الذرداء رضی اللہ عنہ

۶۱۹۳ جس نے چالیس دن دنیا سے بے رغبتی اختیار کی اور اخلاص سے عبادت کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری کر دے گا۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی موسیٰ واورده ابن الجوزی فی الموضوعات وقال الذہبی فی المیزان باطل

تشریح:..... چالیس روز کو ایک خاص تربیتی حیثیت حاصل ہے باقی رہا حدیث پر کلام تو اس کے متعلق گفتگو اتنی کافی ہے کہ یہ کسی صوفی کا کلام ہے۔

۶۱۹۴ جس نے دنیا میں رغبت رکھی اور بہت رغبت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اتنا اندھا کرے گا جتنا وہ دنیا میں راغب ہوا ہوگا، اور جس نے دنیا سے بے رغبتی کی، اور اس میں اپنی امید کو کٹا ہوا کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھنے کے علم اور بغیر کسی کے رہنمائی کے ہدایت عطا فرمائے گا۔

ابو عبد الرحمن السلمی فی کتاب المواعظ والوصایا عن ابن عباس

۶۱۹۵ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اسے بغیر سیکھے علم عطا ہو اور بغیر کسی کی رہنمائی کے ہدایت ملے؟ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کے اندھے پن کو دور کر کے اسے بصیرت افروز بنادے؟ تو آگاہ رہو! جو دنیا میں بے حد رغبت کرنے لگا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اندھا کر دے گا جتنا وہ دنیا کی طرف راغب ہوا ہوگا، اور جو دنیا سے بے رغبت ہوا اور اپنی امید کو کٹا ہوا کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھے علم دے گا اور بغیر کسی رہنمائی کے ہدایت بخشنے گا۔

خبردار! تمہارے بعد ایک قوم ہوگی جن کی حکومت صرف قتل و ظلم سے قائم رہے گی، اور ان کی بالداری عاجزی اور نخل سے ہوگی، اور محبت یوں قائم ہوگی کہ وہ دین میں نئی باتیں نکالیں گے اور خواہشات کی پیروی کریں گے، سو تم میں سے جو کوئی وہ زمانہ پائے اور پھر بالداری پر قدرت کے باوجود فقر کے لیے اور عزت پر قدرت کے باوجود ذلت پر اور محبت کے ہوتے ہوئے بغض کے لیے صبر کرے اور ان تمام باتوں سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے پچاس صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔ الحلیۃ عن الحسن، مرسلًا

۶۱۹۶ دنیا سے بچو، اس واسطے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہ ہاروت و ماروت سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

الحکیم عن عبد بن بسر المازنی

مال و دولت ایک آزمائش ہے

۶۱۹۷ بے شک دنیا بڑی میٹھی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ (پہلے لوگوں کے بعد) تمہیں اس میں (ان کا) خلیفہ بنانے والا ہے، اور پھر تمہیں جانچے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، سو دنیا اور عورتوں سے بچنا، اس واسطے کہ بنی اسرائیل میں پہلے فتنہ کی ابتداء عورتوں سے ہوئی۔

مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

تشریح:۔ موسیٰ علیہ السلام کی امت ایک جگہ لشکر کشی کی ہم پر روانہ تھی کہ دشمن کی فوج نے شکست کی یہ ترکیب سوچی کہ بنی اسرائیل کی طرف عورتیں روانہ کی جائیں تو جب اس تدبیر پر عمل ہوا تو ایک اسرائیلی ایک عورت کو اپنے خیمہ میں لے جا کر اس سے مشغول ہوا، لوگوں نے اسے بہت سمجھایا مگر اس کی عقل اڑ چکی تھی چنانچہ پوری فوج میں طاعون پھیل گیا اور ایک دن میں کئی سو اسرائیلی قتل ہو گئے۔

۶۱۹۸ اے عبدالرحمن! دنیا بڑی میٹھی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں (پہلے لوگوں کے بعد) خلافت دینے والا ہے اور تمہیں جانچے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟

خبردار! دنیا سے بچو اور عورتوں سے اجتناب کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن سمرہ

۶۱۹۹ بے شک دنیا بڑی میٹھی اور سبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے پھر دیکھو گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو؟ سو دنیا سے بچنا اور عورتوں سے احتیاط کرنا، آگاہ رہنا ہر عہد توڑنے والے کا ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی سرین کے پاس ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرہ

۶۲۰۰ دنیا بڑی میٹھی اور ہریال ہے سو جو کوئی اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنا معاملہ (ظاہری و باطنی) درست رکھا، تو اس کا انجام تو بہتر رہے گا۔ ورنہ وہ اس کھویئے کی طرح جو کبھی سیر نہیں ہوتا، اور اس بارے میں وہ لوگوں کے درمیان ایسا ہے جیسے دوستاروں کے درمیان بعد و جدائی، ایک مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور دوسرا مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ الراہر مزنی فی الاسندۃ وسندہ حسن عن میمونہ

۶۲۰۱ کیا تم بکری کے اس (مردہ) بچہ کو دیکھ رہے ہو، جب وہ اسے پھینک رہے تھے وہ کس قدر حقیر لگ رہا تھا؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ بکری کا بچہ اس کے گھر والوں کے نزدیک حقیر ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد، ترمذی حسن، ابن ماجہ، طبرانی عن المستورد بن شداد، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن عبداللہ بن ربیعۃ السلمی، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ، ہناد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۲۰۲ کیا تم اس بکری کو دیکھ رہے ہو اس کے مالکوں کے ہاں بے قیمت ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جتنی یہ بکری اپنے مالک کے ہاں بے قیمت ہے البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے اگر دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے برابر بھی ہوتی تو کبھی بھی کسی کا فرو ایک قطرہ پانی نہ پلاتا۔

ابن ماجہ، دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الکبیر حاکم عن سہل بن سعد

۶۲۰۳ لوگو! یہ دنیا بیچ و بابت کا گھر ہے سیدھے پن کا گھر نہیں پریشانی کا گھر ہے فرحت و شادمانی کا گھر نہیں، جس نے اس گھر کو پہچان لیا، تو وہ کسی خوشحالی پر خوش نہیں ہوا، اور نہ کسی مصیبت پر غمگین ہوا، خبردار! اللہ تعالیٰ نے دنیا مصیبت و آزمائش کا گھر اور آخرت کو پچھلا ٹھکانہ بنایا، اور دنیا کی آزمائش کو آخرت کے ثواب کے لیے پیدا کیا (یوں) آخرت کا ثواب دنیا کی مصیبت کا بدلہ ہے۔

(انسان دنیا کو) لیتا اور آزمائش میں پڑتا ہے تاکہ اسے بدلہ دیا جائے سو اس کے دودھ پلانے کے وقت کی حلاوت و مٹھاس سے، اس کے دودھ چھڑانے کی کڑواہٹ (تبدیل ہو جانے) سے بچو، اور اس کی جلدی لذیذ چیزوں سے بچو جو بالآخر مصیبت سے تبدیل ہو جانے والی ہیں اور اس گھر کی آبادی کی کوشش نہ کرو جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے خراب و برباد ہو جانے کا فیصلہ فرما دیا ہے اور اس کے ساتھ میل جول نہ رکھو، جب کہ تم کو اس سے اجتناب مطلوب ہے ورنہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے درپے اور اس کی سزا کے تحت بن جاؤ گے۔

الدیلمی عن ابن عمر

۶۲۰۴ کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ (بکری) اپنے مالکوں کو عزیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! البتہ دنیا اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بے قدر و ذلیل ہے جتنی یہ اپنے گھر والوں کے نزدیک بے قیمت ہے آپ کی مراد مردہ بکری سے تھی۔

ابن قانع عبداللہ بن بولاع عن البراء، طبرانی فی الکبیر عن سہل بن سعد

۶۲۰۵ اللہ کی قسم! دنیا بکری کے مینہ کے برابر بھی نہیں۔ ہناد عن الحسن مرسلہ
 ۶۲۰۶ اللہ کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنی تمہارے نزدیک یہ مردار بکری ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد

وابوعوانہ عن جابر رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردار بکروٹے کے پاس سے گزرے جس کے کان چھوٹے چھوٹے تھے، تو آپ نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں مل جائے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کی: ہم تو کسی چیز کے عوض بھی اسے لینا پسند نہیں کرتے، اور ہم اسے کریں بھی کیا؟ پھر آپ نے یہ ذکر کیا۔

۶۲۰۷ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ شک دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس بکری کے بچہ سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا وہ اپنے گھر والوں کے ہاں بے قدر ہے اگر دنیا ایک رائی کے دانہ برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے اولیاء اور اپنے پسندیدہ لوگوں کو ہی عطا کرتے۔
 طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

دنیا مچھر سے بھی حقیر ہے

۶۲۰۸ اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی بہتر ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے کچھ بھی عطا نہ کرتے۔

ابن المبارک والبقوی عن عثمان بن عبید اللہ بن رافع عن رجال من الصحابہ
 ۶۲۰۹ اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی بہتر ہوتی تو اس دنیا کا کسی کافر ایک گھونٹ بھی نہ دیتے۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۶۲۱۰ اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کا بھی وزن رکھتی تو اس میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۶۲۱۱ جو یہ دیکھ کر خوشی محسوس کرے کہ وہ پوری دنیا کو دیکھے تو اس کسچا ہے کہ وہ اس ڈھیر کو دیکھے، اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں کھسی کے پر برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے کچھ بھی نہ عطا کرتے۔ ابن المبارک عن الحسن، مرسلہ
 ۶۲۱۲ اللہ تعالیٰ نے انسان سے خارج ہونے والی (غلاظت) کو دنیا کی مثال بنایا ہے۔

مسند احمد والبقوی، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن الضحاک بن سفیان الکلابی
 ۶۲۱۳ انسان کا ہضم شدہ کھانا دنیا کی مثال بنایا گیا ہے، سو دیکھ جو انسان سے خارج ہوتا ہے اس کے نمک مسالے کا کیا حال ہوا۔

ابن المبارک، مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن ابی بن کعب
 ۶۲۱۴ خبر دار انسان کا (ہضم شدہ) کھانا دنیا کی مثل قرار دیا گیا ہے اور (اسی طرح) اس کا نمک اور مسالہ۔

طبرانی عن ابی بن کعب
 ۶۲۱۵ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: کہ اے داؤد! دنیا کی مثال اس مردار جیسی ہے جس پر بہت سے کتے یکجا ہو کر اسے کھینچ رہے ہوں کیا تم بھی ان کی طرح کتا بننا چاہتے ہو اور ان کے ساتھ دنیا کو کھینچتے پھرو؟ اے داؤد! کھانے کی پاکیزگی، لباس کی نرمی اور لوگوں اور آخرت میں شہرت جنت کبھی بھی انہیں جمع نہیں کرے گی۔ الدیلمی عن علی
 ایک طے دنیا کی طلب اور اس کے لالچ سے منع کیا گیا ہے دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ نعمتیں مل جائیں تو اس کی ممانعت نہیں۔

۶۲۱۶ اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا اس وقت سے لے کر اس کی طرف صرف اس میں عبادت گزاروں کی جگہ کی وجہ سے دیکھا، اور

اللہ تعالیٰ صور پھونکنے تک اس کی طرف دیکھنے والا نہیں، اور اس سے ناراضگی کی وجہ سے اس کی ہلاکت کی اجازت دیدیتا، اور اسے آخرت پر ترجیح نہیں دی۔ ابن عسسال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
تشریح:..... دنیا کی طرف دیکھنا نظر رحمت سے دیکھنا مراد ہے، ورنہ کوئی شے بھی اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اسی دنیا میں اس کی عبادت و ریاضت میں مصروف ہیں اس واسطے اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے دنیا کی طرف دیکھتے ہیں۔
۶۲۱۷ دنیا میں زیادہ پیٹ بھرنے والے آخرت میں سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے۔

بیہقی عن ابی جحیفۃ، بیہقی عن انس، عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیہقی عن سلمان
تشریح:..... آخرت کو بھول کر اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کر کے پیٹ بھرنے والے مراد ہیں۔
۶۲۱۸ قیامت کے روز وہ لوگ سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے جو دنیا میں پیٹ بھر کر اور خوب سیر ہو کر کھاتے ہیں۔

الحکیم عن المقدم بن معد یکر، بیہقی عن ابی جحیفۃ

کھانے میں اعتدال پر قائم رہنا

۶۲۱۹ ابو جحیفۃ ایسے نہ کرو (یعنی خوب سیر ہو کر ڈکار نہ لو) قیامت کے روز وہی لوگ سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے جو دنیا میں سب سے زیادہ سیر ہونے والے ہوں گے۔ حاکم عن ابی جحیفۃ
۶۲۲۰ اپنی ڈکار کو اس لیے جو لوگ دنیا میں سب سے زیادہ سیر ہوں گے وہ آخرت میں سب سے بڑھ کر بھوکے ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی جحیفۃ، مبرقم ۶۱۶۲
۶۲۲۱ ابے ابو جحیفۃ اپنی ڈکار کم کرو اس واسطے کہ جو لوگ دنیا میں پیٹ بھر کر کھانے والے ہوں گے وہ قیامت میں لمبی بھوک والے ہوں گے۔
الحکیم عن المقدم بن معد یکر، بیہقی عن ابی جحیفۃ
۶۲۲۲ اے فلاں! اپنی ڈکار روکو! اس واسطے کہ جو دنیا میں زیادہ سیر ہوں گے وہ آخرت میں زیادہ بھوک والے ہوں گے۔

حاکم و تعقب عن ابی جحیفۃ

تشریح: خطاب صراحتاً اور کنایتاً حضرت ابو جحیفۃ رضی اللہ عنہ ہی کو ہے
۶۲۲۳ مجھے خواب میں دنیا کی چابیاں دی گئیں، پھر تمہارے نبی کو اچھی جگہ لے جایا گیا، اور تم نے دنیا میں چھوڑ دیا، سرخ، زرد اور سفید کھانے کھاتے ہو، بنیاد ایک ہے، شہد، مٹی اور آنا، لیکن تم نے خواہشات کی پیروی کی۔ ابن سعد عن سالم بن ابی الجعد، مرسلاً
تشریح:..... انبیاء علیہم السلام کے خواب بھی وحی کے درجہ میں ہوتے ہیں، سرخ شہد، سفید آنا اور زرد مٹی ہوتا ہے۔

۶۲۲۴ میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو نعمتوں میں پلے بڑھے، اور اسی پران کے جسم اُگے۔ ابو یعلیٰ و ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
تشریح:..... عصر حاضر میں ایسے زہد کا تصور کرنا بھی مشکل ہے چہ جائیکہ کہیں اس کا ثبوت ملے۔

۶۲۲۵ میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جنہیں نعمتیں غذا میں ملیں، اور وہ انہی میں رہے، جو اچھے کھانے کھاتے، نرم کپڑے پہنتے ہیں، پکی ٹھکی بات ہے کہ وہ برے لوگ ہیں، ظالم بادشاہ سے (بغاوت کر کے) بھاگنے والا شخص نافرمان نہیں، بلکہ وہ بادشاہ ہی نافرمان ہے جو ظالم ہے
خبردار، خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی فرمانبرداری جائز نہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یہاں بھی حد سے تجاوز مراد ہے ورنہ اچھا کھانا اور عمدہ کپڑا پہننا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ ترمذی کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

۶۲۲۶۔ تم آج بہتر ہو یا اس وقت (بہتر ہو گے) جب تمہارے اوپر ایک پیالہ (خالی کر کے) اٹھایا جائے گا اور دوسرے کو شام کے وقت رکھا جائے گا، صبح ایک جوڑے میں ہوگی اور شام دوسرے میں، اور تم اپنے گھروں کو ایسے ہی کپڑے پہناؤ گے جیسے بیت اللہ کو پہنائے جاتے ہیں؟ تو ایک شخص نے عرض کیا: پھر تو ہم اس وقت بہتر ہوں گے، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم آج بہتر ہو۔

طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن عبد اللہ بن یزید الخطمی
تشریح: انسانی ضروریات رہائش کا مکان، پہننے کو کپڑے، کھانے کو طعام اور پینے کو پانی ہے، پھر جتنی ضروریات بڑھیں گی اتنے ہی اسباب درکار ہوں گے، لہذا اتنا یاد رہے کہ بے ضرورت اور فالتو اشیاء ہرگز ہرگز جمع نہ کی جائیں۔

۶۲۲۷۔ تم آج بہتر ہو یا اس وقت (بہتر ہو گے) جب تمہارے سردوں پر ایک کھانے کا برتن صبح اور ایک برتن شام کے وقت پھیرا جائے گا، اور اس وقت تم میں سے کوئی اپنے گھر کو ایسے ہی ڈھانپنے کا جیسے خانہ کعبہ کو ڈھانپا جاتا ہے؟ تو صحابہ نے عرض کیا: کیا ہم اس دن بہتر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم آج بہتر ہو، بلکہ تم آج بہتر ہو، جب تم اس (دنیا) میں مبتلا کر دیئے گئے تو ناتے ختم کر دو گے، آپس میں حسد کرنے لگ جاؤ گے، ایک دوسرے کی مخالفت، اور ایک دوسرے سے بغض کرنے لگ جاؤ گے۔ ہناد، حلیۃ الاولیاء عن الحسن، مرسل
تشریح: جب دل میں مال کی قدر و قیمت پیٹھتی ہے تو اخوت جگہ نہیں پاتی، بھائی بندھن اسی وقت قائم رکھا جاسکتا ہے جب لین دین اجنبی لوگوں کی طرح ہو ہمارے ہاں سمجھا جاتا ہے بھئی کوئی بات نہیں بڑے بھائی کے پیسے ہیں وہ کب مانگتے ہیں، پیسے کے بغیر کون اس دنیا میں رہ سکتا ہے۔

۶۲۲۸۔ قریب ہے کہ جب تم میں سے کوئی زندہ رہا تو اس کے پاس صبح و شام برتن لائے جائیں گے، اور تم دیواروں کو ایسے ہی چھپاؤ گے جیسے کعبہ کو چھپایا جاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن فضالۃ اللیثی
تشریح: یہاں بھی ضرورت سے زائد پردے ممنوع ہیں۔

گزارہ کے قابل روزی بہتر ہے

۶۲۲۹۔ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم گندم کی روٹی اور کشش سے سیر ہو گے اور رنگ برنگے کھانے کھاؤ گے طرح طرح کے کپڑے پہنو گے؟ کیا تم اس وقت بہتر ہو گے یا آج؟ لوگوں نے عرض کی اس وقت، آپ نے فرمایا: بلکہ تم آج بہتر ہو۔

بخاری مسلم وابن عساکر عن وائلۃ
تشریح: اس حدیث میں بھی غیر ضروری اشیاء کی ممانعت ہے۔

۶۲۳۰۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارا ایک شخص صبح کو ایک جوڑا اور شام کو دوسرا جوڑا پہنے گا، اور اس کے سامنے ایک برتن رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا اور تم اپنے گھروں کو ایسے ہی پردہ پوش کرو گے جیسے خانہ کعبہ کو؟ تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آج کی نسبت اس دن بہتر ہوں گے، ہماری خرچ کی کفایت کی جائے گی اور ہم عبادت کے لیے فارغ ہوں گے، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس دن کی نسبت تم آج بہتر ہو۔

ہناد، ترمذی، حسن غریب عن علی

تشریح: اس واسطے کہ عہد نبوت میں ان چیزوں کا رواج نہ تھا۔

۶۲۳۱۔ مجھے تو تمہارے متعلق اپنے بعد دنیا کی خوشنمائی اور زینت کا خوف ہے جو تمہارے اوپر کھول دی جائے گی، تو ایک شخص بولا، یا رسول اللہ! کیا کوئی بھلائی بھی شریک کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: بات یہی ہے کہ بھلائی سے شریک نہیں ہوتا، البتہ موسم بہار کچھ ایسے پودے لگاتی ہے جو پیٹ پھلا کر ہلاک کر دیتی یا اس کے قریب پہنچا دیتی ہے صرف سبزہ کھانے والے جانور، کیونکہ وہ اتنا کھاتے ہیں کہ ان کی کوھیں بھر جاتی ہیں۔ (پھر) وہ سورج کا سامنا کرتے ہیں (جس کی وجہ سے) ان کا پیٹ جاری ہو جاتا ہے اور وہ پیشاب کرتے ہیں اور پھر چرے لگتے ہیں۔

اور یہ مال بھی سبز و میٹھا ہے، اور بہتر مال مسلمان کا وہ ہے جو وہ مسکین، یتیم، اور مسافر کو دے، سو جس نے اسے صحیح طریقے سے لیا اور صحیح جگہ خرچ کیا تو وہ اچھی معاونت (کا سامان) ہے، اور جس نے ناحق لیا تو وہ ایسا ہے جیسا کوئی کھاتا ہو اور سیر نہ ہوتا ہو، اور وہ (مال) قیامت کے روز اس (کے) برخلاف گواہ ہوگا۔ طبرانی، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلیٰ، ابن حبان عن ابی سعید مرمر رقم ۶۱۸۲

۶۲۳۲ تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم رنگ برنگے کھانوں سے سیر ہو گے؟ لوگوں نے عرض کی: کیا ایسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، تم اس شخص کو پالو گے یا تم میں سے کوئی اسے دیکھ لے گا، اس وقت کیسا حال ہوگا جب تمہارا ایک شخص صبح ایک جوڑے میں شام دوسرے جوڑے میں کرے گا؟ لوگوں نے عرض کی: کیا یہ بھی ہوگا؟ آپ نے فرمایا: گویا کہ تم نے اسے پالیا یا تم میں کا کوئی اسے پالے گا، تمہارا اس وقت کبر حال ہو رہا ہوگا جب تم اپنے گھروں کو ایسے ہی پردہ پوش کرو گے جیسے خانہ کعبہ کو کیا جاتا ہے، لوگوں نے عرض کی: کیا کعبہ سے بے رغبتی کی بنا پر؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس زائد مال کے ذریعہ جو تم حاصل کرو گے۔

لوگوں نے عرض کی: کیا ہم آج بہتر ہیں یا اس دن بہتر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم آج افضل ہو۔ ہناد عن سعد و ابن مسعود تشریح: یہ دور نبوت کے قریب عہد کی بات ہے، جبکہ موجود زمانہ میں ان باتوں کو تو معمولی تصور کیا جاتا ہے۔

۶۲۳۳ شاید تم یا تم میں سے کوئی وہ زمانہ پالے، جس میں تم ایسے کپڑے پہنو گے جیسے کعبہ پر پردے لٹکائے جاتے ہیں، اور صبح و شام تمہارے سامنے برتن لائے جائیں گے۔ البغوی عن طلحہ بن عبد اللہ النصری تشریح: یہاں بھی سابقہ مضمون کی طرف اشارہ ہے۔

۶۲۳۴ مجھ پر اور میرے ساتھی پر دس گیارہ روز ایسے گزرے کہ ہمارے پاس صرف پیلو کا پھل کھانے کے لیے ہوتا، پھر ہم اپنے ان انصاف بھائیوں کے پاس آئے، اور ان کا سب سے عظیم کھانا بھجور تھا، پھر انہوں نے اس بارے ہماری مدد کی، اللہ کی قسم! میں اگر تمہارے لیے روٹی گوشت حاصل کر لیتا تو تمہیں اس سے سیر کر دیتا، لیکن میرے بعد غنقریب تم ایسا زمانہ پاؤ گے کہ تم میں سے کسی کے پاس صبح و شام برتن لائے جائیں گے، اور اس زمانہ میں تم ایسے کپڑے پہنو گے جیسے کعبہ کے پردے ہوتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم اس دن بہتر ہوں گے یا آج بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ تم آج بہتر ہو، آج تم بھائی بھائی اور باہم محبت کرنے والے ہو، اور اس دن ایک دوسرے سے بغض رکھ کر ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے والے ہو گے۔

الحلیہ، بخاری، مسلم، حاکم عن طلحہ بن عمرو النضری تشریح: یہ اس وقت کی بات ہے جب خندق کھودتے کھودتے صحابہ کرام تھک ہار چکے تھے اکثر فاقہ سے تھے اس موقع پر اپنے رفقاء کو تسکون دیتے ہوئے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

۶۲۳۵ اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اگر میرے پاس روٹی اور گوشت ہوتا تو میں تمہیں کھلاتا، ہاں شاید تم ایسا زمانہ پاؤ یا تم میرے سے کوئی ایک وہ وقت دیکھ لے گا، تم ایسے کپڑے پہنو گے جیسے خانہ کعبہ کے پردے ہوتے ہیں، صبح و شام تمہارے سامنے برتن لائے جائیں گے۔

مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن طلحہ بن عمرو النضری تشریح: اس کا تعلق بھی اسی مضمون سے ہے۔

کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھنا غفلت کی علامت ہے

۶۲۳۶ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تم پر روم و فارس ضرور فتح ہوں گے، اور دنیا تم پر انڈیل دی جائے گی اور تمہارے پاس روٹی اور گوشت بکثرت ہوں گے (اور اتنی کثرت میں غفلت ایسی ہوگی) کہ اکثر کھانے پر بسم اللہ بھی نہ پڑھی جائے گی۔

طبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن بسر

تشریح:..... کھانوں کی جب کثرت ہوتی ہے تو افراتفری میں انسان واقعی بسم اللہ بھول جاتا ہے۔

۶۲۳۷ غفریب تم ایسے لوگ دیکھو گے جو مال کو ترجیح دیں گے، سو تمہارے لیے دنیا میں ایک گھر اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک سواری کافی ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی ہاشم ابن عقبہ

تشریح:..... یہ حدیث عہد اول کی ہے بعد میں رخصت دے دی گئی، اس واسطے ہر ضرورت کی چیز ممنوع نہیں

۶۲۳۸ میں تم سے پہلے پیش رو ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں، اور تمہارے وعدے کی جگہ حوض (کوثر) ہے میں اسے دیکھ رہا ہوں، جبکہ میں اپنی اس

جگہ ہوں، مجھے اس کا خوف نہیں کہ تم شرک کرنے لگو گے، لیکن مجھے تم پر دنیا کا خدشہ ہے کہ تم ایک دوسرے سے ایک بڑھنے کی کوشش کرنے لگو گے۔

ابن المبارک عن عقبہ بن عامر و مرمر بق ۶۱۶۷

تشریح پہلے ہو چکی ہے۔

۶۲۳۹ میں تمہارے بارے درندہ سے زیادہ ایک درندے کا خوف رکھتا ہوں، جب دنیا تم پر پوری طرح اندیل دی جائے گی، کاش! اس وقت

میری امت سونانہ بہنقی۔ طبرانی عن ابی ذر

تشریح: نبی علیہ السلام نے جس بات کا اندیشہ فرمایا، وہ ہو کر رہی۔

مردوں کے لئے سونے کا استعمال حرام ہے

۶۲۴۰ اس کے علاوہ مجھے تمہارے متعلق خوف ہے جب دنیا تم پر بالکل اندیل دی جائے گی کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

مسند احمد عن ابی ذر

مردوں کے لیے تو ہے ہی ممانعت عورتوں کو بھی سوائے زیبائش و آرائش کے استعمال نہیں کرنا چاہیے، شدہ شدہ انسان ریاستک پہنچ

جاتا ہے۔ فطری باتیں

۶۲۴۱ مجھے تمہارے متعلق فقر و فاقہ کا خوف نہیں، بلکہ مال میں ایک دوسرے سے بڑھنے کا ڈر ہے، اور مجھے تم پر غلطی کا خوف نہیں لیکن قصداً

(غلطیاں کرنے) کا ڈر ہے۔ حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

خطا و غلطی معاف ہے جبکہ قصد و ارادے سے گناہ کرنے سے پکڑ ہوتی ہے۔

۶۲۴۲ انسان کا دل، دنیا کی طلب میں ہمیشہ جواں رہتا ہے، اگرچہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کے سینے کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو کر مل جائیں۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... زمانہ طفولیت و بچپن اور بڑھاپے میں ذہن و عادات میں موافقت ہوتی ہے، جیسے بچے لالچی اور حرص ہوتے ہیں ایسے ہی عمر

رسیدہ لوگ ان رذائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۶۲۴۳ اگر تم میں سے کسی کی وادی اوپر سے نیچے تک (بکریوں سے) بھری ہو تو وہ یہ چاہے گا کہ اس کی ایک اور وادی بھی ہو، پھر اگر اس کی یہ

دوسری وادی بھی بھر جائے تو وہ دوڑ کر جائے گا اور دوسری وادی پالے گا، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں کر سکتا تو تجھے بھر دیتا، اور انسان کا دل اسی

وقت بھرے گلاب یہ مٹی سے بھر جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرة

تشریح:..... یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ کثرت مال اور قلت انفاق کا خوگر ہوتا ہے مال جمع کرنے کی از بس کوشش کرتا ہے اور خرچ کرنے

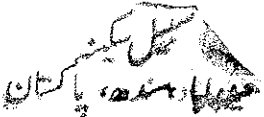
سے ڈرتا ہے۔

۶۲۴۴ اگر انسان کی مال (مویشی) کی دوادیاں ہوتیں تو وہ تیسری کی تمنا میں لگ جاتا، مال تو صرف نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے

کے لیے بنایا گیا ہے، انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ، مرعزوہ برقم، ۱۱۶۵

تشریح:..... ضرورت میں استعمال کرے اور زائد و توز کو تہ ادا کرے۔



حرص کی انتہاء

۶۲۳۵ اگر انسان کی مال سے بھری دوادیاں ہوتیں تو یہ تیسری کی طلب میں لگ جاتا انسان کا دل (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی، اور اللہ تعالیٰ اسی

کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے رجوع لائے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۲۳۶ اگر انسان کے لیے مال کی دوادیاں بہہ پڑیں تو وہ تیسری کی تمنا کرنے لگے، انسان کو مٹی ہی سیر کر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے

والے کو معاف فرمادیتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن کعب بن عیاض

۶۲۳۷ اگر انسان کی مال سے بھری دوادیاں ہوتیں تو وہ تیسری کی تلاش میں لگ جاتا اور انسان کا پیٹ مٹی ہی بھرے گی، پھر اللہ تعالیٰ اس کی

توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بن کعب

۶۲۳۸ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی خرابی کے لیے ایک آفت اور مصیبت بنائی ہے، اور میری امت کے لیے سب سے بڑی آفت جو انہیں پہنچے گی و

ان کی دنیا کی محبت اور دھرم و دینار کی ذخیرہ اندوزی ہے، اے ابو ہریرہ! ان میں سے اکثر جمع کرنے والوں کے لیے بہتری نہیں، ہاں جسے اللہ تعالیٰ

صحیح جگہ خرچ کرنے پر مقرر کرے۔ الرافعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الدیلمی عن انس

۶۲۳۹ ایک بہت بڑا گناہ ہے جس کی لوگ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب نہیں کرتے اور وہ دنیا کی محبت ہے۔

الدیلمی عن محمد بن عمیر بن عطار و مر برفم، ۱۱۷۱

۶۲۴۰ تو کیسے نجات پائے گا جبکہ دنیا تجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جو تجھ پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والا ہے؟ الخطیب عن حابر

تشریح:..... مراد الدین کے مقابلہ میں اپنی دنیاوی اغراض کو، اہمیت دینا اور ان کی نافرمانی کرنا۔

۶۲۴۱ ہر چیز کے فساد کے لیے ایک آفت ہوتی ہے اور سب سے بڑی آفت جو میری امت کو پہنچے گی وہ ان کی دنیا سے محبت اور ان کا دھرم

و دینار کو محبوب سمجھنا ہے اے ابو ہریرہ! ان میں سے اکثر جمع کرنے والوں میں خیر و بھلائی نہیں ہاں وہ شخص بہتر ہے جسے اللہ تعالیٰ صحیح جگہ دنیا خرچ

کرنے کی توفیق دے دے۔ اسحاق الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۲۴۲ چیر پھاڑ کرنے والے دو بھیڑیے جنہوں رات بکریوں (کے باڑے) میں گزاری ہو اتنا فساد مچانے والے نہیں، جتنا انسان کے شرف

و مرتبہ اور مال کی محبت سے پیدا ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۲۴۳ دو بھوکے اور چیر پھاڑ کرنے والے بھیڑیے جو ایسی بکریوں میں ہوں، جن کے چرواہے ان سے غافل ہوں اور ان سے پیچھے رہ گئے

ہوں، ایک بھیڑیا ابتدا میں اور دوسرا انتہا میں ہوا اتنا جلدی فساد نہیں مچاتے، جتنا فساد مسلمان آدمی کے دین میں مرتبہ اور مال کی طلب سے پیدا

ہوتا ہے۔ ہناد عن ابی جعفر، مرسل

تشریح:..... اس واسطے کہ بھیڑیوں کا فساد، فساد ظاہری ہے جو پورا ہو سکتا ہے جبکہ شرف و مال کی محبت جب دل میں جاگزیں ہو جائے تو اس

فساد، فساد باطنی ہے جو اور کئی فسادات کا پیش خیمہ ہے۔

۶۲۴۴ دو چیر پھاڑ کرنے والے بھیڑیے جو مضبوط باڑے میں (بکریاں) کھاتے اور پھاڑتے رہیں ان میں اتنا جلدی فساد نہیں مچاتے

جتنا شرف اور مال کی محبت سے مسلمان کے دین میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۶۲۴۵ دو چیر نے پھاڑنے والے بھیڑیے جنہوں نے ایسے باڑے میں رات بسر کی جس میں بکریاں، چیر پھاڑ کرتے رہے ہوں وہ اتنا

جلدی نقصان پیدا نہیں کرتے، جتنا فساد مال و مرتبہ کی طلب سے مسلمان کے دین میں پیدا ہوتا ہے۔

طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن اسامة بن زید

دنیا کی محبت دین کو بگاڑ دیتی ہے

۶۲۵۶ اے عاصم! دو حملہ کرنے والے بھڑے جو بکریوں کے اس ریوڑ تک پہنچ جائیں جسے اس کے مالک نے کھودیا ہو، اتنا فساد نہیں مچاتے، جتنا آدمی کی مال اور شرف سے محبت کرنے کی وجہ سے اس کے دین کو پہنچتا ہے۔

۶۲۵۷ الحاکم فی الکفی، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عاصم بن ابی البداح بن عاصم بن عدی عن ابیہ عن جدہ تم سے سابقہ لوگوں کو درہم و دینار نے ہلاک کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن مسعود تشریح: جب ہر وقت پیسہ پیسہ ہونے لگے تو اس وقت انسان کی ہلاکت ہو جاتی ہے۔

۶۲۵۸ دینار و درہم کے غلام پر لعنت کی گئی۔ ترمذی حسن غریب، مبرق ۶۱۲۹ تشریح: دولت کی لگن میں جب آدمی حقیقی اللہ و معبود کو بھول جائے تو جس کے خیال میں لگن رہے وہی اس کا معبود اور یہ اس کا بندہ اور غلام ہے۔

۶۲۵۹ ہر امت کا ایک بچھڑا (گائے کا بچہ) ہے جس کی وہ عبادت کرتے ہیں، جبکہ مری امت کا گاؤں سالہ درہم و دینار ہیں۔ الدیلمی عن حذیفہ تشریح: بنی اسرائیل سے گاؤں سالہ کی پرستش شروع ہوئی، اور خدا کو بھول گئے تھے چونکہ درہم و دینار اور پیسے کی حد سے زیادہ مشغولیت انسان کو خدا سے غافل کر دیتی ہے اس لیے یہ اس کے مشابہ ہیں۔

۶۲۶۰ تم میں سے ہر ایک کے لیے دنیا کا اتنا خرچ حصہ ہونا چاہیے جتنا ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے اور وہ اسی حالت میں مجھ سے آئے۔ مسند احمد و ابن سعد، ہناد، ابو یعلیٰ، وابن ابی الدنیا و الرویانی و البغوی و طبرانی فی الکبیر، ابن حبان، التحلیۃ حاکم، بیہقی و ابن عساکر، سعید بن منصور عن سلمان، ابن عساکر عن عمرو ابی الدرداء تشریح: یہ اس وقت کی بات ہے اور آج کل کے مسافر کا توشہ آج کے حالات جیسا ہوگا۔

۶۲۶۱ تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب اس شخص کی نشست و منزل ہوگی جو دنیا سے اسی حال میں نکلا ہو جس پر میں نے اسے چھوڑا تھا۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ذر

تشریح: یعنی جیسے تم اب دنیا استعمال تو کرتے ہو مگر اس سے پیوستہ نہیں۔

۶۲۶۲ اللہ تعالیٰ مؤمن کی اس پر شفقت اور اس کی مدد کے لیے، دنیا سے ایسے حفاظت فرماتے ہیں جیسے مریض کی حفاظت (ناموافق) کھانے سے اس کے گھر والے کرتے ہیں۔ الدیلمی عن انس

حدیث کا آخری ٹکڑا ”یحمل المریض اہلہ الطعام“ ہے جو صحیحی ہونا چاہیے تشریح پہلے گزر چکی ہے۔ ۶۲۶۳ جس بات سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے وہ دنیا سے بے رغبتی ہے اور جس بات کی وجہ سے لوگوں کو تجھ سے محبت ہوگی وہ یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے تو یہ جھاگ ان کی طرف پھینک دے۔

الحلیۃ عن مجاہد، مرسلۃ، الحلیۃ عن ارطاة بن المنذر، مرسلۃ، الحلیۃ عن الربیع بن خثیم، مرسلۃ تشریح: غور طلب لفظ بے رغبتی ہے نہ کہ بے تعلق ہونا، ورنہ معاشرت وغیرہ کے تمام احکام بے کار اور ریزگاں ثابت ہوں گے۔

۶۲۶۴ بندے کی جب ساری پریشانی اور لگاؤ کی چیز دنیا بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد ضائع کر دیتا ہے اور فقر و فاقہ کو اس کے سامنے رکھ دیتا ہے تو وہ صبح بھی فقیر اور شام کو فقیر محتاج ہی رہتا ہے اور جب بندے کی ساری فکر اور دلچسپی کی چیز آخرت بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی

جائیداد کو بچا کر دیتا ہے اور غنا ولا پروا کی کو اس کے دل میں پیدا فرماتا ہے تو وہ صبح و شام غنی ہی رہتا ہے۔ ہناد عن انس
تشریح:..... کاروبار کی دھن میں مست آدمی وسیع بزنس کے لیے پہلے موجودہ سرمایہ لگاتا ہے پھر قرض لیتا ہے نقصان ہوتا ہے تو سودی قرضے
لے کر ہمیشہ کے لیے محتاجی کے بھنور میں جا پھنستا ہے، آخری حربہ جائیداد ہی نظر آتا ہے سوائے بھی جھونک دیتا ہے پھر اس کے پاس کچھ نہیں رہتا،
ہمہ وقت محتاجی کا بھوت سر پر سوار رہتا ہے۔

آخرت کو طلب کرنے کا فائدہ

۶۲۶۵ جس نے آخرت کا ارادہ کیا اور اس کے لیے کوشش کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے غنا کو اس کے دل میں لکھ دے گا، اور اس کی جائیداد کو بچائے
گا، وہ صبح و شام مالدار ولا پروا رہے گا اور جس نے دنیا کا ارادہ کیا اور اس کے لیے (انتھک) دوڑ دھوپ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد کو منتشر کر دے گا
اور محتاجی کو اس کے دل میں لکھ دے گا وہ صبح و شام محتاج ہی رہے گا۔ ابن النجار عن انس
تشریح:..... دیکھا گیا ہے کہ جو جتنا مالدار ہو گا وہ اتنا ہی بخیل ہو گا، رہا دنیا کے لیے کوشش کرنا تو وہ ضرورت کی حد تک جائز ہے انسان کوشش
کرے اور بھروسہ خدا پر کرے۔

۶۲۶۶ جس نے اپنے دل میں دنیا کی محبت جمالی تو وہ اس کی تین چیزوں سے آلودہ ہو گا:

۱ ایسی مشقت جس کی تھکان کبھی ختم نہ ہوگی۔

۲ ایسی لالچ جو کبھی مالداری اور لا پرواہی تک نہ پہنچے گی۔

۳ اور ایسی امید جو اپنی انتہا تک نہیں پہنچے گی سود نیا طلب کرتی ہے اور طلب کی جاتی ہے۔

تو جس نے دنیا طلب کی اسے آخرت طلب کرنے کی یہاں تک کہ اس کے پاس آجائے گی اور وہ اسے لے لے گا، اور جس نے آخرت
طلب کی تو دنیا اس کی طلب میں لگ جائے گی یہاں تک کہ وہ اس سے اپنا رزق پورا کر لے۔ طبرانی فی الکبیر حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود
تشریح: لہذا بہتر یہ ہے کہ انسان آخرت کا طلب گار بنے دنیا کا جو حصہ ہے خود اس کے پاس پہنچ جائے گا جس کی شرط اس انسان کی محنت
و کوشش ہے۔

۶۲۶۷ جس کی صبح اس حال میں ہو کہ اس کا سب سے بڑا غم دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں، اور جز اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے تو اللہ تعالیٰ اس
کو اس کی کچھ پروا نہیں، اور جو مسلمانوں کی فکر نہ کرے وہ ان میں سے نہیں۔ حاکم و تعقب عن حذیفہ، واورده ابن الجوزی فی الموضوعات
تشریح: جسے مسلمانوں کا غم نہیں وہ مسلمان کیا گویا وہ مسلمان ہی نہیں۔

۶۲۶۸ جس کی صبح اس طرح ہوئی کہ اس کی تمام تر توجہ غیر اللہ کی طرف ہوئی تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔ ہناد عن حذیفہ
تشریح: انسان جب اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے تو اسے اپنا آپ ہی بھول جاتا ہے۔

۶۲۶۹ جس نے تمام پریشانیوں کی ایک پریشانی (صرف آخرت) بنالی تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت کی پریشانیوں میں کفایت و مدد کریں
گیا اور جس کی پریشانیاں پھیل گئیں تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں وہ دنیا کی جس وادی میں بھی مرے۔ حاکم عن ابن عمر
تشریح: غم مصیبت آئے تو راضی برضا ہے جیسی تقدیر تھی ویسا ہوا، مزید اسباب میں غور و فکر پریشانیوں میں اضافے کا باعث ہے۔

۶۲۷۰ جس کی صرف ایک ہی فکر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی کفایت فرماتا ہے اور جس کی فکر ہر وادی کے متعلق ہو تو وہ جس میں ہلاک ہو جائے اللہ
تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔ ہناد عن سلیمان حبیب المحاربی، مرسلا
۶۲۷۱ جس نے دنیا پر غم کرتے ہوئے صبح کی تو وہ اپنے رب سے ناراض ہو کر صبح کرے گا اور جس کی صبح کسی مصیبت پر شکایت کرتے

ہوئے ہوئی جو اس پر آئی تو وہ گویا اپنے رب سے شکوہ کر رہا ہے جو کسی مالدار کے پاس پہنچا اور اس کے سامنے عاجزی کی تو اس کے دین کا دو تہائی ختم ہو گیا، اور جو قرآن پڑھ کر بھی جہنم میں داخل ہوا تو وہ ان لوگوں سے ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مزاح کیا۔

الخطیب عن ابن مسعود

تشریح: انسان کی نیک بختی کی علامت یہ ہے کہ وہ تقدیر اور قضائے الہی پر راضی رہے اور قضا و تقدیر پر چیخ و پکار بد بختی کی نشانی ہے۔ ۶۲۷۲ جس کی صبح اس حال میں ہو کہ اس کی سب سے بڑی پریشانی دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کے ساتھ چار حصّاتیں لگا دیتا ہے جو تادموت اس سے جدا نہیں ہوتیں ایسا غم جو کبھی ختم نہیں ہوتا، اور ایسی مشغولی جس سے بھی فراغت نہیں ملتی، اور ایسی محتاجی جو کبھی بالدار کی تک نہیں پہنچ سکتی، اور ایسی امید جو کبھی بھی اپنی انتہا تک نہیں پہنچ سکتی۔ الدیلمی عن ابن عمر

تشریح: ہمیشہ پیچھے رہنے کا غم، مشغولی کے باوجود ترقی نہیں ہوتی، دل ہمیشہ محتاج رہتا ہے، سب کچھ سمیٹنے کی امید کبھی پوری نہیں ہوتی۔ ۶۲۷۳ جو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ ہر ذمہ داری میں اس کی کفایت کرے گا اور اسے ایسی جگہ سے روزی دے گا جس کا اسے گمان بھی نہ ہوگا، اور جو دنیا کی طرف لگ گیا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد کر دیتے ہیں۔

الحکیم وابن ابی حاتم، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان، والخطیب عن عمران بن حصین

تشریح: دنیا ایک پریشانی ہے پھر دنیا کے پلے پڑ جانا دوسری پریشانی ٹھہری۔

دنیا تقدیر کے مطابق ہی ملتی ہے

۶۲۷۴ جس کی نیت (ہی) دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ فقر محتاجی کو اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں، اور اس کی جائیداد کو بکھیر دیتے ہیں، اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اس کا مقدر ہو، اور جس کی نیت آخرت (کی) ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کرتے ہیں، اس کی جائیداد برقرار رکھتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ ابن عساکر عن زید بن ثابت

تشریح: محنت و مشقت اتنی کریں جتنی ضرورت ہے اس سے آگے کی تنگ و دوغول ہے۔

۶۲۷۵ جو آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرے تو اس کا چہرہ مٹا دیا جائے گا، اس کا ذکر ختم کر دیا جائے گا اور اس کے نام کو جہنموں میں باقی رکھا جائے گا۔ طبرانی فی الاوسط ابونعیم عن الجاورد بن المعلی

تشریح: ایسا عموماً وہ لوگ کرتے ہیں جو دین پڑھتے ہی دنیا حاصل کرنے کے لیے یا انہیں مغالطہ ہوتا ہے، یا تاویل فاسد کا سہارا لیتے ہیں۔ ۶۲۷۶ جس کے سامنے دنیا اور آخرت پیش کی گئیں اور اس نے آخرت اختیار کر لی اور دنیا چھوڑ دی تو اس کے لیے جنت ہے اور اگر اس نے دنیا لے لی اور آخرت ترک کر دی تو اس کے لیے جہنم ہے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وابن عباس

تشریح: دنیا اور آخرت کو اپنی رائے سے ملا کر رکھنے سے اکثر دھوکا ہو جاتا ہے جبکہ سنت کی پیروی سے انسان کئی خطرات سے محفوظ رہتا ہے۔ ۶۲۷۷ جس نے دنیا سے اپنی ضرورت پوری کی تو آخرت میں اس کی خواہشات کے درمیان رکاوٹ کر دی جائے گی، اور جس نے خوش عیش لوگوں کی زیب و زینت کی طرف نگاہ بلند کی تو وہ آسمان وزمین کی بادشاہت میں ذلیل ہوگا، اور جس نے سخت روزینے پر اچھے صبر کا مظاہرہ کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں وہاں جگہ عطا فرمائیں گے جہاں وہ چاہے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان، ابن ضمری فی امالیہ و حسنہ عن البراء، قال بیہقی فی شعب الایمان: تفرد بہ اسمعیل بن عمرو البجلي

تشریح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب دنیا کی عمدہ نعمتیں ملتی تھیں تو وہ آبدیدہ ہو کر کہتے: کیا ہمیں ہمارے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی تو نہیں مل گیا؟

۶۲۷۸ جس کی نیت دنیا (منورنے) کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو بکھیر دیتے ہیں اور محتاجی اس کے آگے رکھ دیتے ہیں، اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اس کا مقدر ہو، اور جس کی نیت آخرت کی طلب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حالت کو یکجا کر دیتا ہے اس کے دل میں غنا پیدا فرماتا ہے اور دنیا

ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ ابن ابی حاتم فی الزهد عن انس
تشریح:..... اسی لیے کہا جاتا ہے کہ: اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو، وہی سارے کام بنائے گا۔
۶۲۷۹ جس کی غرض دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے میرا پڑوس حرام کر دے، اس واسطے کہ میں دنیا کی بربادی کے لیے مبعوث ہوا نہ کہ اس کی
تعمیر کے لیے۔ ابو نعیم عن ابی جحیفہ عن ابی الوضاح
تشریح:..... مراد دلوں میں اس کو آباد کرنے اور بسانے سے روکنے کے لیے۔
۶۲۸۰ کئی سوانحوں والوں کے لیے خرابی ہے، مگر جس نے اتنے اتنے مال کا اشارہ کیا، کی کرنے والے اور کوشش کرنے والے نے خلاص پائی۔

مسند احمد عن رجل

تشریح:..... جب مال کی کثرت ہوگی تو زکوٰۃ دینے سے جی کترائے گا۔
۶۲۸۱ خبردار (مال کی) کثرت والے ہی کمترین ہیں خبردار (مال کی) کثرت والے ہی کمترین ہیں۔ الدیلمی عن انس
تشریح:..... جو دنیا میں اپنے آپ کو سب سے عالیشان سمجھتے تھے، آخرت میں کم درجہ ہوں گے۔
۶۲۸۲ (مال کی) کثرت والے قیامت کے روز سب سے کم (اعمال والے) ہوں گے، مگر جس نے اس طرح اس طرح کہا۔

ہناد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... مالدار لوگ عموماً حساب کتاب کے کھڑوں میں پھنسے رہتے ہیں، فرض نماز کا موقع ملتا ہے اس میں بھی حضور قلب نہیں ہوتا، اور
عبادات میں قوی و عملی عبادات، مالی عبادات سے افضل ہیں۔

فقراء جنت میں پہلے داخل ہوں گے

۶۲۸۳ ہم بعد میں آنے والے اور قیامت میں سب سے پہلے (جنت میں جانے والے) ہوں گے (مال کی) کثرت والے ہی قیامت میں
سب سے پست درجہ اور کم (اعمال والے) ہوں گے، مگر جس نے کہا اتنا اتنا، مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ جتنا سونا ہو جسے میں اللہ
تعالیٰ کے راستے میں خرچ کروں۔ ابن النجار عن ابن مسعود
تشریح: اس لیے کہ مال چاہے دینے کے لیے ہو پھر بھی اس کی ذمہ داری ہے کہ کہاں خرچ کیا جائے، اس فکر مندی کی کیا
ضرورت ہے؟

۶۲۸۴ جس نے دنیا میں اپنے سے بلند شان کو اور دین کے بارے میں اپنے سے کم (اعمال والے) کو دیکھا، اسے اللہ تعالیٰ نہ صابر لکھے گا نہ
شاکر، اور جس نے دنیا میں اپنے سے کم درجہ کو اور دین کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ اسے صابر بنا کر لکھیں گے۔

حلیۃ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان عن انس

تشریح: پہلے شخص کو شکر گزار نہ لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے جب اپنے سے اعلیٰ شخص کو دیکھا تو اس کے جسم پر جو نعمت موجود تھی اسے
حقیر سمجھا اور کہا: مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہی کیا ہے کہ میں شکر بجالاؤں، اور دین میں معاملہ میں اپنے سے کم اعمال والے کو دیکھا تو مزید اعمال
نفل و مستحبات ادا کرنے کی توفیق اس لیے نہ ہوئی کہ ہم جو فرض ادا کر رہے ہیں یہی کافی ہیں فلاں تو فرض بھی ادا نہیں کرتا مزید تفصیل ”فطرتی
ونفسیاتی باتوں“ میں دیکھیں۔

۶۲۸۵ جس بندے کے دل میں دنیا کی محبت رچ بس گئی اسے اللہ تعالیٰ تین آزمائشوں میں مبتلا کر دیں گے، ایسی امید جو اپنی انتہاء کو نہیں پہنچے
گی، ایسی محتاجی جو مالدار کی اور غنا کو حاصل نہ کرے گی، اور ایسی مشغولی جس کی مشقت جدا نہ ہوگی۔ الدیلمی عن ابی سعید
تشریح:..... امید یہ ہے کہ سب سے مالدار ہو جاؤں محتاجی یہ ہے کہ ہمیشہ قرضوں کی پڑی رہتی ہے مشغولی یہ ہے کہ نہ دل فارغ نہ دماغ،

سوتے جاگتے یہ خواب و خیال آنکھوں کے سامنے منڈلاتے ہیں۔

۶۲۸۶ (مال کو) بڑھانے والے ہلاک ہوئے مگر جس نے یہ کہا: اتنا، اتنا اور اتنا، جبکہ وہ بہت کم ہیں۔

مسند احمد و ہناد و عبد بن حمید عن ابی سعید، طبرانی فی الکبیر عن عبد الرحمن بن البزی

۶۲۸۷ ہمارے سامنے ایک گھائی ہے جس پر چڑھنا بہت مشکل ہے، جسے صرف ہلکے لوگ ہی پار کر سکیں گے ابوذر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: یا

رسول اللہ! میں ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک شب و روز کی خوراک موجود ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں،

آپ نے فرمایا: تو تم ہلکے لوگوں میں سے ہو۔ بیہقی فی السنن عن انس

تشریح:..... ہلکے ہونے سے مراد مشاغل و موانع کی مشغولی سے آزادی ہے۔

۶۲۸۸ اللہ تعالیٰ نے اس فقیر پر رحمت فرمائی ہے جو کسی مالدار کی مالدار کی وجہ سے عاجزی کرے، جس نے ایسا کیا تو اس

کے دین کا دو تہائی جاتا رہا۔ الدیلمی عن ابی ذر

تشریح:..... اس واسطے کوئی مسلمان ایسی حرکت نہ کرے اور اپنے دل میں فقط اللہ تعالیٰ کی ہیبت ہی اتارے۔

۶۲۸۹ جس نے دنیا دار کے لیے عاجزی کی تو اس کی وجہ سے اس کا آدھا دین کم کر دیا جائے گا اور جو کسی ایسی قوم کے کھانے میں شریک ہوا

جس کی اسے دعوت نہیں دی گئی تو اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو (جہنم کی) آگ سے بھر دے گا، یہاں تک کہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اس کا

فیصلہ کیا جائے گا۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کیونکہ کسی کی اجازت کے بغیر اس کا کھانا کھانا ناجائز ہے۔

مال و منصب والے کے سامنے جھکنے کی ممانعت

۶۲۹۰ جو کسی دنیاوی شان و شوکت والے کے سامنے اپنی دنیا کی غرض سے عاجز ہوا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس سے اپنا چہرہ پھیر لیں گے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اس پر نہ ہوگی۔

۶۲۹۱ جو کسی شان و شوکت والے کے ایک گز قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ دونوں ہاتھوں کی مقدار اس سے دور ہوں گے۔ الدیلمی عن انس

تشریح:..... مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری ہے۔

۶۲۹۲ جو کوئی بھی زرد اور سفید کو ترک کر گیا قیامت کے روز اسے اس سے داغا جائے گا۔ مسند احمد و ابن مردویہ بخاری مسلم عن ابی ذر

تشریح:..... یعنی ان کی زکوٰۃ نہیں دی، سونا چاندی مراد ہے۔

۶۲۹۳ جو اس حال میں مرا کہ وہ سونا چاندی چھوڑے جا رہا ہے تو قیامت کے روز اسے ان سے داغا جائے گا، (پھر) اس کی مغفرت ہوگی یا

اسے عذاب ہوگا۔ ابن مردویہ عن ابی امامہ

سابقہ تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

۶۲۹۴ جس نے زرد چاندی اور سفید سونا چھوڑا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ورق پترے، بنائے گا پھر ان سے اسے مانگ سے لے کر پاؤں تک

داغا جائے گا۔ ابن مردویہ حلیۃ الاولیاء عن ثوبان

تشریح:..... یعنی لوہے کی جیسی بڑی چادریں ہوتی ہیں سونے چاندی کو اس شکل میں ڈھالا جائے گا۔

۶۲۹۵ جو بندہ مرنے کے دن سونا چاندی چھوڑے جا رہا ہو تو اسے ان سے داغا جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر و ابن عساکر عن ابی امامہ

۶۲۹۶ جس نے ایک دینار چھوڑا تو اسے ایک بار داغا جائے گا اور جس نے دو دینار چھوڑے اسے دو بار داغا جائے گا۔

الحسن بن سفیان عن حبيب بن حزم بن الحارث السلمي عن عمه الحكم بن الحارث السلمي

تشریح:..... سب جگہ وہی لوگ مراد ہیں جو کوہ نہیں دیتے۔

۶۲۹۷ جس نے دو دینار چھوڑے (تو گویا) اس نے دوداخ چھوڑے۔ بخاری فی التاریخ طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن اسماء بنت یزید

۶۲۹۸ دوداخ ہیں (بہر کیف) اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ مسند احمد عن علی

۶۲۹۹ دنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو مسافر ہے یا راستہ پار کرنے والا ہے اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔

ابن المنارک، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن ابن عمر

تشریح:..... یعنی اپنے آپ کو مردہ سمجھ جس کی نہ کوئی تمنا اور نہ آرزو ہے۔

۶۳۰۰ اے عبداللہ بن عمر! دنیا میں ایسے رہ جیسے تو کوئی مسافر ہے یا راستہ پار کرنے والا ہے اور اپنے آپ کو مردوں کے ساتھ گنا کر۔

ہناد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۳۰۱ دنیا اور آخرت کی مثال اس کپڑے کی سی ہے جس کی ابتداء سے آخر تک ٹکڑوں میں بٹ جائے بس ایک دھاگے کا تعلق باقی رہ جائے،

تو یہ دھاگا کتنی دیر میں منقطع ہوگا۔ حلیۃ الاولیاء عن انس

تشریح:..... یعنی دنیا اور آخرت کا سا جھانچھ لے عرصہ کا نہیں، بہت تھوڑا ہے۔

۶۳۰۲ اے لوگو! تمہاری اس دنیا میں جو گزر گیا بس انتہائی باقی ہے جتنا تمہارے اس دن کے گزرنے ہوئے حصہ کے مقابلہ میں باقی ماندہ دن ہے۔

حاکم عن ابن عمر

تشریح:..... یعنی بہت ہی کم وقت رہ گیا ہے آخرت آئی کہ آئی!

۶۳۰۳ نبیوں میں جب اسلام پھیل جائے اور وہ تمہارے ہاں گھر بنالیں اور صحنوں میں بیٹھ جائیں تو ان سے ہوشیار رہنا کیونکہ ان میں فساد

و شر اور فتنہ ہوگا۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وسندہ ضعیف

تشریح:..... نبی ایک قدیم قوم ہے جن کا اثر و رسوخ، جرات و بہادری کے لحاظ سے دیگر اقوام پر رہا، یہ لوگ گلہ بانی کرتے اور سادہ غذا استعمال

کرتے جنگجو تھے اور عادات میں ہٹ دھرم، اہل عرب عموماً عراق و شام کے دیہاتیوں کو نبی کہا کرتے تھے۔

اردو دائرۃ المعارف الاسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

تشریح:..... بہر کیف سند چونکہ ضعیف ہے اس لیے اس پر کلام کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ وہ احادیث ضعیف ہیں جن میں کسی خاص قوم اور قبیلہ کی

برائیاں بیان کی گئی ہوں۔ الموضوعات لملا علی

دین پر ثابت قدمی کی دعا

۶۳۰۴ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ سونے چاندی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں تو یہ دعا کرنا: اے اللہ میں (دین کے) معاملہ

میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں اور میں رشد و ہدایت کے قصد کا سوال کرتا ہوں، اور آپ کی نعمت کی شکر گزاری کا سوال کرتا ہوں، اور آپ کی

طرف سے آنے والی آزمائش پر صبر کا، آپ کی اچھی عبادت کرنے اور آپ کے فیصلہ پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔

میں آپ سے (شرک سے) سلامت دل اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں، اور ان بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں، اور

ان برائیوں سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں، اور ان بغزثوں پر آپ کی مغفرت کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن البراء رضی اللہ عنہ وفيہ موسیٰ بن مطیر متروک، میزان الاعتدال للذہبی ج ۴ ص ۲۲۳

تشریح: حدیث کا راوی اگرچہ متروک ہے لیکن حدیث کے الفاظ دوسری روایات سے ثابت ہیں۔

دیکھیں عمل اليوم والليلة لابن السنی مطبوعہ نور محمد کراچی

۶۳۰۵: اللہ تعالیٰ تیرے جسم کو صحت بخشے، تیری کھیتی کو بہتر بنائے، تیرے مال میں اضافہ فرمائے۔ ابن عساکر عن ابن عمر
تشریح: ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ سے دعا کا مطالبہ کیا تو آپ نے یہ الفاظ ذکر کیے، اس سند میں اسماعیل بن یحییٰ کذاب ہے جو حدیثیں گھڑتا تھا۔

۶۳۰۶: میں ایک شخص (مال) دیتا ہوں اور جو اس سے بہتر ہوتا ہے اسے چھوڑ دیتا ہوں (اور جسے دیتا ہوں) اس خوف سے کہ اسے اللہ تعالیٰ جہنم میں اوندھے منہ گرا دے گا۔ طبرانی عن سعد بن ابی وقاص

تشریح: کیونکہ بہت سے بد زبان لوگ آتے اور جب انہیں محروم رکھا جاتا تو اول قول بکتے اور ایسا عموماً منافقین کرتے تھے، اس واسطے آپ صحابہ کرام کو قیامی طور پر محروم رکھتے اور اس خاص شخص کو دے کر روانہ کر دیتے۔

۶۳۰۷: دنیا میں فاقے سے رہنے والے وہی لوگ ہوں گے جن کی روحیں اللہ تعالیٰ قبض کرے گا، وہ موجود نہ ہوں تو ان کا پوچھا نہیں جاتا، اور جب موجود ہوں تو کوئی انہیں پہچانتا نہیں وہ دنیا میں مخفی ہیں اور آسمان میں مشہور، جاہل انہیں دیکھ کر خیال کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں انہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے خوف کے کوئی بیماری نہیں، انہیں اس وقت سایہ فراہم کیا جائے گا جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: اس مضمون کی کئی احادیث پہلے گزر چکی ہیں، جن سے مقصود شکم سیری اور شہرت سے بچنے کی ترغیب ہے، لیکن اگر یہ چیزیں از خود حاصل ہو جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۶۳۰۸: خبردار! عیش و عشرت سے بچنا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے (نیک) بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔ مسند احمد عن معاذ

تشریح: مطلب حد سے زیادہ نمود و نمائش برتنا جو تکبر و ریاء تک پہنچ جائے۔

۶۳۰۹: خبردار! پیٹ بھر کر کھانے سے بچنا، اس لیے کہ بندہ اسی وقت ہلاک ہوتا ہے جب وہ آخرت کے مقابلہ میں اپنی خواہش کو فوقیت دینے لگے۔ الدیلمی عن ابن عباس

تشریح: کھانے کی ہمہ وقت فکر بسا اوقات انسان کو کئی اونچے مناصب سے محروم کر دیتی ہے۔

۶۳۱۰: لوگو! دنیا تو ایک عارضی چیز ہے جسے نیک و بد حاصل کرتا ہے، اور آخرت سچا وعدہ ہے، جس میں قادر بادشاہ حاکم ہوگا جو اس کا حق کو حق اور باطل کو باطل کی صورت میں کر دکھائے گا، سوائے لوگو! آخرت کے بیٹے بن جاؤ، اور دنیا کے بیٹے نہ بنو، اس واسطے کہ ہر ماں کی پیروی اس کا بیٹا کرتا ہے، اور عمل کرتے رہو اور تم اللہ تعالیٰ سے ایک خوف پر ہو، اور جان لو تم اپنے اعمال کے سامنے پیش ہو گے اور لازماً تم نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنی ہے سو جس نے ذرہ برابر بھلائی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

الحسن بن سفیان طبرانی فی الکبیر وابن مردودہ، حلیۃ الاولیاء عن شداد بن اوس

تشریح: حدیث کے آخری جملوں پر توجہ دیں، انسان جو برائی یا اچھائی کرے گا اگر اس کے بعد کوئی ایسا عمل نہ کیا جس سے وہ برائی اور اچھائی باقی نہیں رہتی تو وہ اسے دیکھ لے گا، کیونکہ برائی یا کبیرہ گناہ کی صورت میں ہوگی یا صغیرہ کی صورت میں، اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہو جاتا ہے اور صغیرہ دوسری نیکیوں کے ذریعہ ختم ہو جاتا ہے پس رہی نیکی تو بعض اوقات نیکیاں ختم ہونا شروع ہو جاتی ہیں، جس کا آدمی کو علم بھی نہیں ہوتا، اس لیے کسی نے کہا ہے: نیکی کرنا آسان لیکن اسے باقی رکھنا مشکل ہے۔

دنیا فانی ہے

۶۳۱۱: دنیا (ادھر سے) کوچ کرنے اور جانے والی ہے، اور آخرت (ادھر سے) کوچ کر کے آنے والی ہے ان میں سے ہر ایک (کئی) بیٹے

ہیں، سو اگر تم سے ہو سکے کہ آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو، تو ایسا ہی کرنا، اس واسطے کہ تم آج ایسے عمل کے گھر میں ہو جس میں حساب (و کتاب) نہیں، اور کل قیامت میں حساب کے گھر میں ہو گے جہاں عمل نہیں۔ ابن لال عن جابر تشریح:..... مفہوم واضح ہے تشریح کی ضرورت نہیں۔

۶۳۱۲..... سونے چاندی کے لیے ہلاکت ہو، کسی نے عرض کی تو پھر ہم کیا ذخیرہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور ایسی بیوی جو آخرت (کے کاموں) پر مددگار ہو۔ مسند احمد عن رجل من الصحابہ تشریح: سبب ہلاکت ہونے کی وجہ سے ایسا فرمایا اور نہ فی نفسہ سونا چاندی ہلاکت کا سبب نہیں۔

۶۳۱۳..... ستیاناس ہو سونے چاندی کا! تم ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور آخرت پر مددگار بیوی کو اختیار کرو۔ بیہقی عن ابن عمر

۶۳۱۴..... دنیا چھوڑنا بڑے جان جوکھوں کا کام ہے (بلکہ) اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار (چلا چلا کر) توڑنے سے زیادہ بامشقت ہے اور جو بھی دنیا کو چھوڑے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسا اجر دے گا جیسا شہداء کو دیتا ہے اور اس کا چھوڑنا (یہ ہے کہ) کم کھانا اور کم سیر ہونا اور لوگوں کی تعریف کو ناپسند سمجھنا، اس واسطے کہ جو لوگوں سے تعریف سننا پسند کرے تو وہ دنیا اور اس کی نعمتوں کو پسند کرے گا، اور جسے ساری نعمتیں خوش کرنے لگیں، اسے چاہیے کہ وہ دنیا اور لوگوں سے تعریف (سننا) چھوڑ دے گا۔ الدیلمی عن ابن مسعود

تشریح:..... بظاہر یہ معمولی کام لگتے ہیں لیکن جو لوگ ان میں مبتلا ہیں ان سے اگر پوچھا جائے تو کسی قیمت پر ان چیزوں کو چھوڑنے کا نام نہیں لیتے اور عذر یہ کرتے ہیں: صاحب! کیا کریں مجبوری ہے، اس واسطے ان خرابیوں میں پڑنے سے پہلے ہی آگاہ کر دیا گیا۔

۶۳۱۵..... معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو، موٹے کھر درے کپڑے پہنو اور ننگے پاؤں چلا کرو۔

الرمہرمزی فی الامثال عن عبداللہ بن سعید عن ابیہ عن رجل من اسم یقال له ابن الادرع مربرقم ۵۷۳۲

اس حدیث کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

۶۳۱۶..... دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔

مسند احمد والبخاری، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن ابی مالک الاشعری

تشریح:..... بات صاف ہے جو شخص صبر کے ساتھ دنیا کی زندگی گزار گیا اور کوئی شکوہ نہ کیا تو اس کی آخرت کو چار چاند لگے، لیکن جو دنیا میں نادار بھی رہا اور زبان سے واویلا بھی کیا تو اس کی آخرت اور دنیا دونوں برباد ہیں۔

۶۳۱۷..... دنیا، دنیا والوں کے لیے چھوڑ دو، جس نے اپنی ضرورت و کفایت سے زیادہ دنیا حاصل کی تو اس نے اپنی موت لی جبکہ اسے علم نہیں۔

ابن لال عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:..... جو چیز بھی حد اعتدال سے متجاوز ہوگی نقصان دہ لازم آہوگی۔

مالدار شیطان کے نرغے میں

۶۳۱۸..... شیطان نے کہا: کہ مالدار آدمی تین باتوں میں سے مجھ سے نہیں بچ سکتا، جن کو میں صبح و شام لے کر اس کے پاس آتا ہوں، حرام طریقے سے اس کا مال حاصل کرنا، ناحق خرچ کرنا، اور میں مال کو اس کا محبوب بنادوں گا جو اسے، اس کے حق (میں صرف کرنے) سے روک دے گا۔

طبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی المعرفة عن عبدالرحمن بن عوف ورجاله ثقات

تشریح:..... بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ان فتنوں سے محفوظ رہے ہوں۔

۶۳۱۹..... ثوبان! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب تم پر امتیں (حملہ کے لیے) ایک دوسرے کو ایسے بلائیں گی جیسے تم کھانے کے برتن پر ایک

دوسرے کو بلاتے ہو اور (پھر) اس سے کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: کیا ہماری کمزوری کی وجہ سے آپ نے فرمایا: نہیں تم اس (روز) وقت بہت زیادہ ہو گے، لیکن تمہارے دلوں میں دھن ڈال دیا جائے گا، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: دنیا سے تمہاری محبت اور قتال (فی سبیل اللہ) سے تمہاری نفرت۔ بیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: ... عصر حاضر میں تمام ممالک اسلامیہ کے پاس کوئی ایسی دولت ہے جو موجود نہیں، مسلمان پوری دنیا سب سے زیادہ ہیں، لیکن تمام کے تمام سلاطین و بادشاہان اس مرض میں مبتلا اور اغیار کے سامنے عاجز و بے دست و پا ہیں۔

۶۳۲۰ اللہ تعالیٰ نے جب نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف مبعوث فرمایا تو اس وقت ان کی عمر اڑھائی سو سال تھی وہ ان میں ساڑھے نو سو سال رہے، اور طوفان کے بعد دو سو پچاس سال (مزید) رہے، پھر جب ان کے پاس موت کا فرشتہ آیا تو اس نے کہا: اے نوح اے سب سے بڑے نبی، اے سب سے لمبی عمر والے، اے مستجاب الدعاء آپ نے دنیا کو کیا پایا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس شخص کی طرح جس کے لیے کوئی گھر بنایا گیا ہو جس کے دو دروازے ہوں، اوپر وہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے باہر نکل جائے۔ ابن عساکر عن ابان عن انس

تشریح: اب ہر شخص اندازہ لگا لے، علامہ بختانی نے ان لوگوں کے حالات و اقوال پر ایک کتاب لکھی ہے جنہوں نے اس امت میں لمبی عمریں پائی ہیں، جس کا نام ”المعمرین والوصایا“ ہے۔

۶۳۲۱ اگر تم نماز پڑھتے (پڑھتے) ٹھہری کمان کی طرح ہو جاؤ اور روزے رکھتے (رکھتے) تانت کی طرح (دبے پتے) ہو جاؤ پھر بھی تمہیں دو (درہم) ایک سے زیادہ محبوب ہوں تو تم استقامت کے درجہ تک نہیں پہنچے۔

ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن مندہ، حدیثا محمد بن فارس البلخی، ثنا حاتم الاصم عن شقیق بن ابرہیم البلخی عن ابرہیم بن ادھم عن مالک بن دینار عن ابی مسلم الخولانی عن عمرو و ابن عساکر عن طریقہ وقال مالک ابن دینار لم یسمع عن ابی مسلم والدیلمی

تشریح: سند میں انقطاع ہے، اس لیے قابل عمل نہیں، پھر دیگر احادیث سے ایسے امور کی نفی معلوم ہوتی ہے، حدیث کے صاف الفاظ ”قل امنن باللہ ثم استقم“ ضروری نہیں استقامت بھوکے پیاسے رہنے سے ہی حاصل ہوتی ہے؟!

۶۳۲۲ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ ان کے دل (اسلام سے قبل) عجیبوں کی طرح ہو جائیں گے، کسی نے عرض کیا: عجیبوں کے دل کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی محبت، ان کا طریقہ دیہاتیوں جیسا ہوگا، ان کے پاس جو رزق آئے گا اسے حیوانات میں خرچ کر دیں گے، جہاد کو نقصان دہ اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھیں گے۔ طبرانی عن ابن عمر

تشریح: اور آج یہ فتنے ظاہر ہو چکے ہیں، جس کی تہہ میں جانے کی ضرورت نہیں۔

۶۳۲۳ جو بندہ دنیا میں کوئی درجہ بلند ہونا چاہے اور پھر وہ بلند ہو گیا، اللہ تعالیٰ آخرت میں اس سے بڑا اور لمبا درجہ کم کر دیں گے۔

ابن حبان، طبرانی فی الکبیر و ابن مردودہ عن سلیمان

تشریح: مراد تکبر ہے، یہ ہرگز مراد نہیں کہ انسان علمی ترقی میں آگے بڑھنے یا ڈگریاں حاصل کرنے میں کوشش نہ کرے۔

۶۳۲۴ میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام کے لیے دنیا ایک عورت کی شکل میں ظاہر ہوئی تو انہوں نے اس سے کہا: کیا تیرا خاوند ہے؟ وہ کہنے لگی: ہاں میرے کئی خاوند ہیں آپ نے کہا: کیا وہ زندہ ہیں؟ وہ بولی نہیں میں نے انہیں قتل کر دیا ہے، اس وقت وہ جان گئے کہ یہ دنیا ہے جو میرے سامنے اس صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ الدیلمی عن انس

۶۳۲۵ جس نے دنیا کا حلال (مال) لیا اللہ تعالیٰ اس سے حساب لیں گے، اور جس نے دنیا کا حرام (مال) لیا اللہ تعالیٰ اسے عذاب دیں گے، افسوس ہے دنیا پر اور جو اس میں مصیبتیں ہیں، اس کا حلال قابل حساب اور اس کا حرام قابل عذاب ہے۔

حاکم فی تاریخ عن ابی ہاشم الاہلبی عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:..... دونوں صورتوں میں چھکارا نہیں، بہر حال اگر دنیا کی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے احکام کے مطابق استعمال کر جائے تو نجات کی گنجائش ہے۔

امت کی تباہی کی علامات

۶۳۲۶ میری امت اس وقت تک بھلائی میں رہے گی جب تک کہ ان میں دنیا کی محبت ظاہر نہیں ہو جاتی، اور جب تک اس میں فاسق علماء جاہل قاری اور ظالم لوگ ظاہر نہیں ہو جاتے، اور جب یہ چیزیں ظاہر ہو جائیں گی تو مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں گرفتار کر لے گا۔

ابو نعیم الحارث فی المعرفة عن طریق الواقدی انہنا فاطمة بنت مسلم الاشجعیة عن فاطمة الخزاعیة عن فاطمة بنت الخطاب تشریح: محدثین کے ہاں مسلم ہے کہ امام واقدی تاریخ میں معتبر ہیں لیکن حدیث میں ان کی روایت قابل عمل نہیں۔

۶۳۲۷ جس پر بھی اللہ تعالیٰ دنیا کا دروازہ کھولتا ہے تو ان میں قیامت تک بغض و عداوت پیدا کر دیتا ہے۔ مسند احمد عن عمرو و حسن تشریح: آج تک کسی مالدار کی کسی دوسری پارٹی سے بن کر نہیں رہی ہمیشہ جھگڑے ہی رہے۔

۶۳۲۸ اے انسان! تو دنیا کو کیا کرے گا؟ اس کا حلال حساب اور اس کا حرام عذاب ہے۔ دارقطنی والدیلمی عن ابن عباس تشریح: اونٹ سے کسی نے پوچھا تمہارے لیے اترائی میں آسانی رہتی ہے یا چڑھائی میں اس نے کہا: دونوں صورتوں میں مشقت ہے۔

۶۳۲۹ قیامت کے روز دنیا کو لایا جائے گا تو جو اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا اسے جدا کر لیا جائے گا اور باقی سب کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ابن المبارک عن عبادة بن الصامت، الدیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ تشریح: یعنی جو اعمال محض اللہ تعالیٰ کے لیے تھے وہ ایک طرف کر لیے جائیں گے۔

۶۳۳۰ قیامت کے دن دنیا کو صورت میں لایا جائے گا، تو وہ عرض کرے گی: اے میرے رب مجھے کم سے کم درجہ جنتی کے لیے کر دے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تو اس سے بھی زیادہ بد بودار ہے، بلکہ تو اور تیرے اہل و عیال جہنم میں جائیں گے۔ الحلیہ عن انس

تشریح: سوال ہوتا ہے پھر دنیا کو پیدا ہی کیوں کیا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ دنیا آزمائش کی ایک جگہ ہے تاکہ لوگ اپنے اپنے اعمال سے خوش و غلام بن سکیں۔

۶۳۳۱ قیامت کے روز دنیا کو لایا جائے گا، پھر کہا جائے گا، اس میں سے جو (چیزیں) اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں وہ جدا کر لو، اور باقی سب کو جہنم میں ڈال دو۔ ابو سعید الاعرابی فی الزہد عن عبادة

تمتہ مال کے فوائد اور قابل تعریف دنیا کے متعلق

۶۳۳۲ در اہم و دنیا نیز مین میں اللہ تعالیٰ کی مہریں ہیں، جو اپنے آقا کی مہر لائے گا اس کی ضرورت پوری ہوگی۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ تشریح: یعنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے در اہم و دنیا ضروری ہیں، البتہ ان میں از حد دلچسپی مضر ہے۔

۶۳۳۳ آخری زمانہ میں جب لوگوں کے لیے در اہم و دنیا ضروری ہو جائیں گے تو ان سے آدمی اپنے دین و دنیا کو قائم رکھے گا۔

طبرانی عن المقداد ۶۳۳۴ تم میں سے وہ شخص بہتر نہیں، جو اپنی دنیا کو اپنی آخرت کے لیے چھوڑ دے اور نہ وہ بہتر ہے جو اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے لیے چھوڑا۔

دے۔ (بلکہ بہتر وہ ہے جو ایسا طریقہ اختیار کرے) یہاں تک کہ ان دونوں سے اپنا حصہ حاصل کرے، اس واسطے کہ دنیا، آخرت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور لوگوں پر کبھی بوجھ نہ بننا۔ ابن عساکر عن انس تشریح: بہت سے لوگ یہ تکیہ کرتے ہیں کہ ہمیں غیب سے روزی ملے گی، تو خوب سمجھنا چاہیے کہ محنت و کوشش فرض ہے اور غیب سے روزی اس کا نتیجہ ہے ہر نتیجہ کے لیے عمل ضروری ہے لہذا غیب سے روزی کے لیے بھی جدوجہد اور کوشش ضروری ہے، بغیر محنت کے روزی ملنے کی امید رکھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی پڑھے حرف بھی نہیں اور اول درجہ میں پاس ہونے کی امید رکھے، باقی کسی کو غیب سے روزی ملے تو یہ ضروری نہیں کہ سب کے ساتھ یہی معاملہ ہوگا، کیونکہ آئندہ کی کسی کو خبر نہیں۔

۶۳۳۵ دین کے (اعمال کے) لیے بہترین مددگار ایک سال کی روزی ہے۔ عن معاویہ بن حیدہ

تشریح: قوت اتنی خوراک کو کہتے ہیں جو زندہ رہنے کا سہارا ہو، نہ یہ کہ پوری پوری یوریاں ذخیرہ کر لیں۔

۶۳۳۶ تم میں کا بہترین شخص وہ ہے جو اپنی دنیا کے لیے اپنی آخرت اور نہ اپنی آخرت کے لیے اپنی دنیا کو چھوڑے اور نہ لوگوں پر بوجھ بنے۔

حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی دنیا دار الاسباب ہے اس میں ہر کام کے لیے سبب کی ضرورت ہے۔

۶۳۳۷ تم میں سے جس سے ہو سکے کہ وہ اپنے دین اور عزت کو اپنے مال کے ذریعہ محفوظ رکھے تو وہ ایسا ہی کرے۔ ابو داؤد عن ابی سعید

تشریح: مال ہوتا ہی دین و عزت کی حفاظت کے لیے، اسی وجہ سے فرمایا: قریب ہے کہ فقر و فاقہ کفر کا باعث نہ بن جائے۔

الاکمال

۶۳۳۸ میرے صحابہ کے لیے فاقہ سعادت ہے اور مال داری آخری زمانہ میں مومن کے لیے سعادت ہوگی۔ الرفاعی عن انس عن ابن مسعود تشریح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صحبت نبوی سے فیض یافتہ تھے دنیا کے دائرے محفوظ تھے، اور آخری زمانہ والے فتنوں کا ہدف ہوں گے مال کے ذریعہ فتنوں سے بچیں گے تو مال ان کے حق میں سعادت ہوگا۔

۶۳۳۹ بے شک یہ مال میٹھا اور سبز ہے، جس نے درست طریقہ سے حاصل کیا تو یہ اچھی معاونت ہے۔

سمویہ وابن خزیمہ، طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن ابی سعید

۶۳۴۰ بے شک یہ سرسبز اور میٹھا ہے جس نے برحق طریقہ سے اسے حاصل کیا تو اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن معاویہ

۶۳۴۱ دنیا اس شخص کے لیے بہترین گھر ہے جو اس میں سے اپنی آخرت کا توشہ حاصل کرے یہاں تک کہ اپنے رب کو راضی کر لے، اور اس شخص کے لیے دنیا برا گھر ہے جسے یہ آخرت سے روک دے، اور اپنے رب کے راضی کرنے میں کوتاہی کرے، اور جب بندہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ دنیا کا برا کرے، تو دنیا کہتی ہے ہم میں سے جو اپنے رب کا زیادہ نافرمان ہے اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے۔

حاکم و تعقب وابن لال والرامهرمزی فی الامثال عن طارق بن اشیم

تشریح: اس واسطے دوسروں پر لعن طعن کرنے سے روکا گیا ہے اکثر انسان کو اپنے عیوب نظر نہیں آتے اور وہ دوسروں کو نشانہ بناتا ہے۔

۶۳۴۲ اللہ تعالیٰ کے تقویٰ پر بہترین مددگار مال ہے۔ ابن لال والدیلیمی عن جابر

تشریح: مال جیب میں ہونے تو تسلی سے عبادت بھی ہوتی ہے۔

۶۳۴۳ دنیا کو گلابی ندو، یہ مومن کی بہترین سواری ہے وہ اس پر سوار ہو کر بھلائی تک پہنچتا اور شر سے نجات حاصل کرتا ہے۔

الدیلمی وابن النجار عن ابن مسعود

تشریح: ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ جتنی غیر مکلف چیزیں ہیں خصوصاً نظام قدرت کی اشیاء انہیں گالی نہ دیں اس واسطے کہ وہ مامور و مخلوم ہیں انہیں برا بھلا کہنا ایسا ہی جیسے ان کے مالک کو برا کہنا۔

۶۳۴۴ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین کی طرف اتارا تو ہر اس چیز نے ان کے متعلق غم کیا جو ان کے ساتھ تھی صرف سونے چاندی نے کسی قسم کا غم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف اپنا پیام بھیجا: میں نے تمہیں اپنے بندوں میں سے ایک بندے کا پڑوس عطا کیا پھر میں نے اسے تمہارے پڑوس سے دور کر دیا، پھر سوائے تمہارے ہر چیز نے اس کے لیے دکھ کا اظہار کیا جو اس کے ساتھ رہی۔

تو وہ دونوں بولے: اے ہمارے اللہ! اے ہمارے آقا! آپ بخوبی جانتے ہیں، کہ آپ نے ہمیں اس کا پڑوس عطا کیا اور وہ آپ کا فرمانبردار تھا، پس جب اس نے آپ کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کے لیے ممکن ہونا پسند نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف پیام بھیجا، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں تم دونوں کو اتنی عزت دوں گا کہ ہر چیز تمہاری وجہ سے ہی حاصل ہوگی۔ الدیلمی وابن النجار عن انس

تشریح: حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے آنے کا تقدیر الہی تھا اور سونے چاندی کا عمل بظاہر ان کے مطابق تھا، جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں دائمی مقام بخشا، مگر وہ بھی انسان کے لیے ہی استعمال کے قابل ٹھہرے۔

مال کو صلہ رحمی کے ذریعہ بنایا جائے

۶۳۴۵ اس شخص میں کوئی بہتری نہیں جو صلہ رحمی اور رشتہ داری کو قائم رکھنے کے لیے امانت کی ادائیگی اور لوگوں سے مستغنی ہونے کے لیے مال کو پسند نہ کرے۔ ابن حبان فی الضعفاء وابن المبارک وابن لال، حاکم فی تاریخہ، ابن حبان عن انس، قال ابن حبان: لا اصل له واورده ابن الجوزی فی الموضوعات وقال بیہقی وانما یروی عن سعید بن المسیب قوله

تشریح: محدثین کا کہنا ہے کہ یہ حدیث نہیں بلکہ سعید بن المسیب تابعی کا قول ہے ایسے اقوال کو اتوال زریں کہتے ہیں۔

۶۳۴۶ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس کے پاس سونا چاندی نہ ہو گا وہ زندگی کو آسان نہیں سمجھے گا۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیہ عن المقدم بن معدیکرب

تشریح: آج اس حقیقت کا لوگ سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔

۶۳۴۷ لوگوں کے پاس ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں صرف درہم و دینار ہی کارآمد ہوں گے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن المقدم بن معدیکرب

۶۳۴۸ جابر! تمہیں اپنے پاس اپنا مال روک رکھنے سے کوئی گناہ نہیں، اس واسطے کہ اس کام کی ابھی مدت ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن جابر

تشریح: کام سے مراد غالباً قیامت ہے اس لیے دوسری احادیث میں آتا ہے کہ جو شخص پودا لگا رہا ہو یا خریداری کے لیے کپڑا پھیلا یا ہوا تو اسے چاہیے کہ اپنا کام کر لے اس واسطے کہ اسے کافی وقت رہنا ہوگا۔

آپ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۶۳۴۹ جہاں تک میرا معاملہ میں ہے تو میں اسے حرام قرار نہیں دیتا، البتہ میں اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و تواضع کی خاطر ترک کرتا ہوں، اس واسطے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا اور جو (اخراجات میں) میانہ روی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مالدار کر دے گا اور جو فضول خرچی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے محتاج بنا دے گا۔ الحکیم محمد بن علی

کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اوس بن خولی ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے جس میں دودھ اور شہد تھا انہوں نے وہ پیالہ رکھا اور کہا اور یہ بات ذکر کی۔

تشریح: یعنی نبی علیہ السلام نے اتنا بہترین اور بڑھیا تو ام محض تو اضع کی بنا پر تناول نہیں فرمایا، اور اس نتیجہ سے ڈرایا جو بے جا اشیاء میں پیسہ اڑانے سے نکلتا ہے۔

۲۳۵۰ ایک بار پینے میں دو گھونٹ، اور ایک پیالہ میں دو سالن تو مجھے اس کی ضرورت نہیں، مجھے یہ گمان نہیں کہ یہ حرام ہے، لیکن مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ دنیا کی زائد چیز کا اللہ تعالیٰ مجھ سے قیامت کے روز سوال کرے گا، میں اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع و انکساری کرتا ہوں، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند مقام عطا کرتے ہیں، اور جو تکبر کرے اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ گھٹاتے ہیں اور جو لوگوں سے لاپرواہی اختیار کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے لاپرواہ کر دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرے اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتے ہیں۔

دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فرماتے ہیں نبی علیہ السلام کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں دودھ اور شہد تھا، فرماتے ہیں پھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۳۵۱ اس کو اسی میں واپس کر دو اور پھر اسے گوندھ دو۔ ابن ماجہ عن ام ایمن

۲۳۵۲ اس (پردے) کو ہٹا دو، اس واسطے کہ یہ مجھے دنیا یاد دلاتا ہے۔ ترمذی حسن نسائی عن عائشہ فرماتی ہیں: ہمارا ایک اون سے بنا ہوا باریک پردہ تھا جس پر تصاویر تھیں، تو نبی علیہ السلام نے پھر آپ نے یہ بات ذکر کی، یعنی اس میں بیل بوٹے بنے ہوئے تھے جس سے انسان کی توجہ ہٹ جاتی ہے۔

۲۳۵۳ اس (پردے) کو ہٹا دو، کیونکہ میں جب بھی اندر آتا ہوں اور اسے دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہمارے پاس ایک پردہ تھا، جس میں کسی پرندے کی تصویر تھی، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اور پھر یہ بات ذکر کی۔

۲۳۵۴ عائشہ! اسے ہٹا دو، کیونکہ میں جب بھی اندر آ کر اسے دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

دنیا کی زیب و زینت سے احتراز

۲۳۵۵ یہ بات میرے اور نہ کسی اور نبی کے لیے مناسب ہے کہ وہ مزین گھر میں داخل ہو۔ العلیہ عن سفینۃ عن علی تشریح: یعنی سابقہ انبیاء کا بھی یہی طرز تھا اور میرے بعد تو کسی نبی نے آنا نہیں، صرف عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور وہ پہلے سے صاحب نبوت ہیں۔

۲۳۵۶ نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ مزین اور سجائے ہوئے گھر میں داخل ہو۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ام سلمہ

۲۳۵۷ کسی (مسلمان) مرد کے لیے مناسب نہیں کہ وہ مزین گھر میں داخل ہو۔ بیہقی عن ام سلمہ تشریح: چونکہ زیب و زینت عورتوں کا خاصہ ہے اور جیسے عورتوں کی مجلس سے انسان بزدل ہوتا ہے اسی طرح ان کی اشیاء میں بھی بزدلی کی تاثیر ہے۔

۲۳۵۸ جو چیز تم لائے ہو یہ ہمیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی ہاں اتنا جتنا مقام حرہ کی کنکری دے سکتی ہے لیکن یہ دنیا کا سامان ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، سعید بن منصور عن ابی سعید

ایک شخص بحرین سے کوئی زیور لایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اور پھر یہ بات ذکر کی۔

تشریح: یعنی ان کی قیمت ہمارے ہاں کچھ بھی نہیں۔

۶۳۵۹ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ احد پہاڑ پورے کا پورا میرے لیے سونا بن جائے پھر میں اسے میراث میں چھوڑ دوں۔

طبرانی عن سمرۃ

مال جمع کر کے رکھنا ناپسند ہے

۶۳۶۰ میں نماز میں تھا تو مجھے سونے کی ایک ڈلی یاد آگئی، جو ہمارے پاس تھی تو میں نے ناپسند سمجھا کہ وہ ہمارے پاس ایک شام یا ایک رات تک رہے اس لیے میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ مسند احمد عن عقیقۃ بن الحارث

تشریح: واقعہ یوں ہوا کہ کسی نے گھر میں یہ کندن دیا تھا آپ نماز کے لیے آئے اور سلام پھیرتے ہی سیدھے گھر چلے گئے صحابہ متعجب تھے کہ کیا بات ہوگئی تو آپ نے واپس آکر انہیں آگاہ کیا۔

۶۳۶۱ میرا اور دنیا کا کیا واسطہ؟ میرا اور دنیا کا کیا تعلق؟ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری اور اس دنیا کی مثال اس سوار جیسی ہے جو سخت گرمی کے دن چل رہا ہو اور دن کی ایک گھڑی کے لیے کسی درخت تلے سایہ حاصل کرنے کے لیے بیٹھ جائے اور پھر اسے چھوڑ کر چل دے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن حبان حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بنی کے پاس آئے آپ ایک چٹائی پر چوڑا ستراحت تھے جس کے نشان آپ کے پہلو پر پڑ گئے تھے، حضرت عمر نے عرض کی: کاش آپ اس سے بہتر بستر بنا لیتے، آپ نے یوں فرمایا، اور یہ بات ذکر کی۔

تشریح: واقعہ یہ ہے کہ آپ ﷺ ایک دفعہ تمام ازوان سے ناراض ہو کر ایک بالا خانہ میں تشریف رکھتے تھے، حضرت بلال دربان تھے وہاں آپ کھجور سے بنی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، جس کے نشان بدن مبارک پر پڑ گئے تھے۔

۶۳۶۲ اگر میرے لیے احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو بھی مجھے کوئی خوشی نہیں کہ وہ تین راتوں تک یا اس میں سے کچھ باقی رہے ہاں اتنا جس سے میں دین کی حفاظت کر سکوں۔ بخاری و مسلم وابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: یہاں بھی ضرورت کو مد نظر رکھا، وہ بھی دین کی خاطر نہ کہ اپنی دنیاوی حاجت و ضرورت کے لیے۔

۶۳۶۳ مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ سونا بن جائے میں جس دن وفات پائے لگوں تو میرے پاس اس کا ایک یا آدھا دینار ہو، اتنا جو میں کسی قرض خواہ کے لیے رکھوں۔ مسند احمد والدارمی عن ابی ذر

تشریح: یعنی میرے متعلق کسی کا حق نہ ہو اور اگر ہو تو میرے پاس صرف اتنا ہو جو میں صاحب حق کو ادا کر سکوں۔

۶۳۶۴ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور تین راتوں کے گزرنے تک اس میں سے کچھ میرے پاس ہو ہاں اتنا جسے میں قرض کی ادائیگی میں رکھ سکوں۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: قرض ایسی واجب الادا چیز ہے جو شہید سے بھی باز پرس کا سبب بنے گی۔

۶۳۶۵ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لیے یہ پہاڑ سونے کا ہو جائے اور میں اس میں سے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کروں اور وہ مجھ سے قبول بھی کر لیا جائے اور میں اس میں سے اپنے بعد کچھ چھوڑ جاؤں۔ مسند احمد عن ابی ذر و عثمان معاً

تشریح: انسان چاہے جتنے مال کا مالک ہو پھر بھی وہ اس کے لیے فتنہ کا باعث بن سکتا ہے، اسی سے بچنے کے لیے یہ نبوی طرز عمل قابل تقلید ہے۔

۶۳۶۶ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ احد پہاڑ آل محمد (ﷺ) کے لیے سونے میں بدل جائے اور میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروں، اور جس دن میں وفات پاؤں تو اس سے دو دینار چھوڑ جاؤں ہاں وہ دو دینار جسے میں اس قرض کے لیے تیار رکھوں جو میرے ذمہ ہو۔ مسند احمد، طبرانی عن ابن عباس

تشریح: آپ نے مال کی کثرت اپنے لیے پسند فرمائی اور نہ اپنی آل کے لیے۔

۶۳۶۷: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر احد پہاڑ میرے پاس سونے کا ہو تو میں یہ چاہوں گا کہ مجھ پر تین راتیں بھی نہ گزریں اور اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس ہو، میں کوئی ایسا شخص تلاش کروں گا جو اسے مجھ سے قبول کر لے، سوائے اس چیز

کے جسے میں اپنے ذمہ قرض ادا کرنے کے لیے بحفاظت رکھ رہا ہوں۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی مجھ پر کسی قسم کا بار نہ ہو، بلکہ میں فارغ البال اور سبکدوش رہوں۔

۶۳۶۸: میں جب بھی اس کمرے میں داخل ہوتا ہوں، میں اس خوف سے اس میں داخل نہیں ہوتا کہ اس میں کوئی مال ہو اور اس سے لے لوں

اور خراج نہ کر سکوں۔ طبرانی، سعید بن منصور عن سمرة

تشریح: یہی مشتبہ چیزوں سے بچنے کا طریقہ ہے۔

۶۳۶۹: محمد (ﷺ) کا اپنے رب کے بارے میں کیا گمان ہے اگر وہ اپنے رب سے ملاقات کریں اور یہ دیناران کے پاس کے ہوں۔

مسند احمد و ہناد وابن عساکر عن عائشة

تشریح: مراد میں اپنے رب سے بالکل خالی دل لے کر جانا چاہتا ہوں۔

۶۳۷۰: محمد (ﷺ) اپنے رب کو کیا (جواب میں) عرض کریں گے، اگر وہ اس حالت میں فوت ہو جائیں اور یہ دیناران کے پاس ہوں۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ عن ابن عباس

فرماتے ہیں: نبی ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں سونے کا ایک ٹکڑا تھا وہ اپنے ساتھیوں میں تقسیم کیا اور پھر یہ

بات ارشاد فرمائی۔

تشریح: مال کے متعلق پوچھ تو ضرور ہونی چاہیے۔

۶۳۷۱: جس نے مجھ سے سوال کیا یا جو کوئی مجھے دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ پراگندہ بال آستینیں چڑھائے ہوئے

شخص کو دیکھ لے جس نے اینٹ پرا اینٹ نہیں رکھی، اور نہ سرکل پر سرکل، اس کی طرف علم بلند کیا گیا تو وہ اس کی طرف لپکا، آج گھوڑ دوڑ

(یعنی عمل) کا دن ہے اور کل (قیامت میں) مقابلہ ہوگا، اور آخری انتبا (جہاں مقابلہ ختم ہوگا) جنت ہے یا جہنم۔

الحلیۃ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

یعنی آج عمل کر لو کل بروز قیامت سب کچھ پتہ چل جائے گا کون جیتا کون ہارا؟

۶۳۷۲: غم! مت رو! اس لیے کہ اگر میں چاہوں تو میرے لیے (مجانب اللہ) پہاڑ سونا بن جائیں، اگر دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک

کھٹی کے برابر ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے کچھ نہ عطا کرتے۔ ابن سعد عن عطاء، مرسلاً

وہی واقعہ ایلدلی طرف اشارہ ہے۔

دنیا ملنے کے بعد ختم ہو جائے گی

۶۳۷۳: وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں ان کی پسندیدہ چیزیں جلد عطا کر دی گئیں، اور یہ جلد ختم ہو جانے والی ہیں، اور ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہماری

مرغوب چیزیں ہماری آخرت میں مؤخر کر دی گئی ہیں۔ حاکم عن عمر رضی اللہ عنہ

تشریح: مراد یہ ہے کہ کافروں کو دنیا کی تمام نعمتیں عطا کر دی گئی ہیں آخرت میں انہیں کچھ نہ ملے گا۔

۶۳۷۴: میری طرف یہ وحی نہیں آئی کہ میں تاجر بنوں اور نہ یہ وحی آئی کہ میں دوسروں کے مقابلہ مال جمع کروں، لیکن میری طرف یہ

وجی آئی ہے کہ: اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہو اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرو۔

تشریح: مال جمع کرنا اور تجارت کرنا یہ کام اگرچہ نبوت کے منافی نہیں لیکن خلل انداز ضرور ہیں جس کی کئی حکمتیں ہیں۔
 ۶۳۷۵ مجھ پر یہ وجی نہیں آئی کہ میں تاجروں میں شامل ہو جاؤں، لیکن یہ وجی آئی ہے کہ، اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہو، اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرو۔ الحلیۃ عن ابی مسلم النخولانی
 تشریح: صاحب نبوت کے شاہان شان نہیں کہ وہ تجارت و حرفت کو اپنا پیشہ بنائے۔

حرف سین

سخاوت کے فضائل، کتاب الزکوٰۃ میں اچھی حالت اور نیک سیرت کا ذکر

۶۳۷۶ اچھی حالت، توکل اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔ ترمذی عن عبد اللہ بن مسر جس، مبرقہ ۵۶۷۲
 تشریح: نبوت کی چوبیسویں صفت ہے اس واسطے جو شخص ظاہری عیوب سے معیوب ہے اس میں انسانی صفات پوری نہیں چہ جائیکہ باطنی اور نبوی صفات سے وہ متصف ہو؟
 ۶۳۷۷ اچھی حالت نبوت کا پچھتر واں حصہ ہے۔ الضیاء عن انس
 ۶۳۷۸ بے شک نیک سیرت اور بہتر حالت نبوت کا ستر واں حصہ ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

عیب پوشی

۶۳۷۹ جس نے کوئی پردے کی چیز دیکھ کر اسے چھپا دیا تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے کسی قبر میں زندہ درگور لڑکی کو زندگی دے دی۔
 بخاری فی الادب، ابو داؤد، حاکم عن عقبہ بن عامر
 تشریح: اس وقت زبان اور قلم کسی کی پردہ داری کے لیے استعمال کرنا فن اور کمال سمجھا جاتا ہے، حالانکہ جس کی عیب جوئی کی جائے وہ کبھی عیب جو کو منہ نہیں لگاتا، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں رسوائی جدا!
 ۶۳۸۰ جس نے کسی مومن کی برائی دور کی تو وہ اس سے بہتر ہے جس نے کسی زندہ درگور لڑکی کو زندگی سے ہمکنار کر دیا ہو۔

بیہقی فی شعب الایمان، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 تشریح: مسلمان عیب قوم ہیں، ایک گروہ زندوں کی پردہ داری پر کمر بستہ ہے اور دوسرا گروہ سابقہ مسلمانوں کی غلطیاں، کوتاہیاں تلاش کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

۶۳۸۱ جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے، اور جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ دری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا پردہ کھول دیں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر بیٹھے اس کی وجہ سے رسوا ہو جائے گا۔

۶۳۸۲ جو اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ مسند احمد عن رخل

تشریح: معلوم ہوا مسلمان بڑا محترم ہے اگر وہ خود بدلہ نہ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے بدلہ لیں گے، اللہ تعالیٰ جس سے بدلہ لے وہ کیسے بچ پائے گا؟

عیب پوشی کی فضیلت

۶۳۸۳ جو بندہ بھی دنیا میں کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: جسے اپنی عزت مطلوب ہے وہ دوسری کی عزت کرے اور عزت کا یہ معنی نہیں کہ دوسروں کو منہ پر تو کچھ نہ کہا جائے لیکن ان کی عدم موجودگی میں انہیں خوب بدنام کیا جائے۔

۶۳۸۴ تم میں سے جو کوئی چاہے کہ وہ اپنے مومن بھائی کی اپنے کپڑے کے کنارے سے پردہ پوشی کرے تو وہ اسے طرح کرے۔

فردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

تشریح: مراد جس طرح ممکن ہو مومن کو رسوائی سے بچایا جائے۔

الاکمال

۶۳۸۵ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو وہ ایسا ہے گویا اس نے زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے زندہ نکال لیا۔

ابن مردويه، بیہقی والخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر وابن النجار عن جابر، طبرانی فی الاوسط عن مسلمة بن مخلد، مسند

احمد، بخاری مسلم عن عقبہ بن عامر

۶۳۸۶ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے زندہ باہر نکالا۔ ابن حبان، بیہقی عن عقبہ بن عامر

۶۳۸۷ جس نے کسی مسلمان کی رسوائی پر پردہ ڈالا تو اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے باہر نکالا۔ الخرائطی عن عقبہ بن عامر

۶۳۸۸ جس نے کسی مسلمان کی برائی پر پردہ ڈالا تو اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو زندگی دے دی۔ بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی دوبارہ زندگی کا ذریعہ بنا، ورنہ زندگی موت کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۶۳۸۹ جس نے دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ بیہقی عن عقبہ بن عامر

۶۳۹۰ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عقبہ بن عامر

۶۳۹۱ جسے اپنے بھائی کی کسی برائی کا علم ہوا اور پھر اس نے اسے چھپا دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

ابن حبان عن عقبہ بن عامر

۶۳۹۳ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ ابو نعیم عن ثابت بن مخلد

۶۳۹۴ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس نے کسی پریشان حال کی پریشانی دور

کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز پریشانی دور کرے گا، اور جو کسی بھائی کی ضرورت میں لگا رہا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا کرے گا۔

عبد الرزاق، مسند احمد وابن ابی الدنيا فی قضاء الحوائج وابو نعیم والخطیب عن مسلمة بن مخلد

تشریح: وقتی طور پر کسی کی مصیبت دور کرنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر اس کا ثمرہ دنیاوی و اخروی انتہائی کارآمد ہے، ایسا کام ہمیشہ خوش دلی سے

کرنا چاہیے۔

۶۳۹۵ جس نے کسی مسلمان کی پردہ کی بات پا کر اس کی پردہ پوشی کی تو اس نے گویا ایک زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے باہر نکالا۔

طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامر

۶۳۹۶ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی ایسی بات پر پردہ پوشی کی جس سے وہ خوش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں خوش کرے گا۔

ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۳۹۷ جو شخص کسی بھائی کی قابل پردہ برائی دیکھ کر اس پر پردہ ڈال دے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

عبد بن حمید والخرائط فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید، ابن النجار عن عقبہ بن عامر، بلفظ ادخلہ اللہ

سکون و وقار

۶۳۹۸ اے اللہ کے بندو! سکون اختیار کرو سکون ابو عوانہ عن جابر

۶۳۹۹ سکون و اطمینان فوائد حاصل کرنے کا ذریعہ اور اس کو ترک کرنا تاوان و جرمانے کا باعث ہے۔

حاکم فی تاریخہ و الاسماعیل فی معجمہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۰۰ اطمینان بکری اور گائے والوں میں ہوتا ہے۔ البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۰۱ نیکی اچھے لباس اور اچھی صورت کا نام نہیں، بلکہ نیکی اطمینان اور وقار میں ہے۔ فردوس عن ابی سعید

۶۴۰۲ لوگو! سکون و وقار اختیار کرو، اس واسطے کہ نیکی اونٹوں کو بکثرت رکھنے میں نہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن اسامہ بن زید

الاکمال

۶۴۰۳ اے مسکینہ تم پہ لازم ہے کہ سکون سے رہو۔ طبرانی عن قبیلہ بنت مخرمہ

حرف الشین..... اشکر

۶۴۰۴ اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت بھی کی اور اس نے الحمد للہ کہا تو جو اسے عطا ہوا اس سے افضل ہوگا۔ ابن ماحہ عن انس

تشریح: یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف و حمد کے سامنے نعمت دنیوی و دینی بے قیمت ہیں۔

۶۴۰۵ اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت کی اور اس نے الحمد للہ کہا تو یہ حمد اس نعمت سے افضل ہوگی اگرچہ وہ نعمت بڑی ہو۔ طبرانی عن ابی امامہ

۶۴۰۶ اگر ساری کی ساری دنیا، میری امت کے کسی آدمی کے پاس ہو، پھر وہ الحمد للہ کہے تو ”الحمد للہ“ اس تمام سے افضل ہوگی۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۶۴۰۷ اللہ تعالیٰ نے کسی بندے پر جو نعمت کی اور اس نے الحمد للہ کہا تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا، اور اگر دوسری بار کہا تو اللہ تعالیٰ

اسے نیا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر تیسری بار کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ حاکم، بیہقی عن جابر

۶۴۰۸ جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے اہل مال اور اولاد کی نعمت فرمائی اور وہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہے تو اس میں سوائے موت کے

کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔ بیہقی ابویعلیٰ عن انس

تشریح: عموماً لوگ ایسے مواقع پر شکر خداوندی کو بھول جاتے ہیں حالانکہ یہ ایک خاص موقع ہوتا ہے۔

۶۴۰۹ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ طبرانی عن الاسود ابن سریع

۶۴۱۰ سب سے پہلے جنت کی طرف حمد کرنے والے ان لوگوں کو بلایا جائے گا جو خوشحالی و خیر میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔

طبرانی، حاکم، بیہقی عن ابن عباس

تشریح:..... معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کس قدر اعزاز کا باعث ہے۔

۶۴۱۱ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھا پڑوس رکھو، انہیں متغیر نہ کرو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ کسی قوم سے کوئی نعمت زائل ہو کر پھر دوبارہ لوٹی ہو۔

ابویعلیٰ فی مسندہ، ابن عدی فی الکامل عن انس، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:..... آج تک یمن میں قوم سبا کے ان باغوں جیسے باغات دوبارہ پیدا نہ ہوئے۔

۶۴۱۲ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو بھلائی سے نوازنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کی عمریں بڑھادیے اور انہیں شکرگزاری کی تلقین الہام فرماتے ہیں۔

فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... لمبی عمر جب اعمال صالحہ اور شکرگزاری کے ساتھ گزرے تو بہت بڑی نعمت ہے، لمبی عمر سے یہ مراد نہیں کہ کوئی ہزار سال زندہ رہے بلکہ اوسط عمر سے بڑھ کر جو عمر ہوگی لمبی شمار ہوگی۔

۶۴۱۳ لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہ شخص ہے جو لوگوں کا زیادہ شکر یہ ادا کرنے والا ہو۔

مسند احمد، طبرانی، بیہقی و الضیاء عن الاشعث بن قیس، طبرانی، بیہقی عن اسامۃ بن زید، عن ابن مسعود

تشریح:..... جہاں کہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق جمع ہو جائیں تو بندوں کے حقوق مقدم ہوتے ہیں یہاں بھی ایسے ہی ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں شکر اس وقت قبول ہوگا جب لوگوں کا شکر یہ ادا کیا جائے گا۔

۶۴۱۴ قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سب افضل بندے (اللہ تعالیٰ کی) بہت تعریف کرنے والے ہوں گے۔ طبرانی عن عمران بن حصین

۶۴۱۵ شکر گزار کھانا کھانے والے کے لیے روزے کی حالت میں صبر کرنے والے کی طرح اجر ہے۔ حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... کیا عطا ہے! روزے کی حالت اور صبر دونوں اتنے بڑے اجر والے اعمال، ان کا ثواب اس شخص کو بھی حاصل ہو جاتا ہے جو صرف کھانا ملنے پر اور کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر کرے۔

۶۴۱۶ قیامت کے روز بندے سے جس نعمت کے متعلق سوال ہوگا یہ ہے کہ: کیا ہم نے تیرے جسم کو صحت مند نہیں رکھا؟ اور ٹھنڈے پانی سے

تجھے سیراب نہیں کیا؟ ابو داؤد، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۱۷ (انسان کے لیے) تکبر کی حالت بری ہے۔ بخاری فی الادب، ابویعلیٰ عن البراء

۶۴۱۸ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر (بھی) شکر ہے اور ان کا ذکر نہ کرنا ناشکری ہے، جو تھوڑی چیز (کے ملنے) کا شکر نہ کرے وہ بڑی چیز کا

شکر بھی ادا نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا، جماعت میں برکت اور جدائی میں عذاب ہے۔

۶۴۱۹ حمد شکر کی جڑ ہے اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا جس نے اس کی تعریف نہیں کی۔ عبدالرزاق، بیہقی عن ابن عمر

تشریح: اس لیے اگر الحمد للہ کہہ دیا تو حمد بھی ہوگی اور شکر بھی ادا ہو گیا۔

۶۴۲۰ بہت سے کھانا کھا کر شکر کرنے والوں کا اجر روزہ رکھ کر صبر کرنے والوں سے زیادہ ہے۔ القضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: اس کا اجر زیادہ ہوگا جس کے پاس نعمتیں زیادہ ہوں گی، صابر روزہ دار کے پاس جسمانی نعمتیں ہیں جبکہ شکر گزار طعام خور کے پاس

جھلکتی ہو، اس کا علم بات کرنے والے کو ہو جاتا ہے۔

اللہ کا شکر بجالانا چاہیے

۶۴۱۹ حمد شکر کی جڑ ہے اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا جس نے اس کی تعریف نہیں کی۔ عبدالرزاق، بیہقی عن ابن عمر

تشریح: اس لیے اگر الحمد للہ کہہ دیا تو حمد بھی ہوگی اور شکر بھی ادا ہو گیا۔

۶۴۲۰ بہت سے کھانا کھا کر شکر کرنے والوں کا اجر روزہ رکھ کر صبر کرنے والوں سے زیادہ ہے۔ القضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: اس کا اجر زیادہ ہوگا جس کے پاس نعمتیں زیادہ ہوں گی، صابر روزہ دار کے پاس جسمانی نعمتیں ہیں جبکہ شکر گزار طعام خور کے پاس

جسمانی اور غذائی دونوں نعمتیں ہیں، اس لیے اس کا اجر بھی دونا اور نعمتیں بھی دو گنی۔

۶۴۲۱۔ نعمت (کے ملنے) پر الحمد للہ کہنا، اس کے ختم ہونے سے حفاظت (کا ذریعہ) ہے۔ بیہقی عن عمر

تشریح:..... یہ قانون اللہ تعالیٰ کا اپنا بتایا ہوا ہے لیکن اس پر بہت کم لوگ عمل پیرا ہیں۔

۶۴۲۲۔ جب تم میں سے کوئی اپنے سے افضل شخص کو دیکھے جس کے پاس مال اور مخلوق (اولاد) ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے سے کم درجہ شخص کو دیکھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۶۰۹۳ میں گزر چکی ہے۔

تشریح:..... تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا ہونا شکری نہ ہونے پائے۔

۶۴۲۳۔ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی ہوں گی اسے اللہ تعالیٰ شاکر و صابر شمار کرے گا، اور جس میں یہ دونوں عادتیں نہ ہوں گی اسے صابر شمار نہیں کرے گا جس نے دین کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ شخص کو دیکھا اور اس کی افتداء اور پیروی کرنے لگا اور دنیا کے معاملہ میں اپنے سے ادنیٰ شخص کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس شخص پر فضیلت دی، اللہ تعالیٰ اسے صابر شمار کرے گا۔

اور جس نے دین کے معاملہ میں اپنے سے کم (عمل) شخص کو دیکھا اور دنیا کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھا اور جو کچھ اس کے پاس نہ تھا اس کے نہ ہونے پر افسوس کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے صابر شمار نہیں کرے گا۔ ترمذی عن ابن عمر

۶۴۲۴۔ (دنیا کے معاملہ میں) اپنے سے کم درجہ شخص کو دیکھو اپنے سے اعلیٰ کو نہ دیکھو یہ اس بات کے لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو گھٹایا نہ جانو گے جو تم پر ہیں۔ مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... نتیجہ صاف ظاہر ہے۔

۶۴۲۵۔ شکر گز ا طعام خور (درجہ میں) شکیب سار روزہ دار کی طرح ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۲۶۔ شکر گز ا طعام خور کے لیے صابر روزہ دار کا (سا) اجر ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن سنان بن سنان

۶۴۲۷۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تو نے مجھے یاد کیا تو میرا شکر کیا اور جب مجھے بھولا تو میری ناشکری کی۔

تشریح:..... یاد دل میں آتی ہے اور شکر زبان سے ادا ہوتا ہے جب دل ہی غافل ہو تو زبان کیا کرے گی، سو یا آدمی غافل ہوتا ہے اس کی زبان بند ہوتی ہے۔

۶۴۲۸۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب! ابن آدم آپ کا شکر کیسے ادا کرے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس بات کا جاننا کہ وہ میری طرف سے ہے تو یہ اس کا شکر ہوگا یعنی میری یادداشت ہی اس کا شکر ہے۔

۶۴۲۹۔ شکر گز اردل، ذکر زبان اور نیک بیوی جو تیری دینی و دنیوی باتوں میں تیری مددگار ہو، لوگوں نے جو کچھ خیرہ کر رکھا ہے اس سے بہتر ہے۔

تشریح:..... واقعی عملی زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں سے جنہیں یہ نعمتیں میسر ہیں وہ دوسروں سے خوشحال ہیں۔

۶۴۳۰۔ مجھے تمہارے متعلق گناہوں سے زیادہ نعمتوں کے بارے میں خوف ہے خبر دار وہ نعمتیں جن پر شکر ادا نہ کیا جائے وہ تقدیر موت کی طرح ہیں۔

ابن عساکر عن المنذر بن محمد بن منذر، ملاحظاً

تشریح:..... جیسے موت اچانک آ جاتی ہے ایسے ہی یہ نعمتیں جلد زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔

۶۴۳۱۔ مجھے بد حالی کے فتنہ سے بڑھ کر خوشحالی کے فتنہ کا تمہارے متعلق زیادہ خوف ہے تم بد حالی کے فتنہ میں مبتلا کیے گئے تو صبر کرو گے، اور دنیا تو بیٹھی اور سر ہنر ہے۔ البزار، حلیۃ الاولیاء، بیہقی عن سعد

۶۴۳۲۔ تم میں کا کوئی ایسا کرے کہ شکر گزار دل، ذکر زبان اور ایسی مومن بیوی اختیار کرے جو آخرت کے معاملہ میں مددگار ہو۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن ثوبان

تشریح:..... حکم خاص اذن عام ہے۔

۶۴۳۳۔ میں نہیں چاہتا کہ جبریل (علیہ السلام) کو کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا دیکھوں کہ وہ یہ کہہ رہے ہو اے ماجد اے واحد جو نعمت آپ نے مجھ پر کی اسے مجھ سے نہ ہٹا تو میں انہیں دیکھوں گا۔

تشریح:..... یعنی مجھے ان کی صرف یہ حالت قابل دیدنی اور بھلی لگے گی۔

دینی نعمت پر بھی شکر بجالانا چاہئے

۶۴۳۴۔ جس بندے کے پاس اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف سے کوئی نصیحت آئی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت تھی جو اس کی طرف چلائی گئی پس اگر اس نے شکر کے ساتھ اسے قبول کیا (تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے) اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے برخلاف حجت و دلیل ہے تاکہ اس

کا گناہ زیادہ ہو اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر زیادہ ہو۔ ابن عساکر عن عطیہ بن قیس
تشریح: اس کا انداز صرف فکر مند اور بات بات پر آگاہ شخص کو ہی ہو سکتا ہے۔

۶۴۳۵۔ نعمت کا شکر (یہ بھی ہے کہ) اسے پھیلا جائے۔ مسند ابو یعلیٰ عن قتادہ قمر سلا
تشریح: اب جو لوگ جان، مال، علم، فن، ہنر و دستکاری غرض کسی بھی نعمت میں بخل سے کام لیتے ہیں خوب جان لینا چاہیے کہ وہ شکر گزار ہیں یا ناشکرے؟!

۶۴۳۶۔ جو کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس کا ذکر کیا تو اس نے اس کا شکر یہ ادا کیا اور اگر اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔ ابو داؤد، ضیاء عن جابر
تشریح:..... کیونکہ بہت سے لوگوں کے لیے وہ عبرت اور بہت سوں کے لیے موعظت و نصیحت ہوگی۔

۶۴۳۷۔ اللہ تعالیٰ بندے کو (صرف) اس لقمہ یا گھونٹ کی وجہ سے جنت میں داخل فرمادیتا ہے جس پر وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے۔
مرثیے کو جی چاہتا ہے! کیا اسلام کے سوا کسی مذہب میں اتنی گنجائش ہے؟!

۶۴۳۸۔ سنو! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جن نعمتوں کا قیامت کے روز تم سے سوال ہوگا، وہ ٹھنڈا سا یہ، عمدہ
کی کھجور اور ٹھنڈا پانی ہے۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک روز آنحضرت اور حضرات شیخین فاقہ کی حالت میں حضرت سعد کے باغ میں تشریف لے گئے تو کھجور کا ایک خوشہ تناول کرتے ہوئے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

قیامت کے روز نعمت کے متعلق سوال ہوگا

۶۴۳۹۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم سے قیامت کے روز اس نعمت کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا
بھوک نے تمہیں تمہارے گھروں سے باہر لا نکالا، اور پھر تم واپس بھی نہ ہوئے تھے کہ یہ نعمتیں تم مل گئیں۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۴۰۔ جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۴۱۔..... اللہ تعالیٰ کے کسی بندے نے کہا: اے میرے رب تیری ایسی تعریف ہو جیسی تیرے چہرے کے جلال اور تیرے بڑے دہے کے
مناسب ہے، تو یہ کلمہ دو فرشتوں کے لیے گراں ہوا، وہ یہ نہ جان سکے کہ اسے کیسے لکھیں؟ آسمان کی طرف بلند ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض

کرنے لگے: اے ہمارے رب! آپ کے ایک بندے نے ایسی بات کہی جس کے متعلق ہمیں پتہ نہ چلا کہ ہم کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے کہ اس کے بندے نے کیا کلمہ کہا ہے فرماتے ہیں: میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اس نے کہا ہے: اے میرے رب تیری ایسی تعریف ہو جیسی تیری ذات کے جلال اور تیری بڑی سلطنت کے مناسب ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں سے فرماتا ہے: اس کلمہ کو ایسا ہی لکھنا جیسا میرے بندے نے کہا ہے یہاں تک کہ وہ مجھ سے ملے تو میں اسے اس کا بدلہ دوں گا۔ ابن ماجہ عن ابن عمر تشریح: چہرے کے جلال سے مراد ذات باری تعالیٰ یا مطلق قدرت، کیونکہ ہاتھ، چہرہ وغیرہ ذات باری تعالیٰ کے لیے متشابہات میں سے ہے۔

۶۴۴۲ جس پر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، جو رزق کو دور سمجھے وہ استغفار کرے اور جسے کوئی کام درپیش ہو وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن علی

خود قرآن مجید میں ہے نوح علیہ السلام نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو وہ تم پر موسلا دھار مینہ برسائے گا، تمہیں مال و اولاد سے نوازے گا، کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ سو سے زائد نعموں اور پریشانیوں سے نجات ہے۔

۶۴۴۳ جو کو کو کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ مسند احمد ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۴۴ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کے بارے میں بہت سے لوگ نقصان میں پڑے ہیں صحت اور فراغت۔

تشریح: اور کچھ نہ کیا تو صبح سے شام تک پڑے سوتے رہے، اور آج کل تو صحت مند و مریض سب کا ایک ہی مشغلہ ہے فلم بنی یا ڈرامہ دیکھنا۔ بخاری، ترمذی ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۴۴۵ جو تقویٰ اختیار کرتا ہو مال داری اس کے لیے نقصان دہ نہیں، متقی کے لیے صحت مندی مال داری سے بہتر ہے، اور نفس کی پاکی نعمت سے بہتر ہے۔ مسند احمد ابن ماجہ، حاکم عن یسار بن عبد

تشریح: متقی شخص اپنے ورع و تقویٰ کی وجہ سے کئی مراتب حاصل کر لیتا ہے، دیانت داری اور امانت سے پیش آنا کئی مشکلات کا حل ہے دوسری طرف خبیث الباطن اور شریر النفس لوگ جو نعمتوں میں پلتے بڑھتے ہیں ان کے مقابلہ میں متقی شخص جو پاکیزہ نفس اور پاک طبیعت رکھتا ہے اس کے پاس اگرچہ کچھ آسائش و آرام کے اسباب نہیں مگر وہ بہتر ہے۔

۶۴۴۶ دنیا کی اگرچہ کوئی (چیز) نعمت نہیں، بہر کیف تین چیزیں دنیا کی نعمتیں ہیں ایسی سواری جسے چلایا جائے (تو وہ چل پڑے) نیک (خصلت و کردار والی) بیوی، کشادہ گھر۔ ابن شیبہ عن ابی اوقرۃ

تشریح: کیونکہ نعمتوں کا گھر آخرت ہے، جو دارالقرار ہے اور دنیا دارالزوال ہے اس واسطے یہاں کی نعمتیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔

۶۴۴۷ جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے بچ جانا ہی پوری نعمت ہے۔ ترمذی عن معاذ

تشریح: ایک شخص دعا میں کہہ رہا تھا اے اللہ! مجھے مکمل نعمت عطا فرما تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تمام نعمت یہ بھی ہے۔

۶۴۴۸ جس شخص کو پانچ چیزیں ملیں تو وہ آخرت کے عمل سے معذور نہ سمجھا جائے گا، نیک بیوی، درست کردار والے بیٹے، لوگوں سے اچھا

میل جول، اپنے ہی شہر میں اچھا روزگار اور آل محمد ﷺ کی محبت۔ فردوس عن زید بن ارقم

۶۴۴۹ جس شخص نے کسی قوم کو کوئی نعمت دی اور انہوں نے اس کا شکریہ ادا نہ کیا تو اگر وہ ان کے حق میں بددعا کرے تو اس کی بددعا قبول

کر لی جائے گی۔ الشیخ ازہبی عن ابن عباس

تشریح: کسی سے کوئی فائدہ حاصل کرنے کے بعد اس کا شکریہ ادا نہ کرنا گویا نمک حرامی ہے، یہاں چونکہ مسئلہ فردا کا نہیں بلکہ پوری قوم کا تھا۔

الاکمال

۶۳۵۰ الحمد للہ بکثرت کہا کرو، کیونکہ اس کے دوبارہ اور دوا آئیں ہیں جنت میں اڑتے ہو قیامت تک اپنے کہنے والے کے لیے استغفار کرتی رہتی ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

تشریح: یعنی اسے صورت مثالی دے دی جاتی ہے، عالم تین ہیں عالم دنیا، عالم آخرت اور ایک ان دونوں کے درمیان عالم ہے نہ دنیا نہ آخرت اسے عالم مثال اور عالم برزخ بھی کہتے ہیں۔ جزاء الاعمال از مرشد اشرف علی تھانوی

۶۳۵۱ بہر کیف تمہارا رب مدح کو 'الحمد' کے الفاظ میں پسند کرتا ہے۔ مسند احمد بخاری فی الادب، نسائی وابن سعد والطحاوی وابن قانع۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیہقی سعید بن منصور عن الاسود بن سریع

تشریح: مدح کوئی اور ثنا خوانی وہی مقبول و محبوب ہے جو خود رب تعالیٰ نے بتائی اور سکھائی ہے۔

۶۳۵۲ الحمد للہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن الاسود بن سریع

۶۳۵۳ جب تم نے الحمد للہ رب العالمین کہا تو تم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، وہ تجھے مزید عطا کرے گا۔

ابن جریر فی تفسیرہ عن الحکم بن عمیر الثمالی

تشریح: یعنی نعمت پر شکر گزاری نعمت میں اضافہ کا باعث ہے۔

۶۳۵۴ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھا پڑوس رکھو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا کہ وہ کسی گھر والے سے متنفر ہوئی ہوں اور پھر ان کی طرف لوٹ آئی ہوں۔

بیہقی وضعفہ، خطیب عن الاسود بن سریع فی رواۃ مالک، وابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۶۳۵۵ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھا پڑوس رکھو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ یہ کسی صاحب خانہ سے متنفر ہو کر اس کی

طرف لوٹی ہوں۔ الحکیم، بیہقی وضعفہ والخطیب فی رواۃ مالک عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۶۳۵۶ اے عائشہ! خلی کی عزت کرو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ یہ کسی گھر سے متنفر ہو کر پھر اس کی طرف لوٹے ہوں۔

ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۳۵۷ صحت و فراغت اللہ تعالیٰ کی دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

تشریح: جن لوگوں کے پاس یہ نعمتیں نہیں ان سے قدر پوچھیں!

۶۳۵۸ دو نعمتیں ہیں جن کی وجہ سے بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہیں صحت اور فراغت۔ الدیلمی عن انس

۶۳۵۹ جب تم میں سے کوئی رزق اور پیدائش میں اپنے سے افضل کو دیکھے اسے چاہیے کہ اپنے سے کم درجہ شخص کو بھی دیکھ لے جس پر اسے فضیلت حاصل ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۳۶۰ کیا میں نے یہ نہیں کہا: اے اللہ! تیرے لیے حمد بطور شکر ہو اور تیرے لیے احسان بطور فضل ہو؟ طبرانی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرۃ عن ابیہ عن جدہ قال فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ بھیجا، اور فرمایا: مجھ پر اللہ تعالیٰ کا شکر لازم ہے اگر اللہ تعالیٰ

نے انہیں سلامت رکھا، چنانچہ یہ لوگ غنیمت پا کر سلامت لوٹے، لوگ آپ کا انتظار کرنے لگے کہ آپ کیا کرتے ہیں، کسی نے آپ سے عرض کیا، تو آپ نے فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۶۳۶۱ جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی قوم پر کوئی نعمت کی تو ان میں اکثر اس کی ناشکری کرنے والے بن جاتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۳۶۲ ہر شائد ارکام جسے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع نہ کیا جائے تو وہ ادھورا رہتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر والعسکری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۶۳۶۳ ہر وہ کام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے اور پھر اسے شروع کیا جائے اور نہ مجھ پر درود بھیجا جائے تو وہ کام ادھورا ہے فائدہ اور ہر
 برکت سے خالی ہوتا ہے۔ ابو الحسن احمد بن محمد بن میمون فی فضائل علی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۶۳۶۴ ہر شائد ارکام جسے الحمد للہ کے ساتھ شروع نہ کیا جائے وہ ادھورا رہتا ہے۔ بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، طبرانی
 والرهاوی عن عبد اللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ

شکر کا اجر روزہ کے برابر

۶۳۶۵ شکر گزار کھانا کھانے والے کے لیے اتنا ہی اجر ہے جتنا صبر کرنے والے روزہ دار کے لیے ہے۔ بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۶۳۶۶ جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت کی ہو اور وہ اس کا علم رکھتا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے،
 اس نعمت کا شکر ادا کرنے سے پہلے ہی اس کا شکر لکھ دیتے ہیں اور جو بندہ کوئی گناہ سرزد ہو جانے کے بعد نادم و پشیمان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ
 مغفرت مانگنے سے پہلے اس کے لیے مغفرت لکھ دیتے ہیں اور جو بندہ ایک دینار یا آدھے دینار کا کپڑا خرید کر اسے پہنتا اور اللہ تعالیٰ کا
 اس پر شکر ادا کرتا ہے تو اس کپڑے کے گھٹنوں تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

تشریح:..... یاد رکھیں! نعمت کا شکر اور چیز ہے اور گناہ پر مغفرت کی طلب اور چیز، معمولی لغزشیں عام نیکیوں سے معاف ہو جاتی ہیں لیکن قصداً
 کیے گئے گناہ بغیر معافی کے معاف نہیں ہوتے۔

۶۳۶۷ اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر کوئی نعمت کی ہو اور اس نے نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی، ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد اس نعمت سے
 بہت بڑی ہے چاہے وہ نعمت جیسی کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ عبد الرزاق، بیہقی فی شعب الایمان عن الحسن، مرسلہ

۶۳۶۸ جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت کی اور اس نے الحمد للہ رب العالمین کہا، تو جو چیز وہ دے رہا ہے وہ اس سے افضل ہے
 جو اس نے لی ہے۔ ابن ماجہ وابن السنی طبرانی فی الاوسط، بیہقی، سعید بن منصور عن انس

تشریح:۔۔۔ وہ زبان سے حمد کر رہا ہو لی اس نے نعمت ہے۔

۶۳۶۹ جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی چھوٹی بڑی نعمت کی ہو اور اس نے اس پر الحمد للہ کہا، تو جو اسے دیا گیا وہ اس سے افضل ہے جو اس نے لیا۔

ہناد والحکیم عن الحسن، مرسلہ

اسے حمد کی توفیق دی گئی اور لی اس نے نعمت ہے۔

۶۳۷۰ جس بندے پر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے تو حمد اس نعمت سے کئی گنا افضل ہے۔ طبرانی عن جابر

۶۳۷۱ جو نعمت ایسی ہو کہ اگر چہ اس کا زمانہ پرانا ہو گیا ہو مگر بندہ الحمد کے ذریعہ اسے نیا کر لے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لیے اس کا ثواب نیا
 کر دیتے ہیں اور جو مصیبت ایسی ہو کہ اس کا وقت اگرچہ پرانا ہو مگر بندہ ان اللہ وانا الیہ راجعون کہہ کر اسے نیا کر لے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے
 لیے اس کا اجر و ثواب نیا کر دیتے ہیں۔ الحکیم عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزاروں پر خصوصی کرم ہے۔

۶۳۷۲ جو کسی (اچھی) آزمائش میں مبتلا ہوا اور اس نے صرف ثناء (الہی) پائی تو گویا اس نے شکر ادا کیا، اور جس نے اسے پوشیدہ رکھا تو اس
 نے ناشکری کی۔ ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔ کیونکہ وہ آزمائش مصیبت نہ تھی اس واسطے اس کا اظہار ضروری تھا: اما معتمد ربک فحدث: (کوثر) لہذا مقتضایہ کے خلاف عمل نہ کرنے کی بنا پر ناشکری اور کفر شمار ہوا۔

۶۳۷۳۔۔۔ جو کسی اچھی آزمائش میں مبتلا ہوا اور وہ سوائے حمد و ثناء کے اور کچھ نہیں پارتا تو اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا اس کا کفر کیا اور جو کسی جھوٹ بات سے آراستہ ہوا تو اس نے گویا جھوٹ کے دو کپڑے پہنے۔ الحلیۃ عن جابر

۶۳۷۴۔۔۔ جس کی طرف کوئی نعمت قریب ہوئی تو اس کا حق یہ ہے کہ وہ اس کا بدلہ دے اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو حمد و ثناء کا اظہار کرے، اور اگر ایسا نہ کیا تو اس نے نعمت کا کفر کیا۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن یحییٰ بن صفی، مرسلہ

۶۳۷۵۔۔۔ جس نے اپنے بھائی پر کوئی نعمت و احسان کیا اور اس نے اس کا شکریہ ادا نہ کیا پھر اگر نعمت کرنے والا اس کے حق میں بددعا کرے تو اس کی بددعا قبول کر لی جائے گی۔ عقلمی فی الضعفاء وابن لال والشیرازی فی الالقاب عن، والخطیب عن ابن عباس

۶۳۷۶۔۔۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت کی ہو اور وہ اسے برقرار رکھنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کثرت پڑھے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (اور کیوں نہ ایسا ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کہتا جو اللہ چاہے کوئی طاقت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے)۔

۶۳۷۷۔۔۔ جس نے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کی فضیلت صرف اپنے کھانے پینے میں جانی تو اس کا عمل کم ہوا اور اس کا عذاب قریب ہوا۔ طبرانی عن عقبۃ بن عامر

الخطیب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

تشریح:۔۔۔ کھانا پینا تو ہر تنفس کا لازمہ حیات ہے، اس کے علاوہ بیشمار نعمتیں ہیں جنہیں انسان نظر انداز کیے ہوئے ہے۔

۶۳۷۸۔۔۔ جس نے کسی نیک عمل پر اللہ تعالیٰ کی حمد نہ کی (بلکہ) اپنے نفس کی تعریف کی تو اس کا شکر کم ہوا اور اس کا عمل برباد، اور جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے کچھ اختیار رکھا ہے تو اس نے کفر کیا ان کا جو باتیں انبیاء پر نازل ہوئیں خبردار، پیدا کرنا اور حکم چلانا

صرف اسی کا اختیار ہے۔ ابن جریر عن عبدالعزیز شامی عن ابیہ، وکانت لہ صحۃ

۶۳۷۹۔۔۔ جو تھوڑی نعمت کا شکر ادا نہ کرے وہ زیادہ کا شکر ادا نہیں کرتا، اور جس نے بندوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا اللہ تعالیٰ کی نعمت کا تذکرہ (بھی) شکر ہے، اور اس کا ترک کرنا کفر و ناشکری ہے، جماعت رحمت (کا باعث) ہے اور جدائی عذاب ہے۔

عبداللہ بن احمد فی الزوائد، بیہقی فی شعب الایمان، خطیب فی المتفق والمفترق عن النعمان بن بشیر

۶۳۸۰۔۔۔ جو تھوڑی چیز کا شکر ادا نہ کرے وہ بڑی چیز کا شکر بھی ادا نہیں کرتا، اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اور

جماعت میں جو بات تم ناپسند کرتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو تم تفرقہ اور پھوٹ میں پسند کرتے ہو جماعت میں رحمت اور پھوٹ میں عذاب ہے۔

الدیلمی عن حابر

تشریح:۔۔۔ دوسروں کے حقوق کی پاسداری اتحاد کی بنیاد ہے جبکہ دوسروں کی حق تلفی اتفاق کی دیواروں میں دراڑیں ڈال دیتی ہے۔

۶۳۸۱۔۔۔ تم میں سے اللہ تعالیٰ کا زیادہ شکر گزار وہ بندہ ہے جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرنے والا ہو۔

طبرانی، بیہقی عن الاشعث بن قیس

۶۳۸۲۔۔۔ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اور جو تھوڑی چیز کا شکر ادا نہیں کرتا وہ بڑی چیز کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس، ابن ابی الدنیا عن النعمان بن بشیر

۶۳۸۳۔۔۔ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے شکر گزار وہ ہے جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرنے والا ہو۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن الاشعث بن قیس

۶۳۸۴۔۔۔ متقی کے لیے مالداری میں کوئی حرج نہیں، اور متقی کے لیے صحت مالداری سے اور نفس کی پاکیزگی نعمتوں سے بہتر ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ والحکیم والبغوی، حاکم، ابن ماجہ عن معاذ بن عبداللہ بن خبیب عن ابیہ عن یسار بن عبید الجہنی

۶۲۸۵ جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر ان کا شکر ہے اور اسے ترک کرنا ان کی ناشکری ہے جماعت (میں) رحمت اور پھوٹ میں عذاب ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

۶۲۸۶ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندے سے کہیں گے: اے ابن آدم! کیا میں نے تجھے گھوڑوں اور انٹوں پر سوار نہیں کیا، کیا میں نے عورتوں سے تیری شادی نہیں، کیا میں نے تجھے ایسا نہ بنایا کہ تو مال کا چوتھا کی حصہ لیتا اور سرداری کرتا ہے؟ بندہ کہے گا، کیوں نہیں میرے پروردگار بالکل ایسا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (تو پھر) ان کا شکر کہاں ہے؟ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

یہ تو ظاہری نعمتیں ہیں باطنی نعمتوں کا شمار ہونے لگے تو کچھ بھی نہ بچے۔

۶۲۸۷ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائیں گے: کیا تو نے مجھے فلاں بیماری میں نہیں پکارا تھا پھر میں نے تجھے عافیت بخشی تھی، کیا تو نے مجھ سے یہ دعا نہیں کی تھی کہ میں تیری شادی ایسی عورت سے کروں جو پوری قوم میں سخی اور خوب صورت ہو پھر میں نے تیری شادی کر دی کیا ایسا نہیں ہوا کیا ایسا نہیں ہوا؟ بیہقی ابو الشیخ عن عبد اللہ بن سلام

تشریح:..... احکم الحاکمین کی بارگاہ میں کون ان سوالات کا جواب دے سکے گا؟

۶۲۸۸ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تین نعمتیں ایسی ہیں میں بندے سے ان کے شکر کا سوال نہیں کروں گا، جبکہ اس کے علاوہ نعمتوں کے بارے میں اس سے سوال کروں گا، ایسا گھر جو اسے چھپالے، اور اتنا کھانا جس سے وہ اپنی کرسی سیدھی رکھ سکے، اور اتنا لباس جس سے وہ اپنی شرمگاہ چھپا سکے ان تینوں کے متعلق سوال نہیں کروں گا۔ ہناد عن الضحاک، مرسلہ

تشریح:..... یعنی معمولی گھر، معمولی کھانا اور لباس، جس میں سادگی ہو۔

الشفاعة..... سفارش کا بیان

۶۲۸۹ سفارش کر دیا کرو تمہیں اجر ملے گا۔ ابن عساکر عن معاویہ

تشریح: ایسی سفارش جو جائز ہو اور سفارشی مستحق بھی ہو، اور جس کے ہاں سفارش لے جا رہا ہے اس کی طبیعت پر بوجھ بھی نہ ہو، مرشد تھا نوی رحمہ اللہ سے جب کوئی سفارش کا کہتا تو آپ لکھ بھیجتے کہ بھی جیسے تمہاری مرضی میری طرف سے کوئی سختی نہیں۔

۶۲۹۰ سفارش کر دیا کرو، تمہیں اجر ملے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبانی جو فیصلہ چاہے صادر فرمائے۔

بخاری مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی عن ابی موسیٰ

۶۲۹۱ مجھ سے کوئی شخص آکر کسی چیز کا سوال کرتا ہے اور میں اسے روکتا ہوں تو تم سفارش کر دیا کرو تمہیں اجر ملے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن معاویہ

۶۲۹۲ سب سے افضل اور بہتر سفارش یہ ہے کہ تم نکاح کے بارے میں دو آدمیوں کے درمیان سفارش کرو۔ ابن ماجہ عن ابی زہم

تشریح:..... یعنی تم جانتے ہو کہ فلاں جگہ لڑکا جوان ہے اور دوسرے گھر میں لڑکی کنواری ہے تو ان کے بارے میں سفارش کر دو، تاکہ وہ جو ان طبقہ زنا اور خفیہ خوش گپیاں ترک کر دے۔

۶۲۹۳ سب سے افضل صدقہ، زبان کا ہے سفارش سے تم قیدی آزاد کر سکتے ہو خون پچا سکتے ہو نیکی کر سکتے ہو اپنے بھائی سے احسان کر سکتے ہو اور اس سے تکلیف ہٹا سکتے ہو۔ طبرانی بیہقی عن سمرة

ممنوع سفارش

۶۲۹۴..... اے اسامہ! کیا تم اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدود میں سے کسی حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟

بخاری مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:..... یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب قبیلہ مخزومیہ کی ایک عورت نے چوری کی تھی جس کا نام فاطمہ تھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) سے یہ جرم ہوتا تو تب بھی ان کا ہاتھ کاٹا جاتا، اور یہ بات آپ نے اس لیے پسند فرمائی کہ اس قبیلہ کے لوگوں نے آپ کے محبوب حضرت زید جنہیں آپ نے اپنا بیٹا بنایا تھا کے فرزند حضرت اسامہ کے ذریعہ سفارش کرنا چاہی تھی۔

الاکمال

۶۳۹۵ میرے پاس کوئی شخص لایا جاتا ہے پھر مجھ سے سوال کیا جاتا ہے اور میرے سامنے کوئی ضرورت پیش کی جاتی ہے اور تم میرے پاس ہوتے ہو لہذا تم سفارش کر دیا کرو تمہیں اجر ملے گا، اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے ہاتھوں جو کچھ چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے۔

الخرا نطی فی مکارم الاخلاق، ابن حبان عن ابی موسیٰ

تشریح:..... یعنی لوگ تو مجھ سے خوف کی وجہ سے پوچھ نہیں سکتے اور میں ناواقف شخص کے بارے جانتا نہیں، تم واقف بھی ہو اور مانوس بھی اس واسطے سفارش کر دیا کرو۔

۶۳۹۶ جو کوئی ایسی سفارش کرے جس کے ذریعہ کسی تاوان و جرمانے کو ہٹائے یا اس کے ذریعہ کوئی فائدہ پہنچائے تو اللہ تعالیٰ اس کے قدم اس وقت برقرار رکھیں گے، جس وقت قدم ڈمگائیں گے۔ عقیلی فی الضعفاء عن جابر

۶۳۹۷ اے اسامہ کسی حد کے بارے سفارش مت کرو۔ ابن سعد عن جعفر بن محمد عن ابیہ

حرف الصاد..... آزمائشوں، بیماریوں، مصیبتوں اور مشکلات پر صبر

صبر کی فضیلت

۶۳۹۸ صبر آدھا ایمان اور یقین سارے کا سارا ایمان ہے۔ الحلیۃ، بیہقی عن ابن مسعود

تشریح:..... کیونکہ بے صبری کی بنا پر انسان جاہد اعتدال عبور کر کے کفریات کہنے لگتا ہے، کچھ لوگوں پر آسمانی آفت آئی تو وہ کہنے لگے، ہم اس خدا کا کیسے شکر کریں جس نے ہمارے گھر اجاڑ دیئے، ہمارے بچے چھین لیے، مال مولیٰ تباہ و برباد کر ڈالے، اگر یہ لوگ صبر کرتے تو کافرنہ ہوتے لیکن بے صبری نے وہ سب کچھ کہلوا لیا جو نہ کہنا تھا اور یہ ساری خرابی یقین محکم کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے جسے پورا ایمان کہا گیا ہے۔

۶۳۹۹ صبر رضامندی ہے۔ الحکیم وابن عساکر عن ابی موسیٰ

تشریح:..... اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور مصیبت پر صبر کرنا قضاء الہی پر رضامندی ہے۔

۶۵۰۰ صبر اور ثواب کی امید رکھنا گردنوں کو (جہنم سے) آزاد کرانے کا سبب ہیں ان صفات والے شخص کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی عن الحکیم بن عمیر الثمالی

تشریح:..... یعنی جنت میں داخل ہونے کے اور بھی اسباب ہیں لیکن یہ خاص اعزاز ہیں۔

۶۵۰۱ ایمان میں صبر کو وہی حیثیت حاصل ہے جو سر کو جسم میں حاصل ہے۔ فردوس عن انس، ابن حبان عن علی، بیہقی عن علی موقوفاً

تشریح:..... جب سر ہی نہ رہے تو جسم کہاں رہتا ہے؟

۶۵۰۲ بندے کو صبر سے بڑھ کر بہترین اور کشادہ کوئی چیز نہیں دی گئی۔ حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: کیونکہ بے صبری سے کئی فتنے پیدا ہو جاتے ہیں۔

۲۵۰۳ سب سے افضل ایمان صبر اور چشم پوشی ہے۔ فردوس عن معقل بن یسار، بخاری فی التاریخ عن عمیر اللبثی

۲۵۰۴ صبر اگر کسی مرد کی صورت میں ہوتا تو شریف مرد ہوتا۔ الحلیۃ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۵۰۵ مؤمن کا بہترین ہتھیار صبر اور دعا ہے۔ فردوس عن ابن عباس

۲۵۰۶ امداد صبر کے ساتھ اور کشادگی تکلیف کے ساتھ ہے اور بے شک سختی کے ساتھ آسانی ہے۔ خطیب عن انس

۲۵۰۷ صبر کر کے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔ القضاعی عن ابن عمر وعن ابن عباس

تشریح: جیسے وضو کر کے نماز کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

۲۵۰۸ اللہ تعالیٰ سے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے جو شخص تھوڑے رزق پر راضی رہے اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہوں گے۔

ابن ابی الدنیا فی الفرج وابن عساکر عن علی

۲۵۰۹ کشادہ حالی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔ ابن عدی فی الکامل، خطیب عن انس

۲۵۱۰ (حقیقی) صبر تو پہلی مصیبت کے وقت ہوتا ہے۔ مسند احمد، بخاری مسلم ترمذی ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ عن انس

تشریح: آپ علیہ السلام ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس جیمٹھی رو رہی تھی، آپ نے اسے صبر کی تلقین کی، اس نے آپ کو نہیں پہچانا اور کہنے لگ اگر یہ مصیبت تم پر آتی تو تمہیں پتہ چلتا، آپ علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے، کسی نے اس عورت کو آگاہ کیا کہ تمہیں پتہ ہے تم کس سے مخاطب تھی؟ یہ نبی علیہ السلام تھے وہ سیدھی آپ کے حضور آئی اور عرض کرنے لگی کہ میں اب صبر سے کام لوں گی آپ نے فرمایا: صبر کا مقام تو وہ تھا جب تم کو مصیبت کا احساس تھا۔

۲۵۱۱ صبر کسی صدمہ اور مصیبت کے آغاز میں ہوتا ہے۔ الزار ابو یعلیٰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۵۱۲ صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے۔ الزار عن ابن عباس

صبر کی حقیقت

۲۵۱۳ صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے اور آنسوؤں پر کوئی قابو نہیں پاسکتا جو آدمی کے اپنے بھائی کی محبت میں ہوتے ہیں۔

سعید بن منصور عن الحسن، مرسلاً

تشریح: حضرت عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو آپ ان کی میت کے پاس آئے ان کی پیشانی چومی اور آبدیدہ ہو گئے۔

۲۵۱۴ وہی شخص (حقیقی) صبر کرنے والا ہے جو پہلی مصیبت کے وقت صبر کرے۔ بخاری فی التاریخ عن انس

۲۵۱۵ صبر تین طرح کے ہیں۔ مصیبت پر صبر، طاعت و عبادت پر صبر اور گناہ سے بچنے پر صبر، سو جس نے مصیبت پر اس طرح صبر کیا کہ اسے اچھے انداز سے رد کر دیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تین سو درجات لکھیں گے، ہر درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے، اور جس نے طاعت و عبادت پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے چھ سو درجات لکھیں گے اور درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا زمین کی حد سے آخری زمین تک ہے، اور جس نے گناہ سے بچنے پر صبر سے کام لیا، اللہ تعالیٰ اس کے نو سو درجات لکھیں گے، دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین کی حد سے لے کر عرش کی انتہا تک ہر افاصلہ ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصبر و ابو الشیخ فی الثواب عن علی

تشریح: خدا کی دین، حد و حساب انسانی بساط سے باہر ہے۔

۲۵۱۶ جس کسی پر کوئی مصیبت آئی اور اس نے صبر کیا، اور اسے کوئی چیز عطا کی گئی تو اس نے شکر کیا یا اس پر ظلم ہوا تو اس نے معاف کیا یا کسی پر ظلم ہو گیا اور اس نے معافی مانگی تو ایسے لوگوں کے لیے (کل گھبراہٹ کے وقت) امن و اطمینان ہوگا اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

تشریح:..... یاد رکھیں! بندوں کے حقوق جب تک ان سے معاف نہ کرائے جائیں معاف نہیں ہوتے، جس کا حق غصب کیا اگر وہ زندگی بھر نہ مل سکا تو اس کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کر دی جائے اور اگر وہ مر چکا ہے تو اسے اس کا ایصال ثواب کہا جائے شاید کل قیامت میں ہوسکا تو وہ معاف کر دے ورنہ اندیشہ پھر بھی ہے

۶۵۱۷۔ اے مصیبت! جہاں تک پہنچنا چاہتی ہے پہنچ یہاں تک کہ تو خود بخود کشادہ ہو جائے گی۔ القضاعی، فردوس عن علی یہ حدیث من گھڑت ہے اس کے سلسلہ سند میں ایک راوی حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کذاب ہے جس کی تکذیب امام مالک نے کی ہے۔

۶۵۱۸۔ صبر رضا مندی ہے۔ الحکیم وابن عساکر والدیلیمی عن ابی موسیٰ

۶۵۱۹۔ مدبر کے ساتھ اور کشادگی مصیبت کے ساتھ ہے بے شک تنگی کے ساتھ سختی ہے۔ ابو نعیم والخطیب وابن النجار عن انس مزبور رقم ۶۵۰۶

۶۵۲۰۔ تین چیزیں نیکیوں کا خزانہ ہیں، شکوہ و شکایت کو چھپانا، مصیبت کو پوشیدہ رکھنا، اور صدقہ خفیہ رکھنا۔ طبرانی فی الکبیر عن انس

۶۵۲۱۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مانگنے کو پسند کرتے ہیں، اور سب سے افضل عبادت (فرائض کے بعد) کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔ ابن جریو عن حکیم بن جبیر عن رجل لم یسم اسمہ

تشریح: جیسے عبادت میں وجوب کا درجہ ہے ایسے ان میں افضل اور غیر افضل کا درجہ ہے لہذا جو عبادت جتنی اہم ہوگی اتنی ہی افضل ہوگی۔

۶۵۲۲۔ جو صبر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دیتے ہیں اور جو بچنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتے ہیں اور جو استغناء کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتے ہیں کسی بندے کو صبر سے بڑھ کر بہتر اور کشادہ چیز نہیں ملی۔ الحکیم عن ابی سعید

تشریح: اگر انسان خود ہی کچھ نہ کرے تو پھر کیا ہو سکتا ہے، انسان کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے تاکہ وہ اپنا اختیار استعمال کر کے نیکیاں کمائے اور برائیوں سے بچے۔

۶۵۲۳۔ جو صبر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دیتے ہیں اور استغناء کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتے ہیں جو ہم سے مانگے گا ہم اسے دیں گے، کسی کو صبر سے بڑھ کر کشادہ رزق نہیں دیا گیا۔ الحلیہ عن ابی سعید

۶۵۲۴۔ اذیت کون کر اس پر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا جاتا ہے اس کا بیٹا قرار دیا جاتا ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ انہیں عافیت سے رکھتا ان کا دفاع اور بچاؤ کرتا ہے اور انہیں رزق دیتا ہے۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ

تشریح: اللہ تعالیٰ کسی سے ہرگز متاثر نہیں ہوتے، بلکہ نافرمانی کے قانون کے مطابق سزا دیتے ہیں، اگر ساری دنیا موحد بن جائے تو اللہ تعالیٰ کی بادشاہت جیسے ہے ویسے ہی رہے گی اس میں کوئی اضافہ نہ ہوگا اور اگر ساری دنیا مشرک بن جائے تب بھی کوئی نقصان واقع نہیں ہوگا۔

نظر چلے جانے پر صبر

۶۵۲۵۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں جب اپنے بندے کی دو محبوب چیزیں مراد آئیں لے لیتا ہوں پھر وہ صبر کرے تو اس کے بدلہ اسے جنت عطا کر دیتا ہوں۔ مسند احمد، بخاری عن انس

تشریح: کتنی بڑی رحمت ہے، چاہے وہ آئیں جس سبب سے گئی ہوں۔

۶۵۲۶۔ شرک سے بڑھ کر بندہ کسی آزمائش میں ہرگز مبتلا نہیں ہوتا، اور شرک کے بعد آنکھوں کے چلے جانے کی آزمائش میں، اور جو بندہ اس آزمائش میں مبتلا ہو کر صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔ الزوار عن بریدہ

۶۵۲۷۔ انسان اپنے دین کے چلے جانے بعد اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہوا ہے تو وہ نظر کا چلا جانا ہے اور جس بندے کی نظر چلی گئی اور پھر اس

نے صبر کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ خطیب عن بريدة

۶۵۲۸ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دنیا میں جب کسی بندے کی دو محبوب چیزیں (مراد آنکھیں) لے لیتا ہوں تو میرے پاس اس کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ ترمذی عن انس
تشریح: یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ سب سے اعلیٰ چیز یعنی جنت ہی بدلہ میں دے جائے گی۔

۶۵۲۹ جس شخص کی دنیا میں نظر چلی گئی تو اگر وہ نیک ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت اس کے لیے نور پیدا فرمادیں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود
تشریح: کیونکہ معصیت خود ظلمت ہے تو ظلمت اور نور کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔
۶۵۳۰ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ معمولی بات ہے کہ کسی مسلمان بندے کی دونوں آنکھیں لے کر اسے جہنم میں داخل کر دیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عائشة بنت قداہ

تشریح: یہ اللہ تعالیٰ کی اپنی حکمت ہے جسے جہاں چاہیں پہنچائیں۔

۶۵۳۱ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں جب اپنے بندے کی دونوں آنکھیں سلب کر لیتا ہوں جبکہ وہ دونوں پر بخل کرنے والا ہو تو میں اس کے بدلے جنت کی ثواب پر راضی نہیں ہوتا، جب ان دونوں کے بارے میں اس نے میری تعریف کی ہو۔ طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ عن العرباض
تشریح: یعنی وہ آنکھیں اسے عزیز اور پیاری ہوں، اور آنکھوں کے چلے جانے پر وہ میری تعریف کرے۔

۶۵۳۲ نظر کا چلا جانا گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے سماعت کا چلا جانا گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے (اسی طرح) جو چیز (قدرتی طور پر جسم سے کم ہو اس کا ثواب اسی طرح ہے۔ خطیب، ابن عدی فی الکامل عن ابن مسعود
تشریح: اس واسطے جو لوگ کسی نقص جسمانی میں مبتلا ہیں وہ دوا دیکھنا نہ کریں بلکہ صبر کریں تاکہ انہیں ثواب پہنچے۔

۶۵۳۳ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے جس کی دونوں آنکھیں لے لی ہوں اور اس نے صبر سے کام لیا اور ثواب کی امید رکھی تو میں اسے سوائے جنت دینے کے اور کسی چیز پر راضی نہیں ہوں گا۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ
۶۵۳۴ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم میں جب تیری دونوں آنکھیں لے لوں اور تو صبر کرے، اور پہلے صدمہ کے وقت ثواب کی امید رکھے تو میں تجھے سوائے جنت دینے کے کسی اور ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی امامۃ

الاکمال

۶۵۳۵ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے تیری دونوں آنکھیں لے لیں اور تو نے صبر کیا اور پہلے صدمہ کے وقت ثواب کی امید رکھی، تو میں تجھے سوائے جنت دینے کے کسی اور ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔

طبرانی وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ ابن عساکر عن ابی امامۃ

۶۵۳۶ اگر تمہاری آنکھ کسی معصیت میں مبتلا ہے اور تم نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی، تو تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، حاکم عن انس

بینائی ختم ہونے پر صبر کی فضیلت

۶۵۳۷ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کی دونوں آنکھیں سلب کر لیتا ہوں اور وہ ان کی حرص بھی کرنے والا ہو تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی اور ثواب پر راضی نہیں ہوتا جب وہ ان دونوں پر میری تعریف کرے۔ ابن حبان، طبرانی، الحلیۃ وابن عساکر عن العرباض بن ساریۃ

(کو) قبض کر لیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کیا تم نے اس کے دل کا پھل قبضہ کر لیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے کیا کیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اس نے آپ کی تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو جس کا نام بیت الحمد رکھو۔

ترمذی عن ابی موسیٰ الاشعری

یہ سارے انعامات صبر کرنے اور آخرت کی طرف رجوع لانے کے صلہ میں ملتے ہیں بازارِ جہاڑا لیکن خریدار تہی دست و تہی دامن ہیں۔
۶۵۵۳۔ اے فلاں کو کتنا کام تجھے زیادہ پسند ہے؟ کیا یہ کام کہ تم اپنی عمر سے فائدہ اٹھاؤ؟ کیا کل تم جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر آؤ گے جبکہ تم سے پہلے کوئی پہنچ چکا ہوگا جو تمہارے لیے اسے کھولے گا۔ نسائی عن قرة بن ایاس
تشریح: مراد مرحوم اولاد جو جنت میں اپنے والدین کی منتظر ہوگی۔

۶۵۵۴۔ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے، تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت زائدہ کی وجہ سے جو ان بچوں پر ہوگی ان دونوں (خاوند بیوی) کو بھی جنت میں داخل فرمادیں گے۔ مسند احمد، نسائی، ابن حبان عن ابی ذر
تشریح: دو مسلمانوں سے خاوند بیوی مراد ہیں۔

۶۵۵۵۔ جس کے تین صلیبی بیٹے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھو گئے ہوں اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔
طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامر

تشریح: یعنی راہِ خدا میں شہید ہوئے یا کسی اور دینی خدمت میں جاں بحق ہوئے۔

۶۵۵۶۔ جس (مسلمان) نے اپنے تین (مردہ) بچے دفن کیے تو اس پر اللہ تعالیٰ جہنم حرام کر دیتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلہ
تشریح: مردہ اس لیے لکھ دیا گیا کہ بہت سے لوگ افلاس و تنگدستی کے خوف سے اپنی اولاد کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔

۶۵۵۷۔ وہ عورت مصیبت زدہ ہے جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو۔ ابن ابی الدنیا عن بریدہ
تشریح: یعنی بچہ اس کے لیے سفارش کرنے کا سبب بنتا۔

۶۵۵۸۔ مصیبت زدہ ہے وہ عورت جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو۔ بخاری فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۵۵۹۔ وہ شخص سراسر مصیبت زدہ ہے جس کا کوئی بیٹا بیٹی ہو اور خود (باپ) مر جائے اور آگے (اولاد میں سے) کچھ نہ بچے۔ مسند احمد عن رجل
مصیبت اس لحاظ سے کہ اولاد کی پیشگی رفت ماں باپ کے لیے چھٹکارے کا باعث بن سکتی تھی، دوسری طرف دیکھا جائے تو یہ اس کے بس کی بات نہیں جس پر ملامت بھی نہیں۔

بچوں کے فوت ہونے پر صبر کی فضیلت

۶۵۶۰۔ جس مسلمان کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے تو وہ اپنے والد یا والدہ کو جنت کے آٹھ دروازوں پر ملیں گے جس دروازے سے وہ چاہے داخل ہو جائے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن عتبہ بن عبد
تشریح: جسے حاصل ہو جائے خدا کا شکر کرے۔

۶۵۶۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے جس بندے کی طرف اس کے بدن، اولاد یا مال میں کوئی مصیبت بھیجوں اور وہ اچھے طریقہ سے صبر کر کے اس کا استقبال کرے تو میں قیامت کے دن اس کے لیے میزان اور اعمال نامے کھولنے سے حیا کروں گا۔ الحکیم عن انس

۶۵۶۲ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کے لیے جنت سے کم درجہ کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتے، جس کی دنیا والوں میں سے اس کے سب سے محبوب اور پھر اس نے صبر کیا ہو اور ثواب کی امید رکھی ہو۔ نسائی عن ابن عمر

۶۵۶۳ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے پاس میرے اس بندے کے لیے جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں، جب زمین والوں میں سے اس کے بندے کو لے لوں اور پھر وہ صبر سے کام لے۔ مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۵۶۴ جب مسلمان کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی کی وجہ سے اس (والد یا والدہ) کو بھی جنت میں داخل کر دے گا۔ بخاری نسائی عن انس، بخاری عن ابی ہریرہ و ابی سعید

۶۵۶۵ جن دو مسلمانوں کے تین بچے فوت ہو گئے جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے۔ مسند احمد، نسائی عن ابی ذر

۶۵۶۶ جس مسلمان مرد کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے، تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر مہربانی کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن انس

۶۵۶۷ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے، انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، پھر ان سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ عرض کریں گے یہاں تک کہ ہمارے والدین بھی جنت میں داخل ہو جائیں تو کہا جائے گا تم اور تمہارے والدین سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

تشریح: یعنی ہمارے اوپر تو انعام ہے ہی اگر اس انعام میں ہمارے والدین بھی۔ مسند احمد، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۵۶۸ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ بخاری کتاب الخناظر، ابن ماجہ عن انس

۶۵۶۹ تم میں سے جو عورت ایسی ہو کہ اس نے اپنے آگے تین بچے بھیجے ہوں، تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گے، ایک عورت نے عرض کی: اگر چہ دو بچے ہوں پھر بھی؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔ مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی سعید

۶۵۷۰ جس نے اپنے تین صلیبی بچوں کے بارے میں ثواب کی امید رکھی، تو وہ جنت میں داخل ہوگا، ایک عورت نے عرض کی: اگر دو بچے ہوں آپ نے فرمایا اگر چہ دو ہوں۔ نسائی، ابن حبان عن انس

تشریح: یعنی وہ فوت ہو گئے جیسا کہ سابقہ احادیث سے واضح ہے۔ جس نے اپنے آگے ایسے تین بچے بھیجے جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہوں گے اگر چہ وہ

دو اور ایک ہی ہوں، لیکن یہ پہلے صدمہ کے وقت (کی بات) ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود

۶۵۷۱ جس شخص کے لیے میری امت میں سے دو بچے آگے پہنچ چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس کا ایک بچہ آگے ہو (اسے بھی) اور جس کا آگے کوئی نہ ہو تو میں اپنے امت کا آگے پہنچنے والا ہوں انہیں میری (جدائی) جیسی تکلیف نہیں پہنچی۔

مسند احمد، ترمذی عن ابن عباس

تشریح: آہ! اس ہستی کا افسوس اور غم ایسا ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور پھر وہ جہنم میں داخل ہوا یا نہیں ہو سکتا ہاں مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

۶۵۷۲ بخاری مسلم، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”ان منکم الا وادھا“ تم میں سے ہر ایک جہنم میں سے گزرے گا یعنی پل صراط کے پر سے۔

۶۵۷۳ تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور پھر وہ ثواب کی امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہوگی، اگر چہ دو بچے ہوں۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، کتاب البر رقم ۱۵۱

نا تمام بچہ بھی سفارش کرے گا

۶۵۷۵۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے نا تمام بچہ اپنی آنوال ناف کے ذریعہ اپنی ماں کو جنت کی طرف کھینچے گا جب وہ ثواب کی امید کرے۔

۶۵۷۶۔ وہ نا تمام بچہ جسے میں آگے بھیجوں اس شہسوار سے بہتر ہے جسے میں اپنے پیچھے چھوڑ دوں۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ تشریح:..... اس واسطے کہ جو آگے پہنچ چکا اس کا انجام تو معلوم ہے لیکن جو پیچھے رہا اس کے بارے اطمینان نہیں۔

۶۵۷۷۔ بے شک نا تمام بچہ اپنے رب کے حضور جھکڑے گا جب کہ اس کے والدین جہنم میں داخل ہوں گے، پھر کہا جائے گا، اے اپنے رب سے جھکڑنے والے نا تمام بچے! اپنے والدین کو جنت میں داخل کر دے تو وہ اپنی ناف سے بھیج کر ان دونوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔ ابن ماجہ عن علی

۶۵۷۸۔ وہ بندہ اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے جو شیطان اور نفرت پھیلانے والا ہے جسے مال اور اولاد کی مصیبت نہیں پہنچی۔

۶۵۷۹۔ واہ واہ! پانچ چیزیں ترازو کو کتنا بوجھل کرنے والی ہیں؟ لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر اور مسلمان کا وہ نیک بچہ جو فوت ہو گیا ہو اور وہ اس کے بارے ثواب کی امید رکھے۔ البزار عن ثوبان، نسائی، بیہقی حاکم، عن ابی سلمیٰ، مسند احمد عن ابی امامہ

الاکمال

۶۵۸۰۔ کیا تمہیں اس بات سے خوشی نہیں ہوگی کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی آؤ تو وہ ایسا شخص پاؤ جو دروازہ تمہارے لیے دروازہ کھولے۔

۶۵۸۱۔ میری امت کا ایک شخص جو جنت میں داخل ہو کر قبیلہ مضر کے اکثر لوگوں کے بارے سفارش کرے گا، اور میری امت کا ایک شخص آگ کی تعظیم کرے گا یہاں تک کہ وہ اس کا ایک گوشہ بن جائے گا اور جن دوسلمانوں نے اپنے آگے چار بچے بھیجے ہوں تو ان دونوں کو اللہ تعالیٰ ان پر زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا، لوگوں نے عرض کی اگر تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ تین ہوں، پھر انہوں نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔ طبرانی عن الحارث بن اقیس تشریح:..... پہلے شخص سے مراد امت اجابت والا ہے یعنی جو مسلمان ہو چکا اور دوسرے سے امت دعوت والا شخص مراد ہے۔

۶۵۸۲۔ مصیبت زدہ وہ ہے جس کا بچہ باقی رہے، جس مسلمان مرد اور عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے، اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ حاکم عن بریدہ

۶۵۸۳۔ تم جانتے ہو کہ تم میں مصیبت زدہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جس کی اولاد نہ ہو، آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ مصیبت زدہ ہے جس کی آگے کوئی اولاد نہیں۔ ابو عوانہ وقال غریب عن انس

۶۵۸۴۔ اے بنو مسلم! تم میں تاوان زدہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: جس کے پاس مال نہ ہو، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ شخص جو سفر سے واپس آئے اور اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھلائی نہ ہو۔ ابو یعلیٰ عن انس

تشریح:..... یعنی نمودور یا کی غرض سے وہ خدا کی راہ میں نکلا اور تہی دست و پا ہوا۔

اولاد کا نہ ہونا مصیبت نہیں

۲۵۸۵ اپنے آپ میں تم مصیبت زدہ کسے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جس کی اولاد نہ ہو، آپ نے فرمایا: نہیں، یہ مصیبت زدہ نہیں، مصیبت زدہ تو وہ ہے جس نے آگے اپنا کوئی بچہ نہ بھیجا ہو، اور تم آپس میں پہلوان کسے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جو لوگوں کو بچھاڑ دے، آپ نے فرمایا: یہ نہیں، بلکہ پہلوان اور طاقتور وہ شخص ہے جو غیظ و غضب میں اپنے آپ پر قابو پالے۔

مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

تشریح: جو اپنے نفس کو نہ بچھاڑ سکا وہ کاہے کا پہلوان وہ تو بزدل ہے۔

۲۵۸۶ نفاس والی عورت کو قیامت کے روز اس کا بچہ اپنی ناف سے جنت کی طرف کھینچے گا۔ طبرانی عن عبادہ بن الصامت

نفاس وہ خون جو بچہ کی ولادت سے پیدا ہوتا ہے۔

۲۵۸۷ بچہ کو مشکل سے ہٹانا والدین کے لیے (گناہ) گھائے کا باعث ہے۔ حاکم فی تاریخہ والذیلمی عن انس

تشریح: یعنی ماں بچہ کی جدائی برداشت نہ کر سکے ایسی حالت میں اگر بچہ مرجائے تو یہ ثواب ہے۔

۲۵۸۸ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے، بچیوں کو دفن کرنا عزت کے کاموں میں سے ہے۔ طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابن عباس

تشریح: راوی کا بیان ہے کہ جب آپ علیہ السلام سے آپ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہ کی تعزیت کی گئی تو آپ یہ بات فرمائی، علامہ ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

لیکن علماء نے اس کے ضعف کی کوئی علت نہیں دیکھی۔

۲۵۸۹ ایک عورت اپنا بچہ لے کر آئی اور عرض کرنے لگی: یا نبی اللہ! میرے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں آپ نے فرمایا: کیا تین بچے دفن کر چکی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، آپ نے فرمایا تم نے آگ سے بہت مضبوط آڑ بنائی ہے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۵۹۰ بے شک تو نے جہنم سے مضبوط آڑ بنائی ہے۔ نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ایک عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں تین بچے آگے بھیج چکی ہوں، راوی کا بیان ہے کہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا: (البغوی والباوردی وابن السانع وابو مسعود الرازی فی مسندہ، طبرانی فی الکبیر عن زہیر بن علقمہ) البتہ اس میں ہے کہ اس عورت نے کہا: کہ میرے دو بیٹے فوت ہوئے ہیں۔

۲۵۹۱ جن دو مسلمانوں کے دو یا تین بچے فوت ہوئے ہوں پھر ان دونوں نے ثواب کی امید کر کے صبر کیا ہو تو وہ کبھی بھی جہنم کو نہیں دیکھیں گے۔

ابن سعد عن ابی ذر

تشریح: یعنی اس میں جا کر نہیں دیکھیں گے باہر سے دیکھنے کی نفی نہیں۔

۲۵۹۲ جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور وہ ثواب کی امید رکھے تو جنت میں داخل ہوگی، ایک عورت نے کہا: اگر دو ہوں؟ آپ

نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۵۹۳ جس مسلمان کے تین بچے جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے اسے جنت میں

داخل فرمائے گا۔ بخاری، نسائی عن انس، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، بخاری عن ابی سعید

۲۵۹۴ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچوں کا انتقال ہو گیا ہو جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے، تو وہ ان کے لیے آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہوں گے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، پھر لوگوں نے عرض کی: اگر ایک ہو، آپ نے

فرمایا: اگرچہ ایک ہی ہو لیکن پہلے صدمہ کے وقت۔ مسند احمد، ابو یعلیٰ بیہقی، ابن عساکر عن ابن مسعود
۶۵۹۵ جن دو مسلمانوں کے تین بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے فوت ہو گئے ہوں تو ان دونوں کو بخش دیا جائے گا۔

۶۵۹۶ جن دو مسلمانوں کے دو یا تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور پھر انہوں نے ثواب کی امید کرتے ہوئے صبر کیا ہو تو وہ کبھی جہنم کی آگ (جہنم میں پہنچ کر) نہیں دیکھیں گے۔ مسند احمد، حاکم عن ابی ذر

۶۵۹۷ جن دو مسلمانوں کے ایسے تین بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے، تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا، اور جس مسلمان نے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیں تو رحمت کے پردے بہت جلد اس تک پہنچ جائیں گے۔

بیہقی عن ابی ذر

تشریح: جب انسان رحمت خداوندی میں آگیا تو کسی چیز کی ضرورت اور کس بات کا خوف؟

۶۵۹۸ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے، تو انہیں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر لاکھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر ان سے کہا جائے گا داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے: یہاں تک کہ ہمارے والدین داخل ہو جائیں (پھر ہم داخل ہوں گے) تو ان سے کہا جائے گا، جاؤ تم اور تمہارے والدین جنت میں داخل ہو جائیں۔

ابن سعد طبرانی فی الکبیر والحسن بن سعید سفیان عن حبیبہ بن سہل

۶۵۹۹ جن دو مسلمانوں کے چار بچے پہلے سے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ تین ہوں، لوگوں نے عرض کی اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، اور میری امت میں کا ایک شخص ایک کی تعظیم کرے گا یہاں تک کہ جہنم کا ایک گوشہ ہو جائے گا، اور میری امت کا ایک شخص ایسا ہو گا کہ اس کی سفارش سے قبیلہ مضر جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ مسند احمد، عن ابی ذر

تشریح: پہلے گزری چکی ہے۔

۶۶۰۰ جن دو مسلمانوں کے اسی بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، وہ جنت کے دروازے پر ہوں گے، ان سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے یہاں تک کہ ہمارے والدین داخل ہو جائیں۔ پھر ہم داخل ہوں گے پھر ان سے کہا جائے گا تم اور تمہارے والدین اللہ تعالیٰ کی زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ بیہقی، مسند احمد، نسائی، بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۰۱ جن دو مسلمانوں کے دو بچے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان دونوں (والدین) کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۶۶۰۲ جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے لوگوں نے عرض کی اگر دو ہوں، آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، پھر لوگوں نے کہا اگر ایک ہو آپ نے فرمایا: اگرچہ ایک ہو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، نا تمام بچہ اپنی ناف کے ذریعہ اپنی ماں کو جنت کی طرف کھینچ رہا ہو گا جب وہ ثواب کی امید رکھے۔ مسند احمد والحکیم طبرانی عن معاذ

۶۶۰۳ تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں تو وہ جنت میں جائے گی، ایک عورت نے عرض کی: اور دو بچوں والی؟ آپ نے فرمایا: ہاں دو بچوں والی بھی۔ مسند احمد طبرانی عن ابن مسعود

۶۶۰۴ جسے دو یا تین بچوں کی وفات کا صدمہ پہنچا ہو جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا پردہ ہوں گے۔

بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۰۵۔ جس نے تین (مردہ) بچے دفن کیے اور ان (کے صدمہ) پر صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی، تو اس کے لیے جنت واجب ہے اور جس نے دو بچے دفن کیے اور صبر و ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت واجب ہے اور جس نے ایک بچہ دفن کیا اور صبر کیا ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت ہے۔ طبرانی عن جابر بن سمرة

۶۶۰۶۔ جس نے تین بچے دفن کیے جن کے بارے ثواب کی امید رکھی تو اللہ تعالیٰ اس پر (جہنم کی) آگ حرام کر دے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن واثله

۶۶۰۷۔ جس نے تین ایسے بچے آگے بھیجے جو بلوغت کی عمر تک نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس کے لیے آگ سے (بچاؤ کا) مضبوط قلعہ بنا دیں گے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے آپ نے فرمایا: اگر چہ ایک ہو لیکن پہلے صدمہ میں۔

ترمذی غریب منقطع، ابن ماجہ، ابویعلیٰ، ابن حبان عن ابن مسعود

۶۶۰۸۔ جس نے صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنا کوئی بچہ آگے بھیجا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے آگ سے چھپالیں گے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۶۰۹۔ میری امت میں سے جس کے دو بچے آگے گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: جس کا ایک بچہ آگے ہو؟ اے توفیق یافتہ! جس کا ایک بچہ ہو اس کے لیے بھی، حضرت عائشہ نے عرض کی: جس کا کوئی بچہ آگے نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: جس کا آگے کوئی نہیں تو پہلے سے موجود شخص اپنی امت کے لیے میں ہوں، انہیں میری طرح کا صدمہ نہیں پہنچا۔

ابن ماجہ، مسند احمد، ترمذی غریب، بیہقی فی السنن عن ابن عباس

۶۶۱۰۔ جس کی مذکر یا مؤنث اولاد ہو پھر اسے ان کے بارے کوئی صدمہ پہنچے تو اس نے ثواب کی امید رکھی یا نہ رکھی صبر کیا یا بے صبری کی تو سوائے جنت کے وہ کسی چیز سے رکاوٹ نہیں ہوں گے۔ ابن النجار عن ابن مسعود

۶۶۱۱۔ جس کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو وہ اس کے جہنم سے پردہ ہوں گے۔

ابو عوانہ عن انس، دارقطنی فی الافراد عن الزبیر بن العوام

۶۶۱۲۔ جس کے اسلام میں دو بچے فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔

ابن سعد، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر و البغوی و البارودی عن ابی ثعلبہ الاشجعی، و مالہ غیرہ

تشریح: ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں۔

۶۶۱۳۔ جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں پھر ان کے بارے میں ثواب کی امید رکھی تو وہ جنت میں داخل ہوگا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر وہ ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر چہ دو ہوں۔ مسند احمد، بخاری فی الاذات ابن حبان، سعید بن منصور، عن محمود بن لبید عن جابر

۶۶۱۴۔ جس کا ایک بچہ فوت ہوا تو وہ جنت میں جائے گا، اس نے صبر کیا ہو یا صبر نہ کیا ہو، ثواب کی امید رکھی ہو یا نہ رکھی ہو۔

الشیرازی، فی الالقاء عن ابن مسعود

۶۶۱۵۔ جس کی مذکر یا مؤنث اولاد فوت ہو گئی، اس نے صبر کیا ہو یا نہ کیا ہو، راضی ہو یا ناراض صبر کیا ہو یا بے صبری کی تو اس کا ثواب صرف جنت ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۶۶۱۶۔ جس کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو وہ جہنم میں سے صرف مسافر کی طرح گزرے گا یعنی پل

صراط پر سے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن الانصاری

۶۶۱۷۔ جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو اسے آگ صرف قسم پورا کرنے کی حد تک چھوئے گی۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۱۸..... تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے پھر اس نے ثواب کی امید رکھی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی، ایک عورت نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر چہ دو ہوں۔ مسلم، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۶۶۱۹ جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے ان بچوں پر زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

بوڑھے مسلمانوں کا سفید بال نور ہے

۶۶۲۰ جس کے اسلام میں تین بچے پیدا ہوئے اور بلوغت سے پہلے فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، ان بچوں پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے، اور جس کا اسلام میں کوئی سفید بال پیدا ہوا تو قیامت کے روز اس کے لیے نور ہوگا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا تا کہ تیر دشمن کے لگے پھر وہ درست نشانے پر لگایا غلط ہو گیا تو اسے ایک غلام آزاد کرانے کا ثواب ہے، اور جس نے مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیں گے، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کی تو جنت کے آٹھوں دروازوں سے جنت کے داروغہ اسے پکاریں گے جس دروازے سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے۔

مسند احمد، ابو یعلیٰ، طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن عبسۃ

۶۶۲۱ جس کا آگے کوئی (بچہ) نہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوگا، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں کا تو کسی کا کوئی آگے نہیں، تو آپ نے فرمایا جس کا آگے کوئی نہیں تو میں اس کا پہلے سے موجود شخص ہوں۔ الدیلمی عن ابن مسعود
 ۶۶۲۲ جس مؤمن شخص کو ہمیشہ اپنی اولاد اور خاص لوگوں کے بارے میں کوئی صدمہ پہنچا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملا تو اس پر کوئی گناہ (کا دھبہ) نہ ہوگا۔ الشیرازی فی الالقباب، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۲۳ جن دو مسلمانوں کے دو یا تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور پھر انہوں نے ثواب کی امید رکھی تو انہیں کبھی بھی جہنم کی آگ دکھائی نہ دے گی۔

حاکم عن ابی ذر

۶۶۲۴ جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں تو اسے جہنم کی آگ صرف قسم پورا کرنے کے لیے چھوئے گی۔

ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۲۵ اے ام بشر! جس کے تین بچے آگے ہوں تو اسے اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا، انہوں نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ام مبشر

۶۶۲۶ اے عثمان! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جنت کے آٹھ اور جہنم کے سات دروازے ہیں، تم جنت کے جس دروازے پر بھی پہنچو تو اپنے بیٹے کو وہاں کھڑا پاؤ جو تمہارے ازار سے تمہیں پکڑے اور تمہارے بارے تمہارے رب کے ہاں سفارش کرے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہمارے آگے پہنچنے والے بچوں کے بارے میں ہمارے لیے بھی وہی بات ہے جو عثمان بن مظعون کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی۔ حاکم فی تاریخہ عن انس رضی اللہ عنہ

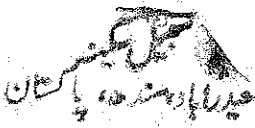
۶۶۲۷..... میں ایک نام تمام بچے آگے بھیجوں یہ مجھے سوزرہ پوش سواروں سے زیادہ پسند ہے۔

ابو عبیدہ فی الفرب، بیہقی فی شعب الایمان عن حمید بن عبد الرحمن الحمیری، مرسل

مطلقاً اور عام مصیبتوں پر صبر

۶۶۲۸..... مصیبت، مصیبت زدہ شخص کے چہرہ کو چمکادے گی جس نے (بہت سے) چہرے سیاہ اور کالے ہوں گے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنہ



۶۲۲۹ دنیا میں مصیبتیں، بیماریاں اور غم بدلہ ہیں۔ سعید بن منصور، الحلیۃ عن مسروق، مرسلہ
تشریح: یعنی ثواب ہیں یا گناہوں کی پاداش ہیں۔

۶۲۳۰ جس نے دنیا میں کوئی برائی کی اسے دنیا میں ہی بدلہ مل جائے گا۔ حاکم عن ابی بکر

۶۲۳۱ جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ اناللہ وانا الیہ راجعون کہے اور کہے اے اللہ! میں آپ کے ہاں ثواب کی امید رکھتا ہوں، تو مجھے اس کا بدلہ دے اور اسے بھلائی سے بدل دے۔ ابو داؤد، حاکم عن ام سلمہ، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سلمہ

۶۲۳۲ میری امت کو ایسی چیز دی گئی جو کسی امت کو نہیں دی گئی وہ یہ کہ مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں۔

طبرانی فی الکبیر وابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۲۳۳ جس مسلمان کو جو مصیبت بھی پہنچے اور وہ اس کلمہ کو کہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون اے اللہ! مجھے میری مصیبت پر اجر عطا فرما، اور اس کے عوض مجھے بھلائی عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت کا اجر عطا فرمائیں گے اور اسے اس کے عوض بہتر بدلہ عطا فرمائیں گے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ام سلمہ، مسند احمد عن ام سلمہ

۶۲۳۴ جسے کوئی مصیبت پہنچی اور اسے اپنی پہلی مصیبت یاد آگئی اور اس نے دوبارہ انا للہ کہا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اتنا ہی اجر لکھیں گے جیسا اسے مصیبت کے دن عطا کیا تھا، اگرچہ اس کا زمانہ کافی ہو گیا ہو۔ ابن ماجہ عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ
۶۲۳۵ جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ انا للہ کہہ لیا کرے کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔

ابن عدی فی الکامل والبیزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: پہلے زمانے میں کھڑاویں ہوتی تھیں پاؤں کا تلو اسراف ایک لکڑی پر ٹکاتا تھا اور اوپر سے چمڑے کے چار تسمے باندھ دیئے جاتے تھے، آج کل جوتوں کی شکل بالکل مختلف ہو چکی ہے۔

۶۲۳۶ تم میں سے ہر ایک ہر (نقصان کی) چیز میں انا للہ کہہ لیا کرے یہاں تک کہ جوتے کے تسمے ٹوٹنے کے بارے میں بھی کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۲۳۷ مجھے مسلمان پر تعجب ہوتا ہے جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ثواب کی امید رکھتا اور صبر کرتا ہے اور جب اسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اور مسلمان کا شکر ہر چیز میں اجر کا باعث ہے حتیٰ کہ وہ لقمہ جو وہ اپنے منہ کی طرف اٹھاتا ہے۔

الطیالسی، بیہقی عن سعد

۶۲۳۸ اجر کی بڑھوتری مصیبت کی عظمت کے وقت ہے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو انہیں آزماتا ہے۔

المحاملی فی امالیہ عن ابی ایوب

مومن کی تکلیف مصیبت ہے

۶۲۳۹ ہر وہ چیز جو مومن کو تکلیف پہنچائے وہ مصیبت ہے۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن ابی ادریس الخولانی، مرسلہ
۶۲۴۰ بے شک مومن کو راستہ بتانے اور اپنی زبان سے سچی بات کے لیے تعبیر کرنے، راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانے پر اجر ملتا ہے، حتیٰ کہ اسے

اپنے کپڑے سے جوں بٹانے پر اجر ملتا ہے جسے وہ اپنے ہاتھ سے چھو کر گرا دیتا ہے پھر اس کے لیے اس کا دل دھڑکتا ہے چنانچہ اسے اس کے مقام پر لوٹا دیتا ہے تو اس کی وجہ سے بھی اس کے لیے اجر لکھا جاتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ
تشریح: معمولی چیزوں پر رحم بڑی مخلوق پر رحم کر نیک سبب ہے، لیکن زہریلی اور نقصان دہ چیزوں کا مار ڈالنا شریعت کا حکم ہے۔

۶۶۴۱ مؤمن کو جو بھی ناپسندیدہ بات پیش آئے وہ مصیبت ہے۔ طبرانی عن ابی امامہ

۶۶۴۲ جو ناپسندیدہ چیزیں تم دیکھتے ہو تو یہ ان میں سے ہیں جن سے تم غمزدہ ہوتے ہو، ایسے لوگوں کے لیے بھلائی مؤخر کی جاتی ہے۔

حاکم عن ابی اسماء الرجعی، مرسلًا

۶۶۴۳ مصائب، امراض اور صدقہ کو چھپانا نیکیوں کے خزانے ہیں۔ الحلیۃ عن ابن عمر

الاکمال

۶۶۴۴ جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے چاہیے کہ میری (وفات کی) مصیبت یاد کرے کیونکہ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن سابط الجمعی، ابن سعد عن عطاء بن ابی رباح

۶۶۴۵ جب تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یوں کہا کرو، اے اللہ! مجھے میری مصیبت کا اجر عطا فرما اور اس کے بدلے بھلائی پیدا فرما۔

ابن سعد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۶۶۴۶ جس نے مصیبت کے وقت انا للہ کہا تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے تین باتیں واجب کراچکا، ہر بات دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے ابو عبید نے فرمایا: یعنی (ترجمہ آیت) انہیں لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور شاباشیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اخرواحہ عن حجاج عن ابن جریج، قال بلغنا فذکرہ معضلاً

تشریح: اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام یہ چیزیں عطا ہوئیں۔

۶۶۴۷ جس مسلمان کو کوئی ایسی مصیبت پہنچی جس سے وہ غمگین ہو جائے پھر اس نے انا للہ کہا، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میں نے (کسی مصلحت کی بنا پر) اپنے بندے کا دل غمگین کیا (مگر پھر بھی) اس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی اس کے بدلہ اس کا ثواب جنت کر دو، اور جسے کوئی مصیبت یاد آئی اور اس نے انا للہ کہا تو اللہ تعالیٰ اسے نیا ثواب عطا فرمائے گا۔

دارقطنی فی الافراد وابن عساکر عن الزہری، مرسلًا

۶۶۴۸ جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچی اور وہ کہتا ہے: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے، اے اللہ! میں آپ کے ہاں اپنی مصیبت پر ثواب کی امید کرتا ہوں مجھے اس کے بدلہ بھلائی عطا فرما تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرمادیتے ہیں۔

ابوداؤد طیالسی، الحلیۃ، مستند احمد، عن ام سلمہ عن ابی سلمہ

تشریح: یہاں عبدک غلط ہے صحیح عندک ہے جیسا کہ روایت نمبر ۶۶۵۲ میں آرہا ہے۔ علوی

مصیبت کے وقت انا للہ پڑھئے

۶۶۴۹ جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچی پھر وہ اس کی طرف پناہ لیتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت پر اجر عطا فرما، اور مجھے اسکے بدلہ بھلائی بخش، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت

۶۶۵۰..... جس نے مصیبت کے وقت انا للہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت (سے ہونے والے نقصان) کو پورا کر دیتے ہیں اس کی آخرت بہتر بنا دیتے اور اسے ایسا عوض اور بدلہ عطا فرماتے ہیں جسے وہ پسند کرے گا۔ ابو الشیخ عن ابن عباس

۶۶۵۱..... جسے کوئی مصیبت پہنچی تو جب اسے وہ مصیبت یاد آئی تو اس نے کہا: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کا نیا اجر عطا فرماتے ہیں جیسا اسے مصیبت پہنچنے کے دن عطا کیا تھا۔

طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن فاطمة بنت الحسین عن ابیہا

۶۶۵۲..... جسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ یوں کہے: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے اے اللہ میں آپ کے ہاں اپنی مصیبت کے ثواب کی امید رکھتا ہوں، مجھے اس کا اجر اور اس کے عوض بدلہ عطا فرما۔ ابن حبان حاکم عن ام سلمہ

۶۶۵۳..... جسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ میری وفات کی جو مصیبت اسے پہنچی اسے یاد کرے، اس واسطے کہ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلہ عن عطاء بن ابی رباح

۶۶۵۴..... جسے کوئی مصیبت پہنچی پھر اس نے اپنی مصیبت یاد کی تو اسے چاہیے کہ میری مصیبت جو اسے پہنچی اسے یاد کرے، اس واسطے کہ وہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔ بقی بن مخلد والباوردی وابن شاہین وابن قانع وابونعیم فی المعرفة عن عبدالرحمن بن سابط عن ابیہ وحسن

۶۶۵۵..... جسے کوئی مصیبت پہنچی تو وہ میری وجہ سے پہنچنے والی مصیبت کو یاد کرے۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلہ وابونعیم عن بریدہ

۶۶۵۶..... اے لوگو! تم میں سے جسے میرے بعد کوئی مصیبت پہنچے تو وہ میری (وفات کی) مصیبت جو اسے پہنچے گی اسے یاد کر کے اپنی سلی کرے، اس واسطے کہ میرے بعد میری امت کو اس مصیبت جیسی مصیبت ہرگز نہیں پہنچے گی۔ طبرانی فی الاوسط عن عائشہ

تشریح:..... واقعی! کتنا بڑا ہی کوئی غم کیوں نہ ہو، نبی کریم کی وفات کی یاد سب کو ایک غم بنا دیتی ہے۔

آج تک دنیا میں جتنے غم ہے
اک تیرا ہے غم اک طرف ہیں غم نئے (علوی)

۶۶۵۷..... اے ابو بکر! دنیا میں مصیبت (اعمال کا) بدلہ ہے۔ ہناد وابن جزیر عن مسلم، مرسل

۶۶۵۸..... اے ابو بکر! تمہیں اور مومنوں کو اس کا بدلہ دنیا میں مل جائے گا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو اور تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو، رہے دوسرے لوگ تو ان کے لیے یہ سب کچھ جمع کر لیا جائے گا اور قیامت کے روز اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ ترمذی وضعفہ عن ابی بکر آپ نے نبی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں سوال کیا جو کوئی برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا، راوی کا بیان ہے آپ نے یہ فرمایا۔

۶۶۵۹..... مصیبتوں کے باقی ماندہ حصوں کو پکڑو۔ ابن صصری فی امالیہ عن موسیٰ بن جعفر، مرسل

عام بیماریوں پر صبر کرنے کی فضیلت

۶۶۶۰..... عافیت والے (جب) مصیبت زدہ لوگوں کا ثواب دیکھیں گے تو قیامت کے روز یہ چاہیں گے کہ کاش ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ ترمذی والضیاء عن جابر

۶۶۶۱..... قیامت کے روز عافیت والے (جب) مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب ملتا دیکھ کر چاہیں گے کہ کاش دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ ترمذی عن جابر

۶۶۶۲..... مومن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اسے گناہوں سے ایسے صاف کر دیتی ہے جیسے بھٹی ناکارہ لوہے کو صاف کر دیتی ہے۔

بخاری فی الادب، طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۶۶۳... بندہ جب بیمار پڑ جائے یا سفر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ہی اجر لکھتے ہیں جیسا عمل وہ صحت و اقامت کی حالت میں کرتا تھا۔

مسند احمد بخاری عن ابی موسیٰ

تشریح:..... اس لیے جو لوگ صاحب فراش ہو گئے انہیں کچھ چٹانہ کرنی چاہیے وہ جیسے نیک کام صحت کی حالت میں کیا کرتے تھے اب بھی ان کا اکاؤنٹ کھلا ہے۔

۶۶۶۴... اللہ تعالیٰ مریض کو اس عمل سے افضل ثواب عطا کرتے ہیں جو وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا جب تک (وہ بیماری کی) رسیوں میں جکڑا رہے اور مسافر کو اس سے افضل جو وہ اقامت کی حالت میں کرتا تھا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۶۶۶۵... مجھے ان دو فرشتوں پر تعجب ہوا جو آسمان سے ایک بندے کی تلاش میں اترے اور اسے اپنی نماز گاہ پر نہیں پایا، پھر وہ اپنے رب کی طرف واپس چلے گئے، اور عرض کرنے لگے: اے ہمارے رب! ہم آپ کے فلاں مومن بندے کا رات دن کا اتنا ثواب لکھا کرتے تھے، جبکہ اسے آپ نے اپنے جال میں بند کر رکھا ہے تو ہم نے اس کے لیے کچھ نہیں لکھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کا رات دن کا عمل لکھو اور اس کے عمل سے کچھ کم نہ کرو، میں نے اسے جو روکا ہے اس کا اجر میرے ذمہ ہے اور اسے وہی اجر ملے گا وہ عمل کرتا تھا۔

الطیالسی، طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

تشریح:..... اللہ تعالیٰ کی شان کریمی پر قربان جائیں کیسے کیسے اپنے بندوں کو نوازتے ہیں۔

ہم تو مائل مکرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں (اقبال مرحوم)

۶۶۶۶... دن کا جو عمل بھی ہو اس پر مہر لگ جاتی ہے، بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب! آپ نے اپنے فلاں بندے کو (عمل کرنے سے) روک رکھا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کے لیے اس کے عمل کی طرح مہر لگاؤ، یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے یا مر جائے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عقبہ بن عامر

بیماری گناہوں کو مٹا دیتی ہے

۶۶۶۷... جب کوئی بندہ بیمار پڑ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف وحی بھیجتے ہیں: میں نے اپنے بندے کو اپنی بیڑیوں میں سے ایک بیڑی پہنا دی ہے پس اگر میں نے اسکی روح قبض کر لی، تو اسے بخش دوں گا، اور اگر اسے (بیماری سے) عافیت دی تو یہ ایسے بیٹھے گا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔ حاکم عن ابی امامہ

۶۶۶۸... جس مسلمان بندے کے جسم میں کوئی تکلیف اور مصیبت پہنچی ہے اللہ تعالیٰ حفاظت کے فرشتوں کو حکم دیتے ہیں: میرے بندے کے لیے ہر روز اتنی بھلائی لکھو جتنی وہ کرتا تھا، جب تک وہ میری رسیوں میں گرفتار ہے۔ حاکم عن ابن عمرو

۶۶۶۹... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے کسی مومن بندے کو آزما تا ہوں پھر وہ میری تعریف کرے، جس آزمائش میں میں نے اسے مبتلا کیا اس پر میرے کام لے، تو وہ اپنے بستر سے ایسے پاک صاف اٹھے گا جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ حفاظت کے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میں نے ہی اپنے اس بندے کو بیڑی میں گرفتار کیا اور اسے آزما یا، تو اب بھی تم اس کے لیے وہ اجر لکھو جو اس کی صحت کی حالت میں تم لکھتے تھے۔ مسند احمد، ابویعلیٰ، طبرانی فی الکبیر، الحلیہ عن شداد بن اوس

۶۶۷۰... جب مسلمان بندے کو کوئی تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ لکھنے والے فرشتوں سے کہتے ہیں: اس کے لیے اس سے افضل اجر لکھو جیسا وہ آزادی کی حالت میں عمل کرتا تھا یہاں تک کہ میں اسے آزاد کر دوں۔ الحلیہ عن ابن عمرو

۶۶۷۱... جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کرنا کا تین سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے اس جیسا عمل لکھو جیسا وہ کرتا تھا یہاں تک

کہ میں اسے عافیت دے دوں یا اس کی روح قبض کر لوں۔ ابن ابی شیبہ عن عطاء

۶۶۷۲ مصیبت و تکلیف کی گھڑیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی الفرح عن الحسن مرسلاً

۶۶۷۳ دنیا میں مصیبت کی گھڑیاں، آخرت میں مصیبت کی گھڑیوں کو ختم کر دیں گی۔

بیہقی فی شعب الایمان عن الحسن، مرسلاً۔ فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۶۶۷۴ بیماری کی گھڑیاں، گناہوں کی گھڑیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ایوب

۶۶۷۵ مؤمن کی جس رگ کو بھی مارا گیا تو اللہ تعالیٰ اس سے ایک گناہ کم کر دیں گے اس کے عوض ایک نیکی لکھیں گے، اور اس کی وجہ سے ایک

درجہ بلند کریں۔ حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۶۷۶ اے ام العلاء تمہیں خوشخبری ہو اس واسطے کہ مرض الموت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے آگ خراب

لوہے کو ختم کر دیتی ہے۔ طبرانی عن ام العلاء

۶۶۷۸ جو مؤمن مرد اور عورت بیمار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کو ان کے گزرے ہوئے گناہوں کے لیے کفارہ بنا دیتے ہیں۔

البزار عن ابن عمرو

۶۶۷۹ جو شخص ایک رات بیمار رہا اور صبر کر کے اللہ تعالیٰ سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو کر نکلے گا گویا کہ اس کی ماں نے

اسے آج ہی جنم دیا۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۸۰ بیمار دنیا میں اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہے جس کے ذریعہ اپنے بندوں کو ادب سکھاتے ہیں۔ الخلیلی فی جزء عن حدیثہ عن جریر

۶۶۸۱ مریض کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت سے (موسم خزاں) میں پتے جھڑتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن اسد بن کوز

۶۶۸۲ اس مال میں کوئی بھلائی نہیں جسے مصیبت نہیں پہنچی اور نہ اس جسم میں جسے کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ ابن سعد عن عبداللہ بن عبید بن عمیر مرسلاً

تشریح: بعض دفعہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہوتی ہے جس کا نتیجہ انتہائی برائیتا ہے اس واسطے عافیت کی دعا مانگنی چاہیے۔

۶۶۸۳ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بندے کے لیے کوئی مقام آگے نکل جاتا ہے (جسے یہ عمل کے ذریعہ نہیں پہنچ پاتا) تو اللہ تعالیٰ اسے اہل

ومال کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں، پھر اسے اسی حالت پر ثابت قدم رکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس مقام کو پالیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی

طرف اس سے آگے نکل چکا تھا۔ بخاری فی التاریخ ابو داؤد فی روایۃ ابن داسہ وابن سعد، ابویعلیٰ عن محمد بن خالد السلمی عن ابیہ عن جدہ

تشریح: یوں بھی نواز دیتے ہیں اس بندہ عاجز کو، بس ان کی نظر عنایت چاہیے۔

۶۶۸۴ بندہ جب تین دن بیمار رہے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے (پاک ہو کر) نکلتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔

طبرانی فی الاوسط وعن ابوالشیخ عن انس

۶۶۸۵ جب بندہ بیمار پڑ جاتا ہے تو بائیں جانب والے فرشتے کو کہا جاتا ہے: قلم اٹھا لے (یعنی لیکن لکھنا موقوف کر دے) اور دائیں جانب

والے سے کہا جاتا ہے جو وہ عمل کرتا تھا اس سے بہتر اس کے لیے لکھو، اس واسطے کہ مجھے اس کا علم ہے اور میں نے ہی اسے (اس بیماری کی رسی

میں) گرفتار کیا ہے۔ ابن عساکر عن مکحول مرسلاً

تشریح: اس لیے صحت مندی میں جتنے بھلائی کے کام ہو سکتے ہوں ان کے کرنے میں ہرگز دریغ اور پس و پیش نہ کریں۔

۶۶۸۶ بندہ مؤمن (کو جب بخار ہوتا ہے اور) وہ بیمار ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے عافیت بخشتے ہیں تو یہ بیمار اس

کے پہلے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے، اور مستقبل کے لیے صیحت ہو جاتی ہے اور منافق جب بیمار پڑتا ہے اور پھر اسے عافیت مل جاتی

ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جسے اس کے گھر والوں نے باندھا اور پھر کھول دیا اسے یہ بھی پتہ نہیں کہ کیوں باندھا اور نہ اس بات کا علم ہے

کہ کیوں کھولا۔ ابو داؤد عن امر الروام

تشریح: مؤمن کا عند اللہ بڑا رتبہ ہے کاش مؤمن اپنی قدر جانتا تو اس طرح واویلا نہ کرتا۔

بیماری میں جزع و فرع کی ممانعت

- ۶۶۸۷..... مجھے مؤمن پر اور اس کے جزع و فرع اور اوپلا کرنے پر تعجب ہے، اگر اسے پتہ چل جائے کہ اس کے لیے بیماری میں (کتنا اجر ہے) تو وہ چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ سے ملنے تک بیماری رہتا۔ الطیالسی، طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود
- ۶۶۸۸..... اللہ تعالیٰ بندوں کی مایوسی اور غیر (اللہ) کو قریب سمجھنے کی وجہ سے تعجب کرتے اور ہنستے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن رزین
- ۶۶۸۹..... مسافر شخص جب بیمار ہوتا ہے اور اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے دیکھتا ہے تو اپنے کسی پہچاننے والے کو نہیں پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں ان گناہوں سے جو پہلے ہو کر رہے۔ ابن النجار عن ابن عباس
- ۶۶۹۰..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مؤمن جب ہر بھلائی پالیتا ہے، تو میں اس کے دنوں پہلوؤں سے اس کی جان کھینچ لیتا ہوں، اور وہ میری تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ الحکیم عن ابن عباس وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۶۶۹۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ میں جب اپنے مؤمن بندے کو (بیماری میں) مبتلا کرتا ہوں اور وہ عیادت کرنے والوں سے میری شکایت نہ کرے، تو میں اسے اپنی قید سے آزاد کر دیتا ہوں، پھر اس کے گوشت کے بدلہ میں اچھا گوشت اور خون کے بدلہ اچھا خون لگا دیتا ہوں، پھر وہ از سر نو عمل شروع کر دیتا ہے۔ حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۶۶۹۲..... سلامتی کے لیے بیماری کافی ہے۔ فردوس عن ابن عباس
- تشریح:..... کیونکہ بیماری یا رفق درجات کا سبب ہوتی ہے یا گناہوں کا کفارہ۔
- ۶۶۹۳..... مؤمن کو جسم میں جو بھی تکلیف دہ چیز پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کی گناہوں کا کفارہ کر دیتے ہیں۔ مسند احمد، حاکم عن معاویۃ
- ۶۶۹۴..... جس بندے کو بیماری کی وجہ سے مرگی پڑتی ہو تو اللہ تعالیٰ بیماری کے بعد اسے پاک اٹھالیتے ہیں۔ طبرانی عن ابی امامۃ
- ۶۶۹۵..... اللہ تعالیٰ جب مسلمان بندے کو جسم کی کسی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتہ سے فرماتے ہیں: اس کے لیے اس کے عمل میں سے نیک عمل کا ثواب لکھو، اگر اسے شفا دے دی تو اسے (گناہوں سے) دھو کر پاک کر دیں گے اور اگر اسکی روح قبض کر لی تو اسے بخش دیں گے اور اس پر رحم فرمائیں گے۔ مسند احمد عن انس
- ۶۶۹۶..... جسے اپنے مال یا بدن میں کوئی مصیبت پہنچی اور اسے پوشیدہ رکھا لوگوں سے شکایت کا اظہار نہ کیا، تو اللہ تعالیٰ (کے فضل کی وجہ سے) حق ہے کہ وہ اسے بخش دیں۔ طبرانی عن ابن عباس
- ۶۶۹۷..... جسے بدن میں کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے اسے چھوڑ دیا (اس کی پروا نہیں کی) تو یہ اس کے (گناہوں کے) لیے کفارہ ہے۔ مسند احمد عن رجل
- ۶۶۹۸..... بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی ایسی ہی حفاظت فرماتے ہیں جیسے مہربان چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت کی چراگاہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ بیہقی عن حذیفۃ
- ۶۶۹۹..... ہر لغزش، یا کسی رگ کا پھٹ کرنا، یا کسی لکڑی کی خراش تمہارے ان اعمال کا نتیجہ ہیں جو تم نے آگے بھیجے، اور اللہ جو چیز بخشتا ہے وہ زیادہ ہیں۔ ابن عساکر عن البراء رضی اللہ عنہ
- ۶۷۰۰..... اے ابو بکر! رہے تم اور مؤمن تو تمہیں دنیا میں اس کا بدلہ مل جائے گا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملو اور تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو، رہے دوسرے لوگ تو ان کے لیے جمع کیا جا رہا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز انہیں بدلہ دیا جائے گا۔ ترمذی عن ابی بکر، مرقوم۔ ۶۷۵۸
- ۶۷۰۱..... مؤمن کی ہمیشہ کی بیماری اس کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ حاکم، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۶۷۰۲ جب مؤمن بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال لکھنے والے دونوں فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے اس جیسا ثواب لکھو جیسا وہ اپنی صحت میں عمل کرتا تھا جب تک وہ میری (طرف سے) قید (مرض) میں ہے، پس اگر میں نے اس کی روح قبض کر لی تو بھلائی کی طرف اور اگر اسے عافیت دی تو میں اس کے لیے اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے خون سے بہتر خون پیدا کر دوں گا۔

ہناد عن عطاء، مرسلًا

تشریح:..... یعنی تم لکھتے رہو یہ مجھے علم ہے کہ کب اسے عافیت دینی ہے اور کب تک مرض میں مبتلا رکھنا ہے اس واسطے لفظ شرط (ان) لائے۔
۶۷۰۳ انسان بعض دفعہ نیک عمل کر رہا ہوتا ہے تو کوئی بیماری یا سفر اسے اس عمل سے غافل کر دیتا ہے تو اس کے لیے نیک عمل کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے جو وہ کرتا تھا جبکہ وہ تندرست اور اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہو۔ ابو داؤد، حاکم عن ابی موسیٰ

۶۷۰۴ بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں، اور فرماتے ہیں: دیکھو وہ اپنے بیمار پرسوں سے کیا کہتا ہے، تو جب وہ فرشتے اس کے پاس جائیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہو تو یہی بات اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے یہ انعام ہے کہ اگر میں نے اسے موت دے دی تو اسے جنت میں داخل کروں گا، اور اگر اسے شفا دی تو اس کے خون کے بدلہ اچھا خون اور اس کے گوشت کے بدلہ اچھا لگا دوں گا، اور اس سے اس کی برائیاں دور کر دوں گا۔

دارقطنی فی الغرائب وابن صخر فی عوالی مالک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۰۵ مریض کی آہ و پکار تسبیح (کا ثواب رکھتی) ہے، اور اس کا چیخا لا الہ الا اللہ (کہنے کے برابر) ہے اور اس کا سانس لینا صدقہ (کرنے کے مترادف) ہے اور بستر پر اس کا سونا عبادت (شمار ہوتا) ہے۔ اور اس کا ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کروٹ لینا ایسا ہے جیسے وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دشمن سے قتال کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے اس سے افضل عمل لکھو جو وہ اپنی صحت میں کرتا تھا جب وہ اٹھ کر چلنے لگتا ہے تو ایسے (پاک صاف) ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ تھا ہی نہیں۔

خطیب و الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال رجالہ معروفون بالنفۃ الا حسین بن احمد البلخی فانہ مجهول

۶۷۰۶ مریض کی آہ و پکار لکھی جاتی ہے، پس اگر وہ صبر کرنے والا ہو تو اس کی آہ نیکیاں (بن جاتی) ہیں اور اگر اس کی آہ جزع فرع ہو اور وہ بے صبری کرے تو اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔ ابونعیم عن علی

۶۷۰۷ اے حمیرا کیا تجھے معلوم نہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، جس کی وجہ سے مریض راحت حاصل کرتا ہے۔

الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح: حمیرا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لاڈ سے نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے کبھی عائشہ بھی فرماتے، ام المؤمنین کا چہرہ انتہائی سرخ تھا۔
۶۷۰۸ جب بندے کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے وہ عمل لکھو جو وہ آزادی سے کرتا تھا، یہاں تک کہ میرے علم کے مطابق یہ بات ظاہر ہو جائے کہ اسے موت دینی ہے یا اسے (بیماری سے) آزاد کرنا ہے۔ طبرانی عن ابن عمر
اللہ تعالیٰ کا علم، فضل سے مقدم ہے، اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ فلاں شخص گر کر مرے گا، مگر اس کے اسباب اللہ تعالیٰ نے بعد میں ظاہر فرمائے تو یہاں بھی یہی مراد ہے۔

بیماری کی وجہ سے جو عمل چھوٹ جائے اس پر اجر ملتا رہتا ہے

۶۷۰۹ انسان جب اچھے طریقے سے عبادت کرے، اور پھر بیمار پڑ جائے تو جو فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے اسے کہا جاتا ہے: اس کے لیے ایسا ہی

عمل لکھو جیسا وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا، یہاں تک کہ میں اسے عافیت بخشوں یا اپنی طرف سمیٹ لوں۔ بخاری مسلم عن ابن عمر ۶۷۱۰
بندہ جب بیمار ہوتا ہے تو اس کا دل نرم پڑ جاتا ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے، یوں اس کی آنکھوں سے کبھی برابر آنسو کے قطرے
گرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں پس اگر اسے بیماری سے صحتیاب کر کے اٹھانا ہوا تو پاک اٹھائیں گے، اور اگر اس
کی روح قبض کرنی ہوئی تو پاک صاف حالت میں قبض کریں گے۔ حاکم فی تاریخہ والدیلیمی عن انس
۶۷۱۱ مومن جب بیمار ہوتا ہے (تو اگر) اسے بیماری میں اجر نہ ملے لیکن اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

طبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ ۶۷۱۲
جب مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف پیام بھیجتے ہیں، اور فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میں نے ہی اپنے
بندے کو اپنی بیڑیوں میں سے ایک بیڑی میں جکڑا ہے، تو اگر میں نے اس کی روح قبض کر لی تو میں اس کی بخشش کروں گا اور اگر اسے عافیت دی
تو اس وقت بھی یہ بخشا ہوا ہے اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ طبرانی عن ابی امامہ
۶۷۱۳ اسے باہر نکال دو، جو کسی جہنم والے کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے (سموہ عن انس) کہ ایک اعرابی آکر کہنے لگا، یا رسول
اللہ! مجھے نہ سر میں درد ہوا اور نہ کبھی کوئی اور تکلیف پہنچی تو آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔ اس طرح کے نادرواقعات ہوئے۔
۶۷۱۴ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
تشریح:..... آپ علیہ السلام نے ایک اعرابی سے فرمایا: کیا تجھے کبھی بخار ہوا ہے؟ وہ کہنے لگا بخار کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ گرمی جو گوشت
اور کھال کے مابین ہوتی ہے اس نے کہا: میں نے تو ایسی کیفیت نہ کبھی پائی اور نہ مجھے کبھی کوئی بیماری لگی، آپ نے فرمایا: کبھی سرد رہا؟ اس نے کہا
سرد کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک رگ ہے جو انسان کے سر میں اس پر ماری جاتی ہے، اس نے کہا: میں نے کبھی یہ کیفیت بھی نہیں پائی، راوی
کا بیان ہے پھر آپ نے یہ بات ذکر کی۔

۶۷۱۵ کیا تجھے کبھی بخار ہوا؟ وہ شخص بولا: بخار کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک گرمی ہے جو کھال اور گوشت کے درمیان ہوتی ہے، اس نے
کہا: نہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تجھے کبھی سرد رہا؟ وہ بولا: سرد کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک رگ ہے جو انسان کے سر میں اس پر
ماری جاتی ہے، وہ بولا: نہیں، آپ نے فرمایا: جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ مسند احمد و ہناد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۶۷۱۶ اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں تو وہ تمہیں صحت عطا فرمادیں گے، پورا اگر چاہو تو صبر کرو، تو تمہارا نہ کوئی حساب اور نہ تمہیں کوئی
عذاب ہے۔ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۱۷ مجھے مومن پر اور بیماری کی وجہ سے اس کے جزع فزع کرنے پر تعجب ہوتا ہے، اگر اسے معلوم ہو جائے کہ اس کے لیے بیماری کیا اجر
ہے تو وہ یہ بات پسند کرے گا کہ اپنے رب کو ملنے تک بیمار ہی رہے۔ ابو داؤد طیالسی وابن النجار عن ابن مسعود
۶۷۱۸ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مومن پر بیماری میں جو سختی ہوتی ہے اس کی وجہ سے اس کی برائیاں جھڑ جاتی ہیں۔ ہناد عن بعض امہات المؤمنین
۶۷۱۹ کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ تم صحت مند رہو اور بیمار نہ پڑو؟ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ حملہ آور گدھوں جیسے ہو جاؤ اور یہ پسند نہیں
کرتے کہ مصیبت والے لوگ اور کفارے والے بنو؟ بے شک بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مقام ہوتا ہے، جسے وہ عمل کے ذریعہ
حاصل نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے یوں وہ اس منزل اور مقام کو حاصل کر لیتا ہے۔

روایاتی وابن مندہ ابو نعیم عن عبد اللہ بن ایاس بن ابی فاطمۃ عن ابیہ عن جدہ
۶۷۲۰ تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ وہ صحت مند رہے اور بیمار نہ پڑے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سب یہ چاہتے ہیں، آپ نے
فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ حملہ آور گدھوں جیسے بن جاؤ؟ کیا تم مصیبت آزمائش اور کفارات والے لوگ نہیں بننا چاہتے؟ اس ذات کی قسم! حشر

کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور مبتلا بھی اس کی اپنے ہاں عزت و کرامت کی وجہ سے کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے (مؤمن) بندے کا جنت میں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ اعمال کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے یوں وہ اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہ کر سکا رہا تھا۔

طبرانی فی الکبیر والبعثی وابونعیم بیہقی فی شعب الایمان عن ابی فاطمۃ الضمری ۶۷۲۱ کون صحتہمدرہنا چاہتا ہے کہ بیمار نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: ہم (سب چاہتے ہیں) آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ اچھلنے والے لکڑھوں جیسا ہونا چاہتے ہو؟ کیا تم مصیبت اور کفارات والے لوگ نہیں بننا چاہتے؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ مؤمن کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے کیونکہ مؤمن کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و منزلت ہے مؤمن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتا چنانچہ مصیبت میں مبتلا ہوئے بغیر وہ اس درجہ میں نہیں پہنچ سکتا۔ ابن سعد عن عبد اللہ بن یاس بن ابی فاطمۃ عن ابیہ عن جدہ

۶۷۲۲ اگر انسان کے لیے صرف صحت اور سلامتی ہوتی تو ہلاک کرنے والی بیماری کے طور پر کافی ہوتیں۔ ابن عساکر، ابن ماجہ عن ابن عباس ۶۷۲۳ اللہ تعالیٰ جس مسلمان کو جسم کی کسی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں تو حفاظت (اعمال) کے ان فرشتوں سے فرماتے ہیں جو لکھتے ہیں: میرے بندے کے ہر رات دن میں بھلائی کے وہ کام لکھو جو وہ صحت اور سلامتی کی حالت میں کیا کرتا تھا، جب تک وہ میری (طرف سے) بیماری کی) رسیوں میں گرفتار ہے۔ مسند احمد، دارقطنی فی الافراد، طبرانی، الحلیۃ عن ابن عمرو

۶۷۲۴ جس مسلمان کو جسم میں کوئی تکلیف پہنچے، تو اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو فرماتے ہیں جو اس بیماری میں اس بندے کی حفاظت کرتے ہیں: میرے بندے کے لیے ہر رات دن میں بھلائی کا وہ کام لکھو جو وہ کرتا تھا جب تک وہ میری رسیوں میں گرفتار ہے۔ ہناد عن ابن عمرو ۶۷۲۵ جو مسلمان کافی عرصہ کسی ایسی بیماری میں مبتلا رہے جو اسے ایسے (نیکی کے) کاموں سے روک دے جن تک صحت مندوں کی رسائی ہے، بیمار ہونے کے بعد تو وہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اس کے بعد اس کا عمل زائد ہوتا ہے۔ الحسن بن سفیان عن عبد اللہ بن سیرۃ تشریح: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے زائد ثواب ملتا رہتا ہے اگرچہ وہ عمل نہیں کر سکتا۔

۶۷۲۶ ہر روز کے عمل پر مہر لگ جاتی ہے جب بندے اور عمل کے درمیان کوئی رکاوٹ آ جاتی ہے تو حفاظت (اعمال) کے فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! آپ کے بندے نے عمل کیا اس سے پہلے کے اس کے درمیان اور اس کے عمل کے مابین رکاوٹ پیدا ہو اور آپ کو بخوبی علم ہے۔ حاکم عن عقبۃ بن عامر

۶۷۲۷ جو مسافر بیمار پڑ جائے اور اپنی آنکھ سے (لوگوں کو) دیکھے تو جس اجنبی پر بھی اس کی نظر پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ ہر اس سانس کے بدلہ جو سانس وہ لیتا ہے ستر ہزار نیکیاں لکھتے اور ستر ہزار (چھوٹے) گناہ اس (کے نامہ اعمال) سے مٹا دیتے ہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس تشریح: کبیرہ گناہ صرف گچی توبہ سے ہی معاف ہوتے ہیں۔

۶۷۲۸ جو مؤمن مرد اور عورت اور مسلمان مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کی برائیوں کو کم کر دیتے ہیں۔

ابو داؤد طیالسی مسند احمد، بخاری فی الادب، ابن حبان، سعید بن منصور عن جابر ۶۷۲۹ جو مسلمان کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتے ہیں اور صحت کی حالت میں جو وہ عمل کرتا تھا اس کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ ابن النجار عن ابی سعید

۶۷۳۰ جو مسلمان مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو وہ بیماری اس کے (صغیرہ) گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے۔

الشیرازی فی الالقاب عن جابر رضی اللہ عنہ ۶۷۳۱ جو مسلمان مرد اور عورت اسی طرح جو مؤمن مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کی برائیاں ایسے کم کر دیتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ ابن حبان عن جابر

- ۶۷۳۲ اس مریض کی مثال جو اپنی بیماری سے شفا یاب اور صحت مند ہو جائے اس ازلے جیسی ہے جو آسمان سے صاف ستھرا اور اپنی رنگت میں اترتا ہے۔ الحکیم والبخار والدیلمی وابن عساکر عن انس
- ۶۷۳۳ جس شخص کا کوئی ایسا عمل ہو جو کرتا تھا پھر بیماری یا سفر نے اسے اس عمل سے باز رکھا تو اس کے لیے حالت صحت اور قیام کا نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ طبرانی عن ابی موسیٰ
- ۶۷۳۴ جو کسی رات بیمار ہوا اور اس بیماری کو اچھے انداز سے قبول کیا اور جو اس کے حقوق تھے وہ ادا کیے تو اسکے لیے ایک سال کی عبادت لکھی جائے گی، اور جو اسے اضافہ کیا تو وہ اسی مقدار سے (لکھا جائے گا)۔ ابوالشیخ فی الثواب وابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۶۷۳۵ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے از میں پر جس مسلمان کو کسی بیماری یا اس کے علاوہ کی کوئی تکلیف پہنچی، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیاں ایسے ہی کم کر دیتے ہیں جیسے درخت سے اس کے پتے جھڑتے ہیں۔
- مسند احمد، ابن حبان عن ابن مسعود
- ۶۷۳۶ ام سلیم! کیا تم آگ، لوہا اور لوہے کا میل پہچانتی ہو؟ تو تمہیں خوشخبری ہو، ام سلیم تم اپنی اس بیماری سے اگر شفا یاب ہو گئی تو گناہوں سے ایسے ہی نکلو گی جیسے لوہا اپنے میل سے صاف ہو کر نکلتا ہے۔ الخطیب عن ام سلیم الانصاریہ
- ۶۷۳۷ جو مومن مرد اور عورت بیمار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کم کر دیتے ہیں۔ الخطیب عن جابر
- ۶۷۳۸ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ شکایت کرے اور تین راتوں سے پہلے بیماری کا اظہار کرے تو گویا اس نے مجھ سے شکوہ کیا۔
- طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بخار کی مصیبت پر صبر کرنے کی فضیلت

- ۶۷۳۹ بخار جہنم کی بھٹی سے آیا ہے تو جو کسی مسلمان کو جتنا حصہ بخار ہو وہ اس کا آگ کا حصہ ہے۔ مسند احمد عن ابی امامہ
- ۶۷۴۰ بخار جہنم کی بھٹی ہے اور وہ جہنم میں مومن کا حصہ ہے۔ طبرانی عن ابی ریحانہ
- ۶۷۴۱ بخار میری امت کے لیے جہنم کا حصہ ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس
- ۶۷۴۲ بخار خطاؤں کو ایسے گراتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گراتا ہے۔ ابن قانع عن اسد بن کرز، کما فی المنتخب ج ۱ ص ۲۲۰
- ۶۷۴۳ بخار موت کا جاسوس ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ (کا مقرر کردہ) قید خانہ ہے۔ ابن السنی وابونعیم فی الطب عن انس
- ۶۷۴۴ بخار موت کا جاسوس اور زمین میں مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کا قید خانہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ جب چاہتے ہیں اپنے بندے کو قید کر دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں، لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔
- ہناد فی الزہد وابن ابی الدنیا فی المرض والکفارات، بیہقی عن الحسن، مرسلاً
- ۶۷۴۵ بخار ہر مومن کا جہنم میں سے حصہ ہے۔ البخار عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۶۷۴۶ بخار قیامت کے روز مومن کا آگ میں سے حصہ ہے۔ ابن ابی الدنیا عن عثمان
- ۶۷۴۷ بخار آگ میں سے ہر مومن کا حصہ ہے، ایک رات کا بخار سال بھر کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔ القضاعی عن ابن مسعود
- ۶۷۴۸ مومن کی مثال جب اسے سخت تکلیف اور بخار ہوتا ہے اس لوہے کی سی ہے جسے آگ میں داخل کیا جائے، پھر اس کا بے کار حصہ ختم ہو جائے اور کارآمد باقی رہ جائے۔ طبرانی، حاکم عن عبدالرحمن بن اذھر
- ۶۷۴۹ بے شک بخار انسان سے فضول چیز کو ایسے ہی دور کرتا ہے جیسے بھٹی فالتو لوہے کو نکال دیتی ہے۔ طبرانی عن عبدالربہ بن سعید بن قیس عن عمہ
- ۶۷۵۰ خوشخبری ہو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ (بخار) مرگ آگ ہے جسے میں اپنے مومن بندے پر اس لیے مسلط کرتا ہوں

۶۷۵۱..... (ام السائب!) بخار کو برا بھلا نہ کہنا! کیونکہ یہ انسان کے گناہوں کو یوں ختم کرتا ہے جیسے بھٹی بے کار لوہے کو ختم کر دیتی ہے۔
مسلم عن جابر

۶۷۵۲ بخار والے پر نیکیاں جاتی رہتی ہیں جب تک اس کے پاؤں تڑپتے اور رگ پھٹکتی ہے۔ طبرانی عن ابی تشریح:..... شدت بخار کی وجہ سے انسان پاؤں مارتا ہے اور نبض تیز ہو جاتی ہے۔

بخار کو گالی دینا ممنوع ہے

۶۷۵۳ بخار کو گالی نہ دو کیونکہ یہ گناہوں کو یوں ختم کرتا ہے جیسے بھٹی بے کار لوہے کو۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۶۷۵۴ بخار اور مصیبت جو بندے کو پہنچتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش اور عتاب ہے یہاں تک کہ وہ سرمائے کے پیسے اپنے قمیص کے آستین میں رکھتا ہے اور پھر انہیں گم پا کر گھبرا جاتا ہے (یہ بھی ایک مصیبت ہے) یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے (ایسے صاف ہو کر) نکلتا ہے جیسے سونے کا سرخ ڈالا بھٹی سے نکلتا ہے۔ ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۶۷۵۵ (ہڈیوں کا) بخار جس سے کمر کا درد ہوتا ہے اور بخار کی وجہ سے پسینہ پھوٹتا ہے اور سردرد مومن کے لیے تکلیف دہ (تو) ہوتے ہیں، اور مومن کا گناہ احد پہاڑ جتنا ہو تو اسے نہیں چھوڑتے، یہاں تک کہ اس کے ذمہ رانی دانہ برابر بھی کوئی گناہ نہیں رہتا۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۶۷۵۶ سردرد اور بخار مومن کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اس کے گناہ احد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں پھر وہ اس کے ذمہ ایک رانی برابر بھی کوئی گناہ نہیں چھوڑتے۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

الاکمال

۶۷۵۷ خوشخبری ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ (بخار) میری آگ ہے جسے میں اپنے مومن بندے پر دنیا میں مسلط کرتا ہوں (تاکہ) قیامت کے روز جہنم میں سے اس کا حصہ ہو جائے۔

مسند احمد، و ہناد، ابن ماجہ وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ، حاکم، حلیۃ الاولیاء وابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
آپ علیہ السلام نے ایک شخص کی عیادت فرمائی جسے بخار تھا تو آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔
۶۷۵۸ صبر کرو کیونکہ یہ انسان سے فضول چیز (یعنی گناہ) ایسے لے جاتا ہے جیسے بھٹی خراب لوہے کو ختم کر دیتی ہے یعنی بخار۔

طبرانی عن فاطمۃ الخزاعیۃ
۶۷۵۹ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میری آگ ہے جسے میں اپنے مومن بندے پر مسلط کرتا ہوں تاکہ آخرت میں اس کا آگ میں سے حصہ ہو جائے۔
یعنی بخار۔ بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۶۰ بے شک بخار جہنم کی بھٹی ہے جو اس میں مبتلا ہوا تو وہ اس کا جہنم میں سے حصہ ہے۔ ابو یعلیٰ عن انس
۶۷۶۱ بے شک بخار موت کا جاسوس ہے اور وہ مومن کا قید خانہ ہے آگ کا کلڑا ہے لہذا اسے ٹھنڈے پانی سے بجھاؤ۔ ہناد عن الحسن، مرسل
۶۷۶۲ ہر آدمی کا جہنم میں حصہ ہے، اور اس کا حصہ بخار ہے جو اس کی کھال تو جلاتا ہے لیکن پیٹ نہیں جلاتا ہے یہ اس کا حصہ ہے۔

ہناد عن الحسن، مرسل
۶۷۶۳ عبد مومن کی مثال جسے سخت بخار یا عام بخار ہو اس لوہے کی سی ہے جسے آگ میں ڈالا جائے یوں اس کا خراب حصہ ختم ہو جائے اور

اچھا باتی رہ جائے۔ البزار عن عبدالرحمن ابن ازھر

۶۷۶۳ ... مجھے جو تکلیف پہنچی ہے وہ مجھے بخار سے زیادہ پسند ہے کیونکہ وہ ہر عضو کو اجڑ دیتی ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۶۵ بخار جہنم کی بھٹی ہے اور یہ مؤمن کا آگ سے حصہ ہے۔ ابن النجار عن ابی ریحانۃ الانصاری

۶۷۶۶ مت روؤ اس لیے کہ جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے بتایا ہے کہ بخار میری امت کا جہنم میں سے حصہ ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۶۷ بخار کو گالی نہ دو، کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے آگ خراب لوہے کی خرابی کو۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۶۸ بخار پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ بندے کے گناہ ایسے دھوؤں والا ہے جیسے بھی خراب لوہے کو ختم کر دیتی ہے۔ حاکم عن جابر

۶۷۶۹ اے انس! جسے تین رات بخار ہوا تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو کر نکلے گا گویا آج اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے اور دس روز بخار رہا

تو اسے آسمان سے پکار کر کہا جاتا ہے: تمہارے سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے از سر نو عمل شروع کرو۔ الدیلمی عن ابن عن انس

۶۷۷۰ اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں وہ تم سے یہ تکلیف دور کر دے اور اگر چاہو تو تمہارے لیے پاکی کا سبب بن جائے۔

مسند احمد، ابو داؤد عبد بن حمید والشافعی، ابن حبان، حاکم، بیہقی، سعید بن منصور عن جابر

ابن قباء نے آپ سے بخار کی شکایت کی تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مختلف قسم کی مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر

۶۷۷۱ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اسے آزماتے ہیں تاکہ اس کی آہ زاری سنیں۔

بیہقی فی شعب الایمان، فردوس عن ابی ہریرۃ، بیہقی عن ابن، مسعود و فردوس، موقوفاً علیہا

۶۷۷۲ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتا ہے تو انہیں مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط، ابن حبان والضعفاء عن انس

۶۷۷۳ جسے اللہ تعالیٰ کوئی بھلائی دینا چاہیں تو اسے مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ

۶۷۷۴ مؤمن کے چہرے پر مصیبت ایسے ماری جاتی ہے جیسے اونٹ کے چہرے پر ماری جاتی ہے۔ خطیب عن ابن عباس

۶۷۷۵ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو مصیبت اس کے ساتھ چمٹا دیتے ہیں۔

بیہقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب مرسل

اللہ کے محبوب بندوں پر آزمائش

۶۷۷۶ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں تو انہیں آزماتے ہیں تو جو کوئی صبر کرے تو اس کے لیے صبر (کا بدلہ) ہے اور جو کوئی واویلا

کرے اس کے لیے بے صبری (کا بدلہ) ہے۔ مسند احمد عن محمود بن لید

۶۷۷۷ مؤمن مرد و عورت کی جان و مال اور اولاد میں مصیبت ہمیشہ رہتی ہے یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا تو اس کے

ذمہ کوئی برائی نہ ہوگی۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۷۸ لوگوں میں سب سے زیادہ انبیاء (علیہم السلام) آزمائے جاتے ہیں پھر ان جیسے لوگ (یعنی انبیاء کے حواری اور صحابہ) آدمی

اپنے دین کے لحاظ سے آزمایا جاتا ہے اگر اس کے دین میں مضبوطی ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر اس کے دین میں نرمی ہو تو

اسی کے بقدر آزمایا جاتا ہے مصیبت انسان کے ساتھ رہتی ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دیتی ہے اور وہ زمین پر چلنے لگتا ہے اور اس کے ذمہ

کوئی برائی نہیں ہوتی۔ مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ، ترمذی عن سعد

- ۶۷۷۹ دنیا میں سب سے زیادہ نبی یا صفی (خدا کے برگزیدہ) کو آزمایا جاتا ہے۔ بخاری فی التاریخ عن ازواج النبی ﷺ
- ۶۷۸۰ سب سے زیادہ انبیاء (علیہم السلام) کو آزمایا جاتا ہے پھر نیک لوگوں کو پھر ان جیسوں کو پھر ان جیسوں کو۔ طبرانی فی الکبیر عن اخت حذیفہ
- ۶۷۸۱ سب سے زیادہ انبیاء (علیہم السلام) کو آزمایا جاتا ہے پھر نیک لوگوں کو ان میں سے کوئی فقر و فاقہ میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس صرف ایک عبا ہوتی ہے جسے لیے وہ پھر تار بٹتا ہے پھر اسے پہن لیتا ہے، اور جوؤں میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیتا ہے اور ان میں سے ہر ایک مصیبت پر اتنا خوش ہوتا ہے جتنا تم لوگ دینے پر خوش ہوتے ہو۔ ابن ماجہ، ابو یعلیٰ حاکم عن ابی سعید
- ۶۷۸۲ سب سے زیادہ انبیاء آزمائے جاتے پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوتے ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہوتے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن فاطمة بنت الیمان

- ۶۷۸۳ سب سے زیادہ انبیاء کو آزمایا جاتا ہے پھر ان جیسے لوگوں کو پھر ان جیسے لوگوں کو ان کے دین کے بقدر آزمایا جاتا ہے جس کا دین مضبوط ہوگا اس کی مصیبت سخت ہوگی جس کا دین کمزور ہوگا اس کی آزمائش بھی کمزور ہوگی بندے کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور پھر وہ لوگوں میں اس طرح چلتا ہے کہ اس کے ذمہ کوئی برائی نہیں ہوتی۔ ابن حبان عن ابی سعید
- تشریح:..... یہ معاملہ صرف خاص خاص لوگوں کے ساتھ پیش آتا ہے۔

- ۶۷۸۴ سب سے زیادہ انبیاء کو پھر ان کے قریب رہنے والے لوگوں کو آزمایا جاتا ہے۔ حاکم عن فاطمة بنت الیمان
- ۶۷۸۵ ہم انبیاء کے گروہ پر مصائب دو گنا ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن اخت حذیفہ
- ۶۷۸۶ بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مقام ہوتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعے حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے برابر ایسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس مقام تک پہنچا دیتا ہے۔
- ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے

- ۶۷۸۷ بندے کے جب گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کا کفارہ کوئی عمل بھی نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے غم کی مصیبت میں مبتلا کر دیتے ہیں یہاں تک کہ اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- تشریح:..... بغیر گناہوں کے مصیبت رفع درجات کا سبب ہے۔
- ۶۷۸۸ انسان جب عمل میں کوتاہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے۔ مسند احمد فی الزہد عن الحکم، مرسلاً
- ۶۷۸۹ مومن کی مثال فصل جیسی ہے جسے ہوا حرکت دیتی رہتی ہے مومن کو برابر مصیبت پہنچتی رہتی ہے، منافق کی مثال چاول کے پودے جیسی ہے جو صرف کٹائی کے وقت حرکت کرتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۶۷۹۰ مومن کی مثال فصل کے اس تنے جیسی ہے جسے ہوا کبھی میڑھا کر دے اور کبھی سیدھا کر دے اور منافق کی مثال چاول جیسی ہے وہ برابر سیدھا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں جھکاؤ ایک ہی دفعہ آتا ہے۔ مسند احمد، بیہقی عن کعب بن مالک
- ۶۷۹۱ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو دنیا میں اسے سزا دینے میں جلدی کرتے ہیں، اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے اس سے عذاب روک لیتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے روز اس سے پورا پورا بدلہ لیتے ہیں۔
- طبرانی فی الکبیر عن عمار بن یاسر، ترمذی، حاکم عن انس، طبرانی، حاکم بیہقی عن عبد اللہ بن مغفل
- تشریح: آخرت کا معاملہ بڑا سخت ہے دنیا سے ہی انسان صاف ستھرا نکل جائے تو غنیمت ہے۔
- ۶۷۹۲ جس مسلمان کو کانٹے یا اس سے بڑی چیز کی اذیت پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کی برائیاں کم کر دیتے ہیں جیسے درخت اپنے

پتے گراتا ہے۔ بخاری، مسلم عن ابن مسعود

۶۷۹۳ جسے مسلمان کو کاٹایا اس سے بڑی کوئی پھانس جھپتی ہے تو اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ لکھا جاتا اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔

مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۴ مسلمانوں کو جو مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کم کر دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ کاٹا جو اسے چبھتا ہے۔

مسند احمد، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۵ صلحاء پر سختی کی جاتی ہے کسی مسلمان کو کانٹے تک کی جو مصیبت پہنچتی ہے تو اس کی وجہ سے اس کی برائیاں کم ہو جاتی ہیں اور درجہ بلند ہوتا ہے۔ مسند احمد حاکم بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۶ مؤمنوں پر سختی کی جاتی ہے کسی مؤمن کو کانٹے یا اس سے بڑی چیز کی تکلیف پہنچتی ہے یا کوئی اور اذیت تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور اس کی ایک برائی مٹا دیتے ہیں۔ ابن سعد، حاکم، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۷ قریب رہو اور درست رہو، مسلمان کو جو تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے لیے کفارہ ہے یہاں تک کہ وہ مصیبت جو اسے پہنچے یا کوئی کاٹا جو اسے چبھے۔ مسند احمد، مسلم نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۹۸ مؤمن کو جو تکلیف بھی پہنچتی ہے حتیٰ کہ کاٹا جو اس کے چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض ایک نیکی لکھتا اور اس سے ایک برائی کم کر دیتا ہے۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۹۹ مؤمن کو جو تکلیف، بیماری، پریشانی، غم اذیت اور تکلیف حتیٰ کہ کوئی کاٹا جو اس کے چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کم کر دیتا ہے۔ مسند احمد بیہقی عن ابی سعید و ابی ہریرۃ معاً

مسلمان کو کاٹا چبھنے پر بھی اجر ملتا ہے

۶۸۰۰ مؤمن کو کاٹایا اس سے بڑی چیز کی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور ایک برائی کم کر دیتے ہیں۔

ترمذی، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۰۱ اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی مصیبت کے ذریعہ حفاظت کرتے ہیں جیسے والد بھلائی کے ذریعہ اپنی اولاد کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی دنیا سے ایسے حفاظت فرماتے ہیں جیسے مریض کے گھر والے، مریض کی (ناموافق) کھانے سے حفاظت کرتے ہیں۔

بیہقی وابن عساکر عن حذیفہ

۶۸۰۲ جزاء کا اضافہ مصیبت کی زیادتی کے ساتھ ہے، اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے جو راضی رہا اس کے لیے رضا اور ناراض رہا اس کے لیے ناراضگی ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ، عن انس

۶۸۰۳ جنت میں ایک درجہ ہے جسے صرف پریشانیوں والے ہی حاصل کر سکیں گے۔ فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۰۴ جہنم کو خواہشات اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا۔ بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۰۵ جنت کو ناپسندیدہ باتوں سے اور جہنم کو شہوات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی عن انس، مسلم عن ابی ہریرۃ، مسند احمد فی الزہد عن ابن مسعود، موقوفاً

تشریح: یعنی جو شخص ناپسندیدہ باتوں کو برداشت کرے گا گویا اس نے جنت کا پردہ اٹھالیا اور جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے خواہشوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا اس نے جہنم کا پردہ اٹھایا۔

۶۸۰۶ دنیا میں بندہ جس مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ انتہائی کرم فرما اور زیادہ معاف کرنے والے ہیں کہ

- قیامت کے روز اس گناہ کے بارے میں پوچھیں۔ طبرانی عن ابی موسیٰ
- ۶۸۰۷ بندے کو جو چھوٹی بڑی مصیبت پہنچتی ہے تو گناہ کی وجہ سے، اور جو باتیں اللہ تعالیٰ معاف کرتے ہیں وہ زیادہ ہیں۔ ترمذی عن ابی موسیٰ
- ۶۸۰۸ اللہ تعالیٰ مومن کو جو آزماتا ہے تو اس کی اپنے ہاں عزت کی وجہ سے آزماتا ہے۔ العاکم فی الکنی عن ابی فاطمة الضمری
- ۶۸۰۹ جیسے ہمارے لیے اجر دو گنا ہے ایسے ہی ہمارے لیے آزمائش بھی دو گنی ہے۔ ابن سعد عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۶۸۱۰ وہ مومن کامل ایمان والا نہیں جو آزمائش کو نعمت اور آسائش کو مصیبت نہ سمجھے۔ طبرانی عن ابن عباس
- ۶۸۱۱ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو محبوب رکھتے ہیں تو اس پر پے در پے مصائب ڈالتے ہیں جیسے پانی بہایا جاتا ہے۔ طبرانی عن انس
- ۶۸۱۲ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں تو انہیں آزماتے ہیں، تو جس نے صبر کیا اس کے لیے صبر (کا بدلہ) ہے اور جس نے بے صبری کی اس کے لیے بے صبری (کی سزا) ہے۔ بیہقی عن محمود بن لید
- ۶۸۱۳ بندہ جب احسان کا درجہ پالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ آزمائش لگا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے برگزیدہ کرنا چاہتے ہیں۔

ابن حبان، ہناد عن سعید بن المسیب، مرسل

۶۸۱۴ قیامت کے روز مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا، تو ان کے لیے نامہ اعمال کھولے جائیں گے اور نہ (اعمال کے) ترازو لگائے جائیں گے، اور نہ پل صراط رکھا جائے گا، ان پر اجر پانی کی طرح بہایا جائے گا۔ ابن النجار عن عمر

تشریح:۔۔۔ یہ وہی لوگ ہوں گے جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے۔

مصیبت رفع درجات کا سبب ہے

- ۶۸۱۵ اللہ تعالیٰ کے ہاں جب کسی بندے کا کوئی درجہ ہوتا ہے، جسے وہ حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں مبتلا کر دیتے ہیں پھر اسے آزمائش پر صبر کرنے کی توفیق دیتے ہیں تاکہ وہ اس درجہ کو پہنچ جائے۔ ابن شاہین عن محمد بن خالد بن یزید ابن جارية عن ابیہ عن جدہ
- ۶۸۱۶ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اسے آزماتے ہیں تاکہ اس کی آواز سنیں۔ بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۶۸۱۷ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں تو انہیں آزماتے ہیں۔ بیہقی عن الحسن، مرسل
- ۶۸۱۸ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی مصیبت کے ذریعہ ایسے حفاظت فرماتے ہیں جیسے والد بھلائی کے ذریعہ اپنی اولاد کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو دنیا سے ایسے بچاتے ہیں جیسے مریض کو اس کے گھر والے (ناموافق) کھانے سے بچاتے ہیں۔
- الروایانی و ابو الشیخ فی الثواب والحسن بن سفیان، ابن عساکر و ابن النجار عن حذیفہ
- ۶۸۱۹ اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو مصیبت کے ذریعہ آزماتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی سونے کا تجربہ اسے آگ میں ڈال کر کرتا ہے، تو ان میں سے کوئی تو خالص سونے کی طرح نکلتا ہے اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ شہادت سے محفوظ رکھے، اور کوئی سونے سے کم درجہ ہو کر نکلتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو کچھ کچھ شک کرتے تھے، اور بعض کالے سونے کی طرح نکلتے ہیں، اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو فتنہ میں مبتلا کیے گئے۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم و تعقب عن ابی امامہ
- ۶۸۲۰ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو بیماری کے ذریعہ آزماتے ہیں یہاں تک کہ اسے ہر گناہ سے ہلکا پھلکا کر دیتے ہیں۔

حاکم و تمام و ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۶۸۲۱ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے پاس جاؤ، اس پر مصیبت ڈال دو، چنانچہ وہ ان کے پاس آتے ہیں، اور اس پر مصیبت ڈالتے ہیں، اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے فرشتے واپس لوٹ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار ہم نے حسب ارشاد اس پر مصیبت ڈال دی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لوٹ جاؤ، مجھے اس کی آواز سننا زیادہ اچھا لگتا ہے۔ طبرانی، بیہقی عن ابی امامہ

۶۸۲۲ کسی آدمی کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک درجہ ہوتا ہے، جسے وہ عمل سے حاصل نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ اسے جسمانی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے، چنانچہ اس کے ذریعہ وہ اس درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ ہناد عن ابن مسعود

۶۸۲۳ جتنی بڑی مصیبت ہوتی ہے اتنا بڑا اجر ہوتا ہے اور صبر تو پہلی مصیبت کے وقت کا ہی ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو ناپسند کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے، جو راضی رہا اس کے لیے رضائے الہی ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لیے ناراضگی ہے۔

ترمذی، حسن غریب، ابن ماجہ وابن جریر عن انس، مرقم، ۶۸۰۲

۶۸۲۴ جنت میں ایک درخت ہے جسے شجرة البؤی (مصیبت کا درخت) کہا جاتا ہے قیامت کے روز مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا، ان کے لیے نامہ اعمال بلند کیا جائے گا نہ ترازو نصب کیا جائے گا ان پر پانی کی طرح اجر بہایا جائے گا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

ترجمہ: ... صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے عطا کیا جائے گا۔ طبرانی عن السید الحسن

۶۸۲۵ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں، تو اس کے گناہ کی دنیا میں جلدی کرتے ہیں اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے (اس کی سزا) روک دیتے ہیں، یہاں تک کہ قیامت کے روز اسے اس کا بدلہ دیں گے، گویا کہ وہ بوجھل گدھا ہے۔

۶۸۲۶ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی ایسی حفاظت فرماتے ہیں جیسے مہربان چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت کی جگہوں سے بچاتا ہے۔

ابوالشیخ فی الثواب عن حذیفہ

اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کی گواہی

۶۸۲۷ جب تم عصر کی نماز پڑھ لیتے ہو تو تمہارے پاس رات دن کے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں اور جب نماز ادا کر چکے ہو تو دن کے فرشتے (آسمان کی طرف) پرواز کر جاتے ہیں، اور رات کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں، اور جب تم فجر پڑھتے ہو تو پھر تمہارے پاس اسی طرح جمع ہو جاتے ہیں، جو نہی تم نماز ادا کر چکے ہو تو رات کے فرشتے پرواز کر جاتے ہیں اور دن کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں۔

وہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے ان سے پوچھتے ہیں فرماتے ہیں: میرے بندوں کو تم نے کیسے چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب انہیں چھوڑ کر آئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے: انہیں میں آپ کا ایک بندہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ اسے بھی آپ کے سوا کوئی بھلائی نہیں پہنچی اور نہ کبھی اس سے کوئی برائی دور ہوئی مگر آپ ہی کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے اجر میں اضافہ کرو، پھر اللہ تعالیٰ ان سے اس کے بارے میں پوچھتے ہیں؟ تو وہ اسی طرح عرض کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے اجر میں اضافہ کرو، وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب اضافہ بھی انتہا کو پہنچ گیا۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کو ڈراؤ، چنانچہ وہ اس کا اجر کم کرتے ہیں پھر وہ مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرشتوں سے پوچھتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مصیبت کے وقت تم نے میرے بندے کو کیا پایا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! خوشحالی میں آپ کا سب سے شکر گزار بندہ، اور مصیبت کے وقت سب سے زیادہ صابر، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اسے ان لوگوں میں لکھ دو جو نہ تبدیل ہوں گے اور بدلیں گے یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کریں۔

ہناد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی، حدثنا فلان عن فلان

تشریح: ... معلوم ہوا جو عصر اور فجر کی اتنی تاکید ہے وہ واقعی ہمارے حق میں بہتر ہے تاکہ رب تعالیٰ کے حضور ہمارا نام تو ان لوگوں میں لیا جائے جو عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کو سب کا علم ہے۔

۶۸۲۸ ہم انبیاء کے گروہ کے لیے آزمائش ایسے ہی دو گئی ہوتی ہے جیسے ہمارے اجر دو گنا ہوتا ہے، ایک نبی کو جو اس کی مصیبت میں مبتلا کیا گیا

یہاں تک کہ جوؤں نے اس نبی کو ہلاک کر دیا، اور ایک نبی کو فقر میں مبتلا کیا گیا یہاں تک کہ اس نے عباؑ اور اس کو پہن لیا، اور وہ مصیبت پر ایسے خوش ہوتے تھے جیسے تم خوشحالی پر۔ مسند احمد و عبد بن حمید حاکم، عن ابی سعید

۶۸۲۹ ہمارے اوپر سختی بھی ایسے آتی ہے جیسے ہمارے لیے اجر دوگنا ہوتا ہے، سب سے سخت آزمائش والے انبیاء ہیں، پھر علماء پھر صلحاء، ان میں سے کوئی جوؤں کی مصیبت میں مبتلا ہوا یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا، اور ان میں سے ایک فقر کی مصیبت میں مبتلا ہوا، یہاں تک کہ عباؑ کو اس نے پہن لیا، ان میں سے ہر ایک مصیبت پر اتنا خوش ہوتا جتنا تم دینے پر خوش ہوتے ہو۔ حاکم، بیہقی عن ابی سعید

۶۸۳۰ سب سے سخت مصیبت والے انبیاء ہوتے ہیں پھر صلحاء۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۶۸۳۱ انبیاء سے بڑھ کر کوئی سخت مصیبت والا نہیں، جیسے ہمارے اوپر سخت مصیبت آتی ہے ایسے ہی ہمارے لیے اجر بھی دوگنا ہے انبیاء میں سے ایک نبی پر جویں مسلط کی گئیں یہاں تک کہ اسے ہلاک کر دیا، اور انبیاء میں سے ایک نبی۔ اتنا فقر میں مبتلا ہوا کہ وہ (بے پردہ) ہونے لگا اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے اپنا ستر ڈھانکے صرف ایک چونچ تھا جسے اس نے پہن لیا۔ ابن سعد عن ابی سعید

۶۸۳۲ شاید تم نے لمبی امید لگا رکھی ہے اور آخرت سے بے رغبت ہو گئے ہو اور حساب کو ممنوع سمجھتے ہو، بات یہ ہے کہ تم میں سے جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے اور وہ انسا لہ وانا الیہ راجعون کہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سناؤ۔ الایۃ۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۸۳۳ جس بندے کو جو چھوٹی بڑی مصیبت پہنچی تو وہ دو وجہ سے پہنچی، یا تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش صرف مصیبت کے ذریعہ کرنا چاہتے تھے، یا کوئی درجہ تھا جسے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کے ذریعہ ہی اسے پہنچانا چاہتے تھے۔ ابو نعیم عن ثوبان

۹۸۳۴ مسلمان کو جو مصیبت پہنچی وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۶۸۳۵ مسلمان کو جو بیماری یا تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ کوئی کاٹا جو اس کے چبھتا ہے یا کوئی مصیبت جو اس کو پہنچتی ہے۔ بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۳۶ جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کرے، تو اس کے لیے وہ عمل لکھتے ہیں جو وہ اپنی صحت کی حالت میں کرتا تھا۔

بخاری فی الادب المفرد عن انس
۶۸۳۷ جس مسلمان کو کوئی تھکاوٹ اذیت، بیماری، غم اور پریشانی جو اسے پریشان کر دے، پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید
۶۸۳۸ جس مسلمان کو سردرد ہو یا کوئی کاٹا چھبے جو اسے تکلیف دے یا اس کے علاوہ اور کوئی اذیت ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا ایک درجہ بلند کریں گے اور اس کی ایک برائی کم کر دیں گے۔ الحلیۃ، حاکم عن ابی سعید

۶۸۳۹ جس مسلمان کو جسمانی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں دور کر دیتے ہیں۔ طبرانی، ابن عساکر عن معاویہ
۶۸۴۰ جس مسلمان مرد اور عورت کو کوئی مصیبت پہنچی، اور پھر اس نے اس مصیبت کو یاد کر کے، اگرچہ اس کا وقت پرانا ہو گیا، اناللہ وودوبارہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے نیا ثواب عطا کریں گے، اور اسے ایسا اجر عطا کریں گے جیسے مصیبت کے دن عطا کیا تھا۔

مسند احمد، طبرانی فی الاوسط وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن فاطمۃ بنت الحسین عن ایہا، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۶۸۴۱ جس مسلمان کو کوئی تھکاوٹ، اذیت، غم، بیماری یا پریشانی پہنچی جس نے اسے پریشان کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیاں ختم کر دیں گے۔ ہناد عن ابی سعید

۶۸۴۲ جس مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچی، اور اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور ایک برائی کم کرے گا۔

ابن جریر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۶۸۴۳ جس مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کیلئے اس سے افضل (ثواب) لکھو

جیسا وہ اپنی صحت کی حالت میں عمل کرتا تھا۔ ابن النجار عن انس
 ۶۸۳۴۔ جس بندے کو دنیا میں کوئی بیماری یا کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس کے گزرے ہوئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے
 نہیں کہ جس گناہ کی سزا دے چکے پھر اس کی سزا دیں۔ الرویانی، طبرانی وابن عساکر عن بلال بن ابی بردہ عن ابیہ عن جلدہ ابی موسیٰ
 ۶۸۳۵۔ جسے کوئی بدنی بیماری یا تکلیف ہوئی پھر اس سے پوچھا گیا: تم کیسے ہو؟ اس نے اپنے رب کی اچھی تعریف کی، تو اللہ تعالیٰ ملاء اعلیٰ میں
 اس کی مدح فرماتے ہیں۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۳۶۔ مؤمن مرد اور عورت کے مال بدن اور اولاد میں مصیبت برابر ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ اسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور اس کے ذمہ
 کوئی گناہ نہ ہو۔ مسند احمد و ہناد، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء، حاکم، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۶۸۳۷۔ مؤمن بندے کو جو مصیبت بھی پہنچتی ہے چاہے کوئی کاٹھا ہو جو اس کے چھپے یا کوئی تکلیف ہو جو اسے پہنچے یا غصہ پی جانے کی سختی جب
 اس پر غصہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتے ہیں۔ بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۶۸۳۸۔ مؤمن بندے کو جو تکلیف، بیماری، غم اور پریشانی پہنچتی ہے چاہے کوئی کاٹھا ہی اس کے چھپے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہ ختم
 کر دیتے ہیں۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ و ابی سعید

۶۸۳۹۔ انسان کو لکڑی کی جو خراش لگتی ہے یا پاؤں کی ٹھوکریاں یا کسی رگ کا پھڑکنا تو یہ کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ بخش دیتے
 ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں۔ بیہقی عن قتادہ، مرسل، سعید بن منصور عن الحسن، مرسل

۶۸۵۰۔ مصیبت ہر روز ہوتی ہے: میں کہاں کا رخ کروں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے دوستوں اور میری فرمانبرداری کرنے والوں کی
 طرف، میں تیری وجہ سے ان کی باتیں آزماؤں گا، اور ان کے صبر کا امتحان لوں گا، ان کے گناہ مٹاؤں گا، ان کے درجات بلند کروں گا اور راحت
 ہر روز کہتی ہے: میں کہاں کا رخ کروں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے دشمنوں اور میری نافرمانی کرنے والوں کا، میں تیری وجہ سے ان
 کی سرکشی بڑھاؤں گا، ان کے گناہ زیادہ کروں گا اور انہیں (عذاب دینے میں) جلدی کروں گا اور اپنے ہاں ان کی غفلت زیادہ کروں گا۔
 الدیلمی عن انس

۶۸۵۱۔ قیامت کے روز شہید کو لایا جائے گا اور حساب کے لیے اسے کھڑا کیا جائے گا صدقہ دینے والے کو لایا جائے گا اور حساب کے لیے کھڑا
 کیا جائے گا، پھر مصیبت زدہ کو لایا جائے گا اس کے لیے تراز و نصب ہوگا اور نہ اعمال نامہ کھولا جائے گا، اور اس پر (پانی کی طرح) اجر بہایا جائے
 گا، جس کے نتیجے میں عافیت و سلامتی والے لوگ تمنا کرنے لگیں گے کہ کاش ان کے جسم (لوہے کی) تینچوں سے کاٹے جاتے ہیں، اہل مصیبت
 کے اچھے ثواب کی وجہ سے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۸۵۲۔ عیسیٰ علیہ السلام چلتے رہتے شام ہوتی تو صحرا کی کوئی سبزی کھا لیتے اور صاف پانی پی لیتے، مٹی کو تکیہ بنا لیتے، پھر فرمایا: عیسیٰ بن مریم کا
 کوئی گھر نہ تھا جو خراب ہوتا اور نہ کوئی بیٹا تھا جو مرتا، ان کا کھانا صحرا کی سبزی اور ان کا مشروب صاف پانی اور ان کا تکیہ مٹی تھی۔
 صبح ہوتی تو پھر چل پڑتے، ایک وادی سے گزرے تو وہاں ایک اندھا اپانچ شخص دیکھا جو جذام میں مبتلا تھا، جذام نے اس کے
 (گوشت) ٹکڑے کر دیئے تھے، (اس عالم میں کہ) اوپر آسمان، نیچے وادی، دائیں جانب برف بائیں جانب اولے، اور وہ کہہ رہا تھا، الحمد للہ
 رب العالمین تین بار، تو عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تو کس بات پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا جبکہ تو نابینا، اپانچ اور
 کوڑھی ہے کوڑھ نے تیرے ٹکڑے کر رکھے ہیں؟ تیرے اوپر آسمان، تیرے نیچے وادی تیری دائیں طرف برف بائیں طرف اولے ہیں؟ وہ شخص
 بولا: اے عیسیٰ! میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوں جبکہ کوئی یہ کہنے والا نہیں کہ آپ الہ ہیں یا الہ کے بیٹے یا تین میں سے تیسرے ہیں۔

الدیلمی وابن النجار عن جابر رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یعنی عیسیٰ علیہ السلام نہ خود الہ ہیں نہ خدا کے بیٹے اور نہ تین میں سے تیسرے۔

باتوں میں سچائی اختیار کرنے کا حکم ہے

۶۸۵۳ حق (بات) کو درست انداز میں کہنا جمال ہے اور سچائی کے ساتھ اچھا کام کرنا کمال ہے۔ الحکیم عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۶۸۵۴ لوگوں کی سب سے زیادہ تصدیق کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو سب سے زیادہ سچ بولنے والے ہوتے ہیں اور لوگوں کی سب سے زیادہ تکذیب کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں۔ ابوالحسن القزینی فی امالیہ عن ابی امامہ
 ۶۸۵۵ سچ بولنے کی کوشش کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے (مگر پھر بھی) اس میں نجات ہے۔

ابن ابی الدنيا فی الصنت عن منصور بن المعتمر، مرسلًا
 ۶۸۵۶ سچ بولنے کی کوشش کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے، اس میں نجات ہے اور جھوٹ سے بچو اگرچہ تمہیں اس میں نجات نظر آئے (مگر) اس میں ہلاکت ہے۔ ہناد عن مجمع بن یحییٰ مرسلًا

۶۸۵۷ سچ جنت (میں داخل کرنے) کا عمل ہے۔ بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے تو ایمان لے آتا ہے اور جب ایمان لے آیا تو جنت میں داخل ہوگا، اور جھوٹ جہنم (میں لے جانے) کا عمل ہے۔ بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ (کرنے) لگ جاتا ہے تو کفر تک پہنچ جاتا ہے اور جب کافر ہو جائے تو جہنم میں داخل ہوگا۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۶۸۵۸ مجھے سب سے سچی بات پسند ہے۔ مسند احمد، بخاری عن المسور بن مخرمہ و مروان معاً
 ۶۸۵۹ بے شک سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی راہ پر چلاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے آدمی جھوٹ بولتے بولتے اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

بخاری مسلم عن ابن مسعود
 ۶۸۶۰ سچ کی عادت اپناؤ، کیونکہ وہ نیکی کے ساتھ ہے اور وہ دونوں جنت میں (جانے کا ذریعہ) ہیں، اور جھوٹ سے بچو کیونکہ وہ گناہ کے ساتھ ہے اور وہ دونوں جہنم میں (جانے کا ذریعہ) ہیں اور اللہ تعالیٰ سے یقین اور عافیت کا سوال کرو، کیونکہ کسی کو یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی، اور آپس میں حسد نہ کرو، بغض باہمی نہ رکھو، قطع رحمی نہ کرو، قطع تعلقی نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے بندو! ایسے بھائی بھائی بن جاؤ جیسا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، ابن ماجہ عن ابی بکر

۶۸۶۱ سچائی کی عادت ڈالو، کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا اور سچ کی کوشش کرتا رہتا ہے بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی سچا لکھ دیا جاتا ہے، اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کا راہ دکھاتی ہے آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کے مواقع تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، مسلم، ترمذی عن ابن مسعود
 ۶۸۶۲ سچ کو اپناؤ کیونکہ وہ جنت (کے دروازے تک پہنچانے) کا دروازہ ہے اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ وہ جہنم کا دروازہ ہے۔ خطیب عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۶۸۶۳ سچ کی عادت اپناؤ کیونکہ وہ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور وہ دونوں جنت میں ہیں، اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ وہ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور وہ دونوں جہنم میں ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن معاویہ

۶۸۶۴ اے جریر! جب بات کہو تو درست کہو اور تکلف میں نہ پڑو۔ جب تم نے ایسا کر لیا تب تمہاری ضرورت پوری ہوگی۔

ابن عساکر عن عیسیٰ بن یزید

وعدہ کی سچائی

- ۶۸۶۵ وعدہ (حفاظت) دین (کا ذریعہ) ہے اس کے لیے خرابی ہے جو وعدہ کر کے توڑ دے، اس کے لیے خرابی ہے جو وعدہ کر کے توڑ دے، اس کے لیے خرابی ہے جو وعدہ کر کے توڑ دے۔ ابن عساکر عن علی
- ۶۸۶۶ وعدہ دین (داری) ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن علی وعن ابن مسعود
- ۶۸۶۷ وعدہ عطیہ ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود
- ۶۸۶۸ بے شک وعدہ (اللہ تعالیٰ کا) عطیہ ہے۔ الخرائط فی مکارم الاخلاق عن الحسن، مرسل
- ۶۸۶۹ جب آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت اس وعدہ کو پورا کرنے کی ہو (لیکن) وہ پورا نہ کر سکے اور نہ وعدہ کی جگہ آیا، تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ ابو داؤد ترمذی عن زید بن ارقم
- تشریح: لیکن جس کی نیت ہی وعدہ خلافی کی ہو اس کا کیا انجام ہوگا؟
- ۶۸۷۰ مؤمن کا وعدہ (گویا) قرض ہے یا دین (کی علامت) ہے اور مؤمن کا وعدہ ایسے ہے جیسے کوئی ہاتھ پکڑنے والا۔ فردوس عن علی
- تشریح: ہاتھ پکڑنے والا جب تک خود نہ چھوڑے تو ہاتھ نہیں چھوڑتا!
- ۶۸۷۱ یہ وعدہ خلافی نہیں کہ انسان اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی ہو بلکہ یہ وعدہ خلافی ہے کہ انسان اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی نہ ہو۔ ابو یعلیٰ عن زید بن ارقم
- ۶۸۷۲ مؤمن کا وعدہ ایسا حق ہے جو واجب (الاداء) ہے۔ ابو داؤد فی مراسیلہ عن زید بن اسلم، مرسل
- ۶۸۷۳ اگر تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچ بولے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے سچائی کا بدلہ عطا کریں گے۔ نسائی، حاکم عن شداد بن الہادی
- ۶۸۷۴ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ سچا رکھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے سچ کا بدلہ عطا فرمایا۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم عن شداد بن الہادی

الاکمال

- ۶۸۷۵ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہوں گے جو وعدہ پورا کرنے والے اور راحت پہنچانے والے ہیں۔
- طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء وابن عساکر عن ابی حمید الساعدی، مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
- ۶۸۷۶ وعدہ کرنے والا ایسا ہے جسے قرض یا اس سے سخت معاملہ کرنے والا۔ الدیلمی عن علی
- ۶۸۷۷ جو اپنے بھائی کے ساتھ کوئی ایسی شرط لگائے جسے وہ پورا نہ کرنا چاہتا ہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنے مزدور کو خطرناک جگہ میں لٹکائے۔
- مسند احمد و ابو نعیم عن حذیفہ
- ۶۸۷۸ جو تم میں سے کسی سے وعدہ کرے، اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہو پھر وہ پورا نہ کر سکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ بیہقی عن زید بن ارقم
- ۶۸۷۹ اے نوجوان تم نے مجھ پر بڑی سختی کی، میں یہاں تین دن سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ ابو داؤد وابن سعد عن عبد اللہ بن ابی الحمساء
- تشریح: ایک نوجوان نے آپ سے وعدہ کیا کہ آپ ٹھہریں میں آیا لیکن وہ بھول گیا اور آپ برابر تین دن وہیں رہے۔

خاموشی اختیار کرنے کا بیان

- ۶۸۸۰..... خاموشی ایک حکم ہے اور اس کے کرنے والے بہت کم ہیں۔ القضاعی عن انس
- ۶۸۸۱..... خاموشی اوپچی عبادت ہے۔ فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۶۸۸۲ خاموشی عالم کے لیے زینت اور جاہل کے لیے پردہ ہے۔ ابو الشیخ عن محرز بن زہیر
- ۶۸۸۳ خاموشی اخلاق کی ملکہ ہے اور جس نے مزاح کیا اس کی سبکی ہوئی۔ فردوس عن انس
- ۶۸۸۴ اللہ تعالیٰ تین مقامات پر خاموشی پسند فرماتے ہیں، قرآن پاک کی تلاوت کے وقت، جملہ کے وقت اور جنازہ کے وقت۔
- طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم
- ۶۸۸۵ سب سے پہلی عبادت خاموشی ہے۔ ہناد عن الحسن، مرسلہ
- ۶۸۸۶ عافیت کے دس حصے ہیں (جن میں سے) نو خاموشی میں اور دسواں لوگوں سے دوری میں ہے۔ فردوس عن ابن عباس
- ۶۸۸۷ بھلائی کی بات کہو تو فائدہ اٹھاؤ گے، اور برائی کی باتوں سے خاموش رہو تو سلامت رہو گے۔ القضاعی عن عبادۃ بن الصامت
- ۶۸۸۸ دین کو تھامنے والی (چیز) نماز ہے اور عمل کی چوٹی جہاد ہے اور اسلام کے سب سے افضل اخلاق خاموشی ہیں یہاں تک کہ لوگ تیرے (زبانی) شہر سے محفوظ رہیں۔ ابن المبارک عن وہب بن منبہ، مرسلہ
- ۶۸۸۹ جو سلامت رہنا چاہے وہ خاموش رہا کرے۔ بیہقی عن انس
- ۶۸۹۰ جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔ مسند احمد، ترمذی عن ابن عمرو
- تشریح:..... مرشد تھانوی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر لوگوں کو خاموشی کے فوائد پہ چل جائیں تو اکثر خاموش ہی لگ جائیں، ہر بات کرنے سے پہلے تین دفعہ سوچا جائے کہ یہ بات کہنا ضروری ہے یا غیر ضروری، اس کی وجہ سے کوئی دینی یا دنیاوی نقصان تو نہ ہوگا۔

الاکمال

- ۶۸۹۱ عبادت کے دس حصے ہیں (جن میں سے) نو خاموشی میں اور دسواں ہاتھ سے حلال کمانا ہے۔ الدیلمی عن انس
- ۶۸۹۲ معاذ تمہاری ماں روئے! اگر تم خاموش رہے تو تم عالم ہو اور اگر تم نے بات کی تو وہ بات تمہارے حق میں ہوگی یا تمہارے خلاف۔
- ۶۸۹۳ معاذ تمہیں تمہاری ماں روئے! تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تمہیں قیامت کے روز آگ میں پھینکا جائے گا اور پھر تمہیں حکم دیا جائے گا کہ (جو بات کہی تھی) وہ پیش کرو۔ سمویہ، سعید بن منصور عن بريدة
- تشریح:..... یہ تحریف اور ڈراوا ہے۔
- ۶۸۹۴ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی، اپنے زمانہ (کے لوگوں) کو پہچانا، اور اس کا انداز (روش) درست رہا۔
- حاکم فی تاریخہ عن ابن عباس

زبان کی حفاظت کی فضیلت

- ۶۸۹۵ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان درست کر لی۔
- ابن الانباری فی الوقف والمرہبی فی العلم، ابن عدی فی الکامل، خطیب فی الجامع والقضاعی والدیلمی عن عمر
- ۶۸۹۶ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو (بولا تو) حق بات بولا (ورنہ) خاموش رہا، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے، جو رات نماز کے لیے کھڑا ہوا اور نماز (تہجد) پڑھی پھر اپنی بیوی سے کہا: اٹھو نماز پڑھ لو۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن الحسن، مرسلہ
- ۶۸۹۷ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان کو مسلمان کی آبروریزی سے روک لیا، لعن طعن کرنے والے کے لیے میری شفاعت جائز نہیں۔ الدیلمی عن عائشہ، مرسلہ

تشریح:..... اس سے بڑھ کر کیا بد بختی ہوگی!

۶۸۹۸ اللہ تعالیٰ نے جب آدم (علیہ السلام) کو زمین پر اتارا تو وہ زمین پر اتنا عرصہ رہے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر آپ کے بیٹوں نے آپ سے کہا: ابا جان! بات کیجیے! تو آپ اپنے چالیس ہزار بیٹوں، پوتوں اور پڑپوتوں میں گفتگو کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا ہے: کہ آدم! اپنی گفتگو کم کرو تو میرے پڑوس یعنی جنت میں لوٹ آؤ گے۔ الخطیب وابن عساکر عن انس وفيه الحسن بن شبيب قال ابن عدی: حدثت بالموطأ عن الثقات وقال دارقطنی: اخباری ليس بالقوی بغیرہ ورواه الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس موقوفاً تشریح:..... خاموشی تک کا حصہ معتبر ہے بقیہ محدثین کے نزدیک قابل اعتراض ہے۔

۶۸۹۹ جو مسلمان تہنہ چاہے وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ العسکری فی الامثال عن انس
۶۹۰۰ جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور مہمان نوازی تین راتوں تک (واجب) ہے اس کے علاوہ (جو کرنا چاہے) وہ (اس کے لیے) صدقہ ہے۔ طبرانی عن زید ابن خالد الجہنی
۶۹۰۱ جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی، اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی اس کا جھوٹ بھی زیادہ ہوگا، اور جس کا جھوٹ زیادہ ہوگا اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے، اور جس کے گناہ بکثرت ہوں گے تو آگ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

العسکری فی الامثال عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۶۹۰۲ جس نے اپنی زبان کو مسلمانوں کی عزت میں پڑنے سے روک دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی اغزشیں معاف کر دے گا۔
الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ
۶۹۰۳ کیا تم اپنی زبان کو روک سکتے ہو؟ تو اپنے زبان سے صرف اچھی بات کرنا، اور بھلائی کے علاوہ کسی طرف اپنا ہاتھ نہ پھیلا۔

بیہقی عن الاسود بن اصرم
۶۹۰۴ آدمی کے دل میں ایمان کی حلاوت اس وقت تک داخل نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ جھوٹ کے خدشہ کی وجہ سے بعض باتیں چھوڑ دے، اگر چہ وہ سچا ہو اور باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے کو چھوڑ دے۔ الدیلمی عن ابی موسیٰ
۶۹۰۵ اپنی زبان سے صرف اچھی بات کہو اور اپنے ہاتھ کو صرف بھلائی کے لیے بڑھاؤ۔ بخاری فی التاریخ وقال فی اسنادہ نظر وابن ابی الدنیا فی الصمت والبغوی والباوردی وابن السکون وابن قانع وابن مندہ، ہب وابونعیم وتمام، بیہقی، سعید بن منصور عن الاسود بن احرم المحاربی، قال البغوی: لا اعلم له غیرہ، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ
۶۹۰۶ زندگی صرف دو میں سے ایک شخص کے لیے بہتر ہے، ایک وہ شخص جو پردہ پوش خاموش رہنے والا اور یاد کرنے والا، یا علم کی بات کرنے والا۔

ابونعیم عن انس
۶۹۰۷ بندہ اس وقت تک ایمان کی کامل حقیقت حاصل نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اپنی زبان روک لے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بیہقی عن انس
۶۹۰۸ تم میں سے کوئی ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ اپنی زبان کو روک لے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

صلہ رحمی اور اس کی ترغیب اور رشتہ داری ختم کرنے سے ڈراؤ

صلہ رحمی کی ترغیب

۶۹۰۹..... صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور پوشیدہ صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو ختم کرتا ہے۔ القضاعی عن ابن مسعود

تشریح:..... جب رشتہ دار راضی ہوں گے دل سے دعا دیں گے، اور پوشیدہ صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔
۶۹۱۰ صلہ رحمی، اچھے اخلاق، اچھا پڑوس رکھنا، شہروں کو آباد کرتے اور عمر میں اضافہ کرتے ہیں۔

مسند احمد، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۹۱۱ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناتوں کو قائم رکھو، کیونکہ وہ دنیا میں تمہاری بقا کا سبب اور آخرت میں تمہارے لیے بہتر ہیں۔

عبد بن حمید وابن جریر فی تفسیر ہما عن قتادہ، مرسل

۶۹۱۲ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور رشتہ داریوں کو جوڑے رکھو۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۶۹۱۳ رشتہ داریوں کو جوڑے رکھو، رشتہ داریوں کو جوڑے رکھو۔ ابن حبان عن انس

۶۹۱۴ اپنی رشتہ داری تر رکھو اگرچہ اسلام کرنے سے ہی ہو۔ البزار عن ابن عباس، طبرانی فی الکبیر عن ابی الطفیل، بیہقی عن انس وسوید بن عمرو

۶۹۱۵ اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند عمل اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، پھر رشتہ داری کو جوڑے رکھنا، پھر نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے اور سب سے

نا پسند عیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، پھر رشتہ داری کو ختم کرنا ہے۔ ابو یعلیٰ عن رجل من ختم

۶۹۱۶ تمہاری ماں، تمہارے باپ، تمہارے بہن بھائی اور تمہارے غلام کا تم پر حق ہے اور رشتہ داری جوڑنے کا تمہیں حکم ہے۔

ابوداؤد عن بکر بن الحارث الانمازی

۶۹۱۷ اپنی ماں، باپ، بہن بھائی اور قریب سے قریب شخص کا خیال رکھو۔

ابو یعلیٰ طبرانی، حاکم عن صعصعۃ المجاشی، حاکم عن ابی رمثہ، طبرانی عن اسامہ بن شریک

۶۹۱۸ اللہ تعالیٰ قوم کے لیے شہر آباد کرتا ہے اور ان کے لیے مال میں اضافہ کرتا ہے اور ان سے بغض کی وجہ سے، جب سے انہیں پیدا کیا

(رحمت سے) نہیں دیکھا (صرف) ان کی صلہ رحمی کی وجہ سے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۹۱۹ نیکی اور صلہ رحمی عمر میں لمبائی کا سبب ہیں اور شہروں کو آباد کرتے ہیں مال میں اضافہ کرتے ہیں اگرچہ وہ قوم گنہگار ہی ہوں، بے شک

نیکی اور صلہ رحمی قیامت کے روز حساب کی برائی کو کم کر دیتے ہیں۔ خطیب، فردوس وابن عساکر عن ابن عباس

۶۹۲۰ آدمی صلہ رحمی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی عمر کے تین دن رہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے بڑھا کر تیس سال بنا دیتے ہیں، اور آدمی قطع

رحمی کرتا رہتا ہے اور اس کی عمر کے تیس سال باقی ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ تین دن بنا دیتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عمرو

۶۹۲۱ جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا رزق بڑھا دے، اس کی عمر میں اضافہ کر دے، اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۹۲۲ ابوقحلاں کی اولاد میرے رشتہ دار اور دوست نہیں ہیں، میرا دوست تو اللہ تعالیٰ اور نیک مؤمن ہیں۔

مسند احمد، طبرانی عن عمرو بن العاص

۶۹۲۳ ابوقحلاں کی اولاد میرے دوست نہیں میرا دوست تو اللہ تعالیٰ اور نیک مؤمن ہیں۔ بیہقی عن عمرو

۶۹۲۴ اگر تم واقعی ایسے ہو جیسا تم نے کہا تو تم ان کے منہوں میں راکھ ٹھوس رہے ہو اور تم جب تک اس طرح رہے تو تمہارے ساتھ ان کے

مقابلہ میں ایک مددگار ہوگا۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۲۵ رشتہ داری کو جوڑنا مال میں اضافہ اور گھروالوں میں محبت اور عمر میں طوالت کا باعث ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن سہل

۶۹۲۶ اپنے نسب اتنے تو یاد رکھو جن سے صلہ رحمی کر سکو، اس لیے کہ صلہ رحمی اہل عیال میں محبت، مال میں اضافہ اور عمر میں طوالت کا باعث ہے۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

صلہ رحمی درازی عمر کا سبب ہے

- ۶۹۲۷ تورات میں لکھا ہے: کہ جسے اس بات سے خوشی ہو کہ اس کی زندگی لمبی ہو اور اس کے رزق میں اضافہ ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔
- ۶۹۲۸ جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔
- ۶۹۲۹ جو تجھ سے نانا تا توڑے اس سے جوڑ اور جو تیرے ساتھ برا سلوک کرے اس کے ساتھ بھلائی کر اور چاہے اپنی ذات کے خلاف کہنا پڑے حق بات کہو۔ ابن النجار عن علی
- ۶۹۳۰ اپنی رشتہ داریوں کو قائم رکھو اور ان کا پڑوس نہ رکھو، کیونکہ پڑوس تمہارے درمیان نفرتوں کو پیدا کرے گا۔ عقیلی فی الضعفاء عن ابی موسیٰ
- ۶۹۳۱ مجھے رشتہ داریاں ختم کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن الحصین بن وحوح
- ۶۹۳۲ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے خاندان کا دفاع کرے جب تک گناہ نہ ہو۔ ابو داؤد عن سراقہ بن مالک
- تشریح: یعنی گناہ کے معاملات میں دفاع کرنا خود گناہ ہے۔
- ۶۹۳۳ رشتہ دار کا رشتہ دار کو صدقہ دینا، صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔ طبرانی فی الاوسط عن سلمان بن عامر
- ۶۹۳۴ فضیلت کا کام یہ ہے کہ تم اس سے رشتہ قائم رکھو جو تم سے توڑے اور اسے دو جو تمہیں محروم رکھے، اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف رکھو۔
- ۶۹۳۵ اپنے رشتوں ناتوں کو پہچاننا اور اپنی رشتہ داریوں کو جوڑو، کیونکہ جو رشتہ داری کے ذریعہ قریب ہوا، جب وہ کاٹ دی گئی اگرچہ وہ قریب ہو اور نہ رشتہ داری کے ذریعہ دور ہو واجب اسے جوڑ دیا گیا اگرچہ وہ دور کی رشتہ داری ہو۔ الطیالسی، حاکم عن ابن عباس
- تشریح: یعنی قریب کی رشتہ داری اگرچہ قریب ہو، کاٹ دینے سے قریبی نہیں رہتی اور جب رشتہ داری کو جوڑ دیا جائے تو وہ قریب ہو جاتی ہے چاہے دور کی ہو۔

الاکمال

- ۶۹۳۶ نیکی اور صلہ رحمی عمر میں طوالت کا باعث ہیں اور شہروں کو آباد کرتے اور مال میں اضافہ کرتے ہیں، اگرچہ وہ قوم گنہگار ہو۔
- ۶۹۳۷ ابو الحسن بن معروف فی فضائل بنی ہاشم والخطیب والدیلمی وابن عساکر عن عبد الصمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس عن ابیہ عن جدہ
- ۶۹۳۸ نیکی اور صلہ رحمی قیامت کے روز برے حساب کو ہلکا کر دیں گے، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وہ لوگ جو جوڑ رکھتے ہیں اس چیز کو جسے اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔
- ابن معروف وابن عساکر والدیلمی عنہ، سورۃ الرعد آیت ۲
- ۶۹۳۸ اللہ تعالیٰ نے بنی مدیج سے اس وجہ سے عذاب روک لیا ہے کہ وہ لوگ صلہ رحمی کرتے اور اونٹوں کی رانوں میں نیزے مارتے ہیں اور ایک روایت میں ہے اونٹوں کی گردنوں میں نیزے مارتے ہیں۔ ابو عیید والخوانطی فی مکارم الاخلاق عن زید بن اسلم، مرسلاً
- یعنی اونٹوں کو ایسے طریقے سے ذبح کرتے ہیں جو عام جانوروں کے ذبح سے جدا ہے جسے نحر کہتے ہیں اونٹ کا ایک پاؤں باندھ کر اس کی گردن میں نیزہ مار کر اسے آدھ موا کر کے پھر ذبح کرتے ہیں۔
- ۶۹۳۹ صلہ رحمی ایک شاخ ہے جو رحمن (کے دامن رحمت) کو پکڑے گی اور اسے اپنے حق کا واسطہ دے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو اس

بات پر راضی نہیں کہ اسے جوڑوں جو تجھے جوڑے اور اسے جدا کروں جو تجھے کاٹے جس نے تجھے جوڑا اس نے مجھ سے تعلق قائم کیا اور جس نے تجھے توڑا اس نے مجھ سے تعلق توڑا۔ ابن عساکر عن ام سلمہ

۶۹۴۰ قیامت کے روز رشتہ داری عرش کے ساتھ چٹائی ہوگی وہ کہے گی اے رب اسے (اپنی رحمت سے) دور کر جس نے مجھے کاٹ دیا اور اسے (اپنی رحمت سے) جوڑ جس نے مجھے جوڑا۔ ابن النجار عن ابی ہدیہ عن انس

۶۹۴۱ رشتہ داری ایک شاخ ہے جو رحمن (کے دامن رحمت سے) پکڑے ہوئے گی، اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) جوڑیں گے جس نے اسے جوڑا اور اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دیں گے جس نے اسے کاٹا۔ طبرانی عن ابن عباس

۶۹۴۲ رشتہ داری ایک شاخ ہے جیسے ایک لکڑی (دوسری) لکڑی میں پیدا ہوتی ہے جس نے اسے جوڑا اسے اللہ تعالیٰ (اپنی) رحمت سے جوڑیں گے، اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دیں گے اور قیامت کے روز انتہائی فصیح و بلیغ زبان دے کر اسے اٹھایا جائے گا، وہ کہے گا: اے پروردگار مجھے فلاں شخص نے جوڑا اسے جنت میں داخل فرما اور فلاں شخص نے مجھے کاٹا اسے جہنم میں داخل فرما۔

ابن زنجویہ عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

۶۹۴۳ رشتہ داری (لفظی اشتقاق میں) رحمن کی شاخ ہے اس کی بنیاد پرانے گھر (یعنی کعبہ) میں ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ کوہ پڑے گی یہاں تک کہ رحمن کے (دامن رحمت سے) جا چٹے گی، پھر وہ کہے گی: یہ پناہ مانگنے والے کی جگہ ہے اللہ تعالیٰ باوجود علم کے کہیں گے، کس سے؟ تو وہ عرض کرے گی: قطع رحمی سے، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جس نے تجھے جدا کیا میں نے اسے (اپنی رحمت سے) جدا کیا اور جس نے تجھے جوڑا میں نے اسے جوڑا۔ سمویہ، سعید بن منصور عن ابی سعید

۶۹۴۴ رشتہ داری رحمن کی (رحمت کی) شاخ ہے جس نے اسے جوڑا اسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جوڑے گا اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) جدا کریں گے۔ حاکم عن عائشہ، حاکم عن سعید بن زید

۶۹۴۵ رشتہ داری رحمن کی (رحمت کی) شاخ ہے جو عرش کے ساتھ چٹائی ہوگی وہ عرض کرے گی: یا رب مجھے کاٹا گیا، مجھ سے بدسلوکی کی گئی اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ اسے جواب دیں گے: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جس نے تجھے کاٹا میں اسے اپنی رحمت سے جدا کر دوں اور جس نے تجھے جوڑا میں اسے اپنی رحمت سے جوڑ دوں؟ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۴۶ رشتہ داری ایک شاخ ہے جو رحمن کے دامن (رحمت) کو پکڑے ہوئے ہوگی اپنے حق کا واسطہ دے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جس نے تجھے جوڑا میں اسے جوڑوں اور جس نے تجھے کاٹا میں اسے جدا کر دوں، جس نے تجھے جوڑا اس نے مجھ سے تعلق رکھا اور جس نے تجھے کاٹا اس نے مجھ سے تعلق کاٹا۔ طبرانی عن ام سلمہ

۶۹۴۷ رشتہ داری رحمن کی (رحمت کی) شاخ ہے وہ قیامت کے روز آکر فصیح و بلیغ زبان میں گفتگو کرے گی اس نے جس کی طرف جوڑنے کا اشارہ کیا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) جوڑ دیں گے اور جس کی طرف کاٹنے کا اشارہ کیا اسے (اپنی رحمت سے) جدا کر دیں گے۔

حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۹۴۸ قیامت کے روز رشتہ داری آئے گی اس میں ایسی کئی ہوگی جیسے چرخہ کی سلائی میں ٹیڑھاپن ہوتا ہے پھر وہ فصیح زبان میں گفتگو کرے گی جس نے اسے جوڑا (ہوگا) اسے (رحمت خداوندی سے) جوڑ دے گی اور جس نے اسے کاٹا (ہوگا) اسے کاٹ دے گی۔ حاکم عن ابن عمر

۶۹۴۹ رشتہ داری عرش کے نیچے سے پکارے گی اے پروردگار اسے جوڑ جس نے مجھے جوڑا اور اسے جدا کر جس نے مجھے کاٹا۔

ابو نعیم فی المعرفة عن عبد الرحمن بن عوف

۶۹۵۰ رشتہ داری کو قیامت کے روز رکھا جائے گا اس میں ایسے کئی ہوگی جیسے چرخہ کی سلائی میں ٹیڑھاپن ہوتا ہے پھر وہ فصیح زبان میں گفتگو کرے گی، جس نے اسے جوڑا (ہوگا) اسے جوڑے گی، اور جس نے اسے کاٹا (ہوگا) اسے کاٹے گی۔

مسند احمد، والحاکم فی الکئی، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

- ۶۹۵۱ میرا دوست (جبرائیل) مسکراتے ہوئے میرے پاس آیا، میں نے کہا: کیا بات ہے آج مسکرا رہے ہو؟ تو اس نے کہا: میں نے عجیب منظر دیکھا، رشتہ داری کو عرش کے ساتھ چھپے ہوئے دیکھا، وہ ہر روز تین بار پکارتی ہے، آگاہ! جس نے مجھے جوڑا میں اسے (قیامت کے روز رحمت خداوندی سے) جوڑوں کی اور جس نے مجھے کانٹا میں اسے کانٹوں کی، تو ہم نے اس رشتہ داری کو دیکھا تو اسے پندرہ پاؤں میں پایا۔ الدیلمی عن انس
- ۶۹۵۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: رشتہ داری میری (رحمت کی) شاخ ہے جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں کی اور جس نے اسے کانٹا میں اسے کانٹوں کا۔ سمویہ، طبرانی عن عامر بن ربیعہ
- ۶۹۵۳ اللہ تعالیٰ نے رشتہ داری سے فرمایا: میں نے تجھے اپنے (قدرت کے) ہاتھوں سے بنایا، اور تجھے اپنے نام سے جدا کیا: اور تیری جگہ اپنے (جو ار رحمت کے) ساتھ جوڑ دی، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں ضرور اسے (اپنی رحمت سے) جوڑوں گا جس نے تجھے قائم رکھا، اور اسے ضرور جدا کروں گا جس نے تجھے کانٹا، اور اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک تو راضی نہیں ہوتی۔ الحکیم عن ابن عباس
- ۶۹۵۴ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: رشتہ داری میری (رحمت کی) شاخ ہے جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں کی اور جس نے اسے کانٹا میں اسے کانٹوں کا۔ ابن عساکر عن عامر بن ربیعہ
- ۶۹۵۵ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں رحمن ہوں اور یہ رحم (رشتہ داری) ہے میں نے (اپنی رحمت سے) اس کی شاخ بنائی، جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کانٹا میں اسے جدا کر دوں گا، قیامت کے روز اس کی فصیح زبان ہوگی۔ الحکیم عن عمرو بن شعوب عن ابیہ عن جده
- ۶۹۵۶ سب سے جلدی جس بھلائی کا ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے اور سب سے جلدی جس برائی کی سزا ملتی ہے وہ بغاوت ہے اور جھوٹی گواہی شہروں کو ویران کر دیتی ہے۔ بیہقی عن مکحول، مرسل
- ۶۹۵۷ جس بھلائی کا ثواب جلدی مل جاتا ہے وہ صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ کوئی گھر والے ہوں گے تو گنہگار لیکن صلہ رحمی کی وجہ سے ان کا مال بڑھ جائے گا اور ان کی تعداد دو گنی ہو جائے گی۔ ابن حریر والخیرانی فی مکارم الاخلاق، طبرانی فی الاوسط عن ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۶۹۵۸ جس نیکی کا جلد ثواب مل جاتا ہے وہ صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ اس گھر والے (اگرچہ) گنہگار ہوں (پھر بھی) ان کے اموال بڑھتے اور ان کی تعداد میں صلہ رحمی کی وجہ سے اضافہ ہوتا ہے، جس گھر والے لوگ صلہ رحمی کرتے ہوں وہ محتاج نہیں ہوتے۔ ابن حبان عن ابی بکرۃ
- ۶۹۵۹ کیا تم اسے اپنی بھانجی یا بیٹی کے لیے بکریاں چرانے کے لیے نہیں دے دیتا۔ طبرانی عن الہلالیۃ
- انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کی: کہ میں اپنی اس باندی کو آزاد کرنا چاہتی ہوں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔
- ۶۹۶۰ اگر تم ایسے ہی ہو جیسا تم نے کہا تو تم ان کے نوٹھوں میں راکھ ڈال رہے ہو اور جب تک اس حالت پر رہے تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے عرض کی یا رسول اللہ! میری کچھ لوگوں کے ساتھ رشتہ داری ہے میں جوڑتا ہوں تو وہ کاٹ دیتے ہیں میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی سے پیش آتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔
- ۶۹۶۱ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی قوم کا دفاع کرے جب تک گناہ نہ ہو۔ ابن ابی عاصم والحسن بن سفیان ومطین فی الوحدان والبعوی وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، بیہقی وابو نعیم عن خالد بن عبداللہ بن حرملة المدلجی
- بغوی نے کہا مجھے ان کی اس کے علاوہ کوئی روایت معلوم نہیں، اور مجھے ان کا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ وہ تابعی ہیں اور یہ ان کی روایت کردہ حدیث مرسل ہے۔ ورواہ بیہقی عن خالد بن ابیہ
- ۶۹۶۲ جس عمل میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جائے اور اس کا ثواب بھی جلد مل جائے وہ صلہ رحمی ہے اور وہ عمل جس میں اللہ تعالیٰ کی (معاذ اللہ) نافرمانی کی جائے اور اس کی سزا بھی جلد مل جائے وہ بغاوت و سرکشی ہے اور جھوٹی گواہی شہروں کو ویران بنادیتی ہے۔
- الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۶۹۶۳ صلہ رحمی مال میں اضافہ، گھر والوں میں باہمی محبت اور عمر میں طوالت کا سبب ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن سہل

۶۹۶۳ جو یہ چاہے کہ اس کی عمر بڑھ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور رشتہ داری کو قائم رکھے۔ ابن عساکر عن علی
۶۹۶۵ جسے اس بات سے خوشی ہو کہ اس کا رزق کشادہ ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو وہ صلہ رحمی کرے۔

بخاری، مسلم ابو داؤد عن انس، مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۶۹۶۶ جو یہ چاہے کہ اس کی زندگی کے دن لمبے ہوں اور اس کے رزق میں اضافہ ہو تو وہ رشتہ داری کو قائم رکھے۔

ابن جریر، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۶۹۶۷ جسے عمر میں طوالت اور رزق میں اضافہ کی خوشی چاہیے وہ صلہ رحمی کرے۔ مسند احمد سعید بن منصور عن ثوبان
۶۹۶۸ جسے اس کی خوشی ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کرے اس کے رزق میں وسعت دے اور اسے بری موت سے بچائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے

ڈرے اور رشتہ داری کو قائم رکھے۔ مسند احمد وابن جریر وصحیحہ البخاری فی مکارم الاخلاق، طبرانی فی الاوسط، حاکم وابن النجار عن علی
۶۹۶۹ اگر تم ایسے ہی ہو جیسا تم نے کہا تو تم ان کے گھونٹوں میں راکھ ٹھونس رہے ہو اور تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے مقابلہ میں

ایک مددگار رہے گا جب تک تم اسی حالت پر رہے۔ مسند احمد ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے عرض کی یا رسول اللہ! میری کچھ لوگوں سے رشتہ داری ہے میں صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ قطع رحمی کرتے

ہیں آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔
۶۹۷۰ تورات میں لکھا ہے: جو یہ چاہے کہ اس کی زندگی لمبی اور اس کا رزق بڑھ جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۶۹۷۱ جو یہ چاہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اسے بری موت سے بچایا جائے اور اس کی دعا قبول ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

ابن جریر وصحیحہ عن علی
۶۹۷۲ جو یہ چاہے کہ اس کی عمر میں اضافہ ہو اس کے رزق میں وسعت ہو تو وہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔ ابن جریر عن انس

قطع رحمی سے ڈراؤ

۶۹۷۳ ہر جمعرات کی رات لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں رشتہ داری ختم کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوتا۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۶۹۷۴ رحمت کے فرشتے اس قوم میں نہیں اترتے جن میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن ابی اوفی
۶۹۷۵ دو شخص ایسے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کی طرف بنظر رحمت نہیں دیکھیں گے ایک قطع رحمی کرنے والا اور دوسرا برا بڑوس۔

فردوس عن انس رضی اللہ عنہ
۶۹۷۶ اللہ تعالیٰ نے جب (تمام) مخلوق کو پیدا کر لیا تو رحم (رشتہ داری) کھڑی ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگی: کیا یہ قطع رحمی سے آپ کی پناہ کا مقام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں اس سے جوڑوں اور جو تجھے کانے میں اسے جدا کروں؟ وہ بولی کیوں نہیں اسے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی تیرے لیے ہے۔

بیہقی نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۶۹۷۷ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں و زمین کو پیدا کرنے سے پہلے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے: میں رحمن رحیم ہوں، میں نے رحم رشتہ داری کو پیدا کیا اور اپنے نام سے اس کا نام نکالا سو جس نے اسے جوڑا میں اسے (اپنی رحمت سے) جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے (اپنی رحمت سے) جدا کر دوں گا۔ طبرانی عن حابر

- ۶۹۷۸ ان لوگوں پر رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والا موجود ہو۔ بخاری فی الادب المفرد عن ابن ابی اوفی
- ۶۹۷۹ رحم عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی شاخ ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو
- ۶۹۸۰ رحم عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی شاخ ہے وہ کہے گی: جس نے مجھے جوڑا اللہ تعالیٰ اسے جوڑے، اور جس نے مجھے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۶۹۸۱ رحم رحمن کی (صفت رحمت کی) شاخ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے تجھے جوڑا میں اسے جوڑوں اور جس نے تجھے کاٹا میں اسے کاٹوں گا۔ بخاری، عن ابی ہریرۃ وعائشہ رضی اللہ عنہا
- ۶۹۸۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں رحمن ہوں، میں نے رحم کو پیدا فرمایا اور اپنے نام سے اس کا نام نکالا ہے جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے کاٹوں گا اور جس نے اسے توڑا میں اس کی گردن توڑ دوں گا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، ابو داؤد، ترمذی، حاکم عن عبدالرحمن بن عوف، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۶۹۸۳ رحم ورشتہ داری کی ترازو کے پاس زبان ہوگی وہ کہے گی: اے میرے رب! جس نے مجھے کاٹا آپ اسے کاٹ دیجیے اور جس نے مجھے جوڑا آپ اسے جوڑ دیجیے!۔ طبرانی عن بریدۃ
- ۶۹۸۴ بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں، لیکن صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جو اس وقت رشتہ داری کو جوڑے جب وہ کاٹ دی جائے۔ مسند احمد، بخاری، ابو داؤد ترمذی عن ابن عمرو

صلہ رحمی بڑی عبادت ہے

- ۶۹۸۵ کوئی عبادت صلہ رحمی سے بڑھ کر ایسی نہیں جس کا ثواب جلد مل جائے، اور کوئی چیز بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر نہیں جس کی سزا جلد مل جائے، اور جھوٹی گواہی شہروں کو ویران کر دیتی ہے۔ بیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۶۹۸۶ قطع رحمی، خیانت اور جھوٹ سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کا اس گناہ والے کو دنیا میں جلد عذاب بھی ہو جاتا ہے اور آخرت میں بھی جمع ہوتا ہے اور صلہ رحمی سے بڑھ کر کوئی عبادت ایسی نہیں جس کا ثواب جلد مل جاتا ہو یہاں تک کہ کسی گھر والے اگر چہ فاجر و گنہگار ہوں پھر بھی ان کے اسواں و اولاد میں کثرت ہوتی ہے صرف اس وجہ سے کہ وہ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرۃ
- ۶۹۸۷ جس نے قطع رحمی کی یا جھوٹی قسم پر حلف اٹھایا تو وہ اس کا وبال مرنے سے پہلے دیکھ لے گا۔ بخاری فی التاريخ عن القاسم بن عبدالرحمن، مرسلاً

- ۶۹۸۸ (ہمیشہ) قطع رحمی کرنے والا جنت میں (دخول اولی کے ساتھ) داخل نہ ہوگا۔ بیہقی ابو داؤد، ترمذی عن جبیر ابن مطعم

الاکمال

- ۶۹۸۹ میرے پاس جبریل مسکراتے ہوئے آئے، میں نے کہا تم کیوں ہنس رہے ہو؟ وہ بولے: رشتہ داری کو عرش کے ساتھ جٹے ہوئے دیکھ کر، وہ اس شخص کے خلاف بددعا کر رہی تھی جس نے اسے کاٹا اور میں نے کہا: ان دونوں میں کتنا فاصلہ ہے؟ (یعنی صلہ رحمی اور قطع رحمی میں) وہ بولے: پانچ باپوں کا۔ ابو نعیم عن ابی موسیٰ عن حبيب بن الضحاک الحمصی و ضعف
- ۶۹۹۰ رحم ورشتہ داری رحمن کی (صفت رحمت کی) شاخ ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ کہے گی: اے میرے رب! مجھ پر ظلم ہوا، میرے ساتھ برا سلوک ہوا، مجھے کاٹا گیا، تو اس کا رب اسے جواب دے گا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اسے کاٹوں جو تجھے کاٹے اور اسے جوڑوں جو تجھے جوڑے؟ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۹۱ انسانوں کے اعمال ہر جمعرات کی شام اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں تو وہاں کسی قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں کیا جاتا۔

مسند احمد والخرائط فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۹۲ جو رشتہ دار کسی رشتہ دار کے پاس آکر مال مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ مال عطا کر دے گا اور (اگر) اس نے بخل سے کام لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جہنم سے ایک سانپ نکالیں گے جسے شجاع کہا جاتا ہے وہ زبان نکال رہا ہوگا اور پھر اس شخص سے چٹ جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر، طبرانی فی الاوسط عن جریر بن جریر عن رجل

تشریح:..... وعید برحق ہے دوسری طرف ان لوگوں کو بھی خیال کرنا چاہیے جو صرف رشتہ داروں سے مال بٹورنے کے خیال میں رہتے ہیں عموماً ناراضگیاں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ لوگ مال لے کر بھول جاتے ہیں، جیسے مال آپ کو عزیز ہے ایسا ہی اس شخص کو بھی عزیز ہے جس سے آپ نے لیا ہے۔

۶۹۹۳ ان لوگوں پر رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والا (ہمیشہ سے) موجود ہو۔ ابن النجار عن ابن ابی اوفی

۶۹۹۴ اے طلحہ! ہمارے دین میں قطع رحمی نہیں لیکن میں یہ پسند کرتا ہوں کہ تیرے دین میں شک نہ ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی مسکین عن طلحہ بن البراء

۶۹۹۵ جنت میں (ہمیشہ) قطع رحمی کرنے والا داخل نہ ہوگا۔ طبرانی عن جبیر بن مطعم، الخرائط فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید

۶۹۹۶ جس شخص کے پاس اس کا بیچا زاد مال مانگنے آیا اور اس نے اس سے مال روک رکھا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنا فضل روک لیں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

تشریح: آج کل تو مال کجا، دعائے کلمات بھی منہ سے نہیں نکلتے۔

حرف العین..... عزلت وعلحدگی

۶۹۹۷ عزلت (میں) سلامتی ہے۔ فردوس عن ابی موسیٰ

تشریح: اس کا انحصار ہر شخص کی طبعی حالت پر ہے جس میں اسے خدشہ ہو کہ گناہ میں مبتلا ہو جائے گا اس سے بچے چاہے عزلت ہو یا مجلس۔

۶۹۹۸ حکمت کے دس اجزاء ہیں ان میں سے نو عزلت میں اور ایک خاموشی میں ہے۔

ابن عدی فی الکامل وابن لال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

عشق

جس نے عشق کیا اور پاکدامن رہا پھر مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔ خطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح: ہر چیز کا اپنا محل ہوتا ہے عشق کا محل فقط وہی چیز ہے جسے فائق کائنات نے قلبی راحت و سکون کا ذریعہ بنایا ہے اور وہ فقط صنف

نازک ہے، بہت سے لوگوں کو شادی سے پہلے عشق ہوتا ہے وہ عشق نہیں ہوس و شہوت کی ایک قسم ہے اصل عشق شادی کے بعد شروع ہوتا ہے، باقی

رہا اس لفظ کا استعمال اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے بارے میں تو جہاں تک بندہ کی برائے ہے یہ بازاری لفظ ہے اسے خدا اور رسول کے لیے استعمال

کرنا بہتر نہیں خدا اور رسول سے عقیدت و ارغی انتہائی محبت اور اس سے ملتے جلتے بے شمار الفاظ ہیں، قرآن حدیث میں لفظ عشق خدا اور رسول کے

لیے استعمال نہیں ہوا۔ دیکھیں فطرتی و نفسیاتی باتیں مطبوعہ نور محمد کراچی

۷۰۰۰ جس نے عشق کیا اور اسے پوشیدہ رکھا اور پاکدامن رہا اسی حالت میں مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔ خطیب عن ابن عباس

الاکمال

- ۷۰۰۱۔ میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو پاکدامن رہتے ہیں جب ان کے پاس کوئی (عشق جیسی) مصیبت آتی ہے لوگوں نے عرض کی: کیسی مصیبت؟ آپ نے فرمایا: عشق۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۷۰۰۲۔ جس نے عشق کیا اور اسے پوشیدہ رکھا اور پاکدامن رہا اور صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے اور اسے جنت میں داخل کریں گے۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- کیونکہ عاشق و معشوق ایک دوسرے کے لیے بے چین ہوتے ہیں فصل و فراق کی گھڑیاں بجلی بن کر گزرتی ہیں اور وصال کے بعد پاکدامن رہنا واقعی جان جو کھوں کا کام ہے، نکاح تک صبر سے کام لینا حقیقتاً بخشش حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

عذر قبول کرنے کے ساتھ معافی

- ۷۰۰۳۔ معافی اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔ ابن شاہین فی المعرفة عن حلیس بن زید
- ۷۰۰۴۔ ایک دوسرے کو معاف کرتے رہا کرو تمہاری آپس کی نفرتیں ختم ہو جائیں گی۔ البزار عن ابن عمر
- ۷۰۰۵۔ بے شک اللہ تعالیٰ خود بھی معاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند کرتے ہیں۔ حاکم عن ابن مسعود، ابن عدی فی الکامل عن عبد اللہ بن جعفر
- ۷۰۰۶۔ موسیٰ بن عمران (علیہ السلام) نے عرض کی: اے میرے رب! آپ کا کونسا بندہ آپ کے ہاں عزت مند ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو قدرت کے باوجود معاف کر دے۔ بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۷۰۰۷۔ جو قدرت کے باوجود معاف کر دے اللہ تعالیٰ تنگی کے دن (یعنی قیامت کے روز) اسے معاف کر دیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ
- ۷۰۰۸۔ قیامت کے روز عرش کے نیچے سے ایک شخص منادی کرے گا، وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر ہے، چنانچہ صرف وہ شخص کھڑا ہوگا جس نے اپنے بھائی کا گناہ معاف کیا ہوگا۔ خطیب عن ابن عباس
- ۷۰۰۹۔ جب لوگوں کو (محشر میں) کھڑا کیا جائے گا تو ایک شخص اعلان کرے گا: وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے اور جنت میں داخل ہو جائے، پوچھنے والا پوچھے گا: وہ کون ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے؟ وہ شخص کہے گا: جو لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں چنانچہ فلاں فلاں انھیں گے جن کی تعداد ایک ہزار ہوگی اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن انس
- ۷۰۱۰۔ اے ابن الاکوع! قدرت پانے کے بعد غفور و درگزر سے کام لیا کرو۔ بخاری عن سلمۃ بن الاکوع
- آہ تاریخ ایسے لوگوں کا ذکر ہر اکرام میں اچھنبے میں ڈال دیتا ہے، یہ وہ صحابی تھے جو اتنی تیز رفتار سے دوڑتے تھے کہ عربی گھوڑا بھی ان سے آگے نہ نکل سکتا تھا۔
- ۷۰۱۱۔ کیا تم میں سے کوئی ابو ضمضم جیسا ہونے سے بھی قاصر ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے پروردگار! میں نے اپنی عزت آپ کے بندوں پر صدقہ کر دی۔ ابو داؤد و الضیاء عن انس
- تشریح: ان کا نام معلوم نہ ہو سکا ابو عمر و اور ابن عبد البر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔
- تہذیب الاسماء و اللغات للنوی، ج ۲ ص ۲۳۳ طبع مصر

الاکمال

- ۷۰۱۲۔ معاف کرنا بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دیں گے اور تواضع بندے کی شان بڑھاتی ہے سو تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلندی عطا فرمائیں گے۔ ابن لال عن انس
- ۷۰۱۳۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو عرش کے نیچے سے ایک شخص اعلان کرے گا خلفاء میں سے معاف کرنے والے لوگ اچھی جزاء کی طرف ضرور کھڑے ہوں، لہذا وہی اٹھے گا جس نے معاف کیا ہوگا۔ خطیب، حاکم عن عمران بن حصین
- ۷۰۱۴۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک وادی میں جمع فرمائے گا، جہاں وہ ایک بلانے والے کی آواز سن سکیں گے اور (اس کی) آنکھ انہیں دیکھ سکے گی، (اتنے میں) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص اعلان کرے گا اور کہے گا: جس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی احسان ہے وہ شخص ضرور کھڑا ہو تو صرف وہی کھڑا ہوگا جس نے معاف کیا ہوگا۔ خطیب عن الحسن، مرسلاً
- ۷۰۱۵۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک شخص اعلان کرے گا، لوگوں کو معاف کرنے والے کہاں ہیں؟ اپنے رب کی طرف آؤ، اور اپنا اجر وصول کرو، ہر مسلمان کا یہ حق ہے کہ جب وہ معاف کر دے جنت میں داخل ہو۔ ابو الشیخ فی القواب عن ابن عباس
- ۷۰۱۶۔ جس رات مجھے سیر کرانی گئی میں نے کئی سیدھے محلات جنت پر چکے ہوئے دیکھے، میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کس کے ہیں؟ تو جبرئیل نے کہا: غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والوں کے لیے اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
- ابن لال والدیلیمی عن انس رضی اللہ عنہ

ظلم کرنے والے کو معاف کر دینا چاہیے

- ۷۰۱۷۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تجھ پر ظلم ہو تو دوسرے کے لیے بددعا کرے گا کیونکہ اس نے تجھ پر ظلم کیا، اور دوسرا تمہارے لیے بددعا کرے گا کہ تم نے اس پر ظلم کیا، اگر تم چاہو تو میں تمہاری دعا اور تمہارے خلاف (اس کی) بددعا قبول کر لوں اور اگر چاہو میں تمہارا معاملہ آخرت کے دن تک مؤخر کروں اور تم دونوں کو میری معافی شامل ہو۔ حاکم فی تاریخۃ عن انس موفیہ ابن ابراہیم بن زید الاسلمی و ہاہ ابن حبان
- ۷۰۱۸۔ جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے بلند عمارت بنائے اور قیامت کے روز اس کے درجات بلند کرے، تو وہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے کو معاف کرے، اور جو اسے محروم کرے اسے دے، اور جو ناسا توڑے اس سے جوڑے اور جو اس کے ساتھ جہالت سے پیش آئے اس کے ساتھ حکم و برد باری کا معاملہ کرے۔ الخطیب وابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۷۰۱۹۔ جس نے کسی مسلمان کی لغزش معافی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی لغزش معاف کرے گا۔ ابن حبان، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۷۰۲۰۔ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں لغزش معاف کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی لغزش معاف کر دے گا۔
- ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۷۰۲۱۔ جس نے اپنے مسلمان بھائی سے معذرت طلب کی اور اس نے معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے، اور جس نے اسے معاف نہ کیا اللہ تعالیٰ (بھی) اسے معاف نہ کریں گے اور اسے منہ کے بل جہنم میں پھینکیں گے۔ الدیلیمی عن انس
- ۷۰۲۲۔ جسے گالی دی گئی یا مارا گیا پھر اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرمائیں گے، سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کریں گے۔ ابن النجار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جده
- تشریح:..... البتہ مظلوم کو بدلہ لینے کا حق ہے یہ اس صورت میں ہے جب دل سے بھی بدو عائدے ورنہ بعض لوگ قدرت نہ ہونے کی وجہ سے خاموش ہوتے ہیں وہ اس ثواب سے مستثنیٰ ہیں۔

۷۰۲۳۔ جس نے باوجود قدرت کے معاف کر دیا اللہ تعالیٰ پھسلن کے دن اسے معاف کریں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ مبرقہ ۷۰۰۷

۷۰۲۴۔ قیامت کے روز عرش کے نیچے سے ایک شخص آواز دے گا: سنو وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے، چنانچہ وہی اٹھے

گا جس نے اپنے بھائی کو معاف کیا ہوگا۔ حاکم عن علی

تشریح:..... کام کتنا آسان اور اجر کتنا عظیم!

۷۰۲۵۔ کیا تم میں سے کوئی ابو صمضم جیسا ہونے سے قاصر ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں اپنی جان اور عزت آپ کے بندوں

پر صدقہ کر چکا۔ ابو داؤد، سعید بن منصور عن انس

۷۰۲۶۔ کیا تم میں سے کوئی ابو صمضم جیسا ہونے سے بھی عاجز ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں نے اپنی جان اور عزت آپ

کو بہہ کر دی پھر وہ نہ گالی دینے والے کو گالی دیتا اور نہ ظلم کرنے والے پر ظلم کرتا اور نہ اس شخص کو مارتا جس نے اسے مارا ہوتا۔

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۷۰۲۷۔ تم میں سے کسی کو ابولفلاں جیسا ہونے سے کیا چیز روکتی ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں نے اپنی جان اور عزت آپ کے بندوں

پر صدقہ کر دی پھر اگر اسے کوئی گالی دیتا تو وہ گالی نہ دیتا۔ عبدالرزاق عن الحسن، مرسلہ

۷۰۲۸۔ اگر تم اسے معاف کر دیتے تو وہ اپنے اور مد مقابل کے گناہ کا ذمہ دار ہو جاتا۔ ابو داؤد، نسائی عن وائل بن حجر

عذر قبول کرنا

۷۰۲۹۔ جس کے پاس اس کا بھائی بری ہونے کے لئے آیا تو وہ اس کا عذر قبول کر لے اور جس نے ایسا نہ کیا وہ میرے حوض پر نہ آئے۔

حاکم عن ابی ہریرۃ

۷۰۳۰۔ جس نے اپنے بھائی سے معذرت کی اور اس نے قبول نہ کیا تو اس پر اتنا گناہ ہے جتنا ظلم کرنے والے کا۔ ابن ماجہ عن جودان

الاکمال

۷۰۳۱۔ جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی نے کسی ایسے گناہ کی معذرت کی جو اس سے سرزد ہو گیا اور اس نے اس کا عذر قبول نہ کیا تو وہ کل

(بروز قیامت) مرے حوض پر نہ آئے گا۔ ابو الشیخ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۷۰۳۲۔ جس نے حق یا باطل کی معذرت قبول نہ کی میرے حوض پر نہیں آئے گا۔ ابو نعیم عن علی

العقل..... عقلمندی

۷۰۳۳۔ آدمی کا دین (اس کی عقل میں) ہے جسے عقل نہیں اس کا دین بھی (کامل) نہیں۔ ابو الشیخ فی النوایب ابن النجار عن جابر

تشریح:..... دین تو مکمل و کامل ہے لیکن اس شخص کی معلومات کی حد تک پورا نہیں، جو لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی میں بہت سے

ایسے افعال سرانجام دیتے ہیں جنہیں وہ دین سمجھ رہے ہوتے ہیں ان کا دین و عقل سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔

فطرتی باتیں مطبوعہ نور محمد کراچی

۷۰۳۴۔ آدمی کا سہارا اس کی عقل ہے جس کی عقل نہیں اس کا دین بھی نہیں۔ بیہقی عن جابر

- ۷۰۳۵۔ آدمی کی شرافت اس کا دین ہے اور اس کی مروت و انسانیت عقل (میں) ہے اور حسب (خاندانی عزت) اس کے اخلاق ہیں۔
- ۷۰۳۶۔ عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو گھٹایا جانا اور موت کے بعد (والی زندگی) کے لیے عمل کیا اور کمزور وہ ہے جس نے اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے دوڑایا اور اللہ تعالیٰ سے تمنا کرنے لگا۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ تشریح: یعنی کثرت اپنے غلط تھے اور دل میں یہ تمنا لے رکھی تھی کہ اللہ تعالیٰ بڑے غفور رحیم ہیں۔
- ۷۰۳۷۔ آدمی نے عقل جیسی کوئی چیز نہیں کمائی جو اپنے مالک کو سیدھی راہ دکھاتی ہے یا غلط چیز سے روکتی ہے۔ بیہقی عن عمر
- ۷۰۳۸۔ عقلمند وہ ہے جو موت کے بعد کے لیے عمل کرے، اور خالی وہ ہے جو دین (واری) سے عاری ہو، اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔
- ۷۰۳۹۔ اللہ تعالیٰ نے تعداد میں عقل سے کم کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی، اور عقل زمین میں سرخ سونے سے (بھی) کم ہے۔
- الرویانی وابن عساکر عن معاذ رضی اللہ عنہ

گناہ کرنے سے عقل کم ہو جاتی ہے

- ۷۰۴۰۔ اے انسان! اپنے رب کی اطاعت کر تیرا نام عقلمند پڑ جائے گا اور اس کی نافرمانی نہ کر (ورنہ) تیرا نام جاہل پڑ جائے گا۔
- الحلیۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ و ابی سعید
- ۷۰۴۱۔ وہ شخص کامیاب ہو گیا جسے عقل و سمجھ دی گئی۔ بخاری فی التاريخ عن قرۃ بن ہیرۃ
- ۷۰۴۲۔ یقیناً وہ شخص کامیاب ہے جسے عقل سے نوازا گیا۔ بیہقی عن قرۃ بن ہیرۃ
- ۷۰۴۳۔ اللہ تعالیٰ اس مومن کو ناپسند کرتے ہیں جس میں عقل نہ ہو۔ عقلمندی فی الضعفاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۷۰۴۴۔ میں اللہ تعالیٰ (کی اس بات) پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ عقلمند کو شکر لگنے کے بعد اٹھا لیتے ہیں پھر وہ لغزش کرتا ہے پھر اٹھا لیتے ہیں یہاں تک کہ اس کا راستہ جنت کی طرف کر دیتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
- ۷۰۴۵۔ کام کو تذبذب سے کرو، اگر اس کا انجام بہتر نظر آئے تو کرتے رہو اور اگر گرا ہی دیکھو تو ہاتھ روک لو۔
- عبدالرزاق، ابن عدی فی الکامل بیہقی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۷۰۴۶۔ کم توفیق والا زیادہ عقل والے سے بہتر ہے اور دنیا کے کام میں عقل نقصان دہ (ثابت ہوتی) ہے اور دین کے معاملہ میں خوشی کا باعث ہے۔
- ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- تشریح: اور جب عقل کو دنیاوی کاموں میں بھی دین کے تابع بنا کر استعمال کیا جائے تب بھی نقصان دہ ثابت نہیں ہوتی۔

الاکمال

- ۷۰۴۷۔ دین کا ستون اور اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی مغفرت، یقین اور نفع پہنچانے والی عقل ہے کسی نے پوچھا عقل نافع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طمع کرنا۔ الدیلمی عن عائشہ
- ۷۰۴۸۔ بے وقوف شخص (بعض دفعہ) اپنی حماقت کی وجہ سے گنہگار شخص کے بڑے گناہوں تک پہنچ جاتا ہے، لوگوں کو ان کی عقل کے بقدر قرب تک پہنچایا جاتا ہے۔ الحکیم عن انس
- ۷۰۴۹۔ آدمی مسجد جا کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی نماز چھپر پر کے برابر بھی نہیں ہوتی، اور (بعض دفعہ) آدمی مسجد کی طرف آتا ہے اور (وہاں)

نماز پڑھتا ہے اس کی نماز احد پہاڑ کے برابر ہوتی ہے، جب ان میں سے عقل میں اچھا ہو، کسی نے کہا: کیسے ان میں سے عقل میں اچھا ہو؟ آپ نے فرمایا: جو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے زیادہ بچنے والا اور نیکی کے کاموں میں حرص کرنے والا ہو اگرچہ دوسرے سے عمل و عبادت میں کم ہو۔ الحکیم عن ابی حمید الساعدی

۷۵۰ آدمی روزہ رکھتا، نماز پڑھتا اور حج و عمرہ کرتا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو اسے عقل کے مطابق ثواب دیا جائے گا۔

خطیب وضعفه عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۱۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بلند درجات میں ٹھہرائے گا، کیونکہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ عظیم تھے، ان کی حد درجہ یہی کوشش ہوتی تھی کہ وہ نیکی کے کاموں میں دوسروں سے آگے رہیں اور دنیا کی زینت اور فضول چیزیں ان کے ہاں بے وقعت تھیں۔

الخطيب في المتفق والمفترق وابن النجار عن البراء

۷۰۵۲..... لوگ نیکی کے کام (تو) کرتے ہیں جبکہ انہیں بدلہ عقوبتوں کے لحاظ سے دیا جائے گا۔

ابو الشيخ عن معاوية عن معاوية بن قرة عن ابيه

۷۰۵۳..... بابرکت ہے وہ ذات جس نے عقل کو اپنے بندوں میں مختلف (انداز) سے تقسیم کیا ہے، دواؤں کا عمل، روزہ اور نماز برابر ہوتی ہے لیکن عقل میں دونوں مختلف ہوتے ہیں جیسے کسی کے پہلو میں ایک ذرہ، اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں یقین اور عقل سے بڑھ کر کوئی چیز تقسیم نہیں کی۔

الحكيم عن طاؤس، مرسلاً

۷۰۵۴۔ دین داری کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا ہے اور ہر اچھے برے شخص سے بھلائی کا معاملہ کرنا۔ بیہقی عن علی تشریح:..... جو لوگ دوسروں سے بھلائی اور خیر خواہی کرنے میں درجہ بندی سے کام لیتے ہیں ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا ہے لیکن انہیں

اس کا احساس نہیں ہوتا۔ فطرتی باتیں

۵۵۔ کبھی کبھار دو شخص مسجد کا رخ کرتے ہیں ان میں سے ایک (نماز پڑھ کر) لوٹ آتا ہے تو اس کی نماز دوسرے سے افضل ہوتی ہے جب یہ عقل میں اس سے اچھا ہو، اور دوسرا واپس ہوتا ہے جبکہ اس کی نماز ذرہ برابر بھی (حیثیت کی حامل) نہیں ہوتی۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن ابی ایوب

۷۰۵۶ کم توفیق والا زیادہ عقل والے سے بہتر ہے، اور عقل دنیا کے کاموں میں نقصان دہ اور دنیا کے معاملہ میں خوشی کا باعث ہے۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۵۔ اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: چہرہ ادھر کر، تو اس نے چہرہ ادھر کر دیا پھر فرمایا: پیٹھ پھیر، تو اس نے پیٹھ پھیر دی، پھر فرمایا بیٹھ جا، وہ بیٹھ گئی پھر فرمایا بول، تو وہ بولنے لگی پھر فرمایا: خاموش ہو جا، تو وہ خاموش ہو گئی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تجھ سے زیادہ پسندیدہ اور عزت والی مخلوق پیدا نہیں فرمائی، تیری وجہ سے میں پہچانا جاؤں گا، میری تعریف کی جائے گی، میری اطاعت کی جائے گی، تیری وجہ سے میں (لوگوں سے ان کے اعمال اور صدقات) لوں گا اور تیری وجہ انہیں عطا کروں گا اور تیری وجہ سے ان پر عتاب کروں گا اور تیری وجہ سے ثواب ہے اور تجھ پر عذاب ہے اور صبر سے بڑھ کر میں نے کسی چیز سے تیری عزت نہیں کی۔

الحكيم عن الحسن، قال حدثني عدة من الصحابة، الحكيم عن الازاعي، فعضلاً

تشریح:..... امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص جنگل میں رہتا ہو اور اسے تو حید نہیں پہنچی پھر بھی عقل کی وجہ سے مجرم ہوگا۔

۷۵۸۔ اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: ادھر مڑ، تو وہ مڑ گئی اور فرمایا ادھر مڑ، تو وہ مڑ گئی پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم میں نے تجھ سے پسندیدہ مخلوق پیدا نہیں فرمائی، تیری وجہ سے میں لوں گا اور تیری وجہ سے دوں گا، تیری وجہ سے ثواب اور تجھ پر عذاب ہے۔

طبرانی عن ابی امامة

تشریح:..... مجنوں اور نیم یا گل لوگ ثواب عذاب سے مستثنیٰ ہیں۔

۷۰۵۹۔ تمہیں کسی آدمی کا اسلام قبول کرنا تعجب میں نہ ڈالے یہاں تک کہ یہ معلوم کر لو کہ اس کی عقل کی گرہ (کتنی) ہے۔

عقیلی فی الضعفاء، وقال منکر، ابن عدی فی الکامل، بیہقی وضعفه عن ابن عمرو

۷۰۶۰۔ کسی شخص کے مسلمان ہونے سے خوش نہ ہو بلکہ اس کی عقل کی حد معلوم کرو۔ الحکیم عن ابن عمر

۷۰۶۱۔ اے علی! جب لوگ نیکی کے مختلف کاموں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں تو تم عقل کے مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، تم ان سے درجات اور قربت میں، دنیا میں لوگوں کے ہاں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں آگے نکل جاؤ گے۔ حلیۃ الاولیاء عن علی تشریح: یعنی دنیا میں تمہاری مقبولیت ہوگی اور آخرت میں مخصوص طبقہ میں شمار ہو گے۔

۷۰۶۲۔ اے علی! لوگوں کی دو قسمیں ہیں، ایک عقلمند جو درگزر کے لیے صلح کرتا ہے اور جاہل جو سزا کے لیے صلح کرتا ہے۔ ابن عساکر عن علی فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو یہ ارشاد فرمایا۔

۷۰۶۳۔ جنت کے سو درجات ہیں (جن میں سے) ننانوے (۹۹) عقلمندوں کے لیے ہیں اور ایک درجہ ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن عمر

تشریح: جنت کے دروازے آٹھ ہیں طبقات بھی آٹھ ہیں، پھر ہر طبقہ میں اہل ایمان کے مراتب سے مختلف درجات ہیں، اس لیے کسی جنتی کا کسی مقام پر ہونا اس کے مقام و مرتبہ میں کمی کا باعث نہ ہوگا، بلکہ ہر شخص کی اپنی جدادینا ہوگی، جس میں غیر کی آمد و رفت نہ ہوگی۔

حرف الغین..... غیرت کا بیان

۷۰۶۴۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں اس وجہ سے اس نے ظاہری باطنی فحش چیزیں حرام قرار دی ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو مدح و تعریف پسند نہیں، اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو عذر (قبول کرنا) پسند نہیں اس بنا پر اس نے کتاب ہر دور میں نازل کی اور (کئی) رسول بھیجے۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی عن ابن مسعود

تشریح:..... تاکہ کوئی عذر کرنا چاہے تو اس کے لیے گنجائش ہو، یہ کوئی نہ کہے کہ ہمیں تو یہ بھی نہیں تھا۔

۷۰۶۵۔ غیرت ایمان کا حصہ ہے اور بے غیرتی نفاق کا جز ہے۔ بیہقی فی السنن عن زید بن اسلم

تشریح:..... لفظ نداء کا مفہوم ذاتی یہ ہے کہ جو شخص اس بات کی پروا نہ کرتا ہو کہ اس کی بیوی کے پاس کس کی آمد و رفت رہتی ہے جسے بالفاظ دیگر دیوث کہتے ہیں۔ لغات الحدیث ج ۳

۷۰۶۶۔ بعض غیرت کی باتیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور بعض ناپسند، اور بعض تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور بعض ناپسند، رہی وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں شک و تہمت (والے معاملہ) میں غیرت کرنا ہے اور وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں وہ غیرت ہے جو شک و تہمت میں نہ ہو اور وہ تکبر جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں وہ مرد کا قتال میں اتر کر چلنا ہے اور تکبر انا چال جو صدقہ کے وقت ہو، رہا وہ تکبر جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں آدمی کا بغاوت و فخر پر تکبر کرنا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان عن جابر بن عتیق

تشریح:..... قتال میں مجاہد کا تکبر اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے صدقہ میں تکبر انسان کو پچھتاوے سے باز رکھتا ہے۔ بعض غیرت کے کام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور بعض ناپسند، شک و تہمت (والے معاملہ) میں غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور شک و تہمت کے علاوہ میں غیرت ناپسند ہے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۶۸۔ غیرت ایمان کا جزاء اور بے غیرتی نفاق کا حصہ ہے۔ البزار، بیہقی عن ابی سعید

۷۰۶۹۔ دو غیرتیں ہیں ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کو پسند اور دوسری ناپسند ہے اور دو متکبرانہ چالیں ہیں ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور دوسری ناپسند، شک و تہمت (والے مقام) کی غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور بغیر شک و تہمت والی غیرت ناپسند ہے وہ اتر اہٹ اللہ تعالیٰ کو پسند

۷۰۷۰ ہے جو آدمی صدقہ دیتے وقت کرے، اور تکبر کی وجہ سے اترانا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم عن عقبہ بن عامر
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے انتہائی غیر متشنص کو پسند کرتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن علی
تشریح: یعنی خصوصی محبت اور برتاؤ والا معاملہ فرماتے ہیں۔

۷۰۷۱ اللہ تعالیٰ مسلمان کے لیے غیرت کھاتے ہیں مسلمان کو بھی غیرت کرنی چاہیے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود
یعنی کسی وقت مسلمان کی بے عزتی اور سبکی ہو یا وہ لاچار و بے مددگار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتے ہیں، مسلمان کو بھی چاہیے کہ اللہ
تعالیٰ کے دین کے لیے غیرت کرے۔

مسلمان کے حرام کرنے سے اللہ کو غیرت آتی ہے

۷۰۷۲ اللہ تعالیٰ غیرت کرتے ہیں اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مومن وہ کام کرے جنہیں اللہ تعالیٰ نے
حرام کر دیا ہے۔ بیہقی، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۷۰۷۳ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں۔ مسند احمد، بیہقی عن اسماء بنت ابی بکر

الاکمال

۷۰۷۴ اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جس کے گھر میں کوئی (غیر) آتا ہے اور وہ (اس سے) لڑتا نہیں۔ الدیلمی عن علی
۷۰۷۵ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بے غیرت کی فرض عبادت قبول کریں گے اور نہ نفی، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! بے غیرت سے کیا مراد
ہے؟ فرمایا: جس کی اہلیہ کے پاس (ناحرم) مرد آتے ہیں۔

بخاری فی التاریخ والنحو الطی فی مساوی الاخلاق، طبرانی فی الکبیر و ابونعیم، بیہقی وابن عساکر عن مالک بن احیمہ الجذامی
۷۰۷۶ میں (بھی) غیرت مند ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے غیرت مند (بندے) کو
پسند کرتے ہیں۔ الدیلمی عن علی

۷۰۷۷ میں سعد سے زیادہ غیر تمند ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والے ہیں اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی عذر (قبول کرنے) کو پسند
نہیں کرتا، اسی وجہ سے اس نے رسول بھیجے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی مدح (سننے) کو پسند نہیں کرتا اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح کی ہے اور اسی
بنابر جنت کا وعدہ کیا ہے۔ حاکم عن المغیرۃ بن شعبہ

۷۰۷۸ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں اسی وجہ سے اس نے فحش (باتیں اور چیزیں) کو حرام قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو
مدح پسند نہیں اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی عذر کو پسند نہیں کرتا اسی وجہ سے وہ اپنی مخلوق کی معذرت قبول
کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو حمد پسند نہیں اسی وجہ سے اس نے اپنی تعریف کی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود
۷۰۷۹ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں اسی وجہ سے اس نے فواحش چاہے پوشیدہ ہوں یا ظاہر حرام قرار دیے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت ابی بکر

حرف القاف..... قناعت اور سوء ظن کی وجہ سے لوگوں سے بے پرواہی

۷۰۸۰ قناعت ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ القضاعی عن انس
۷۰۸۱ اے انسان! تیرے پاس وہ ہے جو تیرے لیے کافی ہے جبکہ تو ایسی چیز طلب کرتا ہے جو تجھے سرکش بنادے، اے انسان تو تھوڑے پر

قناعت نہیں کرتا، اور نہ زیادہ سے سیر ہوتا ہے، اے انسان! جب تو اس طرح صبح کرے کہ تیرے بدن میں عافیت ہو، تیرے گھر میں امن ہو اور تیرے پاس ایک دن کا کھانا ہو تو دنیا پر مٹی یعنی نف ہے۔ ابن عدی فی الکامل بیہقی عن ابن عمر تشریح:..... اللہ تعالیٰ داتا ہیں وہ خوب جانتے ہیں کس کو کتنا دینا ہے کون سرکش ہوگا اور کون فرمانبردار، سلیمان و محمد ﷺ کو دنیا کی بادشاہت دی لیکن عجز و انکساری کے پیکر تھے، فرعون و شداد کو چند جیلوں سے حکومت ملی تو لگے سرشی کرنے۔

۴۰۸۲۔ جب تو اپنے گھر میں امن سے ہو تیرے بدن میں عافیت ہو اور تیرے پاس تیرے اس روز کا کھانا ہو تو دنیا پر خاک پڑے۔

بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۰۸۳۔ جو تم میں سے اپنے گھر امن سے ہو اس کے بدن میں عافیت ہو اس کے پاس اس روز کا کھانا موجود ہو تو گویا اس کے پاس پوری دنیا

سمٹ کر آگئی۔ بخاری فی الادب المفرد، ترمذی عن عبد اللہ بن معصن

۴۰۸۴۔ تم میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ شخص زیادہ پسند ہے جس کا کھانا کم اور بدن ہلکا ہو۔ فردوس عن ابن عباس

۴۰۸۵۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہیں تو اس کا دل غنی کر دیتے اور اس کا دل مٹی بنا دیتے ہیں اور جب کسی بندے کو کسی برائی

سے دوچار کرنا چاہیں تو محتاجی کو اس کا نصب العین بنا دیتے ہیں۔ الحکیم، فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۰۸۶۔ جب سخت بھوک لگے تو ایک چپاتی کھا لو اور صاف پانی کا ایک گھونٹ پی لو، اور کہو دنیا اور دنیا والوں پر مار پڑے۔

بیہقی، ابن عدی فی الکامل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۰۸۸۔ میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں (اس لیے) نہیں دیا گیا کہ وہ اترانے لگیں اور نہ ان سے (ضرورت کا سامان) روکا گیا

کہ وہ لوگوں سے مانگنے لگیں۔ ابن شاہین عن الجذع

تشریح:..... یعنی انہیں اعتدال کی روزی عطا کی گئی ہے۔

روزی کم ہونا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہیں ہے

۴۰۸۹۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اس کا رزق (قابل) کفایت کرتے دیتے ہیں۔ ابو الشیخ عن علی

۴۰۹۰۔ اللہ تعالیٰ بندے کو جو (مال) عطا کرتا ہے اس میں اسے آزماتا ہے پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو جائے تو اسے برکت دی جاتی

ہے اور (تھوڑے مال میں بھی) اسے وسعت دیتے ہیں، اور اگر راضی نہ ہو تو اسے برکت نہیں دی جاتی اور جتنا (کسی کی قسمت میں) لکھا ہوتا ہے

اس پر زیادہ نہیں کرتے۔ مسند احمد وابن قانع بیہقی عن رجل من بنی سلیم

۴۰۹۱۔ اللہ تعالیٰ کو وہ نادار شخص پسند ہے جو (باوجود) عیالدار (ہونے کے بھی) سوال سے بچنے والا ہو۔ ابن ماجہ عن عمران

۴۰۹۲۔ پرندہ صبح کی وقت اپنے رب کی تسبیح کرتا ہے اور اپنے اس روز کی روزی مانگتا ہے۔ خطیب عن علی

۴۰۹۳۔ (فلاں) گھر والے (ایسے ہیں) ان کا کھانا (تو) کم ہے (مگر) ان کے گھر منور ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۰۹۴۔ (اے عائشہ!) اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی تو تمہارے لیے اتنی دنیا کافی ہونی چاہیے جتنا ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے اور مالدار لوگوں کے

ساتھ بیٹھنے سے بچنا اور کوئی کپڑا اپنا (سمجھ کر) نہ اتارنا یہاں تک کہ اس میں پیوند لگا چکو۔ ترمذی، حاکم عن عائشہ

۴۰۹۵۔ میری امت کے بہترین لوگ قناعت پسند ہیں اور برے لوگ لالچ کرنے والے ہیں۔ القضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۰۹۶۔ بہترین رزق وہ ہے جو دن بدن کافی ہو۔ ابن عدی فی الکامل، فردوس عن انس

۴۰۹۷۔ بہترین رزق وہ ہے (حسب ضرورت) کافی ہو۔ مسند احمد فی الزہد عن زیاد بن جبیر، مرسلاً

۴۰۹۸۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو مسلمان ہو اور اس کی (گزر اوقات کی) زندگی (میں قابل کفایت رزق) ہو۔

الرازی فی مشیخۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۷۰۹۹۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو رات کو حج کرنے والا اور صبح کو غازی تھا، (وہ ایسا) آدمی ہے جس کا حال (لوگوں سے) پوشیدہ ہے عیالدار ہے سوال سے بچتا ہے دنیا کی تھوڑی چیزوں پر قناعت کرتا ہے، لوگوں کے پاس ہنستے ہوئے آتا ہے اور ہنستے ہوئے واپس جاتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں حج اور غزوہ کرنے والے ہیں۔

۷۱۰۰۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جسے اللہ تعالیٰ نے کفایت (کارزق) دیا پھر وہ (اسی پر) صبر کرتا ہے۔

۷۱۰۱۔ اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جسے اسلام کی ہدایت ملی اور اس کی زندگی قابل کفایت ہے اور وہ اس پر قانع ہے۔

۷۱۰۲۔ قناعت کو اختیار کرو کیونکہ یہ ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۱۰۳۔ وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کیا، اور اسے قابل کفایت رزق دیا گیا، اور جو (مال) اللہ تعالیٰ نے اسے دیا، اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔ مسند احمد، مسلم ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۷۱۰۴۔ وہ تھوڑا (مال) جس پر تم شکر کرو اس سے زیادہ بہتر ہے جس کی تم میں طاقت نہ ہو۔

۷۱۰۵۔ مجھے اپنے بھائی موسیٰ سے بے رغبتی نہیں، کیا تم میرے لیے موسیٰ (علیہ السلام) کے چبوترے جیسا چبوترہ اپنانا چاہتے ہو؟

تشریح:..... یعنی موسیٰ علیہ السلام کے لیے جو چبوترہ اپنایا گیا تھا اس کی نوعیت و ضرورت جدا تھی مجھے چونکہ اس کی ضرورت نہیں تو کوئی یہ نہ سمجھے کہ مجھے اپنے بھائی موسیٰ علیہ السلام کے فضل سے اعراض اور ان کی ذات پر اعتراض ہے بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگ مسجد میں گفتگو کے لیے بیٹھ جائیں گے اور ہر مسجد میں ایسے چبوترے بننے شروع ہو جائیں گے۔

۷۱۰۶۔ مجھے، موسیٰ (علیہ السلام) کے چبوترے جیسے چبوترے کی ضرورت نہیں۔ بیہقی عن سالم بن عطیة

۷۱۰۷۔ ان چیزوں کے علاوہ انسان کو (زائد از ضرورت) کسی چیز کا حق حاصل نہیں، رہنے کے لیے گھر، بدن ڈھانپنے کے لیے کپڑا، روٹی کا ٹکڑا (جو سخت ہو) اور پانی۔ ترمذی، حاکم عن عثمان

۷۱۰۸۔ تین (نعمتوں) کا بندے سے حساب نہ ہوگا، سرکنڈوں سے بے گھر کا سایہ، جس سے وہ سایہ حاصل کرے اتنا روٹی کا ٹکڑا جس اپنی کمر سیدھی کر سکے، اور اتنا کپڑا جس سے اپنا ستر چھپا سکے۔ مسند احمد فی الزهد، بیہقی عن الحسن بن مسروق

۷۱۰۹۔ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ میں کسی چیز سے اپنی بھوک دور کر لوں۔ ابن المبارک عن الاوزاعی معصلا

تشریح:..... یعنی جو کچھ حلال اور طیب کھانے کے لیے مل جائے۔

۷۱۱۰۔ جو چیز تہمند، دیوار کے سائے اور پانی کے گھونٹ سے بڑھ کر ہو تو زائد (از ضرورت) ہے قیامت کے روز بندے سے اس کا حساب لیا جائے گا۔ البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۷۱۱۱۔ تھوڑی چیز جو کافی ہو اس سے بہتر ہے جو (ہو تو) زائد ہو (لیکن) غفلت میں ڈال دے۔ ابویعلیٰ عن الضیاء عن ابی سعید

۷۱۱۲۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھوڑے رزق پر راضی ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہو جائیں گے۔ بیہقی عن علی

۷۱۱۳۔ ایک سال کی خوراک دین کے لیے بہترین معاون ہے۔ فردوس عن معاویہ بن حیدہ مرقوم، ۲۳۳۵

۷۱۱۴۔ اے اللہ! کے بندو از زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، عن انس

۷۱۱۵۔ قیامت کے روز فقیر و بالدار چاہے گا کہ اسے صرف اتنی دنیا ملتی جس سے اس کی روزی حاصل ہو جاتی۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن انس

۱۱۶۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) کی اولاد کا رزق گزر بسر کا بنا دے۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۷۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی دینا چاہتے ہیں تو اسے اپنی تقسیم پر راضی کر دیتے ہیں اور اس میں اسے برکت دیتے ہیں۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۔ جب تم میں سے کوئی اپنے سے اعلیٰ شخص کو دیکھے جو مال اور جسم میں افضل ہے تو سے چاہیے کہ اسے دیکھ لے جو مال اور بدن میں اس سے کم درجہ کا ہے۔ ہناد، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۔ جب تم میں سے کوئی مال اور پیدائش میں اپنے سے برتر کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے سے کم تر کو دیکھ لے جس پر اسے فضیلت حاصل ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو اس کے دل میں غنا اور تقویٰ (لا پرواہی) پیدا فرما دیتے ہیں اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو فقر و فاقہ کو اس کا نصب العین بنا دیتے ہیں۔ الحکیم والدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ بندے کو رزق میں (تنگی کر کے) آزماتا ہے تاکہ دیکھیں وہ کیا کرتا ہے؟ پھر اگر وہ راضی ہو جائے تو اسے اس (مال) میں برکت دی جاتی ہے اور اگر راضی نہ ہو تو برکت نہیں دی جاتی۔ الدیلمی عن عبد اللہ بن الشخیر

تشریح:..... اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہوتا ہے صرف اس بندے پر اس کی حماقت کا اظہار کرنا ہوتا ہے کہ یہ اس کے اپنے عمل کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ کسی پر تباہی کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا ہے۔

گھر کا سامان مختصر ہونا چاہئے

۱۲۲۔ بستر تو ایک خاوند کے لیے ہونا چاہیے اور ایک بیوی کے لیے اور ایک مہمان کے لیے (اور ضرورت سے زائد) بستر شیطان کے لیے ہوگا۔

الہیثم بن کلیب سعید بن منصور عن ثوبان

۱۲۳۔ تم میں سے کسی کے لیے اتنا کافی ہے جس پر اس کا دل قناعت کر سکے، انجام کار اسے چار گز ایک البشت جگہ میں جانا ہے پھر معاملہ اپنے

انجام کو پہنچ جائے گا۔ ابن لال فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود

تشریح:..... یعنی قبر میں جانا ہے اور پھر آخرت میں جمع ہونا ہے۔

۱۲۴۔ اے ابوعبیدہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں اضافہ کرے تو تمہارے لیے تین خادم کافی ہیں، ایک خادم جو تمہاری خدمت کرے، دوسرا جو

تمہارے ساتھ سفر کرے، اور تیسرا جو تمہارے گھر والوں کے کام کرے، اور ان کے پاس آئے، اور تین جانور کافی ہیں ایک جانور تمہارے پاؤں

کے لیے، ایک جانور تمہارے بوجھ کے لیے، اور ایک جانور تمہارے غلام کے لیے، تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور میرے قریب وہ شخص ہوگا

جو مجھے اسی حالت پر ملے جس حالت میں وہ مجھ سے جدا ہوا۔ مسند احمد، ابن عساکر عن ابی عبیدہ بن النجراح، وقال ابن عساکر، منقطع

۱۲۵۔ تمہارے لئے (تین) جانور کافی ہیں، ایک تمہاری بار برداری کے لیے، ایک تمہاری سواری کے لیے اور ایک تمہارے غلام کے لیے۔

الدیلمی عن ابی عبیدہ

۱۲۶۔ بہترین مؤمن قناعت کرنے والا ہے اور (جس کا حال) برا ہے جو لالچ کرنے والا ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۷۔ (تین بستر کافی ہیں) ایک بستر مرد کا ایک اس کی بیوی کا ایک (فالتو) مہمان کے لیے (اس سے زائد) بستر شیطان کا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، مسلم، ابو عوانہ ابن حبان عن جابر، مبرقہ، ۶۱۲۲

۱۲۸۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بندوں نے اپنے لیے کم کھانے کا لحاف جو بنایا ہے اس سے بڑھ کر میرے نزدیک انتہائی درجہ کو بچھنے والا نہیں۔

الدیلمی عن ابن عباس

تشریح:..... یعنی کم کھانے کی قدر و منزلت میرے پاس ہے۔

۱۲۹۔ بنی اسرائیل میں ایک بکری کا بچہ تھا، جسے اس کی ماں دودھ پلاتی تھی اس کا دودھ ختم ہو گیا تو اس نے (دوسری) بکریوں کا دودھ پینا شروع کر دیا پھر بھی وہ سیراب نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، کہ اس کی مثال ایسے ہے جیسے قوم ایک جوتہ ہارے بعد آئے گی، ان میں سے

ایک آدمی اتنا دیا جائے گا جو پوری قوم اور قبیلہ کے لیے کافی ہوگا، پھر بھی وہ (لینے سے) سیراب نہ ہوگا۔ ابن شاہین وابن عساکر عن ابن عمر

۱۳۰۔ بنی اسرائیل میں ایک بکروں کا بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا جب دودھ ختم ہو گیا تو تمام بکریوں کا دودھ پینے لگا پھر بھی وہ سیر نہ ہوا، اس کی

اطلاع ان کے نبی کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا: اس کی مثال اس قوم جیسی ہے جوتہ ہارے بعد آئے گی ان میں ایک شخص کو اتنا دیا جائے گا جو ایک قوم

اور قبیلہ کے لیے کافی ہوگا پھر بھی وہ سیراب نہ ہوگا۔ طبرانی عن ابن عمر

۱۳۱۔ انسان کی ہر زائد چیز جو روٹی کے کٹڑے، اور ستر ڈھانپنے کے کپڑے اور (سر) چھپانے کے گھر سے فالتو ہوگی اس کا قیامت کے

روز بندے سے حساب ہوگا۔ ابو نعیم فی المعرفة عن عثمان

۱۳۲۔ ہر وہ چیز جو اس اناج، چھنڈے پانی اور سایہ دار گھر سے زائد ہو، اس میں انسان کا کوئی حق نہیں۔ طبرانی عن عثمان

۱۳۳۔ ہر وہ چیز جو روٹی، پانی کے گھونٹ اور دیوار و درخت کے سایہ سے زائد ہو اس کا قیامت کے روز بندہ سے حساب لیا جائے گا۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۴۔ قیامت کے روز ہر شخص اس بات کی تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں گزر بسر کی خوراک کھاتا۔ الخطیب عن ابن مسعود

۱۳۵۔ میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے میری امت (میں اعمال کے لحاظ سے) گھٹیا لوگ وہ ہیں جو

کھاتے ہیں تو سیر نہیں ہوتے اور جب (مال) جمع کرتے ہیں تو (ان کا دل نہیں بھرتا) مالدار نہیں ہوتے۔ تمام فی جزء من حدیثہ عن علی

تشریح:..... یعنی ان کی مثال قیف جیسی ہے جس کا منہ کھلا ہوتا ہے اور نیچے سوراخ ہوتا ہے ان لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔

۱۳۶۔ تم میں سے زیادہ مددگار وہ شخص ہے جب اسے اتنا حلال مل جائے جس سے وہ اپنی بھوک روک سکے۔ طبرانی عن سمرة

۱۳۷۔ انسان نے پیٹ سے بڑھ کر کسی برے برتن کو نہیں بھرا، اے انسان! تیرے لیے وہ چند لقمے جن سے تو اپنی کمر سیدھی کرے، کافی ہیں، اور

اگر (اس سے زائد) ضروری ہوں تو ایک تہائی کھانا، ایک تہائی پانی اور ایک تہائی سانس کے لیے ہے۔ بیہقی، ابن حبان عن المقدم بن معدی کرب

۱۳۸۔ جس کے بدن میں عافیت ہو، اس کے دل میں اطمینان ہو اور اس کے پاس اس روز کی خوراک ہو، تو گویا اس کے لیے دنیا جمع

ہو گئی، اے ابن ہشتم تمہارے لیے اتنی دنیا کافی ہے جس سے تم اپنی بھوک روک سکو، اپنا ستر ڈھانپ سکو پھر اگر (تمہیں ایسا) گھر (مل جائے) جو

تمہیں پوشیدہ رکھے تو یہ بھی ٹھیک ہے، اور اگر کوئی سواری ہو جس پر تم سوار ہو تو یہ بھی اچھی بات ہے، روٹی کا ٹکڑا اور گھڑے کا پانی (تو) ضرورت کی

چیزیں ہیں بہتر ہیں اس کے علاوہ جو چیز ہوگی اس کا تم سے حساب لیا جائے گا۔ طبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۳۹۔ جو اپنے (تھوڑے) رزق پر ناراض ہوا، اور شکوہ کرنے لگا، صبر سے کام نہ لیا، اللہ تعالیٰ کی طرف اس کا کوئی عمل نہ جائے گا، اور اللہ

تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید وابن مسعود معاً

۱۴۰۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھوڑے رزق پر راضی ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہو جائیں گے۔ بیہقی، والدیلمی عن علی، زائد الدیلمی

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

۱۴۱۔ جو اپنے رزق پر قانع رہا جنت میں داخل ہوگا۔ ابن شاہین والدیلمی عن ابن مسعود

۱۴۲۔ جس کا مال تھوڑا ہو، غیال واولاد زیادہ ہوں، اس کی نماز اچھی ہو اور اس نے مسلمانوں کی غیبت نہ کی ہو تو وہ قیامت میں یوں آئے گا کہ

میرے ساتھ اس طرح ہوگا (جیسے یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں)۔ ابو یعلیٰ والخطیب وابن عساکر عن ابی سعید

- ۱۴۳۳ تم میں کسی کے لیے دنیا (کی چیزوں) میں سے ایک خادم اور سواری کافی ہے۔ عفان بن مسلم الصفار فی جزئہ عن بريدة
- ۱۴۳۴ دنیا کی اتنی چیز جس سے تم اپنے بھوک مٹا سکو، اپنا ستر ڈھانپ سکو، اور اگر کوئی ایسا سائبان ہو جس کا سایہ حاصل کر سکو تو یہ بھی صحیح ہے اور اگر تمہاری سواری ہو جس پر تم سوار ہو تو یہ بھی اچھی چیز ہے۔ ابن النجار عن ثوبان
- ۱۴۳۵ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جو گھر (سرکشی کی) خوشی سے بھرا وہ آنسوؤں سے بھر جائے گا، اور خوشی کے بعد غم ہے۔ ابن المبارک عن یحییٰ بن ابی کثیر، مرسل
- ۱۴۳۶ اے ابوالحسن علی! ان میں سے تمہیں کیا زیادہ پسند ہے پانچ سو بکریاں اور ان کے چرواہے؟ یا پانچ کلمے جو میں تمہیں سکھا دوں جن سے تم دعا کرو؟ تم کہا کرو: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میری کمائی کو پاک بنادے، اور میرے اخلاق کو وسعت عطا فرما، اور جو آپ نے میرے لیے فیصلہ فرمایا مجھے اس پر قناعت کی توفیق دے، اور میرا دل کسی ایسی چیز کی طرف مائل نہ ہو جسے آپ نے مجھ سے پھیر دیا ہے۔
- الرافعی عن سهل بن سعد عن علی
- ۱۴۳۷ اے ابو ہاشم! شاید ایسا ہو کہ تم ایسے اموال پاؤ جو قوموں میں تقسیم ہوں گے، مال کے جمع کرنے کے مقابلہ میں تمہارے لیے خادم اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کافی ہے۔ مسند احمد و ہناد، ابن حبان، طبرانی وابن عساکر عن ابی ہاشم شیبہ بن عتبۃ القرشی
- ۱۴۳۸ اے انسان! دنیا میں سے گزر بسر کی روزی پر راضی ہو جا، کیونکہ اتنی روزی جس سے موت واقع نہ ہو وہ بہت زیادہ ہے۔
- العسکری وابو نعیم عن سمرۃ

غفلت پیدا کرنے والا قابل مذمت ہے

- ۱۴۳۹ لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، جو مال تھوڑا ہو اور قابل کفایت ہو وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کروے۔ ابن النجار عن ابی امامۃ
- ۱۵۰ میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں اس لیے نہیں دیا گیا کہ وہ اترانے لگیں اور ان سے روکا گیا کہ وہ لوگوں سے مانگنے لگیں۔
- المحاملی فی لہالیہ وابن سعد وابن شاہین وابو موسیٰ عن ابن الجذع عن ابیہ
- ۱۵۱ اے عائشہ! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہاری مشغولی صرف تمہارے پیٹ کے بارے میں ہو؟ تو سنو! اسراف سے (بچنے کے لیے) دن میں دو بار کھالیا کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کو اسراف کرنے والے نہیں بھاتے۔ ابو نعیم، بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۵۲ اے عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہیں اتنی دنیا کافی ہے جتنی ایک مسافر کے لیے توشہ میں (روزی) ہوتی ہے اور الدار لوگوں کی مجلس سے چنانچہ تک کپڑے میں پیوند نہ لگا لو اسے پرانا نہ سمجھنا۔ ترمذی وابن سعد حاکم و تعقب عن عائشہ، مرقم، ۷۰۹۴

لوگوں سے بے پرواہی اور ان میں بدگمانی کی وجہ سے لالچ کا ترک

- ۱۵۳ بدگمانی کی وجہ سے لوگوں سے بچو۔ طبرانی فی الاوسط، ابن عدی عن علی
- ۱۵۴ احتیاط بدگمانی ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن علی، القضاعی عن عبدالرحمن بن عائذ
- ۱۵۵ اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) غنا سے غنی، نو۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۵۶ لوگوں سے لا پرواہ ہو اگرچہ مسواک کرنے کی وجہ سے ہو۔ البزار طبرانی فی الکبیر، بیہقی عن ابن عباس
- ۱۵۷ تم میں سے کوئی ایک مسواک کی لکڑی کی وجہ سے بھی لوگوں سے مستغنی ہو جائے۔ بیہقی عن میمون بن ابی شیبہ، مرسل
- ۱۵۸ تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) غنا کی بدولت اپنے دن اور رات کے کھانے کے معاملہ میں مستغنی ہو جائے۔
- ابن المبارک عن واصل

۱۵۹ چیزوں کی بہتات و کثرت غنا کا نام نہیں غنا ولا پرواہی تو دل کی ہے۔

مسند احمد، بیہقی، ترمذی، ابن ماحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۶۰ جس نے (لینے کے معاملہ) لوگوں سے اچھا گمان رکھا اس کی ندامت و پشیمانی بڑھ جائے گی۔ ابن عساکر عن ابن عباس

حرف الکاف..... غصہ پینا

اکمال کا حصہ

عمال کی نیچ پر غصہ پینے کی احادیث کو میں نے حلم و تحمل مزاجی کے ذیل میں حرف ح کے حصہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۶۱ جس شخص نے اس وقت غصہ پیا جب وہ بدلہ لینے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلائیں گے اور اسے حور عین میں جسے وہ چاہے گا اختیار دیں گے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کی بنا پر اچھے کپڑے نہ پہنے تو اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے روبرو اسے بلائیں گے اور ایمان کے جن جوڑوں کو وہ پہننا پسند کرے گا اختیار دیں گے۔ مسند احمد عن معاذ بن انس

۱۶۲ جس نے اس وقت غصہ پیا جب وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تمام مخلوق کے سامنے اسے بلائیں گے یہاں تک کہ اسے حور عین میں اختیار دیں گے اور جس نے باوجود قدرت کے اس لیے اچھے کپڑے نہ پہنے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے اسے بلائیں گے اور ایمان کے جوڑوں میں جو وہ چاہے گا اختیار دیں گے۔ مسند احمد عن معاذ بن انس

تشریح: یعنی کبھی کبھار اچھے کپڑے نہیں پہنے، جب اس کے دل میں تکبر یا لوگوں کو گھٹیا سمجھنے کا اندیشہ پیدا ہوا ہو، باقی مستقل طور پر اچھے کپڑے ترک کر دینا درست نہیں۔

۱۶۳ جس شخص غصہ پی لیا اور اگر وہ چاہتا تو اسے نکال سکتا تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا دل رضا سے بھر دیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عمر

۱۶۴ جس نے اپنا غصہ روک لیا، اللہ تعالیٰ (بدلہ میں) اس سے اپنا عذاب روک لیں گے، جس نے اپنے رب کے حضور عذر پیش کیا اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کر لے گا، اور جس نے اپنی زبان کو (بیہودہ باتوں سے) روک لیا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، ابو یعلیٰ وابن شاہین والخرائطی فی مساوی الاخلاق، سعید بن منصور عن انس

۱۶۵ جس نے اپنی زبان کو روک لیا، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے، اور جس نے اپنے غصہ پر قابو پایا اللہ تعالیٰ اسے اپنے عذاب سے بچالیں گے، اور جس نے اپنے رب کے حضور معذرت طلب کی اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول فرمائے گا۔ ابن ابی الدنیا عن عمر

۱۶۶ جس نے اپنا غصہ روکا اور اپنی رضا مندی کو عام کیا، نیکی کی، اپنی رشتہ داری کو قائم رکھا، امانت کو (امانتدار تک) پہنچایا، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اپنے سب سے بڑے نور (کے محل) میں داخل کریں گے۔ الدیلمی عن علی

۱۶۷ کیا میں تمہیں دو پہلوانوں کی بات نہ بتاؤں؟ دو مرد ہیں جن کے درمیان کوئی چیز ہے تو ان میں سے ایک اپنے شیطان پر غالب آجاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے پاس آکر گفتگو کرے گا۔ ابن ابی الدنیا فی مکاید الشیطان عن مجاہد، مرسل

تشریح: یعنی پہلوان وہ ہے جو اپنے شیطان پر غالب آجائے، جو اسے غصہ نکالنے پر بھڑکاتا ہے، آدمی جب غصہ پی لیتا ہے تو وہ رہ کر یہ خیال آتا ہے کہ میں نے یہ کیا کیا، میں فلاں سے ڈر گیا تو یہ سارے شیطانی دھوکے ہیں۔

مدارات و رواداری

۱۶۸۷ اللہ تعالیٰ نے مجھے لوگوں کی رعایت کے لیے ایسے ہی بھیجا ہے، جیسا مجھے فرائض کی بجا آوری کے لیے مبعوث کیا ہے۔

فردوس عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۹۷ مجھے لوگوں کے ساتھ رواداری کے لیے بھیجا گیا ہے۔ بیہقی عن حابر

۱۶۷۰ عقل کی بنیاد لوگوں سے مدارات رکھنا ہے، دنیا میں نیکی کرنے والے ہی آخرت میں نیکی کرنے والے ہوں گے۔

بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد، عقل کی بنیاد لوگوں کی آؤ بھگت کرنا ہے دنیا میں نیکی کرنے والے ہی آخرت میں (بھی) نیکی کرنے

والے ہوں گے، اور دنیا میں برائی والے آخرت میں بھی برائی والے ہوں گے۔ ابن الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابن المسیب، مرسلاً

۱۶۷۲ لوگوں کے لیے تواضع کرنا صدقہ (کرنے کا ثواب رکھتا) ہے۔ ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بیہقی عن حابر

الاکمال

۱۶۷۳ جو شخص مدارات کرتے مر گیا (تو) وہ شہید (کے برابر ثواب پا کر) مرا۔ الدیلمی عن حابر

۱۶۷۴ اپنے اموال کے ذریعہ اپنی عزتیں بچاؤ، اور ہر ایک اپنی زبان کے ذریعہ اپنی آبرو بچائے۔

ابن عدی فی الکامل، قال منکر وابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۷۵ مؤمن جس (چیز) سے اپنی عزت بچائے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ ابو داؤد الطیالسی

مروت

۱۶۷۶ بھائیوں سے نفع وصول کرنا مروت کا حصہ نہیں۔ ابن عساکر عن ابن عمر

تشریح: یعنی جتنے کی چیز ہے وہ تو وصول کرنا خلاف مروت نہیں لیکن بہت زیادہ نفع وصول کرنا خلاف مروت ہے۔

۱۶۷۷ مروت کا یہ حصہ ہے کہ جب (مسلمان) بھائی سے اس کا بھائی بات کرے تو وہ خاموش رہے اور چلتے چلتے جب اس کے جوتے کا تسمہ

ٹوٹ جائے تو ساتھ چلنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ (مسلمان) بھائی اپنے بھائی کے لیے ٹھہر جائے۔ خطیب عن انس

الاکمال

۱۶۷۸ مروت مال کی اصلاح (کا نام) ہے۔ الدیلمی عن ابان عن انس

المشورة

۱۶۷۹ جس نے کسی کام کا ارادہ کیا اور کسی مسلمان سے مشورہ لیا تو اللہ تعالیٰ اسے سب سے بہتر کام کی رہنمائی فرمائیں گے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح: لیکن جس کے مشورہ پر آپ نے عمل نہیں کیا وہ کبھی آپ کو مشورہ نہیں دے گا۔ فطرتی باتیں

۱۸۰۔ عقلمند آدمی سے مشورہ طلب کیا کرو، راہنمائی پاؤ گے، اور اس کی نافرمانی نہ کرو ورنہ پشیمانی اٹھاؤ گے۔

خطیب فی رواۃ مالک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۔ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے۔ حاکم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ترمذی عن ام سلمۃ، ابن ماجہ عن ابن مسعود تشریح: یعنی جس نے مشورہ لیا اس کی بات دوسروں کو ہرگز نہ بتائے ورنہ آئندہ وہ شخص کبھی اس کی بات پر اعتماد نہیں کرے گا۔

۱۸۲۔ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے چاہے مشورہ دے چاہے نہ دے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۱۸۳۔ جس سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے وہ امانت دار ہے اسے چاہیے کہ وہ ایسا مشورہ دے جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہو۔

طبرانی فی الاوسط، عن علی

تشریح: انسان اگر دوسروں کا احساس دل میں پیدا کر لے تو دوسروں کا دکھ درد اپنا دکھ درد لگتا ہے۔

۱۸۴۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے مشورہ دے۔ ابن ماجہ عن جابر

تشریح: بہت سے امور ایسے ہیں جن میں انسان اگر اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے تو بھی ان پر حاکم بھر لینا بہتر ہے جیسے مشورہ، امانت، اور کسی جگہ وعظ و نصیحت کی بات۔

۱۸۵۔ آدمی کی رائے اس وقت تک درست رہتی ہے جب تک وہ اپنے مشیر (جو مشورہ لے رہا ہوتا ہے اس) کے بارے میں خیر خواہی (کی نیت) رکھتا ہو، اور جب اپنے مشیر کو دھوکا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی رائے کی درستی سلب کر لیتے ہیں۔ ابن عساکر عن ابن عباس تشریح: یعنی دل میں یہ خیال رکھتا ہو کہ میں اسے اچھا مشورہ دوں گا اور جب شروع سے ہی یہ نیت ہو کہ اسے ایسا بھٹکاؤں گا کہ یاد رکھے گا، تو اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی صحت رائے بھی سلب کر لیتے ہیں۔

الاکمال

۱۸۶۔ عقلمندوں سے مشورہ لیا کرو سیدھی راہ پاؤ گے، ان کی نافرمانی نہ کرو (ورنہ) ندامت اٹھاؤ گے۔

خطیب فی المتفق والمفتق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، وفیہ عبدالعزیز بن ابی رجاء عن مالک

۱۸۷۔ مشورہ طلب کرنے والا کان ہے اور جس سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے وہ امانت دار ہے۔ العسکری فی الامثال عن عائشۃ

۱۸۸۔ احتیاط یہ ہے کہ تم صاحب رائے سے مشورہ لو، اور پھر اس کی بات مانو۔ ابو داؤد فی مراسیلہ، بیہقی عن خالد بن معدان، مراسلا

۱۸۹۔ احتیاط یہ ہے کہ تم کسی عقلمند سے مشورہ لو اور پھر اس کی بات مانو۔

ابو داؤد فی مراسیلہ بیہقی عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین، مراسلا

۱۹۰۔ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے چاہے مشورہ دے، چاہے خاموش رہے اسے چاہئے کہ ایسا مشورہ دے کہ اگر وہ صورت اسے پیش آتی تو وہ عمل کر لیتا۔ القضاعی عن سمرۃ

۱۹۱۔ فقہاء اور عابدین سے مشورہ لیا کرو، اور کسی خاص آدمی کی رائے پر مت چلو۔ طبرانی فی الاوسط عن علی فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہمیں کوئی معاملہ پیش آجائے اور اس میں امرِ نبی کا بیان نہ ہو تو آپ کا کیا حکم ہے تو آپ نے یہ فرمایا۔

تشریح: جب بہت سے آدمی جمع ہو جائیں تو ہر ایک کی رائے غلط نہیں ہو سکتی، البتہ اکیسے شخص کی رائے میں غلطی واقع ہو سکنے کا احتمال ہے۔

۱۹۲۔ جس نے اپنے بھائی کو کوئی مشورہ دیا اور وہ جانتا ہے کہ درست بات دوسری تھی تو اس نے خیانت کی۔

ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۔ جس نے اپنے بھائی سے مشورہ لیا اور اس نے غلط مشورہ دیا تو اس نے خیانت کی۔ ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۹۴۔ جہاں تک ابوہم کا تعلق ہے تو وہ اپنے کندھے سے لٹھ نیچے نہیں رکھتا، اور معاویہ نا دار ہے اس کے پاس مال نہیں۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد عن فاطمة بنت قیس

تشریح:..... فاطمہ بنت قیس نے نبی علیہ السلام سے مشورہ لیا تھا کہ ان دونوں صاحبوں نے پیام نکاح بھیجا ہے تو آپ نے دونوں کی حقیقی حالت بیان فرمادی۔

۱۹۵۔ بہر کیف ابوہم تو مجھے تمہارے بارے اس کے لاٹھی سے مارنے کا اندیشہ ہے اور معاویہ مال سے خالی آدمی ہے۔

عبدالرزاق عن فاطمة بنت قیس

حرف النون..... نصیحت و خیر خواہی

۱۹۶۔ دین تو خیر خواہی (کانام) ہے۔ بخاری فی التاریخ عن ثوبان، البزار عن ابن عمر

۱۹۷۔ دین، اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے پیشواؤں اور عام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی (کانام) ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، عن تمیم الداری، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرۃ، مسند احمد عن ابن عباس

اللہ تعالیٰ سے خیر خواہی سے یہ مراد ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کرے، کتاب اللہ کے خلاف حکم نہ دے، رسول اللہ ﷺ کی سنت نہ چھوڑے، مسلمان ائمہ چاہے اہل حکومت ہوں یا اہل ثروت ان کی غیبت نہ کرے، اور عوام کو تکلیف نہ پہنچائے۔

۱۹۸۔ تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کے لیے دل میں کوئی خیر خواہی پائے تو اس سے ذکر کر دے۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۔ وہ عمل عبادت بندے کا جو مجھے سب سے زیادہ پسند ہے میرے ساتھ اس کی خیر خواہی ہے۔ مسند احمد عن ابی امامہ

الاکمال

۲۰۰۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے اپنے بندے کی سب سے پسند عبادت اس کی خیر خواہی ہے۔ ابن عساکر عن ابی امامہ

۲۰۱۔ دین (سراسر) خیر خواہی ہے، بے شک دین خیر خواہی (کانام) ہے، دین تو (زری) خیر خواہی ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس کے لیے! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمان ائمہ اور عوام کے لیے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابو عوانہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، البغوی، والباوردی وابن قانع، ابونعیم، بیہقی عن تمیم الداری،

ترمذی، حسن، نسائی، دارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابن عباس، ابن عساکر عن ثوبان

۲۰۲۔ جو قیامت کے روز پانچ (خیر خواہیاں) لے کر آیا تو اس کا چہرہ جنت سے نہیں پھیرا جائے گا، اللہ تعالیٰ، اس کے دین، اس کی کتاب، اس

کے رسول اور مسلمانوں کی جماعت کے لیے خیر خواہی۔ ابن النجار عن تمیم الداری

۲۰۳۔ مؤمن اس وقت تک اپنے دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک اپنے بھائی کے لیے صرف خیر خواہی کرے، اور جب اس سے رک

گیا تو اس سے (نیکی کی) توفیق سلب کر لی جائے گی۔ دارقطنی فی الافراد والدیسی عن علی

مدد و امداد

۲۰۴۔ اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر، کسی نے عرض کی: ظالم کی کیسے مدد کروں؟ فرمایا: اسے ظلم سے روکو یہی اس کی مدد ہے۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی عن انس

۷۲۰۵ اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر اگر وہ ظالم ہے تو اسے اس کے ظلم سے روک اور اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی مدد کر۔

الدارمی وابن عساکر عن جابر

۷۲۰۶ اس میں کوئی حرج نہیں، آدمی کو اپنے ظالم اور مظلوم کی مدد کرنی چاہیے اگر وہ ظالم ہے تو اسے روکے یہی اس کی مدد ہے اور اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۷۲۰۷ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے، جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اور پھر اس کی مدد نہ کی۔ فردوس عن ابن عباس

۷۲۰۸ بے شک حقدار کے لیے گفتگو (میں سختی) کی اجازت ہے۔ مسند احمد عن عائشة

۷۲۰۹ اسے چھوڑ دے اس واسطے کہ حقدار کے لیے گفتگو کا حق ہے۔ بخاری، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... ایک شخص سے آپ علیہ السلام نے فرض لیا، تو بروقت ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے وہ شخص سخت کلامی کرنے لگا اس پر آپ نے فرمایا۔

۷۲۱۰ تم بدلہ لے سکتی ہو۔ ابن ماجہ عن عائشة

۷۲۱۱ آدمی کا اپنے بھائی کی مدد کرنا مہینہ بھر کے اعتکاف سے بہتر ہے۔ ابن زنجویہ عن الحسن، مرسل

تشریح:..... اس واسطے کہ اعتکاف اپنی نوعیت کا ذاتی عمل ہے اور اصلاح عوام میں معاشرے کی اصلاح ہے۔

۷۲۱۲ میں اپنے مسلمان بھائی کی اس کی ضرورت میں مدد کروں یہ مجھے مہینہ بھر روزے رکھنے اور مسجد حرام میں اعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

ابو الغنائم النرسی فی قضاء الحوائج عن ابن عمر

مسلمان بھائی کی مدد ہر حال میں ہو

۷۲۱۳ آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنی چاہیے چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو، اگر وہ ظالم ہو تو اسے (ظلم سے) روکے، کہ یہی اس کی مدد ہے، اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کرے۔ مسند احمد، حاکم عن جابر

۷۲۱۴ جس کے سامنے کسی مسلمان کی تذلیل کی گئی اور اس نے باوجود قدرت کے اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز تمام لوگوں کے سامنے رسوا کرے گا۔ مسند احمد عن سهل بن حنفی

۷۲۱۵ جس نے کسی مصیبت زدہ کی مدد کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہتر مغفرتیں لکھتے ہیں، ایک کے ذریعہ اس کے تمام کام درست ہو جاتے ہیں، اور بہتر اس کے لیے قیامت کے روز (رفع) درجات کا سبب ہوں گے۔ بخاری فی التاريخ، بیہقی عن انس

۷۲۱۶ جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی گئی اور اس نے باوجود قدرت کے اس کی مدد نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں ذلیل کرے گا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن انس

۷۲۱۷ جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے (جہنم کی) آگ دور کر دیں گے۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۲۱۸ جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اس کے لیے آگ سے پردہ ہوگا۔ بیہقی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۲۱۹ جس نے پانی یا آگ کی زیادتی کو روک دیا تو اس کے لیے شہید کا اجر ہے۔ النرسی فی قضاء الحوائج عن علی

تشریح:..... یعنی کسی جگہ پانی کے بہاؤ سے زمین کا کٹاؤ ہوا یا معمولی سے آگ لگ جانے سے قریبی کسی کے کھیت کا یا گھر کے جلنے کا خدشہ تھا تو اس شخص نے اس پانی کا رخ پھیر دیا اور آگ بجھا دی۔

۷۲۲۰ جس نے اپنے بھائی عدم موجودگی میں اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان والضياء عن انس رضی اللہ عنہ

۷۲۲۱ جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت بچائی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اسے جہنم سے بچائیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت یزید

تشریح: بطور فضل و کرم ورنہ اللہ تعالیٰ پر کسی کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

۷۲۲۲ جس نے کسی مسلمان کو منافق کی غیبت سے بچایا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مبعوث فرمائیں گے جو قیامت کے روز اس کے گوشت کی جہنم سے حفاظت کرے گا اور جس نے کسی مسلمان پر کوئی تہمت لگائی جس سے اس کی رسوائی مقصود ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل روک رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس سے نکل آئے جو اس نے کہا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن معاذ

۷۲۲۳ تین آدمی ایسے ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے، ایک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، اور غلام جو حق مکاتبت ادا کرنا چاہتا ہے، اور نکاح کا وہ خواہشمند جو پاکدامنی کا طلبگار ہے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ، حاکم، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... مکاتبت سابقہ دور میں ایسے غلام کو کہا جاتا تھا جو اپنے آقا سے معاہدہ کر لے کہ میں اتنی رقم ادا کرنے کے بعد آزاد ہوں ایسے معاملہ کو مکاتبت کہتے ہیں۔

۷۲۲۴ جو کسی مسلمان کی کسی ایسی جگہ مدد چھوڑ دے، جہاں اس کی عزت میں کمی آئے اس کی بے قدری ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ اس کی مدد نہیں فرمائیں گے جس میں وہ مدد کا خواہاں ہوگا، جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اس کی توہین ہو رہی ہو اس کی عزت کم کی جا رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اسکی وہاں مدد کریں گے جہاں وہ چاہے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد، والضیاء عن جابر وابی طلحہ بن سہل

الاکمال

۷۲۲۵ اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر۔ ابن عدی فی الکامل عن جابر، ابن عساکر عن انس

۷۲۲۶ اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو کر سکتا ہوں ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: اسے حق کی طرف لوٹاؤ، یہی اس کی مدد ہے۔ ابن عساکر عن انس

۷۲۲۷ اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی مدد کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۲۲۸ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کریں جو کسی مظلوم کو دیکھ کر اس کی مدد نہ کرے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۷۲۲۹ جو کسی مسلمان بھائی کی عزت بچائے گا تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اسے قیامت کے روز جہنم کی آگ سے بچائیں۔

طبرانی فی الکبیر والخرائط فی مکارم الاخلاق عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۲۳۰ جو کسی مسلمان کی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہوتا ہے، جب تک وہ اپنے بھائی مدد میں لگا رہے، جس نے اپنے مسلمان سے ایک

حلقہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز حلقہ کھول دیں گے۔ ابن ابی الدنیا، فی قضاء الحوائج، والخرائط فی مکارم الاخلاق عن انس

۷۲۳۱ جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کا (برا) ذکر کیا گیا اور وہ اس کی مدد کرنا چاہتا تھا پھر اس کی مدد نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے

اس سے دنیا اور آخرت میں بدلہ لیں گے، اور جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی ذکر کیا گیا پھر اس نے اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائیں گے۔ الخرائط فی مکارم الاخلاق عن انس

۷۲۳۲ جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی کا عدم موجودگی میں (برا) ذکر ہوا اور باوجود قادر ہونے کے اس نے اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ

قیامت کے روز اس کی مدد فرمائیں گے۔ الخرائط فی مکارم الاخلاق عن عمران بن حصین

۷۲۳۳ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جہنم کی آگ سے بچائیں۔

طبرانی فی الکبیر والخرائط فی مکارم الاخلاق عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۲۳۳۔ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت بچائی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ قیامت کے روز اس کی عزت بچائیں۔

ابن ابی الدنيا فی ذم الغيبة عن ام الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۲۳۵۔ جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت بچائی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے آگ سے آزاد کر دیں۔

ابن ابی الدنيا عن اسماء بنت یزید

نیت و ارادہ

۷۲۳۶۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ بیہقی عن انس

تشریح:..... کیونکہ نیت میں ریا نہیں جبکہ عمل میں ریا کا امکان ہے۔

۷۲۳۷۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہوتا، ہر ایک اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے، مومن جب کوئی

عمل کرتا ہے تو اس کے قلب میں ایک نور پیدا ہو جاتا ہے۔ طبرانی عن سہل بن سعد

تشریح:..... منافق عمل تو مجبوری سے کر رہا ہے لیکن نیت میں بگاڑ ہے۔

۷۲۳۸۔ سب سے افضل عمل سچی نیت ہے۔ الحکیم عن ابن عباس

۷۲۳۹۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی نیت کے مطابق اجر دیا ہے۔

سید سلیمان سکینہ

حیدر علیہ السلام آیات ۱۰۸-۱۰۹

مالک، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن جابر بن عتیق

۷۲۴۰۔ اللہ تعالیٰ آخرت کی نیت کے مطابق دنیا دیتے ہیں اور آخرت دنیا کی نیت سے نہیں دیتے۔ ابن المبارک عن انس

تشریح:..... یعنی جو شخص دل میں آخرت کی نیت رکھے اسے بقدر ضرورت دینا عطا فرماتے ہیں۔

۷۲۴۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں حکمت و دانائی والے کی ہر بات پر متوجہ نہیں ہوتا، البتہ اس کے قصد اور خواہش کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، پس

اگر اس کا قصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور پسندیدگی ہو تو میں اس کے قصد کو اللہ تعالیٰ کی حمد اور وقار کا ذریعہ بنا دیتا ہوں، اگرچہ وہ زبان سے کچھ نہ کہے۔

ابن النجار عن المهاجر بن حبيب

۷۲۴۲۔ اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔ مسند احمد، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... جس کی جیسی خواہش ہوگی وہ اسی طبقہ میں ہوگا۔

۷۲۴۳۔ لوگوں کو تو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۲۴۴۔ وہ لوگ اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔ ترمذی، ابن ماجہ عن ام سلمۃ

۷۲۴۵۔ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ ترمذی، ابن ماجہ عن جابر

۷۲۴۶۔ تمہارے لیے وہی ہے جس کی تم نے امید رکھی۔ ابن ماجہ عن ابی بن کعب

۷۲۴۷۔ اے یزید! جو تم نے نیت کی اس کا تمہیں اجر ملے گا اور معن تمہارے لیے وہ ہے جو تم نے لے لیا۔ مسند احمد، بخاری عن معن بن یزید

۷۲۴۸۔ اچھی نیت اپنے مالک کو جنت میں داخل کر دے گی۔ فردوس عن جابر

۷۲۴۹۔ سچی نیت عرش سے چمٹی ہوگی، بندہ جب اپنی نیت میں سچا ہو تو عرش متحرک ہوگا پھر اس کی بخشش کر دی جائے گی۔

خطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۷۲۵۰۔ اس شخص کے لیے کوئی اجر نہیں جسے (ثواب کی) امید نہیں۔ ابن المبارک عن القاسم، مرسل

۷۲۵۱۔ اجر تو (ثواب کی) امید پر ملتا ہے اور بغیر نیت کوئی عمل نہیں (ہوتا)۔ فردوس عن ابی ذر

۷۲۵۲۔ اللہ تعالیٰ جب اپنا عذاب اپنے نافرمانوں پر نازل کرتا ہے تو (بسا اوقات) وہ نیک لوگوں کی عمروں کے برابر واقع ہو جاتا ہے یوں ان

کی ہلاکت کے ساتھ یہ لوگ بھی ہلاک ہو جاتے ہیں، پھر ان کو ان کی نیتوں اور اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ بیہقی عن عائشہ تشریح: یعنی جن ایام میں عذاب نازل ہونا تھا انہی دنوں ان نیک لوگوں نے مرنا تھا یوں ان کی عمروں اور عذاب کے نزول میں اتفاق ہو جاتا ہے، دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ بھی اس عذاب میں گرفتار تھے، لیکن فرق اعمال اور نیتوں کی وجہ سے بعثت اور حشر میں ظاہر ہوگا۔

۲۵۳۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو عذاب میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو جو اس قوم میں (نیک و بد) ہوتا ہے سب کو عذاب پہنچاتے ہیں، پھر ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ بیہقی عن ابن عمر

۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر عذاب نازل کرنا چاہتے ہیں تو جو بھی ان میں ہوتا ہے اسے وہ عذاب پہنچتا ہے پھر ان کے اعمال کے مطابق انہیں اٹھایا جائے گا۔ مسند احمد بخاری عن ابن عمر

۲۵۵۔ جب زمین میں کوئی (اجتماعی) برائی رو پڑ رہی ہو تو اللہ تعالیٰ زمین والوں پر اپنا عذاب نازل کرتے ہیں، اگرچہ ان میں نیک لوگ موجود ہوں، انہیں بھی وہی عذاب پہنچتا ہے جو اور لوگوں کو پہنچتا ہے، پھر وہ (نیک لوگ) اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ عن ام سلمۃ

الاکمال

۲۵۶۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی نیت کے مطابق اجر دے دیا۔

۲۵۷۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، بیہقی والبقوی، حاکم و ابو نعیم عن جابر بن عتیق اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو کچھ اہمیت نہیں دیتے، لیکن تمہارے قلوب اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں جس کا دل نیک ہو اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہوں گے۔ الحکیم عن یحییٰ بن ابی کثیر، مرسل

۲۵۸۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے، لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتے ہیں، تو جس کا دل صالح ہو اس پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوں گے، بہر کیف تم سب آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہو مجھے تم میں سے سب سے زیادہ وہ پسند ہے جو تم میں کا سب سے پرہیزگار ہو۔

طبرانی، عن ابی مالک الاشعری

۲۵۹۔ اچھی نیت اپنے مالک کو جنت میں داخل کر دے گی، اچھے اخلاق اپنے موصوف کو جنت میں داخل کریں گے، اور اچھے پڑوس اپنے پڑوسی کو جنت میں لے جائے گا، ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! اگرچہ وہ شخص برا ہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں اگرچہ تمہاری ناک خاک آلود ہو جائے۔

الدیلمی عن جابر

۲۶۰۔ مدینہ میں کچھ مرد ایسے جنہیں عذر نے روک رکھا ہے، تم نے جو وادی پار کی اور جو راستہ تم نے طے کیا وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔

ابن ماجہ عن جابر

اچھی نیت پر اجر ملتا ہے

۲۶۱۔ ہم مدینہ میں کچھ لوگ چھوڑ آئے ہیں، کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں چاہے ہم کوئی وادی عبور کریں یا کسی بلند جگہ چڑھیں یا کسی نشیبی زمین میں اتریں، لوگوں نے عرض کی: وہ ہمارے ساتھ کیسے ہیں جبکہ وہ حاضر نہیں ہوئے؟ آپ نے فرمایا: اپنی نیتوں کی بنا پر۔

الحسن بن سفیان والدیلمی عن هشام بن عروۃ عن ابیہ عن جدہ الزبیر بن العوام

۲۶۲۔ مدینہ میں کچھ لوگ ہیں کہ تم جس راستہ پر چلے اور تم نے جو خرچ کیا، یا کوئی وادی عبور کی وہ بھی اجر میں تمہارے ساتھ ہیں لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیسے حالانکہ وہ مدینہ میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ اگرچہ مدینہ میں ہیں (وہ ہمارے ساتھ ہوتے) انہیں عذر نے روک رکھا ہے۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ و عبید بن حمید بخاری، ابو داؤد، ابن ماجہ، و ابو عوانہ، ابن حبان عن انس، عبد بن حمید، مسلم ابن ماجہ عن جابر

۲۶۶۳۔ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو اس کی نیت ہے تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا کے ارادے جسے وہ حاصل کرے یا کسی عورت کے ارادہ سے ہو کہ وہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

مالک فی روایۃ محمد بن الحسن، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن عمر تشریح:..... یہ ایک صاحب تھے، جو مہاجر قیس کے نام سے مشہور تھے، ان کی محبوبہ جب مکہ سے مدینہ رخصت ہوگئی تو یہ بھی وہاں سے چل دیئے، اس پر آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۶۴۔ یقیناً وہ لوگ جنہیں مدینہ میں معذوری نے روک رکھا ہے تمہارے ساتھ (اجر میں) حاضر ہیں۔ ابن حبان عن جابر فرماتے ہیں: ہم ایک غزوہ تھے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۶۵۔ تمہارے لیے اس کا اجر ہے جس کی تم نے نیت کی ہے۔ ابو یعلیٰ عن معن بن یزید

۲۶۶۶۔ اے یزید تمہارے لیے اس کا اجر ہے جس کی تم نے نیت کی ہے، اور اے معن تمہارے لیے وہ ہے جو تم نے لے لیا۔

مسند احمد بخاری عن معن بن یزید تشریح:..... فرماتے ہیں میرے والد نے کچھ دینار صدقہ کی نیت سے نکال کر لائے اور مسجد میں بیٹھے ایک شخص کے پاس رکھ دیئے میں نے آکر وہ دینار لے لیے، تو والد صاحب نے کہا: بخدا میں نے تمہاری نیت سے تو نہیں لائے تھے، چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں یہ جھگڑ پیش کیا، تو آپ نے یہ فرمایا۔

۲۶۶۷۔ اگر ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور پوری رات قیام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی نیت کے مطابق اٹھائے گا یا جنت کی طرف یا جہنم کی جانب۔ الدیلمی عن ابن عمر

۲۶۶۸۔ اللہ تعالیٰ نے جس بستی پر بھی عذاب بھیجا تو عمومی بھیجا، پھر قیامت کے روز لوگ اپنی اپنی نیتوں کے پیش نظر اٹھائے جائیں گے۔

ابو داؤد طیالسی عن ابن عمر

۲۶۶۹۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے گہری سے ہوتی ہے۔ الحکیم والعسکری فی الامثال عن ثابت البنانی، بلاغاً

۲۶۷۰۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ (بسا اوقات) بندے کو نیت پر (اتنا) اجر دیتے ہیں کہ عمل پر نہیں دیتے، یہ ار واسطے کہ نیت میں ریائی نہیں ہوتی، اور عمل میں ریا کے لٹ جانے کا (خدا شہ) ہے۔ الدیلمی عن ابی موسیٰ

تشریح:..... الحمد للہ! اراقم نے چند سطر پہلے یہی الفاظ لکھے تھے جس کی تائید مذکورہ حدیث سے ہوگی۔ فلیلہ الحمد من قبل ومن بعد

۲۶۷۱۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، اور فاجر کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بری ہے۔ العسکری فی الامثال عن نواس بن سمران

۲۶۷۲۔ لوگو! اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، اور ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا، تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی، تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف ہو کہ وہ اس سے شادی کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف شمار ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہوگی۔ مالک فی روایۃ محمد بن

الحسن، والشافعی فی مختصر الربیع والحمیدی، والبیہقی، ابو داؤد طیالسی والعدنی، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی

ابن ماجہ، ابن الجارود وابن خزیمہ والطحاوی، ابن حبان دارقطنی عن عمر

۲۶۷۳۔ اس امت کی مثال چار آدمیوں جیسی ہے، ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا اور وہ مال میں اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے

اسے ضرورت کی جگہ خرچ کرتا ہے، اور ایک شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم تو دیا مگر مال نہیں دیا، اور وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس کی طر،

(مال) ہوتا تو میں بھی اس میں وہ عمل کرتا جیسا وہ کرتا ہے، تو وہ دونوں اجر میں برابر ہیں۔

اور ایک شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا ہے لیکن علم نہیں دیا، اور ایک کو نہ علم دیا اور نہ مال اور وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس ما

جیسا مال ہوتا تو میں بھی وہی طریقہ اختیار کرتا جو اس نے کہا ہے تو یہ دونوں وبال و سزا میں برابر ہیں۔

مسند احمد، ہناد، ابن ماجہ، طبرانی، بیہقی عن ابی کبشۃ الانباری

یہاں رجل آتاه اللہ مالا ولم یوتہ علما کے الفاظ تو درست ہیں اس سے آگے کی عبادت متروک ہے جسے ہم یمن ابن ماجہ کے پاکستانی نسخہ سے درست کر لیا ہے، کیونکہ اگر اسی عبارت کو لیا جائے تو ایک تو معنی میں تکرار ہے دوسرا چار کے بجائے تین افراد بتے ہیں۔

ابن ماجہ طبع نور محمد کتب خانہ کراچی ۳۱۲

حرف واو..... ورع و پرہیز گاری

۷۲۷۴۔ اپنے اور حرام کے درمیان حلال کو پردہ بنالو، جس نے ایسا کر لیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا، اور جس نے اس کی طرف منہ مارا تو وہ ایسا ہے جیسا کوئی (جانور) چراگاہ کی طرف منہ مارے، وہ عنقریب اس میں پڑ جائے گا، ہر بادشاہ کی ایک (مخصوص) چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین میں چراگاہ حرام چیزیں ہیں۔ ابن حبان، طبرانی، عن النعمان بن بشیر

۷۲۷۵۔ ایمان کی انتہاء پرہیز گاری ہے جو تھوڑے پر صبر کر کے راضی رہا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کا جنت کا ارادہ ہو، اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرے گا۔ دارقطنی فی الافراد عن ابن مسعود

۷۲۷۶۔ شبہات کو اختیار کرنے والا، شراب کو نبیز کجھ کر حلال گردانے گا، اور حرام (مال) کو ہدیہ اور ناحق (مال) کو زکوٰۃ سمجھے گا۔

فردوس عن علی رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی شراب کی بوتل پر نعوذ باللہ آب زم زم کا لیبل لگا لیا جائے۔

۷۲۷۷۔ جس نے ایک درہم (حرام) کو حلال جانا تو اس نے (حرام) کو حلال جانا۔ بیہقی عن ابی لیبیہ

تشریح: اور حرام کو حلال جاننا کفر ہے۔

۷۲۷۸۔ نیکی وہ ہے جس کی وجہ سے دل کو سکون حاصل ہو، اور دل میں اطمینان پیدا ہوا، او گناہ وہ ہے جس سے نفس کو سکون نہ ملے اور دل بھی

اس پر مطمئن نہ ہو، اگرچہ تجھے خبردار کرنے والے خبردار کر دیں۔ مسند احمد عن ابی ثعلبہ

۷۲۷۹۔ کل (بروز قیامت) دنیا میں زہد و تقویٰ والے اللہ تعالیٰ کے (فرشتوں کے) ہم مجلس ہوں گے۔ ابن لال عن سلمان

۷۲۸۰۔ ورع و تقویٰ تمہارے دین (کا) بہترین (حصہ) ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن سعد

۷۲۸۱۔ دین کی بنیاد پرہیز گاری ہے۔ ابن عدی عن انس

۷۲۸۲۔ پرہیز گاری دور کعتیں شبہات میں پڑنے والے کی ہزار رکعتوں سے افضل ہیں۔ فردوس عن انس

۷۲۸۳۔ پرہیز گار کے پیچھے (پڑھی جانے والی) نماز قبول ہوتی ہے، اور پرہیز گار شخص کو ہدیہ دینا قبولیت (کی علامت) ہے اور پرہیز گار شخص کے پاس (تھوڑی دیر) بیٹھنا عبادت (میں شمار ہوتا) ہے اور اس کے ساتھ کسی (دینی) بات پر مذاکرہ و گفتگو صدقہ کا ثواب رکھتی ہے۔

فردوس عن السراء

تقویٰ و پرہیز گاری ایمان کی جڑ ہے

۷۲۸۴۔ ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے، اور ایمان کی بنیاد پرہیز گاری ہے، ہر چیز کی ایک شاخ ہوتی ہے اور ایمان کی شاخ صبر ہے، اور ہر چیز کا ایک بلند حصہ ہوتا ہے، اور اس امت کا بلند حصہ مرا چا عباس رضی اللہ عنہ ہے اور ہر امت کا ایک نواسہ ہوتا ہے اور اس امت کے نواسے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہیں ہر (اڑنے والی) چیز کے پر ہوتے ہیں اور اس امت کے پر علی بن ابی طالب ہیں۔ خطیب وابن عساکر عن ابن عباس

۷۲۸۵ جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکتی ہو اسے چھوڑ دو۔ مسند احمد، ابن حبان حاکم عن ابی امامۃ

۷۲۸۶ جس بات کو تمہارا دل اوپر جانے سے چھوڑ دو۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن معاویہ بن خدیج

۷۲۸۷ بندہ جس چیز کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدلہ دنیا اور آخرت میں اچھی اور بہتر چیز دے دیتے ہیں۔

ابن عساکر عن ابن عمر

۷۲۸۸ جو تمہارے دل میں کھٹکتی ہو اسے چھوڑ دو۔ طبرانی عن ابی امامۃ

۷۲۸۹ پرہیز گاری وہ ہے جو شبہ کے وقت رک جائے۔ طبرانی عن والئہ

۷۲۹۰ پرہیز گاری کے برابر کوئی چیز نہیں۔ ترمذی عن جابر

۷۲۹۱ حلال اور حرام (دونوں) واضح ہیں، اور ان دونوں کے درمیان کئی مشتبہ کام ہیں، جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے، تو جس نے اپنے آپ کو

شبہات سے بچایا اس نے اپنی عزت اور دین کو بچالیا، اور جو شبہات میں پڑا تو وہ حرام میں پڑ گیا، جیسے کوئی چرواہا جو چراگاہ کے قریب (گہریاں)

چراہا ہو، تو قریب ہی وہ انہیں اس چراگاہ میں ڈال دے گا، خبردار زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں، آگاہ رہو! جسم میں

ایک ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہو جائے تو سارا بدن صحیح ہو جاتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے خبردار وہ دل ہے۔

بیہقی، ترمذی، ابن ماجہ، ابو داؤد، نسائی، عن النعمان بن بشیر

۷۲۹۲ حلال وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا ہے اور حرام وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں

حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے تو وہ چیزیں ہیں جو معاف ہیں۔ ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن سلمان۔

۷۲۹۳ حلال وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا ہے اور حرام وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں

حرام قرار دیا ہے، اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے تو وہ چیزیں ہیں جو معاف ہیں۔ ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن سلمان

۷۲۹۴ جو چیز شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، کیونکہ سچ میں نجات ہے۔ ابن فائع عن الحسن

۷۲۹۵ جو چیز شک والی ہو اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو۔

مسند احمد عن انس، نسائی عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما، طبرانی عن وابصہ بن معبد، خطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۷۲۹۶ جو چیز تجھے شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دو اور جو شک میں نہ ڈالے اسے اختیار کرو اس واسطے کہ سچائی میں اطمینان ہے

اور جھوٹ فریب ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن الحسن

۷۲۹۷ جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کر، لہذا تو ہر گز اس چیز کو گم نہ پائے گا جسے تو نے

(صرف) اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ حلیۃ الاولیاء، خطیب عن ابن عمر

۷۲۹۸ ہر وہ چیز جو تشویش میں ڈالے حرام (کے قریب) ہے جبکہ دین میں کوئی بھی تشویشناک امر نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن تمیم الداری

یعنی تمام احکام واضح ہیں کسی طرح کا کوئی اشکال اور تردد نہیں، کسی کو اگر کوئی شک ہے تو اس کی اپنی کم سمجھی کی وجہ سے ہے اسے چاہیے کہ علماء

فقہاء سے پوچھے، انسان ہر بات کو خود سمجھنے کی کوشش کرنے لگ جائے تو مشاہدہ ہے کہ وہ نقصان اٹھاتا ہے

الاکمال

۷۲۹۹ تقویٰ اعمال کا بادشاہ ہے، جس میں تقویٰ نہیں جو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روک دے جب وہ تنہا ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کے سارے

اعمال کی پروا نہیں، اور یہ (تقویٰ) اللہ تعالیٰ سے تنہائی اور لوگوں کے سامنے ڈرنے، فقر و مالدار کی میں مینا نہ روی کرنے، رضامندی اور ناراضگی

میں انصاف سے کام لینے کا نام ہے خبردار! مومن اپنے نفس پر حکم چلاتا ہے وہ لوگوں کے لیے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

الحکیم عن انس رضی اللہ عنہ

۴۳۰۰ دنیا کی مضبوطی تقویٰ (میں) ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۳۰۱ جب تمہارے سامنے کئی چیزیں ہوں اور بہتری باتیں ہوں، تو (درست) راہ یہی ہے کہ ہر شک والی چیز کو چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کر لو۔ الدیلمی عن ابن عمر

جس کام کے گناہ ہونے کے بارے میں شک ہو جائے

۴۳۰۲ تمہارے دل میں جب کوئی بات کھٹکتی تو اسے چھوڑ دو۔ مسند احمد، ابن حبان حاکم، سعید بن منصور عن ابی امامہ

۴۳۰۳ جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکتی تو اسے چھوڑ دو۔ بیہقی عن ابی امامہ

۴۳۰۴ نیکی (کا کام) وہ ہے جس سے دل میں سکون ہو اور دل بھی اس سے مطمئن ہو، اور شک یہ ہے کہ دل میں بے قراری ہو اطمینان نہ ہو،

لہذا جو چیز شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو اگرچہ بتانے والے تجھے بتادیں۔ ابن عساکر عن واثلہ

۴۳۰۵ اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا دوں جو تم پوچھنے آئے ہو؟ اور چاہو تو پوچھ لو، تم یقین اور شک کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو، یقین (کی بات)

وہ ہے جو سینے میں ٹھہر جائے، اور دل اس سے مطمئن ہو، اگرچہ تجھے بتانے والے بتادیں، جو شک والی چیز ہو اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو

اسے اختیار کرو، کیونکہ بھلائی اطمینان (کا دوسرا نام) ہے، اور شک دھوکا ہے اور جب تمہیں شک ہو تو شک والی چیز کو چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو

اسے اختیار کرو، عصبیت یہ ہے کہ تم اپنی قوم کی ظلم میں مدد کرو، پرہیز گار وہ ہے جو شبہات میں (پڑنے سے پہلے) ٹھہر جائے، اور دنیا کی لالچ

رکھنے والا وہ ہے جو اسے بغیر حلال کے طلب کرے، گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے۔ طبرانی عن واثلہ

۴۳۰۶ تیرا نفس خود تجھے بتائے گا، اپنے سینہ پر ہاتھ رکھو، کیونکہ وہ حلال میں سکون محسوس کرتا ہے اور حرام میں ڈانواں ڈول رہتا ہے، جو چیز

تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، اگرچہ تجھے بتانے والے بتائیں، مومن چھوٹی (ممنوع) چیزوں کو

بڑی (ممنوع) باتوں میں پڑنے کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے۔ الحکیم عن عثمان بن عطاء عن ابیہ، مرسل

۴۳۰۷ پرہیز گاری کے پایہ کی کوئی چیز نہیں۔ ترمذی، حسن غریب عن جابر

فرماتے ہیں: کہ ایک شخص کی عبادت واجتہاد کا ذکر کیا گیا، اور دوسرے کی پرہیز گاری کا ذکر کیا گیا، آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ مبرقہ، ۲۹۰

۴۳۰۸ جو چیز شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، اس واسطے کہ بھلائی (میں) اطمینان ہے اور برائی (میں)

دھوکہ ہے۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیہقی عن الحسن بن علی

۴۳۰۹ تجھے تیرا نفس بتائے (تو وہ بات معتبر سمجھ) شک والی چیز چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کر، اگرچہ تجھے بتانے والے

بتائیں، اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ، کیونکہ حلال (سے) دل پر سکون ہوتا ہے، اور حرام سے قرار نہیں پاتا، اور پرہیز گار مسلمان چھوٹی چیزوں کو بڑی

چیزوں میں پڑنے کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے۔ طبرانی عن واثلہ

۴۳۱۰ جسے تیرا دل انجان سمجھے اسے چھوڑ دے۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن معاویہ بن خدیج

۴۳۱۱ اے واصلہ! تم نیکی اور برائی کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ نیکی کی وجہ سے سینہ کشادہ ہو جائے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے،

اگرچہ لوگ تجھے اس کے متعلق آگاہ کر دیں۔ ابن حبان عن وابصۃ الاسدی

۴۳۱۲ اے واصلہ! اپنے دل سے پوچھو، اپنے دل سے استفسار کرو، نیکی وہ ہے جس پر دل نفس مطمئن ہو جائیں، اور گناہ وہ ہے جو دل میں

کھٹکے اور سینہ میں تردد پیدا ہو، اگرچہ لوگ تجھے بتادیں۔ مسند احمد، طبرانی، بیہقی فی الدلائل عنہ

۴۳۱۳..... حلال اور حرام (دونوں) واضح ہیں، اور (ان دونوں کے) درمیان میں بہت سے مشتبہ کام ہیں، میں تمہیں ایک مثال دیتا ہوں، اللہ

تعالیٰ نے ایک (ممنوع) چراگاہ بنائی اور اللہ تعالیٰ کی وہ چراگاہ حرام کردہ چیزیں ہیں، اور جو چراگاہ کے قریب چرائے تو وہ قریب ہے کہ وہ دھوکہ

- ۴۳۱۳۔ میں پڑ جائے، اور جو دھوکہ میں پڑا قریب ہے کہ وہ جہارت کر لے۔ طبرانی عن النعمان بن بشیر
- ۴۳۱۴۔ لوگو! حلال اور حرام واضح ہیں، ان کے درمیان میں بہت سے مشتبہ کام ہیں، جس نے انہیں چھوڑ دیا، تو اس نے اپنا دین اور عزت بچالی، اور جس نے ان کی طرف جلد بازی کی، تو وہ ان میں پڑ سکتا ہے، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی نافرمانیاں ہیں۔ دارقطنی فی الافراد وابن عساکر عن بشیر بن النعمان بن بشیر عن ابیہ، قال دارقطنی لا أعلم لبشیر بن النعمان حدیثا مسندا غیرہ
- ۴۳۱۵۔ حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں، جو ان سے بچا تو وہ اپنے دین اور عزت کو زیادہ بچانے والا ہے، اور جو ان میں پڑا تو قریب ہی وہ کبیرہ گناہوں میں پڑ جائے گا، جیسے کوئی چراگاہ کے پاس چر رہا ہو، تو وہ اس میں پڑ جائے گا، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حدود ہیں۔ طبرانی فی الکبیر، بخاری فی الادب عن عمار
- ۴۳۱۶۔ حلال اور حرام واضح ہیں، اور ان دونوں کے درمیان کئی امور مشتبہ ہیں، جس نے انہیں چھوڑ دیا، تو وہ اپنے دین اور عزت کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے، اور جو ان کے قریب ہوا جیسے کوئی چرنے والا جانور جو کسی (ممنوع) چراگاہ کے پاس چر رہا ہو، تو عنقریب وہ اس میں پڑ جائے گا۔ ابن شاہین والخطیب وابن عساکر عن الزبیر بن سعید الهاشمی عن محمد بن المنکدر عن حابر، قال ابن شاہین هذا حدیث غریب لا أعلم حدث به الا سعد بن زکریا عن الزبیر بن سعید والمشهور حدیث الشعبي عن النعمان بن بشیر
- ۴۳۱۷۔ حلال اور حرام واضح ہیں ان کے درمیان کئی مشتبہ چیزیں ہیں، جس نے ان میں منہ ڈالا تو وہ گناہ میں پڑنے کے لائق ہے، اور جو ان سے بچا وہ اپنے دین (کے احساس) پر بڑا مہربان ہے۔

حرام اور مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرو

- ۴۳۱۸۔ حلال اور حرام واضح ہیں، اور شبہات ان کے درمیان ہیں، جس نے گناہ کی مشتبہ چیز چھوڑ دی تو وہ بظاہر (گناہ) کو زیادہ (جلد) چھوڑ دے گا، اور جس نے شک (کی بات یا کام) پر (کرنے میں) جرأت کی تو عنقریب وہ حرام میں پڑ جائے گا، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی نافرمانیاں ہیں۔ بیہقی عن النعمان بن بشیر
- ۴۳۱۹۔ لوگو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ، اس کی حرام اور حلال کردہ چیزیں ہیں، اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں، اگر کوئی چرواہا، چراگاہ کے آس پاس (بکریاں) چرائے تو تھوڑی دیر بعد اس کی بکریاں چراگاہ کے درمیان میں چرنے لگیں گی، لہذا شبہات کو چھوڑ دو۔ طبرانی عن النعمان بن بشیر
- ۴۳۲۰۔ گناہ دل کی بے چینی ہے، جو آنکھ بھی اٹھتی ہے اس میں شیطان کی طمع (کی ملاوٹ) ہوتی ہے۔

تشریح: اگر انسان اس کی عادت بنالے کہ صرف اپنی ضرورت کی چیزیں دیکھا کرے تو اس کے دل کی کیفیت ہی بدل جائے۔

فطرتی و نفسیاتی باتیں

- ۴۳۲۱۔ شبہات میں پڑنے والا شراب کو نبیذ سمجھ کر حلال جانتا ہے حرام (مال) کو بدیہ اور ناحق (مال) کو زکوٰۃ سمجھتا ہے۔ الدبلی عن علی
- ۴۳۲۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ قیامت کے میدان میں جو بندہ میرے حضور آئے گا تو جو کچھ اس کے پاس تھا اس کی میں تختیش کروں گا، ہاں جو پرہیز گاروں سے ہوا (وہ مستثنیٰ ہے) کیونکہ میں ان سے حیا کرتا ہوں، انہیں مقام و مرتبہ دوں گا، ان کا اکرام کروں گا، انہیں بغیر حساب جنت میں داخل کروں گا۔ الحکیم عن ابن عباس
- ۴۳۲۳۔ کھانے کے وقت اگر تم رک جاؤ تو بغیر کاشت کیے کھاؤ۔ بخاری فی تاریخہ عن اسمعیل الجلی، مرسلہ
- ۴۳۲۴۔ زرگر (سار) کے کونوں سے پانی نہ پینا، اور عشر وصول کرنے والے کے سایہ میں ہرگز نہ بیٹھنا۔ ابن عساکر عن علی

تشریح: ... کیونکہ دونوں کام ذرا سی بے احتیاطی کی وجہ حرام تک پہنچ جاتے ہیں۔

ناپسندیدہ تقویٰ..... از اکمال

۴۳۲۵ جس نے اپنا تقویٰ مکمل کر لیا تو خواب میں میرا دیدار اس پر حرام ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس

ایفاء عہد..... از اکمال

۴۳۲۶ کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگ نہ بتاؤں؟ (تمہارے بہترین لوگ) وہ ہیں جو وعدہ پورا کرنے والے اور خوش اخلاقی سے پیش آنے والے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ پوشیدہ مہتی کو پسند کرتے ہیں۔ ابویعلیٰ، سعید بن منصور عن ابی سعید

۴۳۲۷ وعدہ پورا کرنے والے خوش اخلاقی سے پیش آنے والے ہی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے ہوں گے۔

مسند احمد، بیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۴۳۲۸ میں ان لوگوں میں سب سے زیادہ شریف ہوں جو اپنے ذمہ کو پورا کرتے ہیں۔ بیہقی عن ابن عمر

۴۳۲۹ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں جو اپنے ذمہ کو پورا کرتا ہے۔ بیہقی عن عبد الرحمن بن الیلمانی، مرسلہ مولیٰ عمر توفی فی ولایة الولید

۴۳۳۰ ان سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو، ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف مدد مانگتے ہیں۔ مسند احمد و الغوی طبرانی عن حذیفہ

مشرکین نے انہیں اور ان کے والد یمان کو پکڑ لیا اور ان سے یہ عہد لیا کہ بدر کے دن وہ نہیں لڑیں گے، تو نبی علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔

حرف یاء..... یقین

۴۳۳۱ صبر آدھا ایمان اور یقین سارے کا سارا ہی ایمان ہے۔ حلیۃ الاولیاء، بیہقی عن ابن مسعود

۴۳۳۲ مجھے اپنی امت کے بارے یقین کی کمزوری کا ڈر ہے۔ طبرانی فی الاوسط، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۳۳۳ یہ یقین کی کمزوری ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضا مندی تلاش کرو، اور اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) رزق پر ان کی تعریف کرو، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں دیا اس کی وجہ سے ان کی مذمت کرو، اللہ تعالیٰ کے رزق کو لایحی کی لالچ تمہاری طرف کھینچ کر نہیں لاسکتی اور نہ کسی نفرت کرنے والے کی نفرت و ناپسندیدگی اسے ہٹا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور جلال سے راحت و کشادگی کو رضا اور یقین میں رکھا ہے، اور غم و پریشانی کو شک اور (تقدیر پر) ناراضگی میں رکھا ہے۔ حلیۃ الاولیاء، بیہقی عن ابی سعید

الاکمال

۴۳۳۴ تم جانتے ہو یا نہیں لوگوں کو یقین اور عافیت سے بڑھ کر کوئی بھلائی نہیں دی گئی سو یہ دونوں (نعمتیں) اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو۔

ابن المبارک عن الحسن مرسلہ

۴۳۳۵ بندے کو حسن یقین اور عافیت سے افضل کوئی چیز نہیں دی گئی، سو اللہ تعالیٰ سے حسن یقین اور عافیت کا سوال کیا کرو۔

الزاد عن سہل بن سعد عن ابی بکر، وقال لیس لیس لیس عن ابی بکر حدیث مرفوع غیرہ

۴۳۳۶ اللہ تعالیٰ سے یقین اور عافیت کا سوال کیا کرو۔ بیہقی حاکم عن ابی بکر

۷۳۳۷۔ یقین کی تعلیم ایسے حاصل کرو جیسے تم قرآن سیکھتے ہو، یہاں تک کہ تمہیں اس کی معرفت حاصل ہو جائے کیونکہ میں اسے سیکھتا ہوں۔

حلیۃ الاولیاء عن ثور بن یزید، مرسلاً

۷۳۳۸۔ لوگو! اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو، اس واسطے کہ کسی کو عافیت کے بعد یقین جیسی (نعمت) نہیں ملی، اور کفر کے بعد شک سے بڑی کوئی (مصیبت) نہیں سچ کی عادت ڈالو، کیونکہ وہ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں (لے جانے کا ذریعہ) ہیں اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ جھوٹ برائی کی طرف راہ ہموار کرتا ہے، اور جھوٹ اور برائی دونوں جہنم میں (لے جانے کا ذریعہ) ہیں۔ ابن حبان عن ابی بکر

۷۳۳۹۔ ایمان دل میں برقرار ہے اور یقین (کئی) خطرات (میں) ہے۔ الدیلمی عن داؤد بن سعد الانصاری عن ابیہ

۷۳۴۰۔ ابن عمر! تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم ادنیٰ قسم کے لوگوں میں عمر رسیدہ ہو گے، وہ ایک سال کا (غلہ وانا ج بطور) خرچ چھپائے ہوں گے، اور یقین کمزور ہوگا۔ بخاری فی روایۃ حماد بن شاکر عن ابن عمر

۷۳۴۱۔ مجھے اپنی امت کے بارے یقین کی کمزوری کا خدشہ ہے۔ ابن المبارک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۳۴۲۔ عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) پانی پر چلا کرتے تھے، اگر ان کے یقین میں مزید اضافہ ہوتا (جبکہ نبوت کے بعد کا کوئی درجہ نہیں) تو وہ

ہو میں اڑتے۔ الحکیم عن زافر بن سلیمان، معضلاً

تشریح: انسانوں میں سب سے بڑا درجہ انبیاء کا ہے، مراد یہ ہے کہ وہ مزید کوئی درجہ تو پانہ سکتے تھے اس لیے یہیں تک ممکن تھا بقیہ انہیں حاصل نہیں تو اس پر ملامت بھی نہیں اگر وہ مرتبہ انہیں ملتا تو یقیناً یقین میں اضافہ ہوتا ہے لیکن وہ ان کے اختیار میں نہیں تھا۔

۷۳۴۳۔ اگر میرے بھائی عیسیٰ (علیہ السلام) کا یقین اس طرح اچھا ہوتا جیسا کہ ہوتا ہے تو وہ ہوا میں چلتے اور پانی پر نماز پڑھتے۔ الدیلمی عن معاذ

باب دوم..... برے اخلاق اور افعال

اس بارے میں تین فصول ہیں۔

فصل اول..... برے اخلاق و افعال سے ڈراؤ

- ۴۳۴۲ بد خلقی بے برکتی ہے۔ ابن شاہین فی الافراد عن ابن عمر
- ۴۳۴۵ بد اخلاقی بے برکتی ہے اور تمہارے برے لوگ وہ ہیں جو زیادہ بد اخلاق ہیں۔ خطیب عن عائشة
- ۴۳۴۶ بد خلقی بے برکتی، عورتوں کی (ہر بات میں) فرمانبرداری ندامت (کا باعث) ہے اچھی عادت برکت و بڑھوتری (کا باعث) ہے۔
- ابن مندہ عن ربیع الانصاری
- ۴۳۴۷ بد اخلاقی عمل کو خراب کرتی ہے، جیسے سرکہ شہد کو رگاڑ دیتا ہے۔ الحارث والحاکم فی الکسی عن ابن عمر
- ۴۳۴۸ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھنے کی برائی نجل، کھلی برائی اور بد اخلاقی ہے۔ ابن المبارک عن سلیمان بن موسیٰ، موسیٰ بن سلیمان
- ۴۳۴۹ جب تم کسی پہاڑ کے بارے میں سنو کہ وہ اپنی جگہ سے ٹل گیا تو اس کی تصدیق کرو، اور جب یہ سنو کہ فلاں شخص نے اپنی عادت چھوڑ دی ہے تو اس بات کی تصدیق نہ کرو، اس واسطے کہ وہ وہی کرے گا جو اس کی عادت ہے۔
- مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

خندہ پیشانی پسندیدہ عمل ہے

- ۴۳۵۰ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنے بھائیوں کے سامنے منہ بنائے رکھے۔ فردوس عن علی
- ۴۳۵۱ ہر (گناہ کی) بات کی توبہ ہے صرف بد اخلاق (کی توبہ نہیں) کیونکہ وہ جس گناہ سے توبہ کرتا ہے اس سے زیادہ برے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ خطیب عن عائشة
- ۴۳۵۲ (اچھے) اخلاق کو (برے اخلاق میں) تبدیل کرنے والا ایسا ہے جیسے (کسی کی) خلقت کو تبدیل کرنے والا، تم اس کی اخلاقی تبدیلی اس وقت ہی کر سکتے ہو کہ جب اس کی خلقت تبدیل کر دو۔ ابن عدی، فردوس عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۴۳۵۳ بے برکتی برے اخلاق ہیں۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، الحلبة عن عائشة، دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الاوسط عن جابر
- ۴۳۵۴ اگر بد خلقی کسی مرد کی صورت میں لوگوں کے درمیان چلتا تو انتہائی بری صورت کا مرد ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فحش گو بنا کر نہیں پیدا کیا۔
- الخزائطی فی مساوی الاخلاق عن عائشة
- عیش فی الناس لكل رجل سوء لكل لفظ غلط ہے صحیح لکان ہے۔
- ۴۳۵۵ ہر گناہ کی اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ ہے سوائے بد اخلاق کے، وہ جس گناہ سے بھی توبہ کرتا ہے تو اس سے زیادہ برے میں واقع ہو جاتا ہے۔ ابو الفتح الصابونی فی الاربعین عن عائشة
- ۴۳۵۶ جس کے اخلاق برے ہوئے اسے اس کے نفس میں عذاب دیا جاتا ہے اور جس کی پریشانی زیادہ ہو اس کا بدن کمزور پڑ جاتا ہے، اور جس نے لوگوں سے مذاق کیا اس کی شرافت ختم ہوگئی، اور اس کی مردانگی و مروت گر گئی۔ الحارث و ابن السنی و ابو نعیم فی الطب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- تشریح: نفس میں عذاب کا مطلب یہ ہے کہ وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہوتا ہے۔

- ۴۳۵۷۔ بری خصلت والا (پہلے گروہ کے ساتھ) جنت میں نہیں جائے گا۔ ترمذی ابن ماحہ عن ابی بکر
- ۴۳۵۸۔ متکبر زیادہ بک بک کرنے والا اور سخت طبیعت بدخلق جنت میں نہیں جائے گا۔ ابو داؤد عن حارثہ بن وہب
- ۴۳۵۹۔ ہر سخت گو، متکبر اپنے آپ کو بڑا سمجھے والا جہنمی ہے اور کمزور و مغلوب لوگ جنتی ہیں۔ ابن قانع، بیہقی عن سراقہ بن مالک
- ۴۳۶۰۔ لوگ کانوں کی مانند ہیں، اور عادت نسل در نسل چلتی ہے بے ادبی بری خصلت کی طرح ہے۔ بیہقی عن ابن عباس
- تشریح۔ جسے کان سے بھی سونا، چاندی اور پتیل نکلتا ہے ایسے لوگوں کے ہاں کبھی اچھے اور برے اخلاق والے لوگ بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

الاکمال

- ۴۳۶۱۔ بد اخلاقی عمل کو ایسے ہی خراب کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ العسکری فی الامثال عن علی رضی اللہ عنہ، ورحالہ ثقافت
- ۴۳۶۲۔ باہمی مجلس کی برائی بجل اور تنگی ہے، بد خلقی بے برکتی ہے۔ العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مرسلا
- ۴۳۶۳۔ بد خلقی ایسا گناہ ہے جس کی بخشش نہیں، اور بد خلقی ایک گھلی خطا ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن انس
- ۴۳۶۴۔ انسان کی بد بختی بد اخلاقی ہے۔ الخرائطی وابن عساکر عن حابر

فصل ثانی..... برے اخلاق اور افعال

حروف معجم کی ترتیب پر

حرف الف..... اسراف و فضول خرچی

- ۴۳۶۵۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو (اس کی حماقت کی وجہ سے) ذلیل کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنا مال تعمیرات پانی اور مٹی میں خرچ کرتا ہے۔
الغوی عن محمد بن بشیر الانصاری، ومالہ غیرہ
- ۴۳۶۶۔ یہ بھی اسراف ہے کہ تم ہر اس چیز کو کھاؤ جس کی تمہیں خواہش ہو۔ ابن ماحہ عن انس
- ۴۳۶۷۔ روزانہ اکثر کھانے والے اسراف کرتے ہیں۔ بیہقی عن عائشہ

ایماء، آنکھ و آبرو سے اشارہ

- ۴۳۶۸۔ (کسی کے خلاف) آنکھ سے اشارہ کرنا خیانت ہے کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ (اس طرح) اشارہ کرے۔

ابن سعد عن سعید بن المسیب، مرسلا

تشریح: عموماً جب اشارہ کیا جاتا ہے تو جس کے خلاف اشارہ کیا جاتا ہے وہ دیکھتا نہیں اس لیے اسے خیانت کہا گیا ہے۔

- ۴۳۶۹۔ کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ (آنکھ و آبرو سے) اشارہ کرے۔ مسند احمد عن انس

الاکمال

- ۴۳۷۰۔ اسلام میں (کسی کے خلاف آنکھ سے) اشارہ کرنے اور دھوکہ سے قتل کرنے کی گنجائش نہیں، بے شک ایمان نے ہم کو قتل

کرنے کو مقتید کر دیا ہے اور نبی اشارہ نہیں کرتا ہوتا۔ ابن عساکر عن عثمان بن عفان

نفس کی تذلیل..... از اکمال

۷۳۷۱۔ مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، کسی نے عرض کیا: کوئی اپنے آپ کو کیسے ذلیل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ایسی آزمائش میں پڑنے کی کوشش کرے جس کی اس میں طاقت نہیں۔

مسند احمد، ترمذی حسن صحیح غریب، ابن ماجہ، ابویعلیٰ، سعید بن منصور عن جندب عن حذیفہ عن ابی سعید، طبرانی عن ابن عمر

حرف الباء..... بغاوت و ظلم

۷۳۷۲۔ بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کے کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ دنیا میں عذاب جلدی دیتے ہیں باوجودیکہ یہ گناہ اس کے لئے آخرت میں بھی ذخیرہ ہوگا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم ابن حبان عن ابی بکر

۷۳۷۳۔ بغاوت سے بچو، کیونکہ بغاوت سے بڑھ کر کوئی سزا جلد نہیں ملتی۔ ابن عدی وابن النجار عن علی

۷۳۷۴۔ لوگوں پر ظلم زانیہ عورت کا بیٹا ہی کرتا ہے یا جس میں اس کی خصلت ہے۔ طبرانی عن ابی موسیٰ

۷۳۷۵۔ اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر زیادتی کرے تو جو زیادتی ظلم کرنے والا ہوگا ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ ابن لال عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

بخل و کنجوسی کی مذمت

۷۳۷۶۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنی زندگی میں تو بخیل ہو اور اپنی موت کے وقت بخشنے ہو۔ الخطیب فی کتاب البیخلاء عن علی

۷۳۷۷۔ بخل سے بچو! اس لیے کہ تم سے پہلے لوگ بخل کی وجہ سے ہلاک ہوئے، بخل نے انہیں کنجوسی کا حکم دیا تو انہوں نے کنجوسی کی، اس نے انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی، اس نے انہیں گناہوں کا حکم دیا تو انہوں نے گناہ کیے۔ ابو داؤد، حاکم عن ابن عمرو

۷۳۷۸۔ آدمی کے بخیل ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں اپنا پورا حق لوں گا، اور اس میں سے کچھ نہیں چھوڑوں گا۔

فردوس عن ابی امامہ

۷۳۷۹۔ دو خصلتیں ایسی ہیں جو کسی مؤمن میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں، بخل اور بد خلقی۔ بخاری فی الادب، ترمذی عن ابی سعید

۷۳۸۰۔ وہ شخص انتہائی برا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے لیے مانگا جائے پھر بھی نہ دے۔ بخاری فی التاریخ عن ابن عباس

۷۳۸۱۔ مرد میں سب سے بری خصلت بے صبری کی کنجوسی اور سخت بزدلی ہے۔ بخاری فی التاریخ، ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۳۸۲۔ بخیل (پہلے طبقہ کے ساتھ) جنت میں نہیں جائے گا۔ خطیب فی کتاب البیخلاء عن ابن عمر

۷۳۸۳۔ اس امت کے پہلے طبقہ کی درنگی زہد اور یقین ہے اور آخری طبقہ کی ہلاکت بخل اور لمبی امید سے ہوگی۔

مسند احمد فی الزہد، طبرانی فی الاوسط بیہقی عن ابن عمرو

۷۳۸۴۔ تنگی کا کھانا (کھانا) علاج ہے اور بخیل کا کھانا بیماری ہے۔ خطیب فی کتاب البیخلاء و ابو القاسم الخرقی، فی فوائدہ عن ابن عمرو

تشریح: کیونکہ جو کھانا انسان دل سے نہ دے وہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

۷۳۸۵۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم ہے کہ بخیل (پہلے گروہ کے ساتھ) جنت میں نہیں جائے گا۔ ابن عساکر عن ابن عباس

۷۳۸۶۔ اسلام نے بخل سے بڑھ کر کسی چیز کو نہیں مٹایا۔ ابو داؤد، ابویعلیٰ عن انس

۷۳۸۷۔ بخیل اور صدقہ دینے والے (دونوں) کی مثال ان دو مردوں کی سی ہے جن پر لوہے کی دوزر ہیں سینے سے ہنسی کی ہڈی تک ہوں، تو

خرچ کرنے والے کی زرہ خرچ کرنے سے اس کی جلد پر لمبی ہو جاتی ہے (اور اتنی بڑھ جاتی ہے) یہاں تک کہ اس کی انگلیاں چھپ جاتی ہیں اور اس کے قدموں کے نشان مٹ جاتے ہیں۔ اور بخیل کچھ خرچ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تو ہر کڑی کا حلقہ کا اپنی جگہ میں تنگ ہو جاتا ہے اور اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ کھلتی نہیں۔ مسند احمد، بیہقی، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۳۸۸ اس امت کے پہلے طبقہ کی نجات یقین اور زہد میں ہے اور اس کا آخری طبقہ بخل اور (لمبی) امیدوں سے ہلاک ہوگا۔

ابن ابی الدنیا عن ابن عمرو

۴۳۸۹ بخل سے بڑھ کر بھی کوئی بیماری ہوگی؟ مسند احمد بیہقی عن جابر، حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... روحانی بیماری اور جب روح بیمار ہو جائے تو جسم بھی سقیم و بیمار پڑ جاتا ہے۔

۴۳۹۰ اس شخص کے لیے سرسرخ رہا ہے جو اپنے اہل و عیال کو تو خیریت سے چھوڑ مرے اور خود برائی لے کر اپنے رب کے ہاں حاضر ہو۔

فردوس عن ابن عمر

۴۳۹۱ بخل اور جھوٹ دو ایسی خصلتیں ہیں جو کسی مؤمن میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں۔ سمویہ عن ابی سعید

۴۳۹۲ سردار بخل نہیں کرتا۔ خطیب فی کتاب البخلاء عن انس

۴۳۹۳ جس نے زکوٰۃ ادا کی، مہمان کی مہمان نوازی کی اور مصیبت میں کسی کو دیا تو وہ کنجوسی سے بری ہو گیا۔

ہناد، ابو یعلیٰ، طبرانی عن خالد بن زید بن حارثہ

۴۳۹۴ جس میں تین باتیں ہوں گی تو اس نے اپنے آپ کو بخل و کنجوسی سے بچالیا، جس نے زکوٰۃ ادا کی، مہمان کی ضیافت کی اور مصیبت میں (کسی کو) دیا۔ طبرانی عن خالد بن زید بن حارثہ

ظلم..... از اکمال

۴۳۹۵ ابلیس (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے (جاؤ) انسانوں میں ظلم اور حسد (کی صفات) تلاش کرو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شرک کے برابر ہیں۔ حاکم فی تاریخہ والدیلمی عن علی

۴۳۹۶ لوگوں پر صرف حرام زادہ ہی ظلم کرتا ہے یا جس میں یہ صفت ہو۔ الخرائطی وابن عساکر عن بلال بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ عن ابیہ عن حدہ

۴۳۹۷ اے ام عبد کے بیٹے! کیا تم جانتے ہو کہ جو اس امت میں سے ظلم کرے گا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے؟ تو سنو! ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ اس امت کا زخمی قتل نہ کیا جائے گا، اور نہ ان کا مال غنیمت تقسیم کیا جائے گا۔

حاکم، بیہقی وضعفہ وابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۴۳۹۸ نہ ظلم کرنا اور نہ ظلم کرنے والا بننا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لوگو! تمہاری زیادتی خود تمہارے خلاف ہے۔

حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

باہمی بغض و عناد..... از اکمال

۴۳۹۹ خبردار، باہمی بغض و عناد سے بچو! کیونکہ وہ مونڈنے والی ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

بخل..... از اکمال

۴۴۰۰ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن (کے پودوں) کو اپنے دست (قدرت) سے اگایا ہے، اسے مزین کیا، فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے اس میں

نہیں کھودیں، پھر اس میں پھل لد گئے، اللہ تعالیٰ نے اس کی خوبصورتی اور حسن دیکھا تو فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال اور اپنے عرش پر بلندی کی قسم! میرے پڑوس میں تجھ میں کوئی بخیل نہ جائے گا۔ ابن النجار والخطیب فی کتاب البخلاء عن ابن عباس، وہو ضعیف تشریح:..... سند کے لحاظ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔

۴۰۱۔ اللہ تعالیٰ سچ سوالی کے لیے ایسے ہی غضبناک ہوتے ہیں جیسے اپنے لیے غضبناک ہوتے ہیں۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۴۰۲۔ کنجوسی سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے، اس نے انہیں بخل کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا، انہیں قطع رحمی کا حکم دیا، انہوں نے قطع رحمی کی، انہیں گناہوں کا حکم دیا تو انہوں نے گناہ کیے۔ ابو داؤد و ابن جریر فی تہذیبہ حاکم، بیہقی عن ابن عمرو ۴۰۳۔ کنجوسی سے بچو، اس واسطے کہ اس نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کیا، اس نے انہیں نے بلایا تو انہوں نے خون بہائے، مال اڑائے، اپنی اولاد کو قتل کیا۔ ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۴۰۴۔ بخل سے بچنا کیونکہ اس نے اقوام کو بلایا تو انہوں نے زکوٰۃ روک لی، قطع رحمی کی، اور اس کے کہنے پر انہوں نے خون بہائے۔

۴۰۵۔ کنجوسی سے بچنا اس واسطے کہ تم سے سابقہ لوگ بخل کی وجہ سے ہلاک ہوئے، اس نے انہیں جھوٹ کا حکم دیا تو انہوں نے جھوٹ بولا، ظلم کا حکم دیا تو انہوں نے ظلم ڈھائے، اور انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے رشتے ناتے توڑے۔ ابن جریر عن ابن عمرو ۴۰۶۔ بخل کے دس حصے ہیں، ان میں سے نو حصے گھڑ سوار میں اور باقی دوسرے لوگوں میں ہیں۔

دارقطنی، بیہقی، خطیب فی کتاب البخلاء عن انس رضی اللہ عنہ ۴۰۷۔ تم کہتے ہو یا تمہارا کہنے والا کہے گا: بخیل ظالم سے زیادہ معذور ہے، اور (خود ہی بتاؤ) بخل سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں کونسا ظلم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ اپنی عزت و عظمت اور جلال کی قسم کھاتے ہیں کہ جنت میں کنجوسی اور بخیل شخص نہیں جائے گا۔

الخطیب فی کتاب البخلاء عن ابی الزاہریۃ عن ابی شجرۃ ۴۰۸۔ جس شخص میں تین باتیں ہوں تو وہ کنجوسی سے بری ہے، جس نے زکوٰۃ ادا کی درآسمان لیکہ وہ خوش ہو، اور اپنے مہمان کی مہمان نوازی کی، اور مصائب میں عطا کیا۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر ۴۰۹۔ بخل اور بد خلقی دو ایسے اخلاق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔ الدیلمی عن ابن عمرو ۴۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے ملامت کو پیدا کر کے اسے بخل اور مال سے ڈھانپ دیا۔ البزار ابو نعیم عن ابن عباس ۴۱۱۔ بخل اور ایمان کبھی کسی بندے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ ابن شیبہ و ہناد، ترمذی، حاکم بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۴۱۲۔ ایمان اور بخل کبھی کسی مسلمان بندے کے دل میں یکجا نہیں ہو سکتے۔

ابن عدی عن عبدالغفور بن عبدالعزیز بن سعید الانصاری عن ابیہ عن جدہ ۴۱۳۔ بخل اور ایمان کبھی کسی بندے کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۴۱۴۔ ایمان اور بخل کسی مسلمان کے پیٹ (دل) میں جمع ہو نہیں سکتے۔ ابن جریر عنہ ۴۱۵۔ مؤمن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ بخیل اور بزدل ہو۔

ہناد والخطیب فی کتاب البخلاء عن ابی جعفر، معضلاً، الخطیب عن ابی عبدالرحمن السلمی، مرسلًا، موقوفًا ۴۱۶۔ اے انسان! جب تک تو زندہ ہے بخیل رہے گا، اور جب تمہاری وفات کا وقت ہوگا تو اپنے مال کی طرف ہاتھ بڑھائے گا کہ اسے بکھیرے، سو دو عادتیں (اپنے اندر) جمع نہ کرنا، زندگی میں برا سلوک اور مرتے وقت برائی، اپنے ان قریبی رشتہ داروں کو دیکھنا جو محروم ہوں گے، اور وارث نہیں بنیں گے تو ان کے لیے نیکی کی وصیت کر کے مرنا۔ الدیلمی عن زید بن ثابت ۴۱۷۔ اے بنی سلمہ! بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری ہے؟ اپنے دوست کے لیے دعا کرو۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن زید بن ثابت

تشریح:..... یا صاحب سے خود نبی کریم ﷺ مراد ہیں تو پھر درود و سلام مراد ہے اور یا کوئی مسلمان مراد ہے تو اس وقت دعا کرنا مراد ہے۔

حرف التاء..... لوگوں کے عیوب تلاش کرنا

۴۱۸ مرد سے اپنے بیوی کو پینے کے بارے سوال نہیں ہوگا۔ ابو داؤد عن عمر

۴۱۹ مرد سے اپنی بیوی کی پیٹ کے بارے نہیں پوچھا جائے گا؟ اور تنہا نہ سونا۔ مسند احمد، حاکم عن عمر
شادی شدہ مردوں کے لیے یہ انتہائی مفید ترین نصیحت ہے، یعنی اپنی عورتوں کے ساتھ رہو، انہیں تنہا نہ چھوڑو۔

چمٹے رہنا

۴۲۰ یہ بات مؤمن کے اخلاق سے نہیں کہ وہ (لوگوں سے) چمٹا رہے اور حسد کرے، صرف علم کی طلب میں ایسا کر سکتا ہے۔ بیہقی عن معاذ

شکم سیری اور نفرت

۴۲۱ شکم سیر ہونے والے ہلاک ہو گئے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابن مسعود

۴۲۲ گھن کھانے والے ہلاکت میں پڑ گئے۔ النحلۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

آزمائشوں اور تہمتوں کے لیے پیش ہونا..... از اکمال

۴۲۳ جس نے جھوٹ بولا ہم اسے جھوٹا کر دکھائیں گے، اور جس نے اپنے آپ کو (آزمائشوں اور فتنوں کے لیے) پیش کیا تو ہم اسے پیش کر دیں گے، اور جس نے ہماری طرف تیر پھینکا ہم اسے دفن کر دیں گے۔ ابن لال عن عمران بن یزید بن البراء بن عازب عن ابیہ عن حدہ
تشریح: اس واسطے ایسی جگہوں سے بچنا چاہیے جہاں کسی فتنہ اور تہمت کا اندیشہ ہو۔

۴۲۴ جان بوجھ کر بیمار نہ بنا کرو (ورنہ) بیمار پڑ جاؤ گے، اور (مرنے سے پہلے ہی) اپنے لیے قبریں نہ کھود لیا کرو (ورنہ) مر جاؤ گے۔

الدیلمی عن وہب بن قیس الثقفی

تشریح: انسان نفسیاتی طور پر جب کسی چیز کو اپنے دل و دماغ پر سوار کر لیتا ہے تو وہ آہستہ آہستہ اس کے دباؤ میں آ جاتا ہے، مثلاً جو لوگ جادو ٹونے تعویذ گنڈے اور جنات کا ڈر ہر وقت دل میں رکھتے اور بات بات پر ان سے متاثر ہوتے اور انہیں مؤثر سمجھتے ہیں وہ اکثر وہی طور ان چیزوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں دوسرا شخص انہیں لاکھ سمجھائے، بجھائے لیکن وہ کسی کی بات قبول نہیں کرتے وہ کہتے ہیں ہم پر جو بتی ہے وہی سچ ہے، حالانکہ وہ ان کا فقط وہم اور مانجھو لیا ہے، ورنہ جادو و بذات خود کی بیماری کا نام نہیں یہ ایک ٹن ہے، اور جنات ایک مخلوق ہے جیسے چوئیاں ایک مخلوق ہیں لیکن لوگ چوئوں سے نہیں ڈرتے جنات سے خوفزدہ رہتے ہیں، وجہ اصل یہ ہے کہ نسلاً بعد نسل لوگوں میں جنات کا اتنا تاثر پھیلا ہے کہ لوگ ہر انہونی اور عجیب بات کو جنات کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

لوگوں کے عیوب کی تلاشی..... از اکمال

۴۲۵ اے مسلمان کے گروہ! جن کے دلوں میں ابھی تک ایمان داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی مذمت نہ کیا کرو اور نہ ان کے عیوب تلاش کیا کرو، اس واسطے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کیا تو اللہ تعالیٰ (اس کے گناہوں پر پڑے) پردے کو پھاڑ دے گا، اور اس کا عیب

ظاہر کر دے گا، وہ اگر چاہے گھر کے پردہ میں ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ
 ۴۲۶ ے۔ اے وہ لوگو! جو زبان سے ایمان لائے ہیں اور ایمان ان کے دلوں کی طرف خالص ہو کر نہیں گیا، مسلمانوں کو تکلیف نہ دینا، اور نہ ان
 کے نقائص تلاش کرنا، اس واسطے کہ جو اپنے بھائی کا عیب تلاش کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کا عیب لا ظاہر کرے گا، حتیٰ کہ اسے اپنے گھر کے درمیان
 خوفزدہ کر دے گا۔ ابویعلیٰ، بیہقی عن ابن عباس

۴۲۷ ے۔ اے وہ لوگو! جو زبان سے ایمان لائے ہیں اور ایمان ابھی تک ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچانا، اور نہ
 انہیں عار دلا کرنا، نہ ان کے عیوب تلاش کرنا، اس واسطے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کو ظاہر کر دے گا،
 جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ یہ معاملہ کرے تو اسے رسوا کر دے گا، اگرچہ وہ اپنے گھر ہی کیوں نہ ہو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا مسلمانوں پر کوئی
 پردہ ہے؟ آپ نے فرمایا مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے پردے شمار سے زیادہ ہیں، مؤمن بندہ گناہ کر کے ان پردوں کو پھاڑ دیتا ہے یہاں تک کہ ان
 میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہتا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کو لوگوں سے چھپا دو، کیونکہ وہ اسے عار دلاتے ہیں اسے برائی
 سے روکتے ہیں، تو فرشتے اسے اپنے پردوں میں ڈھانپ کر لوگوں سے چھپا لیتے ہیں، پھر اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں،
 اور اس پر اس کے پردے واپس ڈال دیتے ہیں اور ہر پردے کے ساتھ نو پردوں کا اضافہ ہو جاتا ہے، اور اگر گناہوں میں آگے بڑھتا رہے تو
 فرشتے کہتے ہیں: اے پروردگار وہ ہم پر غالب آ گیا اور ہمیں حقیر جانا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: اس سے ہٹ جاؤ، پھر اگر وہ تاریک
 رات میں تاریک گھر میں کسی بل کے اندر بھی کوئی گناہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کر دیتے ہیں، اور اس کا عیب لوگوں کے سامنے کر دیتے ہیں۔

الحکیم عن جبیر بن نفیر، مرسلہ
 ۴۲۸ ے۔ مرد سے اپنی بیوی کو مارنے کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا، اور نہ یہ پوچھا جائے گا کہ وہ اپنے کن بھائیوں کا قصد کرتا ہے اور کن کا
 قصد نہیں کرتا، اور تنہا نہیں سوتا۔ ابو داؤد طیالسی، مسند، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلیٰ حاکم، ابو داؤد، سعید بن منصور عن عمر

حرف الحاء..... مدح پسندی

۴۲۹ ے۔ لوگوں سے تعریف پسندی (انسان کو) اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔ فردوس عن ابن عباس

الا کمال..... چاہ و مرتبہ کی محبت

۴۳۰ ے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بلائیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ اس
 سے اس کے مرتبہ و جاہ کے متعلق ایسے ہی پوچھیں گے جیسے اس کے مال کے متعلق پوچھیں گے۔ تمام، خطیب عن ابن عمر

۴۳۱ ے۔ لوگوں سے تعریف پسندی اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس
 تشریح:..... یعنی انسان جب لوگوں سے اپنی تعریف سننا پسند کرنے لگتا ہے تو اس کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی تنقید اور برائی سننے سے بہرہ
 اور اپنے عیوب سے اندھا ہو جاتا ہے۔

حرص و لالچ کی مذمت

۴۳۲ ے۔ انسان کی اگر مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری کی طلب و جستجو میں لگ جائے، اور اگر اس کی دو وادیاں ہوں تو تیسری کی تلاش میں لگ
 جائے، انسان کا پیٹ صرف (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی، اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

مسند احمد، ترمذی، بیہقی عن انس، مسند احمد بیہقی عن ابن عباس، بخاری عن ابن الزبیر، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ
 عنہ، مسند احمد عن ابی واقد، بخاری فی التاريخ والبراز، بریدہ، مبرقہ، ۶۲۴۵/۶۲۴۳

تشریح:..... یعنی وادی میں اتنی بکریاں ہوں کہ وہ پوری وادی بھر جائے۔

۴۳۳۳..... حریص وہ شخص ہے جو حرام طریقے سے کمائی کا طلبگار ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلة

۴۳۳۴..... مجھے اپنی امت کے بارے جس بات کا زیادہ خوف ہے وہ پیٹ کا بڑھنا، لگا تار سونا، سستی اور یقین کی کمزوری ہے۔

دارقطنی فی الافراد عن جابر

تشریح:..... امت مرحومہ دور حاضر میں جہاں دیگر آزمائشوں اور فتنوں میں مبتلا ہے وہاں جسمانی اور روحانی ترقی سے محرومی کے عذاب میں بھی مبتلا ہے، جب سے اس کے رجال کار نے کائنات کی کنہ و حقیقت میں تحقیق و تجربات چھوڑے اس وقت سے اس امت کا فنی بیڑہ حالات کی موجوں میں گھر چکا ہے اور جب سے افراد کار نے جسمانی تمرین اور مشق، جسے ورزش کہتے ہیں، چھوڑ دی وہ جسمانی بحران کا شکار ہو چکی ہے، اس واسطے ضروری ہے کہ جیسے علوم آلیہ اور عالیہ کا سیکھنا فرض اور ضروری ہے اسی طرح فنی اور جسمانی ارتقاء و بہبود کے لیے تحقیقات و تجربات اور ورزش بے حد ضروری ہے جس کا گناہ امت کو ایسے ہی ہو گا جیسے کسی فرض کفایہ کے چھوڑنے پر ہوتا ہے۔

۴۳۳۵..... اگر انسان کی بھجور کی ایک وادی ہو تو اس کی تمنا ہوگی کہ اسے اس جیسی وادی مل جائے، پھر اسی جیسی (تیسری وادی) کی تمنا کرے گا، یہاں تک کہ وہ کئی وادیوں کی آرزو رکھے گا، انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی۔ مسند احمد، ابن حبان عن جابر

۴۳۳۶..... دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا نقصان آدمی کو مال کی لالچ اور اپنے دینی شرف

و مرتبہ پر ہوتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی عن کعب بن مالک، مبرقہ، ۲۲۵۲ و لغایہ ۲۲۵۵

تشریح:..... بالفاظ دیگر جب انسان کی دلی خواہش بھی یہ ہو اور وہ اپنی زبان سے بھی اظہار کرے کہ میں نے فلاں نیک کام کیا تھا، فلاں سن میں جہاد کیا تھا، وغیرہ۔

۴۳۳۷..... انسان بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی خصلتیں (جوان ہی) رہ جاتی ہیں حرص اور لمبی امید۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی عن انس

الحسد..... حسد کی مذمت

۴۳۳۸..... حسد نیکیوں کو ایسے ہی ختم کر دیتا ہے جیسے آگ ایندھن کو ختم کر دیتی ہے، اور صدقہ برائی کو ایسے ہی نیست و نابود کر دیتا ہے جیسے پانی

آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز مومن (کے دل اور چہرے) کا نور ہے، اور روزہ رکھنا جہنم سے (بچاؤ کی) ڈھال ہے۔ ابن ماجہ عن انس

۴۳۳۹..... حسد (بمعنی غبطہ) دو آدمیوں میں (کیا جاسکتا) ہے، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کے علم) سے نوازا ہے پھر وہ اس کی حفاظت کے لیے (حفظ کی دہرائی اور علم کی تعلیم و تدریس و مطالعہ کے ذریعہ) اٹھ کھڑا ہوا، اور قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا، تو اس نے اس کے ذریعہ صلہ رحمی کی، اور رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھا، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کیا (دیکھنے والے نے یہ) تمنا کی کہ وہ بھی اس کی طرح ہو جائے۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۴۳۴۰..... حسد ایمان کو ایسے ہی خراب کرتا ہے جیسے اندرائن (تمہ) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ فردوس عن معاویہ بن حیدرہ

۴۳۴۱..... جب حسد کرو تو حسد سے آگے نہ بڑھو، اور جب (برا) گمان کرنے لگو تو تحقیق نہ کرو، اور جب فال لینے لگو تو سیکھت ہو کر چل پڑو اور اللہ

تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرو۔ ابن عدی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

حسد نیکیوں کو کھا جاتی ہے

۴۳۴۲..... حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو یوں تباہ کر دیتا ہے جیسے آگ ایندھن کو ختم کر دیتی ہے۔ ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۳۴۳..... تم سے پہلی امتوں کی بیماریاں تم تک پہنچ جائیں گی (جن میں) حسد اور آپس کا بغض (شامل ہیں) یہ مونڈ دینے والی ہیں، (یعنی)

دین کو ختم کر دیں گی، نہ کہ بالوں کو مونڈنے والی ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے ایمان کے بغیر تم لوگ جنت میں نہیں جاسکتے، اور آپس میں محبت رکھ بغیر تم ایماندار نہیں بن سکتے، کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم اسے کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ آپس میں سلام پھیلاد۔ مسند احمد، ترمذی، والضیاء عن الزبیر بن العوام

۴۴۴۲ خیانت اور حسد دونوں نیکوں کو ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے آگ ایندھن کو ختم کر دیتی ہے۔

ابن صصری فی امالیہ عن الحسن بن علی

۴۴۴۵ حسد کرنے والا پھلخو راور کہانت والے کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن بسر

۴۴۴۶ تمام انسان حاسد ہیں، کسی حسد کرنے والے کو اس کا حسد اس وقت تک نقصان نہیں دیتا جب تک وہ زبان سے بات اور ہاتھ سے عمل نہ کرے۔ حلیۃ الالیاء عن انس

تشریح: یہ اس کی آخری حد رکھی ہے کہ اس سے پہلے پہل دل میں آنے والی ختنی باتیں اور خیالات ہیں وہ سب معاف ہیں۔

الاکمال

۴۴۴۷ تمام انسان حاسد ہیں، اور بعض حاسدین بعض سے افضل ہیں، کسی حاسد کو اس کا حسد اس وقت تک نقصان نہیں دیتا جب تک وہ زبان سے بات اور ہاتھ سے عمل نہ کرے۔ ابو نعیم عن انس

۴۴۴۸ نعمتوں والوں کا بدلہ کون دے سکتا ہے؟ اور جس نے حسد کیا اس کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا۔ ابن شاہین عن الحلیس بن زید الضبی

۴۴۴۹ لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک آپس میں حسد نہیں کریں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ضمرة بن ثعلبة

حسد و نفرت

۴۴۵۰ اللہ تعالیٰ پندرھویں شعبان کی رات اپنے بندوں کی طرف خصوصی رحمت سے دیکھتے ہیں، (تو اس رات) استغفار (رحمت) طلب کرنے والوں کی بخشش کر دیتے ہیں، اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم کرتے ہیں اور حسد کرنے والوں کو انہی کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔

بیہقی عن عائشة

۴۴۵۱ جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں مومنوں کی بخشش فرما دیتے ہیں، اور کافروں کو مہلت دیتے ہیں، اور حسد کرنے والوں کو انہی کے حسد میں چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ حسد کو ترک کر دیں۔ بیہقی عن ابی ثعلبة الخشنی

۴۴۵۲ ہر جمعہ میں لوگوں کے اعمال (بارگاہ الہی میں) پیش کیے جاتے ہیں: پیر کے روز اور جمعرات کے دن، پس اللہ تعالیٰ ہر مومن بندے کی مغفرت کر دیتے ہیں، صرف اس بندے کو نہیں بخشتے، جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، (فرشتوں سے کہا جاتا ہے) ان دونوں کو انہی کے حال پر چھوڑے رکھو یہاں تک کہ وہ (ایک دوسرے کی طرف) رجوع کر لیں۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۴۵۳ پیر اور جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں، صرف قطع رحمی اور آپس میں نفرت رکھنے والوں کے گناہ نہیں بخشتے۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامة بن زید

۴۴۵۴ پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، تو اس میں ہر اس بندے کی بخشش کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو، صرف اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، پھر کہا جاتا ہے ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔ بخاری فی الادب المفرد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۴۵۵ نفرتوں کو ختم کر دو۔ البزار عن ابن عمر

الاکمال

۴۵۶۔ جمہور جمعرات کے دن کے اعمال (بارگاہ الہی میں) پیش کیے جاتے ہیں، تو ہر اس (مؤمن) بندے کی بخشش کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرتا ہو، صرف دو آدمیوں کی مغفرت نہیں ہوتی، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۵۷۔ ہر پیر اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کی بخشش کر دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، صرف اس بندے کی مغفرت نہیں فرماتے، جس کے اور اسکے بھائی کے درمیان نفرت ہو۔ الخطیب وابن عساکر عن معاویہ بن اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ عن ابیہ عن جدہ

بغض اور قطع رحمی کرنے والے کی مغفرت نہیں ہوتی

۴۵۸۔ پیر اور جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخش دیتے ہیں، صرف دو نفرت رکھنے والے اور قطع رحمی کرنے والے کی مغفرت نہیں فرماتے۔ طبرانی والخرائط فی الاخلاق عن اسامہ بن زید

۴۵۹۔ ہر پیر اور جمعرات کے روز انسانوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو آپس میں رحم کرنے والوں اور مغفرت طلب کرنے والوں کی بخشش کر دی جاتی ہے، پھر حسد کرنے والوں کو ان کے حسد میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ابن زنجویہ، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۶۰۔ ہر پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دنوں میں ہر اس مسلمان کی بخشش کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، صرف اس بندے کی مغفرت نہیں ہوتی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، پھر کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے صلح کر لیں۔

بخاری فی الادب، مسلم وابن زنجویہ ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مبرقہ، ۴۵۴۔

۴۶۱۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمان دنیا کی طرف توجہ فرماتے ہیں، تو ہر مؤمن کی مغفرت فرمادیتے ہیں صرف اس کی بخشش نہیں ہوتی جو (والدین کا) نافرمان اور نفرت رکھنے والا ہو۔ ابن خزیمہ، بیہقی عن ابی بکر

۴۶۲۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمان دنیا کی طرف نزول (رحمت) فرماتے ہیں، تو ہر (مؤمن) کی بخشش فرمادیتے ہیں صرف مشرک اور کینہ رکھنے والے کی مغفرت نہیں فرماتے۔

ابن زنجویہ والبنار وحسنہ، دارقطنی، ابن عدی بیہقی عن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق عن ابیہ عن عمہ عن جدہ

۴۶۳۔ ہمارا رب شعبان کی پندرہویں تاریخ کو آسمان دنیا کی طرف نزول (رحمت) فرماتے ہیں تو زمین والوں کو بخش دیتے ہیں صرف مشرک اور کینہ رکھنے والے کی بخشش نہیں فرماتے۔ ابن زنجویہ عن ابی موسیٰ

۴۶۴۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تو ماسوائے مشرک اور کینہ و نفرت رکھنے والے کے تمام مخلوق کو معاف فرمادیتے ہیں۔ ابن حبان، طبرانی وابن شاہین فی الترغیب، بیہقی وابن عساکر عن معاذ

۴۶۵۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تو سوائے دو شخصوں کے سب کی مغفرت فرمادیتے ہیں، ایک نفرت رکھنے والے کی دوسرے (ناحق) کسی جان کا خون کرنے والے کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ابن عمر و

یاد رہے کہ وہ جانور جنہیں شکار نہیں کیا جاتا ہے اور نہ وہ نقصان پہنچاتے ہیں انہیں بے ضرورت نشانہ بنانا حرام ہے۔

غلط مسائل مطوعہ رشیدیہ راولپنڈی

حرف الخاء..... خیانت

۷۴۶۶ سب سے بڑی خیانت والی کا اپنی رعیت میں تجارت کرنا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن رجل تشریح: یعنی ان سے ایسے مال بٹورے جیسے تاجر بٹورتے ہیں۔

۷۴۶۷ مؤمن کی ہر صفت و عادت پر مہر لگتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔ بیہقی عن ابن عمرو

حرف الراء..... ریا

۷۴۶۸ کیا میں تمہیں اس بڑے خطرے سے خبردار نہ کروں جو میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک اور تشویشناک ہے؟ راوی کا بیان ہے ہم نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: خفیہ شرک، کہ آدمی نماز پڑھتے پڑھتے دیکھنے والے کے لیے اپنی نماز سنوار کے پڑھے۔

ابن ماجہ عن ابی سعید

۷۴۶۹ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے ان میں فیصلہ کرنے کی غرض سے جلوہ افروز ہوں گے، اس وقت ہر امت (شدت خوف سے) گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی، سب سے پہلے حامل قرآن کو بلایا جائے گا، پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا گیا، اور پھر وہ شخص جو بہت زیادہ مالدار تھا۔

اللہ تعالیٰ قاری قرآن سے فرمائیں گے: کیا میں نے تجھے وہ (وحی) نہیں سکھائی جسے میں نے اپنے رسول پر نازل کیا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو تم نے اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں رات دن کی گھڑیوں میں اس کی حفاظت کرتا رہا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جھوٹ کہتے ہو، اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے جھوٹ بولتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، بلکہ تیرا ارادہ یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں (بڑا) قاری ہے، سو یہ تو کہا جا چکا۔

پھر مالدار کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: کیا میں نے تمہیں اتنی وسعت نہیں دی، کہ تجھے کسی کی ضرورت نہ رہی؟ وہ عرض کرے گا، کیوں نہیں اے میرے پروردگار، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو ہم نے جو (مال) تمہیں عطا کیا اس میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا، میں صلہ رحمی کرتا اور صدقہ کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، جھوٹ بولتے ہو اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے جھوٹ کہتے ہو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: بلکہ تمہارا ارادہ یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص بڑا نیک تھا، سو یہ تو کہا جا چکا۔

پھر اس شخص کو لایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، تو کس لیے قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے آپ کے راستہ میں جہاد کا حکم دیا گیا، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو، فرشتے بھی کہیں گے تم جھوٹ کہتے ہو، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بلکہ تمہارا ارادہ یہ تھا کہ یوں کہا جائے فلاں بڑا بہادر ہے سو یہ تو کہا جا چکا، ابو ہریرہ! پوری مخلوق میں یہی تین شخص ایسے ہوں گے کہ ان سے قیامت کے روز جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: یہ تو وہ لوگ ہوں گے جنہوں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ کارنامے انجام دیئے، اور جو لوگ صرف لوگوں کی دلجوئی اور خوشی کے لیے کوئی کام کرتے ہیں ان کا کیا ہوگا؟

قیامت کے روز شہید کا فیصلہ پہلے ہوگا

۷۴۷۰ قیامت کے روز جس شخص سے فیصلہ کا آغاز ہوگا وہ شہید ہوگا، اسے لایا جائے گا، اس سے اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کا اقرار و اعتراف کروائیں گے تو وہ اس کا اعتراف کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تو نے اس میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا، میں آپ کے راستہ میں لڑتا رہا

اور وہ شخص جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا، اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمت یاد دلائیں گے وہ اعتراف کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے اس کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور آپ کی خاطر قرآن پڑھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو، بلکہ تم نے اس لیے علم حاصل کیا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا کہ لوگ قاری کہیں، سو یہ تو کہا چاہیگا، پھر اس کے متعلق حکم ہوگا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے وسعت دی اور مال کی تمام اقسام عطا کیں، اسے لایا جائے گا، اس سے اپنی نعمت کا اعتراف کرائیں گے، وہ اقرار کرے گا، فرمائیں گے: تو نے مال میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے ہر اس جگہ میں خرچ کیا جو آپ کو پسند تھی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو بلکہ تم نے یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ کہا جائے کہ فلاں بڑا خبیث ہے سو یہ تو کہا جا چکا، پھر اس کے متعلق حکم ہوگا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ مسند احمد، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

خود ہی جاننا چاہیے کہ اتنے عظیم الشان کام ذرا سی نیت سے کس بھیا تک نتائج کا باعث ہوئے تو ساری زندگی دوسروں کی خاطر اعمال کرنے والوں کا کیا حال ہوگا دیکھیں۔ فطرتی اور نفسیاتی باتیں

۷۴۷ تین آدمی حساب کے وقت ہلاک ہوں گے بخ، بہادر اور عالم دین۔ حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
تشریح: کیونکہ عبادات تین ہیں، زبانی، بدنی اور مالی اور زبانی کا تعلق عالم سے بدنی کا شہید سے اور مالی کا سختی سے۔ فطرتی باتیں

۷۴۲ جب اللہ تعالیٰ اس دن کے لیے جس میں کوئی شک نہیں اولین آخرین کو جمع کرے گا، تو ایک منادی پکارے گا، جس نے کسی عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا ہے تو وہ اگر اپنا ثواب اس سے وصول کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ غنی اور بے پروا ہے۔

۷۴۷۳۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنے والے کے لیے سب سے بہتر مد مقابل ہوں، کیونکہ اس کا تھوڑا سا زادہ عمل اس کے اس شریک کے لیے ہے جسے اس نے میرے ساتھ شریک کیا، میں اس (عمل) سے بے پروا ہوں۔

۷۴۴۲ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں شریکوں میں مشرک سے سب سے زیادہ بے پرواہ ہوں، جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کیا تو میں اسے اور اس کے شرک (کردہ عمل) کو چھوڑ دیتا ہوں۔ مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۵۔ قیامت کے روز مہرزوہ اعمال نامے لائے جائیں گے، پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نصب کر دیا جائے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے اسے پلٹ دو اسے (زمین پر) ڈال دو، تو فرشتے عرض کریں گے، آپ کی عزت کی قسم! ہم نے تو (ان میں) صرف بھلائی ہی دیکھی ہے، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہاں، لیکن میرے غیر کے لیے، آج میں کوئی ایسا عمل قبول نہیں کروں گا جس میں میری رضا کے لیے دوسرے کی رضا جوئی کی گئی ہے۔ سمیوہ عن انس

۷۴۶۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک پکارنے والا پکارے گا، جس نے غیر اللہ کے لیے کوئی عمل کیا ہو وہ آئے اور اس سے اپنے عمل کا ثواب لے لے۔ ابن سعد عن ابی سعید بن ابی فضالۃ

ریا کاری خطرناک ہے

۷۷۷..... مجھے تمہارے بارے شرک اصغر یعنی ریا کا زبادہ خوف ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، جب لوگوں کو ان کے اعمال کا

بدلہ دے دیا جائے گا، جاؤ ان لوگوں کے پاس جن کے دکھلاوے کے لیے تم دنیا میں عمل کرتے تھے پھر دیکھو تم ان کے پاس کیا بدلہ پاتے ہو۔

مسند احمد، ابو داؤد عن محمود بن لہید

۴۷۸۔ ریا کا ادنیٰ درجہ شرک ہے، اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ وہ بندے ہیں جو متقی اور پوشیدہ (اعمال کرنے والے) ہیں جب وہ موجود نہ ہوں تو انہیں

تلاش نہ کیا جائے، اور جب موجود ہوں تو کوئی انہیں پہچانے نہیں، یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۷۹۔ تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے، اور جس نے اللہ والوں سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو لڑائی کے لیے لاکارا، اللہ تعالیٰ ان نیک اور پرہیز

گاروں کو پسند کرتا ہے جو خفیہ طور پر عمل کرتے ہیں، جب وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے، اور جب حاضر ہوں تو بلائے نہ جائے، اور نہ

پہچانے جائیں، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر ظلمت و غبار سے نکل آتے ہیں۔ ابن ماجہ عن معاذ، کتاب الفتن رقم ۳۹۸۹

۴۸۰۔ جب الحزن جو جہنم کی ایک وادی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو، جہنم (خود) اس سے روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے جس میں

ریا کا رد اخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ قاری ہیں جو امراء (گورنروں) کی زیارت و ملاقات کرتے ہیں۔

بخاری فی التاریخ، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۸۱۔ جو (اپنی تعریف) سننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے سنا دیں گے، اور جو ریا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ریا کے اسباب پیدا کر دیں گے،

اور جو متقی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس پر متقی کریں گے۔ مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ عن حنبل

۴۸۲۔ جو سننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے سنا دے گا، اور جو ریا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ریا کے اسباب فراہم کر دیں گے۔ مسند احمد، مسلم عن ابن عباس

۴۸۳۔ وہ شخص اللہ تعالیٰ کو انتہائی مغضوب ہے جس کا کپڑا اس کے عمل سے بہتر ہو، بایں طور اس کے کپڑے تو انبیاء جیسے ہوں اور اس کا عمل

ظالموں جیسا ہو۔ عقیلی فی الضعفاء، فردوس عن عائشہ

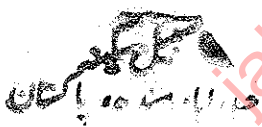
۴۸۴۔ دو شہرتوں یعنی اون اور ریشم سے بچو۔ ابو عبد الرحمن السلمی فی سنن الصوفیہ، فردوس عن عائشہ

۴۸۵۔ قیامت کے روز اس شخص کو سب سے سخت عذاب ہوگا، جو لوگوں کو اپنے اندر بھلائی دکھائے جبکہ اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

ابو عبد الرحمن السلمی فی الاربعین فردوس عن ابن عمر

۴۸۶۔ خفیہ شہوت اور ریا شرک ہیں۔ طبرانی عن شداد بن اوس

یہ دونوں عیب انسان کو ایسے کام کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ جو شرک کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔



ریا کار پر جنت حرام ہے

۴۸۷۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ریا کار کے لیے جنت حرام کر دی ہے۔ حلیۃ الاولیاء فردوس عن ابی سعید

۴۸۸۔ جو لوگ ریا کاری کے لیے اونی کپڑے پہنتے ہیں ان کی وجہ سے زمین اللہ تعالیٰ کے سامنے چٹختی ہے۔ فردوس عن ابن عباس

۴۸۹۔ مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک باللہ کا سب سے زیادہ خوف ہے، میں نہیں کہتا کہ تم لوگ سورج چاند یا کسی بت کی پرستش کرو گے،

لیکن ایسے اعمال جو غیر اللہ کے لیے ہوں گے اور خفیہ شہوت۔ ابن ماجہ عن شداد بن اوس

۴۹۰۔ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزے صرف بھوک ہی ملتی ہے اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جنہیں رات کے قیام

سے صرف بیداری ہی حاصل ہوتی ہے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یعنی انہیں ثواب کچھ بھی نہیں ملتا، کیونکہ وہ ریا کاری کرتے ہیں۔

۴۹۱۔ بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جنہیں بیداری ہی کا حصہ ملتا ہے، اور بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزے سے صرف

بھوک اور پیاسی ہی کا حصہ ملتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر، مسند احمد، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۹۲۔ جنت کی خوشبو (اتنی تیز ہوگی کہ) پانچ سو سال کے فاصلہ سے بھی سونکھی جاسکتی ہوگی، لیکن وہ شخص نہ پاسکے گا جس نے آخرت کا عمل کر کے دنیا طلب کی ہوگی۔ فردوس عن ابن عباس

۴۹۳۔ روزے میں ریائیں ہو سکتی۔ ہناد، بیہقی عن ابن شہاب، مرسلاً ابن عساکر عن انس
۴۹۴۔ جس نے لوگوں کے دیکھنے کی جگہ نماز اچھے طریقے سے ادا کی، اور خلوت میں برے طریقے سے ادا کی، تو یہ توہین ہے اس نے اپنے رب کی توہین کی۔ عبدالرزاق، ابویعلی، بیہقی عن ابن مسعود

۴۹۵۔ جس نے آخرت کا عمل کر کے اپنے آپ کو سچایا جبکہ وہ اسے چاہتا نہیں اور نہ اس کا طلب گار ہے تو آسمان زمین میں اس پر لعنت کی جاتی ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۴۹۶۔ جب کوئی قوم آخرت سے مزین ہو اور دنیا کے لیے زیب و زینت کرے تو جہنم ان کا ٹھکانہ ہے۔

ابن عدی عن ابی ہریرۃ، وهو مما بیض له الدیلمی

تشریح: یعنی آخرت کے ذریعہ دنیا حاصل کرے۔

۴۹۷۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے (کسی عمل) ذریعہ غیر اللہ کے لیے ریا کی تو اللہ تعالیٰ سے وہ بری ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ہند

۴۹۸۔ جو ریا اور شہرت کی جگہ میں کھڑا ہوا تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے۔

طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ الخزامی
۴۹۹۔ جس نے ریا کی، تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کے اسباب دے دے گا، اور جس نے شہرت سننے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ اسے اس کے اسباب عطا

کر دے گا۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سعید

۵۰۰۔ جو چیز کسی کو نہیں دی گئی اس سے اپنا پیٹ بھرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

مسند احمد، بیہقی، ابو داؤد عن اسماء بنت ابی بکر، مسلم عن عائشہ

۵۰۱۔ میری امت میں شرک، صفا پہاڑ پر چیونٹی کے چلنے سے زیادہ پوشیدہ ہے۔ الحکیم عن ابن عباس

تشریح: جیسے چیونٹی کے چلنے کی آہٹ سنا کی نہیں دیتی ایسے لوگ شرک مخفی یعنی ریا میں مبتلا ہو جائیں گے۔

۵۰۲۔ شرک مخفی یہ ہے کہ آدمی کسی آدمی کے مرتبہ کی وجہ سے کوئی (دینی) عمل کرے۔ حاکم عن ابی سعید

تشریح: دنیا کی محنت مزدوری ایک ضرورت کی چیز ہے، لہذا اللہ کوئی کام جب کسی کی خاطر کیا جائے تو وہ ریا ہے۔

۵۰۳۔ تم لوگوں میں شرک (کی باطنی بیماری) چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے اور تمہیں ایک ایسی بات بتاؤں گا جب تم اسے کر لو گے تو چھوٹا بڑا (ہر قسم کا) شرک تم سے دور ہو جائے گا، تم ان کلمات کو تین بار کہہ لیا کرو:

اللهم انی اعوذ بک ان اشرك بک وانا اعلم واستغفوک لما لا اعلم

اے اللہ! میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دانستہ طور پر شریک ٹھہراؤں اور ناواقفیت کی بنا جو کچھ ہو اس کی

معافی چاہتا ہوں۔ ابویعلی عن ابی بکر

تشریح: اس واسطے کہ اعتقادات میں نادانستہ غلطی معاف ہے، جبکہ بدنی اعمال میں ایسی غلطی پر کفارہ لازم آتا ہے، مثلاً دوران حج اگر کوئی غلطی ہو جائے تو قربانی واجب ہوتی ہے

۵۰۴۔ میری امت میں شرک کوہ صفا پر چیونٹی کے چلنے سے زیادہ مخفی ہے جو تاریک رات میں چل رہی ہو، اور اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تم

بڑوس کی بنا پر کسی چیز کو پسند کرو، اور برابری کی وجہ سے کسی چیز کو ناپسند کرو، کیا (سارا) دین صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض پر مبنی نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہہ دو! تم اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت (کرنے کا دعویٰ) کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔

الحکیم، حاکم، حلیۃ الاولیاء عن عائشہ

الاکمال

۵۰۵ مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور مخفی شہوت کا خوف ہے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت مشرک کرنے لگے گی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، بہر کیف وہ کسی بت، پتھر، سورج اور چاند کی پرستش نہیں کریں گے، لیکن لوگوں کے دکھاوے کے لیے اعمال کریں گے اور شہوت مخفی یہ ہے کہ ان میں کا کوئی روزہ رکھتا ہوگا اور پھر اس کی شہوت اس پر طاری ہوگی تو وہ اپنا روزہ (توڑ) چھوڑ دے گا۔

مسند احمد، طبرانی، حاکم، حلیۃ الاولیاء بیہقی عن شداد بن اوس

۵۰۶ جب قیامت کا روز ہوگا تو اعمال کو مضبوط اعمال ناموں میں لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے قبول کرلو اور اسے واپس کر دو، تو فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت کی قسم! ہم نے وہی لکھا ہے جو اس نے کیا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس نے میرے علاوہ کسی اور کی خاطر عمل کیا تھا، اور آج میں وہی عمل قبول کروں گا جو میرے لیے کیا گیا۔ ابن عساکر عن انس

۵۰۷ قیامت کے روز مہر زدہ اعمال نامے لائیں جائیں گے، اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نصب کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے: انہیں ڈال دو اور انہیں قبول کرلو، تو فرشتے کہیں گے: آپ کی عزت کی قسم! ہم نے تو اس میں بھلائی ہی دیکھی ہے، تو اللہ تعالیٰ (باوجود جاننے کے) فرمائیں گے: یہ میرے غیر کے لیے ہیں، آج میں وہی عمل قبول کروں گا جو صرف میرے لیے کیا گیا ہو۔

ابن عساکر دارقطنی عن انس

۵۰۸ فرشتے، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کے اعمال لے جاتے ہیں، جسے وہ بہت بڑے اور پاکیزہ سمجھ رہے ہوں گے، اور پھر وہ ان اعمال کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق اس کی سلطنت تک لے جاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرتے ہیں: تم میرے بندے کے اعمال کے محافظ ہو، اور جو کچھ اس کے دل میں تھا اس کا محافظ میں ہوں، میرے اس بندے نے میرے لیے اپنا عمل خالص نہیں کیا، اسے تجہین میں ڈال دو۔ اور (بسا اوقات) وہ کسی بندے کے عمل کو لے کر اوپر چڑھتے ہیں اسے انتہائی کم اور حقیر سمجھتے ہیں، بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں جہاں تک اللہ تعالیٰ کی چاہت ہوتی ہے پہنچتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرتے ہیں: تم میرے بندے کے عمل کے محافظ ہو، اور میں اس کے دل کا نگہبان ہوں، میرے اس بندے نے اپنا عمل خالص میرے لیے کیا لہذا اس عمل کو علین میں ڈال دو۔

ابن المبارک عن ضمرۃ بن حبیب، مرسل

۵۰۹ مجھے اپنی امت کے بارے میں دوباتوں کا زیادہ خوف ہے: شرک اور خفیہ شہوت کا، شرک یہ تو ہے کہ وہ چاند، سورج اور کسی پتھر اور بت کی پرستش نہیں کریں گے، لیکن وہ اپنے اعمال میں ریا کریں گے، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مخفی شہوت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آدمی روزے سے ہوگا پھر اس کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہوگی چنانچہ وہ اپنا روزہ کو چھوڑ کر اس میں پڑ جائے گا۔

مسند احمد والحقیم، سعید بن منصور حاکم، بیہقی عن شداد بن اوس

۵۱۰ بندہ جب کوئی عمل پوشیدہ طور پر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنے پاس پوشیدہ لکھتے ہیں، پھر شیطان اس کے ساتھ لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کی بات کر دیتا ہے، تو اس کا عمل پوشیدگی سے مٹا دیتے ہیں اور علانیہ میں لکھ دیتے ہیں پھر بھی دوسری مرتبہ بات کر دے تو پوشیدہ اور علانیہ دونوں سے مٹا دیتے ہیں اور ریا کو لکھ دیتے ہیں۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۱ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں بہترین شریک ہوں، جو میرے ساتھ کسی چیز کو (کسی عمل میں) شریک کرے گا تو وہ (عمل) میرے شریک کے لیے ہے۔ البغوی، دارقطنی، ابن عساکر، سعید بن منصور عن الضحاک بن قیس الفہری

۵۱۲ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں بہترین شریک ہوں جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک کیا تو وہ میرے شریک کے لیے ہے، اے لوگو! اللہ

تعالیٰ کے لیے اپنے اعمال خالص کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل کو قبول کرتے ہیں، یوں نہ کہو: یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ رشتہ داری کے لیے تو وہ سارے کا سارا رشتہ داری کے لیے ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ بھی نہیں۔ دارقطنی فی المتفق والمفترق عنہ

ریا کار کا جہنم میں ڈالے جانے کا واقعہ

۵۱۱۳۔ مجھے تمہارے بارے میں شرک اصغر یعنی ریا کا خوف ہے، جو شخص ایسا کرے گا اسے کہا جائے گا جب لوگ اپنے اعمال لے کر آئیں گے ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کے دکھلاوے کے لیے تم عمل کرتے تھے، انہی سے (اجر) طلب کرو۔ طبرانی عن محمود بن لہید عن رافع بن خدیج

۵۱۱۴۔ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم خود چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، جو امت محمد (ﷺ) کے ریا کاروں کے لیے بنائی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب کا محافظ، اور غیر اللہ کے لیے صدقہ دینے والا، بیت اللہ کا قصد کرنے والا، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے والا (ان میں شامل ہیں)۔

۵۱۱۵۔ جب الحزن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب الحزن کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے، جس سے جہنم خود روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں ریا کاری کرتے ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسندیدہ وہ قاری ہیں جو گورنروں کی زیارت کرتے ہیں۔ بخاری فی التاریخ، ترمذی غریب، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۵۱۱۶۔ قیامت کے روز تین آدمی سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے، ایک شخص کو لایا جائے گا تو وہ کہے گا، پروردگار آپ نے مجھے کتاب کی تعلیم دی پھر میں نے اسے رات اور دن کی گھڑیوں میں پڑھا، آپ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے، تو اسے کہا جائے گا: جھوٹ بولتے ہو، تو تو اس لیے نماز پڑھتا تھا کہ کہا جائے تو قاری اور نمازی ہے سو وہ تو کہا چکا۔

پھر دوسرے کو لایا جائے گا، وہ کہے گا: پروردگار آپ نے مجھے مال دیا جس سے میں صلہ رحمی کی، اور مساکین پر صدقہ کیا، اور آپ کے ثواب اور جنت کی امید سے مسافروں کو سواریاں دیں، (اس سے) کہا جائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو اس واسطے صدقہ کرتا اور نماز پڑھتا تھا کہ یہ کہا جائے: وہ تجنی اور فیاض ہے، کہا جائے گا: اسے جہنم کی طرف لے جاؤ! پھر تیسرے شخص کو لایا جائے گا، وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں آپ کے راستہ میں نکلا، اور آپ کی خاطر قتال کرتا رہا یہاں تک کہ بغیر پیٹھ پھیرے قتل کر دیا گیا (اور یہ کام) آپ کی جنت اور ثواب کی امید سے کیے، اس سے کہا جائے تم جھوٹ بولتے ہو، تو تو اس لیے قتال کرتا رہا تا کہ یہ کہا جائے کہ تو جری اور بہادر ہے، سو یہ تو کہا چا چکا، اسے جہنم کی طرف لے چلو۔ حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۱۷۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے مسج دجال سے زیادہ خطرناک ہے، وہ شرک خفی ہے وہ اس طرح کہ کوئی شخص کسی کے مرتبہ کی وجہ سے عمل کرے۔ مسند احمد، والحکیم، حاکم، بیہقی، سعید بن منصور عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۱۸۔ پوشیدہ شرک سے بچو، وہ اس طرح کے آدمی کسی کے دیکھنے کی وجہ سے نماز کا رکوع اور سجدہ مکمل کرے، تو یہ خفیہ شرک ہے۔

بیہقی عن محمود ابن لہید

عبادت میں لوگوں کی تعریف مت چاہو

۵۱۱۹۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لوگوں کی تعریف ملانے سے بچو ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۵۱۲۰۔ لوگو! پوشیدہ شرک سے بچو! آدمی کسی دن کھڑے ہو نماز پڑھے اور اپنی نماز کو اس کوشش سے مزین کرے کہ لوگ اسے دیکھ رہے ہیں تو یہ پوشیدہ شرک ہے۔ بیہقی عن حابر

۵۱۲۱۔ لوگو! شرک سے بچو! کیونکہ وہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یوں کہا کرو! اے اللہ! ہم اس بات سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں کہ جان بوجھ کر کسی چیز کو شریک کریں، اور جن چیزوں کا علم

نہیں ان کی مغفرت چاہتے ہیں۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی موسیٰ
 ۵۵۲۲ اے ابوبکر! شرک، چوٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، اور یہ شرک ہے کہ آدمی یوں کہے: جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں، اور یہ
 جفا ہے کہ آدمی یوں کہے: اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو فلاں شخص مجھے قتل کر دیتا، کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں، جس کی وجہ سے تم سے چھوٹا برا شرک
 دور ہو جائے؟ تم ہر روز تین مرتبہ کہا کرو! اے پروردگار میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ جان بوجھ کر کسی چیز کو آپ کے ساتھ شریک
 کروں، اور جس کے متعلق مجھے علم نہیں اس کی معافی چاہتا ہوں۔ الحکیم عن ابن جریج بلاغا
 ۵۵۲۳ میری امت میں شرک، کوہ صفا پر چوٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، بندے اور کفر کے درمیان (علامت) نماز کا چھوڑنا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس
 تشریح: یعنی جان بوجھ کر نماز چھوڑنے سے انسان کفر کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے بے ہوش، سویا ہوا اور معذور شخص اس سے مستثنیٰ ہے۔
 ۵۵۲۴ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے لیے کوئی عمل کیا اور اس میں غیر کو شریک کیا تو وہ سارے کا سارا (عمل) غیر کے لیے ہے، میں
 شریکوں میں شرک سے زیادہ بے پرواہ ہوں۔ ابن حریز، نسائی عن ابی ہریرہ
 ۵۵۲۵ جو بندہ دنیا میں شہرت و غم کے مقام میں کھڑا ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تمام لوگوں کے سامنے اس کا (برا حال) سنوائیں گے۔

طبرانی عن معاذ
 ۵۵۲۶ جو کسی عمل سے مزین ہوا جس کے خلاف کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے تو اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔ الدیلمی عن ابی موسیٰ
 ۵۵۲۷ جو اپنے لباس اور قول میں لوگوں کے لیے تیار ہوا اور اپنے افعال میں اس کے برخلاف کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام
 لوگوں کی لعنت ہے۔ حاکم فی تاریخہ عن ابن عمرو
 ۵۵۲۸ جس نے دکھلاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھلاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلاوے کا
 صدقہ کیا تو اس نے (بھی) شرک کیا۔ طیالسی، مسند احمد، طبرانی، حاکم، بیہقی عن شداد بن اوس
 ۵۵۲۹ جو ریا کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے (رسوائی کے لیے) ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا کریں گے۔

ابن مندہ، ابن عساکر عن بشر بن عقرۃ
 ۵۵۳۰ جو ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ریا اور شہرت کا بدلہ دیں گے۔

مسند احمد وابن سعد وابن قانع والباوردی، طبرانی وابو نعیم عن ابی ہند الداری اخی تمیم الداری
 ۵۵۳۱ جو ریا کے مقام پر کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کا عذاب دیں گے اور جو شہرت کے مقام پر کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے شہرت کا عذاب
 عذاب دیں گے۔ ابن النجار عنہ

۵۵۳۲ جس نے شہرت اور ریا کی خاطر خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا کریں گے۔
 مسند احمد وابن سعد و یعقوب بن سفیان والبعوی وابن السکن والباوردی وابن مندہ وابن قانع، طبرانی وابو نعیم، سعید بن منصور عن
 بشرہ حدیث مشہور وقال ابن عساکر: روی حدیثین

۵۵۳۳ جو ریا کے مقام پر کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کا عذاب دیں گے اور جو شہرت کے مقام پر کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ شہرت کی سزا دیں گے۔
 طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک
 ۵۵۳۴ جو شہرت کی خواہش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا، اور جو ریا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ریا کا عذاب دیں گے، جس کی دنیا میں
 دغلی زبان ہوگی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آگ کی دوزبانیں اس کے (مندیں) لگائیں گے۔ طبرانی وابو نعیم عن حنبل
 ۵۵۳۵ جس نے اپنے ہم کے ذریعہ شہرت چاہی اللہ تعالیٰ اسے اپنی مخلوق کے سامنے رسوا کرے گا، اور اسے ذلیل و خوار کریں گے۔

ابن المبارک، مسند احمد و ہناد، طبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عساکر

۵۳۶ قیامت کے روز انسان کو میزان کے پاس لایا جائے گا (اس وقت) وہ بھڑکے بچہ کی طرح ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے انسان میں سب سے بہتر شریک ہوں جو عمل تم نے میرے لیے کیا تھا میں آج تجھے اس کا بدلہ دوں گا، اور میرے غیر کے لیے جو عمل کیا ہے اس کا ثواب اسی سے طلب کرو جس کے لیے تم نے عمل کیا تھا۔ ہناد عن انس تشریح: یعنی خدائی دہشت اور مسؤلی سے تھر تھرا رہا ہوگا۔

ریا کاری دخول جنت میں مانع ہوگی

۵۳۷ قیامت کے روز کچھ لوگوں کو جنت کی طرف (جانے کا) حکم دیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ اس کے قریب پہنچ جائیں گے، اس کی خوشبو سونگھیں گے اور اس کے محلات اور ان چیزوں کی طرف دیکھیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ (اچانک) انہیں پکارا جائے گا، کہ ان لوگوں کو واپس پلٹ دو، ان کا جنت میں کچھ حصہ نہیں، تو وہ حسرت سے واپس ہوں گے جیسے پہلے لوگ اسی حسرت سے واپس ہوئے، وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اگر آپ ہمیں اپنا ثواب دکھانے اور جو کچھ آپ نے اپنے اولیاء کے لیے تیار کیا ہے، ان سب کے دکھانے سے پہلے جہنم میں داخل کر دیجئے تو ہمارے لیے اتنی مشقت نہ ہوتی۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے بدخستو! مجھے تم سے یہ چاہنا تھا (دنیا میں تمہاری یہ حالت تھی کہ) جب تم تنہا ہوتے تو عظمتوں کے ذریعہ میرے سامنے آتے، اور جب لوگوں سے ملتے تو بڑی عاجزی کرتے، اپنے دلوں سے میری جو عظمت کرتے تھے لوگوں کو اس کے برخلاف دکھاتے، تم لوگوں سے ڈرتے تھے مجھ سے تو نہ ڈرتے تھے، تم نے لوگوں کی عزت کی میری عظمت تو نہ کی، لوگوں کے لیے تم نے (اپنے اعمال) چھوڑے میرے لیے نہیں چھوڑا، آج میں تمہیں ثواب سے محرومی کے ساتھ ساتھ عذاب چکھاؤں گا۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ، بیہقی، ابن عساکر وابن النجار عن عدی بن حاتم تشریح: دنیا میں اگر کسی کو دعوت میں بلایا جائے اور پھر عین دروازے سے بے عزت کر کے واپس کر دیا جائے تو کیسا عالم ہوتا ہے؟ اور رب العالمین جب دھنکاریں گے تو پھر کس کا در ملے گا؟!

۵۳۸ اے رب کے باغیو! اے رب کے باغیو! اے رب کے باغیو! مجھے تمہارے متعلق جس چیز کا زیادہ اندیشہ ہے وہ ریا اور خفیہ شہوت ہے۔ ابو یعلیٰ، طبرانی عن عبد اللہ بن زید المازنی

۵۳۹ شہرت ریا کاری کرنے والے، غافل اور کھیلنے والے کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتے۔ الحلیۃ عن ابن مسعود

۵۴۰ لوگو! خفیہ شرک سے بچو! ایک شخص اٹھتا ہے اور لوگوں کے دیکھنے کی وجہ سے اپنی نماز کو مزین کرتا ہے اور اس میں کوشش کرتا ہے تو یہ خفیہ شرک ہے۔ بیہقی عن حابر، الدیلمی عن محمود بن لید

۵۴۱ اے میرے بیٹے! لوگوں کے سامنے ریا کاری کے لیے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا دعویٰ نہ کرنا کہ وہ تیری عزت کریں۔

الدیلمی عن ابن عمر

۵۴۲ جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا جسے پورا مجمع سنے گا وہ لوگ کہاں ہیں جو لوگوں کی عبادت کرتے تھے؟ اٹھو اور اپنا اجر ان لوگوں سے وصول کرو جن کے لیے تم عمل کرتے تھے، اس واسطے کہ میں ایسا کوئی عمل قبول نہیں کرتا جس میں دنیا اور دنیا داروں کی آمیزش و ملاوٹ ہو۔ الدیلمی عن ابن عباس

۵۴۳ اے چھوڑ دو! اگر وہ بھلائی میں ریا کاری کرتا ہے تو یہ برائی کی ریا کاری سے بہتر ہے۔

ابن مندہ وقال غریب من یزید بن الاصم تشریح: دکھاوے کی نیکی ایک نہ ایک دن عادت بن جاتی ہے پھر دکھاوا ختم ہو جاتا ہے اور عبادت باقی رہ جاتی ہے۔

حرف السین چغل خوری اور نقصان پہنچانا

۷۵۴۴ جس نے لوگوں کی چغل خوری کی تو وہ حرام زادہ ہے یا اس میں حرام زادگی کا اثر ہے۔ حاکم عن ابی موسیٰ

الاکمال

۷۵۴۵ جس نے بادشاہ کے سامنے اپنے بھائی کی چغلی کھائی تو اللہ تعالیٰ اس کا سارا عمل باطل کر دے گا، اور اگر اسے کوئی ناپسندیدہ بات، یا

مصیبت پہنچی تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ہامان کے برابر کر دے گا۔ ابونعیم عن ابن عباس

تشریح: یا تو وہ کوشش جو اس نے اپنے بھائی کے خلاف کی اسے اکارت کر دیں گے یا اس کے سارے نیک اعمال برباد ہو جائیں گے۔

۷۵۴۶ لوگوں کی چغلی وہی کھاتا ہے جو حرام زادہ ہو۔ الدیلمی وابن عساکر عن نلال بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ عن ابیہ عن جدہ

حرف الشین دوسرے کی مصیبت پر خوشی

۷۵۴۷ اپنے بھائی کے سامنے اس کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا اور تجھے مبتلا کر دے گا۔ ترمذی عن واثلہ

تشریح: یہ قانون خداوندی ہے جس کی گرفت سے وہی بچ سکتا ہے جس نے اپنی زبان کو قابو میں رکھا اور کسی کی مصیبت پر اپنے رب کو یاد رکھا، اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرمانے والے ہیں:

الحمد لله الذي عافني مما ابتلك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلاً
آپ علیہ السلام نے مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

حرف الضاد ہنسی کی دو قسمیں ہیں

۷۵۴۸ ہنسی کی دو قسمیں ہیں، ایک ہنسی جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں، اور ایک ہنسی ایسی ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں، رہی وہ ہنسی جسے

اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں وہ شخص جو اپنے بھائی سے قریبی ملاقات اور اس کے دیدار کے شوق کے لیے ہنستا ہے، بہر کیف وہ ہنسی جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں، آدمی کوئی ایسی بد عہدی کی یا برائی کی بات کرے، تاکہ لوگوں کو ہنسائے یا خود ہنسنے، تو اس بات کی وجہ سے ستر مومنوں تک وہ جہنم

میں گرتا چلا جائے گا۔ ہناد عن الحسن، مرسل

تشریح: ایک ہیں عبرت آموز واقعات اور ایک ہیں بے سند اور جھوٹ پڑنی خرافات، جیسے عام لوگوں کی بے ہودہ گوئی کی عادت ہوتی ہے

فحش قصے اور واقعات کی اگر سند تلاش کرنا شروع کی جائے تو پھر کوئی بیان نہ کرے، مثلاً جو شخص بیہودہ قصہ سننے لگے تو اس سے پوچھ لیا جائے آپ نے کس سے سنا ہے؟

۷۵۴۹ کھکھلا کر ہنسا شیطان کی طرف سے ہے اور مسکراہٹ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ طبرانی فی الاوسط، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: شیطان چونکہ شیع شر ہے اس واسطے ہر برے کام کو اس کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، نیز خفیہ حرکات چونکہ شیطان ہی انجام دیتا ہے

اس واسطے لوگ خود بخود ہونے والے افعال کو شیطان کی کارستانی سمجھتے ہیں۔

۷۵۵۰ (آپ علیہ السلام نے) گوز (کی آواز) پر ہنسنے سے منع فرمایا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۵۵۱ زیادہ مت ہنسا کرو، کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مرزدہ ہو جاتا ہے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۷۵۵۲ تم میں سے کوئی اپنے کام پہ کیوں ہنستا ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن عبد اللہ بن زعمہ
آپ علیہ السلام نے لوگوں کو گوزر ہنسنے سے منع کرنے کی نصیحت کی، اور پھر یہ بات ذکر کی۔

تشریح: یعنی جیسے بول و براز کا ٹھنڈا ہونا اور تھوک اور سانس کا منہ اور ناک سے نکلنا ایک فطری عمل ہے اسی طرح گوزر کا نکل جانا بھی فطری ہے تو اس پر ہنسنے کا باعث یہود ہے۔

حرف الطاء..... لمبی امید

۷۵۵۳ مجھے اپنی امت کے بارے میں خواہشات اور لمبی امید کا زیادہ خوف ہے۔ ابن عدی فی الکامل عن جابر

۷۵۵۴ لغزش سے پہلے آدم علیہ السلام کی (موت کی خاص) گھڑی آنکھوں کے سامنے اور امید پیٹھ پیچھے تھی، اور جب ان سے لغزش ہوئی، تو اللہ تعالیٰ امید کو ان کی آنکھوں کے سامنے کر دیا اور وقت (خاص) کو پیٹھ پیچھے پھر وہ موت تک امید کرتے رہے۔

ابن عساکر عن الحسن بن علی

۷۵۵۵ بوڑھے شخص کا جسم تو کمزور ہو جاتا ہے (جبکہ) اس کا دل دو چیزوں میں جوان رہتا ہے، لمبی زندگی اور مال کی محبت۔

عبد الغنی بن سعید فی الايضاح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۵۵۶ بوڑھے آدمی کا دل ہمیشہ دو چیزوں (کی محبت) میں جوان رہتا ہے: زندگی اور لمبی امید کی محبت میں۔

بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۵۵۷ انسان بوڑھا ہو جاتا ہے (جبکہ) اس کی دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں، مال اور (لمبی) عمر کی لالچ۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن انس

۷۵۵۸ بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے، لمبی زندگی اور کثرت مال کی محبت۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن عدی فی الکامل و ابن عساکر عن انس

۷۵۵۹ بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے، زندگی اور مال کی محبت۔ مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۷۵۶۰ امید میری امت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے، اگر امید نہ ہوتی تو کوئی (دودھ پلانے والی) مال اپنے بچہ کو دودھ نہ پلاتی اور نہ کوئی درخت لگاتا۔ خطیب عن انس

۷۵۶۱ بہت سے آج کے دن کا استقبال کرنے والے ایسے ہیں جو اس دن کو پورا نہ کر سکیں گے، اور آئندہ کل کے بہت سے منتظر ہیں، جو اسے پہنچنے والے نہیں۔ فردوس عن ابن عمر

۷۵۶۲ اگر تو وقت مقرر اور اس کی چال کو دیکھ لے تو امید اور اس کے دھوکے سے نفرت کرنے لگے۔ بیہقی عن انس

۷۵۶۳ یہ امید ہے اور یہ موت ہے اچانک وہ اسی طرح رہتی ہے کہ تو قریبی لکیر اس کے پاس آ جاتی ہے۔ بخاری، نسائی عن انس

تشریح: آپ علیہ السلام نے زمین پر کچھ لکیریں لگائیں اور فرمایا موت انسان کے پاس اچانک آ جاتی ہے۔

۷۵۶۴ یہ انسان ہے اور جو اسے گھرے ہوئے ہے وہ اس کی موت ہے اور جو باہر کی لکیر ہے یہ اس کی امید ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں ضروریات ہیں، اگر وہ اس سے بچ جائے، تو اسے یہ اچک لے، اور اگر اس سے بچ گیا تو یہ اسے اچک لے گی۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود

۷۵۶۵ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے، پھر اس کی امید ہے پھر اس کی امید ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس

- ۷۶۶۶ انسان کی مثال ایسے ہے کہ (وہ کھڑا ہو اور) اس کے ایک طرف ننانوے موتیں ہیں وہ اگر ان موتوں سے بچ گیا تو بڑھاپے میں پڑ جائے گا۔ ترمذی عن عبد اللہ الشحیر
- ۷۶۶۷ جس نے آئندہ کل کو اپنے وقت سے شمار کیا تو اس نے موت کی صحبت اور ساتھ سے برا کیا۔ بیہقی عن انس
- ۷۶۶۸ تیرے لیے خرابی ہو کیا سارا زمانہ کل نہیں۔ ابن قانع عن جعیل بن سراقہ
- ۷۶۶۹ کیا سارا زمانہ کل میں شامل نہیں۔ ابن سعد عن زید بن اسلم، مرسلاً

الاکمال

- ۷۶۷۰ بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں میں جوان رہتا ہے، مئی امید اور مال کی محبت میں۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۷۶۷۱ کیا تم اسامہ پر تعجب نہیں کرتے جو مہینہ تک کی خرید و فروخت کا معاملہ کرنے والا ہے، بے شک اسامہ بڑی مئی امید کرنے والا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے تو یہی گمان ہے کہ میری آنکھ کی پلک جھپکنے نہ پائے گی کہ اللہ تعالیٰ میری روح قبض کر لے گا، اور نہ مجھے یہ گمان ہے کہ میں اپنی پلکیں کھولوں اور بند کرنے سے پہلے میری روح قبض کر لی جائے اور میں جب کوئی لقمہ منہ میں رکھتا ہوں تو مجھے اسے چبا کر نکلنے کی امید نہیں ہوتی یہاں تک کہ اسے موت کے ساتھ خاص کر لوں اے انسانو! اگر تم عقل رکھتے ہو تو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس کا تم سے وعدہ ہے وہ آنے والا ہے اور تم عاجز کرنے والے نہیں۔

- الحلیۃ وابن عساکر عن ابی سعید
- تشریح: اگر کوئی ایسا معاملہ کرنا بھی ہو تو ان شاء اللہ کہہ دینا چاہیے، مقصود یہ ہے کہ زندگی کی بے ثباتی دل میں مستحضر ہو۔
- ۷۶۷۲ جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ انسان ہے اور یہ موت، اور یہ امید ہے یہ دونوں انسان کو اچک لے جائیں گی، اور اس سے پہلے موت درمیان میں آجائے گی۔ ابن المبارک عن ابی المتوکل الناجی
- فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تین شائین اپنے ہاتھ میں لیں، ان میں سے ایک شاخ اپنے سامنے گاڑی، اور دوسری اس کے ساتھ گاڑی، اور تیسری کو دور رکھا اور پھر یہ ذکر کیا۔
- ۷۶۷۳ کئی ایسے ہیں جو آج کا استقبال کر رہے ہیں جبکہ وہ اسے مکمل نہیں کر پائے، اور کتنے کل کا انتظار کرنے والے ہیں جبکہ وہ اسے پہنچنے والے نہیں، اگر تم موت اور اس کی رفتار دیکھ لو تو امید اور اس کے دھوکے سے نفرت کرنے لگو۔ الدیلمی عن ابن عمر
- ۷۶۷۴ انسان، امید اور موت کی مثال یوں ہے کہ موت انسان کی ایک طرف ہے اور امید اس کے سامنے ہے، اسی اثناء میں وہ اپنے سامنے امید کو تلاش کرتا ہے اور اچانک اس کے پاس موت آجاتی ہے اور اسے چھین لیتی ہے۔ ابن ابی الدنیا والدیلمی عن انس
- ۷۶۷۵ تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ انسان، یہ اس کی موت اور یہ اس کی امید ہے امید اسے لینا چاہتی ہے کہ موت اسے پہلے ہی اچک لیتی ہے۔

مسند احمد عن ابی سعید

آپ علیہ السلام نے ایک لکڑی گاڑی پھر اس کے ساتھ دوسری لکڑی گاڑی پھر اس کے ساتھ تیسری لکڑی گاڑی اور تیسری لکڑی ذرا دور گاڑی پھر آپ نے یہ ذکر فرمایا۔

لا لچ وطع

- ۷۶۷۶ لا لچ علماء کے دلوں سے حکمت کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ فی نسخة سمعان عن انس
- تشریح: یعنی علماء وہ ہیں جو حکمت و دانائی کی باتیں کرتے ہیں لیکن جب دلوں میں لا لچ و طع کا بیج جم جائے تو ہر وقت مال، دولت، زمین

جائیداد اور دنیا کی چیزوں کی ہی باتیں ہوتی ہیں۔

۵۵۷۷۔ ایسی لالچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو (دل پر) مہر کی طرف پہنچادے، اور ایسی لالچ سے جو ایسے مقام پر پہنچادے جہاں لالچ نہیں،

اور ایسی لالچ سے جہاں لالچ نہیں۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم عن معاذ بن جبل

۵۵۷۸۔ عورتیں سب سے لڑاکا ہیں، اور جس سے بہت بعد میں ملاقات ہوگی وہ موت ہے، اور ان دونوں سے زیادہ سخت چیز لوگوں کی فتاحی ہے۔

خطیب عن انس

تشریح:..... یعنی عورتوں سے گزارہ سب سے مشکل کام ہے، بہت کم ایسی ہوتی ہیں، جو دبے ہونٹوں سے جواب دیتی ہیں اکثر منہ پھٹ اور پھوڑ ہوتی ہیں۔

۵۵۷۹۔ وہ چکنا پتھر جس سے علماء کے پاؤں پھسلتے ہوں، وہ لالچ ہے۔ ابن المبارک وابن قانع عن سہیل بن حسان، مرسلاً

۵۵۸۰۔ لالچ سے بچنا، کیونکہ وہ موجودہ فقر ہے اور ایسی باتوں سے بچنا جو قابل معذرت ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن حابر

۵۵۸۱۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامید ہو جاؤ، اور لالچ سے بچنا کیونکہ وہ موجودہ فقر ہے، اور ایسی نماز پڑھو گویا کہ یہ آخری نماز ہے،

اور قابل معذرت باتوں سے بچنا۔ حاکم عن سعد

الاکمال

۵۵۸۲۔ وہ چکنا پتھر جس پر علماء کے قدم نہیں جتے وہ لالچ ہے۔ ابن قانع وابن المبارک عن سہیل بن حسان الکلابی

۵۵۸۳۔ تین چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو! ایسی لالچ سے جو لالچ کی جگہ نہ ہو، اور ایسی لالچ سے جو (دل پر) مہر تک پہنچادے، اور ایسی

لالچ سے جو لالچ کی جگہ تک پہنچائے۔ طبرانی عن عوف بن مالک

۵۵۸۴۔ ایسی لالچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو، جو (دل پر) مہر تک پہنچادے، اور ایسی لالچ سے جو غیر لالچ کی جگہ پہنچادے۔

طبرانی فی الکبیر عن المقدم بن معدیکرب

حرف الظاء..... بدگمانی

۵۵۸۵۔ جب تم (کسی کے بارے) گمان کرو تو تحقیق میں مت پڑو، اور جب حسد کرو تو (کسی کی اہمیت کا زوال) مت چاہو اور جب فال لینے

لگو تو کرگزرو، اور اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرو، اور جب (کسی چیز کا) وزن کرو تو ترازو جھکنا ہوا رکھو۔ ابن ماجہ عن جابر

تشریح:..... یعنی بدگمانی سے تو کوئی باز نہیں رہے گا اس واسطے تحقیق میں پڑنے سے بچو، اور ریس کرو، حسد نہ کرو۔ اور جب دوسروں کو کوئی چیز

تول کرو تو ترازو کا پلڑا جھکنا ہوا رکھو اور اچھا شکون یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔

۵۵۸۶۔ لوگوں سے اعتراض کرو، کیونکہ جب تم لوگوں میں شک کرنے لگو گے تو انہیں برباد کر دو گے یا بربادی کے قریب پہنچ جاؤ گے۔

طبرانی عن معاویہ

الاکمال

۵۵۸۷۔ جس نے اپنے بھائی سے بدگمانی کی، تو اس نے اپنے رب کے بارے میں بدگمانی کی، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بہت

سے گمانوں سے بچا کرو۔ ابن النجار عن عائشة

ظلم و غضب

یہاں غضب کا ذکر اس لیے کر دیا کیونکہ اس کے بارے میں کئی احادیث کا تعلق ظلم کی احادیث سے ہے اور اس کی بعض احادیث حرفِ نبین میں بھی ذکر کی جائیں گی۔

کتاب الغضب

۵۸۸ ظلم کی تین قسمیں ہیں: ایک ظلم جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائیں گے اور ایک ظلم وہ ہے جسے معاف فرمادیں گے، اور ایک ظلم جسے چھوڑ دیں گے، رہا وہ جسے معاف نہیں فرمائیں گے وہ شرک ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک ظلم عظیم شرک ہے۔
رہا وہ ظلم جسے معاف فرمادیں گے، تو وہ بندوں کا اپنی جانوں پر ظلم ہے جس کا تعلق ان کے اور ان کے رب سے ہے اور وہ ظلم جیسے نہیں چھوڑیں گے تو وہ بعض بندوں کا بعض پر ظلم و ستم ہوگا، یہاں تک کہ ایک دوسرے سے بدلہ لے لیں گے۔ الطیالسی والبنار عن انس

۵۸۹ ظالم اور ان کے مددگار جہنم میں (داخل) ہوں گے۔ فردوس عن حذیفہ

۵۹۰ بے شک ناحق وصول کرنے والا جہنم میں ہوگا۔ مسند احمد، طبرانی عن روفیع ابن ثابت

۵۹۱ ظلم والے اور ان کے مددگار جہنم میں ہوں گے۔ حاکم عن حذیفہ

۵۹۲ سپاہی اور پولیس والے اور ظالموں کے مددگار جہنم کے کتے ہیں۔ الحلیہ عن ابن عمر

۵۹۳ جس نے ظالم کی مدد کی اللہ تعالیٰ اسے اس پر مسلط کر دے گا۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۵۹۴ جس نے کسی جھگڑے میں ظلم کے ذریعہ مدد کی، تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے (ہاتھ) کھینچ لے۔

حاکم عن ابن عمر

۵۹۵ جس نے کسی ظالم کی اس لیے مدد کی کہ وہ حق کو دبائے تو اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ بڑی ہے۔ حاکم عن ابن عباس

۵۹۶ جو کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لیے چلا اور اسے معلوم ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام (کے دائرے) سے نکل گیا۔

طبرانی والضیاء عن اوس بن شرجیل

۵۹۷ مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق کا سوال کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی مستحق کو اس کے حق سے نہیں روکا۔

خطیب عن علی

۵۹۸ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم (کرنا) قیامت کے روز اندھیروں کا باعث ہے۔ مسند احمد، طبرانی، بیہقی عن ابن عمر

۵۹۹ ظلم (کرنے) سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہے اور نکل سے کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو نکل ہی نے ہلاک کیا، اس نے انہیں خون بہانے پر مجبور کیا اور حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے پر ابھارا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد مسلم، عن جابر

۶۰۰ مظلوم کی بددعا سے بچو! کیونکہ وہ بادلوں سے اوپر اٹھالی جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں تیری ضرور

مدد کروں گا اگرچہ (کسی مصلحت کی وجہ سے) تھوڑی دیر بعد ہو۔ طبرانی فی الکبیر والضیاء عن خزیمہ بن ثابت

۶۰۱ مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے جیسے وہ شرارہ ہے۔ حاکم عن ابن عمر

۶۰۲ مظلوم اگرچہ کافر ہو پھر بھی اس کی بددعا سے بچو، (کیونکہ) اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

مسند احمد ابو یعلیٰ والضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: اور قرآن مجید میں جو آیا ہے:

وما دعاء الکافرین الا فی ضلال

کافروں کی دعا و پکار اکارت و فضول ہے تو اس کا مطلب کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کی دعا قبول نہیں فرماتے، وہاں نفی اس کی ہے کہ غیر اللہ کے سامنے جو دعائیں وہ کرتے ہیں وہ ساری اکارت ہیں حقیقت میں ان کی دعائیں اللہ تعالیٰ ہی قبول فرماتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں ہماری دعائیں یہ بزرگوں کی مورتیاں اور ان کے قبروں میں پڑے دھڑ سنتے اور قبول کرتے ہیں۔
۶۰۳۔ مظلوم کی بددعا سے بچو چاہے وہ کافر ہو، کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب اور پردہ نہیں۔

ابویعلیٰ عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ معاً

۶۰۴۔ جب ذمیوں (امن طلب کرنے والوں) پر ظلم ہو تو حکومت دشمن کی ہو جائے گی، اور جب سود کی بہتات ہوگی تو قیدی زیادہ ہوں گے، اور جب اغلام بازی کی کثرت ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس مخلوق سے (اپنی رحمت) ہاتھ اٹھالیں گے اور ان کی کوئی پروا نہیں کریں گے وہ جس وادی میں (بھی) ہلاک ہو جائیں۔ طبرانی عن جابر

کنزور پر ظلم نہایت فتنہ عمل ہے

۶۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر بھڑک اٹھتا ہے جو کسی ایسے شخص پر ظلم کرے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مددگار نہ پائے۔ فردوس عن علی تشریح:..... کیونکہ اگر اس کا کوئی مددگار نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے انتقام نہ لیتے لیکن جب اس کا کوئی نہیں تو اللہ تعالیٰ خود انتقام لیتے ہیں۔

فطرتی باتیں

۶۰۶۔ جو شخص دنیا میں لوگوں کو زیادہ سزا دیتا ہو گا وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عذاب کا مستحق ہوگا۔

مسند احمد، بیہقی عن خالد بن الولید، حاکم عن عیاض بن غنم و هشام بن حکیم

۶۰۷۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیب سے بڑی خیانت زمین کا (غضب شدہ) گز ہوگا، تم دو شخصوں کو زمین یا گھر میں ایک دوسرے کا پڑوسی پاؤ گے، یوں ان میں سے ایک اپنے ساتھی (پڑوسی) کی زمین کا ایک گز حصہ کاٹ لیتا ہے، چنانچہ جب وہ اسے کاٹ لے گا تو قیامت کے روز سات زمینوں کا ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی مالک الاشجعی

۶۰۸۔ سب سے بڑا ظلم زمین کا وہ گز ہے جسے مؤمن اپنے بھائی کے حق سے کم کر لے، وہ زمین کی کنکریاں جسے وہ لے گا تو وہ بھی قیامت کے روز زمین کی گہرائی تک کا ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ اور زمین کی گہرائی وہی جانتا ہے جس نے اسے پیدا کیا۔

طبرانی عن ابن مسعود

۶۰۹۔ اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اس شخص کے بارے میں جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۰۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے (رہتے) ہیں یہاں تک جب اسے پکڑ لیتے ہیں تو پھر اسے چھوڑتے نہیں۔

بیہقی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی موسیٰ

۶۱۱۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان لوگوں کو عذاب دیں گے جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہوں گے۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن هشام بن حکیم عن عیاض بن غنم

۶۱۲۔ ظلم (کرنا) قیامت کے روز تار یکیوں کا باعث ہے۔ بخاری مسلم، ترمذی عن ابن عمر

۶۱۳۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہوگا جس کے شر سے لوگ ڈرتے ہوں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

۶۱۴۔ جو بندہ بھی کسی بندے پر ایسا ظلم کرتا ہے جس کا وہ اس سے بدلہ نہیں لے سکتا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا۔

بیہقی عن ابی سعید

۷۶۱۵ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ظالموں سے کہہ دو کہ مجھے یاد نہ کیا کریں، اس واسطے کہ میں انہیں یاد کرتا ہوں جو مجھے یاد کرتے ہیں، اور مرا انہیں یاد کرنا یہی ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔ ابن عساکر عن ابن عباس

۷۶۱۶ مظلوم کی بددعا سے بچو اگرچہ وہ کافر کی بددعا ہو، اس واسطے کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ مسویہ عن انس
۷۶۱۷ جس نے ظلماً ایک بالشت زمین دبا لی تو اللہ تعالیٰ اسے اس بات کا مکلف بنائیں گے وہ کہ اسے کھودے یہاں تک کہ ساتویں زمین تک پہنچ جائے، پھر قیامت کے روز اسے ان زمینوں کا ہار پہنائیں گے، اور پھر لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔ طبرانی عن یعلیٰ بن مرہ
۷۶۱۸ تم میں سے جو بھی ایک بالشت زمین ناحق لے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساتویں زمین تک اس کے گلے میں ہاڑ ڈالے گا۔

۷۶۱۹ جس نے ظلماً ایک بالشت زمین لی تو وہ قیامت کے روز حشر کے قائم ہونے تک اس کی مٹی اٹھائے پھرے گا۔
مسند احمد، طبرانی عن یعلیٰ بن مرہ

ساتویں زمینوں کا طوق

۷۶۲۰ جس نے تھوڑی سے ناحق زمین لی تو قیامت کے روز ساتویں زمین تک اسے زمین میں دھنسا یا جائے گا۔ بخاری عن ابن عمر
۷۶۲۱ جس نے مسلمانوں کے راستہ سے کچھ حصہ اپنی زمین میں شامل کر لیا تو قیامت کے روز وہ اسے سات زمینوں میں سے اٹھالا جائے گا۔
طبرانی والضیاء عن الحکم بن الحارث
۷۶۲۲ جس نے ظلماً کسی زمین کا ٹکڑا اپنی زمین میں شامل کر لیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے ناراض ہوں گے۔
مسند احمد، مسلم عن وائل بن حجر
۷۶۲۳ جس نے ایک بالشت برابر زمین ظلماً دبا لی تو اسے سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔

۷۶۲۴ مسند احمد، بیہقی عن عائشة، ابو داؤد عن سعید بن زید
اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اللہ تعالیٰ کی قسم! جو مومن کسی مومن پر ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے انتقام لیں گے۔

۷۶۲۵ عبد بن حمید عن ابی سعید
بندے اور جنت (تک پہنچنے) کے درمیان سات گھائیاں ہیں ان میں سب سے آسان گھائی موت ہے اور سب سے مشکل مرحلہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ہے، جب مظلوم، ظالموں کا دامن پکڑیں گے۔ ابو سعید النقاش فی معجمہ وابن النجار عن انس
۷۶۲۶ (بطور فضل) اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے واجب کر رکھا ہے کہ وہ کسی مظلوم کی اور اس سے پہلے کسی ایسے شخص کی دعا قبول نہیں کریں جو اس کے ظلم جیسی ہو۔ ابن عدی عن ابن عباس
تشریح... یعنی مظلوم دعا کر رہا ہے لیکن جیسا اس پر ظلم ہوا اس جیسا ظلم یہ کر چکا۔

۷۶۲۷ مظلوم کی بددعا قبول کی جاتی ہے اگرچہ وہ فاجر ہو اور اس کا فوراً اس کے اپنے آپ پر ہے۔ الطیالسی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۷۶۲۸ جہنم کی وادی میں ایک کنواں ہے جس کا نام صہب ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس میں متکبروں کا ظلموں کو ڈالیں گے۔ حاکم عن ابی موسیٰ
۷۶۲۹ قیامت کے روز اہل حقوق کو ان کے حقوق ضرور دیئے جائیں گے، یہاں تک کہ بے سینگ بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔ جس نے اسے سینگ مارا ہوگا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، مسلم، ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۷۶۳۰ جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کے دل میں کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ ہو تو جو اس سے لغزش ہوئی وہ بخش دی جاتی ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۷۶۳۱۔ اس شخص کے لیے خرابی ہے جس نے مسلمان پر ظلم کر کے اس کا حق کم کر دیا۔ الحلیۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۶۳۲۔ ناحق وصول کرنے والا جنت میں (پہلے گروہ کے ساتھ) داخل نہ ہوگا۔ مسند احمد ابو داؤد، حاکم عن عقبۃ بن عامر

۷۶۳۳۔ مظلوم لوگ ہی قیامت کے روز کامیاب ہوں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب و رستۃ فی الایمان عن ابی صالح الحنفی مرسلًا

۷۶۳۴۔ اپنے ہاتھ کو اپنے کنزول میں رکھو۔ بخاری فی التاریخ عن اسود بن اصرم

الاکمال

۷۶۳۵۔ تم لوگ ظلم (کرنے) سے بچو! کیونکہ ظلم (کرنے) قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہوگا۔ طبرانی عن الاسود بن مخرمۃ

۷۶۳۶۔ ظلم سے بچو! کیونکہ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا سبب ہے، اور بخل سے بچو! اس واسطے کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا، اس نے انہیں مجبور کیا تو انہوں نے خون بہائے، اور اپنے محرم رشتوں کو حلال سمجھا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، مسلم عن جابر

۷۶۳۷۔ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہے۔ طرابلسی، بخاری، ترمذی عن ابن عمر

۷۶۳۸۔ سب سے بڑا ظلم زمین کا وہ گز ہے جسے کوئی شخص اپنے بھائی کے حصہ سے کم کر لے، زمین کی چند کنکریاں جو (پوری کر کے) لیتا ہے

قیامت کے روز، زمین کی تہہ تک وہ اس کے گلے کا طوق ہوگا اور زمین کی گہرائی وہی جانتا ہے جس نے زمین پیدا کی ہے۔

مسند احمد، طبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۷۶۳۹۔ ظلم سے بچنا، کیونکہ وہ تمہارے دلوں کو خراب کر دے گا۔ الدیلمی عن علی

۷۶۴۰۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے (رہتے) ہیں اور پھر جب پکڑتے ہیں تو چھوڑتے نہیں۔

بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ عن برید بن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ

ظالم اللہ کے قہر سے نہیں بچ سکے گا

۷۶۴۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں ضرور ظالم سے انتقام لوں گا، چاہے جلدی لوں یا دیر سے، اور میں اس سے

بھی لازماً انتقام لوں گا جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اور وہ اس کی مدد کی قدرت رکھتا تھا پھر بھی اس کی مدد نہیں کی۔

الحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب، طبرانی والخرائط فی مساوی الاخلاق وابن عساکر عن ابن عباس

۷۶۴۲۔ اہلیس اس بات سے تو ناامید ہو چکا ہے کہ زمین عرب میں بت پوجے جائیں، لیکن وہ تم سے اس کے بغیر ہی راضی ہو جائے گا،

تمہارے معمولی اعمال کے ذریعہ، اور وہی ہلاکت کا باعث ہیں، تو جہاں تک ہو سکے، ظلم سے بچو! اس واسطے کہ قیامت کے روز بندہ اتنے اعمال

لے کے آئے گا جنہیں وہ نجات کے لئے کافی سمجھے گا، تو ایک بندہ کہتا رہے گا: اے میرے رب! فلاں نے مجھ پر ایک ظلم کیا، تو حکم ہوگا فلاں کی

نیکیاں مٹاتے رہو، یہاں تک کہ اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہے گی۔ حاکم عن ابن مسعود

۷۶۴۳۔ قیامت کے روز ایک شخص اتنے اعمال حسنہ لے کر آئے گا جنہیں وہ نجات کے لئے کافی سمجھے گا، اور پھر ایک شخص آئے گا جس پر اس نے

کوئی ظلم کیا ہوگا چنانچہ اس کی نیکیاں لی جائیں گی اور مظلوم کو دی جائیں گی، بالآخر اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی، اور پھر اس سے بدلہ لینے کے

طلب گارہائی ہوں گے، جبکہ اس کی نیکیاں ختم ہو چکی ہوں گی، تو مظلوم کی برائیاں لے کر ظالم کی برائیوں پر رکھ دی جائیں گی۔ طبرانی عن سلمان

تشریح:..... کس قدر بد نصیبی اور محرومی کا مقام ہے آئے کسی امید سے اور جانا کیسے ہوا۔

۷۶۴۴۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے قیامت کے روز ایک بندہ ایسے اعمال لائے گا جو مضبوط پہاڑوں

کی طرح ہوں گے، اسے گمان ہوگا کہ وہ ان اعمال کے ذریعہ جنت میں داخل ہو جائے گا، پھر لگاتار اس کے پاس ظلم (سے دبے لوگ) آتے

رہیں گے، اور اس کے پاس (حقوق ادا کرنے کے لیے) کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی، اور پھر اس کے سر پر مضبوط پہاڑوں جیسے اعمال (بد) ڈال کر اسے جہنم جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔ الدیلمی عن جابر

۶۲۵۔ جہنم کی ایک وادی میں ایک کنواں ہے جس کا نام صہب ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس میں ظالموں اور جابروں کو ٹھہرائیں گے۔

عقیلی فی الضعفاء، ابن عدی فی الکامل طبرانی، حاکم وابن عساکر عن ابی موسیٰ

۶۲۶۔ مظلوم کی بددعا سے بچو۔ ابن حبان عن ابی سعید

۶۲۷۔ مظلوم کی بددعا سے بچو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید

۶۲۸۔ جب کسی بندہ پر ظلم ہوتا ہے اور وہ خود انتقام نہ لے سکے، اور نہ اس کا کوئی مددگار ہو، پھر وہ آسمان کی طرف اپنی آنکھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کو پکارے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں حاضر ہوں میں جلد یا بدیر تیری مدد کروں گا۔ حاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۲۹۔ مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اس کے حق سے منع نہیں کرتے۔ الدیلمی عن علی

۶۵۰۔ اے علی! مظلوم کی بددعا سے بچو! کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کا حق ضائع نہیں کرتے۔

الخراطفی فی مساوی الاخلاق عن علی

۶۵۱۔ قیامت کے روز مظلوم ہی فلاح پانے والے ہوں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی صالح الحنفی

۶۵۲۔ عیسیٰ بن مریم (علیہا السلام) بنی اسرائیل میں (خطبہ دینے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے بنی اسرائیل! ظالم پر ظلم نہ کرو اور نہ ظالم (کے ظلم) کا بدلہ دو، ورنہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری فضیلت ختم ہو جائے گی۔ العسکری فی الامثال عن ابن عباس

۶۵۳۔ جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے، تو عرش کے نیچے سے ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا، اے ظلم زدو! آؤ اور اپنے ظلموں کا تدارک کر لو اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ابن جریر عن انس

حرف العین.....عصبیت

ناحق قوم کی طرفداری

۶۵۴۔ عصبیت یہ ہے کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔ بیہقی فی السنن عن واثلة

۶۵۵۔ جو اندھے جھنڈے تلے لڑاؤ اس نے عصبیت کی مدد کی، اور عصبیت کے لیے غضبناک ہوتا ہے تو اس کا قتل ہو جانا جاہلیت کا قتل ہے۔

مسلم، عن جندب، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یعنی اسے یہ پتہ نہیں کہ میں کس وجہ سے لڑ رہا ہوں کیا میری قوم حق پر ہے؟

۶۵۶۔ جس نے کسی قوم کی ناحق حمایت کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کسی گڑھے میں گر جائے اور اپنی دم کے ذریعہ نکلنا چاہے۔

ابوداؤد عن ابن مسعود

۶۵۷۔ اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں جو عصبیت کی طرف بلائے اور نہ اس کا ہی کوئی تعلق ہے جو عصبیت پر لڑے، اور نہ اس کا جو

عصبیت پر مرے۔ ابوداؤد عن جبیر بن مطعم

۶۵۸۔ اس شخص کی مثال جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس اونٹ جیسی ہے جو کسی گڑھے میں گرے اور اپنی دم کے ذریعہ اپنے آپ کو کھینچے لگے۔

بیہقی عن ابن مسعود

۶۵۹۔ سب سے برے مقام والا وہ شخص ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کی خاطر خراب کر دے۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۶۶۰۔۔۔ قیامت کے روز اس شخص کو سب سے زیادہ ندامت ہوگی، جس نے دوسرے کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت بیچ ڈالی۔

۷۶۶۱۔۔۔ قیامت کے روز وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برے مقام والا ہوگا جس نے دوسرے کی دنیا کے لیے اپنی آخرت خراب کی۔

طبرانی عن ابی امامہ

عصیت..... از اکمال

۷۶۶۲۔۔۔ وہ تمہارے لیے فتح ہوگا، اور تمہاری مدد کی جائے گی، اور تم بہت کچھ حاصل کرو گے، تم میں سے جو کوئی اسے پائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم کرے، برائی سے روکے، صلہ رحمی کرے، اور اس شخص کی مثال جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس اونٹ جیسی ہے جو گرنے لگے اور اپنی دم سے کھینچنے لگے۔ مسند احمد، حاکم عن ابن مسعود

تشریح:۔۔۔ یہ کسی شہر کی فتح مندی کی پیش گوئی ہے، جس میں کئی غیبتیں حاصل ہونے کو تھیں۔

۷۶۶۳۔۔۔ اس کی مثال جو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے، اس اونٹ کی سی ہے جو کسی گڑھے میں گرنے لگے اور اپنی دم سے اپنے آپ کو کھینچنے لگے۔

الرامہرمزی عن ابن مسعود

۷۶۶۴۔۔۔ (عصیت یہ ہے کہ) تم ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرو۔

۷۶۶۵۔۔۔ جس نے ظلم پر اپنی قوم کی مدد کی، تو وہ گڑھے میں گرنے والے اونٹ کی طرح ہے جو دم سے (اپنے آپ کو) کھینچے۔

حاکم فی تاریخۃ عن ابن مسعود

ننگ و عار

۷۶۶۶۔۔۔ قیامت کے روز عار بندے کے ساتھ چٹھی ہوئی ہوگی، حتیٰ کہ وہ کہے گا: اے پروردگار! آپ کا مجھے جہنم میں بھیجنا جو ذلت و عار مجھ پر ڈالی گئی ہے اس سے زیادہ آسان ہے باوجودیکہ اسے (جہنم) کے عذاب کا علم ہوگا۔ حاکم عن جابر

جلد بازی

۷۶۶۷۔۔۔ جس نے جلد بازی کی اس نے غلطی کی۔ الحکیم عن الحسن، مرسل

پسندیدہ جلد بازی

۷۶۶۸۔۔۔ تین چیزوں میں دیر نہ کرنا: نماز، جب اس کا وقت ہو جائے، جنازہ جب آجائے (تو فوراً پڑھ کر دفن کر دو) اور غیر شادی شدہ (مرد یا عورت) جب اس کا برابر کا (شخص) مل جائے۔ ترمذی، حاکم عن علی

عجب و خود پسندی

۷۶۶۹۔۔۔ عجب ستر سال کے اعمال پر باد کرتا ہے۔ فردوس عن الحسن ابن علی

۷۶۷۰..... اگر عجب کسی مرد کی صورت میں ہوتا تو بہت برا مرد ہوتا۔ طبرانی فی الصغير عن عائشة

۷۶۷۱..... اگر تم سے گناہ نہ ہوں تو مجھے تم پر اس سے زیادہ بڑی چیز کا خوف ہے، عجب سے بچنا، عجب سے بچنا۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس

الاکمال

۷۶۷۲..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اگر میرے مؤمن بندے کے لیے گناہ عجب سے بہتر نہ ہوتا میں اپنے بندے مؤمن اور گناہ کے درمیان

حائل نہ ہوتا۔ ابو الشیخ عن کلب الجہنی

۷۶۷۳..... اگر مؤمن اپنے عمل پر عجب نہ کرتا تو گناہ سے محفوظ رہتا، یہاں تک کہ اسے کسی چیز کی پروا نہ ہوتی، لیکن اس کے لیے گناہ عجب سے

بہتر ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۶۷۴..... یہ بہتر نہیں کہ بندہ زبان سے کسی بات کا فیصلہ کرے اور عجب اس کے دل میں ہو۔ دارقطنی فی الافراد عن ابن عباس

۷۶۷۵..... میری امت کا سب سے برا وہ شخص ہے جو جماعت سے جدا اور اپنے دین پر عجب کرنے والا، اپنے عمل میں ریا کرنے والا، اور اپنی

دلیل سے لڑنے والا ہے تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے۔ ابو الشیخ عن عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عن ابیہ عن جدہ

۷۶۷۶..... اگر تم سے گناہ نہ ہوں تو مجھے تمہارے بارے اس سے خطرناک چیز کا خوف ہے، عجب سے بچو، خود پسندی سے بچو!

۷۶۷۷..... الخرائطی فی مساوی الاخلاق، حاکم فی تاریخہ و ابو نعیم عن انس، الدیلمی عن ابی سعید

جس نے کسی نیک کام کی وجہ سے اپنی تعریف کی تو اس نے شکر کھو دیا، اور اس کا عمل باطل ہو گیا۔

ابو نعیم عن عبدالغفور الانصاری عن عبدالعزیز عن ابیہ، وکان لہ صحبة

دل کا اندھاپن

۷۶۷۸..... جس نے مکر کر راحۃ پائی وہ مردہ نہیں، مردہ وہ ہے جو زندوں کا مردہ ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس

حرف الغین..... غدر و دھوکہ

۷۶۷۹..... قیامت کے روز دھوکہ باز کے لیے ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور پھر کہا جائے گا: یہ فلاں کے بیٹے فلاں کی دھوکہ بازی (کی علامت) ہے۔

مالک بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابن عمر

۷۶۸۰..... قیامت کے روز ہر غدر کرنے والے کا اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا جس سے اس سے پہچانا جائے گا۔

الطیالسی مسند احمد عن انس

۷۶۸۱..... ہر غدر کرنے والے کا قیامت کے روز ایک جھنڈا ہوگا جس سے اسے پہچانا جائے گا۔

مسند احمد، بیہقی عن انس، مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود، مسلم عن ابن عمر

۷۶۸۲..... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جب اگلوں پچھلوں کو جمع کرے گا تو ہر دھوکہ باز کے ساتھ ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا پھر کہا جائے گا: یہ فلاں

بن فلاں کی دھوکہ بازی ہے۔ مسلم عن ابن عمر

۷۶۸۳..... خبردار ہر غدار کے لیے قیامت کے روز ایک جھنڈا اس کی بغاوت کے بقدر نصب (کھڑا) کیا جائے گا۔ ابن ماجہ عن ابی سعید

۷۶۸۴..... قیامت کے روز ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی بغاوت و غدار کی بقدر بلند کیا جائے گا عوام کے امیر سے بڑھ کر

کوئی غدار نہیں۔ مسلم عن ابی سعید

- ۶۸۵۔ قیامت کے روز غدار کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن معاذ
- ۶۸۶۔ قیامت کے روز ہر غدار کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا۔ مسلم عن ابی سعید
- ۶۸۷۔ لوگ جب تک اپنے آپ سے غدار کی نہیں کریں گے ہلاک نہیں ہوں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن رجل یعنی اپنے بھائیوں سے۔

الاکمال

۶۸۸۔ قیامت کے روز ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا پھر کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی غداري ہے۔

ابن ماجہ عن ابن مسعود

۶۸۹۔ ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا جس سے اسے پہچانا جائے گا۔ حاکم عن ابن عباس

غضب وغصہ

- ۶۹۰۔ غصہ شیطان کا اثر ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا، اور پانی آگ کو بجھاتا ہے اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ غسل کر لیا کرے۔ ابن عساکر عن معاویہ
- ۶۹۱۔ غصہ سے بچو! ابن ابی الدنیا فی کتاب ذم الغضب وابن عساکر عن رجل من الصحابہ
- ۶۹۲۔ آدمی کو جب غصہ آئے اور وہ اعوذ باللہ کہہ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۶۹۳۔ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ خاموش ہو جائے۔ مسند احمد عن ابن عباس
- ۶۹۴۔ جب تجھے غصہ آئے تو بیٹھ جا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عمران بن حصین
- ۶۹۵۔ مجھے کیا ہے کہ غصہ نہ کروں اور میں حکم دوں اور میری بات نہ مانی جائے؟ مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن البراء
- ۶۹۶۔ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، پھر اگر غصہ ختم ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ لیٹ جائے۔ مسند احمد، ابو داؤد، بیہقی عن ابی ذر
- ۶۹۷۔ تم میں کا سب سے قوی وہ ہے جو اپنے آپ کو غصہ پر غالب کر لے، اور زیادہ بردبار وہ ہے جو قدرت کے بعد معاف کر دے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن علی

- ۶۹۸۔ غصہ شیطان (کے اثر) سے (پیدا ہوتا) ہے، اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے، اس واسطے جب تم میں سے کوئی غصہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ہاتھ منہ دھولیا کرے۔ مسند احمد، ابو داؤد، عن عطیۃ السعدی
- ۶۹۹۔ جہنم میں ایک دروازہ ہے، جس سے وہی داخل ہوگا جس نے اپنے غصہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں پورا کیا۔

۷۰۰۔ تمہیں بتاؤں کہ تم میں سب سے بہادر کون ہے؟ جو تم میں سے اپنے آپ پر غصہ کی حالت میں قابو پالے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عباس

- ۷۰۱۔ سختی بے برکتی اور نرمی برکت (کا سبب) ہے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن شہاب، مرسلاً
- ۷۰۲۔ عنقریب میں تمہیں لوگوں کے اخلاق اور معاملات سے آگاہ کروں گا، ایک شخص جلد غصہ کرنے والا اور جلد غصہ زائل کرنے والا ہوگا جس کا اسے نہ کوئی فائدہ ہوگا اور نہ اس پر قابل کفایت کوئی چیز ہوگی، اور ایک شخص کو غصہ تو دیر سے آتا ہے لیکن جلد اتر جاتا ہے تو یہ اس کے لیے مفید

ہے نقصان وہ نہیں۔

اور ایک شخص ایسی چیز کا مطالبہ کرے گا جو اس کی ہے اور اس کے ذمہ جو ہے وہ ادا کرتا ہے تو اس کا ندامت کوئی فائدہ ہے اور نہ نقصان ہے، اور ایک شخص ایسا ہے کہ اپنی چیز کا مطالبہ کرتا ہے اور جو اس کے ذمہ ہے وہ ادا نہیں کرتا جس کا اسے نقصان ہے فائدہ نہیں۔ البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ تشریح: جسے پل بھر میں غصہ آجائے اور پل بھر میں اتر جائے اس کا کیا اعتبار اسے لوگ بے وقوف خیال کرتے ہیں اور جسے غصہ دیر سے آئے لیکن جلد اتر جائے وہ غفلت مند ہے۔

۷۷۰۳ مکمل پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے غصہ پر قابو پالے (اگرچہ) اس کا چہرہ سرخ ہو جائے اور اس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں پھر بھی وہ اپنے غصہ کو پچھاڑ دے۔ مسند احمد عن رجل

۷۷۰۴ تم مجھے بہادری (بھاری) پتھراٹھانے میں ہے؟ بہادری تو یہ ہے کہ جب تم میں کوئی غصہ سے بھر جائے پھر وہ غصہ پر قابو پالے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص ۷۷۰۵ بچھاڑ دینے والا پہلوان نہیں، پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔ مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۰۶ جہنم میں ایک دروازہ ہے جس سے وہی داخل ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اپنا غصہ نکالا۔ الحکیم عن ابن عباس

۷۷۰۷ جس نے اپنا غصہ دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب دور کر دیں گے، اور جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ

پوشی فرمائیں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس تشریح: انسان خود اپنی زبان سے اپنی پردہ دہری کرتا ہے۔

۷۷۰۸ غصہ نہ ہوا کر۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، حاکم، مسند احمد ابو یعلیٰ عن جاریۃ بن قدامة

۷۷۰۹ غصہ نہ ہوا کر کیونکہ غصہ خرابی (عقل) کا باعث ہے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن رجل

۷۷۱۰ تو غصہ نہ ہوا کر (بدلہ میں) تیرے لیے جنت ہے۔ ابن ابی الدنیا، طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

الاکمال

۷۷۱۱ غصہ سے بچو! (ابن ابی الدنیا فی کتاب ذم الغضب وابن عساکر عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف) فرماتے ہیں مجھے ایک صحابی رسول نے بتایا کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسے کلمات بتائیں جنہیں اپنی زندگی کا مقصد بنالوں اور وہ زیادہ لمبے بھی نہ ہوں آپ نے فرمایا اور یہ بات ذکر کی۔

۷۷۱۲ اے معاویہ بن حیدر، غصہ نہ ہوا کرو، کیونکہ غصہ ایمان کو ایسے بگاڑ دیتا ہے جیسے تمبہ (اندرائن، ایلوا) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

بیہقی فی السنن وابن عساکر عن یزید بن حکیم عن ابیہ عن جدہ ۷۷۱۳ اے معاویہ غصہ سے اجتناب کرو کیونکہ غصہ ایمان کو فاسد کر دیتا ہے جیسا کہ ایوا شہد کو فاسد کر دیتا ہے۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عساکر برایت یزید بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے

۷۷۱۴ بہادر وہ نہیں جو لوگوں پر غالب آجائے، لیکن بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے قابو پالے۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۱۵ وہ شخص بہادر نہیں جو لوگوں پر غالب آجائے بہادر تو وہ جو غصہ میں اپنے قابو پالے۔ العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۱۶ جانتے ہو بہادر کون ہے؟ بھرپور بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے قابو پالے، اور جانتے بد بخت کون ہے جس نے آگے کوئی اولاد

نہیں بھیجی، اور جانتے ہو اصلی فقیر کون ہے؟ جس کے پاس مال تو ہے لیکن اس نے آگے کچھ نہیں بھیجا۔ بیہقی شعب الایمان عن حفصہ ابیہ عن حفصہ

۷۷۱۷ غصہ جہنم کی آگ کی علامت ہے جسے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے دل پر رکھتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں، جب وہ غصہ ہوتا ہے تو اس کی

آنکھیں سرخ، چہرہ سیاہ میا لے رنگ کا ہو جاتا ہے اور اس کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ الحکیم عن ابن مسعود

۷۷۱۸ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو غضب کی حالت میں مجھے یاد کرے گا تو میں غصہ میں اسے یاد کروں گا اور ہلاک کرنے والوں میں اسے ہلاک نہیں کروں گا۔ الدیلمی عن انس

۷۷۱۹ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے انسان غصہ کی حالت میں مجھے یاد کر لیا کریں غضب کی حالت میں تجھے یاد رکھوں گا، اور تجھے ہلاک کرنے والوں میں شامل نہیں کروں گا۔ ابن شاہین عن ابن عباس، وفيه عثمان بن عطاء الخراسانی ضعفاء

۷۷۲۰ تم میں سے جب کوئی غصہ ہو تو وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ لیا کرے تو اس کا غصہ فرو ہو جائے گا۔

طبرانی عن ابن مسعود

۷۷۲۱ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر وہ شخص کہے تو اس کا غصہ دور ہو جائے وہ اگر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ لیتا تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جاتی (مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، حاکم، ابن حبان عن عثمان بن صرد فرماتے ہیں) کہ دو شخص ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے، ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں، تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

نسائی، ابو یعلیٰ فی مسندہ عن عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ عن ابی، ابو داؤد، ترمذی، طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن معاذ بن جبل

۷۷۲۲ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے جسے اگر یہ غصہ سے بھرا شخص کہتا تو اس کا غصہ ختم ہو جاتا، اے اللہ! میں شیطان مردود سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن معاذ، حاکم عن سلیمان بن صرد

۷۷۲۳ اے اللہ! بڑے کو ختم کرنے والے، چھوٹے کو بڑا کرنے والے مجھے سے (میرے اس) غصہ کی آگ کو بجھا دے۔

مسند احمد، حاکم عن بعض امہات المؤمنین

۷۷۲۴ تم یوں کہا کرو! اے محمد نبی کے پروردگار! میرے گناہ بخش دے، میرے دل کا غضب ختم کر دے، اور گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ دے۔

الخراطی فی اعتدال القلوب عن ام ہانی

۷۷۲۵ غصہ شیطان (کے اثر) سے ہے، جب تم میں سے کوئی اس (کیفیت) کو کھڑے کھڑے پائے تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھے بیٹھے پائے تو لیٹ جائے۔ ابو الشیخ عن ابی سعید

۷۷۲۶ (کھڑے کھڑے) جب تجھے غصہ آئے تو بیٹھ جا، پھر بھی (غصہ) ختم نہ ہو تو لیٹ جا، غصہ ختم ہو جائے گا۔ الدیلمی عن ابی ذر

۷۷۲۷ (جب تم خاموش تھے) تو فرشتہ اس کا جواب دے رہا تھا اور جب تم نے (خود) جواب دیا تو فرشتہ پرواز کر گیا، تو میں نے ناپسند کیا کہ اس کے بعد پیچھے رہوں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن زید بن شیع

حرف الکاف..... بڑائی اور تکبر کی مذمت

۷۷۲۸ متکبر وہ ہے جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو گھٹایا جائے۔ ابو داؤد حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۲۹ تکبر سے بچو! کیونکہ بندہ تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے اس بندے کو تکبرین میں شمار کر لو۔

ابوبکر بن لال فی مکارم الاخلاق و عبدالغنی بن سعید فی البضاح الاشکال، ابن عدی فی الکامل عن ابی امامۃ

۷۷۳۰ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے، اترانے والوں اور ناز سے چلنے والوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ فردوس عن معاذ بن جبل

۷۷۳۱ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنے گھر والوں میں ستر سال کا ہو چال اور شکل صورت میں بیس سال کا ہو۔

طبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ

۷۷۳۲ اللہ تعالیٰ اس بیس سالہ شخص کو پسند کرتے ہیں جو اسی سال کے مشابہ ہو اور اس ساٹھ سالہ کو ناپسند کرتے ہیں جو بیس سالہ کے مشابہ ہو۔

فردوس عن عثمان

۷۷۳۳ کیا تمہیں وہ لوگ نہ بتاؤں جو جہنمی ہیں؟ ہر اجڑ، سخت لہجہ، سخت گواہ آپ کو بڑا سمجھنے والا۔

مسند احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن حارثہ بن وہب

۷۷۳۴ تم لوگ تکبر سے بچنا، کیونکہ ابلیس کو تکبر ہی نے آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرنے سے روکا تھا، اور حرص سے بچنا، کیونکہ حرص نے آدم (علیہ السلام) کو (ممنوع) درخت (کا پھل) کھانے پر مجبور کیا تھا، اور حسد سے بچنا، کیونکہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو حسد کی وجہ سے ہی قتل کیا تھا، یہی (تکبر، حرص اور حسد) ہر برائی کی جڑ ہیں۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۷۷۳۵ تم لوگ تکبر سے بچنا، کیونکہ انسان میں تکبر ہوتا ہے اور اس (کے جسم پر) اچکن چوغہ ہوتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر تشریح: یعنی ایسا لباس پہننے کے باوجود پھر بھی اس میں تکبر پایا جاسکتا ہے۔

۷۷۳۶ اونی لباس پہننا تکبر سے چھٹکارے کا باعث ہے، نیز غریب مؤمنوں کے پاس بیٹھنا، گدھے کی سواری کرنا اور بکری باندھ کر دودھ لینا (یہ خصلتیں) تکبر سے دور رکھتی ہیں۔ حلیۃ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۳۷ جس نے اپنا سامان (فروخت) اٹھایا وہ تکبر سے بری ہے۔ بیہقی عن ابی امامۃ

۷۷۳۸ میری امت میں دوسری امتوں کی بیماریاں پہنچیں گی، تکبر، حق کو ٹھکرانا، مال میں ایک دوسرے سے زیادہ ہونے کی کوشش، دنیا میں ایک دوسرے سے بغض، آپس میں نفرت و حسد جس کا نتیجہ بغاوت ہوگا۔ حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۳۹ فخر و تکبر اونٹ والوں میں جبکہ سکون اور وقار بکریوں والوں میں ہوتا ہے۔ مسند احمد عن ابی سعید

تشریح: کثرت میل ملاقات کی وجہ سے ان جانوروں کی خصوصیات و عادات کا انسانوں میں پیدا ہونا فطری بات ہے۔

۷۷۴۰ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بڑائی میری چادر (کی مانند) اور عظمت میرے ازار (کی طرح) ہے ان دونوں میں سے کسی کو ایک کو جس نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔ مسند احمد، ابو داؤد ابن ماجہ، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابن عباس

۷۷۴۱ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بڑائی میری چادر اور غلبہ و عزت میرا ازار ہے ان میں سے کسی ایک کو جس نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو میں اسے ہلاک کر دوں گا۔ حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۴۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بڑائی میری چادر اور عزت میرا ازار ہے ان میں سے کسی ایک کو جس نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں اسے عذاب دوں گا۔ سمویہ عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ معاً

۷۷۴۳ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عزت میرا ازار اور بڑائی میری چادر ہے ان دونوں کے بارے میں مجھ سے جھگڑے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

طبرانی فی الاوسط عن علی

متکبر ذلیل ہے

۷۷۴۴ تم سب آدم (علیہ السلام) کے بیٹے ہو اور آدم (علیہ السلام) مٹی سے (بنائے) پیدا کیے گئے، یا تو وہ قوم باز آجائے گی جو اپنے آباء و اجداد پر فخر کرتی ہے یا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پچھڑوں سے زیادہ ذلیل ہو جائیں گے۔ البزار عن حذیفہ

۷۷۴۵ جو شخص بھی اپنے دل میں بڑا بنے اور اپنی چال میں اترائے تو اس کی اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، حاکم عن ابن عمر

۷۷۴۶ جو اپنے دل میں بڑا بنا اور اپنی چال میں تکبر کیا، تو جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔

مسند احمد ترمذی، ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن ابن عمرو

۷۷۴۷ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا کسی نے عرض کیا: آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے، جو تے اچھے

- ہوں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں تکبر حق کو ٹھکرانے اور گھٹیا سمجھنے کا نام ہے۔ مسلم عن ابن مسعود ۷۷۴۸ جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہوا وہ جہنم میں (ہمیشہ کے لیے) نہیں جائے گا اور جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود ۷۷۴۹ آدمی تکبر کرتا رہتا ہے اور آگے بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ متکبرین میں شمار ہو جاتا ہے، پھر اسے بھی وہی (عذاب) ملتا ہے جو انہیں ملے گا۔ ترمذی عن سلمة بن الاكوع ۷۷۵۰ متکبر قیامت کے روز چیونٹیوں کی طرح جمع کیے جائیں گے ان کی صورتیں مردوں جیسی ہوں گی، ہر طرف سے ان پر ذلت چھاری ہوگی، جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف انہیں ہٹکایا جائے گا جس کا نام بولس ہے (سب سے بڑی آگ ان پر شعلہ مار رہی ہوگی) انہیں جہنمیوں کا چوڑ پلایا جائے گا جسے طرہ الخبال یعنی (ہلاکت کی مٹی) کہا جاتا ہے۔ مسند احمد ترمذی عن ابن عمر ۷۷۵۱ ایک شخص دو چادریں پہنے باہر آیا، ازار اس نے لٹکایا ہوا تھا، وہ اپنے کندھوں کو دیکھ کر اتر رہا تھا، اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، اور قیامت تک وہ اسی طرح گھستا جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن العباس بن عبد المطلب ۷۷۵۲ جو تکبر سے اپنا کپڑا اٹھینچے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھیں گے۔ نسائی ابن ماجہ عن ابن عمر ۷۷۵۳ ایک دفعہ ایک شخص ایسا جوڑا پہنے چل رہا تھا جو اسے بہت پسند تھا، اور اس نے اپنے بالوں میں جو کندھوں تک تھے کھینچ کر رکھی تھی، اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، اور وہ قیامت تک زمین میں گھستا چلا جائے گا۔ مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرۃ ۷۷۵۴ ایک دفعہ ایک شخص تکبر سے اپنے ازار کو گھینچے جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔ مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۷۷۵۵ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں کا ایک شخص جوڑا پہن کر تکبر کرتے جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو اس نے اس شخص کو نگل لیا، تو وہ قیامت تک اس میں گھستا چلا جائے گا۔ ترمذی عن ابن عمر

ٹخنے کے نیچے کپڑا لٹکانے والا متکبر

- ۷۷۵۶ اللہ تعالیٰ اس کو (نظر رحمت سے) نہیں دیکھتے جو تکبر سے اپنا کپڑا اٹھینچے۔ بیہقی، نسائی عن ابن عمر ۷۷۵۷ جو شخص اتراتے ہوئے اپنا کپڑا اٹھینچے گا اللہ تعالیٰ (نظر رحمت) اس کی طرف بروز قیامت نہیں دیکھے گا۔ مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۷۷۵۸ جس نے تکبر سے اپنا کپڑا اٹھینچا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (نظر رحمت) اس کی طرف نہیں دیکھیں گے۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی، ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ عن ابن عمر ۷۷۵۹ جس نے تکبر سے اپنا کپڑا اڑوند تو جہنم میں وہ اسے روندے گا۔ مسند احمد، عن ہیب بن معقل ۷۷۶۰ جو شخص تکبر سے اپنا کپڑا اٹھینچے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت) نہیں دیکھیں گے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۷۷۶۱ تکبر دل میں ہوتا ہے۔ ابن لال عن جابر ۷۷۶۲ لوگ جس چیز کو بھی بلند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتے ہیں۔ بیہقی عن سعید بن المسیب، مرسلًا

الاکمال

- ۷۷۶۳ اللہ تعالیٰ کسی کا فرود دیکھتے ہیں (لیکن) متکبر کی طرف (نظر رحمت) نہیں دیکھتے، ہوا نے سلیمان بن داؤد (علیہا السلام) کے تخت کا

اٹھایا، اور نیک لگائے بیٹھے تھے، انہیں ایسا بہت اچھا لگا اور ان کے دل میں کچھ تکبر سا پیدا ہوا تو وہ زمین پر اتار دیئے گئے۔

طبرانی فی الاوسط وابن عساکر عن ابن عمر

تشریح:..... اولاً اس حدیث میں کلام ہے، اگر اس کی سند صحیح بھی مان لی جائے تو یہ صرف دل کا معاملہ ہے، عمل کی اللہ تعالیٰ نے نوبت ہی نہیں آنے دی، جسے عصمت یعنی خدائی حفاظت کہتے ہیں اور اصطلاح میں اسے ”عصمتہ انبیاء“ کہتے ہیں۔

۷۷۶۳۔ تکبر والی کوئی شے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل نہیں فرمائیں گے، تو ایک کہنے والے نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میرے کوڑے کا دستہ اور میرے جوتے کا تسمہ خوبصورت ہو (کیا یہ بھی تکبر میں شامل ہے؟) آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، اللہ تعالیٰ حسن و جمال والے ہیں اور جمال کو پسند کرتے ہیں، تکبر حق کو ٹھکرا نا اور لوگوں کو گھٹیا سمجھنا ہے۔ البغوی عن ابی ریحانہ

تشریح:..... یعنی اسباب دنیا اور اشیاء زریب و زینت استعمال کرنے سے تکبر پیدا نہیں ہوتا یہ ایک قلبی کیفیت ہے جس میں انسان اپنے آپ کو سب سے فائق اور برتر خیال کرنے لگ جاتا ہے جیسا کہ اگلی حدیث میں بھی صراحت ہے۔

۷۷۶۵۔ یہ تکبر نہیں کہ تیری سواری اور پالان خوبصورت ہو تکبر حق کو ٹھکرا نے اور لوگوں کو کمتر سمجھنے کا نام ہے۔

البوریدی وابن قانع طبرانی، عن ثابت ابن قیس بن شماس

۷۷۶۶۔ نوح علیہ السلام کی جو اپنے بیٹوں کو وصیت تھی اس میں ہے: میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں، تمہیں لا الہ الا اللہ کی شہادت و گواہی کا حکم دیتا ہوں، اگر آسمان اور زمین ایک پلڑے میں اور یہ کلمہ ایک پلڑے میں ہو تو اس کا وزن بڑھ جائے گا۔

تشریح:..... تمہیں سبحان اللہ اور اللہ اکبر کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ مخلوق کی عبادت ہے۔

اور دو باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں: تکبر اور بڑائی سے روکتا ہوں، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ بھی تکبر ہے کہ میں اچھی سواری پر سوار ہوں، اور اچھا کپڑا پہنوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اس شخص نے عرض کیا تو تکبر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم حق بات کو ٹھکراؤ اور لوگوں کو گھٹیا سمجھو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۷۷۶۷۔ یہ تکبر نہیں کہ تم میں سے کوئی خوبصورتی کو پسند کرے، لیکن تکبر حق کو ٹھکرا نا اور لوگوں کو کمتر سمجھنا ہے۔ (ابن عساکر عن خویم بن فاتک) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں اور میں اپنے کوڑے کے دستہ اور جوتے کے تسمہ میں بھی خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں اور میری قوم سمجھتی ہے یہ تکبر ہے؟ آپ نے فرمایا: اور یہ حدیث ذکر کی۔ طبرانی فی الکبیر عن فاطمة بنت الحسین عن

ایہا، طبرانی فی الکبیر وسمویہ عن ثابت بن قیس، طبرانی فی الکبیر وسمویہ عن سواد بن عمرو والانشاری

۷۷۶۸۔ روئے زمین پر جو شخص ایسا ہو کہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہو اور وہ مرجائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل فرمائیں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ میری تلوار کا دستہ خوبصورت ہو، اور میرے کپڑے سبل کچیل سے دھونے کے ذریعہ صاف ہوں، تسمے اور جوتے خوبصورت ہوں، آپ نے فرمایا: میری مراد یہ نہیں۔

تکبر یہ ہے کہ کوئی حق کو ٹھکرا ئے اور لوگوں کو گھٹیا سمجھے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو کمتر سمجھنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اپنی ناک چڑھائے آئے، جب کمزور اور فقیر لوگوں کو دیکھے تو حقارت کی وجہ سے انہیں سلام نہ کرے، یہ شخص لوگوں کو گھٹیا سمجھتا ہے۔

جس نے کپڑے پر پیوند لگایا، جوتا کا نگہ لیا، گدھے پر سوار ہوا، اور غلام جب بیمار ہو تو اسکی عیادت کر لی، بکری کا دودھ دوا لیا تو وہ تکبر سے

چھوٹ گیا۔ ابن صوری فی امالیہ عن ابن عباس

تشریح:..... موجودہ دور میں گدھے کی بجائے سائیکل کی سواری اور غلام سے مراد گھر میں کام کرنے والے خادم اور بکری کا دودھ دینے سے مراد بازار سے دودھ لانا ہے۔

متکبر جنت سے محروم ہوگا

۷۷۶۹..... جو شخص ایسی حالت میں مر رہا ہو کہ اس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہو اور پھر وہ جنت میں جائے اس کی خوشبو سونگے یا اسے دیکھے یہ نہیں ہو سکتا، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تو خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں، میں تو یہاں تک چاہتا ہوں کہ میرے کوڑے کا دستہ اور میرے جوتوں کے تسمے بھی خوبصورت ہوں آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں لیکن تکبر یہ ہے کہ کوئی حق کو جھٹلائے اور اپنی آنکھوں سے لوگوں کو گرائے انہیں گھٹیا سمجھے۔ مسند احمد عن عقبہ بن عامر

۷۷۷۰..... جس میں کچھ بھی تکبر ہو وہ جنت نہیں جائے گا، ایک کہنے والے نے کہا: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ میرے کوڑے کی ڈوری اور میرے جوتے کا تسمہ خوبصورت ہو، آپ نے فرمایا: یہ چیزیں تکبر کا حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں، تکبر حق کو جھٹلانے اور لوگوں کو نظروں سے گرانے (گھٹیا سمجھنے) کا نام ہے۔

ابن سعد، مسند احمد، ابن ماجہ والبقوی، طبرانی فی الکبیر، بیہقی، ابن عساکر عن ابی ریحانہ

۷۷۷۱..... جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہو وہ جنت نہیں جائے گا، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے یہ پسند ہے کہ میرے کپڑے نئے ہوں، میرے سر پر تیل لگا ہوں، اور میرے جوتے کے تسمے نئے ہوں، آپ نے فرمایا: یہ خوبصورتی ہے، اور اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں، متکبر وہ شخص ہے جو حق کو جھٹلائے اور لوگوں کو گھٹیا سمجھے۔ مسند احمد، حاکم عن ابن مسعود

۷۷۷۲..... جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

۷۷۷۳..... جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں گرائیں گے۔

داراقطنی فی الافراد وابن النجار عن ابن عمرو

۷۷۷۴..... جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ابو یعلیٰ فی مسندہ، طبرانی فی الکبیر، حاکم، سعید بن منصور، بیہقی عن عبد اللہ بن سلام، طبرانی عن ابن عباس، وہناد، طبرانی مسند احمد عن ابن عمر

۷۷۷۵..... رائی برابر تکبر (والا) جنت میں اور رائی برابر ایمان (والا) جہنم میں نہیں جائے گا۔ البزار عن ابن عباس

۷۷۷۶..... جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا، عزت و غلبہ میری ازار ہے اور بڑائی میری چادر ہے جو ان دونوں کے بارے میں مجھ سے جھگڑے میں اسے عذاب دوں گا۔ طبرانی فی الاوسط عن علی

۷۷۷۷..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عزت میرا ازار اور بڑائی میری چادر ہے ان دونوں کے بارے میں جو مجھ سے جھگڑا میں اسے عذاب دوں گا۔

طبرانی فی الاوسط عن علی

۷۷۷۸..... (بطور مثال) اللہ تعالیٰ کے تین کپڑے ہیں: عزت کو (بمزلہ) ازار بنایا، رحمت کو کپڑا بنایا، اور بڑائی کو اوپر کی چادر، تو جو کوئی ایسی چیز کو اپنی ازار بنائے جس کی اللہ تعالیٰ نے اسے عزت نہیں دی تو یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں کہا جائے گا: چکھ (عذاب) تو بڑا عزت مند اور شریف تھا، اور جو لوگوں پر رحم کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا، تو یہ ایسا شخص ہے کہ اس نے ایسا کپڑا اوڑھا جس کا اوڑھنا مناسب تھا۔

اور جس نے تکبر کیا، اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کی چادر کے بارے میں جھگڑا کیا، جو اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ مناسب نہیں کہ جو مجھ سے جھگڑے اور میں اسے جنت میں داخل کروں۔ حاکم والدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۷۹..... عزت اللہ تعالیٰ کا ازار اور بڑائی اس کی چادر ہے، جو کوئی مجھ سے جھگڑے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

مسلم عن ابی سعید وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرنے والا

۷۷۸۰۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عظمت، بڑائی اور فخر میرے لیے ہی ہے اور تقدیر میرا ازار ہے ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی جو مجھ سے جھگڑے گا میں اسے اوندھے منہ جہنم میں گراؤں گا۔ الحکیم عن انس

۷۷۸۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بڑائی میری چادر اور عظمت میری ازار ہے ان میں کسی ایک کے بارے میں جو بھی مجھ سے جھگڑے گا میں اسے جہنم میں ڈالوں گا۔ ابن النجار عن ابن عباس

۷۷۸۲۔ قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا تو جہنم کی آگ ایک دوسری لپٹ پر دوڑتے آئے گی، اور اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے، وہ کہہ رہی ہوگی، میرے رب کی قسم! تمہیں میرے اور میرے خاوند کے درمیان سے ہٹنا پڑے گا، اور میں ایک گردن کی طرح لوگوں پر چھا جاؤں گی، وہ کہیں گے تیرے خاوند کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر متکبر اور ظالم، اتنے میں وہ اپنی زبان نکالے گی، اور لوگوں کے درمیان میں سے انہیں چن لے گی، اور انہیں اپنے پیٹ میں پھینک دے گی، پھر وہ پیچھے ہٹے گی اور دوبارہ آگے بڑھے گی، آگ کی لپٹیں ایک دوسرے پر چڑھ رہی ہوں گی اور اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے

وہ کہے گی: میرے رب کی قسم! تمہیں میرے خاوندوں کے درمیان سے ہٹنا پڑے گا، یا میں لوگوں پر ایک گردن کی مانند چھا جاؤں گی، وہ کہیں گے: تیرے خاوند کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر بے وفا اور ناشکر! چنانچہ وہ انہیں لوگوں کے درمیان سے اپنی زبان سے چن لے گی، اور انہیں اپنے پیٹ میں پھینک دے گی۔

پھر وہ پیچھے ہٹے گی، پھر آگے بڑھے گی اور اس کی آگ ایک دوسرے پر سوار ہو رہی ہوگی، اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے، وہ کہے گی مجھے میرے رب کی عزت کی قسم! تمہیں میرے اور میرے خاوندوں کے درمیان سے ہٹنا پڑے گا یا میں لوگوں پر ایک گردن کی مانند چھا جاؤں گی، وہ کہیں گے: تیرے خاوند کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر متکبر فخر کرنے والا، چنانچہ وہ انہیں اپنی زبان سے لوگوں کے درمیان سے چن لے گی اور پھر انہیں (اپنے پیٹ میں) پھینک دے گی پھر وہ پیچھے ہٹے گی اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے۔

ابو یعلیٰ فی مسندہ، سعید بن منصور عن ابی سعید

۷۷۸۳۔ انسان کا ناس ہو وہ کیونکہ تکبر کرتا ہے؟ وہ تو ایک لاغری ہے جو بہتی ہے، انسان کا ناس ہو وہ کیسے تکبر کرتا ہے؟ وہ تو (انجام کار) ایک مردار ہوگا جو گزرنے والے کو اذیت و تکلیف پہنچائے گا۔ انسان مٹی سے پیدا ہوا اور مٹی میں ہی جائے گا۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۸۴۔ جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور اپنی چال میں اتراے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔

بخاری فی الادب، مسند احمد، حاکم، بیہقی عن ابن عمر

۷۷۸۵۔ جس نے تکبر کرتے ہوئے اپنا کپڑا کھینچا تو اللہ تعالیٰ اس کے حلال اور حرام کو نہیں دیکھتے۔ ظہرانی عن ابن مسعود

۷۷۸۶۔ جس نے (تکبر کی وجہ سے) اپنا کپڑا کھینچا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے روز (بنظر رحمت) نہیں دیکھیں گے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۷۸۷۔ جس نے تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا کھینچا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف (بنظر رحمت) نہیں دیکھیں گے، ایک دفعہ ایک شخص اپنی دو چادروں میں اترا تے جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک اس میں گھستا چلا جائے گا۔

مسند احمد، ابو یعلیٰ، سعید بن منصور عن ابی سعید

۷۹۹۔ کبیرہ گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جاندار کو (ناحق قتل) کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اور وہ جھوٹ بات ہے۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی عن انس

۸۰۰۔ بڑے گناہ نو ہیں، ان میں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی جاندار کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، لڑائی کے دن بھاگنا، والدین کی نافرمانی کرنا، بیت الحرام کی حدود کو حلال سمجھنا، جو تمہارا زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے۔

ابوداؤد، نسائی عن عمر

تشریح:۔ زندوں کا قبلہ اس طرح کہ وہ اس کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور مردوں کا اس طرح کہ وہ قبر میں اپنا منہ قبلہ کی طرف کرتے ہیں۔

۸۰۱۔ سات بڑے گناہوں سے بچو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی کو قتل کرنا، لڑائی سے بھاگنا، یتیم کا مال کھانا، سود (کاپیہ) کھانا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، اور ہجرت کے بعد دیہات میں رہنا۔ طبرانی عن سہیل بن ابی حثمہ

۸۰۲۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور زائد پانی سے روکنا، اور زراعت کو (دوسرے کے) مادہ جانور سے جب وہ طلب کرے (روکنا)۔ البزار عن بريدة

۸۰۳۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، زراعت کو (کوہینے سے) روکنا، اور زائد پانی سے روکنا۔

البزار عن بريدة

اللہ کے ساتھ شرک کرنا بڑا گناہ ہے

۸۰۴۔ کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی بات۔

مسند احمد، بیہقی، ترمذی عن ابی بکرۃ

۸۰۵۔ بڑے گناہ سات ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اس جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے ناحق قتل کرنا حرام قرار دیا ہے، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، لڑائی سے بھاگنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، اور ہجرت کے بعد دیہات کی طرف لوٹنا۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۸۰۶۔ بڑے گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اللہ تعالیٰ کی وسعت سے ناامید کرنا، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا۔

البزار عن ابن عباس

۸۰۷۔ بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، مؤمن کی جان لینا، لڑائی کے روز بھاگنا، یتیم کا مال کھانا، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا، اور بیت اللہ میں کفر کرنا جو تمہارے زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے۔

بیہقی فی السنن، عن ابن عمر

۸۰۸۔ سب سے بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کسی کو) شریک کرنا، کسی کی جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۸۰۹۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم کھانا، اور جس شخص کو قسم کھانے کے لیے باندھ دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی (جھوٹی) قسم کھاؤ اور پھر اس نے اس میں چھہرے پر برابر بھی (اپنی خواہش) داخل کی تو قیامت کے تک اس کے دل پر

ایک نشان لگتا رہے گا۔ مسند احمد، ترمذی، بیہقی، حاکم عن عبد اللہ بن انیس

۸۱۰۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن عبد اللہ بن انیس

الاکمال

۸۱۱۔ کبیرہ گناہ یہ ہیں، سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی انسان کو قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے دن (میدان سے) بھاگنا اور پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا اور ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی اختیار کرنا۔ بزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ تشریح:..... اس وقت دیہاتی زندگی کا اختیار کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف تھا، آج کل یہ صورت حال نہیں۔

۸۱۲۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم کھانا، اور جس شخص سے زبردستی اللہ تعالیٰ کی قسم لی گئی اور اس نے اس میں چھسر کے پُر برابر بھی (اپنی طرف سے) داخل کر دیا، تو قیامت کے دن تک اس کے دل پر ایک نشان لگتا رہے گا۔

بیہقی عن عبد اللہ بن انیس ۸۱۳۔ سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے، ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے یہ اس کی ماں کو اور وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۸۱۴۔ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اپنے والدین پر لعنت کرے، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک شخص دوسرے کے والد پر لعنت کرتا ہے وہ اس کے والد پر لعنت کرتا ہے، یہ اس کی ماں پر اور وہ اس کی ماں پر لعنت کرتا ہے۔

ابوداؤد وابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عمر

جو اکھیلنا بھی بڑا گناہ ہے

۸۱۵۔ جس بات سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے وہ کبیرہ گناہ ہے یہاں تک کہ بچوں کا جو اکھیلنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۸۱۶۔ جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے طریقہ سے کرتا ہو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو، رمضان کے مہینہ کے روزے رکھتا ہو، کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگا، لوگوں نے عرض کیا: کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جان کو قتل کرنا، اور لڑائی سے بھاگنا۔

ابن جریر، وسموہ، ابن حبان حاکم، ابن ماجہ وابن عساکر عن ابی ایوب ۸۱۷۔ خوشخبری ہو! خوشخبری ہو! خوشخبری ہو! جو نماز، خُنگانہ پڑھتا رہا سات بڑے گناہوں سے بچتا رہا، جس دروازے سے چاہے جنت میں جائے گا (وہ گناہ یہ ہیں) والدین کی نافرمانی کرنا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی انسان کو قتل کرنا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ سے بھاگنا اور سود (کامال) کھانا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۸۱۸۔ خبردار! اللہ والے نمازی ہوتے ہیں، جس نے یہ پانچ نمازیں ادا کیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں، رمضان کے روزے رکھتا ہو، اور اپنے روزے پر ثواب کی امید رکھتا ہو، اور وہ یوں سمجھتا ہو کہ اس پر یہ ایک حق ہے (جو واجب الاداء ہے) خوشی (اور ثواب کی) نیت سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو، اور ان کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ (کون سے ہیں) کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ نو ہیں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنا، جنگ سے بھاگنا، پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا، جادو کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا، بیت الحرام (میں اس کی چیزوں) کو حلال سمجھنا جو تمہارے زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے، جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ ان میں سے کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہو، نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو تو وہ جنت کے وسط میں محمد ﷺ کا رفیق ہوگا، جس کے دروازے سونے کی طرح ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان، حاکم عن عبید بن عمیر اللیثی عن ابیہ

حرف المکیم..... مکر و فریب دھوکہ دہی

- ۷۸۱۹ مکر و فریب جہنم میں (پہنچانے کا باعث) ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن قیس بن سعد
- ۷۸۲۰ مکر و فریب اور خیانت جہنم میں (لے جانے کا سبب) ہیں۔ ابو داؤد فی مراسیلہ عن الحسن مرسلہ
- ۷۸۲۱ اس پر لعنت ہو جو کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائے یا اسے دھوکہ دے۔ ترمذی عن ابی بکر
- ۷۸۲۲ جس نے کسی کی بیوی یا کسی کے غلام کو درغلا یا تو وہ ہم میں سے نہیں۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۷۸۲۳ وہ ہمارے گروہ سے نہیں جس نے کسی کی بیوی کو شوہر کے خلاف یا غلام کو آقا کے خلاف بھڑکایا۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۷۸۲۴ جس نے ہمیں (مسلمانوں کو) دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں، مکر و فریب جہنم میں (لے جانے کا باعث) ہیں۔
- طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود
- ۷۸۲۵ جس نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا یا اسے نقصان پہنچایا اس سے مکر کیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔ الرافعی عن علی
- ۷۸۲۶ دھوکہ باز، بخیل اور احسان جملانے والا جنت میں (پہلے گروہ کے ساتھ) نہیں جائے گا۔ ترمذی عن ابی بکر
- ۷۸۲۷ اللہ تعالیٰ نہ مغلوب ہوتے ہیں نہ دھوکہ کھاتے ہیں اور نہ کسی ایسی بات کی خبر اللہ تعالیٰ کو دی جاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے ہی نہیں۔
- طبرانی عن معاویۃ
- یعنی دنیا و آخرت کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعوذ باللہ اولاد ہے، تو قرآن میں اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ بات کہنا چاہتے ہو جس کا اگر وجود ہوتا تو ضرور اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا۔ لہذا تمہارا دعویٰ فضول ہے۔

الاکمال

- ۷۸۲۸ جس نے کسی غلام کو اس کے مالکوں کے بارے درغلا یا وہ اور جس نے کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف بھڑکایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔
- مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۷۸۲۹ جس نے کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف درغلا یا وہ ہم میں سے نہیں۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر
- ۷۸۳۰ جس کسی مسلمان کو اس کے گھر والوں کے بارے اور اپنے پڑوسی کو دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ ابو نعیم عن بریدۃ

حرف الہاء..... نفس کی خواہش

- ۷۸۳۱ (نفس کی) خواہش سے بچا کرو کیونکہ (نفسانی) خواہش اندھا اور بہرہ ناپا دیتی ہے۔ السجزی فی الابانۃ عن ابن عباس

الاکمال

- ۷۸۳۲ (نفسانی) خواہش، خواہش کرنے والے کے لیے اس وقت تک معاف ہے جب تک وہ اس پر عمل یا اس کو زبان سے ادا نہ کرے۔
- الحلیۃ عن ابی ہریرۃ
- ۷۸۳۳ آسمان کے سائے تلے اللہ تعالیٰ کے علاوہ وہ معبود جس کی پرستش کی جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا (گناہ) ہے وہ ایسی خواہش ہے جس کے پیچھے انسان چل پڑے۔ طبرانی فی الکبیر الحلیۃ عن ابی امامۃ

فصل سوم..... ان برے اخلاق اور افعال کے بارے میں جو زبان کے ساتھ خاص ہیں اس کے بارے میں دو قسمیں ہیں پہلی قسم..... برے اخلاق و افعال سے خوف دلانا

- ۸۳۳..... صبح کے وقت انسان کے تمام اعضاء زبان کو برا بھلا کہتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ہمارے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈر، کیونکہ ہم تیری وجہ سے قائم ہیں، اگر تودرست رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ ترمذی، وابن خزیمہ، بیہقی عن ابی سعید
- ۸۳۴..... جسم کا ہر حصہ زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔ ابن عدی فی الکامل بیہقی عن ابی بکر
- ۸۳۵..... مجھے تمہارے بارے میں اس کا یعنی زبان کا بہت خوف ہے، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے بھلائی کی بات کی اور فائدہ اٹھایا، یا بری بات کہنے سے خاموش رہا تو سلامت رہا۔ ابن المبارک فی الزہد عن خالد بن ابی عمران، مرسل
- ۸۳۶..... اے معاذ تمہاری ماں روئے! اپنی زبان کی حفاظت کر، لوگوں کو ان کی زبانوں ہی نے اونڈھے منہ گرائے۔

- الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن
- ۸۳۷..... آدمی بسا اوقات جنت کے اتنے نزدیک ہو جاتا ہے کہ جنت اور اس کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر وہ کوئی ایسی بات کرتا ہے کہ جنت سے اتنا دور ہو جاتا ہے جیسے (یہاں سے یمن کا شہر) صنعاء دور ہے۔
- ۸۳۸..... حضرت آدم علیہ السلام اپنے چالیس بیٹوں اور پوتوں میں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وصیت کر رکھی ہے کہ اے آدم! اپنی گفتگو کم کر میرے پڑوس میں لوٹ آؤ گے۔ فردوس عن انس
- ۸۳۹..... تم جب تک خاموش رہو گے تو سلامت رہو گے اور جب بات کرو گے تو وہ بات یا تمہارے حق میں ہوگی یا تمہارے لیے نقصان دہ ہوگی۔
- ۸۴۰..... بیہقی فی شعب الایمان عن مکحول، مرسل

زبان سے زیادہ خطا صادر ہوتی ہے

- ۸۴۱..... انسان کی زیادہ خطائیں زبان کی وجہ سے ہوں گی۔ طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود
- ۸۴۲..... اللہ تعالیٰ (کو اتنا علم ہے کہ گویا وہ) ہر کہنے والے کی زبان کے پاس ہوتا ہے پس بندے کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور دیکھے وہ کیا کہہ رہا ہے۔ الحلبة عن ابن عمر، الحکیم عن ابن عباس
- ۸۴۳..... لوگوں سے جھگڑا کرنے سے بچ کر رہو کیونکہ اس سے اچھائی اور اچھا عمل ختم ہو جاتا ہے اور برائی ظاہر ہو جاتی ہے۔
- ابوداؤد، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۸۴۴..... مصیبت بات کرنے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن الحسن، مرسل، بیہقی عن انس
- ۸۴۵..... مصیبت بولنے کے ساتھ جڑی ہے۔ القضاعی عن حذیفۃ، وابن السمعانی فی تاریخۃ عن علی
- ۸۴۶..... سب سے بہتر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ مسلم عن ابن عمر
- ۸۴۷..... اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جس نے اپنی زبان کی اصلاح کی۔

ابن الانباری فی الوقت والمرہی فی العلم، ابن عدی فی الکامل، خطیب فی الجامع عن عمران، ابن عساکر، بیہقی عن انس

۷۸۴۸۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اچھی بات کر کے فائدہ اٹھایا یا خاموش رہ کر سلامت رہا۔

بیہقی عن انس وعن الحسن، مرسلاً

۷۸۴۹۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جس نے اچھی بات کر کے فائدہ اٹھایا یا (برائی سے) خاموش رہ کر سلامت رہا۔ ابو الشیخ عن ابی امامہ

۷۸۵۰۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اچھی بات کہہ کر فائدہ اٹھایا یا برائی سے خاموش رہ کر سلامت رہا۔

ابن المبارک عن خالد بن ابی عمران، مرسلاً

۷۸۵۱۔ (فرائض و واجبات کے بعد) اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند عمل زبان کی حفاظت ہے۔ بیہقی عن ابی جحیفہ

۷۸۵۲۔ اپنی زبان کی حفاظت کیا کر۔ ابن عساکر عن مالک بن یخامر

۷۸۵۳۔ اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کیا کر۔ ابویعلیٰ وابن قانع وابن مندہ والضیاء عن صعصعة المجاشی

۷۸۵۴۔ اپنی زبان کی حفاظت کر۔ ابن قانع، طبرانی فی الکبیر عن الحارث بن ہشام

۷۸۵۵۔ اپنی زبان کی حفاظت کر، تیرے لیے تیرا گھر کشادہ ہو (باہر نہ نکل) اور اپنی غلطیوں پر رویا کر۔

ترمذی عن عقبہ بن عامر، کتاب الزہد رقم، ۲۴۰۶

معمولی بات کی وجہ سے دائمی ناراضگی

۷۸۵۶۔ انسان بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی کوئی بات کر دیتا ہے اور اسے گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچ گئی، اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لیے اپنی رضامندی لکھ دیتے ہیں، اور بسا اوقات انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر دیتا ہے اور اسے گمان نہیں ہوتا کہ وہ کہاں تک پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت تک اس پر اپنی ناراضگی لکھ دیتے ہیں۔

مالک، مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن بلال بن الحارث

۷۸۵۷۔ آدمی بعض دفعہ ایسی بات کرتا ہے جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا، تا کہ لوگوں کو ہنسائے تو وہ اس کی وجہ سے آسمان سے بھی

دور جا گرتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی سعید

۷۸۵۸۔ آدمی بسا اوقات کوئی ایسی بات کرتا ہے جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا جبکہ وہ اس کی وجہ سے ستر موسموں کی مقدار جہنم میں گرتا

جاتا ہے۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۸۵۹۔ آدمی کسی وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی والی بات کر دیتا ہے اور اس کا اسے بالکل خیال نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے

درجات بلند فرما دیتے ہیں اور بسا اوقات بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر دیتا ہے اور اس کا اسے مطلق خیال نہیں ہوتا، تو وہ اس کی وجہ سے

جہنم میں گر جاتا ہے۔ مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۸۶۰۔ بندہ کوئی ایسی بات کر دیتا ہے جو واضح نہیں ہوتی جبکہ وہ اس کی وجہ سے اتنے دور جا پھسلتا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان

فاصلہ ہے۔ مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۸۶۱۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی، اپنے زمانے کو پہچانا، اور اس کا طریقہ درست ہے۔ فردوس عن ابن عباس

۷۸۶۲۔ قیامت کے روز وہ شخص انتہائی بڑی جگہ ہوگا جس کی زبان یا اس کے شر کا خوف کیا جاتا ہو۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن انس

۷۸۶۳۔ کم گوئی کو اختیار کرو، شیطان ہرگز تمہیں مدہوش نہ کرے، باتوں کے گلڑے شیطان کے منہ کا جھاگ ہیں۔ الشیرازی عن جابر

۷۸۶۴۔ آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ جو سننے سے (آگے) بیان کر دے۔ ابو داؤد، حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۸۶۵۔ انسان کی ہر بات اس کے خلاف پڑتی ہے، اس کے لیے فائدہ مند نہیں ہے، سوائے نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

ترمذی ابن ماجہ، حاکم، بیہقی عن ام حبیبہ

- ۴۸۶۶ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مختصر بات کروں، کیونکہ گفتگو میں اختصار بہتر ہے۔ ابو داؤد، بیہقی عن عمرو بن العاص
- ۴۸۶۷ مصیبت بولنے کے ساتھ چٹنی ہوئی ہے، اگر کسی نے کسی کو کتیا کا دودھ پینے پر عار دلائی تو وہ اس کا دودھ پئے گا۔ خطیب عن ابن مسعود
- ۴۸۶۸ جس نے گفتگو کو اپنے عمل میں شمار کیا تو اس کی گفتگو کم ہو جائے گی، وہ صرف ضرورت کی بات کرے گا۔ ابن السنی عن ابی ذر
- ۴۸۶۹ جس نے اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں جائے گا۔ مسند احمد، حاکم عن ابی موسیٰ
- ۴۸۷۰ جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی بکثرت ہوں گی، اور جس کی لغزشیں زیادہ ہوئیں تو اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے، اور جس کے گناہ زیادہ ہوئے وہ جہنم کا زیادہ مستحق ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر
- ۴۸۷۱ جسے اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرمگاہ کے شر سے محفوظ رکھا وہ جنت میں جائے گا۔ ترمذی، حاکم، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۴۸۷۲ جو اپنی زبان پیٹ اور شرمگاہ کے شر سے محفوظ رکھا گیا تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔ بیہقی عن انس
- تشریح:..... لقلق، قیقب اور ذنب تینوں زبان کے اس کی مختلف حالتوں کے نام ہیں لیکن غریب الحدیث میں لقلق کا معنی زبان، قیقب کا معنی پیٹ اور ذنب کا معنی شرمگاہ ہے۔
- ۴۸۷۳ جو مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دیدے تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔ بخاری، عن سہل بن سعد
- ۴۸۷۴ آدمی جب تک زبان کو قابو میں نہ کرے ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ طبرانی فی الاوسط والاضیاء عن انس
- ۴۸۷۵ سب سے افضل صدقہ زبان کی حفاظت ہے۔ فردوس عن معاذ بن جبل
- ۴۸۷۶ جو باتیں کانوں کو بری لگیں ان سے بچنا۔
- مسند احمد عن ابی العادیۃ، ابو نعیم فی المعرفة عن حبیب بن الحارث، طبرانی فی الکبیر عن عمہ العاص بن عمرو الطفاوی
- ۴۸۷۷ مؤمن کی آگ سے بچو تمہیں جلانہ دے، اگر چہ وہ دن میں سات بار بھی لغزش کرے، کیونکہ اس کا دایاں ہاتھ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے جب چاہیں گے اسے اٹھالیں گے۔ الحکیم عن الفار بن ربیعۃ
- ۴۸۷۸ آدمی کی برکت اور بے برکتی اس کی زبان میں ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عدی بن حاتم
- ۴۸۷۹ اس کا ایمان اس کی ہنسی سے آگے نہیں بڑھے گا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۴۸۸۰ آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی ایسی بات کرتا ہے جس کی اسے کوئی پروا نہیں ہوتی، جبکہ وہ اس کی وجہ سے ستر سال جہنم میں گرتا چلا جاتا ہے۔ ترمذی حسن غریب، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۴۸۸۱ آدمی لوگوں کے ہنسائے کے لیے کوئی بات کرتا ہے جبکہ وہ اس کی وجہ سے کھکشاں سے زیادہ دور جا پڑتا ہے۔
- الحلیۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۴۸۸۲ آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے جبکہ اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی کس حد تک پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت واجب کر دیتے ہیں، اور بسا اوقات آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کس حد تک پہنچی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت تک اس کے لیے جہنم واجب کر دیتے ہیں۔ الحلیۃ عن ابی امامۃ
- ۴۸۸۳ آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے جس سے لوگوں کو ہنساتا ہے جبکہ وہ اس کی وجہ سے عکاظ بازار سے دور جا پڑتا ہے جبکہ اسے پتہ نہیں چلتا۔
- ابن صصری فی امالیہ عن ابن مسعود
- ۴۸۸۴ مصیبت بولنے کے ساتھ چٹنی ہوئے ہے اور بندہ جب کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! میں یہ کام کبھی نہیں کروں گا تو شیطان ہر کام چھوڑ کر

اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس سے گناہ کرا دے۔ خطیب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ تشریح:..... یعنی قسم توڑا کر گنہگار کر دیتا ہے۔

۴۸۸۵ میں تمہارے (موتوں) سے یہ بات (سننا کہ جو اللہ اور محمد چاہیں) ناپسند کرتا تھا سواب یوں کہہ لیا کرو، جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر جو محمد

(ﷺ) چاہیں۔ مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ وابن ابی عمرو وابن خزیمہ سعید بن منصور عن حلیفہ تشریح:..... یعنی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ میری مرضی ملا کر نہ کہا کرو۔

۴۸۸۶ آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے جو واضح نہیں ہوتی، تو وہ جہنم میں اتنے دور جا پڑتا ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

مسند احمد بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

معمولی بات جنت سے دوری کا سبب

۴۸۸۷ آدمی لوگوں کے ہنسانے کے لیے کوئی ایسی بات کرتا ہے کہ وہ اس کی وجہ سے (جنت سے) اتنے دور جا پڑتا ہے جتنا آسمان اور زمین

کے درمیان فاصلہ ہے، اور آدمی پاؤں کی نسبت زبان سے زیادہ پھسلتا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۸۸۸ انسان کی زیادہ غلطیاں اس کی زبان میں ہوتی ہیں۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۴۸۸۹ کیا تمہیں اس امت کے سب سے برے لوگ نہ بتاؤں! بک بک کرنے والے، جن کے منہ بہت زیادہ کھلے رہتے بڑبڑانے والے،

کیا تمہیں اس امت کے بہترین لوگ نہ بتاؤں؟ جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔ بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۸۹۰ کیا تمہیں تمہارے سب سے برے لوگوں کا نہ بتاؤں؟ بک بک کرنے والے جن کے منہ کھلے رہتے ہیں، کیا تمہیں تمہارے بہترین

لوگ نہ بتاؤں؟ جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۸۹۱ خبردار! سختی کرنے والے ہلاک ہو گئے تین مرتبہ فرمایا۔ مسلم، ابو داؤد عن ابن مسعود

۴۸۹۲ آدمی کو (بری باتوں کے لیے) زبان کی تیزی سے بڑھ کر کوئی بری چیز نہیں دی گئی۔ الدیلمی عن ابن عباس

۴۸۹۳ جسم کا ہر عضو اللہ تعالیٰ کے حضور زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔ ترمذی عن ابی بکر، مرقم، ۴۸۳۵

۴۸۹۴ جو اسے (زبان کو) اور اسے (شرمگاہ کو) قابو کر لے اور آپ نے زبان اور درمیانی شے کی طرف اشارہ کیا، تو میں اسے جنت کی ضمانت

دیتا ہوں۔ الحلیۃ عن ابن مسعود

۴۸۹۵ جو چیز تیرے دونوں جبروں اور جو چیز تیرے دونوں پاؤں کے درمیان ہے اس کی حفاظت کر۔ ابویعلیٰ وابن قساع وابن مندہ

والعسکری فی الامثال وابن عساکر، سعید بن منصور عن عقاب بن شہ ابن عقاب بن صعصعہ بن ناجیہ المجاشی عن ابیہ عن جدہ

صعصعہ قال: قلت یا رسول اللہ! أوصنی قال فذکرہ

۴۸۹۶ اعضاء میں سے سب سے سخت عذاب زبان کو ہوگا، زبان عرض کرے گی: اے میرے رب! آپ نے مجھے وہ سزا دی جو جسم کو نہیں دی،

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ سے ایک ایسی بات نکلی جو مشرق و مغرب میں پہنچ گئی اور اسکی وجہ سے خون بہائے گئے، مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تجھے

ایسا عذاب دوں گا کہ کسی اور عضو کو نہیں دوں گا۔ ابو نعیم عن انس

۴۸۹۷ زبان کو ایسا عذاب دیا جائے گا کہ کسی اور عضو کو ایسا عذاب نہیں ہوگا، وہ عرض کرے گی: اے میرے رب! آپ نے مجھے ایسا عذاب

کیوں دیا کہ کسی اور عضو کو ایسا عذاب نہیں دیا؟ تو زبان سے کہا جائے گا: تجھ سے ایسی بات نکلی جو مشرق و مغرب تک پہنچ گئی، اور اس کی وجہ سے حرام

خون بہائے گئے، اور حرام مال لیے گئے، اور حرام کردہ عزتوں کی توہین ہوئی، مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تجھے ایسا عذاب دوں گا کہ ایسا عذاب کسی

اور عضو کو نہیں دوں گا۔ ابو نعیم عن ابان عن انس

الفرع الثانی..... زبانی اخلاق کی تفصیل حروف تہجی کی ترتیب پر

حرف التاء..... انشاء اللہ کھانا بھولے سے چھوڑ دینا

۷۸۹۸ سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) نے فرمایا: آج رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا، ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والا شہسوار پیدا کرے گی، تو ان کے وزیر نے ان سے کہا: ان شاء اللہ کہہ لیجئے، اور آپ نے (کسی کام میں مشغولی کی وجہ سے) ان شاء اللہ نہیں کہا، چنانچہ ان سے ہمستر ہوئے تو ان میں سے صرف ایک عورت کے حمل ہوا، وہ بھی آدھا انسان، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو وہ حادثہ نہ ہوتے ان کی قسم پوری ہو جاتی، اور یہ ان کی حاجت برآری کا باعث بن جاتا۔

مسند احمد، بیہقی، نسائی عن ابی ہریرۃ مبرقم، ۵۴۶۹

اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا

۷۸۹۹ اللہ تعالیٰ کی قسم نہ کھایا کرو، اس واسطے کہ جو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے گا اللہ تعالیٰ اسے جھوٹا کر دے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ تشریح:..... مثلاً یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم تیری بخشش نہیں ہوگی۔

۷۹۰۰ ایک شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں فرمائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی، کہ یہ ایک غلطی ہے اس شخص کو چاہیے کہ وہ از سر نو عمل کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن جندب

۷۹۰۱ ایک شخص نے کہا: فلاں شخص کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ کون ہے جو میری قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ میں نے فلاں کی بخشش کر دی اور تیرا عمل برباد کر دیا ہے۔ مسلم عن جندب الجلی

۷۹۰۲ میری امت کے قسم کھانے والوں کے لیے خرابی ہے جو کہتے ہیں: فلاں جنت میں (جائے گا) اور فلاں جہنم میں ہے۔

بخاری فی التاریخ عن جعفر العبدی، مرسل

۷۹۰۳ جب تم کسی شخص کے بارے میں سنو کہ وہ کہہ رہا ہے: لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

مالک، مسند احمد، بخاری فی الادب، مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۰۴ جب کوئی شخص کہے کہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۷۹۰۵ جس نے اللہ تعالیٰ کی (کسی بات پر) قسم کھائی اللہ تعالیٰ اسے جھوٹا کر دے گا۔ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۰۶ جس کا (اپنے بارے میں) یہ گمان ہے کہ وہ جنت میں جائے گا وہ جہنمی (سوج رکھنے والا) ہے۔

الحارث عن عمرو، رجالہ ثقاة الا انه منقطع

۷۹۰۷..... کیا تمہیں بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کی بات نہ سناؤں؟ ان میں سے ایک اپنے آپ پر زیادتی کرتا تھا اور دوسرا ایسا تھا کہ بنی اسرائیل اسے دین علم اور اخلاق میں سب سے افضل سمجھتے تھے، اس کے سامنے اس شخص کا ذکر کیا گیا، تو وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ ہرگز اس کی بخشش نہیں فرمائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمایا: کیا اسے معلوم نہیں کہ میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں؟ تو (سن لو!) میں

اس (گنہگار) کے لیے رحمت واجب کردی اور اس (نیک) کے لیے عذاب واجب کر دیا ہے، لہذا اللہ تعالیٰ کی (ایسی) قسم نہ کھایا کرو۔

الحلیۃ وابن عساکر عن ابی قتادة

۷۹۰۸ ایک شخص نے کہا کہ فلاں کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرمائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف بھیجی کہ یہ ایک گناہ ہے اس کو چاہیے کہ از سر نو عمل کرے۔ طبرانی عن حنبل

۷۹۰۹ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا (اتنے میں) ایک آدمی آیا اور اس کی گردن پر پاؤں رکھا، تو جس کی گردن نیچے تھی، کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ بھی تیری بخشش نہیں فرمائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے، میرے بندے کے بارے قسم کھائی کہ میں اس کی بخشش نہیں کروں گا، تو میں نے اس کی بخشش کردی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

گفتگو میں باچھیں کھولنا

۷۹۱۰ میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو بک بک کرنے اور باچھیں کھول کر تکلف سے گفتگو کرنے والے ہیں اور میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اخلاق میں انتہائی اچھے ہیں۔ الحلیۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۱۱ میری امت کے کچھ مرد ہوں گے جو رنگ برنگے کھانے کھائیں گے، مختلف قسم کے مشروبات پیئیں گے، رنگ برنگے کپڑے پہنیں گے، اور گفتگو میں باچھیں کھولیں گے یہی میری امت کے بدترین لوگ ہیں۔ طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ عن ابی امامۃ

۷۹۱۲ میری امت کے برے لوگ وہ ہیں، جنہیں غذا میں نعمتیں ملیں، جو رنگ برنگے کھانے کھاتے ہیں، کئی رنگوں کے کپڑے پہنتے ہیں، اور گفتگو میں فضول باچھیں کھولتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیۃ، بیہقی عن فاطمۃ الزہراء

۷۹۱۳ میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو نعمتوں میں پیدا ہوئے اور انہی میں پلے بڑھے، رنگ برنگے کھانے کھاتے اور مختلف رنگوں کے کپڑے پہنتے ہیں، کئی قسم کی سواریوں پر سوار ہوتے اور گفتگو میں فضول باچھیں کھولتے ہیں۔ حاکم عن عبداللہ بن جعفر

۷۹۱۴ عنقریب ایک قوم ہوگی جو اپنی زبانوں سے یوں کھائے گی جیسے گائے زمین سے (گھاس) چرتی ہے۔ مسند احمد عن سعید

۷۹۱۵ فضول میں باچھیں کھولنے والے جہنم میں جائیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۷۹۱۶ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو خطبوں کو ایسے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں جیسے بال ٹکڑے ٹکڑے کیے جاتے ہیں۔

مسند احمد عن معاویۃ

۷۹۱۷ اللہ تعالیٰ اس بلیغ شخص سے نفرت کرتے ہیں جو اپنی زبان کو (الفاظ کی ادائیگی میں) یوں حرکت دیتا ہے جیسے گائے اپنی زبان پھیرتی ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عمرو

باچھیں کھولنا..... از اکمال

۷۹۱۸ وہ فصیح و بلیغ شخص اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض ہے جو گائے کی طرح اپنی زبان کو حرکت دیتا ہے۔

ابونصر السحزی فی الامانۃ عن ابن عمرو

۷۹۱۹ وہ بلیغ شخص اللہ تعالیٰ کو انتہائی مبغوض ہے جو اپنی زبان سے ایسے کھلتا ہے جیسے گائے اپنی زبان سے۔ العسکری فی الامثال

۷۹۲۰ اللہ تعالیٰ اسے اور اس جیسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا، جو لوگوں کے لیے اپنی زبانوں کو ایسے مروڑتے ہیں جیسے گائے چارا کھاتے اپنی زبان مروڑتی ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح جہنم میں ان کی زبانیں اور چہرے پھیرے گا۔

طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور، ابونصر السحزی فی الامانۃ وقال: محفوظ صالح الاسناد وابن عساکر عن واثلہ

۹۲۱۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں اپنی زبانوں کو گفتگو میں ایسے پھیریں گے جیسے گائے اپنی زبان کو پھیرتی ہے۔

ابن ابی الدنيا فی ذم الغيبة عن سعد

۹۲۲۔ جس نے عربیت کی طلب میں انہماک سے کام لیا تو اس سے خشوع سلب کر لیا جائے گا۔ ابن السنی عن ابن عباس

تشریح: اس سے صرف عربیت ہی کی تخصیص نہیں بلکہ ہر وہ زبان ہے جس کے انہماک اور شوق میں انسان اتنا کھپ جائے کہ دوسرے حقوق فوت ہونے لگیں۔

تہمت..... از اکمال

۹۲۳۔ چرایا ہوا (غلام) ہمیشہ اس شخص کی تہمت میں رہتا ہے جو اس سے بری ہے یہاں تک کہ چور سے بڑا اس کا جرم ہو جاتا ہے۔

بیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

الاکمال

۹۲۴۔ جس نے کسی مسلمان مرد یا عورت پر تہمت لگائی یا اس کے بارے ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز آگ

کے ایک ٹیلے پر کھڑا کرے گا یہاں تک کہ وہ اس بات سے نکلے جائے جو اس نے اس کے بارے میں کہی تھی۔ ابن النجار عن علی

۹۲۵۔ جس نے کسی مسلمان مرد کو اذیت دینے کے لیے کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے جہنمیوں کے دھون

میں قید کرے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

حرف الحناء..... خصومت و لڑائی

۹۲۶۔ جھگڑا اور لڑاکا شخص اللہ تعالیٰ کو انتہائی مبغوض ہے۔ بیہقی، ترمذی، نسائی عن عائشة

۹۲۷۔ میں انسان ہوں، اور تم میرے پاس اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرانے آتے ہو، ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی دلیل میں دوسرے سے بڑھ

کر ہو، اور میں حسب سماع (جیسا سنا) اس کے لیے فیصلہ کر دوں، سو میں جس کے لیے کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے

چاہے تو اسے لے لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ مالک، مسند احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی، ابوداؤد ابن ماجہ عن ام سلمہ

تشریح: یعنی جب حقیقت میں وہ کسی مسلمان کا حق چھین رہا ہو۔

۹۲۸۔ تمہارے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑے میں رہو۔ ترمذی عن ابن عباس

تشریح: تم کسی سے جھگڑا کرو یا کوئی تمہارے ساتھ بلا وجہ جھگڑے۔

۹۲۹۔ جو شخص بغیر علم (جھگڑے کی وجہ معلوم کیے بغیر) جھگڑا کرے، تو وہ جب تک اس جھگڑے سے ہاتھ نہ کھینچ لے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی

میں رہے گا۔ ابن ابی الدنيا فی ذم الغيبة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۹۳۰۔ ہر جھگڑے کا کفارہ دو رکعت نفل ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

تشریح: یہ ایک علاج ہے کہ آئندہ کوئی شخص بلا وجہ نہیں جھگڑے گا کیونکہ نفس پر عبادت اور انفاق یعنی خرچ کرنا بہت دشوار ہے۔

الاکمال

۹۳۱۔ تمہارے لیے اتنا ظلم ہی کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑوں میں پڑے رہو۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عمرو البکالی

غلط بات میں غور و خوض

- ۷۹۳۲ قیامت کے روز سب سے بڑے گناہ والا وہ شخص ہوگا جو غلط بات میں زیادہ غور و فکر کرتا ہے۔
 ابن ابی الدنیا فی الصمت عن قتادة، مرسلاً
 ۷۹۳۳ بنی اسرائیل جب ہلاکت (کے قریب) ہوئے تو انہوں (بے ہودہ) قصہ شروع کر دیئے۔
 طبرانی فی الکبیر والضعفاء عن خباب
 ۷۹۳۴ میرے بعد کچھ قصہ گو ہوں گے جن کی طرف اللہ تعالیٰ (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔ ابو عمرو ابن فضالہ فی امالیہ عن علی

حرف الذال..... ذوالحمین

دور خا شخص

- ۷۹۳۵ قیامت کے روز وہ شخص سب سے برا ہوگا (دنیا میں) جس کے دو چہرے ہوں گے۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۷۹۳۶ سب سے برا شخص وہ ہے جس کے دو رخ ہوں، ان کے پاس ایک چہرہ لے کر آئے اور ان کے پاس دوسرا چہرہ لے کر جائے۔
 ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۷۹۳۷ سب سے برا شخص دو چہروں والا ہے جو ان کے پاس ایک چہرے سے اور ان کے پاس دوسرے چہرے سے آتا ہے۔
 مالک، مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
 ۷۹۳۸ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا وہ شخص ہے جس کے دو چہرے ہوں گے۔ ترمذی، حسن صحیح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۷۹۳۹ دورے شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک امانت دار شمار کیا جائے۔
 ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة والخوائط فی مساوی الاخلاق، بیہقی عن عائشة
 ۷۹۴۰ تم میں سے جس شخص کی دنیا میں (گفتگو کی) دوزبانیں ہوں گی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (جہنم کی) آگ سے اس کی دوزبانیں بنائیں گے۔ الخوائط فی مساوی الاخلاق وابن النجار والخطیب عن انس، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۷۹۴۱ تم میں سے دنیا میں جس کی دوزبانیں ہوں گی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (جہنم کی) آگ سے اس کی دوزبانیں بنادیں گے۔
 ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، ابویعلیٰ عن انس، ابن ابی الدنیا، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود، موقوفاً
 ۷۹۴۲ دنیا میں جس کی دوزبانیں ہوں گی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آگ سے اس کی دوزبانیں بنادیں گے۔
 ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

گفتگو میں آواز بلند کرنا

- ۷۹۴۳ اللہ تعالیٰ پست آواز والے مردوں کو دوست رکھتے اور اونچی آواز والوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

الاکمال

۹۴۴۔ اللہ تعالیٰ اوچی آواز والے مرد کو ناپسند کرتے اور پست آواز والے مرد کو پسند کرتے ہیں۔ الدیلیمی عن ابی امامہ

فضول سوال سے اجتناب کرنا لازم ہے

۹۴۵۔ جب تک میں تمہیں (شریعت کی باتیں بتانے سے) چھوڑے رکھوں بھی مجھے چھوڑے رہو، اور جب تمہارے سامنے (کوئی حکم) بیان کروں تو اسے مجھ سے سیکھ لو، تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ اپنے زیادہ سوالوں کی وجہ سے ہلاکت میں پڑے، اور اپنے انبیاء سے اختلاف کی وجہ سے۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۔ مسلمانوں میں وہ مسلمان سب سے بڑا مجرم ہے جو کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جو مسلمانوں پر حرام نہیں تھی پھر اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام ہوگئی۔ مسند احمد، بیہقی، ابوداؤد عن سعد تشریح: یہ اس وقت کی بات تھی جب وحی نازل ہوا کرتی تھی آج کل لوگوں نے جہالت کی وجہ سے بہت سے مسائل سے ناواقفیت کا اظہار کر رکھا ہے جن کا جائز ناجائز ہونا پہلے سے بیان ہو چکا ہے۔

۹۴۷۔ میں تمہیں جس چیز سے روکوں اس سے پرہیز کرو، اور جس کے کرنے کا حکم دوں، جہاں تک ہو سکے اس پر عمل کرو، تم سے پہلے لوگوں کو ان کے بکثرت سوالوں اور اپنے انبیاء سے اختلاف نے ہلاکت میں ڈال دیا۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۸۔ کیا وہ قوم غالب ہوگئی جس نے ایسی باتوں کے بارے میں سوال کیا جو ان کے علم میں نہیں تھیں، وہ کہنے لگے ہمیں اپنے نبی سے سوال کیے بغیر علم نہ ہوگا، لیکن انہوں نے اپنے نبی سے پوچھا، انہوں نے کہا: ہم کو رو برو اللہ تعالیٰ دکھاؤ ترمذی عن جابر

الاکمال

۹۴۹۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں جس چیز کو حلال قرار دیا ہے وہ (اسے) حلال (جانو!) اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے اور جن چیزوں سے سکوت اور خاموشی اختیار کی وہ معاف ہیں۔ سوال اللہ تعالیٰ سے اس کی (عطا کردہ) عافیت کو قبول کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو بھولتے نہیں۔ بزار، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان، مستدرک حاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۹۵۰۔ اپنے نبی سے نشانیاں طلب نہ کرو، کیونکہ صالح (علیہ السلام) کی قوم یہ نشانی طلب کی، تو اس درے سے اونٹنی گھاٹ پر آئی اور اس درے سے واپس ہوئی، چنانچہ انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اس (اونٹنی) کے پاؤں کاٹ ڈالے تو انہیں ایک چیخنے آ پکڑا، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان کے نیچے ہلاک کر دیا صرف ایک آدمی بچا، جو اللہ تعالیٰ کے حکم میں تھا، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون تھا؟ آپ نے فرمایا: البورغال، چنانچہ جب وہ حرم سے نکلا تو اسے بھی وہ عذاب پہنچا جو دوسروں کو پہنچا تھا۔

مسند احمد، ابن حبان، حاکم، طبرانی فی الاوسط وابن مردویہ، معید بن منصور عن جابر تشریح: یہود کے ورغلا نے پر چند ایک مسلمانوں نے تنگ آکر نبی علیہ السلام سے مطالبہ کیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۹۵۱۔ اے لوگو! اپنے نبی سے نشانیاں طلب نہ کرو، (دیکھو!) اس صالح (علیہ السلام) کی قوم نے اپنے نبی سے سوال کیا کہ ان کے لیے کوئی نشانی لائیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک اونٹنی بھیجی، وہ اس درے سے آئی اور جس دن اس کا پانی پینے کا دن ہوتا، پانی پیتی، اور وہ لوگ اس کے دودھ سے ایسے سیراب ہوتے جیسے وہ پانی سے سیراب ہوتے، چنانچہ انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے تین دن کا وعدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ۔ عذاب جھوٹا نہ تھا، پھر انہیں ایک چیخ سنائی دی یوں اللہ تعالیٰ نے ان سب کو

ہلاک کر دیا جو وہاں مشرق و مغرب میں رہتے تھے صرف ایک شخص کو باقی چھوڑا وہ اللہ تعالیٰ کے حرم میں تھا، اللہ تعالیٰ کے حرم نے اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رکھا (اس کا نام) ابورغال تھا۔ حاکم عن جابر

شعر گوئی اور بے جا مدح سرائی دونوں قابل مذمت ہیں

۹۵۲۔ لوگوں میں سب سے بڑے گنہگار وہ شخص ہیں، ایک وہ شاعر جو پورے قبیلہ کی برائی بیان کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو اپنے باپ سے نسب کی نفی کرے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة ابن ماجہ عن عائشة

۹۵۳۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گنہگار وہ شخص ہے جو کسی شخص کی ہجو اور برائی بیان کرے اور پھر وہ شخص (جواباً) پورے قبیلہ کی برائی بیان کرے، اور وہ شخص جو اپنے والد سے نسب کا انکار کرے اور اپنی والدہ کو زانی ثابت کرے۔ ابن ماجہ، بیہقی عن عائشة

۹۵۴۔ تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لیے شعروں سے بھر جانے کی نسبت سے بہتر ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن سعد، طبرانی فی الکبیر عن سلمان وعن ابن عمر

۹۵۵۔ امراء القیس شعراء کے جھنڈے والا جہنم کی طرف جا رہا ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۹۵۶۔ امراء القیس شعراء کا قائد جہنم کی طرف رواں ہے، کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے اس کے توانی مضبوط کیے۔ ابو عروبہ فی الاوائل وابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: قافیہ جس شعر میں آخری حروف آپس میں مل رہے ہوں؟ جیسے:

نہ ہم سفر کوئی نہ تلاش منزل جو ملا، مسفر جہاں رکے وہی منزل (رویف)

۹۵۷۔ کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ پیپ والا ہو جائے تو یہ اس کے شعر سے بھر جانے کی نسبت بہتر ہے۔

مسند احمد، بیہقی، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۔ مجھے کوئی پروا نہیں، اگر میں تریاق پیوں، یا کوئی زہرہ باندھوں، یا اپنی طرف سے شعر کہوں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عمرو

۹۵۹۔ جس نے عشاء کی نماز کے بعد شعروں کے وزن بنائے تو صبح تک اس کی اس رات کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

مسند احمد، عن شداد بن اوس

۹۶۰۔ مدح سرائی کرنے والوں کے منہوں میں مٹی جھونکو۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ، ابن عدی فی الکامل، الحلیۃ عن ابن عمر

۹۶۱۔ جب تم مدح سرائی کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہوں میں مٹی ڈالو۔ بخاری فی الادب، مسلم، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی

عن المقداد بن الاسود، طبرانی فی الکبیر، بیہقی عن ابن عمرو، الحاکم فی الکنی عن انس

۹۶۲۔ تعریف کرنے والوں کے منہوں میں مٹی ڈالو۔ ابن ماجہ عن المقداد بن عمرو، ابن حبان عن ابن عمر، ابن عساکر عن عبادة بن الصامت

۹۶۳۔ آدمی جب منافق کو امیر سے سردار کہتا ہے تو وہ اپنے رب کو ناراض کر دیتا ہے۔ حاکم، بیہقی عن بریدۃ

۹۶۴۔ جب فاسق کی تعریف کی جائے تو رب تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور اس وجہ سے عرش کا نپ جاتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، ابو یعلیٰ، بیہقی عن انس، ابن عدی فی الکامل عن بریدۃ

۹۶۵۔ کسی کے روبرو تمہارا اس کی تعریف کرنا اسے فح کرنا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابراہیم التیمی، مراسلاً

۹۶۶۔ زمین میں جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس

۹۶۷۔ تمہارا ناس ہوا تم نے اپنے دوست کی گردن کاٹ دی، (یا درکھو!) اگر تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی لازماً تعریف کرنی ہو تو اسے یوں

کہنا چاہیے فلاں کے بارے میں میرا گمان ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا نگہبان ہے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی پاکی بیان نہیں کرتا، مجھے اس

کے متعلق یہ یہ گمان ہے کہ اگر یہ باتیں اسے معلوم ہوں۔ مسند احمد، بیہقی، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی بکر

۷۹۶۸ اپنی کچھ بات کہو، شیطان تمہیں ہرگز نہ بھینچے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن والد مطرف

۷۹۶۹ مجھے ایسے بلند نہ کرنا جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو بلند کیا، میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، لہذا (یوں) کہو: اللہ تعالیٰ کے بندے اور

اس کے رسول۔ بخاری عن عمر

الاکمال

۷۹۷۰ کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ پیپ والا بن جائے تو یہ شعر کی نسبت بھرنے سے بہتر ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم،

ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن سعد بن ابی وقاص، طبرانی فی الکبیر عن عمر مبرقہ، ۷۹۵۴

۷۹۷۱ تم میں سے کسی کا پیٹ تو ند سے جڑوں تک پیپ سے بھرنے کے لیے تو یہ بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر جائے۔

طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۷۹۷۲ تمہارا پیٹ گردن سے لے کر تو نہ تک پیپ سے بھر جائے تو یہ تمہارے لیے شعر سے بھر جانے کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔

طبرانی عن مالک بن عمیر

۷۹۷۳ اسلام میں جو جو گوئی (دوسروں کی برائی) ایچہ ذکرے اس کی زبان کاٹ دو۔

بخاری فی تاریخہ وابن سعد، طبرانی فی الکبیر عن خطیف، طبرانی وتمام وابن عساکر عن ابی امامہ

تشریح: یعنی ایسا طریقہ اختیار کرو جس سے وہ جو گوئی سے باز آجائے۔

۷۹۷۴ کسی کا پیٹ خون اور پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے کہ وہ ایسے شعروں سے بھر جائے جس میں میری جھوکی گئی۔ ابن عدی عن جابر

۷۹۷۵ جس نے اسلام میں برے شعر کہے تو اس کا خون معاف ہے۔ رزین، بیہقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیہ

۷۹۷۶ شعر (بھی) گفتگو کی طرح ہے اچھے شعر اچھے کلام اور برے شعر برے کلام کی مانند ہیں۔ دارقطنی فی الافراد عن عائشہ، بخاری فی

الادب، طبرانی فی الاوسط وابن الجوزی فی الواہیات عن ابن عمرو، الشافعی بیہقی عن عروہ، مرسلاً

اچھے اشعار قابل تعریف ہیں

۷۹۷۷ سب سے اچھا شعر جو عرب نے کہا وہ لبید کا قول ہے آگاہ رہو! جو چیز اللہ تعالیٰ (کی یاد) سے خالی ہو وہ باطل ہے۔

مسلم، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۷۸ سب سے سچی بات جسے ایک شاعر نے کہا، وہ لبید کا قول ہے آگاہ رہو! جو چیز جو اللہ تعالیٰ (کی یاد) سے خالی ہو وہ باطل ہے۔

بیہقی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۷۹ شعر گفتگو کی طرح ہیں اچھے شعر اچھے کلام کی طرح اور برے شعر برے کلام کی طرح ہیں۔

طبرانی فی الاوسط، بخاری فی الادب عن ابن عمرو، ابو یعلیٰ عن عائشہ

۷۹۸۰ امیہ بن ابی الصلت کے شعر پر ایمان تھے اور اس کا دل کافر تھا۔ ابو بکر الاناری فی المصاحف خطیب وابن عساکر عن ابن عباس

۷۹۸۱ امیہ بن الصلت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن الشریذ بن سويد

۷۹۸۲ بنی اسرائیل میں بلعم بن باعورا، اس امت میں امیہ بن ابی الصلت کی طرح ہے۔ ابن عساکر عن سعید بن المسیب، مرسلاً

۷۹۸۳ حسان نے ان کی جھوکی، اپنا اور مسلمانوں کا دل ٹھنڈا کیا۔ مسلم عن عائشہ

- ۷۹۸۴۔ کچھ بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی عن ابن عمر
- ۷۹۸۵۔ بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں اور کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عباس
- ۷۹۸۶۔ بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں، اور کچھ علوم جہالت ہیں کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں اور بعض باتیں بے مقصد ہوتی ہیں۔

ابو داؤد کتاب الادب عن بریدۃ

- تشریح:۔۔۔ یعنی اس شخص کو یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ بات کس کے سامنے رکھے۔
- ۷۹۸۷۔ جن میں تم نے اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی ہے وہ پڑھو اور جن میں میری مدح بیان کی تھی انہیں رتبہ دو۔ طبرانی، حاکم عن الاسود بن سریع
- تشریح:۔۔۔۔۔ یہ آپ کی کس نفسی اور شان عجز و انکساری کا مظاہرہ تھا۔
- ۷۹۸۸۔ جہاں تک تمہارے رب کا تعلق ہے تو وہ مدح کو پسند کرتا ہے۔

مسند احمد، بخاری فی الادب، نسائی، حاکم عن الاسود بن سریع

- ۷۹۸۹۔ بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔ مسند احمد، بیہقی، ابو داؤد، ابن ماجہ، عن ابی، ترمذی عن ابن مسعود، طبرانی فی الکبیر، ابن ماجہ عن عمرو بن عوف وعن ابی بکر، الحلیۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، خطیب عن عائشۃ عن حسان بن ثابت، ابن عساکر عن عمر
- ۷۹۹۰۔ تو ایک انگلی ہے جس سے خون بہہ رہا ہے، جو کچھ تجھ پر بیتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (جہاد کی وجہ سے) ہے۔

مسند احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی عن جندب الجلی

الاکمال

- ۷۹۹۱۔ بعض مؤمن اپنی تلوار سے اور بعض اپنی زبان سے جہاد کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جو تیر تم ان کی طرف پھینک رہے ہو وہ نیزے کی طرح ہیں۔

مسند احمد، بخاری فی تاریخۃ، ابویعلیٰ، طبرانی بیہقی فی السنن وابن عساکر عن کعب بن مالک

- انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شعر میں کیا نازل فرمایا، آپ نے یہ ذکر فرمایا۔
- ۷۹۹۲۔ بعض شعر پر حکمت ہیں، جب تم پر کوئی چیز مشتبہ ہو جائے تو اسے اشعار میں تلاش کرو، کیونکہ وہ (اصل) عربی ہیں۔

بیہقی عن ابن عباس، وقال ان اللفظ الثانی فی یحتمل ان یكون من قول ابن عباس فادرج فی الحدیث

- ۷۹۹۳۔ عمر اسے (کہنے دو) چھوڑو کیونکہ بیان پر نیزے سے زیادہ اثر کرنے والا ہے۔ ترمذی حسن صحیح غریب، ابن ماجہ عن انس
- حضرت عمر نے حضرت عبداللہ بن رواحہ سے کہا: کہ رسول اللہ کے سامنے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں تم شعر کہتے ہو؟ آپ نے فرمایا، اور یہ بات ذکر کی۔

- ۷۹۹۴۔ عمر اسے چھوڑو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یہ ان کو نیزے کے لگنے سے سخت لگتے ہیں۔

ابویعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ

حسان بن ثابت کی حوصلہ افزائی

- ۷۹۹۵۔ اے حسان! مشرکین کی ہجو بیان کرو، جبرائیل تمہارے ساتھ آئیں میرے صحابی جب تمہیں لے کر لڑیں تو تم زبان سے جنگ کرنا۔

الخطیب وابن عساکر عن حسان بن ثابت

- ۷۹۹۶۔ جلد بازی سے کام نہ لو، اور ابو بکر پورے قریش میں سب سے زیادہ ان کے نسب سے واقف ہے، اور میری ان میں رشتہ داری ہے

یہاں تک کہ میرے نسب کو میرے لیے چھڑا لے۔ آپ نے یہ حضرت حسان سے فرمایا۔ مسند احمد، طبرانی عن عائشة

۹۹۷۔ انہیں وہی بات کہو جو وہ کہتے ہیں (طبرانی عن عمار) فرماتے ہیں جب مشرکین نے ہماری ہجو کی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے شکایت کی، آپ نے یہ ارشاد فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۹۹۸۔ ہم میں سے اگر کوئی اچھا شاعر ہوتا تو وہ تم ہو۔ طبرانی عن ربیعہ بن عباد الذؤلی

۹۹۹۔ بلاشبہ یہ شعر عربی کلام کا مضبوط حصہ ہیں، ان کی وجہ سے سائل کو عطا کیا جاتا ہے، غصہ پی لیا جاتا ہے، اور قوم کو ان کی مجلس میں لایا جاتا ہے۔ ابن عساکر وابن النجار عن شعبہ ابن وجاد الذہلی عن ابیہ عن رجل من ہذیل

۸۰۰۰۔ بے شک یہ اشعار عربی کلام کا قافیہ بند حصہ ہے، اس کے ذریعہ سائل کو عطا کیا جاتا ہے غصہ پی لیا جاتا ہے اور اقوام کو ان کی مجلسوں میں لایا (پکارا) جاتا ہے۔ ابو نعیم عن سعید بن الدخان بن التوام عن ابیہ عن جدہ

۸۰۰۱۔ اس بارے میں ایک بار اور اس بارے میں ایک بار (ابن الانباری فی الوقف عن ابی بکرۃ) فرماتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا وہاں ایک اعرابی تھا جو اشعار پڑھ رہا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اشعار ہیں یا قرآن ہے؟ پھر آپ نے یہ بات ذکر کی۔

وسندہ ضعیف جدا

۸۰۰۲۔ بعض باتیں جادو بھری ہوتی ہیں۔ مالک، بخاری، ترمذی، ابو داؤد عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۰۰۳۔ بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں اور کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن انس، العسکری، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۸۰۰۴۔ کچھ باتیں جادو بھری اور کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، ابو داؤد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس الخلیف عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرۃ بعض باتیں جادو کی طرح اور کچھ اشعار حکمت کی طرح ہیں۔ بیہقی فی السنن وابن عساکر عن حمعقبت ذابل بن الطفیل بن عمرو الدوسی

۸۰۰۶۔ کچھ باتیں جادو بھری ہوتی ہیں، تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی سے کسی حاجت کا طلبگار ہو تعریف سے آغاز نہ کرے یوں وہ اس کی پیٹھ توڑ دے گا۔ بیہقی فی شعب الایمان وابن النجار عن ابن مسعود

۸۰۰۷۔ بعض باتیں جادو بھری ہوتی ہیں اور کچھ اشعار پر حکمت ہوتے ہیں، اور کچھ علوم (کا سیکھنا) جہالت ہے، اور بعض باتیں بے مقصد ہوتی ہیں۔

ابن عساکر عن علی

۸۰۰۸۔ بعض اشعار پر حکمت ہیں اور سب سے سچا شعر جسے عرب نے کہا وہ لبید کا قول ہے۔ ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ (کے ذکر) سے خالی ہو باطل ہے

ابن عساکر عن عائشة

لبید کے اشعار کی تعریف

۸۰۰۹۔ کچھ اشعار پر حکمت ہیں۔ ابو داؤد طیالسی عن ابی، ترمذی حسن صحیح، ابن ماجہ عن ابن عباس

۸۰۱۰۔ بعض شعر پر حکمت اور کچھ باتیں جادو بھری ہوتی ہیں۔ ابن عساکر عن عائشة

۸۰۱۱۔ اے حسان! میرے سامنے جا بلیت کے کچھ اشعار پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے ان کی برائی اور گناہ کا بوجھ اتار دیا ہے، چاہے ان کے اشعار کہو یا انہیں نقل کرو، تو آپ نے آشی کا قصیدہ پڑھا، جس میں اس نے علقمہ بن علاش کی ہجو کی تھی، اے حسان دوبارہ یہ شعر نہ پڑھنا، قیصر (روم) کے سامنے میرا تذکرہ ہوا اس وقت اس کے پاس ابوسفیان اور علقمہ بن علاش دونوں تھے، ابوسفیان میری مخالفت کی جبکہ علقمہ بن علاش نے میرے بارے میں اچھے کلمات کہے، جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج وابن عساکر عن محمد بن مسلمة

حرف الغین غیبت کی حقیقت کا بیان

۸۰۱۲ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ تمہارا اپنے بھائی کا ایسی بات سے ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو، اگر وہ برائی اس میں ہو اور پھر تم اس کا تذکرہ کرو تو تم نے اسکی غیبت کی، اور اگر وہ برائی اس میں نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۱۳ اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ نا! ابھی ابھی تم نے اپنے بھائی کی جو غیبت کی ہے وہ اس کے کھانے سے زیادہ سخت ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ ابھی جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے، یعنی حضرت ماعز رضی اللہ عنہ۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: آپ علیہ السلام جارہے تھے تو دو شخص آپس میں کہنے لگے اس کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا اور اس نے اقرار کر گئے رحم کرایا اور کتے کی طرح مار دیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس مردار گدھے کو کھڈ سے نکال کر اس کا گوشت کھاؤ! وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! مردار کا گوشت بھی کوئی کھاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم نے جو ماعز کی غیبت کی ہے یہ اس سے زیادہ سخت ہے۔

اصل کی طرف مراجعت کی گئی تو وہاں لفظ انزلا ہے جسے درست کر لیا گیا ہے، کیونکہ انظر میں سیاق و سباق سے کوئی صحیح ترجمہ نہیں بنتا۔

۸۰۱۴ غیبت یہ ہے کہ تم کسی شخص کی کسی ایسی (بری) عادت کا ذکر کرو جو اس میں پائی جاتی ہو۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب

یہاں بھی کاتب کی غلطی سے خلقہ کی جگہ خلفہ لکھا ہے۔

۸۰۱۵ (عائشہ!) تم نے ایسی بات کہی ہے اگر اس کو مسند میں ملا دیا تو اس پر بھی غالب آجائے۔ ابو داؤد، ترمذی عن عائشہ

تشریح: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ حضور ﷺ کے سامنے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے کہہ دیا کہ صفیہ تو پست قد ہے تو اس پر آپ نے یہ فرمایا۔

۸۰۱۶ جو لوگوں (کی غیبت کر کے ان) کا گوشت کھاتا رہا اس کا روزہ نہیں۔ فردوس عن انس

۸۰۱۷ اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے تنگی اور حرج کو دور کر دیا ہے، صرف اس پر تنگی رکھی ہے جو کسی مسلمان شخص کی عزت ظلماً ختم کرے، تو یہی شخص تنگ اور ہلاک ہو۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، نسائی، ابن ماجہ ابن حبان، حاکم عن اسامہ بن شریک

۸۰۱۸ اللہ تعالیٰ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے حرج ہٹا دیا ہے صرف اس شخص پر رکھا ہے جو کسی پر ظلم کرے، تو یہ (حرج سے) نکلا اور ہلاک ہوا، اللہ کے بندو! دوا دارو کیا کرو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں رکھی کہ اس کی دوا نہ رکھی ہو، مگر صرف ایک بیماری اور وہ بڑھا پا ہے۔

الطیالسی عن اسامہ بن شریک

۸۰۱۹ گویا میں تمہارے دانتوں میں زید (کی غیبت) کا تازہ گوشت دیکھ رہا ہوں۔ حاکم عن زید بن ثابت

۸۰۲۰ جس نے کسی مسلمان شخص کی وجہ سے ایک لقمہ بھی کھایا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی جیسا جہنم کا لقمہ کھلائیں گے، جس نے کسی مسلمان کی وجہ سے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا کپڑا پہنائیں گے، جس نے کسی مسلمان کے ذریعہ شہرت و ریا کا مقام حاصل کیا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ذلیل کریں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد، حاکم عن المستورد بن شداد

۸۰۲۱ اے زبان اسلام لانے والو! اور ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی غیبت اور ان کے عیوب تلاش نہ کیا کرو! اس واسطے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کا کوئی عیب تلاش کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب ظاہر کر دے گا، جس کے عیوب کے پیچھے اللہ تعالیٰ (کی دست قدرت کا ہاتھ) پڑ جائے تو اسے گھر بیٹھے رسوا و ذلیل کر دیں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ الاسلمی، ابو یعلیٰ والضیاء عن البراء

۸۰۲۲ اے زبان سے ایمان لانے والو! اور ایمان ابھی تک ان کے دلوں میں نہیں پہنچا، مسلمانوں کو عار نہ دلاؤ اور نہ ان کے عیوب تلاش کرو،

اس لیے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اسکے عیوب ظاہر کر دے گا اور جس کے پیچھے اللہ تعالیٰ (کی قدرت کا ہاتھ) لگ جائے اللہ تعالیٰ اسے گھر بیٹھے رسوا کر دیں گے۔ ترمذی عن ابن عمر
۸۰۲۳۔ تم میں سے کسی کی کیا حالت ہوتی ہے کہ وہ کسی بات میں اگر چہ وہ حق ہو اپنے بھائی کو اذیت پہنچاتا ہے۔

ابن سعد عن العباس بن عبد الرحمن، فردوس عنه عن العباس بن عبد المطلب

غیبت کی تعریف

۸۰۲۴۔ غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی ایسی بات ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۲۵۔ غیبت نماز اور وضو کو توڑ دیتی ہے۔ فردوس عن ابن عمر

تشریح:..... یعنی ثواب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

۸۰۲۶۔ غیبت سے بچا کرو، کیونکہ غیبت زنا سے سخت گناہ ہے، زنا ہو جانے کے بعد انسان توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اور غیبت کرنے والے کی اس وقت تک بخشش نہیں ہوتی جب تک وہ معاف نہ کرے جس کی غیبت کی جاتی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة و ابو الشیخ فی التوبیح عن جابر و ابی سعید

۸۰۲۷۔ جب تم کسی کے عیوب یاد کرنا چاہو تو اپنے عیوب کا ذکر کرو۔ الرافعی فی تاریخ قزوین عن ابن عباس

۸۰۲۸۔ جب کسی شخص کی غیبت کی جائے اور تم (وہاں) مجلس میں موجود ہو تو اس شخص کے مددگار بن جاؤ اور ان لوگوں کو ڈانٹ کرو ہاں سے اٹھ جاؤ۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن انس

۸۰۲۹۔ جب مجھے میرے رب نے معراج کرائی تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے تابنے کے ناخن ہیں اور وہ اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے ہیں میں نے کہا: جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو (غیبت کر کے) لوگ کا گوشت کھاتے اور ان کی برائیاں بیان کرتے تھے۔ مسند احمد، ابو داؤد و الضیاء عن انس

۸۰۳۰۔ جس بات کو تو اپنے بھائی کے سامنے کرنے سے گریز کرے وہ غیبت ہے۔ ابن عساکر عن انس

۸۰۳۱۔ جس نے کسی مسلمان کی کوئی برائی مشہور کی کہ ناحق اس کی بے عزتی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جہنم کی آگ میں رسوا کریں گے۔ بیہقی عن ابی ذر

غیبت پر وعید

۸۰۳۲۔ جس نے کسی شخص کی ایسی بات ذکر کی جو اس میں نہیں تاکہ اس پر عیب لگائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں قید کریں گے، یہاں تک کہ کوئی ایسی دلیل لائے جس کے ذریعہ اپنی کبھی بات سے نکل سکے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۸۰۳۳۔ جس نے کسی شخص کی ایسی بات ذکر کی جو اس میں ہے تو اس نے غیبت کی۔ حاکم فی تاریخہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۳۴۔ اپنے بھائی کے ذمہ کوئی جرم نہ لگا، نہ اس کے ساتھ برائی کر، اور نہ اس سے جھگڑا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن حرث بن عمرو

۸۰۳۵۔ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ کسی انسان کا حال بیان کروں اور مجھے اتنی اتنی دنیا مل جائے۔ ابو داؤد ترمذی، ابن ماجہ عن عائشة

۸۰۳۶۔ جس کی تم نے غیبت کی اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کے لیے استغفار کرو۔ ابن الدنیا فی الصمت عن انس

۸۰۳۷۔ تم میں سے جس سے اپنے بھائی کی غیبت ہو جائے تو وہ اسکے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں سے استغفار کرے کیونکہ یہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ ابن عدی فی الکامل عن سہل بن سعد

یوں کہے اللہ! میرے بھائی کی بخشش کر دے، لیکن غیبت کے عادی شخص کے لیے سوائے کئی توبہ کے کوئی چارہ نہیں۔

الاکمال

- ۸۰۳۸ اے مسلمانوں کے گروہ! مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن مسعود
- ۸۰۳۹ مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو، جس نے اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کی تو اس کی زبان قیامت کے روز اس کی گدی کے ساتھ بندھی ہوگی جسے اللہ تعالیٰ کی معافی یا اس شخص کی معافی کھولے گی جسکی اس نے غیبت کی ہوگی۔ الدیلمی عن سعد الساعدی
- ۸۰۴۰ عائشہ! تم نے ایسی بات کی ہے کہ اگر اسے سمندر ملا دیا جائے تو وہ بھی مغلوب ہو جائے۔ ابو داؤد، ترمذی عن عائشہ
- فرماتی ہیں: میں نے نبی علیہ السلام سے کہہ دیا آپ کے لیے صفیر رضی اللہ عنہا کا پست قد ہونا ہی کافی ہے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔
- ۸۰۴۱ عمر! تم سے لوگوں کے اعمال کے متعلق سوال نہیں ہوگا تم سے غیبت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ الحاکم فی الکنی عن ابی عطیہ
- ۸۰۴۲ غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرو جو اس میں ہو۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب، مبرقم، ۸۰۱۴

۸۰۴۳ غیبت (کی برائی) زنا (کے گناہ) سے بڑھ کر ہے، زانی شخص توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں جبکہ غیبت کرنے والے کی اللہ تعالیٰ اس وقت تک مغفرت نہیں فرماتے یہاں تک کہ جس کی غیبت کی وہ معاف نہ کر دے۔

ابن النجار عن جابر، الدیلمی عن ابی سعید

۸۰۴۴ تم لوگوں نے اس کی غیبت کی، تمہارے لیے اتنا (گناہ) کافی ہے کہ تم اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ الحلبة

عن ابن عمرو

۸۰۴۵ آدمی جب کسی کی غیبت کرتا ہے تو قیامت کے دن اسے مردہ لایا جائے گا اور کہا جائے گا، جس طرح زندگی میں تم نے اس کا گوشت ہے اسی طرح مردہ حالت میں بھی اس کا گوشت کھاؤ، چنانچہ وہ اسے کھائے گا اور چیخے گا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۴۶ قیامت کے روز ایک بندے کو نامہ اعمال کھلا ہوا ملے گا، اس میں وہ کچھ ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے نہیں کی ہوگی، وہ عرض کرے گا، اے میرے رب! میرے لیے یہ نیکیاں کیسیں جبکہ میں نے تو انہیں نہیں کیا؟ تو اس سے کہا جائے گا، یہ تیری وہ غیبت ہے جو تیرے انجانے میں لوگوں نے کی تھی۔ ابو نعیم فی المعرفة عن شیبہ ابن سعد البلوی

جس کی غیبت کی جائے اس کی نیکی میں اضافہ ہوگا

۸۰۴۷ ایک بندے کو قیامت کے روز اس کا اعمال نامہ کھول کر دیا جائے گا جس میں وہ ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے نہیں کی ہوں گی، وہ عرض کرے گا باری تعالیٰ! میں نے توبہ نیکیاں نہیں کی ہیں تو اس سے کہا جائے گا یہ نیکیاں، لوگوں کی تیری غیبت کرنے کی بناء پر لکھی گئی ہیں۔

اسی طرح ایک بندے کو قیامت کے روز اعمال نامہ کھول کر دیا جائے گا، وہ عرض کرے گا: میرے رب! فلاں فلاں دن تو میں نے کوئی نیکی نہیں کی؟ اس سے کہا جائے گا: وہ نیکی لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے مٹا دی گئی ہے۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی امامۃ، وفيہ الحسن ابن دینار عن خصیب بن حجر

۸۰۴۸ ان دونوں (عورتوں) نے اللہ تعالیٰ کی حلال چیز سے روزہ رکھا، اور حرام چیز سے روزہ کھول دیا، ایک دوسری کے پاس بیٹھی اور دونوں مل کر لوگوں کا گوشت کھانے (یعنی غیبت کرنے) لگیں۔ مسند احمد وابن ابی الدنیافی ذم الغیبة عن عیید مولی رسول اللہ ﷺ

- ۸۰۴۹ ان دونوں (مردوں) کو کسی بڑے گناہ کا عذاب نہیں ہو رہا، ان میں سے ایک تو لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) تھا جبکہ دوسرا چغل خور تھا۔ ابو داؤد الطیالسی عن ابن عباس
- ۸۰۵۰ کیا تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ نفع پہنچائے گا؟ سو کوئی کہتی تھیں ہیں، ان میں سے ایک قسم ستر گناہوں کے برابر ہے اس کا کم از کم گناہ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے ہم آغوش ہو، اور سب سے بڑا سودیہ ہے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت میں ناحق دست درازی کرے۔
- البیہودی وابن مندہ وابن قانع وابو نعیم عن وہب بن الاسود بن وہب بن عبد مناف الزہری عن ابیہ الاسود خال رسول اللہ ﷺ
- ۸۰۵۱ کیا میں نہیں دیکھ رہا کہ یہ چڑیا تمہارے سروں پر اڑ رہی ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، طبرانی عن رافع بن خدیج
- ۸۰۵۲ خلال کر لو کیونکہ تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود
- ۸۰۵۳ کوئی تم میں سے کوئی مردار پیٹ بھر کر کھائے یہ اس کے لیے اپنے مسلمان بھائی کے گوشت کھانے سے بہتر ہے۔
- الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

دو غیبت کرنے والی عورتوں کا انجام

- ۸۰۵۴ ان دونوں (عورتوں) نے روزہ نہیں رکھا، جو لوگوں کا گوشت کھائے یعنی غیبت کرے اس کا روزہ کیسا؟ ابو داؤد الطیالسی عن انس
- ۸۰۵۵ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے ایک لقمہ (بھی) کھایا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کا آگ کا لقمہ کھلائے گا، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کا جہنم کا کپڑا پہنائے گا، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے زیادہ شہرت کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز رسوا کرے گا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن الحسن، مرسل
- ۸۰۵۶ جس نے اپنے بھائی کے ذریعہ کوئی لقمہ کھایا، تو اسے اللہ تعالیٰ آگ کا اسی طرح کا لقمہ کھلائیں گے، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے دنیا میں کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے آگ کا کپڑا پہنائیں گے، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کے ذریعہ کوئی شہرت حاصل کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز رسوا کرے گا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن الحسن، مرسل ومن وجہ آخر عن انس موقوفاً
- ۸۰۵۷ سب سے بڑا سودیہ ہے کہ آدمی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرتا پھرے، اور یہ رشتہ داری رحمن کی ایک صفت ہے جس نے اسے کا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد، سمویہ، طبرانی وابن قانع سعید بن منصور عن سعید بن زید
- ۸۰۵۸ سب سے بڑا سود مسلمان کی ناحق آبروریزی کرنا ہے۔ ابو داؤد بیہقی عن سعید بن زید
- ۸۰۵۹ سب سے بڑا سود آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کی ناحق بے عزتی کرنا ہے۔ بخاری فی التاریخ عن عائشہ، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۸۰۶۰ اے میمونہ اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے پناہ مانگا کرو، قیامت کے روز غیبت اور پیشاب (میں بے احتیاطی) سخت عذاب (کا باعث) ہیں۔ ابن سعد عن میمونۃ بنت سعد مولا رسول اللہ ﷺ
- ۸۰۶۱ تمہیں معلوم ہے یہ (بدبودار) ہوا کیسی ہے؟ یہ ان لوگوں کی بوجہ جو لوگوں کی غیبت کرتے ہیں۔
- مسند احمد، بخاری فی الادب وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، سعید بن منصور عن جابر
- فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اچانک ایک مردار سے بدبودار ہوا اٹھی فرماتے ہیں پھر یہ ذکر کیا۔
- ۸۰۶۲ کچھ منافقوں نے بعض مومنوں کی غیبت کی ہے اس وجہ سے یہ بدبو پھیلی ہے۔ الحلۃ عن جابر
- ۸۰۶۳ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تم اپنے دوست کے لیے استغفار کرو۔ خطیب فی المتفق والمفترق عن انس، وفيہ غیبة بن سلیمان الکوفی متروک
- ۸۰۶۴ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے استغفار کرو، اور کہو اے اللہ اس کی اور ہماری بخشش فرما۔
- الحاکم فی الکنی والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن انس

۸۰۶۵۔ جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی غیبت کی اور پھر اس کے لیے استغفار کیا تو یہ اس کے لیے کفارہ بن جائے گا۔

۸۰۶۶۔ جس نے کسی مسلمان کے خلاف کوئی بات کہی جس سے اس کی ناحق آبروریزی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے (جہنم کی) آگ میں

رسوا کریں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة والخراطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ذر، ابن ابی الدنیا عن ابی البرداء رضی اللہ عنہ موقوفاً
۸۰۶۷۔ جس نے کسی مسلمان کے خلاف کوئی ناحق بات کی جس سے اس کی آبروریزی کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت کے روز (جہنم کی) آگ میں اسے رسوا کریں گے۔ حاکم عن ابی ذر

غیبت کرنے کی رخصت اور اجازت والی صورتیں

۸۰۶۸۔ تین آدمیوں کی عزت (کی حفاظت) تم پر حرام نہیں، (خدا اور رسول کی) کھلی نافرمانی کرنے والے کی، ظالم حکمران اور بدعتی کی۔

۸۰۶۹۔ کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو؟ اس کا تذکرہ کرو تا کہ لوگ اسے پہچان لیں۔ خطیب فی رواۃ مالک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۸۰۷۰۔ کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو کہ لوگ اسے پہچان لیں گے فاجر کی جو برائی ہے اسے ذکر کرو تا کہ لوگ اس سے بچیں۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة والحکیم فی نوادر الاصول والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقباب ابن عدی فی الکامل، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی السنن، خطیب عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۸۰۷۱۔ فاسق کی غیبت نہیں ہوتی۔ طبرانی فی الکبیر عن معاویہ بن حیدہ

تشریح: اسے حدود الہی کا پاس نہیں تو اس کی عزت کا کیا خیال؟

۸۰۷۲۔ جو حیا کی چادر اتار دے تو اس کی غیبت (کرنے سے گناہ) نہیں۔ بیہقی فی السنن عن انس

تشریح: بے حیا کی برائی دوسروں کی حفاظت ہے۔

۸۰۷۳۔ جس میں حیا نہیں تو اس کی غیبت (کرنے کا گناہ) بھی نہیں۔ الخراطی فی مساوی الاخلاق وابن عساکر عن ابن عباس
بے حیائی کو اس نے گناہ نہیں سمجھا، تو اس کی غیبت میں کیا گناہ؟

الاکمال

۸۰۷۴۔ تم لوگ کب تک فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے رہو گے؟ اس کی بے عزتی کرو تا کہ لوگ اسے پہچان لیں۔

طبرانی فی الاوسط عن معاویہ بن حیدہ

۸۰۷۵۔ فاجر کی غیبت نہیں۔ الشیرازی فی الالقباب عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۸۰۷۶۔ جس میں حیا نہیں تو اس کی غیبت بھی نہیں۔ الخراطی فی مساوی الاخلاق وابن عساکر عن ابن عباس

حرف الفاء..... فحش گوئی، گالی گلوچ اور طعنہ زنی

۸۰۷۷۔ (دوسروں سے) گھن کھانے والے ہلاک ہوئے۔ الحلیۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۷۸۔ اللہ تعالیٰ ہر فحش گو اور برے شخص کو پسند نہیں فرماتے۔ مسند احمد عن اسامہ بن زید

۸۰۷۹۔ رہنے دو عائشہ! اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ برائی اور فحش گوئی کو پسند نہیں فرماتے۔ مسلم عن عائشہ

- ۸۰۸۰۔ اے عائشہ تو نے کس زمانے میں مجھے فحش گو پایا؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ شخص انتہائی برے مقام والا ہے جسے لوگ اکر کے شر سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔ مسند احمد، بیہقی عن عائشہ
- ۸۰۸۱۔ اے عائشہ! فحش گو نہ ہونا۔ مسلم عن عائشہ
- ۸۰۸۲۔ وہ شخص سب سے برا ہے جسے لوگ اس کے شر سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔ ترمذی عن عائشہ
- ۸۰۸۳۔ اے عائشہ وہ لوگ سب سے برے ہیں جن کی زبانوں کی برائی سے بچنے کے لیے الہی کی عزت کی جاتی ہے۔ ابو داؤد عن عائشہ
- ۸۰۸۴۔ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ بدخلق اور بدزبان کرنے والے شخص کو پسند نہیں فرماتے ہیں۔ ابو داؤد عن عائشہ
- ۸۰۸۵۔ ہر بدخلق کے لیے جنت حرام ہے کہ وہ اس میں داخل ہو۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت، الحلیۃ عن ابن عمرو
- ۸۰۸۶۔ جب کوئی شخص تمہاری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے جو اسے معلوم ہے تو تم اس کی وہ بات جو تمہیں معلوم ہے اس کی طرف منسوب نہ کرو، کیونکہ اس کا اجر تمہیں ملے گا اور اس کا نقصان اسی کو پہنچے گا۔ ابن منیع عن ابن عمر
- ۸۰۸۷۔ اللہ تعالیٰ بد اخلاق اور بد زبان کو پسند نہیں فرماتے، اور نہ بازاروں میں پیچنے والے کو۔ الحلیۃ عن جابر
- ۸۰۸۸۔ اللہ تعالیٰ بد اخلاق اور بد زبان سے نفرت کرتے ہیں۔ مسند احمد، عن اسامہ
- ۸۰۸۹۔ بے شک بد اخلاق اور بدزبانی (کی) اسلام میں (اجازت) نہیں سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔
- ۸۰۹۰۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا شخص وہ ہوگا جس کی فحش گوئی (کی وجہ سے اس سے) بچنے کے لیے اسے چھوڑ دیں۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابویعلیٰ عن جابر بن سمرة
- ۸۰۹۱۔ بے ہودہ گوئی بے برکتی (کا باعث) ہے اور بد خلقی کینگی (کی علامت) ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو
- ۸۰۹۲۔ (مسلمان) مردوں کو گالیاں دینے والا ہلاکت (کی کھائی) میں جھانکنے والے کی طرح ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو
- ۸۰۹۳۔ مسلمان کو گالی دینے والا ہلاکت میں جھانکنے والے کی طرح ہے۔ البزار عن ابن عمرو
- ۸۰۹۴۔ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابن مسعود، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابو داؤد عن سعد، طبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن مغفل و عمرو بن النعمان بن وقرن، دارقطنی فی الاثر عن جابر
- ۸۰۹۵۔ مؤمن کو گالی دینا کھانا گناہ اور اسے قتل کرنا کفر ہے مسلمان کا مال اس کے خون کی طرح حرام ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود
- ۸۰۹۶۔ آدمی کے (برا ہونے کے) لئے اس کا بد زبان، بے ہودہ گواہ بننا، ہونا کافی ہے۔ بیہقی عن عقبہ بن عامر
- ۸۰۹۷۔ بد اخلاق اگر (چلنے والی) مخلوق ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق بہت بری ہوتی۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن عائشہ
- ۸۰۹۸۔ بدزبانی سے منع کیا گیا ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو
- ۸۰۹۹۔ جسم کا ہر عضو زبان کی سختی کی شکایت کرتا ہے۔ ابویعلیٰ، بیہقی عن ابی بکر
- ۸۱۰۰۔ فحش گوئی جس میں بھی ہوئی اسے عیب دار بنا دے گی، اور جس میں بھی حیا ہوئی اسے شاعر بنا دے گی۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، ترمذی، ابن ماجہ، عن انس

گالی کی ابتداء کرنے پر وبال ہوگا

۸۱۰۱۔ آپس میں گالیاں دینے والے جو کچھ کہیں اس کا گناہ ابتداء کرنے والے پر ہے اور جب مظلوم تجاوز کرے تو اس پر بھی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۰۲ آپس میں گالی گلوچ کرنے والے دو شیطان ہیں جو آپس میں گندی گالیاں اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔

مسند احمد، بخاری فی الادب عن عیاض بن حمار

۸۱۰۳ مسلمان کو کافر کی گالی دے کر تکلیف نہ پہنچاؤ۔ حاکم، بیہقی، عن سعید بن زید

۸۱۰۴ پاکدامن عورت پر تہمت لگانا ایک سال کے اعمال برباد کر دیتا ہے۔ البزار، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن حذیفہ

۸۱۰۵ سب سے بڑا سود خور توں کی پامالی ہے، اور سب سے سخت گالی کسی کی برائی بیان کرنا ہے اور اسے نقل کرنے والا گالی دینے والوں میں

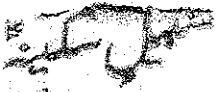
سے ایک ہے۔ عبدالرزاق، بیہقی فی شعب الایمان، عن عمرو بن عثمان، مرسل

۸۱۰۶ سب سے بڑا سود آدمی کا اپنے بھائی پر گالی کے ذریعہ فضیلت حاصل کرنا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابی نجیع، مرسل

۸۱۰۷ سب سے بڑا سود مسلمان کی ناحق آبروریزی کرنا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن سعید بن زید، مربرقم۔ ۸۰۵۹

۸۱۰۸ سب سے کم درجہ کا سود (یہ ہے کہ) جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرنے والا (بد بخت) ہو، اور سب سے بڑا سود آدمی کا اپنے بھائی کی

عزت پر ہاتھ ڈالنا ہے۔ ابوالشیخ فی التوبیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ



ہوا کو گالی دینا

حدیث المرفوعہ، باب ۸

۸۱۰۹ ہوا کو گالی نہ دو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، اللہ تعالیٰ سے اس (ہوا) کی بھلائی اور جو کچھ خیر اس میں ہے اور جو کچھ بھلائی وہ دے کر

بھیجی گئی ہے اس کا سوال کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر اور جو شر اس میں ہے اور جو شر دے کر یہ بھیجی گئی ہے پناہ مانگو۔ نسائی، حاکم عن ابی

۸۱۱۰ ہوا کو گالی نہ دو، اور جب ناموافق ہوادیکھو تو کہو! اے اللہ! ہم آپ سے اس ہوا کی اور جو کچھ اس میں ہے اور جس کا اسے حکم دیا گیا اس

کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں، اور آپ کی پناہ چاہتے ہیں اس ہوا سے اور جو کچھ اس میں ہے اور جس برائی کا اسے حکم دیا گیا ہے اس سے۔

ترمذی عن ابی

۸۱۱۱ ہوا کو گالی نہ دو کیونکہ یہ حکم کی پابند ہے کیونکہ جس نے کسی ایسی چیز پر لعنت کی جو (لعنت کی) اہل وحقدار نہ تھی تو لعنت اس (لعنت کرنے

والے) پر لوٹ آئے گی۔ ابو داؤد، ترمذی عن ابن عباس

۸۱۱۲ اے عائشہ! مجھے اس بات کا اطمینان نہیں کہ اس میں عذاب نہیں ہوگا، ایک قوم کو ہوا کے ذریعہ عذاب دیا گیا، اور ایک قوم نے عذاب

دیکھا تو انہوں نے کہا: اس بادل سے ہم پر بارش ہوگی۔ مسلم عن عائشہ

۸۱۱۳ ہوا اللہ تعالیٰ کی رحم ہے جو (اللہ تعالیٰ کی) رحمت (کی بارش) لاتی ہے، اور (کبھی) عذاب لاتی ہے جب تم اسے ناموافق

دیکھو تو اسے گالی مت دو، اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ مانگو۔

بخاری فی الادب، ابو داؤد، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ہوا کو گالی دینے کی مذمت

۸۱۱۴ ہوا کو گالی نہ دو کیونکہ وہ رحمت الہی ہے، رحمت اور عذاب کو لاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو، اور اس کے شر سے اللہ

تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۱۵ ہوا کسی قوم کے لیے عذاب اور دوسروں کے لیے رحمت بنا کر بھیجی جاتی ہے۔ فردوس عن عمر

تشریح:..... غزوہ خندق میں کفار کے لیے عذاب اور مسلمانوں کے لیے رحمت تھی۔

۸۱۱۶ قوم عاد پر جو ہوا چلائی گئی تھی تو وہ میری اس انگلی جتنی تھی۔ الحلیۃ عن ابن عباس

تشریح:..... یعنی اتنی معمولی تھی لیکن پھر بھی پوری قوم کا صفایا کر دیا۔
 ۸۱۱۷..... جنوبی ہوا جنت سے آئی ہے اسی ہوا سے پھل لگتے ہیں، جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، اس میں لوگوں کے لیے کئی نفع بخش چیزیں ہیں، اور شمالی ہوا جہنم سے آئی ہے وہ کسی باغ کے قریب سے گزرتی ہے، جسے اس کا ایک جھونکا پہنچتا ہے اسی وجہ سے اس کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب السحاب وابن جریر و ابوالشیخ العظيمة وابن مردويه عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۸۱۱۸ ہوا کو گالی نہ دیا کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔ الشافعی، بیہقی فی المعرفۃ عن صفوان بن سلیم، مرسلہ

فحش گوئی..... از اکمال

۸۱۱۹ اللہ تعالیٰ بکواسی اور بد زبان کو پسند نہیں فرماتے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ فحش گوئی، بدزبانی، پڑوس کی برائی اور قطع رحمی ظاہر نہ ہو جائے یہاں تک کہ امانتدار کو خیانت اور خائن کو امانت سونپی جائے گی۔ حاکم عن ابن عمرو
 ۸۱۲۰ اللہ تعالیٰ فحش گو اور بد زبان سے نفرت کرتے ہیں۔

مسند احمد، ابویعلیٰ والروانی، ابن حبان والباوردی، سعید بن منصور عن اسامة بن زید، خطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۸۱۲۱ اللہ تعالیٰ فحش گو، بد زبان کو ناپسند کرتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن اسامة، طبرانی فی الکبیر والخرائط فی مساوی الاخلاق عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
 ۸۱۲۲ جس کی فحش گوئی کے ڈر سے لوگ اسے چھوڑ دیں وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برے مرتبہ میں ہوگا۔ ابو داؤد عن عائشة
 ۸۱۲۳ وہ شخص قیامت کے روز انتہائی برا ہوگا، جس کی مجلس سے اس کی فحش گوئی کی وجہ سے بچا جائے۔

الخطیب فی المتفق والمفترق وابن النجار عن عائشة، وهو حسن
 ۸۱۲۴ آدمی کے (گنہگار ہونے کے) لیے اتنا کافی ہے کہ وہ فحش گو، بد زبان اور بخیل ہو۔ الخرائط فی مساوی الاخلاق عن عقبۃ بن عامر
 ۸۱۲۵ فحش گوئی اگر کوئی انسان ہوتی تو بہت برا انسان ہوتی۔ ابونعیم عن عائشة

۸۱۲۶ سب سے بڑا سودیہ ہے کہ آدمی گالی کے ذریعہ اپنے بھائی پر فضیلت حاصل کرے، سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے، لوگوں نے عرض کیا: کوئی اپنے والدین کو گالی کیسے دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ لوگوں کو گالی دے اور لوگ ان دونوں (والدین) کو گالیاں دیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب

۸۱۲۷ اے عائشہ! (کبھی) فحش گو نہ بننا۔ مسلم عن عائشة، مرقم، ۸۰۸۱
 ۸۱۲۸ سب سے بڑا سود عزتوں کی پامالی ہے، اور سب سے سخت گالی دوسرے کی بجوار برائی بیان کرنا ہے اور برائی کی بات نقل کرنے والا، گالی دینے والوں میں سے ایک ہے۔ عبدالرزاق بیہقی عن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان، مرسلہ

۸۱۲۹ سب سے بڑا سودیہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کو گالی دینے میں (زبان) درازی کرے، اور سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے، لوگوں نے عرض کیا: آدمی اپنے والدین کو گالی کیسے دے سکتا ہے؟ آدمی کسی کے والدین کو گالی دے اور وہ جواب میں اس کے والدین کو برا بھلا کہے۔ طبرانی فی الکبیر عن قیس بن سعد

۸۱۳۰ سب سے بڑا سودیہ ہے کہ انسان اپنے بھائی پر گالی کے ذریعہ بڑائی حاصل کرے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغيبة عن ابی نجیح عن ابیہ

۸۱۳۱ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے انبیاء علیہم السلام کو پھر میرے صحابہ کو اور (عام) مسلمانوں کو گالی دی ہوگی۔
الحلیۃ عن ابن عباس

جس گالی کی اجازت ہے..... از اکمال

۸۱۳۲ اے ہمارا! جو تمہیں گالی دے تم بھی اسے برا بھلا کہہ لو۔

ابن عساکر عن مجاہد، مرسلاً، الواقدی وابن عساکر عن سعید بن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ عن جدہ
۸۱۳۳ تم میں سے اگر لازماً کوئی اپنے ساتھی کو گالی دے تو اس پر الزام نہ لگائے نہ اس کے والدین کو گالی دے اور نہ اس کی قوم کو برا بھلا کہے
لیکن اگر اسے علم ہو تو وہ یوں کہہ دے تو تو بڑا بخیل ہے یا یہ کہہ: تو تو بڑا بزدل ہے یوں کہہ: تو تو بڑا جھوٹا ہے یا کہہ: تو بڑا عاجز ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن جب بن سلیمان بن سمرۃ عن ابیہ عن جدہ
تشریح:..... کیونکہ انسان اپنے بارے میں عیب برداشت کر لیتا ہے لیکن والدین یا قوم کے بارے میں برائی کا تحمل نہیں ہوتا، اسی واسطے آگے جتنے
نازیر الفاظ ذکر کیے گئے ہیں سب میں فرد واحد کی توہین ہے۔

۸۱۳۴ تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو گالی دے تو وہ اس کے خاندان، والد اور ماں کو برا بھلا نہ کہے اگر وہ اس کے بارے میں (کوئی
عیب) جانتا ہے تو یہ کہہ دے تو بخیل ہے، تو بزدل ہے تو جھوٹا ہے اگر اسے اس کا علم ہو۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن الحسن، مرسلاً
زمانے کو گالی

۸۱۳۵ تم میں سے کوئی زمانہ کو گالی نہ دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کو چلانے والے) ہیں اور ہرگز تم میں سے کوئی انکو رکرم نہ کہے کیونکہ کرم
ایک مسلمان آدمی ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۳۶ تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: زمانہ کی ہلاکت ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کو چلانے والے) ہیں۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۸۱۳۷ زمانہ کو گالی نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کو چلانے والے) ہیں۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۳۸ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ انسان مجھے غصہ دلاتا ہے وہ اس طرح کہ زمانہ کو گالیاں دیتا ہے جبکہ میں زمانہ (کو چلانے والا) ہوں میرے
ہاتھ میں سب اختیار ہے میں رات دن کو پلٹتا ہوں۔ مسند احمد، بیہقی، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۳۹ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے انسان ناراض کرتا ہے، وہ کہتا ہے، زمانہ کا ستیاناس ہو جبکہ میں ہی زمانہ (کو چلانے والا) ہوں، اس کے رات
دن لاتا ہوں اور جب چاہوں گا ان دونوں کو سمیٹ لوں گا۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۸۱۴۰ جس نے کہا اللہ تعالیٰ دنیا کا ناس کرے تو دنیا کہتی ہے اللہ تعالیٰ اس کا ناس کرے جو ہم میں سے رب کا زیادہ نافرمان ہے۔

الدیلمی عن السطی بن حطب

۸۱۴۱ زمانہ کو گالی نہ دو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں زمانہ (کو چلانے والا) ہوں، میرے لیے ہی رات ہے میں ہی اسے نیا اور پرانا

کرتا ہوں، بادشاہوں کو ختم کرتا ہوں، اور (ان کی جگہ نئے) بادشاہوں کو لاتا ہوں۔ ابن عساکر فی معجمہ وابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۸۱۴۲ زمانہ کو گالی نہ دو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں ہی زمانہ (کو چلانے والا) ہوں دنوں اور راتوں کو نیا کرتا ہوں اور بادشاہوں کے بعد

بادشاہوں کو لاتا ہوں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۸۱۳۳... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا (لیکن) اس نے مجھے قرض نہیں دیا، میرے بندے نے انجانے میں مجھے برا بھلا کہا، وہ کہتا ہے: ہائے زمانہ، جبکہ میں ہی زمانہ (کو چلانے والا) ہوں۔ ابن جریر، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مردوں کو گالی دینے کی ممانعت..... از اکمال

۸۱۳۴... مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اپنے اعمال (کے بدلہ) کو پہنچ چکے۔ ابن النجار عن عائشہ

۸۱۳۵... اپنے مردوں کو گالی نہ دیا کرو، کیونکہ انہیں گالی دینا حلال نہیں۔ طبرانی عن ابن عمر

۸۱۳۶... ان لوگوں کا کیا ہے جو گالیوں سے مردوں (کی ارواح) کو تکلیف دیتے ہیں؟ خبردار! مردوں کو گالی دے کر زندوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

ابن سعد عن هشام بن یحییٰ المعزومی عن شیخ لہ

۸۱۳۷... مردوں کو گالی نہ دو، ورنہ تم زندوں کو تکلیف دو گے خبردار! بدزبانی (قابل) ملامت ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ام سلمہ

نبی ﷺ کا لوگوں کو ڈانٹنا ان کے لیے باعث رحمت و قدرت ہے

۸۱۳۸... (عائشہ!) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب کے ساتھ کیا شرط رکھی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ! میں بھی بشر ہوں تو جس کسی مسلمان کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں (گناہوں سے) پاکی اور (نامہ اعمال میں) اجر بنادے۔

مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۸۱۳۹... اے ام سلیم! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب کے ساتھ کیا شرط رکھی ہے؟ میں نے کہا: میں تو بشر ہوں، جیسے بشر راضی ہوتا ہے میں (بھی ایسے ہی) راضی ہوتا ہوں، اور جیسے بشر غضبناک ہوتے ہیں میں (بھی) ناراض ہوتا ہوں تو اپنی امت میں سے میں نے جس کے حق میں کوئی ایسی بددعا کی ہو جس کا وہ اہل و عتداندہ ہو تو آپ سے اس کے لیے طہارت و پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنا دینے۔ جس کے ذریعہ وہ قیامت میں قرب حاصل کرے۔ مسند احمد مسلم عن انس

۸۱۵۰... اے اللہ! میں نے آپ سے ایک عہد لیا ہے جس کی آپ ہرگز مخالفت نہیں فرمائیں گے، میں تو بشر ہوں، جس مؤمن کو میں نے اذیت پہنچائی ہو یا کوڑا مارا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں، دعا، پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنادے جو اسے قیامت کے روز آپ کے نزدیک کر دے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۵۱... اپنی امت میں سے میں نے کسی کو غصہ میں گالی دی ہو یا اس پر معمولی لعنت کی ہو، تو میں بھی آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہوں، میں ایسے ہی غصہ ہوتا ہوں جیسے وہ غصہ ہوتے ہیں اور مجھے تو اللہ تعالیٰ نے رحمت بنا کر بھیجا ہے تو اس (لعنت و گالی) کو اس کے لیے قیامت کے روز دعا کا ذریعہ بنادے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن سلمان

۸۱۵۲... میں تو بشر ہوں، اور میں نے اپنے رب سے شرط لگا رکھی ہے کہ میں نے جس مؤمن کو گالی دی ہو، یا برا بھلا کہا ہو تو یہ اس کے لیے پاکی اور اجر کا ذریعہ بنادے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر

الاکمال

۸۱۵۳... بہت سے لوگ (میری خاص عادات میں) میری پیروی کرنا چاہتے ہیں جبکہ (ان معاملات میں) مجھے ان کی پیروی پسند نہیں، اے اللہ! میں نے جس کو مارا ہو یا گالی دی ہو تو اسے اس کے حق میں (گناہوں کا) کفارہ اور اجر بنادے۔ ابن سعد عن ابی السوار العدوی عن خالہ

۸۱۵۴ اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میرا اور میرے رب کا آپس میں جو خصوصی تعلق ہے اس میں میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں ایک بندہ ہوں جسے غصہ بھی آتا ہے، تو غصہ میں آکر میں نے اگر کسی مسلمان کے لیے بددعا کی ہو چاہے وہ شخص میری امت میں سے ہو، یا میرے اہل بیت میں سے یا میری ازواج میں سے تو اسے اس کے لیے برکت مغفرت، رحمت اور پاکیزگی کا باعث بنادے۔

الشیرازی فی الالقباب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۸۱۵۵ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اپنی امت میں سے میں نے جس کے لیے بددعا کی ہو تو اسے اس کے لیے مغفرت بنادے۔

مسند احمد عن انس

۸۱۵۶ میں (جب تمہارے پاس ہوتا ہوں تو) تم سے ناراض ہو جاتا ہوں تمہیں ڈانٹتا ہوں، پھر جب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں تو میں کہتا ہوں: اے اللہ! میں جو ان پر غضبناک ہو یا ان کو گالی دی تو اسے ان کے حق میں برکت مغفرت، رحمت اور دعا بنادے، کیونکہ یہ میرے اہل و عیال ہیں اور میں ان کی خیر خواہی کرنے والا ہوں۔ طبرانی عن سمرة

آپ کا ڈانٹنا بھی رحمت ہے

۸۱۵۷ اے پروردگار! میں آپ سے عہد کرتا ہوں جس کی آپ ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائیں گے، کیونکہ میں تو بشر ہوں، تو جس مؤمن کو میں نے تکلیف پہنچائی ہو، یا اسے گالی دی ہو یا اسے درہ مارا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی، قربت اور دعا کا ذریعہ بنادے قیامت کے روز اس کے ذریعہ آپ اسے اپنے قریب کر لیں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۵۸ اے اللہ! میں تو بشر ہوں، تو جس مؤمن کے لیے میں نے بددعا کی ہو یا برا بھلا کہا یا اسے درہ مارا ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی اور رحمت بنادے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ابی شیبہ، عن ابی ہریرۃ

۸۱۵۹ اے اللہ! میں بشر ہوں، تو جس مؤمن کے لیے میں نے بددعا کی ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی اور رحمت کا باعث بنادے۔

مسند احمد، عن ابی الطفیل و امرأۃ سودۃ

۸۱۶۰ اے اللہ! میں بشر ہوں، مجھے بھی ایسے ہی غصہ آتا ہے جیسے بشر کو آتا ہے اور میں بھی ایسے ہی راضی ہوتا ہوں جیسے بشر راضی ہوتے ہیں، تو اپنی امت میں سے میں نے جس کسی پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی اور رحمت بنادے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الطفیل

۸۱۶۱ اے اللہ! محمد (ﷺ) بشر (ہیں) ہے اسے ایسے ہی غصہ آتا ہے جیسے بشر کو آتا ہے، میں آپ سے عہد لے چکا ہوں، جس کی آپ ہرگز مخالفت نہیں کریں گے، تو جس مؤمن کو میں نے اذیت پہنچائی ہو یا گالی دی ہو یا درہ مارا ہو تو اسے اس کے لیے (گناہوں کا) کفارہ اور قربت کا ذریعہ بنادیں جس کی بدولت قیامت کے روز آپ اسے اپنے قریب کریں۔ مسلم عن ابی ہریرۃ

۸۱۶۲ اے اللہ! میں نے آپ سے ایک عہد کیا ہے جسے آپ قیامت کے دن مجھ سے پورا فرمائیں گے، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے، میں نے جس مسلمان کو اذیت پہنچائی ہو یا اسے برا بھلا کہا ہو یا مارا پیٹا ہو یا اسے گالی دی ہو تو یہ اس کے حق میں دعا، پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنادے، جس کی بدولت آپ اسے اپنے قریب کر لیں کیونکہ میں تو بشر ہوں۔

مصحف ابن ابی شیبہ، مسند احمد و عبد الرحمن بن حمید و ابن منیع ابویعلیٰ، سعید بن منصور عن ابی سعید

۸۱۶۳ اے اللہ! میں تو بشر ہوں تو جس مسلمان کو میں نے برا بھلا کہا یا لعن طعن کیا ہو یا کوڑا مارا ہو تو اس کے حق میں اسے پاکیزگی اور اجر کا

ذریعہ بنادے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسلم عن حابر، مبرقہ، ۸۱۵۸

۸۱۶۴ اے اللہ! میں نے دور جاہلیت میں جس پر لعنت کی ہو اور پھر وہ مسلمان ہو گیا تو یہ اس کے حق میں اپنے ہاں قربت کا ذریعہ بنادے۔

طبرانی فی الکبیر عن معاویۃ

تشریح:..... یعنی وہ شخص پہلے مسلمان نہیں تھا کافروں میں شامل تھا تو اس وقت میں نے اس کے خلاف بددعا یا لعنت کی ہو تو یہ بھی اس کے قربت کا ذریعہ بنادے۔ کیا شان ہے! اتنا شفیق اور مہربان نبی پھر بھی کوئی دور رہے تو اس کی کم نعتی ہے!

۸۱۶۵ اے اللہ! کچھ لوگ (میری خاص باتوں میں) میری اتباع کرتے ہیں جبکہ مجھے ان کی اتباع اچھی نہیں لگتی، اے اللہ! میں نے جسے ماہویا گالی دی ہو تو اسے اس کے حق میں کفارہ اور اجر کا باعث بنادے۔ مسند احمد عن خال ابی السوار العدوی

۸۱۶۶ میں نے اپنے رب سے یہ شرط رکھی ہے جس کی خلاف ورزی نہیں ہوگی میں نے عرض کیا: میں بشر ہوں، میں اسی طرح غصہ ہوتا ہوں جس طرح انسان غصہ ہوتے ہیں اور ایسے ہی غمگین ہوتا ہوں جیسے وہ ہوتے ہیں تو میں نے جس مسلمان کو مارا پیٹا ہو یا برا بھلا کہا ہو لعنت کی ہو یا کوئی اذیت پہنچائی ہو تو اسے اس کے حق میں مغفرت رحمت اور قربت کا ذریعہ بنادے، جس کی بدولت اسے آپ اپنے نزدیک کریں۔

مسند احمد، ابن عساکر عن عائہ

۸۱۶۷ (اے اللہ!) میں بھی آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے ہوں، تو جس مسلمان کو میں نے ناحق گالی دی ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اس کے حق میں دعا بنادے۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد عن سلمان

۸۱۶۸ عائشہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب سے کیا شرط رکھی ہے؟ میں نے عرض کیا اے میرے رب! میں انسان ہو مجھے ایسے ہی غصہ آتا ہے جیسے اور لوگ غضبناک ہوتے ہیں تو جس مسلمان کو میں نے بددعا دی ہو تو اسے اس کے حق میں دعا بنادے۔

الخوائطی فی مکارم الاخلاق عن عائہ

لعن طعن کرنے کی ممانعت

۸۱۶۹ لعنت جب، لعنت کرنے والے کے منہ سے نکلتی ہے تو دیکھتی ہے اگر تو اسے جس طرف وہ بھیجی گئی راستہ مل جائے تو چلی جاتی ہے اور اسی کی طرف لوٹ آتی ہے جہاں سے نکلتی تھی۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عبد اللہ

۸۱۷۰ بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے چنانچہ آسمانی دروازے اس کے سامنے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف لوٹتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اس کے سامنے بند کر دیئے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں مڑنا شروع کر دیتی ہے (وہاں بھی) جب کوئی راستہ نہیں پاتی تو جس پر لعنت کی ہوتی ہے اس کی طرف لوٹ آتی ہے، پھر اگر وہ لعنت کا اہل ہو تو ٹھیک ورنہ لعنت کرنے والے طرف لوٹ آتی ہے۔ ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۸۱۷۱ اس سے اتر پڑو، ہمارے ساتھ کوئی ملعون چیز نہ رکھو (لوگو!) اپنے لیے، اپنی اولاد اور اپنے مال کے لیے بددعا نہ کیا کرو، اللہ تعالیٰ طرف سے کسی ایسی گھڑی میں اتفاق نہ کرو کہ جس میں اس سے سوال کیا جائے اور وہ تمہارے خلاف دعا قبول کر لے۔ مسلم عن جابر

تشریح: حضور ﷺ نے جب سنا کہ کوئی شخص اپنے اونٹ پر لعنت بھیج رہا ہے تو فرمایا اسے اب چھوڑ دو، ہمارے قافلہ میں ملعون چیز نہ ہونی چاہیے۔

۸۱۷۲ یہ اپنے اونٹ پر لعنت بھیجنے والا کون ہے؟ اس سے اترو اور ہمارے ساتھ کوئی ملعون چیز نہ رہنے دو، (لوگو!) اپنے آپ پر، اولاد اور اپنے مال پر لعنت نہ بھیجا کرو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی گھڑی میں اتفاق نہ کرو کہ جس میں اس سے کسی عطیہ کا سوال کیا جائے وہ تمہاری دعا قبول کر لیں۔ مسلم، ابوداؤد عن جابر

جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت

۸۱۷۳ اللہ کی قسم! ہمارے ساتھ وہ سواری نہیں رہ سکتی جس پر لعنت کی گئی ہو۔ مسلم عن ابی ہریرۃ

- ۸۱۷۴.. اللہ تعالیٰ کی لعنت اس کے غضب اور (جہنم کی) آگ کی لعنت نہ کیا کرو۔ ابو داؤد، ترمذی، حاکم عن سمرۃ
 ۸۱۷۵.. مجھے لعنتیں کرنے والا، بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن کروز بن اسامہ
 ۸۱۷۶.. مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا (بلکہ) مجھے (تو) رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ بخاری فی الادب، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۸۱۷۷.. میں تمہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ ہر وقت لعنت نہ کرنا۔ مسند احمد، بخاری فی التاريخ، طبرانی فی الکبیر جرموز بن اوس
 ۸۱۷۸.. مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ ترمذی عن ابن عمر
 ۸۱۷۹.. لعنت کرنے والے قیامت کے روز نہ تو (کسی کی) سفارش کرنے والے ہوں گے اور نہ (کسی کے حق میں) گواہ ہوں گے۔
 مسند احمد، ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
 ۸۱۸۰.. صدیق (اکبر) کے لیے مناسب نہیں کہ وہ زیادہ لعنت کرے۔ مسند احمد مسلم عن ابی ہریرۃ

الاکمال

- ۸۱۸۱.. میں تمہیں لعنت کرنے سے روکتا ہوں۔ ابن سعد عن جرموز الجہنی
 ۸۱۸۲.. مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عبد اللہ بن عامر وابن مسعود
 ۸۱۸۳.. مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے، جس نے کسی مؤمن مرد یا عورت پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔
 طبرانی فی الکبیر عن ثابت بن الضحاک الانصاری
 ۸۱۸۴.. مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے، جس نے کسی مؤمن کو کافر کیا تو وہ ان میں سے ایک کا مستحق ہوا۔ طبرانی فی الکبیر عن
 تشریح:..... یعنی لعنت یا کفر اس واسطے ہوش سے بولنا چاہیے۔
 ۸۱۸۵.. مؤمن کو زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہونا چاہیے۔ حاکم، بیہقی عن ابن عمر
 ۸۱۸۶.. فیصلہ کرنے والا (حاکم) لعنت کرنے والا نہیں ہوتا، اور نہ لعنت کرنے والے کو شفاعت کی اجازت ہوگی۔
 طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
 ۸۱۸۷.. اللہ تعالیٰ کی لعنت اللہ کے غضب اور آگ کی لعنت نہ کیا کرو۔ ابو داؤد الطیالسی، ابو داؤد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی عن سمرۃ
 ۸۱۸۸.. یہ دو باتیں جمع نہیں ہو سکتیں کہ لعنت کرنے والے صدیق ہوں۔ حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۸۱۸۹.. اے ابوبکر! لعنت کرنے والے اور صدیق! رب کی لعنت کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا۔ الحکیم، بیہقی عن عائشہ
 ۸۱۹۰.. جولا ہوں پر لعنت نہ کیا کرو، کیونکہ سب سے پہلے جس نے کپڑا بنا وہ تمہارے والد آدم علیہ السلام ہیں۔ الرافعی عن انس
 ۸۱۹۱.. جس نے اپنے والدین پر لعنت کی وہ ملعون ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۸۱۹۲.. اگر تم سے ہو سکے کہ کسی چیز پر لعنت نہ کرو تو ایسا ہی کرو، کیونکہ لعنت جب لعنت کرنے والے (کے منہ) سے نکلتی ہے اور ملعون اس کا مستحق ہو تو اسے پہنچ جاتی ہے اور اگر ملعون اس کا اہل نہ (بلکہ) لعنت کرنے والا اہل ہو اس پر آپڑتی ہے اور اگر وہ بھی اہل نہ ہو تو کسی یہودی، نصرانی یا مجوسی پر آپڑتی ہے اگر تم سے ہو سکے کہ کبھی بھی کسی چیز پر لعنت نہ کرو تو ایسا کرنا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ
 ۸۱۹۳.. بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے تو آسمانی دروازے اس کے سامنے بند کر دیے جاتے ہیں تو وہ زمین کی طرف اتر آتی ہے تو زمینی دروازے بھی اس کے سامنے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں مڑتی ہے جب اسے راستہ نہ ملے تو اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی اگر وہ (واقعی ملعون) ہو تو اس پر جا پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔
 ابو داؤد، طبرانی فی الکبیر بیہقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

- ۸۱۹۴ لعنت جب کسی شخص کی طرف بھیجی جاتی ہے اگر اسے اس کی طرف کوئی راستہ ملے یا وہ اس میں کوئی راستہ پالے تو درست درندہ کہتی ہے: اے میرے رب! مجھے فلاں شخص کی طرف بھیجا گیا اور میں نے اس کے پاس کوئی راستہ نہیں پایا، اور نہ اس میں کوئی راہ پائی، تو اس سے کہا جاتا ہے: تو جہاں سے آئی ہے وہاں لوٹ جا۔ مسند احمد عن ابن مسعود
- ۸۱۹۵ اس (اوٹنی) کو، ہم سے دور کرو کیونکہ تمہاری (لعنت) قبول کر لی گئی۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ تشریح: فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ جارہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے اپنی اوٹنی پر لعنت کی تو آپ نے فرمایا۔
- ۸۱۹۶ اس سے اپنا سامان اتار لو اور اسے چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہو چکی ہے۔ ابن حبان عن عمران بن حصین تشریح: ایک عورت نے اپنی اوٹنی پر لعنت کی تو رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔
- ۸۱۹۷ جس اوٹنی پر لعنت کی گئی ہے وہ ہمارے ساتھ نہ رہے۔ مسند احمد، ابن حبان، عن ابی ہریرۃ
- ۸۱۹۸ میرے ساتھ کوئی ملعون چیز نہیں رہ سکتی۔ مسند احمد عن عائشہ

حرف القاف..... گمان سے بات کرنا

- ۸۱۹۹ آدمی کی بری سواری لوگوں کا گمان ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن حذیفہ تشریح: یعنی لوگوں کا گمان ہے یہ بات ایسی ہے۔

حرف الکاف..... جھوٹ کی ممانعت

- ۸۲۰۰ ہر قسم کا جھوٹ گناہ ہے (بجز اس کے) جس سے کسی مسلمان کو نفع پہنچا جائے یا اس کے ذریعہ دین کا دفاع کیا جائے۔ الرویانی عن ثوبان
- ۸۲۰۱ جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے اور چنچل خوری عذاب قبر (کا باعث) ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان
- ۸۲۰۲ انسان جب کوئی معمولی جھوٹ بولتا ہے تو (رحمت کا) فرشتہ اس جھوٹ کی بددلوئی وجہ سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔
- ترمذی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر
- ۸۲۰۳ سب سے زیادہ خطا کار جھوٹی زبان ہے۔ ابن لال عن ابن مسعود، ابن عدی فی الکامل عن ابن عباس
- ۸۲۰۴ رنگریز اور سناں سب سے زیادہ جھوٹے ہوتے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
- ۸۲۰۵ میں تمہیں جھوٹی بات سے روکتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن معاویہ
- ۸۲۰۶ جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ ایمان سے دور ہے۔ مسند احمد، ابو الشیخ فی التوبیخ وابن لال فی مکارم الاخلاق عن ابی بکر
- ۸۲۰۷ انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر سنی بات کو بیان کر دے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۸۲۰۸ مرد کے لیے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۸۲۰۹ انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات آگے کو بیان کر دے اور انسان کے خیل ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ کہے کہ میں اپنا حق ذرا بھی نہیں چھوڑوں گا اسے وصول کر کے رہوں گا۔ حاکم عن ابی امامہ
- ۸۲۱۰ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کہو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو اور تم اس بات میں جھوٹ بول رہے ہو۔
- بخاری فی الادب، ابو داؤد، عن سفیان بن اسید، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن النواس
- ۸۲۱۱ مؤمن میں ہر عادت پیدا کی جاتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔ ابو یعلیٰ عن سعد
- ۸۲۱۲ جھوٹ نفاق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی امامہ

۸۲۱۳ جھوٹ (جیسا کہا ہو) جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے، یہاں تک کہ معمولی جھوٹ بھی لکھا جاتا ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت عمیس

۸۲۱۴ جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مذاق میں جھوٹ بولنا بھی گناہ ہے

۸۲۱۵ اس شخص کے لیے خرابی ہی خرابی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں بیان کرے۔

مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد، حاکم عن معاویہ بن حیدرۃ

الاکمال

۸۲۱۶ بندہ معمولی سا جھوٹ بولتا ہے تو (رحمت کا) فرشتہ اس جھوٹ کی بدبو سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

الخروانی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۲۱۷ (جھوٹے شخص یا) جھوٹ کی سنجیدگی اور مذاق اچھی نہیں، اور نہ ایسا ہوتا ہے کہ (جھوٹا) آدمی اپنے بیٹے سے وعدہ کرتا ہے اور پھر اسے پورا نہیں کرتا، اور سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے اور جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے، سچے شخص کے بارے کہا جاتا ہے، اس نے سچ کہا اور نیکی کی ہے اور جھوٹے آدمی کے بارے کہا جاتا ہے، اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا، اور آدمی سچ بولتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (انتہائی سچ بولنے والا) لکھا جاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پر لے درجہ کا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ حاکم، بیہقی عن ابن مسعود

۸۲۱۸ خبردار! جھوٹ چہرہ سیاہ کر دیتا ہے اور چغل خوری عذاب قبر (کا باعث) ہے۔ ابو یعلیٰ، طبرانی فی الکبیر عن ابی ہریرۃ

۸۲۱۹ جھوٹ سے بچا کرو، کیونکہ جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے، اور آدمی جھوٹ بولتا (رہتا) ہے اور جھوٹ کے مواقع تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے اور تم لوگ سچ کی عادت اپناؤ! کیونکہ سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے۔

اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے آدمی سچ بولتا (رہتا) ہے اور سچ کے مواقع تلاش کرتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ ابو داؤد عن ابن مسعود

۸۲۲۰ جھوٹ رزق (کے اسباب) کو کم کر دیتا ہے۔ الخروانی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۲۱ جھوٹ اور بھوک کو (کبھی) جمع نہ کرنا۔ مسند احمد، ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر، بیہقی عن اسماء بنت یزید

فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس کھانا آیا تو آپ نے ہم سے کہا تو ہم نے عرض کیا ہمیں اشتہا نہیں تو آپ نے فرمایا، معلوم ہوا تعلیم نبوی یہی ہے کہ بھوک لگی ہو تو صاف بتا دیں کہ بھوک ہے۔

۸۲۲۲ جھوٹ ایمان کے برخلاف ہے۔ ابن عدی فی الکامل، بیہقی عن ابی بکر، قال البیہقی استاده ضعیف والصحیح موقوف

۸۲۲۳ اس کے خائن ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی بات کرو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھتا ہو، جبکہ تم اس میں جھوٹے ہو۔

طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن سفیان بن اسید الحضرمی

۸۲۲۴ آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔

ابو داؤد حاکم، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، العسکری فی الامثال عن ابن عمر

۸۲۲۵ کیا عجیب بات ہے کہ تم لوگ جھوٹ میں ایسے پڑ رہے ہو جیسے پروانے آگ میں پڑتے ہیں؟ ابن لال عن اسماء بنت یزید

۸۲۲۶ جھوٹا شخص ملعون ہے ملعون - الدیلمی عن یحییٰ بن حکیم عن ابیہ عن حدہ

۸۲۲۷ عائشہ! احتیاط سے کام لو! کیا تمہیں معلوم نہیں یہ انگلیوں کے پوروں کا جھوٹ ہے۔ (النعیم عن عائشہ) فرماتی ہیں نبی علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تو میں اپنے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر کے سر سے جو نیس تلاش کر رہی تھی اور میں ایسے ہی انگلیاں پھیر رہی تھی آپ نے یہ فرمایا۔

جھوٹ کی تلقین کرنا بھی گناہ ہے

۸۲۲۸ لوگوں کو تلقین نہ کرو ورنہ وہ جھوٹ بولنے لگ جائیں گے، کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کو اس کا علم نہ تھا کہ بھیڑیا انسان کھا جاتا ہے (لیکن) جب انہوں نے انہیں تلقین کی کہ مجھے خوف ہے کہ اسے بھیڑیا کھا جائے گا تو انہوں نے کہا یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔

الدیلمی عن ابن عم

تشریح: اس ضمن میں وہ فرضی مسائل جن کا کسی نے سوچا بھی نہیں انہیں بطور اعتراض لوگوں سے بیان کرنا شامل ہیں۔

۸۲۲۹ آدمی اس وقت تک پورا ایمان دار نہیں بنتا یہاں تک کہ کسی مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دے، اور اگر چہچا ہو پھر بھی جھوٹے کو ترک کر دے۔

مسند احمد طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۳۰ اے لوگو! جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ ایمان کے برخلاف ہے۔ مسند احمد عن ابی بکر

۸۲۳۱ جھوٹا شخص اپنے تئیں ذلیل ہونے کی وجہ سے ہی جھوٹ بولتا ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۳۲ جس نے کسی باطل چیز سے (اپنے آپ کو) سجا یا تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہنے والا ہے۔ العسکری فی الامثال عن حابر

نبی کریم ﷺ کے نام جھوٹ

تنبیہ: محدثین کے ہاں مسلمہ اصول ہے کہ جس شخص نے ایک بار بھی حدیث نبوی میں جھوٹ بولا تو ساری زندگی اس کی کوئی روایت قبول نہیں کی جائے گی چاہے وہ بعد میں کتنا ہی سچا بن جائے، آپ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میرے متعلق جھوٹ بولے تو وہ جہنمی ہے معلوم ہوا ایہ شخص کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوگا، لوگ بلا تحقیق کہتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا حدیث میں ہے جبکہ وہ فرمان رسول نہیں ہوتا اس واسطے بہرہ احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

۸۲۳۳ میرے متعلق جھوٹ کسی عالم آدمی پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں سو جس نے میرے متعلق جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔ بیہقی عن المغیرۃ، ابو یعلیٰ عن سعید ابن زید

۸۲۳۴ جس نے میرے ذمہ کوئی ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہیے۔

مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۳۵ میرے متعلق جھوٹ مت بولنا کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی عن علی

۸۲۳۶ میرے متعلق جھوٹ نہ بولنا اس لیے مجھ پر جھوٹ جہنم میں لے جائے گا۔ ابن ماجہ عن علی

۸۲۳۷ جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے اس کے لیے جہنم میں ایک گھر بن رہا ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر

۸۲۳۸ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔

مسند احمد، بیہقی فی شعبۃ الایمان، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن انس، مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن

الزبیر، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ترمذی عن علی، مسند احمد، ابن ماجہ عن جابر وعن ابی سعید، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود، ابو داؤد، مسند احمد، حاکم عن خالد بن عرفطہ وعن زید بن ارقم، مسند احمد عن سلمہ بن الاکوع وعن عقبہ بن عامر وعن معاویہ بن ابی سفیان، طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید وعن سلمان بن خالد الخزاعی وعن صہیب وعن طارق بن اشیم وعن طلحہ بن عبید وعن ابن عباس وعن ابن عمرو وعن ابن عمرو بن عتبہ بن غزوہ وعن العرس بن عمیرہ وعن عمار بن یاسر وعن عمران بن حصین وعن عمرو بن حارث وعن عمرو بن عتبہ وعن عمرو بن مرة الجهنی وعن المغیرہ بن شعبہ وعن یعلیٰ بن مرة وعن ابی عبیدہ ابن الجراح وعن ابی موسیٰ الاشعری، طبرانی فی الاوسط عن البراء وعن معاذ بن جبل وعن نبیط بن شریط وعن ابی میمون، دارقطنی فی الافراد عن ابی رمثہ وعن ابن الزبیر وعن ابی رافع وعن ام ایمن، خطیب عن سلمان الفارسی وعن ابی امامہ، ابن عساکر عن رافع بن خدیج وعن یزید بن اس وعن عائشہ، ابن صاعد فی طرقہ عن ابی بکر الصدیق وعن عمر بن الخطاب وعن سعد بن ابی وقاص وعن حذیفہ بن اسید وعن حذیفہ بن الیمان وعن ابن مسعود، ابن الفرات فی جزئہ عن عثمان بن عفان، الزرار عن سعید بن زید، ابن عدی فی الکامل عن اسامہ بن زید وعن بربید وعن سفینہ وعن ابی قتادہ، ابو نعیم فی المعرفة عن جذع بن عمرو وعن سعد بن المدحاس وعن عبد اللہ بن زغب، ابن قانع عبد اللہ بن ابی اوفی، حاکم فی المدخل عن عفان بن حبیب، عقیلی فی الضعفاء عن غزوہ وعن ابی کبشہ، ابن الجوزی فی مقدمۃ الموضوعات عن ابی ذر وعن ابی موسیٰ العافقی

۸۲۳۹ جس نے میرے بارے جھوٹ بولا وہ جہنمی ہے۔ مسند احمد عن عمر

جھوٹ پر چشم پوشی سے روکنا

- ۸۲۴۰ ہرگز جھوٹ اور بھوک کو جمع نہ کرنا۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن اسماء بنت یزید
- ۸۲۴۱ تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے کہ میں نے پورا رمضان روزے اور قیام میں گزارا۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن ابی بکرۃ تشریح: کیونکہ انسان سے لغزش کا صدور لازمی امر ہے اور کمی کی صورت میں جھوٹ بن جائے گا۔
- ۸۲۴۲ تم اگر اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارے ذمہ ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ

الاکمال

- ۸۲۴۳ تم اگر اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارے ذمہ ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔ (مسند احمد، ابو داؤد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی، سعید بن منصور عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ) فرماتے ہیں: ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا: آؤ تمہیں کوئی چیز دوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا دینے کا ارادہ ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: میں اسے کھجور دیتی فرماتے ہیں آپ نے پھر یہ ارشاد فرمایا۔

خرافہ کی بات

- ۸۲۴۴ تمہیں معلوم ہے خرافہ کون تھا؟ خرافہ بنی عذرا کا ایک شخص تھا جسے جاہلیت میں جن اٹھا کر لے گئے تھے چنانچہ یہ کافی عرصہ ان میں رہا، پھر جنوں نے اسے انسانوں کی طرف واپس کر دیا، اس کے بعد وہ جنوں کی وہ عجیب باتیں جو اس نے ان میں دیکھی تھیں لوگوں سے بیان کرتا، اس کے بعد سے لوگ کہنے لگے: خرافہ کی بات یہ ہے۔ مسند احمد، ترمذی فی الشمائل عن عائشہ
- ۸۲۴۵ اللہ تعالیٰ خرافہ پر رحم کرے وہ نیک آدمی تھا۔ المفضل الضبی فی الامثال عن عائشہ

وہ جھوٹ جس کی رخصت و اجازت ہے

۸۲۴۶..... لوگوں میں صلح کراؤ چاہیے جھوٹ کے ذریعہ ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی کامل
 ۸۲۴۷..... میں اسے جھوٹا شمار نہیں کرتا، جو لوگوں میں اصلاح کی غرض سے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو جنگ میں جھوٹ بولتا ہے اور وہ مرد جو اپنی بیوی سے یا بیوی اپنے خاوند سے (جھوٹ) بولے۔ ابو داؤد عن ام کلثوم بنت عقبہ
 ۸۲۴۸..... تین مقامات پر جھوٹ بولنا جائز ہے: مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے، لڑائی میں اور وہ جھوٹ جو لوگوں میں صلح کے لیے بولا جائے۔
 ترمذی عن اسماء بنت یزید

۸۲۴۹..... بنائی بات میں جھوٹ کی گنجائش ہے۔ ابن عدی فی الکامل، بیہقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین
 تشریح:..... اسے تو یہ کہتے ہیں مثلاً آپ علیہ السلام جب مدینہ سے نکلے تو منافق پوچھتے لشکر کس جانب جائے گا، تو آپ مشرق کی طرف نکلنے کے بجائے مغرب کی طرف نکلے اور یہی بتاتے کہ لشکر مغرب کی طرف جائے گا پھر آپ مغرب سے مشرق کی جانب مڑ جاتے۔
 ۸۲۵۰..... تین باتوں کے علاوہ ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے، وہ شخص جو جنگ میں جھوٹ بولے، کیونکہ لڑائی تو دھوکہ ہے، مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور دوا دیوں میں صلح کے لیے کوئی شخص جھوٹ بولے۔

طبرانی فی الکبیر وابن السنی فی عمل الیوم والليلة عن النواصر
 ۸۲۵۱..... جو دوا دیوں میں اصلاح کی غرض سے چغلی کھائے وہ جھوٹا نہیں۔ ابو داؤد عن ام کلثوم بنت عقبہ
 ۸۲۵۲..... جو شخص لوگوں میں صلح کرائے اور اچھی بات کہے اور اچھی بات کی چغلی کھائے تو وہ جھوٹا نہیں ہے۔
 مسند احمد، بیہقی، ابو داؤد، ترمذی عن ام کلثوم بنت عقبہ، طبرانی فی الکبیر عن شداد بن اوسر

الاکمال

۸۲۵۳..... تو یہ میں اتنی گنجائش ہے جو عقلمند شخص کو جھوٹ سے بچالیتی ہے۔ الدیلمی عن علی
 ۸۲۵۴..... تو یہ (پچیدہ بات) میں جھوٹ (سے بچنے) کی گنجائش ہے۔ ابن السنی فی عمل الیوم والليلة عن عمران بن حصین
 ۸۲۵۵..... سوائے تین مواقع کے ہر قسم کا جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے ایک وہ شخص جو دوا دیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے، اور دوسرا وہ شخص جو اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، تیسرا وہ شخص جو جنگ میں جھوٹ بولے۔ جنگ میں جھوٹ بولنے کی اس لیے ضرورت ہے کہ جنگ تو دھوکا بازی ہے۔ ابن النجار عن النواصر بن سمران
 ۸۲۵۶..... ہر جھوٹ گناہ ہے صرف وہ جس سے کسی مسلمان کو نفع پہنچے یا (اس کے) دین کا دفاع کیا جائے۔

الروای عن ثوبان هكذا فی الفتح الکبیر
 ۸۲۵۷..... ہر قسم کا جھوٹ انسانوں کے ذمہ ہے جو جائز نہیں صرف تین باتوں میں، وہ شخص جو اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، دوسرا وہ شخص جو دوا دیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے، تیسرا وہ شخص جو لڑائی کی دھوکا بازی میں جھوٹ بولے۔

الخراطی فی مکارم الاخلاق عن اسماء بنت یزید
 ۸۲۵۸..... ہر جھوٹ آدمی کے نامہ اعمال میں لازماً لکھا جاتا ہے، ہاں وہ جھوٹ جو دوا دیوں میں صلح کی غرض سے بولے اور آدمی اپنی بیوی سے (جھوٹ موٹ) کا وعدہ کرے، اور وہ شخص جو لڑائی میں جھوٹ بولے، لڑائی تو دھوکا ہے۔ ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۸۲۵۹..... جس نے دوا دیوں میں صلح کی غرض سے چغلی کھائی اس نے جھوٹ نہیں بولا۔ ابو داؤد عن حمید بن عبدالرحمن عن امامہ

جھوٹ کی جائز صورتیں

- ۸۲۶۰ جھوٹ صرف تین مواقع میں جائز ہے، وہ شخص جو اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے چغلی کھائے، اور جنگ تو دھوکا بازی ہے۔ ابو عوانہ عن ابی ایوب
- ۸۲۶۱ تین باتوں میں سے کسی ایک کے علاوہ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں وہ شخص جو اپنی بیوی کی عادات درست کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو دو مسلمانوں میں صلح کی غرض بولے، اور وہ شخص جو لڑائی میں جھوٹ بولے، کیونکہ لڑائی تو دھوکہ ہے۔ ابن جریر عن ابی الطفیل
- ۸۲۶۲ جھوٹ تین باتوں میں سے ایک میں جائز ہے وہ شخص جو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے، اور جنگ میں اور وہ شخص جو اپنی بیوی سے (جھوٹ) بولے۔ ابن جریر عن ام کلثوم بنت عقبة
- ۸۲۶۳ اے ابوکال! لوگوں میں صلح کراؤ چاہے ایسے ہو یعنی جھوٹ کے ذریعہ۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی کاهل
- ۸۲۶۴ کیا بات ہے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم جھوٹ میں ایسے پڑ رہے ہو جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں خبردار! ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے ہاں وہ جھوٹ جو آدمی جنگ میں بولے کیونکہ جنگ تو چال بازی ہے یا دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے یا اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے۔ ابن جریر والنخعی فی مسامی الاخلاق، بیہقی فی شعب الایمان عن النواس
- ۸۲۶۵ لوگو! تمہیں کیا ہوا کہ جھوٹ میں ایسے پڑتے ہو جیسے پروانے آگ میں گھستے ہیں؟ سوائے تین جھوٹوں کے ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے، مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، وہ شخص جو جنگ کے دھوکہ میں جھوٹ بولے، وہ شخص جو دو مسلمانوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے۔ مسند احمد وابن جریر، طبرانی فی الکبیر، الحلیہ بیہقی فی الشعب عن اسماء بنت یزید

وہ کفریہ باتیں جن سے آدمی کافر بن جاتا ہے

- ۸۲۶۶ آدمی جب اپنے بھائی کو کہے کہ اے کافر! تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین
- ۸۲۶۷ جو شخص کسی مسلمان کو (بلا وجہ) کافر کہے اگر وہ (واقعی) کافر ہو تو (پھر تو ٹھیک) ورنہ کہنے والا اپنی کافر ہوا۔ ابو داؤد عن ابن عمر
- ۸۲۶۸ جس نے کہا کہ میں اسلام سے بری ہوں تو اگر وہ جھوٹا ہے تو پھر ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہے تو (فتنہ سے) صحیح سالم اسلام کی طرف نہیں لوٹے گا۔ ابن ماجہ، حاکم عن بریدہ
- ۸۲۶۹ آدمی جب اپنے بھائی کو کہتا ہے: او کافر! تو وہ ان میں سے کسی ایک بات کا مستحق ٹھہرا۔ بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، بخاری عن ابن عمر
- تشریح: یا تو جیسا اس نے کہا ورنہ خود کافر ٹھہرا۔
- ۸۲۷۰ لا الہ الا اللہ (کہنے) والوں سے اپنی زبانوں کو روکو کسی گناہ کی وجہ سے ان کی تکفیر نہ کرو، جس نے لا الہ الا اللہ (کہنے) والوں کی تکفیر کی تو وہ کفر کے زیادہ قریب ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر
- ۸۲۷۱ آدمی جب اپنے بھائی کی تکفیر کرتا ہے تو وہ دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہو جاتا ہے۔ مسلم عن ابن عمر
- ۸۲۷۲ جو بھی اپنے بھائی سے کہے: او کافر! تو وہ دو میں سے ایک بات کا مستحق ہو گیا، یا تو جیسا اس نے کہا ورنہ وہ کفر اس کی طرف لوٹ آئے گا۔ مسلم، ترمذی عن ابن عمر
- ۸۲۷۳ جس نے بھی کسی کی تکفیر کی تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہوا۔ ابن حبان عن ابی سعید

۸۲۷۴ اللہ تعالیٰ نے اس جزیرہ (العرب) والوں کو شرک سے پاک کر دیا ہے اگر انہیں (علم) نجوم گمراہ نہ کر دیں۔

ابن خزیمہ، طبرانی فی الکبیر عن العباس

تشریح: ... یعنی نجومیوں، عالموں کے ذریعہ دوبارہ شرک میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے۔

۸۲۷۵ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے آج کی رات کیا کیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ میرا انکار کرتے ہیں، ان میں سے جو یہ کہتا ہے: ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی تو یہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں (کی تاثیر) کا انکار کرنے والا ہے اور جو یہ کہتا ہے: کہ ہم پر اس طرح کی حرکت سے بارش ہوتی ہے تو یہ میرا انکار کرنے والا اور

ستاروں (کی تاثیر) پر ایمان رکھنے والا ہے۔ مسند احمد، بیہقی، ابو داؤد، نسائی عن زید بن خالد

تشریح: ... سہر ج، چاند اور ستارے اللہ تعالیٰ کی توحید و وحدانیت کی نشانیاں ہیں نہ کہ کائنات میں تاثیر کرنے والے، علامات کو مؤثر سمجھنا عقلمندی نہیں بے وقوفی ہے ریل گاڑی آنے پر سرخ جھنڈی کا حرکت کرنا ریل کے آنے کی علامت ہے اب کوئی شخص کہے کہ میں سرخ جھنڈی ہلاتا ہوں تو ریل گاڑی کیوں نہیں آتی یہ اس کی بے وقوفی ہے۔ ملفوظات تہانوی

۸۲۷۶ اگر اللہ تعالیٰ دس سال تک اپنے بندوں سے بارش روک لے پھر اسے برسائے، تو پھر بھی لوگوں کی ایک جماعت (اس عرصہ دراز) کا

انکار کر دے گی اور کہنے لگے گی: ہمیں چھوٹے ستارے کی حرکت سے (بارش کا) پانی پلایا گیا۔ مسند احمد، نسائی ابن حبان، عن ابی سعید

۸۲۷۷ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے (جب بھی) برکت (کی بارش) نازل کی تو لوگ اس کے منکر ہو گئے جبکہ اللہ تعالیٰ ہی بارش نازل کرتا ہے

اور کہنے لگے: فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۷۸ جو بات تمہارے رب نے فرمائی تم نے اس پر غور کیا؟ فرمایا: میں نے جب بھی اپنے بندوں پر کوئی نعمت کی تو وہ اس کے منکر ہو گئے کہنے

لگے ستاروں (سے ایسا ہوا) ستاروں (کا) کیا (اختیار) ہے۔ مسند احمد، مسلم، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، نسائی عن زید بن خالد الجہنی

۸۲۷۹ آدمی جب اپنے (مسلمان) بھائی کو کہے: او کافر! تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہو گیا، اگر وہ جسے کافر کہا گیا وہ واقعی کافر ہے ورنہ

وہ (کفر) اس (کہنے والے) کی طرف لوٹ آئے گا۔ ابو داؤد الطیالسی عن ابن عمر

۸۲۸۰ جس آدمی نے دوسرے آدمی کے خلاف کفر کی گواہی دی تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہو گیا، اگر وہ واقعی کافر ہے جیسا کہ اس نے

کہا، اور اگر وہ کافر نہیں تو یہ (کہنے والا) اسے کافر کہنے کی وجہ سے کافر ہو گیا۔ الخرائط فی مکارم الاخلاق والدلیلی وابن النجار عن ابی سعید

۸۲۸۱ دو مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ کا پردہ ہوتا ہے، ان میں سے جب کوئی ایک اپنے ساتھی کو بے ہودہ بات کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ

کے (قائم کردہ) پردہ کو ہٹاتا ہے، اور جب کہتا ہے: اے کافر! تو ان دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہو گیا۔

الحکیم طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۸۲۸۲ جس نے اپنے بھائی کی تکفیر کی تو وہ دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہو گیا۔ الخطیب عن ابن عمر

۸۲۸۳ اللہ تعالیٰ کسی قوم پر رات کے وقت (بارش کی) نعمت کرتا ہے تو صبح کے وقت کے وقت وہ اس کے منکر ہو جاتے ہیں، کہتے ہیں، ہم پر

فلاں فلاں (ستارے کی) حرکت سے بارش ہوئی۔ ابن جریر، بیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۸۴ لوگوں میں کچھ شکر گزار ہیں اور کچھ کافر ہیں (شکر گزار) کہتے ہیں یہ (بارش) رحمت ہے اور بعض (کافر) کہتے ہیں (فلاں ستارے

کی) حرکت درست ثابت ہوئی۔

(مسند احمد عن ابن عباس) فرماتے ہیں نبی ﷺ کے زمانہ میں بارش تو آپ نے فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۸۲۸۵ اللہ تعالیٰ نے جب بھی آسمان سے برکت (کی بارش) نازل کی تو لوگوں کا ایک گروہ اس کا منکر ہو گیا (جبکہ) بارش اللہ تعالیٰ نازل

کرتا ہے وہ کہتے ہیں (ہم پر) ستاروں کی حرکت سے ایسا ہوا۔ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۸۶ تمہیں معلوم ہے کہ آج کی رات تمہارے پروردگار نے کیا کیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رات کی بارش کے بعد صبح کے وقت میرے کچھ

بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور بہت سے منکر ہو جاتے ہیں تو جو ایسا کہے کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ہوئی تو یہ میرا انکار کرنے والے ہیں اور ستاروں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن زید بن خالد الجہنی ۸۲۸۷
لوگ خشک سالی میں مبتلا ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی عطا میں سے ان پر رزق (پیدا کرنے کا سامان یعنی بارش) نازل کرتے ہیں تو صبح ہوتے ہی وہ شرک کرنے لگ جاتے ہیں کہتے ہیں: ہم پر فلاں فلاں ستارے کی حرکت ہے بارش ہوئی۔ مسند احمد عن معاویہ ۸۲۸۸
لوگ قحط میں مبتلا ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس اپنا رزق بھیجتا ہے تو وہ شرک کرنے لگ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں: ہم پر فلاں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ہوئی۔ ابن جریر، طبرانی فی الکبیر عن معاویہ اللیثی ۸۲۸۹
امت اس وقت تک اپنے دین کو مضبوط رکھے گی جب تک (علم) نجوم انہیں گمراہ نہ کر دیں۔

الشیرازی فی الالقباب عن العباس بن عبدالمطلب

کفر پر مجبور کیا جانا..... از اکمال

۸۲۹۰ نبی ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے وقت فرمایا:
کفار تمہیں گرفتار کر لیں گے اور پانی میں تمہیں ڈبوئیں گے (اور اگر) تم نے فلاں فلاں (کفریہ) بات کہہ دی، تو تجھے چھوڑ دیں گے۔ اگر دوبارہ وہ ایسا کریں تو ایسا کہہ دو۔ ابن سعد عن ابن عون، عن محمد
انسان اگر کافروں کے نرغہ میں آجائے اور جان جانے کا اندیشہ ہے تو یہ حالت اضطرابی ہے اس وقت زبان سے کلمہ کفریہ کہنا جائز ہے دل میں ایمان پختہ ہو گا تا کہ کفار بھڑک جان پر نہ کھیل جائیں۔

حرف المسمیہ..... فضول باتیں

۸۲۹۱ آدمی کے مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۸۲۹۲ تمہیں کیا معلوم؟ ہو سکتا ہے کہ اس نے کوئی فضول بات کی ہو یا ایسی چیز میں بکل سے کام لیا جو بکل سے کم نہیں ہوتی (جیسے علم وغیرہ)۔
ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۸۲۹۳ قیامت کے روز وہ لوگ سب سے زیادہ گنہگار ہوں گے جو زیادہ لایعنی باتیں کرنے والے ہوں گے۔
ابونصر فی الابانۃ عن عبد اللہ بن ابی اوفی

۸۲۹۴ آدمی کے مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ
۸۲۹۵ یہ اللہ تعالیٰ (کی رضا) پر قسم کھانے والی کون ہے؟ اے ام کعب! تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے کعب نے کوئی غیر ضروری بات کہہ دی ہو یا وہ چیز روکی ہو جس کے روکنے سے وہ مالدار نہیں بن سکتے تھے۔ الخطیب عن کعب بن عجرۃ
حضرت کعب بیمار ہوئے تو حضور ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے ان کی والدہ کہنے لگیں: اے کعب! تجھے جنت مبارک ہو اس پر آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

تشریح:..... یہ طریقہ تعلم و تربیت ہے۔
۸۲۹۶ ایک شخص شہید ہوئے تو ایک عورت رو رو کر کہنے لگی: ہائے شہید! آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا معلوم کہ وہ واقعی شہید ہے؟ ہو سکتا

ہے اس نے کوئی غیر ضروری بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخل سے کام لیا جو نقصان کا باعث نہیں تھی۔

بیہقی فی شعب الایمان والخطیب فی کتاب البخلاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

لڑائی جھگڑے کی ممانعت

۸۲۹۷۔ اپنے بھائی سے نہ جھگڑنا اس سے مزاح کر اور نہ کوئی ایسا وعدہ کر جس کو تو پورا نہ کر سکے۔ ترمذی عن ابن عباس

۸۲۹۸۔ ہدایت ملنے کے بعد جو کوئی قوم گمراہ ہوئی تو وہ جھگڑے کی وجہ سے ہوئی۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن ابی امامہ

۸۲۹۹۔ جو شخص لڑائی جھگڑا چھوڑ دے میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں، اگر چہ وہ حق پر ہو، اور جو جھوٹ چھوڑ دے اس کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں اگر چہ وہ بطور مزاح کے ہو، اور جو خوش اخلاقی اپنائے اس کے لیے جنت کی اونچائی میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ ابو داؤد الصیاء عن ابی امامہ

۸۳۰۰۔ باطل پر ہو کر جس نے جھوٹ چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں ایک محل بنائیں گے اور جس نے باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دیا اللہ تعالیٰ جنت کے درمیان میں اس کے لیے محل بنائیں گے اور جس نے اپنے اخلاق اچھے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے اوپر والے درجہ میں محل بنائیں گے۔ ترمذی، ابن ماجہ عن انس

۸۳۰۱۔ ایک شخص سے کوئی جھگڑ رہا تھا آپ علیہ السلام پاس کھڑے دیکھ رہے تھے پہلے جتنی دیر وہ شخص خاموش رہا آپ کھڑے رہے لیکن جب یہ بھی بول پڑا تو آپ تشریف لے گئے آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا، جو اس بات کی تکذیب کر رہا تھا جو وہ شخص تمہارے خلاف کہہ رہا تھا۔ لیکن جب تم نے بدل لیا (اور گفتگو کی) تو درمیان میں شیطان پڑ گیا، تو جب شیطان درمیان میں آ گیا تو میرا (وہاں) بیٹھنا مناسب نہیں تھا۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۰۲۔ تم دونوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جو اس سے تمہارا دفاع کر رہا تھا، اس سے کہہ دیا، علیک السلام تو فرشتہ نے کہا: نہیں تو اس کا زیادہ حقدار ہے۔ مسند احمد عن النعمان بن مقرن

الاکمال

۸۳۰۳۔ سب سے زیادہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہے جو سخت جھگڑا لو ہو۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن الزبیر

۸۳۰۴۔ تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہارا دفاع کر رہا تھا، (لیکن) جب تم نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو درمیان میں شیطان پڑ گیا، اور شیطان کے ساتھ میں بیٹھ نہیں سکتا، اے ابوبکر! تین باتیں برحق ہیں: جس بندہ پر کوئی سنا بھی ظلم ہوا پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر چشم پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے اسے غالب کرے گا، اور جو شخص صلہ رحمی (رشتہ داری کو قائم رکھنے) کے لیے کوئی عطیہ دے تو اللہ تعالیٰ اس (کے مال) میں اضافہ فرمادیں گے، اور جس شخص نے (مال) بڑھانے کی غرض سے سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اسے کم کر دیں گے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۰۵۔ تمہارے ساتھ تمہاری طرف سے دفاع کرنے والا کوئی موجود تھا، (لیکن) جب تم نے جواب دیا تو شیطان آ بیٹھا، اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا، اے ابوبکر! جس شخص پر کوئی معمولی ظلم ہوا اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے اسے غالب کریں گے۔ بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۰۶۔ اے ابوبکر! ہاں (جواب دو) البتہ (وہ بات) مت کہو جو اس نے کہی ہے یوں کہو اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کرے۔

۸۳۰۷۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم والبیہقی والباوردی عن ربیعۃ بن کعب الاسلمی جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دے، اور جو مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور جس کے اخلاق اچھے ہوں میں ان کے

۸۳۰۸۔ لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان اور اوپر والے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دے میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان میں اور اوپر والے حصہ میں اک

گھر کا ذمہ دار ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ ۸۳۰۹۔ جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دے اور اگرچہ مزاج کر رہا ہو جھوٹ چھوڑ دے اور اپنے اخلاق اچھے رکھے تو میں اس کے

۸۳۱۰۔ لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان میں اور اوپر والے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا اور اگرچہ مذاق کر رہا تھا جھوٹ چھوڑ دیا اور اپنا کردار درست رکھا میں اس کے لیے

۸۳۱۱۔ جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان میں اور اوپر والے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر لڑائی جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ ان دونوں میں خیر بہت کم ہے اگر دو فریقوں میں سے ایک جھوٹا (بھی) ہوا (تو بھی) دونوں فریق گنہگار

ہوں گے۔ الدیلمی عن معاذ

حق پر ہوتے ہوئے جھگڑے چھوڑنے کی فضیلت

۸۳۱۲۔ اے امت محمد! (ﷺ) سنبھل کر تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے اسی وجہ سے ہلاک ہوئے، جھگڑے کو ترک کر دو کیونکہ اس میں بھلائی بہت کم ہے، لڑائی ترک کر دو کیونکہ ایماندار لڑتا نہیں، لڑائی چھوڑ دو کیونکہ جھگڑا لو شخص کے خسارے کا سامان پورا ہو چکا لڑائی چھوڑ دو، تمہارے لیے اتنا گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑے کرتے رہو لڑائی چھوڑ دو کیونکہ میں قیامت کے روز جھگڑا لو کے لیے سفارش نہیں کروں گا۔ لڑائی چھوڑ دو کیونکہ میں اس شخص کے لیے جو باوجود سچے ہونے کے لڑائی چھوڑ دے، جنت کے نچلے حصہ میں تین گھروں کا ذمہ دار ہوں، لڑائی جھگڑا ترک کر دو کیونکہ میرے رب نے بت پرستی کے بعد جس چیز سے سب سے پہلے روکا وہ جھگڑا ہے۔

کیونکہ بنی اسرائیل اکہتر (۷۱) فرقوں میں بٹ گئے، اور نصاریٰ ہنتر (۷۳) فرقوں میں سب کے سب گمراہ ہوئے صرف سواد اعظم ہدایت پر ہے، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! سواد اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑا نہ کرے۔

اور جو کسی توحید والے کی کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرے تو اس کی بخشش کر دی جائے گی، اسلام کی ابتداء اجنبیت میں ہوئی اور عنقریب وہ پھر اجنبی ہو جائے گا، تو خوشخبری ہے اجنبیوں کے لیے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غریبوں کو لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں اور توحید والوں میں سے کسی کی کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء و ابی امامۃ و اثلہ بن الاسقع و انس تشریح: یعنی دین میں بگاڑ کی اصلاح کرنے والے ایسے اوپرے اور اجنبی لگیں کہ لوگ ان کی بات کو غور و اندیشہ سمجھیں گے۔

۸۳۱۳۔ میرے رب نے بت پرستی کے بعد مجھے سب سے پہلے جس بات کی وصیت کی اور جس بات سے مجھے روکا وہ شراب نوشی اور لوگوں سے جھگڑنا ہے۔ ابن ابی شیبہ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمہ

۸۳۱۴۔ میرے رب نے بت پرستی کے بعد مجھے سب سے پہلے جس بات سے روکا وہ شراب نوشی اور لوگوں سے جھگڑنا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء عن معاذ بن جبل، بیہقی فی شعب الایمان ابن ابی شیبہ عن ام سلمہ

۸۳۱۵۔ سب سے پہلے مجھے میرے رب نے بت پرستی، شراب نوشی اور لوگوں سے جھگڑنے سے روکا۔ ابن حبان عن عروۃ بن رویم مرسلا و سننہ صحیح ۸۳۱۶۔ آدمی جب تک لڑائی جھگڑے کو نہ چھوڑے اگرچہ وہ حق رہو اور انسی مزاج میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑے جبکہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر وہ چاہے

اس پر غالب آسکتا ہے، اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ ابن حبان فی روضۃ العقلاء عن عمر ۸۳۱۷۔ انسان اس وقت تک صریح ایمان تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ مزاج اور جھوٹ کو چھوڑ دے اور جھگڑے کو باوجود حق پر ہونے کے

ترک کر دے۔ ابو یعلیٰ عن عمر
 ۸۳۱۸۔ بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو مکمل نہیں کرتا جب تک کہ باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک نہ کر دے اور جھوٹ کے خوف سے بہت سی باتیں نہ کرے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۸۳۱۹۔ اے امت محمد (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے، کیا تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک نہیں ہوئے؟ جھگڑے کو ترک کر دو کیونکہ اس کا نفع بہت کم ہے، وہ دوستوں کے درمیان عداوت بھڑکاتا ہے، جھگڑے کو ترک کر دو اس کے فتنہ سے امن میں رہو گے، کیونکہ جھگڑے سے شک پیدا ہوتا ہے، اور عمل باطل ہو جاتا ہے، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ مؤمن جھگڑتا نہیں، لڑائی کو چھوڑ دو، کیونکہ جھگڑالو کے نقصان کا سامان مکمل ہو چکا لڑائی چھوڑ دو، تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑتے رہو۔
 جھگڑے سے کنارہ کش نہ ہو کیونکہ جھگڑالو کی قیامت کے روز سفارش نہیں کروں گا، جھگڑے سے دور رہو کیونکہ جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے سے دور رہے جس جنت میں اس کے لیے تین گھروں کا ذمہ دار ہوں، ایک نچلے حصہ میں ایک درمیان میں اور ایک بالائی حصہ میں، جھگڑے سے دامن چھڑالو کیونکہ مجھے میرے رب نے بت پرستی اور شراب نوشی کے بعد حسن چیز سے روکا وہ جھگڑا ہے، جھگڑے کو خیر باد کہہ دو کیونکہ شیطان اس بات سے تو ناامید ہو چکا کہ اب اس کی (جزیرۃ العرب میں) عبادت کی جائے البتہ وہ لڑانے جھگڑانے پر راضی ہو گیا ہے، اور وہ دین میں جھگڑنا ہے۔

جھگڑا چھوڑ دو! کیونکہ بنی اسرائیل اکثر فرقوں میں اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، سب کے سب گمراہ ہوں گے صرف سواد اعظم ہدایت پر ہوگا جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے دین میں نہیں لڑا، اور نہ اہل توحید میں سے کسی کے گناہ کی وجہ سے کسی کی تکفیر کی۔ الدیلمی عن ابی الدرداء و ابی امامہ و انس و وائلہ معاً

جتنے مزاح کی اجازت ہے

۸۳۲۰۔ میں مذاق بھی کرتا ہوں اور مزاح میں حق بات ہی کہتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر
 ۸۳۲۱۔ میں اگرچہ تم سے دل لگی کرتا ہوں پھر بھی حق بات ہی کہتا ہوں۔ مسند احمد ترمذی عن ابی ہریرۃ
 ۸۳۲۲۔ میں تمہاری طرح بشر ہوں تم سے مزاح کرتا ہوں۔ ابن عساکر عن ابی جعفر الخطمی، مرسل
 ۸۳۲۳۔ کیا اونٹ کو اونٹنیاں ہی جہنم نہیں دیتی ہیں؟ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن انس
 تشریح:۔ ایک صاحب آئے اور آپ علیہ السلام سے اونٹ کا مطالبہ کیا آپ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا وہ شخص رنجیدہ سا ہو گیا آپ نے فرمایا: اونٹ بھی تو اونٹنیوں ہی کے بچے ہوتے ہیں۔

۸۳۲۴۔ اے ابوعمیر بلبل کا کیا ہوا؟ مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن انس
 تشریح:۔ یہ حضرت انس کے چھوٹے ماں شریک بھائی تھے انہوں نے ایک بلبل پال رکھا تھا وہ کہیں مر گیا تو آپ ﷺ جب ان کے گھر تشریف لے گئے تو ابوعمیر کو غزہ پایا تو اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۸۳۲۵۔ اے دوکانوں والے! مسند احمد، ابوداؤد ترمذی عن انس
 تشریح:۔ حضرت انس سے بطور مزاح فرمایا۔

۸۳۲۶۔ اللہ تعالیٰ مزاح میں بچ بولنے والے کی مزاح میں گرفت نہیں فرماتے۔ ابن عساکر عن عائشہ
 ۸۳۲۷۔ زاہر ہمارا دیہاتی اور ہم اس کے شہری ہیں۔ البغوی عن انس

تشریح:۔ حضرت زاہر بن حرام الانجعی ایک دیہاتی صحابی ہیں نبی علیہ السلام کی طرف دیہات سے تحائف بھیجتے اور آپ ﷺ بھی ان

کی جانب ہدیے بھیجتے، ایک دفعہ وہ بازار میں کچھ بیچ رہے تھے، آپ نے ان کو اپنے بازوؤں میں لے لیا اور ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے وہ زور زور سے کہنے لگے ارے یہ کون ہے مجھے چھوڑ دو، جب مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ کو پہچان لیا، آپ علیہ السلام فرمانے لگے: مجھ سے یہ غلام کون خریدے گا؟ چونکہ حضرت زاہر اتنے خوبصورت تھے عرض کرنے لگے: حضرت! آپ کو خسارہ ہوگا، حضرت زاہر اپنے کندھے حضور ﷺ کے سینہ اقدس سے مل رہے تھے، آپ علیہ السلام نے فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں تم کم قیمت نہیں۔

الاصابة فی تمیز الصحابة ج ۱ ص ۵۴۲ طبع مصر

ہنسی مذاق..... از اکمال

۸۳۲۸ کسی ہنسی اڑانے والے کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا، اور اسے کہا جائے گا اس سے داخل ہو جاؤ! وہ بڑی مصیبت اور غم سے وہاں پہنچے گا، تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، پھر دوسرا دروازہ کھولا جائے گا، کہا جائے گا داخل ہو جاؤ۔ یہی سلسلہ چلتا رہے گا، یہاں تک کہ اس شخص کے لیے ایک دروازہ کھولا جائے گا، اور کہا جائے گا جاؤ داخل ہو جاؤ تو وہ نہیں جائے گا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن الحسن، مرسلًا

جائز مزاح..... از اکمال

۸۳۲۹ میں تمہاری طرح انسان ہوں تم سے مزاح کرتا ہوں۔ ابن عساکر عن حماد ابن سلمہ عن ابی جعفر الخطمی، مرسلًا مرقم، ۸۳۲۲

مدح و تعریف..... از اکمال

۸۳۳۰ خبردار ایک دوسرے کی مدح سرائی سے بچو کیونکہ یہ ذن کرنا ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابن جریر فی تہذیبہ، طبرانی فی الکبیر، بیہقی عن معاویہ

۸۳۳۱ مدح سے بچو کیونکہ وہ ذن کرنا ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن معاویہ

۸۳۳۲ تم نے اس شخص (کی تعریف کر کے) اس کی کمر توڑ دی (ابو نعیم عن ابی موسیٰ) آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو دوسرے کی مدح کرتے سنا تو یہ فرمایا۔

۸۳۳۳ آپ نے ایک شخص کو دوسرے کی تعریف اور مدح میں مبالغہ کو سنا تو فرمایا: تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی یا اسے ہلاک کر دیا۔

مسند احمد، مسلم عن ابی موسیٰ

۸۳۳۴ بس! بس وہی بات کہو (جو تم پہلے کہتے تھے) شیطان تمہیں دوڑنے کا مطالبہ نہ کہے، مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (ابن سعد عن یزید بن عبد اللہ بن الشخیر) فرماتے ہیں بنی عامر کا وفد آپ ﷺ کے پاس آیا اور وہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ ہمارے سردار اور ہم پر قابو رکھنے والے ہیں، آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

۸۳۳۵ مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد وابن السنی فی عمل الیوم واللیلہ

سعید بن منصور عن مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر عن ابیہ فرماتے ہیں، میں بنی عامر کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم لوگوں نے کہا آپ ہمارے سردار ہیں، آپ نے فرمایا: اور یہ حدیث ذکر کی۔ البغوی فی الجعدات وابن عساکر عن الحسن البصری
ایک صاحب کی نبی کریم ﷺ سے ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگے: خوش آمدید ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے، آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

بے جا تعریف کرنے کی مذمت

۸۳۳۶ تمہارا ناس ہو تم نے اپنے بھائی کی کمر توڑ دی، اللہ تعالیٰ کی قسم اگر وہ سن لیتا تو کبھی فلاح نہ پاسکتا، تم میں سے جب کوئی کسی کی تعریف کرے تو یوں کہے کہ فلاں ایسا ہے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی پاکیزگی بیان نہیں کرتا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرہ
۸۳۳۷ میرے مرتبہ سے زیادہ مجھے نہ بڑھاؤ، کیونکہ مجھے میرے رب نے (اپنا) رسول بنانے سے پہلے (اپنا) بندہ بنایا۔

ہناد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن علی بن الحسین عن ابیہ

۸۳۳۹ اسے یہ بات نہ سنانا تم اسے ہلاک کر دو گے تم ایک ایسی امت ہو جس سے آسانی کا ارادہ کیا گیا ہے۔

مسند احمد، طبرانی عن معجن بن الاددع

۸۳۳۹ اسے مت سنانا ورنہ اسے ہلاک کر دو گے، اس نے اگر تمہاری بات سن لی تو وہ کامیاب نہ ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۸۳۴۰ اسے یہ بات نہ سنانا ورنہ اس کی کمر توڑ دو گے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۸۳۴۱ اے لوگو! مجھے میری شان سے آگے نہ بڑھاؤ، کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے۔ حاکم عن الحسین بن علی

۸۳۴۲ اے لوگو! تم اپنی (عام) بات کہو، شیطان تم پر غالب نہ ہو، میں محمد بن عبد اللہ ہوں، اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے، میرے اس مرتبہ سے آگے میرا مرتبہ بیان کرو جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔

مسند احمد، وعبد بن حمید، ابن حبان، سمویہ، بیہقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن انس

قابل تعریف مدح

۸۳۴۳ اپنے رب کی جو تم نے ثابیان کی ہے وہ دوبارہ بیان کرو اور میری جو مدح کی اسے رہنے دو۔ البغوی عن عبد الرحمن بن ہشام

۸۳۴۴ جو تم نے اپنے رب کی تعریف کی ہے اسے بیان کرو۔ مسند احمد عن الاسود بن سریع

۸۳۴۵ اپنے رب کی مدح شروع کرو۔ البغوی، طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل بیہقی فی شعب الایمان عنہ

فرماتے ہیں: یا رسول اللہ! میں نے آپ کی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے آپ نے فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۸۳۴۶ جن الفاظ میں تم اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے وہ بیان کرو اور جن الفاظ میں میری تعریف کی ہے وہ رہنے دو۔

الباءودی وابن قانع طبرانی فی الکبیر، سعید، حاکم عن الاسود بن سریع

فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اشعار میں آپ کی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے آپ نے فرمایا اور حدیث ذکر کی۔

حرف النون..... چغل خوری کی مذمت

۸۳۴۷ تمہیں معلوم ہے کہ چغل خوری کیا ہے؟ لوگوں میں فساد ڈالنے کے لیے ایک کی بات دوسرے سے نقل کرنا۔

بخاری فی الادب، بیہقی فی الشعب عن انس رضی اللہ عنہ

۸۳۴۸ چغل خوری سے بچو جو لوگوں میں بری طرح پھیلا دی جاتی ہے۔ ابو الشیخ فی التوبیخ عن ابن مسعود

۸۳۴۹ کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ چغل خوری کیا ہے؟ چغل خوری جو لوگوں میں بری بات پھیلا دی جائے۔ مسلم عن ابن مسعود

۸۳۵۰ چغل خور جنت میں (پہلے گروہ کے ساتھ) داخل نہ ہوگا۔ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن حذیفہ، بخاری فی الادب المفرد

- ۸۳۵۱ ... قریب ہے (لوگوں میں چغل خوری جادو) کی طرح (موثر) بن جائے۔ ابن لال عن انس
 ۸۳۵۲ چغل خوری، گالی گلوچ اور جہنم میں (جانے کا باعث) ہیں۔ کسی مؤمن کے سینہ میں یہ (بری خصالتیں) جمع نہیں ہو سکتیں۔
 طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر
 ۸۳۵۳ تم ایک دوسرے کی چغلی نہ کھایا کرو۔ الطیالسی عن عبادة

الاکمال

- ۸۳۵۴ بات نقل کرنے اور چغل خوری سے بچو۔ ابن لال عن ابن سعد
 ۸۳۵۵ گزشتہ رات میرے پاس دو شخص آئے اور انہوں نے مجھے دونوں کندھوں سے تھاما اور مجھے لے کر چل دیئے، چلتے چلتے وہ ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جس کے ہاتھ میں ایک آنکڑہ ہے جسے وہ آدمی کے منہ میں داخل کر رہا ہے جس سے اس کی دونوں باچھیں ٹھل جاتی ہیں، چرتے چرتے وہ آنکڑہ اس کے دونوں چیزوں تک پہنچ جاتا ہے۔
 وہ آنکڑہ پھر لوٹتا ہے اور پھر اس کے منہ کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے، میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو اس شخص نے جواب دیا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جو چغلی کرتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی العالیہ، مرسل
 ۸۳۵۶ ... جو شخص باتیں نقل کرتا ہے وہی چغل خور ہے۔ الخوانطی فی مساوی الاخلاق عن حذیفہ
 ۸۳۵۷ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا، اور ایک روایت میں ہے چغل خور۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی فی الکبیر عن حذیفہ، ابو البرکات ابن السقطی فی معجمہ وابن النجار عن بشیر الانصاری عن حذیفہ

زبان کے مختلف اخلاق

- ۸۳۵۸ میں تمہارے لیے یہ ناپسند کرتا تھا کہ تم یہ کہو: کہ جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں لیکن اس طرح کہہ لیا کرو: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر محمد (ﷺ) چاہیں۔ الحکیم، نسائی والضیاء عن حذیفہ
 ۸۳۵۹ یوں کہا کرو، جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر جو آپ چاہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود
 ۸۳۶۰ یوں نہ کہا کرو، جو اللہ تعالیٰ اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہا کرو، جو اللہ تعالیٰ کی مشیت ہو فلاں جو چاہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن حذیفہ
 ۸۳۶۱ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلاؤ اپنے رب کو وضو کراؤ اپنے رب کو پانی پلاؤ۔ یہ حکم تو مالک کے لیے ہے اور غلام تم میں سے یوں نہ کہے میرا رب، بلکہ کہے میرا مالک میرا آقا (اور) کوئی (آقا) تم میں سے یوں نہ کہے: میرا بندہ میری بندی بلکہ یوں کہے: میرا نوجوان خادم اور دو شیرہ خادمہ اور میرا غلام۔ مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 تشریح: معلوم ہوا اگرچہ حقیقت میں رب اور بندے نہیں بن جاتے پھر بھی ان سے منع کیا گیا ہے تو اب کسی کو حاجت روا، مشکل کشا، دستگیر کہنا خود جناب حضور پاک ﷺ کی مخالفت ہوگا۔
 ۸۳۶۲ تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: میرا نفس خبیث ہوا البتہ یوں کہے: میرا نفس مجھ سے جھگڑ پڑا۔
 مسند احمد، بیہقی، ابو داؤد، نسائی عن سهل بن حذیف، مسند احمد، بیہقی، نسائی عن عائشہ
 تشریح: تاکہ مؤمن کی طرف خباثت منسوب نہ ہو۔
 ۸۳۶۳ کوئی تم میں سے یوں نہ کہے کہ میرا نفس جوش مارنے لگا بلکہ یوں کہے: میرا نفس مجھ سے جھگڑ پڑا۔ ابو داؤد عن عائشہ
 ۸۳۶۴ کوئی تم میں سے انکو ”کرم نہ کہے کیونکہ ”کرم“ مؤمن کا دل ہے۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۸۳۶۵ ... انگور کا ”کرم“ نام نہ رکھو، اور نہ یہ کہو: کہ زمانے کا ناس ہوزمانہ (کو چلانے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔
- ۸۳۶۶ کرم نہ کہو البتہ انگور اور کشمش کہا کرو۔ مسلم عن وائل
- ۸۳۶۷ کوئی تم میں سے ”کرم“ نہ کہے کیونکہ ”کرم“ مسلمان مرد کا نام ہے۔ البتہ یوں کہو: انگوروں کے باغات۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ
- ۸۳۶۸ ہرگز ”کرم“ نہ کہو ”کرم“ تو مؤمن کا دل ہے۔ بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۸۳۶۹ تم میں سے ہرگز یہ نہ کہے: میرا بندہ یا میری باندی، تم سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کے بندے ہو، اور تمہاری ساری عورتیں اللہ تعالیٰ کی باندیاں ہیں لیکن یوں کہے: میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان خادم میری دوشیزہ خادمہ۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۸۳۷۰ ہرگز تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: میرا بندہ میری باندی، اور ہرگز غلام یوں نہ کہے: میرا رب میرا پالنے والا، بلکہ مالک یوں کہے: میرا جوان خادم میری دوشیزہ اور غلام یوں کہے: میرا آقا اور میری مالکن، کیونکہ تم (سارے) غلام ہو اور اللہ تعالیٰ مالک و پروردگار ہے۔
- ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۸۳۷۱ تم میں سے جو اچھی عربی بول سکتا ہو وہ ہرگز فارسی نہ بولے کیونکہ اس سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔ حاکم عن ابن عمر
- چونکہ اس دور میں فارسی ہی متعارف زبان تھی، یہاں مراد عربی کے علاوہ ہر ایک زبان ہے۔
- ۸۳۷۲ مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عبداللہ بن الشخیر
- ۸۳۷۳ آپ نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو تنہا کہا جائے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

الاکمال

- ۸۳۷۴ انگور کو کرم کا نام نہ دو، کیونکہ کرم تو مؤمن ہے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۸۳۷۵ (سابقہ) کتب میں مرد مؤمن کا نام کرم تھا۔ سعید بن منصور الحلبة
- ۸۳۷۶ مرد (مؤمن) ہی کرم ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ
- ۸۳۷۷ کیونکہ تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا ہم پلہ بنادیا، بلکہ جو اکیلا اللہ تعالیٰ چاہے۔ حاکم عن ابن عباس
- ۸۳۷۸ طفیل (بن سجرہ) نے ایک خواب دیکھا تم میں سے کسی کو بتایا بھی ہے، تم ایک جملہ کہتے ہو، حیا کی وجہ سے میں نے تمہیں اس سے نہ روکا، لہذا یوں نہ کہو: جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔ مسند احمد، والدارمی، ابویعلیٰ طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن طفیل بن سحرۃ
- ۸۳۷۹ تم نے (مجھے) اللہ تعالیٰ کا مد مقابل بنادیا، بلکہ جو اکیلا اللہ تعالیٰ چاہے۔ طبرانی فی الکبیر والشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس
- آپ علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے کہا جو اللہ تعالیٰ اور آپ چاہیں آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔
- ۸۳۸۰ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے تم نے (اللہ تعالیٰ کا) شریک بنادیا، بلکہ جو اکیلا اللہ چاہے۔ مسند احمد، بیہقی عنہ
- ۸۳۸۱ میں تم سے یہ بات سنتا تھا اور مجھے اس سے تکلیف پہنچتی تھی، لہذا یوں نہ کہو: جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔
- ابن حبان وسموہ، سعید بن منصور عن جابر بن سمرۃ
- ۸۳۸۲ (یوں) کہو: جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر آپ چاہیں اور (قسم کے لیے) کہا کرو رب کعبہ کی قسم۔ حاکم عن قتیلہ بنت صفی
- ۸۳۸۳ جو کہے: جو اللہ تعالیٰ چاہے اسے چاہیے اس کے (بعد) درمیان میں پھر جو آپ چاہیں کا اضافہ کر دے۔
- مسند احمد، بیہقی عن قتیلہ بنت صفی الجہنیۃ
- ۸۳۸۴ (یوں) نہ کہو جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔

سموہ، بیہقی فی شعب الایمان عن جابر بن سمرۃ، الخطیب فی المتفق والمفترق وابن النجار عن الطفیل بن سحرۃ

۸۳۸۵ اگر کہنے سے بچو کیونکہ اگر اگر کہنا شیطان کا عمل کھولتا ہے۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ
 ۸۳۸۶ آدمی جب اپنے بھائی سے کہتا ہے: تو تو میرا دشمن ہے تو وہ ان میں سے ایک کے گناہ کا مستحق ٹھہرا اگر وہ ایسا ہی ہے ورنہ وہ کلمہ اس کی طرف ٹھوٹ آئے گا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر
 تشریح: زبان سے لفظ اور ہاتھ پیر سے عمل صادر نہ ہو تو گناہ نہیں لیکن جو نبی لفظ نکلا اور کوئی عمل صادر ہو تو لکھا جا چکا۔
 ۸۳۸۷ سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک
 اے اللہ آپ کی ذات پاک ہے آپ کی حمد کے ساتھ، آپ کا نام بابرکت ہے آپ کی شان بلند ہے آپ کے علاوہ معبود (عبادت و پکار کے لائق) نہیں، یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسندیدہ ہیں۔
 اور یہ بات بے حد بری لگتی ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور وہ (آگے سے) کہے: تو اپنی فکر کر۔

بیہقی فی الشعب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۸۳۸۸ جس نے فارسی بولی اس کے دھوکے میں اضافہ ہوگا اور اس کی مروت کم ہو جائے گی۔

ابن عدی، حاکم و تعقب عن انس واورده ابن الجوزی فی الموضوعات
 ۸۳۸۹ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے: میں (پیٹ کا) پانی گراتا ہوں البتہ یوں کہے: میں پیشاب کرتا ہوں۔

ابوالحسن بن محمد بن علی بن صخر الازدی فی مشیخۃ وابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۸۳۹۰ تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میں نے (پیٹ کا) پانی بہا دیا لیکن یہ کہے: میں پیشاب کرتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلہ

۸۳۹۱ تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے: میں تنہا ہوں۔ بیہقی فی الشعب عن ابن عباس

۸۳۹۲ ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا کیونکہ وہ بھولا نہیں اسے بھلا دیا گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۳۹۳ تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میں نے فصل ہوئی بلکہ یوں کہے: میں نے ہل چلایا۔ الحلیہ، بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۹۴ تم میں سے کوئی ہرگز نہ کہے: میرا بندہ، لیکن میرا جوان، اور غلام (یوں) نہ کہے: میرا آقا بلکہ میرا سردار کہے۔

الخرائطی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۸۳۹۵ تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میرا بندہ کیونکہ تم سب بندے ہو اور ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میرا آقا، کیونکہ تمہارا مولا اللہ تعالیٰ ہے

بلکہ سردار کہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۹۶ اے حمیرا تمہارا ناس (کہنا) رحمت ہے، اس سے جزع فزع نہ کرو، لیکن خرابی پر جزع فزع کرو۔

ابوالحسن الحرابی فی الحربیات عن عائشہ
 تشریح: حمیرا آپ علیہ السلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کرتے تھے۔

کان کی آفت و مصیبت

۸۳۹۷ جس نے کسی ایسی جماعت کی بات کی جانب کان لگایا جو اس کی اس حرکت کو ناپسند کرتے ہیں تو اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا، اور جس نے اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائی جو اس نے خواب میں نہیں دیکھی تو اسے کہا جائے گا کہ وہ جو (کے دانہ) میں گرہ لگائے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۸۳۹۸ جس نے (گانے والی) باندی کی آواز پر کان لگایا تو اس کے کان میں قیامت کے روز سیسہ ڈالا جائے گا۔ ابن عساکر عن انس

کتاب الاخلاق..... از قسم افعال

اس کے دو باب ہیں، پہلا باب اچھے اخلاق پر مشتمل ہے۔

فصل اول..... مطلقاً اچھے اخلاق کی فضیلت

۸۳۹۹ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ضرار بن صرد سے وہ عاصم بن حمید سے، ابو حمزہ اشمالی عبدالرحمن بن جندب سے، کمیل بن زیاد کے حوالہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! لوگ کس قدر بھلائی سے بے رغبت ہو گئے؟ اس مسلمان پر تعجب ہے جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی کسی ضرورت سے آتا ہے تو وہ اپنے کو بھلائی کا اہل نہیں سمجھتا، وہ اگر ثواب کی امید اور عقاب و سزا کا خوف نہ رکھتا تو اس کے لیے مناسب ہوتا کہ وہ اچھے اخلاق میں آگے بڑھتا، کیونکہ یہ کامیابی کی راہ دکھاتے ہیں

اتنے میں آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اور جو اس سے بھی بہتر ہے، جب بنی طے کے قیدیوں کو لایا گیا تو ایک لڑکی کھڑی ہوئی جس کا سرخ رنگ تھا اس کے ہونٹ سیاہی مائل تھے، اس کی ناک کا بانسہ برابر تھا اور اس کی ناک قدرے اونچی تھی، اس کی گردن لمبی تھی میانہ قد اور کھوپڑی والی تھی اس کے ٹخنے پر گوشت تھے اور اس کی پینڈ لیاں موٹی موٹی تھیں۔

میں نے جب اسے دیکھا تو مجھے وہ بھاگنی، میں نے (دل میں) کہا: کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ضرور مطالبہ کروں گا کہ اسے میرے مال غنیمت میں شامل کر دیں، (لیکن) جب اس نے گفتگو کی تو میں اس کا حسن و جمال بھول گیا کیونکہ وہ بڑی فصیح و بلیغ تھی، وہ کہنے لگی: اے محمد! (ﷺ) اگر آپ چاہیں تو مجھے چھوڑ دیں اور عرب کے قبائل کو مجھ پر نہ ہنسائیں کیونکہ میں اپنے قوم کے سردار کی بیٹی ہوں، اور میرا والد اپنی ذمہ داری کی حفاظت کرتا، مہمان کی ضیافت کرتا، کھانا کھاتا، سلام پھیلاتا، ضرورت مند کو بھی واپس نہ کرتا تھا میں حاتم طائی کی بیٹی ہوں۔

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لڑکی! یہ تو بچے ایمان والوں کی صفات ہیں اگر تمہارا باپ مسلمان تھا تو ہم اس کے حق میں دعائے رحمت کرتے ہیں اس لڑکی کو چھوڑ دو کیونکہ اس کا والد اچھے اخلاق پسند کرتا تھا، اور اللہ تعالیٰ بھی اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے، اتنے میں ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ اچھے اخلاق پسند کرتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں اچھے اخلاق کے ذریعہ ہی کوئی جا سکتا ہے۔

بیہقی فی الدلائل حاکم وفيہ ضرار بن صرد متروک، ورواہ ابن التجار من وجہ آخر من طریق سلیمان بن ربیع بن ہاشم، ثنا عبدالمجید بن صالح ابو صالح البرجمی عن زکریا بن عبد اللہ بن یزید عن ابیہ عن کمیل بن زیاد یہ خاتون حضرت سفینہ بنت حاتم ہیں جو حضرت عدی بن حاتم کی بہن ہیں دونوں بہن بھائیوں کو ایمان و صحابیت کا شرف حاصل ہے، تفصیل کے لیے دیکھیں، اخوات الصحابہ صحابہ کی بہنیں مطبوعہ نور محمد کراچی آرم باغ۔

۸۴۰۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سات قیدی لائے گئے، آپ نے حضرت علی کو انہیں قتل کرنے کا حکم دیا، اتنے حضرت جبریل نازل ہوئے، اور کہنے لگے: ان میں سے چھ کی گردنیں اتار دو اور اس ایک کی گردن نہ اتارو، آپ نے فرمایا: جبریل ایسا کیوں؟ انہوں نے کہا: کیونکہ وہ خوش اخلاق، کشادہ دست اور کھانا کھانے والا ہے آپ نے فرمایا: جبریل یہ بات تمہاری طرف سے ہے یا تمہارے رب کی طرف سے ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے میرے رب نے اس کا حکم دیا ہے۔ ابن الجوزی

۸۴۰۱ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے

فرمایا: صبر اور سخاوت، پھر پوچھا گیا: کس مومن کا ایمان سب سے کامل ہے؟

آپ نے فرمایا: جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۰۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں وہ جنت میں میرے سب سے زیادہ قریب بیٹھے گا اور مجھے سب سے زیادہ پسند ہوگا، اور تمہارے وہ لوگ مجھے انتہائی ناپسند ہیں جو باپچیں کھول کر بڑبڑ کرتے اور کچھ دار گفتگو کرتے اور تکبر کرتے ہیں۔ ابن عساکر

۸۴۰۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرمایا: اے ام عبد کے بیٹے! کیا تمہیں معلوم ہے کہ کس مومن کا ایمان سب سے افضل ہے؟ آپ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ مومن سب سے افضل ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے عاجزی کی وجہ سے بلند نہیں، کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ جو اپنے لیے پسند کرے وہی لوگوں کے لیے پسند کرے، اور یہاں تک کہ اس کا پڑوسی اس کی ایذا رسائیوں سے محفوظ رہے۔ ابن عساکر وفیہ کوثر بن حکیم متروک

۸۴۰۴۔ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے پوری رات یہ کہتے گزار دی، اے اللہ! جیسے آپ نے مجھے حسین بنایا ایسے ہی میرے اخلاق اچھے بنادیں یہاں تک کہ صبح ہوگئی، کسی نے ان سے کہا: رات بھر سے آپ کی دعا اچھے اخلاق میں تھی اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: مسلمان اپنے اخلاق اچھے کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اچھے اخلاق اسے جنت میں داخل کر دیتے ہیں اور اپنے اخلاق رگڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے برے اخلاق جہنم میں داخلے کا سبب بن جاتے ہیں مسلمان بندہ سویا ہوتا ہے اور اس کی بخشش کر دی جاتی ہے کسی نے کہا: یہ کیسے؟ (فرمایا:) مسلمان بندہ کا بھائی رات کو اٹھتا ہے تہجد ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا اور اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے اور اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے پھر اس کے حق میں بھی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔ ابن عساکر

۸۴۰۵۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابوذر! کیا تمہیں دو ایسی خصلتیں نہ بتاؤں جو بیٹھ پر بوجھ اٹھانے میں انتہائی ہلکی اور میزان میں بے حدودنی ہیں ان کے علاوہ کوئی خصلت ایسی نہیں، تم خوش اخلاقی اور زیادہ دیر خاموشی رہنے کی عادت اپنالو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، لوگ ان جیسی خصلتوں سے ہی خوبصورتی حاصل کر سکتے ہیں۔

ابو یعلیٰ، بیہقی فی الشعب

اچھے اخلاق اور خاموشی کی وصیت

۸۴۰۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے کسی بات کی وصیت کریں، آپ نے فرمایا: میں تمہیں اچھے اخلاق و خاموشی کی وصیت کرتا ہوں، آپ نے (یہ بھی) فرمایا: وہ بدنی اعمال میں سب سے ہلکی اور میزان میں سب سے بھاری ہیں۔ ابن النجار

۸۴۰۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: اچھے اخلاق دس چیزیں ہیں، بات کی سچائی، اللہ تعالیٰ کی طاعت و عبادت میں صحیح مشقت، مانگنے والے کو دینا، اچھائی کا بدلہ دینا، ناتے کو جوڑنا، امانت کو ادا کرنا، پڑوسی اور مہمان کو پناہ دینا اور ان سب کی بنیاد حیا ہے، راوی نے ایک بات چھوڑ دی۔ ابن النجار

۸۴۰۸۔ حضرت مالک بن اوس بن الحدثان الثصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا: (جنت) واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، آپ کے صحابہ نے پوچھا: کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: جس نے غلط بات کے لیے جھوٹ چھوڑ دیا اس کے لیے جنت کے ابتدائی حصہ میں اور جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا اس کے لیے جنت کے درمیان میں اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کر لیے اس کے لیے جنت کے بالائی حصہ میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ ابن النجار

۸۴۰۹ اے ابو ذر! چونکی دیکھو اسے کر گزرو! اگر اس کی قدرت نہ رکھو تو لوگوں سے خوش اخلاقی سے گفتگو کرو، اور جب سالن کا شور یہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوسیوں کو ایک پیالہ بھر کر دے دو۔ ابن النجار

۸۴۱۰ عمرو بن دینار سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس ٹھہرے جس کے پاس پچاس سے اوپر کچھ مویشی تھے، ساٹھ، ستر یا نوے سے سو تک ان میں اونٹ، گائے اور بکریاں شامل تھیں، اس نے آپ کو نہ ٹھہرایا اور نہ مہمان نوازی کی، چلتے چلتے ایک (دیہاتی عرب) عورت کے ہاں سے گزر ہوا، جس کی چند بکریاں تھیں، اس نے آپ کو اپنے ہاں فروکش ہونے کا کہا؟ اور آپ کی خاطر بکری ذبح کی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور گائیں تھیں، اس کے پاس سے ہم گزرے تو نہ اس نے ہمیں آنے کو کہا اور نہ ہماری ضیافت کی، اور اس کے مقابلہ میں اس عورت کو دیکھو! اس کے پاس چند بکریاں تھیں اس نے ہمیں خوش آمدید کہا ہماری ضیافت کی، ہمارے لیے بکری ذبح کی، (ایسا اخلاق کا تفاوت کیوں ہے؟) یہ اخلاق (حسنہ) اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہیں جسے چاہتے ہیں اسے ان میں سے اچھے اخلاق بخش دیتے ہیں، عمرو فرماتے ہیں: میں نے طاؤس کو فرماتے سنا: کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اور اس وقت آپ منبر پر تشریف فرما تھے، اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے اور برے اخلاق کی جانب وہی پھیرتا ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان

فصل ثانی..... حروف تہجی کے لحاظ سے اخلاق کی تفصیل

اعمال میں میانہ روی

۸۴۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ان دلوں کو راحت پہنچایا کرو اور ان کے لیے حکمت کی دلچسپ باتیں طلب کرو، کیونکہ یہ دل ایسے ہی اکٹا جاتے ہیں جیسے بدن اکٹا جاتے ہیں۔ ابن عبد البر فی العلم والخرائط فی مکارم الاخلاق وابن السمعانی فی الدلائل

۸۴۱۲ عباد بن یعقوب الرواحی نے کہا ہمیں عیسیٰ بن عبد اللہ ابن محمد بن علی بن علی نے خبر دی فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ ان کی (عطا کردہ) رخصتوں پر عمل کیا جائے، جیسے وہ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ ان کی عریضوں پر عمل کیا جائے، مجھے اللہ تعالیٰ نے یکسو سیدھا آسان دین ابراہیم دے کر بھیجا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی میرے والد نے مجھ سے فرمایا: بیٹا حرج کیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے اس بارے علم نہیں انہوں نے فرمایا: تنگی۔ حاکم

۸۴۱۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ایک رسی لٹکی ہوئی دیکھی آپ نے پوچھا یہ کس لیے ہے؟ تو کسی نے جواب دیا: کہ فلاں عورت نماز پڑھتی رہتی ہے جب تھک جاتی ہے تو اس رسی کے ذریعہ آرام کرتی ہے آپ نے فرمایا اسے چاہیے جب تک چستی اور نشاط ہو نماز پڑھتی رہے اور جب تھک جائے تو سو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۱۴ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے اور قرأت کرتے سنا، حضرت بریدہ سے فرمایا: کیا اسے جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! اہل مدینہ کا سب سے زیادہ نمازی شخص ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے نہ بتانا ورنہ وہ ہلاک ہو جائے گا، کیونکہ تم ایسی امت ہو جس کے ساتھ آسانی کا ارادہ عطا کیا گیا ہے۔ ابن جریر وسندہ صحیح

۸۴۱۵ جعدہ بن ہبیرہ بن ابی وہب الخزرجی، جعدہ بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے سامنے نبی عبدالمطلب کے ایک غلام کا ذکر کیا گیا جو نماز پڑھتا اور سوتا نہ تھا، اور روزہ رکھتا تھا، افطار نہیں کرتا تھا، آپ نے فرمایا: میں نماز پڑھتا ہوں، سوتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، افطار کرتا ہوں، ہر کام کی (ابتداء میں) تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی میں سستی ہے تو جس کی سستی سنت کی طرف ہوئی تو وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس کی سستی اس کے علاوہ کسی طرف ہو تو وہ سنت کے راستہ سے گمراہ ہوا۔ ابونعیم

۸۴۱۶ (الحکم بن حزن الکلفی) الحکم بن حزن الکلفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی علیہ السلام کے عہد میں حاضر ہوا میں ساتواں یا نوواں شخص تھا، ہمیں اجازت ملی تو ہم لوگ آپ کے پاس آئے، ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس خیر کی دعا کرانے آئے ہیں آپ نے ہمارے لیے دعائے خیر فرمائی اور ہمارے بارے حکم دیا تو ہمیں وہاں ٹھہرایا گیا، اور ہمارے لیے کچھ کھجوروں کا حکم دیا حالانکہ وہاں یہ اشیاء (ان دنوں) کم تھیں، چنانچہ ہم لوگ کچھ ایام ٹھہرے آپ کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک ہوئے۔

آپ نے مکان یا لائٹھی پر ٹیک لگاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جو چند مختصر پاکیزہ اور مبارک کلمات پر مشتمل تھی، پھر فرمایا: لوگو! جن جن باتوں کا تمہیں حکم دیا گیا ہے ان کے لیے تم میں ہرگز نہ اتنی طاقت ہے اور نہ تم کر سکتے ہو، لیکن سیدھے رہو اور خوشخبری پاؤ۔ ابونعیم، ابویعلیٰ، ابن عساکر ۸۴۱۷ (عبداللہ بن عمرو) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: عبداللہ کیا مجھے یہ خبر نہیں ملی کہ تم رات کے قیام اور دن کے روزے کی تکلیف اٹھاتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں ایسا ہی کرتا ہوں آپ نے فرمایا تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ (آپ نے) یہ نہیں فرمایا کہ ایسے کرو۔

ہر مہینہ تین روزے رکھ لیا کرو، کیونکہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے تو گویا تم نے پورا سال روزے رکھے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اس کی قوت رکھتا ہوں، اور میں چاہتا ہوں: کہ آپ میرے لیے اضافہ فرمائیں آپ نے فرمایا: اچھا پانچ دن، میں نے عرض کی مجھ میں طاقت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اضافہ فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: اچھا سات دن راوی کا بیان ہے: وہ اضافہ کا مطالبہ کرتے رہے اور آپ علیہ السلام دو، دو دن کا اضافہ فرماتے رہے، یہاں تک کہ نصف (ماہ) تک پہنچ گئے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے بھائی داؤد انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے، آدھی رات قیام کرتے اور آدھا سال روزہ رکھتے تھے اور تمہارے ذمہ تو تمہارے گھر والوں، تمہاری آنکھوں کا تمہارے مہمان کا حق ہے، بعد میں جب عبداللہ ﷺ بوڑھے اور سن رسیدہ ہو گئے تو فرمایا کرتے تھے کاش میں رسول اللہ ﷺ کی رخصت قبول کر لیتا تو وہ میرے لیے میری اہل و مال سے زیادہ عزیز ہوتی۔ ابویعلیٰ، ابن عساکر، بخاری مسلم

۸۴۱۸ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یہ مضبوط دین ہے اس میں نرمی سے داخل ہو اور اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بغض پیدا کرو کیونکہ قافلہ سے رہ جانے والا نہ منزل تک پہنچ سکتا ہے اور نہ سواری کو باقی رکھ سکتا ہے ایسے شخص کا سائل کرو جسے یہ گمان ہے کہ وہ بڑھاپے میں ہی مرے گا اور خوف اس شخص کا سار کھو جسے گمان ہے کہ وہ کل مر جائے گا۔ ابن عساکر

۸۴۱۹ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میں ایسا شخص ہوں کہ لگاتار روزے رکھ سکتا ہوں کیا میں پورا سال روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ ابن جریر

۸۴۲۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں حق میں نشاط اور چستی کے لیے بعض باطل چیزوں سے راحت حاصل کرتا ہوں۔ ابن عساکر
یعنی ایسے امور سے جو مباح ہیں۔

نجات اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی

۸۴۲۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم میں سے کوئی اپنے عمل کے ذریعہ نجات نہیں پاسکتا لوگوں نے عرض کیا: آپ بھی یا رسول اللہ!؟ آپ نے فرمایا: میں بھی نہیں، ہاں یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، لہذا درست رہو، صبح و شام اور رات کی تاریکی میں عمل کرو، میانہ روی اختیار کرو (منزل تک) پہنچ جاؤ گے۔ ابن عساکر، بخاری ۸۴۲۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: سیدھے رہو قریب قریب رہو، خوشخبری سناؤ، تم میں سے کسی

کو اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے سکتا لوگوں نے عرض کیا: آپ کو بھی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: نہ مجھے، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ ابن عساکر، بخاری، مسلم

۸۴۲۳..... ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات (رشتہ) بھائی چارگی قائم فرمایا، ایک دفعہ حضرت سلمان ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے آئے، دیکھا تو ام الدرداء نے میلے کچیلے کپڑے پہن رکھے ہیں حضرت سلمان نے کہا: آپ نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ وہ کہنے لگیں تمہارے بھائی کو دنیا میں رغبت نہیں، جب ابوالدرداء رضی اللہ عنہ آئے، تو انہیں مرحبا کہا ان کے سامنے کھانا پیش کیا، حضرت سلیمان نے کہا: تم بھی کھاؤ وہ کہنے لگے میں روزے سے ہوں، تو حضرت سلمان نے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم کھانا کھاؤ گے اور اس وقت تک میں بھی نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہیں کھاتے، چنانچہ انہوں نے کھانے میں شرکت کر لی، اور رات انہی کے ہاں گزاری، جب رات ہو گئی تو ابوالدرداء اٹھے تو سلمان نے انہیں روک لیا پھر کہا: ابودرداء تمہارے رب کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی تمہارے بدن کا تم پر حق ہے لہذا ہر حقدار کو اس کا حق دو، کبھی روزہ رکھو کبھی افطار کرو، (رات میں) قیام کرو اور آرام بھی کرو، اپنی بیوی کا حق ادا کرو صبح کے قریب ان سے کہا: اب اٹھو، پھر دونوں حضرت اٹھے اور نماز ادا کی، پھر (فرض) نماز کے لیے نکلے، جب نبی کریم ﷺ نماز پڑھا چکے تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور جو باتیں حضرت سلمان نے کہیں وہ نبی علیہ السلام کو بتائیں تو نبی کریم ﷺ نے ان سے وہی باتیں کیں جو سلمان نے کی تھیں اور دوسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابودرداء تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور ان سے حضرت سلمان کی گفتگو جیسی گفتگو کی۔ ابو یعلیٰ، بخاری

۸۴۲۴..... حضرت طاؤس سے روایت ہے فرماتے ہیں: سب سے بہتر عبادت ہلکی پھلکی ہے۔ ابن ابی الدنیا، بیہقی فی الشعب

۸۴۲۵..... حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے روزہ رکھا اور اسی حالت میں مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے نہ روزہ رکھا نہ نماز پڑھی۔ ابن جریر
تشریح:..... یعنی اسے نماز روزے کا ثواب نہیں ہوا۔

اخلاص

۸۴۲۶..... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی گھر کے کونے میں داخل ہو اور وہاں کوئی عمل پوشیدہ کرے تو قریب ہے لوگ اس کے بارے گفتگو کرنے لگیں، جو شخص جیسا کیسا بھی عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی چادر پہنا دیں گے اگر اچھا ہوا تو اچھا، برا ہوا تو برا (چرچا ہوگا)۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزہد مسدود، بیہقی فی الشعب، وقال: هذا هو الصبح موقوفاً وقد رفعه بعض الضعفاء اس کی تشریح کتاب کے آغاز میں گزر چکی ہے۔

۸۴۲۷..... حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان کو منبر پر دیکھا آپ نے فرمایا: لوگو! ان پوشیدہ باتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس نے جب بھی کوئی پوشیدہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اسے شہرت کی چادر پہنا دیں گے اگر وہ عمل اچھا ہوا تو شہرت بھی اچھی اور اگر برا ہو تو چرچا بھی برا ہوگا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: وریسا! آپ نے وریشا نہیں فرمایا: ہم نے تمہارے لیے لباس اتارا اور تقویٰ کا لباس یہ سب سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: اچھی سیرت و کردار۔ ابن جریر وابن ابی حاتم، معبر رقم ۳۸۲۹

۸۴۲۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس کا ظاہر اس کے باطن سے بہتر ہو تو قیامت کے روز اس کا (اعمال کا) ترازو ہلکا ہوگا اور جس کا باطن اس کے ظاہر سے بہتر ہو تو اس کا ترازو بھاری ہوگا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخلاص

۸۴۲۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر چیز کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن جس نے اپنا باطن درست کر لیا اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر بھی درست کر دیں گے اور جس نے اپنے باطن کو خراب کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر خراب کر دیں گے۔

تشریح: ... باطن میں خرابیاں کیسے پیدا ہوتی ہیں دیکھیں ”فطرتی باتیں“ مطبوعہ نور محمد کراچی۔

۸۲۳۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو مومن کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: مومن وہ شخص ہے کہ وہ اس وقت تک موت کا مزہ نہیں چکھتا یہاں تک کہ اس کے کان ایسی چیز سے اللہ تعالیٰ بھر دیں جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔

جانتے ہو کہ فاجر کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ہی اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ ہے جو اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی ناپسندیدہ چیزوں سے اس کے کان بھر دیں، اگر کوئی بندہ ستر کمروں کے گھر میں کسی کمرہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور ہر گھر پر لوہے کا دروازہ ہو پھر اللہ تعالیٰ اس (کے عمل) کو چادر پہنا دیں گے یہاں تک کہ لوگ بیان کریں گے اور کچھ اپنی طرف سے بڑھا کر بیان کریں۔ الدیلمی وفیہ رشد بن ضعیف

۸۲۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آدمی ایک عمل پوشیدہ کرتا ہے، اور جب لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارا دراجر ہے پوشیدگی اور ظاہر کا اجر۔

۸۲۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک آدمی آیا تو میں نماز پڑھ رہا تھا، مجھے جب اس حال میں دیکھا تو مجھے خوشی محسوس ہوئی، آپ نے فرمایا: تمہارے لیے دو اجر ہیں ظاہر اور باطن کا اجر۔ ابن جریر

۸۲۳۳۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص نیک عمل اپنے لیے کرتا ہے جبکہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ مومن کو جلد ملنے والی خوشخبری ہے۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ، ابن حبان

استقامت و ثابت قدمی

۸۲۳۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو کوئی عادت ڈالی، بندے نے اسے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوں گے اور اس سے ناراض ہوں گے۔ ابن النجار

الامانة..... امانتداری

۸۲۳۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کسی کے نماز روزہ کی طرف نہ دیکھو، البتہ اس کی طرف دیکھو جو بات میں سچ بولے امانت میں ادا نیگی کرے، اور جب دنیا اس کی طرف متوجہ ہو تو وہ پرہیز گاری اختیار کرے۔

۸۲۳۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تمہیں کسی آدمی کی نماز دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ اس کے روزے، جو چاہے نماز اور روزہ رکھے لیکن جس میں امانتداری نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

۸۲۳۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تمہیں کسی آدمی کی وجاہت اور رعب تعجب میں نہ ڈالے۔

۸۲۳۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے (تو مدینہ کے) بالائی حصہ کا ایک شخص آیا، اس

نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اس دین کی سب سے مضبوط اور آسان چیز کے بارے میں بتائیے! آپ نے فرمایا: سب سے آسان لا الہ الا اللہ کی گواہی ہے اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور سب سے سخت چیز اے بالائی حصہ میں رہنے والوں کے بھائی! امانت ہے کیونکہ جس میں امانت نہیں اس کا دین بھی نہیں، اور نہ اس کی نماز اور روزہ ہے۔

اے عوالی کے بھائی! جس نے حرام مال حاصل کیا اور اس کی چادر یعنی قمیض پہنی، تو اس کی نماز قبول نہیں یہاں تک کہ اپنے آپ سے اس چادر کو دور کرے، عوالی مدینہ کے رہنے والوں کے بھائی! اللہ تعالیٰ اس بات سے بہت عزت والے اور جلال والے ہیں کہ وہ کسی آدمی کا کوئی عمل یا نماز قبول کریں جبکہ اس کے بدن پر حرام مال کی قمیض ہے۔ البزار وفيہ ابوالجواب ضعیف

۸۴۳۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام نے جب بھی ہمارے سامنے خطاب کیا آپ نے یہی فرمایا: جس میں امانت داری نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس میں وعدہ (کی پاسداری اور حفاظت) نہیں اس کا دین نہیں۔ ابن النجار

آپس کی اصلاح

۸۴۴۰۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آپس کی اصلاح مسجد کی طرف چلی کر جانا ہے اور اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب اور پسندیدہ نہیں۔ ابن عساکر

ان شاء اللہ کہنا

۸۴۴۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قریش سے ضرورتیں جنگیں کروں گا پھر تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ خطیب فی المتفق

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

تنبیہ:..... امر بالمعروف کے بارے میں سرفہرست یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اصلاحی شعبہ حکومت کا ہے کہ کسی کو سختی سے کسی بات کا حکم دیں اور برائی سے روکیں باقی زبان اور دل میں برا جانا ہر مسلمان کر سکتا ہے، کیونکہ اگر ہر شخص از خود معاشرے میں برائیوں کی روک تھام کرنے لگ جائے گا تو بجائے اصلاح کے فساد پیدا ہوگا، عوام کے لیے یہ فعل مباح ہے فرض نہیں حضرت حذیفہ نے فرمایا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا اچھی بات ہے البتہ بادشاہ کے خلاف ہتھیار اٹھانا خلاف سنت ہے۔

۸۴۴۲۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں کسی نیک کام کا حکم دیتا ہوں اور خود (اگرچہ) وہ کام نہیں کرتا، لیکن پھر

بھی مجھے اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید ہے۔ ابن عساکر و سیاتی برقم ۸۴۷۱

تشریح:..... یعنی جب کسی کو نیکی کا حکم دیا اور وہ اس پر کاربند ہو گیا تو مجھے اجر ملتا رہے گا، کیونکہ نیکی کا رستہ بتانے والا نیک کام کرنے والے کی طرح ہے۔

۸۴۴۳۔ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب حضرت ابو بکر خلیفہ بنے تو منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر فرمایا: لوگو! تم یہ آیت: ”اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت رہو تو گمراہ شخص سے تمہیں کچھ نقصان نہیں۔“ پڑھتے ہو اور تم اس آیت کو اس کے مقام پر نہیں رکھتے، میں نے نبی کریمؐ کو فرماتے سنا: لوگ جب کسی برائی کو دیکھیں اور اسے ختم نہ کریں تو اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں گرفتار کر لے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، والعدنی وابن منیع والحمیدی، ابوداؤد ترمذی وقال حسن صحیح، نسائی،

ابن ماجہ، ابویعلیٰ فی مسندہ، والکحی، وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مندہ فی غرائب شعبہ و ابوالشیخ وابن مردویہ و ابوذر العروی فی الجامع و ابونعیم فی المعرفة، دارقطنی فی العلل وقال: جميع رواة ثقات، بیہقی فی الشعب، سعید بن منصور ۸۴۴۳ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب کوئی قوم گناہ کرتی ہے اور ایسے لوگوں کے سامنے کرتی ہے جو اس پر غالب اور قدرت رکھتے ہیں، اور وہ انہیں نہ روکیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر آزمائش (کے لیے عذاب) نازل کر دیتے ہیں پھر ان سے نہیں ہٹاتے۔

بیہقی فی الشعب

۸۴۴۵ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطاب فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو اس آیت: ”اے ایمان والو! اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا پر گفتگو نہ کرو، جب کوئی خبیث شخص کسی قوم میں ہو اور وہ اسے منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر (اپنا) عمومی عذاب نازل کر دیتا ہے۔“ ابن مردویہ

۸۴۴۶ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: آپ نے یہ آیت ”جب تم ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا پر بھی تم ضرور نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا اور نہ اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کر دے گا، پھر تمہارے نیک لوگ دعائیں کریں گے (مگر) ان کی دعا قبول نہ ہوگی، تمہیں ضرور نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا پڑے گا اور نہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عمومی عذاب نازل کر دے۔“ ابوذر العروی فی الجامع

۸۴۴۷ محمد بن عبد اللہ الحمی حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس قوم نے جہاد چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ ان پر ذلت مسلط کر دے گا، اور جس قوم نے اپنے درمیان کسی برائی کو باقی رکھا تو ان پر عمومی عذاب نازل کر دے گا، الا یہ کہ وہ لوگ اس آیت کی ”اے ایمان والو! اپنی خبر لو جب تم ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے علاوہ کوئی تفسیر کرنے لگ جائیں۔“ ابن مردویہ

۸۴۴۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر منبر رسول پر اس دن بیٹھے جس دن آپ کو خلیفہ رسول کا نام دیا گیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، نبی کریم پر درود بھیجا پھر اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے اور پھر منبر کی اس جگہ پر رکھا جہاں نبی کریم ﷺ تشریف رکھا کرتے تھے۔

پھر فرمایا: میں نے حبیب سے سنا اور آپ اس جگہ تشریف فرما تھے آپ اس آیت کی ”اے ایمان والو! اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔“ تلاوت فرمانے کے بعد اس کی تفسیر کر رہے تھے، آپ نے اس کی تفسیر ہمارے سامنے یہ بیان فرمائی: جس قوم میں کوئی برائی کی جائے اور ان میں کوئی قباحت کر کے فساد پھیلایا جائے، اور لوگ اس برائی کو نہ روکیں اور نہ ہٹائیں تو اللہ تعالیٰ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ انہیں عذاب میں گرفتار کر لے، پھر ان کی دعا قبول نہ کرے، پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں رکھیں اور فرمایا: اگر میں نے یہ بات (پیارے) حبیب سے سنی ہو تو یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ ابن مردویہ

۸۴۴۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگوں کو اس بات سے کون روکتا ہے کہ جب تم بے وقوف کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی بے عزتی کر رہا ہے اور اس کے فعل کی برائی بیان کرو؟ لوگوں نے کہا: ہمیں اس کی زبان کا خوف ہے آپ نے فرمایا: یہ تم سے کم درجہ ہے کہ تم شہداء ہو جاؤ۔

مصنف ابن ابی شیبہ و ابوعبید فی الغریب و ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۴۵۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو آخری زمانہ میں ان کے بادشاہوں کی طرف سے سخت آزمائش چھلنی پڑے گی، اس دور میں وہی شخص نجات پائے گا جو اپنی زبان، ہاتھ اور دل سے اللہ تعالیٰ کے دین کی پہچان کرائے، یہی وہ چیز ہے جس کی طرف سبقت کرنے والوں کو سبقت کرنی چاہیے۔ الدہلمی

۸۴۵۱..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اس سے پہلے کہ تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کیے جائیں اور تمہارے نیک لوگ دعا مانگیں اور ان کی دعا قبول نہ کی جائے، نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۵۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: سب سے پہلی چیز جس پر تم غالب کر دیے جاؤ گے وہ ہاتھوں اور پھر دل کے ذریعہ جہاد ہے تو جس دل نے نیکی کو نہ پہچانا اور برائی کو اوپر نہ جانا، تو اس کا اعلیٰ حصہ اونی کی طرف ایسے اوندھا ہو جائے گا جیسے کوئی اوندھا کیا جائے اور جو کچھ اس میں ہے کھیر دیا جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ وابو نعیم ونصر فی الحجۃ

۸۴۵۳... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یا تو تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کر دیے جائیں اور پھر تمہارے نیک لوگ دعا میں مانگیں اور ان کی دعا قبول نہ کی جائے۔ الحادث

۸۴۵۴... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں: تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ہلاک ہوئے، ان کے علماء اور پیروں نے انہیں گناہوں سے نہ روکا، جوں جوں وہ گناہوں میں بڑھتے گئے اور ان کے علماء اور درویشوں نے انہیں نہیں روکا تو انہیں کئی قسم کے عذابوں نے آگھیرا۔

لہذا تم لوگ نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو قبل اس کے کہ تم پر بھی ایسے ہی عذاب نازل ہوں جیسے ان پر نازل ہوئے، اور یہ بات بھی جان لو کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، نہ رزق کو ختم کرتا ہے اور نہ موت کو قریب کرتا ہے۔ ابن ابی حاتم

جہاد کی تین قسمیں ہیں

۸۴۵۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جہاد تین قسم کے ہیں: ہاتھ، زبان اور دل کا جہاد، سب سے پہلے جو جہاد مغلوب ہو گا وہ ہاتھ کا جہاد ہے، پھر زبان اور دل کا جہاد ہے، اور جب دل (کی کیفیت ایسی ہو جائے) وہ نیکی کو نہ پہچانے اور برائی کو عجیب نہ سمجھے تو اوندھا کر دیا جاتا ہے اور اس کے اوپر والا حصہ پیچھے کر دیا جاتا ہے۔ مسدد، بیہقی فی الشعب، بیہقی فی السنن و صحیح

۸۴۵۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تم ضرور بضرور نیکی کا حکم کرو گے اور برائی سے روکو گے، اور تم لازماً اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں غضبناک ہو گے، کیا تم میں ایسے لوگ نہیں جو تمہیں اذیت پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۵۷... ابنی خزاعی عبدالرحمن کے والد سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا: اور مسلمانوں کی جماعتوں کی اچھی تعریف کی، پھر فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں میں دین کی سمجھ پیدا نہیں کرتے، نہ انہیں تعلیم دیتے ہیں اور نہ وعظ و نصیحت کرتے ہیں، نہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور نہ برائی سے روکتے ہیں۔

اور ان لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں سے نہ سیکھتے ہیں اور نہ دین کی سمجھ حاصل کرتے ہیں، اور نہ جان بوجھ پیدا کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی قسم! لوگ اپنے پڑوسیوں کو تعلیم دیں گے، انہیں سمجھ بوجھ اور دین کی فقاہت دیں گے، اور انہیں نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے، اور ضرور کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں سے علم حاصل کریں گے، دین کی سمجھ بوجھ اور ہوشیاری پیدا کریں گے ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں دنیا میں انہیں عذاب دینے میں جلدی کروں گا۔

پھر آپ منبر سے اترے اور اپنے گھر تشریف لے گئے، تو کچھ لوگوں نے کہا: تمہارے گمان میں آپ کی مراد کون لوگ تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ کی مراد اشعریین کے لوگ کیونکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں، جبکہ ان کے پڑوسی سخت مزاج پانی اور دیہات والے ہیں، یہ بات اشعریین تک پہنچی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! آپ نے ایک قوم کا ذکر بھلائی سے کیا جبکہ ہمارا ذکر برائی سے کیا، ہماری خطا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور علم دے لگے دین کی سمجھ اور دانائی کی باتیں سکھاتے رہیں گے انہیں نیکی کا حکم اور برائی سے روکتے رہیں گے اور کچھ لوگ ضرور اپنے پڑوسیوں سے علم، آگاہی اور دین کی سمجھ حاصل کرتے رہیں گے یا میں انہیں دنیا میں (سزا) عذاب دوں گا، تو وہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! کیا ہمارے علاوہ کاشکون ہے؟ تو آپ نے اپنی بات دہرائی

اور انہوں نے بھی وہی کہا: کیا ہمارے علاوہ کسی کا شگون مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ بھی ایسا ہے۔

انہوں نے عرض کیا: ہمیں ایک سال کی مہلت دیں تو آپ نے انہیں ایک سال کی مہلت دی تاکہ وہ انہیں دین کا علم سکھائیں اور ان میں سمجھ بوجھ پیدا کریں، پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی ”بنی اسرائیل کان کے لوگوں پر جو کافر ہوئے داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی یہ اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے گزر جاتے تھے، اور جو گناہ وہ کرتے اس سے ایک دوسرے کو روکتے نہ تھے کیا برا کام تھا جو وہ کرتے تھے۔“ ابن راہویہ، بخاری فی الوجدان وابن السکین، وابن مندہ والباوردی، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم وابن مردویہ، ابن

عساکر، قال ابن السکین ماله غیرہ واسناد صحیح

۸۳۵۸ حضرت (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم میں وہ باتیں ظاہر ہو جائیں جو تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ظاہر ہوئیں، میں نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تمہارے نیک لوگوں میں مداہنت اور تمہارے برے لوگوں میں فحاشی ظاہر ہو جائے اور بادشاہت تمہارے بچوں میں اور دین کی سمجھ تمہارے گھٹیا لوگوں میں منتقل ہو جائے۔ ابن عساکر وابن النجار

۸۳۵۹ وافر بن سلامہ، یزید الرقاشی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسے لوگوں کے بارے نہ بتاؤں جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء پھر بھی ان کے مرتبوں کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے، وہ نور کے منبروں پر (ہونے کی وجہ سے) پہچانے جائیں گے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو بندوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں، زمین پر خیر خواہی سے چلتے ہیں، میں نے کہا یہ تو ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں (لیکن) بندوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب کیسے بناتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: انہیں ایسی باتوں کا حکم دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں، اور ایسی باتوں سے روکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں تو جب یہ ان کی بات مانیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔

بیہقی فی الشعب والنقاش فی معجمہ وابن النجار ووافد ویزید ضعیفان

۸۳۶۰ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا اچھی بات ہے اور اپنے بادشاہ کے خلاف تم ہتھیار اٹھا لو تو یہ سنت نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ و نعیم

۸۳۶۱ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کوئی شخص کوئی بات کہتا تو منافق ہو جاتا، اور میں ایک ہی مجلس میں وہ بات چار مرتبہ سنتا ہوں، تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے اور نیکی کے کام پر لپک پڑو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم سب کو عذاب میں سمیٹ لے گا یا تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کر دے گا (اس وقت) تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں گے تو ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۸۳۶۲ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تم ضرور ایک وقت آنے والا ہے جس میں تمہارے نیک لوگ نیکی کا حکم دیں گے اور نہ برائی سے منع کریں گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

برائی مٹانے کا جذبہ ایمان کی علامت ہے

۸۳۶۳ حضرت (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں مؤمن کا دل ایسے گھلے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے کسی نے پوچھا: یہ کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: یہ اس وجہ سے کہ وہ کسی برائی کو دیکھے گا (مگر) اسے ہٹانے سکے گا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

۸۳۶۴ حضرت (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور بضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو

گے یا اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے بڑے لوگ مسلط کر دے گا جو تمہیں سخت اذیتیں پہنچائیں گے پھر تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں گے (مگر) ان کے دعا قبول نہ ہو گی، تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسا شخص مقرر کر دے گا جو تمہارے بچوں پر رحم نہیں کرے اور تمہارے بڑوں کی عزت نہیں کرے گا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر ۸۴۶۵..... حضرت (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا: جس شخص نے نیکی کا حکم نہیں دیا اور نہ برائی سے روکا کیا وہ ہلاک ہوا؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ ہلاک وہ ہوا جس نے اپنے دل سے نیکی کو نہ پہچانا اور برائی کو برانہ جانا۔

مصنف ابن ابی شیبہ ونعیم فی الفتر ۸۴۶۶..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: عنقریب ایسے واقعات رونما ہوں گے کہ جس نے ان میں عدا موجودگی کے باوجود انہیں پسند کیا تو وہ ان میں حاضر ہونے والوں کی طرح ہے اور جس نے باوجود وہاں ہونے کے انہیں ناپسند کیا تو وہ ان لوگوں کی طرح ہے جو وہاں موجود نہ تھے۔ نعیم وابن النجار تشریح:..... مؤمن کی شان یہ ہے کہ کوئی برائی جہاں کہیں بھی ہو وہ اسے ناپسند کرتا ہے ۸۴۶۷..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں: کوئی شخص کسی گناہ کے کیے جانے کے وقت وہاں موجود ہوتا ہے اور اسے ناپسند سمجھتا ہے تو وہ وہاں نہ ہونے والے کی طرح ہے اور جو وہاں موجود تھا مگر اسے وہ گناہ کا کام پسند تھا تو وہ وہاں موجود شخص کی طرح ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ ونعیم

برائی کو دل سے ناپسند کرنا

۸۴۶۸..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب تم کسی گناہ کو دیکھو اور تمہیں اسے تبدیل کرنے کی طاقت نہ ہو تو تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دل سے اسے ناپسند کرتے ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ ونعیم ۸۴۶۹..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: منافقوں سے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ جہاد کرو، اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ان کے سامنے ترش روئی کر سکو تو ترش روئی اختیار کرو۔ ابن عساکر ۸۴۷۰..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہاری عورتیں سرکش اور تمہارے نو جوان فاسق ہو جائیں گے اور تم جہاد چھوڑ بیٹھو گے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ (واقعی) ہونے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہاں ہونے والا ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے زیادہ سخت کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی، جب تم نیکی کا حکم نہیں دو گے اور برائی سے نہیں روکو گے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ ہونے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، جس ذات کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس سے بھی سخت چیز پیش آنے والی ہے؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے زیادہ سخت کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی سمجھو گے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ ہونے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اس سے بھی سخت چیز پیش آنے والی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی ذات کی قسم! میں ان کے لیے ضرور فتنہ پیدا کروں گا، جس میں بردبار شخص بھی حیران ہو جائے گا۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر ۸۴۷۱..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نیکی کا حکم دیتا ہوں اور خود اسے نہیں کرتا لیکن مجھے اللہ تعالیٰ سے اج کی امید ہے۔ ابن عساکر، مرتبہ ۸۴۴۲

لوگوں کا مزاج بدل جائے گا

۸۴۷۲ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: لوگوں پر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ ان کا اچھا شخص وہ ہوگا جو نیکی کا حکم نہیں دے گا اور برائی سے منع نہیں کرے گا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

۸۴۷۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کسی (حکومتی) امیر کے پاس نہ جانا، اگرچہ تو اس پر غالب آجائے، میری سنت سے تجاوز نہ کرنا اور ہرگز بے وقوف اور اس کے کوڑے سے نہ ڈرنا، کہ تم اسے اللہ تعالیٰ کی طاعت اور تقویٰ کا حکم دو گے۔ اے ابو ہریرہ! اگر تم کسی امیر و حکمران کے وزیر یا مشیر بن جاؤ یا اس کے پاس جاؤ تو ہرگز میری سنت اور سیرت کی مخالفت نہ کرنا، کیونکہ جس نے میری سنت اور سیرت کی مخالفت کی وہ قیامت کے روز اس طرح آئے گا کہ آگ ہر طرف سے گھیرتی رہے گی اور پھر اسے جہنم میں داخل کر دے گا۔ الدیلمی

۸۴۷۴ سماک، درۃ کی بیوی سے وہ درہ سے روایت کرتی ہیں: فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ مسجد میں تھے، میں نے عرض کیا: سب سے متقی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو زیادہ نیکی کا حکم دے، برائی سے روکے اور رشتہ داری کو زیادہ جوڑے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۷۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کب ہم نیکی کا حکم نہ دیں اور برائی سے نہ روکیں؟ آپ نے فرمایا: جب تمہارے اچھے لوگوں میں بخل اور تمہارے گھٹیا لوگوں میں علم، تمہارے قرآن کا علم رکھنے والوں میں مدہنت اور تمہارے چھوٹوں میں بادشاہت آجائے اس وقت۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

۸۴۷۶ (مرسل الحسن) حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے اور جب برابر ہو جائیں گے تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہے۔ بیہقی فی الشعب

۸۴۷۷ زہری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب سے کہا کیا میں اس شخص کے درجہ میں نہیں ہو سکتا جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتا، یا تو تم لوگوں کے کچھ قریب ہو گے یا ان کے حالات سے جدا، لہذا اپنے نفس پر جھک جاؤ نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ ابن سعد

۸۴۷۸ ابن سیرین حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: تمہاری آج کی نیکی گزشتہ زمانہ کی برائی ہے، اور تمہاری آج کی برائی آئندہ زمانہ کی نیکی ہوگی، تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک منکر باتوں کو معروف نہیں جانو گے اور معروف باتوں کو منکر نہیں جانو گے اور جب تمہارا عالم تم میں تو ہیں آمیز گفتگو نہ کرے۔ ابن عساکر

امر بالمعروف کے آداب

۸۴۷۹ طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک رات کچھ لوگوں کی نگہبانی کے لیے نکلے جب رات کا ایک پہر گزر گیا، تو آپ ایک گھر کے پاس سے گزرے اس میں کچھ لوگ پی رہے تھے، آپ نے انہیں پکار کر کہا: کیا یہ فحش نہیں کیا یہ فسق نہیں؟ (ان میں سے) کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع کیا ہے، چنانچہ حضرت عمر انہیں چھوڑ کر واپس آ گئے۔ عبد اللہ الزقاق

۸۴۸۰ ابو قلابہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عمر سے کہہ دیا: کہ ابو جحش ثقفی نے اپنے گھر میں شراب پی ہے جہاں وہ اور ان کے احباب بیٹھے ہیں، حضرت عمر چل کر وہاں پہنچے تو ان کے پاس صرف ایک آدمی بیٹھا تھا، ابو جحش نے کہا: امیر المؤمنین آپ کے لیے یہ کام جائز نہیں اللہ تعالیٰ نے تجھ سے منع فرمایا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا: اس فعل کو کیا کہا جائے؟ تو زید بن ثابت اور عبدالرحمن بن ارقم نے ان سے کہا: امیر

المؤمنین! ابوحنن نے سچ کہا، یہ واقعی تجس ہے چنانچہ حضرت عمرؓ نہیں چھوڑ کر وہاں سے چل دیے۔ عبدالرزاق

۸۲۸۱ زہری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قیس بن مکشوح مرادی سے کہا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم شراب پیتے ہو؟ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے خیال میں آپ نے بری بات کی اللہ کی قسم! میں جب بھی کسی بادشاہ کے پیچھے چلا تو میرے دل میں اسے قتل کرنے کا خیال پیدا ہوا، حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا تمہارے دل میں میرے قتل کا خیال پیدا ہوا؟ تو وہ بولے: میں اگر اس کا قصد کرتا تو کر لیتا، حضرت عمرؓ نے فرمایا: اگر تمہاں کہتے تو میں تمہارے گردن اڑا دیتا یہاں سے نکل جاؤ اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ یہ رات نہیں گزار سکتا، عبدالرحمن بن عوف نے ان سے کہا: امیر المؤمنین! اگر وہ وہاں کہہ دیتا تو کیا آپ اس کی گردن اڑا دیتے؟ حضرت عمرؓ فرمایا: نہیں لیکن میں نے اس بات سے اسے ڈرایا ہے۔ ابن جریر

۸۲۸۲ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) زید بن وہب سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا گیا: ولید بن عقبہ کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ہمیں تجس سے منع کیا گیا ہے ہمارے سامنے اگر کوئی بات ظاہر ہوئی تو ہم اس پر حد لگائیں گے۔ عبدالرزاق

۸۲۸۳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو کسی چیز سے منع کرنا چاہتے تو پہلے اپنے گھروالوں کے پاس جاتے (فرماتے) اگر مجھے معلوم ہو گیا کہ کوئی شخص اس چیز کا مرتکب ہو، جس سے میں روکا ہے تو میں اسے دہری سزا دوں گا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۸۲۸۴ ابن شہاب سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہشام بن حکیم بن حزام کچھ مردوں کے ساتھ مل کر نیکی کا حکم کرتے، حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے تھے جب تک میں اور ہشام زندہ ہیں تو یہ نہیں ہو سکتا۔ مالک و ابن سعد

۸۲۸۵ سدی سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطابؓ باہر نکلے، اچانک انہیں ایک آگ دکھائی دی، آپ کے ساتھ عبداللہ بن مسعودؓ تھے آپ آگ کی طرف چل پڑے یہاں تک (جس) گھر میں (آگ جل رہی تھی) داخل ہو گئے وہاں ایک چراغ جل رہا تھا، آپ گھر کے مکان میں داخل ہوئے اور یہ رات کے وقت کا واقعہ ہے کیا دیکھتے ہیں ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہے اور اس کے سامنے شراب پڑی ہے اور ایک لونڈی گانا گارہی ہے انجانے میں حضرت عمرؓ نے اس پر حملہ کر دیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے آج کی رات سے بھیا تک منظر نہیں دیکھا، ایک بوڑھا جو اپنی موت کا منتظر ہے، اس شخص نے اپنا سر اٹھایا اور کہا: عمر! بالکل ٹھیک ہے امیر المؤمنین جو آپ نے کیا ہے وہ اس سے زیادہ برا ہے آپ نے تجس کیا اور تجس سے روکا گیا ہے اور آپ بغیر اجازت اندر آ گئے، حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، پھر آپ اپنا کپڑا ادا توں میں دبائے روئے باہر نکل گئے، اور فرمایا: عمر کی ماں اسے روئے اگر اس کا رب اسے نہ بخشے ہم نے اسے دیکھا وہ اپنی بیوی کے ساتھ تنہائی میں بیٹھا تھا اب وہ کہہ رہا ہے کہ مجھے عمرؓ نے دیکھا اور وہ اس معاملہ میں شہرت کر رہے ہیں، اس بوڑھے نے اسی گھڑی حضرت عمرؓ کی مجلس چھوڑ دی۔

ایک دفعہ اس واقعہ کے بعد حضرت عمرؓ بیٹھے تھے کہ اچانک اسی خفیہ بات والے شخص جیسا ایک بوڑھا آیا اور مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا، حضرت عمرؓ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا: اس بوڑھے کو مجھ تک پہنچا دو، چنانچہ وہ آ گیا کسی نے اس سے کہا: حاضر ہو وہ شخص اٹھا (وہ دل میں) سمجھ رہا تھا کہ میری کسی بری حرکت کی عمر سرزنش کریں گے جو انہوں نے دیکھی ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، آپ اسے قریب کرتے رہے یہاں تک کہ اپنے پہلو میں بٹھالیا، پھر فرمایا: اپنا کان میرے نزدیک کرو، پھر آپ نے اس کے کان میں کہا، اس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمدؐ کو حق دے کر مبعوث فرمایا، اس رات میرے ساتھ عبداللہ بن مسعود تھے میں نے اور اس نے کسی کو نہیں بتایا۔

اس نے کہا: امیر المؤمنین! اپنا کان میرے نزدیک کریں، اس نے گوشہ میں کہا، اس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمدؐ کو حق دے کر بھیجا، میں نے بھی کسی کو نہیں بتایا اور آپ کی مجلس میں بیٹھنے تک دوبارہ یہ کام نہیں کیا تو حضرت عمرؓ نے تنبیہ کہہ کر آواز بلند کی، لوگوں کو معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کس وجہ سے تنبیہ کہہ رہے ہیں۔ ابو الشیخ فی کتاب القطع والسرقة

زہد و تقشف

۸۳۸۶ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: ازار پہنا کرو، چادر اوڑھا کرو، جوتا پہنا کرو، موزے اور شلواریں اتار دو، قافلوں سے ملو، گھوڑوں پر کود کر بیٹھا کرو، معد بن عدنان کی موافقت کرو، نیزے پھینکا کرو، عیش و عشرت اور عجم کی مشابہت چھوڑ دو، خبردار عجمیوں کی روش سے بچنا کیونکہ سب سے برا طریقہ عجم کی بود و باش ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، وابوذر الہروی فی الجامع، بیہقی فی السنن

سنجیدگی اور نرم رفتاری

۸۳۸۷ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: سوائے آخرت کے کاموں کے ہر کام میں نرم رفتاری بہتر ہے۔
 مسند احمد، ومسند وابن ابی الدنیا فی قصر الامل، وفی المنتخب، ابو داؤد، حاکم، بیہقی فی الشعب عن سعد
 ۸۳۸۸ خیشمہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے فرمایا: کئی فسادات اور مشتبہ امور ظاہر ہوں گے، تو تم سنجدگی اختیار کرنا، تو تم بھلائی کے کاموں میں تابع بن کر رہو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم بھلائی کے کاموں میں رہنا بنو۔ وفی المنتخب، مصنف ابن ابی شیبہ

لڑائی جھگڑا چھوڑنا

۸۳۸۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: لوگوں کے جھگڑوں سے بچو کیونکہ وہ دو قسموں سے خالی نہیں، یا وہ عقلمند ہوں گے جو تمہارے خلاف مکر کریں گے، یا جاہل ہوں گے، تمہارے خلاف ایسی بات میں جلدی کریں گے جو تم میں نہیں، یاد رکھنا کلام مذکور ہے اور جواب مؤنث ہے اور جہاں مذکور مؤنث جمع ہو جائیں تو وہاں اولاد کا ہونا ضروری ہے، پھر آپ نے یہ اشعار کہنا شروع کیے
 ترجمہ: جو جواب سے بچ گیا اس نے عزت پجالی، جس نے لوگوں سے مدارت و رواداری رکھی تو صحیح راہ چلا، جو لوگوں سے ڈرا لوگ بھی اس سے خوفزدہ ہوں گے، اور جو لوگوں کو حقیر جانے گا اس سے ہرگز کوئی نہیں ڈرے گا۔ بیہقی فی الشعب

اکتاہٹ دور کرنے کے لیے دل کی کیفیت تبدیل کرنا

۸۳۹۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں کسی باطل چیز کے ذریعہ راحت حاصل کرتا ہوں تاکہ میرے لیے حق میں زیادہ چستی کا ذریعہ بنے۔ ابن عساکر

غور و فکر

۸۳۹۱ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں بے شک تیرے رب کی طرف انتہا ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر نہیں۔ دارقطنی فی الافراد
 ۸۳۹۲ حضرت (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ نیکیوں کی کنجیاں اور برائیوں کے تالے ہیں، اور انہیں اس کا اجر بھی ملتا ہے، اور کچھ برائیوں کی چابیاں اور نیکیوں کے تالے ہیں، اور اس کا ان پر گناہ بھی ہے، ایک گھڑی کا غور و فکر رات (بھر) کے قیام سے بہتر ہے۔ ابن عساکر

۸۳۹۳ (مرسل حسن) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک گھڑی کا سوچ و چار رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔ ابن الدنیا فی التفکر

پرہیزگاری

۸۴۹۴ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: تقویٰ کے ساتھ عمل کم نہیں ہوتا، جو چیز قبول ہوتی ہے وہ کم کیسے ہو سکتی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی التقویٰ

۸۴۹۵ کمیل بن زیاد سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا جب آپ جہان کے اوپر پہنچے تو قبرستان کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا: اے قبروں بوسیدگی اور وحشت والو! تمہاری کیا خبر ہے ہماری خبر تو یہ ہے کہ مال تقسیم ہو گئے، اولاد یتیم ہو گئی، خاوند بدل گئے یہ تو ہماری خبر تھی تمہاری کیا خبر ہے۔

پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے کمیل! اگر انہیں جواب دینے کی اجازت ہوتی تو یہ کہتے: بہترین توشہ تقویٰ ہے، پھر آپ

روپڑے اور مجھ سے فرمایا: کمیل! قبر عمل کا صندوق ہے، اور موت کے وقت تیرے پاس (اس کی) خبر پہنچ جائے گی۔ الدینوری، ابن عساکر

۸۴۹۶ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی نے فرمایا: عمل کرنے سے زیادہ عمل کی قبولیت کا اہتمام کرو، کیونکہ کوئی عمل تقویٰ کے ساتھ کم نہیں ہوتا اور وہ عمل کیسے کم ہو سکتا ہے جو قبول ہوتا ہو۔ الحلیم، ابن عساکر

۸۴۹۷ عبدخیر سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل کم نہیں ہوتا، جو چیز قبول ہوتی ہے وہ کم کیسے ہو سکتی ہے۔ ابن ابی الدنیا فی التقویٰ، الحلیم

۸۴۹۸ عبد اللہ بن احمد بن عامر سے روایت فرماتے ہیں میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے علی بن موسیٰ رضانے اپنے آباء کے حوالہ

سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: وہ کون سے اعمال ہیں جو جنت میں زیادہ داخل کرتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق، اور آپ سے ان اعمال کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ جہنم میں داخل کرتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو خالی چیزیں، پیٹ اور شرمگاہ۔

۸۴۹۹ حضرت (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: جس نے تم میں سے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز چھوڑ دی تو اللہ تعالیٰ اسے

اس سے بہتر چیز ایسی جگہ سے عطا کرے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا اور جس نے سستی کی اور جہاں سے اسے علم نہ تھا اس چیز کو حاصل کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس سے سخت چیز دے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ ابن عساکر

۸۵۰۰ حضرت (عبد اللہ بن مسعود) سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے اگر اس بات کا علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ میرا عمل قبول فرمائیں گے تو یہ بات مجھے زمین بھر سونے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یعقوب بن سفیان ابن عساکر

۸۵۰۱ حضرت (ابو ذر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے (کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا) اے ابو ذر! تقویٰ کے ذریعہ عمل کی قبولیت کا عمل سے زیادہ

اہتمام کرو، اے ابو ذر! اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو برائیوں کو اس کے سامنے مشکل کر دیتے ہیں، ابو ذر! مؤمن اپنے لئے گناہ کو ایسے سمجھتا ہے گویا وہ کسی چٹان تلے ہے جس کے گرنے کا اسے اندیشہ ہے اور کافر اپنے لئے گناہ کو ایسے سمجھتا ہے گویا کوئی کھجور کا پتھر ہے جو ناک پر آ بیٹھی، ابو ذر! کسی چھوٹے گناہ کو نہ دیکھو، بلکہ اس ذات کی عظمت کو دیکھو جس کی نافرمانی کر رہے ہو، ابو ذر! بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا

یہاں تک کہ اپنا محاسبہ اس سے زیادہ سخت ایسے کرے جیسے ایک شریک (کار) اپنے شریک کا کرتا ہے اور وہ جان لے کہ اس کے کھانے پینے اور پہننے کا سامان کہاں سے آ رہا ہے؟ حلال سے یا حرام سے۔ الدیلمی

۸۵۰۲ ابو نصرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کا وہ خطبہ جو آپ نے ایام تشریق کے درمیان اونٹ پر بیٹھ کر دیا تھا وہاں جو حضرات

موجود تھے ان میں سے ایک نے مجھ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا: لوگو! تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے خبردار کسی عربی کو نجی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی سیاہ فام کو کسی گورے پر کوئی افضلیت حاصل ہے صرف تقویٰ کی وجہ سے آگاہ ہو گیا میں نے پہنچا دیا؟ لوگوں نے (بیک زبان) کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: حاضر غائب تک پہنچا دے۔ ابن النجار

لوگوں کو ان کے مراتب میں رکھنا

۸۵۰۳ عمر بن مخرق سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھانا کھا رہی تھیں آپ کے پاس ایک شخص گزر رہا جو شان و شوکت والا تھا آپ نے اسے بلایا اور وہ آپ کے ساتھ بیٹھ گیا پھر ایک دوسرا شخص گزر رہا تو آپ نے اسے ایک روٹی کا ٹکڑا عینایت کیا، آپ سے کسی نے کہا: ایسا کیوں؟ آپ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ لوگوں کو ان کے مراتب و درجات میں رکھیں۔

خطیب فی المتفق مبرقم، ۵۷۱/۵۷۱

تشریح:..... یہ حدیث جتنے راویوں نے نقل کی ہے سب کا مدار میمون بن ابی شیبہ ہے مگر انہوں نے حضرت عائشہ کا زمانہ نہیں پایا، بہر کیف حدیث کا درجہ حسن کا ہے، یہاں دو باتیں ذہن نشین کر لیں، اول یہ کہ حضرت عائشہ نے مجاہدانہ بیٹھی ہوئی تھیں، دوم آپ کھانے کے لیے اس طرح نہیں بیٹھی تھیں جیسے لوگ ہوٹل وغیرہ میں بیٹھتے ہیں، آپ کی مجلس علمی مجلس ہوا کرتی تھی، آپ پردہ میں بیٹھتیں اور آنے والوں کے لیے آپ کے ہاں قیام و طعام کا بندوبست تھا، کیونکہ شائقین علم حدیث دور دور سے آ کر آپ سے نبی کریم ﷺ کے اقوال سنتے آپ کے کئی خادم اور لونڈیاں تھیں پاس بیٹھنے سے مراد اتحاد مجلس ہے نہ کہ اتحاد مکان۔

۸۵۰۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس نے لوگوں کو ان کے مراتب میں رکھا اس نے اپنے آپ سے مشقت دور کی، اور جس نے اپنے بھائی کو اس کی قدر و منزلت سے آگے بڑھایا تو اس نے اس کی عداوت و دشمنی کو کھینچا۔ البقرہ فی العلم

۸۵۰۵ زیاد بن اُتم سے روایت ہے فرماتے ہیں: سمندر میں ہمارا بحری بیڑہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بیڑہ سے مل گیا ہمارے ساتھ ایک شخص تھا جو بے حد مذاقی تھا، وہ ہمارے باورچی سے کہتا، اللہ تعالیٰ تجھے اچھا اور بھلا بدلہ دے، تو وہ غصہ ہو جاتا، ہم نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے ساتھ ایک شخص ہے جب ہم اسے جزاک اللہ خیرا وبرا کہتے ہیں تو وہ ناراض ہو جاتا ہے، آپ نے فرمایا: اس کے لیے الفاظ تبدیل کر دو، کیونکہ ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ بے اچھائی تجھے برا اور خارش کا بدلہ دے تو وہ شخص ہنس پڑا اور کہنے لگا تو اپنا مذاق نہیں چھوڑتا، تو اس شخص نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے (آ کر) کہا حضرت ابویوب! اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا بدلہ دے۔

ابن عساکر

تشریح:..... بڑوں کی باتیں بھی عظیم ہوتی ہیں، ان حضرات کا نور فراست اس قدر تیز تھا کہ بغیر آلات کے انسانی تشخیص کر لیا کرتے تھے۔

التواضع

۸۵۰۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تین باتیں تواضع و انکساری کی بنیاد ہیں، جس سے ملاقات ہو اسے سلام میں پہل کرنا، اونچی جگہ بیٹھنے کی بجائے نیچے بیٹھنے پر راضی رہنا، اور نمود و نمائش کو برا سمجھنا۔ العسکری

تشریح:..... سلام میں پہل نہ کرنے سے ایک فرد کے دل میں دشمنی اٹھے گی، مجلس میں اونچی جگہ بیٹھنے سے نیچے بیٹھنے والے خاص افراد حسد کریں گے، تکبر کی وجہ سے ہر شخص بڑے طریقہ سے ملے گایوں عافیت کم ہوگی اور عداوت بسیار۔

۸۵۰۷ سمعان بن الہدی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا جو بندہ میری خاطر میری مخلوق کے سامنے عاجزی کرے تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا، اور میرا جو بندہ میری مخلوق کے سامنے تکبر کرے گا میں اسے اپنی جہنم میں داخل کروں گا اور میرا جو بندہ حلال سے حیا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے حرام میں مبتلا کر دیں گے۔ ابن عساکر

وقال منکر اسناد او متناً و فی سندہ غیر واحد من المجہولین

یہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن اس کا مضمون جو تواضع کے متعلق ہے وہ درست ہے۔

۸۵۰۸ اوس بن خولیؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے لیے انکساری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند مرتبہ عطا فرماتے ہیں اور جو تکبر کرے اللہ تعالیٰ اس کا مقام گھٹا دیتے ہیں۔

ابن مندہ وابونعیم قال فی الاصابہ فیہ خارجہ بن مصعب وفیہ من لایعرف ایضاً

تواضع سے مرتبہ بلند ہوتا ہے

۸۵۰۹ عبید اللہ بن عدی بن الحیار سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا: بندہ جب اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی حکمت کے تحت اسے بلندی عطا فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں: اٹھ اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے، جبکہ وہ اپنے دل میں حقیر اور لوگوں کی نظروں میں بلند شان ہوتا ہے۔

اور جب وہ تکبر کرتے کرتے اپنی صسے گزر جائے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین پر دے مارتے ہیں، اور فرماتے ہیں: ذلیل ہو اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے وہ اپنے دل میں تو بڑا ہوتا ہے لیکن لوگوں کے ہاں حقیر ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ ان کے نزدیک خنزیر سے بھی بڑھ کر ذلیل ہو جاتا ہے۔

ابو عبید والنخراطی فی مکارم الاخلاق والصابونی فی المائین، عبدالرزاق

۸۵۱۰ ابن وہب سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے مالک نے اپنے چچا کے حوالہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عمر اور عثمان کو دیکھا کہ جب وہ مکہ سے آتے تو معمرس پر اترتے اور جب مدینہ میں داخل ہونے کے سوار ہوتے تو کوئی بھی ایسا نہ پتا کہ اس نے اپنے غلام کو اپنے پیچھے سواری پر سوار کر لیا تھا۔

فرماتے ہیں: حضرت عمر اور عثمان بھی اپنے ساتھ (غلاموں کو) سوار کرتے، میں نے ان سے کہا: کیا تواضع کے ارادے سے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں، اور پیدل چلنے والے کو سوار کرنے کی تلاش تاکہ وہ اپنے علاوہ دوسرے بادشاہوں کی طرح نہ ہوں پھر انہوں نے ان باتوں کا ذکر کیا جو لوگوں نے پیدا کر دی ہیں، کہ (بادشاہ) لوگ کے غلام ان کے پیچھے چلیں اور وہ خود سوار ہوں، آپ اسے لوگوں کے لیے عیب جانتے۔ بیہقی فی الشعب

کام کے اہل کو کام سونپنا

۸۵۱۱ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگ مدینہ کی مسجد کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر تعمیر کر رہے تھے آپ نے فرمایا: گارے کے قریب یمامی کو رکھو کیونکہ وہ تم سے زیادہ اچھے طریقہ سے اسے چھوتا ہے اور تم سب سے زیادہ اس کے مضبوط بازو ہیں۔

ابونعیم فی المعرفة مرقم، ۵۷۱۶

توکل وبھروسا

۸۵۱۲ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری جو مخلوق میرے علاوہ کسی دوسری مخلوق پر بھروسا کرے، تو میں اس کے سامنے آسمانوں وزمینوں کے دروازے کاٹ دیتا ہوں، وہ اگر مجھے پکارے تو میں اسے جواب نہیں دیتا، مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا نہیں کرتا۔

اور میری جو مخلوق میری مخلوق کے علاوہ مجھ پر بھروسا کرے تو میں آسمان کو اس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں، پھر اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں، مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں اور اگر مجھ سے مغفرت طلب کرے تو اسے بخش دوں۔ العسکری

۸۵۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں لوگو! اللہ تعالیٰ پر توکل کرو، اور اسی پر بھروسا رکھو، کیونکہ وہ اپنے علاوہ سب سے کافی ہے۔

ابن ابی الدنيا فی التوکل

۸۵۱۴ (حبہ اور سوء جو خالد کے بیٹے ہیں) سلام بن شریک سے روایت ہے کہ انہوں نے حبہ اور سوء خالد کے بیٹوں کو دیکھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے آپ اس وقت ایک دیوار یا عمارت بنا رہے تھے ان دونوں حضرات نے آپ کی اعانت کی، آپ نے فرمایا: جب تک تمہارے سر حرکت کرتے ہیں اس وقت تک رزق سے مایوس نہ ہونا، اس واسطے کہ سرخ رنگ میں پیدا ہوتا ہے اس پر چھلکا تک نہیں ہوتا پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے رزق دیتا ہے۔ ابو نعیم

اچھا گمان

۸۵۱۵ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا کہ حسن ظن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی امید نہ رکھو، اور اپنے گناہ کے علاوہ تمہیں کسی چیز کا اندیشہ نہ ہو۔ الدینوری

۸۵۱۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگوں میں رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: لوگو! اپنے رب کے بارے اچھا گمان رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے گمان کے مطابق معاملہ کرتے ہیں۔ ابن ابی الدنيا وابن الجار

بردباری، برداشت

۸۵۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آپ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو پتھر اٹھا رہے تھے آپ نے فرمایا: تم میں سب سے مضبوط وہ شخص ہے جو غصہ پر زیادہ قابو پالے اور سب سے بردبار وہ شخص ہے جو قدرت کے باوجود معاف کر دے۔

العسکری فی الامثال وهو حسن

شرم و حیا

۸۵۱۸ (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیا کرو کیونکہ میں جب قصائے حاجت کے لیے جاتا ہوں تو اپنا سر اللہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے جھکا لیتا ہوں۔ سفیان

۸۵۱۹ اوس بن ابی اونی بن منہ تارخ اصفہان نقل کرتے ہیں کہ مجھے محمد بن محمد بن اہل، ان سے ابراہیم بن عبد اللہ بن حاتم نے بیان کیا، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے ہیں: میں نے (خلیفہ) مامون کو خطبہ دیتے ہوئے سنا: انہوں نے کہا: لوگو! میں تمہیں حیا کا حکم دیتا ہوں اور اس پر ابھارتا ہوں کیونکہ ہشیم بن بشیر بواسطہ یونس حضرت حسن بصری سے انہوں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا: کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کر رہا تھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا جزو ہے اتنے میں ان کے سامنے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین مجھ سے ہشیم نے ایسا ہی بیان کیا جیسا آپ سے بواسطہ یونس، حضرت حسن بصری بیان کیا ہے، وہ عمران بن حصین سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں تو مامون نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! مجھ سے ہشیم نے یونس، حبیب اور منصور سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے حضرت عمران بن حصین، ابو بکرہ اور سمرہ بن جندب سے اور اس شخص سے جو زمین کے اٹھنے والوں میں سب سے بہتر یعنی علی بن ابی طالب سے کہ نبی ﷺ نے سنا ایک شخص اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کر رہا تھا۔

تشریح: آج کا تاریخ دان طبقہ اس وقت کے بادشاہوں کو بے ساختہ ظالم جابر، بے دین اور طرد کہہ دیتا ہے جبکہ آج کے اور اس وقت کے بادشاہوں میں بہت زیادہ فرق ہے، آج کے دور کے بادشاہوں کی حالت دیکھ سابقہ لوگوں کو اس پر قیاس کیا جاتا ہے جو سراسر غلط اور بے بنیاد اصول ہے۔

۸۵۲۰ محمد بن ابی السری التوکل عسقلانی، بکر بن بشر السلمی سے وہ عبد الحمید بن سوار سے وہ ایاس بن معاویہ بن قرۃ سے وہ اپنے والد کے

واسطہ سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ کے سامنے حیا کا تذکرہ ہوا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا حیا دین کا جزو ہے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ سراپا دین ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیا پا کدراستی، اور زبان کی بندش نہ کہ دل کی بندش اور عمل ایمان کے اجزاء ہیں یہ آخرت میں اس سے زیادہ بڑھ جاتی ہیں جتنی یہ دنیا میں کم ہوتی ہیں۔
بغل، فحش گوئی اور بے ہودہ گوئی نفاق کا اجزاء ہیں، یہ دنیا میں بڑھتی ہیں اور آخرت میں دنیا کی نسبت زیادہ کم ہو جاتی ہیں۔

الحسن ابن سفیان و یعقوب بن سفیان، طبرانی فی الکبیر و ابوالشیخ، حلیۃ الاولیاء والدیلمی، ابن عساکر قال فی المعنی عبدالحمید بن سوار ضعیف و بکر بن بشر مجهول و محمد بن ابی السریٰ له مناکیر و مربرقم: ۵۷۸۷
۸۵۲۱۔ (ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ) اور اسی سے، وہ قرۃ بن عبدالرحمن عن ابی سلمہ سے وہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ ان سے فرمایا: اسے رہنے دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (ابن عساکر) وقال: المحفوظ حدیث الزہری عن سالم عن ابيه مربرقم: ۵۷۸۲

پوشیدگی و گمنامی

۸۵۲۲۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوشخبری ہے ہر گمنام بندے کے لیے، جو لوگوں کو پہچانتا ہے اور اللہ تعالیٰ رضا مندی سے نہیں مشہور کرتے، یہی لوگ ہدایت کے چراغ، یہ نہ خبریں پھیلانے والے ہیں اور نہ زیادہ گفتگو کرنے والے ہیں نہ سخت مزاج اور دکھلاوا کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہر تار یک گھیر لینے والے قلم سے نجات دے دیتے ہیں۔

ہناد، الحلیۃ، بیہقی ابن عساکر

خوف و امید

۸۵۲۳۔ (الصدیق رضی اللہ عنہ) عرفہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو رو سکنا ہو رو لے، اور جسے روانہ آئے وہ رونے کی شکل بنا لے، یعنی نضر وعاجزی کرے۔ ابن المبارک، مسند احمد فی الزہد و ہناد، بیہقی فی السنن
۸۵۲۴۔ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نرمی کی آیت کا، سختی کی آیت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور سختی کی آیت کا نرمی کی آیت کے ساتھ ذکر کیا ہے؟ تاکہ مومن رغبت اور خوف رکھنے والا ہو اور ناحق اللہ تعالیٰ سے امید نہ رکھے اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالے۔ ابوالشیخ

۸۵۲۵۔ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: تم میں سے جب کوئی روئے تو اپنے آنسو نہ پونچھے بلکہ انہیں رخسار پر بہتے چھوڑ دے اور اسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملے۔ بیہقی فی السنن

۸۵۲۶۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک نوجوان شخص تھا جو جہنم کے تذکرہ پر رو پڑتا تھا، یہاں تک کہ اس حالت نے اسے گھر میں روک لیا (یعنی بیمار پڑ گیا) نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا آپ اس کے پاس تشریف لے گئے جب اس نوجوان نے آپ کو دیکھا تو (خوراً) اٹھ کھڑا ہوا اور آپ کے گلے سے لگ کر فوت ہو کر گر پڑا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے دوست کی تجمیز و تمجین کرو! کیونکہ جہنم کے خوف نے اس کا جگر پھاڑ دیا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے پناہ دے دی ہے، جو کسی چیز کی امید کرتا ہے اسے طلب کرتا ہے اور جو جس چیز سے خوف رکھتا ہے اس سے بھاگتا ہے۔

ابن ابی الدنيا والموفق بن قدامة فی کتاب البکاء والرقۃ

۸۵۲۷۔ حضرت سعید بن المسیب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، نبی ﷺ آپ کی عیادت کے لیے

تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا: عمر کیسی حالت ہے؟ حضرت عمر نے عرض کیا: امید بھی ہے اور خوف بھی آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس مومن کے دل میں خوف اور امید جمع ہو گئے اللہ تعالیٰ اسے اس کی امید عطا کریں گے اور خوف سے امن بخشیں گے۔ بیہقی فی الشعب

۸۵۲۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹا جانتے ہو کمترین لوگ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا، جو کم درجہ ہیں آپ نے فرمایا: وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ بیہقی فی الشعب

۸۵۲۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں: مجھے اپنی عزت کی قسم میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن نہیں جمع کروں گا جب وہ مجھ سے خوفزدہ ہوگا میں اسے قیامت کے روز بے خوف کروں گا، اور جب دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو آخرت میں اسے خوفزدہ کروں گا۔ ابن النجار

۸۵۳۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ہاتھوں نے جو کچھ کیا اگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرا مواخذہ فرمائیں تو مجھے ہلاک کر دیں۔ بیہقی فی الشعب وقال غریب تغردہ محمد بن سہل بن عسکر فیما علم تشریح: یہ بھی تعلیم ہے ورنہ انبیاء سارے کے سارے معصوم ہوتے ہیں۔

آخرت کا خوف

۸۵۳۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے ایک درخت پر ایک پرندہ بیٹھا دیکھا، آپ نے فرمایا: اے پرندے تو خوش رہے درختوں پر بیٹھتا ہے اور پھل کھاتا ہے اور تجھے کوئی حساب نہیں دینا۔ حاکم فی تاریخہ والدیلمی

۸۵۳۲ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص بھی اپنے ایمان کے بارے بے خوف اور مطمئن ہوا تو وہ اس سے چھن گیا۔ ابن عساکر

۸۵۳۳ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کاش میں اپنے گھر والوں کا مینڈھا ہوتا، اور پھر ان کے ہاں کوئی مہمان آتا تو یہ میری رگیں کاٹ دیتے خود بھی کھاتے اور (مہمانوں کو بھی) کھلاتے۔ ابن عساکر

یتیم پر مہربانی

۸۵۳۴ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) صالح الناجی سے روایت فرماتے ہیں: میں محمد بن سلیمان بصرہ کے گورنر کے پاس تھا، پس اس نے کہا: مجھ سے میرے والد نے میرے جدا کبر یعنی ابن عباس سے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یتیم کے سر پر اس طرح آگے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو اور

جس کا باپ (زندہ) ہو اس کے سر پر اس طرح پیچھے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو۔ خطیب وقال لا یحفظ لمحمد بن سلیمان غیرہ، ابن عساکر

۸۵۳۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو کسی یتیم کو نافہ تجارت کے لیے دے۔ بیہقی فی الشعب

۸۵۳۶ شمیسہ سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یتیم کی تربیت کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: ان میں سے کوئی اپنے یتیم کو مارتا یہاں تک کہ اس کی جسمانی اور اخلاقی اصلاح ہو جاتی تھی۔ ابن جریر

اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر رضا مندی

۸۵۳۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ میں جیسے کیسے بھی رہوں، خوشی کی حالت میں یا ناخوشی میں، کیونکہ جو چیزیں مجھے پسند ہیں یا نا پسند مجھے ان کے بارے بھلائی کا علم نہیں۔

ابن ابی الدنیا فی الفرج والعسکری فی المواعظ وسلم الرازی فی عوالمہ ولفظہ: انی لا ادری فی الیومینما المصیرۃ

۸۵۳۸ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے ان سے کہا: کہ ابوذر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: مجھے فقر غنا (مالداری) سے (اور) بیماری، صحت سے زیادہ پسند ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم فرمائے! جہاں تک میرا معاملہ ہے تو میں کہتا ہوں، کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے اچھے اختیار پر بھروسہ کر لیا تو اسے اس کی تمنا نہ ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسند کردہ حالت کے علاوہ میں ہے، اور یہ قضا کے تصرف سے رضا پر ٹھہرنے کی حد ہے۔ ابن عساکر

۸۵۳۹ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی نافذ شدہ قضا پر راضی رہا تو اسے اجر ملے گا، اور جو اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ قضا پر راضی نہ ہوا تو اس کا عمل برباد ہوگا۔ ابن عساکر

۸۵۴۰ حضرت (عماد بن صامت رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: صبر (چشم پوشی) اور سخاوت اس نے کہا: میں ان سے بھی افضل عمل کا طالب ہوں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فیصلہ میں اس پر کوئی تہمت نہ رکھو۔ بیہقی فی الشعب

زہد و دنیا سے بے رغبتی

۸۵۴۱ (الصدیق رضی اللہ عنہ) ابو ضمہ یعنی ابن حبیب ابن ضمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر کے ایک بیٹے پر جان کنی کا عالم تھا، وہ نوجوان تکیہ کی طرف دیکھنے لگا، جب اس کی وفات ہو گئی تو لوگوں نے حضرت صدیق اکبر سے کہا: ہم نے آپ کے فرزند کو دیکھا وہ تکیہ کی طرف دیکھ رہے تھے، انہوں نے تکیہ اٹھایا تو اس کے نیچے پانچ یا چھ دینار پائے، حضرت ابوبکر اپنا ہاتھ مل کر کہنے لگے، انا لله وانا اليه راجعون، مجھے اس کا گمان نہیں کہ تمہاری کھال اس کی وسعت رکھے گی۔

۸۵۴۲ عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب شام کی طرف لشکر روانہ کیے تو ان سے فرمایا: تم لوگ شام جا رہے ہو اور وہ کشادہ زمین ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہیں قدرت دینے والا ہے، یہاں تک کہ تم اس میں مساجد بناؤ، تمہارے حال سے اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات نہ آئے کہ تم وہاں ابولعب کے لیے جا رہے ہو اور عیش پرستی سے بچنا۔ ابن المبارک

۸۵۴۳ اسماعیل بن محمد سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر نے لوگوں میں مال تقسیم کیا اور اسے برابر سربر کھا، کسی نے کہا: اے خلیفہ رسول آپ اصحاب بدر اور دوسرے لوگوں میں برابری کا معاملہ کر رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا آخرت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور بہترین ذریعہ درمیانہ ہوتا ہے اور ان میں فضیلت ان کے اجر کے اعتبار سے ہے۔ مسند احمد فی الزہد

۸۵۴۴ ابوبکر بن محمد انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر سے کسی نے کہا: اے خلیفہ رسول! آپ اہل بدر کو حکومت کے کاموں میں کیوں شریک نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: مجھے ان کا مقام معلوم ہے میں دنیا کے ذریعہ انہیں میاں نہیں کرنا چاہتا۔ الحلیہ ورواہ ابن عساکر عن الزہری

۸۵۴۵ حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی صدیق اکبر کی مرض وفات میں ان کے پاس آئے، آپ نے حضرت صدیق سے کہا: اے خلیفہ رسول! مجھے کوئی وصیت کریں! تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا (کے دروازے) تم پر کھولنے والا ہے لہذا تم میں ہرگز کوئی بھی ضرورت سے زائد دنیا نہ لے۔ الدینوری

تنعم و عیش سے اجتناب کرنا

۸۵۴۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: ان کے پاس حضرت عمر تشریف لائے اور میں اس وقت دسترخوان پر تھا ان کے لیے مجلس کے صدر مقام کو کشادہ کر دیا گیا، آپ نے فرمایا: اللہ کے نام سے جس کے ہاتھ میں (سب کچھ) ہے پھر

ایک لقمہ لیا، اور اس کے ساتھ دوسرا ملایا، فرمایا: مجھے یہ کھانا روغنی معلوم ہوتا ہے، جبکہ یہ گوشت کا روغن نہیں ہے۔

تو عبداللہ بن عمر نے عرض کیا: امیر المؤمنین! میں بازار موٹا گوشت لینے گیا تو وہ مہنگا تھا، تو ایک درہم کا ذرا کم درجہ گوشت خرید لیا اور اس پر ایک درہم کا گھی ڈالوایا، آپ نے فرمایا تم میرے لیے ایک ایک ہڈی لوٹانا چاہتے ہو، پھر فرمایا: نبی ﷺ کے پاس جب بھی دو کھانے جمع ہوئے آپ نے ایک کھالیا اور دوسرا صدقہ کر دیا، تو حضرت عبداللہ نے عرض کیا: اب کھالیں! امیر المؤمنین! اب جب بھی میرے پاس دو کھانے جمع ہوں گے میں ایسا ہی کروں گا حضرت عمر نے فرمایا: میں تو (ابھی) کرنے والا ہوں۔ ابن ماجہ

۸۵۴۷ حضرت سفیان سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر نے ابوموسیٰ اشعری کی طرف لکھا تم آخرت کے عمل کو دنیا سے بے رغبتی جیسی افضل چیز سے ہی حاصل کر سکتے ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزہد

۸۵۴۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تمام میں بکثرت نہانے، (جسم کو نرم کرنے کے لیے) چونا ملنے اور (نرم) بستروں پر تکیہ لگانے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔ ابن المبارک فی الزہد

۸۵۴۹ حضرت عمر سے روایت ہے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! دنیا داروں کے پاس مت جایا کرو کیونکہ یہ رب تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ ابن المبارک

۸۵۵۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا سے بے رغبتی، قلب و جسم کی راحت ہے۔ ابن المبارک

۸۵۵۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (پسے) آنے کو مت چھانا کرو کیونکہ یہ سارے کا سارا تاج ہے۔ ابن المبارک

۸۵۵۲ شقیق سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا، بے شک دنیا سزاور میٹھی ہے جس نے اسے صحیح طریقہ سے لیا تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے اس میں برکت دی جائے، اور جس نے اسے باحق حاصل کیا تو اس شخص کی مانند ہے جو (جوع البقر) کہ

لکھاتا جائے اور سیر نہ ہو۔ جیسی بیماری میں مبتلا ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ و ابوالقاسم بن بشران فی امالیہ

۸۵۵۳ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف وغیرہ حضرات سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کسری کے خزانے لائے گئے، تو

سونے چاندی کے اتنے ڈھیر تھے کہ نظر حیران ہو جاتی تھی، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے، عبدالرحمن نے کہا: امیر المؤمنین آپ کیوں رو پڑے؟ آج کا دن تو خوشی، سرور اور شکر کا دن ہے، حضرت عمر نے فرمایا: جس قوم کے پاس ان کی کثرت ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان کے

درمیان (آپس میں) بغض و عداوت رکھ دی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزہد، ابن عساکر

تشریح: حضرت عمر صاحب فراست مشہور تھے چنانچہ آپ کی یہ پیش گوئی برحق ثابت ہوئی

۸۵۵۴ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: دنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے خرگوش کی چھلانگ۔

ابن المبارک، مصنف ابن ابی شیبہ

دنیا کی بے وقعتی

۸۵۵۵ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر ایک ڈھیران کے پاس سے گزرے وہاں تھوڑی دیر کے

لیے ٹھہر گئے، گویا آپ اپنے دوستوں کو اس مشقت میں ڈالنا چاہتے تھے کہ وہ اس (بدبو) کی اذیت اٹھائیں، آپ نے ان سے فرمایا: یہ تمہاری

دنیا ہے جس کی تم لوگ حرص و لالچ کرتے ہو۔ مسند احمد فی الزہد، الحلیہ

۸۵۵۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے (دنیا اور آخرت کے) معاملہ میں غور کیا، (تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ) جب

میں دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کو نقصان پہنچاتا ہوں اور جب آخرت کا ارادہ کرتا ہوں تو دنیا کو نقصان پہنچاتا ہوں اور جب معاملہ ایسا ہے تو فنا

ہونے والی چیز کو نقصان پہنچاؤ۔ مسند احمد فیہ الحلیہ

۸۵۵۷ ابوسنان الدوری سے روایت ہے فرماتے ہیں: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اس وقت آپ کے پاس مہاجرین اولین کی ایک جماعت تشریف فرما تھی، آپ نے ایک ڈبیہ منگوائی جو عراق کے قلعہ سے آئی تھی، اس میں ایک انگوٹھی تھی آپ کے کسی فرزند نے وہ انگوٹھی لے کر اپنے منہ میں ڈال لی، حضرت عمر نے اس بچہ سے وہ انگوٹھی چھین لی، پھر آپ رو پڑے، حاضرین میں سے ایک شخص نے آپ سے کہا: آپ کیوں روتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح دی، آپ کو دشمن کے مقابلہ میں کامیاب کیا اور آپ کی آنکھ ٹھنڈی کر دی؟ آپ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: جس پر دنیا (کے دروازے) کھل گئے اللہ تعالیٰ قیامت تک ان کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دیں گے، اور مجھے اسی کا ڈر ہے۔ مسند احمد

۸۵۵۸ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے، حضرت جابر بن عبد اللہ کو دیکھا کہ وہ گوشت اٹھائے جا رہے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: امیر المؤمنین گوشت کی بڑی خواہش تھی اس لیے میں نے ایک درہم کا گوشت خرید لیا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی اور چچا زاد کے لیے خالی پیٹ رات گزارے؟ یہ آیت کہاں جائے گی، تم دنیا کی زندگی میں اپنی اچھی چیزیں لے گئے۔ مالک

۸۵۵۹ مسروق سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت عمر ہمارے پاس آئے آپ نے ایک جوڑا پہن رکھا تھا، لوگوں نے آپ کی طرف دیکھا آپ نے فرمایا: جو چیز دکھائی دیتی ہے اس میں صرف بشارت ہی ہے باقی رہے گا اللہ اور مال اور اولاد دہلاک ہونے والے ہیں پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلہ میں خرگوش کی چھلانگ ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قصر الامل
۸۵۶۰ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: اصحاب صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا، انہوں نے دودینار یا دو درہم چھوڑے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: دوداغ ہیں، اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔

مسند احمد، بخاری فی تاریخہ، عقیلی فی الضعفاء وصحہ والدورقی، سعید بن منصور
۸۵۶۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تو دنیا کو انتہائی خوبصورت انداز میں لایا جائے گا، پھر وہ کہے گی: اے میرے رب! مجھے اپنے کسی دوست کو بخش دے، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، اے بیچ! چلی جا تو کچھ بھی نہیں تو میرے نزدیک اتنی ذلیل ہے کہ میں اپنے کسی دوست کو تجھے نہیں بخشا، پھر اسے پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ الحلیہ
۸۵۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: مال اور مالدار کی طلب انسان کے دین کے لیے دو خونخوار بھیڑیوں سے زیادہ خطرناک ہے جو کسی بکریوں کے ریوڑ میں صبح تک رات گزاریں۔ العشاری فی المواعظ

۸۵۶۳ زید بن علی سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی نے دنیا کی مذمت کے متعلق اپنی گفتگو میں فرمایا: اس کے اور اس کے درمیان مٹی حائل ہوگئی، اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک بندہ اس کی عبادت کرتا ہے، جو اس کے ہاتھوں میں اس کی امید رکھتا ہے، اس کی رضامندی میں اپنے بدن کو تھکا تا ہے اپنے دین کو زخمی کرنا اپنی عزت و مروّت کو گھٹاتا ہے یہاں تک کہ وہ (دنیا) اس کے اور اس کے رب کے درمیان حائل ہو جاتی ہے، بڑی چیزوں میں اللہ تعالیٰ سے اور چھوٹی چیزوں میں بندوں سے امید رکھتا ہے لہذا بندہ کو وہ چیز دیتا ہے جو رب کو نہیں دیتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے اس کے ذریعہ پکھلا دیا جائے گا جیسا کہ اس کے ساتھ کیا جائے گا۔

اسی طرح اگر کسی بندے سے ڈرے اور اس کے خوف سے وہ چیز دے جو اللہ تعالیٰ کو نہیں دیتا، اس طرح وہ شخص جس کی نگاہ میں دنیا کی عزت بڑھ جائے اور وہ قابل شان بن جائے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ترجیح اور فوقیت دے دیتا ہے۔ العسکری فی المواعظ

۸۵۶۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا مردار ہے جو اس کا طلبگار ہو وہ کتوں کے میل جول پر صبر کرے۔ ابو الشیخ
۸۵۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا پیٹھ پھیر کر چل پڑی اور آخرت رخ کر کے آنے لگی، ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، سو تم آخرت کے بیٹوں میں سے ہونا، اور دنیا کے بیٹوں میں سے نہ ہونا، جمدارادینا سے بے رغبتی کرنے والوں نے زمین کو چھوٹا،

منیٰ کو بستر اور پانی کو اچھی چیز بنالیا۔

خبردار! جو جنت کا مشتاق ہے وہ شہوات کو بھول جائے گا، اور جو (جہنم کی) آگ سے ڈرا وہ حرام چیزوں (کو چھونے سے پہلے) واپس لوٹ آئے گا، اور جو دنیا سے بے رغبت ہو اس کے لیے مصائب کا جھیلنا (آسان ہے) بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ہیں، جیسے کسی نے جنتیوں کو جنت میں ہمیشہ رہنے والا دیکھا اور جہنمیوں کو جہنم میں عذاب میں گرفتار دیکھا، ان کے شر (سے) حفاظت ہے ان کے دل ممکن ہیں، اور ان کے نفس پاکدامن ہیں ان کی ضرورتیں پوشیدہ ہیں، انہوں نے آخرت کے لیے سفر کے لیے چند دنوں پر صبر کیا۔

جہاں تک رات کا معاملہ ہے تو ان کے قدم صف بستہ ہیں ان کے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑی جاری ہے، اپنے رب کی پناہ لیتے ہیں، (کہتے ہیں) اے ہمارے رب! ہمارے رب! اپنی گردنوں کو (جہنم سے) آزادی کے طلبگار ہیں، اور دن کے وقت وہ علماء بردبار، نیک اور پرہیز گار ہیں گویا وہ تیر ہیں دیکھنے والا اس کی طرف دیکھ رہا ہے وہ کہے گا: کیا یہ بیمار ہیں؟ حالانکہ کوئی بھی بیمار نہیں، اور ان سے کوئی چیز ٹل گئی اور قوم سے ایک بہت بڑا معاملہ ٹل گیا۔ الدینوری، ابن عساکر

دنیا کی حقیقت

۸۵۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا دنیا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: طویل گفتگو کروں یا مختصر! (پوچھنے والے نے) کہا مختصر بیان کریں آپ نے کہا: اس کا حلال (قابل) حساب ہے اس کا حرام (قابل) عذاب ہے، سو لمبے حساب (سے بچنے) کے لیے حلال کو چھوڑ دو، اور لمبے عذاب کی وجہ سے حرام چھوڑ دو۔ ابن ابی الدنيا والدینوری، ابن عساکر

۸۵۶۷ بنی عدی کے ایک شیخ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے کہا: امیر المؤمنین! ہمارے سامنے دنیا کا حال بیان فرمائیں! فرمایا: میں تمہارے سامنے ایک گھر کا حال بیان کرتا ہوں، جو اس میں تندرست رہا، اس میں رہا جو بیمار ہوا نادم و پشیمان ہوا، جو محتاج ہوا غمگین ہوا، اور جو اس میں مستغنی ہوا فتنہ میں پڑا، اس کا حلال (باعث) حساب اور اس کا حرام (باعث) جہنم ہے۔

ابن ابی الدنيا والدینوری

۸۵۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا: کہ درہم کا نام درہم کیوں ہے اور دینار کا دینار کیوں؟ درہم تو اس کا نام دارہم (یعنی غموں کا گھر) ہے اور دینار کو چونکہ مجوسوں نے ڈھالا ہے اس لیے دینار ہے۔ خطیب فی تاریخہ

۸۵۶۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے علماء کی فضیلت بیان فرمائی تو ارشاد فرمایا: ان کے دلوں میں بیماریاں بھری پڑی ہیں اور دنیا کی محبت سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں، اور اسے چھوڑ دینے کے علاوہ اس کا کوئی علاج نہیں، سو دنیا کو چھوڑ دو آخرت کی وسعت تک پہنچ جاؤ گے۔ الدیلمی وفیہ بکر ابن الاحق قال فی المغنی: لایصح حدیثہ

۸۵۷۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میرے ساتھ تاریکی میں کاشتکاری نہ کرو، کیونکہ تم اگر کاشتکاری میں لگ گئے تو سو پر تلوار سے لڑتے رہو گے، اور اگر تم (آپس میں) لڑتے رہو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

تشریح:..... کسان منہ اندھیرے کھیتوں کا رخ کرتے ہیں، یعنی سارے کے سارے کاشتکاری میں مصروف نہ ہو جاؤ ورنہ جہاد چھوڑ بیٹھو گے، آپس میں لڑتے لڑتے سوتک جائیں سے قتل کر ڈالو گے، اور مسلمان کا مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے۔

۸۵۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ (کی وفات) کے بعد مجھے کسی کے کلام سے (اتنا) فائدہ نہ ہوا (جتنا) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اس تحریر سے جو انہوں نے میری طرف لکھی انہوں نے میری طرف لکھا: اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے اے میرے بھائی! بات یہ ہے جو چیز آپ کو ملنی تھی اس کے ملنے سے آپ خوش ہوتے ہیں اور

جسے حاصل نہیں کر سکتے وہ تمہیں بری لگتی ہے، تو جتنی دنیا آپ حاصل کر لیں اس پر خوش نہ ہوں اور جو نہ مل سکے اس کے لیے عکسین نہ ہوں اور آپ کا عمل موت کے بعد والی زندگی کے لیے ہو۔ ابن عساکر

مال و دولت چھوڑ کر مت جاؤ

۸۵۷۲ حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بیٹا! اپنے پیچھے ہرگز دنیا کی کوئی چیز نہ چھوڑنا، کیونکہ تم اسے دو میں سے ایک آدمی کے لیے چھوڑ کر جاؤ گے، یا تو اسے کوئی ایسا کام میں لائے گا، جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا، تو جس چیز کی بدولت تم نے بد بخت ہونا تھا وہ نیک بخت ہو گیا، یا کوئی ایسا شخص کام میں لائے گا جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا، تو تم اس کے مددگار بن جاؤ گے، اور ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ جسے تم اپنے آپ پر ترجیح اور برتری دو۔ ابن عساکر

۸۵۷۳ (سعد رضی اللہ عنہ) ابوسفیان سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ سعد حضرت سلمان کی عیادت کرنے ان کے پاس آئے، فرمایا: ابو عبد اللہ! تمہیں خوشخبری ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب فوت ہوئے، تم سے راضی تھے، تو حضرت سلمان نے کہا: سعد (نجات) کیسے (ہوگی؟) جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے ہر ایک کے لیے اتنی دنیا کافی ہے جتنا کسی مسافر کا توشہ ہوتا ہے یہاں تک کہ مجھ سے آلو؟ ابو سعید ابن الاعرابی فی الزہد

۸۵۷۴ حضرت (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خیبر اور (بنی) نضیر کے دن ایک دراز گوش پر سوار دیکھا، جس کی باگ کھجور کے بالوں کی رسی تھی میں نے آپ کو فرماتے سنا: (آپ نے تین بار فرمایا) لوگو! دنیا (کی محبت) کو چھوڑ دو، کیونکہ جس نے اپنی ضرورت سے زائد دنیا لی تو اس نے انجانے میں اپنی موت لی۔ ابن عساکر

۸۵۷۵ (البراء بن عازب رضی اللہ عنہ) عمر بن ابراہیم ابن سعد الفقیہ، الواسن عیسیٰ بن حامد بن بشر القاضی، ابو عمر و مقاتل بن صالح بن زلمتہ المروزی، ابو العباس محمد بن نصر بن العباس، محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم، مفضل بن بہلول، محمد بن سلیمان، حضرت کھول حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بلند درجات میں ٹھہرائے گا کیونکہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ عقلمند تھے۔

لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیسے سب سے زیادہ عقلمند تھے؟ آپ نے فرمایا: ان کا ارادہ عبادت میں مقابلہ کا تھا، دنیا کی فضول چیزیں اور اس کا ساز و سامان ان کے سامنے بے قیمت تھا۔ ابن الجار

۸۵۷۶ موسیٰ بن مطیر، ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائی ہے؟ جب تم دیکھو کہ لوگ سونے چاندی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں تو تم یہ دعا مانگنا: اے اللہ! میں آپ سے (دین کے) معاملہ میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، اور ہدایت کی عزیمت کا طلبگار ہوں، آپ کی نعمت کا شکر مانگتا ہوں اور آپ کی (طرف سے آنے والی) آزمائش پر صبر، آپ کی اچھی عبادت، اور آپ کے فیصلہ پر رضا مندی کا سوال کرتا ہوں، میں آپ سے محفوظ دل، سچی زبان اور جو خیر اور بھلائی آپ کے علم میں ہے اس کا سوال کرتا ہوں، اور جو شر آپ کے علم میں ہے اس سے آپ کی پناہ اور جو (گناہ کی باتیں) آپ کے علم میں ہیں ان مغفرت طلب کرتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر و ابونعیم

قال فی المغنی: موسیٰ بن مطیر قال غیر واحد: متروک الحدیث

۸۵۷۷ حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جسے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اور لوگ مجھے پسند کرنے لگیں؟ آپ نے فرمایا: دنیا کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اسے چھوڑ دو لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے۔ ابن عساکر و مبرقہ، ۶۰۹۱

۸۵۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے تین دن میں ایک لاکھ چالیس ہزار کمات میں خفیہ گفتگو کی جو ساری کی ساری وصیتوں پر مشتمل ہے، موسیٰ علیہ السلام نے جب لوگوں کی گفتگو سنی تو چونکہ انہوں رب تعالیٰ کا کلام سن رکھا تھا اس لیے ان سے ناراض ہو گئے۔

جو مناجات ہوئی تھی اس میں فرمایا تھا: اے موسیٰ! دنیا میں بے رغبتی کی طرح میری طرف کسی نے تصنع و تکلف نہیں کیا، اور جو چیزیں میں نے حرام کی ہیں ان سے بچنے کی طرح کسی نے تقرب حاصل نہیں کیا، اور میرے خوف سے رونے کی طرح کسی نے عبادت نہیں کی، تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اے تمام مخلوق کے مجبوداے یوم جزا کے مالک، اے عزت و جلال والے! آپ نے ان کے لیے کیا تیار کیا ہے اور انہیں کیا بدلہ دیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی کرنے والوں کے لیے میں نے جنت مباح کردی ہے جہاں چاہیں ٹھہریں اور حرام چیزوں سے بچنے والوں کے لیے یہ کہ قیامت کے روز میں ہر ایک سے حساب میں پوچھ گچھ کروں گا، اور جو کچھ اس کے پاس ہوگا اس کی تفتیش کروں گا اس قانون سے اگر کوئی مشغلی ہے تو وہ پرہیزگار اور حرام چیزوں سے بچنے والے ہیں، کیونکہ ان کی عزت و اکرام بڑھا کر انہیں بغیر حساب جنت میں داخل کروں گا۔

اور جو میرے ڈر سے روتے ہیں: ان کے لیے ان کے لیے عالم بالا کی رفاقت ہے جس میں کوئی اور ان کا شریک نہیں ہوگا۔

بیہقی فی الشعب، ابن عساکر وسندہ ضعیف

دنیا بڑھیا کی صورت میں ظاہر ہوگی

۸۵۷۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے روز دنیا کو ایک سفید بالوں اور نیلی آنکھوں والی بڑھیا کی صورت میں لایا جائے گا، اس کی داڑھیں ظاہر ہوں گی، وہ بد شکل ہوگی وہ لوگوں کے سامنے آئے گی، (لوگوں سے) کہا جائے گا: کیا اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم اس کے پہچاننے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، تو کہا جائے گا یہ (وہی) دنیا ہے جس اسی کی وجہ سے تم نے آپس میں رشتے ناتے توڑے، آپس میں حسد کیا، باہم بغض رکھا، اور تم دھوکہ میں پڑ گئے، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا، وہ پکار کر کہے گی: اے میرے رب! میری اتباع کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کے تابعین اور اس کی جماعت کو اس سے ملا دیا جائے۔

ابوسعید ابن الاعرابی فی الزہد

۸۵۸۰..... احمد بن المغلس، اسمعیل بن ابی اویس، مالک، حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اسے کر لوں تو اللہ تعالیٰ آسمان سے اور لوگ زمین سے مجھے پسند کرنے لگیں، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا لوگ تجھے پسند کرنے لگیں گے۔ ابن عساکر، واحمد بن المغلس یضع الحدیث وممر برقم ۸۵۷۷

۸۵۸۱..... حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ ان کے دل عجمیوں کے ہوں گے، کسی نے کہا: عجمیوں کے دل کیسے ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی محبت، اور ان کا طریقہ دیکھنا تو جیسا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا اسے حیوانات میں صرف کرتے ہیں، جہاں کو نقصان دہ اور (صدقہ) زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھتے ہیں۔ ابن جریر

۸۵۸۲..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کو نقصان پہنچائے گا، اور جو دنیا چاہے گا وہ آخرت کو نقصان پہنچائے گا، تو تم لوگ فنا ہونے والی کو باقی رہنے والی کے لیے نقصان پہنچاؤ۔ ابن عساکر

رسول اللہ ﷺ دنیا سے دور تھے

۸۵۸۳ علی بن رباح سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا: لوگو! تمہارا طریقہ نبی ﷺ کے طریقہ سے کتنا دور ہو چکا ہے؟ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے اور تم لوگ سب سے زیادہ اسی میں رغبت رکھنے والے ہو۔ ابن عساکر وقال هذا حديث صحيح، وابن النجار

۸۵۸۴ حضرت عوف بن مالک انجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت سے بچے ہوئے سونے کی ایک چین (زنجیر) اپنی لاشی سے اٹھائی تو وہ نیچے گر گئی پھر اسے اوپر اٹھالیا، آپ فرمانے لگے: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب اس کی تمہارے پاس کثرت ہوگی؟ تو کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، اتنے میں ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! ہم چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لیے زیادہ کر دے، تو جو چاہے صبر کرے، اور جس نے فتنہ میں پڑنا ہے فتنہ میں پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہو سکتا ہے کہ فتنہ ہی ہو پھر تم نافرمانی کرنے لگو گے۔ ابو نعیم و سندہ صحیح

۸۵۸۵ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا، تو لوگوں کو اس کے لیے کفن نہ ملا، لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہمیں اس کے لیے کفن نہیں ملا، آپ نے فرمایا: اس کے ازار میں دیکھو تو لوگوں کو دو دینار ملے، نبی ﷺ نے فرمایا: دوداغ ہیں، اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ مبرقہ: ۶۲۹۸/۸۵۶۰ وقال رواه احمد عن علي بن

۸۵۸۶ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: عزیر ایک عابد شخص تھے انہوں نے خواب میں بہتی ہوئی نہریں اور چمکتی آگ دیکھی، پھر وہ بیدار ہو کر دوبارہ سو گئے، چنانچہ خواب میں پانی کا ایک قطرہ آنسو کے برابر آگ کا ایک شرارہ گھٹا ٹوپ بادل میں دیکھا، اس کے بعد ان کی آنکھ کھل گئی، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے گفتگو کی اور کہا: اے میرے رب! میں نے اپنے خواب میں بہتی نہریں، چمکتی آگ دیکھی ہیں، اسی طرح پانی کا قطرہ جو آنسو کے برابر آگ کا شرارہ دیکھا ہے

اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا: اے عزیر! پہلی بار جو تم نے بہتی نہریں اور چمکتی آگ دیکھی ہیں تو یہ دنیا کا گڑا ہوا حصہ ہے، اور جو تم نے پانی کا قطرہ آنسو کی طرح اور شرارہ بادل میں دیکھا تو یہ دنیا کا باقی ماندہ حصہ ہے۔ ابن عساکر و فیہ، جميع بن ثوب منكر الحديث

۸۵۸۷ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں گھر، گوشت اور شہید کھا کر نبی ﷺ کے پاس ڈکارس لیتے آیا، آپ نے فرمایا: اے ابو حنیفہ اپنی ڈکار روکو، کیونکہ دنیا میں زیادہ سیر لوگ قیامت میں لمبی بھوک والے ہوں گے۔ ابن حریز و مبرقہ: ۶۲۲۰

۸۵۸۸ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ کی بعثت سے پہلے میں تاجر تھا، پھر جب آپ نبی بنا دیئے گئے تو تجارت اور عبادت دونوں کرنے لگا، لیکن یہ دونوں جمع نہ ہوئیں، تو میں نے عبادت اختیار کی اور تجارت چھوڑ دی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابو الدرداء کی جان ہے! مجھے یہ پسند نہیں کہ آج مسجد کے دروازے پر میری دوکان ہو جہاں میری کوئی نماز نہ رہے اور ہر روز مجھے چالیس دینار کا منافع ہو اور میں اسے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کروں، کسی نے ان سے کہا: اے ابو الدرداء ایسے کیوں؟ اور آپ کیوں ناپسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: حساب کی شدت کی وجہ سے دیکھئے! نظام جہاں کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا۔ ابن عساکر

۸۵۸۹ حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) کوئی گھر نہیں اور (ضرورت سے زائد) اس کے لیے وہ شخص جمع کرتا ہے جسے عقل نہیں۔ ابن عساکر مبرقہ: ۶۰۸۶

۸۵۹۰ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر یا جو اس کے قریب کرے، عالم اور سیکھنے والا بھلائی میں شریک ہیں اور تمام لوگ مکھیوں کی مانند ہیں ان میں کوئی بھلائی نہیں۔

ابن عساکر و مبرقہ: ۶۰۸۴

تشریح: معلوم ہوا کہ علم سیکھنے اور سکھانے والا شعبہ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنے والا طبقہ رحمت خداوندی کے مستحق ہیں۔

۸۵۹۱ ابو ذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کی کثرت غنا (مالداری) ہے اور مال کی کمی فقر وفاقہ ہے؟ مالداری تو دل کی ہے اور محتاجی دل کی محتاجی ہے، جس کے دل میں غنا ہو تو دنیا کی کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور جس کے دل میں محتاجی ہو تو دنیا کی بیشتر چیزیں بھی اسے مالداری نہیں کر سکتیں اسے اس کے دل کا نکل نقصان دے گا۔ نسائی، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر سعید بن منصور تشریح: عام زبان میں کہتے ہیں فلاں کی آنکھوں میں بھوک ہے۔

۸۵۹۲ ابو ذر! کیا تم مال کی زیادتی کو غنا (مالداری) سمجھتے ہو اور مال کی کمی کو فقر خیال کرتے ہو؟ (جبکہ) ایسا نہیں، غنا تو دل کا غنا ہے۔ حاکم ۸۵۹۳ تمہیں دنیا کی وہ چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی جو آخرت کے لیے ہو نقصان دہ وہ چیز ہے جو دنیا کے لیے ہو۔ ابو نعیم عن ابن عباس تشریح: اس بات میں بہت گہرائی ہے۔

ایک خادم اور ایک سواری کا کافی ہونا

۸۵۹۴ ابوباسم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ ان کی عیادت کرنے آئے، انہیں نیزہ لگا تھا، (حضرت معاویہ کو دیکھ کر) رونے لگے، حضرت معاویہ نے فرمایا آپ کس وجہ سے رورہے ہیں؟ کیا درد کی وجہ سے یا دنیا کی حرص کی وجہ سے، آپ نے فرمایا نہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی اور میں چاہتا ہوں کہ میں آپ علیہ السلام کی پیروی کروں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، شاید تم وہ زمانہ پاؤ جس میں لوگوں کے مابین مال تقسیم کیے جائیں گے، تو تمہارے لیے مال میں سے، ایک خادم اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک سواری کافی ہے۔

ابن عساکر وقال فیہ سمرۃ بن شہم الاسدی، قال ابن المدینی مجهول لا نعلم احدا روی عنہ غیر ابی وائل ۸۵۹۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ محمد بن یونس، عبداللہ بن داؤد التمار الواسطی اسمعیل بن عیاش، ثور بن یزید، حضرت کمال، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تو ایسی قوم کی پیروی لازماً کرنا کہ جب (حساب سے) لوگ خوفزدہ ہوں گے وہ بے خوف ہوں گے اور جب لوگ امن طلب کر رہے ہوں گے وہ اطمینان سے ہوں گے۔

آخری دور میں میری امت کے کچھ لوگ ہوں گے جن کا حشر انبیاء کے ساتھ ہوگا، لوگ انہیں دیکھ کر سمجھیں گے کہ یہ انبیاء ہیں، کیونکہ ان کی حالت ایسی ہوگی، میں انہیں پہچانتا ہوں گا میں کہوں گا: یہ میری امت (کے لوگ) ہیں، (اس وقت) سب لوگ کہیں گے، یہ تو انبیاء ہیں، وہ لوگ بجلی اور ہوا کی طرح سے گزر جائیں گے، لوگوں کی آنکھیں ان کے نور سے چندھیا جائیں گی۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بھی ان کے عمل کی طرح (عمل کرنے کا) حکم دیں، تاکہ میں بھی ان کے ساتھ مل جاؤں، آپ نے فرمایا: ابو ہریرہ! وہ بہت دشوار راہ، یعنی انبیاء کی راہ پر چلے، انہوں نے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سیر کیا بھوک طلب کی، اور باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کپڑا پہنایا انہوں نے کپڑے کی تنگی مانگی، باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سیراب کیا انہوں نے پیاس مانگی، یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ موجود ہے اس کی امید میں چھوڑ دیں۔

حلال کے حساب کے خوف سے حلال چھوڑ دیا، انہوں نے دنیا کا ساتھ دیا لیکن دنیا میں ان کے دل نہیں لگے، کاش اللہ تعالیٰ مجھے اور انہیں جمع کر دے، پھر رسول اللہ ﷺ ان کے اشتیاق میں رو پڑے، اور فرمایا ابو ہریرہ! اللہ تعالیٰ جب زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتے ہیں تو جب ان کی بھوک اور پیاس دیکھتے ہیں تو عذاب روک دیتے ہیں ابو ہریرہ! ان کی راہ اختیار کرنا، جوان کی روش سے پھرے گا سخت حساب میں باقی رہے گا۔ کمال فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ بھوک اور پیاس کی وجہ سے دہرے سورہے ہیں، میں نے ان سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، اپنے آپ پر ترس کھائیں، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر فرمایا اور مجھے ان کے طریقہ پر رہنے کا حکم دیا ہے سو مجھے خوف رہتا ہے کہ وہ نوم اپنا راستہ طے کرے اور ابو ہریرہ حساب کی شدت میں باقی رہ جائے۔

الدیلمی قال فی المیزان: عند اللہ ابن داؤد الواسطی التمار، قال البخاری: فیہ نظر، وقال نسائی: ضعیف، وقال ابو حاتم: لیس بقوی وفی احادیثہ مناکیر، وتکلم فیہ ابن حبان، وقال ابن عدی: هو مما لا یأمن بہ ان شاء اللہ، قال الذہبی: نل کل الناس بہ، وروایاتہ

تشہد بصلۃ ذلک، وقد قال البخاری: فیہ نظر ولا یقول هذا الا فیمن یتہمہ غالیاً
تشریح:..... سند اس حدیث میں ضعف ہے اور ایک گروہ ضعیف روایات کو ہی اپنا رخ نظر سمجھتا ہے، اور آج کل کے پاگلوں، خبیثوں، اور
کمزور دماغ لوگوں کو اس کا محل سمجھتا ہے، حالانکہ یہ سراسر غلط تاویل ہے روایت میں دو باتیں قابل غور ہیں، کہ وہ لوگ حساب کے خوف سے
حلال سے پرہیز کریں گے معلوم ہوا وہ علم والے ہوں گے، دوم دنیا سے تعلق رکھیں گے لیکن دنیا ان کے دل میں گھر نہیں کرے گی، جس سے
یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تارک دنیا اور جنگلوں میں رہنے والے نہ ہوں گے، اس واسطے اس سے لامحالہ وہ لوگ مراد ہیں جو علم کے ساتھ ساتھ
آخرت کی قوی فکر رکھتے ہوں، اور موجودہ دور کا نیم برہنہ، آدھا ننگا فرقہ ہرگز مراد نہیں، یہ جاہل بے دین، مشرک اور غلط عقائد کے مالک
ہوتے ہیں۔

۸۵۹۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ کی کسی گلی میں چل رہا تھا، آپ نے فرمایا:
ابو ہریرہ! زیادہ مال والے ہلاک ہوئے اور ایک روایت میں ہے زیادہ مال والے ہی کم حصہ والے ہیں، ہاں جس نے ایسا، ایسا کہا، اور آپ نے
اپنے دائیں اور بائیں طرف اشارہ کیا، اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔

جنت کے خزانہ کاراز

پھر فرمایا: ابو ہریرہ! کیا تمہیں جنت کا خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم کہا کرو: لا حول ولا قوۃ
الا باللہ ولا ملجأ ولا منجا من اللہ الا الیہ، نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ
کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ نجات کی جگہ، پھر فرمایا: ابو ہریرہ! جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر کیا حق ہے اور لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض
کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو
شریک نہ کریں، جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔ مسند احمد، حاکم

۸۵۹۷ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس جاتے، آپ پر جب قرآن مجید کا کوئی
حصہ نازل ہوتا تو ہمیں آگاہ فرماتے، ایک دن ہم سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ہم نے مال (کے اسباب) نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا
کرنے کے لیے اتارا ہے، اگر انسان کی مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری کی تلاش میں لگ جائے، اور اگر اس کے لیے دوسری ہو تو تیسری
کی تلاش میں لگ جائے گا، اور انسان کا پیٹ مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

الحسن بن سفیان و ابونعیم و میرقم ۷۳۲

۸۵۹۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: (ایک دفعہ) میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ کر رونے لگی، آپ نے
فرمایا: کیوں روتی ہو؟ اگر میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو تمہارے لیے اتنی دنیا کافی ہے جتنا کسی گھڑ سوار کا توشہ ہوتا ہے اور ہرگز مالداروں
سے (زیادہ) میل جول نہ رکھنا۔ ابوسعید ابن الاعرابی فی الزہد

۸۵۹۹ ابن سیرین سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ مسلمان، درہم کے پاس بھی مسلمان ہی رہتا ہے۔ بیہقی فی الزہد
۸۶۰۰ عمرو بن غیلان ثقیفی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اے جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور اس بات کی تصدیق کی کہ جو کچھ میں
نے پیش کیا وہ آپ کی طرف سے برحق ہے تو اس کا مال کم کر دے اور اپنی ملاقات اس کے لیے محبوب بنادے، اور موت جلد لا، اور جو مجھ پر ایمان نہیں
لایا اور نہ میری تصدیق کی، اور اسے معلوم نہیں کہ جو کچھ میں لایا وہ حق ہے تو اس کی اولاد اور مال بڑھادے اور اس کی عمر لمبی فرما۔ البغوی وابن مندہ

۸۶۰۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جریر! میں تمہیں دنیا اور اس کے دودھ کی مٹھاس اور دودھ
چھوڑنے کی کڑواہٹ سے ڈراتا ہوں۔ الذہبی

پسندیدہ دنیا

۸۶۰۲ (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تمہارا قرض، تمہاری آخرت کے لیے اور تمہارا درہم گزرواوقات کے لیے ہونا چاہیے، اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جس کے پاس درہم نہیں۔

بیہقی فی شعب الایمان

۸۶۰۳ (علی رضی اللہ عنہ) عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے دنیا کی مذمت بیان کی، آپ نے فرمایا: دنیا سچائی کا گھر ہے اس کے لئے جو اس کی تصدیق کرے، اور اس کے لیے نجات کا گھر ہے جو اس سے سمجھے اور مالدار کی کا گھر ہے اس کے لئے جو اس میں سے توشہ حاصل کرے، اللہ تعالیٰ کی وحی کے نازل ہونے کی جگہ ہے، اس کے فرشتوں کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے اس کے انبیاء کی سجدہ گاہ ہے اس کے اولیاء کی تجارت کی منڈی ہے جس میں انہوں نے رحمت کا نفع اٹھایا، جس سے جنت کو کمایا، تو اس کی کیا مذمت کی جائے؟

اس نے اپنی جدائی کا اعلان کر دیا اور اپنے فراق کا نعرہ بلند کیا، اور اپنے سرور کی سرور کے ساتھ اور اپنی آزمائش کی آزمائش کے ساتھ تشبیہ دی، تاکہ ڈرایا جائے اور رغبت دلائی جائے اسے دنیا کی مذمت کرنے والے! اپنے نفس کو بہلانے والے، تجھے کب دنیا نے دھوکا دیا کب تیرے سامنے قابل مذمت کام کیا ہے، کیا تیرے آباء و اجداد کو بوسیدگی میں بچھاڑنے کی وجہ سے یا تیری ماؤں کو تخت ثریٰ میں بچھاڑنے کی وجہ سے، کتنی بار تو اپنے ہاتھوں سے بیمار ہوا، اور اپنی ہتھیلیوں کے ذریعہ رنج و رومیض، تو شفا طلب کرنے لگا اور اطباء سے اس بیماری کی تشخیص کرنے کا وصف بیان کرانے لگا، تجھے تیری دوا فائدہ نہ دے اور تیرا رونا نفع بخش نہ ہو۔ الدینوری، ابن عساکر

۸۶۰۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی دنیا کی خاطر اپنی آخرت نہ چھوڑے، اور اپنی دنیا کو اپنی آخرت کی خاطر ترک کرے۔ علی بن معد فی کتاب الطاعة والعصیان، ابن عساکر

۸۶۰۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: وہ تمہارے اچھے لوگ ہیں جو آخرت کے لیے (بالکل) دنیا چھوڑ دیں، اور نہ وہ اچھے لوگ ہیں جو دنیا کے لیے آخرت چھوڑ دیں، لیکن بہتر وہ لوگ ہیں جو ہر ایک سے حاصل کریں۔ ابن عساکر

۸۶۰۶ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تمہارے اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنی آخرت کے لیے دنیا اور اپنی دنیا کے لیے اپنی آخرت لیتے ہیں۔ ابن عساکر

عیب پوشی..... کسی کا عیب چھپانا

۸۶۰۷ امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے (فرماتے ہیں) کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آکر کہا: میری ایک بیٹی ہے جسے میں نے زندہ درگور کر دیا تھا لیکن ہم نے اسے مرنے سے پہلے باہر نکال لیا، اس نے ہمارے ساتھ اسلام کا زمانہ پایا، اور مسلمان ہو گئی، پھر جب مسلمان ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی کوئی حد اس پر لگ گئی، تو اس نے چھری لے کر اپنے آپ کو زخ کرنا چاہا تو ہم نے اسے دیکھ لیا، اس اپنی کچھر گیس کاٹ لی تھیں، ہم نے اس کا علاج معالجہ کیا تو وہ ٹھیک ہو گئی، پھر اس نے اچھی توبہ کی، اب کسی قوم کی طرف سے اس کا رشتہ آیا ہے کیا میں اس کی حالت سے انہیں آگاہ کروں؟

حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم اس چیز کو ظاہر کرنے کا ارادہ کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے چھپایا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر لوگوں میں سے کسی کو بھی تم نے اس کی حالت سے خبردار کیا تو میں تمہیں شہر والوں کے لیے عبرت کا نشان بنادوں گا، بلکہ اس کا نکاح یا کد امن مسلمان کی طرح کرو۔ ہناد و الحادوث تشریح: عموماً لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ خود بخود دوسروں کے عیوب بتانا شروع کر دیتے ہیں، اپنے ملنے والوں سے یہ بات پہلے کر دیتی

جائے کہ بھی میرے سامنے کسی کی برائی نہ کی جائے ورنہ اس برائی کا سد باب مشکل ہے۔

۸۶۰۸ حضرت شعبی سے روایت ہے حضرت عمرؓ کی گھر میں تھے آپ کے ساتھ جریر بن عبد اللہ بھی تھے (وہاں) حضرت عمرؓ نے (کوئی) خوشبو سونگھی، تو آپ نے فرمایا اس خوشبو والے کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اٹھے اور اس سے وضو کرے، تو حضرت جریر نے کہا: امیر المؤمنین! بھلا ساری قوم وضو کرے، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ جاہلیت میں بہترین سردار تھے اور اسلام میں بھی بہترین سردار ہو۔ ابن سعد

۸۶۰۹ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، (دوران نماز) ایک شخص نے سانس لیا، حضرت عمر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے: میں اس سانس والے کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اٹھے اور وضو کر کے اپنی نماز لوٹائے، تو کوئی بھی نہ اٹھا، میں نے کہا: امیر المؤمنین! اسے قسم نہ دیں بلکہ ہم سب سے کہیں یوں ہماری نماز نفل ہو جائے گی، اور اس ایک شخص کی فرض، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں تمہیں اور اپنے آپ سب کو کہتا ہوں کہ ایسا کرو چنانچہ انہوں نے وضو کیا اور پھر نماز دہرائی۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

شفاعت و سفارش

۸۶۱۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب تم لوگ ہمارے پاس آؤ تو پوری کوشش کر کے معافی کا سوال کرو، کیونکہ یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں سزا میں غلطی کرنے کے بجائے معافی میں غلطی کروں۔ بیہقی فی السنن

۸۶۱۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک مخزومی عورت سامان مانگ کر لے جاتی تھی اور پھر اس کا انکار کر دیتی تو نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرمادیا، اس کے گھر والے حضرت اسامہ کے پاس آکر گفتگو کرنے لگے، اسامہ نے نبی ﷺ سے اس عورت کے بارے میں (سفارش) گفتگو کی، آپ نے فرمایا: اسامہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں (سفارش) گفتگو کرتے نہ دیکھوں، پھر آپ خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے اس کی وجہ یہ تھی کہ جب ان کا کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، اور کوئی کمزور یہ جرم کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر (بالفرض) فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ اسی طرح کاٹا جس طرح مخزومی عورت کا ہاتھ کاٹا جا رہا ہے۔ عبد الرزاق، مرقوم ۲۴۹۳



شکر گزاری کا حکم

۸۶۱۲ (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عمر کو ایک شخص کو سلام کا جواب دیتے سنا جس نے آپ کو سلام کیا تھا، پھر حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا: تم کیسے ہو؟ تو اس نے کہا: میں آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں تم سے یہی چاہتا تھا۔ مالک وابن المبارک بیہقی فی الشعب

۸۶۱۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: شکر گزار اللہ تعالیٰ کے مزید (انعام) کے ساتھ ہوں گے، سو زائد (انعام) تلاش کریں، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم شکر کرو گے تو میں (انعامات میں) اضافہ کروں گا۔ الدینوری

۸۶۱۴ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا: اپنے دنیاوی رزق پر قناعت کرو، کیونکہ رحمن تعالیٰ نے اپنے کچھ بندوں کو بعض پر، رزق میں فضیلت بخشی تاکہ سب کو آزمائیں، جس کے لیے رزق میں وسعت بخشی اسے یوں آزماتے ہیں کہ اس کا شکر کیسا ہے؟ اور اس کا اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ جس چیز کے بارے میں اسے رزق بخشا اور قدرت عطا کی وہ اپنے واجب حق کی ادائیگی کرے۔ ابن ابی حاتم

۸۶۱۵ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کا ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا: اے اللہ! اگر آپ نے ان لوگوں کو صحیح سالم لوٹایا تو میں آپ ایسا شکر ادا کروں گا جیسا کہ اس کا حق ہے وہ لوگ بغیر کسی تاخیر کے بحفاظت واپس آ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کی وسیع نعمتوں پر، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے ایسا نہیں کہا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں صحیح سالم لوٹایا تو میں اس کا شکر ادا کروں گا جیسا کہ اس کا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں نے ادا نہیں کیا؟ بیہقی فی الشعب

۸۶۱۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: پوری نعمت، جنت میں داخلہ اور جنت میں اللہ کی زیارت و دیدار ہے۔ اللہ لکائی

۸۶۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نعمت شکر کے ساتھ بڑی ہوئی اور شکر مزید (نعمت) کے ساتھ بڑا ہوا، اور یہ دونوں ایک

تاگے میں پروئے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ سے مزید (انعام) اسی وقت ہوگا جب بندے کی طرف سے شکر منقطع ہو جائے۔ بیہقی فی الشعب

۸۶۱۸ محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کہ شکر کا دروازہ کھولیں اور مزید (نعمت) کا

دروازہ بند کر دیں، اور دعا کا دروازہ کھولیں اور اجابت و قبولیت روک لیں، تو یہ کا دروازہ کھولیں اور مغفرت کا روک لیں میں تمہارے سامنے قرآن مجید

کی تلاوت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم نے شکر کیا تو میں

ضرور (نعمتوں میں) اضافہ کروں گا، اور فرمایا: مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے کوئی برا کیا یا اپنے آپ پر ظلم کیا پھر

اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تو اللہ تعالیٰ بخشے والا اور رحیم پائے گا۔ ابن ماحہ، العسکری

۸۶۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبریل نے اپنے رب کی طرف سے آ کر کہا: اے

محمد (ﷺ) اگر آپ اللہ تعالیٰ کی رات دن ایسی عبادت کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے تو کہو: الحمد لله حمداً دائماً مع

خلوده، والحمد لله حمداً دائماً لا منتہی له دون مشیتہ والحمد لله حمداً دائماً لا یوالی قالہا الارضاء والحمد لله حمداً

دائماً کل طرفۃ عین و نفس نفس

تشریح: میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کرتا ہوں جو ہمیشہ اس کی بھنکی کے ساتھ ہو، اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف جو ہمیشہ ہو جس کی اللہ تعالیٰ کی

مشیت کے علاوہ کوئی انتہا نہیں، اللہ تعالیٰ کی ایسی دائمی تعریف کہ جس کا کہنے والا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے قریب ہو، اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ تعریف جو

ہر آنکھ کے جھپکنے اور ہر سانس کے چلنے کے ساتھ ہو۔ الخواطی فی الشکر

۸۶۲۰ عروہ بن روم سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن قرط اپنے منبر پر چڑھے تو یحییٰ لوگوں پر زعفران، اور قضاعہ والوں پر زرد رنگ دیکھا تو

کہا: تیری فضیلت و کبرامت تو کسی قدر ظاہر ہے تیری کثرت و وسعت ہے تو کیسی نعمت ہے، لوگو! جان لو! کوچ کرنے والے کی قوم نے کسی وقت اپنے

پڑوسی سے کوچ کیا تو وہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمت سے زیادہ سخت ہے وہ اسے لوٹا نہیں سکتے انعام کرنے رب العالمین کے شکر کرنے کی وجہ

سے نعمت، جس پر نعمت کی جائے قائم رہتی ہے۔ ابن عساکر

۸۶۲۱ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ حضرت حسان بن ثابت سے

فرمایا: اے حسان! جاہلیت کا کوئی قصیدہ مجھے سناؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے اشعار اور انہیں نقل کرنے کا گناہ بٹا دیا ہے، اور ایک

روایت میں ہے ہمارے سامنے جاہلیت کے وہ اشعار پیش کرو، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سے معاف کیا ہے، آپ نے لاشی کا وہ قصیدہ پڑھا

جس میں اس نے علقمہ بن علاشہ کی ہجو کی ہے۔

اے علقمہ تجھے عامر سے کوئی نسبت نہیں، تونے تانتوں والا اور تانت لگانے والا، جو بہت زیادہ ہجو پر مشتمل ہے پر جس میں علقمہ کی برائی

بیان کی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان! میری اس مجلس کے بعد پھر میرے سامنے یہ قصیدہ نہ پڑھنا، اور دوسری روایت میں ہے آج کے

بعد میرے سامنے اس طرح کا قصیدہ نہ پڑھنا۔

حضرت حسان عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسے شخص (کی ہجو) سے روک رہے ہیں جو مشرک تھا اور قیصر کے پاس ٹھہرا تھا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان! جو لوگوں کا زیادہ شکر یہ ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی زیادہ شکر گزار ہوتا ہے، قیصر نے ابوسفیان بن حرب سے

میرے متعلق پوچھا: تو انہوں نے (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) میرا مرتبہ گھٹانا چاہا، اور اس شخص سے پوچھا تو اس نے اچھی بات کہی یوں نبی ﷺ نے اس شخص کا اس بات پر شکر یہ ادا کیا۔

اور ایک روایت میں ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان! قیصر کے پاس میرا تذکرہ ہوا تو وہاں ابوسفیان اور علقمہ بن علاشہ موجود تھے، ابوسفیان (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) انہوں نے میرے متعلق کوئی نہ کوئی برائی نکالنے کی کوشش کی اور علقمہ نے اچھی بات کی، اور جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں۔ ابن عساکر ۸۶۲۲

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص یہ سمجھے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی کھانے پینے کے علاوہ کوئی نعمت نہیں، تو وہ کم سمجھ ہے اس کے عذاب کا وقت آگیا۔ ابن عساکر

شکر گزار اور ناشکر بندے

۸۶۲۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، برص والا، گنجا اور اندھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانا چاہا، ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا، فرشتہ برص والے کے پاس آیا، اور کہا: تجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ وہ بولا: اچھا رنگ اور اچھی جلد کیونکہ لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں، فرشتہ نے کہا: اور مال کونسا زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ، فرشتہ نے اسے دس ماہ کی گاجھن اونٹنی دی، اور کہا (اللہ تعالیٰ) تجھے اس میں برکت دے۔

پھر وہ گنچے کے پاس آیا، اور کہا: تجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ اس نے کہا: اچھے بال اور یہ بیماری ختم ہو جائے، کیونکہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا رخ ختم ہو گیا اور اسے اچھے بال دے دیئے، پھر کہا: کونسا مال تجھے زیادہ اچھا لگتا ہے؟ اس نے کہا: گاؤں، تو فرشتہ نے اسے حاملہ گائے دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہو۔

پھر وہ اندھے کے پاس آیا، کہا: تجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ وہ کہنے لگا: کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹا دے، تاکہ میں اس سے لوگوں کو دیکھوں، فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی، فرشتہ نے کہا: کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں، تو فرشتہ نے اسے ایک بچہ دینے والی بکری دی، بعد میں ان دونوں نے بچے دیئے اور اس نے بھی بچہ دیا، اس کے پاس اونٹوں کی ایک وادی، اس کے پاس گائیوں کی ایک وادی اور اس کے پاس بکریوں کی ایک وادی تھی۔

(کچھ عرصہ کے بعد) وہ فرشتہ اس برص والے کے پاس بالکل اسی کی شکل و صورت میں آیا اور کہا: میں مسکین آدمی ہوں، میرے سفر کے اسباب ختم ہو گئے، آج اللہ تعالیٰ اور پھر تمہارے علاوہ میرا کوئی سہارا نہیں، میں تجھ سے اس ذات کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے اچھی جلد اور اچھا رنگ بخشا، اور اونٹوں کی شکل میں سے مال بخشا، میں ان کے ذریعہ اپنی سفری ضرورتیں پوری کروں گا۔

برص والے نے کہا: حقوق بہت زیادہ ہیں (میں کچھ نہیں کر سکتا)۔ (فرشتہ نے جو مسکین کی شکل میں تھا) کہا شاید میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو وہی برص والا نہیں جس سے لوگ نفرت کرتے تھے تو فقیر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ بخشا وہ کہنے لگا: یہ تو میں نے اپنے بڑوں سے وراثت میں پایا ہے، اس (فرشتہ) نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے کی طرح کر دے۔

پھر وہ گنچے کے پاس اس کی شکل و صورت میں آیا اور اس سے بھی وہی کچھ کہا جو برص والے سے کہا تھا، اس نے بھی وہی جواب دیا جو اس نے دیا تھا اس (فرشتہ) نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے کی طرح کر دے، پھر وہ اندھے کے پاس اس کی شکل و صورت میں آیا اور کہا: میں مسکین و مسافر آدمی ہوں، میرے سفری اسباب ختم ہو گئے، آج اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور پھر تمہارے سوا میرا کوئی آسرا نہیں میں تجھ سے اس ذات کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے دوبارہ بینائی بخشی، مجھے ایک بکری دو تاکہ میں اپنی سفری ضرورت پوری کر سکوں، اس نے کہا: میں اندھا اور فقیر شخص تھا مجھے اللہ تعالیٰ نے بینائی بخشی، ان میں سے جتنی بکریاں چاہتا ہے لے جا، اللہ کی قسم میں آج تجھ سے کسی چیز کی

مشقت نہیں سمجھوں گا جو تم اللہ تعالیٰ کے لیے لوگے۔

اس (فرشتہ) نے کہا: اپنا مال محفوظ رکھو بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو آزمایا، سو تم سے راضی ہوا اور تیرے دونوں دوستوں سے ناراض ہوا۔ بخاری، مسلم

۸۶۲۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: جو شخص صاف ستھرا پانی پئے اور بغیر تکلیف کے (گھر) آئے جائے تو اس پر شکر ادا کرنا واجب ہے۔ ابن ابی الدنیا، ابن عساکر

۸۶۲۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھے اکثر کہا کرتے: عائشہ تمہارے وہ اشعار کہاں ہیں؟ میں عرض کرتی کہ ان سے اشعار کیونکہ وہ تو بہت زیادہ ہیں، آپ فرماتے: جو شکر کے بارے میں ہیں میں کہتی: ہاں جی! (یا اگے گئے) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، شاعر نے کہا ہے: اپنے کمزور کو اٹھا، تجھے کسی دن اس کی کمزوری حیرت زدہ نہ کرے، جب تجھ پر مصائب کی کثرت ہوگی وہ تیری مدد کرے گا، تیری نیکی کا بدلہ دے گا یا تیری تعریف کرے گا، اور جس نے تیری نیکی پر تیری تعریف کی تو گویا اس نے بدلہ دے دیا، شریف شخص سے جب تو ملنا چاہے تو تو اس کی رسی کو بوسیدہ نہیں پائے گا بلکہ وہ مضبوط ہوگی۔

فرماتی ہیں: آپ فرماتے ہیں: ہاں اے عائشہ! مجھے جبریل نے بتایا ہے: کہ اللہ تعالیٰ جب ساری مخلوق کو جمع فرمائے گا تو اپنے ایک بندے سے فرمائے گا، اس سے کسی شخص نے بھلائی کی ہوگی، کیا تو نے اس کا شکریہ ادا کیا، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں سمجھا وہ آپ کی طرف سے تھی اس لیے میں نے آپ کا شکریہ ادا کیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے میرا شکر ادا نہیں کیا، جب اس شخص کا شکر ادا نہیں کیا جس کے ہاتھوں پر میں نے اس (نعمت و بھلائی) کو جاری کیا تھا۔ بیہقی فی الشعب و ضعفہ، ابن عساکر

۸۶۲۶۔ حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم کے سامنے ان کی اولاد پیش کی گئی، تو وہ ان میں لمبے اور پست قد والے اور ان کے درمیان والے لوگ دیکھنے لگے، حضرت آدم عرض کرنے لگے: یارب! اگر آپ اپنے بندوں کو برابر کر دیتے (تو اچھا نہ تھا) تو ان کے رب نے ان سے فرمایا: اے آدم میں چاہتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے۔ ابن جریر

۸۶۲۷۔ حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: عام لوگوں کی سب سے پہلی جو جماعت جنت میں جائے گی، وہ لوگ ہوں گے جو خوشی اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۶۲۸۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے جس رات اور صبح کو ایسی حالت میں بسر کیا کہ لوگوں نے اس میں مجھ سے کوئی مصیبت نہیں دیکھی تو میں نے اسے اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر بہت بڑی نعمت سمجھا۔ ابن عساکر

۸۶۲۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے وہ دو اشعار پڑھو جو ایک یہودی نے کہے ہیں میں نے کہا اس نے کہا ہے: اپنے کمزور کی مدد کر کسی دن تجھے اس کا ضعف حیرت میں نہ ڈالے، جب تجھ پر مصائب کی کثرت ہوگی وہ تیری مدد کرے گا، وہ تجھے بدلہ دے گا یا تیری تعریف کرے گا، کیونکہ جس نے تیرے کام کی وجہ سے تیری تعریف کی تو گویا اس نے بدلہ دیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اسے ہلاک کرے کس قدر اچھے اشعار کہے ہیں؟ جبریل میرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آئے، فرمایا: اے محمد! (ﷺ) جس شخص سے کوئی نیکی یا بھلائی کی جائے، وہ تعریف کے علاوہ کچھ نہ پائے تو تعریف کر دے اور جس نے تعریف کی اس نے گویا پورا بدلہ دیا۔

ایک روایت میں ہے: جس سے نیکی کی گئی اور اس کے پاس سوائے دعا اور تعریف کے کچھ نہیں تو اس نے پورا بدلہ دیا۔ بیہقی فی الشعب و ضعفہ

۸۶۳۰۔ ابراہیم سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے بیان کیا گیا کہ نبی ﷺ اپنے کسی صحابی کے گھر میں تھے، جبکہ وہ لوگ کھانا کھا رہے تھے، اتنے میں دروازے پر ایک سائل آیا، جسے کوئی پرانی بیماری تھی اور اس سے نفرت کی جاتی تھی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اندر آ جاؤ وہ آ گیا، آپ نے اسے اپنے زانوں پر بٹھالیا اور اس سے فرمایا: کھاؤ، تو ایک قریبی شخص نے اس سے نفرت کی اور گھن کھانے لگا، پھر اس شخص کے ساتھ مرتے دم

تک یہ بیماری لگی رہی جس سے لوگ گھن کھاتے تھے۔ ابن جریر

صبر اور اس کی فضیلت

۸۶۳۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں صبر کو ایمان میں وہی حیثیت حاصل ہے جو سر کو جسم میں حاصل ہے جب صبر ختم ہو جائے تو ایمان بھی چلا جاتا ہے۔ فردوس عن انس، ابن حبان عن علی، بیہقی عن علی موقوفاً و مبرقہ، ۶۵۰۱

۸۶۳۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں صبر کو ایمان میں وہی مقام حاصل ہے جو سر کو جسم میں حاصل ہے جس میں صبر نہیں اس میں ایمان بھی نہیں۔ اللالکائی

۸۶۳۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے اپنی زندگی کی بھلائی صبر میں پائی ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد فی الزہد، حلیۃ الاولیاء

تشریح: کیونکہ بے صبری سے انسان اپنے منہ سے ایسے الفاظ نکال دیتا ہے جس کی وجہ سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔

عام بیماریوں پر صبر

۸۶۳۴ (اسد بن کرز القسری البجلی) خالد بن عبد اللہ سے وہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: مریض کی خطائیں ایسے گرتی ہیں جیسے درختوں کے پتے۔ ابن عساکر

۸۶۳۵ ربیع بن عمیل سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، آپ کے پاس ایک اعرابی تھا، لوگوں نے بیماری کا ذکر کیا، تو اس اعرابی نے کہا: میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا، تو حضرت عمار نے فرمایا: تم ہم میں سے نہیں مسلمان تو آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے، جو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درختوں کے پتے گرتے ہیں۔

اور کافر جب (کسی بیماری میں) مبتلا ہوتا ہے تو اس کی مثال اونٹ کی سی ہے اسے باندھا گیا لیکن وہ جانتا نہیں کہ کیونکہ باندھا گیا اور اسے چھوڑا جاتا ہے لیکن اسے معلوم نہیں کہ کیوں کھولا گیا ہے۔ ابن عساکر

۸۶۳۶ حضرت داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے پاس یمن کا آدمی لایا گیا جس کی پیشانی پر بالوں کا دائرہ تھا، آنکھوں سے بھینکا، چھوٹی گردن، اس کے پاؤں ٹیڑھے، بے حد کالے رنگ اس کے پاؤں کے درمیان فاصلہ تھا، کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کیا فرض کیا ہے، آپ نے جب اسے بتادیا، تو وہ کہنے لگا میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ فرض میں اضافہ نہیں کروں گا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کیوں؟ اس نے کہا: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بد صورت پیدا کیا ہے مجھے پیشانی پر بالوں کے دائرے والا بھینکا، چھوٹی گردن والا، ٹیڑھے پاؤں والا، بہت سیاہ سیرین اور رانوں میں کم گوشت والا دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ والا بنایا ہے پھر وہ شخص پیٹھ دے کر چلا گیا۔

اتنے میں جبرئیل آئے اور کہا: اے محمد ﷺ ناراض ہونے والا شخص کہاں ہے، وہ کریم رب سے ناراض ہوا ہے، آپ اسے راضی کریں، اللہ تعالیٰ نے اسے کہا ہے: کہ کیا وہ اس بات پر راضی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز جبرئیل کی صورت میں اٹھائیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی طرف پیام بھیجا، (جب وہ آیا) تو آپ نے اس سے کہا: تم کریم رب سے ناراض ہوئے میں تمہیں راضی کرتا ہوں، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمہیں جبرئیل کی صورت میں اٹھائے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے اعمال میں سے کسی چیز پر میرا جسم قوی نہ کرے پھر بھی میں اس پر عمل کروں گا۔ ابن عساکر وفیہ العلاء بن کثیر

۸۶۳۷ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے بدن میں جو تکلیف بھی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ

اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بتا دیتے ہیں، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ ابی بن کعب کے جسم پر ہمیشہ ایسا بخار رہے جو اسے بچھاڑ دے، اور جو نماز، حج، عمرہ اور آپ کے راستہ میں جہاد کرنے سے نہ روکے، یہاں تک کہ وہ اسی حال میں آپ سے ملے چنانچہ انہیں وہی بخار ہو گیا، اور مرتے دم تک ان سے جدا نہیں ہوا اور وہ اسی حالت میں نماز (باجماعت) کے لیے حاضر ہوتے، روزہ رکھتے حج، عمرہ اور جہاد کرتے۔ ابن عساکر، دیلمیہ صفات الصحابہ

مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے

۸۶۳۸ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! جو مصیبتیں ہمیں پہنچتی ہیں اس میں ہمارے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ گناہوں کا کفارہ ہیں، تو ابی نے عرض کیا: اگرچہ تھوڑی ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ کاٹایا اس سے کم درجہ کی مصیبت ہو، فرماتے ہیں: ابی رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے ایسے بخار کی دعا مانگی جو ان سے موت تک جدا نہ ہو اور جو حج عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ اور نماز باجماعت میں رکاوٹ نہ بنے، اس کے بعد جو بھی آپ کو ہاتھ لگاتا آپ کے جسم میں حرارت و گرمی محسوس کرتا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔

مسند احمد، ابن عساکر، ابویعلیٰ فی مسندہ

۸۶۳۹ ابو سہر سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر کے پاس کچھ لوگ ان کے عیادت کرنے آئے، لوگوں نے کہا: اے خلیفہ رسول! کیا آپ کے کسی طبیب کو نہ بلائیں جو آپ کی تشخیص کرے؟ آپ نے فرمایا: اس نے مجھے دیکھ لیا ہے، لوگوں نے عرض کیا: اس نے آپ سے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے کہا: میں جو کرنا چاہتا ہوں اسے ضرور کرتا ہوں۔ ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، فی الزہد، الحلیۃ، وھناد

۸۶۴۰ ابو فاطمہ الضمری رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے کہ وہ صحت کی حالت میں اپنی صبح کا آغاز کرے، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم سب یہی چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا تم حملہ آور گدھے کی طرح ہونا چاہتے ہو، کیا تم آزمائشوں اور کفاروں والے نہیں ہونا چاہتے، اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا، بندے کا جنت میں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ اپنے عمل سے حاصل نہیں کر سکتا، تو اللہ تعالیٰ اسے کسی آزمائش میں مبتلا کر دیتے ہیں تاکہ اس درجہ تک پہنچ جائے، جسے وہ اپنے عمل سے حاصل نہیں کر پا رہا تھا۔ البغوی، طبرانی فی الکبیر و ابونعیم

مصائب کے ذریعے آزمائش

۸۶۴۱ عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطے سے نقل کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے کہ آپ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے آپ نے ارشاد فرمایا: کون چاہتا ہے کہ وہ صحت مند ہی رہے اور بیمار نہ پڑے، تو ہم لوگوں نے پہل کی اور کہا: یا رسول اللہ! ہم چاہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم حملہ آور گدھے کی طرح ہونا چاہتے ہو، نبی ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر فرمایا: کیا تم لوگ مصیبت والے اور کفاروں والے نہیں ہونا چاہتے؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں ابوالقاسم کی جان ہے بے شک اللہ تعالیٰ مومن بندے کو آزماتا ہے اور اسے اس لیے آزماتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں اس بندے کا ایک مقام ہے جسے وہ اپنے عمل سے حاصل نہیں کر سکتا، کسی آزمائش میں پڑ کر ہی اس مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ ابن جریر فی تہذیب الآثار

۸۶۴۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک صحت مند نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس سے پوچھا کیا تجھے کبھی بخار ہوا ہے؟ اس نے کہا: نہیں یا رسول اللہ! جب وہ چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے کہا: جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ ابن جریر تشریح:..... یہ موجب جزا ہے موجبہ کلیہ نہیں، کیونکہ اس شخص کا جہنمی ہونا صرف نبوت کی آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے ہر شخص کو اس کا علم نہیں ہو سکتا کہ

آج کل جو شخص بیمار نہ ہو اسے جہنمی قرار دے دیا جائے!

۸۶۴۳... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک دفعہ درد ہوا اور آپ اس کی شکایت کرنے لگے اور اپنے بستر پر پہلو پر پہلو بدلتے رہے، حضرت عائشہ نے آپ سے عرض کی: اگر یہ حرکت کوئی اور ہم میں سے کرتا تو آپ اس سے ناراض ہوتے، آپ نے فرمایا: ایمان والوں پر سختیاں کی جاتی ہیں، جس کسی مومن کو کانٹے یا درد کی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کا کفارہ بنا دیتے ہیں، اور اس کے ذریعہ اس کا درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ ابن سعد، حاکم، بیہقی فی الشعب

۸۶۴۴... حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، آپ نے فرمایا: تجھے کبھی ام مہدم سے واسطہ پڑا، اور وہ ایک گرمی ہے جو گوشت اور کھال کے درمیان ہوتی ہے، اس شخص نے کہا یہ درد تو مجھے کبھی بھی نہیں ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال پودے کی سی ہے جو کبھی سرخ ہوتا ہے تو کبھی زرد۔ مسند احمد

۸۶۴۵... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ بخار میں مبتلا تھے آپ پر ایک چادر تھی، آپ نے ان پر اپنا ہاتھ رکھا تو بخار کی حرارت چادر کے اوپر سے محسوس ہو رہی تھی، تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کتنا سخت بخار ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم پر ایسے ہی سختی کی جاتی ہے اور ہمیں دو گنا اجر دیا جاتا ہے۔

پھر عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: انبیاء (علیہم السلام)، عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا: صلحاء (جو جان بوجھ کر گناہ نہیں کرتے) ان میں سے کوئی تو فقر و فاقہ میں مبتلا ہوا کہ صرف ایک قبائے کر پھرتا رہا پھر اسے پہن لیا اور کوئی جوؤں کی بیماری میں مبتلا ہوا جسے ان جوؤں نے ہلاک کر دیا، ان میں سے ہر ایک آزمائش پر اس طرح خوش ہوتا جیسے تم عطا پر خوش ہوتے ہو۔

بیہقی فی الشعب

تشریح:..... لیکن آج کی دنیا میں کوئی بھی اس مصیبت و آزمائش میں مبتلا نہیں ہوگا کیونکہ آج کل کے لوگوں میں اس کی اہلیت نہیں، اس لیے آپ نے فرمایا: میری امت کے آخری لوگ فقر و فاقہ میں مبتلا نہیں ہوں گے۔

۸۶۴۶... ابو عبیدہ بن حذیفہ اپنی پھوپھی فاطمہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: ہم چند عورتیں رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لیے آئیں، آپ کو بخار تھا، آپ نے ایک مشکیزہ کو لٹکانے کا حکم دیا، تو وہ ایک درخت سے لٹکا دیا گیا اور آپ اس کے نیچے لیٹ گئے، تو اس کا ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آپ پر پڑتا اور جو شمدت بخار آپ محسوس کر رہے تھے اس میں کمی آئی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو یہ بخار آپ سے ہٹا دیں، آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ سخت آزمائش والے انبیاء ہوتے ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوتے ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہوتے ہیں، پھر وہ جو ان کے نزدیک ہوتے ہیں۔ بیہقی فی الشعب

تشریح:..... انبیاء کے نزدیک تر صحابہ ہیں پھر تابعین پھر تبع تابعین۔

عمومی مصیبتوں پر صبر

۸۶۴۷... (الصدیق رضی اللہ عنہ) مسلم بن یسار حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں: فرمایا: مسلمان کو ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مصیبت اور تسمہ کا نوٹ جانا اور پیسے جو اس کی آستین میں ہوں پھر وہ انہیں گم پائے اور ان کے بارے میں خوفزدہ ہو جائے اور پھر انہیں اپنی جیب میں پالے۔ مسند احمد، وہناد، معافی الزہد

۸۶۴۸... مسیب بن رافع سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان آدمی لوگوں کے درمیان چلتا ہے جبکہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا انہوں نے کہا: ایسے کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: مصائب، پتھر، کانٹے اور اس قسم کی وجہ سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ بیہقی

۸۶۴۹ عبد اللہ بن خلیفہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا، آپ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو آپ نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون“ پھر فرمایا: جو بات تجھے بری لگے وہ تیرے لیے مصیبت ہے۔

ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ و ہناد و عبد بن حمید، عبد اللہ بن احمد بن حنبل فی الزوائد الزہد وابن المنذر، بیہقی فی الشعب ۸۶۵۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نے اپنی زندگی کی بہترین چیز کو صبر پایا ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد فی الزہد، حلیۃ الاولیاء و مرہوم، ۶۳۳

۸۶۵۱ زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت ابو عبیدہ نے حضرت عمر بن خطاب کی طرف لکھا: اور خط کے مضمون میں روی فوجوں کا تذکرہ کیا، اور وہ باتیں ذکر کیں جن سے خوف آتا تھا، تو حضرت عمر نے جواب میں لکھا: اما بعد! بات یہ ہے کہ مؤمن بندہ کو جب بھی کوئی سختی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بعد کشادگی پیدا فرمادیتا ہے، ہرگز ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آئے گی، اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں اے ایمان والو! صبر کرو صبر کی تلقین کرو، صبر حدوں پر مورچہ بند رہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو یقیناً تم فلاح پاؤ گے۔

مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، وابن ابی الدنیا فی الفرج بعد الشدة وابن جریر، حاکم، بیہقی فی الشعب

۸۶۵۲ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے سنا: اے اللہ میں اپنی جان و مال آپ کے راستہ میں خرچ کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی خاموش کیوں نہیں ہوتا، اگر آزمائش میں ڈالا جائے تو صبر کرے اور اگر عافیت سے رہے تو شکر کرے۔ الحلیۃ

۸۶۵۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: صبر دو ہیں، ایک صبر مصیبت پر جو اچھا ہے اور ایک صبر اس سے بھی بہتر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روکنا ہے۔ ابن ابی حاتم

۸۶۵۴ عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو جذام میں مبتلا تھا، اندھا، بہرا اور گونگا تھا، جو شخص آپ کے ساتھ تھے آپ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت نظر آتی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، دیکھتے نہیں اسے پیشاب کی تکلیف نہیں ہوتی، اسے کوئی دقت نہیں ہوتی سہولت سے اس کا پیشاب نکلتا ہے یہی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ عبد بن حمید

۸۶۵۵ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا، آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون، لوگوں نے کہا: امیر المؤمنین کیا آپ اپنے تسمہ ٹوٹنے پر بھی انا للہ پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی ناپسندیدہ چیز مصیبت بن کر پہنچے وہ مصیبت ہے۔ المروزی فی الجنائز

۸۶۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے سختی! تو جہاں تک ہو سکے سختی میں پہنچ جا (خود بخود) کھل جائے گی۔ العسکری و فیہ الحسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ واہ مرہوم: ۶۵۱

۸۶۵۷ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کی بات سے اچھی بات کسی کی نہیں سنی وہ فرماتے ہیں: بے شک مصائب کا آخری درجہ ہے جب بھی کسی کو کوئی مصیبت پہنچی اس کی کوئی نہ کوئی حد ہوگی تو غفلت نہ کو چاہیے کہ جب وہ کسی مصیبت میں پھنس جائے تو اس کے ساتھ سو جائے یہاں تک کہ اس کی موت گزر جائے، کیونکہ اس کے ختم ہونے سے پہلے اسے ہٹانا اس کی پریشانی میں اضافہ کرنا ہے۔

احنف بن قیس فرماتے ہیں اس بارے شاعر نے کہا ہے۔

اکثر اوقات زمانے کا پسند استخ ہو جاتا ہے، سو تو صبر کرنے واویلا کر اور نہ جمع کر (نکود) یہاں تک کہ اپنے وقت میں اسے کشادہ کر دے، ورنہ ہر پریشانی اس کی بندش اور بڑھادے گی۔ ابن عساکر

۸۶۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ کے پاس جبرائیل آپ کو لوگوں کو سلام کرنے اور نمازہ جنازہ پڑھنے کا

طریقہ سکھانے آئے، اور کہا: اے محمد! (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر کوئی شخص بیمار ہو اور کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اسکا نگہبان و ذمہ دار آئے اور پانچ وقت کی نمازوں کی پانچ تکبیریں کہا کرے، جب وہ مرجائے تو اس کا ذمہ دار اس کی نماز جنازہ پڑھے جس میں پانچ تکبیریں کہے ہر نماز کی جگہ ایک تکبیر یہاں تک کہ اس روز اور رات کی نمازیں پوری ہو جائیں۔

پھر دوسرے دن آپ کو لوگوں سے سلام کرنے کا طریقہ سکھانے لگے، وہ آپ کو مجلسوں کے پاس لے جا کر پھرتے رہے وہ کہتے: محمد (ﷺ) کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ نے جب یہ کہا تو کہا وہ لوگ کہیں، علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا اے محمد (ﷺ) انہوں نے ہم سے برکت میں فضیلت حاصل کر لی ہے، جب انہوں نے علیکم السلام کہا تو ہم اور وہ اجر میں برابر تھے۔

اسی دن سامنے سے آکر ایک شخص نے نبی (ﷺ) کو سلام کہا تو جبرائیل نے آپ سے کہا: محمد (ﷺ) اس کا جواب نہ دو، دوسرے دن پھر اس نے سلام کیا، تو جبرائیل نے کہا: محمد (ﷺ) جواب نہ دو، تیسرے دن جب اس نے آپ کو سلام کہا: محمد (ﷺ) اسے جواب دو۔ آپ اسے سلام کا جواب دے کر جبرائیل کی طرف متوجہ ہوئے کہا: پہلے دو دنوں میں تم نے مجھے اسے سلام کا جواب نہ دینے کا حکم دیا اور اس وقت اسے سلام کا جواب دینے کو کہا اس کی کیا وجہ ہے؟

جبرائیل نے کہا: جی ہاں اے محمد (ﷺ) آج کی رات اسے سخت بخار ہوا تھا اور صبح اس کے تمام گناہ جھڑ گئے اس واسطے میں نے آپ کو اسے سلام کا جواب دینے کو کہا ہے۔ ابو الحسن بن معروف فی فضائل بنی ہاشم وفیہ عبدالصمد بن علی للعاشمی الامیر ضعفوا تشریح:..... اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۸۶۵۹ اشعث سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے موسیٰ بن اسمعیل اپنے آباء و اجداد سے وہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے نقل کرتے ہیں: کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں سب سے پہلے لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں ہی ہوں، میرا کوئی شریک نہیں، جس نے میرے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور میری آزمائش پر صبر کیا اور میرے حکم پر راضی رہا تو میں اسے صدیق لکھوں گا اور قیامت کے روز صدیقین کے ساتھ اس کا حشر کروں گا۔ ابن السجار

۸۶۶۰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش کس پر آتی ہے آپ نے فرمایا: انبیاء پر پھر ان جیسے پھر ان جیسے، یہاں تک کہ ہر شخص کو اس کے دین کے مطابق آزمایا جاتا ہے اگر اس کی دیانت مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے، اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اسی کے مطابق آزمایا جائے گا انسان برابر آزمائش میں رہتا اور زمین پر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب مرقم: ۲۷۷۸ ۱۳۸۳

۸۶۶۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی (ﷺ) نے ان سے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع بخشے؟ اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرو وہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا، نرمی میں اللہ تعالیٰ کی محرفت رکھ وہ تجھے سختی میں پہچانے گا (یعنی تیری مدد کرے گا) اور جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے ہی مانگ، اور جب تو مدد مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ، جس چیز نے ہونا ہے اس کے بارے میں شک ہو چکے ہیں۔

اگر لوگ تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے نہیں لکھا تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے، اور اگر وہ تجھے کوئی ایسا نقصان پہنچانا چاہیں جسے اللہ تعالیٰ نے تیرے خلاف نہیں لکھا تو انہیں اس کی قدرت نہ ہوگی، اگر تو اللہ تعالیٰ کے لئے رضا سے یقین کے ساتھ کوئی عمل کر سکو تو گر گزرو، اور اگر ایسا نہ کر سکو تو ناپسندیدہ چیزوں پر صبر کرنا بہت زیادہ بھلائی ہے

یاد رکھنا مدد صبر کے ساتھ ہے اور کشادگی مصیبت کے ساتھ ہے اور سختی کے ساتھ آسانی ہے۔ ہناد، الحلیۃ، طبرانی فی الکبیر تشریح: اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ غائبانہ حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا، مشرکوں کی طرح یا بابا، یا حضرت یا غوث میری مدد کر، مجھے یہ چیز دیدیں نہ کہنا۔

مصائب پر اجر و ثواب ملتا رہتا ہے

۸۶۶۲ کسی نبی نے اپنے رب کے حضور شکایت کی، عرض کی اے رب! آپ کا ایک بندہ آپ پر ایمان رکھتا ہے آپ کی فرمانبرداری میں عمل کرتا ہے اور آپ اس سے دنیا روکتے اور اسے مصائب میں مبتلا کرتے ہیں (دوسری طرف) آپ کا ایک بندہ جو آپ کا انکار کرتا ہے، آپ کی نافرمانی کے اعمال کرتا ہے آپ اس سے مصائب دور کرتے اور دنیا اس کے سامنے لا رکھتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: بے شک بندے اور شہر میرے ہی ہیں، اور ہر چیز تسبیح، تہلیل اور تکبیر کرتی ہے، جہاں تک میرے مومن بندہ کا تعلق ہے تو اس کے گناہ ہوتے ہیں تو میں دنیا اس سے دور رکھتا ہوں اور اس پر مصائب ڈالتا رہتا ہوں یہاں تک کہ میرے پاس آجائے تاکہ میں اسے اس کی نیکیوں کا بدلہ دوں، اور میرا کافر بندہ تو اس کی کچھ نیکیاں ہوتی ہیں تو میں اس سے مصائب دور کرتا اور دنیا اس کے سامنے لا رکھتا ہوں، یہاں تک کہ وہ میرے پاس آجائے پھر میں اسے اس کی برائیوں کا بدلہ دیدوں۔ طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ

۸۶۶۳ ابو وائل سے روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود یا کسی اور صحابی رسول ﷺ سے نقل کرتے ہیں، ہشام دستوائی کو شک ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ جسے پسند کرتے ہیں اسے مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ بندہ کو کوئی مصیبت و آزمائش پہنچے اور وہ اللہ تعالیٰ کو پکارے اور اللہ تعالیٰ اس کی پکار و دعائیں۔ بیہقی فی الشعب

۸۶۶۴ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں ایک عورت کسی تھی، ایک دفعہ اس کے پاس کوئی مرد گزرا یا وہ کسی مرد کے پاس سے گزری تو اس شخص نے اپنا ہاتھ بڑھایا، تو اس عورت نے کہا: اے ہٹ! اللہ تعالیٰ نے شرک کو ختم کر دیا ہے اور اسلام کو لے آیا ہے چنانچہ وہ شخص اس عورت کو چھوڑ کر چل دیا، اور اس کی طرف دیکھنے لگا، یہاں تک کہ اس کا چہرہ ایک دیوار سے ٹکرایا پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور سارا واقعہ ذکر کیا، آپ نے فرمایا: تو ایک ایسا بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بھلائی دینے کا ارادہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کوئی بھلائی دینا چاہتے ہیں تو اسے اس کے گناہ کی جلد سزا دیتے ہیں، اور جب کسی بندے کو کسی برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے عذاب روکے رکھتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے روز اسے پوری پوری سزا دیں گے۔ بیہقی فی الشعب مر ۶۷۹

۸۶۶۵ ابوامامہ سے روایت ہے انہوں نے وعظ کیا: لوگو! صبر سے کام لو! اچانچہ وہ چیزیں تمہیں پسند ہوں یا ناپسند، صبر سب سے اچھی عادت ہے یقیناً تمہیں دنیا اچھی لگتی ہے اور تمہارے لیے اس کے دامن کھینچے گئے اور اس کے کپڑے اور زیب و زینت پہنائی گئی، اور نبی ﷺ کے صحابہ اپنے محضوں میں بیٹھتے اور کہتے ہم بیٹھتے ہیں کسی کو سلام کرتے ہیں اور کوئی ہمیں سلام کرے گا۔ ابن عساکر

۸۶۶۶ عمر بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو جب کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ فرماتے: مجھے زید بن خطاب کے ذریعہ مصیبت پہنچی، تو میں نے صبر کیا، ایک دفعہ انہوں نے اپنے بھائی کے قاتل کو دیکھا تو فرمایا: تیرا ناس ہو تو نے میرا بھائی قتل کیا، جب تک باوصبا چلتی رہے گی میں اسے یاد رکھوں گا۔ بخاری مسلم، ابن عساکر

۸۶۶۷ عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید کے قاتل سے کہا: تو اپنا چہرہ چھپا کر رکھا کر۔

بخاری فی تاریخہ ابن عساکر

تشریح: زید رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے باپ شریک بڑے بھائی ہیں، حضرت زید کی والدہ کا نام اسماء بنت وہب بن حبیب ازبنی اسد بن خزیمہ ہے اور حضرت عمر کی والدہ کا نام خیمہ بنت ہاشم بن مغیرہ مخزومی ہے، حضرت زید، حضرت عمر سے بڑے تھے آپ سے پہلے مسلمان ہوئے جنگ یمامہ میں ۱۲ھ کو شہید ہوئے، جس شخص نے آپ کو قتل کیا اس کا نام سلمہ بن صبیح جو ابو مریم کا چچا زاد بھائی ہے، دیکھیں ”صفات صحابہ“ طبع نور محمد کراچی

۸۶۶۸..... حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے کہ ان میں ایک شخص خیم خیم جسم والا تھا، آپ نے

فرمایا: بندہ خدا تجھے بدن میں کبھی کوئی تکلیف بھی ہوئی ہے؟ اس نے کہا: کبھی نہیں، آپ نے فرمایا: اولاد کے بارے میں؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: گھر والوں کے متعلق؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ کا سب سے ناپسندیدہ بندہ وہ ہے جو خبیث و سرکش ہو جسے مال، بدن، اولاد اور اہل میں کوئی مصیبت نہ پہنچی ہو۔ الرامہز مزی فی الامثال ورجالہ ثقات

۸۶۶۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا سب سے زیادہ سخت آزمائش والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: انبیاء پھر صلحاء۔ ابن النجار مرقہ ۶۸۳۰

۸۶۷۰ حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو پھانس کا لگ جانا، یا قدم پھسلنا یا کسی رگ کا پھڑکنا تو یہ گناہ کی وجہ سے ہے اور جو باتیں اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے وہ زیادہ ہیں پھر آپ نے فرمایا: تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے تو یہ تمہارے ہاتھوں کا کثوت ہے اور اکثر باتیں وہ معاف کر دیتا ہے۔ ابن عساکر مرقہ ۶۸۳۹

۸۶۷۱ مجاہد سے روایت ہے فرماتے ہیں: بندہ کو جو جسمانی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس گناہ کی وجہ سے ہے جو اس نے کمایا، اور جس گناہ کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں لے لیا تو اللہ تعالیٰ زیادہ انصاف والا ہے کہ وہ اپنے بندے کو دوبارہ سزا دے اور جس بات کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہو اس کی سزا دوبارہ دے۔ ابن جریر

اولاد کے مرنے پر صبر کرنا

۸۶۷۲ حضرت (زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: ہماری اولاد کی طرف سے رسول اللہ ﷺ ہمیں ایک عطیہ دیا، اور فرمایا: جس کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے، تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گے۔

ابو عوانہ عن انس، دارقطنی فی الافراد عن الزبیر بن العوام مرقہ ۶۶۱۱
۸۶۷۳ عبد اللہ بن وہب، ثوابہ بن مسعود تنوخی، کسی ایسے شخص سے جس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا: حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہو گیا، تو آپ کو اس کا سخت صدمہ ہوا، یہاں تک کہ آپ نے اپنے گھر میں ہی نماز کی جگہ بنالی جہاں بیٹھ کر عبادت کرتے۔

نبی ﷺ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو آپ نے فرمایا: عثمان! اللہ تعالیٰ نے ہم پر رہبانیت (ترک دنیا) فرض نہیں کی، میری امت کی رہبانیت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے، اے عثمان بن مظعون جنت کے آٹھ دروازے اور جہنم کے سات دروازے ہیں کیا تمہیں اس بات سے خوشی نہیں کہ تم جس دروازے پر بھی آؤ وہاں اپنے بیٹے کو موجود پاؤ جو تمہارا دامن پکڑ کر اپنے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ!

کسی نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہماری اگلی اولاد کے لیے بھی وہی ہے جو عثمان کے لیے ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں، جس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی۔ پھر فرمایا: اے عثمان بن مظعون! جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک وہیں بیٹھا رہا تو اس کے لیے جنت فردوس میں ستر درجہ ہوں گے، ہر دو درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا ایک تیز رفتار گھوڑے کو ستر سال ایڑ لگانے اور دوڑانے سے ہوتا ہے، اور جس نے ظہر کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے جنت عدن میں پچاس درجے ہوں گے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا تیز رفتار گھوڑے کو پچاس سال ایڑ لگانے سے پیدا ہوتا ہے اور جس نے عصر کی نماز باجماعت ادا کی، تو اس کے لیے حضرت اسلعل علیہ السلام کے آٹھ بیٹوں جیسا اجر ہوگا، ان میں سے ہر ایک گھر کا مالک ہو اور انہیں آزاد کر دیں۔

اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی تو اسے ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا، اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اسے لیلۃ القدر میں قیام کرنے کا ثواب ملے گا۔ مرقہ ۶۶۲۶ و مزاء المصنف، حاکم فی تاریخہ عن انس

تشریح:..... یہ حضرت عبداللہ بن عمر کے ماموں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے رضاعی بھائی ہیں وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کا ماتھا چوما۔

نابالغ بچہ اپنے والدین کی سفارش کرے گا

۸۶۷۴ عبدالحلق بن ابراہیم بن طہمان اپنے والد سے وہ بکر بن حنیس سے وہ ضرار بن عمرو سے وہ ثابت بنانی وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہو گیا تو انہیں بڑا صدمہ ہوا، اور انہوں نے اپنے گھر ہی نماز کی جگہ بنالی جس میں عبادت کرتے تھے، اور نبی ﷺ کی مجلس وحاضری سے پندرہ روز غائب رہے آپ ﷺ نے ان کے متعلق پوچھا: تو لوگوں نے کہا: ان کا بیٹا فوت ہوا، جس کی وجہ سے انہیں سخت غم پہنچا ہے۔ اور انہوں نے اپنے گھر ہی نماز و عبادت کے لیے ایک جگہ بنالی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں بلاؤ اور جنت کی خوشخبری دو! آپ جب نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: عثمان! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے اور جہنم کے سات دروازے ہیں تم جنت کے جس دروازے کے پاس جاؤ تو وہاں اپنے بیٹے کو کھڑا پاؤ جو تمہارے دامن سے پکڑ کر تمہارے رب کے حضور تمہارے لیے شفاعت کرے؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ!

صحیحہ رضی اللہ عنہم نے محمد (ﷺ) سے عرض کیا: کیا ہماری اولاد کے بارے میں ہمارے لیے یہی اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میری امت میں سے ہر اس شخص کے لیے جو ثواب کی امید رکھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کی رہبانیت کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، اے عثمان! جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی، پھر سورج طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا، تو اسے ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔

اور جس نے ظہر کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے اس جیسی پچیس (۲۵) نمازوں کا ثواب ہے، اور جنت فردوس میں ستر درجات ہیں، اور جس نے عصر کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر سورج غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو اسے اسمعیل علیہ السلام کے آٹھ بیٹوں کو آزاد کرنے کا ثواب ہے ان میں سے ہر ایک کی دیت بارہ ہزار اونٹ ہیں۔

اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی تو اسے اس جیسی پچیس نمازوں کا ثواب اور جنت عدن میں ستر درجات ملیں گے، اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے لیلۃ القدر (کی عبادت) کا ثواب ہے۔ حاکم فی تاریخہ، بیہقی فی الشعب

۸۶۷۵ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کو ایک انصاری عورت کے بیٹے کی وفات کی اطلاع ملی، چنانچہ آپ علیہ السلام اٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور میں ایسا شخص تھا کہ جس کے بچے زندہ نہ رہتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ تو وہ شخص ہے جس کا کوئی بچہ نہ مرا ہو، کیا تم یہ نہیں چاہتی کہ اسے جنت کے دروازے پر دیکھو اور تمہیں بلارہا ہو، اس عورت نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: وہ اسی طرح ہوگا۔ بیہقی فی الشعب

۸۶۷۶ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصاری دیکھ بھال کرتے ان کے پاس آتے اور ان کا حال احوال پوچھتے، آپ کو پتہ چلا کہ ایک عورت کا بچہ فوت ہو گیا ہے، جس پر اس نے سخت واویلا مچایا ہے اس پر تعزیت کے لیے اس کے ہاں تشریف لے گئے، اور اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور صبر کرنے کا حکم دیا، تو اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں جس کے ہاں بچہ نہیں ہوتا تھا اور میرا بچہ بچہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ وہ ہے جس کا بچہ نہ ہو جائے۔ ابن النجار

۸۶۷۷..... (ثابت بن قیس بن شماس) عبدالخیر بن قیس بن شماس اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں، فرمایا: قریظہ کے دن ایک انصاری نوجوان شہید ہوا جسے خلا کہا جاتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دو شہیدوں کا ثواب ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ اہل کتاب نے اسے شہید کیا ہے، اس کی والدہ کو بلایا گیا تو وہ نقاب کر کے آئیں، کسی نے

کہا: آپ نے نقاب اوڑھی ہوئی ہے جبکہ غلام شہید ہو چکا ہے؟ تو وہ بولیں: مجھے اگرچہ آج غلام کی مصیبت پہنچی ہے لیکن میری حیا کو تو کوئی مصیبت نہیں پہنچی۔ ابو نعیم

تشریح:..... یہ غلام بن سوید بن غفلہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی صحابی ہیں، ایک یہودی عورت نے ان پر چکی کا پاٹ پھینکا جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور وہ شہید ہو گئے۔ دیکھیں ”صفات صحابہ“ مطبوعہ نور محمد کراچی اور ثابت بن قیس بن شماس انہیں رسول اللہ ﷺ کا خطیب ہونے کا لقب حاصل ہے۔

۸۶۷۸ محمود بن لبید حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کے تین بچے مر گئے، اور اس نے ان کے بارے ثواب کی امید رکھی تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ ہوں، محمود کہتے ہیں: میں نے کہا اے حضرت جابر بن عبد اللہ! میں سمجھتا ہوں اگر آپ کہتے اگرچہ ایک ہو تو رسول اللہ ﷺ فرمادیتے ایک بھی، حضرت جابر نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔

بیہقی فی الشعب
۸۶۷۹ حارث بن القیصر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمانوں (خاندنویں) کے چار بچے فوت ہو گئے ہوں جو ان سے پہلے آگے پہنچ گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے، لوگوں نے عرض کیا: اگرچہ تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ تین ہوں، پھر لوگوں نے پوچھا: اگر وہ ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔

میری امت کا ایک شخص جنت میں جائے گا اور مضربیلہ سے زائد لوگوں کی شفاعت کرے گا، اور میری امت کا ایک شخص جہنم کے لیے اتنا بڑا ہوگا کہ وہ اس کے ایک حصہ میں سما جائے گا۔ الحسن بن سفیان، طبرانی فی الکبیر و ابو نعیم

۸۶۸۰ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین بچے آگے بھیجے جو نابالغ ہوں تو اس کے لیے (جہنم کی) آگ سے مضبوط قلعہ ہوں گے حضرت ابو ذر نے پوچھا: میں نے دو بچے بھیجے ہیں، آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، تو ابی بن کعب اور ابوالمزہذ رقاویوں کے سردار نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک ایک بچہ بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ ایک ہوں لیکن یہ پہلے صدمہ کے وقت ہے۔ ابو یعلیٰ ابن عساکر

۸۶۸۱ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمانوں کے تین بچے فوت ہو جائیں تو ان کے لئے آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہوں گے، پس ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، تو ابو ذر نے کہا: میں نے تو دو ہی بھیجے ہیں آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، تو ابی بن کعب نے کہا: میں نے تو ایک بھیجا ہے آپ نے فرمایا: اگرچہ ایک ہو لیکن پہلے صدمہ کے وقت۔ ابو یعلیٰ ابن عساکر

۸۶۸۲ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے کہا، آپ کا تو کوئی بچہ نہیں بچتا؟ آپ نے فرمایا: الحمد للہ اس ذات کا شکر ہے جو انہیں دارالفتنا سے لے کر دارالبقا میں ذخیرہ کرتا ہے۔ ابو نعیم

۸۶۸۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، وہ کہنے لگی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ میرے بیٹے کو شفا بخشے، آپ نے اس سے فرمایا: کیا تمہارا آگے (آخرت میں) کوئی بیٹا ہے؟ وہ کہنے لگی: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جاہلیت میں یا اسلام میں؟ اس نے کہا: اسلام میں، آپ نے تین بار فرمایا: مضبوط ڈھال ہے۔ ابن النجار

۸۶۸۴..... عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عثمان کے ہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے منگواتے اور وہ کپڑوں میں لپیٹا ہوتا، آپ اسے سونگھتے، کسی نے کہا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اسے کوئی مصیبت پہنچنے سے پہلے میرے دل میں کوئی چیز پیدا ہو جائے یعنی محبت۔ ابن سعد

نظر کے ختم ہو جانے پر صبر

۸۶۸۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ حضرت زید بن ارقم کے پاس ان کی عیادت کرنے گیا انہیں آنکھوں کی تکلیف تھی آپ نے فرمایا: اے زید اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے تو کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: صبر کروں گا اور ثواب کی امید رکھوں گا۔

آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے اور تم صبر و ثواب کی امید رکھو تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔ ابو یعلیٰ ابن عساکر

۸۶۸۶ حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے فرماتے ہیں: میری آنکھیں دکھنے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی، آپ نے فرمایا: زید بن ارقم! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے تو کیا رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں صبر کروں گا اور ثواب کی امید رکھوں گا آپ نے فرمایا: زید بن ارقم! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہی اور تم نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی تو تم جنت میں داخل ہو گے۔ ابن عساکر

۸۶۸۷ حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کی کسی بیماری میں عیادت کرنے آئے، آپ نے فرمایا: تمہاری اس بیماری کا تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن اس وقت تم کیسے رہو گے جب تم میرے بعد لمبی عمر یاؤ گے اور ناپینا ہو جاؤ گے؟ عرض کیا: تب میں صبر کروں گا اور ثواب کی امید رکھوں گا، آپ نے فرمایا: تب تم جنت میں بغیر حساب داخل ہو گے، چنانچہ آپ نبی ﷺ کی وفات کے بعد ناپینا ہو گئے تھے۔ ابو یعلیٰ، ابن عساکر

۸۶۸۸ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے آنکھوں کی تکلیف ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی، دوسرے دن انہیں کچھ افادہ ہوا، چنانچہ جب آپ باہر نکلے تو نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا: اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا: میں صبر کرتا اور ثواب کی امید رکھتا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے اور تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو اور پھر فوت ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ بیہقی فی الشعب

رشتہ داری قائم رکھنا

۸۶۸۹ عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ صلہ رحمی نہیں کہ جو تم سے جوڑے تم اس سے ناتا جوڑو بلکہ ناتا داری تو یہ ہے کہ جو ناتا ختم کرے تم اس سے قائم رکھو۔ بیہقی فی الشعب
تشریح:..... معاشرے میں بھی یہی کمال سمجھا جاتا ہے کہ جو نہیں آتے ہم ان کے ہاں کیوں جائیں۔

۸۶۹۰ حضرت علی سے روایت ہے فرمایا: جو مجھے ایک چیز کی ضمانت دے میں اس کے لیے چار چیزوں کا ضامن ہوں، جو صلہ رحمی کرے اس کی عمر لمبی ہوگی، اس کے اہل و عیال اسے پسند کریں گے، اس کا رزق وسیع ہوگا اپنے رب کی جنت میں داخل ہوگا۔ الذہبی

۸۶۹۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں انسان صلہ رحمی کرتا رہتا ہے اور اس کی عمر کے صرف تین دن باقی رہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں تیس سال مؤخر کر دیتا ہے اور آدمی قطع رحمی کرتا رہتا ہے جبکہ اس کی عمر کے تیس سال باقی ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں تین دن بنا دیتا ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب

۸۶۹۲ ابن عمرو سے روایت ہے وہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا: آج میرے پاس قطع رحمی کرنے والا نہیں بیٹھ سکتا، اتنے میں حلقہ سے ایک نوجوان اٹھا اور اپنی خالہ کے پاس آیا، ان دونوں میں کوئی رنجش تھی، بھانجے نے خالہ کے لیے استغفار کیا اور خالہ نے اس کے لیے استغفار کیا پھر وہ نوجوان مجلس میں آ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس قوم پر (اللہ تعالیٰ کی) رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔ ابن عساکر وفیہ سلیمان بن زید ابوا دھام المحاربی کذبہ ابن معین

۸۶۹۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ایک قوم کے لیے شہروں کو آباد کرتا اور ان کے لیے مال میں اضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا کیا ان سے بغض کی وجہ سے، بنظر رحمت نہیں دیکھا، کسی نے پوچھا: یہ کیسے یا رسول اللہ!؟ آپ نے فرمایا: ان کی صلہ رحمی اور نانا داری کو قائم رکھنے کی وجہ سے۔ ابن جریر و الشیرازی فی الالقباء، طبرانی فی الکبیر، حاکم ۸۶۹۴ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میری نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو میں نے جلدی سے آپ کا ہاتھ تھام لیا یا آپ نے پہلے میرے ہاتھ کو تھام لیا، پھر آپ نے فرمایا: عقبہ! کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت کے سب سے افضل اخلاق نہ بتاؤں؟ جو تم سے نانا توڑے تم اس سے جوڑو، اور جو تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے تو اسے معاف رکھو، خبردار جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھائے اور اس کے رزق میں اضافہ کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنی رشتہ داری کو قائم رکھے۔ ابن جریر

۸۶۹۵ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کروں جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کرے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اپنے رشتہ داروں سے نانا قائم رکھو! جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے اس بات کو تھام لیا جس کا میں نے اسے حکم دیا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔ ترمذی

۸۶۹۶ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب یہ آیت: ”اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو“ نازل ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ (بٹی) تمہارے لیے فداک (خیبر کا گاؤں) ہے۔

حاکم فی تاریخہ، وقال تفرد به ابراہیم بن محمد بن محمد بن میمون عن علی بن عباس، ابن النجار تشریح: اس روایت میں ابراہیم بن محمد بن میمون شیعہ ہے، امام ذہبی بھی فرماتے ہیں اگر یہ حدیث ہوتی تو حضرت فاطمہ اس باغ کا مطالبہ ہی کیوں کرتیں، اس لیے یہ جھوٹ اور موضوع روایت ہے۔

خاموشی کی اہمیت

۸۶۹۷ ابن النجار اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ مجھے یوسف بن المبارک بن کامل الخفاف نے بتایا فرماتے ہیں: ہمارے سامنے ابوالفتح الفہم مفلح بن احمد الرومی نے یہ اشعار پڑھے وہ فرماتے ہیں ہمارے سامنے ابوالحسن بن القاضی ابوالقاسم التوفیقی نے وہ اپنے دادا اور اپنے ابا و اجداد سے اپنے والد کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱ میں غصہ دلانے والی باتوں (کے سننے) سے بہرا بن جاتا ہوں اور میں بردباری سے کام لیتا ہوں، بردباری میرے بہت مناسب ہے۔

۲ میں اکثر اس لیے زیادہ گفتگو نہیں کرتا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھے ناپسندیدہ جواب ملے۔

۳ جب میں بے وقوف کی بے وقوفی کو اپنے خلاف دہراؤں تو میں ہی بے وقوف ہوں۔

۴ کتنے نوجوان ایسے ہیں جو لوگوں کو اچھے لگتے ہیں، جن کی زبانیں اور چہرے ہیں۔

۵ عزت حاصل کرنے کے وقت سویا رہتا ہے اور گھٹیا پن کے وقت بیدار ہو جاتا ہے۔

۸۶۹۸ حمزہ زیات سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

۱ اپنے علاوہ کسی کے سامنے اپنا راز ظاہر نہ کر کیوں کہ ہر خیر خواہ کا ایک خیر خواہ ہے۔

۲ اس واسطے کہ میں نے بھٹکے ہوئے لوگوں کو دیکھا وہ صحیح چمڑے کو نہیں چھوڑتے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۶۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے آپ کو پوشیدہ رکھو تمہارا تذکرہ نہ کیا جائے، خاموش رہو سلامت رہو گے۔

۸۷۰۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، خاموشی جنت کی طرف بلانے والی ہے۔ ابن ابی الدنیا فیہ

۸۷۰۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زبان، بدن کو درست رکھنے والی ہے، جب زبان درست رہے تو تمام اعضاء ٹھیک رہتے ہیں، اور جب زبان میں لغزش ہو تو ایک عضو بھی ٹھیک نہیں رہتا۔ ابن ابی الدنیا فیہ

۸۷۰۲... (اسود بن اصرم الحاربی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں ایک موٹا تازہ اونٹ لے کر مدینہ، خشک سالی اور قحط کے زمانہ میں آیا، آپ کے سامنے اس اونٹ کا ذکر ہوا تو آپ نے اسے منگوایا، جب وہ لایا گیا تو آپ نے باہر نکل کر اسے دیکھا، آپ نے فرمایا: تم یہ اپنا اونٹ کیوں ہانک کر لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اس کے بدلہ خادم خریدنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: کس کے پاس خادم ہے؟ تو حضرت عثمان بن عفان نے فرمایا: میرے پاس یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: لاؤ، چنانچہ وہ لائے تو میں نے غلام لے لیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا اونٹ (جو غلام کے بدلہ تھا) لے لیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت کریں، آپ نے فرمایا: تم اپنی زبان پر قابو رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اگر میں زبان پر قابو نہ رکھوں گا تو کس پر قابو رکھوں گا؟ آپ نے فرمایا: کیا تم اپنے ہاتھوں پر قابو رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اگر میں ہاتھوں پر قابو نہ رکھوں تو کس پر قابو رکھوں گا؟ آپ نے فرمایا: زبان سے صرف بھلی بات کہو اور ہاتھوں کو صرف نیکی کی طرف بڑھاؤ۔ بخاری فی تاریخہ وابن ابی الدنیا فی الصمت والبغوی، وقال: لا اعلم له غیرہ والباوردی وابن مندہ وابن السکین وابن قانع، طبرانی فی الکبیر وابونعیم وتمام، ابن حبان، ابن عساکر، سعید بن منصور

۸۷۰۳... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس طرح گفتگو سیکھتے ہو ایسے ہی خاموشی سیکھو، کیونکہ خاموشی بڑی برہاری ہے، بولنے سے زیادہ سننے کا لالچ کرو، اور الای (فضول) گفتگو نہ کرو، اور بغیر تعجب کے نہ ہنسنا اور بغیر ضرورت کے کہیں چل کر نہ جانا۔ ابن عساکر

۸۷۰۴... ابوذر! کم کھاؤ اور کم بولو! جنت میں میرے ساتھ ہو گے۔ ابونعیم عن انس

سچائی

۸۷۰۵... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جبریل! میرے مومن بندے کے دل سے وہ (عبادت کی) حلاوت و منہاس ختم کر دو جو وہ محسوس کرتا ہے چنانچہ مومن بندہ غمگین ہو کر جس بات کا عادی ہوتا ہے اسے تلاش کرنے لگتا ہے، اس پر اس سے بڑی مصیبت کبھی نہیں اتری، اللہ تعالیٰ جب اس کی یہ حالت دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں: جبرائیل! میں نے اپنے بندہ کو آزمایا، میں نے اسے سچایا، میرے اس بندہ کے قلب کی طرف وہ چیز لوٹا دو، جو تم نے ختم کر دی تھی، میں اپنی طرف سے اس میں اضافہ کروں گا، اور اگر بندہ جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ نہ اس کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ پروا فرماتے ہیں۔ ابن عساکر

تیری رحمت مجھ سے بڑھ کر میری طلبگار ہے خدا
یہ اپنی نادانی کہ کرم تیرا ہے گنوا

۸۷۰۶... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سچی بات کے علاوہ کسی بات میں بھلائی نہیں، جس نے جھوٹ بولا، گناہ کیا، اور جو گناہ کرتا ہے ہلاک ہوتا ہے وہ شخص کامیاب ہوا جس کی تین چیزوں، لالچ، خواہش (نفس) اور غصہ سے حفاظت کی گئی۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۷۰۷... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جھوٹ نہ بولنا سچ کی عادت بناؤ، اگرچہ دنیا میں تمہارا نقصان ہو لیکن آخرت میں کشادگی ہے۔ ابن لال

وعدہ کی سچائی

۸۷۰۸... ہارون بن رثاب سے روایت ہے فرماتے ہیں جب حضرت عبداللہ بن عمرو کی وفات کا وقت ہوا تو فرمایا: فلاں کو دیکھو کیونکہ میں نے اس سے اپنی بیٹی کیشہ کی بات کی ہے جو وعدہ ہے، میں نہیں چاہتا کہ میں اللہ تعالیٰ سے نفاق کی تہائی کے ساتھ ملاقات کروں میں تمہیں گواہ

بناتا ہوں کہ میں نے اس سے اس کی شادی کر دی۔ ابن عساکر
تشریح:..... آج کل لوگ متگنیاں کرتے ہیں جو وعدہ نکاح ہی ہے لیکن پھر مکر جاتے ہیں۔

تنہائی

۸۷۰۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بے شک تنہائی میں بڑے میل جول کے مقابلہ میں راحت ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزہد، وابن ابی الدنیا فی العزلة

اس کا فیصلہ مشکل ہے کہ کس کے لیے تنہائی بہتر ہے اور کس کے لیے مجلس!

۸۷۱۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تنہائی سے اپنا حصہ لو۔ مسند احمد فیہ، ابن حبان فی الروضة والعسکری فی المواعظ

۸۷۱۱ امام مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید کو فرماتے سنا: کہ ابوالحکیم حارث بن صمد انصار کے ساتھ نہ بیٹھتے تھے اور جب ان کے سامنے تنہائی کا ذکر کیا جاتا تو کہتے: لوگ تنہائی سے بڑے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۱۲ ابن سیرین سے روایت ہے فرمایا: تنہائی عبادت ہے۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۱۳ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص ہو جو میرے مال (مویشی) کی اصلاح و دیکھ بھال کرے، تو میں اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ رہوں اور میرے پاس کوئی نہ آئے اور نہ میں لوگوں کی طرف نکل کر جاؤں یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ سے جا ملوں۔ حاکم

تشریح:..... یعنی یہ تمنا بے عمل نہیں کا شایا ہوتا۔

لوگوں سے زیادہ میل جول کو ناپسند کرنا

۸۷۱۴ امام مالک کسی شخص سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر شیطان کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ایسے حلقوں میں چلا جاتا جہاں کوئی انس پیدا کرنے والا نہیں، لوگوں کو لوگ ہی خراب کرتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۱۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: علم کے چشمے، ہدایت کے فانوس، گھروں کے ٹاٹ، رات کے چراغ، نئے

دلوں والے، اور پرانے کپڑوں والے بن جاؤ، آسمان والوں میں تم پہچانے جاؤ گے اور زمین والوں میں پوشیدہ رہو۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۱۶ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے پاس ایک پرندہ لایا گیا، آپ نے فرمایا: یہ پرندہ کہاں سے شکار کیا گیا؟ کسی نے کہا: تین میل کے فاصلے سے، فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میں اس پرندے کی جگہ ہوتا، نہ لوگ مجھ سے بات کرتے اور نہ میں کسی سے بات کرتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملتا۔ ابن عساکر

۸۷۱۷ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کس چیز میں ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنی زبان کو قیام میں رکھو، تمہارا گھر تمہارے لیے کافی، واور اپنے گناہ پر رویا کر (نسائی) قال حسن وابن ابی الدنیا فی العزلة، الحلیۃ، بیہقی فی الشعب

۸۷۱۸ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مسلمان آدمی کا بہترین عبادت خانہ اس کا گھر ہے جس میں اپنے آپ کو روکے رکھے، اور اپنی آنکھ و شرمگاہ کی حفاظت کرے، خبردار! بازار میں مجلسیں لگانے سے بچنا، کیونکہ وہ غفلت میں ڈالتی اور بے کار بنادیتی ہیں۔ ابن عساکر

۸۷۱۹ حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور لوگوں سے بچو!

مسند دو ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۲۰ معانی بن عمران سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو ایک ایسے شخص کے پیچھے جا رہی تھی جو اللہ

تعالیٰ (کی حد میں) پکڑا گیا تھا، آپ نے فرمایا: ان چہروں کو خوش آمدید نہیں جنہیں صرف برائی میں دیکھا جا رہا ہے۔ الدینوری ۸۷۲۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سرما، گرم بن جائے اور بیٹا غصہ (کا سبب) بن جائے، جب کمینے لوگ بکثرت ہو جائیں، اور شریف لوگ کم ہو جائے لگیں، تو چند خستہ بکریاں کسی پہاڑ میں بنی نضیر کی بادشاہت سے بہتر ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة ۸۷۲۲ زریق مجاشعی سے روایت ہے فرمایا: عامر بن عبد قیس رضی اللہ عنہ آتے اور حسن بصری کے پاس بیٹھتے، پھر کچھ دن ان کی مجلس میں نہیں آئے، کسی دن حسن بصری اور ان کے احباب ان کے پاس گئے، حضرت حسن بصری نے کہا: ابو عبد اللہ! آپ نے ہماری مجلس کیوں چھوڑ دی؟ کیا آپ کو ہمارے بارے کوئی شک گزرا تو ہم آپ کا اتباع کریں۔

آپ نے فرمایا: ایسی بات نہیں، لیکن میں نے صحابہ رسول سے سنا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کا دنیا میں غم زائد ہوگا وہ آخرت میں زیادہ خوش ہوگا، اور جو تم میں کا دنیا میں زیادہ سیر ہوگا وہ آخرت میں زیادہ ہموکا ہوگا، تو میں نے اپنے گھروالوں کو اپنے دل کے لیے مناسب پایا، اور جو میں چاہتا ہوں اس پر زیادہ قدرت دینے والا، تو حسن بصری وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے اللہ کی قسم! یہ ہم سے زیادہ سمجھدار ہیں۔ ابن عساکر

۸۷۲۳ حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: عامر بن عبد قیس کی جامع مسجد میں ایک نشست تھی، ہم ان کے پاس جمع ہوتے، کچھ دن ہم نے انہیں گم پایا تو ہم ان کے پاس چلے آئے (ہم نے کہا: ابو عبد اللہ! آپ اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر یہاں تنہا بیٹھ گئے؟ انہوں نے فرمایا: اس مجلس میں بہت سی فضول اور بلی جلی باتیں ہوتی تھیں، میں چند اصحاب رسول سے ملا ہوں، انہوں نے مجھے بتایا: کہ قیامت میں سب سے کمزور ایمان اس شخص کا ہوگا جس کا گوشت پوست دنیا میں زیادہ ہوگا انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض کی ہیں اور کچھ سنت قرار دی ہیں، اور کچھ حدود مقرر کی ہیں، سو جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض اور اس کے (بتائے) طریقوں پر عمل کیا، اور حدود اللہ سے بچتا رہا تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر حساب جنت میں داخل کریں گے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض اور سنتوں پر عمل کیا (لیکن) اللہ تعالیٰ کی حدود کا مرتکب ہوا اور پھر توبہ کر لی (غلطی سے پھر) ارتکاب کیا، (لیکن پھر) توبہ کر لی پھر ارتکاب کیا اور توبہ کر لی، وہ قیامت کے روز کی ہولنا کیوں، اس کے زلزلوں اور مصائب کا سامنا کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔

اور جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض و سنن پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ کی حدود کا مرتکب ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے، چاہیں تو عذاب دیں اور چاہیں تو معاف کر دیں، فرماتے ہیں: ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر نکل آئے۔ ابن عساکر ۸۷۲۴ حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: عزلت و تنہائی اختیار کرو کیونکہ یہ عبادت ہے۔ ابن ابی الدنیا فی العزلة، سعید بن منصور

حقدار کا حق پہچانا

۸۷۲۵ اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ نبی ﷺ کے پاس ایک قیدی لایا گیا، وہ کہنے لگا: اے اللہ! میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں، محمد (ﷺ) کے سامنے توبہ نہیں کرتا ہوں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے حقدار کے لیے حق پہچانا۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، دارقطنی فی الافراد، حاکم، بیہقی فی الشعب، سعید بن منصور

معافی

۸۷۲۶ (صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جب قیامت کا روز ہوگا ایک شخص باواز بلند اعلان کرنے لگا: معاف کرنے والے کہاں؟ اللہ تعالیٰ انہیں، ان کے معاف کرنے کی وجہ سے پورا مہلک کرے گا۔ ابن مسیح

دوسروں کی ایذا پر صبر

۸۷۲۷ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے فلاں شخص نے گالی دی ہے، اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کے احکام) نہ ہوتے تو مجھ سے لمبی زبان اور ہاتھ والا نہ ہوتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کہا؟ تو اس نے آپ کے سامنے اپنی بات دہرائی، آپ نے فرمایا: جسے گالی دی جائے یا پیٹا جائے پھر وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت بڑھائیں گے، سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے گا۔ ابن النجار

۸۷۲۸ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص سے کہا: اگر تم لوگوں (کو تجارت کے لیے مال دو گے) سے قرض کا معاملہ کرو گے تو وہ بھی تمہیں بدلہ میں قرض دیں گے اور اگر تو انہیں چھوڑ دے گا وہ تمہیں چھوڑیں گے، اس نے کہا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اپنے فقر کے دن کے لیے اپنی عزت کا قرض دو۔ ابن عساکر

۸۷۲۹ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر تم لوگوں سے نفرت کرو گے تو وہ تم سے متنفر ہو جائیں گے اور اگر تم ان سے بھاگو گے تو وہ تمہیں آملیں گے، اگر انہیں چھوڑو گے وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اس نے کہا: میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: اپنی عزت اپنے فقر کے دن کے لیے دے دو۔ ابن عساکر

۸۷۳۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں سے جھگڑو گے تو وہ تم سے جھگڑیں گے، اور اگر تم انہیں چھوڑ دو گے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اور اگر تم ان سے بھاگو گے تو تمہیں آملیں گے، میں نے عرض کیا: میں کیا کروں؟ فرمایا: اپنے فقر کے دن کے لیے عزت دے دو۔ حاکم، خطیب فی، وقال زوی عن ابی الدرداء مرفوعاً وموقوفاً

عشق

۸۷۳۱ ابو عثمان نہدی سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں مدینہ کے کسی راستہ سے گزرے، اچانک ایک لڑکی چکی پیس رہی تھی اور کہہ رہی تھی: میں نے اسے تعویذوں کے کاٹنے سے پہلے چاہا۔ نرم نہی کی طرح جھومتے ہوئے، گویا چاند کی چاندنی اس کے چہرے سے حاصل ہوئی ہے، وہ اشارہ کرتی اور ہاشم کے بالوں میں چڑھتی ہے آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو وہ باہر آئی آپ نے فرمایا: تیرا ناس ہو آزاد ہے یا لونڈی؟ اس نے کہا: لونڈی ہوں اے رسول اللہ کے خلیفہ، آپ نے فرمایا: تو کس سے محبت کرتی ہے؟ تو وہ رو پڑی، اس نے کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! میں آپ کو قبر کے حق کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ لوٹ جائیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اس قبر کے حق کی قسم! میں نہیں ٹلوں گا یا تم مجھے بتا دو اس نے کہا: میں وہی ہوں جس کے دل سے محبت کھیل رہی ہے، تو وہ محمد بن قاسم بن جعفر بن ابی طالب کی محبت میں رو پڑی۔

آپ نے اس کے آقا کی طرف پیغام بھیجا اور اس سے خرید کر محمد بن قاسم بن جعفر بن ابی طالب کی طرف بھیج دیا۔ الخواطر فی اعتدال القلب

۸۷۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جب ان پر آزمائش آتی ہے تو وہ پاکدامنی اختیار کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا: کونسی آزمائش؟ آپ نے فرمایا: عشق۔ الدیلمی

عقل مندی

۸۷۳۳ حضرت ابوامامہ سے روایت ہے فرمایا کرتے تھے: عقل سے کام لو اور اس بات کے متعلق میرا خیال نہیں جسے ہم نبی ﷺ کے عہد میں سنا کرتے تھے، وہ اٹھالی گئی ہے آج وہ اس کی نسبت ہم سے زیادہ عقلمند ہے۔ ابن عساکر

تشریح: یعنی اس وقت کی باتیں آج تمہاری باتوں سے زیادہ سمجھداری کی ہیں۔

۸۷۳۴ اے ابو ذر! تدبیر جیسی کوئی عقل، اور اچھے اخلاق کی طرح کوئی حسب نہیں۔ بیہقی فی الشعب والنخراطی فی مکارم الاخلاق

غیرت

۸۷۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کیا مجھے تمہاری عورتوں کے متعلق یہ بات نہیں پہنچی کہ وہ بازاروں میں حبشیوں سے مزاحمت کرتی ہیں؟ کیا تم لوگوں کو غیرت نہیں؟ جس نے غیرت نہیں کی اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ رستہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ حبشی بازاروں میں سامان لے کر ادھر ادھر جاتے ہیں اور عورتیں بازاروں میں لین دین کے لیے ان سے آگے نکلنے کی کوشش کرتیں، جیسا آج کل بازاروں میں بھیڑ کے وقت ہوتا ہے۔

۸۷۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غیرتیں دو قسم کی ہیں: اچھی اور بہتر (غیرت) جس سے مرد اپنی بیوی کو درست رکھتا ہے اور ایک غیرت ایسی ہے جو جہنم میں داخل کرے گی۔ رستہ

ضرورتیں پوری کرنا

۸۷۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جنت ایسے شخص کی مشتاق ہے جو اپنے مومن بھائی کی ایسی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرے جس سے وہ اپنی حالت درست کرے، اس کے لیے نعمتوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ آدمی سے اس کے مرتبہ کے بارے میں کہہ کر خرچ کیا ایسے ہی سوال کریں گے جیسے مال کے بارے میں کہ کہاں خرچ کیا ہے۔

خطیب وقال فی سندہ ابو الحسن محمد بن العباس المعروف بابن النحوی فی روایاتہ نکرۃ

قناعت، تھوڑے پر صبر

۸۷۳۸ (عمر رضی اللہ عنہ) عبد اللہ بن عبید سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اخف رضی اللہ عنہ کو ایک قمیص پہنے ہوئے دیکھا، فرمایا: اخف! تم نے اپنی قمیص کتنے کی خریدی ہے؟ انہوں نے کہا: بارہ درہم کی، آپ نے فرمایا: تمہارا بھلا ہو کیا چھ درہم کی نہیں آسکتی تھی اور اس کی فضیلت تم جانتے ہی ہو۔ ابن المبارک

تشریح: یعنی ضرورت کو مد نظر رکھو، قمیص سے مقصود ستر پوشی ہے، اس سے کوئی ثواب نہیں ملتا، اور نہ اس کی کوئی فضیلت ہے!

۸۷۳۹ حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا، دنیا میں اپنی راحت پر صبر کرو، کیونکہ رحمن تعالیٰ نے اپنے کچھ بندوں کو رزق میں دوسروں پر فضیلت بخشی ہے، جبکہ آزمائش سب ہی کرتے ہیں، جس کے لیے رزق کشادہ کرتے ہیں (اس کی آزمائش اس طرح کرتے ہیں) کہ وہ کیسے شکر ادا کرتا ہے؟ اور اس کا اللہ تعالیٰ کا شکریہ ہے کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کی ہیں، اور جن کے بارے میں رزق دیا قدرت دی ان کے حقوق کو ادا کرے۔ ابن ابی حاتم

۸۷۴۰ ابو بکر الداہری، ثور بن یزید سے وہ خالد بن مہاجر سے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان تیرے پاس وہ ہے جو تیرے لیے کافی ہے جبکہ تو وہ طلب کرتا ہے جو تجھے سرکش کر دے، تو تھوڑے پر صبر نہیں کرتا اور نہ زیادہ سے سیر ہوتا ہے۔

اے انسان! جب تیری صبح ایسی حالت میں ہو کہ تیرے بدن میں کوئی تکلیف نہ ہو تیرے گھر آگیا ہو، تیرے پاس تیرے اس دن کا کھانا ہو، تو دنیا پر خاک ہے۔ ابو نعیم فی الاربعین الصوفیہ

۸۷۴۱۔ ابو جعفر سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھجور کھا کر اوپر سے پانی پیا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرا، اور فرمایا: جسے اس کا پیٹ جہنم میں داخل کرے اسے اللہ تعالیٰ دور کرے، پھر یہ اشعار پڑھے۔

تو نے جب اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو اس کا سوال دے دیا تو وہ دونوں مذمت میں جمع ہو گئے۔ العسکری

۸۷۴۲۔ امام شعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے آنے والے دن کا غم اپنے موجود دن میں جلدی نہ لا، اگر تیری موت نہیں آئی تو تجھے اس دن تیرا رزق مل جائے گا، تجھے پتہ ہونا چاہیے کہ تو اپنے کھانے کی مقدار سے زیادہ جو بھی کمائے گا تو تو اسے دوسرے کے لیے جمع کرنے والا ہے۔ الدینوری

۸۷۴۳۔ حضرت سعد سے روایت ہے انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹا اگر تم مالدار کی چاہتے ہو تو اسے قناعت کے ذریعہ حاصل کرو، کیونکہ جس میں قناعت نہیں اسے کوئی مال فائدہ نہیں دے سکتا۔ ابن عساکر

۸۷۴۴۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کتنی دنیا کافی رہے گی؟ آپ نے فرمایا: جو تیری بھوک روکے، تیرا ستر ڈھانپے اور اگر تجھے کوئی سایہ دار چیز میسر آجائے اور ایسی سوار جس پر تو سوار ہو تو بہت اچھی بات ہے۔ ابن النجار

۸۷۴۵۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے (دوران تعمیر) مسجد کی پیشکش کی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا: کیا موسیٰ (علیہ السلام) کے چبوترے کی طرح چبوترہ؟ چند لکڑیاں اور گھاس پھوس کافی تھا، اور (قیامت کا) معاملہ اس سے بھی زیادہ جلد آنے والا ہے۔ الدیلمی ابن النجار، مرقم، ۷۱۰۶

۸۷۴۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ابو ہریرہ جب تم سخت بھوک کو ایک چپاتی اور پانی کے ایک کوزے سے روک لو تو دنیا اور دنیا داروں پر ہلاکت ہے۔ الدیلمی

غصہ پینا

۸۷۴۷۔ ابو ہریرہ سلمیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوبکر الصديق رضی اللہ عنہ سے سخت کلامی کی، تو ابو ہریرہ نے کہا: کیا میں اس کی گردن نہ اتار دوں؟ آپ اس بات پر غصہ ہو گئے اور فرمایا: نبی ﷺ کے بعد اس کی کسی کے لیے اجازت نہیں۔

ابوداؤد طیالسی، مسند احمد والحمیدی، ابوداؤد سجستانی، ترمذی، ابویعلیٰ، حاکم، دارقطنی فی الافراد سعید بن منصور، بیہقی فی الشعب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی بندہ نے شہد اور دودھ سے زیادہ بہتر گھونٹ جو بھرا ہے وہ غصہ کا گھونٹ ہے۔

۸۷۴۸۔ مسند احمد فی الزہد

۸۷۴۹۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو مقابلہ کے لیے ایک پتھر اٹھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ پتھر اٹھانے میں طاقت ہے، طاقت تو یہ ہے کہ کوئی غصہ سے بھر جائے اور پھر اس پر قابو پالے۔ ابن النجار

۸۷۵۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے پاس سے گزرے جو ایک پتھر اٹھا رہے تھے آپ نے فرمایا: یہ کیا طریقہ ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ایک پتھر ہے جس کا نام ہم نے طاقتور پتھر رکھا ہے، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ طاقتور نہ بتاؤں؟ جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے۔ العسکری فی الامثال، وقال هكذا رواه، فقال يرفعون بالفاء يرفعون بالباء وفيه شيب

بن بيان ذكره في المغني في الضعفاء وليس هو في الميزان ولا في اللسان

۸۷۵۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنے آپ میں پہلوان کسے کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جسے لوگ نہ پچھاڑ سکیں، آپ نے فرمایا: بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے۔ العسکری فی الامثال

نفس کا محاسبہ اور اس سے دشمنی

۸۷۵۲ حضرت ابو بکر کے غلام سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں اپنے نفس سے ناراض ہوا، اللہ تعالیٰ اسے اپنے غضب سے امن عطا فرمائیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی محاسبۃ النفس

مدارات و لحاظ

۸۷۵۳ نزال بن سبرہ سے روایت ہے فرمایا: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کے متعلق ہمیں یہ کیا بات پہنچی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا: میں نے کیا کہا ہے؟ تو حضرت عثمان نے فرمایا: کہ آپ ان سب سے بچے اور سب سے نیک ہیں، جب وہ چلے گئے تو میں نے کہا: کیا آپ نے یہ بات نہیں کی؟ انہوں نے کہا: کی ہے لیکن میں اپنا پورا دین جانے کے خوف سے کچھ دین بیچ دیتا ہوں۔ ابن عساکر

۸۷۵۴ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کچھ لوگوں کے سامنے کھل کھلا کر ہنستے ہیں جبکہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے ہیں۔ ابن عساکر

۸۷۵۵ محمد بن مطرف، ابن المنکدر سے، وہ سعید بن المسیب سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال کے ذریعہ اپنی عزت کا دفاع کرو، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اپنے مال سے اپنی عزت کی کیسے حفاظت کریں؟ آپ نے فرمایا: تم شعراء اور جن کی زبان (کے فتنہ) کا اندیشہ رکھتے ہو انہیں عطا کرو۔ الدیلمی

۸۷۵۶ حسین بن غلمان، ہشام بن عروہ سے، وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال سے اپنی عزت بچاؤ، لوگوں نے کہا: اپنے مال سے اپنی عزت کیسے بچائیں؟ آپ نے فرمایا: تم شاعروں اور جن کے زبانی فتنہ سے ڈرتے ہو انہیں عطا کرو۔ الدیلمی

بدکردار شخص کی مدارات کرنا

۸۷۵۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: بخرمہ بن نوفل آئے، رسول اللہ ﷺ نے جب ان کی آواز سنی تو فرمایا: کتنی بری معاشرت والا شخص ہے، جب وہ آگئے تو آپ نے انہیں اپنے قریب بٹھایا اور ان سے ہنسی خوشی سے پیش آئے جب وہ چلے گئے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب وہ دروازہ پر تھے تو آپ نے کیا کہا اور جب وہ اندر آگئے تو آپ خوشی سے پیش آئے یہاں تک کہ وہ چلے گئے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے مجھے فحش گو پایا؟ لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہے جس کی برائی سے بچا جائے۔ ابن عساکر

۸۷۵۸ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: اپنے دشمن کو بھی سلام کر اللہ تعالیٰ تیری اس کے خلاف مدد کرے گا، اس کے ساتھ حلم و بردباری سے پیش آ، اللہ تعالیٰ اس کی زبان بند کر دے گا۔ ابن النجار

۸۷۵۹ جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: اپنے دشمن کو سلام کر اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا، اور اس کے لیے عاجزی کر اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا بندہ جب بیمار ہو کر پھر صحت یاب ہو اور کوئی بھلائی کا کام نہ کرے اور نہ کسی برائی سے روکے تو (اس) غمے حفاظت کرنے والے (فرشتے جب دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں، ہم نے فلاں کا علاج کیا لیکن اسے دوائے کچھ فائدہ نہیں دیا۔ ابن النجار

۸۷۶۰..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حبیب بن مرۃ السعدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے عبد قیس کی قوم سے کہا: تم میں مروت کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: پاکدامنی اور کمائی کا طریقہ۔ ابن المزیان

۸۷۹۱ عطاء سے روایت ہے فرماتے ہیں: مروت ظاہری ہے اور ایک روایت میں ہے مروت ظاہری کپڑے ہیں۔ ابن الموزبان

۸۷۹۲ بنی لیث کے ایک آدمی سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو مروت کا ذکر

کر رہے تھے، آپ نے ان سے پوچھا: تم لوگ کس بارے میں ذکر کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: مروت کے بارے میں، آپ نے فرمایا: انصاف اور

فضیلت پر قائم رہنا۔ ابن الموزبان فی المروۃ

۸۷۹۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ثقیف کے ایک شخص سے فرمایا: اے ثقیف کے

بھائی! تمہارے ہاں مروت کیا ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! انصاف اور اصلاح، آپ نے فرمایا: ہمارے ہاں بھی یہی ہے۔ ابن النجار

۸۷۹۴ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے مروت اور کرم نوازی کے متعلق پوچھا، تو انہوں

نے فرمایا: کرم نوازی تو یہ ہے کہ نیکی اور دینے میں سوال سے پہلے تبرع (بغیر بدلہ کے نیکی و احسان) کیا جائے اور محل کھانا کھلایا جائے، اور

مروت یہ ہے کہ آدمی اپنے دین کی حفاظت کرے، اور اپنے آپ کو گندگی سے بچائے، اپنے مہمان کی، مہمان نوازی کرے، حقوق کی ادائیگی

کرے اور سلام پھیلانے۔ ابن الموزبان

۸۷۹۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کا حسب اس کامل اور اس کی کرم نوازی اس کا دین اس کی اصل اس کی عظمتی اور

اس کی مروت اس کے اخلاق ہیں۔ ابن الموزبان

مشورہ..... دوسروں سے رائے لینا

مشورہ کا قصد یہ ہے کہ بعض مرتبہ کسی بات کی گہرائی تک سربراہ اور مختار شخص کی رسائی نہیں ہوتی، اور اہل مجلس میں کوئی شخص اسے آگاہ

کر دیتا ہے اب اس کی مرضی ہے کہ جس بات میں سب کی بھلائی ہو اسے نافذ کرے۔

۸۷۹۶ (الصدیق رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن

العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے لڑائی کے بارے میں مشورہ کیا تھا سو تم بھی اس کو اختیار کرو، فرماتے ہیں: انہوں نے جواب لکھا: اما

بعد! آپ کو رسول اللہ ﷺ کی وہ وصیت معلوم ہوگی جو آپ نے انصار کے بارے میں اپنی وفات کے بعد ان سے سلوک کرنے کے بارے میں کی تھی، کہ

ان کے نیک کی بات قبول کرو اور ان کے برے کو معاف رکھو۔ البزار، طبرانی فی الکبیر، عقیلی فی الضعفاء، وسندہ حسن

تشریح:..... ان کی مراد تھی کہ اگر مجھ سے غلطی ہوئی تو مجھے معاف کر دیں۔

۸۷۹۷ (عمر رضی اللہ عنہ) ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو جب کوئی مشکل کام پیش آتا تو آپ نوجوانوں کو جمع کر کے ان سے

مشورہ لیتے اور ان کی عقل کی تیزی کا اتباع کرتے۔ بیہقی فی السنن وابن السمعانی فی تاریخہ

۸۷۹۸ ابن سیرین سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اہم) معاملہ میں مشورہ لیتے یہاں تک کہ آپ (اپنی) عورت سے

بھی مشورہ لیتے، بسا اوقات آپ ان کی بات میں کوئی اچھائی دیکھتے جو آپ کو اچھی لگتی تو اس پر عمل کرتے۔ بیہقی فی السنن

۸۷۹۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عورتوں کی (رائے میں) مخالفت کرو، کیونکہ ان کی مخالفت میں برکت ہے۔

العسکری فی الامثال

تشریح:..... مخالفت برائے مخالفت نہ ہو، بلکہ اگر کسی کی عورت دیندار اور علم والی ہے تو اس کی بات کی زیادہ رعایت رکھی جائے، یہ حکم اس صورت

میں ہے جب مرد عورت سے زیادہ علم و نظر والا ہو۔

۸۷۹۰..... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تمہارے ایسے ہے جیسے اکہر ادھا گہ، اور دورائیں جیسے دو مضبوط بٹے ہوئے دھاگے، اور تین

آراء میں نوٹ سکتیں۔ الدینوری

آپ نے فرمایا: حسن تو زیادہ طلاق دینے کا عادی ہے عورتوں کی اس کے ہاں کوئی قدر نہیں اور حسین جلد باز ہے البتہ عبداللہ بن جعفر سے شادی کر دو، چنانچہ آپ نے ابن جعفر کو رشتہ دے دیا، ان دونوں حضرات نے کہا: آپ نے ابن جعفر کو رشتہ دے دیا اور ہمیں محروم رکھا کیوں؟ انہوں نے کہا: مجھے امیر المؤمنین نے مشورہ دیا ہے، چنانچہ دونوں حضرات ان کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: امیر المؤمنین! آپ نے ہمارا مرتبہ گھٹایا ہے کیوں؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے جب تم میں سے کسی سے مشورہ طلب کیا جائے تو وہ ایسا ہی مشورہ دے جیسا وہ خود کرنا چاہتا ہے۔ العسکری مرتبہ ۱۸۱

تشریح: یہاں حضرت حسن اور حسین کے بارے جو الفاظ ہیں انہیں گستاخانہ الفاظ نہ سمجھیں یہ ایک باپ کے اپنے بیٹوں کے بارے میں کہے گئے الفاظ ہیں، اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مشورہ طلب کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے مستشار کا نام کسی سے نہ لے۔ جیسے اس موقعہ پر یوں لوگوں میں بدگمانی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

۸۷۷۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس سے کوئی مشورہ طلب کیا گیا اور اسے بتا ہے کہ بہتری دوسری بات میں تھی تو مرنے سے پہلے اس کی عقل سلب کر لی جائے گی۔ الدینوری

تشریح:..... موجبہ جزیہ ہے، کیونکہ جو غلط مشورہ دیتا ہے اس کے ذہن میں ہمیشہ ایک خدشہ لگا رہتا ہے رات دن وہ اسی کے متعلق سوچتا رہتا ہے اور آخر کار وہ ذہنی مریض بن جاتا ہے یوں اس کی عقل میں فورا آ جاتا ہے اور یہی عقل سلب ہونے کا مفہوم ہے۔

۸۷۷۳ حضرت طلحہ سے روایت ہے فرمایا: بخیل سے عطیہ دیے کے بارے، بزدل سے لڑائی کے بارے اور نو جوان سے کسی لڑکی کے متعلق مشورہ مت لو۔ ابن عساکر

تشریح:..... ہر شخص سے وہی مشورہ لیا جائے جس کے حالات سے وہ متاثر نہ ہو۔

نصیحت و خیرخواهی

۸۷۷۴ رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے، دین نصیحت (کا نام) ہے لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے بادشاہوں اور عوام کے لیے۔ ابن عساکر

تشریح:۔۔۔ فرائض، احکام، سنن، حکومتی اور تمام عوامی امور اس میں شامل ہیں

۸۷۷۵۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین کی بنیاد خیر خواہی پر ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے دین، اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمانوں کے سربراہوں اور عام مسلمانوں کے لیے۔ ابن عساکر

۸۷۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین نصیحت ہے، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمانوں کے سربراہوں اور عام مسلمانوں کے لئے۔

نیت

۸۷۷۷ امام مالک موطا میں فرماتے ہیں: محمد بن الحسن وسفیان بن عیینہ اپنی (کتاب) الجامع، میں یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم تمیمی فرماتے ہیں، میں نے علقمہ بن وقاص سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی (اجر) ہے جس کی وہ نیت کرے، تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے کافی ہوگی۔

اور جس کی ہجرت دنیا کے حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔ الشافعی فی مختصر البیوطی والربیع، ابو داؤد طیالسی، والحمیدی، سعید بن منصور والعدنی، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، والجارود وابن خزیمہ والطحاوی، ابن حبان، دارقطنی، نعیم بن حماد فی نسخہ مرقم، ۲۶۲

۸۷۷۸ ابن المبارک سے، وہ یحییٰ بن سعید الانصاری سے، وہ محمد بن ابراہیم تمیمی سے، وہ علقمہ بن وقاص سے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت کسی مال کے حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔ العسکری فی الامثال

۸۷۷۹ ابن منج، ابوالربیع الزہرانی، عبداللہ القواریری، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید الانصاری، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے، سو جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی نیت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی نیت اسی طرف ہوگی۔

ابن شاذان فی جزء من حدیثہ
۸۷۸۰ مکرم سے، وہ محمد بن شداد سے، وہ جعفر بن عون سے، وہ یحییٰ بن سعید الانصاری سے، وہ محمد بن ابراہیم تمیمی سے ان کے سلسلہ سند میں علقمہ بن وقاص سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو وہ نیت کرے، جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہوگی۔ ابوالحسن بن صخر الازدی فی عوالی مالک

۸۷۸۱ عمر بن محمد بن سیف، محمد بن محمد بن محمد بن سلیمان، ابوالظاہر احمد بن عمرو بن السرح، ابن وہب، عمرو بن الحارث، مالک بن انس، اللیث بن سعد ہردو، یحییٰ بن سعید الانصاری، محمد بن ابراہیم تمیمی ان کے سلسلہ سند میں علقمہ بن وقاص سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی اس نے نیت کی، اور جس کی ہجرت کسی مال (کے حصول) یا کسی عورت سے شادی کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت بھی اس کی نیت پر موقوف ہے۔ الخلعی فی الخلعیات

اخلاص نیت

۸۷۸۲..... ابومحمد اسلمیل بن عمرو بن اسلمیل بن راشد المقری، ابوالقاسم بن عبداللہ بن احمد القرشی، ابوبکر بن محمد بن زبان الحضرمی، محمد بن

رحم، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم بن الحارث، ان کے سلسلہ سند میں علقمہ بن وقاص سے روایت ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، اور ہر آدمی کے لیے اس کی نیت ہے، جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

عن الزبیر بن بکّار فی اخبار المدینة

۸۷۸۳۔ محمد بن حسن بن محمد طلحہ سے، وہ عبد الرحمن سے، وہ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث سے ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کے صحابہ بخار میں مبتلا ہو گئے، اور ایک شخص آیا جس نے ایک ہجرت کرنے والی عورت سے شادی کر لی، تو رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور تین بار ارشاد فرمایا: لوگو! جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا طلب کرنے یا کسی عورت سے منگنی کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے، پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے، اور تین بار فرمایا: اللہ! ہم سے یہ (بخاری) دبا منتقل کر دے۔

جب صبح ہوئی تو ارشاد فرمایا: اس رات بخار (کی بیماری) میرے پاس ایک بوڑھی سیاہ فام عورت کی شکل میں آئی، اس شخص کے ہاتھ میں لپٹی ہوئی جو اسے لایا تھا، اس نے کہا: یہ بخار (کی بیماری) ہے آپ اس کے بارے کیا رائے رکھتے ہیں؟ میں نے کہا: اسے یہاں سے بنی نم منتقل کر دو۔

ہناد فی الزہد

۸۷۸۴۔ وکیع سے، وہ سفیان سے، وہ محمد بن النعمی سے، وہ علقمہ بن وقاص اللیشی سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، سو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔ اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

مدد و اعانت

۸۷۸۵۔ (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مظلوم کی تو میں مدد کر سکتا ہوں، (لیکن) ظالم کی کیسے مدد کروں؟ آپ نے فرمایا: تم اسے حق کی طرف لوٹا دو یہی اس کی مدد ہے۔ ابن عساکر
مربرق ۴۰۴: کسی کے لیے دلوں ہی ہلا دینا بڑی بات ہے۔

۸۷۸۶۔ حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، تو ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! مظلوم کی تو میں مدد کروں، (لیکن) اگر وہ ظالم ہو تو آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے ظلم سے منع کرو اور اس سے روک دو تو یہی اس کی مدد ہے۔ الراہر مزی فی الامثال مربرق: ۷۲۶

۸۷۸۷۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے تو ایک شخص نے کسی کے بارے نازیبا لفاظ کہے وہاں بیٹھ ایک اور شخص نے اس شخص کو جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اس کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا۔

ابن عساکر

پرہیز گاری

۸۷۸۸ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: دین رات کے آخری حصہ میں بیداری اور آہو بکا کا نام نہیں، دین تو پرہیز گاری ہے۔

مسلم، مسند احمد فی الزہد

۸۷۸۹ ابو رفاعہ عبد اللہ بن الحارث العدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ایک کرسی پر تشریف فرماتے، میرا خیال ہے اس کرسی کے پاؤں لوہے کے تھے، تو میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا: تو جس چیز کو اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دے گا تو اللہ تعالیٰ لازماً تجھے اس سے بہتر چیز بدلہ میں عطا کریں گے۔ خطیب فی المفتق

۸۷۹۰ ثوری سے، وہ جابر سے، وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ (بن مسعود) نے فرمایا: کہ جب بھی حلال اور حرام جمع ہوئے تو حرام حلال پر غالب آگیا۔ عبد الرزاق

۸۷۹۱ عبد اللہ بن معاویہ بن خدیج سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! جو چیزیں مجھ پر حرام ہیں ان میں سے حلال کون سی ہیں؟ تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا، اس نے تین بار پوچھا: آپ برابر ساکت رہے، پھر آپ نے فرمایا: مسائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں یہاں ہوں، آپ نے فرمایا: اور اپنی انگلی کو دل پر مارا جو بات تیرے دل کو اٹھائی گئی۔

البغوی وقال: لا ادري سمع عبد الرحمن بن معاوية من النبي ﷺ ام لا، ولا ادري روى غير هذا الحديث، ابن عساکر

حلال اور حرام کی تمیز

۸۷۹۲ بشیر بن نعمان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے خطبہ یا اپنے وعظ میں فرمایا: لوگو! حلال اور حرام دونوں واضح ہیں، جبکہ ان دونوں کے درمیان بہت سی باتیں شبہ میں ڈالنے والی ہیں، سو جس نے انہیں چھوڑ دیا تو اس نے اپنی عزت اور اپنا دین بچالیا، اور جو ان میں پڑا تو قریب ہے کہ وہ انہیں کر گزرے۔

اور ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی نافرمانیاں ہیں۔

دارقطنی فی الافراد، وقال: لا اعلم بشیر بن النعمان حديثا مسندا غيره وقال وقد روى له حديث آخر مبرق: ۷۲۹۱

۸۷۹۳ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: پرہیز گاری امانت ہے اور ناجر گنہ گار ہیں۔ ابن جریر

۸۷۹۴ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو چیز تجھے دھوکہ میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جو دھوکہ میں نہ ڈالے اسے اختیار کر، کیونکہ بھلائی اطمینان کا نام ہے اور برائی میں شک ہوتا ہے۔ ابن عساکر مبرق: ۷۲۹۶

۸۷۹۵ اسحاق بن سويد العدوی سے، وہ ابو رفاعہ عبد اللہ بن الحارث العدوی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ایک کرسی پر تشریف فرماتے میرا خیال ہے کہ اس کے پاؤں لوہے کے تھے، میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا: تم جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلہ میں بہترین چیز عطا کریں گے۔ خطیب فی المفتق والمفتق وقال

كذا واسم ابی رفاعہ تمیم بن اسد لا عبد اللہ بن الحارث، حدث عنه حميد بن هلال ولا اعلم روى عنه اسحاق بن سويد شيئا

۸۷۹۶ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حلال (چیز) کو حرام کرنے والا ایسا ہے جیسے حرام کو حلال کرنے والا۔

ابن سعد وابن جرير، ابن عساکر

۸۷۹۷..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) سعید بن عبد الملک المدمشقی، سفیان ثوری، داؤد بن ابی ہند ان کے سلسلہ سند میں شعبی سے روایت ہے فرماتے ہیں کوفہ میں ایک دن حضرت علی (رضی اللہ عنہ) باہر نکلے، (چلتے چلتے) ایک دروازہ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور (گھر سے) پالی

ماٹگا، آپ کے پاس ایک لڑکی پانی کی صراحی اور رومال لے کر حاضر ہوئی، آپ نے اس لڑکی سے کہا: یہ کس کا گھر ہے؟ اس نے کہا فلاں جوہری کا، آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: در اہم پر نگھنے والے کے کنوئیں سے پانی نہ پینا اور عشر وصول کرنے والے (کی دیوار) کا سایہ نہ لینا۔ ابن عساکر، ولیم ارغی رجالہ من تکلم فیہ

پرہیزگاری میں رخصت کے مقامات

۸۷۹۸۔ حضرت (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا: کہ میرا ایک پڑوسی ہے جو سود (کامال) کھاتا ہے اور وہ مجھے اپنے ساتھ کھانے کے لیے بلاتا ہے کیا میں اس کے پاس چلا جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں جاسکتے ہو۔ ابن جریر
تشریح:..... یہ اس صورت میں ہے جب اس کی کچھ کمائی حلال اور کچھ حرام ہو، لیکن جب تمام کاروبار حرام پر مبنی ہو تو پھر اس کا کھانا جائز نہ ہوگا۔
۸۷۹۹۔ زر سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے پاس آکر کہنے لگا: میرا ایک پڑوسی ہے جو سود کھاتا ہے اکثر مجھے (کھانے کے لیے) بلاتا رہتا ہے آپ نے فرمایا: تیرے لیے بہترین ہے اس کا گناہ اس پر ہے۔ عبدالرزاق، وابن جریر فی تہذیبہ
۸۸۰۰۔ حارث بن سوید سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میرا ایک پڑوسی ہے جو سود کھانے سے نہیں بچتا، اور نہ اس کے لینے سے بچتا ہے جو صحیح نہیں وہ مجھے اپنے کھانے پر بلاتا ہے، اور ہمیں ضرورت پڑتی ہے تو ہم اس سے قرض بھی لیتے ہیں، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟
آپ نے فرمایا: جب وہ تمہیں کھانے پر بلائے تو اس کی دعوت قبول کرو، اور جب تمہیں ضرورت ہو تو اس سے قرض لے لیا کرو، کیونکہ اس کا گناہ اس پر اور اس کا فائدہ تیرے لیے ہے۔ ابن جریر

یقین

۸۸۰۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یقین کی نیت شک کی نماز سے بہتر ہے۔ الدینوری
۸۸۰۲۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یقین یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضا مندی تلاش نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے رزق کی وجہ سے کسی کی تحریف نہ کرو، اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں دی اس کی وجہ سے کسی کی ملامت و برائی نہ کرو، کیونکہ رزق کو کسی حریص کا حرص کھینچ نہیں سکتا اور نہ کسی چاہنے والے کی چاہت اسے ہٹا سکتی ہے۔
اور اللہ تعالیٰ اپنے انصاف، علم اور حکمت سے راحت اور فرحت کو یقین اور رضا میں رکھا ہے اور غم و پریشانی کو شک میں رکھا ہے۔ ابن ابی الدنیا
۸۸۰۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یقین کی چار قسمیں ہیں سمجھداری کی انتہاء پر، علم کی گہرائی، حکم کی شان و شوکت اور بردباری کے باغ پر، سو جو کوئی سمجھ گیا تو وہ علمی جملوں کی تفسیر و تشریح کرتا ہے اور جس نے علمی جملوں کی تفسیر کی تو وہ حکم کی قسمیں پہچان گیا، اور جس نے حکم کی قسمیں پہچان لیں وہ بردبار ہوا، اور (لوگوں میں) حد سے تجاوز نہیں کیا بلکہ لوگوں میں (مل جل کر) رہا۔ ابن ابی الدنیا فی یقین

دوسرا باب برے اخلاق

۸۸۰۴۔ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کبھی آدمی میں دس خصلتیں ہوتی ہیں نو اچھی اور ایک بری، تو ایک بری عادت نو اچھی عادتوں کو بھی خراب کر دیتی ہے۔ عبدالرزاق، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب
۸۸۰۵۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک بندہ میں بری خصلتیں رہیں وہ اللہ تعالیٰ (کی رحمت) سے دور رہتا ہے۔ ابن عساکر

زیب و زینت میں حد سے تجاوز

۸۸۰۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مرد کے لیے یہ ناپسند سمجھتے تھے کہ وہ اپنی اس طرح حفاظت کرے جس طرح عورت (میل کچیل سے) اپنی حفاظت کرتی ہے اور ہمیشہ اسے سرمہ لگا دیکھا جائے اور وہ اپنی ڈاڑھی ایسے بیوند کترے جیسے عورت کانٹ چھانٹ کرتی ہے۔ ابو ذر الہروی فی الجامع

حضرت مرشد تھانوی رحمۃ اللہ نے فرمایا: جو شخص زیب و زینت میں لگا رہے تو اس کا باطن خالی ہوگا۔

نفس کو ذلیل کرنا اور آزمائشوں کے لیے پیش ہونا

۸۸۰۷ (وضین بن عطاء) یزید بن مرثد، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے لیے اپنے آپ کو ذلیل کرنا جائز نہیں، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اپنے آپ کو ظالم بادشاہ کے سامنے پیش کرے۔ السلفی فی انتخاب حدیث الفراء

تشریح: اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرنا چاہیے، آزمائش کی ہمت کم ہی ہوتی ہے۔

۸۸۰۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے لیے اپنے آپ کو ذلیل کرنا حلال نہیں، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ اور کوئی کیسے کر سکتا ہے؟ فرمایا: انسان ایسی آزمائشوں میں پڑنے کی کوشش کرے جس کی اس میں طاقت نہیں۔ طبرانی فی الاوسط

۸۸۰۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے لیے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! اپنے آپ کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسی آزمائشوں میں پڑنے کی کوشش کرے جن کی اس میں طاقت نہیں۔ ابن النجار

بہتان..... کسی پر الزام لگانا

۸۸۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: بے گناہ لوگوں پر الزام لگانا آسمانوں سے زیادہ بوجھل ہے۔ الحکیم

تشریح: یعنی بہت بڑا گناہ ہے، آج کل تو لوگوں کا وطر ہو گیا کہ غلم بغلم بک کر دوسروں سے ذمہ لگا دیتے ہیں، حالانکہ اس غریب کو اس کی خبر تک نہیں ہوتی۔

بغاوت و سرکشی

۸۸۱۱ حارث حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت بغاوت سے بچنا، کیونکہ کوئی سزا، بغاوت کی سزا سے زیادہ تیز نہیں۔

ابن ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق، عبدالرزاق، ابو داؤد طیالسی، وابن النجار

۸۸۱۲..... عبدالملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر سے پوچھا: کیا اس امت میں کفر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں، اور نہ شرک ہوگا، میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: بغاوت ہوگی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

بخل و کنجوسی

۸۸۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے براہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ کھلے عام گناہ کرے یا بخل کرے۔

ابن جریر

۸۸۱۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، زندگی میں کنجوسی، اور موت کے وقت فضول خرچی، دو کڑی خصلتیں ہیں۔ سعید بن منصور

تہمتوں کے لیے پیش ہونا

۸۸۱۵ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اپنا راز چھپایا، تو اختیار اس کے ہاتھ میں ہے، اور جس نے اپنے آپ کو تہمتوں کے لیے پیش کیا تو اپنے بارے بدگمانی رکھنے کو ملامت نہ کرے۔

ابن ابی الدنيا فی الصمت، سعید بن منصور

مے خانہ سے کوئی نکلے نماز پڑھ کر ہر دیکھنے والا اسے مے خوار جانے گا

زبردستی وہٹ دھرمی

۸۸۱۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن سیرین سے روایت ہے، کہ حضرت عمر نے چاہا کہ ان منقش کپڑوں سے روکیں جو پیشاب سے رنگے جاتے تھے، پھر فرمایا: ہمیں سختی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ عبد الرزاق

۸۸۱۷ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی کسی منزل کی طرف نکلے تو ہم میں سے ایک آدمی پر پرندہ کے پر سے پانی کا قطرہ پڑا، تو اس شخص نے کہا: اے پروالے! کیا تیرا پانی صاف (پاک) ہے؟ حضرت عمر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے پروالے! اسے نہ بتانا کیونکہ یہ اس پر واجب نہیں۔ نعیم بن حماد فی نسخة

۸۸۱۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: میں غسل کے بعد وضو کرتا ہوں آپ نے فرمایا: تو نے غلو کیا۔ سعید بن منصور

مسلمان کو حقارت سے دیکھنا

۸۸۱۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے براہونے سے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ مسند احمد فی الزہد

تکلف و بناوٹ

۸۸۲۰ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے آپ نے فرمایا: ہمیں تکلف (غیر واجب، غیر ضروری چیزوں) سے روک دیا گیا ہے۔

جان بوجھ کر مریل بننا اور عورتوں کی طرح ہونا ریا ہے

۸۸۲۱ سلیمان بن ابی حشمہ سے روایت ہے کہ حضرت شقائبت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس وقت انہوں نے کچھ نوجوان دیکھے جو درمیانہ

چال چل رہے تھے اور ٹھہر ٹھہر کر بول رہے تھے، فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: عبادت گزار ہیں، فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت عمر جب بولتے تو ان کی آواز سنائی دیتی، چلتے تیزی سے تھے اور جب کسی کے کوڑا مارے تو درد ناک ہوتا، وہ بے شک عبادت گزار تھے۔ ابن سعد ۸۸۲۲

حارث بن عمر نہدی ہے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک شخص انتہائی ذلت اور عاجزی کے ساتھ گزرا، آپ نے فرمایا: کیا تو مسلمان نہیں؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: اپنا سر اٹھا، گردن لمبی کر، اس واسطے کہ اسلام غالب اور مضبوط (دین) ہے۔ رستہ فی الایمان والعسکری فی المواعظ

۸۸۲۳ سالم، نافع اور عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن عمر میں اس وقت تک بھلائی معلوم نہ ہوتی تھی جب تک یہ بات یا کوئی کام نہ کرتے، زہری سے کسی نے کہا: آپ کی کیا مراد ہے؟ فرمایا: وہ عورتوں کی طرح مرے نہ تھے۔ بلکہ چست چالاک چاق و چوبند اور ہوشیار رہتے تھے۔ ابن سعد و رستہ الحلیۃ

جاسوسی اور لٹوہ

۸۸۲۴ مسور بن مخرمہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کی حفاظت کر رہے تھے، اسی اثنا میں کہ یہ لوگ چل رہے تھے کہ ایک گھر میں چراغ روشن تھا یہ حضرات اس کی سیدھ پر چل پڑے جب ان کے قریب ہوئے تو ایک ایسی قوم پر دروازہ کھلا تھا، جن کی آوازیں بلند تھیں اور وہ بے ہودہ باتیں کر رہے تھے، حضرت عمر نے عبد الرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جانتے ہو یہ کس کا گھر ہے؟ انہوں نے کہا: ربیعہ بن امیہ بن خلف کا اور وہ لوگ اس وقت کچھ پی رہے ہیں، فرمایا آپ کی کیا رائے ہے۔

آپ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں: ہم نے اللہ تعالیٰ کی ممنوع کردہ بات کا ارتکاب کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجسس نہ کیا کرو، اور ہم تجسس کر چکے، اس کے بعد حضرت عمر وہاں سے پلٹے اور انہیں چھوڑ دیا۔ عبد الزقاق، وعبد بن حمید والنخعی فی مکارم الاخلاق

۸۸۲۵ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک ساتھی گم پایا، تو حضرت عبد الرحمن بن عوف سے فرمایا: ہمیں فلاں کے گھر لے چلو تا کہ ہم دیکھیں، چنانچہ دونوں اس کے گھر آئے، ان کا دروازہ کھلا پایا، وہ صاحب بیٹھے تھے اور ان کی بیوی برتن میں کچھ ڈال کر انہیں تھما رہی تھی۔

حضرت عمر نے ابن عوف سے فرمایا: اسی چیز نے اسے ہم سے غافل کر رکھا ہے، تو حضرت عبد الرحمن بن عوف نے حضرت عمر سے کہا: آپ کو کیا معلوم کہ برتن میں کیا ہے؟ تو حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ یہ تجسس ہوگا؟ تو انہوں نے کہا: اے حضرت یہی تجسس ہے، تو آپ نے فرمایا: اس سے تو بہ کیسے ہو؟ کہا: آپ انہیں، ان کے اس معاملہ کی خبر نہ کریں، اور آپ کے دل میں بھی بھلائی ہونی چاہیے پھر دونوں (وہاں سے) واپس ہو گئے۔ سعید بن منصور وابن المنذر

۸۸۲۶ حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا: فلاں تو نشے سے ہوش میں نہیں آتا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے، فرمایا: مجھے شراب کی بو آ رہی ہے اے فلاں! بتاؤ یہ کیا کیا ہے؟ تو اس شخص نے کہا: اے ابن خطاب! یہ کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تجسس سے نہیں روکا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو پہچان گئے اور اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

سعید بن منصور وابن المنذر

۸۸۲۷ ثور کندی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت مدینہ میں چکر لگاتے تھے آپ نے ایک شخص کی آواز سنی جو گانا گارہا تھا، آپ دیوار بھلانگ کر اس کے پاس گئے، آپ نے فرمایا: اے دشمن خدا! کیا تمہارا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر پردہ کیا اور تو گناہ میں مبتلا ہے؟

اس نے کہا: امیر المؤمنین آپ بھی میرے خلاف جلدی نہ کریں، اگر میں نے ایک بار اللہ تعالیٰ کی معصیت کی تو آپ نے تین نافرمانیاں

کی ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور بحسب نہ کرو“ آپ نے بحسب کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گھروں میں دروازوں سے آؤ اور میرے پاس دیوار پھلانگ آئے، اور آئے بھی بغیر اجازت جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ یہاں تک کہ اجازت لے لو اور انہیں سلام کرلو، حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا تیرے پاس کوئی بھلائی ہے اگر میں تجھے معاف کر دوں؟ اس نے کہا: جی ہاں، چنانچہ آپ نے اسے معاف کر دیا اور اسے چھوڑ کر باہر نکل گئے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

غلو و انتہا پسندی

۸۸۲۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیت الخلاء سے باہر آئے تو کھانا منگوایا، کسی نے کہا: آپ وضو نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: اگر غلو نہ ہوتا تو میں ہاتھ دھونے کی بھی پروا نہیں کرتا۔ ابو عبیدہ فی الغریب

۸۸۲۹ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے نکلے پھر آپ نے ہاتھ دھوئے اور کھانا کھانے لگے۔ فرمایا: اگر غلو نہ ہوتا تو میں ہاتھ دھونے کی پروا نہ کرتا، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ سعید بن منصور

مدح پسندی، تعریف پسندی

۸۸۳۰ (عمر رضی اللہ عنہ) حسن بصری سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے آپ کے ہاتھ میں کوڑا تھا اور لوگ آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے، اچانک جارود آئے، تو کسی شخص نے کہا: قبیلہ ربیعہ کے یہ سردار ہیں، حضرت عمر اور حاضرین مجلس نے یہ بات سن لی، خود جارود نے بھی سن لی، وہ جب آپ کے قریب ہوئے تو آپ نے انہیں آہستہ سے کوڑا مارا، انہوں نے کہا: مجھے اور آپ کو کیا ہوا ہے امیر المؤمنین؟! آپ نے فرمایا: مجھے اور تمہیں کیا ہوا ہے کیا تم نے یہ بات نہیں سنی، انہوں نے کہا: سنی ہے تو کیا ہے؟ فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ تمہارے دل میں اس بات کی وجہ سے کوئی (عجب اور خود پسندی والی) چیز پیدا ہوئی ہو تو میں نے چاہا کہ تمہارا کچھ مرتبہ کم کر دوں۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۸۳۱ حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی، تو آپ نے فرمایا: تو مجھے اور اپنے آپ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فیہ

۸۸۳۲ (اقرع بن حابس) ابوسلمہ بن عبد الرحمن اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پکار کر کہا: اے محمد! میری تعریف زینت اور میری مذمت بری ہے، آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ (کی شان) ہے۔

مسند احمد، ابن جریر، ابن ابی عاصم، والبقوی وابن مندہ والروانی، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم، ابن عساکر

۸۸۳۳ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو حجروں کے باہر سے پکارا اے محمد! آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا، تو انہوں نے کہا: اے محمد! میری تعریف اچھی اور میری مذمت بری ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ یہ اللہ تعالیٰ (کی شان) ہے۔ البقوی، ابن عساکر فی عبدالرزاق، ابو داؤد طباطبائی وابن النجار

حسد

۸۸۳۴ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: جس شخص پر بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت ہوگی تو لوگ اس سے حسد کریں گے، اگر کوئی شخص تیر کی طرح سیدھا ہو پھر بھی اپنے بارے ایک کلمہ چین پائے گا، جو ایسی بات سے اذیت اٹھائے گا جس کا کوئی جواب نہیں۔

ابو نعیم الزسی فی انس العامل وتذکرۃ الغافل

کینہ..... بلا وجہ دلی دشمنی

۸۸۳۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زمین والوں کا رجسٹر آسمان والوں کے رجسٹر میں، ہر پیر اور جمعرات کے روز لکھا جاتا ہے، پھر ہر ایسے بندہ کی بخشش کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، صرف اس کی بخشش نہیں ہوتی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ ہو۔ ابن زنجویہ

ریا و دکھاوا

۸۸۳۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے مخصوص فرشتے ہیں جو انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں، وہ اپنے رب تعالیٰ کے پاس آکر اس کے سامنے (دست بستہ) کھڑے ہو جاتے ہیں، اور لوگوں کے نامہ اعمال کھول دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس اعمال نامہ کو پھینک دو اور اسے محفوظ رکھو، تو وہ فرشتے عرض کرتے ہیں، جنہیں حکم ملتا ہے کہ اعمال نامہ کو پھینک دو، ہم اس کے ساتھ بھلائی میں حاضر تھے اور ہم نے اسے دیکھا تھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انہوں نے میری رضا کے لیے یہ کام نہیں کیا تھا۔ دستہ تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کو بھی کسی قلبی حالت کا علم نہیں ہوتا چہ جائیکہ کسی بزرگ اور ولی کو اس کا علم ہو جائے، علام الغیوب اور علیم بذات الصدور فقط اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

۸۸۳۷ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو (دنیا میں) اپنی تعریف سننا چاہتا ہے (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ اسے رسوا کریں گے۔ ہناد

۸۸۳۸ اعمش، جیشہ سے وہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، پھر ان کے بارے حکم ہوگا کہ انہیں جنت میں لے جائیں، یہاں تک کہ جب اس میں داخل ہو جائیں گے، اور جنت کی نعمتوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے اسے دیکھیں گے، تو آواز آئے گی، ان لوگوں کو جنت سے نکال دو، اس میں ان کا کوئی حق نہیں۔

وہ عرض کریں گے: ہمارے رب اگر آپ ہمیں جنت کا دیدار اور جو کچھ آپ نے اس میں تیار کیا ہے اس کے دکھانے کرائے سے پہلے جہنم میں داخل کر دیتے تو ہمارے لیے زیادہ آسان تھا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تم سے یہی (کہلوانا) چاہتا تھا، تم جب تنہائی میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرا مقابلہ کرتے، اور جب لوگوں سے ملتے تو انتہائی عاجزی سے ملتے، جو چیز تمہیں (خشوع خصوصاً) عطا نہیں کی گئی اس کا اظہار کرتے، تم لوگوں سے ڈرے مگر مجھ سے نہ ڈرے، تم نے لوگوں کی عزت کی میری تعظیم نہیں بجالائے، تم نے لوگوں کا (حق) پہچانا (لیکن) میرا (حق) نہ پہچانا، آج میں تمہیں ثواب سے محرومی کے ساتھ ساتھ سب سے دردناک عذاب (کامزہ) چکھاؤں گا، اسی طرح کی روایت اعمش شقیق سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے خبردار جب تم میرے ساتھ تنہائی میں ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اسی کی تعظیم کرو اور اسی کا خوف رکھو، تم میں سے کوئی اس سے زیادہ کسی اور پر بھروسہ نہ کرے۔ العسکری

تشریح: جس کی بھرتی فرشتوں نے سمجھا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کیا، اور حقیقت کچھ اور تھی۔

ریا کاری شرک ہے

۸۸۳۹ عبدالرحمن بن غنم سے روایت ہے فرمایا: میں اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جابیہ کی مسجد میں داخل ہوئے، ہماری ملاقات حضرت عبادہ بن صامت سے ہوئی، تو حضرت عبادہ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی ایک کی یادوں کی عمر لمبی ہوئی تو عنقریب تم مسلمانوں کے درمیان سے ایک شخص دیکھو گے، جس نے رسول اللہ ﷺ کی زبان میں قرآن پڑھا ہوگا، (جیسے آپ حروف لوٹاتے اور ابتدا کرتے اسی طرح) وہ

قرآن کا آغاز کرے گا اور (ختم کرنے کے بعد) پھر دوبارہ پڑھے، قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے گا، جہاں قرآن اتر اواہاں وہ اتر کر ان جگہوں کو دیکھے گا۔

یاد تہماری کسی کی زبان میں پڑھے گا، وہ تم میں سے معظم ہوگا جیسے مردار گدھے کا سر، ہم لوگ اسی گفتگو میں تھے کہ اچانک شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ آکر ہمارے پاس بیٹھ گئے، تو حضرت شداد نے فرمایا: لوگوں مجھے اس چیز کا زیادہ خوف ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے آپ فرما رہے تھے: خفیہ شہوت اور خفیہ شرک سے (اللہ کی پناہ) تو حضرت عبادہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ معاف فرمائے، کیا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے یہ بیان نہیں فرمایا: کہ شیطان اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ جزیرۃ العرب میں اس کی عبادت کی جائے؟

اور جہاں تک خفیہ شہوت کا تعلق ہے تو اسے ہم پہچان گئے یہ دنیا عورت کی شہوتیں ہیں تو شداد بتا وہ خفیہ شرک کیا ہے جس سے آپ ہمیں ڈرا رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے اگر کوئی شخص کسی کے لیے نماز پڑھے یا روزہ رکھے یا صدقہ کرے تو کیا اس نے شرک کیا؟ انہوں نے کہا: ہاں، تو حضرت شداد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: جس نے دکھلاوے کی نماز پڑھی، دکھلاوے کا روزہ رکھا اور دکھلاوے کا صدقہ کیا تو اس نے شرک کیا۔

تو حضرت عوف نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کریں گے کہ جو اس سارے عمل میں سے ان کی رضا اور خاص انہی کے لیے ہو وہ قبول کر لیں اور جس میں شرک ہو اسے چھوڑ دیں؟ تو شداد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں بہترین شریک ہوں، جس نے میرے ساتھ کسی چیز میں دوسرے کو شریک کیا، تو اس کی بھلائی اور عمل تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے اس شریک کے لیے ہے جو اس نے میرے ساتھ شریک کیا اور میں اس سے بے پروا ہوں۔ ابن عساکر

۸۸۴۰ عباد بن تمیم اپنے پیچھے سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اے عرب کے لوگو! (یہ بات تین بار فرمائی) مجھے تمہارے بارے سب سے زیادہ ریا اور خفیہ شہوت کا خوف ہے۔ ابن جریر مرقوم، ۷۵۳۸

۸۸۴۱ محمود بن لبید سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پوشیدہ شرک سے بچنا، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! خفیہ شرک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: آدمی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو دیکھنے والے لوگوں کے لیے اپنی نماز سنوارتا ہے یہ پوشیدہ شرک ہے۔ الدیلمی

۸۸۴۲ محمد بن زیاد سے روایت ہے فرمایا: میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد میں ایک آدمی کے پاس آئے، جبکہ وہ سجدہ کی حالت میں رو رہا تھا اور اپنے رب سے دعا کر رہا تھا حضرت ابوامامہ نے فرمایا: بس کرو، اگر تم اپنے گھر یہ کر لیتے تو اچھا تھا۔ ابن عساکر

۸۸۴۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے وعظ فرمایا: تو ایک شخص بے ہوش ہو گیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے جو ہم کو دین کے بارے میں دھوکہ دے رہا ہے؟ اگر وہ سچا ہے تو اس نے اپنے نفس کو شہرت دی اور اگر جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا۔ ابوبکر بن کامل فی معجمہ وابن النجار

سئل عنہ

سئل عنہ

ہنسی مذاق

۸۸۴۴ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر میں کہتا ہوں (اے حقیر) جان کر مذاق کروں تو مجھے خوف ہے کہ میں بھی کتا ہو جاؤں، اور مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں کسی شخص کو فارغ دیکھوں کہ وہ دنیا اور آخرت کا کوئی کام نہ کر رہا ہو۔ ابن عساکر

کوشش اور نقصان پہنچانا

۸۸۴۵ (عمر رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے میں نے ایک نجران کے پادری سے جو حضرت عمر بن خطاب

سے گفتگو کر رہا تھا، اس نے کہا: امیر المؤمنین تین آدمیوں کے قاتل سے محتاط رہے، آپ نے فرمایا: میرا اس ہوتین کا قاتل کون ہے؟ اس نے کہا: وہ شخص جو خلیفہ کے پاس جھوٹی بات لائے، تو امام اور خلیفہ اس کی بات کی وجہ سے کسی کو قتل کر دے، یوں یہاں خلیفہ اور اپنے دوست کا قاتل ہوا۔

بیہقی فی السنن

۸۸۴۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار تین کے قاتل سے بچنا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بدترین شخص ہے، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! تین کا قاتل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کو بادشاہ کے حوالہ کر دے اور بادشاہ اسے قتل کر دے، یوں اس نے اپنے آپ کو، اپنے بھائی کو اور اپنے بادشاہ کو قتل کیا۔ الدیلمی

پوشیدہ شرک

۸۸۴۷ (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر الصديق نے فرمایا: اور اس بات پر رسول اللہ ﷺ کی گواہی دی کہ آپ نے شرک کا ذکر کر کے فرمایا: وہ تم میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا شرک یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنایا جائے، تو آپ نے فرمایا: ابوبکر تمہاری ماں تمہیں روئے، شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے اور میں تمہیں ایک بات بتاؤں گا جب تم اسے کر لو گے تو تم سے چھوٹے بڑے سب شرک دور ہو جائیں گے، یا فرمایا: ”چھوٹا بڑا شرک“ تم کہا کرو: اے اللہ! میں جان بوجھ کر آپ کا شریک بنانے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور جن باتوں کا مجھے علم نہیں، ان کی آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ ابن راہویہ، ابویعلیٰ و سندہ ضعیف

۸۸۴۸ قیس بن ابی حازم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرک تم لوگوں میں، پہاڑ پر چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، تو حضرت ابوبکر نے عرض کیا: اس سے نکلنے اور نجات پانے کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جب تم اسے کر لو تو تھوڑے زیادہ، چھوٹے بڑے (شرک) سے چھوٹ جاؤ؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم کہا کرو: اے اللہ! میں آپ کی اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ جان بوجھ کر آپ کا شریک بناؤں، اور انجانی باتوں کے بارے آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ الحسن بن سفیان و المغوی

۸۸۴۹ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمارے سامنے خطاب کیا اور فرمایا: لوگو! شرک سے بچنا، کیونکہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، اور فرمایا: جو چاہے کہے: یا رسول اللہ کہ ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں جبکہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے آپ نے فرمایا: تم کہا کرو: اے اللہ! ہم آپ کی اس بات سے پناہ چاہتے ہیں کہ جان بوجھ کر آپ کا شریک بنائیں اور انجانی باتوں میں آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۸۵۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرک، تاریک رات میں چیونٹی کے پتھر پر چلنے سے زیادہ پوشیدہ ہے سب سے کم درجہ کا شرک یہ ہے کہ تم ظلم کی کسی چیز کو پسند کرو اور انصاف کی کسی بات سے بغض رکھو، دین تو اس اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور نفرت کا نام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہہ دو: اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے۔ ابن الحار

لا لچ

۸۸۵۱ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: بے شک لا لچ محتاجی ہے اور (لوگوں) سے ناامیدی مالدار، انسان جب کسی چیز سے مایوس ہو جاتا ہے تو اس سے لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ مسند احمد فی الزهد والعسکری فی المواعظ وابن ابی الدنیا فی القناعۃ، الحلۃ، ابن عساکر

۸۸۵۲ اسماعیل بن محمد بن ثابت اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطے سے نقل کرتے ہیں: ایک انصاری شخص نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے مختصری

نصیحت کریں، آپ نے فرمایا: جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوسی اختیار کر لو اور لالچ سے بچنا کیونکہ وہ موجودہ محتاجی ہے۔ ابو نعیم

استغناء ولا پرواہی

بدگمانی کی وجہ سے لوگوں سے لالچ نہ رکھنا

۸۸۵۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (انہائی) احتیاط، بدگمانی ہے۔ ابو عبید

لمبی امید

۸۸۵۴۔ (عمر رضی اللہ عنہ) ابو جعفر سے روایت ہے کہ ایک شخص، مکہ مکرمہ تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک سفر ہوا، راستہ میں اس کی وفات ہو گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے لیے ٹھہر گئے اور اس کی نماز جنازہ ادا کر کے اسے دفن کر کے روانہ ہوئے پھر کم ہی کوئی دن ہوتا جس میں حضرت عمر یہ اشعار پڑھتے ہوں۔

معاذہ کو پہنچنے والے کی قسم! جس سے پہلے انسان کئی امیدیں رکھتا ہے، جو امید وہ رکھتا تھا اس سے پہلے، جھڑ جانے والے پر افسوس!

ابن ابی الدنيا فی قصر الامل

۸۸۵۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے فرماتے: رہنے والی زندگی تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے، کبھی بھار

سحری کے وقت موت کا اتفاق ہو جاتا ہے۔ ابن ابی الدنيا فیہ

۸۸۵۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے تمہارے بارے دو چیزوں کا خوف ہے، لمبی امیدیں اور خواہشات کی پیروی، کیونکہ لمبی امیدیں، آخرت بھلا دیتی ہیں اور خواہشات کا اتباع حق سے روک دیتا ہے، دنیا پیچھے دے کر چل دی اور آخرت رخ کر کے روانہ ہو چکی ہے ان میں سے ہر ایک کے بیٹھے ہیں، سو تم آخرت کے بیٹھے بننا، دنیا کے بیٹھے نہ بننا، کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں اور کل حساب ہوگا نہ عمل۔

ابن المبارک، مسند احمد فی الزهد وھناد وابن ابی الدنيا فی قصر الامل، الحلیۃ بیہقی فی الزهد، ابن عساکر

۸۸۵۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ نے ایک چور کو شکل کی لکیر لگائی، پھر اس مربع شکل کے درمیان ایک لکیر کھینچی، اور پھر اس درمیانی لکیر کی ایک جانب جو اس مربع شکل کے درمیان تھی، بہت سی لکیریں کھینچیں اور ایک لکیر اس مربع شکل سے باہر نکلتی ہوئی لگائی، پھر فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا: درمیانی لکیر انسان ہے، اور اس کی ایک جانب جو لکیریں ہیں، وہ ضرورتیں اور مشکلات ہیں، عوارض ہر جانب سے انسان کو اچک لیتی ہیں، اگر اس سے بچ جائے تو یہ آگے، اور جس مربع لکیر نے سب کو گھیرا ہوا ہے وہ موت ہے، اور باہر جو لکیر دور تک نکل رہی ہے وہ امید ہے۔

مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ والراہر مزنی فی الامثال

۸۸۵۸۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: انسان اس طرح ہے:

یہ مربع شکل موت ہے اور درمیان میں انسان ہے۔

اور باہر نکلنے والا حلقہ امیدیں ہیں اور یہ لکیریں عوارض ہیں، عوارض ہر طرف سے اس کو اچک لیں گی، اگر ایک سے بچے گا دوسری اسے آئے گی، اور موت امید کے درمیان حائل ہو جائے گی، (الراہر مزنی) فرماتے ہیں ہم نے اسی طرح اپنے شیخ حسین بن محمد احمد بن منصور الرمادی کی کتاب سے نقل کیا ہے، اور الرمادی نے کہا اسی طرح ہم نے ابو حذیفہ موسیٰ بن مسعود الندی کی کتاب سے نقل کیا ہے جو اس حدیث کو سفیان سے روایت کرنے والے ہیں۔ میں (مصنف کتاب) نے اسے راہر مزنی کے نسخے سے نقل کیا ہے جو حافظ عظیم عبدالغنی مقدسی، مؤلف عمدة الاحکام

کے خط (کتابت) سے لکھا ہے۔

پھر امیر مزی نے فرمایا: وہ لکیریں جو مربع شکل کے اطراف میں ہیں ضروری ہے کہ ان کے سرے خط کے اندر کی طرف ہوں، فرماتے ہیں ابو القاسم بن طالب نے فرمایا: جس کا ابو محمد نے ارادہ کیا ہے، مناسب ہے کہ اس کی شکل و صورت اس طرح ہو۔

۸۸۵۹ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے سامنے ایک لکڑی گاڑی اور اس کی طرف دوسری اور اس کے بعد ایک اور لکڑی گاڑی، اور فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ انسان ہے یہ موت ہے وہ امید پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہے جبکہ موت اسے امید سے پہلے اچک لیتی ہے۔ الرامهر مزی فی الامثال

۸۸۶۰ ابوسعید سے روایت ہے کہ جب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ولیدہ کو ایک ماہ کے لیے سودینار کے بدلہ خریدا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اسامہ پر تعجب نہیں جس نے ایک ماہ تک خریداری کا معاملہ کیا ہے، بے شک اسامہ بڑی لمبی امید والا ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب میری آنکھ جھپکتی ہے تو مجھے یقین نہیں کہ میرے پوٹے آپس میں ملیں گے، اور اس سے پہلے اللہ تعالیٰ میری روح قبض کر لے گا۔

اور میں جب کو لقمہ چباتا ہوں تو مجھے یقین نہیں ہوتا کہ اسے نگل سکوں گا اور اس کے ساتھ موت نہ ملاؤں، پھر فرمایا: اے انسانو! اگر تمہیں عقل ہے تو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس کا تم سے وعدہ ہے وہ آکر رہے گا اور تم عاجز کرنے والے نہیں۔ ابن عساکر، وفیہ ابو عبیدہ احمد بن الفرع ضعیف

بدگمانی

۸۸۶۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کسی مجلس سے گزرا، مجلس والوں کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا، جب وہ شخص چلا گیا تو ایک آدمی کہنے لگا: مجھے اس سے غرض ہے، تو لوگوں نے کہا: رہنے دو، اللہ کی قسم ہم ضرور اسے بتائیں گے، اے فلاں جاؤ اور جو کچھ اس نے کہا ہے اس کی اسے خبر دو، تو وہ شخص نبی ﷺ کے پاس گیا تو اس نے اس شخص کے بارے اور جو کچھ اس نے کہا آپ کو بتادیا، وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ! اس کی طرف پیام بھیجیں اور اس سے پوچھیں وہ مجھ سے کیوں بغض رکھتا ہے؟ (جب وہ آگیا) آپ نے فرمایا: تم اس سے کیوں بغض رکھتے ہو؟

اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس کا پڑوسی ہوں اور میں نے اسے آزمایا ہے میں نے کبھی اسے، اس نماز کے علاوہ جو نیک و بد پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے نہیں دیکھا، تو اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے پوچھیں: کہ کیا میں نے غلط وضو کیا یا تاخیر سے ادا کی؟ اس نے کہا نہیں، پھر وہ بولا، یا رسول اللہ! میں اس کا پڑوسی اور تجربہ کار ہوں میں نے اسے اس زکوٰۃ کے علاوہ جسے نیک و بد ادا کرتے ہیں، کسی مسکین کو کھانا کھلاتے نہیں دیکھا، تو اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے پوچھیں: کہ کیا میں نے کسی مانگنے والے کو منع کیا، تو آپ نے اس سے پوچھا: تو اس نے کہا: نہیں۔

پھر اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس کا پڑوسی اور آزمانے والا ہوں، میں نے اسے اس مہینہ کے روزے رکھنے کے علاوہ جس کے روزے نیک و بد سبھی رکھتے ہیں روزے رکھتے نہیں دیکھا، تو اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے پوچھیں؟ کیا میں نے بیماری اور سفر کے علاوہ کبھی روزہ چھوڑا ہے؟ آپ نے پوچھا: اس نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں شاید وہ تجھ سے بہتر ہو۔ ابن عساکر تشریح: انسان کو چاہیے کہ اپنے کام سے کام رکھے۔

ظلم

۸۸۶۲ (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) ابوحدہ بہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں: آپ

نے فرمایا: بندے اور جنت کے درمیان سات گھنٹیاں ہیں ان میں سے سب سے آسان موت ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے مشکل کنسی ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑے ہونا جب مظلوم لوگ ظالموں کا دامن پکڑ لیں گے۔ ابن النجار

تشریح: دنیا کے معاملات دنیا میں ہی نمٹائیں تو بہتر ہے ورنہ یوم الحساب کو بڑی مشقت اور رسوائی ہوگی۔

۸۸۶۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو آدمی رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے، ان میں سے ایک کہے گا: اے میرے رب! میرے بھائی سے میری مظلومیت کا بدلہ لیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے اپنے بھائی کے ساتھ کیا کیا ہے اور اس کی کوئی نیکی باقی نہ بچے گی، وہ کہے گا: اے میرے رب! اب وہ میرے گناہ اٹھالے، اور وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس بات کے ضرورت مند ہوں گے کہ کوئی ان کا بوجھ اٹھالے۔

تو اللہ تعالیٰ طلبگار سے فرمائیں گے: اپنی آنکھ اٹھا اور دیکھ، وہ اپنا سراٹھائے گا، عرض کرے گا: رب مجھے تو سونے کے شہر نظر آ رہے ہیں، اور سونے کے محل جن پر موتیوں کا جڑاؤ ہے یہ کس نبی کے لیے ہیں؟ یا کس صدیق اور شہید کے لیے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ اس کے لیے جس نے قیمت ادا کی، وہ عرض کرے گا: ان کا مالک کون ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم عرض کرے گا: کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے بھائی کو معاف کرنے کی وجہ سے، وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں نے اسے معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور اسے جنت میں داخل کر دو۔

اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مسلمانوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق، حاکم و تعقب

۸۸۶۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز ایک شخص، ایک شخص کو لائے گا، عرض کرے گا: رہا! اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے سو آپ میری مظلومیت کا بدلہ لیں، اللہ تعالیٰ اس کے سر پر ایک محل لاکھڑا کریں گے، جس میں آخرت کی بھلائی ہوگی، پھر اس سے کہا جائے گا اپنا سراٹھاؤ، وہ اس میں ایسی چیزیں دیکھے گا جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی ہوں گی، عرض کرے گا: میرے رب یہ کس کے لیے ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جان لو! یہ اس لیے ہے کہ جو اپنے بھائی کو معاف کر دے، عرض کرے گا: میرے رب! میں نے اسے معاف کر دیا۔ اللہ بلمی

۸۸۶۵ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں اگر ایسے شخص پر ظلم کروں جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہ ہو تو میں تمام لوگوں میں سے مبغوض ترین آدمی ہوں۔ الزویانی، ابن عساکر

عجب و خود پسندی

۸۸۶۶ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ابن کریز سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں اس کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ آدمی کا اپنی رائے پر خوش ہونا ہے، جس نے (اپنے بارے) کہا میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے اور جس نے کہا میں جنت میں ہوں تو وہ جہنم میں ہے۔ مسدد بسند ضعیف وفيہ انقطاع

قابل تعریف جلد بازی

۸۸۶۷..... محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تین چیزیں دیر نہ کرنا نماز کا جب وقت ہو جائے، جنازہ جب آجائے، اور بے نکاح (مرد یا عورت) جب تمہیں اس کا ہم پل مل جائے۔

غصہ

۸۸۶۸۔ حضرت جابر بن قدامہ السعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اسلام میں کوئی بات مختصر سی بتائیں جسے میں سمجھ سکوں، آپ نے فرمایا: غصہ نہ کیا کر، انہوں نے کئی بار پوچھا: آپ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا: کہ غصہ نہ کیا کر۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن حبان

۸۸۶۹۔ حضرت سلیمان بن مرد سے روایت ہے: کہ دو شخص آپس میں لڑ پڑے، ان میں سے ایک کا غصہ بھڑک اٹھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اسے اگر وہ کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے، وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مبرقہ، ۷۷۲۱

۸۸۷۰۔ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخص نبی ﷺ کے پاس ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے: ان میں سے ایک سخت غصہ ہو گیا، اور اتنا تیز ہو گیا کہ میرا خیال ہے کہ اس کی ناک پھٹ رہی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر وہ غصیلہ کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔

۸۸۷۱۔ ابوذر مجھے پتہ چلا ہے کہ آج تم نے ایک شخص کو ماں کی گالی دی ہے، (حضرت ابوذر نے اپنا سر جھکا لیا) ابوذر! اپنا سر اٹھا کر دیکھو اچھی طرح جان لو، تم کسی کا لے گورے سے سوائے عمل کے افضل نہیں ہو سکتے، ابوذر! جب تمہیں غصہ آئے، تو اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ، اور اگر بیٹھے ہو تو ٹیک لگا لو اور ٹیک پر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ذر

تکبر

۸۸۷۲۔ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے سامنے تکبر کا تذکرہ ہوا، آپ نے اس میں بڑی سختی سے ڈانٹا، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر متکبر فخر کرنے والے کو نہیں چاہتا تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں اپنے کپڑے دھوتا ہوں تو مجھے ان کی سفیدی اچھی لگتی ہے، اسی طرح مجھے اپنے جوتے کا تسمہ اور اپنے کوڑے کا دستہ اچھا لگتا ہے۔

آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، تکبر یہ ہے کہ تم حتیٰ کو ٹھکراؤ اور لوگوں کو گھٹیا سمجھو۔ طبرانی فی الکبیر

۸۸۷۳۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے فرمایا: انسان جب بڑا بنے اور اپنی سرکشی پر چڑھ دوڑے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچ دیتے ہیں، اور فرماتے ہیں، رسوا ہو اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے، وہ اپنے جی میں بڑا ہوتا ہے جبکہ لوگوں کے ہاں چھوٹا ہوتا ہے بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں خنزیر سے بھی حقیر ہو جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۸۷۴۔ (مسند ابی جری جابر بن سلیم الجعفی رضی اللہ عنہ) ابو تمیمہ جعفی سے روایت ہے کہ حضرت ابو جری جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنی سواری پر سوار ہو کر نبی ﷺ کی طلب میں مکہ آیا، دیکھا تو آپ تشریف فرما ہیں، میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: علیک، میں نے عرض کیا، ہم دیہاتی لوگوں میں سخت مزاجی ہوتی ہے آپ مجھے کوئی ایسی بات سکھادیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرا کر اور کسی نیکی یا بھلائی کو حقیر نہ سمجھنا، اور ازار (شلوار) لٹکانے سے بچنا، کیونکہ یہ تکبر ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی متکبر کو پسند نہیں کرتا، اتنے میں ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے ازار لٹکانے کا ذکر کیا، بعض دفعہ کسی انسان کی پنڈلی پر کوئی دانہ، پھوڑہ یا کوئی قابل حیا چیز ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: آدمی پنڈلی اور مخنوں تک کوئی حرج نہیں، تم سے پہلے کسی شخص نے ایک چادر اوڑھی، جس میں وہ اترانے لگا اللہ تعالیٰ نے عرش سے اس کی طرف دیکھا، اور اس سے ناراض ہو کر زمین کو حکم دیا (کہ اسے نکل) تو زمین نے اسے پکڑ لیا، سو وہ زمین کے درمیان حرکت کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کے (قابل عذاب) واقعات سے بچو۔ ابو نعیم

۸۸۷۵... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ تواضع کے ارادہ سے اونچی کپڑا پہنتے ہیں جبکہ ان کے دل تکبر اور عجب سے بھرے پڑے ہیں۔ الدینوری

۸۸۷۶... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے ایک نوجوان ایک جوڑا پہن کر تکبر و فخر کرتے جا رہا تھا، اچانک اسے زمین نے چبا لیا، وہ قیامت تک اس میں حرکت کرتا رہے گا۔ ابن النجار و مبرقہ: ۷۷۵۳

۸۸۷۷... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے براہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

مسند احمد فی الزہد مبرقہ: ۸۸۱۹

تکبر کا علاج

۸۸۷۸... حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یقیق کی طرف نکلے، تو آپ کے صحابہ آپ کے پیچھے چلنے لگے، آپ ٹھہر گئے اور ان سے فرمایا: وہ آگے ہو جائیں، پھر آپ ان کے پیچھے چلنے لگے، آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے قدموں کی چاپ سنی تو میرے دل میں اندیشہ پیدا ہوا کہ تکبر نہ ہو۔ الدیلمی و سندہ ضعیف

۸۸۷۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے جوتوں کی آواز (کسی کے پیچھے) چلنے میں روکو کیونکہ یہ بے وقوف کے دلوں میں فساد پیدا کرنے والی ہے۔ عبد اللہ بن احمد فی الزوائد

۸۸۸۰... لیث سے روایت ہے وہ آدمی سے نقل کرتے ہیں: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سوار شخص کے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا کسی نے آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس (کے) دل (کی رگ) کاٹ دے، اللہ تعالیٰ اس کا دل کاٹ دے۔ مسند

۸۸۸۱... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے خطاب کر رہے تھے (دوران خطاب) آپ نے انسان کی پیدائش کے آغاز کا ذکر کیا، فرماتے: انسان پیشاب جاری ہونے کی جگہ سے پیدا ہوا، دوسرے بار اس کا تذکرہ کرتے رہے یہاں تک کہ ہم میں سے ہر اک اپنے آپ سے گھن کھانے لگا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۸۸۲... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: مجھے یہ بات پسند ہے میرے کپڑے دھلے ہوں میرے سر پر تیل لگا ہوا، میرے جوتے کا تمہ نیا ہوا اور بھی کئی چیزیں ذکر کیں یہاں تک کہ اپنے کپڑے کا دستہ بھی ذکر کیا یہ تکبر میں شامل ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ تو خوبصورتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں، لیکن تکبر وہ ہے جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں پر ظلم کرے۔ ابن النجار

۸۸۸۳... یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ خرم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اپنے جوتے کے تسمہ اور اپنے کپڑے کے دستہ میں بھی اسے پسند کرتا ہوں، اور میری قوم سمجھتی ہے یہ تکبر ہے، آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، کہ تم میں سے کوئی خوبصورتی کو پسند کرے، تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو گھٹایا سمجھے۔ ابن عساکر

بڑے بڑے گناہ

۸۸۸۴... (عمر رضی اللہ عنہ) ہشام سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑے گناہوں کے بارے پوچھا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا، ناحق مسلمان کی جان لینا، جادو کرنا، ناحق یتیم کا مال کھانا، پاکدامن، سادہ، مسلمان عورتوں پر تہمت لگانا، نافرمانی کی وجہ سے والدین کا رونا، سود (کامال) کھانا، بیت اللہ کے جانوروں کو حلال سمجھنا، اور لڑائی سے بھاگنا۔ اللہ لکھائی

۸۸۸۵... حمید بن عبد الرحمن بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، وہ کہنے لگا، کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ

۸۸۸۶۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا، پھر آپ نے پڑھا: ”جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا اس نے بہت بڑا گناہ کیا، والدین کی نافرمانی۔“ پھر یہ آیت پڑھی ”میرا اور اپنا والدین کا شکر گزار رہ اور میری طرف ہی لوٹنا ہے“ آپ ٹیک لگائے بیٹھے تھے سیدھے ہو کر فرمایا: خبردار! جھوٹی بات۔

ابوسعید النقاش فی القضاۃ

۸۸۸۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سابقہ تمام موحّد قوموں کے وہ لوگ جو کبیرہ گناہ کرتے کرتے مر گئے، سوائے نادم اور توبہ کرنے والے (کہ وہ جہنم میں نہیں جائیں گے) جو جہنم میں جائیں گے، ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی، اور نہ چہرے سیاہ ہوں گے، اور نہ انہیں شیطانوں کے ساتھ جوڑا جائے گا، اور نہ بیڑیاں پہنائی جائیں گی، نہ وہ کھولتا ہوا پانی پیئیں گے، اور نہ تارکول کے پٹرے پہنیں گے، اللہ تعالیٰ نے تو حید کی وجہ سے ان کے جسم (جہنم میں) ہمیشہ کے لیے حرام کر دیئے اور ان کے چہرے ان کے مسحدوں کی وجہ سے آگ پر حرام کر دیئے، ان میں سے کسی کو آگ اس کے قدموں تک لپٹے ہوگی، کسی کو اس کی کونکھ تک، کسی کو اس کی گردن تک لپٹے ہوگی، (غرض) ان کے گناہوں کی اور اعمال کے بقدر (لپٹے گی) ان میں سے کوئی اس (جہنم) میں ایک ماہ رہے گا، پھر نکال لیا جائے گا جو دنیا کی عمر کی مقدار، جب سے وہ پیدا ہوئی سے لے کر اس کے فنا ہونے تک ٹھہرے گا، اللہ تعالیٰ جب انہیں آگ سے نکالنے کا ارادہ کریں گے تو یہود و نصاریٰ اور دوسرے مذاہب والے بت پرست جہنمی اہل توحید سے کہیں گے۔

تم لوگ اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر ایمان لائے پھر بھی آج ہم اور تم جہنم (کے عذاب) میں برابر ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے ایسا غضبناک ہوگا کہ اس سے پہلے کسی چیز کی وجہ سے اتنا غضبناک نہیں ہوا، پھر اللہ تعالیٰ انہیں ایک ایسے چشمے کی طرف نکال لائیں گے جو جنت اور پل صراط کے درمیان ہوگا تو وہ اس چشمہ میں کھمبی کی طرح اگیں گے، جس میں پانی رواں ہوگا، اس کے بعد جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا، یہ جہنمی، رحمن کے آزاد کردہ ہیں، پھر وہ جنت میں اتنا عرصہ رہیں گے جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں گے کہ ان (کی پیشانیوں) سے یہ نام مٹا دیا جائے، تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا تو وہ (ان سے) اس (نام) کو مٹا دے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے فرشتے بھیجے گا جن کے پاس آگ کی کیلیں ہوں گی جو اس میں باقی جہنمی ہوں گے ان پر تختے لگا کر اوپر سے یہ میخیں لگا دیں گے، تو اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ان کا ذکر نہیں کرے گا، اور جنتی اپنی لذتوں اور نعمتوں میں پڑ کر انہیں بھول جائیں گے، یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”بار بار کافر لوگ آرزو کریں گے کاش وہ مسلمان ہوتے“۔ ابن ابی حاتم وابن شاہین فی السنۃ والدیلمی

کمینگی

۸۸۸۸۔ مدائینی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے جو کمینڈ دیکھا اسے کمزور مروت و رعایت والا پایا۔ الدیلمی

فصل..... زبان کے مخصوص برے اخلاق

زبان کی حفاظت

۸۸۸۹۔ (الصدیق رضی اللہ عنہ) سلم سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی زبان پکڑی ہے، (فرما رہے ہیں) اس نے مجھے نقصان دہ مقامات تک پہنچا دیا ہے۔ مالک، ابن المبارک، سعید ابن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند

احمد فی الزهد، وهناد، نسائی والخرائط فی مکارم الاخلاق، الحلیہ، بیہقی فی الشعب ۸۸۹۰ اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو (ہاتھ سے پکڑ کر) لمبا کر رہے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا: اے خلیفہ رسول یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ فرمایا: اس نے مجھے خطرناک جگہوں تک پہنچا دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسم کا ہر عضو زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔ ابویعلیٰ، بیہقی فی الشعب وقال ابن کثیر جید ۸۸۹۱ زہری، عبد الرحمن بن اسعد المقعد، عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جسے میں مضبوط تمام لوں، آپ نے فرمایا: اس کی حفاظت کرو اور آپ نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

ابن حن، ابونعیم، ابن عساکر وقال هذا حدیث غریب من حدیث الزہری لم یذکرہ محمد بن یحیی الدہلی فی المیزان ۸۸۹۲ حضرت حدیثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے کسی نے کہا: آپ (زیادہ) نہیں بولتے ہیں؟ فرمایا: میری زبان ایک درندہ (کی طرح) ہے مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے اسے چھوڑا تو یہ مجھے کھالے گی۔ ابن عساکر

۸۸۹۳ عقال بن شبہ بن صعصعہ بن نادیہ اپنے دادا صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ سے اپنے والد کے واسطے سے نقل کرتے ہیں فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے نصیحت کریں! آپ نے فرمایا: اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو، تو میں واپس ہو کر کہتے جا رہا تھا، مجھے یہ بات کافی ہے۔

۸۸۹۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں، زمین پر، زبان سے زیادہ کوئی چیز لمبی قید کی مستحق نہیں۔ ابن عساکر

۸۸۹۵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی مجھے وصیت کریں! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرو گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر، ہر درخت اور ٹیلہ کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کر، میں تجھے وہ چیز (نہ) بتاؤں جو تجھ سے زیادہ تجھ پر قابو رکھتی ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا نبی اللہ! آپ نے فرمایا: یہ اور اپنی زبان کو کنارہ سے پکڑا، حضرت معاذ نے فرمایا: یہ اور آپ نے اسے حقیر سمجھا، آپ نے فرمایا: معاذ تیری ماں تجھے روئے، جہنم کی آگ میں لوگوں کو تنہوں کے بل اسی (زبان) نے گرایا ہے یہ تیرے حق میں یا تیرے خلاف بولے گی۔ العسکری فی الامثال

زبان کے مخصوص اخلاق کی تفصیل

بہتان..... ان کہی بات کسی کے ذمہ لگانا

۸۸۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بے قصور پرالزام و بہتان آسمانوں سے زیادہ وزنی ہے۔ الحکیم

اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا

۸۸۹۷ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کا یہ گمان ہے کہ وہ (ہی) مؤمن ہے تو وہ کافر ہے، اور جس کا یہ گمان ہے کہ (صرف) وہ جنتی ہے تو وہ دوزخی ہے، جس کا یہ گمان ہو کہ وہ عالم ہے تو وہ بے علم ہے، آپ سے ایک شخص نے الجھ گیا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: آپ فرما رہے تھے جس کا یہ گمان ہو کہ وہ جنتی ہے تو وہ دوزخی ہے۔ الحارث

تائی یہ ہے کہ انسان کسی دوسرے کے بارے میں ایسا فیصلہ کرے جس کا اسے کوئی اختیار نہیں گویا وہ اللہ تعالیٰ کے معاملات میں مداخلت کی کوشش کر رہا ہے، کسی سے یہ کہنا کہ تجھے تو اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا، تو تو جنت میں نہیں جائے گا، تیری نماز تو قبول نہیں ہوگی۔

باچھیں چیر کر گفتگو کرنا

۸۸۹۸ (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گفتگو کے بیچ کتاب، ڈھب اور انداز شیطانی بیچ کتاب ہیں۔ ابو عبیدہ فی الغریب وابن ابی الدنیا وابن عبد البر فی العلم تشریح: اس کا مظاہرہ آج میڈیا پر ہونے والی گفتگو سے خوب ہوتا ہے۔

۸۸۹۹ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عمر بن سعد سے ناراض ہو گئے، تو آپ کے دوست احباب آپ کے پاس آئے اور آپ سے گفتگو کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انتہائی مبالغہ آمیز تقریر کی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس وقت سے زیادہ آپ کبھی برے نہیں لگے، لوگوں نے کہا کیوں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک ایسے لوگ نہ آجائیں جو اپنی زبانوں سے (حروف) ایسے کھائیں گے جیسے گائے اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔

مربوہ رقم ۷۹۱۳

عار دلانا

۸۹۰۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے بھائی کو عار مت دلا، اللہ تعالیٰ کی تعریف کر جس نے تجھے عافیت بخشی۔

ابن عساکر ۸۹۰۱ ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تھا لوگ اسے گالیاں دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: اگر تم اسے کسی کنوئیں میں پڑا پاتے تو اسے نہ نکالتے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں ضرور نکالتے، آپ نے فرمایا: سوائے بھائی کو برا بھلا مت کہو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو جس نے تمہیں عافیت بخشی، لوگوں نے کہا: آپ اس سے بغض نہیں رکھتے؟ فرمایا: مجھے اس کے عمل سے بغض ہے جب وہ یہ کام چھوڑ دے تو وہ میرا بھائی ہے۔ ابن عساکر

دوزبانوں والا

۸۹۰۲ حضرت (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: دوزبانوں والے کے لیے قیامت میں آگ کی دوزبانیں ہوں گی۔ ابن عساکر تشریح: ایک سے کچھ کہا، دوسرے سے اس کے خلاف کہہ دیا، نتیجہ خود ظاہر ہے۔

لا یعنی فضول باتوں کے متعلق سوال

۸۹۰۳ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) مسروق سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے متعلق پوچھا: آپ نے فرمایا، ابھی تک یہ پیش نہیں آئی؟ میں نے کہا، نہیں: فرمایا: ہمیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ بات پیش آئے اور ہم تمہارے لیے اجتہاد کریں گے۔ ابن عساکر

۸۹۰۴ زہری سے روایت ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: (جب ان سے کوئی بات پوچھی جاتی) کیا یہ پیش آگئی ہے؟ اگر لوگ کہتے: جی ہاں، تو حضرت زید اس کے بارے میں جو کچھ جاننے اور سمجھنے تھے بتا دیتے تھے، اور اگر وہ کہتے: ابھی تک پیش نہیں آئی تو فرماتے: اس بات کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ پیش آجائے۔ الدارمی، ابن عساکر ۸۹۰۵ شعیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کسی مسئلہ کے متعلق پوچھا گیا: آپ نے فرمایا: کیا یہ ابھی تک پیش نہیں

آیا؟ لوگوں نے کہا: نہیں فرمایا: اسے رہنے دو یہاں تک کہ پیش آجائے، جب پیش آئے گا، ہم تمہارے لیے کوشش کریں گے۔ ابن عساکر ۸۹۰۶
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو واقعہ پیش نہیں آیا اس کے متعلق سوال نہ کرو، کیونکہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کہ وہ اس شخص کو برا بھلا کہتے ہیں جو ان ہونی باتوں کے متعلق سوال کرے۔ ابن ابی خثیمہ وابن عبد البر معاً فی العلم ۸۹۰۷
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم میں اس شخص پر پابندی لگاؤں گا جو ان ہونی باتوں کے متعلق سوال کرتا ہے کیونکہ جو کچھ ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے بیان کر دیا ہے۔ الدارمی وابن عبد البر فی العلم

گالی و گلوچ

۸۹۰۸ ابراہیم سے روایت ہے کہ لوگ کہا کرتے تھے، آدمی جب کسی آدمی کو کہتا ہے: اوکتے، اوخزیر، اوگدھے! تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تمہاری کیا رائے ہے کیا میں نے اسے کتا، خنزیر یا گدھا بنایا ہے؟ ابن جویر
۸۹۰۹ عطاء سے روایت ہے فرمایا: اس بات سے روکا گیا ہے کہ کوئی کسی سے کہے: اللہ تعالیٰ تیرا چہرہ بگاڑے۔ بیہقی فی الشعب

ہوا کو گالی دینا

۸۹۱۰ (مسند اسیر بن جابر التمیمی رضی اللہ عنہ) قتادہ ابو العالیہ سے روایت کرتے ہیں وہ اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک دفعہ ہوا چلی تو کسی شخص نے اس پر لعنت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ اسے (چلنے کا) حکم دیا گیا ہے، جس نے ناحق کسی چیز پر لعنت کی تو وہ لعنت اس (لعنت کرنے والے) پر لوٹ آئے گی۔ ابونعیم

مردوں کو گالی دینا

۸۹۱۱ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: مردوں کو گالی نہ دیا کرو، کیونکہ مردوں کو جو گالی دی جاتی ہے اس سے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ
۸۹۱۲ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو گالی دینے سے منع کیا ہے۔ ابن النجار
۸۹۱۳ غبط سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ابی اجمہ کی قبر کے پاس سے گزرے، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یہ ابواجمہ فاسق کی قبر ہے اور حضرت خالد بن سعید نے کہا: اللہ کی قسم مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ وہ اعلیٰ علیین میں ہوگا، بلکہ وہ بھی ابو خفاح کی طرح ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: مردوں کو گالی نہ دیا کرو ورنہ تم زندوں کو ناراض کر دو گے۔ ابن عساکر

جس گالی کی رخصت ہے

۸۹۱۴ ... بقیہ، اسحاق بن ثعلبہ، مکحول حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے گالی دینا سے منع کر دیا ہے، اور فرمایا: کسی کو لا زام برا بھلا کہنا ہو تو اس پر نہ الزام لگائے، نہ اس کے والد اور اس کی قوم کو گالی دے، لیکن جب اس کی حالت سے وہ واقف ہو تو یوں کہے: تو بخیل ہے بزدل ہے، اور فرمایا: جس نے دھوکہ باز پر پردہ ڈالا تو وہ اسی جیسا ہے، اور نہ تم میں سے کوئی اپنے دوست کے قیدی کو پیش کرے کہ وہ اسے پکڑ کر قتل کر دے۔ ابن عدی فی الکامل، ابن عساکر، قالوا: وبهذا الاسناد غیر ما ذکرنا، احادیث مع ما ذکرنا کلہا غیر محفوظ وقال ابن ابی حاتم: سألت ابی عن اسحاق بن ثعلبہ فقال: شیخ مجہول۔

قابل مذمت اشعار

۸۹۱۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ شعروں کے بھر جانے کی نسبت سے بہتر ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

شعر گوئی کی مذمت

۸۹۱۶ حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت فرمایا: اگر میری توند سے لے کر ہنسی تک، سارا پیٹ اچھلتی پیپ اور خون سے بھر جائے تو یہ مجھے شعر کے بھر جانے کی نسبت زیادہ محبوب ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۹۱۷ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن عدی کو میسان کا گورنر بنایا وہ شعر کہا کرتے تھے انہوں نے کہا: آگاہ! کیا حسناء کو یہ بھی پتا ہے کہ اس کا خاوند میسان میں شیشے اور کدو میں شراب پیتا ہے، میں جب چاہتا ہوں تو گاؤں کے دیہاتی مجھے گانا سناتے ہیں، اور ایک ناپچے والی لڑکی جو ہر نشان پر دوزخوں میں بیٹھ جاتی ہے، اگر تو میرا شراب میں شریک ساھی ہے تو بڑا جام مجھے پلا، مجھے چھوٹا جام جس میں سوراخ ہے نہ پلا، شاید امیر المؤمنین اسے برا سمجھیں ہمارا ٹوٹے ہوئے خیمہ میں مل بیٹھ کر شراب پینا۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ کہا ہے تو فرمایا ہاں مجھے اس کی یہ بات بری لگی ہے جس کی اس سے ملاقات ہوا ہے بتادے کہ میں نے اسے معزول کر دیا ہے، ان کی قوم کا ایک شخص ان کے پاس گیا، اور انہوں معزول ہونے کی اطلاع دی، تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور کہا اللہ تعالیٰ کی قسم! میں جو کچھ (اشعار میں) کہا اس میں سے کچھ بھی نہیں کیا ہے، چونکہ میں ایک شاعر آدمی تھا اس لیے ایک فضول بات کو شعر کی صورت میں کہہ دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اب تم میری گورنری وغیرہ کچھ نہیں کر سکتے، جب تک بھی تم زندہ رہو، اگرچہ تم نے جو بھی کہا ہے۔ ابن سعد

۸۹۱۸ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کسی قوم کی جو بیان کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے لیے اس کی زبان (کاشا) جائز ہے پھر انہیں بلایا اور فرمایا: خبردار تم وہ کام نہ کرنا جو میں نے کہا، میں نے تو اس لیے کہا تاکہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔ بیہقی فی الشعب، عبد الرزاق

۸۹۱۹ امام حمی سے روایت ہے کہ زبرقان بن بدر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ اپنی قوم کے سردار تھے انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! جروں یعنی حلیہ نے میری بھو و مذمت بیان کی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے کن الفاظ میں تمہاری بھو کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: اپنے اس شعر میں:

کرم نوازیوں کو چھوڑ اور ان کی تلاش میں سفر نہ کر

آرام سے بیٹھ جا کیونکہ تو سنگ دل کھانے والا ہے

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تو یہ بھوسائی نہیں دیتی یہ تو ڈانٹ ڈپٹ ہے تو زبرقان بولے: امیر المؤمنین اللہ کی قسم! جیسی میری بھو ہوئی ایسی کسی کی نہیں ہوئی، تو آپ میری بھو کرنے والے سے میرا بدلہ لیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ابن الفرید یعنی حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) کو لایا جائے، جب حضرت حسان آگئے تو آپ نے ان سے فرمایا: حسان! زبرقان کا خیال ہے کہ جروں نے اس کی بھو کی ہے حضرت حسان نے پوچھا: کن الفاظ میں؟ تو آپ نے جروں کا قول سنایا:

کرم نوازیوں کو ترک کر دے اور ان کی تلاش و جستجو میں سفر نہ کر، بیٹھ جا کیونکہ تو سنگ دل کھانے والا ہے۔

حضرت حسان نے کہا: امیر المؤمنین! اس نے اس کی بھو نہیں کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو ان الفاظ میں کیا کہا ہے؟ اس نے اس پر

اغتراض کیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس جروں کو لایا جائے، جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا: اپنی جان کے دشمن! تو مسلمانوں کی برائی بیان کرتا ہے پھر انہیں قید میں ڈالنے کا حکم دیا تو وہ قید خانہ بھیج دیئے گئے، چنانچہ جیل سے انہوں امیر المؤمنین کو خط لکھا: آپ ان چوزوں سے کیا کہیں گے جو مقام ذی مرخ میں ہیں جن کے پوٹے سرخ ہیں ان کے پاس پانی ہے نہ کوئی درخت، آپ نے ان کے ذمہ دار کو تاریکی کے کڑھے میں ڈال دیا ہے، عمر اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرمائے مجھ پر احسان فرمائے، آپ اپنے ساتھی کے بعد وہ امام خلیفہ ہیں کہ لوگوں نے غلغلی کی چابیاں آپ کے سامنے ڈال دی ہیں، انہوں نے یہ چابیاں آپ کے سامنے لا کر آپ کو ترجیح اور فوقیت نہیں دی، لیکن آپ کی وجہ سے ان کے لیے فوقیت اور ترجیح ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی کمزور حالی اور ان کی قوم کی معمولی مدد کی اطلاع دی گئی، آپ نے انہیں بلایا اور ان سے فرمایا: جروں تمہارا ناس ہو! تم مسلمان کی جو کیوں بیان کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: چند باتوں کی وجہ سے جو مجھے درپیش ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میری زبان پر ایک چوٹی ریختی ہے، دوم یہ کہ یہ میرے اہل و عیال کی کمائی کا ذریعہ ہے، سوم زرقان اپنی قوم میں مالدار شخص ہے، اسے میری پریشان حالی اور عیال کی کثرت کا علم ہے، پھر بھی مجھ پر مہربانی نہیں کرتا، اور مجھے سوال پر مجبور کرتا ہے، اور جب میں نے اس سے سوال کیا تو امیر المؤمنین اس نے مجھے محروم رکھا، جبکہ سوال ہر عطیہ کی قیمت ہے۔

میں اسے دیکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے جبکہ میں فقر و فاقہ میں بے بس ہوں، میں اسے دیکھتا ہوں کہ وہ اونٹ کی طرح ڈکار لیتا ہے، اور میں اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ جو کی روٹی کے ٹکڑوں کا محتاج ہوں۔

امیر المؤمنین! جو گزراؤ اوقات کی روزی سے عاجز ہوگا وہ خاموش رہنے سے زیادہ عاجز ہوگا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں، اور فرمایا: تمہارے اہل و عیال کتنے ہیں؟ انہوں نے شمار کیے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے لیے کھانے، کپڑے اور اتنے خرچ کا حکم دیا جو ایک سال کے لیے کافی ہو، اور ان سے فرمایا: جب تمہیں ضرورت پڑے تو ہمارے پاس آنا، تمہیں ہمارے ہاں اسی جیسا (عطیہ) ملے گا۔

تو جروں نے کہا: امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ آپ کو نیک لوگوں کا سادہ اور پھلے لوگوں کا سا اجر عطا فرمائے، آپ نے نیکی، صلہ رحمی، مہربانی اور احسان کیا ہے جب جروں چلے گئے تو حضرت عمر نے فرمایا: لوگو! اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! جب تمہیں ان کی ضروریات کا پتہ چلے تو ان کی مدد کرو! ان پر مہربانی کرو، اگر انہیں سوال کرنے پر مجبور نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے پوچھیں گے جب وہ مالدار ہو اور اس کے پاس قابل کفایت روزی ہو، کہ اس کے رشتہ دار، اور قریبی لوگ اور پڑوسی جب محتاج ہوں تو اس سے سوال کرنے سے پہلے انہیں عطا کرے۔ الشیرازی فی الالقب

۸۹۲۰ عمرو بن حرث سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شاعر تھا جو بہت زیادہ اشعار کہتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ شعر سے بھر جانے سے زیادہ بہتر ہے۔ ابن حویو

۸۹۲۱ ضحاک بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حطیہ کو زرقان کی ہجو کی وجہ سے جیل سے رہا کیا تو اس سے کہا: شعر کہنے سے بچنا، تو انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! مجھے اس کی قدر نہیں، یہ میری اہل و عیال کا ذریعہ طعام اور میری زبان پر ایک چوٹی ہے، فرمایا: اپنی اہلیہ کی تعریف کر، اور فقہ انگیز تعریف سے بچنا، انہوں نے کہا: فقہ انگیز تعریف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم جو یہ کہتے ہو فلاں کے بیٹے، فلاں کے بیٹوں سے بہتر ہیں، (لوگوں کی) تعریف کرو (مگر) فضیلت کسی کو نہ دو (حطیہ نے) کہا امیر المؤمنین! آپ تو مجھ سے زیادہ شاعر ہیں۔ ابن حویو

۸۹۲۲ عبدالحکم بن امین سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حطیہ کو قید سے رہائی کا حکم دیا تو ان کے لیے کچھ اناج کا حکم جاری کیا، پھر فرمایا: اناج تم اور تمہارے اہل و عیال کھائیں، جب یہ ختم ہو جائیں تو میرے پاس آ جانا میں تمہیں اس سے زیادہ عطا کروں گا، اور کسی کی ہجو بیان نہ کرنا ورنہ میں تمہاری زبان کاٹ دوں گا۔ ابن حویو

پیپ بھرنا شعر سے بھرنے سے بہتر ہے

۸۹۲۳۔ عبد العزیز بن عبد اللہ بن خالد بن اسید سے روایت ہے فرمایا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بلا بھیجا تو وہ آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے تم شعر کہتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جسے وہ دیکھے یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ البغوی فی مسند عثمان

۸۹۲۴۔ اسود بن سربج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے کچھ الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے اور کچھ میں آپ کی تعریف ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے رب کا تعلق ہے تو وہ مدح کو پسند کرتا ہے جن الفاظ میں تو نے اپنے رب کی مدح کی ہے وہ سناؤ، اور جن الفاظ میں میری تعریف کی ہے وہ رہنے دو، تو میں وہ اشعار پڑھنے لگا، اتنے میں ایک گندی رنگ، لمبا، جس کی کنپٹیوں پر بال نہ تھے جو دونوں ہاتھوں سے کام کرتا تھا، اس نے اجازت چاہی، تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے خاموش کر دیا، اوسلمہ نے یہ بات پوچھی کہ آپ کو کیسے خاموش رہنے کو کہا، فرمایا: جیسے بلی کو اشارہ کیا جاتا ہے، وہ شخص آیا، اور تھوڑی دیر کے بعد گفتگو کر کے چلا گیا، میں پھر بدستور آپ علیہ السلام کو اشعار سنانے لگا، پھر وہ شخص لوٹ آیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کے لیے خاموش رہنے کو کہا، اور اس کی ایسی ہی کیفیت بیان کی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کون ہے جس کی وجہ سے آپ مجھے خاموش کرا دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ شخص فضول باتوں کو پسند نہیں کرتا، یہ عمر بن خطاب ہے۔ مسند احمد، نسائی، حاکم، ابونعیم

۸۹۲۵۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ دکھائی دینے والی پیپ سے بھر جائے یہ شعر سے بھر جانے سے بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ شعر کے بھر جانے سے بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک شاعر نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: بلال! اس کی زبان مجھ سے روک دو چنانچہ انہوں نے اسے چالیس درہم اور ایک کپڑوں کا جوڑا دیا تو شاعر نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! انہوں نے میری زبان کاٹ دی۔ ابن عساکر

۸۹۲۸۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ شعر کے بھر جانے سے بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۹۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کسی کا پیٹ گرم پتھروں سے بھر کر پھٹ جائے تو یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ ابن جریر

۸۹۳۰۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ راستہ میں تھے کہ اچانک آپ کے سامنے ایک شاعر شعر پڑھتے ہوئے آگیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان کو پکڑو، یا شیطان کو روکو، تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ ابن جریر

۸۹۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ ابن جریر

اچھے اشعار

۸۹۳۲۔ (الصدیق رضی اللہ عنہ) عبد اللہ بن عبید اللہ بن عمیر اپنے والد سے وہ لبید شاعر سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور کہا: آگاہ رہو ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہے باطل ہے، آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا، اور کہا: ہر نعمت ضرور ختم ہونے والی ہے، آپ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے ہاں نعمتیں ختم نہیں ہوتیں، جب وہ چلے گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: بعض دفعہ شاعر حکمت کی بات کہہ دیتا ہے۔ مسند فی الزهد مبحث الشعر المحمود و مر حدیث الاقوال برقم: ۸۹۷۷/۸۹۷۸
 ۸۹۳۳ (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف راستہ سے علیحدہ ہو گئے، پھر رباح بن معترف سے کہا: اے ابوحسان ہمیں کچھ گن سنا، وہ سنا، وہ اچھے انداز سے عربی گانے گاتے تھے، اسی اثناء میں کہ رباح انہیں گاکر سنا رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا، آپ نے فرمایا: یہ کیا سلسلہ ہے؟ تو عبدالرحمن نے کہا: ایسے ہی رات (کاسفر) کم کرنے کے لیے دل لگی کر رہے تھے، فرمایا: اگر تم نے اس طرح کا کوئی کام کرنا تھا تو ضرار بن خطاب کے شعر سنا کرو۔ ابن سعد

۸۹۳۴ عبداللہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نابغہ بنی جعدہ سے کہا: ہمیں وہ اشعار سناؤ جو اللہ تعالیٰ نے معاف کیے ہیں، تو انہوں نے ایک کلمہ (قصیدہ) سنایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ہی اس کے قائل ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، عرب قصیدہ کو کلمہ کہتے ہیں۔ ابن سعد

۸۹۳۵ امام شعیبی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جب وہ کوفہ کے گورنر تھے: اپنے پاس شعرا کو بلا کر ان سے جاہلیت اور اسلام کے اشعار سنو پھر ان کے بارے میں مجھے لکھو، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا، لبید بن ربیعہ سے کہا: جاہلیت اور اسلام کے جو اشعار تم نے کہے ہیں مجھے سناؤ، تو انہوں نے کہا: میں نے اس کے بدلہ سورۃ بقرہ اور سورہ آل عمران اختیار کر لی ہے اور اغلب عجمی سے کہا: مجھے شعراؤ تو انہوں نے کہا:

آپ رجزیہ اشعار سننا چاہتے ہیں یا قصیدہ، آپ نے موجودہ بہترین چیز کا مطالبہ کیا ہے، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ کیفیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف جواب لکھا، اغلب کے وظیفہ سے پانچ سودرہم کم کر دو، اور لبید کے وظیفہ میں اضافہ کر دو، تو اغلب نے حضرت عمر کی طرف سفر کیا، اور کہا: کیا اگر میں آپ کی بات مانوں پھر بھی آپ مجھے کم دیں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: کہ اغلب کو پانچ سودرہم جو تم نے کم کر دیئے تھے وہ واپس کر دو اور لبید کے عطیہ میں اضافہ برقرار رکھو۔ ابن سعد

۸۹۳۶ ربیع بن خراش سے روایت ہے کہ غطفان کا ایک وفد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے ان لوگوں سے پوچھا: تم میں سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے؟

میں نے قسم کھائی اور تیرے لیے کوئی شک کی چیز نہیں چھوڑی، اللہ تعالیٰ کے سوا آدمی کے لیے کوئی گزر گاہ نہیں، تو ایسے بھائی سے سبقت لے جانے والا نہیں، جس کی پراگندگی کو تو جمع نہیں کرتا، کون سے مہذب لوگ؟

لوگوں نے کہا: نابغہ، آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے؟ صرف سلیمان، جب بادشاہ نے اسے کہا، لوگوں میں کھڑا ہو جا اور انہیں بڑے پہاڑ سے ڈانٹو، لوگوں نے کہا: نابغہ، آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے۔

میں تیرے پاس (تھوڑے کپڑوں میں گویا) بیٹھا ہو کر آیا، اور جو چند کپڑے تھے وہ بھی بوسیدہ ہیں، ایک ڈرکی بنام کہ میرے بارے میں کئی گمان ہو رہے ہیں میں نے دیکھا کہ امانت میں خیانت نہیں ہوئی، اسی طرح نوح خیانت نہیں کرتا تھا۔

لوگوں نے کہا: نابغہ، آپ نے فرمایا اس کا کہنے والا کون ہے جو کہتا ہے: میں (آئندہ) کل کے لیے اناج رکھنے والا نہیں، کل کے بچاؤ کے خوف سے ہر کل کے لیے اناج ہے، ہم نے کہا: نابغہ، آپ نے فرمایا: نابغہ تمہارا سب سے بڑا شاعر اور سب سے زیادہ شعر سے واقف ہے۔

ابن ابی الدنیا والذینوری والشیرازی فی اللقب، ابن عساکر ورواہ وکیع فی الغرر وابن جریر وابن عساکر
 ۸۹۳۷ امام شعیبی رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ سائب سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: بسا اوقات حضرت عبداللہ بن مسعود کے دروازے پر قریش کے کچھ مرد بیٹھ جاتے، جب مال فسی (بغیر جنگ) کے مفتوح قوم سے حاصل ہونے والا مال آتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: اٹھو! اور اپنا حصہ لو! اس لیے کہ جو بیچ گیا وہ شیطان کے لیے ہے، پھر جس کے پاس سے گزرتے اسے اٹھا لیتے، فرماتے ہیں، آپ اسی

کام میں مشغول تھے کہ کسی نے کہا: یہ بنی الحساس کا غلام ہے جو شعر کہتا ہے: آپ نے اسے بلا کر کہا تم نے کیا اشعار کہے ہیں تو اس نے کہا: سبلی کو چھوڑ دے اگرچہ توکل کے لیے تیار ہو، بڑھاپا اور اسلام آدی کو روکنے والا کافی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بس بس، تو نے سچ کہا۔ بخاری فی الادب

۸۹۳۸ ابن سیرین سے روایت ہے کہ حکیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اپنا قصیدہ انہیں سنایا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر آپ بڑھاپے سے پہلے اسلام لے آتے تو میں آپ کو انعام دیتا۔ عمر ابن شبہ والا صہانی فی الاغانی وابن جریر

۸۹۳۹ ابو حصین سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ہی کے لیے اس کی خوبی ہے جو عمریہ کہتا ہے، چھوڑ دے اگرچہ توکل کے لیے تیار ہو، بڑھاپا اور اسلام آدی کو منع کرنے کے لیے کافی ہیں۔ وکیع فی الغرر

۸۹۴۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ شعراء کو غزل کہنے سے منع کرتے تھے، تو حمید بن ثور نے کہا: اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ مالک کا سفر ہر قسم کے درختوں پر چمکے، میں نے چوڑائی اور لمبائی سے زیادہ سفر کیے، صرف عشبہ اور سحوق نہ جا سکا، تو نہ فیی ہوتا جسے ہم عشا کے بدلہ حاصل کر سکتے، اور نہ اس کا سایہ دن ڈھلے ہم چکھ سکتے، میں اگر اپنے آپ کو سفر کے تھوڑے سے حصہ سے بہلاؤں تو میرے سامنے راستہ موجود ہے۔ وکیع

۸۹۴۱ محمد بن سیرین سے روایت ہے فرمایا: لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس شعراء کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا: ایک قوم کے پاس علم تھا کوئی علم اس سے زیادہ نہ تھا۔ وکیع

۸۹۴۲ ابن شہاب سے روایت ہے، حضرت عمر بن خطاب لبید بن ربیعہ کے قصیدہ کو روایت کرنے کی اجازت دیتے تھے جس میں وہ کہتے ہیں ہمارے رب کا تقویٰ بہترین نفل ہے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے عنقریب ایسا جلد ہوگا، میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، ہدایت یافتہ نرم دل والا وہی ہے جسے بھلائی کے راستوں کی وہ رہنمائی کرائے، اور جسے چاہے گمراہ کرے۔ وکیع

۸۹۴۳ محمد بن اسحاق اپنے چچاموسی بن یسار سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے، فرمایا تم میں سے، ابوالحسام ثعلبی کے اشعار کہے یاد ہیں؟ تو آپ کو کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، تھوڑی دیر بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آگئے، تو انہوں نے آپ کو ابوالحسام کے اشعار سنائے۔

اے میرے دونوں دوستو! مجھے زمانہ کی طرف واپس کر دو، میں سمجھتا ہوں کہ زمانہ نے پہلے زمانوں کو ختم کر دیا ہے، گویا اموات نے مجھ پر حملہ کر دیا ہے اور (میری) قبر کی طرف مجھ پر چٹائیں گرا دی ہیں، میں سابقہ بادشاہوں میں سے جو گزر چکے زیادہ عرصہ باقی رہنے والا نہیں، انہیں زمانہ کی مصیبت پہنچی وہ زمانہ جو قتال کرنے والوں کو شکست دے دیتا ہے، قحطان کا بیٹا بھی دور ہو گیا میں اپنے لیے سلامتی کی امید رکھتا ہوں یا اس کے لیے کوئی امیدوار پالوں گا۔

تو حضرت عمر رو پڑے اور ٹھہر کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سارے اشعار سننے کا مطالبہ کرنے لگے۔ وکیع

اشعار سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے

۸۹۴۴ حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے، اور کہنے لگے: امیر المومنین ہمارا ایک نوجوان امام ہے نماز پڑھانے کے بعد جب تک اشعار کا ایک بندہ پڑھ لے اپنی جگہ سے نہیں اٹھتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں اس کے پاس لے چلو، کیونکہ اگر ہم نے اسے بلایا ہوتا تو وہ ہمارے بارے گمان کرتا کہ ہم نے اس کا کام روک دیا ہے چنانچہ وہ آپ کے ساتھ اٹھے اور اس نوجوان کے پاس آگئے، انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ نوجوان باہر نکلا، اس نے پوچھا: امیر المومنین! آپ یہاں کیوں آگئے؟ مجھے بتایا ہوتا،

حاضر خدمت ہو جاتا فرمایا: مجھے تمہارے متعلق ایک ناگوار خبر ملی ہے، اس نے کہا: امیر المؤمنین میں آپ کی ناگواری دور کرنے کی کوشش کروں گا، میرے متعلق آپ کو کیا خبر ملی ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم گنگنا تے ہو؟ اس نے کہا: وہ ایک نصیحت ہے، جس کے ذریعہ میں اپنے آپ کو نصیحت کرتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہو! اگر اچھی بات ہوئی تو میں بھی تمہارے ساتھ کہوں گا اور قبیح ہوا تو میں تمہیں منع کروں گا، تو اس نے کہا: میں اپنے دل کو جب بھی عتاب کرتا ہوں، تو وہ لذتوں میں میری مشقت تلاش کرنے کے لیے لوٹ آتا ہے، مجھے زمانہ اپنی سرکشی میں کھیل کود کرتے دکھائی دیتا ہے، اس نے مجھے تھکا دیا ہے، اے برائی کے دوست! یہ کیا بچپنا ہے، اس طرح کھیل کود میں عمر ختم ہو گئی، وہ جوانی جو مجھ میں ظاہر ہوئی، چلی گئی، جبکہ ابھی تک میں نے اس سے اپنی خواہش پوری نہیں کی، اس کے بعد مجھے فنا ہی کی امید ہے بڑھاپے نے مجھ پر میرا مطلب چھپا دیا ہے، میرے نفس کے لیے ہلاکت ہو میں اسے کسی خوبصورت اور ادب کے کام میں کبھی نہیں دیکھتا۔ اسے میرے نفس! نہ تو رہے گا نہ خواہش، اللہ تعالیٰ سے ڈر، خوف اور اندیشہ کر، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر فرمایا: اسی طرح ہر گنگنانے والے کو گنگنا نا چاہیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کہتا ہوں۔

اے نفس نہ تو رہے گا اور نہ خواہش، موت کا انتظار کر خوف اور ڈر۔ ابن السمعانی فی الدلائل

۸۹۴۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اشعار سیکھا کرو، کیونکہ ان میں قابل تلاش اچھی باتیں اور قابل احتیاط بری باتیں ہوتی ہیں حکماء کے لیے حکمت اور اچھے اخلاق کی رہنمائی ہوتی ہے۔ ابن السمعانی

۸۹۴۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کلام عرب میں عبد بین کے قول سے مضبوط کوئی قول (شعر) نہیں۔

دنیا نے بہت سے لوگوں کو دھوکا دیا وہ ایسے مقام میں پہنچ گئے جس میں تبدیلی ہونی چاہیے، کوئی کسی بات سے ناراض ہونے والا ہے کہ دوسرا اسے تبدیل نہیں کر سکتا۔

اور کوئی کسی بات پر راضی ہونے والا ہے کہ دوسرے کے لیے یہ کام تبدیل ہو جاتا ہے بعض دفعہ جس کام کی تمنا کوئی کرتا ہے اسے حاصل کوئی اور کرتا ہے، اور بغیر امید کوئی پریشانی میں مبتلا ہے۔ ابو الولید الباقی فی المواعظ

۸۹۴۷ حضرت اسود بن سریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو اپنی حمد سنائوں جس میں، میں نے اپنے رب کی تعریف کی ہے؟ آپ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے رب کا تعلق ہے تو وہ حمد کو پسند کرتا ہے۔ مسند احمد، ابو نعیم

۸۹۴۸ حضرت اسود بن سریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور آپ کی تعریف کی ہے، آپ نے فرمایا: سناؤ اور اللہ تعالیٰ کی حمد سے آغاز کرو۔ ابن حویر

۸۹۴۹ انہی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اے نبی اللہ! میں نے اشعار میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور آپ کی تعریف بیان کی ہے، آپ نے فرمایا: جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے وہ سناؤ اور جس میں میری تعریف کی ہے انہیں رتبے دو، تو میں آپ کو اشعار سنائے لگا، اتنے میں ایک لمبا شخص سر جھکائے داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ، جب وہ شخص چلا گیا، تو فرمایا: چلو سناؤ، میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! یہ شخص آیا تھا کون تھا؟ اور آپ نے فرمایا تھا تبھر! اور جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اب سناؤ؟ فرمایا: یہ عمر بن خطاب ہے اسے باطل چیز سے بالکل رغبت نہیں۔ طبرانی فی الکبیر

تشریح: جو شخص اس پریشانی میں ہو کہ نبی تو شعر سنے اور عمر کو باطل سے رغبت نہیں، تو اسے چاہیے کہ وہ نبی اور عمر کی ذمہ داریاں بھی خوب سمجھ لے۔

۸۹۵۰ آغشی مازنی سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا، اور آپ کو یہ اشعار سنائے: اے لوگوں کے مالک اور تمام عرب کے دیانتدار، مجھے ایک سختی اور مصیبت پیش آئی ہے، میں صبح سے نکلا ہوں کہ رجب میں اناج تلاش کروں، تو اس نے لڑائی کر کے اور بھاگ کر میری مخالفت کی ہے، کیا تو نے وعدہ خلائی کی ہے اور تو گناہ سے آلودہ ہو گئی اور یہ (برائیاں) بہت بری غالب چیزیں ہیں جس پر غالب

آجائیں، تو رسول اللہ ﷺ انہیں پڑھنے لگے، اور فرمانے لگے: وہ بہت بری غالب چیزیں جس پر غالب آجائیں۔

عبد اللہ بن احمد، ابن ابی خیشمہ والحسن بن سفیان والطحاوی وابن شاہین وابو نعیم

۸۹۵۱ (انس رضی اللہ عنہ) قاضی ابوالفرج المعانی ابن زکریا نے فرمایا: ہم سے ابو بکر محمد بن حسن بن درید ازدی نے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں ہم سے عون بن علی، ان سے اوس بن معجم نے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ علاء بن یزید حضرمی نے نبی ﷺ کے پاس آنے کی اجازت چاہی، تو میں نے ان کے لیے اجازت چاہی، آپ نے اجازت دے دی، جب وہ اندر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر کی (جگہ صاف کرائی، پھر انہیں بٹھایا، اور دونوں نے کافی دیر باتیں کیں۔

پھر آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم قرآن اچھا پڑھ سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر انہوں نے آپ کو سورہ عیس سنانی یہاں تک کہ سورہ ختم ہوگئی، اور اس میں ان الفاظ کا اپنی طرف سے اضافہ کیا، وہی ذات ہے جس نے حاملہ کے پیٹ سے ایک دوڑتا ہوا ذی روح نکالا، جو انتزیوں اور کے درمیان سے نکلتا ہے تو نبی علیہ السلام نے ایک دم اونچی آواز سے کہا: علاء رک جاؤ، سورہ ختم ہو چکی ہے، پھر فرمایا: علاء کیا تم شعر کی روایت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ کو کچھ اشعار سنائے: کتنے ہی بغض رکھنے والے قبیلے ہیں جن کے دل کو گرفتار کر لیتا ہے، تیرا معمولی سلام، کبھی حرام زادہ بھی بلند مقام پالیتا ہے، اگر وہ شرارت و فساد کی کوشش کریں تو کرم نوازی سے معاف کر دے، اگر وہ تجھ سے کوئی بات چھپائیں تو اس کے بارے میں مت پوچھ، کیونکہ اسے سن کر تجھے اذیت ہوتی، کیونکہ جو بات انہوں تمہارے بعد کہی تو وہ گویا کہی ہی نہیں گئی۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے علاء بڑے اچھے اشعار کہے ہیں تم ان میں دوسروں سے زیادہ ماہر ہو، اشعار میں سے کچھ پر حکمت بھی ہیں، اور بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں، تو ان کے کلام کی مثال گزر چکی ہے۔ ابن النجار

۸۹۵۲ حضرت (جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کو اشعار سناتے اور رسول اللہ ﷺ سن رہے ہوتے تھے۔ وفی المنتخب، طبرانی فی الکبیر

۸۹۵۳ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مسجد میں سو بار سے زیادہ دفعہ بیٹھا آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھتے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو اشعار سنارہے ہوتے اور بھی کبھار جاہلیت کے موضوع پر گفتگو کرتے اور نبی ﷺ ان کے ساتھ مسکرا رہے ہوتے تھے۔ ابن جریر طبرانی فی الکبیر

۸۹۵۴ حضرت سائب بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو خیر جراتے ہوئے عامر بن اکوع کو فرماتے سنا، ہمیں اپنی گنگناہٹ سے کچھ سناؤ، تو وہ اونٹ سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کو جزیہ اشعار سنانے لگے۔ طبرانی فی الکبیر

۸۹۵۵ ابوہشیم بن التیہان عن امیہ۔

۸۹۵۶ وائل بن طفیل بن عمرو والدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ابا بطل سے واپسی پر مسجد میں تشریف فرما ہوئے، اتنے میں خفاف بن نھلہ بن عمرو بن ہمدان ثقفی آگئے اور رسول اللہ ﷺ کو اشعار سنانے لگے:

کتنی اونٹنیاں تاریکی میں ہلاک ہو گئیں جو صحرا کے بے آب و گیاہ (خشک) دور کے جنگل میں تھیں، اس کے چٹیل میدان میں اکیلی بھڑکا ہٹ نہیں، ایسی نباتات ہے جو زیرہ اور خوشبوؤں سے ملی چلی ہے، میرے پاس خواب میں جنوں میں سے ایک مددگار آیا، مقام وجرہ میں میری جو بیٹ زمین پر پڑی ہے وہاں کی بات ہے، راتوں رات آپ کی طرف بلاتا ہے پھر وہ خوفزدہ ہو کر کہنے لگا: میں نہیں آؤں گا تو میں ناجیہ نامی اونٹنی پر سوار ہو گیا جسے کوچ نے تکلیف دی، ایک انگارہ ہے جو بلند جگہوں پر بلند ہوتا ہے یہاں تک کہ میں کوشش کرتے کرتے مدینہ پہنچ گیا، تاکہ میں آپ کو دیکھ لوں اور مصائب دور ہو جائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں پسند فرمایا اور ارشاد فرمایا: بعض باتیں جادو کی طرح ہیں اور کچھ اشعار حکمت کی طرح ہیں۔ ابن عساکر

۸۹۵۷ حضرت شریذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا، پھر فرمایا: تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے کوئی اشعار یاد ہیں، اور ایک روایت میں ہے، کہ کیا تم امیہ کے کچھ اشعار نقل کر سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر میں نے

آپ کو اس کے اشعار سنائے، فرمایا: سوا اشعار سنا دیے، آپ نے فرمایا: قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا، اور ایک روایت میں ہے قریب ہے کہ وہ اپنے اشعار میں مسلمان ہو جاتا۔ ابو یعلیٰ وابن جریر، ابن عساکر

۸۹۵۸..... حضرت شریذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہۃ الوداع میں نکلا، ایک دن میں چل رہا تھا کہ میرے پیچھے ایک اونٹنی آکھڑی ہوئی، میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ہیں آپ نے فرمایا: شریذ؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سوار نہ کر لوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یا رسول اللہ) مجھے کوئی مکان اور عاجزی نہیں تھی لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہونے کی برکت حاصل کرنا چاہتا تھا، آپ نے اونٹنی بٹھائی اور مجھے سوار کر لیا، (راستہ میں) آپ نے فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے اشعار یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: سناؤ، تو میں نے ایک سوا اشعار سنائے، آپ نے فرمایا: امیہ بن ابی الصلت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے، امیہ بن ابی الصلت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ابن ابی صاعہ وقال غریب، ابن عساکر

۸۹۵۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ یہ شعر دہراتے تھے، تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جسے تو نے تو شہ دے کر روانہ نہیں کیا۔ ابن جریر، ابن عساکر

۸۹۶۰ حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں بصرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اس وقت وہ وہاں کے گورنر تھے، میں جب ان کے پاس گیا تو میں نے کہا: میں تمہیں قریبی رشتہ داری یاد دلاتا ہوں، رشتہ داری سے کوئی نزدیکی نہیں ہونی جب تک کہ قریب نہ کی جائے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جانتے ہو یہ کس نے کہا ہے؟ میں نے کہا: ابو احمد بن حش، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے انہیں کیا کہا تھا؟ میں نے کہا: مجھے پتہ نہیں، فرمایا: نبی ﷺ نے فرمایا تھا، تو نے سچ کیا۔

۸۹۶۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، شعر عرب کا دیوان ہے اور یہ عربوں کا پہلا علم ہے سو تم لوگ جاہلیت کے اشعار میں سے اہل حجاز کے شعر اختیار کرو۔ ابن جریر

۸۹۶۲ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مشرکین نے جب ہماری ہجو کی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں ایسا ہی کہو جیسا وہ تمہیں کہتے ہیں، تو ہم اپنی لوٹد یوں کو مدینہ میں اشعار کی تعلیم دینے لگے۔ ابن جریر، ابن عساکر

۸۹۶۳ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! شعر کے بارے آپ کی رائے کیا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: مؤمن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے گویا انہیں نیزوں سے زخمی کرتے ہو۔ ابن جریر

۸۹۶۴ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب شعر کے بارے میں جو حکم نازل کرنا تھا نازل کیا، تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے شعر کے بارے جو حکم نازل فرمایا ہے اسے آپ جانتے ہیں تو آپ کی اس کے بارے کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: مؤمن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے گویا تم انہیں نیزوں سے زخمی کرتے ہو، اور ایک روایت میں ہے گویا تم انہیں ان شعروں کے ذریعہ نیزوں سے زخمی کرتے ہو۔ ابن عساکر

۸۹۶۵ ابو حاتم بختانی سہل بن محمد، ابو عبیدہ معمر بن اُمیہ، ربیعہ بن ججاج ان کے سلسلہ سند میں روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابو ہریرہ! آپ اس شعر کے بارے کیا کہتے ہیں۔

دو خیالوں نے چکر لگایا اور ایک بیماری کو بھڑکایا، ایک خیال جس کی تو نیت رکھتا ہے اور ایک خیال جسے تو چھپاتا ہے، وہ کھڑے ہو کر تجھے خوف کی وجہ سے دکھانے لگی کہ خدائے میں پنڈلی اور ایسا ننھا ہو جا جو قریب قریب ہوں۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان جیسے یا انہی الفاظ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیث کی جاتی تھی اور آپ اسے برانہ سمجھتے تھے۔ ابن عساکر

۸۹۶۶ عجاج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ قصیدہ سنایا جس میں پنڈلی اور ننھے کا ذکر ہے تو فرمایا: نبی ﷺ اس قسم

۸۹۶۷ ابو زید عمر بن شبہ، ابو جری وابو حرب، دوسرا شخص قبیلہ حمیر سے ہے جو حجاج بن باب الحمری کی اولاد سے ہے، انہیں شرف حاصل ہے، یونس بن حبیب، رجب بن عجاج، اپنے والد سے وہ ابو شعشاء سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ایک حدی خوال حدی کہہ رہا تھا۔

دو خیال چکر لگانے لگے اور ایک بیماری بھڑکا دی ایک خیال کی تونیت رکھتا ہے اور ایک خیال کو تو چھپاتا ہے، وہ دُور کے مارے کہ تو خندا میں پنڈلی اور قریب قریب ٹھننا ہو جائے کھڑے ہو کر تجھے دکھانے لگی۔

آپ ﷺ اس پر نکیر نہ فرماتے، ابو زید کا کہنا ہے کہ یہ غلطی ہے کیونکہ یہ شعر عجاج کے ہیں اور عجاج نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد کافی عرصہ بعد یہ شعر کہا ہے درست وہی سچ پہلی روایت میں ہے صرف ابو عبیدہ نے یہ کہا ہے کہ عجاج بن حرہ نے جاہلیت میں یہ اشعار کہے ہیں۔

ابن عدی، ابن عساکر

بعض اشعار میں حکمت ہے

۸۹۶۸ احمد بن بکر الاسدی سے روایت ہے کہ ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کو جب ان کی فصاحت معلوم ہو تو فرمایا وارے اسدی کیا تو نے قرآن پڑھا ہے باوجودیکہ میں نے دیکھا تم بڑے فصیح ہو؟ انہوں نے کہا نہیں لیکن میں نے شعر کہے ہیں آپ مجھ سے وہ سن لیں، آپ نے فرمایا: کہو! تو انہوں نے کہا:

تیرا ادنیٰ سلام بہت سے کینہ و رقیبوں کے دل قید کر لیتا ہے کیونکہ کبھی کبھی حرام زاد بلند مقام پہنچ جاتے ہیں، اگر وہ برائی کا اظہار کریں تو تو بھی اسی جیسی برائی کا اعلان کر، اور اگر وہ تجھ سے کوئی بات چھپائیں تو اس کے بارے سوال نہ کر، وہ بات جسے سن کر تجھے تکلیف ہو، گویا وہ ایسی بات جو انہوں نے تیرے بعد کہی، کہی ہی نہیں ہے

تو نبی ﷺ نے فرمایا: بعض اشعار پر حکمت اور بعض باتیں جادو کا سا اثر رکھتی ہیں، پھر آپ نے انہیں پڑھا، کہو اللہ ایک سے اللہ بے نیاز ہے، تو انہوں نے اس میں اضافہ کیا، جو گھٹا پر کھڑا ہے اس سے کوئی نہیں بچ سکتا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: رہنے دو، یہ سورۃ پوری اور مکمل ہے۔

مریوقہ: ۸۹۵۱

جبرائیل علیہ السلام کی تائید

۸۹۶۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ احزاب کا دن تھا اور اللہ تعالیٰ نے کفار کو ان کے غصہ میں واپس کر دیا انہیں کچھ مال و متاع نہ مل سکا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا؟ تو حضرت کعب نے کہا: میں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: کیا تم اچھی طرح شعر کہہ سکتے ہو؟ تو حضرت حسان بن ثابت بولے میں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تو تم ہی ان کی بھجور و روح القدس تمہاری اعانت کرے گا۔ ابن حوری

۸۹۷۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا: عربوں نے اس قصیدہ سے سچا قصیدہ نہیں کہا:

جو چیز اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہے باطل ہے۔ ابن حوری

۸۹۷۱ مقدم بن شریک اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ کوئی شعر دہراتے تھے؟ آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار دہراتے تھے، تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جیسے تو نے تیار نہیں کیا۔

ابن عساکر، ابن حوری، مریوقہ: ۸۹۵۹

۸۹۷۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ شعر دہراتے تھے، تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جسے تو نے تو شہ نہیں دیا۔

ابن جریر

۸۹۷۳ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن انیس اپنی والدہ سے جو حضرت کعب بن مالک ﷺ کی بیٹی ہیں نقل کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں وہ شعر کہہ رہے تھے، جب آپ کو دیکھا تو چپ سے ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کیا کہہ رہے تھے؟ حضرت کعب نے کہا: میں شعر پڑھ رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑھو، یہاں تک کہ وہ اس شعر کو پڑھتے ہوئے جا رہے تھے ہم ہر مشکل اور بھونور میں اپنی اصل کی طرف سے قبال کرتے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کہو کہ ہم اپنی اصل کی طرف سے لڑتے ہیں بلکہ ہم اپنے دین کی طرف سے لڑتے ہیں۔

ابن جریر، عبدالرزاق

۸۹۷۴ معمر زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک راجز (بہادری کی شاعری کرنے والا) نبی ﷺ کے سامنے شعر کہہ رہا تھا، جب وہ شہید ہو گئے تو ان کا بیٹا سواری سے اتر اور کہا یا رسول اللہ میں آپ کے لیے اشعار کہوں گا (کیا اجازت ہے؟) آپ نے فرمایا: ہاں، حضرت عمر نے کہا: سوچ لو کیا کہتے ہو، تو اس نے کہا: میں کہتا ہوں، (اللہ کی قسم!) اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کی پہچان نہ ہوتی ہم ہدایت نہ پاتے، حضرت عمر نے کہا: تم نے سچ کہا، (نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے) حضرت عمر نے کہا: تو نے سچ کہا، (سوہم) پر سکینہ نازل فرما، اور جب ہم دشمن سے ملیں تو ہمارے قدم جمائے رکھ، مشرکوں نے ہم پر ظلم کیا، جب وہ کہتے ہیں کفر کرو تو ہم انکار کر دیتے ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: کون ایسا کہتا ہے؟ کہا: یا رسول اللہ یہ بات میرے والد نے کہی ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ ان کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر رہے ہیں کہ مبادا انہوں نے اپنے آپ کو قتل کیا ہو، آپ نے فرمایا: ہرگز ایسی بات نہیں، وہ جہاد کرتے ہوئے فوت ہوئے ان کے لیے دہرا اجر ہے، زہری فرماتے ہیں: انہوں نے ایک مشرک پر وار کیا تو ان کی تلوار ان پر آگئی یوں وہ شہید ہو گئے۔

شعر کے ذیل میں

۸۹۷۵ (عمر رضی اللہ عنہ) سماک سے روایت ہے کہ نجاشی یعنی قیس بن عمر اور حارثی نے بنی عجلان کی ہجو کی تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکایت کی، حضرت عمر نے فرمایا: اس نے تمہارے بارے میں جو کچھ کہا وہ سناؤ! اللہ تعالیٰ جب کہینے اور گھٹیا لوگوں سے دشمنی کرے گا تو وہ بنی عجلان سے دشمنی کرے گا جو ابن مقبل کا گروہ۔

حضرت عمر نے فرمایا: اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر ظالم ہے تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی، انہوں نے کہا: اس نے یہ بھی کہا ہے: اس کا قبیلہ کسی ذمہ داری میں بد عہدی نہیں کرتا، اور لوگوں پر رائی برابر بھی ظلم نہیں کرتے، تو حضرت عمر نے فرمایا: کاش! خطاب کی اولاد ایسے کہتی، انہوں نے کہا: اس نے کہا ہے: وہ شام کے وقت ہی گھاٹ پر آتے ہیں جب پانی پینے والے ہر گھاٹ سے واپس ہونے لگتے ہیں تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ اس واسطے کہ بھیڑ کم ہو، انہوں نے کہا: اس نے کہا ہے:

نقصان دہ کتے ان کے گوشت سے نفرت کرتے ہیں، اور کعب، عوف، نیشل کا گوشت کھاتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قوم نے اپنے مردوں کو بچا لیا انہیں ضائع نہیں کیا۔ الدینوری، ابن عساکر

۸۹۷۶ محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ اصحاب محمد ﷺ میں شعراء عبداللہ بن رواجہ، حسان بن ثابت اور کعب بن مالک تھے۔ ابن عساکر ۸۹۷۷ محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ مشرکین کے تین گروہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کی، عمر بن العاص، عبداللہ بن الزبیری، ابو سفیان بن عبدالمطلب، تو مہاجرین نے کہا: یا رسول اللہ! آپ حضرت علی کو حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ ہماری طرف سے اس قوم کی ہجو کریں؟ تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی یہاں نہیں ہیں، جب اس قوم نے اللہ تعالیٰ کے نبی کی مدد اپنے ہاتھوں اور اپنے ہتھیاروں سے کی ہے تو اپنی زبانوں سے اس کی مدد کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔

تو انصار نے کہا: حضور ﷺ ہماری مراد لے رہے ہیں، تو وہ لوگ حسان بن ثابت کے پاس آئے اور ان سے یہ بات ذکر کی وہ چلتے ہوئے آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے، اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے میری ایک بات کے بدلہ صنعاء سے بصری تک کا علاقہ ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہی اس کے اہل ہو، تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے قریش کے نسب کا علم نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسے ان کا نسب بتاؤ! اور ان کے عیوب اچھی طرح اسے بتاؤ، تو حسان بن ثابت، عبداللہ بن رواحہ، اور کعب بن مالک نے ان کی ہجو کی۔

ابن سیرین فرماتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر سوار جا رہے تھے اور اسے اپنی مہار کا پھندا لگا تو اس نے اپنا سر کجاوہ کے اگلے حصہ کے پاس رکھ دیا، تو آپ نے فرمایا: کعب کہاں ہے؟ حضرت کعب نے کہا: میں یہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اسے پکڑو! اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا شعر سناؤ تو انہوں نے کہا: ہم نے تمہارے اور خنجر سے ہر شک دور کر دیا، پھر ہم نے غلواریں جمع کیں، ہم ان کا امتحان لیتے ہیں اگر وہ بول سکتی تو کہتی: اس کا کاٹ دوس یا ثقیف ہیں، انہوں نے پورا قصیدہ پڑھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے یہ ان کے لیے نیر پھینکنے سے زیادہ سخت ہے، ابن سیرین نے کہا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ قبیلہ دوس حضرت کعب کے اس قصیدہ کی وجہ سے مسلمان ہو گیا۔ ابن جریر

غیبت

۸۹۷۸ حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، وہاں ایک مرد ار کی بدبو اٹھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو مومنوں کی غیبت کرتے ہیں۔ ابن النجار تشریح: یہاں ایک حسی چیز کے ذریعہ سے غیر معروف چیز کو سمجھایا۔

قابل رخصت غیبت

۸۹۷۹ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاجر کے (حق میں غیبت) حرام نہیں۔ ابن ابی الدنیا، مبرقہ ۸۰۷۵ تشریح: جو اللہ تعالیٰ کی حرمت کی حفاظت نہ کرے تو اس کی حرمت کیسے برقرار ہے؟

۸۹۸۰ ابو عبد الرحمن احمد بن مصعب المروزی، جارد ابن زید، بنہر بن حکیم عن ابیہ عن جدہ، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو؟ اس کی برائی بیان کر دتا کہ لوگ اسے پہچان لیں، ابو عبد الرحمن کہتے ہیں: میں نے جارد سے کہا: آپ کے علاوہ یہ حدیث کسی نے روایت نہیں کی، تو انہوں نے کہا: تمہیں حسن بصری کا قول معلوم ہے؟ میں نے کہا: ان کا قول کیا ہے؟ کہا: ہم سے روح بن مسافر نے یونس سے حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ ان کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ ہوا تو آپ نے اس کی غیبت کی، لوگوں نے کہا: ابو سعید! ہمیں لگتا ہے کہ آپ نے اس شخص کی غیبت کی ہے؟ آپ نے فرمایا: بدو اگر میں نے کسی صاحب حیثیت کی غیبت کی ہوتی تو غیبت ہوتی، جو شخص گناہوں کا اظہار کرے اور انہیں چھپائے نہیں تو تمہارا اس کا ذکر (بد) کرنا نیکی ہے جو کبھی جاتی ہے اور جو گناہ کر کے لوگوں سے چھپائے تو اس کا ذکر (بد) تمہارے لیے غیبت ہے۔ بیہقی فی الشعب

۸۹۸۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا، تو ایک شخص نے کہا: کیا تم اس کی غیبت

کر رہے ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حیا کی چادر اتار دے اس کی غیبت (کا گناہ) نہیں۔ ابن النجار مرقم: ۸۰۷۲
 ۸۹۸۲ حسن بصری سے روایت ہے تین آدمیوں کی غیبت حرام نہیں، وہ فاسق جو اپنے فسق کا اظہار کرے، ظالم بادشاہ (یا حکمران، گورنر) وہ بدعتی جو بدعت کا اعلان و اظہار کرے۔ بیہقی فی الشعب، مرقم: ۸۰۶۸
 ۸۹۸۳ حسن بصری سے روایت ہے کہ بدعتی کی غیبت (کا گناہ) نہیں۔ بیہقی فی الشعب

برکی بات

۸۹۸۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بری بات کہنے اور سننے والا دونوں گناہ میں برابر (کے شریک) ہیں۔ بخاری فی الادب، ابو یعلیٰ

کلمات کفر

۸۹۸۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق ایک شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھے گا، یہاں تک کہ جب اس کی رونق دکھی جائے گی، اور وہ اسلام کا مدگار ہوگا جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے چھوڑ دے گا اور اس سے جدا ہو جائے گا، اور اسے اپنی بیٹھ پیچھے پھینک دے گا، اپنے پڑوسی کے خلاف تلوار لے کر بغاوت کرے گا، اسے شرک کی تہمت لگائے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں سے شرک کا حقدار کون ہوگا تہمت زدہ یا تہمت لگانے والا؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تہمت لگانے والا۔ ابو نعیم

۸۹۸۶ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے نکلا، آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس جزیرہ کو، اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے اس مدینہ والوں کو شرک سے بری کیا ہے، لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ ستارے انہیں گمراہ کر دیں گے، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ستارے انہیں کیسے گمراہ کریں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر بارش کرے گا، وہ کہیں ہمیں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ملی۔ ابن جریر

جھوٹ

۸۹۸۷ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: تم لوگ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان کو جدا کرنے والا ہے۔ سفیان بن عیینہ مرقم: ۸۲۰۶/۸۲۲۲

۸۹۸۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مؤمن کے لیے اتنا جھوٹ کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔

مسلم، بیہقی فی الشعب

۸۹۸۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۸۹۹۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور باوجود غالب ہونے کے جھگڑا ترک کر دے۔ الشیرازی

۸۹۹۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جھوٹ سے بچو کیونکہ یہ جہنم کا راستہ بتاتا ہے۔ ابن عساکر

۸۹۹۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جھوٹی بات کہنے والا اور وہ جو اس کی رسی کو کھینچتا ہے دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

ابن ابی الدلیلی فی الصمت

مومن جھوٹ نہیں بولتا

۸۹۹۳..... (مسند عبد اللہ بن جراد بن المنفق العقیلی رضی اللہ عنہ) ابن عساکر نے کہا: کہا جاتا ہے کہ انہیں صحبت حاصل ہے، ابن ابی الدنیا، اسماعیل بن خالد بن سلیمان المرزوق، یعلیٰ بن اشدق، عبد اللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! کیا مومن جھوٹ بولتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ خطیب فی المتفق

۸۹۹۴..... ابن جریر، عمر بن اسماعیل ہمدانی، یعلیٰ بن اشدق عبد اللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ایماندار جھوٹ بولتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسا کبھی ہو سکتا ہے، عرض کیا: کیا مومن زنا کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں اگرچہ ابوالدرداء ناپسند سمجھے، عرض کیا: کیا مومن جھوٹ بولتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جھوٹ وہی گھڑتا ہے جو ایمان نہیں رکھتا، بندہ کوئی لغزش کرتا ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہے (اللہ تعالیٰ کے حضور) توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

۸۹۹۵..... ابن عساکر، ابوالقاسم ابن سمرقندی، ابوالحسن بن سعد، عیسیٰ بن علی، عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن حاتم، سعید بن عبد الحمید بن جعفر انصاری، ابو یزید بن عبد اللہ بن بنی عامر بن صحیحہ سے روایت کرتے سن، انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: اللہ کے نبی! کیا مومن زنا کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کبھی ایسا ہو سکتا ہے، عرض کیا: کیا جھوٹ بول سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، جو نبی آپ نے یہ بات فرمائی اس کے بعد فرمایا: جھوٹ وہی گھڑتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔

۸۹۹۶..... حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار تم لوگ جھوٹی باتیں نقل کرنے والوں سے بچنا، جھوٹ سنجیدگی اور مزاح میں بہتر نہیں، آدمی اپنے بچے سے کوئی ایسا وعدہ نہ کرے جسے پورا نہ کرتا ہو، خبردار جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

سچ نیکی کی راہ دکھاتا اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے سچ کو کہا جاتا ہے اس نے سچ کہا اور نیکی کی، اور جھوٹے کے بارے کہا جاتا ہے، اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا، خبردار بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے اور بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ ابن جریر

۸۹۹۷..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: آگ خشک درخت میں اتنا فساد نہیں کرتی جتنا جھوٹ تم میں سے کسی کی مروت و بہادری کا نقصان کرتا ہے، سو تم جھوٹ سے بچو اور سنجیدگی اور مزاح میں اسے چھوڑ دو۔ الدینوری

۸۹۹۸..... حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ (لوگ یعنی صحابہ) ہنسی مذاق اور سنجیدگی میں جھوٹ کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

ابن جریر

جھوٹ کی رخصت کے مقامات

۸۹۹۹..... (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: مجھے اس بات سے خوشی نہیں مجھے جو تور یہی کہ باتیں معلوم ہوں ان کے بدلہ مجھے میرے اہل و عیال کی طرح مل جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۰۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تور یہی میں وہ باتیں ہوتی ہیں جو آدمی کو جھوٹ سے لاپرواہ کر دیتی ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ و ہناد و ابن جریر، بیہقی

۹۰۰۱..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر کے ساتھ ان کی اونٹنی پر سوار ہوئے، فرمایا: ابو بکر لوگوں کو اس کے بارے میں بتاؤ، اس لیے کسی نبی کے مناسب نہیں کہ وہ جھوٹ بولے، تو راستہ میں لوگ آپ سے پوچھنے لگے: آپ کون ہیں؟ فرمایا: کسی چیز کا طالب ہوں اسے طلب کرتا ہوں، پوچھا آپ کے پیچھے کون ہے؟ کہا: ایک رہنما ہے جو مجھے راستہ بتاتا ہے۔

الحسن بن سفیان والدیلمی

۹۰۰۲..... حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ تین چیزوں کے علاوہ جھوٹ کی اجازت دیتے ہوں، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے، میں اسے جھوٹ شمار نہیں کرتا، وہ شخص جو لوگوں کے درمیان اصلاح کرے، وہ جھوٹی بات صرف اصلاح کی غرض سے کرتا ہے، وہ شخص جو جنگ میں جھوٹی بات کرتا ہے، اور خاوند اپنی عورت سے اور عورت اپنے خاوند سے کوئی جھوٹی بات کرے۔ ابن جریر

کذب کے ذیل میں

۹۰۰۳..... ابراہیم نخعی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معذرت کرنے سے بچا کرو کیونکہ اس میں اکثر باتیں جھوٹ ہوتی ہیں۔

ہناد، مصنف ابن ابی شیبہ

۹۰۰۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں اپنے بھائی عبدالرحمن کے سر سے جو میں نکال رہی تھی، اور میں ایسے ہی اپنے ناخن پھیر رہی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! ٹھہرو! کیا تمہیں پتہ نہیں یہ انگلیوں کا جھوٹ ہے۔

الدیلمی وفيہ مسلمہ بن علی متروک، مبرقم: ۸۲۷

لعن طعن

۹۰۰۵..... ابو عثمان سے روایت ہے فرمایا ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ پر بیٹھے جا رہے تھے کسی نے لعنت کی، آپ نے فرمایا: یہ لعنت کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص ہے، آپ نے فرمایا: تو اور تیرا اونٹ ہم سے پیچھے ہو جائیں، ہمارے ساتھ لعنت کردہ سواری نہیں چل سکتی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۰۰۶..... قتادہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مبغض ہے جو زیادہ لعن طعن کرنے والا ہو۔ ابن المبارک

۹۰۰۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زیادہ لعنت کرنے والوں پر لعنت کی گئی۔ بخاری فی الادب

۹۰۰۸..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی پر لعنت نہ کرو، کیونکہ لعنت کرنے والے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ قیامت کے روز صدیق ہو۔ ابن عساکر

۹۰۰۹..... حضرت جریر بن عقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت کریں؟ فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم زیادہ لعنت کرنے والا نہ ہونا۔ مسند احمد، بخاری فی التاريخہ والبقوی والیوردی وابن السکن وابن مندہ وابن قانع، طبرانی فی الکبیر وابونعیم

مدح سرائی

۹۰۱۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا (سامنے) تعریف کرنا (جس کی تعریف کی جائے اسے) ذبح کرنا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی الصمت

- ۹۰۱۱۔ ابراہیمؑ بھی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں ان کے پاس ایک شخص آیا اور آکر سلام کیا، اس کے سامنے لوگوں میں سے کسی نے اس کی تعریف کی، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم نے اس کی (کمر) توڑ دی اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے تم اس کے سامنے اس کے دین کی تعریف کرتے ہو؟ مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری فی الادب
- ۹۰۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا: اے ہم میں بہترین اور ہمارے بہترین بیٹے! ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے! آپ نے فرمایا: ایسے کہ جو جیسے میں تمہیں کہہ کر پکارتا ہوں، شیطان تمہیں بہکانے نہ پائے، مجھے اسی مرتبہ میں رکھا کرو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ابن النجار
- ۹۰۱۳۔ (جابر بن طارق رضی اللہ عنہ) حکیم بن جابر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی تعریف کی، یہاں تک کہ اس کی باجھیں تر ہو گئیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: کم گوئی کو اختیار کرو، شیطان تم پر مسلط نہ ہو، کیونکہ گفتگو کو ٹکڑے ٹکڑے میں کرنا شیطان طریقتہ ہے۔

الشیرازی فی الالقاب وفیہ بکو بن خنیس متروک

تشریح: یعنی تکلف سے گفتگو کرنا، جس میں تکبر کی آمیزش ہو۔

- ۹۰۱۴۔ مجن ابن ادراع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا (اسی حالت میں) ہم مسجد آئے، آپ نے (وہاں) ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا، فرمایا: یہ شخص کون ہے؟ میں نے کہا: یہ فلاں شخص ہے جو یہ کام کرتا ہے، اور میں نے اس کی تعریف کی، آپ نے فرمایا: اسے نہ سناؤ، ورنہ تم اسے ہلاک کر دو گے۔ ابن جریو، طبرانی فی الکبیر
- ۹۰۱۵۔ حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے اک شخص کو دوسرے کی تعریف کرتے سنا، اور مدح میں انتہائی مبالغہ کر رہا تھا، تو آپ نے فرمایا: تم نے اسے ہلاک کر دیا یا تم نے اس کی کمر توڑ دی۔ ابن جریو
- ۹۰۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص نے پکارا، آپ نے جب اسے جواب دیا تو وہ بولا کیا آپ کو معلوم نہیں میری تعریف زینت اور میری مذمت بری ہے۔ ابن عساکر

مباح تعریف

- ۹۰۱۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں کسی ایسے شخص کو ملامت نہیں کرتا جو دو خصلتوں کے وقت اپنی نسبت کرے، اپنے گھوڑے کو دوڑاتے وقت اور قتال کے وقت، اور یہ اس وجہ سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا گھوڑا دوڑایا تو وہ (سب سے) آگے نکل گیا، آپ نے فرمایا: یہ تو سمندر ہے، اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے راستے میں تلوار چلا رہے تھے، فرمایا اس (دار) کو برداشت کر میں عاتکہ کا بیٹا ہوں آپ نے اپنی ان دادیوں کی طرف نسبت کی جو بنی سلیم سے تعلق رکھتی تھیں۔ ابن عساکر

مزاح

- ۹۰۱۸۔ لیث بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ مزاح کو مزاح کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا: اس لیے کہ یہ حق سے دور ہوتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت

اچھا مزاح

- ۹۰۱۹۔ صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں میں تکلیف ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کھجوریں لے کر آئے، تو میں بھی نبی ﷺ کے

ساتھ بیٹھ کر کھانے لگا، حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا آپ صہیب کو نہیں دیکھتے وہ کھجوریں کھا رہا ہے جبکہ اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں؟ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے حصہ کی صحیح آنکھ سے کھا رہا ہوں۔ الزبیر بن بکر، ابن عساکر

۹۰۲۰..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ قباء میں تشریف رکھتے تھے، حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے، آپ کے سامنے کھجوریں پڑی ہوئیں تھیں، اور مجھے راستہ میں آنکھ کی تکلیف ہو گئی تھی، مجھے سخت بھوک لگی، میں بھی کھجوریں کھانے لگا، حضرت عمرؓ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ صہیب کو نہیں دیکھتے اس کی آنکھ دکھ رہی ہے اور وہ کھجوریں کھا رہا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں آنکھوں کی تکلیف ہے اور تم کھجوریں کھا رہے ہو؟ تو صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں اپنی صحیح آنکھ کی جانب سے کھا رہا ہوں تو حضور ﷺ ہنس پڑے۔ ابن عساکر

۹۰۲۱..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے کھجوریں پڑی ہوئی تھیں، آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، کھاؤ! میں ایک کھجور لے کر کھانے لگا، (میری آنکھوں کی طرف دیکھ کر) آپ نے فرمایا: تم کھجوریں کھا رہے ہو جبکہ تمہیں آنکھوں کی تکلیف ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دوسری جانب سے چبا رہا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔ الرویانی، ابن عساکر

مزاح کے ذیل میں

۹۰۲۲..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں حضرت ابو بکر الصدیق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تجارت کی غرض سے نکلے آپ کے ساتھ سو بیٹ اور نعمان بھی تھے، نعمان نے (سو بیٹ سے) کہا: سو بیٹ مجھے بھوک لگی ہے کھانا کھلاؤ! تو انہوں نے کہا: حضرت ابو بکر کے اترنے تک انتظار کرو، تو انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کیا، پھر جب انہوں نے پڑاؤ کیا تو نعمان (قریبی) کچھ بدوؤں کے پاس گئے، ان سے کہا: میں تمہارے ہاتھ اپنا غلام بیچنا چاہتا ہوں، اگر وہ تمہیں یہ بتائے کہ میں آزاد ہوں تو تم تصدیق نہ کرنا، چنانچہ انہیں چند اونٹنیوں کے عوض بیچ کر چلتے ہوئے، وہ لوگ سو بیٹ کے پاس آئے، اور کہنے لگے ہم نے تمہیں خرید لیا ہے، انہوں نے کہا: میں تو آزاد ہوں، وہ ان کی بات پر متوجہ ہوئے، وہ انہیں لے گئے اور نعمان کو اونٹنیاں دے دیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے تو فرمایا: سو بیٹ کہاں ہے؟ کہا میں نے تو اللہ کی قسم اسے بیچ دیا ہے، کہا: کیا تم درست کہہ رہے ہو؟ کہا: جی ہاں، اور یہ ان کی قیمت ہے جو اونٹنیوں (کی شکل میں) ہیں، فرمایا: میرے ساتھ آؤ، چنانچہ وہ حضرت ابو بکر کے ساتھ ان کے پاس گئے، حضرت ابو بکر (برابر گفتگو کرتے رہے) یہاں تک انہیں چھڑا لیا، اور وہ اونٹنیاں واپس کر دیں، پھر یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ اس واقعہ سے ہنس پڑے۔ الرویانی وابن مندہ، ابن عساکر

جھگڑا

۹۰۲۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بندہ جب تک باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا اور مزاح میں بھی جھوٹ نہ چھوڑے تو وہ ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا۔ ابن زنین

۹۰۲۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بندہ باوجود حق پر ہونے کے لڑائی اور مزاح میں جھوٹ چھوڑے تو وہ ایمان کی حقیقت پالے گا، اور اگر وہ چاہے تو غالب آجائے۔ خشیش بن اصروم

۹۰۲۵..... (انس رضی اللہ عنہ) عبد اللہ بن یزید بن آدم سلمیٰ دمشقی، فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت ابو الدرداء، ابو امامہ باہلی، انس بن مالک نے روایت کیا۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ہم دین کے بارے بحث کر رہے تھے، نبی ﷺ سخت غضبناک ہوئے، کہ ایسے غصہ کبھی نہ ہوئے تھے، پھر فرمایا: ہٹو ہٹو والے امت محمدیہ (ﷺ) اپنے اوپر جہنم کی آگ نہ بھڑکاؤ، پھر فرمایا: کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا تمہیں

اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تم سے پہلے لوگ اسی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

پھر فرمایا: جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ اس میں بھلائی بہت کم ہے، اس کا فائدہ بہت تھوڑا ہے، یہ بھائیوں میں عداوت پیدا کرتا ہے، جھگڑے کے فتنے سے انسان محفوظ نہیں رہ سکتا، اس کی حکمت سمجھ نہیں آتی، (بحث مباحث میں) جھگڑے کو ترک کر دو کیونکہ اس سے شک پیدا ہوتا ہے اور عمل باطل ہو جاتا ہے، جھگڑے کو چھوڑ دو، تمہارے لیے اتنا گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑتے رہو، جھگڑے کو ترک کر دو، کیونکہ ایماندار جھگڑتا نہیں، جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ جھگڑنے کا خسارہ پورا ہو گیا، جھگڑا چھوڑ دو، کیونکہ میں تین گھروں کا جنت میں ذمہ دار ہوں، سب سے نیچے، درمیان اور اوپر والے حصہ میں، اس شخص کے لیے جو باوجود سچے ہونے کے جھگڑا چھوڑ دے۔

جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ میں قیامت کے روز جھگڑالو کی شفاعت نہیں کروں گا، جھگڑا چھوڑ دو، کیونکہ مجھے میرے رب نے بہتوں کی عبادت اور شراب نوشی کے بعد سب سے پہلے جھگڑے سے روکا، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ شیطان اس بات سے تو ناامید ہو چکا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، البتہ وہ تمہیں بھڑکانے پر راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑنا ہے، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ بنی اسرائیل میں اکہتر فرقتے اور جماعتیں بنیں، سب کے سب گمراہ ہیں مگر صرف سواد اعظم ہدایت پر ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ سواد اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑتا نہیں اور جو اس راستہ کو اختیار کر لے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں اہل توحید میں سے کسی کی، کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرے۔

پھر فرمایا اسلام کی ابتداء انوکھی ہوئی اور وہ پھر انوکھا واجبی ہو کر لوٹے گا، تو (دین پر عمل کی وجہ سے) نا آشنا لوگوں کے لیے خوشخبری ہے لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ نا آشنا لوگ کون ہیں؟ جو لوگوں کی (دین میں) خرابیوں کو درست کرتے اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑتے نہیں اور اہل توحید میں سے کسی کی، کسی گناہ کی بنا پر تکفیر نہیں کرتے، الدیلمی، ابن عساکر وقال قال مسند احمد، عبد اللہ بن یزید بن آدم احادیثہ موضوعہ وقال ابو اہیم بن یعقوب السعدی: احادیثہ منکرہ اعوذ باللہ ان اذکر رسول اللہ علیہ وسلم فی حدیثہ۔

۹۰۲۶..... سلمہ بن وردان، مالک بن اوس بن حدثان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے، رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا واجب ہو گئی، تو صحابہ کرام نے کہا: یا رسول اللہ! کیا چیز واجب ہو گئی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے باطل پر ہوتے ہوئے جھوٹ چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں ایک گھر بنائیں گے اور جس باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر بنائیں گے۔ ابن مندہ، ابو نعیم

۹۰۲۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں کے جھگڑوں سے بچو کیونکہ ان کی دو ہی قسمیں ہیں، یا کوئی عقلمند تمہارے خلاف مکر کرے گا یا کوئی جاہل تمہارے ذمہ وہ بات لگا دے گا جو تم میں نہیں ہوگی، یاد رکھو گفتگو مذکر ہے اور جواب مؤنث اور جہاں مذکر مؤنث جمع ہو جائیں وہاں اولاد کا ہونا ضروری ہے پھر یہ اشعار پڑھتے۔

جو جواب سے بچا اس کی عزت محفوظ ہوگی، جس نے لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھا اس نے اچھا کام کیا، جو لوگوں سے ڈرا لوگ اس سے ڈریں گے، اور جس نے لوگوں کو حقیر جانا وہ ہرگز اس سے نہیں ڈریں گے۔ بیہقی فی الشعب مرقوم: ۸۳۸۹

۹۰۲۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر جھگڑالو کی تکفیر کرنا دو رکعتوں کا ثواب (رکھنا) ہے۔ ابن عساکر مرقوم: ۷۹۳۰ تشریح:..... ایسا شخص جس کا مشغلہ ہی شرعی مسائل کے لے کر ان پر غلط نظریہ سے بحث کرنا ہو جس سے لوگوں کے ایمان میں فتور کا خطرہ ہو۔

فضول باتیں

۹۰۲۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کا ایک ساتھی فوت ہو گیا، لوگوں نے کہا اسے جنت مبارک ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس کا کیا علم؟ شاید اس نے لایعنی بات کی ہو یا ایسی چیز سے منع کیا ہو جس سے اس کا نقصان نہ تھا۔ ابن جریر

۹۰۳۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے اس نے کوئی فضول بات کی یا ایسی چیز میں بخل سے کام لیا جس

۹۰۳۱۔ اس کا کوئی نقصان نہ تھا۔ ترمذی وقال غریب
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک شخص شہید ہو گیا تو اس پر ایک روئے والی روٹی، اس نے کہا: ہائے شہید! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ وہ شہید ہے؟ شاید اس نے کوئی فضول بات کی ہو، یا کسی ایسی زائد چیز میں بخل سے کام لیا ہو جس کا اسے کوئی نقصان نہ تھا۔ العسکری فی الامثال وفيه عصام بن طليق، قال ابن معين ليس بشيء

چغلی

۹۰۳۲۔ قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردہ شخص کے پاس سے گزرے جسے چغلی کی وجہ سے قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ بیہقی فی کتاب عذاب القبر
۹۰۳۳۔ عیسیٰ بن طہمان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ بنی نجار کی دو قبروں کے پاس سے گزرے، اور انہیں چغلی اور پیشاب میں بے احتیاطی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا آپ نے ایک شاخ لی اور اسے چیر کر ایک ٹکڑا اس قبر پر اور ایک اس قبر پر لگا دیا پھر فرمایا: جب تک یہ ہری بھری رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ بیہقی فیہ
تشریح: علماء نے لکھا یہ عمل حضور ﷺ کے ساتھ خاص تھا آج کل کوئی اس طرح نہیں کر سکتا۔

زبان کے ذیل میں..... گفتگو کے آداب

۹۰۳۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عجمیوں کی زبان بولنے سے بچو! اور ان کی عید کے دن ان کے عبادت خانوں میں داخل ہونے سے گریز کرو، کیونکہ ان پر (اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی اور پھٹکار نازل ہوتی ہے۔ ابوالقاسم الخرقی فی فوائدہ، بیہقی فی الشعب
۹۰۳۵۔ متکدر، محمد بن متکدر سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، عرض کیا: آپ کیسے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر فدا کرے؟ تو آپ نے فرمایا: تم نے اپنا دیہاتی پن (جو دین کے خلاف ہے) نہیں چھوڑا؟
ابن جریر وقال هذا مرسل رواه المنکدر بن محمد عبداہل النقل ممن لا یعتمد علی نقلہ
۹۰۳۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یوں نہ کہو میں پانی بہاتا ہوں بلکہ یوں کہو میں پیشاب کرتا ہوں۔

عربی زبان کی فضیلت

۹۰۳۷۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابو مسلم نصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عربی سیکھو، کیونکہ اس سے عقل پیدا ہوتی ہے اور بہادری میں اضافہ ہوتا ہے۔ ابوالقاسم الخرقی فی فوائدہ وابن الرزبان فی کتاب المرأة بیہقی فی الشعب، خطیب فی الجامع، ورواہ ابن الانباری فی الايضاح من طریق مجاہد عن عمر
۹۰۳۸۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کے دوران ایک شخص کو فارسی بولتے سنا، آپ نے اس کا کندھا پکڑا اور فرمایا: عربی سیکھنے کی کوشش کرو۔ الخرقی، بیہقی فی الشعب

مختلف ممنوع باتیں

۹۰۳۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہتے سنا، جو اللہ تعالیٰ اور فلاں شخص (یعنی محمد ﷺ) چاہے،

آپ نے فرمایا: تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنادیا، بلکہ صرف جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، بیہقی ۹۰۴۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے جبکہ وہ بات ہے ہی نہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی بات بتانا چاہتا ہے جو ہے ہی نہیں (ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتی) یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا گناہ ہے۔ عبدالرزاق ۹۰۴۱۔ اسمعیل بن زیاد، جعفر بن محمد، اپنے والد سے وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہلکے سفید رنگ کے خنجر پر سوار تھے میں آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اچانک وہ خنجر پھسلا میں نے کہا: ابلیس کا ناس ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھوں پر ہاتھ مارا، اور فرمایا: اس طرح نہ کہو، کیونکہ اس وقت ابلیس اترتا ہے وہ کہتا ہے: مجھے یاد کر رہا ہے اور اپنے رب کو بھول گیا ہے لیکن بسم اللہ کہا کرو۔ خطیب فی المتفق والمفترق ورجاله ثقات لسکن فیہ انقطاع بین محمد بن علی بن الحسین و بین اسامہ ۹۰۴۲۔ حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ علیہ السلام اس وقت بیمار تھے، کہا: مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر فدا کرے آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: زبیر تم نے اپنی اعرابیت نہیں چھوڑی؟ حسن فرماتے ہیں: کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی پر فدا ہو۔ ابن جریر

وقال هذا مرسل واه لا تثبت بمثله حجة فی الدین وذلك ان مراسیل الحسن اکثرها صحف غیر سماع وانه اذا وصل الاخبار فاکثر روايته عن مجاہیل لا یعرفون ۹۰۴۳۔ (من مسند سعید الانصاری) سعید بن عامر بن حذیم سے روایت ہے، جو شخص کسی کو اس کے نام کے بغیر (کسی اور لفظ سے) پکارے تو قرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ ابن عساکر

چھوٹی کتاب حرف ہمزہ ہے

بنجر زمین کو آباد کرنا..... از قسم اقوال

کھیتی باڑی اور درخت لگانے کی فضیلت

۹۰۴۴۔ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، اور عباد اللہ تعالیٰ کے ہیں، جس نے کوئی زمین آباد کی وہ اسی کی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن فضالہ بن عبید ۹۰۴۵۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میرے بندو!، زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے، پھر تمہارے لیے ہے، جس نے کسی غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے۔ بیہقی فی الشعب عن طاوس، مرسلًا وعن ابن عباس موقوفًا ۹۰۴۶۔ بندے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور شہر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں، جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی وہ اسی کی ہے ظالم ہڈی کے لیے اس میں کوئی حق نہیں۔ بیہقی فی السنن عن عائشة ۹۰۴۷۔ جس نے کسی زمین پر چار دیواری بنالی تو وہ زمین اس کی ہے۔ مسند احمد ابو داؤد، الضیاء عن سمرة ۹۰۴۸۔ جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے ظالم رگ کے لیے اس میں کوئی حق نہیں۔

بیہقی فی السنن، مسند احمد، ترمذی عن سعید بن زید ۹۰۴۹۔ غیر آباد زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے جس نے اسے آباد کیا وہ اسی کی ہے۔ بیہقی فی السنن عن ابن عباس ۹۰۵۰۔ جس نے کوئی زمین آباد کی، اور اس سے کسی حقدار جگر نے پانی پیا، یا اس سے کوئی عافیت حاصل ہوئی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اجر لکھے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمہ

درخت لگانا صدقہ ہے

- ۹۰۵۱ جو مسلمان کوئی کھیتی لگاتا ہے یا کوئی درخت لگاتا ہے پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا کوئی جانور کھاتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔
مسند احمد، ترمذی، بیہقی عن انس
- ۹۰۵۲ جس نے کوئی زمین آباد کی تو اسے اس میں اجر ملے گا، یا کوئی عافیت حاصل ہو تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔
مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن جابر
- ۹۰۵۳ جس نے وہ زمین آباد کی جو کسی کی نہیں تو وہ اسی کی ہے۔ مسند احمد، بخاری عن عائشة
- ۹۰۵۴ جس نے کوئی کھیتی لگائی پھر اس سے کسی پرندے نے کھالیا کوئی عافیت پہنچی تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، عن خلاد بن السائب
- ۹۰۵۵ جس نے کوئی درخت لگایا پھر اس سے کسی آدمی یا اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق نے کھایا تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد عن ابی اللرداء
- ۹۰۵۶ اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے پاس کوئی قلم ہو تو اگر کھڑے ہونے سے پہلے اسے لگا سکتا ہو تو لگا دے۔
مسند احمد، بخاری فی الادب، عبد بن حمید عن انس
- تشریح:..... کیونکہ ابھی کافی وقت ہوگا فوراً قیامت برپا نہ ہوگی۔
- ۹۰۵۷ جو شخص کوئی درخت لگاتا ہے تو جتنا اس کے ساتھ پھل لگتا ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ اس کے لیے اجر لکھتے ہیں۔ مسند احمد عن ابی ایوب
- ۹۰۵۸ جو مسلمان کوئی درخت لگائے پھر اس سے کھایا جائے یا چرا یا جائے یا کوئی پرندہ کھالے یا اسے کوئی نقصان پہنچائے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسلم عن جابر
- ۹۰۵۹ جس نے بنجر زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے۔ نسائی عن جابر، ترمذی
- ۹۰۶۰ کھجور کے درخت (کے ارد گرد) کی قابل حفاظت اتنی جگہ ہے جہاں تک اس کی شاخوں کی لمبائی پہنچے۔
- ابن ماجہ عن ابن عمرو عن عبادة ابن الصامت
- ۹۰۶۱ کنوئیں کی ممنوع جگہ اتنی ہے جہاں تک اس کی رسی کی لمبائی پہنچے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید
- ۹۰۶۲ جو کسی ایسی چیز کو پہنچ گیا کہ اس سے پہلے کوئی (دوسرا) مسلمان اس تک نہیں پہنچا تو وہ اسی کی ہے۔ ابو داؤد عن ام جنوب بنت تمیلہ والضیاء
- ۹۰۶۳ جو کسی پانی پر غالب آجائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ طبرانی فی الکبیر والضیاء عن سمرة
- ۹۰۶۴
- ۹۰۶۵ پیری کاٹنے والے کے سر کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا۔ عقیلی فی الضعفاء عن معاویہ بن حیدہ
- ۹۰۶۵ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے (یہ اعلان ہے کہ) جس نے پیری کا درخت کاٹا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔
طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی السنن عن معاویہ بن حیدہ
- ۹۰۶۶ جس نے (بلا وجہ) پیری کا درخت کاٹا اللہ تعالیٰ اس کے سر کو جہنم میں داخل کرے۔ ابو داؤد والضیاء عن عبد اللہ بن حبشی
- امام ابو داؤد سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ایسا پیری کا درخت جس کے سائے تلے مسافر اور دیگر حیوانات بیٹھا کرتے تھے اسے فضول اور ظلماً کاٹ دینے والے کے بارے میں یہ وعید ہے۔

۹۰۶۷ جولوگ (بلاوجہ) بیری کے درخت کاٹ دیتے ہیں ان کے سروں کو جنم میں ڈالا جائے گا۔ بیہقی فی السنن عن عائشہ

۹۰۶۸ (علی!) باہر جاؤ اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے، نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے یہ اعلان کرو کہ بیری کے درخت کاٹنے والے پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔ بیہقی فی السنن عن علی رضی اللہ عنہ

اکمال

۹۰۶۹ جو شخص کوئی زمین آباد کرتا ہے پھر اس سے کوئی پیسا جگر سیراب ہوتا یا کوئی عافیت حاصل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلہ اجر لکھتے ہیں۔ ابن عساکر عن ام سلمہ

۹۰۷۰ تم میں سے جس کی کھیتی میں یا اس کے پھل میں کوئی پرندہ یا کوئی درندہ آپڑتا ہے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔

الحسن بن سفیان والبقوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر، وابونعیم، سعید بن منصور عن خلاد بن السائد
۹۰۷۱ تم میں سے جس کی کھیتی میں کوئی آفت، درندہ یا پرندہ آکر نقصان کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کے لیے اجر لکھتے ہیں۔

ابن ابی غاصم والبقوی وابن قانع عن السائب بن سويد، مدینی قال البغوی لا اعلم له غیر
۹۰۷۲ تم میں سے جس کی کھیتی میں کوئی جانور، پرندہ یہاں تک کہ چوٹی اور چھوٹی چوٹی پڑے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔

ابن جریر عن خلاد بن السائد
۹۰۷۳ جو مسلمان کوئی کھیتی کرتا یا کوئی درخت لگاتا ہے پھر اس سے کوئی انسان، پرندہ، کوئی چوپایہ کوئی درندہ یا کوئی زمین پر ریگنے والا جانور کھاتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن انس، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر

عن ام مبشر، ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، مسلم وابن خزیمہ، ابن حبان عن جابر، طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء
۹۰۷۴ جو مسلمان کوئی کھیتی اگائے یا کوئی درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی انسان، جانور، یا پرندہ کھائے یا کوئی بھی چیز کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔ البغوی عن ابی نجیع، قال لیس بالسلمی یشک فی صحۃ

۹۰۷۵ مسلمان جو پودا بھی لگاتا ہے تو اس کے پھل کے بقدر اس کے لیے اجر ہے۔ ابن النجار عن ابی ایوب
۹۰۷۶ جس نے بغیر ظلم اور زیادتی کے کوئی چار دیواری بنائی یا کوئی پودا لگایا تو جب تک اس سے اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق نے فائدہ اٹھایا تو اس کے لیے جاری اجر ہے۔ مسند احمد طبرانی فی الکبیر وابن جریر، بیہقی فی الشعب معاذ بن انس

۹۰۷۷ جس نے کوئی کھیتی اگائی یا کوئی پودا لگایا پھر اس سے کسی انسان یا جانور نے کھایا تو اس کے لیے صدقہ ہے۔

۹۰۷۸ جس نے کوئی پودا لگایا پھر وہ پھلدار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے پھلوں کے بقدر اجر عطا کریں گے۔ ابن خزیمہ وسمویہ عن ابی ایوب
۹۰۷۹ جس نے کوئی درخت لگایا پھر وہ پھلدار ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ جنت میں اس کے لیے درخت لگائیں گے۔

حاکم فی تاریخہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۹۰۸۰ جس نے کوئی پودا لگایا تو جب تک اس سے کسی انسان پرندے یا جانور نے کھایا اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری رکھیں گے۔ ابن جریر عن ابی الدرداء
۹۰۸۱ جس نے کوئی درخت لگایا اور اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کی تو جو چیز بھی اس کے پھل کو پہنچی تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدقہ ہے۔

مسند احمد والبقوی، بیہقی فی الشعب عن رجب
۹۰۸۲ مسلمان جو پودا لگائے پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔ ابن حبان عن رجل

۹۰۸۳ مسلمان جو پودا لگائے پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔ بیہقی فی الشعب عن جابر
۹۰۸۴ جو مسلمان کوئی کھیتی اگاتا یا درخت لگاتا ہے پھر اس سے کوئی انسان پرندہ یا کوئی چیز بھی کھاتی ہے تو اس کے لیے اجر ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن العاص

فصل اول..... احکام

از اکمال

- ۹۰۸۵..... بندے اللہ تعالیٰ ہی کے بندے ہیں اور شہر اللہ تعالیٰ کے ہی شہر ہیں جس نے کوئی زمین آباد کی وہ اسی کی ہے، اور جس نے کسی وادی کا پانی ٹھہرایا تو وہ اس کا ہے۔ عبدالرزاق عن الحسن، مرسلًا
- ۹۰۸۶..... جس زمین پر چار دیواریاں بنا دی گئیں اور تم اسے اپنے کام میں لے آؤ تو وہ تمہاری ہے اور جس پر کوئی نشان لگا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے۔ ابن عدی، بیہقی عن انس
- ۹۰۸۷..... جس نے کسی زمین پر نشان لگا لیے تو وہ اسی کی ہے ظالم رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔ بیہقی عن سمرة
- ۹۰۸۸..... جس نے دس سال تک کوئی زمین سنبھالی تو وہ اسی کی ہے۔ عبدالرزاق عن زید بن اسلم، مرسلًا
- ۹۰۸۹..... جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس
- ۹۰۹۰..... جس نے بے کار پڑی ہوئی زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے ظالم رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔ بیہقی عن عروہ، مرسلًا
- ۹۰۹۱..... جس نے بے کار پڑی ہوئی زمین آباد کی تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، ظالم رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔
- بخاری مسلم عن عمرو بن عوف
- ۹۰۹۲..... جس نے کوئی بنجر زمین آباد کی تو وہ اس کی ملکیت ہے اور پرانی ملکیت والی زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے پھر تمہارے لیے ہے۔ بخاری، مسلم عن طاؤس، مرسلًا
- ۹۰۹۳..... بے کار پڑی ہوئی زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے اس میں سے جو کسی نے آباد کر لی تو وہ اسی کی ہے۔ بخاری عن ابن عباس
- ۹۰۹۴..... کنوئیں کا ممنوع حصہ ایک گز ہے چوپاؤں کے بیٹھنے کے لیے، اور چشمہ کا ممنوع حصہ پانچ سو گز ہے۔ الدیلمی عن عبد اللہ بن مغفل تشریح:..... تاکہ کنوئیں اور چشمہ کا پانی خراب نہ ہو۔
- ۹۰۹۶..... کنوئیں کا ممنوع حصہ ہر جانب سے اونٹوں اور بکریوں کے ٹھہرنے کے لیے چالیس ہاتھ ہے مسافر پہلا پینے والا ہے، زائد پانی سے نہ روکا جائے تاکہ اس کے ذریعہ زائد گھاس کو منع کیا جائے۔ مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۹۰۹۷..... پرانے کنوئیں کا ممنوع علاقہ پچاس گز ہے، اور نئے کنوئیں کا پچیس گز ہے۔
- عبدالرزاق، ابو داؤد، مرسلہ، بخاری مسلم عن سعید بن المسیب، مرسلًا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ
- ۹۰۹۸..... جس نے کوئی کنواں کھودا ہو تو کسی اور کے لیے جائز نہیں کہ چالیس گز کے اندر کنواں کھودے اس کے مویشی کے ٹھہرنے کے لیے (ایسا نہ کرے)۔ طبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن مغفل
- ۹۰۹۹..... جس نے کنواں کھودا تو اس کے لیے اس کے ارد گرد چالیس گز (کی زمین) ہے تاکہ اس پر اونٹ اور مویشی ٹھہریں۔
- طبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن مغفل
- ۹۱۰۰..... پانی روکنا جائز نہیں، اور نہ نمک سے روکا جائے۔ البغوی عن عبد اللہ بن العیزار عن امرأة من اهل البادية عن ابیہا عن جلدھا
- ۹۱۰۱..... جس نے زائد پانی سے روکا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (اپنی زائد رحمت اور) اپنا فضل اس سے روک دیں گے۔
- ابن عساکر عن عمرو بن الشرید عن ابیہ
- ۹۱۰۲..... جس نے اپنا زائد پانی یا چار روکا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنا فضل روک دیں گے۔ مسند احمد، طبرانی عن ابن عمرو

۹۱۰۳ جس نے فالتو پانی کو روکا تا کہ اس کے ذریعہ فالتو گھاس سے منع کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنا فضل روک دیں گے۔

عن ابی قلابہ، مرسلاً

تین چیزیں ہر ایک کے لئے مباح ہیں

۹۱۰۴ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو زائد پانی اور چارے اور آگ یعنی لکڑی سے مت روکو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کمزوروں کے لیے روزی (کا ذریعہ) اور سامان بنایا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن وائلہ

۹۱۰۵ تین چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں حفاظت نہیں، کنوئیں کی نکالی ہوئی مٹی میں، اصطلیل اور قوم کا حلقہ۔ بخاری مسلم عن بلال العیسیٰ

۹۱۰۶ دار العرب میں کسی کا کسی کے ہاں کوئی مقام نہیں صرف بڑھنے والے نریا بہنے والے چشمہ یا آباد کنوئیں پر۔

اسحاق الرمیلی فی الافراد عن معروف بن طریق عن ابیہ عن جدہ حزابة بن نعیم الضبانی

۹۱۰۷ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے علاوہ کسی کی کوئی چراگاہ نہیں۔ ابو سعید سلیمان بن ابراہیم الاصبہانی فی معجمہ وابن النجار عن ابن عباس

۹۱۰۸ رسول اللہ ﷺ کی چراگاہ کے درخت نہ کاٹے جاسکتے ہیں نہ پتے جھاڑے جاسکتے ہیں ہاں ہلکا سا جھکا دیا جاسکتا ہے۔

بخاری مسلم عن جابر، مرفوعاً وموقوفاً

۹۱۰۹ نہ راستہ کاٹا جائے نہ زائد پانی سے روکا جائے، مسافر کے لیے ڈول رسی اور حوض کی عاریت ہے اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جو اسے اس سے لاپرواہ کر دے، اور اسے کنوئیں سے پانی پینے سے نہ روکا جائے، اور نہ کنوئیں سے منع کیا جائے جب ٹھونڈنے والے پچیس گز

موشیوں کے ٹھہرنے کے لیے چھوڑا ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۹۱۱۰ ایض بن حمال نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یلو کے کون سے درخت کی چراگاہ بنائی جاسکتی ہے فرمایا: جسے اونٹوں کے پاؤں نہ لگے ہوں۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماحہ والدارمی، ابن حبان، دارقطنی، طبرانی فی الکبیر عن ایض بن حمال

۹۱۱۱ مہاجرین میں سے میں جس شخص کے لیے زمین نامزد کروں تو وہ اسی کا حصہ ہے۔ الدیلمی عن ام سلمہ

۹۱۱۲ جس درخت کا سایہ کسی قوم پر پڑتا ہو تو اس کا مالک مختار ہے جتنے حصہ کا ان پر سایہ ہے اسے کاٹے یا اس کا پھل کھائے۔ ابن عساکر عن مکحول

۹۱۱۳ مجاہد بن مرارہ کے لیے جو بنی سلمی سے تعلق رکھتا ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ حکم ہے کہ میں نے اسے غورہ دے دیا ہے جو

کوئی اس سے جھگڑے وہ میرے پاس آئے۔ البغوی وابن قانع عن سراج بن مجاعة مالہ غیرہ

۹۱۱۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ (اس بات کی تحریر ہے کہ) محمد رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ کے معادن اور اس کی ارد گرد کی زمینیں اور ان کے غار بلال

بن حارث کو عطا کیے ہیں، نشان زدہ اور قدس میں جو زمین کاشت کے قابل ہے اگر وہ سچا ہے اور مسلمان کا حق نہ دے۔ ابوداؤد، بیہقی، ابن

عساکر عن ابن عباس، ابوداؤد بیہقی عن کثیر بن عبد اللہ المزنی عن ابیہ عن جدہ، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن بلال بن الحارث المزنی

فصل سوم..... پانی کی باری..... از اکمال

۹۱۱۵..... (آپ علیہ السلام نے) سیل مہرور (کی وادی کے پانی) کا فیصلہ فرمایا: (پانی کے استحقاق میں) اوپر والا نیچے والے پر فوقیت

رکھتا ہے اوپر والا (اپنی زمین کو) ٹخنوں تک سیراب کرے، پھر اپنے سے نیچے والے کی (زمین کی) طرف پانی کھول دے۔

ابن ماجہ عن محمد بن عقبہ بن ابی مالک عن عمہ ثعلبہ بن ابی مالک القرظی، وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور

عن ابی مالک بن ثعلبہ بن ابی مالک عن ابیہ، حاکم عن عائشہ

تشریح:..... سیل مہرور حجاز میں بنی قریظہ کی ایک وادی کا نام ہے۔

- ۹۱۱ میل مہروز کے بارے آپ نے فیصلہ فرمایا: کہ ٹخنوں تک پانی روکا جائے پھر اوپر والا نیچے والے کی طرف پانی کھول دے۔ ابو داؤد، ابن جہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جده، عبد الرزاق عن عامر بن ربیعہ، عقیلی فی الضعفاء عن ابی حازم القرظی عن ابیہ عن جده
- ۹۱۲ میل کے (پانی کے) بارے میں جس سے نخلستان کو سیراب (کرنا تھا یہ) حکم فرمایا کہ پہلے اوپر والا اپنی زمین کو سیراب کر لے ٹخنوں تک
- نی چھوڑ کے پھر نیچے والے کے لیے پانی کھول دے وہ اسی طرح پانی کو چھوڑ رکھے کہ دیوار پانی میں ڈوب جائیں یا پانی ختم ہو جائے۔
- بخاری، ابن ماجہ عن عبادۃ بن الصامت
- ۹۱۱ زیر تم (اپنی زمین کو) سیراب کرو پھر پانی کو روکے رکھو یہاں تک کہ پانی دیواروں پر سے واپس لوٹ آئے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن عبد اللہ بن زبیر

شرح: یہ ایک انصاری صحابی تھے جنہوں نے نبی علیہ السلام سے پانی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: زیر تم اتنا پانی روکو جس میں ٹخنے تر ہو جائیں، تو اس پر وہ صحابی ناراض ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے یہ فیصلہ اس لیے کیا ہے کہ وہ آپ کے چھوٹے زاد ہیں؟ آپ کے اس جملہ سے وہ ناواقف تھے کہ اصل شرعی طریقہ یہی ہے آپ نے فرمایا زیر اگر ایسی بات ہے تو تم پوری طرح اپنی زمین سیراب کرو، بعد میں ان صاحب نے حضور سے معافی مانگی کہ یا رسول اللہ! انجانے میں مجھ سے یہ گفتگو ہو گئی تھی۔

آباد چیزوں کو غیر آباد کرنے سے ڈراؤ

- ۹۱۱ علی باہر جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ کہ رسول اللہ کی طرف سے، اعلان کرو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو بیریاں کاٹتا ہے۔
- ۹۱۲ جس نے کھیتی کے علاوہ کوئی بیری کا درخت کاٹا تو اللہ تعالیٰ جہنم میں اس کے لیے ایک گھر بنائیں گے۔
- طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن اوس الثقفی
- ۹۱۲ کھیتی کے علاوہ جس نے بیری کا درخت کاٹا تو اس کے (سر) پر عذاب سختی سے بہایا جائے گا۔
- البغوی، بیہقی عن عمرو بن اوس عن شیخ من ثقیف
- ۹۱۲ جو پودا بھی نکلتا ہے اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے یہاں تک کہ اسے کاٹ لیا جاتا ہے سو جو بھی اس پودے کو روندے گا وہ فرشتہ اس پر لعنت کرتا ہے۔ الدیلمی عن بریدہ

پانچویں کتاب..... حرف ہمزہ

کتاب الا جارہ..... از قسم اقوال

- ۹۱۲ میں نے دوسروں کے لیے ایک اونٹنی کے بدلہ خدیجہ کے ہاں مزدوری کی۔ بیہقی فی السنن عن جابر
- ۹۱۲ تم میں سے جب کوئی کسی کو اجرت اور مزدوری پر رکھنا چاہے تو اسے اس کی مزدوری بتا دے۔ دارقطنی فی الافراد عن ابن مسعود
- ۹۱۲ مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔ عن ابن عمر ابو یعلیٰ عن ابی ہریرۃ، طبرانی فی الاوسط عن جابر الحکیم عن انس
- ۹۱۲ مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو اور دوران کار اسے اس کی مزدوری بتا دو۔ بیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۹۱۲ جب تک مزدور کی مزدوری واضح نہ ہو اسے مزدوری پر لگانے سے آپ علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد عن ابی سعید
- ۹۱۲ اللہ تعالیٰ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی، کام کرے تو اسے مضبوطی سے کرے۔ بیہقی فی الشعب عن عائشۃ

۹۱۳۹ اللہ تعالیٰ کا ریگری کے حسن علم کو پسند کرتے ہیں۔ بیہقی فی الشعب عن کلیب

تشریح:..... اب وہ لوگ خود سمجھ لیں جو دھوکا، فریب اور دغا بازی سے کام لیتے ہیں لیکن افسوس وہ جاہل ہوتے ہیں اور انہیں بتانے والے کو تانا کرتے ہیں اس لیے ان تک بات پہنچانا علماء کی ذمہ داری ہے۔

الاکمال

۹۱۳۰ مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔ بیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

۹۱۳۱ مزدور جب تک اپنے پسینہ میں ہوا سے اس کی مزدوری دے دو۔ سعید بن منصور عن ابن عمر

۹۱۳۲ مانگنے والا اگر چہ تمہارے پاس گھوڑے پر آئے اسے دے دو اور مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔

ابن عساکر عن ح

۹۱۳۳ جو کسی کو کام پر لگائے تو اس کا معاملہ پورا کرے۔ عبدالرزاق عن ابی سعید و ابی ہریرۃ قمعاً

۹۱۳۴ چرواہا رات دن بکریاں چراتا ہے۔ بیہقی عن ابن عباس و عن ابی سلمہ بن عبدالرحمن، مراسلاً

۹۱۳۵ آپ (علیہ السلام) نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ دن کے وقت دیواروں کی حفاظت مالکوں کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت مویشیوں کی حفاظت ان کے مالکوں پر ہے اگر رات کو مویشی کوئی نقصان کریں تو اس کی ذمہ داری ان کے مالکوں پر ہے۔ مالک والشافعی، مصنف ابن شیبہ، ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ، ابن حبان، دارقطنی، حاکم عن حرام بن محیصۃ عن البراء بن عازب، ابو داؤد عن حرام بن محیصۃ عن ابیہ

غیر آباد کو آباد کرنا..... فصل..... اس کی ترغیب

۹۱۳۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عمارہ بن خریمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنی اپنی زمین میں درخت کیوں نہیں لگاتے؟ تو میرے والد نے ان سے کہا: میں تو بوڑھا کھوسٹ ہوں کل مرجاؤں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سے فرمایا: میں آپ کو اس کا حکم دیتا ہوں کہ درخت لگاؤ، چنانچہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کے ساتھ درخت لگاتے دیکھا۔ ابن جریر

۹۱۳۷ عبدالرحمن بن عبداللہ بن معقل بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ اس کو درخت لگا رہے تھے اس نے کہا: امیر المؤمنین آپ درخت لگانے میں مصروف ہیں اور قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: اگر قیامت آجائے

میں اصلاح کرنے والوں میں شمار ہو جاؤں تو یہ مجھے مفسدین میں شامل ہو جانے سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن جریر

۹۱۳۸ جس نے آبادی کی غرض سے کوئی گاؤں خریدا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ اس کی مدد ہے۔ ابن جریر

فصل..... آباد کاری کے احکام

۹۱۳۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کوئی جگہ دی تو اس نے غفلت برتی، کسی اور اسے لے کر آباد کر لیا، جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو اس شخص نے وہ جگہ طلب کی، تو حضرت عمر نے فرمایا: تمہیں پتہ نہیں کہ فلاں شخص نے اسے میں لگا کر آباد کر رکھا ہے؟ کیا وہ تمہارا غلام تھا؟ تو اس نے کہا: مجھے وہ جگہ رسول اللہ ﷺ نے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ نبی ﷺ (عطا کردہ) زمین نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں تجھے وہ زمین نہ دیتا۔

عبدالرحمن بن عوف! بنجر زمین اور عمارت کی قیمت لگاؤ، پھر جائیداد والے کو اختیار دو چاہے تو زمین لے لے اور آباد کرنے والے کو آباد زمین دے دے اور اگر چاہے تو آباد کرنے والے کو دیدے اور اپنی بنجر زمین کی قیمت لینا چاہے تو ایسا بھی کر سکتا ہے اگر یہ رسول اللہ ﷺ کی

کردہ جاگیر نہ ہوتی تو (اے مخاطب) میں تجھے اس میں سے کچھ بھی نہ دیتا۔ عبدالرزاق و ابو عید فی الاموال
کیونکہ اس شخص نے بے فکری اور غفلت کا مظاہرہ کیا اور دوسرے اس زمین کو ضائع ہونے سے بچایا اس لیے وہ انعام کا مستحق تھا۔
۹۱۳۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے عہد میں لوگ غیر آباد زمین پر پتھروں کے نشان لگاتے تھے آپ نے
فرمایا: جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے۔ مالک، عبدالرزاق و ابو عید، مصنف ابن ابی شیبہ و مسند و الطحاوی، بیہقی
۹۱۳۱ محمد بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے کہ بصرہ میں ایک شخص تھا جسے نافع ابو عبداللہ کہا جاتا تھا، وہ حضرت عمر کے پاس آ کر کہنے لگا: بصرہ میں
ایک زمین ہے جو خراجی نہیں اور نہ کسی مسلمان کو نقصان پہنچاتی ہے تو حضرت عمر نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا جو زمین کسی مسلمان (کی زمین) کو
نقصان نہ پہنچاتی ہو اور نہ خراجی ہو تو وہ اس شخص کو جاگیر میں دید و چنانچہ انہوں نے وہ زمین اس شخص کو دے دی۔ ابو عید فی الاموال
۹۱۳۲ عوف بن ابی جلیلہ اعرابی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خط پڑھا ہے جو انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف
لکھا تھا، کہ ابو عبداللہ نے مجھ سے دجلہ کے کنارے ایک زمین کا سوال کیا ہے جس میں اچھی سبزیاں ہوتی ہیں اگر وہ جزیہ کی زمین نہیں اور نہ اس
کی طرف جزیہ کا پانی جاتا ہے تو وہ اسے دے دو۔ ابو عید، بیہقی

نجر زمین تین سال میں آباد کر لے

۹۱۳۳ عمرو بن شعیب سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین پر پتھروں کے نشانوں کو تین سال تک معتبر قرار دیا ہے پھر اگر اس کا
ایک تین سال تک چھوڑے رکھے اور کوئی دوسرے اسے آباد کر لے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ بیہقی فی السنن
۹۱۳۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی کی زمین وہی ہے جس پر دیواروں سے گھیراؤ بنا دیا گیا ہو۔ الشافعی، بیہقی فی السنن
۹۱۳۵ عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد ضحاک بن خلیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک چوڑی نہر سے نالی نکالی جسے وہ (اپنے) زمین
تک پہنچانے کے لیے محمد بن مسلمہ کی زمین سے گزرا نا چاہتے تھے تو محمد نے انکار کر دیا، ضحاک نے حضرت عمر سے گفتگو تو آپ نے محمد بن مسلمہ کو
لایا اور انہیں حکم دیا کہ راستہ دیدیں تو محمد بن مسلمہ نے کہا: نہیں، حضرت عمر نے فرمایا: تو اپنے بھائی کو فائدہ مند چیز سے کیوں روکتا ہے؟ اس میں
ہمارے لیے بھی نفع ہے پہلے اور آخر میں تم اپنی زمین کو سیراب کر لینا جس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں، تو محمد نے کہا: نہیں، تو حضرت عمر نے
فرمایا: اللہ کی قسم وہ ضرور گزرے گا چاہے تمہارے پیٹ پر سے گزرا پڑے، حضرت عمر نے انہیں حکم دیا، کہ وہ پانی گزاریں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔
مالک و الشافعی، عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی

نری سے جب کوئی کام نہ نکلے تو بادشاہ وقت کو سختی کا اختیار ہے۔

۹۱۳۶ عمرو بن عوف مزی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راستہ میں بسنے والے لوگوں نے اجازت چاہی کہ وہ مکہ اور مدینہ کے
درمیان عمارتیں بنانا چاہتے ہیں آپ نے انہیں اجازت دے دی اور فرمایا: مسافر پانی اور سایہ کا زیادہ حقدار ہے۔ ابن سعد
۹۱۳۷ (اسمر بن مضر الطائی) ام جنوب بنت تمیلہ اپنی والدہ سویدہ بنت جابر سے وہ اپنی والدہ عقیلہ بنت اسمر بن مضر سے وہ اپنے والد اسمر
بن مضر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا، آپ سے بیعت کی، آپ نے فرمایا: جو کسی چیز کی طرف کسی مسلمان
سے پہلے پہنچ گیا تو وہ اسی کی ہے، فرماتے ہیں (یہ بات سن کر) لوگ نشان لگانے لگے۔

ابن سعد و البغوی و الباوردی، طبرانی فی الکبیر، ابونعیم، بیہقی، سعید بن منصور، وقال البغوی لا اعلم بهذا الاسناد غیر هذا
۹۱۳۸..... اسلمی، عمرو بن یحییٰ، اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی دیوار میں عبدالرحمن کی ایک نالی تھی عبدالرحمن
نے چاہا کہ اسے دیوار کی جانب سے موڑ لیں جو ان کی زمین کے زیادہ نزدیک ہے تو صاحب دیوار نے انہیں منع کر دیا، عبدالرحمن نے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ سے بات کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کے لیے اسے موڑنے کا فیصلہ دے دیا
۹۱۳۹..... یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص کا کسی زمین میں کنواں تھا وہ گر پڑا، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے

فرمایا: اپنے کنوئیں کے سب سے نزدیک دیکھو وہاں کوئی دیوار بنا لو اور سیراب کرتے رہو یہاں تک کہ تم اپنے کنوئیں کو درست کر لو۔ عبدالرزاق

فصل جاگیروں کے متعلق

۹۱۵۰ (مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، تو انہوں نے فرمایا: مسلول ہوا؟ میں نے کہا وہ میرے پاس ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے خود اپنے ہاتھوں سے اس کے نشان لگائے ہیں حضرت ابو بکر نے زیر کے جاگیر جدا کی تھی، میں ہی لکھا کرتا تھا، حضرت عمر آئے تو حضرت ابو بکر نے دستاویز دی اور اسے بستر کے بیچ میں رکھ دیا، حضرت عمر اندر آئے اور کہا ہے آپ کو کوئی ضرورت ہے؟ تو حضرت ابو بکر نے کہا: ہاں، پھر حضرت ابو بکر نے وہ دستاویز نکالی تو میں نے اسے پورا کر دیا۔ بیہقی فی الشعب ۹۱۵۱ ... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبیدہ سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہما حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! ہمارے قریب ایک شکاری زمین ہے جس میں نگہاس ہوتی ہے اور نہ اور کوئی فائدہ مند۔ آپ جب چاہیں اسے ہمارے نیلے جدا کر دیں؟ شاید ہم اس میں کھیتی باڑی کر کے اس میں فصل لگائیں، چنانچہ حضرت صدیق اکبر۔ زمین انہیں بطور جائیداد دے دی، اور اس کے متعلق ایک تحریر بھی لکھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق گواہ بنا دیا جبکہ وہ اس و لوگوں میں موجود نہ تھے۔

یہ دونوں حضرات حضرت عمر کے پاس چلے گئے تاکہ انہیں گواہ بنائیں، حضرت عمر کو جب اس تحریر کا پتہ چلا تو اس دستاویز کو لے کر اس تھوک کر اسے مٹا دیا، جس سے یہ دونوں ناراض ہو گئے، اور دونوں نے کوئی بری بات کہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس و تمہاری دل جوئی کرتے تھے جب اسلام کی افرادی قوت کمزور تھی اور جب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا ہے تو تم دونوں جاؤ محنت کو کرو اللہ تعالیٰ تم دونوں پر مہربانی نہ کرے اگر تم دونوں رعایت کرو۔

وہ دونوں حضرت صدیق کے پاس آئے، اور غصہ میں لال پیلے ہو رہے تھے، دونوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں یہ معلوم نہیں کہ خلیفہ آپ یا عمر؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ عمر ہی خلیفہ ہے اور اگر چاہتا تو بن جاتا، اتنے میں حضرت عمر بھی غصہ سے بھرے ہوئے آگئے، اور حضرت ابو بکر کے سر پر آکھڑے ہوئے اور کہا: مجھے اس زمین کے بارے میں بتاؤ جو آپ نے ان دونوں آدمیوں کو جاگیر میں دے دی ہے، صرف آپ کی زمین ہے یا تمام مسلمانوں کے درمیان مشترک ہے؟ حضرت ابو بکر نے فرمایا: یہ مسلمانوں کے درمیان مشترک ہے، حضرت عمر نے کہا: تو پھر آپ کو کس بات نے مجبور کیا ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ کر صرف ان دونوں کو مخصوص کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ان لوگوں سے مشورہ لیا تھا جو تمہارے ارد گرد بیٹھے ہیں، تو انہوں نے مجھے اسی کا مشورہ دیا، حضرت عمر نے کہا: کیا صرف ان لوگوں سے مشورہ پر جو میرے ارد گرد بیٹھے ہیں آپ نے تمام مسلمانوں کے مشورے اور رضا کو کافی سمجھا ہے؟ تو حضرت ابو بکر نے فرمایا: میں تمہیں پہلے کہا تھا کہ اس (خلافت) کے معاملہ میں تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو، لیکن تم مجھ پر غالب آ گئے۔

مصف ابن ابی شبیبہ، بخاری فی تاریخہ و یعقوب بن سفیان، بیہقی، ابن عسہ تشریح: یہ ہے ان لوگوں کا حال، جن پر ایک متعصب، ہٹ دھرم، عقل کی اندھی قوم، غصب، خیانت، اقربا پروری اور دوسرے غلط لگاتی ہے۔

۹۱۵۲ ... یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا جب انہوں نے عراق فتح کیا، ابابعد! تمہارا خط ملا ہے جس میں تم نے ذکر کیا ہے کہ لوگوں نے تم سے عیثیتیں اور مال فنی کو تقسیم کرنے کا سوال کیا ہے، سو جب تمہارے پاس میرا پہنچے تو دیکھو لوگوں نے تمہارے پاس لشکر میں جو گھوڑے خچر یا کوئی مال لائے ہیں تو اسے ان مسلمانوں میں تقسیم کر دو جو وہاں حاضر ہیں، اور اور نہریں وہاں کے گورنروں کے لیے چھوڑ دو، اور یہ مسلمانوں کے لیے رشک خوشی میں ہو، کیونکہ اگر تم نے انہیں حاضرین میں تقسیم کر

دوسروں کے لیے کچھ نہ بچے گا۔ ابو عبیدہ و ابن زنجویہ معاً فی الاموال والخراج فی مکارم الاخلاق، بیہقی، ابن عساکر ۹۱۵۳ جریر بن عبد اللہ بن بکلی سے روایت ہے فرماتے ہیں: بخیلہ لوگوں سے آباد تھا، تو حضرت عمرؓ نے سواد کے علاقے ان میں تقسیم کر دیئے جن کا نفع ان لوگوں نے تین سال تک حاصل کیا، پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو آپ نے فرمایا: اگر میں ایسا شخص نہ ہوتا جس سے تقسیم کے بارے پوچھا جاتا تو تمہیں تمہاری تقسیم پر چھوڑے رکھتا، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسے لوگوں کو واپس کر دو، چنانچہ آپ نے ایسے ہی کیا۔

الشافعی و ابو عبیدہ و ابن زنجویہ، بیہقی

۹۱۵۴ حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے پورا عقیق جاگیر میں دے دیا۔ الشافعی، عبد الرزاق، بیہقی

۹۱۵۵ عبد اللہ بن حسن سے روایت ہے حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے مطالبہ کیا تو انہوں نے بیع جاگیر میں دے دیا۔ بیہقی

۹۱۵۶ (عثمان رضی اللہ عنہ) امام شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر اور عمرؓ نے (عموی) جاگیریں نہیں دیں، سب سے پہلے جس نے جاگیریں دیں وہ حضرت عثمان ہیں۔ عبد الرزاق

جاگیر دینا

۹۱۵۷ شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ نے (عموی) جاگیریں نہیں دیں، سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جاگیریں دیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۱۵۸ بلال بن حارث سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سارا عقیق انہیں جاگیر میں دیا تھا۔ طبرانی فی الکبیر

۹۱۵۹ بلال بن حارث بن بلال سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سارا عقیق انہیں جائیداد میں دیا تھا۔ ابو نعیم

۹۱۶۰ ابیہ بن جمال مآربی سائی سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے مارب کے نمک (کی کان) جاگیر میں لینے کا مطالبہ کیا چنانچہ آپ نے وہ انہیں جاگیر میں دیدیا، جب وہ چلے گئے تو (حاضرین) مجلس میں سے ایک شخص نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ آپ نے اسے جاگیر میں کیا دیا ہے؟ آپ نے اسے بہتا چشمہ دیدیا ہے، چنانچہ آپ نے ان سے واپس لے لیا۔ فرماتے ہیں: میں نے آپ سے پیلو کی چراگاہ بنانے کے بارے میں پوچھا؟ آپ نے فرمایا: جسے اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔

الدارمی، ابو داؤد، ترمذی غریب، نسائی ابن ماجہ، ابویعلیٰ، ابن حبان، دارقطنی، حاکم وابن ابی عاصم والباوردی وابن قانع و ابو نعیم۔ سعید بن منصور و رواہ البغوی الی قولہ الماء العد قال رسول اللہ ﷺ فلا اذاً، مبرقہ ۹۱۱۰

۹۱۶۱ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ نمک (کی کان) جاگیر میں لینے کا مطالبہ کیا جسے مارب کے بند کا نمک کہا جاتا ہے آپ نے انہیں عطا کر دیا، پھر اقرع بن عابس خثیمي سے کہا: یا رسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں میں اس نمک (کی کان) میں گیا ہوں وہ ایسی زمین میں ہے، جہاں پانی نہیں، جو اس میں داخل ہوا وہ اسے چپکالیتا ہے وہ بہتے پانی میں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ابیہ بن جمال سے نمک کی جاگیر کا فیصلہ منسوخ کر دیا، تو ابیہ نے کہا: میں اس بنا پر اس معاملہ کو ختم کرتا ہوں کہ آپ اسے میری جان سے صدقہ کر دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے، وہ بہتے پانی کی طرح ہے جو اس میں جائے وہ اسے چپکالیتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک زمین اور (جرف موات) غیر آباد کچھ کنارے کے جھنڈ، اس فتح کے بدلہ عطا کیے۔ الباوردی

۹۱۶۲ زیاد بن ابی ہند الداری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ مکہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم چھ آدمی تھے، نعیم بن اوس، اور ان کے بھائی نعیم، یزید بن قیس، ابو ہند بن عبد اللہ اور ان کے بھائی طیب بن عبد اللہ، جن کا نام رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمن رکھ دیا، فاکہ بن نعمان، ہم سب لوگ مسلمان ہو گئے ہم نے آپ سے شام کی زمین میں سے کچھ زمین کا مطالبہ کیا۔

چنانچہ آپ نے ہمیں زمین عطا کر دی اور چمڑے پر ایک تحریر بھی لکھ دی جس پر حضرت عباس، جہم بن قیس اور شریصل بن حنیہ کی گواہی تھی،

ابوہندہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو ہم آپ کے پاس آئے اور آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ ہمارے لیے وہ تحریر تازہ کر دیں چنانچہ آپ نے تحریر لکھوائی جس کا نسخہ یہ ہے:

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) یہ اس بات کی تحریر ہے جو محمد (ﷺ) نے تمیم داری اور اس کے دوستوں کو عطا کیا ہے پھر اس (سابقہ) تحریر کا ذکر کیا اور حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان گواہ بنے اور انہوں نے لکھا۔

ابونعیم فی المعرفة

۹۱۶۳۔ عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمیل بن رزام کے نام تحریر لکھی: یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے جمیل بن رزام عذری کو رداء دے دیا ہے جس میں دوسرا کوئی حقدار نہیں، اور حضرت علی نے یہ تحریر مرتب فرمائی۔ ابونعیم

۹۱۶۴۔ عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حصین بن فضلہ اسدی کے لیے لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ تحریر حصین بن فضلہ اسدی کے لیے ہے کہ وہ مد اور کثیف اس کی جاگیر ہے اس میں کوئی دوسرا حقدار نہیں، یہ تحریر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مرتب فرمائی۔ ابونعیم

جاگیروں کے ذیل میں

۹۱۶۵۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بلال بن حارث مزی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک لمبی چوڑی اور وسیع زمین کا مطالبہ کرنے آئے جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو بلال سے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے لمبی چوڑی اور وسیع زمین کی جاگیر مانگی تھی اور نبی ﷺ کسی چیز سے منع نہیں فرماتے تھے، جس کا بھی سوال کیا جاتا تھا جتنی زمین تمہارے پاس ہے وہ تمہارے بس سے باہر ہے انہوں نے کہا: جی ہاں، تو حضرت عمر نے کہا: تو دیکھو جس کی تمہیں قدرت ہے اسے اپنے پاس رکھو اور جس کی طاقت نہیں وہ ہمیں دیدوتا کہ ہم مسلمانوں میں تقسیم کر سکیں۔ تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم جو جاگیر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی ہے میں اس میں ایسا نہیں کر سکتا، حضرت عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہیں ضرور ایسا کرنا پڑے گا چنانچہ آپ نے ان سے وہ زمین لے لی جو ان کی دسترس سے باہر تھی اور اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ بیہقی فی الشعب

فصل..... پانی دینے کی باری

۹۱۶۶۔ (مسند ثعلبہ بن ابی مالک عن ابیہ) فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وادی کا جھگڑا حل کرانے گیا جسے وادی مہرور کہا جاتا ہے، وہ وادی ہمارے (علاقہ کے) درمیان تھی اور بعض، بعض پر مخصوص کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا: جب پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے تو اوپر والا نیچے والے کے لیے پانی نہ روکے (بلکہ کھول دے)۔ ابونعیم

۹۱۶۷۔ اسی طرح صفوان بن سلیم ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ نقصان میں پڑو اور نہ نقصان پہنچاؤ، اور رسول اللہ ﷺ نے سیلاب سے سیراب کی جانے والی کھجوروں کے بارے میں فیصلہ کیا ہے یہاں تک کہ اوپر والا سیراب کر لے اور پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے پھر نیچے والے کی طرف پانی کھول دے، اسی طرح کہ پانی دیوار پر سے گزر جائے یا ختم ہو جائے۔ ابونعیم

رکھ مخصوص علاقہ

۹۱۶۸۔ (عمر رضی اللہ عنہ) اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام، جسے ہنی کہا جاتا تھا کو چراگاہ کا گورنر بنایا۔ آپ نے اس سے فرمایا: ہنی! مسلمانوں سے نرمی کا سلوک کرنا، مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ مظلوم کی بددعا قبول کی جاتی ہے اونٹوں اور بکریوں والوں کو داخل کرنا اور ابن عوف اور ابن عفان کے مویشیوں سے بچنا، کیونکہ اگر ان کے مویشی ہلاک ہو گئے، تو وہ دونوں کھجوروں اور فصلوں کا رخ کریں گے، اور اگر اونٹوں اور بکریوں والوں کے مویشی ہلاک ہو گئے تو وہ میرے پاس اپنے بیٹوں کو لے کر پہنچ جائیں گے اور کہیں

گئے: امیر المؤمنین! کیا میں انہیں چھوڑنے والا ہوں، تیرا باپ نہ ہو؟ میرے لیے سونے چاندی کی نسبت گھاس آسان ہے، اور اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ سمجھیں گے کہ میں نے ان پر ظلم کیا ہے، یہ تو انہیں کے علاقے ہیں جن پر جاہلیت میں انہوں نے قتال کیا اور انہی پر اسلام لائے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ مال نہ ہوتا جسے میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں صرف کرتا ہوں تو میں لوگوں کے شہروں میں ایک بالشت بھی زمین نہ رکھتا۔ مالک، ابو عبیدہ بن الاموال، مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، بیہقی

۹۱۶۹ محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ میرے دادا حضرت عثمان بن مظعون کے غلام تھے، وہ عثمان کی زمین کے نگران تھے، اس زمین میں سبزی اور ترکاری تھی فرماتے ہیں: کبھی کبھار حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت آتے اور میں انہیں سبزیاں اور ترکاریاں کھلاتا، ایک دن آپ نے مجھے کہا: میں نے تمہیں یہاں سے باہر جاتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہاں کا نگران بنادیا، سو جس شخص کو دیکھو کہ وہ درخت کاٹ رہا ہے تو اس کی کھانڈی اور رسی لے لو، میں نے کہا: اس کا تو شہ بھی لو؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ بیہقی

۹۱۷۰ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، کہا: امیر المؤمنین! ہم اپنے شہروں پر جاہلیت میں لڑے اور انہیں پر اسلام لائے، تو پھر آپ کسی وجہ سے انہیں ہم سے روکتے ہیں؟ حضرت عمر نے سر جھکا لیا اور لمبے لمبے سانس لے کر اپنی مونچھوں کو بل دینے لگے، آپ کی عادت تھی جب پریشان ہوتے یا کوئی اہم کام پیش آتا تو اپنی مونچھوں کو بل دیتے اور لمبے لمبے سانس لیتے تھے، اعرابی نے جب یہ حالت دیکھی تو اس بات سے رجوع کرنے لگا، حضرت عمر نے فرمایا: مال اللہ تعالیٰ کا اور بندے بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں، اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ کی راہ کا خرچ نہ ہوتا تو میں زمین کی ایک بالشت بھی محفوظ اور ممنوع نہ رکھتا۔

بنجر زمینوں کو آباد کرنے کے ذیل میں

سبیل سیکٹہ حیدرآباد سندھ پاکستان

۹۱۷۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باہر جاؤ اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف اعلان کرو نہ اس کے رسول کی طرف سے: اللہ تعالیٰ میری کے درختوں کو کاٹنے والے پر لعنت کرے۔

طبرانی فی الاوسط، الحلیۃ حاکم فی غرائب الشیوخ، بیہقی وفیہ ابراہیم بن یزید المکی مترک، مبرقہ: ۹۰۶۸
۹۱۷۲ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنواں کھود کر نقصان نہ پہنچاؤ، فرماتے ہیں، اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی کسی کے کنوئیں کے قریب کنواں کھودے تاکہ اس کا پانی ختم ہو جائے۔ عبد الرزاق

کتاب الاجارہ..... از قسم اقوال

فصل..... اجارہ کے احکام

۹۱۷۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص بھی کرائے پر کوئی (جانور) دے پھر اس کا مالک ذوالحلیفہ سے آگے گزر گیا تو اس کا کرایہ واجب ہے جبکہ اس پر رمضان نہیں۔ بیہقی فی الشعب

۹۱۷۴ بکیر بن عبد اللہ بن الانثیج سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ریگروں کو جنہوں نے اپنے آپ کو اپنے کاموں کے لیے مقرر کیا ہے جو چیز ان کے ہاتھوں میں ضائع ہو جائے اس کا ضامن بنایا۔ عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۹۱۷۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر مال والا اس سے یہ شرط طے کرے کہ وہ بطن وادی میں نہیں اترے گا پھر وہ وہاں اتر اور ہلاک ہو گیا تو وہ ضامن ہے۔ عبد الرزاق

فصل..... ناجائز اجارہ

۹۱۷۶

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ ایک دیوار کے پاس سے گزرے وہ آپ کو اچھی لگی، فرمایا: یہ کس کی ہے؟ میں نے عرض کیا: میری ہے آپ نے فرمایا: تم نے یہ کیسے حاصل کی؟ میں نے کہا: میں نے اسے اجرت پر دیا ہے آپ نے فرمایا: کسی چیز کے بدلہ اسے اجرت پر نہ دو۔ طبرانی فی الکبیر

۹۱۷۷

محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب وہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: میں اس غزوہ میں تھا جس میں رسول اللہ ﷺ نے (حضرت) عمرو بن العاص کو ذات السلاسل کی طرف روانہ فرمایا تھا، فرماتے ہیں میں ابو بکر اور عمر کے ساتھ تھا، میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ذبح شدہ چند اونٹ تھے جنہیں انہوں جمع کر رکھا تھا (لیکن) وہ انہیں کاٹ نہ سک رہے تھے، جبکہ میں ماہر اور اونٹوں والا شخص تھا، میں نے کہا: کیا تم مجھے ان میں دس حصے دو گے اگر میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دوں، انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، میں نے دو چھریاں لیں، میں نے اپنی جگہ ان کے ٹڑے کیے اور ایک ٹکڑا اپنے دوستوں کے پاس لے گیا، اور اسے پکا کر کھایا، مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر نے کہا: عوف تم نے یہ گوشت کہاں سے حاصل کیا ہے؟ تو میں نے اس کا سارا واقعہ انہیں بتایا۔

ان حضرات نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم تم نے ہمیں یہ گوشت کھلا کر اچھانہ کیا، پھر دونوں اٹھے اور جو کچھ ان کے پیٹ میں تھا اس کے قے کرنے لگے، بعد میں جب لوگ اس سفر سے واپس ہوئے تو میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، میں جب آیا تو آپ اپنے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ نے فرمایا: کیا عوف بن مالک ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ نے فرمایا: کیا اونٹوں والے ہو؟ اس سے زیادہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ نہ کہا، علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں: یہ منقطع روایت ہے کیونکہ یزید بن ابی حبیب نے حضرت عوف کو نہیں دیکھا۔

اجارہ کے ذیل میں

۹۱۷۸

وضین بن عطاء سے روایت ہے کہ بدینہ میں تین شخص تھے جو بچوں کو کام پر لگاتے تھے، حضرت عمران میں سے ہر ایک کو ہر ماہ پندرہ درہم دیا کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی فی السنن

۹۱۷۹

(علی رضی اللہ عنہ) جعفر بن محمد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کی حفاظت کے لیے، درزیوں، رنگریزوں اور ان جیسے لوگوں کو ضامن قرار دیتے تھے اور فرماتے: لوگوں کے لیے اس کے علاوہ اصلاح کی کوئی صورت نہیں۔ عبد الرزاق، بیہقی فی السنن

ایلاء..... بیوی کے پاس چار ماہ تک نہ جانے کی قسم کھانا

از قسم افعال

۹۱۸۰

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غلام کا ایلاء دو ماہ ہے۔ عبد الرزاق

۹۱۸۱

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایلاء کرنے والے کو اگر چار ماہ ہو جائیں تو یہ ایک طلاق ہے وہ عورت کو اس کی عدت کے دوران واپس لوٹانے کی قدرت رکھتا ہے۔ دارقطنی، بیہقی فی السنن

۹۱۸۲

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایلاء کرنے والے کو جب چار ماہ ہو جائیں تو جب تک وہ وقوف کرے اس پر کچھ واجب نہیں، پھر یا طلاق دے یا عورت کو روکے رکھے۔ ابن جریر

۹۱۸۳

(عثمان رضی اللہ عنہ) طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایلاء کرنے والے کو موقع دے دیتے تھے۔ دارقطنی، بیہقی فی الشعب

۹۱۸۴..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: چار ماہ گزرنے پر ایلاء کرنے والے کو موقع دینا چاہیے چاہے تو وہ رجوع کرے اور چاہے تو طلاق دے دے۔ عبدالرزاق

۹۱۸۵..... عطاء خراسانی سے روایت ہے فرمایا: میں سعید بن المسیب سے ایلاء کے بارے میں پوچھ رہا تھا تو ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے میری بات سن لی، تو انہوں نے کہا: کیا میں آپ کو حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کا قول نہ بتاؤں؟ وہ فرمایا کرتے تھے: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق ہے تو عورت اس کی زیادہ حقدار ہے کہ وہ مطلقہ کی عدت گزارے۔ عبدالرزاق، بیہقی فی السنن

۹۱۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایلاء کرنے والے کے بارے میں ارشاد منقول ہے فرمایا: اسے موقع دیا جائے یہاں تک کہ وہ رجوع کر لے یا طلاق دے دے۔ عبدالرزاق، دارقطنی، وصححه، عبدالرزاق

۹۱۸۷..... معمر، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی، عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق ہے وہ (عورت) اپنے بارے زیادہ حقدار ہے، قتادہ فرماتے ہیں، کہ حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ مطلقہ کی عدت گزارے گی۔

۹۱۸۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے: جب اپنی بیوی سے ایلاء کرے اسے طلاق نہیں پڑتی، اور اگر چار ماہ گزر جائیں، تو اسے موقع دیا جائے گا تو وہ طلاق دے یا رجوع کر لے۔ مالک والشافعی وعبد بن حمید وابن جریر، بیہقی

۹۱۸۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایلاء کی دو قسمیں ہیں، غصہ میں اور رضامندی میں، تو غصہ کے ایلاء کے جب چار ماہ گزر جائیں، تو وہ عورت طلاق بائن سے جدا ہو جائے گی، اور رضامندی کے ایلاء میں اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ عبد بن حمید

۹۱۹۰..... سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا: میں نے اپنی بیوی کے پاس دو سال تک نہ جانے کی قسم کھائی ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: میری رائے میں تم نے ایلاء کیا ہے اس نے کہا: میں نے اس لیے قسم کھائی تاکہ وہ میرے بچہ کو دودھ پلائے آپ نے فرمایا: تب یہ ایلاء نہیں۔ عبدالرزاق وعبد بن حمید

۹۱۹۱..... ابو عتیہ اسدی سے روایت ہے کہ ان کا بھائی فوت ہو گیا، ان کا ایک دودھ پیتا بچہ رہ گیا، ابو عتیہ نے اپنی بیوی سے کہا: اسے دودھ پلاؤ، تو ان کی بیوی نے کہا: مجھے خدشہ ہے کہ دوران حمل اسے نقصان ہوگا، تو انہوں نے قسم کھالی کہ دودھ چھڑانے تک وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں گئے، فرماتے ہیں اس بات کا تذکرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے ایلاء تو غصہ میں ہوتا ہے۔ الشافعی، بیہقی فی السنن

۹۱۹۲..... عطیہ بن عمر سے روایت ہے کہ میری والدہ ایک بچہ کو دودھ پلاتی تھیں میرے والد نے قسم کھالی کہ وہ اس بچہ کے دودھ چھڑانے تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائیں گے، جب چار ماہ گزر گئے تو کسی نے ان سے کہا: کہ تمہاری بیوی کو تو طلاق بائن پڑ چکی ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ کو ساری بات بتائی، حضرت علی نے فرمایا: اگر تم نے نقصان سے بچنے کے لیے قسم کھائی ہے تو وہ تمہاری بیوی ہے ورنہ وہ تم سے جدا ہوگئی۔ بیہقی فی السنن

۹۱۹۳..... قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایلاء کو کچھ شمار نہیں کرتے تھے، اور اگر چار ماہ گزر جائیں تو (رجوع یا طلاق) کا موقع دیتے تھے۔ بیہقی، ابو داؤد طیالسی، نسائی، وفی المنتخب، دارقطنی، ترمذی

الحمد للہ آج شب ۸ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ بروز جمعرات کنز العمال جلد ۳ کا اردو ترجمہ مکمل ہوا، جہاں کہیں، کوئی علمی یا شرعی فروگزاشت دیکھیں تو مطلع فرمائیں۔

فقط..... عامر شہزاد علوی

فاضل دارالعلوم کراچی

مختص و مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ چہارم

مترجم

مولانا محمد سلیمان اکبر

فاضل جامعہ احسن العلوم

(گلشن اقبال، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف باء

اس میں ایک کتاب ہے۔

کتاب البیوع

اس میں چار ابواب ہیں۔

پہلا باب..... کمائی کے بیان میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل..... حلال کمائی کے بیان میں

۹۱۹۴..... فرمایا حلال کمائی سب سے افضل کاموں میں سے ہے۔ ابن ال عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۹۱۹۵ فرمایا سب سے افضل کمائی وہ خرید و فروخت ہے جو جھوٹ اور خیانت سے خالی ہو اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا بھی افضل ہے۔

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بن نیار رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی بجائے لوگوں کا محتاج بننے سے خود محنت سے حلال مال کمانا افضل ہے۔ (مترجم)

۹۱۹۶..... فرمایا ”سب سے پاک کمائی وہ ہے جو انسان نے خود محنت کر کے حاصل کی ہو اور ہر وہ خرید و فروخت جو جھوٹ اور خیانت سے خالی ہو“۔

مسند احمد، طبرانی، حاکم بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۹۱۹۷ فرمایا ”آخری زمانے میں میری امت میں حلال درہم اور با اعتماد بھائی کم ہوں گے“۔

کامل ابن عدی اور ابن عساکر بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، الضعیفہ ۱۲۱

فائدہ:..... یعنی امت مسلمہ پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ جب حلال مال کم ہوگا اور با اعتماد لوگ بھی کم ہوں گے یعنی حرام کے ساتھ ساتھ جھوٹ اور دھوکے بازی بھی زیادہ ہو جائے گی۔ مترجم

۹۱۹۸..... فرمایا ”تمام انبیاء رسولوں کو حکم دیا گیا کہ صرف پاک مال ہی کھائیں اور صرف نیک عمل ہی کریں۔“

مسند حاکم بروایت ام عبد اللہ بن اخت شدا د بن اوس رضی اللہ عنہ

۹۱۹۹ فرمایا ”اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندے سے محبت رکھتے ہیں جس نے کوئی (حلال) پیشہ اختیار کر رکھا ہو۔“

حاکم، طبرانی، بیہقی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، ضعیف الاسرار المرفوعة ۹۰، الاتفاق ۳۸۵ التذکرۃ ۱۳۳

۹۲۰۰ فرمایا ”کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے بندے کو حلال کی تلاش و طلب میں تھکا ہوا دیکھیں۔“

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۲۰۱ فرمایا ”حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پاکدامنی اور حلال رزق کے لئے آٹھ یا دس سال مزدوری کی۔“

ابن ماحہ بروایت عتبہ بن ندر رضی اللہ عنہ

فائدہ: یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے مدین پہنچے تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی سے مذکورہ شرائط پر آپ علیہ السلام کا نکاح کر دیا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔ (مترجم)

۹۲۰۲ فرمایا ”کوئی بھی شخص جس نے حلال مال کمایا، خود کھایا اور پہنا اور اپنے علاوہ اور لوگوں کو بھی کھلایا اور پہنایا تو یہ اس کے لئے زکوٰۃ (صدقہ) ہوگا، اور اگر کوئی مسلمان شخص ایسا ہو جس کے پاس صدقہ کے لئے کچھ نہ ہو تو اسے اپنے دل میں مندرجہ ذیل کلمات بھی کہنے چاہئیں جو اس کے لئے صدقہ ہوں گے۔“

اللہم صلی علی محمد عبدک ورسولک وصل علی المؤمنین والمومنات والمسلمین والمسلمات

ترجمہ: اے اللہ! آپ رحمت نازل فرمائیے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اور تمام مومنین اور مومنات اور تمام مسلمین اور مسلمات پر۔

مسند ابن یعلیٰ صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، ذکر فی ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۶۱

۹۲۰۳ فرمایا ”کہ رزق حلال کو طلب کرنا فرض ہے۔“ طبرانی، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ضعیف تذکرۃ الموضوعات ۱۳۳، الجامع المصنف ۳۶۸ الفوائد المجموعۃ ۴۱۹

فائدہ: یعنی مال، ہورزق بنویا پیشہ خواہ کچھ بھی ہو حلال ہو اس کی طلب اسلام کے بنیادی فرائض کے بعد اہم ترین فریضہ ہے۔ (مترجم)

۹۲۰۴ فرمایا ”حلال طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔“ مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۰۵ فرمایا ”حلال کی طلب بھی جہاد ہے۔“ قضاعی بروایت حضرت ابن عباس اور ابو نعیم فی الحلیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ فائدہ: یعنی جس طرح جہاد میں سخت محنت مشقت کرنا باعث فضیلت ہے اسی طرح حلال رزق کی طلب میں بھی محنت مشقت کرنا جہاد ہی کی طرح ہے باعث اجر و ثواب ہے۔ (مترجم)

۹۲۰۶ فرمایا ”جب تم میں سے کوئی رزق تلاش کرے تو اسے چاہیے کہ حلال رزق تلاش کرے۔“

کامل ابن عدی بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۹۲۰۷ فرمایا ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر رحم فرمائیں جو پاک مال کماتا ہے، میانہ روی سے خرچ کرتا ہے اور تنگ دستی اور ضرورت کے دن کیلئے کچھ بچا رکھتا ہے۔“

فائدہ: یعنی اس حدیث میں دعا ہے اس شخص کے لئے جس میں مذکورہ صفات پائی جاتی ہوں اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ سب کچھ دے دلا کر تہی دست ہو کر نہیں بیٹھے رہنا چاہیے بلکہ اپنے لئے کچھ بچا رکھنا بھی اچھی بات ہے باقی اولیاء اللہ اور متوکلین کی شان الگ ہے۔ (مترجم)

ابن نجار بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۲۰۸ فرمایا ”عافیت کے دس اجزاء ہیں نو کا تعلق ذرائع آمد و صرف سے ہے اور ایک کا باقی تمام معاملات سے۔“

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: یعنی عافیت اور بھلائی کے دس حصے ہیں جن میں سے نو کا تعلق رزق حلال اور اس کے ذرائع کو تلاش کرنے اور ان کو اختیار کے ساتھ ہے اور آخری دسویں کا تعلق باقی شعبہ ہائے زندگی سے۔ (مترجم)

۹۲۰۹ فرمایا ”بال بچوں کو حلال کھلانے کے لئے جھگڑا کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس جہاد سے زیادہ افضل ہے جو امام عادل کی ماتحتی میں سال بھر جاری رہے، گردنیں کٹتی رہیں اور خون بہتا رہے“۔ ابن عساکر بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... یعنی اس حیثیت میں اس شخص کی فضیلت ہے جو اپنے اور اپنے گھر یا بال بچوں کے لئے حلال آمدنی کے حصول میں جھگڑا کرے۔ (مترجم)
 ۹۲۱۰ فرمایا ”اگر کوئی اپنے چھوٹے بچوں کے لئے کمانے نکلا وہ پھر اللہ کے راستے پر ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بوڑھے والدین کی کفالت کی نیت سے کمانے نکلا تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی شخص اپنی ذات کے لئے کمانے نکلا تا کہ محتاجی سے بچے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی شخص دکھاوے اور خرے کی نیت سے رزق تلاش کرنے نکلا تو وہ شیطان کے راستے میں ہے“۔

طبرانی بروایت حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ

۹۲۱۱ فرمایا کہ ”جبریل علیہ السلام امین جب بھی میرے پاس تشریف لائے تو یہ دودعا میں مانگنے کا کہا۔

اللهم ارض قنی طیباً

اے اللہ مجھے پاک رزق دیجئے۔

واستعملنی صالحاً

اور مجھ سے نیک عمل کروا لیجئے۔ حکیم عن حنظلۃ رضی اللہ عنہ

حلال کمائی سے نہیں شرمانا چاہئے

۹۲۱۲ فرمایا ”کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو حلال کمانے میں حیا سے کام لے مگر اللہ تعالیٰ اس کو حرام میں مبتلا کر دیں گے۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی بھی ایسا کام جو حلال آمدنی کا ذریعہ ہو، اس کے اختیار کرنے سے عار نہیں محسوس کرنی چاہیے بلکہ حلال آمدنی کا ذریعہ اختیار کر لینا چاہیے اور اس معاملے میں شرم و حیا اور جھجک سے احتراز کرنا چاہیے، ورنہ اللہ تعالیٰ حرام میں مبتلا کر دیں گے جیسا کہ معلوم ہوا۔ (مترجم)

۹۲۱۳ فرمایا کہ ”جس نے پاک (حلال) مال کھایا، اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی تکلیفوں سے محفوظ رہے تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا۔“

ترمذی اور مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۹۲۱۴ فرمایا کہ ”شام کے وقت اگر کسی شخص کا یہ حال ہوا اپنے ہاتھ سے کام کر کے تھک چکا ہو تو اسی شام اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی اگر دن بھر حلال کے لئے محنت کرتے کرتے تھک گیا ہو تو شام ہوتے ہوتے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (مترجم)

۹۲۱۵ فرمایا کہ ”جو شخص رزق حلال کی تلاش میں تھک گیا اور اسی حال میں رات گزاری تو اسی رات اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ذکرہ الالبانی فی ضعیفہ الجامع ۹۸ ۵۴

۱۵۱۶ فرمایا کہ ”وہ تاجر جو مسلمان ہو، امانت دار ہو، سچا ہو، تو قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۲۱۷ فرمایا کہ ”وہ تاجر جو سچا ہو اور امانت دار ہو، وہ انبیاء کرام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

ترمذی، مستدرک حاکم ابن عمر رضی اللہ عنہ، اصہبانی فی التریغیب اور دیلمی فی ہند الفردوس بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۱۸ فرمایا کہ ”سچا تاجر قیامت کے دن عرش کے سائے تلے ہوگا۔

۹۲۱۹۔ فرمایا کہ ”سچے تاجر کو جنت کے دروازوں میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔“

ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، ضعیف کشف الخفاء ۹۴۱ فائدہ:..... ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ ایک مسلمان تاجر میں یہ خوبیاں ہونی ضروری ہیں کہ وہ سچا ہو، امانت دار ہو، دیانت دار ہو، یعنی خرید و فروخت کے دوران جھوٹ نہ بولے دھوکے بازی سے کام نہ لے کم نہ تولے اور ان تمام برائیوں سے بچے جو عموماً تاجروں میں پائی جاتی ہیں تو یقیناً وہ ان تمام انعامات کا مستحق ہوگا جن کا ذکر مذکورہ احادیث میں ہوا۔

اور ان احادیث کا آپس میں تعارض بھی نہ سمجھا جائے کیونکہ پہلی ہی روایت میں ایسے تاجر کا شہداء کے ساتھ ہونا معلوم ہو گیا، اور دوسری سے شہداء کا انبیاء اور صدیقین کے ساتھ ہونا بھی معلوم ہو گیا اور یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ اگر انبیاء عرش کے سائے میں نہ ہوں گے تو اور کون ہوگا؟ اور شہداء اور صدیقین کا انبیاء کے ساتھ ہونا بھی معلوم ہو گیا اسی طرح انبیاء کے جنت میں داخل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی تو ان کو بھی نہ ہوگی کیونکہ یہ ان کے ساتھ ہوں گے جیسا کہ معلوم ہوا۔ (مترجم)

۹۲۲۰ فرمایا کہ ”سب سے پاکیزہ عمل اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کمانا ہے۔“ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

داؤد علیہ السلام کا ہاتھ سے کمانا کرنا

۹۲۲۱۔ فرمایا کہ ”سب سے افضل عمل حلال کمانی ہے۔“ ابن لال بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۹۲۲۳ فرمایا کہ ”کسی شخص نے آج تک کبھی بھی اپنے ہاتھ کی کمانی سے بہتر کھانا نہ کھایا ہوگا اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنی محنت کی کمانی کھاتے تھے۔ مسند احمد، بخاری

فائدہ:..... ان روایات سے معلوم ہوا کہ حلال ذریعہ آمدنی اختیار کرنا اور پھر خوب محنت کر کے کمانا اتنا افضل اور پاکیزہ عمل ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی اس سے پیچھے نہیں رہے مثلاً حضرت داؤد علیہ السلام جو اپنے ہاتھ سے زرہ بکتر بنایا کرتے تھے اور بیچا کرتے تھے کیونکہ ان کے ہاتھ میں لوہا نرم کر دیا گیا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ ”والنار لہ الحدید“ (الایہ) کہ ہم نے ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔

اسی طرح خود جناب نبی کریم ﷺ بھی ابتدائے زمانے میں چند قیراط پر بکریاں چرایا کرتے تھے اور اس کے بعد آپ ﷺ نے تجارت بھی کی جیسا کہ معلوم ہے، تو جب انبیاء کرام اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے تو ہمیں بھی محنت سے جی نہیں چرانا چاہیے۔ (مترجم)

۹۲۲۴۔ فرمایا کہ ”سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمانی ہے اور اس کا لڑکا بھی اس کی کمانی ہے۔“

ابو داؤد اور مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۹۲۲۵۔ فرمایا کہ ”بہترین چیز جو تم کھاتے ہو وہ تمہاری اپنی کمانی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمانی ہے۔“

بخاری فی التاریخ: ترمذی: نسائی اور ابن ماجہ ۹۲۲۶ فرمایا کہ ”آدمی کی سب سے افضل کمانی اس کی اولاد اور ہر وہ خرید و فروخت ہے جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو۔“

مسند احمد، طبرانی بروایت ابی بردہ بن نيار رضی اللہ عنہ فائدہ:..... ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح حلال آمدنی ایک نعمت ہے اسی طرح اولاد بھی ایک نعمت ہے اور جس طرح حلال طریقے سے حاصل کی ہوئی آمدنی کو انسان غیر ذمہ داری سے ضائع نہیں کرتا اس طرح اولاد سلسلے میں بھی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ رزق حلال کے لئے جو محنت مشقت برداشت کی تھی وہ ان اعمال میں سنبھل جوقبر میں کام آتے ہیں اور اپنی اولاد اگر چہ قبر میں ساتھ تو نہیں جاتی مگر ایسے کام کرتی رہتی ہے جس سے والدین کو قبر میں فائدہ ہوتا ہے۔ (مترجم)

۹۲۲۷ فرمایا کہ ”رزق حلال کو طلب کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے اللہ کی رضا کی خاطر بہادروں کا مقابلہ کرنا اور جو شخص رزق حلال کی تلاش میں

تھک کر سو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے ہیں۔“

سنن سعید بن منصور اور بیہقی فی شعب الایمان بروایت ابن سکین، ذکرہ الالبانی فی ضعیف الجامع ۳۶۲۱
 ۹۲۲۸ فرمایا کہ ”بندہ جو کھانا کھاتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند وہ کھانا ہے جو محنت کر کے حاصل کیا ہو“ اور جس نے رزق حلال کی طلب میں تھک کر رات گزاری تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔“

ابن عساکر بروایت حضرت مقدم بن معد یکر ب رضی اللہ عنہ، ذکرہ الالبانی فی ضعیف الجامع ۵۰۱۳
 ۹۲۲۹ فرمایا کہ ”انسان جو کھاتا ہے اس میں سب سے پاک مال وہ ہے جو وہ خود محنت کر کے کھاتا ہے اور آدمی جو اپنے آپ پر، اپنے گھر والوں پر اپنی اولاد پر اور اپنے خادموں پر جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ ابن ماجہ بروایت حضرت مقدم رضی اللہ عنہ
 فائدہ: ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صرف حلال کمائی سے ہی نہیں بلکہ حلال اور جائز ضروریات اور مصارف میں خرچ کرنا بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب اپنی ضروریات میں مال خرچ کرنا بھی باعث اجر و ثواب ہو سکتا ہے تو غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مال کو لبو و لعب میں نہیں خرچ کرنا چاہئے۔ (مترجم)

۹۲۳۰ فرمایا کہ ”جس شخص نے اتنے کم رزق پر صبر کیا جو زندہ رہنے کے لئے بمشکل دستیاب کافی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں وہ مقام عطا فرمائیں گے جو وہ خود چاہے گا۔ ابو الشیخ بروایت حضرت برآء رضی اللہ عنہ
 اس کی سند حسن ہے۔“

حلال روزی کما نافرہ ہے

۹۲۳۱ فرمایا کہ ”رزق حلال کی تلاش کرنا نافرأض کے بعد اہم فرض ہے۔“ بخاری، مسلم طبرانی وضعفہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۳۲ فرمایا کہ ”بے شک سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمائی ہے اور اس کا لڑکا (اولاد) بھی اس کی کمائی ہے۔“

مصنف ابن ابی شیبہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹۲۳۳ فرمایا کہ ”بے شک سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمائی ہے اور اس کا لڑکا (اولاد) بھی اس کی کمائی ہے۔“

مصنف عبدالرزاق مسند احمد، متفق علیہ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹۲۳۴ فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی کفالت کے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے بال بچوں کی کفالت کے لئے کمانے کے لئے نکلتا ہے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے۔“ متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۳۵ فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص اپنے بوڑھے والدین کی کفالت کے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے، اور اگر اپنے بال بچوں کی کفالت کے لئے کمانے کے لئے نکلتا ہے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے۔“ متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۳۶ فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص اس نیت سے کمانے نکلے کہ اپنے والدین کی کفالت کرے یا یہ کہ ان کو لوگوں کی محتاجی سے بچائے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی اس لئے کمانے کہ خود کو لوگوں کی محتاجی سے بچائے اور اپنا گزر خود کرے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی شخص اس نیت سے کمانے کہ اس کے مال میں اضافہ ہو تو وہ شیطان کے راستے میں ہے۔ طبرانی فی المعجم الاوسط بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
 فائدہ: مذکورہ تینوں احادیث کا مضمون واضح ہے کیونکہ کوئی بھی شخص جب کمانے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو عموماً یہی وجوہات پیش نظر ہوتی ہیں، یعنی والدین کی خدمات کفالت، اور ان کو در در کی محتاجی سے بچانا، کہیں بال بچوں کو روٹی، کپڑا، مکان کی فراہمی کا ارادہ، کہیں اپنا

گزر اوقات اور کہیں مال میں اضافے کی لالچ و خواہش اور پھر کہیں یہ تمام صورتیں موجود ہوتی ہیں کہیں بعض اور کہیں ان میں سے ایک لہذا اول الذکر تمام صورتوں میں تو اجر و ثواب یقینی ہے اور آخر الذکر میں گناہ یقینی ہے لیکن اگر یہ گناہ والی صورت بھی ثواب والی صورتوں کے ساتھ مل گئی تو نیت کا اعتبار ہوگا یعنی اگر اصل نیت تو مال میں اضافہ ہو اور ضمنی طور پر ساتھ یہ بھی ہو کہ جو اس میں سے کچھ والدین اور بال بچوں کو بھی دے دیا گیا کروں گا تو یہ شخص گنہگار ہوگا لیکن اگر اصل نیت والدین اور بال بچوں وغیرہ کی کفالت کی ہو اور ساتھ یہ خیال بھی ہو کہ جو بچا رہے گا اس کو جمع کرتا رہوں گا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت واسعہ سے امید ہے کہ اس میں مواخذہ نہ فرمائیں گے بلکہ اجر و ثواب عطا فرمائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب، مترجم ۹۲۳۸۔

فرمایا کہ ”تمام انبیاء و رسولوں کو حکم دیا گیا کہ صرف پاک مال ہی کھائیں اور صرف نیک عمل ہی کریں۔“

طبرانی مستدرک حاکم بروایت حضرت ام عبد اللہ بنت سخت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

۹۲۳۹۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندے سے محبت رکھتے ہیں جس نے کوئی حلال پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔“

طبرانی، کامل ابن عدی وابن نحرار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۲۴۰۔ فرمایا کہ ”سب سے پہلے (مرنے کے بعد) آدمی کا پیٹ بدبودار ہوتا ہے لہذا تم میں سے کوئی بھی پیٹ میں پاک چیز کے علاوہ اور کچھ نہ ڈالے۔“

سمویہ بروایت حضرت حندب جلی رضی اللہ عنہ

۹۲۴۱۔ فرمایا کہ ”اگر تم میں سے کسی میں اتنی طاقت ہو کہ اپنے پیٹ میں پاک چیز کے علاوہ داخل نہ کرے تو اسے چاہیے کہ ایسا ہی کرے، بے شک

(مرنے کے بعد) سب سے پہلے انسان کا پیٹ بدبودار ہوتا ہے اور اگر تم میں سے کسی میں اتنی طاقت ہو کہ وہ حرام سے بچے خواہ وہ بہت ہی کم

مقدار میں بہایا گیا ہے خون ناحق ہی کیوں نہ ہو۔ تو اس کو چھٹا چاہیے ورنہ وہ جس دروازے سے جنت میں داخل ہونا چاہے گا یہ خون ناحق اس کے

راستے میں حائل ہو جائے گا۔“ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت حندب رضی اللہ عنہ

فائدہ: اس روایت میں جتہ کا لفظ آیا ہے جو اس ذرا سے خون کو کہتے ہیں جو چھٹے لگواتے ہوئے نکل آتا ہے بتانے کا مقصد یہ ہے کہ حرام

کاری اور حرام کمائی سے بچو خواہ وہ خون ناحق میں معمولی شرکت کی صورت ہی میں کیوں نہ ہو۔

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ حرام کاری سے مراد صرف عریانی فحاشی، زنا، و شراب و کباب وغیرہ نہیں ہے جیسا کہ آجکل ہمارے

معاشرے میں مشہور ہو چکا ہے بلکہ حرام کاری سے مراد ہر وہ کام ہے جس سے شریعت اسلامیہ نے بچنے کا حکم دیا ہو۔ (مترجم)

ہر نبی نے بکریاں چرائیں

۹۲۴۲۔ فرمایا کہ ”کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔“ ہناد عن عبد بن عمیر موسلاً

۹۲۴۳۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ نے بھی

رسول اللہ؟ فرمایا ہاں میں اہل مکہ کی بکریاں چند قیراط کے بدلے میں چرایا کرتا تھا۔“ بخاری ابن ماجہ، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ان روایات میں اس مضمون کی تائید ہے جو نمبر ۹۲۱۹ میں گزری وہیں ملاحظہ فرمایا جائے۔

۹۲۴۴۔ فرمایا کہ ”میں تمہیں تاجروں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تو آفاق کی ٹھنڈک اور زمین پر اللہ تعالیٰ کے امین ہیں۔“

۹۲۴۵۔ فرمایا کہ ”جنت میں سب سے پہلے سچا تاجر داخل ہوگا۔“ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت ابو ذر غفاری اور ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۲۴۶۔ فرمایا کہ ”سچ بولنے والا قیامت کے روز شہداء کی طرح ہوگا۔“ ابن النجار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۴۷۔ فرمایا کہ ”جس نے اس نیت سے دنیا کی کمائی کی کہ حلال مال حاصل کرے لوگوں کی محتاجی سے بچے، گھر والوں کی ضروریات بخیر و خوبی

پوری کرے اور پڑوسی کے ساتھ مہربانی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس طرح اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی

مانند چمکتا ہوگا۔ اور جس نے اس نیت سے دنیا کمائی کہ حلال مال کمادیں لیکن اس نیت سے کہ میرے مال میں اضافہ ہو اور میں فخر کروں تو وہ اللہ

تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۹۲۲۸ فرمایا کہ ”جس نے حلال ذرائع آمدنی سے کوئی ذریعہ اختیار کرنا چاہا، اس نیت سے کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے سے بچے اور اس کے بال بچوں کا بوجھ بھی اس پر ہو، وہ قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کے ساتھ اس طرح آئے گا پھر شہادت کی انگلی اور بیچ والی بڑی انگلی کو ملا کر دکھایا۔“

خطیب والدیلمی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فائدہ: مذکورہ روایات میں سچے تاجر کی فضیلت تو ہے ہی لیکن یہ بھی بتا دیا کہ مزید انعامات کیا ہوں گے؟ یعنی دنیاوی فضائل کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہوگا کہ میدان حشر میں ایسے تاجر کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمک رہا ہوگا اور پھر ہوگا بھی وہ انبیاء اور صدیقین کے ساتھ اور صرف ساتھ ہی نہیں بلکہ اتنا قریب جتنی ہاتھ کی انگلیاں۔ (مترجم)

۹۲۳۹ فرمایا کہ ”جو شخص رزق کا متلاشی نہیں اس پر کوئی حرج نہیں کہ خوب دعائیں نہ کرے۔ مسند فردوس، عن عائشہ رضی اللہ عنہا ۹۲۵۰۔ فرمایا کہ ”مجھ سے پہلے انبیاء کو (بھی) یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف پاک مال ہی کھائیں اور نیک عمل ہی کریں۔“

حلیہ ابی نعیم بروایت ام عبد اللہ بن اخت شداد بن اوس ۹۲۵۱ رزق کے لئے محنت کرو اور اگر تم میں سے کوئی مغلوب ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول پر چھوڑ دے مسند فردوس عن بکر بن عبد اللہ بن عمر (المرنی) یعنی رزق کے لئے محنت کرے اور محنت کے باوجود حاصل نہ ہو تو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات اور وعدوں پر چھوڑ دے۔ ۹۲۵۲ فرمایا کہ ”اللہ کا راستہ اس کے علاوہ کیا ہے کہ اس میں کوئی قتل کر دیا جائے (لیکن) جو شخص اپنے والدین کی کفالت کی نیت سے کمائی کرے وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے، اور جو شخص اپنی اولاد کی کفالت کی نیت سے کمائی کرے وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے، اور جو کوئی اپنے لئے کمائے تاکہ لوگوں کی محتاجی سے بچے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور جو شخص اپنے مال میں مزید اضافے کی نیت سے کمائی کرے وہ شیطان کے راستے میں ہے۔“ معجم اوسط طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۹۲۵۳ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ سے سوال پوچھا گیا کہ سب سے پاک کمائی کون سی ہے؟ تو جواب میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کمائی جو آدمی اپنے ہاتھ سے محنت کر کے حاصل کرے، اور ہر وہ خرید و فروخت جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو۔“

ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حرام کی کمائی کا صدقہ ناقابل قبول ہے

۹۲۵۴ فرمایا کہ ”کوئی صدقہ نہیں کرتا پاک مال سے مگر یہ کہ اسے رحمن (یعنی اللہ تعالیٰ) کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاک مال ہی قبول کرتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کے صدقہ دیئے ہوئے چھوڑے کو ایسے (پالتا) بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے بچے کی یا کسی اور کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ چھوڑا ہوا حد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔“

سنن دارقطنی فی الصفات بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: صدقہ کے مال کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں دینے کا جو ذکر آیا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ مال اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہاتھ بیرو غیرہ سے پاک ہیں اور پالنے سے مراد صدقہ شدہ چیز کی نوعیت کے اعتبار سے اضافہ ہے یعنی ایک کھجور یا چھوڑا ہوا صدقہ کرے تو کھجوروں کی تعداد اتنی بڑھادیں کہ کھجوروں کا ڈھیر احد پہاڑ کے برابر ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے اصل چیز ہی میں اضافہ ہو جائے یعنی ایک کھجور کو ہی اتنا بڑا کر دیا جائے کہ وہ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ صدقہ شدہ چیز کے ثواب کو اتنا بڑھا دیا جائے گویا کہ صدقہ کرنے والے نے ایک کھجور نہیں بلکہ احد پہاڑ کے برابر کھجوریں صدقہ کی ہوں، بہر حال کچھ بھی ہو اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہیں۔ (مترجم)

ضمیمہ..... حرام کی برائی کے بیان میں

- ۹۲۵۶..... فرمایا کہ ”جس نے کوئی مال ظلم و ستم کے راستے سے حاصل کیا اس مال کو اللہ تعالیٰ ہلاکتوں میں لگوا دیں گے۔“ ابن النجار بروایت ابو سلمیٰ المحصی
- ۹۲۵۷..... فرمایا کہ ”جس نے دس درہم کا کپڑا خریدا، ان درہموں میں سے ایک درہم حرام کا تھا تو جب تک اس کپڑے میں سے ایک دھجی بھی اس کے جسم پر ہوگی اللہ تعالیٰ اس شخص کی کوئی نماز قبول نہ کریں گے۔“ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۹۲۵۸..... فرمایا کہ ”اگر کسی شخص نے چوری کا مال خریدا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ یہ مال چوری کا ہے تو وہ اس (چوری) کی ذلت اور گناہ میں شریک ہوگا۔“
- مستدرک حاکم اور سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۹۲۵۹..... فرمایا کہ ”ہر وہ جسم جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو تو آگ ہی اس کے لئے بہتر ہے۔“
- شعب الایمان بیہقی حلیۃ ابی نعیم بروایت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
- ۹۲۶۰..... فرمایا کہ ”تم میں سے کسی شخص کا اپنے منہ میں ڈال لینا بہتر ہے اس سے کہ اس چیز کو اپنے منہ میں ڈالے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔“ شعب الایمان بیہقی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
- فائدہ:..... حرام مال کی مذمت اور برائی تو مذکورہ احادیث کے مضامین سے واضح ہے اور مختلف مضامین سے یہ بتادیا کہ حرام مال کئی قسم کا ہو سکتا ہے وہ مال بھی حرام ہے جو کسی پر ظلم و ستم کے نتیجے میں حاصل ہو، ایسے مال کا انجام بھی بتادیا کہ جو شخص ایسا مال کمائے گا وہ لگے گا بھی ایسے ہی راستے میں گھر میں ہلاکتیں ہوں گی طرح طرح کی لاعلاج اور خطرناک بیماریاں پیدا ہوں گی اور اسی طرح دیگر مصائب۔
- پھر اگر اس حاصل شدہ حرام مال میں سے آرام و آسائش کی کچھ چیزیں کپڑے وغیرہ خریدنے کی نوبت آ بھی گئی تو اس کا بھی انجام بتادیا کہ جب تک ایسے کپڑے کی ایک دھجی بھی جسم پر ہوگی تو نماز قبول نہ ہوگی۔
- اور جان بوجھ کر بھی چوری شدہ مال خریدنے میں چونکہ چور کی مدد و اعانت کا پہلو نکلتا ہے اس لئے وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اس سے چور اور زیادہ گرمی چوریاں کرنے لگے گا اور پکڑے جانے پر ذلت الگ؟ کیونکہ چور کہہ سکتا ہے کہ میں تو فلاں شخص کے لئے چوری کرتا ہوں کیونکہ وہ میرا مال خرید لیتا ہے اسی لئے فرمادیا کہ جانتے بوجھتے ہوئے ایسا مال خریدنے پر خریدار ذلت شرمندگی اور چوری کے گناہ میں بھی شریک ہوگا جیسا کہ قاعدہ بھی ہے کہ چوری کا مال خریدنے والے کو بھی چور کا سا سہمی سمجھ کر ذلیل شرمندہ کیا جاتا ہے۔
- اور پھر یہ بتادیا کہ چوری کا مال کھانا بہتر نہیں بلکہ اس سے بہتر تو مٹی چھانک لینا ہے کیونکہ اگر چوری کا مال کھا بھی لیا تو اس سے حاصل ہونے والی جسمانی توانائی اور نشوونما جہنم میں لے جانے کا باعث ہوگی اس لئے حرام سے بچنا ہی بہتر ہے تا کہ مبتلا ہونا۔ (مترجم)

حرام غذا جہنم کا سبب ہے

- ۹۲۵۷..... فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے اس جسم پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے جس کی نشوونما حرام سے ہوئی ہو۔“
- مسند عبد بن حمید، ومسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
- ۹۲۵۸..... فرمایا کہ ”حرام آمدنی میں سے صدقہ کرنے والی کی مثال اس زانیہ عورت کی طرح ہے جو اپنی زنا کی آمدنی میں سے مریضوں وغیرہ پر صدقہ کرتے۔“ ابو نعیم بروایت حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ
- ۹۲۵۹..... فرمایا کہ ”کوئی ایسا گوشت نہیں جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو اور وہ جنت میں داخل ہو جائے۔“
- حلیۃ ابی نعیم بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ
- ۹۲۶۰..... فرمایا کہ ”اگر کسی شخص نے دس درہم کا کپڑا خریدا، ان میں سے ایک درہم بھی حرام کا تھا تو، اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز اس وقت تک قبول

نہ کریں گے جب تک اس کپڑے میں سے ایک دھجی بھی اس کے جسم پر باقی ہوگی۔“

مسند احمد ومسند عبد بن حمید، شعب الایمان للبیہقی وضعفہ تمام والخطیب وابن عساکر والدیلیمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ۹۲۶۱۔ فرمایا کہ ”جس نے حرام مال کمایا اور اس سے صلہ رحمی کی یا اس سے صدقہ کیا، یا اس مال سے اللہ کے راستے میں خرچ کیا، تو اللہ تعالیٰ اس سب مال کو جمع کر کے اس کے ساتھ ہی جہنم میں ڈال دیں گے۔“

ابن المبارک، ابن عساکر بروایت قاسم بن مغیرہ رضی اللہ عنہ مراسلاً ۹۲۶۲۔ فرمایا کہ ”جس نے حرام کا لقمہ کھایا، اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی، اور اس کی چالیس دن تک دعا بھی قبول نہ ہوگی اور ہر وہ گوشت جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے اور ایک لقمے سے بھی گوشت کی نشوونما ہوتی ہے خواہ وہ لقمہ حرام ہی کا کیوں نہ ہو۔“ دیلمی بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۹۲۶۳۔ فرمایا کہ ”جس نے جان بوجھ کر چوری کا مال کھایا تو وہ بھی چور کے گناہ میں شریک ہو گیا۔“

طبرانی بروایت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہ ۹۲۶۴۔ فرمایا کہ ”کوئی بھی گوشت جس کی پرورش حرام سے ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے۔“

شعب الایمان للبیہقی بروایت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۹۲۶۵۔ فرمایا کہ ”جس نے حرام مال جمع کیا اور پھر اس سے صدقہ کیا تو اس کے لئے اس میں کوئی اجر نہ ہوگا بلکہ یہ اس پر بوجھ ہوگا۔“

ابن حبان، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۹۲۶۶۔ فرمایا کہ ”جس شخص نے حرام مال کمایا اور پھر اس سے غلام آزاد کیا اور صلہ رحمی کی تو وہ اس پر بوجھ ہوگا۔“

طبرانی بروایت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ ۹۲۶۷۔ فرمایا کہ جس شخص کو اس بات کی پرواہ نہ ہو کہ وہ مال کہاں سے کماتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی پرواہ نہ ہوگی کہ وہ کہاں سے جہنم میں جا رہا ہے۔“

۹۲۶۸۔ فرمایا کہ ”جس کے گوشت کی نشوونما حرام مال سے ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے۔“

مسند رک حاکم بروایت حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ۹۲۶۹۔ فرمایا کہ ”وہ گوشت اور خون جنت میں داخل نہ ہوں جن کی پرورش ناپاکی سے ہوئی۔“

شعب الایمان للبیہقی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ۹۲۷۰۔ فرمایا کہ ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی شخص مٹی لے کر اپنے منہ میں ڈال لے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ اس چیز کو منہ میں ڈالے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔“ حاکم فی تاریخہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۹۲۷۱۔ فرمایا کہ ”جو گوشت حرام مال سے پھلا پھولا وہ جنت میں نہ جائے گا۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ۹۲۷۲۔ فرمایا کہ ”وہ جسم جسے حرام غذا دی گئی وہ جنت میں نہ جائے گا۔“

مسند ابی یعلیٰ، حلیہ ابی نعیم، شعب الایمان للبیہقی بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۹۲۷۳۔ فرمایا کہ ”جس گوشت کی نشوونما حرام سے ہوئی وہ جنت میں نہ جائے گا، اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے۔“

مسند رک حاکم بروایت حضرت ابوبکر صدیق وعمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ۹۲۷۴۔ فرمایا کہ ”تجھے خون سے بازوؤں کا موٹا ہونا حیرت میں نہ ڈالے اور نہ ہی حرام مال جمع کرنے والے کو دیکھ کر حیرت زدہ ہونا کیونکہ ایسا شخص اگر صدقہ کرے تو قبول نہیں ہوتا، اور جو اس حرام مال میں سے بچ جاتا ہے تو اس سے آگ ہی میں اضافہ ہوتا ہے۔“

طبرانی، شعب الایمان للبیہقی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

حرام مال میں نحوست ہے

۹۲۷۵۔... فرمایا کہ ”تجھے خون سے بازوؤں کا موٹا ہونا حیرت میں نہ ڈالے، کیونکہ ایسے شخص کو اللہ کے پاس ایک قتل کرنے والا ہے جو کبھی نہ مرے گا اور نہ ہی اس شخص کو دیکھ کر حیران ہونا جو حرام مال کماتا ہے کیونکہ اگر وہ اس مال میں سے خرچ کرے یا صدقہ کرے تو قبول نہیں کیا جاتا، اگر اپنے پاس بچا کر رکھے تو اس میں برکت نہیں ہوتی اور اگر اپنے پیچھے چھوڑ کر مر جائے تو وہ مال اس کی آگ ہی میں اضافے کا باعث ہوگا۔

طبرانی، شعب الایمان بیہقی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۷۶۔... فرمایا کہ ”جو بندہ حرام مال کمائے اور پھر اس میں سے خرچ کرے تو اس میں سے برکت ختم کر دی جاتی ہے اور صدقہ کرے تو قبول نہیں کیا جاتا اور اگر پیچھے چھوڑ کر مرے تو اس کی آگ میں اضافے کا باعث بنتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتے بلکہ برائی کو اچھائی سے مٹاتے ہیں۔“ ابن لال بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۷۷۔... فرمایا کہ ”جو شخص حرام مال کمائے اس سے برکت اٹھائی جاتی ہے اور اگر صدقہ کرتا ہے تو قبول نہیں کیا جاتا اور اگر پیچھے چھوڑ کر مر جاتا ہے تو وہ اس کی آگ میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔“ ابن نجار بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۷۸۔... فرمایا کہ ”خرام مال جمع کرنے والے کو دیکھ کر ہرگز غبطہ نہ کرنا کیونکہ اگر وہ اس مال سے صدقہ کرے تو قبول نہ ہوگا اور اگر وہ مال بیچ گیا تو اس کی آگ میں اضافے کا باعث ہوگا۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۲۷۹۔... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی قوم کو اٹھائیں گے جن کے منہ سے بھڑکتی آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے، دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں:

ان الذین یا کلون اموال الیتامی ظلماً انما ینا کلون فی بطونہم ناراً و اوسیصلون سعیراً النساء آیت نمبر ۱۰

ترجمہ:..... بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھا جاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ ہی جمع کر رہے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی

آگ میں داخل ہوں گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلیٰ، صحیح ابن حبان، طبرانی بروایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ

۹۲۸۰۔... فرمایا کہ ”رات کو چوری شدہ بکری کی قیمت حرام ہے اور اس کو کھانا بھی حرام ہے۔“ مسند احمد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... یہاں رات کی قید اتفاقی ہے احترازی نہیں، مطلب یہ ہے کہ بکری خواہ رات کے وقت چوری کی گئی ہو، خواہ دن کے وقت، اس کا کھانا حرام ہے اور ”اس“ سے مراد دونوں چیزیں ہو سکتی ہیں، بکری بھی کہ بکری کو بی ذبح کر کے کھالیا جائے اور اس کی قیمت بھی کہ بکری کو بیچ کر اس کی قیمت اپنے استعمال میں لائی جائے بہر حال دونوں ہی صورتیں حرام ہیں۔ (مترجم)

دوسری فصل..... کمائی کے آداب کے بیان میں

۹۲۸۱۔... فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص کسی کام میں لگا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کو لازم پکڑے“ ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۸۲۔... فرمایا کہ ”اگر کسی کو کوئی چیز دی جائے تو اسے چاہیے کہ اس کو لازم پکڑے“ شعب الایمان للبیہقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اصل متن کے اعتبار سے دونوں احادیث کا مضمون تقریباً یکساں ہے اور مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام میں لگے، خواہ اپنا کام شروع کرے یا کسی کی ملازمت کرے، تو اس کو چاہیے کہ مستقل مزاجی سے اس کام کو کرتا رہے ایسا نہ ہو کہ آج ایک جگہ اور کل دوسری جگہ اور پرسوں تیسری جگہ، بلکہ ایک ہی جگہ تک کر کام کرے، یہ بھی کمائی کے آداب میں سے ہے۔ (مترجم)

۹۲۸۳۔... فرمایا کہ ”فصلن شدہ مال نہ ہی پسندیدہ ہے اور نہ ہی اس پر اجر ملے گا۔“

خطیب، بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ، طبرانی بروایت حضرت حسن رضی اللہ عنہ ابو یعلیٰ بروایت حضرت حسن

احقر اصغر کا خیال ہے حدیث سے مراد ہو کہ میں مبتلا شخص ہے نہ ٹہن شدہ مال، بیع و شراء میں تنبیح و تلاش کا حکم ہے دھوکہ سے بچنے کا حکم ہے۔

۹۲۸۴ فرمایا کہ ”رزق کے بارے میں یہ مت سمجھو کہ تمہیں وقت پر نہیں مل رہا کیونکہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو اپنا رزق پورا کئے بغیر مر جائے اور

روزی کی تلاش میں اعتدال کی راہ چلو (حلال و لو اور حرام چھوڑ دو)۔ مستدرک حاکم، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۲۸۵ فرمایا ”اے لوگو! اللہ سے ڈرو رزق کی تلاش میں اعتدال کا راستہ اختیار کرو، کیونکہ کوئی بھی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا

رزق پورا نہ کر لے خواہ وہ اس کے حصول میں کتنی ہی سستی کا مظاہرہ کیوں نہ کرے اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں اعتدال کا راستہ اختیار کرو، جو

حلال ہو اس کو لے لو اور جو حرام ہو اسے چھوڑ دو۔ ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۲۸۶ فرمایا کہ ”روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنی مدت پوری نہ کرے اور

اپنا رزق پورا حاصل نہ کر لے اور رزق کا (بظاہر) دیر سے پہنچنا تم میں سے کسی کو گناہ پر نہ اُکسائے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں سے اسی وقت

دیتا ہے جب اس کی اطاعت کی جائے۔“ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۹۲۸۷ فرمایا کہ ”رزق تلاش کرنے میں اعتدال سے کام لو“ کیونکہ جو کچھ بھی ملتا ہے وہ تقدیر میں پہلے سے ہی لکھا جا چکا ہے۔

مستدرک حاکم ابن ماجہ طبرانی بروایت حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

فائدہ: ان احادیث کا مضمون تقریباً یکساں ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر انسان کی زندگی بھی مقرر ہے اور رزق بھی چنانچہ کوئی شخص اپنی

زندگی کی مدت اور اپنا رزق مکمل کیے بغیر نہیں مرے گا، لہذا روزی کی تلاش میں بے اطمینانی، بے چینی اور جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حلال

کے بجائے حرام ذریعہ نہیں اختیار کر لینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے جو کچھ ملتا ہے وہ فرمانبرداری کرنے سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان مسلمانوں کے لئے ہے نہ کہ کافروں کے لئے، کیونکہ کافروں کے لئے تو دنیا ہی جنت اور انہیں

جنت میں سب کچھ ملتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر“ یعنی دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے

جنت ہے کیونکہ وہ کسی اصول اور ضابطہ کا پابند نہیں اور شرعے مہار بنا پھرتا ہے۔ (مترجم)

۹۲۸۸ جس شخص نے کوئی کام گناہ کے ساتھ کیا تو کام امید سے کہیں زیادہ دور ہوگا۔ اور جو شخص تقویٰ کے ساتھ کرے گا وہ اس کے لئے (اس

کا دھول) بہت نزدیک ہوگا۔ حلیہ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۹۲۸۹ فرمایا کہ ”بزدل تا جر محروم رہتا ہے اور جرات مند تا جر پالیتا ہے“۔ قضاعی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۹۰ فرمایا کہ ”شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔“ ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ، دو بھائی تھے، ایک ہر وقت جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود رہتا اور عبادات وغیرہ میں

مشغول رہتا، جبکہ دوسرا کمانے کی فکر میں لگا رہتا، ایک مرتبہ کمانے والے بھائی نے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عبادت گزار

بھائی کی شکایت کی کہ میں اکیلا محنت کر کے کماتا ہوں جبکہ یہ ہر وقت عبادت میں مشغول رہتا ہے اور کام کاج بالکل نہیں کرتا، تو آپ ﷺ نے

جواب میں فرمایا کہ شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔“

یعنی اگر کوئی شخص محنت کر کے حلال مال بھی کماتا ہے تو اسے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ میں جو کچھ حاصل کر رہا ہوں اپنی محنت سے حاصل

کر رہا ہوں، بلکہ جو کچھ بھی مل رہا ہے اسے اللہ تعالیٰ کا دین سمجھنا چاہیے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور فرمانبرداری سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے کمی نہیں، اس لئے اس میں کمی نہیں کرنی چاہیے بلکہ

عبادات وغیرہ کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہو کہ رزق بعض اوقات صرف محنت سے نہیں بلکہ نیک لوگوں کی بڑکت سے بھی ملتا ہے خواہ

وہ نیک لوگ مدد رسوں میں ہوں یا خاندانوں میں ہوں یا گھروں میں۔ (مترجم)

۹۲۹۱ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں دوشریکوں میں سے تیسرا ہوتا ہوں جب تک ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہ کرے، سو جیسے ہی

ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے میں بیچ سے نکل جاتا ہوں۔“ سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: یہاں شریکوں سے مراد شرکت دار ہیں یعنی جب دو آدمی آپس میں مل کر کاروبار کرتے ہیں تو ساتھ اللہ تعالیٰ بھی شریک ہو جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی شرکت کا مطلب رحمتوں اور برکتوں کی فراوانی ہے لہذا جب دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو دھوکہ دینے لگتا ہے یا خیانت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان سے نکل جاتے ہیں یعنی ان کے کاروبار سے رحمت اور برکت ختم ہو جاتی ہے۔ (مترجم)

۹۲۹۲..... فرمایا کہ ”صبح صبح شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف جاتے ہیں اور جو شخص سب سے پہلے بازار میں داخل ہوتا ہے اس کے ساتھ یہ بھی داخل ہو جاتے ہیں اور جو شخص سب سے آخر میں بازار سے نکلتا ہے اس کے ساتھ یہ بھی نکل آتے ہیں۔“

طبرانی یہ بروایت حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۳..... فرمایا کہ ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو دھوکہ کرتا ہے۔“

مسند احمد، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۴..... فرمایا کہ ”کسی شہر کے بازار اس شہر کا بدترین حصہ ہوا کرتے ہیں۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

۹۲۹۵..... فرمایا کہ ”جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو رزق تلاش کرنے کے بجائے سومت جایا کرو۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۲۹۶..... فرمایا کہ ”جب اللہ تعالیٰ کسی رزق کے اسباب مہیا کر دیں تو اسے نہ چھوڑے حتیٰ کہ وہ اسباب ختم ہو جائیں۔“

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کمائی کے ذریعہ کو بلا وجہ نہ چھوڑے

۹۲۹۷..... فرمایا کہ ”جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے لئے رزق کا دروازہ کھولیں تو اسے چاہیے کہ اس کو لازم پکڑے۔“

شعب الایمان للبیہقی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۸..... فرمایا کہ ”زمین کے پوشیدہ حصوں سے بھی رزق تلاش کرو۔“

مسند ابی یعلیٰ، طبرانی، شعب الایمان للبیہقی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۹..... فرمایا کہ ”زمین کے پوشیدہ حصوں سے بھی رزق ڈھونڈو۔“ دارقطنی فی الافراد، شعب الایمان للبیہقی بروایت ام المؤمنین

حضرت عائشہ، رضی اللہ عنہا اور ابن عساکر بروایت عبد اللہ بن ابی عیاش بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ان روایات سے معلوم ہوا کہ رزق حلال جہاں سے بھی ملے اس کو حاصل کرنا چاہیے خواہ اس کے لئے اپنے ملک سے باہر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ (مترجم)

۹۳۰۰..... فرمایا کہ ”جس کے لئے تجارت مشکل ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ عمان چلا جائے۔“ طبرانی بروایت شریح بن سلمہ رضی اللہ عنہ

۹۳۰۱..... فرمایا کہ جسے کمائی نے تھکا دیا ہو اسے چاہیے کہ وہ مصر چلا جائے اور پھر مصر میں بھی مغربی جانب۔“

ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

روزی کی تلاش میں میانہ روی ہی کمال کی نشانی ہے

۹۳۰۲..... فرمایا کہ ”دنیا کی طلب میں میانہ روی اختیار کرو، بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے رزق کی ذمہ داری لی ہے، اپنے کاموں میں اللہ تعالیٰ

سے مدد مانگا کرو، کیونکہ وہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور لوح محفوظ (بھی) اسی کے پاس ہے۔“

متفق علیہ مستدرک حاکم بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۰۳..... فرمایا کہ ”رزق کے راستے میں پردے ہوتے ہیں لہذا جو چاہے اپنی حیا کی کمی کی بناء پر ان پردوں کو ہٹا دے اور اپنا رزق حاصل کر لے اور

جو چاہے اپنی حیا کو باقی رکھے اور رزق کو پردوں میں چھپا رہنے دے، جب تک رزق اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر کے مطابق خود اس تک نہ پہنچے۔

دیلیمی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس روایت میں جس حیا کا ذکر ہے اس کی تشریح پہلے ہو چکی ہے وہیں دیکھ لی جائے، اور تقدیر کے مطابق ملنے سے مراد کمیت و کیفیت ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو جتنا رزق ملنا ہے وہ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے لیکن تقدیر مہرم میں۔ تقدیر معلق میں لکھے جانے کا یہ مطلب ہے کہ اس شخص کے بارے میں تقدیر میں لکھا جا چکا ہوتا ہے کہ اگر یہ محنت مزدوری کرے اور حیا (یعنی عار) سے کام نہ لے تو اس کو اتنا اتنا رزق ملے گا اور نہ اتنا لہذا جو شخص حیا کو بالائے طاق رکھ کر رزق کے پردے ہٹا دے گا وہ بڑی مقدار میں حصہ پالے گا اور جو شرم و حیا، مروت، یا کام کو عار سمجھنے کی وجہ سے رزق کے ان پردوں کو نہیں ہٹائے گا اس کو وہی ملے گا جو اس کے لئے لکھا جا چکا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۳۰۴۔ فرمایا کہ ”بے شک کوئی انسان اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کر لے اور یہ نہ سمجھو کہ رزق ملنے میں تاخیر ہو رہی ہے اور اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو اور جو حلال ہے وہ لو اور حرام کو چھوڑ دو۔“

مستدرک حاکم، ابن الجارود بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۳۰۵۔ فرمایا کہ ”میں نے تمہیں ذرائع معاش اختیار کرتے ہوئے دیکھا، یہ تمام جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے نمائندے حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جنہوں نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کر لے اگرچہ کچھ تاخیر سے ہی کیوں نہ ہو، لہذا اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو، اور رزق ملنے میں دیر ہونے کی وجہ سے کہیں جلد (بازی میں) گناہ کا راستہ مت اختیار کر لینا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری کرنے سے ہی ملتا ہے نافرمانی سے نہیں۔“

حکیم بروایت حضرت حذیفہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۰۶۔ فرمایا کہ ”روح امین نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رزق پورا پورا حاصل نہ کر لے، لہذا تلاش رزق میں میانہ روی سے کام لو۔“ عسکری فی الامثال بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۰۷۔ فرمایا کہ ”روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی انسان دنیا سے اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک اپنی زندگی کی مقررہ مقدار پوری نہ کر لے اور اپنا رزق پورا حاصل نہ کر لے لہذا تلاش رزق میں میانہ روی سے کام لو، اور دیر ہونے کی وجہ سے کہیں گناہ کا راستہ مت اختیار کر لینا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں۔“

طبرانی بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۹۳۰۸۔ فرمایا کہ ”روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت نہ مرے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کر لے لہذا طلب رزق میں میانہ روی سے کام لو، اور رزق ملنے میں دیر ہونے کی وجہ سے کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اللہ کا فضل (رزق) گناہ کے راستے سے حاصل کرنے لگو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری سے ہی مل سکتا ہے نافرمانی سے نہیں۔“

العسکری فی الامثال بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

طلب رزق میں میانہ روی اختیار کرو

۹۳۰۹۔ فرمایا کہ ”اے لوگو! خدا کی قسم میں تم کو اسی بات کا حکم دیتا ہوں جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اور اسی بات سے روکتا ہوں جس سے اللہ نے تمہیں روکا ہے، لہذا طلب رزق میں میانہ روی اختیار کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کی موت اس کو تلاش کرتی ہے، لہذا اگر رزق میں سے کچھ حاصل کرنا (کبھی) مشکل ہو تو اللہ عز و جل کی اطاعت سے حاصل کرو۔“

طبرانی بروایت حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... باقی مضامین تو یکساں ہیں البتہ یہ جو کہا کہ اللہ کی اطاعت سے حاصل کرو تو یہ وہی مضمون ہے جو آیت:

”وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ“۔ الایۃ

یعنی اللہ سے مدد مانگو صبر اور نماز کے ذریعے۔ میں سمجھایا گیا ہے۔

ابوالقاسم جناب نبی کریم ﷺ کی کنیت مبارکہ ہے۔ (مترجم)

۹۳۱۰ فرمایا کہ ”میرے پاس آؤ! یہ تمام جہانوں کے رب کے نمائندے حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جنہوں نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کر لے اگرچہ کچھ دیر سے ہی کیوں نہ ملے، لہذا طلب میں میانہ روی اختیار کرو، اور کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق دیر سے ملنے کی وجہ سے (جلدی حاصل کرنے کے لئے) گناہ کا راستہ اختیار کرنے لگو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری کرنے سے ہی ملتا ہے نافرمانی سے نہیں۔“ بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۹۳۱۱ فرمایا کہ ”اے لوگو! تم میں سے کوئی ایک (بھی) اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کر لے لہذا یہ نہ سمجھو کہ رزق ملنے میں دیر ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور طلب میں میانہ روی اختیار کرو، جو حلال ہے وہ لے لو اور جو حرام ہے وہ چھوڑ دو۔“

مستدرک، متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور مستدرک حاکم اور ابن عساکر

۹۳۱۲ فرمایا کہ ”کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں جنت سے قریب کرنے والی ہو مگر میں نے تمہیں اس کے بارے میں نہ بتایا ہو نہ ہی کوئی چیز ایسی ہے جو تمہیں آگ سے قریب کرنے والی ہو اور میں نے تمہیں اس سے نہ روکا ہو، روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا حاصل نہ کر لے لہذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور طلب میں میانہ روی اختیار کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق میں تاخیر کی وجہ سے گناہ کا راستہ اختیار کر لو، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو کچھ ملتا ہے وہ فرمانبرداری سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں۔“

نسائی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۱۲ فرمایا کہ ”کوئی ایسا کام نہیں جو جنت سے قریب کرنے والا ہو اور میں نے تمہیں اس کا حکم نہ دیا ہو اور نہ کوئی ایسا کام ہے جو جہنم سے قریب کرنے والا ہو اور میں نے تمہیں اس سے نہ روکا ہو لہذا یہ نہ سمجھو کہ رزق ملنے میں دیر ہو رہی ہے (کیونکہ) جبریل علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک دنیا سے نہ نکلے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کر لے، لہذا رزق کے لئے گناہ کا راستہ اختیار نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے جو ملتا ہے فرمانبرداری سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۱۳ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے کوئی ہنرمند پیدا نہیں کیا مگر یہ کہ اس میں ہر زمین پر چلنے والے کا رزق رکھ دیا ہے حتیٰ کہ ایک شخص شہر کے انتہائی حصے سے (رزق کی تلاش میں) آتا ہے حالانکہ اس نے اپنا رزق اٹھا رکھا ہوتا ہے اور شیطان اس کے کندھوں کے درمیان بیٹھا کہہ رہا ہوتا ہے کہ جھوٹ بول، گناہ کر، لہذا بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنا رزق جھوٹ اور گناہ سے حاصل کرتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو تقویٰ اور نیکی سے حاصل کرتے ہیں سو یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینے کا ارادہ کر لیا ہے۔“ دیلمی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

متفرق آداب

۹۳۱۵ فرمایا کہ ”جب تم میں سے کسی کا رزق کسی چیز میں ہو تو اسے ہرگز نہ چھوڑے یہاں تک کہ وہ تبدیل ہو جائے۔“

مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۳۱۶ فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ کوئی رزق دے تو اسے چاہیے کہ اسے ضرور لے لے۔“ شعب الایمان للبیہقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۱۷ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو بنی آدم کے رزق کی تقسیم کے ذمہ دار ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا ہے کہ تمہیں جو بھی بندہ ایسا ملے جس نے تم کو ایک ہی غم بنا رکھا ہے تو زمین و آسمان اور تمام بنی آدم کو اس کے رزق کا ضامن بنا دو۔“

اور ہر وہ بندہ جو رزق کی تلاش میں ہے اور اس میں عدل، وانصاف سے کام لیتا ہے تو اس کا رزق اچھا کر دو اور آسان کر دو، اور اگر وہ اس کے علاوہ کوئی اور راستہ (نا جائز) اختیار کرتا ہے تو اس شخص کے اور اس کے ارادے کے درمیان دوری پیدا کر دو پھر اسے اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے لئے لکھا جا چکا ہے۔“ الحکیم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۱۸ فرمایا کہ ”کوئی انسان ایسا نہیں جس کے لئے آسمان میں ایک دروازہ نہ ہو جس سے اس کا رزق اترتا ہے اور اس کا عمل اوپر جاتا ہے لہذا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو رزق دینا چاہتا ہے تو اس دروازے کو کھول دیتا ہے اور وہاں سے اس کا رزق اترتا ہے، لیکن جب وہ دروازہ بند کر دیا جاتا ہے تو کوئی اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ دروازہ کھول دے۔ وہ دروازہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کھول سکتے ہیں جب چاہیں۔“

حلیہ ابو نعیم اور مسند دیلمی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

وسعت رزق کی دعا

۹۳۱۹ فرمایا کہ ”جب تم میں سے کسی کی معاش اس پر تنگ ہو جاتی ہے تو وہ گھر سے نکلتے ہوئے یہ کیوں نہیں پڑھتا:

”اللهم ارضني بقضائك وبارك لي فيما قدر لي حتى لا أحب تعجيل ما أخرت ولا تأخير ما عجلت“

ترجمہ:..... اے اللہ مجھے اپنے فیصلوں پر راضی ہونے کی توفیق عطا فرمائیے اور جو میرے لئے مقدر ہو چکا ہے اس میں برکت ڈال دیجئے یہاں تک کہ میں ایسے کسی کام میں جلد بازی نہ کروں جو آپ نے مؤخر کر رکھا اور نہ ہی ایسے کسی کام میں تاخیر کروں جس کا جلدی ہونا آپ نے طے کر رکھا ہے؟“ ابن السنی فی عمل الیوم وليلة بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۲۰ فرمایا کہ ”جب صبح ہو تو یہ کہا کرو:

بسم الله على اهل و مالي، اللهم رضى بما قضيت وعافنى بما ابقيت حتى لا أحب تعجيل ما أخرت ولا

تأخير ما عجلت

ترجمہ:..... اللہ کے نام کے ساتھ اس دن کی ابتداء کرتا ہوں اپنے مال اور گھر والوں کے ساتھ، اے اللہ مجھے اپنے فیصلوں پر راضی ہونے کی توفیق عطا فرمائیے اور میرے ساتھ عافیت کا معاملہ فرمائیے اس چیز کے ساتھ جو آپ نے بچا رکھی ہے یہاں تک کہ میں ایسے کسی کام میں جلد بازی نہ کروں جو آپ نے مؤخر کر رکھا ہے اور نہ ہی ایسے کسی کام میں تاخیر کروں جس کا جلدی ہونا آپ نے طے کر رکھا ہے۔“

ابو نعیم بروایت بدر بن عبد اللہ المزنی رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں تو ایک محروم کم نصیب آدمی ہوں میرا مال نہیں بڑھتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس دعا کو یاد کرو۔

۹۳۲۱ فرمایا کہ ”جو یہ سمجھتا ہے کہ اسے رزق ملنے میں تاخیر ہو رہی ہے تو اس کو چاہیے کہ کثرت سے تکبیر یعنی اللہ اکبر پڑھا کرے اور جو غموں اور فکروں میں گھرا ہوا ہو تو اس کو چاہیے کہ کثرت سے استغفار کرے۔“ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۲۲ جسے زمین سے آمدنی بند ہو جائے اس کو ”عمان“ لازم ہے (عمان) کے معنی عمان جانے یا قیام پذیر ہونے کے ہیں۔

ابن قانع، طبرانی عن مخلد بن عقبہ بن شرحبیل بن سمط عن ابی عن جدہ

۹۳۲۳ فرمایا کہ ”جو شخص بازار میں داخل ہوا اور اس نے یہ کلمات پڑھے:

”لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير

وهو على كل شيء قدير“

ترجمہ:..... اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی حکومت ہے، اور تمام تعریفیں بھی اسی کی ہیں وہی زندہ کرتا ہے

اور وہی مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے کبھی بھی نہیں مرے گا، ساری بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور ایک لاکھ برائیاں مٹا دیں گے اور اس کا درجہ ایک لاکھ گنا بڑھ جائے گا اور جنت میں اس کے لئے گھر بنادیں گے۔

مسند احمد، مستدرک حاکم، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۲۳ فرمایا کہ ”جس نے بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ کلمات کہے:

”لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له، له الملك وله الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وهو علی کل شیء

قدیر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ“

ترجمہ:..... کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی حکومت ہے اور تمام تعریفیں بھی اس کے لئے ہیں وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے (تو اللہ عزوجل) اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔“

ابن السنی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۲۵ فرمایا کہ ”جس شخص نے بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ کلمات کہے:

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملك وله الحمد یحیی ویمیت وهو حی لا یموت بیدہ الخیر

وهو علی کل شیء قدیر

ترجمہ:..... ”تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور ایک لاکھ برائیاں مٹا دیتے ہیں اور جنت میں اس کا گھر بنادیتے ہیں۔“

حکیم اور ابن السنی بروایت حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ عن جده رضی اللہ عنہ

اور اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے حکیم نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے، کہ ایسے شخص کے ایک لاکھ درجے بلند کئے جائیں گے۔ (دیکھیں اسماعیل بن عبد الغافر الفارسی فی الدرر بعیت بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور اس اضافے کے بغیر)

۹۳۲۶ فرمایا کہ ”بازار بھول اور غفلت کا گھر ہے لہذا یہاں اگر کسی نے ایک مرتبہ بھی سبحان اللہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے، اور جو شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے تو وہ شام تک اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں ہوتا ہے۔“

دہلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

فائدہ: یہاں پڑوس سے مراد حفاظت اور پناہ ہے۔ (مترجم)

۹۳۲۷ فرمایا کہ ”اے تاجروں کے گروہ! کیا تم میں سے کوئی شخص اتنی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ جب بازار سے واپس آئے تو دس آیتیں پڑھ لے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی لکھ دیں۔“

طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان اور ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۲۸ فرمایا کہ ”جس کے پاس مال ہو تو اس کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ غلام جمع کرے کیونکہ بعض اوقات غلام کی تقدیر میں وہ رزق لکھا ہوتا ہے جو اس کے آقا کی تقدیر میں نہیں لکھا ہوتا۔“ دہلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اسلام میں غلام کی چار قسمیں ہیں:

۱..... خالص غلام۔ ۲..... مکاتب۔ ۳..... مشترک۔ ۴..... مدبر۔

۱..... غلام مطلق تو اس کو کہتے ہیں جسے آقا نے خریدا ہو، یا آقا کو کسی نے تحفے میں دیا ہو، اور آقا اس سے اپنی اور اپنے گھریلو کی خدمات لے۔

۲..... مکاتب وہ غلام جسے آقا اپنی ذات کے لئے استعمال کرنے کے بجائے یہ کہہ دے کہ تو مجھے اتنا اتنا مال کم کر دے دے تو آزاد ہے۔

۳..... مشترک سے مراد وہ غلام ہے جو دو یا دو سے زیادہ افراد نے مل کر خریدا ہو، ایسی صورت میں غلام کسی ایک کی ملکیت نہیں ہوتا بلکہ سب کی مشترک ملکیت ہوتا ہے۔

۴ مدبر، وہ غلام ہے جس سے آقا یہ کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گا۔

اب یہاں حدیث میں پہلی اور چوتھی قسم تو مراد ہوئیں سکتی کیونکہ یہ دونوں غلام خض ہوتے ہیں اور اپنی جان اور دیگر مال و اسباب آقا ہی کی ملکیت ہوتے ہیں، البتہ ان میں اتنا فرق ہوتا ہے کہ خالص غلام آقا کی موت کے بعد بھی آزاد نہیں ہوتا بلکہ مشترکہ ورثاء میں تقسیم کر دیا جاتا ہے جبکہ مدبر آقا کے مرنے ہی آزاد ہو جاتا ہے۔

البتہ دوسری اور تیسری قسم مراد ہو سکتی ہے یعنی مکاتب اور مشترک غلام مکاتب تو اس لئے کیونکہ جب آقا نے غلام کو یہ کہہ کر مکاتب بنایا کہ تو مجھے اتنا اتنا مال کما کر دے دے تو اب غلام آقا کی خدمت کرنے کے بجائے اپنی آزادی کے لئے طے شدہ مال کمانا شروع کر دیتا ہے اور لالاکر آقا کو دیتا رہتا ہے، اور مکاتب جو کما تا ہے وہ اسی کی ملکیت سمجھا جاتا ہے آقا کی نہیں، اور یہ ممکن ہے کہ کوئی غلام کمانے کے فن سے واقف ہو، یا ہنر مند ہو یا ذہین ہو تو وہ اتنا کمالے جو آقا خود نہیں کما سکتا۔

اسی طرح مشترک غلام جو دو یا زیادہ افراد کی مشترکہ ملکیت ہو اور ایک فریق اس کو آزاد کر دے تو یہ تو ممکن نہیں کہ غلام آقا دھا غلام ہو اور آقا دھا آزاد لہذا ایک فریق کے آزاد کرنے سے غلام پورا آزاد ہو جاتا ہے لیکن دوسرے فریق کو مالی نقصان پہنچتا ہے اس لئے غلام کو کہا جاتا ہے کہ اپنے باقی آدھے حصے کی قیمت کما کر آقا کو دو اور آزاد ہو جاؤ، اب یہ ممکن ہے کہ یہ باقی آدھا حصہ آزاد کرنے کے لئے ایسا اور اتنا مال کمائے جو آقا خود نہیں کما سکتا۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہی دونوں علتیں تو پہلی اور چوتھی قسم میں بھی پائی جاتی ہیں کیونکہ وہ بھی تو حکم کے غلام ہیں تو آقا اگر ان سے اپنی خدمت لینے کے بجائے کمائی پر لگا دے تو یہ بھی کمائی کر سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ان کی قسمت میں بھی کمائی کر سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ان کی قسمت میں وہ کچھ لکھا ہو جو آقا کی قسمت میں نہیں تو چونکہ غلام اور اس کا سارا مال آقا ہی کا ہوتا ہے لہذا وہ جو کچھ بھی کمائیں گے آقا کا ہی ہوگا۔

ربا غلاموں کی تعداد میں اضافے کا مسئلہ تو یہ بھی پیش نظر رہے کہ جہاں اسلام غلاموں کی تعداد بڑھانے کا مشورہ دے رہا ہے وہاں اسلام میں غلام آزاد کرنے کی بہت ترغیب اور اجر و ثواب بھی بیان کیا گیا ہے اور اس بات کو ترغیب ہی کی حد تک نہیں دکھایا گیا بلکہ قانون بنادیا گیا ہے چنانچہ روزے کے کفارے، ظہار کے کفارے اور قسم کے کفارے اور بہت سے مسائل میں سب سے پہلے غلام آزاد کرنے کا ہی حکم دیا جاتا ہے۔ (مترجم) واللہ اعلم بالصواب۔

سمندری سفر میں احتیاط

۹۳۲۹ فرمایا کہ ”سمندر کا سفر مت کرو مگر یہ کہ تم حج یا عمرے کے لئے جا رہے ہو یا اللہ کے راستے میں غازی کی حیثیت سے، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے اور زبردست یا اثر و رسوخ والے آدمی سے بھی کوئی چیز نہ خریدنا۔“

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: کیونکہ ایسے افراد کسی بھی وقت اپنا زور و برتری استعمال کرتے ہوئے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ (مترجم)

۹۳۳۰ فرمایا کہ ”تم بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور آخر میں نکلنے والے نہ ہو کیونکہ شیطان بازار میں انڈے دیتا ہے اور ان سے بچے نکلتے ہیں۔“ خطیب بروایت سلیمان

۹۳۳۱ فرمایا کہ ”تم ہرگز بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور سب سے آخر میں نکلنے والے نہ ہو کیونکہ بازار شیطان کی معرکہ گاہ ہے یا فرمایا کہ ”شیطان کے انڈے دینے کی جگہ ہے اور یہیں شیطان اپنے جھنڈے نصب کرتا ہے۔“ طبرانی بروایت سلیمان

۹۳۳۲ فرمایا کہ ”اے تاجروں کے گروں! اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن گناہ گار ٹھانے والے ہیں علاوہ ان (تاجروں) کے جنہوں نے بیچ بولا، نیکی کی اور امانت داری کی۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۳۳ فرمایا کہ ”اے تاجروں کے گروں تمہارے ذمے وہ کام لگایا گیا ہے جس میں پہلی اٹیس تباہ ہو چکی ہیں، ناپنا اور تولنا۔“

متفق علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۳۴ فرمایا کہ اے وزن کرنے والے! وزن کرو اور زیادہ دے۔“ بغوی بروایت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ

تیسری فصل..... کمائی

کسب کی اقسام کے بیان میں

۹۳۳۵ فرمایا کہ ”ہر وہ چیز جس پر تم اجرمعاوضہ لیتے ہو۔ ان میں اجر لئے جانے کی سب سے زیادہ مستحق چیز اللہ کی کتاب ہے۔“

بخاری بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۳۶ فرمایا کہ ”سب سے پاک کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کرتے ہوئے جھوٹ نہیں بولتے، ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت نہیں کرتے، وعدہ کر لیں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے، خریدتے ہیں تو برائی نہیں کرتے، بیچتے ہیں تو دھتکار تے نہیں، اگر کسی کا قرض دینا ہو تو ٹال منول نہیں کرتے، اگر کسی سے قرض وصول کرنا ہو تو سختی نہیں کرتے۔“ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۹۳۳۷ فرمایا کہ ”سب سے پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے، ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت نہیں کرتے، وعدہ کرتے ہیں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے، بیچتے ہیں تو دھتکار تے نہیں۔ کسی کا قرض دینا ہو تو ٹال منول نہیں کرتے، کسی سے قرض لینا ہو تو سختی نہیں کرتے۔“ حکیم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۹۳۳۸ فرمایا کہ ”رزق کے نو حصے تجارت میں ہیں اور دسواں موسیقی چرانے میں۔“

سنن سعید بن منصور بروایت نعیم بن عبدالرحمن الزدیمی اور یحییٰ بن جابر الطائی رضی اللہ عنہ

۹۳۳۹ فرمایا کہ ”جب مالدار لوگ مرغیاں رکھنا شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ ایسی بستیوں کی ہلاکت کی اجازت دے دیتے ہیں۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۴۰ فرمایا کہ ”کسی شخص کا بہترین مال پللی ہوئی جوان گھوڑی ہے یا خالص مکہ۔“ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت سوید بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۴۱ فرمایا کہ ”گھوڑے ضرور رکھو کیونکہ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رکھی گئی ہے۔“ طبرانی اور ضیاء بروایت سواد بن ربیع رضی اللہ عنہ

۹۳۴۲ فرمایا کہ ”مردوں میں سے نیک مردوں کا کام سینا۔ (درزی) ہے اور عورتوں میں سے نیک عورتوں کا کام چرخا کا تبا ہے۔“

تمام خطیب اور ابن لال اور ابن عساکر بروایت حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۹۳۴۳ فرمایا کہ ”ہل چلاؤ، کیونکہ کھیتی باڑی کرنا برکت والا کام ہے، اور اس میں بڑے لوگوں کو زیادہ بلاؤ۔“

مراسیل ابی داؤد بروایت علی بن الحسین رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس روایت میں کہا گیا ہے کہ جتنا کم کو زیادہ کرو، اور مصباح اللغات میں بھاجم کے جو معنی لکھے ہیں وہ یہ ہیں ”کھوپڑی“، لکڑی کا پیالہ وہ کنواں جو شور زدہ زمین میں کھودا جائے اور سردار لوگ، دوسرے معنی کے علاوہ تمام معنی کا لحاظ اس ترجمے میں رکھا جاسکتا ہے۔ (مترجم)

مصباح اللغات ۱۲۰، مادہ جمعہ

۹۳۴۵ فرمایا کہ ”اگر اللہ تعالیٰ اہل جنت کو تجارت کی اجازت دیتے تو کپڑے اور عطر کی تجارت کی اجازت دیتے۔“

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یہاں روایت میں لفظ بڑ ہے جو کتان یا روئی کے کپڑے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

تکمیلہ

۹۳۴۶ فرمایا کہ ”بکریاں رکھو، وہ شام کو چر کر واپس بھی بھلائی کے ساتھ آتی ہیں اور صبح چرنے بھی بھلائی کے ساتھ جاتی ہیں۔“

مسند احمد بروایت ام ہانی رضی اللہ عنہا

۹۳۴۷ فرمایا کہ ”بکریاں رکھو، اس میں برکت ہے۔“

طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان، ابن جریر وابن ماجہ بروایت حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا

۹۳۴۸ فرمایا کہ ”اے ام ہانی! بکریاں رکھا کرو، یہ صبح چرنے بھی بھلائی کے ساتھ جاتی ہیں اور شام کو چر کر بھی بھلائی کے ساتھ آتی ہیں۔“

خطیب بروایت حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹۳۴۹ ایسی کوئی قوم نہیں کہ جس کے پاس ہم جائیں اور ان کے پاس بیس کالی سرخ بکریاں ہوں اور وہ تنگ دستی سے خائف ہوں۔“

الخطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

برکت والی روزی

۹۳۵۰ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے جب معیشت کو بنایا تو بکریوں اور کھیتی باڑی میں برکت ڈال دی۔“ دیلمی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۵۱ فرمایا کہ ”بہترین مال خالص (اصلی) سکہ یا پلے ہوئی (تابع یا مانوس) نوجوان گھوڑی ہے۔“

العسکری فی الامثال بروایت حضرت سدید بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... بکریوں کی برکت اور فضیلت تو ان روایات سے ظاہر ہی ہے لیکن ساتھ کھیتی باڑی اور زراعت کو بھی ملا دیا کہ یہ کام بھی بہت باعث برکت ہے جیسا کہ مشاہدہ بھی ہے

رہا نوجوان گھوڑی کا مسئلہ تو یہاں روایت میں لفظ مھرۃ ہے جو گھوڑے کے اس مادہ بچے کو کہا جاتا ہے جو ایک سوار کا بوجھ، خوبی برداشت کر سکے، چونکہ یہ بہت چست اور پھر تیز ہوتا ہے اس لئے گھمسان کی جنگوں کے کام آتا ہے جو ایک نہایت اہم انفرادی اور ملکی ضرورت ہے۔ اور خالص سکے سے مراد وہ درہم یا دینار ہے جس میں کھوٹ نہ ہو۔ واللہ اعلم مترجم۔

۹۳۵۲ فرمایا کہ ”انجیر کو لازم پکڑو، اس کا سرمایہ لگانا آسان ہے اور اس کا فائدہ زیادہ ہے کتان (یا ادنیٰ) کے کپڑے (کی تجارت) کو بھی لازم پکڑو کیونکہ اس کے دس میں سے نو حصوں میں برکت ہے۔ دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۵۳ فرمایا کہ ”اے حکم! سب سے حلال ترین کمائی وہ ہے جس میں یہ دونوں چلیں یعنی پیر، اور یہ دونوں کام کریں یعنی ہاتھ اور جس میں اس پر پسینہ آجائے یعنی پیشانی پر۔“ دیلمی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۳۵۴ فرمایا کہ ”اے قریش کے گروہ! یہ غلام تجارت میں تم پر غالب نہ آجائیں، کیونکہ رزق کے بیس دروازے ہیں، انیس ان میں سے تاجر کے لئے ہیں اور ایک دروازہ سار کے لئے اور سچا تاجر کبھی محتاج نہیں ہوتا، مگر یہ کہ وہ گناہ گار ہو، بہت وعدے کرنے والا ہو اور زلیل ہو۔“

دیلمی وابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی سچ بولنے والا تاجر تو محتاج نہیں ہوتا البتہ جو تاجر سچ نہ بولے، گناہ گار ہو، لمبے چوڑے وعدے کرتا ہو، امیدیں دلاتا ہو، قسمیں کھاتا ہو و محتاج ہو جائے گا۔ (مترجم)

۹۳۵۵ فرمایا کہ ”اے قریش کے گروہ! تم لوگ مویشیوں سے محبت کرتے ہو، اس کو کم کرو، تم ایسی زمین میں ہو جہاں بارش کم ہوتی ہے کھیتی باڑی کرو اس میں برکت ہے، اور اس میں سرداروں کو بھی لگاؤ۔ سنن ابی داؤد مراسیلہ، متفق علیہ بروایت حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ

۹۳۵۶ فرمایا کہ ”اگر جنت میں تجارت کی اجازت ہوتی تو کپڑے کی تجارت اجازت ہوتی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بزاز (کپڑے کی تجارت کرنے والے) تھے“ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۵۷ فرمایا کہ ”اگر جنت میں تجارت ہوتی تو جنتی اونٹنی کھال کے کپڑے بیچتے اور اگر جہنم میں تجارت ہوتی تو کھانے کی تجارت ہوتی، اور جو چالیس رات تک بیچے تو اس کے دل سے رحمت ختم کر دی جاتی ہے۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۵۸ فرمایا کہ ”اے بیٹے! اگر تمہارے پاس ایک غلام کی قیمت ہو تو اس سے غلام خرید لو کیونکہ بزرگی تو مردوں کی پیشانی میں ہے“ (ابو نعیم بروایت سہل بن صخر) اس روایت کی سند میں یوسف بن خالد اسستی ہے۔

۹۳۵۹ فرمایا کہ ”اے سہل! اگر اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو اس سے غلام خرید لو، کیونکہ اللہ تعالیٰ بھلائی کو مردوں کی پیشانیوں میں رکھتا ہے۔“

بغوی، طبرانی، ابن شاہین، وابن مندہ بروایت حضرت سہل بن صخر اللیثی رضی اللہ عنہ موقوفاً ۹۳۶۰ چھوٹے سے گھوڑی کے بچے کو پال لے یا کسی غلام یا باندی کو نبی کریم (ﷺ) نے ایک شخص کے بیروزگاری کے شکوے کے جواب میں فرمایا تھا۔ طبرانی کبیر عن عمر رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل..... ممنوعہ ذرائع آمدنی کے بیان میں

”التصویر“..... تصویر کشی کی ممانعت

۹۳۶۱ فرمایا کہ ”قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا، اور ان سے کہا جائے گا، زندہ کرو ان چیزوں کو جو تم نے بنائی ہیں۔“

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۶۲ فرمایا کہ ”قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا، جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو یا اس کو کسی نبی نے قتل کیا ہو یا اس شخص کو جس نے بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کیا ہوگا، یا مصور کو جو تماثل بناتا ہے۔“ مسند احمد بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... تماثل تماثل کی جمع ہے جس کے دونوں مطلب آتے ہیں، تصویر اور مورتی وغیرہ۔ دونوں کی حرمت واضح ہے۔ (مترجم)

۹۳۶۳ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ مصوروں کو اپنی صورتوں سے عذاب دیں گے جو انھوں نے بنائی تھیں۔“

الشیرازی فی الالقباب والخطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۶۴ فرمایا کہ ”بے شک ان تصویروں والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، اور ان سے کہا جائے گا زندہ کرو ان کو جو تم نے بنایا ہے۔“ مالک، مسند احمد، متفق علیہ، سنن ابی داؤد ابن ماجہ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و متفق

علیہ اور نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی مصوروں سے کہا جائے گا کہ جو تصویریں تم بناتے تھے ان میں جان ڈال کر ان کو زندہ کرو جو ظاہر ہے کہ وہ نہیں کر سکتے

اعاذنا اللہ منہ۔ (مترجم)

۹۳۶۵ فرمایا کہ ”قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق سے مشابہت اختیار کرتے تھے۔“

مسلم، ترمذی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۳۶۶ فرمایا کہ ”قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔“

بخاری بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۳۶۷ فرمایا کہ ”قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دوا نکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھی گی، اور دوکان ہوں گے جن سے

وہ سنے گی اور بولنے کے لئے زبان ہوگی، وہ کہے گی کہ مجھے تین آدمیوں کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔

۱ ہر مغرور سرکش جان بوجھ کر حق کی مخالفت کرنے والے کا۔

۲ ہر اس شخص کا جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو معبود مانے۔

۳ مصوروں کا۔ مسلم ترمذی، احمد بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی جہنم میں ان قسم کے افراد کو عذاب دینے کی ذمہ داری اس گروں پر ہوگی، اعاذنا اللہ منہ۔ آمین۔ (مترجم)
۹۳۶۸ فرمایا کہ ”قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی صفت دیکھنے کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں“۔ مسند احمد، نسائی، متفق علیہ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تصویر کشی پر سخت عذاب

۹۳۶۹ فرمایا کہ ”بے شک وہ لوگ جو یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے ان

کواب زندہ کرو“۔ نسائی، بخاری، مسلم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۷۰ فرمایا کہ ”قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا“۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۸۳۷۱ ”گھر میں تصویر رکھنے سے منع فرمایا“۔ ترمذی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۳۷۲ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح مخلوق بنانے کی کوشش کرے؟ ایک دانہ ہی

بنا کر دکھائیں یا ایک ذرہ ہی بنا کر دکھائیں یا جو کچھ ایک دانہ ہی بنا کر دکھائیں“۔ مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: فن مصوری، اسٹو ساری، مورنی اور اسٹچر (Sculpture) وغیرہ کی برائی واضح ہے۔ (مترجم)

۹۳۷۳ فرمایا کہ ”ہر مصور جہنم میں جائے گا، تمام تصویریں جو اس نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالی جائے گی اور انہی سے اس کو عذاب

دیا جائے گا“۔ مسند احمد، سلم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۷۵ فرمایا کہ ”جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونکو اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا“۔

مسند احمد، نسائی، متفق، علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ان تمام روایات میں فن مصوری کی ممانعت ہے کیونکہ یہ فصل ہی ان ذرائع آمدنی کے بیان میں ہے جو شرعاً ممنوع ہے،

ناجائز ہیں۔ (مترجم)

تکملہ

۹۳۷۶ فرمایا کہ ”کیا ہی بری کمائی ہے، کنجری کا معاوضہ، کتے کی قیمت، حجام کی کمائی“۔ طبرانی بروایت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یہاں حجام سے یہ پال کاٹنے والا نائی مراد نہیں بلکہ مراد پچھنے لگانے والے کی کمائی ہے، چونکہ اس میں کچھ اختلاف بھی ہے لہذا کسی

مستند عالم سے اس کی وضاحت اور تفصیل اچھی طرح سمجھ لی جائے، یہ اس تفصیل کا محل نہیں ہے۔ (مترجم)

۹۳۷۷ فرمایا کہ ”حرام آمدنی میں سے یہ بھی ہیں، حجام کی کمائی، کتے کی قیمت اور کنجری کا معاوضہ“۔

خطیب، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، وطبرانی، ابن البخار بروایت حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حجام کی کمائی کی طرح کتے کی خرید و فروخت بھی اختلافی مسئلہ ہے لہذا کسی مستند عالم سے سمجھ لیا جائے اور کنجری یا رنڈی کی آمدنی تو

بہر حال ہی حرام۔ (مترجم)

۹۳۷۸ فرمایا کہ ”تین چیزیں ایسی ہیں جو سب کی سب حرام ہیں، حجام کی کمائی، رنڈی کا معاوضہ اور کتے کی قیمت، البتہ شکاری کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔“ متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۹۳۷۹ فرمایا کہ ”تین قسم کی کمائی بدترین کمائی ہے، رنڈی کا معاوضہ، حجام کی کمائی، اور کتے کی قیمت۔“

۹۳۸۰ فرمایا کہ ”شاید کہ تم اتنے نجوس ہو جاؤ کہ بلیاں اور کتے بھی نہ خریدو اور شاید کہ تم اتنے فقیر ہو جاؤ کہ فقر تمہیں حجام کی کمائی کھانے پر مجبور کر دے۔“
 دیلمی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ
 ۹۳۸۱ حجام (مجھنے لگانے والا) کو اس کی اجرت دو، آپ سے حجام کی کمائی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا۔

مسند احمد، سنن سعید بن منصور، مسند ابویعلیٰ عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۹۳۸۲ اسے اس کا اجر دو (یعنی حجام کو)۔ طبرانی کبیر عن ثوبان
 ۸۳۸۳ اسے اس کا اجر دو اور اسے اپنا دوست سمجھ کر کھلاؤ یعنی حجام کو اجرت پر لاؤ۔

ترمذی قال حسن، ابن ماجہ ابو داؤد، ابن قانع عن ابن محیصہ عن ابیہ
 ۹۳۸۴ اسے حجام کی اجرت دو اور اسے اس کی گھڑی میں باندھ دینا۔ متفق علیہ عن محیصہ بن مسعود
 فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ اس کی کمائی کو فقیر نہ سمجھا جائے اور ایک کام آنے اور آرام دینے کا پیشہ اختیار کرنے والے کو اجرت دی جائے
 ۹۳۸۵ جب رسول اللہ ﷺ سے کتے کی کمائی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ زمانہ جاہلیت والوں کا کھانا ہے۔
 طبرانی بروایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور اسی طرح حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا
 فائدہ:..... یعنی اسلام سے پہلے تو کتے کی خرید و فروخت ہوتی تھی لیکن اسلام میں کتے کی خرید و فروخت پر پابندی لگا دی گئی تاکہ لہو و لعب اور عیسائیوں اور یہودیوں کی مشابہت سے بچا جاسکے۔
 ۹۳۸۶ فرمایا کہ ”جو شخص کھانے پینے کی چیزوں کی تجارت کرتا ہو امر گیا تو اس کے دل میں مسلمانوں کے لئے کینہ ہوگا۔“

ابونعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

آزاد انسانوں کی تجارت حرام ہے

۹۳۸۷ فرمایا کہ بے شک سب سے بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو بیچتے ہیں۔ خطیب بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۹۳۸۸ فرمایا کہ ”بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔“ دیلمی بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مذکورہ روایات میں غلاموں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے جبکہ اس سے پہلے ایسی روایات گزر چکی ہیں جن میں غلام خریدنے کی ترغیب ہے تو بظاہر ان میں تعارض ہے لیکن اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو درحقیقت ان میں کوئی تعارض نہیں، دراصل انسانی معاشرے میں انسانیت کو غلام بنانے کی حوصلہ شکنی مقصود ہے لہذا وہ روایات جن میں غلام خریدنے کی ترغیب دی گئی ہے وہ ان لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا گیا ہے جن کے بارے میں آپ ﷺ جانتے تھے کہ یہ یا تو غلام کو آزاد کر دیں گے یا پھر غلام کے لئے مقرر کردہ اسلامی حقوق ٹھیک ٹھیک ادا کریں گے، جبکہ یہ روایات جن میں غلاموں کی خرید و فروخت کی بالکل ممانعت ہے یہاں آپ ﷺ کا خطاب خیر القرون کے بعد آنے والے لوگوں سے ہے اور دین داری کی کمی ہوتی جائے گی اور وہ ٹھیک سے غلاموں کے حقوق ادا نہیں کر سکیں گے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم۔ الحدیث

ترجمہ:..... سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے وہ جو اس کے بعد اور پھر جو اس کے بعد ہے۔ اتنی۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۳۸۹ فرمایا کہ ”گانے والیوں کی خرید و فروخت نہ کرو اور نہ ان کو گانا سکھاؤ، ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور ان کی قیمت حرام ہے۔“ (متفق علیہ)

۹۳۹۰ فرمایا کہ ”گانے والی عورتوں کو نہ بیچنا جائز ہے اور نہ خریدنا، ان میں تجارت بھی جائز نہیں، ان کی قیمت حرام ہے، اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”ومن الناس من يشتري لهو الحديث“ (سورۃ لقمان آیت ۶)

ترجمہ:..... لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو فضول باتیں خریدتے ہیں۔

اور قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، کوئی شخص ایسا نہیں جس نے گانے کے لئے اپنی آواز بلند کی ہو مگر اللہ تعالیٰ نے دوفرشتے نہ بھیجے ہوں جو اس کے کندھوں پر چڑھ جاتے ہیں اور مسلسل اپنے پیروں سے اس شخص کے سینے پر مارتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے۔“ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاہی، وابن مردویہ بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ودوی صدرہ ای قولہ حرام

۹۳۹۱ فرمایا کہ ”باندی کی کمائی نہ کھاؤ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ ہمیں وہ اپنی شرمگاہ سے نہ کمانے لگے۔“

طبرانی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی ایسا نہ ہو کہ زنا کروا کر پیسا کمانے لگے۔ (مترجم)

۹۳۹۲ جس چیز کی قیمت حلال نہ ہو اس چیز کا کھانا اور پینا بھی حلال نہیں۔ دارقطنی عن تمیم داری

۹۳۹۳ فرمایا کہ ”لوگوں میں سے رنگ کرنے والے۔ یعنی صباغ سب سے زیادہ جھوٹے ہوتے ہیں۔“

سنن دارقطنی بروایت حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ

روزی میں خیانت کرنے والے

۹۳۹۴ قیامت کے دن ایک منادی آواز لگائے گا اللہ سے خیانت کرنے والے لوگ کہاں ہیں چنانچہ جانوروں اور غلاموں کے تاجر، نقدی کی تجارت کرنے والے اور درزیوں کو لایا جائے گا۔ فردوس دیلمی ابن عمر رضی اللہ عنہ

تکلمہ

۹۳۹۵ فرمایا کہ ”مصوروں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا، زندہ کرو اسے جو تم نے بنایا ہے۔“

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۹۶ فرمایا ”ان تصویر والوں کو انہی سے عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ زندہ کرو ان چیزوں کو جن کو تم نے بنایا ہے، اور جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔“ مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۳۹۷ فرمایا کہ ”بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا۔“ نسائی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۹۸ فرمایا کہ ”بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔“

بخاری بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۳۹۹ فرمایا کہ ”جس نے کوئی تصویر بنائی اسے قیامت میں اس وقت تک عذاب دیا جاتا رہے گا جب تک وہ اس میں روح نہ پھونک دے، اور ایسا وہ کرنے سکے گا، اور اگر کوئی شخص کسی کی بات سے حالانکہ یہ انہیں پسند نہ ہو کہ یہ ان کی بات سے تو ایسے شخص کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا، اور جس نے جھوٹا خواب سنایا اس کو جو کا ایک دانہ دیا جائے گا اور اس وقت تک عذاب دیا جائے گا جب تک یہ شخص اس دانے کی

۹۴۰۰۔ دونوں طرفوں میں گرہ نہ لگالے حالانکہ وہ ایسا کر نہیں سکے گا۔ مسند احمد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اُسے اس وقت تک عذاب دیں گے جب تک وہ اس میں روح نہ پھونک دے حالانکہ وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔ بخاری بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۴۰۱۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح تخلیق کرنے لگے، ذرا ایک دانہ تو بنائیں، ایک ذرہ تو بنائیں، ایک جو کا دانہ تو وہ بنائیں۔“ مسند احمد، بخاری، مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فائدہ: یعنی اگر وقتاً تو وہ میری مشابہت اختیار کرنا چاہتے ہیں تو ذرا، ایک نسا ایسا جو کا دانہ ہی بنا کر دکھائیں، مقام فکر ہے عالم انسانیت کے لئے جب تمام مخلوقات اس قدر محتاج اور بے بس ہیں تو کیوں اس کی عبادت میں کوتاہی کریں جو محتاج و بے بس بلکہ وہ تو ہر شے پر قادر ہے، سبحانہ العظیم شانہ۔ (مترجم)

۹۴۰۲۔ فرمایا کہ ”تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح تخلیق کرنے کی کوشش کرے، ذرا ایک چھڑی بنا کر دکھائیں، ذرا ایک ذرہ ہی بنا کر دکھائیں۔ ابن النجار بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۹۴۰۳۔ فرمایا کہ ”جو کوئی بھی تصویر بناتا ہے قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا جو تو نے بنایا تھا اسے زندہ کر۔“

طبرانی وابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ۹۴۰۴۔ فرمایا کہ ”اے عائشہ! بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔“ مسلم، نسائی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ۹۴۰۵۔ فرمایا کہ ”ان لوگوں پر حیرت ہے کہ یہ لوگ سن چکے ہیں کہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، یہ۔۔۔ تصویریں بناتا ہے کیا اسے غور و فکر نہیں کرنا چاہیے؟ بخاری، مستدرک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

متفرق ممنوعہ ذرائع آمدنی کے بارے میں

۹۴۰۶۔ فرمایا کہ ”کیا ہی بڑی کمائی ہے بانسری بجانے والے کی اجرت اور کتے کی قیمت۔“ ابو بکر بن مقسم فی حزلہ، بخاری، مستدرک حاکم مسند احمد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۹۴۰۷۔ فرمایا کہ ”میں غمر (شراب) کی تجارت حرام قرار دیتا ہوں۔“

مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۹۴۰۸۔ فرمایا کہ ”چھ عادتیں حرام میں سے ہیں۔

۱۔ امام کارشوت لینا، اور یہ سب سے بدترین حرام ہے۔

۲۔ کتے کی قیمت۔

۳۔ اپنے مذکر جانور کی کمائی۔

۴۔ رشدی کا معاوضہ۔

۵۔ حجام کی کمائی۔

۶۔ کابین اور اس کی باتوں کو حلال سمجھنا۔ ابن مردویہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فائدہ: یعنی یہ چھ عادات یا کام حرام ہیں، (اول) امام کارشوت لینا، یہاں امام سے مراد حکمران ہے، چونکہ حکمران ہر طرح صاحب اختیار ہوتا ہے اس لئے اس زبردست عہدے اور منصب کے ہوتے ہوئے رشوت لینا بدترین حرکت ہے۔

کتے کی قیمت اس کے بارے میں وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔ یعنی اگر کسی شخص کے پاس بکریاں ہیں۔ بکر انہیں اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی بکریاں گامبھن ہوں اور بچے دے تو اپنی بکریوں کو ایسے شخص کے پاس لے جاتا ہے جس کے پاس بکرا ہو، اس کے بکرے سے اپنی بکریوں کا جنسی اختلاط کرواتا ہے اور اس کام کا معاوضہ ادا کرتا ہے، تو یہ جو معاوضہ ہے یہ بھی حرام ہے۔

ان کی وضاحت بھی پہلے گزر چکی ہے۔

کہانت کو ماننا، کاہن کی باتوں پر یقین کرنا، اس کے معاوضے وغیرہ کو جائز و حلال سمجھنا بھی حرام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۴۰۹ فرمایا کہ ”میری امت کے برے لوگ سنار اور رنگ ساز ہیں“۔ مسند الفردوس للدیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... کیونکہ یہ دونوں ہی اپنے کام میں کثرت سے جھوٹ بولتے ہیں۔ (مترجم)

۹۴۱۰ فرمایا کہ ”رنڈی کا معاوضہ، کتے کی قیمت اور حجام کی کمائی بدترین کمائی ہے“۔

مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۴۱۱ فرمایا کہ ”باندیوں کی کمائی حرام ہے“۔ الضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی باندیوں سے زنا کروانا اور اس سے آمدنی حاصل کرنا۔ (مترجم)

۹۴۱۲ فرمایا کہ ”حجام جو چاہے اسے پانی سیراب کرنے والے اونٹ کو چارے کے طور پر کھلا دے۔“

مسند احمد بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۴۱۳ فرمایا کہ ”میں نے اپنی خالہ فاختہ بنت عمرو کو ایک غلام تحفے میں دیا اور انہیں بتادیا کہ اسے نہ تو سنار بنائیے گا، نہ حجام اور نہ جانور ذبح

کرنے والا“۔ طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۴۱۴ فرمایا کہ ”میں نے اپنی خالہ کو ایک لڑکا تحفے میں دیا، مجھے امید ہے کہ میری خالہ کیلئے یہ غلام برکت والا ثابت ہوگا، میں نے خالہ کو یہ بھی

کہہ دیا ہے کہ اسے نہ حجام بنائیں، نہ سنار اور نہ قصائی“۔ مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۱۵ آپ ﷺ نے اپنی وفات سے دو ماہ پہلے بیع صرف کرنے سے منع فرمادیا تھا“۔ بزار، طبرانی بروایت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

بیع صرف:..... بعض ثمنوں کو بعض کے عوض بیچنے کو بیع صرف کہتے ہیں۔ (دیکھیں، فتح القدیر بحوالہ رد المحتار جلد ۵ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

دوسرے لفظوں میں آپ یوں سمجھ لیجئے کہ کرسی کے بدلے کرنسی کے لین دین (خرید و فروخت) کو بیع الصرف کہتے ہیں، جیسے سونا دیکر سونا

خریدنا، یا چاندی دیکر چاندی خریدنا، یا سونا دیکر چاندی خریدنا، یا چاندی دیکر سونا خریدنا، چونکہ اس وقت دینار (سونے کے سکے) اور درہم

(چاندی کے سکے) ہی بطور کرنسی کے رائج تھے اس لئے ثمن کا ترجمہ کرنسی سے کیا گیا ہے۔

اب چونکہ بیع صرف میں موجود اس کی مخصوص شرائط کا لحاظ عام طور پر نہیں رکھا جاتا لہذا روایت میں مطلقاً منع فرمادیا، باقی اس کی صحیح

تعریف، حکم اور شرائط کسی بھی مستند دارالافتاء سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ (مترجم)

۹۴۱۶ آپ ﷺ نے باندیوں کی کمائی سے منع فرمایا“۔ بخاری، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۱۷ آپ ﷺ نے باندیوں کی کمائی سے منع فرمایا جب تک کہ ان کا ذریعہ کمائی معلوم نہ ہو جائے۔“

سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۴۱۸ آپ ﷺ نے حجام کی کمائی سے منع فرمایا“۔ ابن ماجہ بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۴۱۹ فرمایا کہ ”مسند کا سفر اس وقت تک نہ کرو جب تک حج یا عمرے کا ارادہ نہ ہو یا اللہ کے راستے میں غازی ہو کر کیونکہ مسند کے پیچھے آگ

ہے اور آگ کے پیچھے پھر مسند“۔ سنن ابی داؤد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسرا باب..... خرید و فروخت کے بارے میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل..... خرید و فروخت کے آداب کے بیان میں

اس میں دو ضمنی مضامین ہیں۔

پہلا مضمون..... نرمی اور درگزر کے بیان میں

۹۴۲۰ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتے ہیں جو بیچے تو نرمی سے کام لے۔“ جب خریدے تو نرمی سے کام لے، جب فیصلہ کرے تو نرمی سے کام لے اور جب تقاضا کرے تو بھی نرمی سے کام لے۔ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ۹۴۲۱ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو جنت میں داخل کریں گے جو خرید و فروخت کرتے ہوئے نرمی اور (درگزر سے کام لے، فیصلہ کرتے ہوئے بھی درگزر سے کام لے اور طلب کرتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لے۔“

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ۹۴۲۲ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں اپنے اس بندے پر جو نرمی کرے بیچتے ہوئے، نرمی کرے خریدتے ہوئے، نرمی کرے فیصلہ کرتے ہوئے، نرمی کرے تقاضا کرتے ہوئے۔“ بخاری ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ ۹۴۲۳ فرمایا کہ ”تم سے پہلے لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو معاف فرمادیا جو بیچتے ہوئے نرمی کرتا، خریدتے ہوئے نرمی کرتا اور طلب کرتے ہوئے نرمی کرتا۔“ مسند احمد، ترمذی، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

دوسرا مضمون..... متفرق آداب کے بیان میں

۹۴۲۵ فرمایا کہ ”پہلے سودے پہلی پیشکش کو لازم پکڑو کیونکہ فائدہ نرمی اور درگزر کے ساتھ ہے۔“ مصنف ابن ابی شیبہ، سنن ابی داؤد فی المراسیل، سنن کبریٰ بیہقی بروایت امام زہری رضی اللہ عنہ فائدہ:..... پہلی آفر جو کسی سودے میں ہو اسے لینے کی ترغیب ہے کیونکہ نرمی اور دوسرے کے ساتھ احسان کرنا زیادہ فائدہ مند ہے۔

۹۴۲۶ فرمایا کہ سامان کا مالک اس بات کا حقدار ہے کہ اس سے بھاؤ تاؤ کیا جائے۔ مراسیل ابن داؤد بروایت ابن حسین ۹۴۲۷ فرمایا کہ ”اے قبیلہ! ایسا مت کرو، لیکن (بلکہ) جب تم کچھ خریدنا چاہو تو اس چیز کے بدلے خریدو جسے تم خود بھی (بطور قیمت) لینا چاہو (خواہ) وہ چیز تمہیں دی گئی ہو یا نہ، اور جب تم کچھ بیچنا چاہو تو اسی چیز کے ساتھ بھاؤ تاؤ کرو جسے تم خود بھی دینا چاہو، (خواہ) وہ چیز تمہیں دی گئی ہو یا نہ۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت قبیلہ ام بنی انمار رضی اللہ عنہ ۹۴۲۸ فرمایا کہ ”دین دین کرنے والوں میں سے دونوں کو اختیار ہے جب تک سودے کی گفتگو ختم نہ ہو جائے، چنانچہ اگر دونوں نے بیچ کہا اور بیان کر دیا تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوگی، اور اگر انہوں نے چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی خرید و فروخت کی برکت ختم کر دی جائے گی۔“

مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فائدہ:..... اس روایت کے الفاظ یہ ہیں ”البيعان بالخيار ما لم يتفرقا“ الخ، یہ مشہور اختلافی مقام ہے، یہاں شوافع اور احناف میں

اختلاف ہے، حضرات شوافع مسلمہ سے جعفری علیحدگی مراد لیتے ہیں لہذا ان کے اعتبار سے ترجمہ اس طرح ہوگا کہ لین دین کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔

۹۴۲۹ فرمایا کہ ”اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو، اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔“

مسند احمد، بخاری بروایت حضرت مقدم بن معد یکر ب رضی اللہ عنہ بخاری فی التاریخ، ابن ماجہ بروایت حضرت عبد اللہ بن مسند احمد، ابن ماجہ، بروایت حضرت ابی ایوب رضی اللہ عنہ، طبرانی، مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ۹۴۳۰ فرمایا کہ ”اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو کیونکہ ناپے ہوئے کھانے میں برکت ہوتی ہے“۔ ابن النجار بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ فائدہ: یہاں کھانے کو ناپنے سے مراد کھانے پینے کی چیزوں کی خرید و فروخت کرتے ہوئے ناپنا ہے، اور ناپنا عربی لفظ ”کیلوا“ کا ترجمہ ہے، کیونکہ اہل عرب کے ہاں یہی طریقہ رائج تھا، اور ہمارے ہاں اردو میں ناپ تول و نول تقریباً مترادف الفاظ سمجھے جاتے ہیں۔ (مترجم) ۹۴۳۱ گنگھی کرنے والی عورت میں برکت ہے۔ سنن ابی داؤد محمد بن سعد

۹۴۳۲ فرمایا کہ ”تین چیزوں میں برکت ہے۔
۱ ایک مقررہ وقت تک ہونے والی خرید و فروخت۔
۲ آپس میں ادھار لینا دینا۔

۳ اور گھر کے لئے گندم اور جو کو آپس میں ملانا بیچنے کے لئے نہیں۔“ ابن ماجہ وابن عساکر بروایت حضرت حبيب رضى الله عنه ۹۴۳۳ فرمایا کہ ”اے تاجروں کے گروہ! بے شک تاجروں کو قیامت کے دن گناہ کی حالت میں اٹھایا جائے گا علاوہ ان تاجروں کے جو اللہ سے ڈرتے رہے اور نیکی کرتے رہے اور سچ بولا۔“ ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت عائشہ رضى الله عنها ۹۴۳۴ فرمایا کہ ”اے تاجر و جھوٹ سے بچو۔“ طبرانی بروایت حضرت علی بن ابی طالب رضى الله عنه

۹۳۳۵ فرمایا کہ ”اے تاجروں کے گروہ! اس خرید و فروخت میں (فضولیات) اور حلف (قسمیں) بھی ہوتی ہیں تو اس میں صدقہ بھی ملاؤ۔“

۹۴۳۶ فرمایا کہ ”اے تاجروں کے گروہ“ شیطان اور گناہ دونوں خرید و فروخت میں موجود ہوتے ہیں، اس لئے اپنی خرید و فروخت میں صدقہ کی ملاوٹ کر لیا کرو“۔ ترمذی، بروایت حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ

۹۴۳۷۔ فرمایا کہ ”بے شک تمہیں دوا ایسے کاموں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے جن میں تم سے پہلے تو میں ہلاک ہو چکی ہیں۔“

۹۳۳۸۔ فرمایا کہ ”جب تولد تو زیادہ دو“ ابن ماجہ، والضحیاء بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ
ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

لبازار میں داخل ہونے کی دعا

۹۴۳۹ فرمایا کہ ”جو بازار میں داخل ہوا، اور اس نے یہ کلمہ پڑھ لیا:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وهو حی لا یموت ببذہ الخیر
 وهو علی کل شیء قدید
 ترجمہ: ”کوئی معبود نہیں علاوہ اللہ تعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے

ہیں وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، اور وہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور اس کی ایک لاکھ برائیاں مٹا دیں گے، اور اس کے ایک لاکھ درجے بلند کر دیں گے اور جنت میں اس کے لئے گھر بنائیں گے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۳۰ فرمایا کہ ”فجر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہونے تک اپنے مصلے پر بیٹھے بیٹھے اللہ کا ذکر کرنے والا اس سے زیادہ پہنچا ہوا ہے جو تلاش رزق میں تمام دنیا چھان چکا ہو۔“ فردوس دیلمی بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۹۴۳۱ فرمایا کہ ”اپنی ضروریات اور رزق کی تلاش کے لئے صبح جلدی نکلا کرو، کیونکہ صبح میں برکت اور کامیابی ہے۔“

معجم اوسط طبرانی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تکملہ

۹۴۳۲ فرمایا کہ ”خرید و فروخت میں شور شرابہ اور قسمیں وغیرہ خوب ہوتی ہیں لہذا اس میں کچھ صدقہ وغیرہ ملا دیا کرو۔“

ابن حبان بروایت حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ

۹۴۳۳ فرمایا کہ ”اے تاجروں کے گروہ اس خرید و فروخت کے دوران جھوٹ اور قسمیں وغیرہ ہوتی ہیں لہذا اس میں کچھ صدقہ وغیرہ بھی ملا لیا کرو۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ

۹۴۳۴ فرمایا کہ ”تمہیں دو باتوں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، جن میں تم سے پہلی اٹیں ہلاک ہو چکی ہیں۔“

ترمذی وضعفہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۴۳۵ فرمایا کہ ”اے تاجروں کے گروہ تم قسم بہت کھاتے ہو لہذا اپنی اس خرید و فروخت میں کچھ صدقہ ملا لیا کرو۔“

اور رویانی بروایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

تاجروں کو صدقہ کا اہتمام کرنا چاہئے

۹۴۳۶ فرمایا کہ اے تاجروں کے گروہ! اس خرید و فروخت میں فضولیات اور قسمیں ہوتی ہیں لہذا اس میں صدقہ ملا لیا کرو۔“

مسند احمد سنن ابی داؤد، نسائی ابن ماجہ، مستدرک حاکم اور متفق علیہ بروایت حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ خرید و فروخت کی مجلس ایک ایسی مجلس ہوتی ہے جہاں جھوٹ بھی بولا جاتا ہے، قسمیں بھی کھائی جاتی ہیں، شور شرابہ بھی ہوتا ہے اور مختلف قسم کی دیگر فضولیات بھی ہوتی ہیں اور یہ سب گناہ کے کام ہیں لہذا ان کے کفارے کے طور پر کچھ صدقہ خیرات بھی کر دینا چاہیے کہ یہ مجلس وبال نہ بن جائے۔ (مترجم)

۹۴۳۷ فرمایا کہ ”بے شک تاجر ہی گناہ کا پھوٹتا ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے بیع (خرید و فروخت) کو حلال نہیں قرار دیا؟ فرمایا، ہاں لیکن جب تاجرات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں، قسمیں کھاتے ہیں اور گناہ گار ہو جاتے ہیں۔“

مسند احمد، ابن خزیمہ، مستدرک حاکم، طبرانی، بیہقی شعب الایمان بروایت حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ،

اور طبرانی بروایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

۹۴۳۸ فرمایا کہ ”جیسے چاہو بیچو، (لیکن) میری ایک بات سن لو جو تم سے کہتا ہوں، جانور کی کھال اس وقت تک نہ تارو جب تک وہ (ذبح کے بعد) مرنے جائے، اور جب (جب تک تمہارے ایک مسلمان بھائی کا بھاء تاؤ) مکمل نہ ہو جائے تو تم اس پر سودا نہ کرو، اور بولی بڑھانے کے لئے (دھوکے سے) اضافی بولی نہ لگاؤ، اور (بازار میں آنے سے) پہلے سودا نہ لو اور ذخیرہ اندوزی نہ کرو۔“ طبرانی بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۹۴۴۹ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے پر رحم فرمائے جو بیچتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے، خریدتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے، فیصلہ کرتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے، اور جب طلب کرتا ہے تو بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے۔“

بخاری، ابن ماجہ، ابن حبان بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور ابن النجار بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

دوسری فصل..... عملی طور پر ممنوع خرید و فروخت کے بیان میں

یعنی وہ خرید و فروخت جو شرعاً تو ممنوع نہ ہو لیکن کسی اور وجہ سے ممنوع قرار دی جائے۔ (مترجم)
اس میں آٹھ مضامین ہیں۔

پہلا مضمون

اس چیز کی فروخت کے بارے میں جواب بھی تک خریدنے والے نے اپنے قبضے میں نہیں لی یا جس کا مالک نہیں بنا۔

۹۴۵۰ فرمایا کہ ”جب تم کھانا خریدو تو اس وقت نہ بیچو جب تک پورا وصول نہ کر لو“۔ مسلم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۴۵۱ فرمایا کہ ”جب تم کوئی چیز خرید لو تو اسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک اپنے قبضے میں نہ لے لو“۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن حبان بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۴۵۲ جب کسی سے کیل ناپنے کی بات کر لو تو اسے ناپ کر دو۔ ابن ماجہ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۹۴۵۳ فرمایا کہ ”جو کوئی کھانا خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک پورا وصول نہ کر لے“۔

مسند احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، اور متفق علیہ اور اربعہ باقیہ، بروایت حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہ، اور مسند احم، مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۵۴ فرمایا کہ ”کھانے کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک خرید کر پورا وصول نہ کر لو“۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۴۵۵ فرمایا کہ ”جو تیرے پاس نہیں وہ مت بیچو“۔

۹۴۵۶ فرمایا کہ ”جس نے کھانا خرید تو اس کو اس وقت تک نہ بیچے جب تک پورا وصول نہ کر لے“۔

مسند احمد، متفق علیہ نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسرا مضمون..... عیب چھپانے کی برائی کے بیان میں

بیع مصراة

۹۴۵۷ فرمایا کہ ”اؤٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ دوھے بغیر مت چھوڑو (تاکہ خریدار جانور کو زیادہ دودھ دینے والا سمجھے)۔ اس کے بعد

بھی (جس کسی نے) ایسا جانور خرید لیا تو اس کو اس جانور کا دودھ دوھ لینے کے بعد (یعنی یہ حقیقت) معلوم ہونے کے بعد کہ جانور دراصل اتنا

دودھ دینے والا ہے نہ کہ جتنا خریداری کے وقت لگتا تھا (خریدار کو) دوا چھی باتوں کا اختیار ہے۔

۱..... یا تو اس جانور پر گزارا کرے یا

۲۔ اس جانور کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور اضافی طور پر تھنوں میں موجود دودھ کے بدلے میں بھی دے۔

بخاری بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس روایت میں جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے وہ علماء کے ہاں بیع مصراۃ کے نام سے مصروف ہے اور ائمہ کے ہاں اختلافی ہے، مسئلہ چونکہ قدرے پیچیدہ ہے لہذا اس مسئلہ کو کسی مستند عالم یا دارالافتاء سے سمجھ لینا چاہیے۔ (مترجم)

۹۴۵۸ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسی بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی تھی تو اس کو تین دن تک اختیار ہے، اگر چاہے تو اسی کو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی واپس کرے“۔ مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فائدہ:..... صاع ایک پیمانہ ہے جس سے اناج گندم، جو، گیہوں، کھجور، چھوڑے، کشمش اور اس طرح کی دیگر اشیاء کو ناپا جاتا تھا موجودہ دور میں اس کی صحیح مقدار معلوم کرنے کے لئے علماء تو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ”اوزان شرعیہ“ ملاحظہ فرمائیں اور عوام کسی مستند عالم سے پوچھ لیں۔ (مترجم)

۹۴۵۹ فرمایا کہ ”جس کسی نے ایسی بکری خریدی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اب اسے تین دن تک اختیار ہے، اگر واپس کرے تو ساتھ ایک صاع کی مقدار کوئی کھانے کی چیز بھی دے (لیکن) گیہوں کا آٹا نہ دے“۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۹۴۶۰ فرمایا کہ ”جس کسی نے ایسی بکری خریدی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر چاہے تو اسی کو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اور ساتھ میں ایک صاع کھجور بھی واپس کرے گیہوں کا آٹا نہ دے۔ مسلم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فائدہ:..... مذکورہ دونوں روایات کے آخر میں گیہوں کے آٹے کا ذکر ہے۔ یہ دراصل عربی لفظ سمراء کا ترجمہ ہے، اس لفظ کے اور بھی بہت سے معانی ہیں، موقع محل کی مناسبت سے یہی معنی زیادہ مناسب معلوم ہوئے چنانچہ انہیں کو ذکر کیا گیا دیکھیں مصباح اللغات ۳۹۵ مادہ سر۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۴۶۱ فرمایا کہ ”ایسا جانور بیچنا دھوکہ ہے جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں اور دھوکہ مسلمان کے لئے جائز نہیں۔“

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۴۶۲ فرمایا کہ ”جب تم میں سے کوئی بکری یا اونٹنی بیچے تو اس کے تھنوں میں دودھ نہ جمع کرے“۔ نسائی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۹۴۶۳ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو ساتھ اتنا ہی (یعنی جتنا دودھ تھا) یا اس کی دوگنی مقدار گیہوں کے دانے دے“۔ سنن ابی داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ۹۴۶۴ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے یا وہ بہت دودھ دینے والا لگتا تھا تو اب اس کو تین دن کا اختیار ہے اگر اسی کو رکھنا چاہے تو رکھ لے اور اگر اس کو واپس کرنا چاہے تو واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے۔“

ابن ماجہ، نسائی بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۵ آپ ﷺ نے ایسے جانور کی فروخت سے منع فرمایا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں۔“ مسند بزار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۴۶۶ فرمایا کہ ”جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسی اونٹنی یا ایسی بکری خریدے جو بہت دودھ دینے والی لگتی ہو تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے دودھ لینے کے بعد، یا تو یہی رکھے، یا پھر اس کو واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار برابر کھجوریں دے دے۔“

مسلم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۷ فرمایا کہ ”جس نے دودھ دوہنے کے لئے بکری خریدی اور تین دن تک اس کا دودھ دوھا تو اس کو اختیار ہے، چاہے رکھ لے ورنہ واپس

کر دے اور ساتھ ایک صاع کھجوریں دے دے۔“ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۴۶۸۔ فرمایا کہ ”جس نے ایسی بکری خریدی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر واپس کر دے تو ساتھ ایک صاع
 کی مقدار کوئی کھانے کی چیز یا کھجوریں دیدے۔“ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن رجل من الصحابة رضی اللہ عنہ
 ۹۴۶۹۔ فرمایا کہ ”جس نے ایسی بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی تا کہ اسے دو مہے تو اگر راضی ہے تو اسی کو رکھ لے ورنہ واپس
 کر دے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے۔“

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سنن ابی داؤد بروایت زہری رحمۃ اللہ علیہ مرسلًا
 ۹۴۷۰۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسی بکری خرید لی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی، تو اب اگر اس کو ناپسند ہے تو اس کو واپس کر دے اور ساتھ ایک
 صاع کی مقدار کے برابر کھجوریں بھی دیدے۔“ طبرانی بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ رضی اللہ عنہ
 ۹۴۷۱۔ فرمایا کہ ”کسی نے ایسی اونٹنی خرید لی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اگر وہ راضی ہے تو ٹھیک ورنہ واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کی
 مقدار کھجوریں بھی دے دے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۹۴۷۲۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسی بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی اور اسے دوہتا بھی ہے تین دن تک، لہذا راضی ہے تو ٹھیک ورنہ
 واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے۔“ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت حسن رضی اللہ عنہ
 ۹۴۷۳۔ فرمایا کہ ”جس نے ایسی اونٹنی یا بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی تو اس کو دو مہے سے ایک بات کا اختیار ہے اگر چاہے تو
 واپس دے دے اور ساتھ ایک برتن پھر کھانے کی کوئی چیز بھی دے دے۔“ متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۹۴۷۴۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسی بکری اونٹنی خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی تو اب اس کو دو مہے سے ایک بات کا اختیار ہے، یا تو واپس
 کر دے اور ساتھ برتن پھر کھانے کی کوئی چیز بھی دے دے اور اگر چاہے تو اسی کو رکھ لے۔“ متفق علیہ بروایت حسن مرسلًا
 ۹۴۷۵۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسی بکری خریدی جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو اب بکری والے کو دودھ دوھنے کا حق ہے، پھر اگر
 وہ راضی ہو تو اسی کو رکھ لے ورنہ پھر واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے۔“

متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور بروایت حسن مرسلًا
 ۹۴۷۶۔ فرمایا کہ ”اے لوگو! تم میں سے کوئی بھی شخص ہرگز بازار سے نہ ملے، اور نہ ہی کوئی مہاجر کی اعرابی (دیہاتی) کے لئے کچھ بیچے، اور جس
 نے ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو اس کو تین دن تک اختیار ہے، اگر چاہے تو واپس کر دے اور ساتھ اتنا ہی (یعنی جتنا
 اس جانور کا دودھ تھا) یا فرمایا اس سے دو گنا مقدار میں گیہوں کے دانے دے۔“ طبرانی، متفق علیہ، وضعفہ عن ابی عمر رضی اللہ عنہ

بیج کی متفرق ممنوعہ اقسام کا تاملہ

فرمایا کہ ”پتھروں کے ساتھ نہ بیچو، اور نہ بخش کرو، اور نہ ہی لیس کے طریقے سے بیچو، اور اگر کسی نے ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے
 بھرے ہوئے تھے، اور اس جانور کو ناپسند کرے تو چاہیے کہ واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار برابر کھانے کی کوئی چیز دے دے۔“
 دیلمی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... پتھروں کے ساتھ نہ بیچو، عرب میں یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ فروخت کئے جانے والے مال کو گاہوں کے سامنے پھیلا کر رکھ دیا جاتا
 تھا اور وہ اس پر کھڑے ہو جاتے تھے، جس چیز پر کھڑے نہ جاتا وہ چیز گاہک کو خریدنی پڑتی تھی خواہ وہ کچھ ہو اور کیسی ہی حالت کیوں نہ ہو، اس طرح کی خرید و
 فروخت کو عربی میں ”بیع الحصاة“ کہا جاتا ہے چونکہ اس میں ایک قسم کی زبردستی اور بے بسی وعدم رضا مندی یا جبری رضا مندی کا عنصر پایا جاتا ہے
 لہذا آپ ﷺ نے خرید و فروخت کے اس طریقے کو ممنوع فرمایا ہے۔

”بخش“، یہ بھی ایک اصطلاحی لفظ ہے، عرب میں خرید و فروخت کا ایک طریقہ یہ بھی رائج تھا کہ بیچنے والا اپنے مال کی بولی لگواتا، لوگ بڑھ چڑھ کر بولیاں دینے لگتے، ان ہی لوگوں میں بیچنے والے کے اپنے ملازم بھی خریداروں کے بھیس میں موجود ہوتے جو بولیوں کو بڑھاتے رہتے تھے مثلاً اگر ایک شخص نے بولی لگائی میں یہ چیز دس روپے میں خریدتا ہوں اور دوسرے نے بارہ روپے کی بولی لگائی، تو بیچنے والے کا ملازم (جو خریدار کے بھیس میں وہاں موجود ہوتا) وہ چندرہ روپے کی بولی لگالیتا، مجبوراً خریدار کو بولی بڑھانی پڑتی۔ چونکہ اس میں بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے لہذا آپ ﷺ نے اس قسم کو بھی ممنوع قرار دیا۔

مس، یہ بھی عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہے چھونا، عرب میں خرید و فروخت کا ایک یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ بیچنے والا اپنا سامان گاہکوں کے سامنے رکھ دیتا اور گاہک پاس کھڑے ہو کر سامان وغیرہ دیکھتے رہتے، اور اگر اس دوران کسی گاہک کا ہاتھ یعنی کسی چیز سے چھو جاتا تو وہ چیز گاہک کو لازماً خریدنی پڑتی، چونکہ اس میں بھی زبردستی اور جبری رضامندی ہے لہذا آپ ﷺ نے اس کو ممنوع فرمادیا۔ (مترجم) ۹۴۷۸۔ فرمایا کہ ”دیہاتیوں سے لین دین نہ کرو، خواہ وہ تم میں سے کسی کا بھائی یا باپ یا ماں ہی کیوں نہ ہو۔“

طبرانی بروایت حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ ۹۴۷۹۔ فرمایا کہ ”مس کے طریقے سے خرید و فروخت نہ کرو، بخش نہ کرو، دھوکے کی خرید و فروخت نہ کرو، اور کوئی موجود کسی غائب (دیہاتی) کے لئے خرید و فروخت نہ کر لے، اور جس کسی ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو تین دن تک اسے دوھے، پھر اگر اس جانور کو واپس کرے تو ایک صاع کے بقدر گھجروں کے ساتھ۔“ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ۹۴۸۰۔ تم میں سے کوئی اپنے نر گھوڑے کو ہرگز نہ بیچے۔ اس سے مراد گھوڑیوں میں موجود نر ہے۔ سمویہ عن انس ۹۴۸۱۔ فرمایا کہ ”کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ جس مال (گندم وغیرہ) کا ناپ تول معلوم ہو چکا ہو اسے تخمینے سے نہ لے جب تک کہ اس کے مالک کو نہ بتادے مصنف عبدالرزاق عن اوزاعی۔ نوٹ۔ اس کی سند معضل ہے یعنی سند میں دو سے زائد راوی غائب ہیں۔“

بھاؤ پر بھاؤ کرنے کی ممانعت

۹۴۸۲۔ فرمایا کہ ”کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے کے دوران اپنا سودا نہ شروع کر دے، اور نہ ہی اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے رشتے پر اپنا رشتہ بھیجے۔“ بروایت حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ ۹۴۸۳۔ فرمایا کہ ”کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے کے دوران سودا نہ کر لے، اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے اور بخش نہ کرو اور پتھر پھینک کر خرید و فروخت نہ کرو، اور جو کوئی کسی کو اجرت پر رکھے تو اس کو اس کی اجرت بتادے۔“

متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۹۴۸۴۔ فرمایا کہ ”کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے سودے پر سودا نہ کرے۔“ متفق علیہ بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ۹۴۸۵۔ فرمایا کہ ”ان کو میری طرف سے چار خاصیات کی اطلاع دے دو۔ ایک سودے میں دو شرطیں نہیں لگائی جاسکتیں۔ جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس کی فروخت نہیں ہو سکتی۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ۹۴۸۶۔ فرمایا کہ ”ان کو بتادے کہ ایک بیع میں دو سودے جائز نہیں“ اور نہ ہی اس چیز کی بیع جائز ہے جو ملکیت میں نہ ہو، اور نہ بیع اور قرضہ ایک ساتھ اور نہ ہی ایک بیع میں دو شرطیں لگائی جاسکتی ہیں“۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ۹۴۸۷۔ فرمایا کہ ”کیا تو اپنی قوم کو وہ بات پہنچا دے گا جس کا میں تجھے حکم دوں گا؟ ان سے کہہ دے کہ ان میں سے کوئی بھی بیع اور قرضے کو جمع نہ کرے اور ان میں سے کوئی شخص ایسی چیز نہ بیچے جو ان کے پاس نہ ہو۔“ طبرانی بروایت حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ ۹۴۸۸۔ فرمایا کہ ”میں نے تمہیں حکم دے دیا ہے کہ اللہ والوں کے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا، ان میں سے کوئی ایسا فائدہ نہ

کھائے جس کا وہ ضامن نہ ہو، اور منع کر دے ان کو بیچ اور قرضے سے، اور ایک بیچ دوسروں سے اور اس سے بھی (منع کر دے) کہ ان میں سے کوئی ایسی چیز بیچے جو اس کے پاس نہ ہو۔ متفق علیہ بروایت حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ
 ۹۲۸۹ یقیناً میں نے تجھے اللہ والوں اور مکہ والوں کی طرف بھیجا ہے، لہذا اُن کو اس چیز کے بیچنے سے منع کر دے جو ان کے پاس نہ ہو، اور ایسا فائدہ لینے سے جس کا وہ ضامن نہ ہو اور ادھار اور بیچ سے، اور بیچ میں شرط لگانے سے اور بیچ اور قرضے سے۔
 متفق علیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

غیر مملوکہ چیز کو فروخت کرنے کی ممانعت

۹۲۹۰ فرمایا کہ ”کسی شخص کے لئے ایسی چیز بیچنا جائز نہیں جس کا وہ مالک نہ ہو۔ نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ایبہ عن جده رضی اللہ عنہ
 ۹۲۹۱ فرمایا کہ ”ماں اور اس کے بچے میں جدائی نہ ڈالو۔“
 متفق علیہ اور ابن مندہ اور ابن عساکر بروایت حسین بن عبد اللہ بن ضمرہ عن ایبہ عن جده
 ہو تو ایسا نہ کرو کہ ماں کو کہیں اور بیچ دیا اور بچے کو کہیں اور۔ (مترجم)
 ۹۲۹۲ فرمایا کہ ”ان دونوں کو ڈھونڈو، اور واپس لاؤ، اور ان دونوں کو ایک ساتھ بیچو اور ان دونوں کو جدا نہ کرو، یعنی دو غلام بھائیوں کو۔“
 مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ
 ۹۲۹۳ فرمایا کہ ”حصہ نہ بیچا جائے یہاں تک کہ حصہ (کی مقدار) معلوم نہ ہو جائے، اور قیدیوں میں ایسی کسی عورت کے ساتھ وطی نہ کرو جو حاملہ ہو اس وقت تک جب تک ان کا بچہ نہ پیدا ہو جائے۔“ حاکم فی لکئی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

تیسرا مضمون..... دھوکے اور ملاوٹ کے بیان میں

۹۲۹۴ نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ دوسرے کو نقصان دو (بیچ میں)۔ مسند احمد عن ابن عباس، ابن ماجہ عن عبادہ
 ۹۲۹۵ فرمایا کہ ”جب تم خرید و فروخت کرو تو کہو لا خلابہ (کوئی دھوکہ نہیں)۔“
 مالک، مسند احمد، متفق علیہ، ابو داؤد، نسائی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
 ۹۲۹۶ بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ وہ ہے جو عداء بن خالد بن ہوزہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے خریدا ہے آپ ﷺ سے خریدا ہے غلام یا باندی اس شرط پر کہ اس میں نہ کوئی بیماری ہے نہ ہی کمینگی ہے اور نہ ہی بری عادت، مسلمان کا معاملہ مسلمان سے ہے۔“
 بیہقی فی السنن الکبریٰ بروایت حضرت عداء بن خالد رضی اللہ عنہ
 ۹۲۹۷ فرمایا ”جس نے کوئی ایسی چیز بیچی جس میں کوئی عیب تھا وہ مسلسل اللہ کی ناراضگی میں رہے گا، اور فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے۔“
 ابن ماجہ بروایت حضرت وائل بن اسقع رضی اللہ عنہ
 ۹۲۹۸ فرمایا کہ ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ بھائی کو ایسی چیز بیچے جس میں عیب ہو ہاں اگر بیان کر دے تو جائز ہے۔“
 ۹۲۹۹ فرمایا کہ ”جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابو الحمراء رضی اللہ عنہ
 ۹۳۵۰ فرمایا کہ ”ہم میں سے نہیں جس نے دھوکہ دیا۔“
 مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 فرمایا کہ ”جس نے دھوکہ کیا سو وہ ہم میں سے نہیں۔“ ترمذی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۵۲ فرمایا کہ ”ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا جس نے کسی مسلمان کے ساتھ دھوکہ کیا یا اس کو نقصان پہنچایا یا اس کے ساتھ مکروفریب سے کام لیا۔“

رافعی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۴۰۳ دریافت فرمایا کہ ”اے کھانے والے! یہ کیا کھانا ہے؟ تم نے اس کو اس کھانے کے اوپر کیوں نہیں رکھا جسے لوگ دیکھتے ہیں، جس نے مجھے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔“ مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۰۴ فرمایا کہ ”تاجر ہی فاجر لوگ ہیں۔“

مسند احمد، مستدرک حاکم، شعب الایمان بیہقی بروایت عبد اللہ بن شبل اور طبرانی بروایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
فائدہ: مراد وہ تاجر ہیں اسلامی اصولوں کو مد نظر نہیں رکھتے اور صرف کمانے کی فکر کرتے ہیں خواہ کہیں سے بھی ہو، اور فاجر بمعنی گناہگار۔ (مترجم)

تکملہ

۹۵۰۵ فرمایا کہ ”جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس نے ہمیں تیر سے مارا وہ بھی ہم میں سے نہیں۔“

طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۰۶ فرمایا کہ ”اے علیحدہ بیچو اور اس کو علیحدہ بیچو، جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ہم میں سے نہیں یعنی مسلمانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں، ڈرانے اور تنبیہ کے لئے اور اس کی وجہ اگلی روایت میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۰۷ فرمایا کہ ”اے لوگو! مسلمانوں کے درمیان آپس میں دھوکہ بازی نہیں ہوتی جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔“

ابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۰۸ دریافت فرمایا کہ ”اے کھانا پینا بیچنے والے! کیا یہ کھانا (ڈھیر کے اندر) بیچے سے بھی ایسا ہی ہے جیسا اوپر سے دکھائی دیتا ہے؟ جس نے مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔“ طبرانی بروایت حضرت قیس بن ابی غزوة رضی اللہ عنہ

۹۵۰۹ فرمایا کہ ”میں یہی سمجھتا ہوں کہ تو نے یہ سب کچھ اپنے دین میں خیانت کرتے ہوئے اور مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کرتے ہوئے کیا ہے۔“ بیہقی فی شعب الایمان بروایت ابی حبان عن ایہ

ایک مرتبہ آپ ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو کھانا بیچ رہا تھا، جبریل علیہ السلام نے آپ کو وحی پہنچائی کہ آپ اپنا ہاتھ اس میں داخل کیجئے، چنانچہ اس واقعے کے بعد مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۹۵۱۰ فرمایا کہ ”کسی کے لئے حلال نہیں کہ کوئی چیز بیچے اور اس کے عیب بیان نہ کرے اور نہ ہی ان عیوب کے جاننے والے کے لئے ان کو

بیان کیے بغیر چارہ ہے۔“ مستدرک حاکم، مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ

۹۵۱۱ فرمایا کہ ”کھجور اور کچی کھجور نہ ملاؤ۔“ مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

۹۵۱۲ فرمایا کہ ”بیچ اور کہہ کہ کوئی دھوکہ نہیں۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۱۳ فرمایا کہ ”دھوکہ سے نہ بیچو۔“

مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن النجار بروایت حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۱۴ فرمایا کہ ”نہ نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی کو دو، جس نے نقصان پہنچایا، اللہ اسے نقصان پہنچائے، اور جس نے سختی کی اللہ اس پر سختی کرے۔“

مالک بروایت عمرو بن یحیٰ المازنی مرسل، دارقطنی مستدرک حاکم متفق علیہ، بروایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

۹۵۱۵ فرمایا کہ ”نہ نقصان اٹھاؤ نہ کسی کو دو، اور پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنے کا حق ہے اور سات ذراع کے برابر ہے۔“

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۱۶ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کوئی چیز بیچی تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اس کے عیوب نہ بتائے، اور جو شخص اس کے عیوب جانتا ہے اس کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ عیوب نہ بتائے۔ متفق علیہ اور خطیب بروایت حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ

۹۵۱۷ کسی نے دوسرے مومن کو کوئی مال دکھایا اس نے دھوکہ بازی کی تو یہ دھوکے بازی ریاء شمار ہوئی۔ ابن عدی، متفق علیہ عن ابی امامہ

۹۵۱۸ فرمایا کہ ”سنو! تمہارے اس زمانے کے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو تنگی کا ہوگا (اس زمانے میں) خوشحال آدمی خرچ ہو جانے کے ڈر سے اپنے مال کو اس مضبوطی سے پکڑ کر رکھے گا جیسے دانتوں میں دبا رکھا ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”جو کچھ تم نے کسی چیز میں سے خرچ کیا وہی اس کا بدلہ دے گا۔“ سورۃ سبا ۳۹

اور بدترین لوگوں کا سردار وہ ہوگا جو ہر مجبور سے خرید و فروخت کرے گا، سنو! مجبوروں سے خرید و فروخت کرنا حرام ہے، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اس کی شرمندگی کا باعث بنتا ہے، اگر تمہارے پاس کوئی نیکی ہے تو اس کے ساتھ اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف لوٹو اور اس کے ہلاکت میں مزید ہلاکت کا باعث نہ بنو۔ مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مجبور سے خرید و فروخت کرنے سے مراد مجبور کی مجبوری کا ناجائز فائدہ اٹھانے سے ہے، ورنہ مجبوری کی حالت میں نیک نیتی کے ساتھ صحیح اسلامی طریقے سے کسی سے خرید و فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۱۹ فرمایا کہ ”بیچنے کے لئے دودھ میں پانی نہ ملاؤ، ایک آدمی شراب لے کر دو گنا چو گنا اضافہ کر دیا، پھر ایک بندر خرید اور سمندر کے سفر پر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب گہرے سمندر میں پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ نے بندر کے دل میں دیناروں کی تھیلی کا خیال ڈالا، بندر دیناروں کی تھیلی لے کر بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ گیا اور تھیلی کھولی، بندر والا اس کو دیکھ رہا تھا، چنانچہ بندر نے ایک دینار نکالا اور سمندر میں پھینک دیا اور ایک کشتی میں، (اور اسی طرح کرتا رہا۔ مترجم) یہاں تک کہ تمام دینار دھوئیں میں تقسیم کر دیئے۔“

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یہاں گزشتہ امتوں میں سے کسی امت کا تذکرہ مقصود ہے جس میں شراب کی خرید و فروخت جائز ہوگی، جو بہر حال اسلام میں حرام قرار دے دی گئی ہے

اور دیناروں کے دھوئیں میں تقسیم کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح اس شخص نے شراب میں ملاوٹ کر کے بیچا تھا، اسی طرح بندر نے آدھے دینار سمندر میں پھینک دیئے اور آدھے کشتی میں، گویا کہ اس شخص کے ہاتھ میں اتنے ہی دینار آئے جو بغیر پانی ملائے شراب کی اصل قیمت تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۲۰ فرمایا کہ ”تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص تھا جو سمندر میں کشتی چلا رہا تھا وہ شراب بیچتا تھا اور اس میں پانی ملا کر کرتا تھا، کشتی میں اس کے پاس ایک بندر تھا جو اس کی حرکت کو دیکھتا تھا، اور جب وہ کشتی میں موجود ساری شراب ختم کر لیتا تو بندر تھیلی لے کر، بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ جاتا اور ایک دینار سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکنے لگتا یہاں تک کہ دیناروں کو دھوئیں میں تقسیم کر دیتا۔ خطیب بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۲۱ فرمایا کہ ”ایک شخص شراب لے کر کشتی میں سوار ہوا تا کہ شراب بیچے، اس کے ساتھ ایک بندر بھی تھا، وہ شخص جب شراب بیچتا تو اس میں پانی ملا کر کرتا تھا اور پھر بیچا کرتا تھا، پھر بندر تھیلی اٹھاتا اور بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ جاتا اور ایک دینار سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکنے لگتا یہاں تک کہ سارے تقسیم کر دیتا۔“ مسند احمد، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۲۲ فرمایا کہ ”تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا، اس نے شراب لی اور ہر مشک میں آدھا پانی ڈال لیا، پھر اس کو بیچ دیا، جب (بیچ کر) پیسے جمع کر لئے تو ایک کوڑی آئی اور تھیلی لے کر بادبان کے ڈنڈے پر چاڑھی اور ایک سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکنے لگی یہاں تک کہ تھیلی میں

موجودہ سارا مال اسی طرح تقسیم کر کے فارغ ہو گئی۔ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

چوتھا مضمون..... موجود کا غائب کے لئے خرید و فروخت کرنا

اور سواروں سے ملاقات کرنے کے بیان میں

فائدہ:..... عربی اصطلاح میں اس کو بیع الحاضر للبادی اور تلقی الرکیان کہا جاتا ہے، دونوں سے مراد ایک ہی ہے یعنی کوئی دیہاتی یا دوسرے شہر کا آدمی اپنا سامان تجارت لے کر دوسرے شہر جائے، اور اس شہر کا کوئی شخص راستے میں اس سے مل کر کہے کہ تم کیوں اتنی دور شہر جانے کی زحمت کرتے ہو، لاؤ اپنا سامان مجھے بیچ دو میں اس سامان کو اس سے زیادہ قیمت پر خرید لوں گا جو آج کل شہر میں چل رہی ہے۔

بہر حال رسول ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس میں دھوکے کا احتمال ہے۔ (دیکھیں شرح نوادی للمسلم ج ۴ ص ۲۰۲ مترجم)

۹۵۲۳... فرمایا کہ ”کوئی موجود کسی غیر موجود (دیہاتی یا دوسرے شہر کے باشندے) کے لئے خرید و فروخت نہ کرے، لوگوں کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق دیتے ہیں۔“ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۲۴... فرمایا کہ ”کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید و فروخت نہ کرے، اور بخش نہ کرے، اور کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے اور نہ ہی کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کی خواہشمند ہو کہ (اس طرح) الٹ دے جو کچھ اس کے برتن میں ہے اور خود نکاح کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی وہی لکھ رکھا ہے جو اس کے لئے لکھ رکھا ہے۔“

بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... بخشش کی تعریف پہلے گزر چکی ہے، باقی باتیں واضح ہیں، البتہ عورت کا دوسری عورت کی طلاق کی خواہش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایہ نہ ہو کہ ایک عورت کسی دوسری کو طلاق دلا کر اسی آدمی سے خود نکاح کر لے کیونکہ اس آدمی سے جو پہلی عورت کے نصیب میں لکھا تھا وہی اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی لکھ رہا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۲۵... فرمایا کہ کوئی حاضر کسی غیر حاضر کے لئے خرید و فروخت نہ کرے چاہے وہ اس کا بھائی ہو یا باپ۔“

ابو داؤد اور نسائی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۲۷... فرمایا کہ ”خرید و فروخت کے لئے سواروں سے نہ ملو، اور نہ ہی تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے سودے پر سودا کرے، اور بخش نہ کرو اور کوئی موجود کسی غائب کے لئے بھی خرید و فروخت نہ کرے اور نہ کوئی بکری اس حالت میں بیچے کہ اس کا دودھ دھویا ہو اور اگر اس کو خرید لیا دو باتوں کا اختیار ہے اس بکری کو دودھ لینے کے بعد، اگر وہ اسی پر راضی ہو تو اپنے پاس ہی رکھے اور اگر ناراضی (راضی نہ) ہو تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی ساتھ واپس کرے۔“ بخاری، ابو داؤد، نسائی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۲۸... فرمایا کہ ”سواروں سے نہ ملو اور نہ ہی موجود غائب کے لئے خرید و فروخت کرے۔“ متفق علیہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... سواروں سے نہ ملنے سے مراد یہی ہے کہ جو شخص دوسرے شہر سے یا دیہات سے اس شہر کی طرف سامان تجارت لئے جا رہا ہے راستے میں مل کر اس سے یہ نہ کہو کہ تمہارا سامان میں لے لوں گا وغیرہ وغیرہ۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۲۹... فرمایا کہ ”لوگوں کو ایک دوسرے کو کچھ (نفع) پہنچانے دو، لہذا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کوئی اچھی بات بتا سکتا ہو تو اسے چاہتے کہ بتا دے۔“ طبرانی بروایت ابن ابی السائب رضی اللہ عنہ

۹۵۳۰... فرمایا کہ ”تلقی الحلب نہ کرو۔“ (پھر بھی) اگر کوئی ملا اور اس سے کچھ خریدا، تو اس شخص (بیچنے والے) کو بازار پہنچنے (اور) اصل صورت حال سے آگاہ ہونے (کے بعد اختیار ہے) چاہے اس سودے پر راضی رہے چاہے اس کو منسوخ کر دے۔ (مترجم)

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۳۱... ”آپ ﷺ نے تلقی البیوع سے منع فرمایا“۔ ترمذی ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۹۵۳۲... ”آپ ﷺ نے تلقی الحلب سے منع فرمایا“۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۵۳۳... ”خرید و فروخت کے لئے سواروں سے نہ ملو“ (تلقی الزکبان) اور نہ ہی تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا کرے اور نہ بخش کرو اور نہ موجود غائب کے لئے خرید و فروخت کرے، اور بکری کے تھنوں میں دودھ مت چھوڑو، اگر کسی نے اس (بکری) کو خرید لیا تو اس کا دودھ دودھ لینے کے بعد اس کو دودھ باتوں کا اختیار ہے، اگر راضی ہو تو اسی کو رکھ لے، اور اگر ناراضی (راضی نہ) ہو تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے“۔ موطامالک، بخاری، ابو داؤد، نسائی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۹۵۳۴... فرمایا کہ ”تلقی البیوع بالکل نہ کرو یہاں تک کہ تمہارا بازار قائم ہو جائے“۔ طحاوی بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

نرخ کنٹرول کرنے کی ممانعت

۹۵۳۵... فرمایا کہ ”لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق پہنچاتے ہیں، اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اچھی بات بتا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ بتا دے“۔ متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ
 ۹۵۳۶... فرمایا کہ ”لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق پہنچاتے ہیں، اور اگر کوئی اپنے (مسلمان) بھائی سے مشورہ لے تو اسے (دوسرے کو) چاہیے کہ مشورہ دیدے“۔ مصنف عبدالرزاق عن رجل
 ۹۵۳۷... فرمایا کہ ”اللہ کے بندوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق پہنچاتے ہیں، اور اگر کوئی اپنے بھائی سے مشورہ لے تو اسے (دوسرے کو) چاہیے کہ اسے اچھی بات بتا دے“۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت حکم بن ثابت رضی اللہ عنہ
 ۹۵۳۸... فرمایا کہ ”تلقی البیوع بالکل نہ کرو یہاں تک تمہارے بازار قائم ہو جائیں“۔
 ۹۵۳۹... فرمایا کہ ”تلقی جلب نہ کرو“۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 رحمۃ اللہ علیہ ۹۵۴۰... فرمایا کہ ”تلقی جلب نہ کرو پہلے اس سے کہ وہ (شخص) تمہارے بازار تک نہ آجائے“۔
 طبرانی بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنہ
 ۹۵۴۱... فرمایا کہ ”تلقی جلب نہ کرو اور نہ ہی کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید و فروخت کرے“۔

مسند احمد، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنہ
 ۹۵۴۲... فرمایا کہ ”تلقی جلب نہ کرو اور نہ ہی کوئی حاضر کسی غائب کے لئے خرید و فروخت کرے اور نہ ہی تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے، یہاں تک کہ وہ (پہلا والا) اس رشتے سے دستبردار ہو جائے یا نکاح کر لے“۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۵۴۳... فرمایا کہ ”کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید و فروخت نہ کر لے“۔ مسند احمد، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنہ اور طحاوی بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ، اور متفق علیہ اور شافعی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۵۴۴... فرمایا کہ ”کوئی حاضر کسی غائب کے لئے خرید و فروخت نہ کرے اور نہ ہی بخش کرو اور نہ ہی تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے، اور نہ ہی کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کی خواہش مند ہو کہ اس کے برتن کو الٹ دے، کیونکہ اس کے لئے بھی وہی ہے جو اس کی (مسلمان) بہن کے لئے ہے، اور بیچنے کے لئے اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ نہ چھوڑو، اگر کسی نے ایسی بکری خرید لی تو اس کو دودھ سے ایک

بات کا اختیار ہے، اگر چاہے تو واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دیدے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۵۴۵ فرمایا کہ ”کوئی حاضر کسی غائب کے لئے نہ بیچے نہ خریدے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۵۴۶ فرمایا کہ ”کوئی موجود کسی غائب کے لئے ہرگز نہ خرید و فروخت کرے۔“

مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت جابر و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۵۴۷ فرمایا کہ ”کوئی موجود کسی غائب کے لئے ہرگز خرید و فروخت نہ کرے، لوگوں کو چھوڑ دو، بعض کے ذریعے بعض تک کچھ پہنچنے دو، اگر کوئی
 شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی اچھی بات پوچھے تو اس کو چاہیے کہ بتادے۔“ طبرانی بروایت حضرت حکیم بن یزید عن ابیہ رضی اللہ عنہ
 ۹۵۴۸ فرمایا کہ ”خرید و فروخت کے لئے سواروں سے نہ ملو (تلقی الرکبان) اور نہ ہی تم میں سے بعض بعض کے سودے پر اپنا سودا کریں اور نہ
 نجشش کرو اور نہ ہی کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید و فروخت کرے، اور اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ نہ چھوڑو، سواگر کسی نے اس کے
 بعد (بھی) اس کو خرید لیا تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے اس کو دو ہ لینے کے بعد، اگر راضی ہو تو اسی کو رکھے اور اگر ناراض (راضی نہ) ہو تو واپس
 کر دے، اور ساتھ ایک صاع کھجوروں کا دیدے۔“ مسلم، موطا مالک بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

پانچواں مضمون..... بیع پر بیع کے بیان میں

۹۵۴۹ فرمایا کہ ”مومن، مومن کا بھائی ہے، کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کر اور نہ اپنے (مسلمان)
 بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے یہاں تک کہ وہ (پہلا والا) چھوڑ دے۔“ مسلم بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
 ۹۵۵۰ فرمایا کہ ”کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا کرے۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۹۵۵۱ فرمایا کہ ”تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔“ بخاری، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۵۵۲ فرمایا کہ ”تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی سامان کو راستے میں پکڑو یہاں تک کہ تمہارے بازار تک پہنچا دیا جائے۔“
 مسند احمد، متفق علیہ، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۵۵۳ فرمایا کہ ”کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے البتہ یہ کہ وہ
 اجازت دے دے۔“ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۵۵۴ فرمایا کہ ”تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی کسی کے رشتے پر رشتہ بھیجے۔“ ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

چھٹا مضمون..... پھلوں کی بیع کے بارے میں

۹۵۵۵ فرمایا کہ ”پھل اس وقت تک نہ خریدو جب تک پک نہ جائے اور کھجور کے بدلے پھل نہ خریدو۔“

مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور متفق علیہ، ابو داؤد، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۵۵۶ فرمایا کہ ”جب تک پھل پک نہ جائیں نہ خریدو اور جب تک خراب ہونے کا خوف نہ رہے۔“

مسلم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۵۵۷ آپ ﷺ نے پھل پکنے سے پہلے بیع سے منع فرمایا، اور کھجور جب تک رنگ نہ پکڑے۔ بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
 ۹۵۵۸ آپ ﷺ نے پکنے سے پہلے پھل کی بیع سے منع فرمایا۔ مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ
 ۹۵۵۹ آپ ﷺ نے رنگ پکڑنے سے پہلے کھجور کی بیع سے منع فرمایا، اور خوشے کی بیع سے بھی جب تک وہ خراب ہونے کے خوف سے محفوظ

نہ ہو جائے۔ مسلم، ابو داؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۰ جب تک پھل خراب ہونے سے محفوظ نہ ہو جائیں اس وقت تک آپ ﷺ نے پھلوں کی بیج سے منع فرمادیا۔

طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۶۱ آپ ﷺ نے کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا۔ اسی طرح انگور کو کشمش کے بدلے ناپ کر اور کھیتی کو گندم کے

بدلے ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا۔ سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۲ آپ ﷺ نے پکنے سے پہلے پھلوں کی بیج سے منع فرمایا اور یہ بھی کہ جب تک یہ خراب ہونے سے محفوظ نہ ہو جائیں۔

مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۵۶۳ فرمایا کہ ”جب تک وہ پک نہ جائے۔“ سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۴ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کھجور کے درخت کو گاہا دیئے جانے کے بعد خرید تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہے، البتہ یہ ہے کہ خریدار نے پہلے

ہی شرط لگالی ہو، اور اگر کسی نے غلام خرید تو غلام کا مال بیچنے والے کا ہوگا البتہ یہ ہے کہ خریدار نے پہلے ہی شرط لگالی ہو؟“

مسند احمد، بخاری، مسلم، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۵ فرمایا کہ ”اگر تو نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کھجور بیچی اور وہ خراب ہوگئی تو اب تیرے لئے جائز نہیں کہ تو اس سے کچھ (بطور قیمت)

وصول کرے، بھلا کس چیز کے عوض تم اپنے (مسلمان) بھائی کا مال ناحق لوگے؟“ سنن ابی داؤد، نسائی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۶ فرمایا کہ ”جس نے پھل بیچا اور وہ خراب ہو گیا تو اب وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے کچھ بھی وصول نہ کرے گا۔ بھلا کس چیز پر تم میں

سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کا مال کھاتا ہے؟“ ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۵۶۷ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کھجور کا ایسا درخت خریدا جس کو گاہا دیئے دیا گیا ہو تو اس (درخت) کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے ہاں

البتہ یہ ہے کہ خریدار نے پہلے ہی شرط لگا رکھی ہو۔“

موطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۸ فرمایا کہ ”اگر کسی نے اپنی زمین کا پھل بیچا اور پھر وہ خراب ہو گیا تو اب وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے کچھ نہ لے گا، بھلا کس چیز پر تم

میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کا مال کھاتا ہے؟“ ابن ماجہ، ابن عساکر بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۹ فرمایا کہ ”بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے لہذا پھل کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک وہ پک نہ جائے۔“

طبرانی، مسند ابی یعلیٰ، طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۷۰ فرمایا کہ ”کوئی پھل اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک پک نہ جائے اور یہ اس وقت معلوم ہوگا جب وہ (پھل) واضح طور پر زرد سے

سرخ رنگ پکڑے۔“ طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۷۱ فرمایا کہ ”کھجور کا درخت اس وقت تک نہیں بیچا جاسکتا جب تک وہ پک نہ جائے۔“ ابن الجارود بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۷۳ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کھجور کا ایسا درخت بیچا جس کو گاہا دیئے دیا ہو اور خریدار نے پھل کی شرط نہ لگائی ہو تو اب اس کو کچھ نہ ملے گا،

اور اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال بھی تھا اور (خریدار نے) مال کی شرط نہ لگائی تھی تو اب اس کو کچھ نہ ملے گا۔“

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۷۴ فرمایا کہ جب تک پھل پک نہ جائے، بیچا نہیں جائے گا۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۷۴ فرمایا کہ ”اگور اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک سیاہ نہ ہو جائے اور نہ ہی دانہ جب تک پکانا ہو جائے۔“

۹۵۷۵ فرمایا کہ ”پھل اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک پک نہ جائے۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۷۶ فرمایا کہ ”جب تک پھل پک نہ جائے نہ بیچو۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور مسند احمد و طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، اور طبرانی و سنن سعید بن منصور بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۷۷ فرمایا کہ ”پھل اس وقت تک نہ بیچو جب تک ثریا (ستارہ) طلوع نہ ہو جائے اور پھل پک نہ جائے۔“

طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
۹۵۷۸ فرمایا کہ ”پھل اس وقت تک نہ بیچو جب تک پک نہ جائے اور نہ ہی پھل کو کھجور کے بدلے بیچو۔“

بخاری، مسلم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۹۵۷۹ ہبہ کئے ہوئے کھجور کے درختوں (پر لگی کھجور کا) اندازہ مت لگاؤ الشافعی فی القدییم متفق علیہ، عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم

ساتواں مضمون..... دھوکے کی بیع

۹۵۸۱ فرمایا کہ ”پانی میں موجود مچھلی نہ بیچو کیونکہ یہ تو دھوکہ ہے۔“ مسند احمد، بیہقی سنن کبریٰ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۹۵۸۲ آپ ﷺ نے کنکریاں پھینکنے والی اور دھوکے والی بیع سے منع فرمایا۔“

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
۹۵۸۳ آپ ﷺ نے مجبور سے خرید و فروخت کرنے اور پھل کی بیع اس کے لئے پہلے منع فرمائی۔“

مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

آٹھواں مضمون..... مختلف قسم کی ممنوع بیع کے بارے میں

۹۵۸۳ فرمایا کہ ”خرید و فروخت کے دوران زیادہ قسمیں کھانے سے بچو، اس سے مال تو بک جائے گا لیکن مٹا دیا جائے گا۔“

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۴ فرمایا کہ ”بخش کرنے والا سود خور لعنتی ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۹۵۸۵ فرمایا کہ ”میں ایسی چیز نہیں خریدتا جس کی قیمت میرے پاس نہ ہو۔“ مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۸۶ فرمایا کہ ”اگر کسی شخص نے کسی مسلمان کے ساتھ بے تکلفی کی اور پھر اسے دھوکا دے دیا، تو اس کا یہ دھوکہ سے کمایا ہوا مال سود ہوگا۔“

ابو نعیم فی الحلیۃ بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۷ فرمایا کہ ”زیادہ باتیں کرنے والے (خرید و فروخت میں بے تکلفی کا اظہار کرنے والے) کا دھوکہ سود ہے۔“

سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت انس و حضرت جابر رضی اللہ عنہما

۹۵۸۸ فرمایا کہ ”زیادہ باتیں کرنے والے کا دھوکہ حرام ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۹ آپ ﷺ نے سورج نکلنے سے پہلے سودا کرنے سے منع فرمایا، اور دودھ دینے والے جانور کو ذبح کرنے سے بھی منع فرمایا۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

فائدہ: اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے اندھیرا ہوتا ہے اور اندھیرے میں دھوکہ دینا اور دھوکہ کھانا نسبتاً آسان ہے، پھر یہ کہ

سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت سودے میں مصروف ہونے پر فجر کی نماز ضائع ہونے کا خوف ہے، اس لئے امت پر شفقت کے لئے منع فرمایا، رہا دودھ دینے والے جانور کے ذبح کا مسئلہ تو ظاہر ہے جب ایک جانور سے اس کی زندگی میں فائدہ حاصل ہو رہا ہے تو کیوں نہ اس فائدے کو جاری رکھا جائے جب تک ممکن ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۹۰ آپ ﷺ نے مجر سے منع فرمایا۔ سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
فائدہ: لفظ مجر مختلف معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلاً بکری کے اس بچے کی خرید و فروخت جو بکری کے پیٹ میں ہو، دوم جوا، سوم زیادتی اور سود۔ دیکھیں مصباح اللغات ۸۰۶ (مادہ مجر) کوئی بھی مطلب لیں بہر حال مذکورہ تمام چیزوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا گیا ہے، واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۵۹۱ آپ ﷺ نے نین کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ
فائدہ: اس روایت میں بیع سنین سے منع فرمایا، بیع سنین کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک اپنے درختوں کے پھل دو، تین، چار یا زیادہ سالوں کے معاہدے پر فروخت کرے، یعنی وہ پھل جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے اور آئندہ ان دو تین سالوں میں پیدا ہوں وہ میں آپ کے ہاتھ بیچتا ہوں اس کو بیع سنین کہتے ہیں اور یہ بالاتفاق ناجائز ہے علامہ نووی ابن امجد روغیرہ کے حوالے سے اس کے باطل ہونے پر اجماع و جہات کے لئے بھی مذکورہ حوالے کی طرف رجوع فرمائیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

بیع فاسد کی بعض صورتیں

۹۵۹۲ آپ ﷺ نے ”مضامین“ ملائح اور حبل الحبلة کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
فائدہ: مضامین چوپایوں کے ان بچوں کو کہتے ہیں جو ابھی اپنے بڑوں کی زیر نگرانی ہوں، اور ملائح مملوقہ کی جمع ہے، جنین اور اس کی ماں کو بھی کہتے ہیں (چوپائے جانوروں میں سے) اور حبل الحبلة اس کی تفسیر میں علامہ نووی شارح مسلم نے دو اقوال نقل کئے ہیں۔
اول: ایک مقررہ وقت تک ادھار قیمت کے بدلے میں اپنی حاملہ اونٹنی کے اس بچے کو بیچا جائے جو اس حمل سے پیدا ہونے والے بچے کا بچہ ہوگا (یعنی اونٹنی کا نواسہ یا نواسی) امام مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس تفسیر کو نقل کیا ہے۔ دیکھیں ص ۳ صحیح مسلم
اور علامہ نووی نے امام مالک اور امام شافعی کی طرف اس تفسیر کو منسوب کیا ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ۳
دوم: یہ کہ بیع الحبل الحبلة حاملہ اونٹنی کے بچے کی خرید و فروخت کو کہتے ہیں جو ابھی پیٹ ہی میں ہے، اور اس قول کی نسبت علامہ نووی نے ابو عبیدہ، معمر بن شیبہ اور ان کے شاگرد ابو عبیدہ قاسم بن سلام، امام احمد بن حنبل، اسحاق راہویہ اور دیگر اہل لغت کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور ان دونوں ہی صورتوں میں بیع جائز نہیں ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ج ۳ ۲۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۵۹۳ آپ ﷺ نے حبل الحبلة کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، متفق علیہ، سنن نسائی، سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۹۵۹۴ جناب نبی کریم ﷺ نے محالہ، محاضرہ، ملامہ، منابذہ اور مزایہ سے منع فرمایا ہے۔ بخاری بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
فائدہ: اس روایت میں چند مزید الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کی تشریح حسب ذیل ہے:
محالہ: اس کی تفسیر میں مختلف اقوال نقل کیے گئے ہیں۔

- ۱۔ گندم کے دانوں کے بدلے زمین (کھیت) کو کرائے پر دینا۔
- ۲۔ تہائی یا چوتھائی حصہ طے کر کے کسی کی زمین میں کھیتی باڑی کرنا۔
- ۳۔ کھانا (یعنی گندم، جو وغیرہ) جو ابھی اپنے خوشوں میں ہی ہو اور اس کو گندم وغیرہ کے بدلے بیچ دیا جائے۔

نہ ہو اور اس فائدے سے بھی۔ طبرانی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۶۰۸ فرمایا کہ ”بہت صاف طور پر حرام ہے جب تک وہ ضامن نہ ہو۔ سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۰۹ فرمایا کہ ”جس نے ایک بیع (سودے) میں دو معاملے کیے تو اس کے لئے گھٹیا ترین معاملہ ہے یا سود۔

سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۱۰ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک سودے میں دو معاملوں سے منع فرمایا، ترمذی نسائی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۱۱

تیسری فصل..... ان چیزوں کے بارے میں جن کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے
اس میں دو مضمون ہیں۔

پہلا مضمون..... کتا، خنزیر، مردار اور شراب وغیرہ ناپا کیوں کے بیان میں

شراب

۹۶۱۲ فرمایا کہ ”شراب کی قیمت حرام ہے، کھجری کا معاوضہ بھی حرام ہے، کتے کی قیمت بھی حرام ہے، طلبہ بھی حرام ہے، اگر کتے والا تمہارے پاس اس کی قیمت لینے آئے تو اس کے ہاتھوں کو مٹی سے بھر دو، اور شراب اور جو احرام ہے اور ہر وہ چیز حرام ہے جس سے نشہ پیدا ہو۔“

مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۳ فرمایا کہ ”جس نے شراب فروخت کی اسے چاہیے کہ وہ خنزیریوں کو کھڑے کھڑے کر کے حصے بنالے۔“

مسند احمد سنن، ابی داؤد بروایت حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۱۴ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے، اور مردار اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے، اور خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۵ فرمایا کہ ”بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب اور اس کی قیمت، مردار، خنزیر اور بھول کو حرام قرار دیا ہے۔“

مسند احمد، متفق علیہ، نسائی، ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مسلم، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۱۶ فرمایا کہ ”بے شک جس نے اس کا بیچنا حرام قرار دیا ہے اسی نے اس کا بیچنا بھی حرام قرار دیا ہے یعنی شراب کا۔“

مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۷ فرمایا کہ ”لعنت فرمائے اللہ تعالیٰ یہودیوں پر، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تھا لیکن انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے، اور اللہ تعالیٰ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کے کھانے کو حرام قرار دیا ہے تو اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔“

مسند احمد، سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کتا اور خنزیر

فرمایا کہ ”جب کوئی کتے کی قیمت مانگے آئے تو اس کے ہاتھ مٹی سے بھر دو۔“

سنن ابی داؤد، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۹..... فرمایا کہ ”کتے کی قیمت حلال نہیں اور نہ کاہن کا معاوضہ اور نہ رنڈی کا معاوضہ“

سنن ابی داؤد، نسائی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۲۰..... فرمایا کہ ”کتے کی قیمت خمیٹ ہے اور وہ (یعنی کتا) اس سے بھی زیادہ خمیٹ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۲۱..... فرمایا کہ ”کتے کی قیمت خمیٹ (ناپاک) ہے اور رنڈی کا معاوضہ بھی خمیٹ ہے“ اور پچھنے لگانے والے کی کمائی بھی خمیٹ ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۶۲۲..... جناب نبی کریم ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔

مسند احمد، نسائی، ابی داؤد، ترمذی، بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۶۲۳..... جناب نبی کریم ﷺ نے تربیت شدہ کتے کے علاوہ (باقی) کتوں کی قیمت (لینے) سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۲۴..... جناب نبی کریم ﷺ نے شکاری کتے کے علاوہ باقی کتوں کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۲۵..... آپ ﷺ نے کتے اور خون کی قیمت اور کجری کی کمائی سے منع فرمایا۔ بخاری بروایت حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ

۹۶۲۶..... آپ ﷺ نے کتے کی قیمت، خنزیر کی قیمت، شراب کی قیمت، کجری کے معاوضے سے منع فرمایا ہے۔

طبرانی فی الاوسط بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۲۷..... فائدہ:..... یعنی اگر کسی کے پاس بکرا ہے اور وہ لوگوں کو بکرا کرے پر دینے لگے تاکہ وہ اس بکرے سے اپنی بکری کو گاہن کروا سکیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۲۸..... جناب نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت، کجری کے معاوضے اور کاہن کے معاوضے سے منع فرمایا۔

متفق علیہ، نسائی، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

دوسرا مضمون..... ان چیزوں کے بیان میں جو ناپاک نہیں ہیں، مثلاً پانی، آگ وغیرہ

۹۶۲۸..... فرمایا کہ ”بچا ہوا پانی نہ بیچا جائے کہ اس سے گھاس پھوس بیجا جائے“۔ مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کی ملکیت میں ایک کنواں تھا کسی جنگل یا چراگاہ میں اور اس میں جو پانی ہے اس کی اس مالک کو ضرورت بھی نہیں ہے، اس کنویں کے آس پاس گھاس پھوس بھی اگا ہوا ہے (جو کسی کی ملکیت نہیں ہوتی) اب جانور اس گھاس پھوس میں چرانے والوں کے لئے یہ ممکن نہ ہو کہ کنویں کا پانی حاصل کئے بغیر جانور چرائیں، تو اب اس کنویں والے پر اس پانی کو بیچنا واجب ہے اور اس کا معاوضہ لینا حرام ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ج ۲-۲۹ حاشیہ، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۲۹..... فرمایا کہ ”تم میں سے کوئی شخص اپنے فالتو بچے ہوئے پانی کے استعمال سے نہ روکے، کہ (کہیں وہ) گھاس پھوس (کھانے) سے بھی

روک دے“۔ متفق علیہ سنن ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۳۰..... فرمایا کہ ”اپنی ضرورت سے زائد پانی (کے استعمال سے کسی اور) کو نہ روکا جائے، اور نہ کنویں میں پانی جمع ہونے سے روکا جائے۔“

ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۶۳۱..... فرمایا کہ ”مسلمان تین چیزوں میں شریک ہوتے ہیں، پانی میں، گھاس پھوس میں اور آگ میں اور اس کی قیمت حرام ہے۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تین چیزیں سب کے لئے مباح ہیں

۹۶۳۲ فرمایا کہ ”تین چیزوں سے نہ روکا جائے، پانی سے، گھاس پھوس سے اور آگ سے“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۳۳ فرمایا کہ ”مسلمان تین چیزوں میں شریک ہوتے ہیں، گھاس پھوس میں، پانی، اور آگ میں“۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت رجل

۹۶۳۴ فرمایا کہ ”دو چیزیں ایسی ہیں جن سے منع کرنا حلال نہیں، پانی اور آگ“۔

بزار، طبرانی اوسط بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۶۳۵ آپ ﷺ نے کنویں میں پانی جمع کرنے سے منع فرمایا“۔

مسند احمد، بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: یعنی کنویں کے پانی سے سیرابی ہوتی وہی چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۳۶ آپ ﷺ نے اپنی ضرورت سے زائد بچے ہوئے پانی کو بیچنے سے منع فرمایا۔

مسلم ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور نسائی، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد بروایت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ

۹۶۳۷ فرمایا کہ اگر کسی نے فالتو بچے ہوئے پانی یا گھاس پھوس سے کسی کو روکا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو روک دے گا“۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۳۸ فرمایا کہ ”ام ولد کو نہ بیچا جائے“۔ طبرانی بروایت حضرت خوات بن جبر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ام ولد اس باندی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ آقا نے جماع کیا ہو اس سے بچہ پیدا ہوا ہو، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۳۹ جناب نبی کریم ﷺ نے اونٹ کو کرائے پر دینے سے اور پانی کو بیچنے سے اور زمین کو اجارہ پر دینے سے منع فرمایا تا کہ اس میں کھیتی باڑی

کی جائے“۔ مسلم، نسائی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۴۰ جناب نبی کریم ﷺ نے زراعت کو کرائے پر دینے سے اور چکی والے کو قفیز دینے سے منع فرمایا ہے“۔

مسند ابی یعلیٰ، سنن دارقطنی بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

فائدہ: قفیز ایک پیانہ صاع اور مد وغیرہ کی طرح، اس کی مقدار کیلئے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ اوزان شرعیہ

ملاحظہ فرمایا جائے۔ (مترجم)

۹۶۴۱ آپ ﷺ نے کرائے پر جانور دینے سے منع فرمایا۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، ابو داؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۴۲ فرمایا کہ ”گانے والی عورتوں کو نہ بیچو، اور نہ ان کو خریدو، اور نہ ان کو گانا بجانا وغیرہ سکھاؤ، ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں، ان کی قیمت

حرام ہے، انہی جیسے (مسائل) کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

ترجمہ: ”اور لوگوں میں سے جو فضول باتیں خریدتے ہیں“۔ الا یہ ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۹۶۴۳ فرمایا کہ ”گانے والی کی قیمت حرام ہے، اس کا گانا حرام ہے، اس کو دیکھنا حرام ہے اس کی قیمت کتے کی قیمت کی طرح ہے اور

کتے کی قیمت (بھی) حرام ہے اور جس کے گوشت کی نشوونما حرام سے ہوئی، اس کے لئے آگ ہی زیادہ بہتر ہے“۔

طبرانی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۴۴ جناب نبی کریم ﷺ نے فتنہ و فساد کے زمانے میں اسلحہ بیچنے سے منع فرمایا“۔

طبرانی، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت عمران رضی اللہ عنہ

مختلف احکام کے بارے میں ضمیمہ اور اقالہ کے بیان میں

۹۶۴۵۔ فرمایا کہ ”جب خرید و فروخت کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے اور دونوں کے پاس دلیل نہ ہو تو سامان کے مالک کی بات مانی جائے گی یا دونوں سے یہ معاملہ چھڑوا لیا جائے گا۔“

سنن ابی داؤد، نسائی، مستدرک، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۶۴۶۔ فرمایا کہ ”جب خرید و فروخت کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے تو بات بیچنے والے کی مانی جائے گی اور خریدار کو اختیار ہوگا۔ خواہ معاملہ کو برقرار رکھے یا ختم کر دے۔ (مترجم) ترمذی، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۶۴۷۔ فرمایا کہ ”جب خرید و فروخت کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے اور دونوں کے پاس دلیل نہ ہو اور معاملہ ابھی تک برقرار ہو تو بات بیچنے والے کی مانی جائے گی یا وہ دونوں معاملہ کو چھوڑ دیں۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۶۴۸۔ فرمایا کہ ”ہرگز کسی معاملے (کے دوران) الگ نہ ہونا ہاں البتہ جب راضی ہو جاؤ۔“

ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۴۹۔ فرمایا کہ ”خرید و فروخت کرنے والوں میں جب اختلاف ہو جائے تو دونوں معاملہ چھوڑ دیں۔“

طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۶۵۰۔ فرمایا بیعناہ اس کی ملکیت ہے جس نے بیعناہ دیا ہو۔ الخطیب فی رواۃ مالک عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، خیار شرط

۹۶۵۱۔ دو اختیار (خیار شرط) لینے والوں نے خرید تو وہ بیع پہلے اختیار لینے والے کا ہے۔ ابن ماجہ عن سمرہ

فائدہ:..... خیار شرط کا مطلب یہ ہے کہ خرید و فروخت کے وقت، خریدار تین دن تک سوچ و بچار کا وقت مانگ سکتا ہے وقت مانگنے کو خیار شرط کہا جاتا ہے۔

اقالہ کرنا باعث اجر ہے

۹۶۵۲۔ فرمایا کہ ”جس نے کسی مسلمان کے ساتھ اقالہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی فروگزاشتوں سے بھی اقالہ فرمائیں گے۔“

سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: اقالہ کہتے ہیں خرید و فروخت کے کسی طے شدہ معاملے کو باہمی رضامندی سے ختم کرنا، یعنی اگر کسی بیچنے والے یا خریدنے والے نے کسی دوسرے سے اس کے کہنے پر اقالہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ اتنے خوش ہوتے ہیں کہ اس کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۵۳۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے نام ہو کر اقالہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے ساتھ اقالہ کر لیں گے۔“

سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۵۴۔ فرمایا کہ ”وزن اہل مکہ کا (معتبر) ہے اور کیل (بیانہ) اصل مدینہ کا۔“

سنن ابی داؤد، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۵۵۔ فرمایا کہ ”ایک سبق کی مقدار ستر صاع کے برابر ہے۔“ مسند احمد، ابن ماجہ، بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۹۶۵۶۔ فرمایا کہ ”تم میں سے جو کوئی کوئی گھریا زمین (پلاٹ) بیچے تو اسے یہ جان لینا چاہیے کہ یہ گھر اس لائق ہے کہ اس میں برکت نہ ہو ہاں مگر اس صورت میں کہ اس گھر کو اس کی طرح بنادے۔“

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت سعید بن الحارث رضی اللہ عنہ

متفرق احکام کا مکملہ

۹۶۵۷ فرمایا کہ ”جب تم کوئی چیز بیچنے لگو تو اس وقت تک نہ بیچو جب تک تمہارا اس پر قبضہ نہ ہو۔“

۹۶۵۸ طبرانی، نسائی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”اس وقت تک کوئی چیز ہرگز نہ بیچو جب تک تمہارے قبضے میں نہ ہو۔“ طبرانی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ
۹۶۵۹ فرمایا کہ ”اگر کوئی کھانا خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک اس کے قبضے میں نہ آ جائے۔“

۹۶۶۰ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”جو کوئی شخص کھانا خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک پورا وصول نہ کر لے۔“

۹۶۶۱ طحاوی، ابن حبان بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”اے بھتیجے! کوئی چیز اس وقت تک ہرگز نہ بیچو جب تک وہ تمہارے قبضے میں نہ آ جائے۔“

۹۶۶۲ مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”ہم صدقات میں سے کوئی چیز اس وقت تک نہیں بیچتے جب تک وہ ہمارے قبضے میں نہ آ جائے۔“

۹۶۶۳ متفق علیہ بروایت حضرت علقمہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”صدقات میں سے کوئی چیز ہرگز نہ خریدو جب تک نشان نہ لگا لیا جائے اور معاہدے کو پکا نہ کر لیا جائے۔“

۹۶۶۴ مستدرک حاکم، سنن ابی داؤد فی مراسیلہ متفق علیہ بروایت مکحول مرسلہ فرمایا کہ ”اے عثمان! جب خریدو تو ناپ لو اور جب بیچو تو پھر ناپ لو۔“ مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
۹۶۶۵ فرمایا کہ ”اے قیلہ! ایسا نہ کرو، لیکن جب تم کچھ خریدنے کا ارادہ کرو تو اتنا ہی دے دو جتنے میں تم نے خریدنے کا ارادہ کیا تھا، تو نے دیا ہو یا روکا ہو اور جب کچھ بیچنا ہو تو اتنا لے لو جتنے کے بدلے تم نے بیچنے کا ارادہ کیا تھا، خواہ تم نے دیا ہو یا منع کر دیا ہو۔“

ابن ماجہ اور ابن سعد والحقیم، طبرانی بروایت حضرت قیلہ ام بنی انمار رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں تو ایک ایسی عورت ہوں جو خرید و فروخت کرتی رہتی ہوں، سو بعض اوقات میں کوئی سامان خریدنا چاہتی ہوں تو اس سے کم قیمت میں خریدتی ہوں جس کا میں نے ارادہ کیا تھا، پھر میں اس میں اضافہ کر دیتی ہوں اور اسی قیمت میں خریدتی ہوں جس کا پہلے میں نے طے کر رکھا تھا اور بعض دفعہ میں کوئی سامان بیچتی ہوں تو اس سے زیادہ قیمت میں بیچتی ہوں جتنی میں نے (اس سامان کے لئے) طے کر رکھی تھی پھر اس میں کمی کر دیتی ہوں، اور اسی (پہلے سے طے شدہ) قیمت پر اسے بیچتی ہوں۔
تو آپ ﷺ نے فرمایا، اس کو یاد کر لو۔

ایسے غلام کو فروخت کرنا جس کے پاس مال تھا

تکملہ

۹۶۶۶ فرمایا کہ ”جس نے غلام خریدا جو مالدار تھا تو اس کا مال بیچنے کا ہوگا، اور اس پر اس کا قرض ہوگا، ہاں البتہ یہ ہے کہ اگر پہلے ہی شرط لگا دی ہو اور جس نے کھجور کے درخت کو گاہا دیا۔“ سنن ابی داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ
۹۶۶۷ فرمایا کہ ”جس نے غلام بیچا جو مالدار تھا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا البتہ اگر خریدار شرط لگا دے تو (مال بھی) خریدار کو

ملے گا۔ (مترجم) طبرانی بروایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۶۶۸..... فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جو اس کی ملکیت تھا اور مالدار تھا اور اس پر قرض بھی تھا تو قرض (غلام کا) بیچنے والے پر ہوگا لیکن اگر بیچنے والے نے (قرض کی) شرط بھی خریدار پر لگا دی“۔ تو اب قرض بھی خریدار کے ذمے منتقل ہو جائے گا۔ (مترجم)

طبرانی بروایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۶۶۹..... فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوگا اور اسی (بیچنے والے) پر اس کا قرض بھی ہوگا ہاں البتہ اگر پہلے ہی شرط لگالی ہو، اس کو بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا ہاں البتہ اگر پہلے ہی شرط لگالی ہو۔“

کامل ابن عدی، متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی اگر خریدار اور فروخت کنندہ پہلے سے شرط لگالیں تو غلام کا مال یا درخت کا پھل خریدار کا ہو سکتا ہے ورنہ اصول یہ ہے کہ درخت کا پھل اور غلام کا مال بیچنے والے کا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۷۰..... فرمایا کہ ”جس نے ایسا غلام بیچا جو مالدار تھا تو اس کا مال اس کے آقا (بیچنے والے) کا ہوگا البتہ اگر خریدار اس کی شرط لگالے تو مال بھی خریدار کا ہوگا۔“ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۷۱..... فرمایا کہ ”اگر کسی نے غلام بیچا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا ہاں لیکن اگر خریدار شرط لگالے اور کہے کہ میں نے تجھ سے وہ غلام اور اس کا مال خرید لیا۔“ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت عطاء اور ابن ابی ملیکہ و مرسلاً

۹۶۷۱..... فرمایا کہ ”جس نے غلام بیچا اور غلام مالدار تھا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا، لیکن اگر خریدار شرط لگالے، اور جس نے بھور کا وہ درخت خرید جس میں گایا (بیوند) لگا ہوا تھا اور اس سے پھل آچکا تھا تو اس کا پھل بھی بیچنے والے کا ہوگا ہاں لیکن اگر خریدار شرط لگالے۔“

متفق علیہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۶۷۳..... فرمایا کہ ”تم دونوں ایسا مت کرو، جب تم دونوں کھانا خریدو تو پورا پورا اصول کر لو اور جب تم (دونوں) اس (کھانے) کو بیچو تو ناپ لو۔“ متفق علیہ بروایت سطر الوراق عن بعض اصحابہ مرسلاً

۹۶۷۴..... فرمایا کہ ”اگر اے اہل بقیع! خریدار اور فروخت کنندہ جب تک راضی نہ ہوں۔ جدا نہ ہوں۔“

متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن جریر

اقالہ کے بیان کا مکملہ

۹۶۷۵..... فرمایا کہ ”جس نے نادم ہو کر معاملہ کا اقالہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں سے اقالہ فرمائیں گے۔“

ابن حبان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۷۶..... فرمایا کہ ”جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کر لیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں سے اقالہ فرمائیں گے۔“

سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۷۷..... فرمایا کہ ”جس نے کسی مسلمان سے خرید و فروخت کے معاملے میں اقالہ کر لیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اقالہ فرمائیں گے اور جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قدموں کو ملا دیں گے۔“ مصنف عبدالرزاق عن معمر بن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلاً

چوتھی فصل..... اختیاری خرید و فروخت میں

۹۶۷۸..... فرمایا کہ ”جب تم خرید و فروخت کرو تو کہو، لا یملا بک، پھر تم جو کچھ بھی خریدو گے۔“ تمہیں تین رات کا اختیار ہوگا، اگر تم راضی ہو تو رکھ لو

اور اگر تم ناراض (راضی نہ) ہو تو جس کا مال ہے، اس کو واپس کر دو۔“ ابن ماجہ، سنن کبریٰ بیہقی عن محمد بن یحییٰ بن جہان مرسلہ
 ۹۶۷۹ فرمایا کہ ”جب دو آدمی آپس میں خرید و فروخت کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے، جب تک وہ جدانہ ہوں اور ایک ساتھ ہوں، یا ان
 میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے، پھر اگر ایک دوسرے کو اختیار دے دے اور دونوں اس پر معاملہ کر لیں تو بیع واجب ہو جائے گی، اور اگر وہ معاملہ طے
 کرنے کے بعد جدا ہو گئے اور معاملہ برقرار رکھا تو بیع ضروری ہوگی۔“ متفق علیہ، نسائی ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۶۸۰ فرمایا کہ ”خرید و فروخت کرنے والوں کو اپنے معاملے میں اختیار ہے جب تک وہ جدانہ ہوں یا بیع ہی میں اختیار ہو۔“

بخاری بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۸۱ فرمایا کہ ”اختیار تین دن تک ہوتا ہے۔“ سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۶۸۲ فرمایا کہ ”چار دن کے بعد کوئی ذمہ داری نہیں۔“ ابن ماجہ، مستدرک بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
 ۹۶۸۳ فرمایا کہ ”دو آدمی ہرگز جدانہ ہوں جبکہ آپس میں راضی نہ ہوں۔“ سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۹۶۸۴ فرمایا کہ ”خرید و فروخت تو ہوتی ہے رضامندی کے ساتھ۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ
 ۹۶۸۵ فرمایا کہ ”خریدار اور فروخت کرنے والا جب تک جدانہ ہوں ان کو اختیار ہے۔ خواہ بیع باقی رکھیں خواہ ختم کر دیں۔
 مسند احمد، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ اور مستدرک بروایت حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ
 ۹۶۸۶ فرمایا کہ ”لین دین کرنے والے کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، اور ایک دوسرے سے کہے گا کہ اختیار کر لو۔“

مسند احمد، بخاری، نسائی، ابو داؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۸۷ فرمایا کہ ”لین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، البتہ یہ ہے کہ وہ سودا بی اختیار ہو، اور ایک کے لئے یہ جائز نہیں
 کہ اس ڈر سے دوسرے سے جدا ہو جائے کہ کہیں وہ اقالہ ہی نہ کر دے۔“ مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۶۸۸ فرمایا کہ ”لین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں اور ان میں سے ہر ایک بیع میں سے اپنا مقصود نہ حاصل کر لے، یا یہ
 کہ تین مرتبہ ایک دوسرے کو اختیار نہ دیں۔“ نسائی مستدرک، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ
 ۹۶۸۹ فرمایا کہ ”لین دین کرنے والے دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کے معاملے میں اختیار ہے جب تک وہ جدانہ ہوں، مگر یہ کہ بیع
 اختیاری ہو۔“ سنن ابی داؤد، نسائی، متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۶۹۰ فرمایا کہ ”لین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، ہاں البتہ اگر سودے میں اختیار ہو، اور ایک کے لئے جائز نہیں کہ
 اقالہ کے خوف سے دوسرے سے جدا ہو۔“ سنن ابی داؤد، نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۹۶۹۱ فرمایا کہ ”لین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، البتہ یہ ہے کہ معاملہ ہی انہوں نے اختیار رکھا ہو، لہذا اگر بیع
 اختیار کے علاوہ ہو تو واجب ہو جائے گی۔“ نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۹۲ فرمایا کہ ”ساتھی کی ذمہ داری تین دن تک ہے۔“ مسند احمد، سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم، سنن کبریٰ بیہقی بروایت
 حضرت بقیہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ بروایت حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ
 ۹۶۹۳ فرمایا کہ ”دونوں فریقوں کے درمیان بیع نہیں (تام) ہوگی جب تک ایک دوسرے سے جدانہ ہو جائیں علاوہ اختیاری بیع کے۔“
 مسند احمد، متفق علیہ نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

خیار العیب

۹۶۹۴ مسند احمد مستدرک حاکم، نسائی، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۶۹۵ مسند احمد، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۶۹۶..... فرمایا کہ ”بدک کر بھاگے ہوئے جانور کو واپس کیا جائے“۔ کامل ابن عدی، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۶۹۷..... فرمایا کہ ”بیشیر کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بھاگے ہوئے جانور کو واپس کر دیا جاتا ہے“۔

حسن بن سفیان اور باوردی اور ابن شاہین بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

اختیاری بیع..... تکملہ

۹۶۹۸ فرمایا کہ ”جب تو خرید و فروخت کرے تو کہہ، کوئی دھوکہ نہیں، تو تمہیں پھر اختیار ہوگا اس سامان میں جسے تم خریدو گے تین رات تک،

اگر تو راضی ہو تو اپنے پاس رکھ لے اور اگر تو ناراض (راضی نہ) ہو تو واپس کر دے“۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۹۹ فرمایا کہ اگر کسی نے ایسی چیز خریدی، جسے دیکھا نہیں ہے تو اسے اختیار ہوگا جب اسے دیکھے اگر چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو

چھوڑ دے (نہ لے)۔ سنن دارقطنی، متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، وضعفا

۹۷۰۰ فرمایا کہ اگر ”کسی نے بیع کر کے کچھ خرید تو بیع واجب ہوگئی اور جب تک وہ اپنے ساتھی (بیچنے والے) سے جدا نہ ہو جائے اسے اختیار

ہوگا، اگر چاہے تو لے لے اگر جدا ہو گیا تو اب اختیار نہیں“۔ متفق علیہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمرو بن عباس رضی اللہ عنہا

۹۷۰۱ فرمایا کہ ”جس شخص نے بھی کسی سے کوئی چیز خریدی تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا یہاں تک کہ وہ دونوں جدا ہو جائیں اپنی جگہ سے

ہاں مگر اس صورت میں اختیار باقی رہے گا کہ وہ بیع ہی خیار والی ہو، اور دونوں میں سے کسی ایک کے لئے بھی جائز نہیں کہ اس خوف سے دوسرے

سے جدا ہو جائے کہ کہیں دوسرا قالہ ہی نہ کر لے“۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یہاں یہ جو کہا کہ وہ بیع ہی خیار والی ہو تو اس سے مراد بیع کی وہ اقسام ہیں جو خیار عیب خیار روید اور خیار شرط کہلاتی ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۰۲ فرمایا کہ ”بیع تو رضا مندی سے ہوتی ہے اور اختیار سودے کے بعد ہوتا ہے“۔

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۹۷۰۳ فرمایا کہ ”خرید و فروخت کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں، یا ان کی بیع ہو ہی اختیار والی“۔

مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۰۴ فرمایا کہ ”خرید و فروخت کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ،

ابوداؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور مصنف ابن ابی شیبہ طبرانی، مستدرک حاکم، سنن سعید بن

منصور، مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ ابن لُجَاز بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۹۷۰۵ فرمایا کہ ”لیکن دین کرنے والے دونوں فریقوں کو اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں“ البتہ اس صورت میں کہ ان کی بیع ہی

اختیار والی ہو۔ طبرانی بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۹۷۰۶ فرمایا کہ ”لیکن دین کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں، البتہ اس صورت میں کہ ان کی بیع ہی اختیار والی ہو“۔

مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۰۷ فرمایا کہ ”کوئی حرج نہیں کہ اس کو اسی دن کی قیمت میں لے لو، جب تک تم دونوں جدا نہ ہو اور تمہارے درمیان کوئی شے ہو“۔

مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... کوئی شے سے مراد معاہدہ، شرط وغیرہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

- ۹۷۰۸ فرمایا کہ ”غلام کی ذمہ داری چار رات تک ہے۔“ مسند احمد، مستدرک، سنن کبریٰ بیہقی بروایت قتادہ عن الحسن عن عقبہ رضی اللہ عنہ
- ۹۷۱۰ فرمایا کہ ”چار دن کے بعد کوئی ذمہ داری ضمان کی۔“ مصنف ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلہ

تیسرا باب..... ذخیرہ اندوزی اور نرخ مقرر کرنے کے بیان میں

- ۹۷۱۱ فرمایا کہ ”ذخیرہ اندوز کیا ہی برا آدمی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نرخ سے کر دے تو غم زدہ ہو جاتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نرخ بڑھا دے تو خوش ہو جاتا ہے۔“ طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ
- ۹۷۱۲ ”فرمایا کہ ”ہانک کر لانے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوز لعنتی ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۹۷۱۳ ”فرمایا کہ ”ہمارے بازاروں کی طرف ہانک کر لانے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور ہمارے بازاروں میں ذخیرہ اندوزی کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی کتاب میں الحاد کا شکار ہونے والا۔“
- ۹۷۱۴ ”فرمایا کہ ”جس نے مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزیں ذخیرہ کر لیں اللہ تعالیٰ اسے کوڑھ اور غربت کی بیماری میں مبتلا کر دیں گے۔“
- ۹۷۱۵ فرمایا کہ ”اگر کسی نے اس ارادے سے ذرا بھی ذخیرہ اندوزی کی کہ مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزیں مہنگی ہو جائیں تو وہ خطا کار ہے اور اللہ اور اس کے رسول پر اس کا کوئی ذمہ نہیں۔“ مسند احمد، مستدرک بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۹۷۱۶ فرمایا کہ ”اگر کسی نے میری امت پر چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کی، اور پھر اسے صدقہ (بھی) کر دیا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔“ ابن عساکر بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ
- ۹۷۱۷ فرمایا کہ ”اگر کسی نے میری امت میں ایک رات بھی مہنگائی کی خواہش کی تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس سال کے اعمال ضائع کر دیں گے۔“ ابن عساکر، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۹۷۱۸ فرمایا کہ ”ذخیرہ اندوز لعنتی ہے۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۹۷۱۹ فرمایا کہ ”ذخیرہ اندوزی خطا کارسی کرتے ہیں۔“ مسند احمد، سلم، ابو داؤد، ترمذی بروایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
- ۹۷۲۰ رسول اللہ ﷺ نے شہر میں ذخیرہ اندوزی، تلتی سورج طلوع ہونے سے پہلے سوئے سے اور وہ دینے والی کو ذبح کرنے سے منع فرمایا۔
- بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عصبی رضی اللہ عنہ

نرخ مقرر کرنا

- ۹۷۲۱ ”فرمایا کہ ”بلکہ اللہ ہی سے جو پست کرتا اور بلند کرتا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ میرا کوئی طلب گار نہ ہوگا اور کسی کا مجھ پر کوئی حق نہ ہوگا۔“ ابو داؤد، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۹۷۲۲ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرنے والا، قبض کرنے والا، پھیلانے والا اور نرخ مقرر کرنے والا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ کوئی مجھے اپنا حق لینے کے لئے تلاش نہ کر رہا ہوگا وہ حق جس کی ادائیگی میرے ذمہ لازم تھی خون میں یا مال میں۔“
- ۹۷۲۳ ”فرمایا کہ ”یقیناً تمہارے نرخوں کی مہنگائی اور سستا پن اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں

مولو گاکہ میری طرف سے کسی پر کوئی ظلم نہ ہوا ہوگا نہ مال میں نہ جان میں۔“ طبرانی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۹۷۲۴ فرمایا کہ ”مجھے امید ہے کہ میں ٹم سے اس حال میں جدا ہوں گا کہ مجھے کوئی ایسے ظلم کے بدلے تلاش کرنے والا ہوگا جو میں نے کیا ہو۔“

ابن ماجہ، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۲۵ فرمایا کہ ”میں ضرور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا قبل اس سے کہ مجھے کسی کے مال سے کوئی چیز بغیر خوشی اور رضامندی کے دی جائے،

یعنی تو صرف رضامندی سے ہی ہوتی ہے۔“ سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

ذخیرہ اندوزی..... تکملہ

۹۷۲۶ ”فرمایا کہ“ خوشخبری سناؤ، بے شک ہمارے بازار کی طرف ہانک کر لانے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور ہمارے

بازاروں میں ذخیرہ اندوزی کرنے والے ایسا ہے جیسے اللہ کی کتاب میں ملحد۔“ مستدرک حاکم بروایت السبع بن المغیرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ہانک لانے سے مراد کھانے پینے کی اشیاء کو ذخیرہ کرنے کے بجائے بازاروں میں بڑی مقدار میں مہیا کرتا ہے کم مقدار کی فضیلت

بھی یہی ہے بشرطیکہ اس کم سے زیادہ پر مہیا کرنے والا قدرت نہ رکھتا ہو، مقصد یہ کہ جس تاجر کی جتنی طاقت ہے وہ اپنی طاقت کے مطابق ذخیرہ

اندوزی کے بجائے زیادہ سے زیادہ مقدار میں اشیاء خورد و نوش کی فراہمی کی کوشش کرے اور ملحد اس شخص کو کہتے ہیں جو سیدھے راتے سے

ہٹا ہوا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

۹۷۲۷ فرمایا کہ ”جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ خطا کار ہے۔“ مسلم، متفق علیہ بروایت حضرت معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

۹۷۲۸ فرمایا کہ ”جس نے چالیس دن تک کھانے کی ذخیرہ اندوزی کی، تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے بری ہو گیا اور اللہ تعالیٰ اس کی ذمہ

داری سے بری ہو گیا اور جس کسی زمین والے نے اس حال میں صبح کی کہ وہ بھوکا تھا تو اللہ تعالیٰ ان کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گیا۔“

مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، بزار، مسند ابی یعی، مستدرک حاکم، حلیہ ابو نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۲۹ فرمایا کہ ”جس نے چالیس دن تک کھانے کا ذخیرہ کیا یا انتظار کیا پھر اسے پیسا اور اس کی روٹی پکائی اور صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا یہ

صدقہ قبول نہیں فرمائیں گے۔“ ابن النجار عن دینار بن ابی مکیس عن انس رضی اللہ عنہ

۹۷۳۰ فرمایا کہ ”اہل مدائن اللہ کے راستے میں قید کئے گئے ہیں، لہذا ان کے لئے کھانے کی ذخیرہ اندوزی نہ کرو اور نرخ نہ بڑھاؤ، اور

کوئی موجود ہر گز غائب کے لئے خرید و فروخت نہ کرے اور کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے کے دوران اپنا سودا نہ کرے، اور نہ

ہی کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ نہ بھیجے اور کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کے برتن کو نہ انڈیلے اور ہر ایک کو اللہ ہی

رزق دیتا ہے۔“ طبرانی، ابن عساکر بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۹۷۳۱ فرمایا کہ ”جس نے چالیس دن تک کھانا روکے رکھا پھر اسے نکالا اور پیسا اور روٹی پکائی اور صدقہ کر دی، تو اللہ تعالیٰ اس سے اس

صدقہ کو قبول نہ فرمائیں گے۔“ خطیب عن دینار عن انس رضی اللہ عنہ

۹۷۳۲ فرمایا کہ ”جو ہماری طرف کھانا اٹھایا تو وہ اپنی واپسی تک ہماری مہمانی میں ہے، اور اگر کسی کی کوئی چیز ضائع ہوگئی تو ہم اس کے ضامن

ہیں اور ہمارے بازار میں ذخیرہ اندوزی مناسب نہیں ہے۔“ مستدرک فی تاریخہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۷۳۳ فرمایا کہ ”جس نے مسلمان کے (نرخوں) میں کوئی ایسی چیز داخل کی جس سے وہ مہنگے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اسے بہت بڑی آگ

- ۹۷۳۳ میں ڈالیں اور اس کا سر نیچے کی طرف ہو۔ طبرانی، مسند احمد، مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ
- ۹۷۳۴ فرمایا کہ ”صرف خائن لوگ ہی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔“ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ
- ۹۷۳۵ فرمایا کہ ”ذخیرہ اندوزوں اور انسانوں کو قتل کرنے والوں کو جہنم کے ایک ہی درجے میں جمع کیا جائے گا۔“
- کامیاب ابن عدی، ابن لال وابن عساکر بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ واورده ابن الجوزی فی الموضوعات
- ۹۷۳۶ فرمایا کہ ”جو کوئی مسلمان کے شہروں میں سے کسی شہر کی طرف کھانے کی اشیاء ہانک کر لایا تو اس کے لئے شہید کا اجر ہوگا۔“
- دیلمی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

نرخ کا بیان..... تکملہ

- ۹۷۳۷ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ہی قیمتیں قائم کرنے والے ہیں، اور میں امید کرتا ہوں کہ تمہیں اس حال میں چھوڑوں گا کہ مجھے کوئی کسی ظلم کے بدلے تلاش کرنے والا نہ ہوگا جو میں نے کسی کے جان یا مال میں کیا ہو۔“ مسند احمد، خطیب بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ
- ۹۷۳۸ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ہی مصور ہیں، قابض ہیں، باسط ہیں اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس حال میں ملاقات کروں گا کہ تم میں سے کوئی بھی مجھے اس لیے نہ ڈھونڈ رہا ہوگا کہ مجھ سے اس ظلم کا بدلہ لے جو میں نے اس کی عزت اور مال میں کیا ہو۔“
- طبرانی بروایت حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ
- ۹۷۳۹ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ہی پست کرتے اور بلند کرتے ہیں، اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں گا کہ میں نے کسی پر ظلم نہ کیا ہوگا۔“ مسند احمد، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
- جناب نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جب ایک شخص نے درخواست کی کہ یا رسول اللہ! نرخ مقرر کر دیجئے
- ۹۷۴۱ فرمایا کہ ”مجھے امید ہے کہ میں تم سے اس حال میں جدا ہوں گا کہ کوئی مجھے کسی کا بدلہ لینے کے لئے نہ ڈھونڈ رہا ہوگا۔“
- ابن ماجہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ
- ۹۷۴۲ فرمایا کہ ”سنو! میں ضرور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا قبل اس سے کہ کسی کو کسی کا مال اس کی رضامندی کے بغیر دیا جائے۔“
- مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، سعید بن منصور، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ
- کہا کہ ”آپ ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جب لوگوں نے آپ ﷺ سے قیمتیں بڑھانے کی شکایت کی اور درخواست کی کہ آپ نرخ مقرر فرما دیجئے۔“

- ۹۷۴۳ فرمایا کہ ”مہنگائی اور سستا پن اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے دو لشکر ہیں، ایک کا نام ”رغبت“ اور دوسرے کا نام ”رہبت“ ہے جب اللہ تعالیٰ اسے مہنگا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو تاجروں کے دلوں میں ”رغبت“ ڈال دیتے ہیں لہذا تاجر اس چیز میں رغبت (دلچسپی) کا اظہار کرتے ہیں اور روک لیتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ کوئی چیز سستی کرنی چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تاجروں کے دلوں میں ”رہبت“ ڈال دیتے ہیں چنانچہ وہ اس چیز کو اپنے ہاتھوں سے نکال دیتے ہیں۔“ خطیب، رافعی، دیلمی عن عبد اللہ بن المشی عن عجمہ ثمامة عن جندانس رضی اللہ عنہ
- فائدہ:..... روک لینے سے مراد ذخیرہ اندوزی کر لینا یا مارکیٹ میں آنے سے روکنا ہے اور اپنے ہاتھوں سے نکال دینے سے مراد بازار میں مہیا کرنا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

- ۹۷۴۴ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ مجھ سے ایسے طریقے کے بارے میں سوال نہ کریں گے جس کا انہوں نے مجھے حکم نہ دیا تھا اور میں نے تمہارے اندر شروع کر دیا، لیکن اللہ سے اس کا فضل مانگو۔“ طبرانی اور یقوی عن عیید بن نضلة
- کہا کہ ایک سال لوگوں پر سختی اور تنگی آئی تو لوگوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ نرخ مقرر فرما دیجئے تو اس کے جواب میں آپ

ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۹۷۴۵ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ جب کسی امت سے ناراض ہو جائیں تو ضرور ان کی قیمتیں بڑھا دیتے ہیں اور ان کے بازاروں کو مندا کر دیتے ہیں اور اس امت میں بہت فساد ہونے لگتا ہے اور ان کے حکمران کا ظلم و ستم سخت ہو جاتا ہے، تو اس وقت ان کے مالدار نیک صالح نہ ہوں گے، ان کے حکمران پاک دامن نہ ہوں گے اور ان کے فقیر نمازنہ پڑھتے ہوں گے۔“ ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

چوتھا باب..... سود کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل..... سود سے ڈرانے کے بیان میں

۹۷۴۶ فرمایا کہ ”سود کھانے والا، اور کھلانے والا، اور سودی معاملے کو لکھنے والا، اور سودی معاملے پر گواہ بننے والے جب اس کو جان لیں، اور حسن و جمال کے لیے گودنے والی اور جس کو گودا گیا ہو، اور اس صدقہ کو کھانے والا جو کسی کے لئے رکھا ہوا اور ہجرت کے بعد مرتد ہونے والا عرب (سب کے سب) قیامت کے دن محمد (ﷺ) کی زبان سے ملعون ہوں گے۔“ نسائی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۴۷ فرمایا کہ ”جب اللہ تعالیٰ کسی علاقے کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں سود ظاہر ہو جاتا ہے۔“

فردوس دیلمی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۴۸ فرمایا کہ ”سود کے ستر دروازے ہیں، اور شرک بھی اسی طرح ہے۔“ بزار بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۴۹ فرمایا کہ ”سود کے تہتر دروازے ہیں۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۰ فرمایا کہ ”سود کے تہتر باب ہیں ان میں سے آسان ترین ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے، اور سب سے بڑا سود کسی مسلمان آدمی کی ہتک عزت ہے۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۱ فرمایا کہ ”سود کے (گناہ کے) ستر درجات ہیں ان میں سے آسان ترین (کم تر) یہ ہے کہ آدمی ماں کے ساتھ نکاح کرے۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۵۲ فرمایا کہ ”یقیناً سود کے درجات بہتر ہیں، کم ترین درجہ یہ کہ کوئی شخص مسلمان ہوتے ہوئے اپنی ماں کے پاس آئے۔“

طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۹۷۵۳ فرمایا کہ ”سود خواہ کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام اس کو کبھی کی طرف لے جاتا ہے۔“

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۴ فرمایا کہ ”سود کے بہتر باب ہیں ان میں سے کم ترین ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے اور سودوں کا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کو لوٹ لگائے۔“ طبرانی الاوسط بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۹۷۵۵ فرمایا کہ ”سود لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔“ سنن دار قطنی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۵۶ فرمایا کہ ”جانتے بوجھتے ہوئے سود کا ایک درہم کھالینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔“

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ

۹۷۵۷ فرمایا کہ ”سود کا ایک درہم چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے، اور جس گوشت کی نشوونما حرام سے ہوئی اس کے لئے آگ ہی زیادہ بہتر ہے۔“

آخری زمانہ میں سود عام ہو جائے گا

۹۷۵۹ ”فرمایا کہ ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی ضرور آئے گا کہ صرف سود خوری رہیں گے اور اگر کوئی سود نہ کھائے گا اس کو سود کا غبار ضرور پہنچے گا۔“

سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم، سنن کبریٰ بیہقی برایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
۹۷۶۰ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے لعنت کی سود پر اور اس کے کھانے والے پر اور اس کے کھلانے والے پر اور اس کے (معاملے کے) لکھنے والے پر اور اس کے گواہ پر حالانکہ وہ اس کو جانتے بھی ہوں، اور ملانے والی پر اور ملوانے والی پر اور گودنے والی پر اور گودانے والی پر، اور اکھاڑنے والی پر اور اکھڑانے والی پر۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ: ملانے والی اور ملوانے والی ”الواصلۃ والمستوصلۃ“ کا ترجمہ ہے جس کا مطلب وہ عورت ہے جو اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بال لگائے یا لگوائے اور غرض زیب و زینت ہو۔

اسی طرح ”اکھاڑنے والی اور اکھڑانے والی“ النامصۃ والمنتمصۃ کا ترجمہ ہے اس سے مراد زیب و زینت کے لئے عورتوں کا اپنی پیشانی یا ہنڈیوں پلوں وغیرہ کے بال اکھاڑنا یا اکھڑانا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۶۱ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور سودی معاملے میں گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے۔“

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، ترمذی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۹۷۶۲ فرمایا کہ ”مجھے معراج کی رات ایک ایسی قوم کے پاس لایا گیا، ان کے پیٹ گھروں کی مانند تھے جن میں سانپ تھے اور ان کے پیٹوں کے باہر سے دکھائی دے رہے تھے، میں نے پوچھا، اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا، یہ سود خور ہیں۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سودی معاملہ کرنے والوں پر لعنت

۹۷۶۳ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اس کے لکھنے والے اور اس پر بننے والے دونوں گواہوں پر لعنت کی ہے، وہ سب اس میں برابر ہیں۔“ مسند احمد، مسلم، نسائی، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۷۶۴ فرمایا کہ ”کسی قوم میں سود اور زنا ظاہر نہیں ہوا مگر یہ کہ انہوں نے اپنے خلاف اللہ کی پکڑ کو حلال کر لیا۔“

مسند احمد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۶۵ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے سود خور پر اور سود کھلانے والے پر اور سودی معاملہ لکھنے والے پر اور صدقہ نہ دینے والے پر۔“

مسند احمد، نسائی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۷۶۶ فرمایا کہ ”کوئی قوم ایسی نہیں جس میں سود ظاہر ہو اور قسط سالی نہ آئے، اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں رشوت ہو اور اور رعب میں نہ

پکڑے گئے ہوں۔ مسند احمد بروایت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

فائدہ: رعب میں پکڑے جانے سے مراد یہ ہے کہ رشوت کا لین دین کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر ہر چیز کا ڈر اور خوف مسلط

کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ زندگی کے ہر معاملے میں گویا مفلوج ہو کر رہ جاتے ہیں خواہ بظاہر وہ کتنے ہی طاقتور اور اثر و رسوخ والے ہی

کیوں نہ ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

تکمیلہ

فرمایا کہ ”سود کے ستر درجے ہیں ان میں سے کم ترین کسی شخص کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے۔“

ابن جریر بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۶۸ فرمایا کہ ”سود کے ہتر شعبے ہیں اور شرک بھی اسی طرح ہے۔“ ابن جریر بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۶۹ فرمایا کہ ”سود کے ستر شعبے ہیں اور ان میں سے آسان ترین کسی شخص کا اپنی ماں سے نکاح کرنا ہے، اور سودوں کا سود کسی مسلمان کی ہتک عزت ہے۔“ ابن الدنیافی ذم الغیبة اور ابن جریر بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۰ فرمایا کہ ”سود کے ستر باب ہیں اور ان میں سے کم ترین اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔“

سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۱ فرمایا کہ ”سود کے اکہتر باب ہیں یا فرمایا ہتر شعبے ہیں اور ان میں سے ہلکا ترین کسی شخص کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے، اور بے شک سودوں کا سود کسی شخص کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے درجے ہوتا ہے۔“ مصنف عبدالرزاق عن رجل من الانصار

۹۷۷۲ فرمایا کہ ”بے شک سود کے ستر شعبے ہیں، ان میں سے کم ترین کسی شخص کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے کی طرح ہے، بے شک سودوں کا سود کسی شخص کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے درجے ہوتا ہے۔“ سنن کبریٰ بیہقی

۹۷۷۳ فرمایا کہ ”بے شک ایک شخص کو سود سے جو گناہ پہنچتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا ہے جو کوئی شخص زنا کرتا ہو اور بے شک سودوں کا سود کسی مسلمان آدمی کی ہتک عزت ہے۔“ سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۷۷۴ فرمایا کہ ”معراج کی رات میں نے ایک آدمی کو دیکھا وہ ایک مہر میں تیر ہاتھ اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جا رہے تھے، میں نے پوچھا کہ کون ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ سود خور ہے۔“ سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت سمیرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۵ فرمایا کہ ”جس نے سود کا ایک درہم کھایا تو وہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے کی طرح ہے۔“

ابن عساکر عن محمد بن حمیر عن ابراہیم بن ابی عیبلہ عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۷۷۶ فرمایا کہ ”یقیناً سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا جرم ہے اور سب سے بڑا سود کسی مسلمان شخص کی عزت کو حلال سمجھنا ہے۔“ الحاکم فی الکنی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۷ فرمایا کہ ”یقیناً ایک سودی درہم جو کسی آدمی کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی مسلمان کے چھتیس (۳۳) مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۹۷۷۸ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے۔“

مسلم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت جندب رضی اللہ عنہ

۹۷۷۹ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے، لکھنے والے اور گواہ بننے والے، اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بال لگانے والی اور لگوانے والی، صدقہ روکنے والے اور حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے، سب پر لعنت کی ہے۔“

سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۷۸۰ فرمایا کہ ”خواہ لینے والا ہو یا دینے والا سود میں دونوں برابر ہیں۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۹۷۸۱ فرمایا کہ ”کسی قوم میں سود اور زنا ظاہر نہیں ہوا مگر یہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی گرفت کو اپنے لئے حلال کر لیا۔“

مسند احمد، اور ابن جریر بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۸۲ فرمایا کہ ”سود خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو، انجام کار کی طرف ہی جاتا ہے۔“ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۹۷۸۳ فرمایا کہ ”کسی کا سود خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس کا انجام کسی ہی کی طرف لے جاتا ہے۔“

مسند رک حاکم، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۹۷۸۴ فرمایا کہ ”سود (خواہ) کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام اسے ہی کی طرف ہی لے جاتا ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۹۷۸۵ ”فرمایا کہ“ بے شک لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ ان میں سود خور کے علاوہ کوئی نہ بچے گا، لہذا جو کوئی سود نہ کھائے گا تو اس کو سود کا غبار ضرور پہنچے گا۔“ ابن النجار بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۸۶ فرمایا کہ ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے، لہذا اگر کوئی سود نہیں کھائے گا تو اس کو اس کا غبار ضرور پہنچے گا۔“
 مسند احمد، ابن النجار بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

دوسری فصل..... سود کے احکام کے بیان میں

۹۷۸۷ ”فرمایا کہ“ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو لیکن یہ ہے کہ (اگر) دونوں کا وزن برابر ہو، ایک جیسے ہوں بالکل برابر ہوں۔“ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۹۷۸۸ فرمایا کہ ”سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو لیکن بالکل برابر (مقدار میں) اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو لیکن بالکل برابر اور سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے جیسے چاہو بیچو۔“ بخاری بروایت حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ سونا ہی بطور کرنسی استعمال ہو رہا ہو یعنی قیمت اور دوسری طرف سونا ہی مال برائے فروخت ہو، اور اگر ایسی صورت ہو یعنی بیچا بھی سونا جا رہا ہو اور اس کی ادا کی جانے والی قیمت بھی سونے ہی کی شکل میں ہو تو یہ اسی صورت میں جائز ہے جب دونوں طرف مقدار برابر ہو، یعنی اگر ایک شخص ۱۰ گرام سونا خریدتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ سونا جو خریدے جانے والے سونے کی قیمت کے طور پر ادا کیا جا رہا ہے وہ بھی دس گرام ہی ہو، اگر کم یا زیادہ ہوگا تو سود ہوگا اور یہ حرام ہے۔

چاندی کے بدلے چاندی کی خرید و فروخت میں بھی یہی صورت ہے البتہ اگر سونے کے بدلے چاندی یا چاندی کے بدلے سونے کی خرید و فروخت کی جارہی ہو تو خواہ دونوں طرف مقدار برابر ہو یا کم زیادہ یہ جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۸۹ فرمایا کہ ”سونے کے بدلے سونا نہ بیچو مگر یہ کہ بالکل برابر سہرا بر اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے بیچو مگر یہ کہ بالکل برابر سہرا بر اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور اس میں سے کچھ کسی غائب کو موجود کے ہاتھ نہ بیچو۔“

مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۹۷۹۰ فرمایا کہ ”سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن کر کے۔“ سنن ابی داؤد بروایت حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۷۹۱ فرمایا کہ ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے نہ بیچو اور نہ ہی ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے بیچو۔“

مسلم بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... کیونکہ دینار دراصل سونے کے سکے کو کہتے ہیں اور درہم چاندی کے سکے کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۹۲ فرمایا کہ ”سونا سونے کے بدلے برابر سہرا بر، چاندی چاندی کے برابر سہرا بر، مجبور مجبور کے بدلے برابر سہرا بر، گندم گندم کے بدلے برابر سہرا بر، اور نمک نمک کے بدلے برابر سہرا بر اور جو جو کے بدلے برابر سہرا بر بیچو، لہذا اگر کسی نے مقدار بڑھائی یا اضافہ چاہا تو اس نے سود لیا، سونے کو چاندی کے بدلے جیسے چاہو بیچو لیکن دست بدست اور کھجور کو جو کے بدلے بیچو جیسے چاہو لیکن دست بدست۔“

ترمذی بروایت حضرت عبادۃ ابن الصامت رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... دست بدست سے مراد یہ ہے کہ جب دونوں طرف جنس مختلف ہو تو مقدار بھی مختلف ہو سکتی ہے خواہ کم یا زیادہ لیکن ہاتھ در ہاتھ ہونا ضروری ہے، یعنی اسی وقت لینا اور اسی وقت دینا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

سونے کو آپس میں زیادتی کر کے فروخت کرنا سود ہے

۹۷۹۳ فرمایا کہ ”سونے کے بدلے سونا ایک ہی مقدار وزن کے ساتھ برابر برابر، چاندی کے بدلے چاندی ایک ہی مقدار وزن کے ساتھ برابر برابر، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو وہ سود ہے“۔ مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۹۷۹۴ فرمایا کہ ”سونے کے بدلے سونا اس کی ڈلی اور اس کا اصل، اور چاندی کے بدلے چاندی اس کی ڈلی اور اس کا اصل، گندم کے بدلے گندم دود کے بدلے دود، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک دود کے بدلے دود پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو اس نے سود لیا، اور سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں خواہ چاندی زیادہ ہو لیکن دست بدست ہو، رہا ادھار تو وہ جائز نہیں، اور گندم کو جو کے بدلے میں بیچنے میں کوئی حرج نہیں

ابوداؤد، نسائی، عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی ان چیزوں میں ادھار خرید و فروخت جائز نہیں، اور مد ایک وزن ہے جو اڑ سٹھ تولے اور تین ماشہ کے برابر ہوتا ہے (دیکھیں بہشتی زیور حصہ ص ۱۴) اس سلسلے میں حضرت مولانا مفتی شفیع عثمانی صاحب کار سالہ اوزان شرعیہ دیکھنا بھی بہت مناسب ہوگا۔
 اور یہ جو فرمایا کہ دود کے بدلے دود تو اس سے یہ مراد نہیں کہ اس سے کم یا زیادہ خرید و فروخت نہیں ہو سکتی بلکہ مراد یہ ہے کہ اگر ایک اگر چار ہو تو دوسرا بھی چار، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۹۵ فرمایا کہ ”چاندی کے بدلے چاندی، سونے کے بدلے سونا جو کے بدلے جو اور گندم کے بدلے گندم برابر برابر“۔

۹۷۹۷ فرمایا کہ اگر ”سونے کے بدلے سونا نہ خرید و فروخت بدست، ان کے درمیان نہ کوئی اضافہ ہوگا نہ کوئی مہلت“۔ ابن ماجہ بروایت حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۷۹۸ فرمایا کہ جب تو چاندی کے بدلے سونا بیچے تو اپنے ساتھی سے جد امت ہو اس حال میں کہ تیرے اور اس کے درمیان ہو“۔ ابن ماجہ بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۷۹۹ جناب نبی کریم ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا۔ مسند احمد، نسائی، طرابلسی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۸۰۰ فرمایا کہ ”ایسا نہ کرو، مجموعہ کو در اہم کے بدلے بیچو پھر در اہم دے کر جنب خریدو“۔ مسند احمد متفق علیہ نسائی، بروایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

متفق علیہ، نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنب سے مراد کھجوریں ہیں۔

۹۸۰۱ فرمایا کہ ”جو لین دین دست بدست ہو اس میں سود نہیں“۔

۹۸۰۲ فرمایا کہ ”ایک صاع دو صاع کے بدلے نہ بیچو اور نہ دو درہم ایک درہم کے بدلے بیچو“۔ مسند احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ، بروایت حضرت اسماء بن زید رضی اللہ عنہ

۹۸۰۳ فرمایا کہ ”کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے (نہ بیچو) اور نہ گندم کے دو صاع ایک صاع کے بدلے اور نہ دو درہم ایک درہم

کے بدلے۔ نسائی، ابن حبان

۹۹۰۴ فرمایا کہ ”کھجوروں کا ایک صاع دو صاع بدلہ بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور نہ ایک درہم دو درہموں کے بدلے میں، (بلکہ) ایک درہم ایک ہی درہم کے بدلے کیے گا، اور ایک دینار ایک ہی دینار کے بدلے کیے گا اور ان دونوں کے درمیان کوئی فضل نہ ہوگا مگر یہ کہ باعتبار وزن کے۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۰۵ فرمایا کہ ”کھانے کے بدلے کھانا برابر“۔ مسند احمد، مسلم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۹۸۰۶ جناب نبی کریم ﷺ نے کھجور کے بدلے کھجور کو ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا۔

متفق علیہ سنن ابی داؤد بروایت حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ عنہ

۹۸۰۷ آپ ﷺ نے کھجور کے بدلے کھجور کو ناپ کر (کیل سے) بیچنے سے اور انکو رش سے ناپ کر اور کھتی کو گندم کے بدلے ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا۔ ابو داؤد، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۸۰۸ فرمایا کہ ”کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، نمک کے بدلے نمک برابر، دست بدست، پھر اگر کسی نے

اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو اس نے سود لیا ہاں مگر یہ کہ رنگ مختلف ہوں۔“ مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۸۰۹ فرمایا کہ ”گندم کو جو کے بدلے دو، بمقابلہ ایک کے بدلے دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

طبرانی بروایت عبادہ رضی اللہ عنہ

۹۸۱۰ فرمایا کہ ”سود تو صرف ادھار میں ہی ہے۔“ مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۹۸۱۱ فرمایا کہ ”حَبْلُ الْحَبْلَةِ کی بیع میں ادھار سود ہے۔“ مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۸۱۲ فرمایا کہ ”ایک جانور کو دو جانوروں کے بدلے دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

تکمیلہ

۹۸۱۳ فرمایا کہ ”سود ادھار میں ہے۔“ طبرانی، حمیدی بروایت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۹۸۱۴ فرمایا کہ ”سود نہیں ہے مگر ادھار یا بھوٹ دینے میں۔“ بروایت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۹۸۱۵ فرمایا کہ ”نہیں ہے سود مگر قرض میں۔“ طبرانی بروایت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۹۸۱۶ فرمایا کہ ”نہیں ہے سود مگر مضامین، ملاقیح اور حَبْلُ الْحَبْلَةِ میں۔“

ابو بکر بن ابی داؤد وفی جزء میں حدیث بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۸۱۸ ”فرمایا کہ ”جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ ہرگز سونے کے بدلے سونا نہ خریدے مگر ہم وزن مقدار میں اور قیدی عورتوں میں سے شیبہ عورت سے اس وقت تک نکاح نہ کرے جب تک وہ حیض سے پاک نہ ہو جائے۔“

مسند احمد، طحاوی بروایت حضرت روفیع بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۸۱۹ فرمایا کہ ”سونا سونے کے بدلے ہم وزن مقدار میں۔“ طبرانی بروایت حضرت فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ

۹۸۲۰ فرمایا کہ ”سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے ہم وزن مقدار میں، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا اضافہ کروانا چاہا تو تحقیق

اس نے سود لیا۔“ ابن عباس عن بعض امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن

۹۸۲۱ فرمایا کہ ”سونا کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن مقدار میں، اضافہ اور اضافہ کرنے والا

طحاوی، طبرانی، سنن سعید ابن منصور بروایت حضرت روفیع بن ثابت رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... مشقال چار ماشہ اور چار رتی کے برابر ہوتا ہے۔ دیکھیں ہشتی زیور نوال حصہ ۱۲ والہ اللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۸۲۵ فرمایا کہ ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم (ایک) مشقال کو نصف یا دو تہائی کے بدلے بیچتے ہو، مشقال میں اس کی گنجائش نہیں مگر مشقال ہی کے
ساتھ اور چاندی کے بدلے چاندی“۔ ابن قانع بروایت حضرت روفیع بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۸۲۶ فرمایا کہ ”ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے نہ لو اور نہ ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے اور نہ ہی ایک صاع کو دو صاع کے بدلے
بے شک میں تمہارے بارے میں سو سے ڈرتا ہوں“۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... تمہارے بارے میں سو سے ڈرتا ہوں سے مراد یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لوگ لاعلمی میں کسی سودی معاملے میں مبتلا ہو جاؤ، واللہ
اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۸۲۸..... فرمایا کہ ”دینار پر دینار کا اضافہ نہ کرو“۔ طحاوی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ
۹۸۲۹..... فرمایا کہ ”ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے نہ بیچو اور نہ ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے بیچو اور نہ ایک صاع کو دو صاع کے بدلے نہ بیچو، کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں سود کا خوف ہے۔“

۹۸۳۱ فرمایا کہ ”پہلے بعض کو بعض سے الگ الگ کر لو پھر بیچو“۔ نسائی بروایت حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن ایک ہار ملا جس میں سونا اور جواہرات لگے ہوا تھا، میں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ مذکور بالا ارشاد فرمایا۔

۹۸۳۲..... فرمایا کہ ”سو نے کے بدلے نہ بیچا جائے یہاں تک کہ مجد آکر لیا جائے۔“
حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ۲ دینار میں ایک ہار خریدا جس میں سونا اور جواہرات تھے، میں نے جب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ترمذی حسن صحیح طبرانی بروایت حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ
۹۸۳۳..... فرمایا کہ ”اس طرح مت بیجو، (بلکہ) جواہرات کو الگ اور سونے کو الگ بیجو۔“ طبرانی بروایت حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۸۳۴ فرمایا کہ ”سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک ایک جیسی مقدار میں برابر برابر، دست بدست، اور جب یہ چیزیں ایک دوسرے سے مختلف ہوں تو جیسے چاہو، پتکوا گردست بدست ہو۔“

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ۹۸۳۵ فرمایا کہ ”سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں، برابر برابر، ڈلی بھی اور اصل بھی، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کرایا تو تحقیق سود لیا، اور جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک برابر برابر پھر اگر کسی نے اضافہ کرایا تو تحقیق سود لیا۔“

طبرانی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ۹۸۳۶ فرمایا کہ ”چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونا، کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم جو کے بدلے جو، نمک کے بدلے نمک اصل کے بدلے اصل، اور فرمایا کہ چاندی کے بدلے دینار میں کوئی حرج نہیں دو کے بدلے ایک دست بدست، گندم اور جو میں کوئی حرج نہیں“ دو کے بدلے ایک، اور جو کے بدلے نمک میں بھی کوئی حرج نہیں دو کے بدلے ایک دست بدست۔“

طبرانی بروایت حضرت انس و حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

خلاف جنس میں سود نہ ہونا

۹۸۳۷ فرمایا کہ ”چاندی کو سونے کے بدلے پتکویسے چاہو اور سونے کو چاندی کے بدلے جیسے چاہو۔“ طبرانی بروایت حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ۹۸۳۸ فرمایا کہ ”کھجوروں کے ایک صاع کو دو صاع کے بدلے بیچنے کی گنجائش نہیں، نہ ایک درہم کو دو درہم کے بدلے بیچنے کی نہ دینار کو دو دیناروں کے بدلے بیچنے کی اور ان میں کوئی فضل نہیں مگر باعتبار وزن کے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۳۹ فرمایا کہ ”کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، اور سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی دست بدست، اصل کے بدلے اصل، برابر برابر، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا تو سود ہے۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ۹۸۴۰ کھجور کے بدلے کھجور برابر برابر، گندم کے بدلے گندم برابر برابر، ہم وزن اور چاندی کے بدلے چاندی برابر برابر، ہم وزن اور جتنا بھی

اضافہ ہو تو وہ سود ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ ۹۸۴۱ فرمایا کہ ”بٹھہر وتم نے تو سود لے لیا اپنی بیع واپس کرو، پھر کھجور کو سونے یا چاندی یا گندم کے بدلے پتکوا پھر اس سے کھجور خریدو، کھجور کے بدلے کھجور برابر برابر، گندم کے بدلے گندم برابر برابر اور سونے کے بدلے سونا ہم وزن، اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن، جب دونوں انواع ایک دوسرے سے مختلف ہو جائیں تو پھر کوئی حرج نہیں، ایک کے بدلے دس بھی ہو سکتے ہیں۔“

طبرانی بروایت حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے پاس تھوڑی سی کھجور تھی میں اس کو لے کر بازار پہنچا اور دو صاع کو ایک صاع کے بدلے بیچا اور رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔“

۹۸۴۲ فرمایا کہ ”تم نے دو گنا لے لیا، تو نے سودی معاملہ کر لیا، اس کے قریب بھی مت جاؤ، جب تمہاری کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں بڑھ جائیں تو ان کو بیچ دو پھر اس سے وہ کھجوریں خرید لو جو تم چاہتے ہو۔“ مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۴۳ فرمایا کہ ”جو وزن کیا جائے (سو) برابر برابر (یعنی) جب دونوں طرف نوع ایک ہی ہو، اور اگر ناپا جائے تو وہ بھی اسی طرح، اور جب دونوں طرف انواع مختلف ہو جائیں کوئی حرج نہیں۔“ متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ۹۸۴۴ فرمایا کہ ”ہاتھ در ہاتھ گندم کو جو کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں اور جو افضل ہے اور اس میں ادھار کی گنجائش نہیں۔“

طبرانی بروایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۸۳۵ فرمایا کہ ”پیانہ تو اہل مدینہ کا ہے اور وزن اہل مکہ کا۔“

متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور مصنف عبدالرزاق عن عطار مرسلًا

۹۸۳۶ فرمایا کہ ”پیانہ تو اہل مکہ کا ہے اور میزان اہل مدینہ کا۔“ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

اور فرمایا کہ پہلی روایت لفظ اور سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے۔ طبرانی بروایت طاؤس مرسلًا

۹۸۳۷ فرمایا کہ ”میزان تو اہل مکہ کا میزان ہے اور پیانہ اہل مدینہ کا۔“ مصنف علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کتاب البیوع افعال کے بارے میں

باب کمائی کے بیان میں..... ”کمائی کی فضیلت“

۹۸۳۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اگر یہ خرید و فروخت نہ ہوتی تو تم لوگوں سے بھیک مانگ رہے ہوتے۔“ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۸۳۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی خاطر تم پر تین طرح کا سفر فرض کیا گیا ہے۔

۱ حج کا سفر۔ ۲ عمرہ کا سفر۔ ۳ جہاد کا سفر۔

اور کوئی شخص اپنے مال کے ساتھ ان راستوں میں سے کسی راستے میں سفر کرتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے کہ (میں) اپنے مال سے اللہ کا فضل

تلاش کروں یہ میرے لئے زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں اپنے بستر پر مرجاؤں“ اور اگر میں یہ کہوں کہ یہ شہادت ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ

شہادت ہی ہے۔“ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۸۵۰ حضرت بکر بن عبداللہ المزنی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذریعہ آمدنی جس میں کچھ گھٹیا پن ہو وہ

لوگوں سے بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔ وکعب

۹۸۵۱ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا آپ فرما رہے تھے کہ حضرت داؤد

علیہ السلام صراف (سونے) کا کام کرتے تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔ ابن اسحق فی المبتداء

۹۸۵۲ نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ”ایک مرتبہ ایک طاقتور جوان مسجد میں داخل ہوا اور اس کے ہاتھ میں پھاڑا، کدال وغیرہ تھا اور وہ

پکار رہا تھا کہ اللہ کی رضا کی خاطر کون میری مدد کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بلا لیا اور کہنے لگے، کوئی ہے جو اجرت پر اس شخص کو مجھ

سے لے لے؟ یہ اس کی زمین میں کام کرے گا، انصاریں سے ایک آدمی بولا، اے امیر المؤمنین! میں اسے اجرت پر رکھنے کے لئے تیار ہوں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ مہینے میں اس کو کتنی اجرت دو گے؟ انصاری نے کہا کہ اتنی اور اتنی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس

کو لے جا، وہ انصاری اس نوجوان کو ساتھ لے گیا اور وہ نوجوان اس انصاری کی زمین میں کام کرنے لگا۔

کچھ عرصہ بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس انصاری سے پوچھا کہ ہمارے فلاں صاحب نے کیا کیا؟ انصاری نے کہا کہ اے

امیر المؤمنین وہ صالح آدمی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو بھی بلا لاؤ اور اس کو جو اجرت دینی ہے وہ بھی لے آؤ چنانچہ انصاری

اس نوجوان کو اور دراهم کی ایک تھیلی لے آئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ (تھیلی) لے لو اور چاہو تو جہاد پر چلے جاؤ اور چاہو تو ایسے ہی

بیٹھے رہو۔“ سنن کبریٰ بیہقی

۹۸۵۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ”اگر میری موت جہاد میں نہ آئے تو میں یہ پسند کروں گا کہ میری موت آئے اور میں

اپنے دونوں کجاووں کے درمیان اللہ کا فضل اور رزق تلاش کر رہا ہوں (پھر) انھوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی، اور دوسرے لوگ وہ جو زمین میں

چل پھر کر اپنا رزق تلاش کرتے ہیں۔ المرسل، سنن سعید بن منصور عبد بن حمید، ابن المنذر بیہقی

۹۸۵۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ”میں ایک شخص کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے اچھا لگتا ہے، جب میں پوچھتا ہوں کہ اس کو کوئی ہنر وغیرہ آتا ہے؟ اور لوگ کہتے ہیں کہ نہیں، تو وہ میری نظروں سے گر جاتا ہے۔ دینوری

۹۸۵۵ حضرت حارث بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے پاکیزہ کام کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پاکیزہ کام کسی شخص کا خود اپنے ہاتھ سے کمانا ہے اور ہر وہ بیع جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو۔ العنصمی

۹۸۵۶ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی کمائی افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر وہ بیع جو جھوٹ اور خیانت سے خالی ہو۔ طبرانی

۹۸۵۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے پاک کمائی کون سی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر وہ بیع جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو۔ ابن عساکر

حرام کے متعلق ضمیمہ

۹۸۵۸ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی مسند سے ابوداؤد الاحمدی روایت فرماتے ہیں کہ مدائن میں ہمارے سامنے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطاب فرمانا شروع کیا اور فرمایا کہ اے لوگو! تم اپنے غلاموں کو گم پاتے ہو، اور جان لو کہ وہ اپنے مال و اسباب کے ساتھ تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں، سو بے شک کوئی بھی گوشت جس کی نشوونما حرام سے ہوئی ہو وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا اور جان لو، شراب بیچنے والا اور خریدنے والا اور رکھنے والا اس کو کھانے والے کی طرح ہیں۔ مصنف عبدالرزاق

کمانے کے آداب

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی نقش قدم ہو اور وہ اسے نہ روندے، اور رزق ہو اور اس کو نہ ملے اور مقررہ مدت ہو جس تک وہ نہ پہنچے اور اچانک موت جو اسے ختم کر دے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنے رزق سے بھاگے تو رزق اس کے پیچھے بھاگے گا یہاں تک کہ اسے مل جائے گا جیسے موت اس کو پالیتی ہے جو اس سے بھاگتا ہے، سنو! اللہ سے ڈرو اور طلب رزق میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ سنن کبریٰ سیہقی

مختلف آداب

۹۸۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اس بازار میں کوئی شخص بیع نہ کرے مگر یہ کہ وہ دین کی سمجھ رکھتا ہو۔ ترمذی

۹۸۶۱ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے تین مرتبہ کوئی کاروبار کیا لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی تو اسے چاہیے کہ اسے تبدیل کر لے۔ مصنف ابن ابی شیبہ اور دینوری فی المجالسہ

۹۸۶۲ عمرو بن لکھن سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں ابن عباس نے اور ان کو عبدالرحمن بن اسحاق نے بکر بن عبداللہ المزنی سے اور انہوں نے بدر بن عبداللہ المزنی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک جنگجو یا ہنرمند آدمی ہوں، میرا مال نہیں بڑھتا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے بدر بن عبداللہ! جب صبح ہو تو یہ پڑھا کرو:

بسم اللہ علی نفسی، بسم اللہ علی اہلی و مالی، اللھم رضنی بما قضیت لی، و عافنی فیما أبقی، حتی

لا أحب تعجيل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت

ترجمہ: اللہ کے نام سے میرے نفس پر میرے اہل اور مال پر اللہ کے نام سے، اے اللہ! مجھے راضی کر دیجئے اپنے اس فیصلے پر جو آپ ﷺ

نے میرے لئے فرمایا ہے اور عافیت دیجئے اس میں جو آپ نے میرے لئے بچایا ہے، یہاں تک کہ میں اس کام میں جلد بازی نہ کروں جس کا آپ نے مؤخر کر دیا ہے اور اس کام میں تاخیر پسند نہ کروں جس کا آپ نے جلدی ہونا طے کیا ہے۔ انتہی فرماتے ہیں کہ میں ان کلمات کو پڑھا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے میرا مال بڑھا دیا اور مجھ سے قرض بھی ادا کروا دیے اور مجھے اور میرے گھر والوں کو غنی کر دیا۔ ابن مندہ، ابونعیم اور عمر بن الحسین

۹۸۶۳ حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ بازار میں داخل ہوتے تو فرماتے:

اللهم انی اسالک من خیرھا وخیر ما فیھا واغوذ بک من شرھا وشر ما فیھا، اللهم انی اسالک ان لا یصیب فیھا یمینا فاجرة وصفقة حاسرة“

ترجمہ:..... اے میرے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی اور ہر اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں اس کی برائی سے اور ہر اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے، اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس میں نہ جھوٹی قسم اٹھانی پڑے اور نہ سوا کرنے میں نقصان اٹھانا پڑے۔

۹۸۶۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بازار غفلت اور برائی کا گھر ہے لہذا اس میں اگر کوئی ایک مرتبہ سبحان اللہ بھی پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتے ہیں، اور اگر کسی نے یہ پڑھا لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو وہ شام تک اللہ عز وجل کی حفاظت میں ہوگا۔ الدیلمی وفيہ عمرو بن شمر وک

۹۸۶۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس تاجروں کی ایک جماعت آئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے تاجرو! تاجر متوجہ ہوئے اور گردنیں ڈال دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن تاجروں کا طرح اٹھانے والے ہیں علاوہ ان کے جنہوں نے نیکی کی اور صلہ رحمی کی، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ علاوہ ان کے جنہوں نے نیکی کی اور امانت ادا کی۔ طبرانی اور ابن جریر

۹۸۶۶ حضرت قیس بن ابی غرزہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ہماری طرف نکلے، ہم لوگ بازار میں خرید و فروخت کر رہے تھے اور ہمیں کہا جاتا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اے تاجروں کے گروہ! تمہارے یہ بازار جھوٹی قسموں اور لغویات سے مل جل گیا ہے لہذا اس میں کچھ صدقہ وغیرہ بھی ملا دیا کرو۔ مصنف عبدالرزاق

۹۸۶۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج نکلنے سے پہلے اور خرید و فروخت کرنے سے اور دودھ والے جانور کو ذبح کرنے سے منع فرمایا۔

کمائی کی انواع

۹۸۶۸ مسند حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت محمد بن سیرین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی، میرے پاس ایک بٹل تھا، نماز ادا کرنے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں بازاروں میں جاتا ہوں اور اللہ کا فضل تلاش کرتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے لگے، اے فریش کے گروہ! یہ چیز تم پر غالب نہ آجائے اور اس کے ساتھی تجارت میں لگے ہوئے ہوں کیونکہ یہ تو آدھا مال ہے۔ حاکم فی الکم

۹۸۶۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور مجھے حکم فرمایا کہ میں پچھنے لگانے والے معاوضہ ادا کروں۔ طبرانی، مسند احمد، ترمذی فی الشرائع، ابن ماجہ سنن سعید بن منصور

تجارت کرنے کی فضیلت

۹۸۷۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے قریش کے گروہ تم پر یہ غلام وغیرہ تجارت میں غالب نہ آجائیں، کیونکہ رزق کے بیس ابواب ہیں ان میں سے انیس تاجر کے لئے ہیں اور ایک باب بنانے والے کے لئے ہے، اور سچا تاجر کبھی محتاج نہیں ہوتا بلکہ گناہ گار اور بہت قسمیں کھانے والا اور کم سمجھ ابن النجار

۹۸۷۱ حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ یمن کے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ توکل کرنے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جھوٹے ہو، توکل کرنے والے نہیں، توکل کرنے والا تو صرف وہ شخص ہے جس نے زمین میں دانہ ڈالا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

الحکیم وابن ابی الدنیا فی التوکل والعسکری فی الامتال والدینور عنی عن حوالہ
۹۸۷۲ حضرت ابن ابی فدیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے علی بن عمر بن علی بن ابی طالب نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا، اے قریش کے گروہ! تم ایسی زمین میں ہو جہاں بارش کم ہوتی ہے، لہذا کھیتی باڑی کرو، کیونکہ کھیتی باڑی یقیناً مبارک ہے اور اس میں کھوپڑیوں کو شامل کرو۔ ابن حنبل

فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند ہمارے نزدیک صحیح ہے بشرطیکہ عمرو بن علی سے مراد یہاں عمر بن علی بن ابی طالب ہوں، عمر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نہ ہوں، کیونکہ میرا خیال ہے کہ یہ عمر بن علی بن الحسین ہیں اور انہوں نے بعض مرسل روایات بھی نقل کی ہیں۔

۹۸۷۳ یعقوب بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالعزیز بن محمد الدردردی نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے غفار بنین کے مولیٰ ایشم بن محمد بن حفص نے خبر دی اپنے والد سے اور انہوں نے عمر بن علی بن حسین سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ کھوپڑیوں کو زراعت میں شامل کیا جائے، ان سے کسی نے پوچھا کہ اے ابو حفص کیوں؟ تو فرمایا تاکہ نظر نہ لگے۔

۹۸۷۴ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم مصری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن فدیہ نے حدیث بیان کی اور کہا کہ محمد بن الحنفی نے ہمیں خبر دی کہ میں نے سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ کہ اپنے کھیت میں اونٹوں کی کھوپڑیاں رکھ رہے ہیں اور اس کا حکم بھی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے نظر نہیں لگتی۔

۹۸۷۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ تجارت میں کوئی بھلائی نہیں مگر یہ کہ خریدار خریدی جانے والی چیز کی مذمت نہ کرے اور بیچنے والا بیچی جانے والی چیز کی تعریفیں نہ کرے جتنا حق ہے صرف اتنا ہی بیان کرے اور ان سب چیزوں میں قسم کھانے سے بچے۔

ابن جریر
۹۸۷۶ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے لئے بصری کی طرف گئے، نبی کریم ﷺ نے انھیں منع نہیں کیا کہ ان کا دل تنگ نہ ہو اور جو کچھ انھیں تجارت سے حاصل ہوتا تھا ابوبکر اس سے محروم نہ ہوں یہ اس لئے کہ یہ سب لوگ تجارت کی کمائی کو پسند کرتے اور تجارت کو محبوب رکھتے تھے تجارت کے لئے جانے سے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو محبت کی بناء پر منع نہیں فرمایا اور صحابہ کے لئے بھی رسول اللہ ﷺ کا تجارت کو پسند کرنا اور اچھا سمجھنا حیران کن مسرت کا باعث تھا۔ (غالباً دیلمی) کتاب میں اشارتاً لکھا ہے مگر وضاحت نہیں ہے ممکن ہے ”فر“ ہو۔

ممنوعہ کمائی..... تصویر

۹۸۷۷ اسلم کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ان کے پاس دکانوں میں سے ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے آپ

تجارت کرنے کی فضیلت

۹۸۷۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے قریش کے گروہ تم پر یہ غلام وغیرہ تجارت میں غالب نہ آجائیں، کیونکہ رزق کے بیس ابواب ہیں ان میں سے انیس تاجر کے لئے ہیں اور ایک باب بنانے والے کے لئے ہے، اور سچا تاجر کبھی محتاج نہیں ہوتا بلکہ گناہ کا راہ بہت قسمیں کھانے والا اور کم سمجھ۔ ابن النجار

۹۸۷۱ حضرت معاویہ بن قرة رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ یمن کے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ توکل کرنے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جھوٹے ہو، توکل کرنے والے نہیں، توکل کرنے والا تو صرف وہ شخص ہے جس نے زمین میں دانہ ڈالا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

الحکیم وابن ابی الدنیا فی التوکل والعسکری فی الامثال والذین یورون عن صحابہ

۹۸۷۲ حضرت ابن ابی ندیکہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے علی بن عمر بن علی بن ابی طالب نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا، اے قریش کے گروہ! تم ایسی زمین میں ہو جہاں بارش کم ہوتی ہے، لہذا کھیتی باڑی کرو، کیونکہ کھیتی باڑی یقیناً مبارک ہے اور اس میں کھوپڑیوں کو شامل کرو۔ ابن حوریہ

فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند ہمارے نزدیک صحیح ہے بشرطیکہ عمرو بن علی سے مراد یہاں عمر بن علی بن ابی طالب ہوں، عمر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نہ ہوں، کیونکہ میرا خیال ہے کہ یہ عمر بن علی بن الحسین ہیں اور انہوں نے بعض مرسل روایات بھی نقل کی ہیں۔

۹۸۷۳ یعقوب بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالحزیز بن محمد الدراوردی نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے غفارتین کے مولیٰ اھشیم بن محمد بن حفص نے خبر دی اپنے والد سے اور انہوں نے عمر بن علی بن حسین سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ کھوپڑیوں کو زراعت میں شامل کیا جائے، ان سے کسی نے پوچھا کہ اے ابو حفص کیوں؟ تو فرمایا کہ نظر نہ لگے۔

۹۸۷۴ مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم المصری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن ندیکہ نے حدیث بیان کی اور کہا کہ محمد بن اھلق نے ہمیں خبر دی کہ میں نے سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنے کھیت میں اونٹوں کی کھوپڑیاں رکھ رہے ہیں اور اس کا حکم بھی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے نظر نہیں لگتی۔

۹۸۷۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ تجارت میں کوئی بھلائی نہیں مگر یہ کہ خریدار خریدی جانے والی چیز کی خدمت نہ کرے اور بیچنے والا بیچنے والی چیز کی تعریفیں نہ کرے جتنا حق ہے صرف اتنا ہی بیان کرے اور ان سب چیزوں میں قسم کھانے سے بچے۔

ابن جریر

۹۸۷۶ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے لئے بصری کی طرف گئے، نبی کریم ﷺ نے انھیں منع نہیں فرمایا کہ ان کا دل تنگ نہ ہو اور جو کچھ انھیں تجارت سے حاصل ہوتا تھا ابو بکر اس سے محروم نہ ہوں یہ اس لئے کہ یہ سب لوگ تجارت کی کمائی کو پسند کرتے اور تجارت کو محبوب رکھتے تھے تجارت کے لئے جانے سے آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو محبت کی بناء پر منع نہیں فرمایا اور صحابہ کے لئے بھی رسول اللہ ﷺ کا تجارت کو پسند کرنا اور اچھا سمجھنا حرام کن مسرت کا باعث تھا۔ (غالباً بلخی) کتاب میں اشارتاً لکھا ہے مگر وضاحت نہیں ہے ممکن ہے ”فر“ ہو۔

ممنوعہ کمائی..... تصویر

۹۸۷۷ اسلم کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ان کے پاس دکانوں میں سے ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے آپ

کے لئے کھانا بنایا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں تاکہ میرے ہم پیشہ لوگ میری آپ پر سخاوت اور آپ کے ہاں میرا مقام دیکھ لیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ہم ان گرجوں میں نہیں جاتے جہاں یہ تصویریں وغیرہ ہوتی ہیں۔

مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۹۸۷۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے پولیس چیف کو بلایا اور فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہیں کس کام سے بھیج رہا ہوں؟ میں تمہیں ایسے کام سے بھیج رہا ہوں جس کے لئے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا، اور جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے اس لئے بھیجا کہ میں ان کے لئے ہرجی ہوئی چیز مٹا دوں یعنی ہر تصویر اور ہر قبر کو برابر کر دوں۔ مصنف عبدالرزاق اور ابن حجر

۹۸۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے کھانا تیار کیا اور جناب نبی کریم ﷺ کو دعوت دی چنانچہ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کی نظر تصویروں پر پڑی تو آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے۔ نسائی، ابن ماجہ

جبکہ شاشی، مصنف عبدالرزاق الباقی کی حلیہ اور سنن سعید بن منصور میں مذکورہ روایت کے بعد مندرجہ ذیل اضافہ بھی موجود ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کی واپسی کا کیا سبب ہوا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گھر میں پردے ہیں اور پردوں پر تصویریں اور بے شک فرشتے ایسے گھروں میں نہیں داخل ہوتے جن میں تصویریں ہوں۔

۹۸۸۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں سحری کے وقت کچھ دیر کے لئے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا تو جب میں آتا تو اجازت لیا کرتا تھا۔ لہذا میں اگر آپ ﷺ کو نماز تسبیح وغیرہ میں مصروف پاتا تو داخل ہو جاتا اور اگر آپ ﷺ فارغ ہوتے تو مجھے اجازت عطا فرمادیتے، چنانچہ اسی طرح ایک رات میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دی اور ارشاد فرمایا کہ ”میرے پاس فرشتہ آیا“ یا یہ فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے میں نے ان سے کہا تشریف لائیے، تو انہوں نے کہا کہ آئیں گے گھر میں کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ میں اندر داخل نہیں ہو سکتا، تو میں نے ادھر ادھر گھر میں نظر دوڑائی اور کہا کہ مجھے تو کچھ نہیں ملا حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں لیکن پھر دیکھئے، میں نے دیکھا تو ایک کتے کا پلہ تھا جو حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا تھا اور چار پائی کے پائے سے بندھا ہوا تھا ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں حضرت جبریل نے فرمایا، بے شک فرشتے نے یہ کہا کہ بے شک ہم فرشتوں کا گروہ ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر، یا کتاب یا جینی ہو۔ ترمذی، متفق علیہ

۹۸۸۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام جناب نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور واپس روانہ ہونے لگے، تو آپ نے دریافت فرمایا کہ آپ نے سلام کیوں کیا پھر واپس چل پڑے؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہو سکتا جس میں تصویر یا کتاب یا پیشاب وغیرہ ہو، اور یہ اس وجہ سے ہے کہ گھر میں حسین یا حسن رضی اللہ عنہ (نے) ایک کتا لارکھا تھا۔ مسند

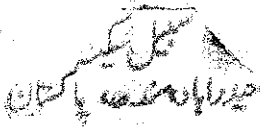
کتا، تصویر والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

۹۸۸۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے ہاں میرا ایک خاص مقام تھا جو مخلوقات میں میرے علاوہ اور کسی کا نہ تھا چنانچہ میں ہر رات سحری کے وقت آپ علیہ السلام کے پاس تشریف لاتا اور آپ ﷺ کو کھنکھار کر سلام کرتا، لہذا اسی طرح ایک رات میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور سلام کیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی آپ پر سلامتی ہو، فرمایا، وہیں ٹھہرواے ابو الحسن! میں تمہارے پاس آتا ہوں، جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ، یا رسول اللہ! کیا آپ کو کسی نے غصہ دلایا؟ فرمایا نہیں، میں نے پوچھا عرض کیا کہ پھر کیا مسئلہ ہے کہ آپ نے مجھ سے کل سے بات نہیں کی اور آج کر رہے ہیں؟ فرمایا میں نے حجرے میں کچھ حرکت سنی تھی، میں۔

پوچھا کون ہے؟ تو کہنے والے نے کہا میں جبریل ہوں، میں نے کہا اندر آ جائیے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا نہیں، آپ باہر تشریف لائیے، لہذا جب میں باہر نکلا تو جبریل نے کہا، ہمارے گھر میں کوئی چیز ہے، وہ چیز جب تک گھر میں ہو کوئی فرشتہ گھر میں داخل نہیں ہو سکتا، میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا اے جبریل! جبریل نے کہا کہ آپ دوبارہ تشریف لے جائیے اور دیکھیں، لہذا میں گیا اور گھر کھولا تو اس میں ایک کتے کے بچے کے علاوہ ایسی اور کوئی چیز نہ ملی، اس سے حسن کھلتا تھا، میں نے جبریل سے کہا کہ مجھے تو ایک پلے کے علاوہ کچھ نہ ملا، تو جبریل نے کہا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس گھر میں جب تک ہوں گی کوئی فرشتہ اس میں داخل نہیں ہو سکتا، ان میں سے ایک کتا ہے، یا جنابت ہے یا تصویر ہے۔ مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خدیج، سنن سعید بن منصور

۹۸۸۳ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو غزوہ دیکھا، تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا معاملہ ہے؟ فرمایا جبریل نے مجھ سے آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن میں نے تین دن سے انہیں نہیں دیکھا، سو ایک کتا ظاہر ہوا جو کسی گھر سے نکلا تھا، تو میں (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور چپا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا ہوا اسامہ؟ میں نے (حیرت سے) عرض کیا کتا! چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور وہ کتا قتل کر دیا گیا، چنانچہ جبریل تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے جبریل، آپ جب مجھ سے وعدہ کرتے تھے آتے تھے، تو اب کیا ہوا؟ تو جبریل نے فرمایا کہ بے شک ہم ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویریں ہوں۔

طبرانی، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ، مسند ابی یعلیٰ والروایانی، طبرانی اور سنن سعید بن منصور
۹۸۸۴ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ گھر میں کوئی ایسی چیز توڑے پھاڑے بغیر نہ چھوڑتے تھے جس میں صلیب وغیرہ کا نشان ہو۔ مسند ابی یعلیٰ
۹۸۸۵ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ گھر میں کوئی ایسی نہ چھوڑتے جس میں صلیب وغیرہ بنی ہوتی مگر اس کو پھاڑ ڈالتے۔



مختلف ممنوعہ کمائیاں

۹۸۸۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے سمندری سفر کرنے والے کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ
فائدہ: حدیث کا سیاق و سباق بتا رہا ہے کہ یہ حیرت ناپسندیدگی کی وجہ سے ہوتی تھی، واللہ اعلم بالصواب۔ مترجم
۹۸۸۷ حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علقمہ بن مجزہ کو بعض لوگوں کے ساتھ حبشہ کی طرف بھیجا تو وہ سمندر میں ڈوب گئے، لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ آئندہ کسی کو سمندر کا سفر نہ کروائیں گے۔ مصنف عبد الرزاق
۹۸۸۸ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے مسلمانوں کو سمندر کا سفر کروانے کے بارے میں بھی سوال نہ کریں گے۔ ابن سعید

۹۸۸۹ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو جواب میں ایک مثال لکھی کہ ایک کپڑا جو لکڑی ہو، جب لکڑی ٹوٹ جاتی ہے تو کپڑا امر جاتا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمندر کے سفر کو مسلمانوں کے لئے ناپسندیدہ قرار دیا۔ ابن سعید

۹۸۹۰ قسم بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حساب کو اجرت کے بدلے مکروہ قرار دیا۔ طبرانی
۹۸۹۱ حضرت علقمہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کھڑے ہو گئے، ان کے ہاتھ میں کوڑا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ

کے پاس سے گزرے، آپ رضی اللہ عنہ لوہار تھے اور اپنے ہتھوڑے سے کام کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، اے ابو رافع! میں تین بار کہوں گا، ابو رافع نے دریافت کیا۔ اے امیر المؤمنین تین مرتبہ کیوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، تباہی ہو لوہار کے لئے، تباہی ہوتا جر کے لئے؟ نہیں خدا کی قسم میری تباہی ہو، خدا کی قسم، اے تاجروں کے گروہ! بے شک تجارت میں قسمیں بہت کھائی جاتی ہیں لہذا اس کے ساتھ صدقہ وغیرہ ملا لیا کرو، سنو! ہر چھوٹی قسم سے برکت ختم ہو جاتی ہے اور مال کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ سوڈرو، نہیں خدا کی قسم، میری تباہی ہو خدا کی قسم بے شک یہ تو قسم ہے ہی ناراضگی۔ ابن جریر

۹۸۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کوئی ہے تم میں سے جو مدینہ آئے اور کوئی بت توڑے بغیر نہ چھوڑے، اور کوئی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑے اور کوئی قبر برابر کے بغیر نہ چھوڑے؟ چنانچہ قوم میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کام میں کروں گا، اور ادا نہ ہوگا، لہذا (یوں معلوم ہوا) گویا کہ وہ مدینہ کی عزت عظمت کرتا ہے چنانچہ وہ واپس آ گیا، پھر میں روانہ ہوا، پھر واپس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس کیا آیا کہ میں مدینہ میں کوئی بت توڑے بغیر نہ چھوڑوں، کوئی قبر برابر کے بغیر نہ چھوڑوں اور کوئی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑوں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی نے ان میں سے کسی چیز کے بنانے سے دشمنی کی تو اس نے صحیح بات کی اور فرمایا اے علی! نہ کُٹنا، نہ منغور، نہ خیانت کرنے والے اور نہ تاجر بننا لیکن بھلائی والا تاجر، کیونکہ، یہی وہ لوگ ہیں جن سے عمل میں سبقت کی گئی ہے۔

طبرانی، مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر و صحیحہ الدیورقی

۹۸۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجر گناہ گار ہے علاوہ اس تاجر کے جس نے حق لیا اور حق دیا، ابن سعد اور ابن جریر

۹۸۹۴ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مذکر جانور کرائے پر دینا حلال نہیں ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۹۸۹۵ جناب نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور فرمایا کہ اس سے اس اونٹ کو گھاس پھوس کھلا دینا جس پر سیرابی کے لئے پانی لایا جاتا ہے۔

بازار میں ابلیس کا جھنڈا

۹۸۹۶ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ابلیس جھنڈا لے کر ساتھ آتا ہے اور اسے بازار میں رکھ دیتا ہے، لہذا اللہ تعالیٰ کا عرش ہلنے لگتا ہے ان باتوں سے جنہیں اللہ جانتا ہے اور جن کی اللہ گواہی دیتا ہے وہ باتیں جو ابلیس نہیں جانتا۔ ابن حبان

۹۸۹۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے، جب پچھنے لگانے والی کی اجرت ادا کی تو فرمایا تو نے اپنی کمائی لے لی؟ اس نے کہا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے خود نہ کھانا، بلکہ اونٹ کو کھلا دینا جو سیراب کرنے کے لئے پانی لانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ابن النجار

۹۸۹۸ قتادہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے تین باتیں شروع کر دیں جن پر پہلے اجرت نہ لی جاتی تھی۔

۱ نرجانور کا کرایہ۔ ۲ مال تقسیم کرنے کی اجرت۔ ۳ بچوں کو پڑھانے کی اجرت۔ مصنف عبدالرزاق

۹۸۹۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تجری کے معاوضے اور کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

مصنف عبدالرزاق

۹۹۰۰ علی بن یزید الصلحی قاسم بن عبدالرحمن کے حوالے سے، اور وہ حضرت ابوالولید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ جھٹلانے والے اور رد کرنے والے یہودی تھے، چنانچہ ایک مرتبہ ان کے علماء کی ایک جماعت ڈٹی اور کہا، اے محمد! آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ (اگر ایسی بات ہے تو) جو بات ہم آپ سے پوچھیں گے آپ ہمیں بتائیں گے کیونکہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام سے جب بھی کوئی بات پوچھی گئی انہوں نے ضرورتاً ہی، لہذا اگر آپ نبی ہیں تو جو ہم پوچھیں گے وہ آپ کو بتانا ہوگا جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے خلاف اللہ ہی میرا مددگار اور گواہ ہے، اگر میں نے تمہیں بتادیا تو کیا تم اسلام قبول کر لو گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ٹھیک ہے) پھر جو چاہو پوچھو۔

یہودیوں نے سوال کیا کہ کون سی جگہ بری ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے، اور فرمایا کہ میں اپنے ساتھی جبریل سے پوچھوں گا، چنانچہ تین دن گزر گئے، پھر جب حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان کو سب کچھ بتایا اور ان سے دریافت فرمایا، حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن میں اپنے رب سے پوچھوں گا، چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، کہ بے شک شہروں میں بدترین جگہیں ان کے بازار ہوتے ہیں اور بہترین جگہ ان شہروں کی مساجد، حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا اے محمد! میں اللہ تعالیٰ سے اتنا قریب ہو گیا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا قریب نہیں ہوا، میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ستر ہزار نور کے پردے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شہروں میں بدترین جگہیں ان کے بازار ہوتے ہیں اور بہترین جگہیں ان شہروں کی مساجد، پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا، اے محمد! بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہوتے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں یہ حفاظت کرنے والے فرشتے نہیں ہوتے جنہیں اپنے اپنے کاموں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے (بلکہ) یہ چھوٹے بڑے جھنڈوں کے ساتھ صبح آتے ہیں اور ان جھنڈوں کو مسجدوں کے دروازوں پر گاڑ دیتے ہیں، اور لوگوں کے نام ان کے مرتبوں کے مطابق لکھتے ہیں کہ مسجد میں پہلے داخل ہونے والا کون ہے اور سب سے آخر میں نکلنے والا کون ہے؟ سو اگر اہل مسجد میں سے یا ان لوگوں میں سے جو اندھیروں میں چل کر مسجدوں کی طرف جاتے ہیں کوئی مصیبت بلا پیش آئی ہو تو اس صبح فرشتے اس کو روک لیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اپنے فلاں بندے کی مغفرت فرما دیجئے، فرمایا ”اور ایمان والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں“۔

سورۃ آیت ۷

پھر اپنے چھوٹے بڑے جھنڈوں کو مسجد میں لے جاتے ہیں اور جو سب سے آخر میں مسجد سے نکلتا ہے، یہ بھی اس کے ساتھ نکلتے ہیں، ان جھنڈوں کو لے کر اس کے سامنے چلتے ہیں یہاں تک کہ وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، یہ بھی ان جھنڈوں کو لے کر اس شخص کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ سحر ہو جاتی ہے، پھر یہ ان جھوٹے بڑے جھنڈوں کو لے کر اس شخص کے ساتھ سامنے مسجد کی طرف چلتے ہیں جو سب سے پہلے مسجد کی طرف روانہ ہوتا ہے اور مسجد کے دروازے پر جھنڈوں کو گاڑ دیتے ہیں اور پھر ویسے ہی کرتے ہیں جیسے پہلے کیا تھا۔

اسی طرح اٹلیس صبح بلند آواز سے چیختا ہے، ہائے بربادی ہائے بربادی، چنانچہ اس کی اولاد گھبرائی ہوئی اسکے پاس آ پہنچتی ہے اور پوچھتی ہے کہ اے ہمارے سردار کس بات سے گھبرا گئے؟ تو اٹلیس کہتا ہے ان جھوٹے بڑے جھنڈوں کو لے جاؤ اور بازاروں اور راستوں میں لوگوں کے کھڑے ہونے کی جگہ گاڑ دو اور لوگوں کے درمیان مصروف ہو جاؤ، ان کو کھینچ لو اور ان کے درمیان فواحش پھیلا دو، چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں، اور شام کے وقت بھی ایسا ہی کہتے ہیں، چنانچہ بازاروں میں آپ صرف گناہ ہی دیکھتے ہیں اور گندی باتیں ہی سنتے ہیں۔

پھر یہ شیطاں اپنے چھوٹے بڑے جھنڈوں کو لے کر سب سے آخر میں بازار سے نکلنے والے کے ساتھ نکلتے ہیں اور اس کے سامنے چلتے ہیں، حتیٰ کہ وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہو جاتا ہے سو یہ بھی اسکے ساتھ اس کے گھر میں رات گزارتے ہیں یہاں تک کہ انکی صبح سے پہلے بازار جانے والے کے ساتھ بازار جاتے ہیں اور اپنے چھوٹے بڑے جھنڈے لے کر اس کے سامنے چلتے ہیں اور راستوں میں جمع ہونے کی جگہوں اور بازاروں میں گاڑ دیتے ہیں اور دن بھر اسی طرح رہتے ہیں۔ ابن زنجویہ

مسند احمد میں ذکر کیا ہے کہ علی بن یزید، قاسم بن عبد الرحمن سے عجیب عجیب باتیں روایت کرتے ہیں میرا نہیں خیال کہ یہ قاسم کے علاوہ کسی اور سے ہو۔

باب..... خرید و فروخت کے احکام

آداب اور ممنوعات کے بیان میں..... احکام

۹۹۰۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیع تو ایک سودے سے ہوتی ہے یا اختیار سے، اور مسلمان کے پاس اپنی شرط ہے۔

مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ متفق علیہ

۹۹۰۲ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے باپ کی باندی بیچ دی اور اس کا باپ موجود نہ تھا چنانچہ جب اس کا باپ آیا تو اس نے باندی کی بیع کو برقرار رکھنے سے انکار کر دیا، حالانکہ وہ خریدار کے بیچے کی ماں بھی بن چکی تھی، چنانچہ یہ دونوں اپنا فیصلہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ باندی تو اسی شخص کے حوالے کی جس کی تھی اور خریدار سے کہا اپنی بیع کو ختم کر دے تو اس نے لڑکے کو پکڑ لیا تو بیچنے والے کا باپ کہنے لگا کہ اسے حکم دیجئے کہ میرے بیٹے کا راستہ چھوڑ دے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اور تو اس کے بیٹے کو چھوڑ دے۔ سنن سعید بن منصور، سنن کبریٰ بیہقی

۹۹۰۳ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہودیوں کے ایک قبیلے بنو قینقاع سے کھجوریں خرید کر کرتا تھا اور فائدے کے ساتھ بیچ دیا کرتا تھا جب یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عثمان! جب خرید و تو ناپ لیا کرو اور جب بیچ تو بھی ناپ لیا کرو۔ مسند احمد، مسند عبد بن حمید، ابن ماجہ، طحاوی، دارقطنی متفق علیہ

۹۹۰۴ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بنو قینقاع کے بازار میں کھجوریں بیچا کرتا تھا، میں کچھ وقت ناپ لیتا اور کہتا، میں نے اپنے وقت (بیچنے) میں اتنی مقدار ناپی ہے، پھر میرے دل میں کچھ کھٹکا پیدا ہوا تو میں جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب بیچے تو اس کو ناپ لیا کرو۔

۹۹۰۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک باندی کے پاس گزرے جو قصائی سے گوشت خرید رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ کچھ اضافہ کرو، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ کچھ اضافہ کرو کیونکہ یہ بیع کے لئے زیادہ باعث برکت ہے۔ مصنف عبد الرزاق

جھکا کر تولنا باعث برکت ہے

۹۹۰۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہاتی) اپنا اونٹ بیچنے آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور بھاؤ تاؤ کرنے لگے، اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پیروں سے آہستہ آہستہ مار کر اونٹ کو دیکھنے لگے تاکہ اچھی طرح جانچ پڑتال کر سکیں، اعرابی کہنے لگا، میرے اونٹ کا بیچھا چھوڑ دو، حیراناب نہ رہے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی باتوں پر کان نہ دھرا اور اپنے کام میں لگے رہے، (یہ دیکھ کر) اعرابی کہنے لگا میں تمہیں کوئی اچھا انسان نہیں سمجھتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب فارغ ہوئے تو اونٹ کو خرید لیا اور کہا اس کو چلاؤ اور اس کی قیمت وصول کر لو، اعرابی بولا ہاں لیکن ذرا میں اس کی جھول وغیرہ اتار لوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ میں نے تو اونٹ کو ان سب چیزوں سمیت خریدا ہے چنانچہ جس طرح اونٹ میرا ہے یہ چیزیں بھی میری ہیں، اعرابی بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اچھا آدمی نہیں ہے، ابھی یہ بحث چل ہی رہی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہنچے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعرابی سے کہا کہ اگر ہم اس شخص سے فیصلہ کروالیں تو تم راضی ہو گے، وہ بولا ہاں، چنانچہ دونوں نے اپنے اپنے واقعات کی تفصیلات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! اگر آپ نے جھول وغیرہ کی شرط پہلے ہی لگائی تھی تو یہ آپ کی ہی شرط کے مطابق وزن پھر کوئی بھی شخص اپنے سامان کو اس کی قیمت سے زیادہ سجاتا سنوارتا ہی ہے، چنانچہ اونٹ سے جھول وغیرہ اتار لی گئیں اور اعرابی کے حوالے کر دی گئیں اور حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی قیمت اعرابی کو ادا کر دی۔

۹۹۰۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص ہے، جس نے اپنا کچھ قرض کسی سے وصول کرنا ہے کیا یہ اس کے بدلے غلام خرید سکتا ہے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۰۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو کپڑا پہنتا تھا، آیا وہ کپڑے کے بدلے کپڑے لے سکتا ہے، فرمایا کوئی حرج نہیں۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۰۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر بکری کے بدلے گوشت بیچا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۱۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کھانا خریدا کرتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پیچھے کسی کو دوڑاتے جو ہمیں حکم پہنچاتا کہ جو کچھ تم نے خریدا ہے اس کو بیچنے سے پہلے خریداری کی جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرلو۔ نسائی

۹۹۱۱ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی باندی خریدنا چاہتے اور فروخت کنندہ سے قیمت لے ہو جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھتے اور پیٹ پر رکھتے اور آگے اور اس کی پنڈلیوں سے بھی کپڑا ہٹا کر دیکھتے۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۱۳ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا مجھے اطلاع نہیں دی گئی، یا بتایا نہیں گیا یا مجھ تک یہ بات نہیں پہنچائی گئی یا جیسے اللہ نے چاہا کہ تو کھانا بیچتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کھانا خریدا تو اسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک پورا پورا اصول نہ کرلو۔ ابو نعیم

خيار.....اختيار

۹۹۱۳ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حبان بن منقذ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو فرمایا، اے لوگو! میں نے دیکھا سو تمہاری خرید و فروخت میں کوئی چیز اس ذمہ داری جیسی نہیں پائی جو جناب نبی کریم ﷺ نے تین دن کے لئے حبان بن منقذ کے سپرد کی تھی اور یہ کسی غلام کے معاملے میں تھی۔ دارقطنی

۹۹۱۴ حضرت طلحہ بن یزید بن رکانہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کسی بیع کے معاملے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تمہارے لئے اس چیز سے زیادہ وسیع چیز کوئی نہیں پائی جو رسول اللہ ﷺ نے حبان بن منقذ کے لئے مقرر کی تھی کہ ان کی بیانیٰ کمزور تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو تین دن کا اختیار دیا تھا اگر راضی ہوں تو لے لیں اگر راضی نہ ہوں تو چھوڑ دیں۔ دارقطنی، متفق علیہ

۹۹۱۵ معمر حضرت ابن طاؤس اور وہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے نبوت سے پہلے ایک اعرابی سے اونٹ وغیرہ خریدا تھا تو بیع کے بعد جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا اختیار ہے؟ چنانچہ اعرابی نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا آپ کون ہیں اللہ آپ کی عمر میں برکت دے پھر جب اسلام آ گیا تو آپ ﷺ نے اختیار کو بیع کے بعد مقرر کیا۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۱۶ حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز خریدتے تو کچھ دیر ادھر ادھر پھرتے تاکہ بیع کا معاملہ مکمل طور پر ختم ہو جائے پھر واپس لوٹ جاتے۔ مصنف عبدالرزاق

غلام کی بیع اس کے مال سمیت

۹۹۱۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جو مالدار تھا تو مال آقا (بیچنے والے) کا ہوگا، ہاں اگر خریدار مال کی شرط بھی لگا دے تو وہ بھی اس کا ہو جائے گا۔ مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۹۹۱۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوگا، البتہ اگر خریدار

مال کی بھی شرط لگا دے تو وہ بھی اسی کا ہوگا اور اگر کسی نے ایسا کھجور کا درخت بیچا جس کو گاہ بھادیا گیا تھا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا البتہ اگر خریدار پھل کی بھی شرط لگائے تو وہ بھی اسی کا ہو جائے گا۔ اور یہ فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے۔ ابن راہویہ، مستدرک حاکم، متفق علیہ، نسائی

پھلوں کی خرید و فروخت

۹۹۱۹ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کھجور کے درخت کا پھل بیچا جائے یہاں تک کہ سرخ یا زرد نہ ہو جائے۔ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پکنے کے بعد پھل کو دگنا کر کے، بیچنا سود ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۲۱ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یتیم تھا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کے مال سے خرید و فروخت کیا کرتے تھے تین سال تک۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۲ ابو جعفر سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے میری طرف صدقہ لکھ بھیجا، تو میں حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یتیم تھا آپ رضی اللہ عنہ تین سال تک اس کے مال سے بیع کرتے رہے یعنی تین گئے۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، پھلوں کی آفت آجائے سو تہائی یا اس سے زائد ہو تو مالک کو عشر وغیرہ سے چھوٹ ہے اس کے علاوہ جو ہیں وہ بیماری ہے اور جن آفات میں چھوٹ ہے وہ آندھی، ٹڈی دل اور جل جانا ہیں۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۴ حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کھجور کے درخت پر پھل خرید کر لے تو اگر کائے سے پہلے بیچ دے تو کوئی حرج نہیں۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے کھجور کے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ پکنا کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۲۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور انوں کو پھنسنے سے پہلے اور پھلوں کو کھانے کے قابل ہو جانے سے پہلے۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۲۸ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کو اندازے سے بیچنے کی رخصت دی اور اس کے علاوہ کسی اور چیز میں رخصت نہ دی۔

۹۹۲۹ ابو انشتر سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجور کے درخت کی بیع کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درخت کی بیع سے منع فرمایا قبل اس سے کہ تو اس میں سے کھائے، یا اس میں سے کھایا جائے، اور قبل اس سے کہ اس کا وزن کیا جائے اور وزن کرنا کیا ہے؟ تو ان کے پاس موجود ایک شخص نے کہا کہ یہاں تک کہ وہ پک جائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم

۹۹۳۰ طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی یا نہیں کہ آپ ﷺ نے پھل کی بیع سے منع فرمایا قبل اس سے کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائے۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۳۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ کوئی شخص کھجور کے درخت پر موجود پھل کو خرید لے اور بیچنے سے پہلے نہ کائے۔ عبدالرزاق

۹۹۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب کھجور کے درخت کا بعض حصہ سرخ ہو جائے تو اسے بیچنا جائز ہے۔“

مصنف عبدالرزاق

(اصل کتاب میں یہاں خالی جگہ تھی جسے مسند احمد ۱۸۱-۸۲ ج ۵ سے پر کیا گیا، علاوہ ازیں یہی روایت بخاری مسلم، ترمذی، موطا وغیرہ میں بھی ہے)۔

۹۹۳۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ”خواہ خریدار ہو یا فروخت کنندہ“۔ مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۹۹۳۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی سے کھجور کا درخت خریدا، اس سال درخت پر پھل نہیں آئے، چنانچہ وہ دونوں مقدمہ لے کر جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو جناب نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے درہم کو کس طرح حلال سمجھا؟ اس کے درہم اس کو واپس کر دو اور کھجور کے درخت کو اس وقت تک حوالے نہ کرو جب تک اس پر پھل نہ آنا ظاہر نہ ہو جائے۔

عبدالرزاق

۹۹۳۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پھل کو کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا، اور پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔“ عبدالرزاق

۹۹۳۶ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔“ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۳۷ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پکنا کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اس کے خراب ہونے کا خوف نہ رہے اور اس کا پکا پن واضح ہو جائے۔“ ابن ابی شیبہ

۹۹۳۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو اس وقت تک سے منع فرمایا جب تک وہ عارضہ سے محفوظ نہ ہو جائے۔“ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۴۰ یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مخاطرة سے منع فرمایا، اور بیع مخاطرة کچھ پھل کی بیع کو کہتے ہیں۔“ عبدالرزاق

۹۹۴۱ حضرت ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور خوشے کو سفید ہونے سے پہلے اور کچی کھجور کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔“ عبدالرزاق

۹۹۴۳ ہمیں اسرائیل نے عبدالعزیز بن ربیع کے حوالے سے اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ اور عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے، وہ دونوں فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے گابھالگا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے البتہ اگر خریدار شرط لگا لے (تو وہ پھل بھی خریدار کا ہوگا) اور اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو مال بیچنے والے کا ہوگا اگر خریدار نے شرط نہ لگائی۔

مصنف عبدالرزاق

عیب کی وجہ سے معاملہ ختم کرنا

۹۹۴۳ وہ شخص جس نے باندی خریدی اور پھر اس سے وٹی کی اور پھر اس میں کوئی عیب پائے، تو امام شعی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ باندی شیبہ تھی تو دسویں کا آدھا واپس کرے گا اور اگر کنواری (باکرہ) تھی تو دسواں حصہ واپس کرے گا۔“

شافعی، ابن ابی شیبہ، دار قطنی، سنن کبیری بیہقی

۹۹۴۴ سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا غلام آٹھ سو درہم میں بیچا، خریدار نے اس میں عیب پایا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے مجھے اس کا عیب نہیں بتایا تھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں نے اس کو اس کے ساتھ فروخت کیا تھا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کی قسم کھائیں کہ خدا کی قسم میں نے جب اس کو بیچا تو مجھے اس میں کوئی بیماری معلوم نہ تھی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قسم کھانے سے انکار کر دیا اور غلام واپس لے لیا، اور بعد میں

اس غلام کو پندرہ سو میں بیچا۔ مالک، عبدالرزاق، سنن کبریٰ بیہقی
 ۹۹۴۵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص اپنے خریدے ہوئے کپڑے میں خرابی پائے تو وہ اس کو واپس کر دے۔ عبدالرزاق

۹۹۴۷ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی باندی کے بارے میں جس کے ساتھ خریدار نے وطی کی ہو پھر اس میں کوئی عیب پایا ہو، فرمایا کہ یہ خریدار کے مال میں سے ہے، فروخت کنندہ کو واپس کیا جائے گا جو صحت اور بیماری کے درمیان واقع ہو۔ عبدالرزاق

فائدہ: یعنی نہ پوری طرح بیمار ہو اور نہ مکمل صحت مند، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)
 ۹۹۴۸ ایک شخص جس نے باندی خریدی اور اس سے وطی کی پھر اس میں عیب پایا تو اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ

یہ خریدار کے لئے ہے اور بیچنے والے کو وہ چیز واپس کی جائے گی جو بیماری اور صحت کے درمیان ہو۔ الاصح فی حدیثہ، سنن کبریٰ بیہقی
 ۹۹۴۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بشیر غفاری رضی اللہ عنہ نے جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کچھ وقت طے کر رکھا تھا جو وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں گزارتے تھے، ایک مرتبہ تین دن گزرنے کے باوجود وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر نہ ہوئے، پھر جب حاضر ہوئے تو دلیل ہو رہے تھے اور چہرے کا رنگ بھی بدلا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اے بشیر! کیا ہوا؟ تین دن سے میں نے آپ کو نہیں دیکھا، تو عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں نے فلاں شخص سے ایک اونٹ خریدا تھا جو بدک گیا اور بھاگ گیا، میں اس کو ڈھونڈنے نکلا، اس اونٹ کو بنو فلاں (فلاں قبیلے والوں) نے روک لیا تھا، میں نے ان سے لیا اور بیچنے والے کو واپس کر دیا، اس نے مجھ سے قبول کر لیا اور مجھ سے پالیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھاگے ہوئے اونٹ کو واپس کیا جاتا ہے؟ پھر فرمایا کہ یہ بدلی ہوئی رنگت اور کمزوری جو میں تمہارے اندر دیکھ رہا ہوں، اسی وجہ سے ہے؟ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس دن کیا کرو گے جب سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے، جس کی مقدار دنیا کے سالوں کے مطابق تین سو سال ہے، جن کے پاس آسمان سے کوئی اطلاع نہ آئے گی؟ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا رسول اللہ! مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہوگی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو قیامت کے دن کی سختی کی اللہ سے پناہ مانگو اور حساب کی سختی سے اللہ کی پناہ مانگو۔

حسن بن سفیان شاہین اور ابن مردویہ اور ابو نعیم
 ۹۹۵۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا کرتا تھا، اس کا نام بشیر تھا، ایک مرتبہ تین دن تک رسول ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر نہ ہوسکا، جب آیا تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کا رنگ اڑا ہوا ہے، اس نے بتایا کہ میں نے ایک اونٹ خریدا، وہ بدک گیا میں اسے ڈھونڈ رہا تھا اور میں نے اس کی خریدار کو واپس کیا، کیا اس کے علاوہ بھی کسی اور وجہ سے تمہارا رنگ اڑا ہے، اس نے کہا کہ نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اس دن کیا حال ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ابن الجراح

آپس میں درگزر کے آداب

۹۹۵۱ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی الحسین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک دیوار خریدنا چاہی لہذا ابھڑاؤ تاؤ کرنے لگے یہاں تک کہ قیمت ٹھہر گئی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اپنا ہاتھ دو، وہ لوگ اس طرح صرف بیچ کے وقت ہی کرتے تھے، چنانچہ اس نے جب یہ دیکھا تو کہا نہیں خدا کی قسم میں تمہیں وہ دیوار اس وقت تک نہ بیچوں گا جب تک تم مجھے دس ہزار مزید نہ ادا کرو، یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرتے ہیں جو درگزر کرتا ہے، خواہ بیچتے ہوئے، یا خریدتے ہوئے، چاہے وہ فیصلہ کرنے والا ہو یا فیصلہ چاہنے والا، پھر فرمایا، لے پکڑ دوں ہزار، میں اس بات کو ضرور پورا کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

ابن راہویہ

۹۹۵۲ مطر الوراق فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لائے، جب حج مکمل کر چکے تو طائف میں اپنی زمین پر آئے، وہاں ان کی زمین کے پہلو میں بھی ایک زمین تھی، حضرت نے وہ ٹکڑا خریدنا چاہا تو اس کے مالک سے دس ہزار قیمت بٹھری، چنانچہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا پیر رکاب میں رکھا تو جناب نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا آپ نے سنا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جو بیچتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے، خریدتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے فیصلہ کرتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے، فیصلہ چاہتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے؟ تو ان صاحب نے کہا جی ہاں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس آدمی کو میرے پاس لاؤ، پھر اس کو دس ہزار دیئے اور زمین لے لی۔ ابن راہویہ

فائدہ: یہ اور اس سے پہلی دونوں روایات اصل ہیں لیکن اختلاف طرق کی بناء پر ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں، جیسا کہ علامہ ابن حجر نے فرمایا ہے۔

خرید و فروخت میں درگزر سے کام لینا

۹۹۵۳ حضرت سالم الخياط فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک شخص کے ساتھ زمین کے ایک ٹکڑے کا سودا کرنے لگے یہاں تک کہ بیع واجب ہو گئی یا واجب ہونے کے قریب ہو گئی تو اس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم میں زمین آپ کی تحویل میں اس وقت تک نہ دوں گا جب تک آپ مجھے مزید دس ہزار نہ دیں گے، یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جو فیصلہ کرنے میں درگزر سے کام لے، اور کروانے میں بھی؟ اس شخص نے کہا ہاں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس زمین والے کو دس ہزار مزید دیئے اور زمین کا قبضہ لے لیا۔ مسند ابی یعلیٰ

۹۹۵۴ حضرت عبداللہ بن قیس السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو غفار کے ایک شخص سے کوئی چیز خریدی اور فرمایا، جان لو کہ جو میں نے تم سے لیا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو تم نے مجھ سے لیا ہے، اور وہ جو تم نے مجھ سے دیا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو تم نے لیا ہے، سو اگر چاہو تو لو، چاہو تو چھوڑ دو، اس شخص نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ میں نے لے لیا۔ ابو نعیم و دیلمی

۹۹۵۵ زہری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کے پاس سے گزرے جو کوئی چیز بیچ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا پہلے سودے کو لازم پکڑو کیونکہ درگزر سخاوت کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مختلف آداب

۹۹۵۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ فرمایا اور مجھے زیادہ دیا۔ عبدالرزاق

۹۹۵۷ حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور خرمۃ عبدی نے ہجر سے کپڑا لیا اور مکہ آئے، جناب نبی کریم ﷺ چلتے پھرتے ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ساتھ ایک شلوار کا سودا کرنے لگے اور پھر اسے خرید لیا، وہاں ایک وزن کرنے والا تھا جو اجرت لے کر وزن کیا کرتا تھا تو جناب نبی کریم ﷺ نے (اس سے) فرمایا، وزن کرو اور زیادہ کرو۔

طبرانی، عبدالرزاق، مسند احمد، دارمی، نسائی ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم، سنن سعید بن منصور

۹۹۵۸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اور بتایا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے

بیچ میں دھوکہ دیا جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جسے بھی بیچو تو کہہ دو کہ کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

موطامالک، عبد الرزاق، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی

۹۹۵۹

بیچ کو جدانہ کرو مگر رضامندی سے۔ عبد الرزاق

۹۹۶۰

ہمیں اسلمی نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بیچ میں عربان سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو حلال رکھا۔

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ عربان کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مثلاً ایک شخص خریدے اور کہے اگر تو نے لے لیا یا واپس کر دیا تو اس کے ساتھ ایک درہم بھی واپس کرے گا۔ عبد الرزاق

ممنوعات..... اس چیز کا بیچنا جو قبضہ میں نہیں

۹۹۶۱

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کچھ کھانا بیچا، حالانکہ ابھی تک انھوں نے اس کھانے کو (خریدنے کے بعد) اپنے قبضے میں نہ لیا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بیچ کو واپس کر دیا اور فرمایا، جب کھانے کی کوئی چیز خریدو تو اسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس کو اپنے قبضے میں نہ لے لو۔ مالک، ابن عبد الحکم فی فتوح مصر، اور متفق علیہ

۹۹۶۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیچ غرر سے منع فرمایا کرتے تھے۔ سنن کبریٰ بیہقی

۹۹۶۳

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے کچھ چیزیں خریدی ہیں، ان میں سے کون سی میرے لئے حلال ہیں اور کون سی حرام؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے بیٹے! جب کوئی چیز خریدو تو اس وقت تک نہ بیچو جب تک اسے مکمل اپنی تحویل میں نہ لے لو۔ مصنف عبد الرزاق

۹۹۶۴

معمرنے ربیعہ سے اور انہوں نے ابن المسیب کے حوالے سے بتایا، فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تولیہ، اقالہ اور شرکت برابر ہیں ان میں کوئی حرج نہیں۔

جبکہ ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے ربیعہ بن عبد الرحمن نے مدینہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی ایک مستفیض حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے کھانا خریدا تو اس کو اس وقت تک نہ بیچے جب تک اپنے قبضے میں نہ لے لے اور پورا وصول نہ کر لے، البتہ مگر یہ کہ اس میں کسی کو شریک کر لے یا تولیہ کر لے یا اقالہ کر لے۔ عبد الرزاق

فائدہ:..... تولیہ

ایسی بیچ کو کہتے ہیں جس میں مال کو قیمت خرید پر ہی بیچ دیا جائے مثلاً ایک چیز دس روپے کی خریدی اور دس روپے ہی کی بیچ دی۔

اقالہ کہتے ہیں بیچ کے معاملہ کو فسخ (Coud) کرنے کو، اور شرکت کا روبرو، میں کسی کو اپنے ساتھ شریک کرنے یا خود کسی کے ساتھ شریک ہونے کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

الغش..... دھوکہ

۹۹۶۵

حضرت کلیب بن وائل الازدی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قصابوں کے پاس سے گزرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے، اے قصابوں کے گروہ! گوشت کو موٹا کر کے مت دکھاؤ، جس نے گوشت کو موٹا اور زیادہ کر کے دکھایا (حالانکہ وہ ایسا نہ تھا) تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مصنف عبد الرزاق

۹۹۶۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ایک کھانے کی چیز دیکھی جس کا حسن آپ ﷺ کو پسند آیا، چنانچہ آپ ﷺ وہاں ٹھہر گئے اور اس کھانے کی چیز کے ڈھیر میں اپنا ہاتھ مبارک داخل فرمایا، اور اس کا ایسا حصہ نکالا جو اس کے اوپری ظاہری حصے کی طرح نہ تھا، تو آپ ﷺ نے بیچنے والے کی اس حرکت پر افسوس کا اظہار کیا اور پھر پکار کر فرمایا، اے لوگو! مسلمانوں میں کوئی دھوکہ بازی نہیں ہے، جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔“

ابن النجار

۹۹۶۷۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ تاجر گناہ گار ہوتا ہے اور اس کا گناہ یہ ہے کہ وہ اپنے سامان کو ان چیزوں سے بچاتا ہے جو اس میں نہیں؟ ابن جریر

دھوکہ دینے پر وعید

۹۹۶۸۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک کھال اتارنے والے کے پاس سے گزرے جو ایک بکری کی کھال اتار رہا تھا اور اس میں پھونک رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس بکری کی کھال اور گوشت کے درمیان ہاتھ داخل فرمایا تو بالکل پانی نہ لگا۔“

۹۹۶۹۔ حضرت علاء بن عبد الرحمن اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کھانا بیچ رہا تھا، آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کھانے کو کیسے بیچ رہے ہو، تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے یا فرمایا کہ آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی گئی کہ اپنا ہاتھ مبارک اس (ڈھیر) کے اندر داخل فرمائیے، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک ڈھیر میں داخل فرمایا تو وہ اندر سے گھٹا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا، جو ہمیں دھوکہ دے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مصنف عبد الرزاق

۹۹۷۰۔ ہمیں محمد بن راشد نے بتایا فرماتے ہیں کہ میں نے مکحول کو یہ کہتے سنا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو کھانا بیچ رہا تھا اور معیاری کو گھٹیا کے ساتھ ملا دیا تھا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، تمہیں اس حرکت پر کس نے ابھارا؟ اس نے کہا کہ میں چاہتا تھا کہ خرچ کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ کر دو ہمارے دین میں دھوکہ نہیں ہے۔“

عبد الرزاق

۹۹۷۱۔ عسکری نے امثال میں سے کہا ہے کہ ہمیں احمد بن یعقوب التوتی نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ہم سے محمد بن یحییٰ الأزدی نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ہم سے محمد بن عمر اسلمی نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ہم سے کثیر بن زید نے ولید بن رباح سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں، کسی نے پوچھا، یا رسول اللہ! ہم میں سے نہ ہونے کا کیا مطلب، فرمایا ہمارے جیسا نہیں۔

تعسیرتہ

۹۹۷۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے جانوروں کے بیچنے سے ڈرو جن کے تھنوں میں دودھ ہوتا ہے، کیونکہ اس میں دھوکہ ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا جائز نہیں۔ عبد الرزاق

۹۹۷۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر کسی نے دودھ والا جانور خرید اور پھر واپس کر دیا تو اس کو چاہیے کہ اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔ عبد الرزاق

نجش

۹۹۷۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نجس حلال نہیں ہے اور ایسی بیع لوٹائے جائے گی۔ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

شراب کی بیع

۹۹۷۵ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے ابو عمرو الشیبانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک شخص شراب بیچتا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے تمام برتن توڑ دو، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم نے ہر چیز کو اسی پر پرکھا اور کوئی اس کی کسی چیز کا وارث نہ بنے۔ ابو عیید کتاب الاموال، ابن ابی شیبہ

۹۹۷۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب بیچی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ سمرہ کو قتل کرے، کیا انہیں اس بات کا علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ قتل کرے یہودیوں کو اللہ تعالیٰ نے ان پر جہنم کو حرام کیا تھا لیکن انہوں نے اس کو پگھلا لیا اور بیچا۔

۹۹۷۷ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ان کے گورنر جزیہ میں شراب لینے لگے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں تین مرتبہ قسم کھلائی، کسی نے کہا کہ وہ تو ایسا کریں گے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایسا نہ کرو بلکہ شراب کی بیع میں ان سے احتراز کرو، اور تم صرف اپنی قیمت لے لو، کیونکہ یہودیوں پر جہنم حرام کی گئی تھی لیکن انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔

۹۹۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو افسوس سے ہتھیلیاں ملتے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے، اللہ سمرہ کو قتل کرے، عراق میں ہمارا ایک چھوٹا سا عامل تھا جس نے مسلمانوں کے مال میں شراب اور خنزیر کو خلط کر دیا اور یہ حرام ہیں اور ان کی قیمت بھی۔ عبدالرزاق، متفق علیہ

۹۹۷۹ حضرت عبداللہ بن سفیان ثقفی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ آپ ﷺ سے شراب کی بیع کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت فرمائے ان پر جہنم کو حرام کیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔ ابن حوریہ

۹۹۸۰ مسند علی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے سال آپ ﷺ سے مختلف پینے والی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب کو بالکل حرام قرار دیا ہے اور ہر مشروب میں نشہ آور کو۔ عقیلی فی الضعفاء

۹۹۸۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب شراب کو حرام کیا گیا تو میں اس دن گیارہ افراد سے ملا اور انہوں نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے برتن الٹ دیئے، اور لوگوں نے اپنے اپنے برتن ان میں موجود چیزوں سمیت الٹ دیئے یہاں تک کہ گلیاں اس کی بوکی وجہ سے رکاوٹ والی ہو گئیں، اور ان کا شراب ان دنوں کیا ہوتا تھا علوہ اس کے کہ کچی کچی گجوریں ملی جلی ہوتی تھیں، ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے پاس ایک یتیم کا مال تھا میں نے اس سے شراب خرید لی، لہذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے بیچ کر یتیم کو اس کا مال واپس کر دوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو قتل کرے ان پر جہنم حرام کی گئی لیکن انہوں نے اسے بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے، اور رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو شراب بیچنے کی اجازت نہ دی۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۸۲ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت یتیم ہر سال آپ ﷺ کو شراب کا حد یہ دیا کرتے تھے، چنانچہ جس سال شراب کو حرام کیا گیا اس سال بھی حضرت یتیم نے جناب رسول اللہ ﷺ کو شراب کا حد یہ پیش کیا، تو آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا کہ یہ تو حرام ہو چکی، انہوں نے پوچھا،

آیا اس کو بیچ دوں؟ فرمایا اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔ طبرانی، مسند سعید بن منصور ۹۹۸۳ حضرت تمیم الداری عکرمہ بن خالد سے ان کے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے شراب کو بیچنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت کرے، ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔ ابو نعیم

۹۹۸۴ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا، یا رسول اللہ! میں نے ایک یتیم بچے کے لئے شراب خریدی ہے جو (بچہ) میری گود میں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا شراب کو بہادو اور اس کا برتن توڑ دو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ تو یتیموں کا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا شراب بہادو اور اس کے برتن توڑ دو۔ طبرانی عن ابی طلحہ

موجود کی بیع غائب کے لئے

اسمیل سیکینہ حیدر باطلیف آباد

۹۹۸۵ موجود کی غائب کے لئے بیع کے بارے میں ابراہیم سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں نرخ بتادو اور بازار کی راہ دکھا دو۔ عبد الرزاق

۹۹۸۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی موجود غائب کے لئے لین دین نہ کرے۔ ابن ابی شیبہ

۹۹۸۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں منع کیا گیا کہ کوئی موجود کسی غائب کے لئے بیع کرے خواہ وہ اس کا باپ یا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ

۹۹۸۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے راستے میں آنے والے تاجروں سے ملنے سے منع فرمایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ نے حاضر کی غائب کے لئے بیع کے معاملے کیا فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے دلال ہوگا۔ عبد الرزاق

آنے والے تاجروں سے ملنا

۹۹۸۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تلقی الجلب سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اگر کسی نے تلقی الجلب (راستے میں آنے والے تاجروں کو جا پکڑا) کی اور ان سے کچھ خرید تو بیچنے والے کو اجازت ہے بازار پہنچنے پر۔ عبد الرزاق

۹۹۹۰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تلقی البیوع سے منع فرمایا۔ مصنف عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ

متفرق ممنوعات

۹۹۹۱ مسند ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک مرتبہ ایک اونٹ کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا، تو ایک شخص نے کہا کہ مجھے ایک حصہ بکری کے بدلے دے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی گنجائش نہیں ہے۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ

۹۹۹۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حیوان کے بدلے گوشت بیچا۔ الشافعی

۹۹۹۳ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے ایک صحیح سنی تو فرمایا، اے ”ریف!“ دیکھو یہ آواز کیا ہے، انہوں نے دیکھا اور آکر بتایا کہ قریش کی ایک باندی ہے جس کی ماں کو بیچا جا رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا انصار اور مہاجرین کو بلاؤ، چنانچہ ایک گھڑی بھر کے اندر ہی گھر اور کمرہ بھر گیا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا، ابابعد کیا تم لوگوں کو اس فیصلے کی خبر ہے جو رسول اللہ ﷺ نے کر آئے؟ سب نے کہا نہیں، تو فرمایا سو آج یہ تم سب کو معلوم

ہو جائے گی، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی، ترجمہ (سورہ محمد ﷺ) پھر فرمایا بھائی اس سے زیادہ پریشان کن فیصلہ کیا ہوگا کہ تم میں سے کسی شخص کی ماں کو بیچا جائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر وسعت بھی کی ہے؟ سب نے کہا کہ جو آپ کی سمجھ میں آتا ہے وہ کہئے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تمام حدود و مملکت اسلامیہ میں یہ فرمان جاری کروادیا کہ کسی آزادی کی ماں کو نہ بیچا جائے کیونکہ یہ قطع رحمی ہے اور قطع رحمی حلال نہیں۔“

ابن المنذر، مستدرک حاکم، متفق علیہ

۹۹۹۶..... حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتیبہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اپنی اہلیہ سے ایک باندی کو خرید لیں جس سے وہ خلوت کر سکیں، تو ان کی اہلیہ نے کہا کہ میں وہ باندی آپ پر اس وقت تک نہ بیچوں گی جب تک ایک شرط مقرر کر لوں، اور شرط یہ ہے کہ اگر آپ نے اس باندی کو بیچا تو میں اس کی قیمت کی حقدار ہوگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن پہلے میرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھ لوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ اس کی قربت مت اختیار کرو اس حال میں کہ اس میں کسی کی شرط ہو۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

شراب کی تجارت حرام ہے

۹۹۹۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر لعنت فرمائے کیونکہ وہی پہلا شخص تھا جس نے شراب کی اجازت دی تھی جبکہ ایسی چیز کی تجارت بھی جائز نہیں جس کا کھانا پینا جائز نہیں۔“ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ، مصنف عبدالرزاق

۹۹۹۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماں اور اس کے بچے میں جدائی نہ پیدا کرو۔ ابن ابی شیبہ

۹۹۹۸..... حضرت ابوضرار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کوئس میں سے ایک باندی دی تو انہوں نے وہ باندی اپنے شوہر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ایک ہزار درہم کے بدلے اس شرط کے ساتھ بیچ دی کہ وہ باندی بدستوران کی خدمت کرے گی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ اے ابوالحسن! آپ نے اپنی اہلیہ سے اس شرط پر باندی خریدی ہے کہ وہ ان کی خدمت کرتی رہے گی؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے مت خریدو اس حال میں کہ اس کو مٹانے کی کوئی بیماری ہو۔“ مسند، متفق علیہ

مٹانے جسم کے اس حصے کو کہتے ہیں کہ جہاں پیشاب جمع ہوتا ہے۔

فائدہ:..... یہاں لفظ مٹو یہ استعمال ہوا ہے جس کی نسبت مٹانے کی طرف ہے، یہاں مراد مٹانے کی کوئی بیماری ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۹۹۹..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شریح بن سمطہ کو لکھ بھیجا کہ قیدیوں اور ان کی اولاد کے درمیان جدائی نہ کروائی جائے۔ متفق علیہ

۱۰۰۰۰..... حضرت نافع فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ چیک خرید کرتے تھے۔“

۱۰۰۰۱..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بیع واجب ہونے کے بعد قیمت کم کروائے۔“

عبدالرزاق

۱۰۰۰۲..... حضرت عبدالرحمن بن فروخ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ دو بھائیوں کے درمیان جدائی نہ کرو اسی طرح ماں اور اس کی اولاد کے درمیان بھی جدائی نہ کرو۔“ ابن جریر

۱۰۰۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں دو کو بیچوں، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، لیکن میں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ بیچا، جب میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کو ڈھونڈو اور

واپس لے لو اور ہرگز علیحدہ علیحدہ مت بیچو اور نہ ان کے درمیان علیحدگی کرو۔

۱۰۰۰۴ مسند احمد، ابن الجارود، ابن جریر، مستدرک حاکم، متفق علیہ، سنن سعید بن منصور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غنقریب لوگوں پر ایسا سخت زمانہ آنے والا ہے کہ خوشحال آدمی بھی اپنی چیز کو مضبوطی سے تھام رکھے گا اور اس کے بارے میں کسی کو کچھ حکم نہ دے گا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ”تم آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنے کو فراموش نہ کرو“۔

(سورۃ البقرہ آیت ۲۳۷)

برے لوگ آگے بڑھ جائیں گے اور بھلوں کی رسوائی ہوگی مجبوروں سے خرید و فروخت کی جائے گی جبکہ نبی کریم ﷺ نے مجبور لوگوں سے خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے اور دھوکے کی بیع سے بھی اور بھلوں کی بیع سے بھی قبل اس سے کہ ان کو پکایا جائے۔

۱۰۰۰۵ سنن سعید بن منصور، مسند احمد، ابو داؤد، ابن ابی حاتم، خرائط فی مساوی الاخلاق، متفق علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک باندی اور اس کے بچے میں جدائی کروادی تو مجھے جناب نبی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور بیع ختم کرا دی۔ ابو داؤد، متفق علیہ

۱۰۰۰۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دوڑ کے تھنے میں دیئے دونوں بھائی تھے میں نے ایک کو بیچ دیا، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے علی! لڑکے کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو واپس لاؤ اس کو واپس لاؤ۔ طبرانی، ابن ماجہ، دارقطنی، متفق علیہ مستدرک حاکم

۱۰۰۰۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے قیدیوں میں سے ایک باندی ملی، اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا بھی تھا، میں نے ارادہ کیا کہ باندی کو بیچ دوں اور لڑکے کو اپنے پاس رکھ لوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یا تو دونوں کو بیچ دو یا دونوں کو رکھو۔ حلیہ ابو نعیم، متفق علیہ

۱۰۰۰۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے میرے ساتھ دو قیدی غلام لڑکے بھیجے کہ میں نے انہیں بیچ دوں چنانچہ میں نے انہیں بیچ دیا، جب میں واپس آیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ آیا تم نے انہیں ایک ساتھ بیچا یا علیحدہ علیحدہ؟ میں نے جواباً عرض کیا کہ الگ الگ، تو آپ ﷺ نے فرمایا، انہیں ڈھونڈو، انہیں ڈھونڈو۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۰۰۰۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے عذرة کی بیع سے منع فرمایا، اور فرمایا کہ جو اپنے کسی ذی رحم رشتے دار کا مالک بن گیا تو وہ آزاد ہو جائے گا۔ ابن حمدان

فائدہ: ذی رحم رشتہ دار سے مراد ماں باپ، بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی وغیرہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے پاگل کتے کی قیمت سے منع فرمایا۔ ابن وہب فی مسندہ

۱۰۰۱۱ ابو المنہال، عبد الرحمن بن مطعم سے وہ ایسا بن عبدالمذنی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو پانی بیچتے ہوئے دیکھا تو فرمایا، پانی مت بیچو کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بچے ہوئے پانی کو بیچنے سے منع فرمایا۔

عبدالرزاق، حمیدی، دارمی، حسن بن سفیان، حارث، ابن حبان، بغوی، ابن السکون، ابو نعیم حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، خنزیر، مردار اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دے دیا ہے، ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ! چربی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کیونکہ اس سے کشتیوں اور کھالوں کو لگایا جاتا ہے؟ (وہ شخص مزید وضاحت چاہ رہا تھا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ یہودیوں کو قتل کرے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اس کو لے لیا اور پگھلایا اور بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔

۱۰۰۱۳ بشیر بن یسار فرماتے ہیں کہ انہوں نے نہل بن ابی خثمہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے محالہ اور مزلیہ سے منع فرمایا، علاوہ صاحب زمین کے کہ ان کو اجازت دی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۰۰۱۴۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حیوان کے بدلے حیوان کو بیچنے سے منع فرمایا۔“

نسائی، مسند ابی یعلہ

۱۰۰۱۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا۔“ عبدالرزاق

۱۰۰۱۶۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ اگر آپ نے مغابرة کو چھوڑا تو لوگ سمجھیں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، تو طاؤس نے کہا، اے عمرو! مجھے ان کے سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔“ عبدالرزاق

۱۰۰۱۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا کو خیبر میں کھجور یا جو عطا فرمائے، تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ اس پر رضی ہیں کہ جو یا کھجور مجھے یہاں دے دیں اور میں اس کے بدلے آپ کو مدینہ منورہ میں غلام دے دوں گا، تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پہلے میری عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھ لوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی کیا ضمانت ہے، گویا کہ انہوں نے اس کو ناپسند فرمایا۔“ عبدالرزاق

۱۰۰۱۸۔ عبداللہ بن عاصمہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، آپ رضی اللہ عنہ ایک شخص سے سوال کر رہے تھے جس نے اونٹ کا کوئی حصہ ٹانگ یا گردن کے بدلے خریدا تھا اور جس سے خریدا تھا اس سے یہ شرط طے کی تھی کہ اونٹنی اپنے بچے کو اس وقت تک دودھ پلا رہے گی جبکہ اس کا دودھ چھوٹ نہیں جاتا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی (اسلام میں) کوئی گنجائش نہیں۔“ عبدالرزاق

۱۰۰۱۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ”دہ بیازہ“ (دس گیارہ کے بدلے) کی بیع کو ناپسند قرار دیا اور فرمایا کہ یہ عجمیوں کی خرید و فروخت ہے۔“ عبدالرزاق

فائدہ:..... ”دہ بیازہ“ فارسی زبان کا لفظ ہے، ”دہ“ دس کو ”بیازہ“ گیارہ کو کہتے ہیں اور یہاں عجمیوں سے مراد اہل فارس ہیں جو اس وقت اس غیر مسلم ہوا کرتے تھے اس لئے ان کے انداز کی مشابہت کی وجہ سے اس کو ناپسندیدہ قرار دیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۲۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا بکری کے تھنوں میں دودھ کو مست پیچو اور نہ ہی ان کی پشتوں پر اون کو۔“ عبدالرزاق

۱۰۰۲۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیع الکالی بالکالی سے منع فرمایا۔ اور کالی بالکالی کہتے ہیں ادھار کو ادھار۔ بدلے بیچنا اسی طرح دھوکے کی بیع، اور بیع حجر سے بھی منع فرمایا۔ (اونٹ کے پیٹ میں موجود چیزوں، کے بیچنے کو بیع حجر) کہتے ہیں اور شے سے منع فرمایا۔“ عبدالرزاق

فائدہ:..... بقیہ اصطلاحات کی تعریف کو پہلے گزر چکی ہے البتہ شغرائی اصطلاح ہے، چنانچہ ایسے نکاح کو کہتے ہیں جس میں ایک شے ایک لڑکی سے نکاح کرے اور اس کے حق مہر کے طور پر اپنی بیٹی کو اپنے سر سے بیاہ دے اور اپنی بیوی کو اپنی بیٹی کا حق مہر تصور کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۲۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزلیہ سے منع فرمایا، اور مزلیہ کہتے ہیں پھل کو کھجور کے بدلے ناپ بیچنا، یا انگوڑی (بیل) کو کشش کے بدلے بیچنا ناپ کر۔“ مالک، عبدالرزاق

تلقی الجلب کی ممانعت

۱۰۰۲۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سامان کو راستے سے ہی خرید لینے سے منع فرمایا یہاں تک کہ تجارتی سامان بازار تک پہنچ جائے اور شے سے بھی منع فرمایا۔“ حسن بن سفیان، عبدالرزاق

۱۰۰۲۴۔ مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا، جو نقد کے بدلے چراغ بیچے پھر اس کو بغیر

ادائیگی کیے خریدنا چاہے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ اسے اس کے علاوہ کسی اور طریقے سے بیچے تو کوئی حرج نہیں۔“ عبدالرزاق ۱۰۰۲۵

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلف اور بیع سے منع فرمایا اور ایک بیع میں دو شرطیں لگانے سے منع فرمایا اور اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جو بیچنے والے کے پاس نہ ہو اور ایسے فائدے سے منع فرمایا جس کی کوئی ضمانت نہ ہو۔“ عبدالرزاق ۱۰۰۲۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم کھانے سے چیز تو بک جاتی ہے لیکن اس میں سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔“ عبدالرزاق ۱۰۰۲۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سودے میں دو سودوں کی گنجائش نہیں، اور وہ اس طرح ہے کہ یوں کہے میں اس چیز کو ادھار پر اتنے اتنے کا خریدتا ہوں اور نقد پر اتنے کا۔“

۱۰۰۲۸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سودے میں دو سودے سود ہیں۔“ عبدالرزاق

۱۰۰۲۹ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سودا دو سودوں کے بدلے سود ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ خوب اچھی طرح وضو کیا کریں۔“ عبدالرزاق

۱۰۰۳۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مزایہ اور محافلہ سے منع فرمایا ہے، اور مزایہ پھل کو کھجور کے بدلے بیچنے کو کہتے ہیں جبکہ محافلہ گندم کو گندم کے بدلے۔“

۱۰۰۳۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو پہناؤں سے اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا، (پہناوے تو یہ ہیں کہ) ایک شخص ایک کپڑا اپنے، اور اس کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں پر ڈال لے، یا ایک ہی کپڑے کو پلیٹ کراڑوں بیٹھے (اور دو قسم کی بیع یہ ہے کہ) ایک شخص دوسرے سے کہے کہ اپنا کپڑا میری طرف پھینکو اور میں اپنا کپڑا تمہاری طرف پھینکتا ہوں، بغیر الٹ پلیٹ کئے اور بغیر رضامندی کے، اور یوں کہے کہ میرا جانور تیرے جانور کے بدلے بغیر ایک دوسرے کی رضامندی اور بغیر دیکھے بھالے۔“ عبدالرزاق

۱۰۰۳۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا، لباس، اور تباذہ لباس کہتے ہیں کپڑے کو چھوٹا اور تباذہ کپڑے کو پھینکنے کو کہتے ہیں۔“ عبدالرزاق

۱۰۰۳۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا، دونوں کے روزوں سے، دو قسم کی بیع سے اور دو پہناؤں سے، دو دن سے مراد تو عید الفطر اور قربانی کی عید کا دن ہے، دو قسم کی بیع سے مراد ملامہ اور منابذہ ہے، ملامہ تو اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے کے کپڑے کو چھو کر دیکھے اور منابذہ اس کو کہتے ہیں کہ دونوں (خریدار اور فروخت کنندہ) میں ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکے اور دوسرے کے کپڑے کی طرف دیکھے بھی نہ اور دو پہناؤں سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص ایک ہی کپڑے میں پھل کراڑوں ہو کر بیٹھے، اور دوسرا پہناوایہ کہ ایک کپڑا اپنے ازار کے اندر اور باہر سے اپنے کندھوں پر ڈال لے اور کندھے کا ایک حصہ خالی رکھے۔“ عبدالرزاق

۱۰۰۳۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو قسم کی بیع اور دو پہناؤں سے منع فرمایا، جو ایک ہی کپڑے پر مشتمل ہو کہ کپڑے کے دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر ڈال لے اور دائیں طرف جسم کی خالی دکھائی دیتی رہے، اور دوسرا پہناوایہ ہے کہ ایک ہی کپڑے میں کراڑوں بیٹھے، یعنی جسم پر اس ایک کپڑے کے علاوہ کوئی اور کپڑا نہ ہو، اور اپنی شرمگاہ کو آسمان کی طرف پھیلانے ہوئے ہو۔

۱۰۰۳۵ ربی دو قسم کی بیع تو وہ منابذہ اور ملامہ ہے، منابذہ تو اس کو کہتے ہیں کہ جب میں یہ کپڑا پھینکوں گا تو بیع واجب ہو جائے گی، اور ملامہ اس کو کہتے ہیں کہ اپنے ہاتھ سے چھوئے اور الٹ پلیٹ کر بھی نہ دیکھے جب چھوئے، تو بیع واجب ہو جائے گی۔“ عبدالرزاق

۱۰۰۳۶ حکیم بن عقیل فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ ان کے لئے ایک غلام خریدوں اور کہا کہ والدہ اللہ

بچے کے درمیان علیحدگی نہ کروانا۔“ متفق علیہ

فائدہ:..... یعنی ایسا نہ ہو کہ ماں کو خریدو اور بچے کو خریدو، یا بچے کو خریدو ماں کو نہ خریدو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۳۶ ایوب کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کے لئے غلام خریدا جائے اور کہا کہ ماں اور بچے کے درمیان علیحدگی نہ کی جائے۔“ متفق علیہ

۱۰۰۳۷۔ حکیم بن عقیل فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے منع فرمایا کہ بیع میں والدہ اور بچے میں جدائی کرواؤں۔ متفق علیہ
 ۱۰۰۳۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجر گناہ گار ہوتا ہے اور اس کا گناہ یہ ہے کہ وہ اپنا مال بیچنے کے لئے قسم کھاتا ہے۔ ابن جریر
 ۱۰۰۳۹۔ حضرت ابوالحسن سمیع فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بازار شریف لاتے اور اپنی جگہ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے، السلام علیکم
 اے اہل بازار، قسم کے معاملے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ قسم مال تو بکوادیتی ہے لیکن اس کی برکت ختم کر دیتی ہے، تاجر گناہ گار ہے علاوہ اس کے جس
 نے حق لیا اور حق دیا۔ ابن جریر

۱۰۰۴۰۔ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس بحرین سے قیدی لے کر آئے تو
 آپ ﷺ نے ان میں سے ایک عورت کی طرف دیکھا جو رو رہی تھی، تو آپ ﷺ نے اس عورت سے دریافت فرمایا کہ تم کیوں رو رہی ہو؟ تو وہ
 عورت بولی کہ انہوں نے میرے بیٹے کو بیچ دیا ہے، جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اس کے
 بیٹے کو بیچا ہے؟ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا کہ کن لوگوں میں بیچا ہے؟ تو حضرت ابواسید رضی اللہ
 عنہ نے بتایا کہ بنو سہم میں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم خود سوار ہو کر جاؤ اور اس بچے کو واپس لے کر آؤ۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۰۴۱۔ حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت حکیم بن خزام رضی اللہ عنہ کھجوروں کی خرید و
 فروخت فرمایا کرتے تھے، پھر ان کھجوروں کو اس پیمانے کے بدلے بیچ دیتے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے انہیں منع فرمایا کہ اس طرح نہ بیچا
 کریں جب تک اس کو اس شخص کے لئے ناپ نہ لیں جو اس کو خرید رہا ہے، ان دونوں سے۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۲۔ عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا رسول اللہ! ہم آپ کے بہت سے ارشادات سنتے
 رہتے ہیں کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں لکھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں لکھ لیا کرو، چنانچہ سب سے پہلے جو چیز جناب نبی کریم
 ﷺ نے لکھوائی وہ اہل مکہ کی طرف تھی اور وہ یہ تھی کہ ایک بیع میں دو شرطیں جائز نہیں اور نہ ہی بیع اور سلف جائز ہیں ایک ساتھ (اسی طرح) جس
 چیز کی ضمانت نہیں اس کی بیع بھی جائز نہیں، اور اگر کسی نے سو رہم پر مکاتبت کی تھی اور ننانوے چکادینے تو وہ بدستور غلام رہے گا یا سواو قیہ پر
 مکاتبت کی تھی اور ننانوے اوقیہ ادا کر دیئے تو بھی وہ بدستور غلام رہے گا۔ مصنف عبدالرزاق

فائدہ:..... اگر کوئی شخص اپنے غلام سے یہ طے کر لے کہ تم مجھے اتنی اتنی رقم کما کر دو تم آزاد ہو تو آقا اور غلام کے درمیان اس معاہدے کو
 کتابت یا مکاتبت کہتے ہیں۔ (مترجم)

۱۰۰۴۳۔ حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے بیع غرر سے منع فرمایا۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۵۔ حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دو قسم کے پہناؤں سے اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا، رہے دو پہناؤں تو ایک تو
 یہ ہے کہ کوئی شخص اکڑوں بیٹھے ایک ہی کپڑے کو لپیٹے ہوئے اور اپنی شرمگاہ کو آسمان کی طرف پھیلانے ہوئے اور دو قسم کی بیع سے مراد منابذہ
 اور ملاستہ ہے۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۶۔ ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس کے کانوں میں بوجھ تھا، اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک آدمی
 آیا، وہ اس کے علاوہ کسی بات کا اعلان کر رہا تھا اور میں نہیں سنتا تھا، جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کو بھی کچھ بتیو تو اس سے کہو میں
 تمہیں اتنے اور اتنے میں بیچتا ہوں اور کوئی دھوکہ فریب نہیں۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۷۔ حضرت ابن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے بیع غرر سے منع فرمایا۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۸۔ حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مزانیہ اور محاقہ سے منع فرمایا، چنانچہ مزانیہ تو پھل کے بدلے کھجور کی خرید و
 فروخت کو کہتے ہیں اور محاقہ گندم کے بدلے کھیتی کی خرید و فروخت اور گندم کے بدلے زمین کو کرائے پر دینے کو کہتے ہیں۔

امام ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ میں نے ابن المسیب سے سونے اور چاندی کے بدلے زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں سوال
 کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ مالک، عبدالرزاق

۱۰۰۴۹ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اس وقت تک گندم کی بیج سے منع فرمایا جب تک وہ اپنے خوشوں میں سخت نہ ہو جائے۔۔۔ عبدالرزاق

فائدہ:۔۔۔ سخت ہونے سے مراد پک جانا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۵۰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کچی کھجور کو زرد ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور انکو روک دیا ہونے سے پہلے اور دانے کو اپنے خوشے میں سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔۔۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۱ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بھائیوں کے درمیان جدائی کو ناپسند کرتے تھے اور اسی طرح کسی شخص کی جدائی اس کی ماں سے یا باندی کی جدائی اس کے بچے سے بھی ناپسند کرتے تھے۔۔۔ ابن حویو

۱۰۰۵۲ فرمایا کہ ”جیسے چاہو بیٹو، اور لوگوں کے سامنے مردار اور ذبح شدہ جانور کو نہ ملاؤ۔ اے لوگوں، یاد کرو، ذخیرہ اندوزی نہ کرو، بخش نہ کرو، راستے میں ہی سامان تجارت نہ خریدو، اور نہ کوئی موجود کسی غائب کے لئے بیع کرے، اور نہ ہی کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتہ پر رشتہ بھیجے جب تک وہ اجازت نہ دے، اور ایک عورت دوسری کی طلاق کے مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے برتن کو الٹ دے اور خود نکاح کر لے، کیونکہ اس کا رزق بھی اللہ ہی کے ذمہ ہے۔۔۔ طبرانی

۱۰۰۵۳ حضرت واصل بن عمرو اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے اور وہ یوسف بن مالک سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اس کو مت بیچو۔۔۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۴ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی فروخت سے منع فرمایا، اور اپنے مالک تک پہنچنے سے پہلے صدقات کی بیع سے منع فرمایا، اور بھاگے ہوئے غلام کی بیع سے منع فرمایا اور چوپایوں کے ان بچوں کی بیع سے منع فرمایا جو ابھی پیدا نہیں ہوئے، اور جو دودھ چوپایوں کے گھنوں میں ہو اس کی بیع سے بھی منع فرمایا مگر ناپ کر (اجازت ہے)۔۔۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۵ ایوب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ناپ رہا تھا اور یوں لگتا تھا جیسے وہ بے ایمانی کر رہا ہو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تیرا ستیاناس ہو یہ کیا کر رہا ہے، اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پورا پورا ناپنے کا حکم دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (لیکن) اللہ تعالیٰ نے سرکشی سے منع فرمایا ہے۔۔۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۶ امام زہری فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پھر فرماتے ہیں کہ اس کو خریدنے والے کے لئے حلال نہیں کہ اس کو اپنی تحویل میں لینے سے پہلے بیچ دے۔۔۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں لوگوں کو ایسے شخص کو مارتے دیکھا جو کھانے کو اندازے سے خریدے اور اندازے سے بیچے حتیٰ کہ وہ اس کے گھر تک پہنچا دیتے۔۔۔ عبدالرزاق

باب..... ذخیرہ اندوزی اور نرخ مقرر کرنے کے بیان میں

ذخیرہ اندوزی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ذخیرہ اندوزی کرنا الحاد اور ظلم ہے۔۔۔ سنن سعید بن منصور، بخاری فی التاريخ، ابن المنذر

۱۰۰۵۹ حضرت یعلیٰ بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ اے اہل مکہ! مکہ میں ذخیرہ اندوزی نہ کرو، کیونکہ مکہ میں ذخیرہ اندوزی کرنا بیع کے لئے الحاد ہے۔۔۔ الاذرقی

فائدہ:۔۔۔ الحاد بمعنی صراط مستقیم سے ہٹنا اور بددینی اختیار کرنا واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے کھانے کی کسی چیز کی ذخیرہ اندوزی کی اور پھر اپنا اصل سرمایہ اور سارا منافع بھی صدقہ کر دیا تو بھی اس کے گناہ کا کفارہ نہیں بن سکتا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۰۰۶۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ بازار کی طرف نکلے تو انہوں نے انہیں بچے ہوئے تیل کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی نعمت ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں نہ دی ہو، یہاں تک کہ جب وہ چیز ہمارے بازاروں میں پہنچ گئی تو ایک قوم ایسی کھڑی ہوئی جنہوں نے اپنے بچے ہوئے تیل کی ذخیرہ اندوزی شروع کر دی اور بیواؤں اور مساکین کو تکلیف دینی شروع کر دی، جب تلقی الحلب کرنے والے آئے تو انہوں نے زبردستی اپنی مرضی کے بھاد پر سامان خرید لیا، لیکن کوئی بھی شخص جس نے جلب کیا ہو اور سامان اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہمارے بازاروں میں داخل ہوا ہو خواہ سردی ہو یا گرمی وہ شخص عمر کا مہمان ہے، جیسے اللہ چاہے اور روکے جیسے اللہ چاہے۔ عوطا مالک، متفق علیہ

۱۰۰۶۲ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام فروغ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد سے نکلے تو مسجد کے دروازے پر کھانے کی چیزیں بکھری ہوئی دیکھیں، چیزوں کی کثرت دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ خوش ہوئے اور دریافت فرمایا، یہ کیا کھانے پینے کی چیزیں ہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا کہ یہ کھانے پینے کی چیزیں ہمارے پاس لائی گئی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس میں اور جو اس کو ہمارے پاس لایا ہے اس میں برکت عطا فرمائے، وہ لوگ جو آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! اس مال کی تو ذخیرہ اندوزی کی گئی تھی، دریافت فرمایا کہ کس نے کی تھی؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فلاں آزاد کردہ غلام نے اور آپ کے فلاں آزاد کردہ غلام نے، آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بلا بھیجا، (جب وہ آئے) تو آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے اس پر ابھارا کہ تم مسلمانوں کی کھانے پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرو؟ تو ان دونوں نے کہا، اے امیر المؤمنین! ہم نے اپنے مال سے خریدا ہے ہم اسے جیسے چاہیں بیچیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کی تو اللہ تعالیٰ اسے افلاس اور کوڑھ کے مرض میں مبتلا کرے گا (یہ سن کر) فروغ نے کہا اے امیر المؤمنین! میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے کہ آئندہ ایسا نہ کروں گا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نے کہا اے امیر المؤمنین! ہم جب چاہتے ہیں اپنے مال سے خریدتے ہیں اور جب چاہیں اپنا مال بیچتے ہیں، ابو یحییٰ کا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کو کوڑھ کی حالت میں دیکھا۔ عدس حمید، مسند ابی یعلیٰ، اصہبانی فی التروغیب

۱۰۰۶۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو خرید و فروخت کا ساز و سامان لے کر ہماری سرزمین میں آئے تو جیسے چاہے بیچے، اپنی واپسی تک وہ میرا مہمان ہے اور وہ ہمارا ہے لیکن ذخیرہ اندوز ہمارے بازار میں کچھ نہ بیچے۔ عبدالرزاق

۱۰۰۶۴ بنو اسید کے آزاد کردہ غلام ابوسعید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ذخیرہ اندوزی سے منع فرماتے تھے۔

۱۰۰۶۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے شہر میں ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا۔ الحارث

۱۰۰۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ دریائے فرات کے کنارے سے گزرے، وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے کھانے کی چیزوں کے بڑے بڑے ڈھیر دیکھے جو کسی تاجر کے تھے اور اس نے اس لئے وہاں جمع کر رکھے تھے کہ شہر میں مہنگائی ہو تو لے کر جائے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان ڈھیروں کو جلانے کا حکم دیا۔

۱۰۰۶۷ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا۔ عبدالرزاق

۱۰۰۶۸ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنتی ہے اور کمانے والے کو دیا جاتا ہے۔ عبدالرزاق

۱۰۰۶۹ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو کھانے پینے کی چیزوں کی خرید و فروخت کرتا ہو اور اس کا اس کے علاوہ کوئی اور پیشہ نہ ہو، مگر وہ خطا کا ریا بائی ہوگا۔ عبدالرزاق

۱۰۰۷۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے نرخ مقرر کر دیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نرخوں کی مہنگائی یا سستا پن اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے، میں چاہتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھے کسی ایسے ظلم کے بدلے کے لئے تلاش نہ کر رہا ہو جو میں نے اس پر کیا ہو۔ البزار

۱۰۰۷۱ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ بازار میں کشمش بیچ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قیمت کچھ بڑھاؤ، یا پھر ہمارے بازار سے اپنا مال اٹھاؤ۔ مالک، عبدالرزاق، متفق علیہ

۱۰۰۷۳ حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے پاس سے سوق مصلیٰ سے گزرے، تو وہاں دو بڑے ٹوکریں دیکھے جن میں کشمش رکھی ہوئی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے کشمش کے نرخ دریافت فرمائے، تو حضرت حاطب نے کشمش کے نرخ ایک درہم کے بدلے دو بتائے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے طائف سے آنے والے ایک قافلہ کی اطلاع ملی ہے جو کشمش لے کر آرہے ہیں، وہ بھی آپ کے نرخ کا اعتبار کریں گے تو یا تو اپنے نرخ کچھ بڑھاؤ، یا پھر اپنی کشمش کو گھر لے جاؤ اور جیسے چاہو بیچو، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہوئے تو اپنے نفس کا محاسبہ شروع کر دیا چنانچہ پھر حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ کہ میں نے آپ سے جو کہا نہ ہی وہ کسی مضبوط ارادے کے تحت تھا اور نہ ہی اس سے کوئی بوجھ چکانا مراد تھا، بلکہ وہ تو صرف ایک چیز تھی جس سے میں نے گھر والوں کے لئے بھلائی کا ارادہ کیا تھا بعد ازاں اچھا تو چاہے بیچ اور جیسے تو چاہے بیچ۔ الشافعی فی السنن، متفق علیہ

۱۰۰۷۳ معمر نے ہمیں قتادہ کے حوالے سے اور انہوں نے حسن (بصری) سے بتایا کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں مہنگائی ہو گئی تو لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمارے لئے چیزوں کے نرخ مقرر کر دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ ہی خالق ہے، رزق دینے والا ہے، قبض کرنے والا ہے، پھیلانے والا ہے، نرخ مقرر کرنے والا ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھے ایسے ظلم کا بدلہ لینے کے لئے نہ ڈھونڈ رہا ہو جو میں نے اس کے اہل یا مال میں کیا ہو۔ عبدالرزاق

۱۰۰۷۴ سفیان ثوری، اسماعیل بن مسلم سے اور وہ حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ ہمارے لئے نرخ مقرر کر دیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی نرخ مقرر کرنے والے ہیں، وہی تھامنے والے ہیں قبض کرنے والے ہیں اور پھیلانے والے ہیں۔ عبدالرزاق

باب سود اور اس کے احکام کے بیان میں

۱۰۰۷۵ مسند حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوقیس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کے سرداروں کو شام پہنچنے پر تحریر فرمایا کہ ”تم سودی زمین میں جانچنے ہو چنانچہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی ہرگز نہ خریدنا مگر یہ کہ ہم وزن مقدار میں اسی طرح کھانے کے بدلے کھانا نہ خریدنا مگر برابر ناپ کر۔“

ابن راہویہ، طحاوی بسند، صحیح

۱۰۰۷۶ حضرت مجاہد چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے بیچی جائے گی، اور ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت سعد، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۰۷۷ محمد بن سائب جناب رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جس سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے ہمیں شدید ضرورت پڑی چنانچہ میں نے اپنی اہلیہ کی پازیب لی، اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی

اللہ عنہ مجھ سے ملے اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہمارے میں کچھ نفقہ کی کچھ تنگی ہو گئی ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس چاندی کے کچھ سکے ہیں جن سے میں چاندی خریدنا چاہتا ہوں (یہ کہہ کر) ترازو منگوایا اور دونوں پازیبیں ایک پلڑے میں رکھیں اور چاندی کے سکے دوسرے پلڑے میں رکھے، تو پازیبوں والا پلڑا اٹھوڑا سے جھک گیا، تقریباً ایک دانق کی مقدار کے برابر تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پازیب کا اتنا سا ٹکڑا کاٹ لیا، میں نے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ یہ (ذرا سا ٹکڑا) آپ کے لئے حلال ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے ابورافع، اگر تم اس کو حلال کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تو اس کو حلال نہیں کرتا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی بالکل، ہم وزن مقدار میں بیچو، زیادہ لینے والا اور زیادہ دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

عبدالرزاق، ابن راہویہ، الحارث، مسند ابی یعلیٰ اور عبد الغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال ۱۰۰۷۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے آخر میں سود کی آیات نازل ہوئیں، اور جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور آپ ﷺ نے ان آیات کی تفسیر نہیں فرمائی چنانچہ سود کے شک کو اسی طرح چھوڑ دو۔

ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ، مسند احمد، ابن ماجہ، ابن الفریس، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مرددویہ اور متفق علیہ ۱۰۰۷۹۔ قاضی شریح فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا درہم درہم ہی کے بدلے بیچا جائے گا ان دونوں کے درمیان جو اضافہ ہوگا سود ہوگا۔ عبدالرزاق، مسدد، طحاوی

۱۰۰۸۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس فارس کی سرزمین میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پہنچا کہ ایسی کوئی تلواریں چاندی کے سکے کے بدلے نہ بیچو جس کا حلقہ چاندی کا ہو۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۱۰۰۸۱۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا، اے امیر المؤمنین! میں سونے کو پگھلاتا ہوں اور اس کے وزن کے برابر قیمت کے بدلے بیچتا ہوں اور اپنے کام کی اجرت لیتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن مقدار میں، (اسی طرح) چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن مقدار میں اور اضافہ بالکل نہ لو۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ ۱۰۰۸۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص سونے کو چاندی کے سکے کے بدلے بیچے تو ہرگز اپنے ساتھی (خریدار) سے الگ نہ ہو خواہ وہ دیوار کے پیچھے ہی کیوں نہ جائے۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۱۰۰۸۳۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے سود کے ڈر سے حلال کے انیس (۱۹) حصے چھوڑ دیئے۔ عبدالرزاق

۱۰۰۸۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے نہ بیچو کیونکہ یہی تو سود ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۰۸۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے چاندی کے سکوں کے بدلے سونا بیچا (بیع صرف کی) تو وہ خریدار کو اتنی بھی مہلت نہ دے کہ وہ اپنی اونٹنی کا دودھ نکال لے۔ اتنی بھی مہلت نہ دے۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۰۰۸۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں ہمیں دس گنا زیادہ سود نہ دے دیا گیا ہو، سود کے خوف سے (خیال آیا)۔

۱۰۰۸۷۔ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک بکری کو دو بکریوں کے بدلے سرسری املاشادابی میں بیچنا کیسا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکروہ جانا۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۰۸۸۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیع المصرف کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے، انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا، چنانچہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ خریدو اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے لے مگر یہ کہ برابر برابر ہم مقدار، اور ان کے بعض حصوں سے بعض پر اضافہ نہ کرو کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم سود میں نہ مبتلا ہو جاؤ۔ مالک، متفق علیہ

سوئے کو سونے کے عوض برابر فروخت کرنا ضروری ہے

۱۰۰۸۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر یہ کہ برابر سرب، اور نہ چاندی کو سونے کے بدلے اس طرح بیچو کہ دونوں (خرید و فروخت کرنے والوں) میں سے ایک موجود نہ ہو اور دوسرا موجود ہو، اور اگر تمھ سے اس بات کی اجازت مانگے کہ اپنے گھر میں داخل ہو جائے تو اس کو اجازت نہ دو، مگر یہ کہ ہاتھ دیر ہاتھ، اس ہاتھ سے دو اور اس ہاتھ سے لو، مجھے تمھارے سود میں مبتلا ہونے کا خوف ہے۔ مالک، عبد الرزاق، ابن جریر، متفق علیہ

۱۰۰۹۰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاندی کا ایک برتن بھیجا، مجھے اس کے بنانے کی کچھ سمجھ تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نمائندے کو حکم دیا کہ اس کو بیچ آئے، کچھ دیر بعد نمائندہ لوٹا اور دریافت کیا کہ کیا میں اس کے وزن پر اضافہ وصول کر لوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، کیونکہ اضافہ سود ہے۔ ابن خسر و

۱۰۰۹۱ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دینار کے بدلے دینار، درہم کے بدلے درہم اور صاع کے بدلے صاع اور عاقب کی موجود سے بیع نہ کی جائے۔ مالک، ابن جریر

۱۰۰۹۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو کھانے کی کوئی چیز ادھار بیچی اور اس شرط پر بیچی کہ وہ قرض دوسرے شہر جا کر ادا کر دے گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو مکروہ جانا اور فرمایا کہ کہاں اٹھائے گا؟۔ مالک

۱۰۰۹۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ تم سمجھتے ہو کہ ہم سود کے دروازوں سے بے خبر ہیں، اور مجھے سود کا عالم ہونا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں مصر اور اس کے آس پاس کے علاقوں کا مالک ہوں، اور اس (سود) کے بعض دروازے (معاملات) تو ایسے ہیں جو کسی سے پوشیدہ نہیں ان میں سے ایک بیع سلم ہے سال میں، اور ایک یہ ہے کہ پھل اس شرط پر بیچے جائیں گے کہ جب پک جائیں تو دگنے دیئے جائیں گے اور یہ بھی سود ہے کہ سونا چاندی کے بدلے ادھار پر بیچا جائے۔ عبد الرزاق، ابو عیید

۱۰۰۹۴ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا کہ چاندی کو چاندی کے بدلے بیچا جائے مگر یہ کہ برابر سرب، تو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ یا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے تو ہمارے وزن کھوٹے ہو جائیں گے ہم تو خبیث (کھوٹے سکے) دیتے ہیں اور طیب (عمدہ سکے) لیتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ بیع کی طرف چلے جاؤ، اپنی چاندی کسی کپڑے وغیرہ کے بدلے بیچو اور جب اس (کپڑے وغیرہ) کو اپنی تحویل میں لے لو اور وہ تمھارا ہو جائے تو اس کو بیچ دو اور جو چاہو اس کے بدلے وصول کرو جو چاہو۔ عبد الرزاق

۱۰۰۹۵ حضرت یسار بن نمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص دوسرے سے دنیا نیر مانگتا ہے تو کیا وہ درہم لے سکتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب بھاؤ طے ہو جائے تو اس کو قیمت کے بدلے دینا چاہیے۔ عبد الرزاق

۱۰۰۹۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چاندی کے بدلے چاندی، ہم وزن مقدار میں، سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں (بیچا جائے) اور جس شخص کی چاندی کھوٹی نکلے تو وہ اسے لے کر مختلف لوگوں کے پاس نہ جائے بلکہ وہ تو پاک (عمدہ) ہیں لیکن اس کو یوں کہنا چاہیے، کہ کون بیچے گا مجھ ان کھوٹے سکوں کے بدلے پرانا بوسیدہ کپڑا؟۔ عبد الرزاق

۱۰۰۹۷ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبے میں فرمایا کہ شاید میں تمھیں ایسی چیزوں سے منع کروں جن کی گنجائش ہے اور تمھیں ایسی باتوں کا حکم دوں۔ جن کی گنجائش نہیں ہے بے شک قرآن کریم میں سب سے آخر میں سود کی آیت نازل ہوئی اور جناب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوگئی اور انہوں نے اس آیت کی تفسیر ہمارے لئے بیان نہیں فرمائی چنانچہ جو چیز تمھیں کھٹکے اسے چھوڑ کر اس چیز کی طرف متوجہ ہو جاؤ جس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔ خط

- ۱۰۰۹۸۔ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے بیع صرف سے منع فرمایا۔ عبد الوزاق، مسدد
- ۱۰۰۹۹۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سود کے ستر دروازے ہیں ان میں سے سب سے کم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔
- ۱۰۱۰۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، اس کے گواہوں پر، سودی معاملہ لکھنے والوں اور ظلی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ ابن جریر

ترکھجور کو خشک کے عوض فروخت کرنا ممنوع ہے

- ۱۰۱۰۱۔ جناب نبی کریم ﷺ سے کچی کھجوروں کو چھوڑوں کے بدلے بیچنے کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ (تر) کھجور جب خشک ہو جاتی ہے تو کیا اس میں کچھ کمی کی جاتی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔ مالک، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ
- ۱۰۱۰۲۔ جناب نبی کریم ﷺ کے ماموں حضرت اسود بن وہب بن مناف بن زہرۃ القرشی الزہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو سود کے بارے میں ایک چیز نہ بتاؤں، شاید اس سے اللہ تعالیٰ آپ کو فائدہ پہنچائیں؟ میں نے عرض کیا ضرور، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سود کے دروازے ہیں؟ ان میں سے ایک دروازہ ستر وادیوں کے برابر ہے جن میں سے سب سے کم گناہ کی وادی ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ لیٹے، اور سودوں کا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کے پیچھے لگا رہے۔ ابن مندہ و ابو نعیم
- ۱۰۱۰۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس ریان کی کھجوریں لائی گئیں، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہمارے پاس دوسری کھجوریں تھیں، ہم نے ان کے دو صاع دے کر ان کھجوروں کا ایک صاع لیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کھجوروں کو واپس کر دو جس سے لیے ہیں اور اپنی کھجوروں کو قیمت کے بدلے بیچو۔
- ۱۰۱۰۴۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیع صرف کے بارے میں دریافت کیا کیونکہ ہم تاجر تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ہاتھ دہا تھ ہے تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہے تو اس کی کوئی گنجائش نہیں۔ عبد الوزاق
- ۱۰۱۰۵۔ ابن جریج عطاء سے، وہ سعید بن المسیب سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی کھجوریں میرے پاس تھیں وہ کچھ خراب ہونے لگیں تو میں بازار لے گیا اور دو صاع کے بدلے ایک صاع دوسری (عمدہ) کھجور لے آیا، اور جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے بلال! یہ کیا ہے؟ تو میں نے آپ ﷺ کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا، بٹھرو، تم نے تو سودی معاملہ کر لیا، اپنی بیع کو لوٹاؤ پھر کھجوروں کو سونے، چاندی یا گندم کے بدلے بیچو اور اس سے دوبارہ دوسری کھجوریں خرید لو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھجور کے بدلے کھجور برابر برابر، گندم کے بدلے گندم برابر برابر، سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں، اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن مقدار میں (بیچی جائے گی) اور جب خریدی جانے والی چیز بیچی جانے والی چیز کے مقابلے میں الگ ہو تو جائز ہے خواہ ایک دس کے بدلے ہو۔ طبرانی، ابو نعیم
- ۱۰۱۰۶۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ردی کھجوریں تھیں میں نے ان کے بدلے بازار سے ان سے عمده کھجوریں آدھے پیمانے پر خریدی اور لے کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آج تک ان سے اچھی کھجوریں نہیں دیکھیں، یہ کہاں سے لائے ہو اے بلال؟ تو میں آپ ﷺ کو معاملے کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا، چلو اور تو جس سے لی ہیں اس کو واپس کر دو اور اپنی کھجوریں لے کر گندم یا جو کے بدلے بیچو پھر اس گندم یا جو سے یہ کھجوریں خریدو اور میرے پاس لاؤ، تو میں

نے ایسا ہی کیا۔“ طبرانی
 ۱۰۱۰۷ فضیل بن عزیوان کہتے ہیں کہ ابو دھقانہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرنا شروع کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مہمان تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مہمان کے لئے کھانا حاضر کرنے کا حکم دیا، کھجوریں اچھی نہ تھیں چنانچہ میں نے ان میں سے دو صاع لے کر ایک صاع عمدہ کھجوروں سے تبدیل کروالیں اور لے آیا، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کہاں سے آئیں تو میں نے بتایا کہ دو صاع کے بدلے ایک صاع کی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہماری کھجوریں ہمارے پاس واپس لاؤ۔“ ابو نعیم

۱۰۱۰۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے گواہوں اور لکھنے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں۔“ ابن جویہ

۱۰۱۰۹ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں جمعرات کی رات انصاری کی مجلس میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سونا سونے کے بدلے میں بالکل برابر سیرا، ایک جیسا، ہاتھ در ہاتھ بیچا جائے گا اور جو اضافہ سود ہوگا، اور گندم گندم کے بدلے گندم قفیز کے بدلے قفیز اور اضافہ سود ہوگا، اور کھجور کھجور کے بدلے قفیز کے قفیز۔“ الشاشی
 فائدہ: ”قفیز“ ایک پیانہ ہے صاع کی طرح جو عرب علاقوں میں مستعمل تھا، مطلب یہ کہ گندم اگر قفیز کے حساب سے بیچی جائے تو دونوں طرف مقدار برابر ہو، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

سود خوری کا گناہ

۱۰۱۱۰ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کے ہنتر حصے ہیں، ان میں سے کم ترین حصے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو مسلمان ہونے کے باوجود اپنی ماں سے زنا کرے اور سود کا ایک درہم تیس پینتیس مرتبہ زنا کی طرح ہے۔“ عبدالرزاق
 ۱۰۱۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ریشم کے کٹڑے ادھار پر بیچ جائیں تو ان کو نہ خریدو۔“ عبدالرزاق
 فائدہ: روایت میں سرق کا لفظ ہے جو جمع ہے السرقة مصدر کی، اور یہ کلمہ اس معنی کے لحاظ سے فارسی ہے عربی نہیں، دیکھیں مصباح اللغات ۴/۳۷۲ کا لم ۲ مادہ سرق۔“ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہودیوں اور نصرائیوں کو اپنے کاروبار میں شریک نہ کرو اور نہ مجوسیوں کو، پوچھا گیا کیوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیونکہ وہ سودی لین دین کرتے ہیں اور یہ حلال نہیں۔“ عبدالرزاق
 ۱۰۱۱۳ ابو الحدیثان سے مروی ہے کہ انہوں نے سودینار کے بدلے بیچ صرف کرنا چاہی، فرمایا کہ پھر طلحہ بن عبید اللہ نے مجھے بلایا اور ہم دونوں راضی ہو گئے اور وہ مجھ سے سونا اپنے ہاتھوں میں لے کر اٹنے پلٹنے لگے اور کہا کہ ذرا میرا خزانچی دیہات سے آجائے، یہ باتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ رہے تھے، چنانچہ فرمایا کہ جب تک اس سے وصول نہ کر لو اس سے جد امت ہونا، پھر فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونا چاندی کے بدلے بیچنا سود ہے البتہ یہ ہے کہ ہاتھ در ہاتھ ہو اور گندم، گند کے بدلے سود ہے مگر ہاتھ در ہاتھ اور جو جو کے بدلے سود ہے اگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہو اور کھجور کھجور کے بدلے سود ہے اگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہو۔“

موطامناک، عبدالرزاق، حمیدی، مسند احمد، عدنی، دارمی، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن جبارود، ابن حبان
 ۱۰۱۱۴ حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی بتوقیقہ عا والوں سے کھجوریں وسق میں نہیں لے رہے تھے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے انہیں کیسے بیچی ہیں؟ عرض کیا کہ ایک اور دو صاع کے منافع پر تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو جب تک برابر نہ ناپ لو۔“ عبدالرزاق

فائدہ:..... ایک اور دو صاع کے متنازع سے مراد ایک نسبت دو ہے یعنی ہر ایک صاع کے بدلے دو صاع وصول کرنے قرار پائے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۱۵۔ ہمیں معمر نے زہری کے حوالے سے خبر دی فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے حیوان کے بدلے حیوان کو ادھار پر بیچنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ابن المسیب سے پوچھو، ابن المسیب نے فرمایا کہ حیوان میں سو نہیں، البتہ انہوں نے مضامین ملائح اور حبل الخبلہ کی بیچ سے منع فرمایا، مضامین ان اونٹوں کو کہتے ہیں کہ جو ابھی اپنے باپ کی پشت میں مادہ تولیہ کی صورت میں موجود ہوں اور ملائح ان کو جوانی ماں کے پیٹ میں ہوں اور حبل الخبلہ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو کہتے ہیں۔

۱۰۱۱۶۔ معمر نے ابن یمنہ سے، انہوں نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ عبد الرزاق

۱۰۱۱۷۔ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے زندہ بکری کے بدلے گوشت بیچنے سے منع فرمایا۔ عبد الرزاق

۱۰۱۱۸۔ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی اور کھانے پینے کی چیزوں میں سے جو ناپ تول کر بیچی جاتی ہیں ان کے علاوہ اور کسی چیز میں سو نہیں ہے۔ مالک، عبد الرزاق

ردی کھجور بھی برابر بیچی جائے

۱۰۱۱۹۔ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھجوریں تھیں جو خراب ہو رہی تھیں، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ وہ کھجوریں بازار لے گئے اور دو صاع ایک صاع کے بدلے بیچی، جب یہ بات رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور دریافت فرمایا کہ اے بلال یہ کیا ہے؟ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے سودی معاملہ کر لیا، ہماری کھجوریں واپس لاؤ۔ عبد الرزاق

۱۰۱۲۰۔ سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس میں گواہ بننے والے اور لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ عبد الرزاق

۱۰۱۲۱۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کے آخر میں سود کی آیات نازل فرمائیں تو جناب نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور ہمارے سامنے ان آیات کی تلاوت فرمائی اور شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا۔ عبد الرزاق

۱۰۱۲۲۔ حضرت ابواسفر کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ باندی بیچی ادھار پر آٹھ سو درہم میں، اور پھر اس سے چھ سو درہم میں خرید لی، تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہت برا کیا واللہ جو تم نے خریدا، بہت برا کیا واللہ جو تم نے خریدا، یہ بات زید بن ارقم تک پہنچا دو کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو جو جہاد انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کیا ہے وہ بھی باطل ہو جائے گا، پھر پوچھا گیا کہ اپنا کوئی حرج نہیں، تو جس شخص کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا۔ سورۃ البقرہ آیت ۲۷۵

اور (اگر تم توبہ کر لو گے) اور سود چھوڑ دو گے (تو تم کو اپنا اصل مال لینے کا حق ہے)۔

سورۃ البقرہ آیت ۲۷۹، عبد الرزاق ابن ابی حاتم ترجمہ الآیات مولانا فتح محمد جالندھری

۱۰۱۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور جانتے ہوئے کے سودی معاملہ ہے گواہ بننے والے اور حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ ابن ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۲۴۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دو مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی

چاندی کے بدلے ہم وزن مقدار میں بیچ جائیں گے۔

۱۰۱۲۵۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ کے پاس نہایت عمدہ کھجوریں ایک صاع کی مقدار میں لائی گئیں ہماری کھجوریں کم درجے کی تھیں رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا دو صاع بیچے ہیں ایسا نہ کرو بلکہ اپنی کھجوریں بیچو کسی اور چیز کے بدلے اور پھر (اس چیز سے) یہ والی کھجوریں خرید لو۔ نسائی

۱۰۱۲۶۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے بعض گھر والوں کے پاس آئے ان کے پاس ان کھجوروں سے عمدہ کھجوریں موجود تھیں تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس یہ کھجوریں کہاں سے آئیں تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے اپنی کھجوروں کے دو صاع کے بدلے ان کھجوروں کا ایک صاع لے لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ دو صاع کو ایک صاع کے بدلے میں اور دو درہموں کو ایک درہم کے بدلے میں نہ لو۔

۱۰۱۲۷۔ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔ ابن جریر

۱۰۱۲۸۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ سونے کو چاندی کے بدلے خریدتے تھے ادھار پر چنانچہ ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے ادھار پر بیچیں اور ہمیں بتا دیا کہ یہ سود ہے۔ ابن جریر

۱۰۱۲۹۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ زیادہ زمانے میں بصرہ میں درہم کو دنانیر کے بدلے ادھار پر لیا کرتے تھے تو جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے ایک شخصیت حضرت ہشام بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سونے کے بدلے سونے کو ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا اور ہمیں بتایا کہ یہ سود ہے۔ ابن جریر

۱۰۱۳۰۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ہار لایا گیا، ہار سونے کا تھا اس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے اسے ایک شخص نے سات یا نو دیناروں میں خرید لیا تھا، یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ نہیں جب تک جواہرمت اور سونے کو الگ الگ نہ کر لیا جائے، اس شخص نے کہا کہ میں نے تو پتھروں کا ارادہ کیا تھا فرمایا نہیں جب تک جواہرات اور سونے کو الگ الگ نہ کر لیا جائے چنانچہ ہار واپس کر دیا گیا اور پھر جواہرات اور سونے کو الگ کر کے خرید لیا گیا۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۱۳۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کے دروازے ستر سے کچھ زیادہ ہیں اور ہلکا ترین یہ ہے کہ کوئی شخص مسلمان ہونے کے باوجود اپنی ماں سے زنا کرے۔ عبد الرزاق

۱۰۱۳۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کھانے والا، کھلانے والا، اس کے گواہ بننے والے اور جانتے بوجھتے ہوئے اس کو لکھنے والے اور اوقفتی بال لگانے والی اور لگوانے والی، اور اظہار حسن کے لئے گودنے والیاں اور گودوانے والیاں، اور حلالہ کرنے والے، اور کروانے والے اور صدقہ کھانے والا اور اس میں حد سے تجاوز کرنے والا، اور ہجرت کے بعد عرب ہونے کے باوجود مرتد ہو جانے والا، (یہ سب لوگ) جناب نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے لعنتی ٹھہرائے گئے ہیں بروز قیامت عبد الرزاق، نسائی، ابن جریر، سنن کبریٰ بیہقی

۱۰۱۳۳۔ حضرت علقمہ بن عبد اللہ المزنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ مسلمانوں کے درمیان جاری سکے کو ڈال جائے، البتہ یہ ہے کہ درہم کو توڑ کر چاندی بنالی جائے اور دینار کو توڑ کر سونا بنالی جائے۔

۱۰۱۳۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ وہ بدو وادہ یعنی دس کی بارہ کے بدلے بیچ سود ہے۔ عبد الرزاق

۱۰۱۳۵۔ یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے خرید لیا پھر ان کے پاس چاندی کے سکے لے کر آیا جو ان کے سکوں سے عمدہ تھے، تو یعقوب نے کہا یہ میرے سکوں سے عمدہ ہیں، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میری طرف سے انعام ہے کیا قبول کرو گے؟

کہا جی ہاں۔ عبد الرزاق

۱۰۱۳۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دیناروں کے بدلے درہم لینے میں اور درہموں کے بدلے دینار لینے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔ عبد الرزاق

۱۰۱۳۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ادھار پر خریدتے تھے اور کوئی مدت مقرر نہ کرتے تھے۔ عبدالرزاق
 ۱۰۱۳۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں نے ایک شخص کو قرض دیا پھر اس نے مجھے ہدیہ دیا۔ آیا
 یہ ہدیہ جائز ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ یا تو اس کے ہدیے کے بدلے تم بھی اس کو ہدیہ دو یا اس کے ہدیہ کو اس کے
 حساب سے منہا کر لو یا واپس کر دو۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۰ امام مالک فرماتے ہیں کہ انہیں معلوم ہوا کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! میں نے ایک شخص
 کو ادھار دیا ہے اور یہ شرط مقرر کی ہے کہ جب وہ مجھے ادھار واپس کرنے تو جو چیز اس نے مجھ سے لی تھی اس سے زیادہ عمدہ چیز واپس کرے گا،
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو سود ہے۔ اس شخص نے پھر پوچھا، تو پھر آپ مجھے کیا مشورہ دیں گے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 نے فرمایا کہ ادھار کی تین قسمیں ہوتی ہیں، اول وہ ادھار جس سے تم اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہو، اس سے تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل
 ہو جائے گی، دوم وہ ادھار جس سے تم اپنے ساتھی کی رضا مندی حاصل کرنا چاہو، تو اس سے تمہیں اپنے ساتھی کی رضا مندی حاصل ہوگی، اور
 سوم وہ ادھار جو تو نے دیا تاکہ اچھی چیز کے بدلے بری چیز حاصل کرے، اس نے پھر کہا کہ پھر آپ مجھے کیا مشورہ دیں گے؟ تو حضرت ابن عمر
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تم اپنے شرط نامے کو پھاڑ دو، پھر اگر اس نے تمہیں وہی دیا جیسا تم نے دیا تھا تو ٹھیک اور اگر تمہاری چیز سے کم
 درجے کی دی اور تم نے لے لی تو تمہیں اجر دیا جائے گا، اور اگر اس نے تمہیں تمہاری چیز سے عمدہ چیز دی، اپنی رضا مندی سے تو یہ شکر ہوگا جو اس
 نے تمہارا ادا کیا ہے اور وہی اجر ہے جس کا تمہیں انتظار تھا۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مختلف قسم کے کھانے موجود ہوں تو ہاتھ در ہاتھ بیچنے میں کوئی حرج نہیں، گندم گھور کے
 بدلے، کشمش جو کے بدلے، اور ادھار پر بیچنے کو مکروہ سمجھا۔ عبدالرزاق

ادھار کی صورت میں سود

۱۰۱۴۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں سونے کو چاندی کے بدلے خرید لوں؟ تو
 جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم ان میں سے ایک لے لو تو اپنے ساتھی (جس سے لیا) ہے اس سے ہرگز جدا نہ ہونا، تمہارے اور
 اس کے درمیان۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہارا ساتھی تم سے صرف اتنی اجازت مانگے کہ اپنی اونٹنی کا دودھ نکال لے تو اسے اتنی
 بھی اجازت نہ دو۔ عبدالرزاق

فائدہ: یہ بیع صرف کا بیان ہے اور اس کی شرائط میں سے ایک اہم شرط اور اصول یہ بھی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)
 ۱۰۱۴۴ مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک سنار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں (سونا چاندی وغیرہ) پگھلاتا ہوں پھر اس کو اس کے
 وزن سے زیادہ کے بدلے فروخت کر دیتا ہوں، اور اضافہ اپنے ہنر کی اجرت کے طور پر وصول کرتا ہوں، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو
 منع فرمادیا، سنار بار بار ان سے یہی پوچھنے لگا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، دینار کے بدلے اور درہم، درہم کے بدلے بیچا جائے گا
 ان میں کوئی اضافہ نہ ہوگا، جناب نبی کریم ﷺ نے ہم سے یہی وعدہ لیا تھا اور ہم نے بھی ان سے یہی وعدہ کیا تھا، اور تمہاری طرف بھی ان کا یہی
 وعدہ ہے۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۵ زیاد کہتے ہیں کہ میں طائف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو اپنی وفات سے ستر دن پہلے انہوں نے بیع صرف سے
 رجوع فرمایا تھا۔ عبدالرزاق

۱۰۱۴۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چاندی کو کسی شرط کے ساتھ مت بیچو۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۷ امام شعیبی فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے نجران کے عیدائیوں کی طرف تحریر کیا کہ تم میں سے جس نے سودی معاملہ کیا تو اس کی ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... ذمہ داری سے مراد ہے کہ وہ ذمی نہیں رہے گا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۳۸ امام شعیبی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے لکھانے والے، اس کے گواہوں اور لکھنے والے پر، اور اظہار حسن کے لئے جسم کو گودنے والی اور گودوانے والی پر اور صدقے سے روکنے والے پر اور حلالہ کرنے والے پر اور کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے اور آپ ﷺ فوج کرنے سے بھی منع فرمایا کرتے تھے۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۱۰۱۳۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے پر لکھانے والے پر، لکھنے والے پر اور گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ سب برابر ہیں۔ ابن النجار

اختتامیہ

۱۰۱۵۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ چاندی کے بدلے سونے کے تقاضے میں اور سونے کے بدلے چاندی کے تقاضے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۱۵۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کا ایک دوسرے شخص پر وقت مقررہ کے لئے کوئی حق نکلتا ہو اور وہ کہے کہ اگر تو مجھے جلدی دے تو میں کچھ کی کردوں گا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر وہ یوں کہے کہ اگر تو نے مجھے دیر سے ادائیگی کی تو میں اضافہ بھی لوں گا تو یہ سود ہے پہلی بات سود نہیں۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۱۵۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا اور اس کے غلام کے درمیان کوئی سود نہیں۔ عبدالرزاق

حرف تاء..... کتاب التوبہ..... اقوال

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل..... توبہ کی فضیلت اور ترغیب کے بیان میں

۱۰۱۵۳ ایک شخص نے نادرے قتل کئے تھے، پھر اس کو توبہ کی توفیق ہو گئی تو اس وقت دنیا کے سب سے بڑے عالم سے اس نے دریافت کیا اس عالم نے ایک راہب کا پتہ بتا دیا، وہ شخص اس راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ اس نے نادرے (۹۹) قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہو جائے گی؟ راہب نے کہا نہیں، اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا، اس طرح اس کے سوا قتل مکمل ہو گئے، پھر اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم سے پوچھا تو اس نے ایک اور عالم کا پتہ بتا دیا، یہ شخص اس کے پاس بھی پہنچا اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا توبہ اور اس کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں، فلاں فلاں زمین کی طرف چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو، اپنی سرزمین کی طرف واپس مت جانا کیونکہ وہ برائیوں کی سرزمین ہے چنانچہ وہ چل پڑا یہاں تک کہ آدھا راستہ طے کر لیا، لیکن اسی وقت موت کا فرشتہ بھی آ پہنچا اور اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑا کرنے لگے، چنانچہ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کر کے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر ہمارے پاس آیا ہے۔

عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کبھی بھی کوئی بھلائی کا کام نہیں کیا، اسی دوران ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا انہوں نے اس کو منصف بنالیا اس نے یہ فیصلہ کیا کہ دونوں طرف کی زمین ناپی جائے جہاں سے زیادہ قریب ہو اسی کے حق میں فیصلہ کیا جائے چنانچہ جب زمین ناپی گئی تو اس سرزمین کے زیادہ قریب پایا گیا جہاں وہ جا رہا تھا چنانچہ اس کی روح کو رحمت کے فرشتے لے گئے۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۱۸۳ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے نادرے انسانوں کو قتل کیا تھا، پھر وہ پوچھتا پچھتا نکلا اور ایک راہب کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا وہ توبہ کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، تو اس قاتل نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا اور اپنے سوا قتل مکمل کر لئے، پھر لوگوں سے پوچھنے لگا تو اسے کسی نے بتایا کہ فلاں فلاں علاقے میں جاؤ، وہ چل پڑا لیکن راستے میں اسے موت نے آ لیا، اس نے مرتے مرتے اپنا سینہ اس نیکور کی ہستی کی طرف جھکا دیا، چنانچہ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑنے لگے، ادھر اللہ تعالیٰ نے نیکوں کی سرزمین کو حکم دیا کہ تو اس سے قریب ہو جا اور بری سرزمین کو حکم دیا کہ تو اس سے دور ہو جا فرشتوں نے آپس میں یہ فیصلہ کیا کہ دونوں طرف کی زمین کو ناپا جائے چنانچہ انہوں نے اس شخص کو بالشت بھر نیکوں کی سرزمین سے زیادہ نزدیک پایا لہذا اس کی مغفرت کر دی گئی۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۱۵۵ تمہارا اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا خیال ہے جس کی سواری اس سے گم ہو گئی ہو جس کی لگام یہ تہا اور بیابان علاقے میں کھینچا رہا تھا جہاں نہ کھانا ہے اور نہ پانی، جبکہ اسی کا کھانا اور پانی اس کی سواری پر تھا، اس نے اپنی سواری کو بہت تلاش کیا اور تھک ہار کر مایوس ہو کر بیٹھ گیا جبکہ دوسری طرف سواری ایک درخت کے نیچے سے گزری اور اس کی لگام کسی ٹہنی میں انک گئی اور اس شخص نے اپنی سواری کو وہیں پالیا؟ خدا کی قسم جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ سے اس بندے سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی سواری گم ہو کر مل گئی تھی۔

مسند احمد، مسلم، بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

فائدہ: اس روایت میں پہلے اس شخص کا واقعہ مذکور ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۵۶ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنی سواری کے ساتھ بیابانوں سے گزر رہا تھا اور سواری گم ہو گئی، اس سواری پر اس کا کھانا اور پانی بھی تھا اور یہ اس سے مایوس ہو گیا چنانچہ ایک درخت کے پاس آ کر اس کے سائے میں لیٹ گیا، یہ اپنی سواری کے ملنے سے مایوس ہو چکا تھا کہ یکا یک اس نے دیکھا کہ اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے اس نے اپنی سواری کی لگام پکڑی اور خوشی کی شدت سے کہنے لگا اے میرے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں، شدت فرحت میں خطا ہو گئی۔

مسلم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۵۷ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایسی جگہ جا پہنچا جہاں ہلاکت اس کا انتظار کر رہی ہے، اس کی سواری بھی ساتھ تھی جس پر اس کا کھانا اور پانی تھا، وہ ایسی جگہ سو گیا اور جب اٹھا تو اس کی سواری جا چکی تھی، اس نے سواری کو تلاش کیا اور گرمی اور پیاس کی شدت سے مایوس ہو کر واپس اسی جگہ آ گیا جہاں سے سواری گم ہوئی تھی اور موت کے انتظار میں سو گیا، پھر اپنا سراٹھایا تو دیکھا کہ سواری موجود ہے اس پر اس کا سامان بھی کھانا بھی اور پانی بھی تو اس کو اس وقت اپنی سواری کو دیکھ کر جتنی خوشی ہوگی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ مسند احمد، متفق علیہ، ترمذی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۱۵۸ یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی توبہ سے اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنی گمشدہ سواری کو پالے۔

ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

توبہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے

۱۰۱۵۹ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی سواری جنگل بیابان میں گم ہو گئی، اس نے تلاش کیا اور نہ ملنے پر موت کے انتظار میں لیٹ گیا، اسی دوران اس نے اپنی سواری کی آواز سنی جو واپس آ گئی تھی پھر جب اس نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو سواری موجود تھی۔ مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۰ یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی توبہ سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں نسبت اس شخص کے جو اپنی گمشدہ سواری کو جنگل بیابان میں پالے۔

متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۱ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو بانجھ تھا اور پھر اس کی اولاد ہو گئی، اور اس شخص کی نسبت جس نے اپنی گمشدہ چیز پالی اور اس پیاسے کی نسبت جسے پانی مل گیا۔ ابن عساکری فی امالیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۲ یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو بیابانوں میں گم ہو گیا، چنانچہ وہ ایک ٹیلے پر چڑھا اور ادھر صاحب اولاد ہو گیا، اور جس نے اپنی گمشدہ چیز پالی، لہذا جو شخص سچے دل سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اعمال لکھنے والے فرشتوں سے بھی بھلوا دیتے ہیں جن کے سامنے اس نے ان گناہوں کا ارتکاب کیا تھا اور زمین کے ان حصوں سے بھی جہاں اس نے گناہوں کا ارتکاب کیا تھا۔

ابو العباس بن وثرکان الہمدانی کتاب التائبین عن ابی الحون

۱۰۱۶۳ خدا کی قسم یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو جنگل بیابانوں میں سفر کر رہا تھا دوران سفر ایک درخت کے سائے میں آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا اور سو گیا جب اٹھا تو اس کی سواری گم ہو چکی تھی، چنانچہ وہ ایک ٹیلے پر چڑھا اور ادھر ادھر دیکھا لیکن کچھ دکھائی نہ دیا، پھر دوسرے ٹیلے پر چڑھا وہاں بھی کچھ دکھائی نہ دیا، تو کہنے لگا کہ میں وہیں واپس چلا جاتا ہوں جہاں آرام کر رہا تھا اور وہیں موت کا انتظار کروں، چنانچہ وہ وہیں چلا گیا اور کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اپنی لگام کھینچتے ہوئے آ رہی ہے تو یہ دیکھ کر اس کو جتنی خوشی ہوگی اس سے کہیں زیادہ خوشی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے ہوتی ہے۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۴ کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے، پھر خوب اچھی طرح سے وضو کرے اور کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی

معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہ کریں۔ مسند احمد عبدالرزاق ابن حبان بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۰۱۶۵ جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کا قصور وار ہو عزت کے معاملے میں یا مال کے معاملے میں تو اس کو آج ہی حلال کروالے، اس دن سے پہلے جس میں کوئی درہم و دینار وغیرہ قبول نہ کیا جائے گا، سوا اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس میں سے اس کے قصور کی مقدار اس سے لیا جائے گا، اور اگر کوئی نیک عمل نہ ہوگا تو اس کے گناہ اس پر لا دیئے جائیں گے۔ مسند احمد، بخاری بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۱۶۶ فرمایا کہ ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرو، خدا کی قسم میں بھی روزانہ سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت اعرامہ رضی اللہ عنہ

روزانہ سو مرتبہ استغفار کرنا

۱۰۱۶۷ فرمایا کہ ”اللہ کے حضور توبہ کرو، بے شک میں بھی روزانہ اللہ کے حضور سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔“ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۰۱۶۸ فرمایا کہ ”بے شک توبہ گناہوں کو دھو دیتی ہے، اور نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں اور جب بندہ امید کی حالت میں اپنے ربؐ پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ مصیبت سے اس کو نجات دیتے ہیں اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”میں کبھی اپنے بندے کے لئے دوا من جمیع ضمیر کرتا اور نہ دو خوف جمع کرتا ہوں، اگر وہ دنیا میں مجھ سے پر امن رہا تو اس دن مجھ سے خوف زدہ ہوگا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا، او اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوفزدہ رہا تو اس کو میں اس دن اس دن دوں گا جس دن اپنے بندوں کو خطیرۃ القدس میں جمع کروں گا، چنانچہ وہ ہمیشہ امن سے رہے گا اور میں اس کو اس چیز میں ہلاک نہ کروں گا، کرتا ہوں۔“ حلیہ ابو نعیم بروایت حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ۱۰۱۶۹ فرمایا کہ ”کوئی بندہ جس سے گناہ ہو جاتا ہے اور پھر وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھ سے گناہ ہو گیا مجھے معاف کر دے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ملک دیا، پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں وہ اسی حال میں رہتا ہے اور پھر اس سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کر دیا ہے مجھے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور ان کے بدلے پکڑتا بھی ہے، میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، پھر اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کر دیا مجھے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور ان کے بدلے پکڑتا بھی ہے، گناہ ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کر دیا مجھے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور ان کے بدلے پکڑتا بھی ہے سو میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا لہذا اب جو چاہے کرے۔“ مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۱۷۰ فرمایا کہ ”گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حکیم بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ ۱۰۱۷۱ فرمایا کہ ”گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو اور جب اللہ اپنے کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو گناہ اور کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“ القشیری فی الرسالة اور ابن النجار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ۱۰۱۷۲ فرمایا کہ ”گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو، اور گناہ میں مشغول ہو کر ساتھ ساتھ معافی مانگنا ایسا ہے جیسا کہ اپنے رب سے مزاق کر رہا ہو، اور جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی تو اس کے گناہ ایسے ہوں گے جیسے کھجور درخت اگنے کی جگہ ہیں۔“ سنن کبریٰ بیہقی، ابن عساکر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ابوالحسن بن المہدی فی فوائدہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۷۴ فرمایا کہ ”ان گندگیوں سے بچو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے لہذا جو کوئی ان میں سے کسی چیز کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ستر کے ساتھ چھپ جائے اور اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے کیونکہ اگر کسی کی نافرمانی ہم پر ظاہر ہوگئی تو ہم اس پر اللہ کی کتاب قائم کر دیں گے۔“

مسند رک حاکم، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۷۵ فرمایا کہ ”جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ، فرشتوں کو اس کے اعضاء جوارح کو اور زمین کے ان حصوں کو بھلا دیتے ہیں جہاں اس نے یہ گناہ کئے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو پہنچا دیتے ہیں اور اسکے گناہوں کا کوئی گواہ باقی نہیں رہتا۔“

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۷۶ فرمایا کہ ”جب تم کوئی برا کام کرو تو فوراً توبہ کرو، اگر برائی چھپ کر کی ہے تو توبہ بھی چھپ کر کرو اور اگر برائی اعلانیہ کی ہے تو توبہ بھی اعلانیہ کرو۔“

مسند احمد فی الزہد بروایت حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ

۱۰۱۷۷ فرمایا کہ ”جب کوئی برائی کرو تو فوراً توبہ کرلو، یہ توبہ اس برائی کو ختم کر دے گی۔“

۱۰۱۷۸ فرمایا کہ ”اگر تم سے دس برائیاں ہو جائیں تو ایک نیکی کرلو جس سے وہ دس برائیاں دور ہو جائیں گی۔“

ابن عساکر بروایت حضرت عمرو بن الاسود رضی اللہ عنہ

۱۰۱۷۹ فرمایا کہ ”جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلاؤ، تیرے گناہ ایسے چھڑ جائیں گے جیسے تیز آندھی میں درخت سے پتے چھڑتے ہیں۔“

۱۰۱۸۰ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ جس نے دن میں گناہ کیئے ہیں وہ دن کو توبہ کر لے، اور یہ سلسلہ اس وقت

تک جاری رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔“

۱۰۱۸۱ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ جوئی کے عالم میں توبہ کرنے والے کو پسند کرتے ہیں۔“

۱۰۱۸۲ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو پسند فرماتے ہیں جو مومن ہو، فتنوں میں گھرا ہو اور توبہ کرنے والا ہو۔“

مسند احمد بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

توبہ ہر وقت قبول ہوتی ہے

۱۰۱۸۳ فرمایا کہ ”بیشک اللہ تعالیٰ اس وقت اپنے بندے کی توبہ قبول کرتے ہیں جب تک اس کی موت کا وقت نہ آجائے۔“

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۸۴ فرمایا کہ ”ایک شخص گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور اس کے ساتھ جہنم میں داخل ہوتا ہے، اس کا نصب العین توبہ اور گناہوں سے فرار ہونا ہے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔“

۱۰۱۸۵ فرمایا کہ ”بندہ جب کوئی خطا کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، سو اگر وہ معافی مانگ لے اور توبہ کر لے تو اس کے دل

سے وہ سیاہ نکتہ صاف کر دیا جاتا ہے، اور اگر دوبارہ وہ گناہ کرے تو وہ نکتہ بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی وہ ”ران“ ہے جس کا ذکر اللہ پاک نے فرمایا ہے ”ہرگز نہیں، دیکھو یہ جو اعمال کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر رنگ بیٹھ گیا ہے۔“

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم بیہقی، شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۸۶ فرمایا کہ ”بندہ کوئی گناہ کرتا ہے، اور پھر جب وہ گناہ اسے یاد آتا ہے تو وہ غم زدہ ہو جاتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں

کہ وہ غمگین ہو گیا ہے تو وہ اس کا گناہ اس سے پہلے معاف فرما دیتے ہیں کہ وہ کوئی نماز روزہ وغیرہ کے ذریعے اس کا کفارہ شروع کرے۔“

حلیہ ابی نعیم، ابن عساکر بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۸۷... فرمایا کہ ”تمہارے سامنے ایک گھاٹی ہے جان لیوا، بھاری بوجھوں والے اس سے پار نہ ہو سکیں گے۔“

مستدرک حاک، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... روایت میں بوجھ سے مراد گناہ کے بوجھ ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۸۸... فرمایا کہ ”بائیں طرف بیٹھا ہوا فرشتہ کسی مسلمان خطا کار سے چھ گھنٹے تک قلم اٹھائے رکھتا ہے اگر وہ نادم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو چھوڑ دیتا ہے ورنہ پھر ایک خطا لکھ دیتا ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۸۹... فرمایا کہ ”توبہ کا دروازہ ہے جس کے دونوں کواڑوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا یہ دروازہ بند نہ ہوگا۔“ طبرانی بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۰... فرمایا کہ ”مغرب کی سمت میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو، چنانچہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو کسی انسان کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا جو اس نے اس سے پہلے کوئی نیکی کا کام نہ کیا تھا۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۱... فرمایا کہ ”مغرب میں توبہ کا دروازہ ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، یہ اسی طرح (کھلا ہوا) رہے گا جب تک تیرے رب کی بعض علامات نہ ظاہر ہو جائیں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (وغیرہ)۔“ طبرانی بروایت حضرت صفوان رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۳... فرمایا کہ ”جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کرنے والوں کے لئے اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہو جائے۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۳... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے مغرب میں توبہ کے لئے دروازہ کھولا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کی برابر ہے، اس وقت تک نہ بند ہوگا جب تک وہاں سے سورج نہ طلوع ہو جائے۔“ بخاری فی التاريخ بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۴... فرمایا کہ ”جس نے مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائیں گے۔“

مسلم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۵... فرمایا کہ ”جس نے اپنی موت سے پہلے توبہ کر لی، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔“ مستدرک عن رجل

۱۰۱۹۶... فرمایا کہ ”بے شک اس شخص کی مثال جو برے کام کرتا ہے اور پھر نیک کام کرتا ہے اور پھر نیک کام کرتا ہے اس شخص کی طرح ہے جس پر ایک تنگ لوہے کی زرہ ہو جس میں اس کا دم گھٹا جا رہا ہو، پھر وہ کوئی نیک کام کر لے تو اس زرہ کی ایک کڑی کھل جائے، پھر وہ دوسرا نیک کام کرے

تو دوسری کڑی کھل جائے یہاں تک کہ وہ اس سے آزاد ہو کر زمین پر آ جائے۔“ طبرانی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۷... فرمایا کہ ”کسی شخص کی نیک بختی کی یہ علامت ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق ملی ہو۔“

مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۸... فرمایا کہ ”اگر آپ نے کسی گناہ کا ارادہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں اور توبہ کر لیں، ندامت اور معافی مانگ لینا ہی گناہ سے توبہ ہے۔“

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۱۹۹... فرمایا کہ ”چھوٹے چھوٹے گناہوں سے (بھی) بچو، کیونکہ ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو کسی وادی میں ٹھہرے، اور پھر لکڑیاں لانا شروع کر دیں اور لاتے جائیں یہاں تک کہ اتنی لکڑیاں جمع ہو جائیں جن سے یہ اپنی روٹیاں پکا سکیں، اور یہ چھوٹے چھوٹے گناہ جب کسی کو پکڑ لیتے ہیں تو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔“

مسند احمد، طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان والفضیاء بروایت حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ

فائدہ: لکڑیاں جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح چھوٹی چھوٹی لکڑیاں بھی جب بہت سی ہو جاتی ہیں تو ان سے اتنی آگ پیدا ہو جاتی ہے جو روٹیاں پکانے کے لئے کافی ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر چھوٹے چھوٹے گناہوں سے نہ بچا جائے تو یہ بھی انسان کی ہلاکت کے لئے کافی ہوتے

صغار سے بچنے کا حکم ہے

۱۰۲۰۰ فرمایا کہ ”چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ چھوٹے چھوٹے گناہ جب بہت سے جمع ہو جاتے ہیں تو انسان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں، جیسے ایک شخص جو جنگل میں تھا وہ قوم کی عادت کے مطابق کام کرنے لگا اور لکڑیاں جمع کرنے لگا، دوسرے بھی جب لکڑیاں لانے لگے یہاں تک انہوں نے پورا جنگل جمع کر لیا اور آگ بھڑکائی لہذا جو اس جنگل میں تھا جلا ڈالو۔“

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۱ فرمایا کہ ”عذر کم کیا کرو۔“ مسند فردوس دیلمی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۰۲ فرمایا کہ ”تم پر لازم ہے کہ ہر اس چیز سے بچو جس سے عذر کیا جاتا ہے۔“ ضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ جیسا کہ منتخب میں ہے ۲۲۷-ج ۳ فائدہ: یعنی ایسے کام ہی نہ کرو جن سے بعد میں عذر کرنا پڑے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۰۳ فرمایا کہ ”آرزو میں اور خواہشات شیطان کا شعار ہیں جو وہ مومنین کے دل میں ڈالتا ہے۔“

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۵ فرمایا کہ ”انسان کے لائق ہے کہ اس کی ایسی بیٹھک ہو جہاں وہ تنہا ہو، اپنے گناہوں کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔“

بیہقی فی شعب الایمان بروایت مسروق

فائدہ: یہاں مراد بیٹھک سے گھر کا خاص حصہ نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ کبھی لوگوں سے الگ تھلک ہو کر تنہا بیٹھا کرے اور اپنے گناہوں کو یاد کرے ان کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگا کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۰۶ فرمایا کہ ”تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو آزمائشوں میں گھرے ہوں اور توبہ کرنے والے ہوں۔“

سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

دنیا میں حقوق ادا کرے

۱۰۲۰۷ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے بندے پر جو اپنے کسی (مسلمان) بھائی کا قصور وار ہو، عزت کے معاملے میں یا مال کے معاملے میں اور اس نے ان معاملات پر گرفت ہونے سے پہلے معافی مانگ لی، (کیونکہ) وہاں نہ کوئی دینار ہوگا اور نہ کوئی درہم، لہذا اگر اس کی کچھ نیکیاں ہوئیں تو ان میں سے لے لی جائیں گی اور اگر اس کی کوئی نیکی نہ ہوئی تو دوسرے کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔“

ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۰۸ فرمایا کہ ”دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتے کا امیر ہے، چنانچہ جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہے تو دائیں طرف والا اس کو دس گنا کر کے لکھ لیتا ہے، اور جب وہ کوئی برا عمل کرتا ہے اور بائیں طرف والا فرشتہ لکھنے لگتا ہے تو دائیں طرف والا اس سے کہتا ہے کہ ٹھہر جاؤ، لہذا وہ چھ گھنٹے تک انتظار کرتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو کچھ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی نہ مانگے تو ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۹ فرمایا کہ ”مہر میں عرش کے پایوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں، لہذا جب کوئی حرام اور نافرمانی والا کام کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خلاف جرات سے کام لیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک مہر کو بھیج دیتے ہیں اور ایسے شخص کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں چنانچہ اس کے بعد ایسے شخص کو عقل کی کوئی بات سمجھائی نہیں دیتی۔“ نزار اور بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

- ۱۰۲۱۰ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ مغفرت تیرے گناہوں سے بہت بڑی ہے۔“ مسند فردوس دیلمی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
- ۱۰۲۱۱ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں معاف کرنے میں بڑا بخشنے والا اور یہ میری بڑائی کی شان کے لائق نہیں کہ میں دنیا میں تو اپنے مسلمان بندے کی پردہ پوشی کروں اور آخرت میں اسے رسوا کر دوں، جبکہ میں اس کی پردہ پوشی کر چکا ہوں، اور جب تک میرا بندہ مجھ سے معافی مانگتا رہتا ہے میں معاف کرتا رہتا ہوں۔“ حکیم عن الحسن مرسلہ، اور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
- ۱۰۲۱۳ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور میری طرف رجوع کرتا رہے گا میں تیرے تمام گناہ معاف کرتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں، اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک جا پہنچیں اور پھر تو مجھ سے معافی مانگے تو بھی میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں، اے آدم کے بیٹے! اگر تو میرے پاس اس حال میں آئے کہ پوری دنیا تیری خطاؤں سے بھری ہوئی ہو اور تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں اپنی مغفرت سے تیرے لئے دنیا کو بھر دوں گا۔“ ترمذی والیاض بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
- ۱۰۲۱۳ فرمایا کہ ”انسان کی مدد کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے دشمن کو اللہ کی نافرمانی میں مبتلا دیکھ لے۔“

- مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ
- ۱۰۲۱۴ فرمایا کہ ”گناہ کا کفارہ ندامت اور شرمندگی ہے اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کریں گے۔“ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
- فائدہ: یہ روایت حدیث کی تشابہات میں سے ہے، لہذا اس کا مطلب اور مراد بالغ نظر اور پختہ کار متقی علماء سے دریافت کرنا چاہیے، صرف ترجمہ پڑھنے یا کسی سے سن لینے پر اکتفا کرنا ٹھیک نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)
- ۱۰۲۱۵ فرمایا کہ ”میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے علاوہ اس کے جس نے انکار کیا، جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔“ بخاری بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۰۲۱۶ فرمایا کہ ”آدم علیہ السلام کی ساری اولاد خطا کار ہے اور خطا کاروں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔“
- نسائی، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مسلم، مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
- ۱۰۲۱۷ فرمایا کہ ”تم سب کے سب جنت میں داخل ہونے والے ہو علاوہ ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بد کے جیسے اونٹ اپنے مالکوں سے بدک جاتا ہے۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ
- ۱۰۲۱۸ فرمایا کہ ”اگر تم اتنے گناہ کرو جو آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر توبہ کرو تو ضرور اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کر لیں گے۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

توبہ کرنے والے محبوب ہیں

- ۱۰۲۱۹ فرمایا کہ ”اگر تم نے گناہ نہ کئے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کریں گے۔“
- مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۰۲۲۰ فرمایا کہ ”اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمادیتے جو گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کرتے۔“
- مسند احمد، ترمذی، مسلم بروایت حضرت ابویوسف رضی اللہ عنہ
- ۱۰۲۲۱ فرمایا کہ ”اگر بندے گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمادیتے جو گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرماتے کیونکہ وہی تو غفور و رحیم ہیں۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۰۲۲۲ فرمایا کہ ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم نے گناہ نہ کئے ہوتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر دیتے۔“

اور تمہاری جگہ ایسی قوم لے آتے جو گناہ کرتی اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتے۔“

مسند احمد، مسلم، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۲۳ فرمایا کہ ”وہ لوگ جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ اچھائیوں سے بدل دیں گے (جب یہ معاملہ دیکھیں گے) تو ضرور بالضرور تمنا کریں گے کہ اے کاش! انہوں نے خوب برائیاں کی ہوتیں۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
فائدہ: یعنی جب وہ لوگ دیکھیں گے کہ ان کی تھوڑی بہت جتنی بھی برائیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کی جگہ اچھائیاں اور نیکیاں عطا فرمادیں تو ان نیکیوں اور اچھائیوں کو دیکھتے ہوئے وہ لوگ اس خواہش کا اظہار کریں گے کہ کاش ہماری برائیاں اس سے بھی زیادہ ہوتیں تاکہ ان کو بھی نیکیوں اور اچھائیوں سے بدل دیا جاتا۔ اور یہ آخرت کے اعتبار سے ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)
۱۰۲۲۴ فرمایا کہ ”تم میں سے ہر ایک کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں دل میں ذرا سے گناہ پر ہی گرفت نہ ہو جائے۔“

حلیہ ابو نعیم بروایت محمد بن النضر الحارثی مرسلاً

۱۰۲۲۵ فرمایا کہ ”کوئی بھی رگ یا آنکھ جو گناہ سے پھڑکی ہو اور اللہ تعالیٰ اکثر گناہوں کو معاف نہ کر دے۔“

طبرانی صغیر، ضیاء بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

فائدہ: مطلب یہ کہ اگر گناہ ہو گیا ہے تو اب اس گناہ کو یاد کر کے اللہ کے خوف سے رگوں میں یا آنکھوں میں پھڑ پھڑا ہٹ یا کچپی پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس گناہ کو معاف فرمادیتے ہیں۔“ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۴۶ فرمایا کہ ”جس شخص نے اپنے گناہ سے معافی مانگ لی وہ اپنے گناہ پر اصرار کرنے والا نہ ہوگا خواہ وہ اس گناہ کو دن میں ستر مرتبہ ہی کیوں نہ کرے۔“ سنن ابی داؤد، ترمذی بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

فائدہ: یہ قاعدہ ہے کہ صغیرہ گناہ بھی اصرار (بار بار کرنے) سے کبیرہ گناہ بن جاتے ہیں، چنانچہ یہاں یہ بتادیا کہ اگر گناہ ہونے کے بعد سچے دل سے (دکھاوے اور رسمی طور پر نہیں) توبہ کر لی جائے تو اس کو گناہ پر اصرار (بار بار) کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا چاہے وہ گناہ دن میں ستر مرتبہ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۴۷ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کو اپنے کسی بندے کے بارے میں اس کے گناہ پر ندامت کا علم نہیں ہوگا مگر یہ کہ اس کا وہ گناہ اللہ تعالیٰ اس کی معافی

مانگنے سے پہلے ہی معاف کر دیتے ہیں۔“ مستدرک حاکم، مسند ابی یعلیٰ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

فائدہ: اس طرح کا انداز گفتگو کلام میں زور پیدا کرنے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی بات کا علم پہلے نہ ہو اور بعد میں ہو جائے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہیں، سب جانتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندے کا گناہ جو اپنے گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو اس کے معافی مانگنے سے پہلے یقیناً معاف فرمادیتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی ندامت سے آگاہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

صغیرہ گناہ اصرار سے کبیرہ بن جاتا ہے

۱۰۲۲۸ فرمایا استغفار کے ساتھ کوئی کبیرہ نہیں رہتا اصرار کے ساتھ کوئی صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں رہتا۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

یعنی کبیرہ گناہ استغفار سے کبیرہ نہیں رہتا اور صغیرہ اصرار سے کبیرہ بن جاتا ہے۔

۱۰۲۲۹ فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت زیادہ پسند ہے کہ جو ان توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند یہ بات ہے کہ بوڑھا شخص گناہ پر قائم ہو، اللہ تعالیٰ کو جسے کی شب یا دن میں کئے جانے والے اعمال سب سے زیادہ پسند ہیں اور شب جمعہ اور جمعہ کے دن میں کئے جانے والے

گناہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہیں۔ ابو الحظیر السمعانی فی امالیہ عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۰ فرمایا کوئی مومن بندہ نہیں مگر یہ کہ اس کا کوئی گناہ جو تھوڑے وقت کے بعد وہ کر لیتا ہو یا ایسا گناہ جس پر وہ ہمیشہ قائم رہا ہو اور اسے دنیا چھوڑنے تک نہ چھوڑا ہو، بیشک مومن کو فتنے میں پڑنے والا توبہ کرنے والا، اور بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے کہ جب اسے نصیحت کی جائے تو اسے توبہ یاد آ جاتی ہے۔ طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۱ فرمایا کہ ”کوئی مسلمان ایسا نہیں جو گناہ کا کام کرتا ہے مگر فرشتہ تین گھنٹے تک اس کا گناہ لکھنے سے رکا رہتا ہے لہذا اگر وہ اپنے گناہ سے توبہ کر لے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا اور قیامت کے دن اسی گناہ کا عذاب بھی نہ ہوگا۔“

مسند ترک، حاکم بروایت حضرت ام عاصمہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۳۲ فرمایا کہ ”جسے یہ بات پسند ہو کہ رات کے عبادت گزار سے مرتبہ میں آگے بڑھ جائے تو اسے چاہیے کہ گناہ کرنے سے باز آ جائے۔“

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حلیہ ابونعیم

۱۰۲۳۳ فرمایا کہ ”جس شخص نے ہنستے ہوئے گناہ کیا وہ روتا ہوا جہنم میں داخل ہوگا۔“ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۴ فرمایا کہ ”معافی مانگ لی جائے تو کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتا اور اگر اصرار کیا جائے تو صغیرہ گناہ بھی باقی نہیں رہتا۔“

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ..... یعنی اگر معافی مانگ لی جائے تو کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتے بلکہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر صغیرہ گناہوں پر اصرار کیا جائے یعنی بار بار کئے جائیں تو وہ صغیرہ نہیں رہتے بلکہ کبیرہ بن جاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۳۵ فرمایا کہ ”جب تم برائی کر چکے تو اب اچھائی کرو۔“ مسند ترک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ..... یعنی برائی تو ہو چکی اب اس کو مٹانے کے لئے اور اس کا اثر زائل کرنے کے لئے اچھائی کرو، اچھائی سے مراد ہر وہ کام ہے جو شریعت میں کسی بھی درجے میں مطلوب ہو وغیرہ فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو یا مستحب، یا کوئی ایسا کام جسے اخلاق اور معاشرے میں اچھا فعل سمجھا جاتا ہو، اس لئے کہ حدیث میں آتا ہے کہ مَا زَاہَ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ حَسَنٌ یعنی جسے مسلمان اچھا سمجھیں تو وہ بھی اچھا کام ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۳۶ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے نیکیاں بھی لکھیں اور برائیاں بھی اور ان سب کو بیان کر دیا، چنانچہ جو کوئی کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے خواہ اس نے نیکی ابھی کی نہ ہو لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کو مکمل نیکی لکھ دیتے ہیں، اور اگر وہ نیکی کر بھی لے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا کر لکھتے ہیں بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ لکھتے ہیں۔ اور اگر بندہ نے کسی برائی کا ارادہ کیا ہو اور ابھی ارادے پر عمل نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک مکمل نیکی لکھتے ہیں اور اگر بندہ برائی کا ارادہ کرے اور برائی بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس ایک ہی برائی لکھتے ہیں۔“

متفق علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۷ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اسی نے وہ نیکی ابھی کی نہیں ہوتی تو (پھر بھی) میں اس کی ایک مکمل نیکی لکھتا ہوں، اور اگر (ارادے کے ساتھ ساتھ) وہ نیکی کر بھی لے تو میں اس کی نیکی دس گنا سے سات گنا تک بڑھا کر لکھتا ہوں، اور جب کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس نے وہ برائی کی نہیں ہوتی تو میں وہ برائی لکھتا نہیں ہوں اور اگر وہ برائی کر بھی لے تو ایک ہی برائی لکھتا ہوں۔“ متفق علیہ، ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۸ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کوئی خطا کی یا کوئی گناہ کیا اور اس پر نادم اور شرمندہ ہوا تو وہی اس کا کفارہ ہے۔“

طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۹ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کوئی گناہ کیا اور اس کو معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے اگر اس کو بخشنا چاہے تو بخش دے گا اگر عذاب دینا چاہے تو عذاب دے گا تو اللہ تعالیٰ نے طے کر لیا ہے کہ اس کو معاف کر دیں گے۔“

۱۰۲۴۰ فرمایا کہ ”ہر وہ بات جو آدم (علیہ السلام) کا بیٹا کرتا ہے تو وہ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہے، پھر اگر وہ کوئی خطا کرتا ہے اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لے اور اس کے لئے وہ کسی اونچی جگہ آئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے لئے ہاتھ اٹھائے پھر یوں کہے:

اللهم انی اتوب الیک منہا لارجع الیہا ابدًا
ترجمہ:..... اے اللہ! میں (توبہ کرتے ہوئے) آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اس گناہ کے بجائے، اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہ جاؤں گا تو اس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے جب تک دوبارہ یہ کام نہ کرے۔ طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ
۱۰۲۳۱ فرمایا کہ ”جس نے کوئی گناہ کیا اور اسے یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو جانتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کر دیتے ہیں اگرچہ اس نے ابھی معافی نہ مانگی ہو۔“ طبرانی صغیر بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۲۳۲ فرمایا کہ ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور گناہوں سے توبہ کرو، خدا کی قسم میں بھی بارگاہ رب العزت میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔“

طبرانی، ابن ابی شیبہ بروایت اغر
۱۰۲۳۳ فرمایا کہ ”اے حبیب! جب کبھی گناہ ہو جائے تو توبہ کر لیا کرو، عرض کیا، یا رسول اللہ! اس طرح تو میرے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی معافی تیرے گناہوں سے زیادہ ہے اے حبیب بن الحارث۔“

الحکم، والباوردی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۰۲۳۴ فرمایا کہ ”جب تم سے کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لو، اگر گناہ چھپ کر ہوا ہے تو توبہ بھی چھپ کر کرو، اگر گناہ اعلانیہ ہوا ہے تو توبہ بھی اعلانیہ کرو۔“ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
۱۰۲۳۵ فرمایا کہ ”گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو۔“

الحکم بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ، متفق علیہ، طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی عقبہ الخولانی رضی اللہ عنہ
۱۰۲۳۶ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ہر روز اپنے بندے پر نصیحت کی ایک بات پیش کرتے ہیں اگر وہ قبول کر لے تو نیک بخت ہو جاتا ہے اور اگر ترک کر دے تو بد بخت ہوتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ دن میں جس سے گناہ ہوا ہے وہ توبہ کر لے، سوا گروہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں اور پھر دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ رات کو جس نے گناہ کیا ہے وہ دن میں توبہ کر لے سوا گروہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اور بے شک حق بہت وزنی ہوتا ہے کیونکہ قیامت کے دن بھی حق بھاری ہوتا ہے اور باطل ہلکا ہوتا ہے اور جنت ناپسندیدہ چیزوں سے گھری ہوئی ہے اور دوزخ پسندیدہ چیزوں سے۔“

ابن شاہین عن ابن جریج عن ابن شہاب مرسلًا، عن ابن جریج عن عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... باقی باتیں تو حدیث کی واضح ہیں البتہ جنت کا ناپسندیدہ چیزوں سے گھرے ہوئے ہونے سے مراد وہ چیزیں ہیں جو نفس کو بری لگتی ہیں اور شاق گزرتی ہیں جیسے فرائض، واجبات مستحبات یعنی جسے فجر کی نماز جو نفس کو شاق گزرتی ہے، بد نظری سے پرہیز وغیرہ وغیرہ۔ اور دوزخ کا پسندیدہ چیزوں میں گھرے ہونے سے بھی یہی مراد ہے یعنی دوزخ ان چیزوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس کو بہت مغرب ہوتی ہیں، مثلاً نماز نہ پڑھنا، ابو وحب میں مشغول رہنا، بد نظری، بی وی، سینما بین، جھوٹ، غیبت، رشوت، چور بازاری وغیرہ وغیرہ۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)
۱۰۲۳۷ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ دن میں جس سے گناہ ہوا ہے وہ توبہ کر لے اور دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ رات کے وقت جس سے گناہ ہوا ہے وہ توبہ کر لے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔“

ابن ابی شیبہ، مسلم، نسائی و ابو الشیخ فی العظمتہ، متفق علیہ فی الاسماء بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ
۱۰۲۳۸ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں تاکہ جس سے رات کو گناہ ہوا ہے وہ دن کو توبہ کر لے اور جس سے دن میں ہوا ہے وہ رات کو توبہ کر لے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔“ ہناد و ابو الشیخ فی العظمتہ بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۹ فرمایا کہ ”توبہ کا دروازہ کھلا ہے، بند نہ ہوگا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔“

دارقطنی فی الافراد بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے

سید المصنف
محمد بن اسماعیل بن عیسیٰ

۱۰۲۵۰ فرمایا کہ ”مغرب میں ایک دروازہ ہے توبہ کے لئے جو کھلا ہوا ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، یہ دروازہ بند نہ ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔“ کامل ابن عدی عساکر بن الفرزدق بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور

عبدالرزاق اور طبرانی بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۱ فرمایا کہ ”بے شک مغرب میں ایک دروازہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لئے کھولا ہے، جس کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے اور یہ اس وقت سے کھلا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا لہذا رب اس کو بند بھی نہ کرے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔“ ابن حبان بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۲ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس دن تک قبول کرتے ہیں جب تک اس کی موت نہ آجائے۔“ مسند احمد عن رجل
۱۰۲۵۳ فرمایا کہ ”فقراء اللہ کے دوست ہیں، اور مریض اللہ کے محبوب لوگ ہیں، سو جو توبہ کر کے مرا تو وہ جنتی ہے، لہذا توبہ کرو اور مایوس مت ہو کیونکہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے مغرب کی جانب یہ بند نہ ہوگا جب تک مغرب سے سورج طلوع نہ ہو جائے۔“

جعفر فی کتاب العروس والدیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۴ فرمایا کہ ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کوئی بھی شخص جو اپنی موت سے پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں۔“ بغوی عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۵ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس کی موت سے آدھے دن پہلے تک قبول فرماتے ہیں۔“ مسند احمد عن رجل رضی اللہ عنہ
۱۰۲۵۷ فرمایا کہ ”کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی موت سے آدھا دن پہلے تک توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ قبول نہ کریں۔“

بغوی عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۸ فرمایا کہ ”کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی موت سے پہلے چاشت کے وقت تک توبہ کر لے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔“

بغوی عن رجل رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۹ فرمایا کہ ”یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتے ہیں جب تک اس پر نزع کی کیفیت نہ شروع ہو جائے۔“

مسند احمد عن رجل

۱۰۲۶۰ فرمایا کہ ”کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی زندگی گزارتے ہوئے نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ قبول نہ کریں۔“

بغوی عن رجل

۱۰۲۶۱ فرمایا کہ ”جو شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اور بے شک سال تو بہت زیادہ ہوتا ہے، اگر کسی نے اپنی موت سے ایک مہینہ پہلے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے ہیں، اور بے شک مہینہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے، اگر کسی نے اپنی موت سے ایک جمعہ پہلے بھی توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں اور بے شک جمعہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اگر کوئی اپنی موت سے صرف ایک دن پہلے بھی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں اور بے شک ایک دن بھی بہت ہوتا ہے اگر کوئی نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں۔“ خطیب بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۲ فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے، حتیٰ کہ ایک مہینہ، پھر جمعہ اور ایک بجلی تک کا

ذکر فرمایا۔ ابن جریر، مستدرک حاکم، بیہق، فی شعب الایمان، خطیب فی المفتق و المفتق بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۰۲۶۳ فرمایا کہ ”کوئی ایسا مومن بندہ نہیں جو اپنی موت سے ایک مہینہ پہلے توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائیں اور اس سے بھی کم، اس کی موت سے ایک دن پہلے یا ایک گھنٹہ پہلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ اور اخلاص کو جانتے ہیں اور توبہ قبول فرمالتے ہیں۔“

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

نوع کے وقت سے پہلے تک توبہ قبول ہے

۱۰۲۶۴ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی توبہ قبول کرتے ہیں جب تک اس بندے کی روح اس کے جسم میں موجود ہو اور اس کی زندگی میں صرف دس چھوٹی چھوٹی ہچکیاں ہی باقی ہوں۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ یہ دس چھوٹی ہچکیاں کیا ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یعنی جیسے پلک جھپکنا۔ دیلمی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۵ فرمایا کہ ”جب شیطان نے دیکھا کہ انسان کھوکھلا ہے تو کہنے لگا کہ (یا اللہ!) آپ کی عزت کی قسم جب تک اس کے جسم میں روح ہے میں اس کے اندر سے نہیں نکلوں گا، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے میری عزت کی قسم جب تک اس کے جسم میں روح ہے میں اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان رکاوٹ نہ ہوں گا۔“ ابن جریر عن الحسن بلاغا

۱۰۲۶۶ فرمایا کہ ”کیا تم میں سے وہ شخص خوش نہ ہوگا جس کی سواری گم ہوگئی ہو اور پھر وہ اس کو پالے؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جیسے اپنی گمشدہ سواری مل جائے۔“

مسند احمد بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۷ فرمایا کہ ”یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے ایسے شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور پھر وہ اسے مل جائے۔“ ترمذی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۸ فرمایا کہ ”یقیناً رب زیادہ خوش ہوتا ہے تم میں سے کسی کی توبہ سے اس شخص کی نسبت جو اپنی سواری کے ساتھ جنگل میں بیابان میں تھا، اس سواری پر اس کا ساز و سامان اور کھانا پینا بھی تھا، وہ کچھ دیر کے لئے اپنی سواری سے الگ تکیہ لگا کر لیٹا اس پر نیند غالب آگئی اور وہ سو گیا، پھر وہ اٹھا اور اس کی سواری کہیں جا چکی تھی، وہ ایک ٹیلے پر چڑھا اور تلاش کیا لیکن اس کو کچھ دکھائی نہ دیا، پھر وہ اترا لیکن اسے پھر بھی کچھ دکھائی نہ دیا، تو کہنے لگا مجھے اسی جگہ جانا چاہیے جہاں میں لیٹا تھا کہ میں مر جاؤں چنانچہ وہ وہاں لیٹ گیا اور لہذا اس پر نیند غالب آگئی، پھر وہ چونک کر اٹھا تو دیکھا کہ سواری سامنے کھڑی ہے، (تو اس کو جتنی خوشی ہوگی) تو تمہارا رب اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جسے اپنی گم شدہ سواری مل گئی ہو۔“ ابن زنجویہ عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۹ فرمایا کہ ”یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو شدید پیاسا ہو اور پانی کے گھاٹ پر آ پہنچے، جو بانجھ ہو اور باپ بن جائے، جس کی کوئی چیز گم ہو چکی ہو اور اس کو مل جائے لہذا جو شخص سچے دل سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس کے دائیں بائیں والے فرشتوں کو، اس کے اعضاء و جوارح کو اور زمین کے ان حصوں کو بھلا دیتے ہیں جہاں اس نے یہ گناہ کیے۔“

ابو العباس احمد بن ابراہیم ترکان الہمدانی فی کتاب التائبین عن الذنوب بروایت بقیہ عن عبدالعزیز الوصابی عن ابی الجون ۱۰۲۷۰ فرمایا کہ ”جو شخص بے آب و گیاہ زمین میں سفر کر رہا تھا اور درخت کے نیچے آرام کرنے لگا اس کے ساتھ اس کی سواری بھی تھی جس پر اس کا کھانا اور پانی بھی تھا، جب وہ جاگا تو اس کی سواری گم ہو چکی تھی، لہذا وہ بندہ ٹیلے پر چڑھا لیکن اسے کچھ دکھائی نہ دیا، پھر دوسرے ٹیلے پر چڑھا (لیکن) وہاں بھی کچھ دکھائی نہ دیا، پھر واپس پہلے والی جگہ کی طرف متوجہ ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اپنی لگام گھسیٹتے ہوئے چلی آ رہی ہے (تو جتنا وہ شخص اپنی سواری ملنے پر خوش ہو) لیکن اتنا خوش نہ ہوگا جتنا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتے ہیں۔“

مستدرک حاکم بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۱ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اپنے بندے سے جب وہ یہ کہتا ہے ”اے میرے رب مجھے معاف کر دے“ اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کے گناہ میرے علاوہ اور کوئی نہیں معاف کر سکتا۔“ مسند احمد عن رجل

۱۰۲۷۲ فرمایا کہ ”تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کہیں سے گزرا جہاں ایک کھوپڑی پڑی ہوئی تھی، اس نے کھوپڑی کو دیکھا تو اس کے دل میں کوئی بات پیدا ہوئی اور کہا اے اللہ آپ تو آپ ہی ہیں اور میں میں، آپ بار بار مغفرت کرنے والے ہیں اور میں بار بار گناہ کرنے والا ہوں سو مجھے معاف فرما دیجئے، اور اپنی پیشانی کے بل بندے میں گر پڑا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا بار بار معاف کرنے والا ہوں، بے شک میں تجھے معاف کر دیا، تو اس نے اپنا سر اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا۔“

بن قیل والدیلمی، والخطیب، سنن سعید بن منصور اور ابن عساکر بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

توبہ کا طریقہ

۱۰۲۷۳ فرمایا کہ ”کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے پھر وضو کرے پھر دو یا چار رکعتیں پڑھے خواہ کسی فرض کی ہوں یا نفل وغیرہ کی پھر اللہ سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہ کرے۔“ طبرانی اوسط بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۴ فرمایا کہ ”کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے اور پھر خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہوا اور دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ معاف نہ کرے۔“ طبرانی، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، حمیدی، عدنی، عبد بن حمید، ابن منیع، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، بزار، مسند اسی یعلیٰ ابن حبان، دارقطنی فی افراد وابن السنی فی عمل الیوم واللیلہ سنن سعید بن منصور بروایت حضرت علی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۵ فرمایا کہ ”کبیرہ گناہ کبیرہ گناہ نہیں ہے اگر معافی مانگ لی جائے اور صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں ہے اگر بار بار کیا جائے۔“

ابوالشیخ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۶ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کو کوئی آواز اپنے ایسے بندے کی آواز سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے جو بہت زیادہ افسوس کرتا ہو، وہ بندہ جس سے کوئی گناہ ہو گیا، جب کبھی اس کو اپنا گناہ یاد آتا ہے تو اس کا دل اللہ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور وہ کہہ اٹھتا ہے اے میرے اللہ!“

الحکیم، حلیہ ابی نعیم اور دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۷ فرمایا کہ ”کوئی ایسا بندہ نہیں جو گناہ کر کے شرمندہ ہوا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کو معافی مانگنے سے پہلے معاف نہ کیا ہو۔“

ابوالشیخ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۷۸ فرمایا کہ ”جسے اپنی کوئی خطا بری لگی ہو تو اس کو معاف کر دیا جاتا ہے خواہ ابھی اس نے معافی بھی نہ مانگی ہو۔“

دیلمی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

توبہ کی شرائط

۱۰۲۷۹ فرمایا کہ ”خالص توبہ، گناہ پر ندامت کو کہتے ہیں جب وہ (گناہ) تیری طرف سے زیادہ ہو اور تو اپنی شرمندگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو توبہ پر قائم رہے اور پھر کبھی اس کی طرف نہ جائے۔“ دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۰ فرمایا کہ ”جو اللہ تعالیٰ سے معافی نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ بھی اسے معاف نہیں کرتے، اور جو توبہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول نہیں کرتے اور جو حرم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر حرم نہیں فرماتے۔“ ابوالشیخ بروایت حضرت جریر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۱ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے میرے بندے! جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور جب تک میری طرف رجوع کرتا رہے

گا تو میرے تیرے سارے گناہ معاف کرتا رہوں گا اور اے میرے بندے! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ پوری زمین تیرے گناہوں سے بھری پڑی ہو مگر تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھ سے اس حال میں ملوں گا کہ پوری زمین میری مغفرت سے بھری ہوگی۔“

مسند احمد بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۲۔ فرمایا کہ ”اگر تم میں سے کوئی شخص اتنی خطائیں کرے کہ اس کی خطائیں زمین اور آسمان کا درمیانی فاصلہ بھر دیں پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔“ ابن زنجویہ عن الحسن مرسلًا

۱۰۲۸۳۔ فرمایا کہ ”دنیا بنائے جانے سے چار ہزار سال پہلے سے عرش کے ارد گرد یہ لکھا ہوا ہے کہ ”بے شک میں بہت ہی زیادہ معاف کرنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور حدایت پر آ جائے۔“ دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۴۔ فرمایا کہ ”بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، سو جب وہ توبہ کر لیتا ہے تو وہ سیاہ نکتہ اس کے دل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو بڑھ جاتا ہے اور پورے دل پر پھیل جاتا ہے۔“

متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۵۔ فرمایا کہ مہرین عرش کے ساتھ لگی ہوئی ہیں سو جب کبھی حرمت کا ارتکاب کیا جاتا ہے اور خطاؤں پر جرات کی جاتی ہے اور نافرمانی کے کام کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مہر کو بھیجتے ہیں جو دل پر لگ جاتی ہے پھر اس کے بعد عقل کی کوئی بات سمجھائی نہیں دیتی۔“

دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۶۔ فرمایا کہ ”جب کوئی بندہ ”استغفر اللہ“ و اتوب الیہ کہتا ہے اور کہتا ہے، پھر گناہ کرتا ہے، پھر یہی کہتا ہے پھر گناہ کرتا ہے تو چوتھی مرتبہ میں اللہ تعالیٰ اس کو جھوٹوں میں لکھ دیتے ہیں۔“ دیلمی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۷۔ فرمایا کہ ”توبہ کے بارے میں وسوسوں سے بچو، اور اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو غصے میں بدلنے سے بچو۔“

دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۸۔ فرمایا کہ ”دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتے کا امیر ہے، چنانچہ بندہ جب کوئی نیکی کرتا ہے تو دائیں طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے کہ لکھ لو، اور جب بندہ کوئی برائی کرتا ہے تو دائیں طرف والا بائیں طرف والے کو کہتا ہے کہ رک جاؤ، سات گھنٹے تک شاید کہ وہ توبہ کر لے۔“ ہنادیروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۹۔ فرمایا کہ ”آدمی کے لائق یہ ہے کہ کبھی کبھی بالکل تنہا کیلا بھی بیٹھا کرے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگا کرے۔“

بیہقی فی شعب الایمان عن مسروق مرسلًا

۱۰۲۹۰۔ فرمایا کہ ”یہ مت دیکھو کہ تمہارا گناہ چھوٹا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ تم جرات کتنی بڑی کر رہے ہو۔“

حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۱۔ فرمایا کہ اے عائشہ! چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچتی رہنا، کیونکہ ان چھوٹے گناہوں کی بھی اللہ کی طرف سے باز پرس ہو سکتی ہے۔“

مسند احمد حکیم، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت عوف بن الحارث الخزاعی امام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بیٹھے۔

۱۰۲۹۲۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ کون جو دوسخا کرنے والا ہے میں ان گنے بستروں میں اس طرح ان کی حفاظت کرتا ہوں جیسے انہوں نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا، اور یہ بھی میرے کرم سے ہے کہ میں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں حتیٰ کہ وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ ہر وقت توبہ کرتا رہتا ہو، کون ہے جس نے میرے دروازے پر دستک دی ہو اور میں نے دروازہ نہ کھولا؟ کون ہے جس نے مجھ سے مانگا ہو اور میں نے دیا نہ ہو کیا میں بخیل ہوں جو میرا بندہ بخل کرتا ہے۔“

دیلمی بروایت ابی ہدبہ رضی اللہ عنہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۳..... فرمایا کہ ”تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے، سو اس نے زمین کے سب سے بڑے عالم سے پوچھا اس نے ایک راہب کا پتہ بتایا یہ شخص اس کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا وہ توبہ کر سکتا ہے؟ راہب نے کہا نہیں لہذا اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور اس طرح اپنے سوتل مکمل کر لئے، پھر اس نے زمین کے سب سے بڑے عالم سے پوچھا تو اس نے ایک آدمی کا پتہ بتایا، اس نے بتا کہ وہ سوتل کر چکا ہے کیا وہ توبہ کر سکتا ہے؟ اس آدمی نے کہا ہاں، اس کے اور توبہ کے درمیان کیا رکاوٹ ہے، فلاں فلاں جگہ جاؤ، وہاں ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان کے ساتھ رہو اور اللہ کی عبادت کرتے رہو اور واپس اپنی سر زمین کی طرف مت جاؤ کیونکہ وہ بری سر زمین ہے، چنانچہ وہ روانہ ہوا، جب آدھا راستہ طے کر چکا تو اس کا انتقال ہو گیا اور اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں کا جھگڑا ہونے لگا، لہذا رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ ہمارے پاس توبہ کر کے اور اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کر کے آیا ہے اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ اس نے کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا، چنانچہ ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آیا تو انہوں نے اس کو اپنے درمیان منصف بنالیا، اس نے کہا کہ دونوں طرف کی زمینوں کو ناپو، جس زمین کے زیادہ قریب ہوگا، اسی کا فیصلہ اس کے لئے کر دیا جائے، چنانچہ انہوں نے زمین کو ناپا اور نیکیوں کی زمین سے زیادہ قریب پایا، لہذا رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے۔“

ابن حبان بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

ننانوے قتل کے بعد توبہ

۱۰۲۹۴..... فرمایا کہ ”ایک شخص برے کام کرتا تھا اور اس نے ننانوے قتل کئے تھے اور سب کے سب ظلماً قتل کئے تھے کوئی بھی حق کی خاطر قتل نہ کیا تھا، چنانچہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے راہب! ایک شخص نے تانائے (۹۷) قتل کئے ہیں سب کے سب ظلم کرتے ہوئے، کیا وہ توبہ کر سکتا ہے؟ راہب نے کہا نہیں وہ توبہ نہیں کر سکتا، اس شخص نے راہب کو بھی قتل کر دیا، پھر دوسرے راہب کے پاس آیا اور پوچھا، اے راہب ایک شخص نے اٹھانوے قتل کیسے ہیں کیا وہ توبہ کر سکتا ہے؟ راہب نے کہا نہیں، اس شخص نے اس راہب کو قتل کر دیا، پھر ایک اور راہب کے پاس آیا اور پوچھا کہ ایک شخص نے کوئی برائی نہیں چھوڑی اور ظالمانہ طریقے سے ننانوے (۹۹) قتل کیسے ہیں کیا وہ توبہ کر سکتا ہے؟ راہب نے کہا نہیں، اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا، اور پھر ایک اور راہب کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ ایک شخص ہے جس نے کوئی برائی ایسی نہیں چھوڑی جو نہ کی ہو یہاں تک کہ ظلماً سوتل بھی کر چکا ہے کیا وہ توبہ کر سکتا ہے؟ تو اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم اگر میں تجھ سے یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتے تو یہ جھوٹ ہوگا، یہاں ایک جگہ ہے جہاں کچھ لوگ عبادت کرتے رہتے ہیں تو بھی ان کے پاس چلا جا اور اللہ کی عبادت کر، چنانچہ اس نے توبہ کی اور وہاں سے روانہ ہو گیا، جب آدھا راستہ طے کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف فرشتہ بھیجا جس نے اس کی روح قبض کر لی، اتنے میں رحمت کے اور عذاب کے فرشتے بھی پہنچ گئے اور اس کے بارے میں جھگڑنے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک اور فرشتہ بھیجا تو اس نے کہا کہ یہ جس فریق کے زیادہ قریب ہوگا انہی میں سے سمجھا جائے گا چنانچہ دونوں طرف کی زمین کو ناپ لو، چنانچہ فرشتوں نے اس کو نیک لوگوں کے علاقے کے قریب پایا ایک چیوٹی کے فاصلے کے برابر تو اس کو معاف کر دیا گیا۔“

طبرانی، مستند ابی یعلیٰ، وابن عساکر بروایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۵..... فرمایا کہ ”کوئی بندہ ایسا نہیں جس کا پردہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رکھا ہو اور آخرت میں اس کو رسوا کر دے۔“

طبرانی، خطیب، بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۶..... فرمایا کہ ”جس شخص کا پردہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رکھا، آخرت میں بھی اس کا پردہ رہیں گے۔“

ابن النجار عن علقمہ المزنی عن ابیہ

دوسری فصل..... توبہ کے احکام میں ان لوگوں کا ذکر جن سے تکالیف اٹھالی گئیں

۱۰۲۹۷ فرمایا کہ ”ندامت ہی توبہ ہے۔“ مستدرک بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مسند احمد، بخاری فی التاریخ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۸ فرمایا کہ ”جب گناہ ہو جائے تو گناہ پر شرمندہ ہونا ہی خالص توبہ ہے پھر اللہ سے معافی مانگو کہ دوبارہ کبھی اس کی طرف نہ جاؤ گے۔“

۱۰۲۹۹ ابن ابی حاتم، ابن مردویہ بروایت حضرت امی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”ندامت اور شرمندگی توبہ ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔“

۱۰۳۰۰ طبرانی، حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابو سعید الانصاری رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”گناہ سے توبہ یہ ہے کہ تو آئندہ کبھی اس گناہ کو نہ کرے۔“

۱۰۳۰۱ ابن مردویہ، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”خواہش کرنے والے کی خواہش معاف ہے جب تک اس پر عمل نہ کرے اور کہے نہ۔“

۱۰۳۰۲ مسند احمد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”میری امت سے خطا اور بھول اور وہ چیزیں معاف کر دی گئیں جن پر ان کو مجبور کیا گیا ہو۔“

۱۰۳۰۳ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”میری امت سے خطا اور بھول اور وہ چیزیں اٹھالی گئیں جن پر ان کو مجبور کیا گیا ہو۔“ طبرانی بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۰۳۰۴ فرمایا کہ ”تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، ایک سونے والے سے اس کے جاگنے تک، کسی بیماری میں مبتلا شخص صحت یاب ہونے تک اور بچے سے، بڑے ہونے تک۔“

۱۰۳۰۵ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ ”تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، اول وہ پاگل جس کے عقل مغلوب ہو چکی ہو، اس کے صحت مند ہونے تک، دوم، سونے والے سے اس کے جاگنے تک اور سوم بچے سے اس کے بڑے ہونے تک۔“

۱۰۳۰۶ مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک حاکم، بروایت حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کہ ”تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، سونے والے سے اس کے جاگنے تک، بچے سے اس کے جوان ہونے تک، اور بے وقوف سے اس کے عقل مند ہونے تک۔“ ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۰۷ فرمایا کہ ”دیوان تو تین ہیں، چنانچہ ایک دیوان (رجسٹر) تو وہ یہ ہے (کہ اس میں درج لوگوں) کو اللہ تعالیٰ بالکل معاف نہیں کریں گے، دوسرا دیوان وہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ کو بالکل پروا نہ ہوگی، اور تیسرا دیوان وہ ہے جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ بھی نہ چھوڑیں گے۔ لہذا پہلا دیوان تو وہ ہے جو شرکین کا ہے اور دوسرا دیوان جس کی اللہ تعالیٰ کو بالکل پروا نہ ہوگی تو یہ بندے کا اپنی جان پر ظلم ہے کہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملے کو درست نہ رکھا مثلاً اگر اس نے کوئی روزہ چھوڑا تھا یا نماز چھوڑی تھی، سو اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس کو معاف فرمادے گا اور اس کے گناہوں کو نظر انداز کر دے گا۔“ اور تیسرا دیوان جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیں گے تو وہ لوگوں کے ظلم ہیں ایک دوسرے پر مثلاً قصاص وغیرہ۔

مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۳۰۸ فرمایا کہ ”ایک گناہ ایسا ہے جو معاف نہ ہوگا، ایک ایسا ہے جسے چھوڑا نہ جائے گا، اور ایک ایسا ہے جو معاف ہو جائے گا، لہذا جو معاف نہ ہوگا وہ تو شرک ہے اور جو معاف ہو جائے گا تو وہ وہ ہے جس کا تعلق بندہ اور اس کے ساتھ ہے اور وہ جو چھوڑا نہ جائے گا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۳۰۹ فرمایا کہ ”ایک گناہ معاف ہو جائے گا اور ایک معاف نہ ہوگا اور ایک میں بدلہ دیا جائے گا، وہ گناہ جو معاف نہ ہوگا وہ تو شرک ہے اور جو معاف ہو جائے گا وہ تیرا عمل ہے جو تیرے اور تیرے رب کے درمیان ہے اور وہ گناہ جس کا بدلہ دیا جائے گا وہ تیر (مسلمان) بھائی پر ظلم کرنا ہے۔“ طبرانی اوسط بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۳۱۰ فرمایا کہ ”جب کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کر لیتا ہے اور پھر اسے کر بھی لیتا ہے تو وہ دس گنا بڑھا کر لکھی جاتی ہے اور جب کسی نیکی کا ارادہ کر لیتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا تو ایک ہی نیکی لکھی جاتی ہے، اور جب کسی برائی کا ارادہ کر لے اور اسے کر بھی لے تو بھی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے اور جب کسی برائی کا ارادہ کر لے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھی جاتی ہے کیونکہ اس نے ایک برائی چھوڑی ہے۔“

۱۰۳۱۱ فرمایا کہ ”بے شک تمہارا رب بہت رحم کرنے والا ہے، اگر کسی نے کسی نیکی کا ارادہ کر لیا اور اس پر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر کر لے تو دس گنا سے سات گنا تک لکھی جاتی ہے بلکہ کئی گنا زیادہ، اور اگر کسی نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا تو اس کی ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر عمل کر لیا تو اس کی ایک برائی لکھی جائے گی یا اللہ تعالیٰ اسے بھی مٹا دیں گے، اور وہی ہلاک ہوگا جس نے ہلاک ہونا ہے۔“

مسند احمد، ابن حبان بیہقی فی شعب الایمان خطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

نیکی کا ارادہ کرتے ہی تو بہل جاتی ہے

۱۰۳۱۲ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا تو بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر عمل کر لیا تو اس کے لئے دس گنا سے لے کر سات سو گنا اور سات اس جیسی اور لکھی جائیں گی، اور اگر کسی نے کسی برائی کا ارادہ کیا تو اس پر لکھی نہ جائے گی، اگر اس نے اس برے ارادے پر عمل نہ کیا تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر اس پر عمل کر لیا تو اس کی ایک برائی لکھی جائے گی اور اگر نہ عمل کیا تو نہ لکھی جائے گی۔“ مسند احمد، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۳ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس پر عمل کر لے تو اس کی ایک برائی لکھ لو اگر تو بہ کر لے تو منادو، اور اگر میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کر لے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس پر عمل بھی کر لے تو اس کے لئے اس جیسی دس اور سات سو گنا تک لکھ دو۔“

۱۰۳۱۴ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کسی گناہ کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہ کیا تو اس کے لئے ایک نیکی ہوگی۔“ ابن حبان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۵ فرمایا کہ ”اے ابن رواحہ! تو عاجز نہیں ہوا ہرگز نہیں ہوا کہ اگر تو دس گناہ کرے تو ایک نیکی بھی کر لے۔“ دیلمی بروایت حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

الواقدی وابن عساکر عن عطاء بن ابی مسلم

یہ روایت مرسل ہے۔

۱۰۳۱۶ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے اعمال لکھنے والوں فرشتوں کو وحی بھیجی کہ میرے بندے کی کوئی برائی اس کے ناپسند کرتے وقت نہ لکھو۔“

دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۷ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا، بھول اور وہ باتیں معاف کر دیں ہیں جن پر انہیں مجبور کیا گیا ہو۔“

کامل ابن عدی، متفق علیہ بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۸ فرمایا کہ ”تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھایا گیا ہے، ایک سونے والے سے جب تک وہ جاگ نہ جائے، اور (دوسرا) بے وقوف جب

تک اس کو افاقہ نہ ہو جائے، اور بچے سے جب تک بالغ نہ ہو جائے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۹ فرمایا کہ ”بچے سے قلم اٹھائے گئے ہیں جب تک وہ عقلمند نہ ہو جائے، اور سونے والے سے جب تک وہ جاگ نہ جائے اور مجنوں سے

جب تک وہ صحت یاب نہ ہو جائے۔“ ابن جریر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۰ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو خطا پر عذاب دیں گے اور نہ اس کی کسی مجبوری پر۔“ خطیب بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۱ فرمایا کہ ”اے عائشہ! مجھے اپنی امت پر جان بوجھ کر گناہ کرنے سے زیادہ خوف ہے خطا غلطی کا۔“

بروایت حضرت المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۳۲۲ فرمایا کہ ”ظلم تین ہیں: ایک تو وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ چھوڑ دے، ایک ظلم کو معاف کر دیں گے اور ایک ظلم کو معاف نہ کریں گے، رہا

وہ ظلم جس سے معافی نہ ہوگی تو وہ شرک ہے، اس کو اللہ تعالیٰ معاف نہ کریں گے، وہ ظلم جس کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے وہ وہ ہے جو بندے اور اس

کے رب کے درمیان ہوگا، اور وہ ظلم جس کو چھوڑا نہ جائے گا یہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے، اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے قصاص دلاؤں گے۔“

طبرانی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۳ فرمایا کہ ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے، میری امت میں مفلس وہ ہوگا جو قیامت کے دن اس طرح آئے گا اس کے

پاس نمازیں ہوں گی، روزے ہوں گے، زکوٰۃ ہوگی، لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، اور اس پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا، اور اس کا مال کھایا ہوگا

اور اس کا خون بہایا ہوگا، چنانچہ یہ اپنی نیکیاں اس کو دے گا اور اس کو دے گا، اور اگر اس کی نیکیاں اپنی حق تلفیوں کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے

ہی ختم ہو گئیں تو ان کی خطائیں لی جائیں گی اور اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔“

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۴ فرمایا کہ ”جہاں تک ہو سکے مظالم سے بچو، کیونکہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کی نیکیاں اتنی ہوں گی کہ اسے

نجات دلا سکیں، لیکن اس وقت یہ کہا جاتا رہے گا کہ تو نے فلاں ظلم کیا تھا پھر کہا جائے گا کہ اس کی نیکیوں سے مفادو، (اس طرح) اس کی

نیکیاں باقی نہ رہیں گی اور اس کی مثال ایسے سفر کی ہے جس میں مسافر ایک جنگل میں پہنچے جہاں اس کے پاس لکڑیاں نہ تھیں، چنانچہ لوگ

ادھر ادھر کھڑے ہو گئے اور لکڑیاں چن چن کر لانے لگے اور آگ جلائی جیسا کہ وہ چاہتے تھے، گناہ بھی اسی طرح ہیں۔“

خزانة فی مساوی الاخلاق بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ: گناہوں سے مثال دینے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح آگ ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے، اسی طرح گناہ بھی ہر چیز کو جلا کر راکھ

کر دیتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

تیسری فصل..... توبہ کے لواحقات

۱۰۳۲۵ فرمایا کہ ”جب بندہ چالیس سال کا ہو جائے تو اس کے لئے واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خوف زدہ ہو اور ڈرے۔“

فردوس دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۶ فرمایا کہ جب میری امت میں سے کوئی شخص ساٹھ برس کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس عمر کو الزام سے بری کر دیتے ہیں۔

۱۰۳۲۷ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا دیتے ہیں تو اس کو الزام سے بری کر دیتے ہیں اور اس کو اس کی عمر تک پہنچا دیتے ہیں۔ عبد بن حمید بروایت حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۸ فرمایا کہ ”جو شخص ساٹھ برس تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس عمر میں الزام سے بری فرما دیتے ہیں۔“

۱۰۳۲۹ فرمایا کہ ”میری امت میں سے جو ستر سال کا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس عمر میں معاف فرما دیتے ہیں۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۰ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں جس کا آخری وقت موخر ہو یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر تک جا پہنچے۔“ مسند احمد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۱ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں اس بندے کو جس کو زندہ رکھنا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ ساٹھ یا ستر برس کا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو الزام سے بری کر دیتے ہیں۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۲ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے گناہوں کی پردہ پوشی اس دنیا میں فرماتے ہیں تو قیامت میں بھی اس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔“ مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۳ فرمایا کہ ”میری پوری امت کو معاف کر دیا جائے گا، علاوہ ان لوگوں کے جو اعلانیہ گناہ کرتے تھے، اور گناہ کا اعلان کرنے مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص رات کو کوئی گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس گناہ کو لوگوں سے چھپالے اور صبح وہ خود لوگوں سے کہتا پھرے کہ رات میں نے یہ کیا اور یہ کیا حالانکہ رات کو اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تھی اور صبح وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو ہٹا دیتا ہے۔“

متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

اعلانیہ گناہ کرنے والے کی معافی نہیں

۱۰۳۳۴ فرمایا کہ ”میری پوری امت کو معاف کر دیا جائے گا، علاوہ ان لوگوں کے جو اعلانیہ گناہ کرتے تھے، کہ اس میں تورات کو برا کرنا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے راز کو چھپا لیتا ہے مگر صبح ہوتے ہی وہ کہتا ہے اے فلاں میں نے رات کو یہ کام کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی اس کے راز کو ظاہر کر دیتا ہے۔“ طبرانی فی اوسط عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۵ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو گناہ کے بدلے بھی فائدہ پہنچاتے ہیں۔“ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۶ فرمایا کہ ”دن کے فرشتے، رات کے فرشتوں سے زیادہ نرم دل ہیں۔“ ابن النجار عن ابن عباس

۱۰۳۳۷ فرمایا کہ ”قیامت کے دن مسلمان ایسے گناہوں کے ساتھ آئیں گے جیسے پہاڑ سو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرمادیں گے اور ان کے یہودیوں پر ڈال دیں گے۔“ مسلم بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۳۸ فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے اوپر خوب مال خرچ کیا اور جب اس کی موت کا وقت آپہنچا تو اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میرے مر جاؤں تو مجھے جلادینا اور میری راکھ کو بیتنا اور پھر سمندر میں بہا دینا، کیونکہ خدا کی قسم اگر میرا رب مجھ پر قادر ہو گیا تو مجھے وہ عذاب دے گا جو آرزو تک کسی کو نہ دیا ہوگا، اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا کہ جو تو نے لیا ہے ادا کر دے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے اس بات پر کس نے ابھارا؟ اس نے کہا کہ اے میرے رب میں آپ

سے ڈرتا تھا، لہذا اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرمادیا۔ مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۳۳۹۔ فرمایا کہ ”ایک شخص کی موت کا وقت آپہنچا اور وہ زندگی سے ناامید ہو گیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو بہت سی لکڑیاں جمع کرنا اور پھر ان میں آگ دھکا کرنا جب تک (آگ) میرا گوشت نہ کھا جائے اور میری ہڈیاں جلادے اور میں کوئلہ بن جاؤں تو مجھے لے کر اچھی طرح پیسو، پھر ایک دن پڑا رہنے دو اور پھر دریا میں بہا دو، اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور اس سے دریافت فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے کہا کہ یہ میں نے آپ کے خوف سے کیا ہے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔“

مسند احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت حذیفہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۰۳۴۰ فرمایا کہ ”تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ مال والی دیا تھا لہذا جب اس کی موت وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: تمہارے لئے تمہارا باپ کیسا تھا، انہوں نے کہا: بہترین، پھر اس نے کہا کہ میں نے بھی بھلائی کا کام نہیں کیا، چنانچہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلادینا اور پھر خوب پینا اور پھر کسی تیز ہوا والے دن میں ادھر ادھر اڑا دینا، انہوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور دریافت فرمایا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا آپ کے خوف نے، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ رحمت کا معاملہ فرمایا۔“

مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۱ فرمایا کہ ”اگر اللہ تعالیٰ چاہتے کہ ان کی نافرمانی نہ ہو تو وہ انہیں کو پیدا ہی نہ کرتے۔“ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فائدہ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کروانا چاہتے ہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ نافرمانی کرنے کے بعد جب کوئی توبہ کرتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، چنانچہ اسی مطلب کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے جس میں فرمایا ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آتے جو گناہ کرتی اور پھر معافی مانگتی، لہذا اصل اس روایت میں توبہ کی ترغیب ہے جس کیلئے نہایت حکیمانہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۳۴۲ فرمایا کہ ”فرشتے اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یہ آپ کا بندہ ہے جو برائی کرنا چاہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اس کی نگرانی کرتے رہو، اگر وہ اپنے برائی کے ارادے پر عمل کر لے تو ایک ہی برائی لکھنا اور اگر اس ارادے پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھنا کیونکہ اس نے برائی کو میری وجہ سے چھوڑا ہے۔“ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۳۴۳ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو آدمیوں میں بہت بھائی چارہ تھا ان میں سے ایک گناہ کرتا تھا جبکہ دوسرا بہت عبادت گزار تھا اور خوب محنت سے عبادت کرتا تھا اور دوسرے کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا رہتا تھا اور کہتا کہ تم کرو، اسی طرح اس نے ایک دن اس کو گناہ کرتے دیکھا تو کہا گناہوں کو کم کر دو تو اس نے کہا مجھے اور میرے رب کو چھوڑ دو کیا تو میرا نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ تو اس (عبادت گزار) نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تجھے معاف نہ کریں گے یا کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہ کریں گے، پھر ان دونوں کا انتقال ہو گیا اور دونوں رب العالمین کے پاس پہنچے، تو اللہ تعالیٰ نے عبادت گزار سے فرمایا کیا تو مجھے جانتا تھا یا میرے پاس موجود چیز پر قادر تھا؟ اور گناہ گار سے فرمایا چلو جاؤ میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ اور عبادت گزار کے بارے میں فرمایا کہ اس کو دوزخ میں ڈال دو۔“

فائدہ: چونکہ عبادت گزار اللہ کی رحمت سے مایوس کی باتیں کر رہا تھا جبکہ مایوسی تو گناہ ہے اور پھر اللہ کی رحمت سے مایوسی اور بھی بڑا گناہ ہے اور دوسروں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرنا اس سے بھی بڑا گناہ اور پھر اس میں دانستہ طور پر تکبر بھی شامل ہو جاتا ہے جو امراض ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے اس کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم دیا۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۱۰۳۴۴ فرمایا کہ ”بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو اپنے کسی کام کو گناہ سے نہیں بچاتا تھا اس کے پاس ایک مرتبہ ایک عورت آئی تو اس نے اس عورت کو ساتھ دینا ردیئے تاکہ یہ اس کے ساتھ زنا کر سکے اور جب یہ اس جگہ بیٹھا جہاں مرد عورت سے جماع کرنے کے لئے بیٹھا کرتے ہیں تو وہ عورت کا پینے لگی اور رونے لگی، اس نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ کیا میں نے تمہیں مجبور کیا ہے؟ وہ بولی نہیں؟ یہ عمل ایسا ہے جو میں نے کبھی نہیں کیا اور مجھے اس عمل پر ضرورت نے مجبور کیا ہے، تو اس شخص نے کہا کہ تو یہ کام کر رہی ہے؟ حالانکہ پہلے تو نے یہ کبھی نہیں

کیا ہے، چلی جاؤ اور پیسے بھی لے جاؤ، اور اس شخص نے کہا میں آج کے بعد کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا، اسی رات اس کا انتقال ہوا گیا؟ صبح لوگوں نے اس کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو معاف کر دیا“۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۵..... اور کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ معذرت قبول کرنے والا نہیں۔ طبرانی کبیر عن اسود بن سریع

۱۰۳۴۶..... فرمایا کہ ”دنیا میں کسی کے گناہوں کی معافی کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کی پردہ پوشی فرماتے ہیں۔“

حسن بن سفیان فی الوجدان، ابو نعیم فی المعرفہ بروایت بلال بن یحییٰ العبسی مرسلًا

۱۰۳۴۷..... فرمایا کہ ”آرام میں وہی ہے جس کی مغفرت ہوگئی ہو“۔

حلیہ ابی نعیم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابن عساکر بروایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۸..... فرمایا کہ ”اگر تم ہر وقت اسی حالت میں رہو جو تم پر میرے پاس موجود ہونے کے وقت ہوتی ہے تو فرشتے اپنی تھیلیوں کے ساتھ تم سے مصافحہ کریں اور تمہارے گھروں میں تمہاری ملاقات کے لئے جائیں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی

تا کہ وہ ان کو معاف فرمائیں“۔ مسند احمد، ترمذی، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۹..... فرمایا کہ ”اگر تم ہر وقت اسی حالت پر رہو جو تم پر میرے پاس موجود ہونے کے وقت طاری ہوتی ہے تو فرشتے تم سے مدینہ کی گلیوں میں

مصافحہ کریں“۔ مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

تکمّلہ

۱۰۳۵۰..... فرمایا کہ ”دنیا میں کسی کے گناہوں کی معافی کی پہلی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کی پردہ پوشی فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی گرفت اور پکڑ کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں سے لوگوں کو آگاہ کر دیتے ہیں“۔

حسن بن سفیان وابو نعیم بروایت بلال بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ اور ابو نعیم کہتے ہیں کہ اس روایت کو حسن بن سفیان نے وجدان میں ذکر کیا ہے

اور میرا خیال ہے کہ یہ حسن بن سفیان العبسی کوئی ہیں جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے ہیں خود صحابی نہیں۔

۱۰۳۵۱..... فرمایا کہ ”وہ شخص جو برائیاں کرتا ہے پھر نیکیاں کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کو ایک تنگ زرہ پہنادی گئی ہو

اور اس سے اس کا دم گھٹا جا رہا ہو، سو جب بھی وہ ایک نیک کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تنگ زرہ کا ایک حلقہ کھول دیتے ہیں، اسی طرح

دوسرا اور پھر تیسرا یہاں تک کہ وہ زمین پر نکل آتا ہے“۔

مسند احمد، اور ابن ابی الدنيا فی التوبہ، اور طبرانی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یہاں تک کہ وہ زمین پر نکل آئے، سے مراد یہ ہے کہ وہ اس تنگ زرہ سے مکمل طور پر خلاصی حاصل کر لے اور تمام گناہوں سے

پاک و صاف ہو جائے“۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

توبہ کرنے والے کی مثال

۱۰۳۵۲..... فرمایا کہ ”اس شخص کی مثال جو اسلام کی حالت میں کوئی نیکی کرتا تھا پھر اسے چھوڑ دیا لیکن پھر شرمندہ ہوا اور توبہ کر لی اس اونٹ کی طرح

ہے جو اپنے گھردالوں کے لئے کام کرتا تھا پھر بھاگ گیا سو دوسری مرتبہ انہوں نے اس کو باندھ لیا اور دوبارہ اسی طرح اس کے ساتھ عمدہ سلوک

کرنے لگے جیسے پہلے کیا کرتے تھے“۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۳..... فرمایا کہ ”جس نے اپنی باقی ماندہ زندگی میں نیکیاں کیں تو اس کی گزشتہ زندگی معاف کر دی جائے گی، اور جس نے باقی

نامہ زندگی میں (بھی) برائیاں کیں اس کی گزشتہ زندگی میں کی ہوئی برائیوں پر بھی گرفت ہوگی اور باقی زندگی پر بھی۔

ابن عساکر بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۴ فرمایا کہ تم اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دین میں فحور کرنے والے اور معیشت میں حماقت کرنے والے کو ضرور معاف کر دیں گے۔ الدیلمی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۵ فرمایا کہ ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص جنت میں ضرور داخل ہوگا جو دین کے اعتبار سے گناہ گار اور دنیا کے اعتبار سے احمق تھا، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص بھی جنت میں ضرور داخل ہوگا جسے آگ نے اس کے گناہوں کے بدلے جلا ڈالا ہو، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنی زیادہ مغفرت فرمائیں گے کہ کسی انسان کا دل اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنی زیادہ مغفرت فرمائیں گے کہ ابلیس بھی اس مغفرت کی امید کرنے لگے گا۔“

طبرانی، متفق علیہ، فی البعث بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۶ فرمایا کہ ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم بالکل گناہ نہ کرو کہ تمہیں اللہ سے معافی مانگنی پڑے تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمادیں گے اور تمہیں دنیا سے مٹا دیں گے اور تمہارے بجائے ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی اور پھر معافی مانگے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیں گے، اور اگر تم اتنی خطائیں کرو کہ تمہاری خطائیں آسمان تک جا پہنچیں اور پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائیں گے۔“ ابن زنجویہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۷ فرمایا کہ ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم اتنی خطائیں کرو کہ تمہاری خطائیں زمین و آسمان کے درمیان کا فاصلہ بھر دیں اور پھر تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کر دیں گے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں جو خطائیں کرے گی پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے گی تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے۔“

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلیٰ، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۸ فرمایا کہ ”میرے پاس سے جاتے وقت بھی تمہاری وہی حالت برقرار رہے جو میرے پاس موجود ہوتے ہوئے ہوتی ہے تو فرشتے تمہاری ملاقات کے لئے تمہارے گھروں میں آئیں، اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی نئی مخلوق پیدا کریں گے جو گناہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائیں گے۔“ ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۹ فرمایا کہ ”اے امتو! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے بنائیں گے جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائیں گے۔“

الشیرازی فی الألقاب بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۰ فرمایا کہ ”اگر میرے پاس سے جاتے وقت بھی تمہاری وہی حالت رہے جو میرے پاس موجود ہوتے ہوئے ہوتی ہے تو فرشتے راستوں میں تم سے ملاقات کریں، اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی حتیٰ کہ ان کے گناہ آسمان کے کناروں تک جا پہنچیں گے پھر وہ اللہ عزوجل سے معافی مانگیں گے تو وہ ان کو معاف کر دے گا اور کوئی پروا نہ کرے گا۔“

ابن النجار بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۱ فرمایا کہ اگر تم خطائیں نہ کرو اور نہ گناہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے بعد ایک ایسی امت پیدا کر دیں گے جو خطائیں بھی کرے گی اور گناہ بھی کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیں گے۔“

ابن ابی الدنيا كتاب البكاء اور ابن جریر، ابن مردويه بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عمرو

۱۰۳۶۲ فرمایا کہ ”اگر تم خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو خطائیں کرے گی اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمادیں گے۔“

مسند ک حاکم بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۳۔ فرمایا کہ ”اگر تم نے گناہ نہ کئے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمائیں گے جو گناہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائیں گے۔“

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۴۔ فرمایا کہ ”اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی اور معافی مانگے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیں گے۔“

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت کی کہ ہم سے گناہ ہو جاتے ہیں تو اس کے جواب میں مذکورہ ارشاد آپ ﷺ نے فرمایا:

۱۰۳۶۵۔ فرمایا گناہوں کا کفارہ گناہوں پر شرمندہ ہونا ہے اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی تاکہ اللہ

تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائیں۔ مسند احمد، طبرانی، شعب الایمان بیہقی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۶۔ فرمایا کہ ”اگر تم میری غیر موجودگی میں بھی اسی حالت میں رہو جس میں میرے پاس ہوتے ہوئے ہوتے ہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔“

مسند احمد، نسائی، ابی یعلیٰ، سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۷۔ فرمایا کہ ”عذاب اس وقت تک بندوں پر ظاہر نہ ہوگا جب تک وہ گناہوں کو چھپائیں گے، اور جب اعلان کرنے لگیں گے تو جہنم کے مستحق ہو جائیں گے۔“ دیلمی بروایت حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۸۔ فرمایا کہ ”جو ہمارے پاس اس طرح آیا جیسے تو آیا تو ہم اس کے لئے استغفار کریں گے جیسے تیرے لئے استغفار کریں، اور جس نے گناہ

پر اصرار کیا تو اس کو اللہ ہی کافی ہے، کسی کی پردہ دردی نہ کرو۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۹۔ فرمایا کہ ”نابالغ بچوں کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور وہ نیکیاں اس کے ماں باپ کے لئے لکھی جاتی ہیں اور جب وہ بالغ

ہو جاتا ہے تو نیکیاں اور برائیاں دونوں اسی کے کھاتے میں لکھی جاتی ہیں۔“ ابوالشیخ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۰۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بندے کی اچھائیاں اور برائیاں لائی جائیں، تو یہ اچھائیاں اور برائیاں آپس میں ایک دوسرے کو ختم

کردیں گی اور کچھ باقی بچیں گی، سوا اگر اچھائیاں باقی بچیں تو اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کے بدلے جنت میں اس کے لئے وسعت فرمائیں گے۔“

مسند رک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

خوف خدا کا انوکھا واقعہ

۱۰۳۷۱۔ فرمایا کہ ”ایک شخص نے اپنے آپ پر خوب خرچ کیا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اپنے گھر والوں سے کہنے لگا کہ جب میں

مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، اور پھر پیسہ اور پھر میری راکھ کو ہوا اور سمندر میں اڑا دینا، خدا کی قسم اگر میرا رب مجھ پر قادر ہو گیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو

اس نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہ دیا ہوگا، اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا، زمین کے جس جس حصے میں اس کی راکھ پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اس

حصے کو حکم دیا کہ جو کچھ تم نے لیا ہے وہ واپس کر دو، دیکھتے ہی دیکھتے وہ دوبارہ انسان بن کر کھڑا ہو گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے اس حرکت پر کس

نے مجبور کیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں آپ سے ڈر گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرمایا۔“ بروایت حبان بن ابی جبلہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۲۔ فرمایا کہ ”ایک شخص نے گناہ کرتے ہوئے مال اکٹھا کر لیا، جب اس کی موت کا وقت آ پہنچا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اگر تم

نے میرا کہا مانتا تو اپنا مال تمہیں دوں گا ورنہ نہیں، انہوں نے کہا کہ ہم تیرا کہا مانتیں گے تو اس نے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ سے جلا دینا،

میری ہڈیوں کو خوب اچھی طریقے سے باریک پیسہ اور جس دن آندھی وغیرہ دیکھو تو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جانا اور میری راکھ کو ہواؤں میں اڑا دینا،

انہوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے سامنے حاضر کیا اور کہا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے ابھارا؟ اس نے کہا، اے اللہ! آپ کے خوف

نے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھے بخش دیا۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۳ فرمایا کہ ”اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت و مقدار معلوم ہوتی تو تم اسی پر توکل کر بیٹھتے۔“

بزار بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۴ فرمایا کہ ”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا فرمائیں تو اپنے لئے ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔“ ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۵ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے ننانوے حصے اپنے پاس ہی رکھ لئے، اور زمین میں رحمت کا ایک حصہ بھیجا، اسی ایک حصے سے مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑا اپنا کھرا اس لئے اٹھائے رکھتا ہے کہ کہیں اس کے بچے کو نہ لگ جائے۔“

متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۶ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی جس پر غالب آنے والی کوئی دوسری چیز نہ ہو چنانچہ اپنی رحمت کو اپنے غضب پر غالب بنایا۔“ البزار، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۷ فرمایا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا فرمائے اسی دن سورج و چاند بھی پیدا فرمائیں، ہر رحمت زمین اور آسمان کے درمیانی خلا جتنی ہے، ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل فرمائی جس کی وجہ سے ماں اپنے بچے اور درندے اور پرندے آپس میں ایک دوسرے پر رحمت کرتے ہیں، اور نناوے رحمتیں اپنے پاس رکھ لیں، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس ایک رحمت کے ساتھ ان کو ملا کر مکمل کر دے گا۔“

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۸ فرمایا کہ ”جس دن اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا کیا تو اس کے سو حصے بنائے، ننانوے اپنے پاس روک لئے اور تمام مخلوقات میں صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا، لہذا اگر کافر کو بھی اس ساری رحمت کا معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو بھی اللہ کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ بھی خود کو آگ سے محفوظ رکھے۔“ متفق علیہ، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۹ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت کے سو حصے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں رحمت کا صرف ایک حصہ تقسیم فرمایا ہے، اور باقی ننانوے حصے قیامت کے دن کے لئے رکھ لئے ہیں۔“ بزار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۰ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے سورج و چاند بھیجا اور ایک رحمت اپنی مخلوقات میں رکھی جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ کرتے ہیں اور اپنے پاس ننانوے رحمتیں چھپا رکھی ہیں۔“ مسلم، ترمذی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۱ فرمایا کہ ”میں جنت میں داخل ہوا اور جنت کے دونوں جانب پر تین سطریں سونے سے لکھی ہوئی دیکھیں، پہلی سطر میں لکھا تھا ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ اور دوسری سطر میں لکھا تھا کہ ﴿جو ہم نے آگے بھیجا پالیا جو کھایا اس کا فائدہ اٹھالیا، اور جو پیچھے چھوڑا، نقصان اٹھایا﴾ اور تیسری سطر میں لکھا تھا کہ ﴿امت تو گناہ کرنے والی ہے اور رب بہت بخشنے والا ہے﴾۔“

رافعی اور ابن نجار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۳۹۲ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی۔“ مسلم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۳ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو خود اپنے لئے یہ ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“

ترمذی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۴ فرمایا کہ ”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا فرمائیں تو خود ہی اپنے لئے ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی۔“

دار قطنی فی الصفات بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۵ فرمایا کہ ”بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

فرمایا اے بنی اسرائیل! اللہ سے ڈرو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ! آپ کی قوم آپ سے کیا پوچھتی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے رب! وہی جو آپ جانتے ہیں، انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ (تو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو بتا دیجئے کہ میری نماز اپنے بندوں کے لئے یہی ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے، اگر یہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہلاک کر دیتا۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ۱۰۳۹۶۔ فرمایا کہ ”بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب، جو آپ نے سماعت فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو بتا دیجئے کہ میں بھی نماز پڑھتا ہوں اور میرا نماز پڑھنا یہی ہے کہ میں غضبناک نہیں ہوتا۔“ ابن عساکر، دیلمی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۳۹۷۔ فرمایا کہ ”کیا تم اس اپنے بچے کو آگ میں پھینکنے والی کو دیکھ رہے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والے ہیں جتنا یہ کرتی ہے۔ بخاری، ابن ماحہ بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا مہربان ہے

۱۰۳۹۸۔ فرمایا کہ ”کیا تم اپنے بچے پر اس رحم کرنے والی کو دیکھ رہے ہو“ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جتنی یہ اپنے بچے پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ مومنوں پر رحم کرنے والے ہیں۔“ عبد بن حمید، بروایت حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ۱۰۳۹۹۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کی سورتیں ہیں، ان میں سے ایک کو اس نے مخلوقات کے درمیان تقسیم کیا ہے اور ننگوے قیامت کے دن کے لئے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۰۴۰۰۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کی سورتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت دنیا میں تقسیم کر دی ہے اسی وجہ سے کوئی شخص اپنے بچے پر مہربان ہوتا ہے اور کوئی پرندہ اپنے بچے پر مہربان ہوتا ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کو سورتیں کر دے گا اور اس سے مخلوق پر رحمت فرمائے گا۔“

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۴۰۱۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ کی سورتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت اس نے اہل دنیا کے درمیان تقسیم کی ہے جو ان کے مقررہ اوقات تک کے لئے کافی ہوگئی ہے اور نفلے رحمتیں اپنے دوستوں کے لئے مؤخر کر دی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس رحمت کو بھی واپس لینے والے ہیں جو انہوں نے اہل دنیا میں تقسیم کی تھی، چنانچہ قیامت کے دن اپنے دوستوں کے لئے سورتیں مکمل کر دے گا۔“

مسند رک حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۴۰۲۔ فرمایا کہ ”ہمارے رب نے اپنی رحمت کو سورتوں میں تقسیم کیا، ان میں سے ایک حصہ دنیا میں نازل فرمایا، یہ وہی حصہ ہے جس کی وجہ سے انسان، پرندے اور درندے آپس میں رحم کرتے ہیں، اور باقی نفلے رحمتیں اپنے بندوں کے لئے رکھی ہیں جو قیامت کے دن کام آئیں گی۔“

طبرانی بروایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ۱۰۴۰۳۔ فرمایا کہ ”کوئی شخص ہر گز جنت میں داخل نہیں ہو سکتا مگر اللہ کی رحمت سے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، آپ بھی نہیں؟ فرمایا: میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سائے میں رکھیں۔“ مسند احمد، اور عبد بن حمید بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ۱۰۴۰۴۔ فرمایا کہ ”کسی کو اس کا عمل ہر گز جنت میں داخل نہیں کروا سکتا، صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و رحمت میں ڈھانپ لیں، لہذا سیدھے ہو جاؤ اور قریب ہو جاؤ، اور تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے، محسن تو اس لئے کہ شاید اس کے اعمال بڑھ جائیں اور برے عمل کرنے والا اس لئے (موت کی تمنا) نہ کرے کہ شاید وہ توبہ کر لے۔“

بخاری، مسلم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۵۔ فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ہرگز اپنے عمل کے ذریعے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ بھی نہیں یا رسول اللہ! فرمایا ہاں میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و رحمت میں ڈھانپ لیں۔

ابن قانع، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت شریک بن طارق ۱۰۴۰۶۔ فرمایا کہ ”ایسا کوئی نہیں جو اپنے عمل سے جنت میں داخل ہو جائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ بھی نہیں یا رسول اللہ! فرمایا، میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں مجھے ڈھانپ لیں۔“ طبرانی بروایت حضرت اسلم بن شریک رضی اللہ عنہ ۱۰۴۰۷۔ فرمایا کہ ”اے اسد بن گرز! اپنے عمل کو جنت میں داخل نہ ہوگا“ بلکہ اپنی رحمت سے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ فرمایا کہ ”میں بھی نہیں اگر اللہ تعالیٰ نے رحمت سے میری صفائی نہ فرمائی۔“

بخاری فی تاریخہ، طبرانی، السنن، شیرازی فی الالقاب، سعید بن منصور بروایت حضرت اسد بن گرز القسری رضی اللہ عنہ ۱۰۴۰۸۔ فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے اس کا عمل جنت میں داخل کرے، پوچھا گیا، یا رسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ فرمایا میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ۱۰۴۰۹۔ فرمایا کہ ”بے شک رب العزت ضرور اپنے بندے کی طرف ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتے ہیں، دیکھتے ہیں اور بار بار دیکھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا یہ دیکھنا، اپنی مخلوق سے محبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔“ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ۱۰۴۱۰۔ فرمایا کہ ”یقیناً اللہ تعالیٰ ہر روز اپنے بندوں کی طرف تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتے ہیں، پھر دیکھتے ہیں اور پھر دوبارہ دیکھتے ہیں، اور یہ دیکھنا اپنی مخلوق سے محبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔“ دیلمی عن ابی ہذیل بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ۱۰۴۱۱۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ اہل زمین کو ملاحظہ فرماتے ہیں چنانچہ جو ایک مرتبہ بھی اللہ تعالیٰ کی نظروں میں آجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے دنیا اور آخرت کی برائی دور فرما دیتے ہیں اور دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرما دیتے ہیں۔“

الحکیم بروایت حضرت علی بن الحسین رضی اللہ عنہ ۱۰۴۱۲۔ فرمایا کہ ”جس سے اللہ تعالیٰ نے کسی عمل پر ثواب کا وعدہ فرمایا ہو تو اس وعدے کو تو اللہ تعالیٰ فوراً پورا کر دے گا اور اگر کسی سے کسی عمل پر عتاب (سزا) کا وعدہ فرمایا ہو تو اس میں اس کو اختیار ہے۔“

متفق علیہ، خرائط فی مکارم الاخلاق اور ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ فائدہ:..... یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے بے پایاں محبت اور رحمت کا مکمل مظاہرہ ہے کہ جس عمل پر ثواب کا وعدہ ہے وہ تو پورا کر دے گا اور جس عمل پر سزا کا وعدہ ہے اس میں اپنا اختیار استعمال کرے گا چاہے گا تو سزا دے گا ورنہ معاف کر دے گا اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مختار ہے اور سب اس کے محتاج ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۴۱۳۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک بندے کو حاضر فرمائیں گے اور اس سے دریافت فرمائیں گے کہ تو کیا پسند کرتا ہے کہ میں تجھے دو میں سے کسی چیز کے بدلے عمدہ بدلہ عطا فرماؤں، تیرے عمل کے بدلے؟ یا اپنی اس نعمت کے بدلے جو تیرے پاس تھی؟ وہ بندہ کہے گا، اے میرے رب! آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے ایک نعمت کے بدلے لے لو، چنانچہ اس کی کوئی نیکی ایسی نہ رہے گی، جسے اس نعمت نے فارغ نہ کر دیا ہو، تو وہ بندہ کہے گا، اے میرے رب! آپ کی نعمت اور رحمت کے بدلے اللہ تعالیٰ فرمائیں (ہاں) میری نعمت اور رحمت کے بدلے، پھر ایک نیک آدمی کو لایا جائے گا جو یہ سمجھتا ہوگا کہ اس نے بھی برائی نہیں کی، اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو نے میرے دوستوں سے محبت رکھی؟ وہ شخص کہے گا، اے میرے رب! میں پر امن لوگوں میں سے تھا، اللہ تعالیٰ پھر پوچھیں گے کہ کیا تو نے میرے دشمنوں سے نفرت کی، تو وہ شخص کہے گا کہ اے میرے رب! میں اس بات کو پسند نہ کرتا تھا کہ میری کسی کے ساتھ بھی ناگواری وغیرہ ہو، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم وہ شخص میری رحمت کا حق دار نہ ہوگا جس نے میرے اولیاء (دوستوں) سے دوستی نہ کی اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ کی۔“ الحکیم طبرانی بروایت حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۴ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کسی پر ایسا غضبناک نہیں ہوا جیسا اپنے اس بندے پر ہوا جس نے نافرمانی کی اور میری رحمت کے ہوتے ہوئے اپنے کو بڑا سمجھا، اگر میں جلدی سزا دینے والا ہوتا، یا جلد بازی میری شان ہوتی تو میں ان لوگوں کے ساتھ جلد بازی کا معاملہ کرتا جو میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں، اور اگر میں اس وجہ سے اپنے بندوں پر رحم نہ کرتا کہ وہ میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں تو میں ان کا شکر یہ ادا کرتا اور ان کے ڈر کے بدلے ان کو ثواب اور امن عطا فرماتا“۔ دیلمی عن المنتخب

لطف.....تکملہ

۱۰۴۱۵ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے کو چار باتوں کے ساتھ فضیلت دی، میں نے دانے پر کیڑا مسلط کر دیا اگر میں ایسا نہ کرتا تو بادشاہ (گندم وغیرہ کے) دانوں کو سونے اور چاندی کی طرح ذخیرہ کرنے لگتے۔

اور میں نے جسم میں بدبو پیدا کر دی، اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی قریبی دوست اپنے قریبی دوست کو کبھی دفن نہ کرتا، اور میں نے تسلی کو غم پر مسلط کر دیا، اگر ایسا نہ ہوتا تو نسل ختم ہو جاتی اور میں نے مدت مقرر کر دی اور خواہش و آرزو کو طویل کر دیا، اگر یہ نہ ہوتا تو دنیا ویران ہو جاتی، اور کوئی کام کاج والا اپنے کام کاج میں کمزوری کا مظاہرہ نہ کرتا“۔ خطیب بروایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۶ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تین باتوں سے اپنے بندوں کو فضیلت دی۔ میں نے دانے پر کیڑے کو مسلط کر دیا، اگر ایسا نہ ہوتا تو بادشاہ اس (دانے وغیرہ) کو بھی سونے چاندی کی طرح خزانوں میں رکھنے لگتے۔ (اور میں نے جسم میں بدبو پیدا کر دی) اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی شخص اپنے قریبی کو کبھی دفن نہ کرتا اور میں نے غم کو ختم کر دیا اگر ایسا نہ ہوتا تو نسل (انسانی) ختم ہو جاتی۔“

دیلمی بروایت حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

حرف تاء.....کتاب التوبہ

افعال توبہ کے بیان میں..... اس کی فضیلت اور احکام کے بیان میں

۱۰۴۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ ”کوئی ایسا بندہ نہیں جس نے گناہ کیا پھر کھڑا ہوا اور وضو کیا بہترین وضو، پھر کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ضروری قرار دے لیا کہ اس کو ضرور معاف فرمائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے کوئی برائی کی، یا خود پر کوئی ظلم کیا پھر اللہ سے معافی مانگ لی تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت معاف کرنے والا اور مہربان پائے گا۔“

سورة النساء آیت ۱۱۱۔ ابن ابی حاتم، ابن مردويه اور ابن السنی فی عمل اليوم والليلة

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت

۱۰۴۱۸ ابن السمعانی اپنی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کی وفات کے تین دن بعد ایک اعرابی آیا اور جناب رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک سے چمٹ گیا اور اپنے سر میں مٹی ڈالنے لگا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو ہم نے آپ کا فرمان سنا، آپ نے اللہ تعالیٰ سے بیان فرمایا اور ہم نے آپ سے بیان کیا، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمائی تھیں ان میں یہ بھی ہے کہ ”اگر وہ اپنی جان پر ظلم کرنے کے بعد آپ کے پاس آئیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور اللہ کا رسول بھی ان

کے لئے اللہ سے معافی مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول کرنے والا اور بہت مہربان رحم کرنے والا پائیں گے۔ (سورۃ النساء آیت ۶۲) ”اور میں نے توبہ اپنی جان پر ظلم کر لیا ہے اور آپ کے پاس اس لئے آیا تھا کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں گے، تو قبر کے اندر سے پکار کر کہا گیا کہ تجھے معاف کر دیا گیا۔“

۱۰۳۱۹ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے توبۃ النصوح کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبۃ النصوح یہ ہے کہ کوئی شخص برے کام سے توبہ کرے اور دوبارہ وہ کام کبھی نہ کرے۔“

مصنف عبدالرزاق، فریبائی، سعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، ہناد بن منیع، مسند عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان اور لکائی فی السنۃ

۱۰۳۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرو یہ دل نرم کرنے کے لئے

سب سے بہترین چیز ہے۔ ابن المبارک، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزہد، ہناد، مستدرک حاکم، حلیہ ابی نعیم
۱۰۳۲۱ ابواسحق السبعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے امیر المؤمنین! میں نے قتل کیا ہے کیا میں توبہ کر سکتا ہوں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ:..... حم! اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے اور جاننے والا ہے گناہوں کو بخشنے والا ہے اور توبہ کو قبول کرنے

والا ہے۔ پھر فرمایا کہ عمل کرو اور مایوس مت ہو۔ متفق علیہ، ابو عبد اللہ الحسن بن یحییٰ عن عباس القطان

۱۰۳۲۲ ابواسحق السبعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے امیر المؤمنین! میں نے قتل کیا ہے کیا میں

توبہ کر سکتا ہوں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اس آیت کی تلاوت فرمائی ترجمہ: حم، اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے

اور جاننے والا ہے گناہوں کو بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ سورۃ غافر ۳۱

پھر فرمایا کہ عمل کرو مایوس مت ہو۔ عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور اللالکائی

۱۰۳۲۳ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول ﷺ سے توبۃ النصوح کے بارے میں پوچھا

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تجھ سے جب گناہ ہو جائے تو تو اس پر نادم ہو اور اپنی اس ندامت کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے پھر توبہ

گناہ نہ کئے۔ ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، بیہقی فی شعب الایمان

۱۰۳۲۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ ”گناہ سے توبہ

کرنے والا ایسا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرنے لگتے ہیں تو اسے کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا، پھر

اس آیت کی تلاوت فرمائی ”کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“ سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲

کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس کی علامت کیا ہے؟ فرمایا ندامت۔ ابن النجار

فائدہ:..... گناہوں سے نقصان نہ پہنچنے سے مراد یہ ہے کہ اول تو اس سے گناہ مرزدہ ہی نہ ہوں گے اور اگر ہو بھی گئے تو اللہ تعالیٰ اس کو فوراً ہی ان

پر تنبیہ فرما دیں گے اور توبہ کی توفیق عطا فرمائیں گے اور ظاہر ہے توبہ کے بعد گناہ معاف ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۳۲۵ حضرت خالد بن عزیۃ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے

ہیں جس نے کوئی گناہ کیا ہو؟ فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیں گے، پھر چونکہ مرتبہ اس نے پوچھا کہ اگر

اس نے ایسا کر لیا اور پھر گناہ کیا تو؟ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیں گے اور توبہ کرنے سے نہ تھکے یہاں تک

کہ شیطان بری طرح تھک جائے۔ ہناد

۱۰۳۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو گناہ کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں۔ ہناد

۱۰۳۲۷ حضرت زرارہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب کی سمت میں ایک دروازہ

کھلا ہوا ہے، اس کی چوڑائی ستر یا چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے، اس کو بند نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہاں سے سورج نکل آئے۔“

سنن سعید بن منصور

۱۰۴۲۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اے گناہ کرنے والے! تو اپنے انجام کی برائی سے خود کو محفوظ نہ سمجھ، اور جب تو کوئی گناہ کر لے تو اس کے بعد اس سے بڑا گناہ نہ کر، اور گناہ کرتے ہوئے اپنے دائیں بائیں کے فرشتوں سے حیا میں کمی کرنا تیرے اس گناہ سے بڑا ہے جو تو نے کیا ہے اور تیرا اس حال میں ہنسنا کہ تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ کیا کرنے والے ہیں تیرے گناہ سے بھی بڑی چیز ہے، اور گناہ کرنے کے بعد اس گناہ پر تیرا خوش ہونا تیرے اس گناہ سے بڑی چیز ہے، اور تیرا کسی گناہ کے چھوٹنے پر غم زدہ ہو جانا تیرے گناہ کر لینے سے زیادہ بڑا گناہ ہے، اور گناہ کی حالت میں اس گناہ سے بڑا گناہ ہے جس میں تو مبتلا ہے کیونکہ (تو ہوا سے تو ڈرا لیکن) تیرا دل اس بات سے نہیں گھبرا یا کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہے ہیں۔“ ابن عساکر

سوقل کے بعد توبہ

۱۰۴۳۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی گناہ کو بڑا نہیں سمجھتے بلکہ معاف کر دیتے ہیں، تم سے پہلے والی امتوں میں ایک شخص تھا جس نے اٹھانوے قتل کئے تھے، چنانچہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے اٹھانوے قتل کئے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ راہب نے کہا، تو نے تو حد ہی کر دی، چنانچہ وہ شخص کھڑا ہوا اور اس راہب کو بھی قتل کر دیا، پھر ایک اور راہب کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے نناوے قتل کیے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ اس راہب نے کہا کہ تو نے تو حد ہی کر دی، چنانچہ اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا پھر ایک اور راہب کے پاس آیا اور پوچھا کہ میں نے سو قتل کیے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ اس راہب نے کہا کہ تو تو حد سے تجاوز کر گیا، مجھے معلوم نہیں، لیکن یہاں دو علاقے ہیں ایک کا نام نصرۃ ہے اور دوسرے کا نام کفرۃ، نصرۃ والے تو اہل جنت والے اعمال کرتے ہیں ان کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی (گناہ گار) نہیں رہ سکتا اور کفرۃ والے دو زخیوں والے اعمال میں مبتلا ہیں ان کے ساتھ بھی کوئی (نیکو کار) نہیں رہ سکتا، تو تم نصرۃ کی طرف چلے جاؤ، سو اگر تم ان کے ساتھ رہنے لگے اور انہی جیسے اعمال کرنے لگے تب تو تمہاری توبہ میں کوئی شک نہیں چنانچہ وہ نصرۃ والے علاقے کے ارادے سے روانہ ہوا، یہاں تک کہ جب وہ دونوں علاقوں کے درمیان پہنچا تو اس کی موت آگئی، فرشتوں نے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں علاقوں کو دیکھو، جس علاقے کے زیادہ قریب تھا اس کی طرف کا معاملہ کرو، چنانچہ انہوں نے اس کو نصرۃ سے الگی کے ایک پورے کے برابر زیادہ قریب پایا اور اس کو انہی میں شامل سمجھا گیا۔ طبرانی

فائدہ:..... یعنی اس کی توبہ کر لی گئی، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

سبیل سکینہ حیدر آباد سندھ پاکستان

۱۰۴۳۰۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ مومن کے کتنے پردے ہوتے ہیں؟ فرمایا کہ گنتی اور شمار سے زیادہ لیکن جب مومن کوئی خطا کرتا ہے تو ان میں سے ایک پردہ پھٹ جاتا ہے، سو اگر وہ توبہ کر لے تو نہ صرف یہ کہ وہ پردہ ٹھیک ہو جاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ نو مزید پردوں کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، اور اگر توبہ نہ کرے تو ایک ہی پردہ پھٹتا ہے، یہاں تک کہ جب اس پر کوئی پردہ باقی نہیں رہتا تو اللہ تعالیٰ جن فرشتوں کو چاہتے ہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنے پردوں سے اسے ڈھانپ لو، چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں پھر اگر وہ توبہ کر لے تو اس کے تمام پردے واپس آ جاتے ہیں اور اگر (پھر بھی) توبہ نہ کرے تو فرشتے اس کو دیکھ کر تعجب کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کو رکھو فرشتے اس کو بچائے رکھتے ہیں حتیٰ کہ اس کی شرمگاہ ظاہر نہیں ہونے دیتے ہیں۔“ ابن ابی الدنیا فی التوبہ

۱۰۴۳۱۔ حضرت ابو زمعہ السہلی سے مروی ہے فرمایا کہ ”بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے نناوے قتل کیے، پھر ایک راہب کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے نناوے قتل کئے ہیں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ اس راہب نے کہا نہیں، تو اس شخص نے اس راہب کو بھی

قتل کر دیا پھر ایک اور راہب کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے اٹھانے قتل کئے ہیں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں توبہ کر سکتا ہوں؟ اس راہب نے کہا نہیں، اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا پھر ایک تیسرے راہب کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے نانوے قتل کئے ہیں ان میں سے دو راہبوں کا قتل بھی شامل ہے، تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کیا میں توبہ کر سکتا ہوں؟ اس راہب نے کہا کہ تو نے بہت برا کام کیا، اگر میں کہوں کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم نہیں ہیں تو یہ جھوٹ ہوگا لہذا تو توبہ کر لے، اس شخص نے کہا کہ تیری اس بات کے بعد تو میں تیرا ساتھ نہ چھوڑوں گا چنانچہ وہ شخص اس شرط پر راہب کے ساتھ رہنے لگا کہ کبھی اس کی نافرمانی نہ کرے گا چنانچہ وہ اس کے ساتھ رہنے لگا اور اس کی خدمت کرنے لگا، ایک دن ایک شخص مر گیا لوگوں میں اس کی برائی کی جاتی تھی چنانچہ جب وہ دفن کر دیا گیا تو وہ شخص جو راہب کے پاس رہتا تھا مرنے والے کی قبر پر بیٹھ گیا اور بہت شدت سے رونے لگا، انہی دنوں ایک اور شخص کا بھی انتقال ہو گیا، لوگ اس کی اچھائی اور نیکیوں کی تعریف کیا کرتے تھے اس شخص کے دفن ہونے کے بعد راہب کے ساتھ رہنے والا (قاتل) مرنے والے کی قبر پر بیٹھا اور بے انتہا ہنسنے لگا، مرنے والے کے ساتھیوں کو یہ بات ناگوار گزری لہذا وہ لوگ جمع ہو کر راہب کے پاس گئے اور کہا کہ یہ شخص تمہارے پاس کیسے رہ رہا ہے جبکہ پہلے اس نے اتنے قتل کئے ہیں اور اب جو کچھ کر رہا ہے وہ تم دیکھ ہی رہے ہو، یہ بات راہب اور دیگر لوگوں کے دل میں بیٹھ گئی، چنانچہ ایک مرتبہ وہ لوگ اس (قاتل) شخص کے پاس آئے وہ راہب بھی ان کے ساتھ تھا، اس راہب نے اس شخص کے ساتھ بات کی تو اس شخص نے پوچھا کہ اب تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ اس نے کہا کہ تو جا اور تنور دہکا، اس شخص نے ایسا ہی کیا اور آ کر راہب کو بتایا، راہب نے کہا کہ تو اس تنور میں کدوا، راہب اس سے کھیل کر رہا تھا چنانچہ وہ چلا گیا اور تنور میں کود گیا، پھر راہب کو ہوش آیا اور کہنے لگا کہ مجھے لگتا ہے کہ اس شخص نے میرے کہنے کی وجہ سے تنور میں چھلانگ نہ لگا دی ہو، لہذا فوراً اس کی طرف روانہ ہوا دیکھا تو وہ زندہ تھا اور پسینے میں شراب اور تھا چنانچہ راہب نے اس کا ہاتھ پکڑا اور تنور سے نکالا اور کہا کہ یہ مناسب نہیں کہ تو میری خدمت کرے بلکہ مجھے تیری خدمت کرنی چاہیے، مجھے بتاؤ کہ پہلا شخص جب مرا تھا تو تو کیوں رویا تھا اور دوسرے کی وفات پر کیوں خوش ہوا تھا، تو وہ شخص کہنے لگا کہ بات یہ ہے کہ جب پہلا شخص مرا تھا اور اس کی تدفین ہو گئی تو میں نے اسے عذاب میں مبتلا دیکھا تو مجھے اپنے گناہ یاد آ گئے لہذا میں رویا، اور جب دوسرے شخص کی تدفین ہوئی تو میں نے اس کو بھلائی اور نعمتوں میں خوش دیکھا تو میں بھی ہنسنے لگا، اس کے بعد وہ شخص بنی اسرائیل کے بڑے لوگوں میں سے ہو گیا۔ (طبرانی)

شرک کے علاوہ ہر گناہ معاف ہے

۱۰۴۳۲۔ کرب سے مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں اور وہ جناب رسول اکرم ﷺ سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کہ اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے مانگتا رہے گا اور میری طرف رجوع کرتا رہے گا تو میں تیرے گناہ معاف کرتا رہوں گا اگر تو مجھ سے اس زمین کی مقدار بھر گناہوں کے ساتھ ملے گا تو میں تجھ سے زمین کی مقدار بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا، اور اگر تو نے اتنی خطائیں کیں کہ وہ آسمان کے کناروں تک جا پہنچیں مگر شرک نہ کیا تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ نسائی

فائدہ:..... یہ حدیث قدسی ہے۔ (مترجم)

۱۰۴۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو دریافت فرمایا کہ یہ کن لوگوں کی جماعت ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ مخنون لوگ ہیں، فرمایا مخنون نہیں بلکہ مصاب کہو، کیونکہ مخنون تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر ڈنٹا رہے۔

۱۰۴۳۴۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے فرمایا کرتے تھے کہ بندوں کی عظمت و بھلائی کی اس سے بڑی کوئی علامت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہیں اور بندوں کی (اپنی) توہین اور بے عزتی کی اس سے بڑی علامت بھی کوئی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں، اور تیرے لئے دشمن کی طرف سے یہ چیز کافی ہے کہ تو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مشغول دیکھے اور تیرے لئے تیرے دوست کی طرف سے یہ چیز

کافی ہے کہ تو اس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول دیکھے۔“ ابن ابی الدنیا التوبہ
۱۰۴۳۵۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ بے شک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے گناہ کو
چھوٹنا سمجھے۔“

۱۰۴۳۶۔ حضرت حسن (بصری) سے مروی ہے کہ فرمایا مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام سچو
کچھ صادر ہوا، اس سے پہلے ان کا مقررہ وقت ان کی نگاہوں کے سامنے تھا اور خواہشات پیچھے، اور جب ان سے وہ سرزد ہو گیا جو ہونا تھا تو اللہ
تعالیٰ نے ان کی خواہش کو نگاہوں کے سامنے کر دیا اور وقت مقررہ کو پیچھے چنانچہ اب مرنے تک بنی آدم خواہشات ہی میں رہتا ہے۔“

۱۰۴۳۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ حضرت حبیب بن الحارث رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس
تشریف لائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہوں، فرمایا کہ اے حبیب! اللہ سے توبہ کرو، عرض کیا یا رسول اللہ! میں توبہ
کرتا ہوں لیکن پھر گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا جب بھی گناہ ہو جائے توبہ کر لیا کرو، عرض کیا، یا رسول اللہ! اس طرح تو میرے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں
گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے حبیب بن حارث! اللہ تعالیٰ کی معافی تیرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے۔“ ابو نعیم

۱۰۴۳۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حبیب رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے
اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میں گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہوں، فرمایا، اللہ سے توبہ کر لو اے حبیب! عرض کیا یا رسول اللہ! میں توبہ کرتا ہوں پھر گناہ
ہو جاتا ہے، فرمایا جب بھی گناہ ہو تو توبہ کر لو، عرض کیا، یا رسول اللہ! اس طرح میرے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں گے، فرمایا، اللہ کی معافی تیرے
گناہوں سے بہت زیادہ ہے اے حبیب بن حارث۔“ دہلوی

موت سے ایک دن پہلے بھی توبہ قبول ہے

۱۰۴۳۹۔ عبدالرحمن بن المسلمانی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا وہ
فرما رہے تھے کہ جس شخص نے اپنی موت سے ایک دن پہلے بھی توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیں گے، چنانچہ میں نے یہ روایت
جناب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک اور صحابی کو سنائی تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ، کیا تو نے یہ سنا ہے، میں نے جواباً عرض کیا جی
ہاں، تو انہوں نے فرمایا کہ تو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنی موت سے
صرف اتنی دیر پہلے توبہ کر لی جتنا چاشت کا وقت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائیں گے، فرماتے ہیں کہ یہ روایت میں نے ایک اور
صحابی کو سنائی تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا تو نے یہ سنا ہے؟ میں نے جواباً عرض کیا جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا کہ تو میں گواہی دیتا ہے کہ
بے شک میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔“

مسند احمد، ابن زنجویہ

۱۰۴۴۰۔ حضرت عقیقہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی سے گناہ ہو جاتا ہے،
فرمایا کہ لکھ لیا جاتا ہے پھر عرض کیا کہ پھر وہ معافی مانگ لیتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتے ہیں اور اس کی توبہ
قبول فرما لیتے ہیں، پھر عرض کیا، کہ اس سے دوبارہ گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا لکھ لیا جاتا ہے پھر عرض کیا کہ وہ پھر معافی مانگ لیتا ہے اور توبہ
کر لیتا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتے ہیں اور اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک توبہ قبول کرتے رہتے ہیں
جب تک تم نہ تھک جاؤ۔“ طبرانی، مستدرک حاکم

فائدہ:..... تھکنے سے مراد یہ ہے کہ انسان سے توبہ ممکن ہے کہ وہ بار بار گناہ کرنے اور توبہ کرنے سے تنگ آ جائے اور تھک ہار کر مایوس ہو بیٹھے
اور یہ سوچنے لگے کہ آخر کب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول کریں گے، اور اسی خیال سے آئندہ توبہ نہ کرے، جبکہ اللہ تعالیٰ تو تھکاوٹ وغیرہ عیوب

سے پاک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو معاف کرنے سے نہیں تھکتے، ہاں البتہ جب کوئی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول نہیں فرماتے، کیونکہ جب تک توبہ ہی نہیں تو قبولیت کیسی، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ جو توبہ نہ کرے گا اس کی مغفرت نہیں، بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمادیں گے انشاء اللہ تعالیٰ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۴۴۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں بنو حارثہ میں سے ایک شخص حضرت حرملة بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے سامنے تشریف فرما ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! ایمان تو یہاں ہے (اور ہاتھ سے زبان کی طرف اشارہ کیا) اور نفاق یہاں ہے (اور ہاتھ سینے پر رکھا) اور اللہ کا ذکر بہت ہی کم کرتا ہے، جناب نبی کریم ﷺ نے کچھ دیکھ کر فرمایا حضرت حرملة رضی اللہ عنہ نے اپنی بات دھرائی، تو آپ ﷺ نے حضرت حرملة رضی اللہ عنہ کی زبان کا کنارہ پکڑ لیا اور یوں دعا کی کہ اے اللہ! اس کی زبان کو سچا اور دل کو شکر کرنے والا بنا دیجئے، اس کو میری اور مجھ سے محبت کرنے والے کی محبت عطا فرما دیجئے اور اس کا معاملہ بھلائی کی طرف فرما دیجئے حضرت حرملة رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے اور منافق بھائی بھی ہیں جن کا میں سردار تھا کیا میں ان کو بھی یاد عطا دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، جو ہمارے پاس آیا، جیسے تم آئے، تو ہم اس کے لئے معافی مانگیں گے جیسے تیرے لئے معافی مانگی اور جس نے اس پر اصرار کیا تو اس کے لئے اللہ ہی بہتر ہے۔ ابو نعیم

فصل..... توبہ کے متعلقات کے بارے میں

۱۰۴۴۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیرے لئے ضروری ہے کہ تو جوانی کی عیش و عشرت سے بچے۔

مصنف عبدالرزاق مستدرک حاکم

۱۰۴۴۳ ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب مکہ معظمہ تشریف لائے تو ان گھروں میں نہیں ٹھہرے جہاں سے انہوں نے ہجرت فرمائی تھی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۰۴۴۴ ابوظہیر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے والا جب تک جاگ نہ جائے اس کے اعمال نہیں لکھے جاتے (یہ سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۰۴۴۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زمین و آسمان کے ملکوت دکھائے گئے تو آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو نافرمانی میں مصروف تھا، آپ علیہ السلام نے اس کے لئے بددعا فرمائی تو وہ ہلاک ہو گیا، ایک اور نافرمان پر نظر پڑی تو آپ علیہ السلام اس کے لئے بھی بددعا کرنے والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اے ابراہیم! آپ ایسے شخص ہیں جن کی دعا قبول کی جاتی ہے لہذا میرے بندوں کے لئے بددعا نہ کریں، کیونکہ ان کے میرے ساتھ تین طرح کے معاملات ہیں، یا تو وہ توبہ کر لیں گے تو میں توبہ قبول کروں گا، یا میں ان کی پشت سے ایسے لوگ پیدا کروں گا جو زمین کو میری بیخ سے بھر دیں گے، یا میں ان کو اپنے دربار میں حاضر کروں گا چاہوں گا تو معاف کروں گا اور چاہوں گا تو سزا دوں گا۔ ابن مردويه

۱۰۴۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو ہر روز کچھ لے کر اترتے ہیں اور اس میں حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں کے اعمال لکھتے ہیں۔“ ابن جریر

گناہ چھوڑ کر نیکیاں اختیار کرو

۱۰۴۴۷ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر میں پھر رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ سنو! بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنے کپڑوں کو سفید رکھتے ہیں لیکن اپنے دین کو میلا کرنے والے ہیں، سنو! بعض لوگ ایسے ہیں جو آج اپنے نفس کا احترام کرتے ہیں اور وہی کل ان کو ذلیل

کرنے والا ہوگا، سو جلدی سے آگے بڑھو اور پرانے پرانے گناہوں کے بدلے نئی نیکیاں کرو، لہذا اگر تم میں سے کوئی اتنی برائیاں کرے کہ زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ بھر دے اور پھر ایک نیکی کرے تو وہ ایک نیکی ان سب برائیوں کے اوپر چڑھ جائے گی اور برستی ان سب کو بادے لے گی۔

یعقوب بن سلیمان

۱۰۴۴۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ ہم سے گناہ ہو جاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم سے گناہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آتا جو گناہ کرتے اور پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دیتے۔

۱۰۴۴۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی گزرا جو مجنون تھا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص مجنون ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا مت کہو (بلکہ) مجنون تو وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی پر ڈٹا رہے، یہ شخص تو بالکل ٹھیک ہے۔ ابن النجار

۱۰۴۵۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نافرمانی کا بدلہ یہ ہے کہ عبادت میں سستی پیدا ہو جاتی ہے، معیشت تنگ ہو جاتی ہے، اور لذت میں نقص پیدا ہو جاتا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ یہ لذت میں نقص کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ وہ حلال مزا تو حاصل کر ہی نہیں سکتا اور جب مزا آتا بھی ہے تو ادھر وارہ جاتا ہے۔ ابن ابی الدنيا فی التوبہ

۱۰۴۵۱ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم گناہ اور خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ اور خطائیں کرے گی اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو معاف فرما دیں گے۔ بخاری فی تاریخہ

۱۰۴۵۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی دنیا کے لئے، ایک گھڑی آخرت کے لئے اور ان کے درمیان، اللہ تعالیٰ ہماری مغفرت فرمائے۔

۱۰۴۵۳ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے جبریل! میرے مومن بندے کے دل سے وہ جلاوت اور لذت ختم کر دے جو وہ پاتا تھا، مومن بندہ غم زدہ ہو جاتا ہے اور اس چیز کا طلب گار بن جاتا ہے جو اس کے نفس میں تھا تو اس پر ایسی مصیبت نازل ہوتی ہے کہ اس سے پہلے ایسی کبھی نازل نہ ہوئی تھی، جب اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ اے جبریل! میرے بندے کے دل سے جو چیز تو نے مٹائی تھی وہ واپس کر دے کیونکہ میں نے اسے آزمایا ہے اور صبر کرنے والا پایا ہے اور غن قریب میں اپنے پاس سے اس کو اور زیادہ دوں گا، اور اگر بندہ جھوٹا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نہ ہی اس کا خیال رکھتا ہے اور نہ پروا کرتا ہے۔

۱۰۴۵۴ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ گزر چکے ہیں ان میں ایک شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت اور اولاد سے نوازا تھا، سو جب اس کی موت کا وقت آپ پہنچا تو اس نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور کہا کہ تمہارا باپ تمہارے لئے کیا ثابت ہوا؟ انہوں نے کہا کہ بہترین ثابت ہوا، وہ شخص پھر بولا کہ کوئی شک نہیں کہ میں نے کبھی اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی اور وہ اب مجھے عذاب دے گا، لہذا جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا پھر اچھی طرح پینا اور پھر مجھے آندھی والی تیز ہوا میں اڑا دینا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کن، وہ دوبارہ جیتا جاگتا انسان بن گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے مجبور کیا، اس نے جواب دیا کہ آپ کے خوف نے، سو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس حال میں ملا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔ ابن حبان

۱۰۴۵۵ ”ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ سالم نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ میرے تمام امتیوں کو معاف کر دیا جائے گا علاوہ ان کے جو اعلانیہ گناہ کرتے ہیں، اور اعلانیہ گناہ کرنے میں سے یہ ہے کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر صبح ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کی پردہ داری کی ہو، اور وہ کہے اے فلاں میں نے رات ایسی حرکت کی جبکہ رات اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی، سو وہ رات اس طرح گزرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے تو اس کی پردہ پوشی کی تھی لیکن وہ اس پردے کو ہٹا دیتا ہے، اور ان کا یہ خیال تھا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ جب ہو جائے گا وہ جو عنقریب ہونے والا ہے تو اس کو دور کرنے والا کوئی نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کسی کے مقررہ وقت کو جلدی نہیں لاتے اور جو لوگ کوئی کام کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی کوئی کام کرنا چاہتا ہے جو وہ چاہتا ہے، خواہ لوگ اس کو ناپسند ہی کیوں نہ کریں جس چیز کو اللہ تعالیٰ قریب کر دے اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ دور کر دے اس کو قریب کرنے والا کوئی نہیں اور کوئی

کام اللہ کے حکم کے بغیر ہوتا ہی نہیں، اور وہ سوتے وقت اور نمازوں کے بعد چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہنے کا حکم دیا کرتے تھے اور یہ کل سو مرتبہ ہو جائے گا، اور سالم کا خیال تھا کہ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔

۱۰۴۵۶ حضرت محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ مجھے اپنے دل میں غم کا احساس ہوتا ہے حالانکہ میں اس کی وجہ نہیں جانتا اور میرا دل تنگ ہو گیا ہے، تو محمد بن الحنفیہ نے فرمایا کہ ایسا غم جس کی وجہ تمہیں معلوم نہ ہو یہ اس گناہ کی سزا ہے جو تم نے نہیں کیا، اس شخص نے پوچھا کہ کیا مطلب، انہوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دل کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے لیکن اعضاء و جوارح اس کا ساتھ نہیں دیتے، تو اس کی سزا غم سے دی جاتی ہے اعضاء و جوارح کو اس کی سزا نہیں دی جاتی۔

فصل اللہ کی رحمت کے وسیع ہونے کے بارے میں

۱۰۴۵۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ قیدی لائے گئے تو اچانک قیدیوں میں سے ایک عورت تیزی سے آگے بڑھی، اسے قیدیوں میں اپنا بچہ ملا تھا، اس عورت نے اپنے بچے کو پکڑا اور پیٹ سے لگا لیا اور اسے دودھ پلانے لگی، تو آپ ﷺ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینکے گی؟ ہم نے جواباً عرض کیا نہیں اگر یہ اس بات پر قادر ہو کہ اپنے بچے کو آگ میں نہ پھینکے، تو آپ نے فرمایا کہ جتنا رحم اس عورت کو اپنے بچے پر آتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔

بخاری، مسلم، ابوعوانہ، حلیہ ابی نعیم

۱۰۴۵۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہیں کہ تمام انسانوں کو جنت میں داخل کریں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! آپ نے سچ کہا۔ ابن حبان

۱۰۴۵۹ حضرت اسد بن کرز القسری الجبلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اے اسد بن کرز، تو کسی بھی عمل کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا بلکہ صرف اللہ کی رحمت سے، میں نے عرض کیا آپ بھی نہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا، میں بھی نہیں البتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری تلافی فرمادیں یا مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لیں۔

بخاری فی تاریخہ، ابن السکن، شیبازی فی الألقاب، طبرانی، ابونعیم، سنن سعید بن منصور

۱۰۴۶۰ فرمایا کہ ”جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو تخلیق فرمایا ہے اسی دن سورتیں بھی تخلیق فرمائی ہیں، ہر رحمت اتنی بڑی ہے کہ زمین و آسمان کے درمیان سما جائے، سوان میں سے ایک رحمت زمین پر اتاری، لہذا اسی وجہ سے مخلوق آپس میں رحم کا معاملہ کرتی ہے، اسی وجہ سے ماں بچے پر مہربان ہوتی ہے، اسی سے پرندے اور درندے پانی وغیرہ پیتے ہیں اور اسی سے مخلوقات زندہ رہتی ہیں، اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کو مخلوق سے واپس لیں گے اور یہ رحمت صرف انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں رہ جائے گی اور اس میں باقی نانوے رحمتوں کا اضافہ فرمادیں گے، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی ”اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے جسے عن قریب ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں“۔ سورۃ الاعراف ۵۶۔ خطیب فی المتفق والمفترق، ابن مردویہ عن سلیمان موقوفاً

حرف تاء

اس میں ایک کتاب ہے۔

کتاب التفلیس..... مفلس ہو جانے کا بیان

اس میں ایک ہی باب ہے۔

قرض دار کے بارے میں

۱۰۴۶۱۔ فرمایا: جو شخص مر جائے یا مقروض ہو جائے تو سامان کا مالک زیادہ حق دار ہے اپنے سامان کا جب اس کو پائے۔

ابن ماجہ، مستدرک حاکم، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۶۲۔ فرمایا: ”کوئی شخص مر جائے اور اس کے پاس کسی اور شخص کا مال بعینہ موجود ہو تو چاہے دیئے والا اس سے مانگ چکا ہو یا نہ مانگا ہو ہر حال میں وہ تمام قرضداروں کا شریک ہوگا۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ

۱۰۴۶۳۔ فرمایا: ”جو کوئی آدمی اپنے سامان کو بیچے اور اس آدمی کے مفلس ہونے کے بعد اسی سامان کو اس آدمی کے پاس پالے اور اس کی قیمت میں سے کچھ کرنا ممکن نہ ہو تو وہ سامان اس کا ہے اور اگر اس سامان کی قیمت میں سے کچھ پر قبضہ کرنا ممکن ہو تو وہ سامان قرض خواہ کے درمیان برابر ہوگا۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۶۴۔ فرمایا: ”جو کوئی شخص اپنے سامان کو بیچے پس مفلس ہو گیا وہ جس کو اس نے اپنا سامان بیچا اور بیچنے والے نے ابھی تک اس سامان کی قیمت نہیں لی تو اگر وہ اپنا سامان اس کے پاس موجود پائے تو وہ اس کے لینے کا سب سے زیادہ حقدار ہے، لیکن خریدنے والا اگر مر جائے تو اس صورتحال میں یہ شخص بھی دوسرے قرضداروں کا شریک ہوگا۔ مالک، ابو داؤد، بروایت حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام مرسلًا کوئی شخص مفلس ہو جائے اور دوسرا شخص اپنا مال اس کے پاس بعینہ موجود پائے تو وہ دوسروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔“

ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۶۵۔ جو شخص اپنا سامان بعینہ ایسے شخص کے پاس پائے جو مفلس ہو چکا ہو تو وہ دوسروں سے زیادہ اس چیز کے لینے کا حقدار ہے۔

متفق علیہ ابو داؤد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۶۶۔ کوئی شخص مفلس ہو جائے یا مر جائے اور دوسرا شخص اپنا مال اس کے پاس بعینہ پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

ابو داؤد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۶۸۔ جب کوئی شخص مفلس ہو جائے تو جو شخص اس کے پاس اپنی بیچی ہوئی چیز کو بعینہ پائے تو وہ دوسرے قرضداروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۶۹۔ جو شخص اپنا سامان بیچے اور اب تک اس نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی نہ لیا ہو تو وہ سامان اس کا ہو جائے گا اور اگر کچھ بھی قیمت لے لی ہو تو وہ دوسرے قرضداروں کا شریک ہوگا۔ الخطیب بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷۰۔ جو شخص اپنا سامان کسی ایسے آدمی کے ہاتھ بیچے جس نے اس کو قیمت ادا نہ کی ہو اور پھر مفلس ہو جائے تو بیچنے والا اگر اپنا سامان بعینہ اس کے پاس موجود پائے تو وہ اس کو لے لے۔ مصنف عبدالرزاق بروایت ابن ابی ملک

۱۰۴۷۱۔ جو شخص مفلس ہو جائے اور دوسرا شخص اپنا سامان اس کے پاس بعینہ پائے تو دوسرے قرضداروں کے بجائے وہ خود اس کو لے لے۔

مصنف عبدالرزاق بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷۲ جو شخص اپنا سامان کسی کو بیچے پھر خریدنے والا مفلس ہو جائے تو بیچنے والا اپنا سامان بعینہ اسکے پاس پائے تو وہ اس کو لے لے اگر اس نے اس کی قیمت اب تک نہ لی ہو اور اگر اس کی کچھ بھی قیمت لے چکا ہو تو وہ اور دوسرے قرضدار اس چیز کے برابر مستحق ہوں گے۔

۱۰۴۷۳ مصنف عبدالرزاق ابن ماجہ، سنن کبریٰ بیہقی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کوئی شخص مر گیا اور اس کے پاس کسی شخص کا مال بعینہ موجود ہو تو یہ شخص دوسرے قرضداروں کا شریک ہوگا چاہے وہ پہلے اس قرض کا تقاضا کر چکا ہو یا نہ کر چکا ہو۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۴ جو شخص اپنا مال کسی ایسے شخص کے پاس بعینہ موجود پائے جو مفلس ہو چکا ہو تو وہ دوسروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔ محمد بن یحییٰ ذہلی فرماتے ہیں یہ حکم مفلس شخص کے بارے میں ہے اور اس سے پہلی حدیث چوری کے مال کے بارے میں ہے۔

۱۰۴۷۵ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو شخص اپنا مال بعینہ کسی ایسے شخص کے پاس پائے جو مفلس ہو چکا ہو تو وہ دوسرے قرضداروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔ سنن دارقطنی فی الأفراد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷۶ آپ ﷺ نے قرض خواہوں سے فرمایا: جتنا تم پاؤ وہ لے لو اس کے علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں۔

مسند احمد، وعبد بن حمید، ترمذی حسن صحیح، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ، مسند احمد وسموہ بروایت حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ

کتاب الجہاد

اس میں چھ ابواب ہیں۔

پہلا باب جہاد کی ترغیب کے بارے میں

۱۰۴۷۷ فرمایا۔ تم پر تمہارے امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے چاہے امیر نیک ہو یا فاجر اور اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو، اور تم پر نماز واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے چاہے وہ نیک ہو یا برا، اور تم پر ہر مرنے والے مسلمان کی نماز جنازہ واجب ہے چاہے وہ مرنے والا نیک ہو یا فاجر ہو اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو۔ ابو داؤد، مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷۸ فرمایا۔ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷۹ فرمایا۔ بے شک جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ مسلم ترمذی، بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۰ فرمایا۔ اگر کسی شخص پر بیوی اور اولاد کی ذمہ داری نہیں تو اسے چاہیے جہاد میں لگ جائے۔

طبرانی، کبیر بروایت حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۱ فرمایا ”جب مومن کا دل اللہ کے راستے میں لرزتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے کھجور کے خوشے درختوں سے جھڑتے ہیں۔“

طبرانی کبیر حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۲ ”جو شخص ایک شام اللہ کے راستے میں لگا دے تو جس قدر غبار اس پر لگا ہے اس کے بقدر مشک اس کو قیامت کے دن ملے گی۔“

ابن ماجہ والبیضاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۳ فرمایا ”جو شخص اللہ کے راستے میں ایک تیر چلائے گویا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔“ ترمذی مستدرک حاکم بروایت ابو قبیص

۱۰۴۸۴ فرمایا ”جو شخص اللہ کے راستے میں دشمن پر ایک تیر چلائے اور اس کا تیر دشمن تک پہنچ جائے پھر چلا جائے اس کا تیر کام دکھائے یا نہ دکھائے اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔“ مسند احمد، نسائی ابن ماجہ، طبرانی کبیر، مستدرک حاکم بروایت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۵ فرمایا ”جو شخص اللہ کے راستے میں اپنی تلوار سونٹے تو گویا اس نے اللہ سے بیعت کر لی۔“ ابن مردودہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۶ فرمایا ”اللہ کے راستے میں اگر کسی سر میں درد ہو اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۷ فرمایا ”جو میرے ساتھ جنگ میں شریک نہ ہو سکا ہو اس کو چاہیے کہ وہ سمندر میں جہاد کرے۔“ طبرانی اوسط بروایت واثلہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۸ فرمایا ”جو شخص کسی قیدی کو دشمن کے ہاتھوں سے چھڑائے تو گویا کہ اس نے مجھے آزاد کیا۔“

طبرانی، صغیر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۹ فرمایا کہ ”جو شخص اللہ کے دین کو بلند کرنے کی خاطر لڑے وہ اللہ کے راستے میں نکلا ہوا ہے۔“

مسند احمد، ہونلاء الاربعہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۰ فرمایا ”جو شخص اللہ کے راستے میں صرف اتنی دیر لڑے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ نکالا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ پر حرام

فرمادیتے ہیں۔“ مسند احمد، بروایت حضرت عمرو بن عبسہ

۱۰۴۹۱ فرمایا ”جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ اس پر جہاد کا کسی قسم کا اثر نہ ہو تو وہ اس سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے دین میں کمی ہوگی۔“

ترمذی، ابو داؤد، مستدرک حاکم، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۲۔ فرمایا ”جو شخص دشمن سے جہاد کرے اور ثابت قدم رہے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا فتح ہو جائے تو وہ شخص قبر میں آرمایا نہیں جائے گا۔“

طبرانی کبیر مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو یوب رضی اللہ عنہ
۱۰۴۹۳۔ فرمایا ”جو شخص اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے پایا جائے اللہ پاک اس کو قبر کے فتنوں سے امن بخشیں گے۔“

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ
۱۰۴۹۴۔ فرمایا ”تین لوگ اللہ کی جماعت میں سے ہیں، جہاد سے کامیاب لوٹنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔“

نسائی، لابن حبان، مستدرک حاکم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۰۴۹۵۔ فرمایا ”کافر اور اس کو قتل کرنے والا آگ میں کبھی جمع نہ ہوں گے۔“ مسلم، ابو داؤد، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۶۔ فرمایا ”مجھے مہربانی کرنے والا اور جہاد کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے مجھے تا جریا بھتی باڑی والا نہیں بنایا گیا، یاد رکھو امت کے بدترین لوگ تا جریا بھتی باڑی کرنے والے ہیں مگر وہ شخص جو اپنے دین کی حفاظت کرنے والا ہو۔“

حلیہ ابو نعیم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۰۴۹۷۔ فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے رحم کرنے والا اور جہاد کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور مجھے تا جریا بھتی باڑی والا بنا کر بھیجا ہے بے شک قیامت میں بدترین لوگ وہ ہوں گے جو تا جریا بھتی باڑی کرنے والے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو اپنے دین کی حفاظت کرنے والے ہوں۔“

سنن دارقطنی فی الازار، حلیہ ابو نعیم وابن عساکر
۱۰۴۹۸۔ فرمایا ”کوئی گھر والے ایسے نہیں جن کے پاس صبح دو بیلوں کی جوڑی آتی ہو مگر یہ کہ وہ ذلیل ہوں گے“ (مراد بھتی باڑی والے لوگ ہیں)۔ طبرانی، کبیر بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۹۔ فرمایا ”جب تم بیچ عینہ کرنے لگو“۔ ابو داؤد، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۰۵۰۰۔ فرمایا ”جب لوگ دینار اور درہم میں بخل کرنے لگیں، بیع عینہ کرنے لگیں اور جانوروں کے پیچھے مشغول ہو جائیں گے اور اللہ کے راستے میں جہاد کو چھوڑ بیٹھیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسی ذلت ڈال دیں گے جس کو اس وقت تک نہیں بٹائیں گے جب تک یہ لوگ اپنے دین کی طرف لوٹ نہ آئیں۔“ مسند احمد، طبرانی کبیر، شعب الایمان، بیہقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۱۔ فرمایا ”سب سے افضل صدقہ ایک خیمہ کا سایہ اللہ کے راستے میں مہیا کرنا یا ایک غلام کا اللہ کے راستے میں دینا جو ان اونٹنی اللہ کے راستے میں دینا۔“ مسند احمد، ترمذی، بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ترمذی بروایت حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ
۱۰۵۰۲۔ فرمایا ”تم میں سے جو شخص اللہ کے راستے میں نکلنے والے کے پیچھے اس کے گھر اور مال کا بھلائی کے ساتھ خیال رکھے اس کو نکلنے والے کے اجر کے آدھے حصے جتنا ملے گا۔“ مسلم، ابو داؤد، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۳۔ فرمایا ”اللہ کو غبار آلود قدموں میں سے کوئی قدم اتنا محبوب نہیں جتنے وہ قدم جو جہاد کی صفیں سیدھی کرتے وقت غبار آلود ہوئے ہوں۔“

سنن سعید بن منصور بروایت ابن سابط رضی اللہ عنہ، مرسل
۱۰۵۰۴۔ فرمایا ”اللہ کے راستے میں ایک دن کا جہاد دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہے، اور جنت میں تمہارے کوڑے کے رکھنے کی جتنی جگہ ہے وہ جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک شام یا ایک صبح لگا دینا اور دنیا میں جتنی چیزیں ہیں ان سب سے بہتر ہے۔“ مسند احمد، بخاری، ترمذی، بروایت حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۵۔ فرمایا ”اللہ کے راستے میں ایک دن سرحد کی حفاظت ایک مہینہ کے روزوں اور رات کی عبادت سے بہتر ہے اور اگر کوئی شخص سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مر گیا تو اس کے اعمال کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور اس کا رزق بھی جاری رہے گا اور وہ فتنوں سے محفوظ ہو جائے گا۔“

مسلم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ
۱۰۵۰۶۔ فرمایا ”سرحد کی ایک دن کی حفاظت ایک مہینہ کے روزوں اور راتوں کی عبادت سے افضل ہے۔“ مسند احمد، بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۷ فرمایا ”اللہ کے راستے میں سرحد کی ایک دن کی حفاظت اس کے علاوہ دوسری جگہوں کی ہزار دن حفاظت کرنے سے بہتر ہے۔“

ترمذی، نسائی، مستدرک حاکم، بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۸ فرمایا ایک دن کی سرحد کی حفاظت زمانہ دراز تک روزے رکھنے سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے شہید جائے وہ بہت بڑے خوف سے امن پا جائے گا اور اس کا رزق اس تک پہنچایا جائے گا اور وہ جنت کی خوشبو پائے گا اور اس کے لئے قیامت تک حفاظت کرنے کا اجر لکھا جاتا رہے گا۔“ طبرانی کبیر بروایت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۹ فرمایا ”اللہ کے راستے میں ایک دن کی سرحد کی حفاظت ایک مہینہ یا ایک سال کی عبادت یعنی اس کے روزے اور رات کے قیام جتنا ثواب رکھتی ہے اور جو اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتا ہو اور وہ شہید ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں اور اس کے لئے اس حفاظت کا ثواب اس وقت تک لکھا جاتا رہے گا جب تک دنیا باقی رہے۔“

بروایت حضرت حارث رضی اللہ عنہ حضرت عبادۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۱۰ فرمایا ”سرحد کی حفاظت چالیس دن تک ہے جس نے چالیس دن تک حفاظت کی اور اس دوران نہ کچھ خرید و فروخت کی نہ کوئی گناہ کیا تو وہ اپنی خطاؤں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے کہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔“ طبرانی کبیر بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۱۱ جب تمہاری جنگیں ختم ہو جائیں اور ارادے بڑھ جائیں اور غنیمت اتار لی جائیں تو تمہارا بہترین جہاد جہاد کی تیاری ہے۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

مال غنیمت بہترین مال ہے

۱۰۵۱۲ فرمایا مسلمان کی بہترین کمائی اس کو اللہ کے راستے میں ملنے والا مال ہے۔ شیرازی فی الالقاب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۱۳ سب سے بہترین جہاد کرنے والا وہ ہے جو ساتھیوں کی خدمت کرے والا ہو اور وہ شخص جو ان کے پاس دشمن کی خبر لائے اور اللہ کے

نزدیک ان میں سب سے خاص مرتبہ والا روزہ دار ہے۔“ طبرانی اوسط بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۱۴ فرمایا ”اللہ کے نزدیک سب سے مقرب عمل اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے اسکے برابر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔“

بخاری فی التاريخ بروایت حضرت فضالۃ بن عیید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۱۵ فرمایا ”جہاد کو لازم پکڑ لو صحت مند رہو گے اور مالدار ہو جاؤ گے۔“ کامل ابن عدی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۱۶ فرمایا ”اللہ نے اس امت کے لئے دنیا کا عذاب قفل ہونے میں رکھا ہے۔“ حلیہ ابو نعیم بروایت عبداللہ بن یزید الارضاعی رضی اللہ عنہ

۱۰۵۱۷ فرمایا ”اس امت کو تلوار کے ذریعے سزا دی گئی ہے۔“ طبرانی کبیر عن رجل

۱۰۵۱۸ حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف سے خط فرمایا ”اس امت کا دنیا کا عذاب انکے اپنے ہاتھوں میں رکھ دیا ہے۔“ یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۱۹ فرمایا ”اللہ نے اس امت کا عذاب اس کی دنیا میں رکھ دیا۔“ طبرانی کبیر بروایت حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۰ فرمایا ”میری امت کا عذاب اس کی دنیا میں ہے۔“ مستدرک حاکم بروایت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۱ فرمایا بے شک مومنین کے لئے حب سے بہتر عمل اللہ کے راستے میں جہاد ہے۔“ طبرانی کبیر بروایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۲ فرمایا ”میری امت کی سیاحت اللہ کے راستے کا جہاد ہے۔“

ابوداؤد، مستدرک حاکم، شعب الایمان بیہقی بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۳ فرمایا بے شک ہر امت کے لئے ایک سیاحت ہوتی ہے اور میری امت کی سیاحت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے اور بے شک ہر

امت کے لئے رہبانیت ہوتی ہے میری امت کی رہبانیت دشمنوں کے ٹھکانوں سے سرحد کی حفاظت کرنا ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۴۔ فرمایا ”میں قیامت کے قریب تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہوں تاکہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو جس کا کوئی شریک نہیں اور میرا رزق میرے نیزے کے نیچے ہے اور حقارت اور ذلت ڈال دی گئی اس شخص پر جو میرے دین کی مخالفت کرے اور جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔“ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، طبرانی کبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۵۔ فرمایا ”لوگوں میں سے بہترین دو شخص ہیں ایک وہ شخص جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا رہے یہاں تک کہ ایسی جگہ تک جا پہنچے جہاں سے دشمن کو خطرہ ہو جائے اور دوسرا وہ شخص جو آبادی کے کنارے پر رہتا ہو اور پانچ وقت کی نمازیں ادا کرتا رہے، اپنے مال کا حق دیتا رہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ اس کو موت آجائے۔“ مسند احمد بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۶۔ فرمایا ”کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے بہترین مرتبہ والا نہ بتاؤں یہ وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ کے راستے میں چلتا رہے یہاں تک کہ مرجائے یا شہید کر دیا جائے، اور کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے پیچھے چلنے والا ہے؟ یہ وہ شخص ہے جو ایک گھاٹی میں گوشہ نشین ہو کر نماز پڑھتا رہے زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور برے لوگوں سے دور رہے“ خوب سن لو سب سے بدترین شخص وہ ہے جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا اور وہ پھر بھی عطا نہ کرے۔“ مسند احمد، ترمذی، نسائی، لابن حبان، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۷۔ فرمایا ”سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ شخص جو ایک گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں۔“ ابو داؤد، مستدرک حاکم بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۸۔ فرمایا ”سب سے بہتر مومن وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کر لے پھر وہ مومن جو ایک گھاٹی میں رہ کر اللہ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کر دے۔“ مسلم متفق علیہ، ترمذی، نسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۹۔ فرمایا ”اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرنے والا اس شخص سے زیادہ اجر حاصل کرنے والا ہے جو اپنے آپ کو چست کر کے ایک مہینہ کے روزے اور راتوں کی عبادت کرے۔“ شعب الایمان بیہقی بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۰۔ فرمایا ”بے شک اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے اپنے ہاتھوں کو صدقہ دینے کے لئے کھول ڈالے اور پھر ان کو بند نہ کرے۔“ طبرانی کبیر بروایت سہل ابن حنظلہ

جنت کے سودر جات مجاہدین کے لئے ہیں

۱۰۵۳۱۔ فرمایا ”یہ شک جنت میں سودر ہے ہیں جن کو اللہ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے، ہر دور جوں کے بیچ میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان پس جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ وہ جنت کے بیچ میں ہے اور جنت کا اعلیٰ درجہ ہے اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے، اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں۔“ مسند احمد بخاری، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۲۔ فرمایا ”جو شخص اللہ کے راستے میں نکلتا ہے اسے اللہ پکارتا ہے کہ اے مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں پر تصدیق نے نکالا ہے۔ مجھ پر اس کا حق ہے کہ میں اسے اس کے اجر اور ساتھ لائی ہوئی غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا دوں یا اسے جنت میں داخل کروں۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت کے لئے مشکل نہ ہوتا تو میں کسی سرے (وہ جنگ جس میں آپ خود شریک نہ ہوتے تھے) سے پیچھے نہ رہوں حالانکہ میری خواہش ہے کہ مجھے اللہ کے راستے جہاد (میں شہید) کیا جائے پھر زندہ کیا جائے پھر شہید کیا جائے۔ تین مرتبہ فرمایا۔

مسند احمد متفق علیہ نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۳۔ فرمایا ”اللہ کے راستے میں سرحد کی ایک دن کی حفاظت ایک مہینہ کے روزے اور راتوں کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اس حفاظت کے

دوران مر جائے وہ قبر کے قتل سے محفوظ کر دیا جائے گا اور اس کے عمل کا اجر قیامت تک لکھا جاتا رہے گا۔ ترمذی بروایت سلمان رضی اللہ عنہ ۱۰۵۳۴۔ فرمایا ”میں اللہ کے راستے میں ایک جہاد کرنے والے کے لئے سامان سفر کی تیاری کروں۔“

۱۰۵۳۵۔ فرمایا ”اللہ کے راستے میں کسی زخمی کو کوئی زخم نہیں لگتا اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کے راستے میں زخمی ہوا ہے مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت ہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۵۳۶۔ فرمایا ”کوئی شخص اللہ کے راستے میں زخمی نہیں ہوتا اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہوا ہے مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔“

ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۵۳۷۔ فرمایا ”کوئی زخمی اللہ کے راستے میں زخم نہیں کھاتا مگر یہ کہ وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی۔ بخاری بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۸۔ فرمایا ”کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کو موت آئے اور اللہ کے پاس اس کے لئے بھلائی ہو کہ وہ دنیا میں لوٹا پسند کرتا ہو اگر چہ اس کو دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب مل جائے سوائے شہید کے کہ وہ یہ تنہا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں اٹ جائے تاکہ اس کو دوبارہ شہید کر دیا جائے یہ اس وجہ سے کہ اس کو شہادت کی فضیلت کا پتہ چل چکا ہوگا۔“ مسند احمد متفق علیہ ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۹۔ فرمایا ”میری امت کے بعض لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے تھے اور سمندر کے بیچ میں اس طرح سوار تھے جیسے بادشاہ تختوں پر ہوتے ہیں۔“ متفق علیہ ترمذی، نسائی، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مسند احمد، مسلم، نسائی ابن ماجہ بروایت حضرت ام حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۰۔ فرمایا ”میں نے سمندر پر سوار ہونے والے لوگوں میں سے ایک ایسی جماعت دیکھی جو اس طرح تھی جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں۔“ مراد جہاد کرنے والے لوگ ہیں۔ ابو داؤد بروایت ام حرام رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۱۔ فرمایا ”میں اپنی امت میں سے ایک ایسی جماعت سے متوجہ ہوا جو سمندر پر اس طرح سوار تھی جیسے بادشاہ تختوں پر ہوتے ہیں۔“

مسلم بروایت ام حرام رضی اللہ عنہ ۱۰۵۴۲۔ فرمایا ”اے لوگو! دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت طلب کرو اور جب تمہارا دشمن ہٹا دیا جائے تو ثابت قدم رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے اے اللہ جو کتاب کو نازل کرنے والے ہیں اور بادلوں کو چلانے والے ہیں اور دشمنوں کو شکست دینے والے ہیں ان لوگوں کو شکست دے دیں اور ہمیں ان پر فتح نصیب فرمائیں۔“ متفق علیہ، ابو داؤد بروایت حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۳۔ فرمایا ”جو شخص اللہ کے راستے میں ایک گھوڑا دے دے اس حال میں کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور اسکے وعدے کو سچ جانتا ہو تو اس گھوڑے کے کھانے پینے، پاخانہ اور پیشاب کے بدلے میں اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔“

مسند احمد، ابن ماجہ، نسائی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۵۴۴۔ فرمایا ”جو اللہ کے راستے میں ایک گھوڑا عطا کر دے پھر اپنے ہاتھ سے اس کا چارہ بنائے تو ہر دانہ کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی ہے۔“ ابن ماجہ ابن حبان بروایت تیمم داری رضی اللہ عنہ

جہاد کیلئے گھوڑے پالنے کا ثواب

۱۰۵۴۶۔ فرمایا ”بے شک اللہ کے بعض ملائکہ ایسے ہیں جو ہر رات کو نازل ہوتے ہیں اور جنگ میں استعمال ہونے والے جانوروں کو گنتے ہیں

سوائے اس جانور کے جس کے گلے میں گھنٹی ہو۔ طبرانی بروایت حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ۱۰۵۴۷ فرمایا ”جو اپنے خرچ پر کسی شخص کو اللہ کے راستے میں بھیج دے اور خود گھر رہے تو اس کے لئے ہر درہم کے بدلے ساٹھ سو درہم کا ثواب ہے، اور جو خود اللہ کے راستے میں لڑے اور اس میں مال خرچ کرے تو اس کے لئے ہر درہم کے بدلے ساٹھ لاکھ درہم ہوں گے۔“

ابن ماجہ بروایت حسن بن علی ابو درداء رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو امامہ، ابن عمر، جابر، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ۱۰۵۴۸ فرمایا ”جس کو اللہ کے راستے میں کچھ حصہ ملے تو وہ اس کے لئے جنت کا ایک درجہ ہے۔“

ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابی نعیم ۱۰۵۴۹ فرمایا ”جو اللہ کے راستے میں جانے کے لئے کسی کو تیار کرے تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جو کسی جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر والوں کا اچھی طرح سے خیال رکھے تو گویا اس نے خود جہاد کیا“ مسند احمد، متفق علیہ، ابن ماجہ بروایت حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۰ فرمایا ”جو اللہ کے راستے میں جانے کے لئے کسی کو تیار کرے تو اس کے لئے اس جانے والے کے جتنا اجر ہے اور اس جانے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۱ فرمایا ”جو اللہ کے راستے کے لئے نکلے اور اس دوران مر جائے یا شہید کر دیا جائے یا اس کا گھوڑا یا اونٹ اسے پکل ڈالے یا اس کے بستر پر کوئی زہریلا جانور اسے ڈس لے یا جس طریقے سے بھی اللہ چاہے وہ انتقال کر جائے تو وہ شہید ہوگا اور اس کے لئے جنت ہوگی۔“

ابوداؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ ۱۰۵۵۲ فرمایا ”جو مسلمان اللہ کے راستے میں اتنی دیر بھی قتال کرے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ نکالا جاتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جو اللہ سے سچے دل کے ساتھ شہادت مانگے پھر وہ مر جائے یا قتل کر دیا جائے تو بے شک اس کے لئے شہید جتنا اجر ہے اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی زخم لگ جائے یا کوئی چوٹ پہنچے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی زخم لگے تو اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔“

مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ۱۰۵۵۳ فرمایا ”جو نہ جہاد کرے نہ کسی کو جہاد کے لئے تیار کرے نہ کسی مجاہد کے پیچھے اس کے گھر والوں کا خیال رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت سے پہلے پہلے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیں گے۔“ ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ۱۰۵۵۴ فرمایا ”جو اس حال میں دنیا سے رخصت ہو کہ اس نے نہ کبھی جہاد کیا ہو نہ کبھی اپنے دل میں اس کا ارادہ کیا ہو تو وہ ایک طرح کے نفاق پر دنیا سے رخصت ہوا۔“

فائدہ..... یعنی مومن کی تو شان یہی ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں نکلے یا پھر نکلنے کا خواہش مندر ہے۔“

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سرحد کی حفاظت میں جان دے دینا

۱۰۵۵۵ فرمایا ”جو اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتا ہو جان دیدے تو اللہ اس کے نیک اعمال کا ثواب اس کے لئے جاری رکھتے ہیں اور اس کا رزق اسکو اسی طرح ملتا رہتا ہے اور وہ قتل سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس حال میں اٹھائیں گے کہ وہ خوف سے اس میں ہوگا۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۶ فرمایا ”اللہ کے راستے میں ایک گھڑی کا جہاد لیلیۃ القدر میں حجر اسود کے پاس عبادت کرنے سے بہتر ہے۔“

ابن حبان، شعب الایمان بیہقی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۷..... فرمایا ”اللہ کے راستے کے لئے اپنے گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ دینے کیلئے ہاتھ کھولے رکھے اور ان کو بند نہ کرے۔“

مسند احمد ابو داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن الحنظلہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۸..... فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی میں ضمانت لیتا ہوں کہ اگر میں نے اس کو موت دے دی تو اس کو جنت عطا فرماؤں گا اور اگر اس کو واپس لوٹایا تو اجر یا غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں گا۔“

۱۰۵۵۹..... فرمایا ”جو اللہ کے راستے میں ایک دن اور رات کی حفاظت کرنے کے دوران انتقال کر جائے اس کے لئے اتنا ہی اجر لکھا جاتا رہے گا

اور اس کا رزق اس کو ملتا رہے گا اور وہ فتنوں سے محفوظ ہو جائے گا۔“

۱۰۵۶۰..... فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مومنین میں سے کچھ لوگ ایسے نہ ہوتے جن کو یہ گوارا نہیں کہ وہ جہاد میں

میرے سے پیچھے رہ جائیں اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں ان کو سواری دے سکوں تو میں اللہ کے راستے میں لڑی جانے والی کسی جنگ

میں بھی پیچھے نہ رہوں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اللہ کے راستے میں شہید کر دیا جاؤں پھر

دوبارہ زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں ہر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کر دیا جاؤں۔“

۱۰۵۶۱..... فرمایا ”اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی بھی کسی مسلمان کے تھنوں میں جمع نہیں ہو سکتا۔“

مسند احمد، متفق علیہ نسائی، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۶۲..... فرمایا ”کسی بندے کے اندر اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں ساتھ جمع نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کسی انسان کے اندر ایمان اور کفر کبھی

ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں۔“

۱۰۵۶۳..... فرمایا ”دوزخ میں کافر اور وہ مسلمان جس نے اس کا فر کونسل کیا ہو پھر سیدھا چلا ہو اور میانہ روی اختیار کی ہو جمع نہیں ہو سکتے، اور کسی

مسلمان کے اندر اللہ کے راستے کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی بندے کے اندر ایمان اور حسد ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں۔“

مسند احمد، نسائی، مستدرک حاکم، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

دو آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے

۱۰۵۶۴..... فرمایا ”دوزخ میں دو ایسے لوگ جمع نہیں ہو سکتے جن میں سے ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتا ہو ایسا مومن جو کافر کو قتل کرے پھر

سیدھے راستے پر چلتا رہے۔“

۱۰۵۶۵..... فرمایا ”بے شک شیطان نے ابن آدم کے مختلف راستوں میں گھات لگائی ہے، پس اس کے اسلام کے راستے میں بیٹھا ہے اور کہتا

ہے تم اسلام لاتے ہو اور اپنا اور اپنے باپ دادوں کا دین چھوڑتے ہو لیکن وہ اس کی بات نہیں مانتا اور اسلام لے آیا ہے پھر وہ اس کے ہجرت کے

راستے میں بیٹھا اور کہا تم ہجرت کر رہے ہو اور اپنی زمین اور اپنا آسمان چھوڑ رہے ہو (مراد اپنا وطن ہے) جبکہ مہاجر کی مثال تو ایسی ہے جیسے گھوڑے

کی چراگاہ میں ہے لیکن اس نے شیطان کی نہ مانی اور ہجرت کر لی پھر وہ اس کے جہاد کے راستے میں بیٹھا اور کہا تم مال اور جان کو مشقت میں ڈال

کر جہاد کر رہے ہو پھر اگر تم شہید کر دیے جاؤ گے تو تمہاری بیوی سے کوئی اور نکاح کر لے گا اور تمہارے مال کو تقسیم کر دیا جائے گا لیکن اس نے شیطان

کی بات نہیں مانی اور جہاد کیا، تو جو شخص اس طرح کرے تو اللہ پر واجب ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے، اور اگر وہ غرق ہو جائے تو اللہ پر

واجب ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے اور اگر اس کا جانور اس کی گردن توڑ دے تو اللہ پر واجب ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے۔“

مسند احمد، نسائی ابن حبان، بروایت حضرت سیرہ بن ابی فاکھہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۶۶..... فرمایا ”لوگوں میں سے سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے

بلندی پر اڑتا جا رہا ہو جب بھی کوئی پکاریا چیخ سنتا ہے اسی تک جا پہنچتا ہے لڑائی اور قتل کے مواقع تلاش کرتے ہوئے یا وہ شخص جو گھائیوں

میں سے ایک گھنٹی میں یا دواویوں میں سے ایک وادی کے بیچ میں اپنی بکریوں کے چھوٹے سے ریوڑ کے ساتھ ہو، نماز پڑھتا رہے، زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ اس کو موت آ پہنچے، اور لوگوں سے اس کا حلق بھلائی کے علاوہ کوئی نہ ہو۔

مسلم، ابن ماجہ، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۶۷ فرمایا ”مشرکین سے اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو۔“

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی لابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۶۸ فرمایا ”اللہ کے راستے میں سمندر کے ساحل پر ایک رات کی حفاظت اس شخص کی عبادت سے بہتر ہے جو اپنے گھر میں رہ کر ایک ہزار برس تک روزے رکھے اور راتوں کو عبادت کرتا رہے اور ہر برس تین سو دن کا کا اور ہر دن ہزار برس کا۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۶۹ فرمایا ”اللہ کے راستے کی ایک رات کی حفاظت بہتر ہے ایک ہزار ایسی راتوں سے جن میں عبادت کی جائے اور انکے دنوں میں

روزے رکھے جائیں۔“ طبرانی کبیر، مستدرک حاکم شعب الایمان بیہقی بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۷۰ فرمایا ”آگ حرام کر دی گئی اس آنکھ پر جو اللہ کے ڈر سے روئے اور آگ حرام کر دی گئی اس آنکھ پر جو اللہ کے راستے میں جاگی ہو اور آگ حرام کر دی گئی اس آنکھ پر جو اللہ کے منع کردہ چیزوں سے رک گئی ہو یا وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں ضائع ہو گئی ہو۔“

طبرانی کبیر، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۷۱ مجاہدین کی عورتیں پیچھے رہ جانے والوں پر اس طرح حرام ہیں جیسے ان کی اپنی مائیں اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے مجاہدین میں سے کسی کے گھر والوں کا رکھوالا بنے اور پھر ان میں خیانت کرے مگر یہ کہ قیامت کے دن مجاہد کو اس کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہل جائے گا کہ یہ ہے وہ شخص جس نے تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں کے ساتھ برائی کی سو تم اس کی نیکیوں سے جو چاہو لے لو پس وہ اس کے اعمال میں سے جو چاہے گالے لے گا تو تمہارا کیا گمان ہے میرا نہیں خیال کہ وہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ چھوڑ دے گا۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۷۲ فرمایا ”اسلام کی چوٹی اللہ کے راستے میں جہاد ہے اس کو وہی حاصل کر سکتا ہے جو لوگوں میں سب سے افضل ہو۔“

طبرانی، کبیر بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۷۳ فرمایا ”اللہ رحم کرے جو کیداری کے چوکیدار پر۔“ ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۷۴ فرمایا ”اللہ کے راستے کی چند گھڑیاں پچاس حجوں سے بہتر ہیں۔“ مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۷۵ فرمایا ”تلواریں جنت کی چابیاں ہیں۔“

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فی العلانیات وابن عساکر بروایت حضرت یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۷۶ فرمایا ”تلوار گواہی کے لئے کافی ہے۔“ ابن ماجہ بروایت سلمۃ بن المحبق رضی اللہ عنہ

تلواریں گواہ دیں گی

فائدہ:..... یعنی تلواریں قیامت کے دن اپنے استعمال کرنے والوں کے لئے گواہی دیں گی کہ انہوں نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا تھا۔“

۱۰۵۷۷ فرمایا ”تلواریں مجاہدین کی چادر ہیں۔“ مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت ابو یوب رضی اللہ عنہ، المحاملی فی امالیہ،

بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۰۵۷۸ فرمایا ”جہاد میں شریک ہونے والا اور جمعہ کی نماز میں شریک ہونے والا دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے پر زیادہ فضیلت نہیں

رکھتا۔“ (یعنی دونوں فضیلت میں برابر ہیں)۔ ابو النصر الغدینی فی مشختہ بروایت حضرت ثعبان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۰ فرمایا ”خوشخبری اس کے لئے جو اللہ کے راستے میں کثرت سے جہاد کرے گا جو اللہ کا ذکر کرے تو اس کے لئے ہر کلمہ کے بدلے ستر ہزار نیکیاں ہیں جو دس گنا بڑھادی جائیں گی اس کے ساتھ ہی اللہ کے پاس اسکے لئے اس سے بھی زیادہ بہت کچھ ہے۔“

طبرانی کبیر بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۱ فرمایا ”اللہ کے راستے کی ایک صبح اور ایک شام دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے۔“

متفق علیہ، نسائی بروایت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۲ فرمایا ”ہمارے رب اس قوم پر تعجب فرماتے ہیں جن کو زنجیروں سے باندھ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔“

مسند احمد، بخاری، ابوالدرداء بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۳ فرمایا ”مجھے ہنسی آتی ہے ان لوگوں پر جو تمہارے پاس مشرق کی سمت سے آئیں گے ان کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا اور وہ اس بات کو ناپسند کر رہے ہوں گے۔“

مسند احمد، طبرانی کبیر بروایت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۴ فرمایا ”مجھے ہنسی آتی ہے ان قوموں پر جو زنجیروں سے باندھ کر جنت کی طرف لے جائے جائیں گے۔“

مسند احمد بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۵ فرمایا ”مجھے تعجب ہوتا ہے اس قوم پر جو زنجیروں میں باندھ کر جنت کی طرف لے جائے جائیں گے وہ اس چیز کو ناپسند کر رہے ہوں گے۔“

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حلیہ ابو نعیم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۶ فرمایا ”ہمارے رب نے اس شخص پر تعجب فرمایا جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے پھر اس کے ساتھیوں کو شکست ہو جائے تو وہ اپنی ذمہ داری پہنچانے اور لڑتا رہے یہاں تک کہ شہید ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں دیکھو میرے بندے کی طرف یہ شخص

اس لئے لڑتا رہا کیونکہ اس کو میری نعمتوں کی خواہش تھی اور میرے عذاب سے خوف تھا یہاں تک کہ اس کو شہید کر دیا گیا۔“

ابوداؤد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۷ فرمایا ”تم پر اللہ کے راستے میں جہاد فرض ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ

تمہارے غم اور پریشانی کو دور فرماتے ہیں۔“ طبرانی کبیر بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۸ فرمایا ”اس شخص کے اعمال کم ہیں اور اجر زیادہ۔“

فائدہ:..... یہ ان صحابی کے بارے میں فرمایا ہے جو ایمان لائے اور ایمان لاتے ہی جہاد میں چلے گئے اور وہاں شہید ہو گئے اسلئے فرمایا کہ

انہوں نے ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بہت کم کئے ہیں لیکن پھر بھی اجر بہت لے گئے کیونکہ ان کو شہادت کا مرتبہ عطا ہوا تھا۔

متفق علیہ بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۹ فرمایا ”اللہ کے راستے کی ایک صبح یا ایک شام دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔“ مسند احمد متفق علیہ ابن ماجہ بروایت

حضرت انس رضی اللہ عنہ، متفق علیہ، ترمذی، نسائی ابن حاتم بروایت سہل بن سعد، مسلم، ابن ماجہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۰ فرمایا ”اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام بہتر ہے ہر اس چیز سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب۔“

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی تمام مخلوقات سے افضل ہے۔

۱۰۵۹۱ فرمایا ”مسند میں ایک جہاد کرنا خشکی کے دس جہادوں سے بہتر ہے اور جس شخص کا مسند میں سر چکرائے وہ اس شخص کی طرح ہے جو

اللہ کے راستے میں اپنے خون سے لٹ پٹ ہو جائے۔“

فائدہ:..... یعنی اس کو شہادت کا ثواب ملے گا۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا

۱۰۵۹۲ فرمایا ”مسند میں ایک جہاد خشکی میں دس جہادوں سے بہتر ہے اور جو مسند کو عبور کر لے گیا اس نے تمام وادیوں کو عبور کر لیا اور مسند

میں جس شخص کا سر چکرائے وہ ایسا ہے جیسا اللہ کے راستے میں اپنے خون میں لت پت ہونے والا۔“

طبرانی، کبیر، شعب الایمان بیہقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۰۵۹۳۔ جس شخص نے پہلے حج نہ کیا ہو اس کا حج کرنا دس جہادوں سے بڑھ کر ہے اور جو پہلے حج کر چکا ہو اس کے لئے جہاد میں شریک ہونا دس جوں سے بہتر ہے اور سمندر میں ایک جہاد خشکی کے دس جہادوں سے بڑھ کر ہے اور جو سمندر کو پار کر لے گیا اس نے ساری بستیاں پار کر لیں اور سمندر کے سفر میں جس کا سر گھومنے لگے وہ ایسا ہے جیسے اللہ کے راستے میں اپنے خون سے لتھر گیا ہو۔“

طبرانی کبیر شعب الایمان بیہقی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

سمندری راستہ سے جہاد کرنے والوں کی فضیلت

۱۰۵۹۴۔ فرمایا ”میری امت کی سب سے پہلی فوج جو سمندر میں سوار ہوگی انہوں نے اپنے لئے جنت واجب کروالی اور میری امت میں سے جو پہلی فوج قیصر بادشاہ کے شہر پر حملہ کرے گی ان کی مغفرت کر دی گئی۔“ بخاری بروایت ام حرام بنت سلمان رضی اللہ عنہ ۱۰۵۹۵۔ فرمایا ”ایک حج چالیس جہادوں سے بہتر ہے اور ایک جہاد چالیس جوں سے بہتر ہے۔“ البزار بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ فائدہ:..... پہلی صورت اس شخص کے لئے ہے جس پر حج فرض ہو اور دوسری صورت اس کے لئے جس پر حج فرض نہ ہو۔“ ۱۰۵۹۶۔ فرمایا ”ایک حج چالیس جہادوں سے بڑھ کر ہے اور ایک جہاد چالیس جوں سے بڑھ کر ہے۔“

شعب الایمان بیہقی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۷۔ فرمایا ”جہاد سے پہلے حج کرنا پچاس جہادوں سے افضل ہے اور حج کے بعد جہاد کرنا پچاس جوں سے بڑھ کر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک گھڑی کا جہاد پچاس جوں سے بڑھ کر ہے۔“ حلیہ ابی نعیم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۰۵۹۸۔ فرمایا ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا یہ سب اللہ کے وفد ہیں اللہ نے ان کو بلایا تو انہوں نے اطاعت کی اور انہوں نے اللہ سے سوال کیا تو اللہ نے ان کو عطا فرمایا۔“ ابن ماجہ، لاین حبان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ۱۰۶۰۰۔ فرمایا جہاد تیری دونوں خواہشوں کے لئے بہتر ہے۔ مسند فردوس عن ابی درداء رضی اللہ عنہ ۱۰۶۰۱۔ فرمایا ”جہاد دو طرح کے ہیں سو جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرے اور امیر کی اطاعت کرے اور بہترین مال خرچ کرے۔ ساتھی کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرے زمین میں فساد سے بچے تو بیشک اس کی نیند اور بیداری سب اجر کی مستحق ہیں اور جو شخص فخر اور ریاء جتلانے کے لئے کرے اور امیر کی نافرمانی کرے زمین میں فساد کرے تو بیشک وہ خوشحالی کے ساتھ واپس نہیں آئے گا۔“

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، مستدرک بیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۰۲۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا جو بندہ جہاد کے لئے اللہ کے راستے میں نکلتا ہے میری رضا کی خاطر تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ میں اسے اگر واپس لایا تو اس کے اجر اور غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا اور اسے اپنے پاس بلالیا تو معاف کر کے رحم کر کے جنت میں داخل کر دوں گا۔“

حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۰۳۔ فرمایا ”جہاد سے لوٹنا جہاد کی طرح ہی ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد مستدرک عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۰۵۔ فرمایا ”ایک گھڑی کا اللہ کے راستے میں قتال کی صف میں کھڑا ہونا بہتر ہے سال بھر کے کھڑے ہونے سے۔“

ابن عدی وابن عساکر ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔ یعنی اگر مسلمان اپنے گھر پر ہزاروں سال عبادت کرتا رہے یہ اللہ کے راستے میں قتال کی صف میں ایک گھڑی کے کھڑے ہونے کے برابر نہیں ہو سکتا۔

- ۱۰۶۰۶ فرمایا اس کے سر پر تلواروں کی چمک اسے آزمانے کے لئے کافی ہے۔ نسائی عن رجل فائدہ:..... یعنی مؤمن کے امتحانات کے لئے اتنا کافی ہے کہ موت اس کے سامنے ہو اور تلواریں چل رہی ہوں۔
- ۱۰۶۰۷ فرمایا کہ ”ہر عمل کا تعلق عمل کرنے والے سے مرتے وقت ختم ہو جاتا ہے علاوہ اس کے جو اللہ کے راستے میں کمر باندھے ہوئے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے عمل کی نشوونما کرتے ہیں اور قیامت تک اس کو اس کا رزق دیا جاتا ہے۔“ طبرانی، حلیہ بروایت عمر
- ۱۰۶۰۸ فرمایا کہ ”ہر وہ زخم جو کسی مسلمان کو اللہ کے راستے میں لگا دے قیامت کے دن ایسا ہوگا جیسے اس میں نیزہ لگا ہو اور اس میں سے خون بہہ رہا ہو، رنگ تو خون کا ہی ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔“ متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۰۶۰۹ فرمایا کہ ”ہر مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہونے والا ہے علاوہ اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں کمر باندھے ہوئے ہو، کیونکہ اس کا عمل اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک بڑھاتے رہتے ہیں اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہتا ہے۔“
- ابو داؤد، ترمذی، مستدرک حاکم بروایت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور مسند احمد بروایت حضرت حقیقہ بن عامر رضی اللہ عنہ
- ۱۰۶۱۰ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک سفر پچاس مرتبہ حج کرنے سے بہتر ہے۔“ ابو الحسن الصیقلی فی الاربعین عن ابی المضاء
- ۱۰۶۱۱ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے اور یقیناً جنت کی ایک کمان بھی ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔“ بخاری بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۰۶۱۲ فرمایا کہ ”اللہ عز وجل کے راستے میں ایک صبح لگا دینا یا ایک شام لگا دینا ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے، اور تم میں سے کسی کی کمان یا کسی کے قد کے برابر جگہ جنت میں سے دو سا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے اور اگر اہل جنت میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو جنت اور دنیا کے درمیان کی جگہ اس کی خوشبو سے بھر جائے اور اس کی روشنی سے روشن ہو جائے، اور یقیناً اس کے سر پر موجود اوڑھنی بھی دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے۔“
- مسند احمد، متفق علیہ، ترمذی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
- ۱۰۶۱۳ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک غزوہ مجھے چالیس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔“
- عبد الجبار الخولانی فی تاریخ داریا عن مکحول مرسلاً
- ۱۰۶۱۴ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک ساعت بھی کسی شخص کا کھڑے ہو جانا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“
- الضعفاء للعقیلی بروایت حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہ
- ۱۰۶۱۵ فرمایا کہ ”ہر نبی کے لئے رہبانیت ہوتی ہے اور اسی امت کی رہبانیت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔“
- مسند احمد بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
- ۱۰۶۱۶ فرمایا کہ ”نمازی کو اس کا اجر ملے گا، اور نمازی کو تیار کر کے بھیجنے والے کو اپنا بھی اور نمازی کا بھی (دونوں کا) اجر ملے گا۔“
- ابو داؤد، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۰۶۱۷ فرمایا کہ ”گر کر مرنے والے کے لئے شہید کا اجر ہے اور ڈوبنے والے کے لئے دوشہیدوں کا اجر ہے۔“ (فرمایا کہ) کسی بندے کا میزان عدل (قیامت میں) بھاری نہیں ہوگا جتنا کہ اس جانور سے بھاری ہوگا جسے اللہ کے راستے میں استعمال کیا جاتا ہو یا اس پر اللہ کے راستے میں سواری کی جاتی ہو۔ طبرانی کبیر عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۰۶۱۹ فرمایا کہ ”جس شخص کے دل میں اللہ کے راستے میں جانے کا شوق پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام کر دیں گے۔“
- مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
- ۱۰۶۲۰ فرمایا کہ ”کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کرے اور پھر اس کی گردن میں لٹکا دے مگر یہ کہ اس کو ہر دانے کے بدلے ایک نیکی دی جاتی ہے۔“ مسند احمد، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت تمیم رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۱۔ فرمایا کہ ”کوئی غازی ایسا نہیں جو اللہ کے راستے میں ہو اور پھر ان کو مال غنیمت ملے مگر یہ کہ ان کو ان کے آخرت کے اجر کا دو تہائی فوراً دے دیا جاتا ہے، اور ایک تہائی باقی رہتا ہے اور اگر مال غنیمت نہ ملے تو ان کا اجر مکمل کر دیا جاتا ہے۔“

مسند احمد، مسلم ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

مجاہد کا مرتبہ قائم اللیل کے برابر ہے

۱۰۶۲۲۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال (اور اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرتا ہے) اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا ہو، ہمیشہ کھڑا رہنے والا ہو روزے اور صدقے سے ڈھیلا نہیں پڑتا، یہاں تک کہ (مجاہد) واپس نہ لوٹ آئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرے کہ اگر اس کے راستے میں جان سے گیا تو جنت میں داخل ہوگا یا صحیح سلامت واپس آ گیا تو اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس آئے گا۔“ متفق علیہ، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۳۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال (اور اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرنے والا ہے) اس روزے دار کی طرح ہے جو کھڑا ہونے والا ہو، ڈرنے والا، رکوع اور سجدہ کرنے والا ہو۔“ نسائی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۴۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں صف میں کسی شخص کا کھڑا ہونا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت عمران رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۵۔ فرمایا کہ ”اگر کسی کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہو گیا تو جنت اس (مسلمان کرنے والے پر واجب ہوئی)۔“

طبرانی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۶۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں نیزہ باندھا تو اللہ قیامت کے دن اس کو گناہوں سے آزاد کر دیں گے۔“

عبدان بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۷۔ فرمایا کہ ”جس نے نمازی کی غیبت کی گویا کہ اس نے ایک مومن کو قتل کیا۔“ الشیرازی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۶۲۸۔ فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں کچھ مال خرچ کرے تو اس کے لئے سات سو گنا لکھ دیا جاتا ہے۔“

مسند احمد، ترمذی، نسائی، مستدرک حاکم بروایت خیر بن فاتک

۱۰۶۲۹۔ فرمایا کہ ”اگر کسی شخص نے کسی غازی کو تیار کروایا یہاں تک کہ وہ ثابت قدمی سے جہاد میں چلا گیا تو اس (تیار کروانے والے) کے لئے بھی غازی جیسا ہی اجر ہوگا یہاں تک کہ غازی کی موت واقع ہو جائے یا تو واپس آ جائے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۰۔ فرمایا کہ ”جس نے جہاد کے لئے اپنی اونٹنی کے تھنوں کو باندھ دیا اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام قرار دے دیں گے۔“

الضعفاء للعقیلی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۶۳۱۔ فرمایا کہ ”جس نے ایک رات بھی اللہ کے راستے میں گزاری تو اس کے لئے ہزار راتوں کے روزے اور قیام کی طرح ہوگی۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۲۔ فرمایا کہ ”سب سے افضل جہادیہ ہے کہ کوئی اس حال میں صبح کرے کہ اس نے عزم کیا ہو کہ کسی پر ظلم نہ کروں گا۔“

فردوس بروایت حضرت عفی رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۳۔ فرمایا کہ ”ایسا مت کرو، کیونکہ اللہ کے راستے میں تم سے کسی کے کھڑے ہونے کی جگہ، گھر پر اس کے ستر سال تک نماز پڑھنے سے افضل ہے، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرماوے اور جنت میں داخل کرے، اللہ کے راستے میں جہاد کرو جس نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیان جتنے وقت برابر بھی جہاد کیا، اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔“

ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۴ فرمایا کہ ”اے جابر! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے ساتھ کیسے ملاقات کی؟ اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی سے بغیر حجاب کے بات نہیں کی لیکن آپ کے والد کے ساتھ بغیر حجاب کے ملاقات فرمائی اور فرمایا کہ اے عبد اللہ! تمنا کرو، جس چیز کی تمنا کرو گے میں عطا کروں گا تمہارے والد نے فرمایا، اے میرے رب! مجھے زندہ کر دیجئے میں دوسری مرتبہ آپ کے راستے میں قتال کروں گا، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات میری طرف سے طے شدہ ہے کہ کوئی ان میں سے واپس نہ جائے گا، تو تمہارے والد نے عرض کیا کہ اے میرے رب پھر جو میرے پیچھے (زندہ) ہیں ان تک میرا حال پہنچا دیجئے“۔ ترمذی بروایت حضرت حابر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۵ فرمایا کہ ”جب احد میں تمہارے بھائی شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا جو جنت کی منہروں پر آتے جاتے ہیں، اور جنت کے پھل کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں رہتے ہیں، جب ان شہیدوں نے اپنا کھانا پینا اور اپنے رہنے کی جگہ نہایت عمدہ پائی تو کہنے لگے کہ کون ہمارے بھائیوں تک یہ بات پہنچائے کہ ہم زندہ ہیں جنت میں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے، تاکہ جہاد میں زہد نہ بن جائیں اور جنگ کے وقت توکل کر کے نہ بیٹھیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہاری یہ بات پہنچاؤں گا“۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۶۳۶ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کر رکھا جو میرے راستے میں نکلے اور اسے میرے راستے میں صرف جہاد نے اور مجھ پر ایمان نے اور میرے رسولوں پر تصدیق نے نکالا ہو تو اس کا ذمہ دار میں ہوں کہ اس کو جنت میں داخل کروں، یا اس کو اس کے اس ٹھکانے تک پہنچا دوں جہاں سے وہ نکلا تھا مال غنیمت اور اجر حاصل کرتے ہوئے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مسلمانوں پر گراں نہ ہوتا میں کبھی کسی سرے سے بھی پیچھے نہیں رہتا اور ہمیشہ اللہ کے راستے میں نکلتا لیکن مجھے اس میں گنجائش نہیں دکھائی دیتی کہ میں ان (مسلمانوں) کو اس پر مجبور کروں، ان کے پاس بھی گنجائش نہیں کہ وہ میرا اتباع کرتے اور نہ وہ مجھے چھوڑ کر پیچھے رہ کر خوش ہوتے ہیں، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے یقیناً اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے، پھر میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے، پھر میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۰۶۳۷ ایک شخص مسلمان ہوا اور قتال کرنے لگا اور قتل ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے عمل تو کم کیا لیکن اس کو اجر بہت زیادہ دیا گیا۔“

بخاری، مسلم بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ
سبیل سکینہ حیدر باطنی آباد
۱۰۶۳۸ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے سو درجے تیار کر رکھے ہیں، ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان، لہذا اگر میرے پاس کوئی ایسی چیز ہوتی جس سے میں قوت حاصل کرتا اور مسلمانوں کو قوت فراہم کرتا اور یا مسلمانوں کے پاس کچھ ہوتا جس سے وہ قوت حاصل کرتے تو کوئی سر یہ میں ایسا نہ بھیجتا جس کے ساتھ میں خود نہ جاتا لیکن نہ تو یہ میرے لئے ممکن ہے اور نہ ہی مسلمانوں کے لیے، اور اگر میں نکلتا تو کوئی ایسا نہ رہتا جس میں میرے ساتھ جائے بغیر کوئی خیر اور بھلائی رشتی، اور یہ بات میرے لئے بھی سخت ہے اور ان کیلئے بھی، لہذا مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے اور پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر قتل کیا جائے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۹ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو پکار کا جواب دیتے ہوئے میرے راستے میں نکلا، میری رضا کی خاطر جہاد کرتے ہوئے اور میرے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اور میرے رسولوں پر ایمان رکھتے ہوئے، تو اس کی ذمہ داری اللہ عزوجل پر ہے یا تو اس کو لشکر میں وفات دیدے جس طرح چاہے اور پھر اسے جنت میں داخل کرے، اور یا وہ اللہ کی ضمانت میں ہوگا، اگرچہ اس کی غیر حاضری گھر والوں سے طویل ہو جائے یہاں تک کہ وہ مال غنیمت اور اجر ثواب لے کر اپنے گھر والوں میں واپس آ جائے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۰..... فرمایا کہ ”جو کفار کا جواب دیتے ہوئے اللہ کی رضا کی خاطر اللہ کے راستے میں نکلا، اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہوئے تو وہ اللہ کی ضمانت میں ہے، سو یا تو اللہ تعالیٰ اس کو شکر میں ہی وفات دیدے جیسے چاہے اور پھر اس کو جنت میں داخل کر دے یا وہ اللہ کی ضمانت میں ہو جائے اگرچہ اس کی عدم موجودگی طویل ہو جائے پھر وہ صحیح سلامت اجر و ثواب اور مال غنیمت لیکر اپنے گھر والوں کے پاس آئے، اور جو اللہ کے راستے میں نکلا اور مر گیا یا قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے یا اس کو اس کا گھوڑا یا اس کا اونٹ گرا دے جس سے اس کی گردن ٹوٹ جائے، یا اس کو کوئی چیز ڈس لے یا وہ اپنے بستر پر کسی بھی طرح مر جائے تو وہ شہید ہے اور جنت اس کے لئے ہے۔“

متفق علیہ بروایت حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۱..... فرمایا کہ ”جنت کے سدرے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔“ بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ
 ۱۰۶۳۲..... فرمایا کہ ”جنت میں سدرے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے یا اس سے بھی زیادہ، یہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے ہے۔“ مسند عبد بن حمید بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۳..... فرمایا کہ ”لوگوں میں سے درجہ نبوت سے قریب ترین لوگ مجاہدین اور اہل علم ہیں، کیونکہ مجاہدین ان تعلیمات کی خاطر جہاد کرتے ہیں جو رسول لے کر آئے، اور رہے اہل علم تو وہ اس لئے کہ وہ انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔“

دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۴..... فرمایا کہ ”کچھ شک نہیں کہ اللہ کے راستے میں مجاہدین کا کیا ہے، فرمایا کہ ”اگرچہ ہوئے اس کا کوزا (چابک) گر جائے اور وہ (گھوڑے) سے اتر کر اس کو اٹھائے۔“ ابن ابی عاصم فی الصحابہ اور ابو نعیم بروایت حضرت ثابت بن ابی عاصم رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... اس روایت میں لفظ ”ڈر“ سے مراد خوف زدہ ہونا نہیں بلکہ صرف چونکا مراد ہے، یعنی اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے سرحد پر پہرہ دیتے ہوئے مسلمان مجاہد اگر ذرا سا اونگھ جائے اور اس حال میں اس کا چابک اس سے چھوٹ کر گر جائے اور وہ اس کی وجہ سے ذرا سا چونک جائے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۶۳۵..... فرمایا کہ ”ہر امت کے لئے رہبانیت ہوتی ہے اور میری امت کی رہبانیت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔“

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۶..... فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھے رات کو کھڑا نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ واپس آجائے جب واپس آئے۔“ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۷..... فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا ہو، کھڑا ہونے والا ہو، اللہ کی آیات (نماز میں) پڑھتا رہے دن کو بھی اور رات کو بھی اس ستون کی طرح۔“ حلیہ ابو نعیم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۸..... فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا ہو، کھڑا ہونے والا ہو، اللہ کی آیات کے ساتھ قوت پڑھنے والا ہو، اور روزے اور صدقے سے ڈھیلا نہ پڑے، (یہ مثال اس وقت تک ہے جب تک) مجاہد اپنے گھر والوں کے پاس نہ آجائے۔“ ابن حبان بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۹..... فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں مقام و مرتبے کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہو یہاں تک کہ قتل کیا جائے یا جان سے جائے، کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے ملا ہوا ہے؟ وہ شخص جو ایک گھانی میں الگ تھلگ نماز ادا کرتا رہتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

افضل ترین شخص

۱۰۶۵۰ فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں مقام و مرتبے کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ کے راستے میں ہو یہاں تک کہ جان سے جائے یا قتل کیا جائے، کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ کیا میں تمہیں بدترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔“

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۰۶۵۱ فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں تمام مخلوقات میں سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہے جب بھی معرکہ کا موقع ہوتا ہے اس پر سیدھا ہو جاتا ہے، کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ وہ شخص جو چند بکریوں کے ساتھ رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے کیا میں تمہیں بدترین مخلوق کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ نہ دے۔“ مسند احمد بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۲ فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں لوگوں میں سے سب سے بہتر آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، جی ضرور، فرمایا وہ شخص جو اللہ کے راستے میں ہے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہے اس انتظار میں ہے کہ وہ حملہ کرے یا اس پر حملہ کیا جائے، کیا میں تمہیں اس کے بعد سب سے بہترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں، عرض کیا، جی ہاں ضرور، فرمایا وہ شخص جو چند بکریاں لئے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے جانتا ہے کہ اس کے مال میں اللہ کا کیا حق ہے، اور لوگوں کے شر سے الگ تھلک ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا
۱۰۶۵۳ فرمایا کہ ”لوگوں میں سے سب سے بہتر مرتبے کا وہ شخص ہے جو گھوڑے کی کمر پر بیٹھا ہوا ہے دشمن کو ڈراتا ہے اور دشمن اس کو ڈراتا ہے۔“ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا

۱۰۶۵۴ فرمایا کہ ”اسلام تین کمرے ہیں، نیچے والا، اوپر والا، اور ایک اور کمرہ، رہا نیچے والا تو وہ اسلام ہے اس میں تمام مسلمان داخل ہیں لہٰذا ان کے بارے میں نہ پوچھ کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں، رہا اوپر والا سوان کے اعمال ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں، بعض مسلمان بعض دیگر مسلمانوں سے بڑھ کر ہیں، اور وہ جو سب سے اوپر والا کمرہ ہے تو وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے ہے یہاں تک وہی پہنچ سکتا ہے جو ان میں سب سے افضل ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ
۱۰۶۵۵ فرمایا کہ ”جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا اپنے گھر سے نکلا، اور مجاہدین کہاں ہیں؟ اور اپنی سواری سے گر پڑا اور مر گیا تو اب اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے، اور جو اپنی جگہ پر ہی قتل کیا گیا سو اس نے واپسی کا ٹھکانہ واجب کر لیا۔“

مسند احمد، ابن سعد، طبرانی، مستدرک حاکم متفق علیہ ابو نعیم بروایت محمد بن عبد اللہ بن عتیک عن ابیہ
۱۰۶۵۶ فرمایا کہ جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے نکلا پھر اسے کوئی آفت پہنچی یا کسی جانور نے ڈس لیا اور وہ مر گیا تو وہ شہید ہے، اور جو اپنی موت پر مرے تو اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو اپنی کمری مارا گیا تو اس نے فحش کا نہ واجب کر لیا۔“ العسکر فی الامثال
۱۰۶۵۷ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک غزوہ (معرکہ) بھی لڑا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طاعات ادا کر دیں۔“

دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
۱۰۶۵۸ فرمایا کہ ”جو دشمن سے ملا (جنگ کی) اور صبر سے کام لیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا یا غالب آ گیا تو اس کو قبر میں تکلیف نہ دی جائے گی۔“

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابو ایوب رضی اللہ عنہ
۱۰۶۵۹ فرمایا کہ ”جو غازی کی حرمت نہیں جانتا تو وہ منافق ہے، اور جو کسی غازی سے بغض رکھتا ہے سو وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو مجھ سے

بغض رکھتا ہے تو وہ اسلام سے بری (آزاد) ہو گیا، اور اگر کسی نے کسی غازی کو تکلیف دی تو اس نے مجھے تکلیف دی، اور جس نے مجھے تکلیف دی تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیں گے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہوگی۔“ رافعی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۰ فرمایا کہ ”جب اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے لئے بددعا کی اجازت دی تو فرشتوں نے امین کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کی دعا قبول کی گئی اور اس کی بھی جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا، پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجاہدین کو تکلیف دینے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی حمایت میں بھی ایسے ہی غصے ہوتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی حمایت میں، اور ان کی دعا بھی ایسے ہی قبول کرتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی۔“ ابو الفتح از دی فی الصحابہ اور ابو موسیٰ فی الذیل بروایت حمانہ باہلی رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۱ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہدین کو تکلیف دینے سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی حمایت میں بھی ایسے ہی غصے ہوتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی حمایت میں، اور ان کی دعا بھی ایسے ہی قبول فرماتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی دعا قبول فرماتے ہیں۔“

دارقطنی فی الافراد، دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

جہاد قیامت تک جاری رہے گا

۱۰۶۶۲ فرمایا کہ ”جہاد جاری رہے گا جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اس وقت تک جب تک میری امت کا آخری فرد دجال سے لڑے گا، کسی ظالم کا ظلم اس (جہاد) کو ختم نہ کر سکے گا اور نہ ہی کسی منصف کا انصاف۔“ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۳ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اس قوم سے جو جنت میں زنجیروں کے ساتھ بندھے ہوئے داخل ہوں گے۔“

بخاری، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۴ فرمایا کہ ”یقیناً میں دیکھ رہا ہوں ان لوگوں کو جن کو زنجیروں میں جنت کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔“

حاکم فی الکنی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۵ فرمایا کہ ”کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں کیوں ہنسا؟ میں نے اپنی امت میں سے کچھ لوگوں کو دیکھا جنہیں زنجیروں میں باندھا زبردستی جنت کی طرف لے جایا جا رہا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہوں گے؟ فرمایا کہ وہ مخمی قوم کے لوگ ہوں گے جنہیں مجاہدین گرفتار کریں گے اور اسلام میں داخل کر لیں گے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۶ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی ذمہ داری اللہ پر ہے، یا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت و مغفرت کی طرف قبول کر لے یا وہ اجر و ثواب اور مال غنیمت لے کر واپس پہنچ جائے، اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال ار روزے دار کی طرح ہے جو کھڑا عبادت کرتا رہتا ہے اور سست نہیں پڑتا یہاں تک کہ (مجاہد) واپس آ جائے۔“

ابن ماجہ مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۷ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں سونے والا اس روزے دار کی طرح ہے جو کبھی افطار نہیں کرتا اور کھڑا عبادت کرتا ہے اور سست نہیں پڑتا۔“

ابوالشیخ بروایت حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۸ فرمایا کہ ”غازی کا آنکھ چھپکانا جب وہ آنکھیں چھپکا تا ہے تو یہ بھی اس کے لئے نیکی ہے اور ایک نیکی سات گنا کے برابر ہے۔“

ابونعیم بروایت حضرت حابر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۹ فرمایا کہ ”جو شخص ایک دن بھی اللہ کے راستے میں بیمار ہو، یا دن کا کچھ حصہ یا ایک گھنٹہ، تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے سوغلام آزاد کرنے کے برابر اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور غلام بھی ایسے جن میں سے ہر ایک کی قیمت ایک لاکھ ہو۔“

ابن زنجویہ بروایت رجل من اهل الحجاز مرید

۱۰۶۷۰ فرمایا کہ ”بنی آدم کے تمام اعمال کو کرنا کاتبین لے کر آتے ہیں علاوہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہدین کے نیک اعمال کے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو فرشتے پیدا کئے ہیں وہ ان کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو گنتے سے عاجز ہیں۔“

ابو الشیخ فی الثواب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۱ فرمایا ”ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں تو نہیں پاتا، کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد نکلے تو تو اپنی مسجد میں داخل ہو اور کھڑے عبادت کرنے لگے اور سست نہ پڑے اور روزہ رکھے اور افطار نہ کرے؟“ بخاری بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۲ فرمایا کہ ”نیک بات، ہمیشہ روزہ رکھنا اور ہر سال حج کرنا جہاد کے قریب ہو سکتا ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز جہاد کے قریب نہیں ہو سکتی۔“

بیہقی فی شعب الایمان عن رجل من الصحابة رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۳ فرمایا کہ ”ہمیں کہنے دیجئے اے ابن الخطاب! جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔“

طبرانی بروایت ابی المنذر

۱۰۶۷۴ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کو لازم پکڑو کیونکہ یہ بھی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اس سے اللہ تعالیٰ ہر طرح کے غم و ہجوم ختم کر دیں گے، اور دروزدیک اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور دروزدیک اللہ تعالیٰ کی حدود قائم کرو اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والی کی ملامت ہے مت ڈرنا۔“ مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۵ فرمایا کہ ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جس میں سب سے بہتر آدمی وہ ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے اللہ کے راستے میں ہو، جب بھی کسی معرکے کا سننے اپنے گھوڑے کی پشت پر سیدھا ہو جائے اور اپنے گمان کے مطابق موت کو تلاش کرنے لگے، اور وہ شخص جو ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں نماز ادا کرے اور زکوٰۃ دے اور لوگوں کو صرف بھلائی کی حالت میں ملے۔“

ابن حبان بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۶ فرمایا کہ ”بندوں کے سب کے سب اعمال کی مثال اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے سامنے ایسی ہے جیسے خطاف (ایک نضا پرندہ) جو اپنی چونچ میں سمندر سے (ذرا سا) پانی لیتا ہے۔“ ابو الشیخ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۷ فرمایا کہ ”کوئی عمل اللہ کے نزدیک اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے اور ایسے حج کرنے سے جو محبوب اور خیانت سے پاک ہو قبول شدہ ہو، اس میں نہ کوئی گناہ ہو نہ جھگڑا اور نہ کوئی نہ مناسب حرکت، سے زیادہ محبوب نہیں۔“ حلیہ ابن نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۸ فرمایا کہ ”اس شخص جیسا لوگوں میں کوئی نہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے اللہ کے راستے میں جہاد کرے، اور اپنی برائی سے لوگوں کو محفوظ رکھے، اور اس شخص کی طرح جو اپنی بکریوں کے ساتھ دیہات میں رہے، مہمان کی مہمان نوازی کرے اور اس کا حق ادا کرے۔“

مسند احمد، طبرانی، حلیہ ابن نعیم، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۹ فرمایا کہ ”تم میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ صدقہ ابن عوف کا ہے، مہاجر فقرائے میں سے کسی فقیر کا ذرا سا ڈر جانا جو اللہ کے راستے میں اپنا چابک گھسیٹ رہا ہو ابن عوف کے صدقے سے زیادہ افضل ہے۔“

یہ روایت سعید بن ابی ہلال سے ہے کہ انہیں معلوم ہوا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے صدقہ دیا جس سے لوگ بہت خوش ہوئے یہاں تک کہ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔“

۱۰۶۸۰ فرمایا کہ ”اپنے اپنے ٹھکانوں پر اطمینان سے رہو کیونکہ اب ہجرت ختم ہو چکی، البتہ جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمہیں نکالا جائے تو نکل پڑو۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۸۱ حضرت ابو جہانہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں ایک سرخ جماعت کی نشاندہی کی جو دو صفوں کے درمیان منکبرانہ انداز میں چل رہی تھی، جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اس جماعت کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ وہ چال ہے جسے اللہ تعالیٰ اس جگہ (میدان جہاد) کے علاوہ (کسی بھی اور جگہ پر) شدید ناپسند کرتے ہیں۔“ طبرانی بروایت خالد بن سلیمان بن عبد اللہ بن خالد بن سمام بن خروشتہ عن ابی عن جدہ

۱۰۶۸۲ فرمایا کہ ”تم میں سے کسی کا ایک ساعت بھی اللہ کے راستے میں کھڑا ہونا اپنے گھر پر اس کی زندگی بھر کے عمل سے بہتر ہے۔“

ابن عساکر بروایت ابو سعید بن ابی فضالہ بن سعد اور مستدرک حاکم بروایت ابو سعید بن ابی فضالہ عن سہل بن عمرو

۱۰۶۸۳ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں کسی شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ اللہ کے نزدیک اس کی ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“

طبرانی، مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۱۰۶۸۴ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں کسی شخص کا صف میں کھڑے ہونا دنیا اور ہر اس چیز سے جو دنیا میں ہے بہتر ہے، اور جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تو وہ پہنچ گیا، خواہ تیر نشان پر لگا ہوا یا خطا کر گیا ہو تو اس کو غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اور جو اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو گیا تو وہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا۔“ طبرانی بروایت حضرت عمران بن حصین

۱۰۶۸۵ فرمایا کہ ”مجھے یہودیت یا نصرانیت دے کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ واضح اور روشن شریعت دے کر بھیجا گیا ہوں، اور تم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے، اور تم میں سے کسی کا صف میں کھڑے ہونا، اس کے ساٹھ سال تک نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔“ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

ایک صبح و شام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے

۱۰۶۸۶ فرمایا کہ ”ایک شام اللہ کے راستے میں لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے اور ایک صبح اللہ کے راستے میں لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے، اور ایک مومن کی جان، مال اور عزت دوسرے مومن پر اسی طرح حرام کر دی گئی ہے جس طرح اس دن کو حرام کیا گیا ہے۔“ مسند احمد، بیہقی فی شعب الایمان بروایت سفیان بن وہب الخولانی

۱۰۶۸۷ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک ساعت بھی پچاس مرتبہ حج کرنے سے بہتر ہے۔“ دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۸۸ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک صبح کا لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے۔“ ابن قانع عن سفیان بن وہب الخولانی

۱۰۶۸۹ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے۔“

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور متفق علیہ بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۰ فرمایا کہ ”غزوہ تبوک کے موقع پر جب حج کے لئے اجازت لینے والے لوگ بہت ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک غزوہ میں شریک ہونا مجھے چالیس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔“ عبد الجبار الخولانی فی تاریخ داریا بروایت مکحول

۱۰۶۹۱ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک دن لگا دینا باقی ہزار دنوں سے بہتر ہے۔“ مسند حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۲ فرمایا کہ ”تم میں سے کسی کا اللہ کے راستے میں کھڑے ہونا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔“

طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۳ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایسا ٹھہرنا جس میں تلوار بھی نہ سونپی گئی ہو اور نہ نیزہ چلایا ہو اور نہ ہی کوئی تیر چلایا ہو ایسی ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے جس میں ایک لمحے کے لئے بھی اللہ کی نافرمانی نہ کی ہو۔“ ابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۴ فرمایا کہ ”کوئی شخص اگر اللہ کے راستے میں ایک قدم بھی اٹھاتا ہے تو ”حور عین“ اسے جہانک کر دیکھتی ہیں اور اگر وہ قدم اٹھانے میں تاخیر کرے تو وہ اس سے حیا کرتی ہیں اور پردہ کر لیتی ہیں، اور اگر وہ شہید ہو جائے تو پہلا زخم جو اس کے سر میں لگے اور خون خبے تو وہ اس کی خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے، اور دو حور عین اس پر نازل ہوتی ہیں اس کے چہرے سے مٹی جھاڑتی ہیں اور کہتی ہیں کہ خوش آمدید، اب تمہارا وقت آ پہنچا اور وہ بھی کہتا ہے کہ خوش آمدید تم دونوں کا وقت بھی آ پہنچا۔“ ہناد، طبرانی بروایت یزید بن شحرة

فائدہ: ”سر کا زخم“ اتفاقی قید ہے احترازی نہیں اور وقت آ پہنچنے سے مراد جنت میں جانے کا وقت ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۶۹۵ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں (جب نکلو تو) منہ پر کپڑا وغیرہ نہ باندھا کرو، یہ تو صرف غبار ہے جو اللہ کے راستے میں ہے اور اہل جنت

کی مشک کا چورا ہے۔ ابو الشیخ بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۶ فرمایا کہ ”اس سے پیچھے نہ رہو، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کیونکہ یہ تو جنت کی خوشبو ہے یعنی غبار۔“

باوردی اور بغوی اور ابن لہندہ اور نسائی بروایت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۷ فرمایا کہ ”ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اللہ کے راستے میں ہو اور اس کے نذرے میں غبار ہو اور اسے آگ چھو جائے۔“

الشیرازی فی الألقاب بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۸ فرمایا کہ ”یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع ہو۔“

ابن زنجویہ بروایت حضرت ابوہریرہ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۶۹۹ فرمایا کہ ”یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اور حسد جمع ہو۔“

ابن حبان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۰ فرمایا کہ ”جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے تو وہ پیر آگ پر حرام ہیں۔“ مسند احمد، باوردی متفق علیہ

بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ، ابن زنجویہ عن رجل اور ابن عساکر بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۱ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک نوجوان کو دیکھا جو راستے سے ہٹ کر چل رہا تھا تو اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے کیا ہوا جو راستے سے ہٹ کر چل رہا ہے؟ اس نے جواباً عرض کیا کہ مجھے گرد و غبار ناپسند ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے الگ مت ہو، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ تو جنت کی خوشبو ہے۔“

ابو داؤد، فی المراسیل، نسائی فی الکئی اور بغوی طبرانی بروایت ربیع بن زید رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۲ فرمایا کہ ”کسی بندے کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود نہیں ہوئے مگر یہ کہ وہ آگ پر حرام ہو گئے ہیں۔“ مسند ابی یعلیٰ، ابن

عساکر بروایت حضرت مالک بن عبد اللہ الخضمی رضی اللہ عنہ اور الشیرازی فی الألقاب بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۳ فرمایا کہ ”کوئی شخص ایسا نہیں جس کا چہرہ اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس چہرے کو امن میں رکھیں گے اور کوئی شخص ایسا نہیں جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو آگ سے محفوظ رکھیں گے۔“

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۴ فرمایا کہ ”جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان کو آگ پر حرام کر دیں گے۔“

ابن زنجویہ اور سمویہ اور عمار اور ابن عساکر بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۵ فرمایا کہ ”جس نے غازی کو سامان فراہم کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ساقیہ فراہم کریں گے، اور جس نے غازی کو سامان فراہم کیا یہاں تک کہ وہ اس سامان کے ساتھ طاقتور ہو گیا تو اس (سامان فراہم کرنے والے) کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہوگا یہاں تک کہ (غازی) مر جائے یا قتل کر دیا جائے یا واپس آجائے، اور جس نے مسجد بنائی جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔“

مسند احمد، عدنی، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، مستدرک حاکم، متفق علیہ، سعید بن منصور بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۶ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں لڑنے والے کو سامان فراہم کیا تو اس (سامان دینے والے) کا اجر بھی اس (غازی) کی طرح ہے اور جس نے اللہ کے راستے میں لڑنے والے کی (عدم موجودگی میں) اس کے گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ رکھا اور ان پر خرچ کیا تو اس (خرچ کرنے والے اور نگرانی کرنے والے) کا اجر بھی غازی کی طرح ہوگا۔“

دارمی، ابن حبان، طبرانی، بروایت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۷ فرمایا کہ ”جس نے غازی کو سامان فراہم کیا یا اس کے گھر کی بھلائی کے ساتھ خبر گیری کی تو وہ ہمارے ساتھ ہو گئے۔“

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۸ فرمایا کہ ”جس نے حاجی کو سامان فراہم کیا یا اس کے گھر کی بھلائی کے ساتھ خبر گیری کی یا کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہوگا جیسا عمل کرنے والے کو ہوگا اور اس کے اجر میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔“

بیہقی فی شعب الایمان بروایت زید بن خالد رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۹ فرمایا کہ ”عزت و احترام کے لحاظ سے جہاد کرنے والی عورتوں کی فضیلت بیٹھ رہنے والوں پر ایسی ہے کہ جیسے وہ ان کی مائیں ہوں، اور کوئی شخص ایسا نہیں جس نے کسی مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے گھر کے ساتھ خیانت کی ہو مگر یہ کہ اس کو قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا ہونا پڑے گا، اس مجاہد سے کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ شخص جس نے تیرے گھر میں خیانت کی سو اس کے اعمال میں سے جتنے چاہے لے لے۔“

طبرانی بروایت ابن بریدۃ رضی اللہ عنہ

فصل.....رباط کے بیان میں

تکملہ

فائدہ:..... الرباط وہ جگہ جہاں لشکرِ سرحد کی حفاظت کے لئے قیام کرے، اس کی جمع رُبط آتی ہے۔

دیکھیں مصباح اللغات ص ۲۷۵، کالم مادۃ ربط، واللہ اعلم بالصواب مترجم

۱۰۷۱۰ فرمایا کہ ”وہ سیاہی جو رباط میں شامل ہو، اس کی نماز پانچ سونمازوں کے برابر ہے اور ایک دینار کا خرچ تو سودیناروں کے خرچ سے افضل ہے جو کوئی شخص کسی اور جگہ میں خرچ کرے۔“ ابو الشیخ، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱۱ فرمایا کہ ”اس معاملے کی ابتداء نبوت و رحمت ہے، اس کے بعد خلافت ہوگی، اس کے بعد ملوکیت اور رحمت پھر امارت اور رحمت، پھر اس پر ایک دوسرے کو ایسے دانتوں سے کاٹیں گے جیسے گدھ ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں، لہذا تم لوگ جہاد کو لازم پکڑنا، تمہارا سب سے افضل جہاد رباط ہوگا اور تمہارا سب سے افضل رباط، عسقلان ہوگا۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... عسقلان آج کل فلسطین میں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۱۲ فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں ایسی رات کے بارے میں نہ بتاؤں جو لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے (وہ رات) جس میں پہرے دار نے ایسے خوف کے عالم میں پہرہ دیا ہو کہ گویا کہ اب وہ اپنے گھر والوں میں نہ لوٹ سکے گا۔“

مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱۳ فرمایا کہ ”جس شخص نے اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی پہرے داری کی رضا کارانہ طور پر سلطان نے اس کو کچھ نہ دیا ہو وہ اپنی آنکھوں سے آگ کو نہ دیکھے گا البتہ قسم کو حلال کرنے کی صورت میں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ (تم میں سے کوئی نہیں جو اس تک آنے والا نہیں)۔“

مسند احمد، بخاری فی تاریخہ، مسند ابی یعلیٰ، طبرانی، بروایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱۴ فرمایا کہ ”جس شخص نے سمندر کے ساحل پر ایک رات پہرہ دیا تو اس کا یہ پہرہ دینا اپنے گھر پر ہزار سال تک عبادت کرنے والے کی عبادت سے افضل ہے اور سال بھی ایسا جس میں تین سو ساٹھ دن ہوں اور ہر دن ہزار سال کے برابر ہو۔“

مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱۵ فرمایا کہ ”جو شخص ایک دن یا ایک رات اللہ کے راستے میں پہرہ دے تو اس کا یہ پہرہ دینا مہینہ بھر کے روزوں یا مہینہ بھر کی نفل نمازوں کے برابر ہے۔“ بغوی اور ابن قانع بروایت سمیط العجلی

۱۰۷۱۶ فرمایا کہ ”جس نے ایک رات مورچے میں مسلمانوں کی چوکیداری کرتے ہوئے گزاری تو اس کا اجر جو اس سے پیچھے (یعنی گھر پر بیٹھا) روزے رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے کی طرح ہے۔“ ابن زنجویہ، دار قطنی فی الافراد بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱۷۔ فرمایا کہ ”جس نے اونٹنی کا دودھ نکالنے کے وقت تک بھی پہرہ دیا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔“

۱۰۷۱۸۔ فرمایا کہ ”جو مسلمانوں کی سرحدوں میں سے کسی سرحد پر مسلمانوں کی عیدوں میں سے کسی عید پر شریک ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی غیر موجودگی میں تمام مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کی تعداد کے برابر نیکیاں اس کو عطا فرمائیں گے۔“ ابن زنجویہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
۱۰۷۱۹۔ فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے ہلاک ہوا وہ قبر کے عذاب سے محفوظ ہو گیا اور اس کے لئے قیامت تک اس کا اجر بڑھتا رہے گا۔“ بغوی، ابن حبان، بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۰۔ فرمایا کہ ”جس نے ایک رات اللہ کے راستے میں پہرہ دیا تو اس کا یہ پہرہ دینا اپنے گھر والوں میں مہینہ بھرہ زے رکھنے والے اور عبادت کے لئے کھڑے رہنے والے سے بہتر ہے۔“ ابن عساکر بروایت سعید بن خالد بن ابی الطویل بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
۱۰۷۲۱۔ فرمایا کہ ”جس نے مسلمانوں کی سرحدوں میں سے کسی سرحد پر مسلمانوں کی عیدوں میں سے کسی عید میں شرکت کی تو اس کے لئے اسلام کے حرام موجود تمام پرندوں کے پروں کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔“ ابن زنجویہ بروایت یحییٰ بن ابی کثیر مرسلاً
۱۰۷۲۲۔ فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے وفات پا گیا سو وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ ہو گیا اور اس کے نیک عمل جو وہ کرتا تھا (ان کا ثواب اس کو قیامت کے دن تک ملتا رہے گا)۔“ الحکیم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

اللہ کے راستہ کا پہرہ قبر کے عذاب سے حفاظت کا ذریعہ

۱۰۷۲۳۔ فرمایا کہ ”جو کوئی ان مرتبوں میں سے کسی مرتبے پر وفات پا گیا قیامت کے دن تک انہی پر اٹھایا جائیگا جن پر اس کی وفات ہوئی تھی، پہرہ، یاج وغیرہ۔“ طبرانی بروایت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ
۱۰۷۲۴۔ فرمایا کہ ”جو پہرے کی حالت میں وفات پا گیا وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔“ اور بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہو گیا اور اس کو جنت کی ٹھنڈی ہوا اور رزق دیا جائے گا اور اس کے لئے قیامت تک اللہ کے راستے میں پہرہ دینے کا اجر لکھا جاتا رہے گا۔“

مسند احمد بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۵۔ فرمایا کہ ”قزوین اور روم پہرہ دینے والے اور تمام شہروں میں پہرہ دینے والوں میں سے ہر ایک کیلئے ایسے شہید کا ثواب لکھا جائے گا جو اللہ کے راستے میں خون میں ات پت ہو کر شہید ہوا۔“ خطیب فی فضائل قزوین اور رافعی بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ
۱۰۷۲۶۔ فرمایا کہ ”اللہ عز وجل کے راستے میں ایک رات کی پہرے داری ایسی ہزار راتوں سے افضل ہے جن میں رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کی گئی اور دن بھر روزہ رکھا گیا۔“

مسند احمد، طبرانی، ابونعیم فی المعرفة، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
۱۰۷۲۷۔ فرمایا کہ ”وہ آنکھ آگ پر حرام ہوگی جو ایک رات اللہ کی راہ میں جاگی ہوگی۔“ نسائی بروایت حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ
۱۰۷۲۸۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک دن کا پہرہ مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں مورچے میں وفات پا گیا تو اس کو قیامت کے دن تک جہاد کا اجر ملتا رہے گا۔“ ابن زنجویہ بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۹۔ فرمایا کہ ”کہ ایک دن رات مورچے میں رہنا مہینے بھر کے ایسے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے جن میں نہ افطار ہو اور نہ سستی اور اگر مورچے میں وفات پا گیا تو اس کے لئے دوبارہ زندہ ہونے تک اس کے بہترین عمل کا ثواب ملتا رہے گا اور وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔“

مسند احمد، طبرانی، ابن عساکر بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۰۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں گزارنا مہینے کے روزہ اور نمازوں سے بہتر ہے اور جو اللہ کے راستے میں مورچے

میں وفات پا گیا تو قیامت کے دن تک اس کو مجاہد کا اجر ملتا رہے گا۔“ بروانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۱۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں گزارنا دنیا اور اس پر موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے، اور جنت میں تم سے کسی ایک کا کوڑا (چابک) رکھنے کی جگہ بھی پوری دنیا اور اس پر موجود چیزوں سے بہتر ہے، اور ایک شام جو بندہ اللہ کے راستے میں لگا تا ہے یا ایک صبح دنیا اور

اس پر موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔“ مسند احمد، بخاری، نسائی، بروایت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۲۔ فرمایا کہ ”ایک دن اور رات اللہ کے راستے میں مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے سوا اگر اس کی وفات ہوگئی تو اس کو مورچہ بند کا اجر ملے گا اور آزمانے والوں (منکر نکیر) سے محفوظ رہے گا اور اس کے لئے جنت سے رزق مقرر کیا جائے گا۔“

بغوی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۳۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے، اور جو اللہ کے راستے میں مورچہ بند حالت میں مر گیا تو اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھا جائے گا اور اس کو اس کے بہترین عمل کا قیامت تک اجر ملتا رہے گا جو وہ کرتا تھا۔“

ابن زنجویہ بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۴۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں رہنا، دنیا اور اس میں موجود چیزوں سے بہتر ہے اور یقیناً جنت میں تم سے کسی کی کمان رکھنے کی جگہ بھی دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۵۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے اور جو ای مورچہ بندی کی حالت میں وفات پا گیا تو اس کو اس کے بہترین عمل کا اجر ملتا رہے گا جو وہ کرتا تھا اور وہ آزمانے والوں سے محفوظ ہو جائے گا اور قیامت کے دن شہید اٹھایا جائے گا۔“ طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۶۔ فرمایا کہ ”ایک دن رات مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے، اس کے لئے اس کا رزق جاری کیا جائے گا، اور اس کا عمل اس کے لئے باقی رکھا جائے گا اور وہ آزمانے والوں سے محفوظ ہو جائے گا۔“ طبرانی بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۷۔ فرمایا کہ ”ایمانت کرو! اور تم میں سے کوئی ایک بھی اس کام کو نہ کرے یقیناً مسلمانوں کے بعض مقامات پر صبر کرنا ایسے چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے جو خالی ہوں۔“ متفق علیہ بروایت حضرت عسعص بن سلامة رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... خالی سال سے مراد وہ سال بھی ہو سکتے ہیں جن میں صبر کرنے کا موقع نہیں ملا اور وہ سال بھی مراد ہو سکتے ہیں جن میں جہاد کرنے کا موقع نہیں۔

علاوہ ازیں مذکورہ روایت میں کہیں ربط اور کہیں م رابط کا لفظ آیا اس کے کئی معنی ہیں مثلاً گھوڑا، اسلامی ممالک کی سرحدیں، قلعہ وغیرہ لہذا مذکورہ روایات میں پس مورچہ بند کا اور کہیں پہرے دار کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۳۸۔ فرمایا کہ ”جہاد اس وقت تک سرسبز و شاداب بیٹھتا رہتا رہے گا جب تک آسمان بارش برساتا ہے اور زمین سے نباتات اگتی ہیں؟ اور عفریہ مشرق کی جانب سے ایسے لوگ اٹھیں گے جو یہ کہیں گے کہ نہ جہاد کوئی چیز ہے نہ ربط، یہی لوگ جہنم کا ایندھن ہوں گے، اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں بیٹھنا ایک ہزار غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور پوری کی پوری دنیا کے صدقے سے افضل ہے۔“

ابن عساکر ضعف عن انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۹۔ فرمایا کہ ”ہر مرنے والا جب مرجاتا ہے تو اس کے اعمال پر مہر لگا دی جاتی ہے علاوہ اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں مورچہ بند ہو کیونکہ اس کا عمل قیامت کے دن تک اس کے لئے لکھا جاتا رہتا ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۰۔ فرمایا کہ ”مجھے مدینہ کی مسجد (مسجد نبوی) یا بیت المقدس میں سے کسی میں بھی لیلۃ القدر مل جانے سے زیادہ پسند یہ ہے کہ میں تین راتیں مسلمانوں کی حفاظت کے لئے مورچہ بند پہرہ دوں۔“

ابوالشیخ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن شاہین، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۱..... فرمایا کہ ”کچھ شک نہیں کہ اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی شرمگاہ کی حفاظت کے لئے ایک دن کی مورچہ بندی جو رمضان المبارک کے مہینے میں نہ ہو وہ سو سال کی عبادت روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے، اور کچھ شک نہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی شرمگاہ کی حفاظت کے لئے ایک دن کی مورچہ بندی اللہ کے ہاں ہزار سال کی عبادت اور روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے اور افضل ہے، پھر اگر اللہ تعالیٰ اسے (مجاہد کو) صحیح سالم اپنے گھروالوں میں واپس بھیج دیں تو ہزار سال تک اس کی کوئی برائی نہیں لکھی جاتی بلکہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور قیامت تک کے لئے اس کے لئے مورچہ بندی کا اجر لکھا جاتا رہتا ہے۔“

ابوداؤد، بروایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

منذر نے ترغیب میں کہا ہے کہ یہ روایت موضوع من گھڑت ہے اور موضوع ہونے کی علامات چمک رہی ہیں اور کیوں نہ ہو اس لئے کہ اس کی سند میں عمر بن صحیح ہے۔

۱۰۷۴۲..... فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی قوموں کو کھڑا کریں گے جن کے چہرے چمک رہے ہوں گے لوگوں کے پاس سے ہوا کی طرح گزر جائیں گے، بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہوں گے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ وہ لوگ ہوں گے جو مورچے (یا پھرے) کی حالت میں وفات پا گئے۔ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۳..... فرمایا ”تین دن تیاری کرو پھر عمل کرنے والوں اور علم رکھنے والوں سے کہہ دو کہ انھیں چاہیے کہ مجھے یاد کریں یا رسول اللہ؟“

حلیۃ الاولیاء عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۴..... فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کو قیامت کے دن نور بنا دیں گے۔“

سنن سعید بن منصور بروایت حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۵..... فرمایا کہ ”اگر اللہ کے راستے میں کسی پر ذرا بھی بڑھاپا آ گیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا، عرض کیا گیا کہ بعض لوگ بڑھاپے (سفید بالوں) کو نوچ دیتے ہیں؟ فرمایا کہ جو چاہے اپنے نور کو نوچ پھینکے۔“

طبرانی بروایت حضرت فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۶..... فرمایا کہ ”اگر اللہ کے راستے میں کسی پر ذرا بھی بڑھاپا آ گیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا، اور جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا خواہ تیر نشانے پر لگایا نہیں، تو وہ ایسے ہے جیسے ایک غلام آزاد کرنا اور جس نے ایک مسلمان غلام آزاد کیا تو وہ اس کے لئے جہنم سے کافی ہو جائے گا۔“ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، نسائی، متفق علیہ بروایت حضرت عمرو بن طیبة رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۷..... فرمایا کہ ”جب لوگ دنیا روں اور درہموں کے ساتھ بخل کرنے لگیں گے اور سود کے حیلے کے ساتھ خرید و فروخت کرنے لگیں اور تم لوگ گائے کی دموں کو پکڑ لو گے اور کھیتی باڑی میں مشغول ہو کر اللہ کے راستے میں جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط فرمائیں گے جو تم سے اس وقت تک دور نہ ہوگی جب تک تم اپنے دین کے کام کی طرف واپس نہ چلے جاؤ، لہذا ایک شخص قیامت کے دن اپنے پڑوسی کے پیچھے پڑا ہوگا اور کہہ رہا ہوگا کہ اس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کیا تھا اور میرے ساتھ اپنے مال میں کجی کی تھی۔“

ابن جریر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۸..... فرمایا کہ ”جب تم گائے کی دموں کے پیچھے لگ جاؤ گے اور سود کے حیلے کے ساتھ خرید و فروخت کرنے لگو گے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ ضرور بالضرورت تمہاری گردنوں پر ذلت مسلط کر دیں گے پھر وہ ذلت اور رسوائی تم سے اس وقت تک دور نہ ہوگی جب تک تم واپس اس چیز کی طرف لوٹ نہ جاؤ جس پر پہلے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو۔“ مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... فرمایا کہ ”جس پر پہلے تھے سے مراد جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

فرمایا کہ ”جب عرب گائے کے دموں کے پیچھے لگ جائیں گے تو ان پر زلت ڈال دی جائے گی اور ان پر اہل فارس کا بیٹا مسلط کر دیا جائے گا پھر وہ دعائنگا کریں گے لیکن قبول نہ ہوگی۔“ تمام عن سادر بن شہاب بن مسرور عن ابیہ عن جده سعد بن ابی العادیہ عن ابیہ ۱۰۷۵۰ فرمایا کہ ”اے بشر! نہ جہاد نہ صدقہ جنت میں کسی چیز کے ساتھ داخل ہو گے۔“

مسند احمد، حسن بن سفیان، ابن قانع، طبرانی مستدرک حاکم، سعید بن منصور بروایت حضرت بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ عنہ ۱۰۷۵۱ فرمایا کہ ”نہ صدقہ نہ جہاد تو جنت میں کس چیز کے ساتھ داخل ہو گے؟“

طبرانی معجم اوسط، متفق علیہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ عنہ

تکملہ..... گھوڑوں پر خرچ کرنے کے بیان میں

۱۰۷۵۲ فرمایا کہ گھوڑے پر خرچہ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے صدقہ کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے شخص۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۷۵۳ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا روک رکھا تو وہ (گھوڑا) اس شخص کے لئے آگ سے بچاؤ ہوگا۔“

عبد بن حمید بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ۱۰۷۵۴ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھا پھر پیچھے سے کھر کھرا کیا اور ہاتھ پھیرا اور گھوڑے کے لئے جو صاف کئے تو اس کیلئے ہر جو اور ہر دانے کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی اور برائیاں مٹائی جائیں گی۔“ ابن عساکر بروایت حضرت تمیم رضی اللہ عنہ ۱۰۷۵۵ فرمایا کہ ”گھوڑے پر خرچہ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے کوئی شخص جو صدقہ لیتا ہے، اور اس (گھوڑے) کا پیشاب اور لید وغیرہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں پاکیزہ مثقب کی مانند ہوگا۔“

ابن سعد، طبرانی، بروایت یزید بن عبد اللہ بن غریب عن ابیہ عن جده فائدہ:..... صدقہ کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے شخص جو صدقہ لے لیتا ہے اس جملے سے مراد یہ ہے کہ خرچہ کرنے والا بظاہر تو اپنے گھوڑے پر خرچہ کر رہا ہے جو اس نے جہاد فی سبیل اللہ کی نیت سے پالا ہے، لیکن درحقیقت وہ اس ہاتھ سے بے انتہاء اجر و ثواب لے رہا ہوتا ہے تو اس اجر و ثواب لینے کو یہاں صدقہ لینے سے تشبیہ دی، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۵۶ فرمایا کہ ”جس نے اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کئے پھر جو لے کر کھڑا ہوا اور گھوڑے کی گردن میں لٹکا دیے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جو کے ہر دانے کے بدلے نیکی لکھ دیتے ہیں۔“ ابن زنجویہ والحاکم فی الکنی بروایت حضرت تمیم رضی اللہ عنہ ۱۰۷۵۷ فرمایا کہ ”مسلمانوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر دانے کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر دانے کے بدلے اس کی ایک برائی مٹا دیتے ہیں۔“

ابن عساکر بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

گھوڑے کی تین قسمیں

۱۰۷۵۸ فرمایا کہ ”گھوڑے تو تین ہیں، ایک تو وہ جو کسی شخص نے اللہ کی رضا کے لئے باندھا ہو اور گھوڑا جو کسی شخص نے سواری اور بار برداری کے لئے باندھا رکھا ہو، اور ایک وہ جو کسی شخص نے دیا اور دکھاوے کے لئے باندھا ہو تو وہ آگ میں ہے۔“

ابوالشیخ فی الثواب برہات حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۵۹ فرمایا کہ ”گھوڑے تو تین ہی ہیں، ایک گھوڑا رحمن کے لئے ایک گھوڑا انسان کے لئے اور ایک گھوڑا شیطان کے لئے، رحمن کا گھوڑا تو

وہ ہے جو کسی نے اللہ کی رضا کے لئے رکھا ہو اور اس پر بیٹھ کر اللہ کے دشمنوں سے قتال کرے، اور انسان کا گھوڑا وہ ہے جس کے پیٹھ کو وہ اپنے (سواری کے) لئے رکھے اور اس پر بوجھ اٹھائے، اور شیطان کا گھوڑا جو گروی رکھنے رکھانے میں اور جوئے میں استعمال ہو۔

طبرانی بروایت حضرت خباب رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۰ فرمایا کہ ”گھوڑے تو تین ہیں، ایک وہ گھوڑا جسے کسی نے اللہ کی رضا کے لئے باندھا ہو، سو اس کی قیمت اس کا اجر ہے اور اس کی عاریت بھی اجر ہے اور اس کو گھاس دانہ ڈالنا بھی اجر ہے اور ایک گھوڑا وہ ہے جس میں کوئی شخص شرط لگائے اور رهن رکھے، سو اس کی قیمت بھی بوجھ ہے اس کو گھاس ڈالنا بھی بوجھ ہے اور اس پر سواری بھی بوجھ ہے، اور ایک گھوڑا وہ ہے جسے پیٹ کے لئے رکھا ہو سو ہو سکتا ہے کہ وہ فقر و فاقہ دور کرنے کا باعث ہو اگر اللہ چاہے۔ مسند احمد عن رجل بن الانصار

فائدہ:..... عاریت سے مراد کوئی چیز کسی دوسرے کو بلا معاوضہ کچھ وقت کے استعمال کے لیے دینا، اور پیٹ کے لئے ہونے سے مراد ی ہے کہ اس سے بار برداری کا کام لے گا اور کچھ کم کھائے چنانچہ اسی لئے آگے فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ فقر و فاقہ دور کرنے کا باعث ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۶۱ فرمایا کہ ”جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر اپنے چوپائے پر خرچ کرتا ہے اور اللہ کی رضا کی خاطر اس پر اٹھاتا ہے تو اس کا میزان بھی اس چوپائے کی طرح بھاری ہوگا۔ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۲ فرمایا کہ ”ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے آپ پر خرچ کرتا ہے اور ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے والدین پر خرچ کرتا ہے، ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے بیٹے پر خرچ کرتا ہے، ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور ایک دینار وہ ہے جسے تو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہے اور وہ اجر کے لحاظ سے ان سب سے زیادہ اچھا ہے۔ دارقطنی فی الافراد بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

تکملہ..... سمندر کی جنگ کے بیان میں

۱۰۷۶۳ فرمایا کہ ”جو شخص سمندر کے کنارے اختساب اور مسلمانوں کی حفاظت کی نیت سے بیٹھا، تو اللہ تعالیٰ سمندر کے ہر قطرے کے بدلے

اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ طبرانی بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۴ فرمایا کہ ”سمندر کے ساحل پر پیار ہو جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں صبح سو غلام آزاد کروں پھر ان کو اور ان کی سوار یوں کو تیار

کروا کہ اللہ کے راستے میں بھیج دوں۔ ابو الشیخ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۵ فرمایا کہ ”جس کسی نے مسلمانوں کے ساحلوں میں سے کسی ساحل پر تین دن مورچہ بندی کی تو وہ اس کے لئے سال بھر کی مورچہ

بندی کے برابر ہو جائے گا۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا

۱۰۷۶۶ فرمایا کہ ”جو شخص سمندر میں ایک دن پیار ہوا تو ایسے ہزار غلام آزاد کرنے سے تو افضل ہے جن کو تیار کروا کر قیامت تک ان پر خرچہ

کیا جاتا رہے، اور جس نے اللہ کی کمان کی خاطر کسی کو ایک آیت سکھائی یا سنت میں سے ایک کلمہ سنایا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے مٹھی بھر ثواب دیں گے

یہاں تک کہ جو ثواب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس سے افضل ثواب کوئی نہ رہے گا۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۷ فرمایا کہ ”جس نے مغرب کے وقت ساحل سمندر پر اپنی آواز بلند کرتے وقت ایک تکبیر کہی تو اللہ تعالیٰ اس کو سمندر کے ہر قطرے

کے بدلے دس نیکیاں عطا فرمائیں گے اور دس برائیاں مٹا دیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمائیں گے اور وہ بھی ایسے کہ ہر درجے کے

درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ ایک تیز رفتار گھوڑا سو سال میں طے کرے۔ طبرانی، حلیہ ابی نعیم، مستدرک حکم بروایت ایاس بن معاویہ رضی

اللہ عنہ بن قرۃ عن ابیہ عن جدہ وقال الذہبی هذا منکر جذاؤ فی اسنادہ من یتھم

۱۰۷۶۸ فرمایا کہ ”جس نے سمندر میں ایک جنگ بھی اللہ کی رضا کے لئے لڑی اور اللہ جانتا ہے کہ کون اللہ کی رضا کے لئے جنگ لڑتا ہے (تو

تحقیق) اس نے اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی فرمانبرداری ادا کر دی اور جنت کو ایسے طلب کیا جیسے کہ اس کو طلب کرنے کا حق تھا اور جہنم سے ایسے بھاگا جیسے اس سے بھاگنا چاہیے۔ طبرانی اور ابن عساکر بروایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، وفيہ عمر بن صبح کذاب ۱۰۷۶۹ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کی رضا کے لئے سمندر میں جنگ لڑی تو اس کے لئے وہ ہوگا جو دو موجوں کے درمیان ہوتا ہے جیسے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے لئے دنیا سے کٹ گیا ہو۔“ ابو الشیخ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فائدہ: دنیا سے کٹ جانے کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک سے بالکل قطع تعلق کر کے تنہائی میں عبادات وغیرہ میں مصروف ہو جائے بلکہ مراد یہ ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا اور دین کے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور فرمانبرداری کا اتنا خیال رکھے کہ گویا کہ اسے اللہ کی رضا کے علاوہ کچھ سوچتا ہی نہیں۔ اور دو موجوں کے درمیان سے مراد دو موجوں کے درمیان پانی کے قطروں کی تعداد کے مطابق نیکیاں ماننا ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۷۰ فرمایا کہ ”جس نے میرے ساتھ مل کر (کافروں کے خلاف) جنگ نہیں کی تو اسے چاہیے کہ سمندری جنگ میں حصہ لے کیونکہ سمندر میں ایک دن قتال کرنا خشکی پر دو دن قتال سے (اجر کے اعتبار سے) بہتر ہے، اور سمندری جنگ کے ایک شہید کا اجر خشکی کے دو شہیدوں کی طرح ہے، اور سب سے بہتر شہداء اصحاب الکف ہیں۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! یہ اصحاب الکف کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ جن کی کشتیاں وغیرہ سمندر میں اپنے سواروں سمیت الٹ گئیں۔“ بروایت علقمہ بن شہاب القسری مرسلاً ۱۰۷۷۱ فرمایا کہ ”جس نے میرے شانہ بشانہ کافروں سے جنگ نہیں کی تو اسے چاہیے کہ سمندری جنگ میں حصہ لے۔“

۱۰۷۷۲ فرمایا کہ ”سمندر میں کھانا کھانے والا جسے قے ہوگئی ہو تو اس کے لئے شہید جیسا اجر ہے، اور ڈوبنے والے کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے۔“ سنن ابی داؤد، متفق علیہ بروایت حضرت ام حرام رضی اللہ عنہ معجم اوسط طبرانی بروایت علقمہ بن شہاب

فصل..... صدق نیت کے بیان میں

۱۰۷۷۳ جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا، انکی نیت صرف مال غنیمت ہے پس اس کے لئے وہ مال غنیمت اجر ہے۔“

مسند احمد، نسائی، مستدرک حاکم بروایت عباد رضی اللہ عنہ ۱۰۷۷۴ فرمایا کہ ”یقیناً اللہ تعالیٰ قتل و قتال میں مرنے والوں کو ان کی نیتوں پر اٹھائیں گے۔“ ابن عساکر بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۱۰۷۷۵ فرمایا کہ ”کہ وہ لوگ جو میری امت میں سے جہاد کرتے ہیں اور کچھ مقررہ وظیفہ لیتے ہیں اور دشمن کے خلاف قوت حاصل کرتے ہیں ان کی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرح ہے جو اپنے بیٹے کو دودھ پلاتی تھیں اور معاوضہ لیا کرتی تھیں۔“

سنن ابی داؤد، فی مزاسیلہ اور ابو نعیم متفق علیہ بروایت جابر بن نصیر مرسلاً ۱۰۷۷۶ فرمایا کہ ”سبحان اللہ۔ پاک ہے اللہ کی ذات اس میں کچھ حرج نہیں کہ اجر لیا جائے اور حمد کی جائے۔“

مسند احمد، ابی داؤد، بروایت حضرت سہل بن الحنظلہ فائدہ: اس سے پہلے والی روایت کی روشنی میں اگر اس روایت کو دیکھا جائے تو اس کی مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر جہاد کرتے ہوئے کچھ مقررہ اجر لیا جائے اور ان کی کچھ تعریف بھی کر دی جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں کیونکہ مقررہ وظیفہ لینا بھی ضروری ہے جسے دشمن کے خلاف قوت حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جائے اور تعریف سے مجاہدین کی حوصلہ افزائی ہو جائے اور وہ اور زیادہ ذوق و شوق سے جہاد کریں گے۔ یاد دوسرے لفظوں میں یوں کہہ دیا جائے کہ اگر جہاد کے دوران مجاہدین کو کچھ وظائف بھی دے دیئے جائیں اور ان کی تعریف بھی کی جاتی رہے تو اس کی وجہ سے ان کی نیت پر کچھ فرق نہیں پڑتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۷۷۔ فرمایا کہ ”میں نے نہیں پایا اس کے لئے اس جنگ کے بدلے میں کوئی اجر اس دنیا میں یا آخرت میں علاوہ ان دنائے کے جو اس نے مقرر کئے تھے۔“ سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت یعلیٰ

۱۰۷۷۸۔ فرمایا کہ ”اے عبداللہ بن عمرو“ اگر تم نے صبر کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی طرح صبر کرنے والا اور احتساب کی نیت کرنے والا بنا کر اٹھائیں گے، اور اگر تم نے دکھاوے اور تکاثر کی نیت سے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس دکھاوے تکاثر، تفاخر، بڑھائی ظاہر کرنے کی حالت پر اٹھائیں گے اے عبداللہ بن عمرو! تم نے جس حال میں بھی قتال کیا یا تمہیں قتل کیا گیا اللہ تعالیٰ اس حال میں تمہیں اٹھائیں گے۔“ سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۷۷۹۔ فرمایا کہ ”عنقریب تم پر شہر فتح ہوتے چلے جائیں گے اور عنقریب تم زبردست لشکر جرار بن جاؤ گے، پھر تمہارے اس معرکے میں مختلف دستے بنائے جائیں گے سو تم میں سے ایک شخص ایک دستے سے ناپسندیدگی کا اظہار کرے گا اور اپنی قوم میں رہے گا پھر باقی قبیلوں سے الگ ہو جائے گا اور خود کو ان کے سامنے پیش کرے گا اور کہے گا کہ کون ہے وہ جس کے لئے میں اس وفد کے بدلے کافی ہو جاؤں؟ کون ہے وہ جس کے لئے میں اس وفد سے کافی ہو جاؤں؟ سنو! یہ وہ شخص ہے جو اپنے خون کے آخری قطرے تک لو کرائے پردے رہا ہو۔“

مسند احمد، سنن ابی داؤد، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ
۱۰۷۸۰۔ فرمایا کہ ”بعض قومیں مدینہ میں ہمارے پیچھے ہیں، ہم جس گھاٹی اور جس وادی سے گزرتے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں، انہیں کسی عذر نے روک لیا ہے۔“ بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
۱۰۷۸۱۔ فرمایا کہ ”یقیناً مدینہ میں ایسی قومیں بھی ہیں کہ تم جتنا بھی چلے اور جو کچھ بھی خرچ کیا اور جس وادی سے گزرے وہ اس میں تمہارے ساتھ تھے حالانکہ وہ مدینہ میں ہیں کسی عذر کی وجہ سے نہیں آ سکے۔“

مسند احمد، بخاری ابو داؤد ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مسلم، ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... ہمارے پیچھے رہنے سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مدینہ منورہ ہی میں ٹھہرے رہے ہیں اور ہمارے ساتھ جہاد میں شرکت کے لئے نہیں آ سکے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۸۲۔ فرمایا کہ ”وہ خاتون اس کے حوالے کر دیو کی تھی وہ (خاتون) ان جنگوں میں اس کا حصہ ہے۔“

مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ

تکملہ..... مقابلے کے بیان میں

۱۰۷۸۳۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی خاطر تلوار لٹکانے والے پرفرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں اور وہ (فرشتے) ان کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ لوگ تلوار لٹکائے ہوئے رہتے ہیں۔“ خطیب بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۴۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کی رضا کی خاطر گلے میں تلوار لٹکائی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایسا ہار پہنائیں گے جو دنیا کی ابتداء سے لے کر آخری دن تک نہ بنا ہوگا، بے شک اللہ تعالیٰ غازی کی تلوار نیزے اور اسلحے پر فخر کرتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر فخر کریں تو اس کو کبھی عذاب نہ دیں گے۔“ ابو الشیخ اور المخلص فی فوائدہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۵۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کی رضا کے لئے اپنے گلے میں تلوار لٹکائی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ہار پہنائیں گے، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ ان دو ہاروں کے برابر نہ ہوگا، دنیا کی ابتداء سے لے کر انتہا تک اور فرشتے اس وقت تک اس کے لئے رحمت کی دعا مانگتے ہیں جب تک وہ تلوار اتار کر رکھ نہ دے، اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے غازی کی تلوار نیزہ اور (دیگر) اسلحے پر فخر کرتے ہیں اور جب اللہ اپنے بندوں میں سے کسی پر فخر کریں تو اس کو کبھی بھی عذاب نہ دیں گے۔“ ابن النجار بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

گے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ طبرانی بروایت حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ بن عبد السلامی رضی اللہ عنہ ۱۰۷۹۷۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے سو سال کی مسافت تک دور کر دیں گے۔“

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ ۱۰۷۹۸۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے اتنی دور کر دیں گے کہ ایک بہت پھرتیلا تیز رفتار گھڑ سوار سو سال تک وہ فاصلہ طے کر سکے گا۔“ طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ۱۰۷۹۹۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو سو سال کی مسافت کی مقدار کے برابر جہنم سے دور کر دیں گے۔“

ابن مندہ بروایت حضرت خطام بن قیس رضی اللہ عنہ ۱۰۸۰۰۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں بنادیں گے ہر خندق کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا سات زمینوں اور آسمانوں کے درمیان ہے۔“ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۰۱۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اس دن کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان ستر سال کا فاصلہ پیدا فرمادیں گے۔“ خطیب مسند احمد، بخاری، مسلم، متفق علیہ، بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۸۰۲۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک نفل روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق بنادیں گے جس کا فاصلہ آسمان زمین کے برابر ہوگا۔“ ابن زنجویہ، ترمذی، طبرانی، بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۰۳۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کے فاصلے کے بقدر دور فرمادیں گے۔“ نسائی بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۸۰۴۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے جہنم کی گرمی کو اس کے چہرے سے ستر سال کے فاصلے کے برابر دور فرمادیں گے۔“ نسائی بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۸۰۵۔ فرمایا کہ ”جو بندہ بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے جہنم کی آگ کو اس کے چہرے سے ستر سال کے فاصلے کے برابر دور فرمادیتے ہیں۔“ ابن حبان بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

حور عین سے شادی

۱۰۸۰۶۔ فرمایا کہ ”جو بندہ بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اس کی شادی حور عین میں سے ایک حور سے کر دی جاتی ہے، جو کھوکھلے موتی کے بنے ہوئے خیمے میں ہوتی ہے، اس نے ستر جنتی لباس پہنے ہوئے ہیں ان میں سے ایک لباس بھی (خوبصورتی وغیرہ میں) اس حور سے مشابہت نہیں رکھتا، حور سرخ یا قوت کے بنے ہوئے ایسے پلنگ پر ہوتی ہے جس میں موتی جڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اس پلنگ پر ستر ہزار بستر بچھے ہوئے ہوتے ہیں جو اندر سے موٹے ریشم کے بنے ہوتے ہیں، اس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ستر ہزار خادماائیں ہوتی ہیں اور ستر ہزار اس کے شوہر کے لئے، ہر خادمہ کے پاس سونے کے ستر ہزار تھال ہوتے ہیں ان میں سے کوئی تھال ایسا نہیں ہوتا جس میں دوسرے سے مختلف کھانا نہ ہو، وہ شخص (یعنی روزہ دار) آخری کھانے کی لذت بھی ویسے ہی پائے گا جیسے پہلے کھانے کی۔“

ابن عساکر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۰۸۰۷۔ فرمایا کہ ”جو کوئی شخص بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے سو سال کے فاصلے کے برابر دور کر دیتے ہیں۔“

سمویہ، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت عبد اللہ بن سفیان الدردی رضی اللہ عنہ فائدہ:۔۔۔ جہنم سے دوری کا فاصلہ مختلف روایات میں مختلف ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ روزے دار کے ایمان اور اخلاص میں تفاوت ہو

جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا بھی صدقہ کر دو تو میرے صحابہ کے ایک مد کے برابر بھی نہیں۔

او کما قال رسول اللہ ﷺ

تو یہاں بھی اتنی بڑی مقدار میں سونا صدقہ کرنے کے باوجود جو ثواب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مد سے بھی کم ہے تو وہ تمام مسلمانوں اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان میں تفاوت کی وجہ سے ہے بھلا عام مسلمانوں کے ایمان کو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان سے کیا نسبت؟ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ (مترجم)

فرمایا جو بندہ اللہ کے راستے میں روزہ رکھتا ہے اللہ اس کی جو رعین سے موتی کے اندر بنے ہوئے خیمے میں شادی کرائیں گے، اس کے ستر لباس ہوں گے اور کوئی لباس اس کی دوسری ساتھی کے لباس سے ملتا جلتا نہ ہوگا ان کی مسہری سرخ یا قوت سے بنی ہوگی جس پر سچے موتی جڑے ہوں گے اس پر ستر ہزار بستر ہوں گے جو ان کے استبرق (اعلیٰ ریشم) کے بنے ہوں گے اور اس کے ستر ہزار خادما ہیں اس کی ضرورت کے لئے ہوں گی ستر ہزار ہی اس کے شوہر کی ہوں گی ہر خادمہ کے ساتھ ستر ہزار پلیٹیں سونے کی ہوں گی ہر پلیٹ میں الگ الگ کھانا ہوگا اور ہر دوسرے کھانے کی لذت پہلے کھانے جیسی ہی ہوگی ابن عباس رضی اللہ عنہ اس روایت میں ولید بن زید دمشقی قنسی ہے جو کہ مکر الحدیث ہے۔ اس لئے یہ روایت مشکوک ہے۔

۱۰۸۰۷۔ فرمایا کہ ”جو شخص بھی اللہ کی رضا کے خاطر روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے سو سال کے فاصلے کے برابر دور لے جاتے ہیں۔“

سمویہ، طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت عبداللہ بن سفیان الأزدی رضی اللہ عنہ

دوسری فصل..... جہاد کے آداب کے بیان میں

اس میں تین مضامین ہیں۔

پہلا مضمون..... مقابلے کے بیان میں

۱۰۸۰۸۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ کھیل گھوڑا دوڑانا اور تیر اندازی ہے۔“

کامل ابن عدی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۰۹۔ فرمایا کہ ”جب تیراجہاد کا ارادہ ہو تو ایسا گھوڑا خریدو جس کی پیشانی روشن اور چمکدار ہو اس کا دائیں ہاتھ میں سفیدی نہ ہو تو تم سلامت رہو گے اور مال غنیمت حاصل کرو گے۔“ طبرانی، مستدرک حاکم بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۰۔ فرمایا کہ ”گھوڑوں کو راضی رکھا کرو وہ راضی رہیں گے۔“ کامل ابن عدی ابن عساکر بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۱۔ فرمایا کہ ”گھوڑا دوڑانے کے لئے شرط لگانا جائز ہے۔“ سمویہ اور الضیاء بروایت حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۲۔ فرمایا کہ ”گھوڑوں کو راضی رکھا کرو کیونکہ وہ راضی ہو جاتے ہیں۔“ طبرانی اور الضیاء بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۳۔ فرمایا کہ ”جس نے گھروڑ کے دن کمائی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۴۔ فرمایا کہ ”مقابلہ نہیں مگر دوڑ کا گھڑسواری اور نشانے بازی کا۔“ مسند احمد، سنن اربعہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۵۔ فرمایا کہ ”ریشم اور نمار (ایک خاص دھاری دار چادر) پر نہ بیٹھو۔“ سنن ابی داؤد، بروایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۶۔ فرمایا کہ ”جس نے گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا حالانکہ وہ مقابلہ کرنے سے خود کو محفوظ نہ سمجھتا تھا تو جو انہیں ہے، اور جس نے دو گھوڑوں میں گھوڑا داخل کیا اور وہ مقابلہ کرنے سے خود کو محفوظ سمجھتا تھا تو اب یہ جوا (قمار) ہے۔“

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۷۔ گھوڑ دوڑ کے معاملے میں جلب اور جب بن کر شرکت نہ کرے (یعنی کسی طرح معاون بننا درست نہیں)
 ۱۰۸۱۸۔ اسلام میں جلب اور جب اور نکاح شغار جائز نہیں اور جس نے نقب لگائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
 فائدہ..... شغار نکاح کی ایک قسم ہے جس میں کوئی شخص کسی شخص کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور دوسرا شخص اس پہلے والے شخص کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور دونوں اپنی اپنی بیویوں (یعنی ایک دوسرے کی بیٹی) کے مہر کے طور پر اپنی بیٹی دوسرے کے نکاح میں دیتا ہے یعنی الف بے کی بیٹی سے اس شرط پر نکاح کرتا ہے کہ حق مہر کے طور پر ہے، اس کو شغار کہتے ہیں اور یہ حنفیہ کے ہاں جائز ہے جبکہ ائمہ ثلاثہ اس کو ظاہر نص پر عمل کرتے ہوئے ناجائز ٹھہراتے ہیں، تفصیل کے لئے کسی مستند مفتی یا مستند دارالافتاء سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)
 ۱۰۸۱۹۔ فرمایا کہ ”کوئی عربی گھوڑا ایسا نہیں جو ہر روز فجر کے وقت دوسرے یہ نہ پکارے کہ ”اے میرے اللہ! تو نے مجھے جسے بھی عطا فرمایا ہے مجھے اس کے لئے اس کے پسندیدہ اہل مال میں سے بنادے۔“

مسند احمد، نسائی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۰۔ فرمایا کہ ”گھوڑوں کو ان کے آنے کے دن ہی تقسیم کر دو“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۱۔ گھوڑے کی پیشانی کے بال مت کاٹو نہ ان کو اور نہ اس کے دم کو کیونکہ ان کی دم دفاع کا ذریعہ ہے اور ان کی گرمی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن عبد السلامی
 ۱۰۸۲۲۔ فرمایا کہ ”اونٹ شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں اور ان کے گھر ہوتے ہیں“۔ ابو داؤد، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۳۔ فرمایا کہ ”ہم نے گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں دیکھی اور بے شک ہم نے اسے سمندر پایا“۔ ابو داؤد، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۴۔ فرمایا کہ ”سنو! کسی اونٹ کی گردن میں تار کا ہار باقی نہ رہے توڑ دیا جائے“۔ ابو داؤد، بروایت حضرت ابو بشیر رضی اللہ عنہ

دوسرا مضمون..... تیر اندازی کے بیان میں

۱۰۸۲۵۔ فرمایا کہ ”سوار ہو جاؤ اور تیر اندازی کا مقابلہ کرو اور اگر تم تیر اندازی کا مقابلہ کرو تو میرے نزدیک پسندیدہ ہے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ ایک تیر سے اس کے بنانے والے کو جنت میں داخل فرمائیں گے جو اس میں ثواب کی امید رکھتا تھا اور تیر چلانے والے کو بھی اور اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑے اور مٹھی بھر کھجوروں کے بدلے یا ایسی ہی کسی چیز کے بدلے جس سے مساکین فائدہ اٹھاتے ہیں تین افراد کو جنت میں داخل کریں گے گھر والا جس نے اس کا حکم دیا ہے، اس کی بیوی جو اس کو تیار کرتی ہے اور وہ خادم جو اس چیز کو مسکین تک پہنچاتا ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عطیہ رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۶۔ فرمایا کہ ”کچھ شک نہیں کہ زمین عنقریب تم پر فتح ہوتی چلی جائیں گی اور دنیا کافی ہو جائے گی لہذا تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کھیلنے سے عاجز نہ رہے“۔ طبرانی بروایت عمرو بن عطیہ رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۷۔ فرمایا کہ ”عنقریب زمینیں تم پر فتح ہوتی چلی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہو جائیں گے لہذا تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کھیلنے سے عاجز نہ رہے“۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرات عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
 ۱۰۸۲۸۔ فرمایا کہ ”سنو! قوت بھینکنے میں ہے، سنو! قوت بھینکنے میں ہے، قوت بھینکنے میں ہے۔“

مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
 اور ترمذی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ سنو! عنقریب اللہ تعالیٰ زمین تمہارے لئے فتح کر دیں گے اور سختی میں تمہارے لئے کافی ہو جائیں گے لہذا

ہرگز عاجز نہ رہے تم میں کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کھیلنے سے۔“

۱۰۸۲۹۔ فرمایا کہ ”سنو! میں ہر دوست قلیل کی دوستی سے بری ہوں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا اور (لیکن) تمہارا ساتھی یعنی جناب رسول اللہ ﷺ تو خود اللہ کا قلیل ہے۔“ مسلم، ترمذی ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ۱۰۸۳۰۔ فرمایا کہ ”پھیلو (نارو) اور سوار ہو جاؤ، اور تمہارا تیر اندازی کرنا مجھے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے ہر وہ چیز جس سے آدمی کھیلے وہ باطل ہے علاوہ اس کے کہ کوئی شخص اپنے کمان سے تیر چلائے یا اپنے گھوڑے کی تربیت کرے یا اپنی بیوی سے کھیلے کیونکہ یہ چیزیں حق ہیں اور جس شخص نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد چھوڑ دی تو اس نے اس چیز کی ناشکری کی جو سیکھا تھا۔“

مسند احمد، ترمذی، سنن کبیری بیہقی، بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ۱۰۸۳۱۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریں گے۔“ ایک اس تیر کو بنانے والا جو ثواب کی نیت رکھتا تھا، دوسرا تیر انداز اور تیسرا تیر دینے والا۔“ مسند احمد، بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ۱۰۸۳۲۔ فرمایا کہ ”جو شخص دونوں کے درمیان چلا تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی۔“

طبرانی بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ۱۰۸۳۳۔ فرمایا کہ ”جس نے تیر اندازی اچھی طرح جان لی، پھر اسے چھوڑ دیا تو تحقیق اس نے نعمتوں میں سے ایک نعمت چھوڑ دی۔“ القرب فی الرمی بروایت یحییٰ بن سعید مرسل ۱۰۸۳۴۔ فرمایا کہ ”تیر اندازی کرواے اسلحیل (علیہ السلام) کے بیٹا کیونکہ تمہارے والد بھی تیر انداز تھے۔“

(مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ) فائدہ:..... یہاں والد سے مراد حضرت اسلحیل علیہ السلام ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۸۳۵۔ فرمایا کہ ”تیر اندازی وہ بہترین کھیل ہے جو تم کھیلے ہو۔“ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۰۸۳۶۔ فرمایا کہ ”جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد میں آئے یا ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اپنے ہاتھ سے اُن تیروں کی نوکوں کو سنبھال لے، کہیں کوئی مسلمان زخمی نہ ہو جائے۔“ متفق علیہ، ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ۱۰۸۳۷۔ فرمایا کہ ”تم پر تیر اندازی لازم ہے، کیونکہ یہ تمہارے بہترین کھیلوں میں سے ہے۔“ نزار بروایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ ۱۰۸۳۸۔ فرمایا کہ ”تم پر تیر اندازی لازم ہے، کیونکہ یہ تمہارے بہترین کھیلوں میں سے ہے۔“

معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ ۱۰۳۸۹۔ فرمایا کہ ”پھر مارنے سے بچو، کیونکہ اس سے دانت ٹوٹتے ہیں اور دشمن میں خوزیزی بھی ہوتی ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ ۱۳۸۴۰۔ فرمایا کہ ”جس نے تیر اندازی سیکھ لینے کے بعد اس میں دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ترک کر دیا تو تحقیق اُس نے ناشکری کی اُس چیز کی جو ایک نعمت تھی۔“ طبرانی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ۱۰۸۴۱۔ جناب نبی کریم ﷺ نے ایسی چیز کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا جس میں روح ہو۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۰۸۴۲۔ فرمایا کہ ”کسی ایسی چیز کو نشانہ نہ بنایا جائے جس میں روح ہو۔“ مسلم، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۰۸۴۳۔ فرمایا کہ ”جس نے تیر اندازی سیکھی پھر اسے چھوڑ دیا تو اس نے میری نافرمانی کی۔“

ابن ماجہ بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۳۔ فرمایا کہ ”جس کو تیر اندازی سکھائی گئی اور پھر اُس نے چھوڑ دی تو وہ ہم میں سے نہیں۔“

مسام بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

تکمیلہ

۱۰۸۴۵۔ فرمایا کہ ”اس کو پھینک دو یعنی فارسی کمان کو اور ان کو لازم پکڑو، یعنی عربی کمانوں کو اور ان جیسی دوسری کمانوں کو اور نیزوں کی اٹیوں کو، کیونکہ اسی سے اللہ تعالیٰ تم کو شہروں میں غلبہ عطا فرمائیں گے اور تمہاری مدد میں اضافہ فرمائیں گے۔“

طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۶۔ فرمایا کہ ”اس سے اور نیزوں کی اٹیوں سے اللہ تعالیٰ تمہیں غلبہ عطا فرمائیں گے شہروں پر اور تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری مدد فرمائیں گے۔“ متفق علیہ بروایت حضرت عویمر بن ساعدہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۷۔ فرمایا کہ ”یعنی ہے جو اسے اٹھائے یعنی فارسی کمان کو، تم پر لازم ہے کہ یہ کمانیں پکڑو، یعنی عربی کمانیں اور ان نیزوں کی اٹیوں سے اللہ تعالیٰ تم کو شہروں میں غلبہ عطا فرمائیں گے اور تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری مدد فرمائیں گے۔“

متفق علیہ بروایت حضرت عویمر بن ساعدہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۸۔ فرمایا کہ ”تیر اندازی کرو اسے اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد، کیونکہ تمہارے والد بھی تیر انداز تھے اور میں جن بن الادریع کے ساتھ ہوں، عرض کیا کہ آپ جس کے ساتھ ہوں وہ غالب ہو جائے گا، فرمایا کہ تم تیر چلاؤ میں تم سب لوگوں کے ساتھ ہوں۔“

طبرانی بروایت حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۹۔ فرمایا کہ ”مارو، جو تیر کے ساتھ دشمن تک پہنچ گیا، اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمائیں گے۔ یہ کوئی تمہاری ماؤں کی زمین (کاحساب) نہیں بلکہ ہر دو درجوں کے درمیان سوسال کا فاصلہ ہے۔“ نسائی بروایت حضرت کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۰۔ فرمایا کہ ”جس نے تیر چلایا تو اُس کے لئے درجہ ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! درجہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ کوئی تمہاری ماؤں کی زمین (کاحساب) نہیں دو درجوں کے درمیان سوسال کا فاصلہ ہے۔“ ابن ابی حاتم و ابن مردویہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۱۔ فرمایا کہ ”جس نے دشمن پر تیر چلایا تو اللہ تعالیٰ اس سے درجہ بلند فرمائیں گے، اور دو درجوں کے درمیان سوسال کا فاصلہ ہے اور جو اللہ کے راستے میں تیر چلاتا ہے تو وہ ایسے ہے جیسے غلام آزاد کرتا ہو۔“

مسند احمد، ابن حبان بروایت حضرت کعب بن مرة رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۲۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تو وہ اُس کے لئے غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔“

طبرانی متفق علیہ بروایت حضرت ابو النجیح رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۳۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا جو نشانے سے چوک گیا یا نشانے پر جا لگا یہ (تیر چلانا) قیامت کے دن اُس شخص کے لئے نور ہوگا۔“ طبرانی بروایت حضرت ابو عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۵۔ فرمایا کہ ”ہر وہ مسلمان جس نے اللہ کے راستے میں دشمن پر تیر چلایا تو اُس کو اتنا اجر ملے گا جتنا ایک غلام کو آزاد کرنے کا، خواہ تیر نشانے پر لگا ہو یا نہ، ہر وہ مسلمان جس کا ایک بال بھی اللہ کے راستے میں سفید ہو گیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا جو اس کے آگے آگے دوڑے گا اور ہر وہ مسلمان جس نے کسی چھوٹے یا بڑے کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے یہ ضروری ٹھہرایا ہے کہ اس آزاد ہونے والے کے ہر عضو کے بدلے اس آزاد کرنے والے کو کئی گنا زیادہ اجر دے گا۔“

عبد بن حمید اور ابن عساکر بروایت محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ عنہم

۱۰۸۵۶۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریں گے، تیر کو بنانے والا جو اس کے بنانے میں بھلائی کی

نیت رکھتا تھا اور تیر چلانے والا اور اس کو تیر انداز تک پہنچانے والا، سوار ہو جاؤ اور تمہارا تیر چلانا مجھے تمہارے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے، ہر وہ کھیل جو آدمی کھیلتا ہے وہ باطل ہے علاوہ کمان سے تیر چلانے، گھوڑے کی تربیت کرنے اور اپنی گھر والی سے کھیلنے کے، کیونکہ یہ (کھیل) حق ہیں، اور جس کو تیر اندازی سکھائی گئی اور پھر اس نے چھوڑ دی تو اس نے کفر کیا اس چیز کا جو نعمت تھی۔“

طبرانی، مسند احمد، نسائی، ترمذی، حسن، مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ۱۰۸۵۷۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ ایک تیر کے بدلے تین افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے، اس کو بنانے والا جو ثواب کی نیت رکھتا تھا اور مددگار اور اللہ کے راستے میں اس تیر کو چلانے والا۔“ خطیب بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۸۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ تیر کو بنانے والا جو اس کے بنانے میں بھلائی کی نیت رکھتا تھا اور چلانے والا اور اس کی ٹوٹ بٹانے والا اور تیر چلاؤ اور سوار ہو جاؤ اور تمہارا تیر چلانا مجھے زیادہ پسند ہے، کوئی کھیل قابل تعریف نہیں علاوہ تین کھیلوں کے۔ کسی شخص کا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا، اپنی گھر والی سے کھیلنا اور اپنے تیر کمان سے تیر چلانا، اور جس نے تیر اندازی سیکھ کر دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی تو اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی۔“

ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ۱۰۸۵۹۔ فرمایا کہ ”دنیا کے کھیلوں میں سے ہر کھیل باطل ہے علاوہ تین کھیلوں کے، تیرے اپنی کمان سے تیر اندازی کرنا، تیر اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا اور تیر اپنی گھر والی سے کھیلنا، کیونکہ یہ بھی حق ہے، تیر اندازی کرو اور سوار ہو جاؤ اور تمہاری تیر اندازی کرنا مجھے زیادہ پسند ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے، تیر بنانے والا جو اس کے بنانے میں ثواب اور بھلائی کی نیت رکھتا تھا، مددگار اور تیر چلانے والا۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۸۶۰۔ فرمایا کہ ”جس نے اپنے گھر میں کمان رکھی، اللہ تعالیٰ اس گھر سے چالیس سال تک فقر کو دور رکھتے ہیں۔“

الشیعری فی الالقاب والخطیب بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ۱۰۸۶۱۔ فرمایا کہ ”جس نے تیر اندازی سیکھی، پھر اس کو بھلا دیا تو یہ ایک نعمت تھی جو اللہ نے دی تھی اور اس نے اس نعمت کو چھوڑ دیا۔“

القرب فی فضل الدمی بروایت حضرت ابوہریرہ و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم ۱۰۸۶۲۔ فرمایا کہ ”جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر بھلا دی تو یہ نعمت تھی جس کا اس نے انکار کیا۔“

ابن النجار بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۸۶۳۔ فرمایا کہ ”جسے تیر اندازی سکھائی گئی اور پھر اس نے بھلا دیا تو یہ ایک نعمت تھی جس کا اس نے انکار کیا۔“

خطیب بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۰۸۶۴۔ فرمایا کہ ”مومن کے لئے تیر اندازی کیا ہی عمدہ کھیل ہے اور جس نے تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دی تو اس نے میری نافرمانی کی۔“

ابونعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۰۸۶۵۔ فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر بھی چلایا۔“

معجم الاوسط طبرانی، سنن سعید بن منصور، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ۱۰۸۶۶۔ جس نے رات کو نشانے بازی کی (تیر چلائے) وہ ہم میں سے نہیں اور جو کوئی ایسی چھت پر سویا جس کی چار دیواری نہیں تھی اور گر کر مر گیا تو اس کا خون بیکار گیا۔ طبرانی عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ

مطلب یہ ہے کہ اندھیرے میں رات کو تیر کسی کو بھی لگ سکتا ہے، اندھیرے میں نشانہ درست نہیں ہو سکتا۔ ۱۰۸۶۷۔ فرمایا کہ ”تیر اندازی اور قرآن سیکھو اور مومن کا بہترین وقت وہ ہے جس میں وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے۔“

دیلمی بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۸۶۸۔ فرمایا کہ ”تیر اندازی سیکھو کیونکہ دونشانوں کے درمیان جنت کے باغوں میں سے باغ ہے۔“

دیلمی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۶۹۔ فرمایا کہ ”جس نے اپنی چادر رکھ دی اور دونشانوں کے درمیان چلا تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلے غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔“

دارقطنی فی الافراد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۰۔ فرمایا کہ ”لوگ سلامتی اور بھلائی کی جس چیز کی طرف بھی ہاتھ بڑھاتے ہیں ان میں کمان کو فضیلت حاصل ہے۔“

دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۱۔ فرمایا کہ ”جب دشمن تم سے قریب ہو جائیں تو تیر اندازی کو لازم پکڑو۔“

بخاری بروایت حضرت حمزہ بن اسید عن ایبہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۲۔ فرمایا کہ ”جب دشمن تم سے قریب ہو جائیں تو ان کو تیر سے مارو اور اس وقت تک تلواریں نہ کھینچو جب تک وہ تمہیں ڈھانپ نہ لیں۔“

ابوداؤد، متفق علیہ، بروایت حضرت مالک بن حمزہ بن اسید الساعدی عن ایبہ عن جدہ

۱۰۸۷۳۔ فرمایا کہ ”پھر مت برساؤ، کیونکہ اس سے شکار نہیں کیا جاتا، نہ دشمن میں خوزیزی ہو سکتی ہے اس سے دانت ٹوٹتے ہیں اور آنکھ پھوٹتی ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن مفضل رضی اللہ عنہ

تیسرا مضمون..... مختلف آداب کے بارے میں

۱۰۸۷۴۔ فرمایا کہ ”جب جہاد تم میں سے کسی کے دروازے پر آ پہنچے تو وہ اپنے والدین کی اجازت کے بغیر نہ نکلے۔“

کامل ابن عدی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۵۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ذکر کرنا خرچے میں سات سو گنا اضافے کا باعث ہے۔“

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۶۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک میرا بندہ ہر وہ بندہ ہے جو اپنے دوستوں سے ملاقات کے وقت بھی مجھے یاد رکھتا ہے۔“

ترمذی عن عمارہ بن زعکرہ

۱۰۸۷۷۔ فرمایا کہ ”خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اللہ کے راستے میں جہاد کے دوران کثرت سے ذکر کرے، چنانچہ اس کے لئے ہر کلمہ کے بدلے ستر ہزار نیکیاں ملیں گی، اور ہر نیکی اس نیکی کے دس گنا کے برابر ملے گی جو مزید اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۸۔ فرمایا کہ ”جب کوئی فوجی دستہ بھیجے تو کمزوروں کو اپنے سے الگ نہ کرو بلکہ ان کو بھی ساتھ لے لو، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ کمزوروں

سے بھی قوم کی مدد فرماتے ہیں۔“ الحارث فی مسندہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۷۹۔ فرمایا کہ ”کمزوروں کو تلاش کر کے لاؤ کیونکہ تمہارا رزق اور مدت تمہارے کمزوروں ہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔“

مسند احمد، مسلم، مستدرک حاکم، ابن حبان بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۰۔ فرمایا کہ ”جب کسی قوم کی مدد ان کے اسلحے اور نفوس سے کی جائے تو ان کی زبانیں زیادہ حقدار ہیں۔“

ابن سعد بروایت حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ، بیہقی فی شعب الایمان بروایت محمد مرسل

۱۰۸۸۱۔ فرمایا کہ ”بے شک مومن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے۔“ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۲۔ فرمایا کہ ”تلواریں ہی غازیوں کی چادریں ہیں۔“ مصنف عبدالرزاق بروایت حسن مرسل

۱۰۸۸۳ فرمایا کہ ”یقیناً ہم کسی مشرک سے مدد طلب نہیں کرتے۔“

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۸۸۴ فرمایا کہ ”یقیناً ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے ہی مدد نہیں مانگتے۔“

مسند احمد، بخاری فی التاریخ بروایت حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۵ فرمایا کہ ”بے شک عنقریب کل تم لوگ دشمن سے ملنے والے ہو تو (ایسی حالت میں) تمہارا شعار یہ ہونا چاہئے کہ تم کثرت سے حِمّ

لا ینصرون کی تلاوت کرتے رہو۔“ مسند احمد، نسائی، مستدرک حاکم بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۶ فرمایا کہ ”اگر تم پر رات کو حملہ کیا جائے تو تمہارا شعار حِمّ لا ینصرون ہونا چاہئے۔“

سنن ابی داؤد، ترمذی، مستدرک حاکم بروایت رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہم

۱۰۸۸۷ فرمایا کہ ”جنگ تو دھوکہ ہے۔“ مسند احمد، متفق علیہ، ابو داؤد، ترمذی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور متفق علیہ

بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مسند احمد بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سنن ابی داؤد بروایت کعب بن مالک

رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ہزار بروایت

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حسن اور حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن سلام اور حضرت عوف بن

مالک اور حضرت نعیم بن مسعود اور حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہم اور ابن عساکر بروایت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۸ فرمایا کہ ”جو سمجھ میں آئے کہ وہ دیکھو کہ جنگ تو دھوکہ ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۹ فرمایا کہ ”ہماری مدد چھوڑ دو، کیونکہ جنگ تو دھوکہ ہے۔“ الشیرازی فی الالقاب بروایت نعیم الاشجعی

۱۰۸۹۰ فرمایا کہ ”اے اٹم! اپنی قوم کے علاوہ دوسری قوم کے شانہ بشانہ ہو کر جنگ کیا کر، اپنے اخلاق اچھے کر اور اپنے ساتھیوں کا اکرام کر،

اے اٹم! بہترین ساتھی اور دوست چار ہیں، اور بہترین کشتی نمائندے بھی چار ہیں اور بہترین بھی چار سو ہیں اور بہترین لشکر وہ ہے جو

چار ہزار پر مشتمل ہو اور بارہ ہزار پر کف غالب نہیں آ سکتا کم میں سے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۱ فرمایا کہ ”بہترین ساتھی چار ہیں، اور بہترین دستہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو اور بہترین دینی لشکر وہ ہے جو بارہ ہزار پر مشتمل ہو اور بارہ

ہزار پر مشتمل لشکر قلت کی بناء پر شکست نہیں کھا سکتا۔“ سنن ابی داؤد، ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۲ فرمایا کہ ”نیزوں اور عربی کمانوں کو لازم پکڑو، کیونکہ اسی سے اللہ تعالیٰ تمہارے دین کو عزت دیتا ہے اور تمہارے لئے شرف کرتا ہے۔“

طبرانی، بروایت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۳ فرمایا کہ ”یہ جو ہے تو اس کو پھینک دو اور اس کو اسی جیسی دوسری کمانوں کو اور نوک دار نیزوں کو لازم پکڑو، کیونکہ انہی سے اللہ تعالیٰ

تمہارے دین کی تائید کرتا ہے اور تمہیں شہروں میں ٹھکانہ دیتا ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۴ فرمایا کہ ”جب تمہارے قریب آ جائیں تو ان پر تیر چلاؤ اور اپنے تیروں کو پہلے استعمال کرو۔“

بخاری، سنن ابی داؤد بروایت حضرت اسید رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۸۹۵ فرمایا کہ ”بچو نعل والے گھوڑے استعمال کرنے سے، کیونکہ یہ جب دشمن سے ملتے ہیں تو بھاگ جاتے ہیں۔ اگر مال غنیمت ملے تو

خیانت کرتے ہیں۔“ مسند احمد بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۶ فرمایا کہ ”بچو اس دستے سے جو جب دشمن سے ملے تو بھاگ جائے اور جب غنیمت ملے تو خیانت کرے۔“ بغوی بروایت ابی داؤد

۱۰۸۹۷ فرمایا کہ ”جس پر راستہ تنگ ہو گیا تو اس کے لئے کوئی جہاد نہیں۔“ ابن عساکر بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸ فرمایا کہ ”اے اکثم! تمہاری صحبت میں صرف امانت دار ہی بیٹھے اور تیرا کھانا بھی امانت دار ہی کھائے اور بہترین دستہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو اور بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہے اور جو بارہ ہزار پر مشتمل ہو تو اس کو شکست نہیں ہو سکتی۔“

۱۰۸۹۹ فرمایا کہ ”بہترین ساتھی وہ ہیں جو چار بیوں، بہترین دستہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو اور بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہو اور جو بارہ ہزار پر مشتمل ہو وہ کم سے شکست نہیں کھا سکتا۔“ (اور بن عسا کرنے یہ اضافہ کیا ہے کہ) جب وہ صبر کریں اور سچ بولیں۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، ترمذی حسن غریب، متفق علیہ، مستدرک حاکم ابن عساکر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۰۹۰۰ فرمایا کہ ”اے انصاف، قانون اور فیصلے کے دن کے مالک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔“

بغوی عن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ
فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے جب دشمن سے سامنا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو مذکورہ بالا کلمات فرماتے سنا۔

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ اور دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مثله
۱۰۹۰۱ فرمایا کہ ”دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، اور جب دشمن سے سامنا ہو جائے تو ڈٹے رہو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور اگر وہ ہانکا کریں اور چیخیں تو تم خاموشی کو لازم پکڑو۔“

مصنف ابن ابی شیبہ، طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۰۹۰۲ فرمایا کہ ”دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تم ان سے کس آزمائش میں پڑو گے، سو جب ان سے سامنا ہو جائے تو کہو کہ: اے ہمارے اللہ! تو ہی ہمارا بھی اور ان کا بھی رب ہے، ہماری پیشانیاں اور ان کی پیشانیاں بھی آپ ہی کے دست قدرت میں ہیں۔ سو جب وہ تمہیں گھیر لیں تو اٹھ کھڑے ہو اور تکبیر کہو۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ
۱۰۹۰۳ فرمایا کہ ”دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو، کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ ان کی طرف سے تم کس آزمائش میں مبتلا کیے جاؤ گے۔ لہذا جب دشمن سے سامنا ہو جائے تو کہو: اے اللہ! آپ ہی ہمارے رب ہیں اور ان کے بھی، ہماری دل اور ان کے دل آپ کے ہاتھ میں ہیں اور آپ ہی ان پر غالب ہو سکتے ہیں۔“ اور زمین پر بیٹھے رہو اور جب وہ تمہیں گھیر لیں تو اٹھ کھڑے ہو اور تکبیر کہو۔“

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ بروایت حضرت حابر رضی اللہ عنہ
۱۰۹۰۴ فرمایا کہ ”یقیناً ہم صبح ان پر حملہ آور ہونے والے ہیں، لہذا کھاؤ پیو اور قوت حاصل کرو۔“ طبرانی بروایت حضرت ابواسامہ رضی اللہ عنہ

تیسرا باب..... جہاد کے احکام کے بیان میں

اس میں پانچ فصلیں ہیں۔

پہلی فصل..... امان، معاہدہ، صلح اور وعدہ پورا کرنے کے بیان میں

۱۰۹۰۵ فرمایا کہ ”جب کوئی شخص تجھ سے اپنے خون کی حفاظت چاہے تو تو اس کو قتل مت کر۔“

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۶ فرمایا کہ ”تمام مسلمانوں کا مذہب ایک ہی ہے، سو جب ان پر ظالم ظلم کرے تو اس کو پناہ نہ دو، کیونکہ قیامت کے دن ہر غدار کے پاس ایک جھنڈا ہوگا، جس سے وہ پہچانا جائے گا۔“ مستدرک حاکم بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۹۰۷ فرمایا کہ ”اے اہم ہانی! جسے آپ نے پناہ دی اُسے ہم نے بھی پناہ دی۔“ متفق علیہ بروایت حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا

اور ابوداؤد اور ترمذی نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ ”اور جسے آپ نے امان دی اسے ہم نے بھی امان دی۔“

۱۰۹۰۸ فرمایا ”بے شک عورت کو اس کی قوم کی بنیاد پر پکڑا جائے گا۔“ ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۹ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کسی ذمی کو تکلیف پہنچائی تو میں اس کے لئے لڑوں گا اور جس کے لئے میں لڑوں گا تو قیامت کے دن بھی اس کے لئے لڑوں گا۔“ خطیب فی التاریخ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۹۱۰ فرمایا کہ ”جس نے کسی معاہدہ کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا اور کچھ شک نہیں کہ اس کی خوشبو چالیس سال کے فاصلے سے بھی آتی ہے۔“ مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۱۱ فرمایا کہ ”جس نے کسی معاہدہ (حلیف یا ذمی) کو بلا وجہ قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیں گے۔“

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۱۲ فرمایا کہ ”مجھے میرے رب نے منع کیا کہ کسی معاہدہ وغیرہ پر ظلم کروں۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۱۳ فرمایا کہ ”مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں۔“ سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۱۴ فرمایا کہ ”مسلمان اپنی شرطوں کے پاس ہیں جو حق کے مطابق ہیں۔“

مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۹۱۵ فرمایا کہ ”مسلمان اپنی ان شرطوں کے پاس ہیں جو حلال ہیں۔“ طبرانی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۱۰۹۱۶ فرمایا کہ ”میں اُن میں سے سب سے زیادہ شریف ہوں جو اپنے ذمہ کو پورا کرتے ہیں۔“

بیہقی فی الشعب الايمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۱۷ فرمایا کہ ”اے لوگو! یقیناً تم نے یہودیوں کے بازوؤں کی طرف جلدی کی، سنو! معاہدین کا مال اُس کے حق کے علاوہ جائز نہیں اور گھریلو گدھوں، خچروں اور گھوڑوں کا گوشت تم پر حرام ہے اور ہر پھاڑ کھانے والے جانور اور پتہ والے پرندے کا گوشت بھی۔“

مسند احمد، ابوداؤد بروایت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

فائدہ: حق کے علاوہ جائز نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ معاہدین یعنی ذمیوں پر جو سالانہ ٹیکس مقرر کیا گیا ہے اس کے علاوہ کچھ لینا جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۱۸ فرمایا کہ ”اگر کسی شخص نے کسی قوم سے کوئی عہد کر رکھا تھا تو نہ وہ کوئی گرہ باندھے اور نہ کھولے، یہاں تک کہ اس کا معاہدہ ختم ہو جائے۔“

مسند احمد، ابوداؤد بروایت حضرت عمرو بن عسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۱۹ فرمایا کہ ”اے یہودیوں کے گروہ! مسلمان ہو جاؤ محفوظ ہو جاؤ گے، جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ تمہیں اس سرزمین سے جلا وطن کر دوں، سو اگر تم میں سے کوئی اپنے مال میں سے کچھ پائے تو اس کو بیچ دے، ورنہ یہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔“ متفق علیہ، ابوداؤد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۲۰ فرمایا کہ ”سنو! اگر کسی نے معاہدہ پر ظلم کیا یا نقص عہد کیا یا اس کی حیثیت سے بڑھ کر کسی کام میں مبتلا کیا یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز تو میں قیامت کے دن اس کی طرف سے لڑوں گا۔“

ابوداؤد، بیہقی فی الشعب الايمان بروایت حضرت صفوان بن سلیم عن عدۃ من ابناء الصحابه عن آباءہم رضی اللہ عنہم

۱۰۹۲۱ فرمایا کہ ”سنو! اگر کسی نے کسی ایسے انسان کو قتل کیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمے پر تھا تو تحقیق اس نے اللہ کے ذمہ کی وعده خلافی کی سو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا اور جنت کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہوتی ہے۔“

ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۲۲ فرمایا کہ ”شاید کہ تم جب کسی قوم سے جنگ کرتے ہو اور اُن پر غالب آ جاتے ہو تو اُن کے لوگوں اور بیٹوں کے بجائے ان کے اموال سے طاقت حاصل کرتے ہو اور پھر وہ تم سے کسی بات پر صلح کرتے ہیں، سو تمہیں اس سے زیادہ اُن سے کچھ نہ پہنچے کیونکہ تمہارے لئے اس کی گنجائش نہیں ہے۔“ ابو داؤد عن رجل

۱۰۹۲۳ فرمایا کہ ”اگر کسی نے کسی معابد کو قتل کر دیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ پر تھا تو اس نے اللہ کے ذمہ کے خلاف ورزی کی، وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا اور اس کی خوشبو تو ستر سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہوتی ہے۔“

ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۰۹۲۴ فرمایا کہ ”اگر کسی نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا اور اس کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہوتی ہے۔“ مسند احمد، نسائی بروایت رجل

۱۰۹۲۵ فرمایا کہ ”جس نے کسی معابد کو حرام قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر نہ صرف جنت حرام کر دیتے ہیں بلکہ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔“

مسند احمد، نسائی بروایت حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ
فائدہ: حرام قتل کر دینے سے مراد یہ ہے کہ اس ذمی کو قصاصاً یا حرباً نہ قتل کیا ہو بلکہ اپنی ذات کی وجہ سے قتل کر دیا ہو جو شرعی قوانین کی رو سے جائز نہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۲۶ فرمایا کہ ”کسی شخص نے کسی کو امان دی اور پھر اس کو قتل کر دیا تو میں قاتل سے بری ہوں خواہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔“

بخاری فی التاریخ، نسائی بروایت حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ
۱۰۹۲۷ فرمایا کہ ”جس نے میرے ذمہ کی خلاف ورزی کی میں اُس سے جھگڑا کروں گا، اور جس سے میں جھگڑا کروں گا اس سے جھگڑوں گا۔“

طبرانی بروایت حضرت حنبل رضی اللہ عنہ

۱۰۹۲۸ فرمایا کہ ”ان میں سے ادنیٰ ترین شخص میری امت کو پناہ دے گا۔“ مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۲۹ فرمایا کہ ”مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے علاوہ اس صلح کے جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دے۔“ مسند احمد، ابو داؤد،

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۰ فرمایا کہ ”چھوڑ دو ترکوں کو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں، کیونکہ سب سے پہلے میری امت سے جو ملک چھینے کا اور حالانکہ اللہ نے انہیں عطا نہیں کی ہوگی وہ بوقسطو راء ہے۔“ طبرانی، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۱ فرمایا کہ ”اہل حبشہ کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں کیونکہ سب سے پہلے کعبہ کا خزانہ ذوالسویقتین نکالے گا جو اہل حبشہ میں سے ہوگا۔“

ابو داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: سو یقیناً تشبیہ ہے سویق کا اور سویق ستوکو کہتے ہیں، قرب قیامت میں ایک حبشی شخص دوصاع یا دو کلو ستوؤں کے بدلے خانہ کعبہ کو منہدم کر دے گا اور اس کا لقب ذوالسویقتین ہی ہوگا یعنی دو ستوؤں والا، شاید یہاں وہی مراد ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۳۲ فرمایا کہ ”نہ میں وعدہ خلافی کرتا ہوں اور نہ ہی چاروں کو قید کرتا ہوں۔“

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۳ فرمایا کہ ”اچھا وعدہ ایمان میں سے ہے۔“ مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۹۳۴ فرمایا کہ ”چھوڑ دو اہل حبشہ کو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں اور نہ چھیڑیں ترکوں کو جب تک وہ نہ تمہیں چھیڑیں۔“ ابو داؤد عن رجل

۱۰۹۳۵ فرمایا کہ ”ان کے ساتھ وعدہ پورا کرو، ہم ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔“

مسند احمد بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۶۔۔۔ فرمایا کہ ”ہم ان کے ساتھ وعدہ پورا کرتے ہیں اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگتے ہیں“ مسلم بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۳۷۔۔۔ فرمایا کہ ”یقیناً اللہ کے بندوں میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں اور پرسکون رہتے ہیں“۔ طبرانی، حلیہ ابی
 نعیم بروایت حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ اور مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تکملہ

۱۰۹۳۸۔۔۔ فرمایا کہ ”جس نے کسی شخص کو امان دی پھر اسے قتل کر دیا تو جہنم اس کے لئے واجب ہوگئی اگرچہ وہ مقتول کا فرہی کیوں نہ ہو“۔
 طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۳۹۔۔۔ فرمایا کہ ”جس نے کسی شخص کو امان دی اور پھر اسے قتل کر دیا تو وہ قیامت کے دن عذاروں کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہوگا“۔

ابن ماجہ، طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۴۰۔۔۔ فرمایا کہ ”اگر ہم میں سے کوئی ان کے پاس چلا گیا تو اللہ نے اس کو کر دیا جو ان میں سے ہمارے پاس آ گیا ہم اس کو واپس کر دیں گے
 اللہ تعالیٰ اس کے لئے خلاصی کی کوئی سبیل بنائیں گے“۔ مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۴۱۔۔۔ فرمایا کہ ”جس نے میرے ذمہ کی خلاف ورزی کی میں اس سے جھگڑوں گا اور جس سے میں جھگڑا تو

طبرانی بروایت حضرت ابواسوار العدوی رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۴۲۔۔۔ فرمایا کہ ”اے لوگو! یقیناً تم نے یہودیوں کے اموال میں جلدی کی، سنو! معاہدین کا مال ناحق لے لینا حلال نہیں، اور تم پر
 گھریلو گدھوں، گھوڑوں، اور خچروں کا گوشت حرام ہے، اور ہر بھانڈا کھانے والے جانور کا بھی اور بچے والے پرندوں کا گوشت بھی حرام ہے۔“
 مسند احمد، ابوداؤد، باوردی بروایت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
 طبرانی یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ ”فرمایا کہ ”سنو! کوئی شخص اپنے تخت پر تکیہ لگائے یہ نہ کہے کہ جو ہم نے کتاب اللہ میں سے حلال پایا اسے حلال
 کیا اور جو کتاب اللہ میں حرام پایا اسے حرام قرار دیا، سنو! میں بھی تم پر معاہدین کا مال ناحق لینا حرام قرار دیتا ہوں، سنو! جس کی وہ طاقت نہ رکھتا تھا یا
 اس سے اس کی رضامندی کے بغیر کوئی چیز لے لی تو میں قیامت کے دن اس کے حق میں ٹروں گا۔“

بروایت صفوان بن سلیم عن من ابناء الصحابة من آبادیۃ رضی اللہ عنہ
 اور بخاری مسلم میں یہ اضافہ ہے، کہ ”سنو! جس نے کسی معاہدہ کو قتل کر دیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ پر تھا تو اس پر جنت کی خوشبو بھی
 حرام کر دی جاتی ہے حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہے۔“
 ۱۰۹۴۳۔۔۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسے معاہدہ کو قتل کر دیا جو اپنے ذمی ہونے کو مانتا تھا اور اپنا مقررہ جزیہ بھی ادا کرتا تھا تو میں قیامت کے دن اس کی
 طرف سے جھگڑوں گا۔“ ابن مندہ اور ابو نعیم فی المعرفة بروایت حضرت عبداللہ بن جراح
 ۱۰۹۴۴۔۔۔ فرمایا کہ ”مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں علاوہ ان شرطوں کے جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیں، اور لوگوں کے
 درمیان صلح بھی جائز ہے علاوہ اس صلح کے جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیں۔“

طبرانی، کامل ابن عدی، متفق علیہ بروایت کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ
 اور صلح مسلمانوں کے درمیان جائز ہے علاوہ اس صلح کے جو حرام کو حلال کر دے اور حلال کو حرام کر دے۔“

ابوداؤد، متفق علیہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ترمذی، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت کثیر بن
 عبداللہ بن عمرو بن عوف المذنی عن ابیہ عن جدہ۔ مستدرک حاکم عنہ
 اور یہ اضافہ کیا ہے اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں علاوہ اس شرط کے جو حلال کو حرام کر دے۔

۱۰۹۴۵۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط اللہ کے رسول محمد کی طرف سے زبیر بن اقیش کی طرف سے سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کا پیروکار ہو، میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں، وہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں علاوہ اس کے اما بعد۔ اگر تم گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور مشرکوں سے جدا ہو جاؤ اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور نبی اور صبی کا حصہ الگ کر دو تو تم لوگ محفوظ رہو گے اللہ اور اس کے رسول کی امان میں۔ ابن ماجہ، مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک حاکم، بغوی، باوردی طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت نعمان بن لولب رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۶۔ فرمایا کہ ”ہم نے بھی اس کو پناہ دی جس کو آپ نے پناہ دی اور ہم نے بھی اس کو امان دی جس کو آپ نے امان دی۔“

ابوداؤد، متفق علیہ، ترمذی بروایت حضرت ام ہانئ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۷۔ فرمایا کہ ”ترکوں کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں۔“ طبرانی بروایت حضرت ذی الکلاع رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۸۔ فرمایا کہ ”ترکوں کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں۔“ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

دوسری فصل..... عشر کے بیان میں

فائدہ:..... جس طرح خمس پانچویں حصے کو کہتے ہیں اس طرح عشر دسویں حصے کو کہتے ہیں البتہ خمس مال غنیمت میں ہوتا ہے اور عشر فضلوں میں واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۴۹۔ فرمایا کہ ”عشر تو صرف یہودیوں اور عیسائیوں پر ہے اور مسلمانوں پر عشر نہیں ہے۔“ ابوداؤد، بروایت رجل

۱۰۹۵۰۔ فرمایا کہ ”وہ زمین جو بارانی ہوں، یا نہروں اور چشموں سے سیراب ہونی ہوں، یا عشری ہوں تو ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو راہٹ کے ذریعے یا چھڑکاؤ کے ذریعے سیراب کی جاتی ہیں تو ان میں نصف عشر ہے۔“ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۱۔ فرمایا کہ ”وہ زمینیں جو بارانی ہوں یا نہری یا چشموں سے سیراب ہونی والی ہوں تو ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو راہٹ کے ذریعے سیراب کی جائیں اس میں نصف عشر ہے۔“ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۲۔ فرمایا کہ ”وہ زمینیں جو بارانی ہوں یا چشموں کے ذریعے سیراب کی جاتی ہوں ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو چھڑکاؤ کے ذریعے سیراب کی جائیں ان میں نصف عشر ہے۔“ ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۳۔ فرمایا کہ ”مسلمانوں پر عشر نہیں ہے، عشر تو صرف یہودیوں اور عیسائیوں پر ہے۔“

ابن سعد، مسند احمد بروایت حرب بن ہلال الثقفی بروایت عن جہدہ ابی امیہ رجل من تغلب

۱۰۹۵۴۔ فرمایا کہ ”عشر تو صرف یہودیوں اور عیسائیوں پر ہے اور مسلمانوں پر عشر نہیں ہے۔“

ابن سعد، بغوی، ابن قانع، متفق علیہ، بروایت حرب بن عبید اللہ عن جہدہ ابی امیہ عن ابیہ

اور بغوی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے عطاء بن السائب عن حرب عن جہدہ کی سند سے روایت کیا ہے اور کسی ایک نے بھی اس میں عن ابیہ نہیں کہا علاوہ ابوالاحص کے مسند احمد، ابوداؤد، متفق علیہ عن رجل من بکر بن وائل عن خالہ اور بغوی عن حرب

بن عبید اللہ الثقفی عن خالہ اور بغوی عن حرب بن ہلال الثقفی عن رجل من بنی تغلب

تیسری فصل..... خمس اور غنیمت کی تقسیم کے بیان میں

۱۰۹۵۵۔ فرمایا کہ ”چھنے والے ہاں اور معاف ہیں، معدنیات معاف ہیں اور خود کاڑھے ہوئے مال میں خمس ہے۔“

مسند احمد بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس روایت کے ذیل میں کچھ خالص علمی بحث ہے جس کے لئے کسی مستند دارالافتاء یا مفتی کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے عوام الناس کے لئے یہ تفصیل بیان کرنا ضروری نہیں ہے بقول شخصے:

ان مسائل میں کچھ زرف نگاہی ہے درکار

یہ مسائل ہیں کوئی تماشلب بام نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۵۶..... فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی نبی کو کچھ کھلاتے ہیں تو یہ کھلانا اس کے لئے ہوتا ہے جو ان کے بعد کھڑا ہوگا۔“

ابوداؤد، بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۷..... فرمایا کہ ”رکاز وہ مال ہے جو زمین کے اندر پیدا ہوتا ہے۔“ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۸..... فرمایا کہ ”رکاز وہ سونا اور چاندی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس دن زمین میں پیدا فرمایا تھا جب زمین کو پیدا فرمایا تھا۔“

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۹..... فرمایا کہ ”غیر رکاز نہیں بلکہ اسی کے لئے ہے جو اسکو پالے۔“ ابن النجار بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... خبر ویل پھلی کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۶۰..... فرمایا کہ ”رکاز میں شمس ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ

اور معجم اوسط بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۱..... فرمایا کہ ”رکاز میں عشر ہے۔“ ابوبکر بن ابی داؤد فی جزء من حدیثہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۲..... فرمایا کہ ”اضافی مال نہیں جس کے بعد ہی دیا جاسکتا ہے۔“ مسند احمد بروایت حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۳..... فرمایا کہ ”میرے لئے تمہارے مال غنیمت میں سے اس جیسی کوئی چیز حلال نہیں علاوہ جس کے اور جس تم میں لوٹا دیا جائے گا۔“

ابوداؤد بروایت حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۴..... فرمایا کہ ”اے لوگو! میرے لئے اس مال میں سے کوئی چیز نہیں اور نہ یہ (اور اونٹ کے کوہان کے بالوں کے کچھ کی طرف اشارہ ہے) علاوہ جس کے اور جس تمہاری ہی طرف لوٹایا جائے گا سودھا گہ اور سوئی تک ادا کر دو۔“ ابوداؤد، نسائی، بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۵..... فرمایا کہ ”اے لوگو! میری چادر مجھے واپس دے دو، خدا کی قسم اگر میرے پاس تہامہ کے درختوں کی تعداد کے برابر بھی کوئی چیز ہوتی تو میں تم لوگوں میں تقسیم کر دیتا، پھر تم مجھے نہ کنجوں پاتے، نہ بزدل نہ جھوٹا، اے لوگو! اس میں سے میرے لئے کچھ نہیں نہ ہی بالوں کے اس کچھ میں سے علاوہ جس کے اور جس تم میں ہی لوٹایا جائے گا، سودھا گہ اور سوئی جیسی چیزیں بھی ادا کر دو کیونکہ خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن صرف عار اور شرمندگی بلکہ عیب اور آگ کا باعث ہوگی۔“ مسند احمد، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۶..... فرمایا کہ ”اے لوگو! بے شک حلال نہیں ہے میرے لئے اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے اتنا بھی علاوہ جس کے اور جس تم میں ہی لوٹایا جائے گا۔“ نسائی بروایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۷..... فرمایا کہ ”جس علاقے میں تم پہنچو اور قیام کرو تو تمہارا حصہ اسی میں ہے، اور ہر وہ علاقہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کا شمس اللہ اور اس کے رسول کا ہے پھر یہ تمہارا ہے۔“ مسند احمد مسلم ابوداؤد، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۸..... فرمایا کہ ”عربی کو عربی اور عجمین کو عجمین سمجھو۔“ کامل ابن عدی، بیہقی فی شعب الایمان عن مکحول مرسلاً

فائدہ:..... جھجیں اس شخص کو کہتے ہیں جس کا باپ عرب اور ماں لونڈی باندی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۶۹..... فرمایا کہ ”عربی کو عربی اور عجمین کو عجمین سمجھو، عربی کے دو حصے اور عجمین کے لئے ایک حصہ ہے۔“

کامل ابن عدی بیہقی فی شعب الایمان عن مکحول عن زیاد بن حارثہ حبیب بن مسلمہ

۱۰۹۷۰..... فرمایا کہ ”ہر وہ تقسیم جو زمانہ جاہلیت میں ہوئی تھی تو وہ اسی تقسیم پر ہے اور ہر وہ تقسیم جو اسلام کے زمانے میں ہوئی تو وہ اسلام ہی کے حساب سے ہوگی۔“ ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۱ فرمایا کہ ”میں ایسے لوگوں کو ضرور دیتا ہوں جو نئے نئے مسلمان ہوئے ہوں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو جائے، کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ اپنا مال لے کر چلے جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے جاؤ، سو خدا کی قسم جس چیز کے ساتھ تم لوٹتے ہو وہ بہت بہتر ہے اس سے جس کے ساتھ وہ لوٹتے ہیں، یقیناً تم میرے بعد شدید حالت دیکھو گے، سو صبر کرنا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے آملو

بے شک میں حوض پر ہوں گا“۔ بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۲ فرمایا کہ ”تیرا کیا حال ہوگا جب میرے بعد آنے والے حکمران اس مال سے اپنے لئے مخصوص کر لیں گے، سو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ

سے آملو“۔ مسند احمد بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۳ فرمایا کہ ”تم سے پہلے سرداروں میں سے کسی سردار کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا، وہ جمع کیا جاتا تھا اور آگ آ کر اس کو کھاتی تھی“۔

ترمذی، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۴ فرمایا کہ ”میں قریش کو دیتا ہوں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو جائے کیونکہ وہ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں اور زمانہ جاہلیت سے قریب ہیں“۔

بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

غنیمت کی تقسیم کے بیان میں

۱۰۹۷۵ فرمایا کہ ”کیا حال ہوگا جب میرے بعد والے حکمران اس مال کو اپنے لئے مخصوص کر لیں گے؟ فرمایا میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر

رکھتا ہوں پھر اس سے مار ڈالتا ہوں حتیٰ کہ دکھ دیتا ہوں تو فرمایا کہ کیا میں تیری راہنمائی اس سے زیادہ چیز کی طرف نہ کروں؟ صبر کرو یہاں تک کہ

مجھ سے آملو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن سعد، روایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

فائدہ: دوسری مرتبہ جو لفظ فرمایا استعمال ہوا ہے وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے لئے ہے یعنی حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، واللہ

اعلم بالصواب۔ (مترجم)

تکملہ

۱۰۹۷۶ فرمایا کہ ”تم سے پہلے سرداروں میں سے کسی سردار کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا وہ جمع کیا جاتا تھا اور آگ آسمان سے آتی اور اس

مال کو کھاتی“۔ ترمذی، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۷ فرمایا کہ ”میں نے گھوڑے کے دو حصے مقرر کیے ہیں اور سوار کے بھی دو حصے، سو جو اس میں سے کم کرے اللہ تعالیٰ اس کو کم کرے“۔

طبرانی بروایت حضرت ابو کنینہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۸ فرمایا کہ ”غلام کو مال غنیمت میں سے کچھ نہیں دیا جائے گا، بلکہ اس کو ردی اور گھٹیا سامان میں سے دیا جائے گا اور اس کا امان دینا جائز ہے“۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۹ فرمایا کہ ”غلام کے لئے غنیمت میں کوئی حصہ نہیں غلام کم قیمت مال لے البتہ اس کا امان دینا جائز ہے اور اگر کوئی عورت کسی قوم کو امان

دے تو وہ بھی جائز ہے“۔ متفق علیہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۰ فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص مال کے تقسیم ہونے سے پہلے اس میں اپنا مال پائے تو اسی کا ہے اور اگر تقسیم کے بعد پائے تو اب اس کے لئے

اس میں سے کچھ نہیں“۔ خطیب بروایت حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۱ فرمایا کہ ”مشرکوں کی غنیمت میں سے مسلمانوں کے لئے کچھ جائز نہیں، نہ کم نہ زیادہ، نہ دھاگہ نہ سوئی، نہ لینے والے کے لئے نہ دینے

والے کے لئے مگر اس کے حق کے ساتھ۔ مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۸۲۔ فرمایا کہ ”ایک شخص اللہ کے لئے اور باقی چار شخص لشکر کے لئے عرض کیا گیا کہ کیا کوئی ایک کسی دوسرے سے زیادہ حق دار ہے؟ فرمایا،
 اس تیر کا بھی جو تو اپنے پہلو سے نکالتا ہے اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ حق دار نہیں؟ بغوی عن رجل عن بلقین
 ایک شخص نے سوال کیا تھا کہ یا رسول اللہ! آپ مال غنیمت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔
 ۱۰۹۸۳۔ فرمایا کہ ”شاید تو ایسا مال پائے جو ابھی لوگوں میں تقسیم نہیں ہوا، اور تیرے لئے تو سارے مال سے اللہ کے راستے میں ایک سواری
 ایک خادم ہی کافی ہے۔“ طبرانی، بغوی، ابن عساکر بروایت ابو ہاشم بن شیبہ بن عتبہ
 ۱۰۹۸۴۔ فرمایا کہ ”عرب مسلمانوں کے لئے مال فنی اور غنیمت میں کوئی حصہ نہیں جب تک وہ اور مسلمانوں کے ساتھ جہاد نہ کریں۔“

ابن النجار بروایت حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ

مجاہدین کے لئے مباح چیزیں

۱۰۹۸۵۔ فرمایا کہ ”دس چیزیں جنگ میں مباح ہیں۔
 ۱۔ کھانا۔ ۲۔ سالن۔ ۳۔ پھل۔ ۴۔ درخت۔ ۵۔ سرکہ۔
 ۶۔ تیل۔ ۷۔ مٹی۔ ۸۔ پتھر۔ ۹۔ بے چھلی لکڑی۔ ۱۰۔ تازہ کھال۔

طبرانی ابن عساکر بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 ۱۰۹۸۶۔ فرمایا کہ ”میری چادر مجھے دے دو اگر میرے پاس ان کانٹوں کی تعداد کے برابر نعمتیں ہوتی تو میں سب تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر
 تم مجھے نہ جھوٹا پاؤ گے نہ کنجوس اور نہ بزدل۔“

مسند احمد، بخاری، ابن حبان بروایت حضرت جبیر بن معجم رضی اللہ عنہ، اور طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۰۹۸۷۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ اپنے لئے تخت بنالیں تو (کیسا ہوگا؟) کیونکہ لوگ آپ کو تکلیف
 دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان کے درمیان موجود رہوں گا، میری چادر مجھ سے چھینی جاتی رہے گی اور ان کا غبار مجھ
 تک پہنچتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے راحت دے۔“ ابن سعد بروایت عکرمہ
 ۱۰۹۸۸۔ فرمایا کہ ”میں ان کے درمیان موجود رہوں گا وہ میرے نقش قدم کو روندتے رہیں گے اور مجھ سے میری چادر چھینتے رہیں گے اور ان کا
 غبار مجھ تک پہنچتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ ہی وہ ہوگا جو مجھے ان سے راحت دے گا۔“ طبرانی بروایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ عبدالمطلب
 ۱۰۹۸۹۔ فرمایا کہ ”میں تمہارے درمیان رہوں گا اور تم لوگ میرے نقش قدم پر چلتے رہو گے یہاں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اٹھائیں گے، مجھے میرے
 حق سے زیادہ بلند نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے۔“

ابن عساکر بروایت حضرت علی بن الحسین، زین العابدین رضی اللہ عنہ، وقال رسول حسن الاسناد

تکملہ.....خمس کے بیان میں

۱۰۹۹۰۔ فرمایا کہ ”یہ تمہاری غنیمتوں میں سے ہے، اور اس میں سے میرے لئے کچھ بھی حلال نہیں علاوہ میرے حصے کے جو تمہارے ساتھ ہے
 علاوہ خمس کے اور خمس تم پر لوٹایا جائے گا سودھا گے اور سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز یا چھوٹی، ادا کرو اور غلول نہ کرو، کیونکہ غلول (خیانت) جہنم ہے
 اور دنیا اور آخرت میں غلول کرنے والوں کے لئے ہمارا دھرم منہ کی ہے، اور اللہ کی رضا کے لئے دروزو یک لوگوں سے جہاد کرو اور اللہ کے راستے
 میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرو، سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو، اللہ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ جنت کے

دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ غم اور پریشانیوں سے نجات عطا فرماتے ہیں۔“

۱۰۹۹۲ فرمایا کہ ”بے شک میرے لئے اس مال میں سے کچھ حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخشا ہے ان بالوں کی طرح علاوہ خمس کے پھر وہ تم میں لوٹا دیا جائے گا۔“ مصنف عبدالرزاق حضرت حسن رضی اللہ عنہ مرسلاً

۱۰۹۹۳ فرمایا کہ ”سنو! بے شک یہ تمہارے مال غنیمت میں سے ہے اور میرے لئے اس میں سے صرف خمس حلال ہے اور خمس تم پر لوٹایا جائے گا چنانچہ ایک دھاگہ اور سوئی اور اس سے چھوٹی کوئی چیز اور اس سے بڑی کوئی چیز (ہوتو) ادا کر دو، کیونکہ مال غنیمت میں خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے دنیا اور آخرت میں عار اور شرمندگی کا باعث ہوگی، اللہ کی رضا کے لئے دو روز و زیکت لوگوں سے جہاد کرو اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ مت کرو، اور سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو اور تم پر جہاد لازم ہے کیونکہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے، اس سے اللہ تعالیٰ غم اور رنج سے نجات عطا فرماتے ہیں۔“

متفق علیہ، ابن عساکر بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

مال غنیمت کے چار حصے مجاہدین کے ہیں

۱۰۹۹۴ فرمایا کہ ”جو علاقہ بھی اللہ اور اس کے رسول فتح کریں وہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور جس علاقے کو مسلمان جنگ کر کے فتح کریں تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور باقی سارا ان لوگوں کا ہے جنہوں نے جنگ کی ہے۔“

متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۵ فرمایا کہ ”اے لوگو! نہ میرے لئے اور نہ کسی اور کے لئے مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کچھ حلال ہے اس اونٹ کی پشت کے بال برابر بھی کوئی چیز حلال نہیں علاوہ اس کے جو اللہ نے میرے لئے فرض کیا ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن خارجه رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۶ فرمایا کہ ”میں مسلمانوں میں سے کسی شخص سے زیادہ اس مال کا حق دار نہیں ہوں۔“ مسند احمد بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۷ فرمایا کہ ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں بخشا ہے اس میں سے میرے لئے خمس کے علاوہ کچھ حلال نہیں، اور خمس تم پر لوٹایا جائے گا، لہذا دھاگہ اور سوئی (سب) ادا کر دو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ مال غنیمت میں خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن عار اور شرمندگی ہے اور تم پر اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اللہ تعالیٰ اس سے رنج و غم دور کر دیتے ہیں۔“ طبرانی، مسند احمد، بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۸ فرمایا کہ ”اس مال میں میرا کوئی حصہ نہیں سوائے تم میں سے کسی ایک شخص کے حصے کی طرح علاوہ خمس کے اور وہ تم پر لوٹایا جائے گا، لہذا ایک دھاگہ اور سوئی یا ان سے بڑی کوئی چیز بھی ادا کر دو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ وہ خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن نہ صرف عار اور شرمندگی ہوگی بلکہ آگ اور بدترین عیب بھی ہوگا۔“ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت عریاض رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل..... جزئیہ کے بیان میں

۱۰۹۹۹ فرمایا کہ ”مسلمان پر جزئیہ نہیں ہے۔“ مسند احمد، ابو داؤد، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۰ فرمایا کہ ”ایک سرزمین پر دو قبیلے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی مسلمان پر جزئیہ ہے۔“

مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۱..... فرمایا کہ ”ایک شہر میں دو قبیلے نہ ہوں گے“۔ سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۰۲..... فرمایا کہ ”جس نے زمین کا کوئی حصہ اس کے جزیہ کے بدلے لیا تو اس نے اپنی ہجرت کو ختم کر دیا اور جس نے کافر کے گلے سے اتار کر
 اپنے گلے میں ڈالی تو اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا“۔ سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۰۰۳..... فرمایا کہ ”مجوسی بھی اہل کتاب ہی کا ایک گروہ ہے لہذا ان کو بھی اسی مقام پر رکھو جس پر اہل کتاب کو رکھتے ہو“۔

ابو نعیم فی المعرفة بروایت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

پانچویں فصل..... اجتماعی اور مختلف احکام کے بیان میں

اجتماعی احکام

۱۱۰۰۴..... فرمایا کہ ”اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور قتال کرو اس کے ساتھ جو اللہ کا انکار کرے، غزوہ (جنگ) کرو، مال
 غنیمت میں خیانت نہ کرو نہ ہی غداری کرو نہ ہی ڈھانٹا باندھو، نو مولود بچے کو قتل مت کرو، اور جب تو مشرکین میں سے اپنے دشمن سے ملے تو
 اس کو تین باتوں کی دعوت دے، ان میں سے جس کا بھی وہ جواب دے قبول کر لے اور ان سے ہاتھ روک لے، پھر ان کو اسلام کی دعوت
 دے سوا گروہ جواب دیں تو قبول کر لے تو ان سے ہاتھ روک لے پھر ان کو ان کے علاقوں اور گھروں سے مہاجرین کے علاقے کی طرف
 منتقل ہونے کی دعوت دے اور ان کو بتادے کہ اگر انہوں نے اس پر عمل کیا تو ان کے لئے بھی وہی (سہولیات) ہیں جو مہاجرین کے لئے
 ہیں اور ان پر وہی (ذمہ داریاں) ہیں جو مہاجرین پر ہیں، سوا گروہ اپنے علاقوں سے منتقل ہونے سے انکار کر دیں تو ان کو بتادے کہ (اس
 صورت میں) وہ عام عرب مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر بھی اللہ کا حکم اس طرح جاری ہوگا جس طرح (عام) مومنین پر جاری ہوتا ہے
 اور ان کے لئے مال غنیمت اور مال نے میں سے کوئی حصہ نہ ہوگا، علاوہ اس (صورت) کے کہ وہ (بھی) مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد
 کریں، اور اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیہ مانگ اگر وہ جواب دیں تو قبول کر لے اور ان سے ہاتھ روک لے اور اگر وہ اس سے بھی انکار
 کر دیں تو اللہ سے مدد طلب کرو اور ان سے قتال کرو، اور جب تو کسی قلعے والوں کا محاصرہ کر لے اور وہ تجھ سے چاہیں کہ تو ان کو اللہ اور اس کے
 رسول کی ذمہ داری پر ڈال دے تو ان کو ہر گز اللہ کے اور اس کے نبی کی ذمہ داری پر نہ ڈال البتہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی ذمہ داری پر ان کو
 امان دے دے کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے ساتھیوں کے نام پر کئے گئے عہد کی عہد شکنی کرو گے تو یہ اس سے ہلکا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول
 کے نام پر کئے گئے عہد کی عہد شکنی کرو، اور جب تو کسی قلعے والوں کا محاصرہ کرے اور وہ تجھ سے چاہیں کہ تو انہیں اللہ کے حکم پر امان دے دے
 تو ان کو اللہ کے حکم پر امان نہ دے بلکہ اپنے حکم پر امان دے کیونکہ تو نہیں جانتا کہ ان کے معاملے میں اللہ کے حکم کا پاس رکھ سکے گا یا نہیں“۔

مسند احمد، مسلم، بخاری، نسائی، ابو داؤد، بروایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ

مختلف احکام

۱۱۰۰۵..... فرمایا کہ ”مشرکوں کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان میں سے بھی پہلے ان کو مارو جو نبی اکرم ہیں“۔

مسند احمد ابو داؤد، ترمذی بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۶..... فرمایا کہ ”جب تم دسویں سے ملو تو اسے قتل کر دو“۔ مسند احمد بروایت حضرت مالک بن عتابة

۱۱۰۰۷..... فرمایا کہ ”یہ پانے لے جاؤ، اور جب تم اپنے شہر آؤ تو اپنے گرجے توڑ دو اور ان کی جگہ اس پانی سے اچھی طرح سے دھو لو اور پھر اس جگہ کو مسجد بناؤ“۔ مسند احمد، ابن حبان، بروایت حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۰۸..... فرمایا کہ ”کسی صورت (تصویر) کو مٹائے بغیر مت چھوڑنا اور نہ کسی بلند (اٹھی ہوئی) قبر کو برابر کئے بغیر چھوڑنا“۔

مسلم، نسائی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

جہاد میں کن لوگوں کا قتل جائز نہیں

۱۱۰۰۹..... فرمایا کہ ”چلو اللہ اور اس کے نام کے ساتھ اور اس کے رسول کی ملت پر، شیخ فانی کو قتل نہ کرنا، نہ چھوٹے بڑے بچے کو اور نہ کسی عورت کو، اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور اپنے مال غنیمت کو ملا لو اور اصلاح کرو اور اچھا سلوک کرو کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اچھا سلوک کرنے والوں کو پسند کرتا ہے“۔ سنن ابی داؤد بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۱۰..... فرمایا کہ ”کیا ہوا ان قوموں کو کہ قتال ان کا حد سے آگے بڑھ گیا یہاں تک کہ ننھے بچوں کو قتل کر دیا۔ سنو! تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو شرکوں کے بیٹے ہیں، سنو! اولادوں کو قتل نہ کرو، سنو! اولادوں کو قتل نہ کرو، ہر انسان فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اسی فطرت (فطری طریقے) پر ہی رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے اس کی زبان کا تو تلا پن ختم کر دیا جائے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں“۔

مسند احمد، نسائی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۱..... فرمایا کہ ”یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو“۔ مسلم بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۱۲..... فرمایا کہ ”یہودیوں کو تجاز سے نکال دو اور اہل نجران کو جزیرۂ عرب سے نکال دو اور جان لو کہ بدترین لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا“۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، حلیہ ابی نعیم، ضیاء بروایت ابو عیینہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۱۳..... فرمایا کہ ”ہجرت اس وقت تک منقطع نہ ہوگی جب تک جہاد جاری رہے گا“۔

مسند احمد بروایت حضرت جنادہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۵..... فرمایا کہ ”قوم کا حلیف (ساتھی) انہی میں سے ہے اور کسی قوم کی لڑکی کا بیٹا بھی انہی (اسی قوم) میں سے ہے“۔

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۶.....

۱۱۰۱۷..... فرمایا کہ ”اہل فارس میں سے جو مسلمان ہو گیا تو وہ قرشی ہے“۔ ابن النجار بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۸..... فرمایا کہ ”جس نے کسی قیدی کو گرفتار کرنے پر گواہی قائم کر دی تو اس قیدی سے چھینا ہوا مال گرفتار کرنے والے کا ہوگا“۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۹..... فرمایا کہ ”جس شخص نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس مقتول کافر کا مال قتل کرنے والے کا ہوگا“۔

متفق علیہ، ابو داؤد، ترمذی بروایت حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور مسند احمد، ابو داؤد، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۲۰..... فرمایا کہ ”حمی اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی (نہیں)۔ مسند احمد بخاری، ابو داؤد، عن صعب بن جثافہ

حمی دراصل زمین کا وہ حصہ ہے جو لوگ اپنی زمینوں کے آس پاس کے حصے کو روک کر اپنی جائیداد کا ایک طرح سے حصہ قرار دے دیتے تھے لیکن اسے حمی کہتے تھے گویا ان کی چائیداد کا بفرزون ہوتا تھا اسلام نے اس ناجائز قبضے کا سد باب فرمایا کہ اس قسم کی زمین اللہ اور اس کے رسولوں کی ہیں اور کسی کی نہیں۔

۱۱۰۲۱.....حتمی کا (تصور) اسلام میں نہیں اور نہ ہی مناجتہ ہے۔ طبرانی کبیر عن عصمہ بن مالک
فائدہ:..... مناجتہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کوئی چیز خریدنے آئے تو دوسرا محض دام بڑھاتا رہے تاکہ اصل خریدنے والا زیادہ داموں پر
خریدنے پر مجبور ہو جائے، جیسا کہ مروجہ نیلامی میں ہوتا ہے۔

۱۱۰۲۳ فرمایا کہ ”پہلے اسلام لاؤ پھر قتال کرو“۔ بخاری بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ
۱۱۰۲۴ فرمایا کہ ”جس نے مشرکوں کے ساتھ رہائش اختیار کی تو اس کی ذمہ داری ختم ہوگئی“۔

طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت جریر رضی اللہ عنہ
۱۱۰۲۵ فرمایا کہ ”جس نے مشرک کی ہم نشینی اختیار کی اور اس کے ساتھ رہا تو وہ اسی کی طرح ہے“۔

سنن ابی داؤد، بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ
۱۱۰۲۶ فرمایا کہ ”اس کی ذمہ داری ختم ہوگئی جس نے مشرکوں کے ساتھ ان کے علاقوں میں رہائش اختیار کی“۔

طبرانی بروایت حضرت جریر رضی اللہ عنہ
۱۱۰۲۷ فرمایا کہ ”میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیوں؟ فرمایا، ان دونوں کی
آگ ایک ساتھ نہ ہو“۔ ابو داؤد، ترمذی، ضیاء عن جریر رضی اللہ عنہ
۱۱۰۲۸ فرمایا کہ ”ہر دو میں سے ایک شخص کو بیچ دو اور اچر دونوں کے درمیان تقسیم ہو۔ مسند احمد مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۱۱۰۲۹ فرمایا کہ ”اگر تو نے وہ بات کی اس حال میں کہ تو اپنے معاملے کا مالک ہے تو تو مکمل طور پر کامیاب ہوگیا“۔

ابو داؤد مسلم بروایت حضرت عمر ابن حصین رضی اللہ عنہ
۱۱۰۳۰ فرمایا کہ ”بے شک جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے لئے عذاب بنا دیتے ہیں تو ان کی اعانت و مدد فرماتے ہیں“۔

ابن قانع بروایت حضرت صفوان بن صفوان بن اسید رضی اللہ عنہ
۱۱۰۳۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے بندے اور رسول محمد کی طرف سے روم کے سب سے بڑے، ہرقل کی طرف، سلامتی ہو اس پر جس
نے حق کی اتباع کی، اما بعد، میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کر لو محفوظ ہو جاؤ گے، اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارا اجر و مرتبہ عطا
فرمائیں، لہذا اگر تم نے منہ موڑ لیا تو اربعین کا گناہ تم پر ہوگا، اور اے اہل کتاب آؤ ایک ایسے کلمے کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان
برا بڑا روہ یہ کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں گے اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں گے اور نہ ہی ایک دوسرے میں سے
کسی کو ایک دوسرے کا رب بنائیں گے علاوہ اللہ کے، سو اگر تم منہ موڑتے ہو تو کہہ دو، گواہ ہو کہ ہم مسلم ہیں“۔

مسند احمد، متفق علیہ نسائی بروایت حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ
۱۱۰۳۲ فرمایا کہ ”قیدیوں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا سلوک کرو“۔ طبرانی بروایت حضرت ابو عزیز رضی اللہ عنہ

تکملہ..... مال غنیمت میں خیانت

۱۱۰۳۳ فرمایا کہ ”مجھے معلوم ہے کہ میں نے تیری طرف کیوں بھیجا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو میری اجازت کے بغیر کچھ اٹھالے، کیونکہ یہ خیانت
ہے اور جس نے خیانت کی اس کو قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ لایا جائے گا میں نے تمہیں اسی لئے بلایا تھا اب اپنے کام میں مشغول ہو جاؤ۔

ترمذی حسن غریب، طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ
۱۱۰۳۴ فرمایا کہ ”کیا تو نے بلال کو تین مرتبہ پکارتے نہیں سنا؟ تو پھر کس چیز نے تجھے اس کے ساتھ آنے سے روک رکھا، تو وہی ہو جائے
قیامت کے دن لایا جائے گا سو میں ہرگز تجھ سے قبول نہ کروں گا“۔ طبرانی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۵ فرمایا کہ ”بے شک میں اس کو تجھ سے قیامت کے دن ہرگز قبول نہ کروں گا جب تک تو ہی وہ نہ ہو جو قیامت کے دن پورا پورا ادا کر دے گا۔“

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۶ فرمایا کہ ”تحقیق تو نے مال غنیمت میں خیانت کی۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۷ فرمایا کہ ”یہ جو مال ہے اس میں سے کچھ لینے والے کے لئے حلال ہے نہ دینے والے کے لئے نہ دھاگہ نہ سوئی۔“

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۸ فرمایا کہ ”انبیاء کرام میں سے ایک نبی نے ایک شہر والوں سے قتال کیا، جب شہر فتح ہونے والا تھا تو انہیں ڈر ہوا کہ کہیں سورج غروب نہ ہو جائے، تو انہوں نے سورج سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے سورج تو بھی مامور ہے اور ہم بھی مامور ہیں تجھے میری عزت کی قسم دن میں کچھ دیر اور ٹھہرا، تو اللہ تعالیٰ نے سورج کو اسی جگہ روک دیا یہاں تک کہ شہر فتح ہو گیا اور وہ لوگ جب مال غنیمت حاصل کیا کرتے تھے تو اس کو ایک جگہ جمع کر دیا کرتے تھے تو آگ آتی اور اس کو جلا دیتی، چنانچہ اس بار بھی انہوں نے مال غنیمت جمع کر کے رکھ دیا لیکن آگ اس مال کو جلانے نہ آئی، تو ان لوگوں نے نبی سے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! کیا ہوا کہ ہماری قربانی قبول نہیں ہوئی، انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے، عرض کیا کہ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ہم میں سے کون خائن ہے، وہ بارہ قبیلے تھے تو اس نبی نے فرمایا کہ ہر قبیلے کا سردار میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا، چنانچہ تمام قبیلوں کے سرداروں نے بیعت کی تو اس نبی کے ہاتھ میں ایک سردار کا ہاتھ پھسل گیا، تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ تیرے پاس خیانت ہے، اس نے عرض کیا کہ مجھے اس شخص کے بارے میں کیسے معلوم ہوگا کہ قبیلے میں سے وہ کون ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے قبیلے کو بلا، ہم تمام لوگوں کو فردا بیعت کریں گے، ایسا ہی کیا تو ان میں سے ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں پھسل گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تیرے پاس خیانت ہے، اس نے کہا جی ہاں میرے پاس خیانت ہے، دریافت فرمایا کہ وہ کیا چیز ہے؟ کہا کہ ایک بیل کا سر ہے جو سونے کا بنا ہوا ہے مجھے اچھا لگا تو میں نے لے لیا؟ پھر وہ اسے لے آیا اور مال غنیمت میں شامل کر دیا، تو آگ آئی اور اس مال کو جلا دیا۔“

مصنف عبد الرزاق، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۹ فرمایا کہ ”جس نے ناحق کسی کا اونٹ لیا تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور اونٹ اس کی گردن پر سوار ہوگا اور آواز نکالتا ہوگا، اور اگر کسی نے ناحق کسی کی گھڑی لے لی تھی تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور وہ گائے اس کی گردن پر سوار ہوگی اور آواز نکالتی ہوگی اور اگر کسی نے ناحق کسی کی بکری لی ہوگی تو اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور بکری اس کی گردن پر سوار ہوگی اور آواز نکال رہی ہوگی۔“

ابن جریر بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۰ فرمایا کہ ”جب میرے امتی مال غنیمت میں خیانت نہ کریں گے ان کا کوئی دشمن نہ ہوگا۔“

دیلمی بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۱ فرمایا کہ ”اگر میرے امتی مال غنیمت میں خیانت نہ کرے تو اس کا کبھی کوئی دشمن نہ ہوگا۔“ دیلمی بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۲ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ وصول کرنے بھیجا تو فرمایا کہ اے سعد! اس سے بچو کہ تم قیامت کے دن اس حال میں آؤ کہ اونٹ تمہاری گردن پر سوار ہو اور آواز نکال رہا ہو۔“ ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۳ فرمایا کہ ”تمہارے ذمہ لازم ہے کہ تم مال غنیمت میں خیانت سے بچو، کوئی شخص کسی عورت پر قبضہ کر لیتا ہے مال تقسیم ہونے سے پہلے اور پھر تقسیم کرنے والے کو واپس کر دیتا ہے۔“

حسن بن سفیان اور ابن مندہ اور ابن السکن اور ابو نعیم فی المعرفہ بروایت حضرت ثابت بن رفیع الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۴ فرمایا کہ ”تم لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ مال غنیمت میں خیانت سے بچو، ایک شخص کسی عورت سے نکاح کر لیتا ہے یا خمس نکالنے سے پہلے کسی جانور پر سوار ہو جاتا ہے۔“

بخاری فی التاريخ اور بغوی اور باوردی اور ابن مندہ اور ابن السکن اور ابن قانع بروایت حضرت ثابت بن رفیع رضی اللہ عنہ

اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ روایت ابن روفیع الانصاری رضی اللہ عنہ سے ہے۔

۱۱۰۴۵..... فرمایا کہ ”مال غنیمت میں خیانت سے بچو، کوئی شخص مال فی تقسیم ہونے سے پہلے کسی عورت سے نکاح کر لیتا ہے اور پھر اسے تقسیم کار کے حوالے کر دیتا ہے اور پھر ایک کپڑا پہن لیتا ہے اور پرانا کر دیتا ہے اور پھر تقسیم کار کو واپس کر دیتا ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت روفیع بن ثابت رضی اللہ عنہ
۱۱۰۴۶..... فرمایا کہ ”ایک شخص ایک چوپائے پر سوار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ واپس کرنے سے پہلے اس جانور کو چلا کر تھکا دیتا ہے یا کوئی کپڑا پہن لیتا ہے اور واپس کرنے سے پہلے پرانا کر دیتا ہے۔“ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت اوزاع عن بعض الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۷..... فرمایا کہ ”اے لوگو! اگر کسی کے پاس کوئی چیز ہو تو واپس کر دے اور یہ نہ کہے کہ دنیا کی شرمندگی، سنو! دنیا کی شرمندگی آخرت کی شرمندگی سے زیادہ آسان ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۸..... فرمایا کہ ”اگر تم کسی کو پاؤ کہ اس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے تو اس کی پٹائی کرو اور اس کا سامان جلاؤ۔“ مسند احمد، عدنی، دارمی، ابن حبان، ابی یعلیٰ، شاشی، مستدرک حاکم، سعید بن منصور بروایت سالم بن عبد اللہ بن عرض جده رضی اللہ عنہ
۱۱۰۴۹..... فرمایا کہ ”اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور جس نے خیانت کی اس کو قیامت کے دن (اس چیز کے ساتھ لایا جائے گا)۔“

طبرانی بروایت کنیز بن عبد اللہ عن ابیہ عن جده رضی اللہ عنہ
۱۱۰۵۰..... فرمایا کہ ”میں ہرگز تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانوں گا کہ جو قیامت کے دن آئے گا اور بکری اس کے کندھوں پر سوار ہوگی اور آواز نکال رہی ہوگی اور وہ شخص پکار رہا ہوگا یا محمد یا محمد، تو میں اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کروا سکتا میں نے تو تجھے بتا دیا تھا اور میں ہرگز تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانوں گا جو قیامت کے دن اونٹ اٹھائے ہوئے آئے گا اور وہ آواز نکال رہا ہوگا اور وہ شخص پکار رہا ہوگا یا محمد یا محمد، تو میں اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کروا سکتا میں نے تو تجھے بتا دیا تھا، اور میں ہرگز اس شخص کو بھی نہ پہچانوں گا جو قیامت کے دن چمڑے کا پرانا کٹڑا اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد، تو اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کروا سکتا، میں نے تجھ کو بتا دیا تھا۔“ ابن جریر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۱..... فرمایا کہ ”میں نے قرمان کو آگ کی چادر میں لیٹے ہوئے دیکھا وہ کالی چادر مراد ہے جو خیر کے دن مال غنیمت میں سے خیانت کر کے حاصل کی تھی۔“ ابن ابی عاصم اور ابو نعیم فی المعرفة بروایت خالد بن مغیث رضی اللہ عنہ
۱۱۰۵۲..... فرمایا کہ ”اے سعد! بچو اس سے کہ قیامت کے دن اونٹ اٹھائے ہوئے آؤ اور وہ آواز نکال رہا ہو۔“

ابن جریر، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۱۰۵۳..... ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے مال غنیمت میں سے ایک رسی کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”تجھے اس رسی کے بدلے آگ سے کون بچائے گا؟“ ابن عساکر بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۴..... فرمایا کہ ”اے لوگو! تم میں سے ہمارے لئے اگر کسی نے کچھ کام کیا اور ہم نے اس میں سے سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز چھپالی تو یہ خیانت ہوگی جو قیامت کے دن لائی جائے گی، تم میں سے اگر کسی کو ہم کسی کام پر مقرر کریں تو اسے چاہیے کہ کم زیادہ پورا کرے، سو جو اسے دیا جائے لے لے اور جس سے منع کیا جائے باز آ جائے۔“

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، متفق علیہ، بروایت حضرت عدی بن عمرہ رضی اللہ عنہ
فائدہ..... مال غنیمت اس کو مال کہتے ہیں جو جنگ لڑ کر اور دشمن کو شکست دے کر حاصل کیا جائے اور مال فی اس مال کو کہتے ہیں جو دشمن سے جنگ کئے بغیر ان سے وصول کر لیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

چوتھا باب..... ان چیزوں کے بیان میں جو جہاد میں منع ہیں

- ۱۱۰۵۵۔ فرمایا کہ ”نقب زنی یقیناً حلال نہیں ہے۔“ ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت ثعلبہ بن الحکم
- ۱۱۰۵۶۔ فرمایا کہ ”بے شک نقب زنی مردار سے زیادہ حلال نہیں۔“ سنن ابی داؤد عن رجل
- ۱۱۰۵۷۔ فرمایا کہ ”جاؤ یقیناً گھر میں تین قسم کے لوگ ہوں گے ان میں سے ایک غلام ہوگا جس نے نماز پڑھی ہوگی اس کو لے لو اور پٹائی مت کرو کیونکہ ہمیں اہل عبادت کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔“ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ
- ۱۱۰۵۸۔ فرمایا کہ ”مجھے نماز پڑھنے والوں (عبادت گزاروں) کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔“
- سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۱۰۵۹۔ فرمایا کہ ”مجھے نماز پڑھنے والوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
- ۱۱۰۶۰۔ فرمایا کہ ”جو نقب زنی کرے اور چھپے یا چھپنے کا اشارہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔“
- طبرانی مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۱۰۶۱۔ فرمایا کہ ”جس نے نقب زنی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“
- مسند احمد ترمذی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مسند احمد ابو داؤد، ابن ماجہ اور ضیاء بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۱۰۶۲۔ فرمایا کہ ”دشمن کا سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو، اور جب سامنا ہو جائے تو صبر کرو۔“ متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۱۰۶۳۔ فرمایا کہ ”نہ غضب ہے نہ نقب زنی۔“ طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ
- ۱۱۰۶۴۔ آپ ﷺ نے مشکہ کرنے سے منع فرمایا۔“ مسند احمد، بروایت حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ
- ۱۱۰۶۷۔ آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔“ متفق علیہ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۱۰۶۸۔ فرمایا کہ ”جس نے گھر تنگ کیا یا راہزنی کی یا کسی مومن کو تکلیف دی تو اس کا کوئی جہاد نہیں۔“
- مسند احمد، ابو داؤد بروایت حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۱۰۶۹۔ فرمایا کہ ”جو بھاگ کھڑا ہو اور وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ
- فائدہ:..... مذکورہ بعض روایات میں مثلاً کا لفظ آیا ہے دشمن کو قتل کرنے کے بعد اس کی ناک کان وغیرہ کاٹ کر چہرہ بگاڑ دینا مثلاً کہلاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

الغلول..... مال غنیمت میں خیانت

- ۱۱۰۷۰۔ فرمایا کہ ”جب تم کسی شخص کو پاؤ جس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہو تو اس کا مال و متاع جلاؤ اور اس کی پٹائی لگاؤ۔“
- سنن سبی داؤد، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۱۰۷۱۔ فرمایا کہ ”چلے جاؤ، اے ابو مسعود! میں ضرور تجھے پاؤں گا قیامت کے دن، تو آئے گا اور تیری بیٹھ پر صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ ہوگا جو آواز نکال رہا ہوگا جسے تو نے خیانت کرتے ہوئے لیا تھا۔“ ابو داؤد بروایت حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ
- ۱۱۰۷۳۔ انبیاء میں سے ایک نبی نے جنگ کی اور اپنی قوم سے کہا کہ وہ شخص میرے پیچھے نہ آئے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو اور رخصتی کا ارادہ رکھتی ہو اور اب تک رخصتی نہ کی تھی، اور وہ شخص بھی نہ آئے۔ جس نے بکری یا اس کے بچے خریدے ہوں اور ان کی اولاد کا منتظر ہو، پھر انہوں نے جنگ کی اور شہر کے قریب عصر کی نماز کا وقت آ پہنچا یا اس کے قریب قریب تو انہوں نے سورج سے فرمایا کہ تو بھی اللہ کی طرف سے

ما مور ہے اور میں بھی، اے اللہ اس کو ہمارے لئے روک دیجئے چنانچہ سورج کو روک دیا گیا یہاں تک کہ شہر فتح ہو گیا اور مال غنیمت جمع کیا گیا اور آگ اس کو جلانے آئی مگر نہ جلایا، تو انہوں نے فرمایا کہ یقیناً تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے سو تم میں سے ہر قبیلے کا ایک فرد میرے ہاتھ پر بیعت کرے چنانچہ ان کے ہاتھ میں ایک شخص کا ہاتھ پھسل گیا، فرمایا تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے لہذا تمہارے قبیلے کو میرے ہاتھ پر بیعت کرنی ہوگی، چنانچہ دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے دست مبارک میں پھسلے تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے چنانچہ وہ لوگ ایک سر لائے جو گائے کے سر کی طرح تھا اور سونے کا بنا ہوا تھا اور اس کو مال غنیمت میں رکھا تو آگ آئی اور اس نے سارا مال غنیمت کھا (جلا) لیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھتے ہوئے مال غنیمت کو حلال کر دیا۔ مسند احمد، متفق علیہ

۱۱۰۷۴ فرمایا کہ ”جسے تم مال غنیمت میں خیانت کرتے ہوئے پکڑو تو اس کا مال و متاع جلا دو“۔ نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۷۵ فرمایا کہ ”یہ فلاں فلاں کی قبر ہے جسے میں نے فلاں کی اولاد کی طرف دستہ دے کر بھیجا تھا تو اس نے مال غنیمت میں سے ایک چتکبری چادر اٹھالی چنانچہ اب اسی جیسی آگ سے بنی ہوئی چادر اس کو پہنائی جا رہی ہے“۔ مسند احمد، نسائی بروایت ابو رافع رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۷۶ فرمایا کہ ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ چھوٹی چادر جو جنگ خیبر کے دن اس نے مال غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے لے لی تھی وہ اس پر آگ دھکا رہی ہے“۔ متفق علیہ ابو داؤد، نسائی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۷۷ فرمایا کہ ”اے لوگو! یہ تمہارے مال غنیمت ہیں چنانچہ دھاگہ اور سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز یا اس سے چھوٹی ادا کر دو کیونکہ مال غنیمت میں خیانت کرنا خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن نہ صرف عار اور شرمندگی کا باعث ہوگی بلکہ عیب اور آگ کا باعث بھی ہوگی“۔

ابن ماجہ بروایت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۷۸ فرمایا کہ ”جس نے اونٹ یا بکری بطور خیانت لے لیا تو قیامت کے دن وہ اسے (اس جانور کو) اٹھائے ہوئے آئے گا“۔
 مسند احمد، والضیاء بروایت حضرت عبد اللہ بن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۷۹ فرمایا کہ ”لوٹا دو سوئی اور دھاگہ اگر کسی نے سوئی یا دھاگہ کی بھی خیانت کی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ وہ لے کر آئے لیکن وہ نہ لاسکے گا“۔ طبرانی عن المستورد
 ۱۱۰۸۰ فرمایا کہ ”جسے ہم کسی کام پر مقرر کرتے ہیں اس کے لئے کچھ وظیفہ بھی مقرر کرتے ہیں اس کے بعد اگر اس نے کچھ لیا تو وہ خیانت ہے“۔

سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۸۱ فرمایا کہ ”تم میں سے جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں اور پھر وہ ہم سے ایک سوئی یا اس بھی چھوٹی کوئی چیز چھپالے تو یہ خیانت ہوگی اور یہ چیز قیامت کے دن اس کو لانا ہوگی“۔ مسلم ابو داؤد، بروایت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ

مال غنیمت میں خیانت خطرناک گناہ ہے

۱۱۰۸۲ فرمایا کہ ”جس نے خیانت کرنے والے کو چھپایا تو وہ بھی اسی جیسا ہے“۔ ابو داؤد بروایت حضرت سمورہ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۸۳ فرمایا کہ ”اسلام میں نہ چوری ہے اور نہ خیانت“۔ طبرانی بروایت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۸۴ فرمایا کہ ”مومن مال غنیمت میں خیانت نہیں کرتا“۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۱۰۸۵ فرمایا کہ ”کیا ہوا اس کارکن کو جسے ہم مقرر کرتے ہیں اور پھر وہ ہمارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارے کام میں سے ہے اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا ہے کیا وہ اپنے ماں باپ کے گھر نہیں بیٹھ جاتا کہ دیکھے کوئی اسے ہدیہ دیتا ہے یا نہیں سو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم میں سے جو بھی خیانت کرے گا وہ اس چیز کو قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا، اگر وہ اونٹ ہو تو وہ اس کو گردن پر اٹھا کر لائے گا اور وہ آواز نکال رہا ہوگا اور اگر وہ گائے ہوئی تو اسے بھی لائے گا اور وہ آواز نکال رہی ہوگی اور اگر وہ بکری

ہوگی تو اسے بھی اٹھا کر لائے گا اور وہ آواز نکال رہی ہوگی میں نے تو تم تک یہ بات پہنچادی۔

مسند احمد، مفتق علیہ، ابو داؤد، بروایت حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ ۱۱۰۸۶۔ فرمایا کہ ”جو ہمارا کارکن تھا اور اس کی بیوی نہ تھی تو اسے چاہیے کہ بیوی حاصل کر لے اور اگر اس کے پاس خادم نہ تھا تو اسے چاہیے کہ خادم حاصل کر لے اگر اس کے پاس گھر نہیں تو اسے چاہیے کہ گھر حاصل کر لے، اور اگر کسی نے اس کے علاوہ کوئی چیز حاصل کی تو وہ خان یا چور ہے۔“

سنن ابی داؤد بروایت حضرت مسطور بن شداد رضی اللہ عنہ ۱۱۰۸۷۔ فرمایا کہ ”تم میں سے جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں تو اس کو چاہیے کہ اس کام کو کرے کم ہو یا زیادہ، اور جو چیز اس کو دی جائے وہ لے لے اور جس چیز سے منع کیا جائے تو وہ باز آ جائے۔“ مسلم، ابو داؤد، بروایت حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ

تکملمہ..... نقب زنی کے بیان میں

۱۱۰۸۸۔ فرمایا کہ ”یقیناً وہ (یعنی جہاد) میں نقب زنی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۱۰۸۹۔ فرمایا کہ ”نقب زنی حلال نہیں لہذا ہانڈیاں الٹ دو۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت ثعلبہ بن الحکم رضی اللہ عنہ ۱۱۰۹۰۔ فرمایا کہ ”نقب زنی حلال نہیں۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۱۰۹۱۔ فرمایا کہ ”تمہیں کس چیز نے بچوں کے قتل پر ابھارا؟ کیا آج تم میں سے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد میں سے نہیں ہیں؟ اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے کوئی انسان ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا، ہو یہاں تک کہ اس سے اس کی زبان۔“

مستدرک حاکم بروایت حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ ۱۱۰۹۲۔ فرمایا کہ ”بنا ہی ہوان لوگوں کے لئے جنہوں نے کھیلنے کودنے والوں کو قتل کیا، عرض کیا گیا کہ کھیلنے کودنے والے کون ہیں؟ فرمایا بچے۔“

حاکم فی تاریخہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۱۰۹۳۔ یہ عورت قتال کرنے والی نہ تھی ان لوگوں میں سے جو قتال کرتے ہیں، حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو پایا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ بچوں کو قتل مت کیجئے۔“ اور ایک روایت میں ہے نہ عورتوں کو اور نہ مردوں کو۔“ مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، طحاوی، ابن حبان

باوردی، ابن قانع، طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت مرقع بن صیفی بروایت حضرت حنظلہ الکاتب رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھے کہ ہم ایک مقتول عورت کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے مذکورہ

ارشاد فرمایا: ”مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، طحاوی، بغوی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت مرقع بن صیفی بن رباح عن

جذہ رباح بن الربیع اخی حنظلہ الکاتب رضی اللہ عنہ

پانچواں باب..... حقیقی اور حکمی شہادت کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل..... شہادت حقیقی کے بیان میں

۱۱۰۹۴..... فرمایا کہ ”شہادت قرض کے علاوہ ہر چیز کا کفارہ ہو جاتی ہے اور ذہنا ہر چیز کا کفارہ ہو جاتا ہے۔“

شہرازی فی الألقاب بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی اگر شہادت بحری جنگ میں ڈوب کر ہوئی ہے تو وہ ان چیزوں کا کفارہ بھی ہو جاتی ہے جو عام فحشی کی جنگ کی شہادت نہیں

ہو سکتی جیسے قرض۔“ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۰۹۵۔ فرمایا کہ ”شہداء جنت کے دروازے پر واقع نہر کے کنارے پر سبز قبضوں میں ہوں گے صبح شام ان کو ان کا رزق ملا کرے گا۔“

مسند احمد، طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۶۔ فرمایا کہ ”شہداء اللہ تعالیٰ کے پاس یا قوت کے بنے ہوئے منبروں پر عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا مشک کے ٹیلوں پر، تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ کیا میں نے تم کو پورا پورا نہیں دے دیا اور تم کو سچا نہیں کر دیا؟ وہ لوگ کہیں گے جی ہاں اے ہمارے رب۔“ عقلی فی الضعفاء بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۷۔ فرمایا کہ ”پہلی بار جب شہید کا خون نکلتا ہے اسی وقت اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے اور اپنے گھر والوں میں سے بہتر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور سورچہ بند جب اپنے مورچہ میں مرجائے تو اس کا اجر قیامت تک اس کے لئے لکھا جاتا رہتا ہے اور اس کو غزادی جاتی ہے۔ اور ستر حوروں سے اس کا نکاح کروادیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ ٹھہرو اور سفارش کرو یہاں تک کہ اس کو حساب سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔“ معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۸۔ فرمایا کہ ”شہید قتل کی تکلیف اتنی ہی محسوس کرتا ہے جسے تم میں سے کوئی شخص اپنے پھوڑے کو پھوڑ دے۔“

نسائی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۹۔ فرمایا کہ ”شہید قتل کی تکلیف اتنی ہی ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو اپنے دانے کی۔“ معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ

شہداء کے فضائل

۱۱۱۰۰۔ فرمایا کہ ”شہید وہ لوگ ہیں جو پہلی صف میں اللہ کی رضا کی خاطر قتل کرتے ہیں اور ادھر ادھر نہیں دیکھتے یہاں تک کہ قتل ہو جاتے ہیں سو وہ یہی لوگ ہیں جو جنت میں اونچے اونچے کروں میں ملیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف ہنس کر دیکھیں گے اور یقیناً جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کی طرف ہنس کر دیکھیں تو اس کا کوئی حساب نہیں۔“ معجم اوسط طبرانی، بروایت حضرت نعیم بن ہبار و یقال عمار رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۱۔ فرمایا کہ ”شہید تو چار ہیں۔“

۱۔ وہ مومن شخص جس کا ایمان بہت اچھا ہو اور اللہ کی سچائی بیان کر لے یہاں تک کہ قتل ہو جائے سو یہی وہ ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن ایسے آنکھیں اٹھا کر دیکھیں گے۔“

۲۔ اور وہ مومن شخص جس کا ایمان اچھا تھا وہ دشمن سے ایسے ایسے ملا جیسے اس کی جلد پر لکیر کا کاٹا چھو دیا گیا ہو بزدلی سے کہ اچانک ایک تیرنا معلوم سمت سے آیا اور اس کو قتل کر دیا تو یہ دوسرے درجے میں ہے۔

۳۔ وہ مومن شخص جس نے اچھے اور برے دونوں اعمال کئے ہیں اور دشمن سے ملا اور اللہ کو سچا جانا یہاں تک کہ یہ قتل ہو گیا تو یہ تیسرے درجے میں ہے۔

۴۔ اور وہ مومن شخص جو اپنے نفس سے آگاہ ہوا، دشمن کا سامنا کیا اور اللہ تعالیٰ کو سچا جانا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو یہ چوتھے درجے میں ہے۔“

مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۲۔ فرمایا کہ ”سب سے افضل شہید وہ ہے جس کا خون بہایا جائے اور گھوڑا مار دیا جائے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۳۔ فرمایا کہ ”بے شک شہیدوں کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں کے اندر جنت کے پھلوں سے لگی ہوئی ہیں۔“

ترمذی بروایت حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۴۔ فرمایا کہ ”یقیناً سمندر کے شہید اللہ کے ہاں خشکی کے شہداء سے افضل ہیں۔“ طبرانی بروایت حضرت سعد بن جنادہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۵۔ فرمایا کہ ”پہلا قطرہ جو شہید کے خون کا بہتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں علاوہ قرض کے۔“

طبرانی مستدرک حاکم بروایت حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ

قرض کے علاوہ شہید کا ہر گناہ معاف ہوگا

۱۱۱۰۶ فرمایا کہ ”شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں علاوہ قرض کے“۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۱۱۰۷ فرمایا کہ ”میں نے جبریل علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا:

”ونفخ فی الصور فصعق من فی السموت ومن فی الارض الا من شاء اللہ“۔ سورۃ الزمر آیت ۶۹
کہ اس میں یہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بجلی کی کڑک سے بے ہوش ہونے سے محفوظ رکھے گا تو جبریل امین علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ شہداء جو اللہ کے ثاخوان ہیں اور اپنی تلواریں لٹکانے عرش کے ارد گرد کھڑے ہیں۔“

مسند رک حاکم فی الافراد ابن مردویہ اور بیہقی فی البعث بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۱۱۰۸ فرمایا کہ ”خشکی کے شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں علاوہ قرض اور امانت کے، اور سمندر کے شہید کے تمام گناہ شمول قرض اور امانت معاف ہو جاتے ہیں۔“ حلیہ ابی نعیم بروایت جناب رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کے

۱۱۱۰۹ فرمایا کہ ”سمندر کا شہید بھی خشکی کے شہیدوں کی طرح ہے اور سمندر میں جہاد کرنے والا ایسا ہے جیسے خشکی میں اپنے خون میں لت پت ہونے والا، اور سمندر میں جو دو موجوں کے درمیان ہے وہ ایسے ہے جیسے اللہ کی اطاعت کی خاطر دنیا سے قطع تعلق کرنے والا اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے موت کے فرشتے کو رو جس قبض کرنے پر مقرر کیا ہے علاوہ سمندری شہداء کے کیونکہ ان کی روحوں کو قبض کرنے اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے اور خشکی کے شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں علاوہ قرض کے اور سمندر کے شہید کے قرض سمیت تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ ابن ماجہ، طبرانی، بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۰ فرمایا کہ ”سمندر میں کھانا کھانے والے کو جیسے ہی قے ہوئی تو اس کے لئے ایک شہید کا اجر ہے اور ڈوبنے والے کے لئے دو شہید کا اجر ہے۔“

ابوداؤد بروایت حضرت ام خزام رضی اللہ عنہ
۱۱۱۱۱ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل کرنا تمام خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے علاوہ قرض کے۔“

مسلم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ترمذی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
۱۱۱۱۲ فرمایا کہ ”اللہ کی راہ میں قتل کرنا تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور ان میں سب سے سخت (امانت و دیعت ہے)۔“

طبرانی حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... و دیعت کہتے ہیں اپنی کوئی چیز کسی دوسرے کے پاس حفاظت کے لئے یا کسی اور غرض سے رکھو دینا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)
۱۱۱۱۳ فرمایا کہ ”جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے مقام تک پہنچاتے ہیں اگر چہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہی ہوئی ہو۔“ مسلم، اور بخاری، مسلم ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت سہیل بن خنیف رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۴ فرمایا کہ ”جو شہادت مانگتا ہے اس کو دی جاتی ہے اگرچہ وہ شہید نہ ہو۔“ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
۱۱۱۱۵ فرمایا کہ ”شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔“ ابوداؤد، بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۶ فرمایا کہ ”سب سے افضل شہید وہ ہیں جو پہلی صف میں قتل کرتے ہیں اور اپنے چیزوں سے ادھر ادھر نہیں دیکھتے یہاں تک کہ قتل ہو جاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو جنت کے اونچے اونچے کمروں میں حیران ہو رہے ہوں گے“ تمہارا رب ان کی طرف دیکھ کر ہنسے گا، اور جب تمہارا رب کسی جگہ اپنے کسی بندے کی طرف ہنس کر دیکھے تو اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا۔“

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت نعیم بن حماد رضی اللہ عنہ

شہادت کی دعا مانگنے والے کے لئے شہادت کا مرتبہ

۱۱۱۱۷..... فرمایا کہ ”جس نے سچے دل سے اس کے راستے میں قتل ہونے کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کا اجر دیں گے اگرچہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہی ہوئی ہو“۔ ترمذی، بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
 ۱۱۱۱۸..... فرمایا کہ ”زمین شہید کے خون سے خشک نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس کی دیویاں اس کی طرف ایسے متوجہ ہو جاتی ہیں، گویا کہ وہ دونوں دودھ پلانے والی اونٹنیاں ہوں جن کا بچہ وسیع و عریض زمین میں کم ہو گیا تھا، دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں لباس ہوتا ہے جو دنیا اور اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے“۔ مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۱۱۹..... فرمایا کہ ”خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا اور دونوں جنت میں ہیں“۔

ابن حبان بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۱۲۰..... فرمایا کہ ”خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا، دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں یہ اللہ کے راستے میں قتال کرتا ہوا شہید کیا گیا، پھر اس کے قاتل کو اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق دی اور وہ مسلمان ہو گیا اور اللہ کے راستے میں قتال کرنے لگا اور شہید کر دیا گیا“۔ مسند احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۱۲۱..... فرمایا کہ ”شہید کو قتل ہوئے اس سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی جتنی دانہ نکلنے سے ہوتی ہے“۔

ترمذی، ابن حبان بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۱۲۲..... فرمایا کہ ”سب سے افضل اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہے، پھر یہ کہ تیری وفات ہو مگر چہ بندی کی حالت میں پھر یہ کہ تیری وفات ہو حج یا عمرہ کرتے ہوئے اور اگر تو طاقت رکھتا ہے کہ دیہاتی اور تاجر ہو کر نہ مرے؟ حلیہ ابی نعیم بروایت ابو یزید رضی اللہ عنہ
 ۱۱۱۲۳..... فرمایا کہ ”کچھ شک نہیں کہ شہداء کی رو میں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہے ان کے لئے عرش کے ساتھ قذلیں لٹکی ہوئی ہوتی ہیں۔ اڑتے پھرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور پھر اپنی قذلیوں میں آ بیٹھتے ہیں، پھر ان کا رب ان کی طرف توجہ فرماتا ہے اور دریافت فرماتا ہے کہ کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہاں کسی چیز کی خواہش ہوگی جبکہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے پھرتے ہیں؟ ان سے تین مرتبہ اس طرح پوچھا جاتا ہے اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان سے یہ سوال ہوتا رہے گا تو وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم دنیا کی طرف لوٹ جائیں اور تیرے راستے میں ایک بار پھر قتل کر دیئے جائیں، اور جب رب دیکھتا ہے کہ ان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں تو ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے“۔

مسلم، ترمذی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۴.....

۱۱۱۲۵..... فرمایا کہ ”اگر تو اللہ کے راستے میں جبر کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے اور پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے بڑھتے ہوئے قتل کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو تیری تمام خطاؤں کا کفارہ بنادیں گے علاوہ قرض کے، اسی طرح جبریل نے بھی مجھے بتایا ہے“۔

مسند احمد مسلم ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور نسائی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سزا فرد کے حق میں شہداء کی سفارش قبول ہوگی

۱۱۱۲۶..... فرمایا کہ ”شہید اپنے گھر والوں میں سے سزا فرد کی شفاعت کرے گا“۔ ابن حبان بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۷..... فرمایا کہ ”چیونٹی کا کٹنا شہید کے لئے زیادہ تکلیف دہ ہے بہ نسبت اسلحہ لگنے کے، بلکہ یہ اس کے نزدیک گرمی کے دن میں ٹھنڈے میٹھے

لذیذ پانی کے مشروب سے زیادہ قابل اشتہا ہے۔“ ابوالشبیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۸..... فرمایا کہ ”اللہ کے ہاں شہید کی سات خوبیاں ہیں۔

۱..... اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

۲..... اور جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے، اور اس کو ایمان کا جوڑا پہنایا جاتا ہے۔

۳..... جو عین میں سے بہترین حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے۔

۴..... قبر کے عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۵..... بڑی گھبراہٹ کے دن محفوظ رہے گا۔

۶..... اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یا قوت بھی دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے۔

۷..... اور اس کی شفاعت اس کے گھر کے ستر افراد کے حق میں قبول کی جاتی ہے۔“

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، بروایت حضرت مقدم بن معاذ کرب رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۹..... فرمایا کہ ”جنت میں داخل ہونے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ دنیا کی طرف واپس آئے اور اس کے پاس دنیا

کی کوئی چیز ہو علاوہ شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ واپس آئے اور قتل کیا جائے دس مرتبہ، جب عزت و اکرام دیکھتا ہے۔“

متفق علیہ ترمذی، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۰..... فرمایا کہ ”زمین پر کوئی نفس ایسا نہیں جس کی وفات ہو اور اللہ کے پاس اس کی کوئی بھلائی ہو اور وہ یہ پسند کرے کہ تنہا ہی

طرف لوٹ آئے اور اس کی دنیا بھی ہو علاوہ اس مقتول کے جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ واپس لوٹ آئے دنیا

کی طرف اور دوسری مرتبہ قتال کرے اس ثواب کی وجہ سے جو اس نے اپنے لئے اللہ کے پاس دیکھا۔“

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۱..... فرمایا کہ ”اہل جنت میں قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا“ اور اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے اے ابن آدم! تو نے اپنی منزل کی کسی

پائی؟ وہ کہے گا اے میرے رب بہترین منزل، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مانگ اور خواہش کر، وہ کہے گا کہ اے میرے رب کیا مانگوں اور کیا

خواہش کروں علاوہ اس کے کہ آپ مجھے دنیا کی طرف لوٹا دیں تو میں آپ کے راستے میں دس مرتبہ قتال کروں، اس فضیلت کی وجہ سے جو اس

شہادت کے بدلے دیکھی ہے ماوراء اہل جہنم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا، اے ابن آدم! تو نے اپنا ٹھکانہ کیا پایا؟ وہ

کہے گا، اے رب! بدترین ٹھکانہ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے کہ کیا تو اس کے فدے میں زمین کی مقدار بھر سونا دے سکتا ہے؟ وہ کہے گا جی ہاں

اے میرے رب، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا، میں نے تجھ سے اس سے کم اور اس سے آسان چیز مانگی مگر تو نے اس پر عمل نہ کیا، پھر

اس کو جہنم کی طرف واپس لے جائے گا۔“ مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۲..... فرمایا کہ ”کوئی انسان ایسا نہیں، اس کے لئے اللہ کے پاس بھلائی ہو وہ اس سے خوش ہو کر دنیا کی طرف واپس آ جائے (خواہ) دنیا اور

وہ سب جو دنیا میں ہے بھی اس کا ہو علاوہ شہید کے کیونکہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا کی طرف واپس آئے اور ایک مرتبہ پھر قتل ہو جائے اس فضیلت کی وجہ

سے جو اس نے شہادت کی دیکھی ہے۔“ مسند احمد، متفق علیہ، ترمذی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۳..... فرمایا کہ ”کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو اس کا رب وفات دے اور وہ یہ پسند کرے کہ لوٹ کر تمہارے پاس آ جائے اور پوری دنیا میں جو کچھ

ہے وہ بھی اس کا ہو علاوہ شہید کے، اور یقیناً مجھے اللہ کے راستے میں قتل ہونا زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ تمام دنیا کے گھر بار میرے ہو جائیں۔“

مسند احمد، نسائی بروایت محمد بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ

تکمیلہ

۱۱۱۳۴۔ صحابہ میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! موشین کو کیا ہوا کہ شہداء کے علاوہ سب قبروں میں آزمائے جائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”شہید کے سر پر چمکتی تلواریں ہی ایک آزمائش ہیں“۔ نسائی، حکیم عن راشد بن سعد عن رجل من الصحابة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۵۔ ایک خاتون اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی جو اللہ کے راستے میں شہید ہو چکا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیرے بیٹے کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے کیونکہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔

ابوداؤد، عن عبد بن قیس ثابت بن قیس بن شماس عن ابی عن جدہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۶۔ فرمایا کہ ”وہ شخص جو اللہ کی راہ میں پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے بڑھتے ہوئے شہید ہوا، اس شہید سے جو پیچھے ہٹتے ہوئے شہید ہوا تھا سال کی مسافت کے مقابلے میں آگے ہوگا، اور یہ میری امت کے مریض صحت یابوں سے ستر سال آگے ہوں گے اور انبیاء حضرت سلیمان بن داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چالیس سال پہلے آگے بڑھ جائیں گے کیونکہ ان میں بادشاہت تھی۔“

طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۷۔ فرمایا کہ ”شہید“ کے خون کا پہلا قطرہ جو گرتا ہے وہ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور دوسرا قطرہ اس کو ایمان کا جوڑا پہناتا ہے اور تیسرا قطرہ اس کا نکاح حور عین سے کروا دیتا ہے۔ طبرانی بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۸۔

۱۱۱۳۹۔ فرمایا کہ ”شہید کی اللہ تعالیٰ کے ہاں چھ خصوصیات ہوتی ہیں۔

۱۔ اس کی تمام خطائیں اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے ہی معاف ہو جاتی ہیں۔

۲۔ وہ قبر کے عذاب سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ اور اس کو عزت کا لباس پہنایا جاتا ہے۔

۴۔ وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔

۵۔ وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

۶۔ اس کا نکاح حور عین سے کرایا جاتا ہے۔“ بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت قیس الجذامی رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... بڑی گھبراہٹ سے مراد قیامت کے دن کی افراتفری ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۱۴۰۔ فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں زخمی کیا گیا وہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی اور اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی طرح ہوگا اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی، اور جس نے خلوص سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا اجر دیں گے اگرچہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہوئی ہو۔“ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۱۔ فرمایا کہ ”جس نے سچے دل سے اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی دعا مانگی، پھر مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کے لئے شہید کا اجر ہوگا، اور جو اللہ کے راستے میں زخمی ہوا یا اسے اللہ کی کوئی مصیبت پہنچائی گئی تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا جیسے وہ بہت حسین شکل و صورت میں تھا اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی مانند اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی، اور جس کو اللہ کی راہ میں کوئی پھوڑا پھنسی نکلا تو وہ اس پر شہداء کی مہر ہوگا۔“

ابن زنجویہ، طبرانی بروایت حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۲۔ فرمایا کہ ”جو کوئی تم میں سے صبر کرتا ہوا آگے بڑھتا ہوا اللہ کی راہ میں قتل ہو گیا تو وہ جنت میں ہے۔“

حمیدی، مسند احمد، عدنی، ابی یعلیٰ، ابن حبان، مستدرک حاکم، متفق علیہ، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۳..... فرمایا کہ ”تم میں سے جو کوئی صبر کرتا ہوا آگے بڑھتا ہوا اللہ کے راستے میں قتل ہو گیا تو وہ جنت میں ہے۔“

طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۴..... فرمایا کہ ”شہید اللہ کے امین ہوتے ہیں قتل ہو جائیں یا اپنے بستر پر ان کی موت آئے۔“ الحکیم عن راشد بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۵..... فرمایا کہ ”شہید زمین پر اللہ کی مخلوق میں اس کے امین ہوتے ہیں قتل ہو جائیں یا اپنے بستر پر ان کی وفات ہو جائے۔“

بغوی عن ابی عتبۃ الخولانی قال حدثنا اصحاب نبینا ﷺ

۱۱۱۳۶..... فرمایا کہ ”اے لوگو! تم نے صبح کی اور تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی نعمتیں ہیں سبز، زرد اور سرخ اور گھروں میں بھی جو کچھ ہے، سو

دشمن سے جب تمہارا سامنا ہو تو قدم بقدیم آگے بڑھتے رہو کیونکہ تم میں جو بھی اللہ کے راستے میں نکلتا ہے تو حور عین میں سے دواں کی طرف بڑھتی

ہیں، سو اگر وہ تاخیر کرتا ہے تو وہ اس سے چھپ جاتی ہیں اور جب وہ شہید ہو جاتا ہے تو اس کے خون کے پہلے قطرے سے ہی اس کی تمام خطائیں

معاف ہو جاتی ہیں پھر وہ دونوں حوریں اس کے پاس آتی ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھتی ہیں اور اس کے چہرے سے غبار جھاڑتی ہیں اور اس

سے کہتی ہیں کہ مرحبا تمہارا وقت آپہنچا وہ بھی کہتا ہے کہ تم دونوں کا وقت بھی آپہنچا۔“

ابن ابی عاصم اور البغوی اور البیہودی اور ابن قانع اور ابن مندہ، طبرانی عن الزہری عن یزید بن شجرۃ عن جدار رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۷..... فرمایا کہ ”شہید اپنے خاندان کے ستر افراد کے لئے قیامت کے دن شفاعت کرے گا۔“

ابوداؤد، طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۸..... فرمایا کہ ”شہید کو چھ خاصیات دی جائیں گی۔“

۱..... اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کے تمام خطاؤں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۲..... وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔“

۳..... اس کا نکاح حور عین سے کر دیا جائے گا۔“

۴..... وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔“

۵..... وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔“

۶..... اور اس کو ایمان کا جوڑا پہنایا جائے گا۔“ مسند احمد، ابن سعد عن قیس الجزامی

۱۱۱۳۹..... فرمایا کہ ”شہید کو تین چیزیں دی جاتی ہیں۔“

۱..... اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲..... اور سب سے پہلے اس کے چہرے سے مٹی جھاڑیں گی وہ حور عین میں سے اس کی بیوی ہوگی۔

۳..... اور جب اس کا پہلا وزن سے لگتا ہے تو وہ جنت میں لگتا ہے؟ دارقطنی فی الافراد اور دیلمی اور رافعی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۰..... فرمایا کہ ”شہید کی چھ خوبیاں ہوتی ہیں۔“

۱..... اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔

۲..... وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔“

۳..... وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لیتا ہے۔

۴..... حور عین سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے۔

۵..... وہ عذاب قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۱..... فرمایا کہ ”زمین پر گرنے والے قطروں میں سے اللہ کے نزدیک ایک قطرہ سب سے زیادہ پسندیدہ قطرہ وہ ہے جو مسلمان

مرد کے خون کا ہو جو اللہ کے راستے میں نکلا تھا یا وہ آنسو جو رات کی تاریکی میں اللہ کے خوف سے نکلا ایسی تنہائی میں جس میں اس کو

اللہ کے علاوہ کوئی نہیں دیکھتا۔“ دیلمی بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۲۔ فرمایا کہ ”جنت میں جانے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو دنیا میں واپس آنے کی خواہش کرے علاوہ شہید کے کیونکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ واپس آئے تاکہ دوبارہ قتل ہو۔“ ابن حبان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۳۔ فرمایا کہ ”جنت میں جانے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو دنیا میں واپس آنے کو پسند کرے باوجود اس کے کہ دنیا کی سب چیزیں اس کی ہو جائیں علاوہ شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا میں واپس جائے اور دس مرتبہ قتل ہو، اس اعزاز کی وجہ سے جو اس نے شہید کا دیکھا ہے۔“ ابن زنجویہ، ابن حبان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۴۔ فرمایا کہ ”مسلمانوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو اس کا باپ اپنے پاس بلا لے اور وہ دنیا میں واپس آنے کو پسند کرے اور دنیا جو کچھ اس میں ہے اس کا ہو علاوہ شہداء کے، اور اللہ کے راستے میں قتل ہو جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ دنیا بھر کے گھر بار میرے ہوں۔“

مسند احمد، نسائی، بغوی بروایت محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۵۔ فرمایا کہ ”اہل جنت میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے دنیا میں واپس آنا اچھا لگے خواہ دنیا اس کے لئے دس گناہ ہو علاوہ شہداء کے کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ دس مرتبہ دنیا میں واپس آئیں اور شہید ہوں، اس اعزاز کی وجہ سے جو انہوں نے دیکھا ہے۔“ بیہقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۶۔ فرمایا کہ ”اے جابر! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا؟ اور کہا جو چاہو اللہ کے سامنے تمنا کرو تو انہوں نے کہا مجھے دنیا کی طرف لوٹا دیجئے میں دوبارہ قتل ہو جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ واپس نہیں جاسکتے۔“

مسند احمد، اور عبد بن حمید، ابویعلیٰ، شاشی، سعید بن منصور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۷۔ فرمایا کہ ”اے جابر! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد اور چچا کو زندہ کیا اور ان پر پیش کیا، ان دونوں نے دنیا میں واپس جانے کی اجازت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے کتاب میں فیصلہ لکھ رکھا ہے کہ وہ واپس نہیں جاسکتے۔“ طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۸۔ فرمایا کہ ”اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور ان سے بات کی اور کہا کہ تمنا کرو تمنا کرو، انہوں نے عرض کیا میری تمنا یہ ہے کہ آپ میری روح لوٹا دیں اور مجھے دوبارہ ویسا ہی بنا دیں جیسا میں تھا اور مجھے اپنے نبی کے پاس بھیج دیجئے کہ میں ایک مرتبہ پھر آپ کے راستے میں قتال کر سکوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ واپس نہیں جاسکتے۔“

مسند ترک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۹۔ فرمایا کہ ”اے جابر! میں تمہیں بھلائی کی خوشخبری دیتا ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ میرے سامنے تمنا کرو جو تم چاہو گے وہ میں تمہیں دوں گا تو انہوں نے عرض کیا اے میرے رب میں آپ کی اس طرح عبادت نہیں کر سکا جس طرح اس کا حق تھا، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے دنیا کی طرف واپس بھیج دیجئے میں آپ کے نبی کے ساتھ مل کر آپ کے راستے میں ایک بار پھر قتال کروں گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں یہ پہلے ہی طے کر چکا کہ تو واپس (دنیا) کی طرف نہ جائے گا۔“

حلیہ ابی نعیم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

شہید کی تمنا

۱۱۱۶۰۔ فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ کیا تمہیں پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کو زندہ کیا اور اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ اے میرے بندے! تمنا کر میرے سامنے، جو تو چاہے گا میں وہ تمہیں دوں گا، تو انہوں نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں آپ کی ایسی عبادت نہیں کر سکا جیسی مجھے کرنی چاہیے تھی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے دنیا کی طرف واپس بھیج دیں میں آپ کے نبی کے ساتھ مل کر

ایک بار پھر قتال کروں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری طرف سے یہ پہلے ہی طے ہو چکا ہے کہ تو اس کی طرف واپس نہ جائے۔

۱۱۱۶۱ مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ ”یقیناً تیرے ساتھی تجھے دوزخیوں میں سے سمجھتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اہل جنت میں سے ہے۔“

۱۱۱۶۲ طبرانی بروایت حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”اے میرے رب! یہ تیرا بندہ ہے جو ہجرت کرتے ہوئے آپ کے راستے میں نکلا اور قتل ہو کر شہید ہو گیا اور میں اس پر گواہ ہوں۔“

۱۱۱۶۳ مستدرک حاکم بروایت حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”اے عمر! لوگوں کے اعمال کے بارے میں تم سے نہ پوچھا جائے گا، تم سے تو صرف فطرت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

۱۱۱۶۴ ابو نعیم، سنن کبریٰ بیہقی بروایت ابو عطیہ عبد اللہ بن حمزہ بن قیس فرمایا کہ ”اے عمر! تم اس بات کو پسند کرتے ہو اور یقیناً شہداء کے لئے سرداری شرافت اور بادشاہت ہے اور اے عمر! یہ بھی یقیناً ان

میں سے ہے۔“ مستدرک حاکم بروایت حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”کچھ شک نہیں کہ شہیدوں کی روحمیں سبز رنگ کے پرندوں کے اندر ہوتی ہیں جیسا چاہتی ہیں۔“

۱۱۱۶۵ طبرانی بروایت حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”شہداء کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں جو عرش کے نیچے لٹکی ہوئی قندیلوں میں رہتے ہیں، جنت میں جہاں چاہتے ہیں اڑتے پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے جسموں میں لوٹا دیجئے تاکہ ہم دوبارہ آپ کے راستے میں شہید ہوں۔“

۱۱۱۶۶ ابن زنجویہ عن نعیم بن سالم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ”شہداء کی روحمیں سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں رہتی ہیں جو جنت کے باغوں میں چلتے ہیں پھر ان کا ٹھکانہ ان قندیلوں میں ہوتا ہے جو عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا تم نے اس سے زیادہ عزت دیکھی؟ جنتی میں نے تمہیں دی؟ تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں، مگر یہ کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہماری روحوں کو ہمارے جسم میں لوٹا دیں یہاں تک کہ ہم پھر آپ کے راستے میں قتال کریں۔“

۱۱۱۶۷ ہناد بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

دوسری فصل..... شہادت حکمی کے بیان میں

۱۱۱۶۸ فرمایا کہ ”ڈوبنے والا شہید ہے، جلنے والا شہید ہے، اجنبی شہید ہے، ڈسا ہوا شہید ہے، بیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور جو گھر میں دب کر مرا وہ بھی شہید ہے، اور جو گھر کے چھت پر سے گرا اور اس کی ٹانگ یا گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جس پر چٹان گر پڑی وہ بھی شہید ہے، اور اپنے شوہر پر بغیرت کھانے والی ایسی ہے جیسے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد تو اس عورت کے لئے بھی شہید کا اجر ہے، اور جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوا وہ بھی شہید ہے، اور جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے، اور جو اپنے بھائی کی حفاظت کی خاطر مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے پڑوسی کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور اچھی بات کا حکم

دینے والا اور برائی سے روکنے والا بھی شہید ہے۔“ ابن عساکر بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۹ فرمایا کہ ”میری امت کی فتانیزے سے ہوگی، اور طاعون تمہارے دشمن جنات کی طرف سے چوکا ہے اور سب میں شہادت ہے۔“

مسند احمد طبرانی بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۰..... فرمایا کہ ”اپنے مال کی حفاظت کے لئے لڑ، یہاں تک کہ تو اپنے مال کو بچالے یا تو قتل کر دیا جائے، تو تو آخرت کے شہیدوں میں سے ہوگا۔“

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت معمار رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۱..... فرمایا کہ ”اللہ کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے، طاعون شہادت ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے، ڈوبنا شہادت ہے، جلنا اور بہہ جانا اور وہ عورت جس کو ولادت کے بعد خون آتا ہے اس کا بچہ اس کی ناف سے اس کو جنت کی طرف بھیج رہا ہوتا ہے۔“

مسند احمد، بروایت حضرت راشد بن حسین رضی اللہ عنہ

شہداء کی اقسام

۱۱۱۷۲..... فرمایا کہ ”غیرہ اور طاعون اور دب کر مرنا اور درندے کا قلمہ بن جانا اور ڈوبنا اور جلنا اور پیٹ کی بیماری میں مرنا اور ذات الحجب کی بیماری میں مرنا شہادت ہے۔“ ابن قانع بروایت حضرت ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۳..... فرمایا کہ ”بہہ جانا بھی شہادت ہے۔“ ابو الشیخ بروایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۴..... فرمایا کہ ”جو اپنے جانور کے ہاتھوں پچھاڑا گیا تو وہ شہید ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۵..... فرمایا کہ ”جس نے عشق کیا اور پھر پاک دامنی ہو گیا اور مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔“

خطیب بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۱۱۷۶..... فرمایا کہ ”جو اپنے مال کی خاطر قتل ہوا تو وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہوا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی خاطر قتل ہوا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی خاطر قتل ہوا تو وہ بھی شہید ہے۔“

مسند احمد، نسائی، ابو داؤد، ترمذی ابن حبان بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۷..... فرمایا کہ ”بخار میں مرنا شہادت ہے۔“ فردو بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۸..... فرمایا کہ ”شہداء اللہ میں پر اللہ تعالیٰ کے امین ہیں اس کی مخلوق میں قتل ہو جائیں یا ویسے وفات پا جائیں۔“

مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت رجال

۱۱۱۷۹..... فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے علاوہ شہادت سات طرح کی ہے۔

۱۔ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے۔

۲۔ نیزے سے وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۳۔ ڈوبنے والا بھی شہید ہے۔

۴۔ ذات الحجب کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۵۔ پیٹ کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۶۔ جل کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

۷۔ اور کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

۸۔ اور وہ عورت جو بچے کی پیدائش کی وجہ سے وفات پائے وہ بھی شہید ہے۔“

مالک، مسند احمد، ابو داؤد، سنائی، ابن حبان مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۰..... فرمایا کہ ”میری امت کے اکثر شہداء وہ ہیں جو بستر پر وفات پائیں گے اور بعض صفوں میں قتل ہونے والوں کی نیوٹوں کے بارے

میں بھی اللہ زیادہ جانتے ہیں۔“ مسند احمد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۲۔ فرمایا کہ ”پانچ چیزیں ایسی ہیں جن میں اگر کوئی آدمی مر جائے تو وہ شہید ہے۔

۱۔ اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید۔

۲۔ اللہ کے راستے میں ڈوب کر مرنے والا شہید۔

۳۔ اللہ کے راستے میں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔

۴۔ اور اللہ کے راستے میں طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔

۵۔ اور وہ خاتون جو نفاس سے ہو اللہ کے راستے میں تو وہ بھی شہید ہے۔ نسائی بروایت حضرت عقیبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۳۔ فرمایا کہ ”طاعون، ڈوبنا، پیٹ کی بیماری، جلنا اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے۔“

مسند احمد، طبرانی، الضیاء، بروایت حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۵۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ڈوبنے والا بھی شہید ہے۔“ بخاری فی التاریخ بروایت حضرت عقیبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۶۔ فرمایا کہ ”کیا میری امت کے شہداء کم ہوں گے؟ اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے، طاعون کی بیماری میں قتل ہونے والا شہید

ہے، اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا، جل کر مرنے والا اور ذات الحجب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید

ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت جابر بن عتیق رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۷۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے، اور طاعون میں مرنے والا شہید ہے،

ڈوبنے والا بھی شہید ہے اور وہ خاتون جو نفاس میں مری ہو وہ بھی شہید ہے۔“ طبرانی بروایت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... نفاس وہ خون ہے جو بچے کی ولادت کے بعد خاتون کو آتا ہے، اس کی کم سے کم مدت کوئی نہیں جبکہ زیادہ زیادہ مدت چالیس دن

ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۱۸۸۔ فرمایا کہ ”جسے اپنے مال کے پاس لایا گیا اور قتل کیا گیا اور وہ قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۹۔ فرمایا کہ ”جو مورچہ ہندی کی حالت میں مرا وہ شہید ہے، اور قبر کے فتنے سے بچا دیا گیا ہے اور اسے غزادی جاتی ہے اور اس کا رزق جنت

سے جاری کیا جاتا ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۰۔ فرمایا کہ ”تم اپنے شہید کے بارے میں کیا کہتے ہو، عرض کیا جو اللہ کی راہ میں قتل ہو، فرمایا کہ اس طرح تو میری امت کے شہداء کم

ہو جائیں گے، جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مر جائے وہ بھی شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے

اور جل کر مرنے والا بھی شہید ہے، اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۱۔ فرمایا کہ ”جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے اس کے علاوہ تم شہید کس کو سمجھتے ہو؟ اس طرح تو تمہارے شہید کم ہو جائیں گے، اللہ کی راہ

میں قتل ہونے والے بھی شہید اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید اور جل کر مرنے والا بھی شہید ہے

اور کسی منہدم کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور گڑھے میں دب کر مرنے والا شہید ہے اور وہ خاتون جو نفاس میں وفات پا گئی ہو وہ بھی

شہید ہے۔“

نسائی بروایت حضرت عبد اللہ بن حبیر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۲۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے، اور جو اللہ کے راستے میں مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون میں

مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔“

مسلم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۳۔ فرمایا کہ ”جو اپنے مال کی خاطر قتل کیا جائے تو وہ بھی شہید ہے۔“ مسند احمد متفق علیہ، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابن عمر

رضی اللہ عنہ اور نسائی ابن ماجہ ابن حبان بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور نسائی بروایت حضرت بريدة رضی اللہ عنہ

- ۱۱۱۹۴ فرمایا کہ ”جو اپنے مال کی خاطر مظلوم قتل ہوا تو اس کے لئے جنت ہے“۔ نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۱۱۹۵ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل ہونا شہادت ہے طاعون میں مرنا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنا شہادت ہے، ڈوب کر مرنا شہادت ہے، اور نفاس میں مرنا شہادت ہے۔ مسند احمد اور ضیاء بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ
- ۱۱۱۹۶ فرمایا کہ ”کہتے ہیں ایسے لوگ ہیں جو اسلحہ سے مرے لیکن نہ وہ شہید ہیں نہ ان کی تعریف کی جاتی ہے اور کتنے ہی اپنے بستر پر اپنی موت آپ مر جانے والے ہیں اور اللہ کے ہاں صدیق اور شہید ہیں۔ حلیہ ابو نعیم بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ
- ۱۱۱۹۷ فرمایا کہ ”کوئی مسلمان ایسا نہیں جو ظلماً قتل کیا گیا ہو اور وہ شہید نہ ہو“۔ مسند احمد بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ
- ۱۱۱۹۸ فرمایا کہ ”جس کے مال کا ناحق ارادہ کیا گیا اور اس نے قتال کیا اور وہ قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے۔

- ابو داؤد، ترمذی، نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۱۱۹۹ فرمایا کہ ”جس نے عشق کیا اور چھپایا اور پاک دامن ہو گیا اور مر گیا تو وہ شہید ہے“۔ خطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۱۲۰۰ فرمایا کہ ”جسے اس کے پیٹ نے قتل کیا ہو اسے قبر میں عذاب نہ ہوگا۔“

- مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان بروایت خالد بن عرفطہ سلیمان بن صرد
- ۱۱۲۰۱ فرمایا کہ ”جو کسی ظلم کو سہتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے“۔ نسائی، ضیاء بروایت حضرت سونید بن مقرن رضی اللہ عنہ
- ۱۱۲۰۲ فرمایا کہ ”جو شخص اپنے گھر بار سے دور وفات پا جائے تو اس کی موت بھی شہادت ہے۔“

- ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۱۲۰۳ فرمایا کہ ”کوئی شخص جب اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی جگہ مر گیا تو اس کی وفات کی جگہ سے لے کر جائے پیدائش تک ناپی جاتی ہے اور جنت میں بھی اتنی جگہ دی جاتی ہے“۔ نسائی ابن ماجہ، بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ
- ۱۱۲۰۴ فرمایا کہ ”ذات الجنب کی بیماری میں مرا ہوا بھی شہید ہے“۔ مسند احمد طبرانی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
- ۱۱۲۰۵ فرمایا کہ ”کیا ہی اچھی موت ہے اس شخص کی جو ناحق قتل کیا گیا“۔ مسند احمد، بروایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ
- ۱۱۲۰۶ فرمایا کہ ”جو سچے دل سے شہادت طلب کرے تو اس کو وہ دی جاتی ہے اگر چہ وہ شہید نہ ہوا ہو۔“

- مسند احمد، مسلم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
- ۱۱۲۰۷ فرمایا کہ ”جس نے سچے دل سے شہادت طلب کی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کی منزل تک پہنچا دیتے ہیں خواہ وہ اپنے بستر پر ہی کیوں نہ مرا ہو“۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ
- ۱۱۲۰۸ فرمایا کہ ”جس نے دل کی سچائی کے ساتھ اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا اجر عطا فرمادیتے ہیں چاہے وہ اپنے بستر پر ہی کیوں نہ مرا ہو۔“

- ترمذی، بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

تکمیلہ

- ۱۱۲۰۹ فرمایا کہ ”کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہید کون ہیں؟ عرض کیا کہ مسلمان کا قتل ہونا شہادت ہے، فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے؟ مسلمان کا قتل ہونا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنا شہادت ہے، ڈوب کر مرنا شہادت ہے، اور وہ عورت جس کا بچہ اس کو قتل کر دے تو وہ موت بھی شہادت ہے۔“ ابن سعد بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ
- فائدہ:..... بچے کے ہاتھوں قتل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی عورت بچے کی ولادت کے وقت ہونے والی تکلیف برداشت نہ کر سکی اور

وفات پاگئی تو وہ بھی شہید ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۲۱۰۔ فرمایا کہ ”تم لوگ اپنے میں سے شہید کس کو سمجھتے ہو؟ عرض کیا گیا وہ جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہو فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء یقیناً کم ہو جائیں گے۔“ اللہ کے راستے میں قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے، نفاس میں مرنا بھی شہادت ہے، جل کر مرنا بھی شہادت ہے، ڈوب کر مرنا بھی شہادت ہے بہرہ کر مرنا بھی شہادت ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے۔“
طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ
”البتہ حضرت عبادۃ رضی اللہ عنہ نے ریلے میں بہرہ جانے کے بجائے یہ فرمایا کہ بچے کی ولادت کے دوران اگر کوئی عورت مر جائے تو یہ بھی شہادت ہے۔“

۱۱۲۱۱۔ فرمایا کہ ”تم اپنے میں سے شہید کس کو سمجھتے ہو؟ عرض کیا گیا کہ جو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہو، فرمایا کہ اس طرح تو میری امت کے شہداء یقیناً کم ہو جائیں گے، جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہو وہ بھی شہید ہے اور بلندی سے گر کر مرنے والا بھی شہید ہے، اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور یہ کہ مرنے والا بھی شہید ہے، اور جل کر مرنے والا بھی شہید ہے اور گھبراہ سے دور اجنبی بھی شہید ہے۔“ طبرانی عن عبد الملک بن ہارون عن عسرة بن ایبہ عن جدہ

۱۱۲۱۳۔ فرمایا کہ ”تم لوگ آپس میں شہید کس کو سمجھتے ہو؟ عرض کیا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے، فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے اللہ کی راہ میں قتل شدہ بھی شہید ہے اور وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے بستر پر مر گیا ہو وہ بھی شہید ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے ڈوبا ہوا بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے دم گھٹنے سے مرنے والا بھی شہید ہے“ اور جس کو درندے نے چیر بھاڑ دیا ہو وہ بھی شہید ہے، اپنی سواری سے گر کر مرنے والا بھی شہید ہے کسی منہدم چیز کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور ذات الحبب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے، اور وہ خاتون جو نفاس میں ہو اور بچے کی ولادت کی وجہ سے شہید ہوگئی ہو وہ اس کو ناف سے پکڑ کر جنت کی طرف کھینچتا ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۴۔ فرمایا کہ ”تم آپس میں شہید کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ عرض کیا گیا کہ جو اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے، فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت کم ہو جائیں گے؟ جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہو وہ بھی شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مر گیا ہو وہ بھی شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے۔“

۱۱۲۱۵۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے، اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے اور نفاس میں جو خاتون بچے کی ولادت کی وجہ سے مرتی ہے وہ بچہ اس کو ناف سے جنت کی طرف لے جا رہا ہوتا ہے۔“ مصنف عبد الرزاق بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۶۔ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے، گھر سے دور اجنبی بھی شہید ہے اور نفاس میں بچے کی ولادت کی وجہ سے مرنے والی خاتون بھی شہید ہے اس کا بچہ ناف سے اس کو جنت کی طرف کھینچ رہا ہوتا ہے۔“ سمویہ بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۷۔ فرمایا کہ ”طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے جل کر مرنے والا شہید ہے، دب کر مرنے والا شہید ہے اور بچے کی ولادت کی وجہ سے مرنے والی خاتون بھی شہید ہے اور ذات الحبب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔“ ابن سعد بروایت عریاض بن ساریہ عن ابن عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۸۔ فرمایا کہ ”طاعون کی بیماری، پیٹ کی بیماری ڈوب کر مرنے والا اور نفاس میں مرنے والی خاتون سب شہید ہیں۔“

مسند احمد، دارمی، نسائی، سعید بن منصور، بغوی، ابن قانع بروایت حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۹ فرمایا کہ ”جو شخص مورچہ بندی کی حالت میں وفات پا گیا تو وہ شہادت کی موت مرا اور قبر کے فتنے سے بچا لیا گیا اور صبح و شام اس کا رزق جنت سے اس کو پہنچایا جاتا ہے۔“ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۰ فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا تو وہ شہید ہے اور جس نے اللہ کے راستے میں ڈوب کر جان دی وہ بھی شہید ہے اور جس کو اس کے پیٹنے قتل کیا وہ بھی شہید ہے اور وہ عورت جس کو اس کے نفاس نے قتل کیا وہ بھی شہید ہے۔“

مسلم، طبرانی بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۱ فرمایا کہ ”ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔“ ابو الشیخ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۲ فرمایا کہ ”بخار میں مرنے والا شہید ہے۔“ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۳ فرمایا کہ ”ذات الجنب کی بیماری میں مرا ہوا شہید ہے۔“ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۴ فرمایا کہ ”طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔“ ابن شاہین عن علی بن الارقم الوادعی عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۵ فرمایا کہ ”پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اس کو قبر میں عذاب نہ ہوگا۔“

طبرانی بروایت حضرت سلیمان بن صرد اور خالد بن عرنطہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۶ فرمایا کہ ”پیٹ کی بیماری میں مرنے والے کو قبر میں عذاب نہ دیا جائے گا۔“ طبرانی بروایت سلیمان بن صرد اور خالد بن عرنطہ معاً

۱۱۲۲۷ فرمایا کہ ”اپنے گھر بار سے دور کسی شخص کا مرجانا شہادت ہے اور جب کسی کی موت کا وقت آ پہنچے اور وہ اپنے دائیں بائیں کسی اپنے کو نہ پائے اپنے گھر والوں اور بولاد کو یاد کرے اور آہیں بھرے تو ہر آہ جو وہ بھرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے بیس لاکھ برائیاں مٹاتے ہیں اور بیس لاکھ نیکیاں اس کے لئے لکھی جاتی ہیں اور جب اس کا سانس نکل جاتا ہے تو اس پر شہداء کی مہر لگادی جاتی ہے۔“

طبرانی، رافعی عن وہب بن منبہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۸ فرمایا کہ ”اگر اس نے تجھے قتل کر دیا تو تو جنت میں جائے گا اور اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔“

طبرانی بروایت فہید بن مطرف الغفاری رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر دشمن مجھ پر چڑھائی کرے تو؟ اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

مال کی مدافعت میں جان دینے والا بھی شہید ہے

۱۱۲۲۹ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر کوئی شخص مجھ سے ملے اس طرح کہ وہ میرا مال ہتھیانا چاہے تو آپ اس سلسلے میں کیا سمجھتے ہیں؟ تو اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ اللہ کا واسطہ دو اگر وہ انکار کرے تو اس کے ساتھ قتال کرو پھر اگر اس نے تجھے قتل کر دیا تو تو جنت میں جائے گا اور اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

عبد بن حمید بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۰ فرمایا کہ ”جس نے اپنے مال کا حق ادا کر دیا اور پھر اس کے ساتھ حد سے تجاوز کیا گیا اور قتال کیا گیا اور اس نے بھی قتال کیا اور قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔“ الحکم وابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۱ فرمایا کہ ”جس نے اپنے مال کی خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۲ فرمایا کہ ”جس نے اپنی جان کے خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے اور جسے اپنے مال کی خاطر قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے

اور جس نے اپنے گھر والوں کی خاطر قتل کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ بھی شہید ہے، اور جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے۔“

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۳... فرمایا کہ ”جو اپنے گھر والوں کی خاطر ظلماً قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے اور جو اپنے مال کی خاطر ظلماً قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے پردی کی خاطر ظلماً شہید کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جو اللہ کی ذات میں قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے۔“

ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۴... فرمایا کہ ”اپنے مال کے خاطر قتل کیا جانے والا شہید ہے اور اپنے گھر والوں کی خاطر قتل کیا جانے والا شہید ہے اور اپنی جان کی خاطر قتل کیا جانے والا بھی شہید ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۵... فرمایا کہ ”جو اپنے مال کی خاطر قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے۔“ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۶... فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں صدق دل سے شہادت طلب کرے تو اس کو دے دی جاتی ہے خواہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہی ہو۔“

ابو عوانہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

ضنائن کے بارے میں مضمون

فائدہ:..... قطع نظر دیگر معانی و مطالب کے یہاں ضنائن کے دو معانی پیش نظر رہنے چاہیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے خواص لوگ۔

۲۔ ”اور وہ چیزیں جن کی نفاست کی وجہ سے نکل کیا جائے“ دیکھیں از ترجمہ المنجد الکبیر ۵۹۷ کالم نمبر ۱

۱۱۲۳۷... فرمایا کہ ”مخلوق میں بعض اللہ تعالیٰ کے بہت خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قتل سے دور رکھتے ہیں اور ان کی عمر لمبی کر دیتے ہیں اچھے اعمال میں، انہ کا رزق اچھا کر دیتے ہیں، اور انہیں عافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کے بستر و پران کی روح قبض فرماتے ہیں اور پھر انہیں شہداء کا مقام و مرتبہ عطا فرماتے ہیں۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۸... فرمایا کہ ”اللہ کی مخلوق میں بعض بہت خاص بندے ہوتے ہیں، اپنی رحمت میں ان کو غذا فراہم کرتے ہیں، ان کی زندگی بھی خیر و عافیت میں گزرتی ہے اور ان کی وفات بھی خیر و عافیت کے ساتھ ہوتی ہے اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اٹھاتے ہیں تو اٹھا کر جنت کی طرف لے جاتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر سے فتنے ایسے گزرتے ہیں جیسے اندھیری رات کے حصے لحظہ بظلمہ اور وہ اس سے عافیت میں ہوتے ہیں۔“

الحکیم، طبرانی، حلیہ ابو نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۹... فرمایا کہ ”یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے اپنے خاص مومن بندے کو اس کے اچھے مال کے ساتھ بچا رکھتے ہیں یہاں تک کہ بستر پر اس کی روح قبض فرماتے ہیں۔“ الحکیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۰... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ضرور یاد رکھتے ہیں ایسی قوم کو جو دنیا میں بچھے ہوئے بستر و پیرتھی اور انہیں بلند درجات میں داخل کرتے ہیں۔“

مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۲۴۱... فرمایا کہ ”یقیناً اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بیمار یوں وغیرہ سے اس دنیا میں دور رکھتے ہیں خیر و عافیت کے ساتھ ان کو زندہ رکھتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کی وفات ہوتی ہے اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرتے ہیں۔“

حکیم بروایت حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۲۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بلاء وغیرہ سے دور رکھتے ہیں انہیں خیر و عافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ جنت میں داخل کرتے ہیں“۔ ابن الجار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۳۔ فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں خیر و عافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کو وفات دیتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرتے ہیں“۔

معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۴۔ فرمایا کہ ”کوئی شخص ایسا نہیں جس کے مال میں بہترین حصہ نہ ہو جو خرچ ہونے سے محفوظ رہا ہو، اور بے شک اللہ کی خاص مخلوق ہے اس کی مخلوق میں سے ایسی قوم ہے جن کی ارواح کو اللہ تعالیٰ ان کے بستر پر قبض فرماتے ہیں اور ان کے لئے شہداء کا اجر تقسیم کیا جاتا ہے“۔

الحکیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

چھٹا باب..... مقتول کے احکام اور دیگر متعلقہ احادیث کے بیان میں

احکام مقتول

۱۱۲۳۵۔ فرمایا کہ ”مقتولوں کو ان کے لیٹنے کی جگہ پر پہنچا دو“۔ ترمذی، ابن حبان بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... شہید چونکہ زندہ ہوتا ہے اس لئے اس کی قبر کو لیٹنے کی جگہ سے تعبیر فرمایا۔ ”واللہ اعلم بالصواب“۔ (مترجم)

۱۱۲۳۶۔ فرمایا کہ ”انہیں ان کے خون کا سبل ہی اڑھا دو کیونکہ ہر وہ زخم جو اللہ کی راہ میں لگا تھا وہ قیامت کے دن اس کی خوشبو مشک کی مانند ہوگی۔“

نسائی بروایت حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۷۔ فرمایا کہ ”مقتولوں کو اسی جگہ دفن کر دو جہاں وہ قتل ہوئے“۔ سنن اربعہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۲۳۸۔ فرمایا کہ ”جنگ احد کے دن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان (شہیدوں) کو ان کے خون کے ساتھ ہی دفن کر دو“۔

بخاری بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۹۔ فرمایا کہ ”ان کو ان کے خون اور کپڑوں سمیت دفن کر دو“۔ مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۰۔ فرمایا کہ ”پلید دو ان کو ان کے کپڑوں میں ان کے زخموں اور خون سمیت کیونکہ میں نے ان پر گواہی دی ہے ان میں سے اکثر قرآن

پڑھتے ہوئے آئے“۔ مسند احمد، ابن مندہ، مستدرک حاکم، ابن عساکر بروایت حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی

۱۱۲۴۱۔ فرمایا کہ ”ان کو غسل مت دو یعنی غزوہ احد کے شہداء کو کیونکہ ہر زخم یا ہر خون کا قطرہ قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے مہک رہا ہوگا“۔

مسند احمد، سعید بن منصور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

مختلف احادیث

۱۱۲۴۲۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کے لئے کوئی سہارا مقرر فرمادیتے ہیں تو ان کو اپنی مدد سے نوازتے ہیں“۔

ابن قانع بروایت صفوان بن اسید

- ۱۱۲۵۳ فرمایا کہ ”اب تم ان سے جنگ کرو گے اور وہ ہم سے جنگ نہیں کریں گے۔“ مسند احمد، بخاری بروایت سلیمان بن صرد
- ۱۱۲۵۴ فرمایا کہ ”عزری ختم ہو گیا، آج کے بعد کوئی عزری نہیں۔“ ابن عساکر بروایت قتادة مرسل
- فائدہ:..... عزری زمانہ جاہلیت کے مشہور بت کا نام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)
- ۱۱۲۵۵ فرمایا کہ ”جب بھی کوئی یہودی مسلمان کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو اسے مسلمان کے قتل کرنے کا خیال ضرور آتا ہے۔“

خطیب بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

جہاد اکبر کے بیان میں

- ۱۱۲۵۶ فرمایا کہ ”خوش آمدید! تم لوگ واپس آ گئے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف جس میں بندہ اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کرتا ہے۔“ خطیب بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۱۲۵۷ فرمایا کہ ”مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔“ ترمذی، ابن حبان، بروایت حضرت فضالہ بن عیید رضی اللہ عنہ
- ۱۱۲۵۸ فرمایا کہ ”سب سے افضل مجاہد وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے نفس اور خواہش سے مقابلہ (جہاد) کرے۔“

ابن النجار بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

تکملہ..... جہاد اکبر

- ۱۱۲۵۹ فرمایا کہ ”وہ تیرا دشمن نہیں کہ اگر وہ تجھے قتل کرنے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل فرما دیں اور اگر تو اس کو قتل کر دے تو تیرے لئے نور ہو، بلکہ دشمنوں کا دشمن تیرا نفس جو تیرے دو پہلوؤں کے درمیان ہے اور تیری بیوی جو تیرے ساتھ لٹیٹی ہے۔“
- العسکری فی الامثال عن سعید بن ہلال مرسل
- ۱۱۲۶۰ فرمایا کہ ”وہ تیرا دشمن نہیں ہے کہ اگر وہ تجھے قتل کر دے تو اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کر دے اور اگر تو اس کو قتل کر دے تو اس کا قتل تیرے لئے تور ہو، بلکہ تیرا دشمن تو تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے اور تیری بیوی جو تیرے بستر پر تیرے ساتھ لٹیٹی ہے اور تیرا بیٹا جو تیری صلب سے پیدا ہوا ہے سو یہ دشمن نہیں۔“ دیلمی بروایت حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ
- ۱۱۲۶۱ فرمایا کہ ”سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ تو اللہ کی خاطر اپنے نفس اور خواہش سے مقابلہ (جہاد) کرے۔“

دیلمی بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

- ۱۱۲۶۲ فرمایا کہ ”مجاہد وہ ہے جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنے نفس سے جہاد کرے۔“

ترمذی، حسن صحیح ابن حبان، عسکری فی الامثال بروایت حضرت فضالہ بن عیید رضی اللہ عنہ

ساتواں باب..... احکام جہاد کے بیان میں

تکملہ

- ۱۱۲۶۳..... خاتون سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ (بیٹھ جاؤ!) کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمدؐ عورت کو ساتھ لے کر جنگ کرتا ہے۔“

ابن سعد بروایت حضرت ام کعبہ رضی اللہ عنہا

- ۱۱۲۶۴ فرمایا کہ ”جب غلام بھاگ جائے اور دشمن سے جا ملے اور مر جائے تو وہ کافر ہے۔“

مسند احمد، ابن ہشیم، طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۵ فرمایا کہ ”جب غلام بھاگ جائے تو اللہ اور اس کے رسول اس سے بڑی الزمہ ہو جاتے ہیں۔“

طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ، کمال ابن عدی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۶ فرمایا کہ ”جب تمہیں دوڑایا جائے تو دوڑ پڑو۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۷ فرمایا کہ ”جب غلام مشرکین کے علاقے سے اپنے آقا سے پہلے نکل جائے تو وہ آزاد ہے اور بیوی شوہر سے پہلے نکل جائے تو جس سے چاہے نکاح کر لے لیکن اگر اپنے شوہر کے بعد نکلے تو اسی کی طرف لوٹائی جائے گی۔“ دارقطنی فی الافراد اور دیلمی

۱۱۲۶۸ فرمایا کہ ”جب تم مشرکین سے قتال کرو تو ان کے جوانوں کو قتل کرو کیونکہ سب سے زیادہ نرم دل ان کے جوان ہوتے ہیں۔“

طبرانی بروایت حسیب بن سلیمان بن مسحرة عن ابی عن جدہ

۱۱۲۶۹ فرمایا کہ ”خالد بن ولید کے پاس پہنچو کہیں وہ بچوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرنے لگے۔“ مستدرک حاکم بروایت رباح

۱۱۲۷۰ فرمایا کہ ”نہ بچوں کو قتل کرو نہ مزدوروں کو۔“ ابن ماجہ طبرانی بروایت حنظلہ الکاتب

۱۱۲۷۱ فرمایا کہ ”دیکھ لو، اگر اس کے بال آگ چکے ہیں تو اس کو قتل کرو ورنہ پھر قتل نہ کرو۔“

ابن حبان بروایت حضرت عطیہ القرظی رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۲ فرمایا کہ ”جب تم کوئی مسجد دیکھو یا کسی موزن کی آواز سنو تو کسی کو قتل نہ کرو۔“

مسند احمد، ابو داؤد، بروایت ابن عصام المزنی عن ابیہ

۱۱۲۷۳ فرمایا کہ ”جو دو کے مقابلے سے بھاگا تو یقیناً وہ بھاگ کھڑا ہو اور جو تین کے مقابلے سے بھاگا تو تحقیق وہ نہیں بھاگا۔“

طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی تین دشمنوں کے مقابلے سے بھاگنے والا بھگوا نہیں کہلائے گا۔“ واللہ اعلم بالصواب

۱۱۲۷۴ فرمایا کہ ”جس کو شرکوں نے زمین دی ہو تو اس کی کوئی زمین نہیں۔“ الخطابی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۵ فرمایا کہ ”اگر تم کسی کو دیکھو کہ چراگاہ میں سے کچھ کاٹ رہا ہے تو جو اس کو پکڑ لے تو اس سے حاصل ہونے والا مال اسی پکڑنے والے

کا ہے۔“ ابن سعید بروایت حضرت ابوالبشر المازنی رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۶ فرمایا کہ ”اگر ان حدود میں تم کسی کو کچھ شکار کرتے دیکھو تو شکاری سے حاصل ہونے والا مال وغیرہ اسی کو دیا جائے گا جو اس کو پکڑے۔“

ابن جریر بروایت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۷ فرمایا کہ ”پکڑو، اور اللہ کے راستے میں جنگ کرو اور قتال کرو اس سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے، مال غنیمت میں خیانت نہ

کرو، ڈھانڈا نہ باندھو اور نہ کسی بچے کو قتل کرو، کیونکہ یہی اللہ کا عہد ہے اور اس کے نبی کی سیرت۔“

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷۸ فرمایا کہ ”چل پڑو اللہ کے نام کے ساتھ اور جنگ کرو اللہ کے راستے میں قتال کرو اللہ کے دشمنوں کے ساتھ اور خیانت نہ کرو، غداری نہ

کرو، اور ڈھانڈا نہ باندھو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو، اور تم میں سے جب کوئی مسافر ہو اور اس نے پاکی کی حالت میں خفین (موزے) پہنے ہوں تو تین

دن اور تین رات تک موزوں پر مسح کر لیا کرے اور اگر مقیم ہو تو ایک دن اور ایک رات تک۔“ القاضی عبدالجبار ابن احمد فی اوالیہ بروایت

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ نے اس روایت کا ابتدائی حصہ بچے کے قتل تک روایت کیا ہے۔

فائدہ:..... روایت میں ذکر کردہ موزوں سے تمام کپڑے دھاگے وغیرہ کے موزے مراد نہیں بلکہ خفین مراد ہیں اور ان کی سات شرائط ہیں جو

نور الایضاح میں مسح علی الخفین کے باب میں مذکور ہیں وہیں دیکھی جائیں البتہ یہ مسئلہ سمجھ لیا جائے کہ اگر کوئی شخص مسافر ہو تو اس کو تین دن اور

تین رات تک وضو میں بیروں کو دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم ہو تو صرف ایک دن اور ایک رات، ان مسائل کی

تفصیل کے لئے کسی مستند دارالافتاء یا مفتی سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۲۷۹۔ فرمایا کہ ”جب دشمن سے سامنا ہو تو بزدلی مت دکھاؤ اور مال غنیمت حاصل کرو تو اس میں خیانت نہ کرو اور ہرگز بوڑھوں کو قتل نہ کرو نہ چھوٹے بچوں کو“ ابن عساکر بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ
 ۱۱۲۸۰۔ فرمایا کہ ”تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے ساتھی کے قیدی سے چھیڑ چھاڑ نہ کرے کہ اس کو پکڑ کر قتل کر دے“۔

ابن عدی اور ابن عساکر بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنہ
 ۱۱۲۸۱۔ فرمایا کہ ”تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کے قیدی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرے کہ اسے قتل کر دے“۔

مسند احمد، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت سمرة رضی اللہ عنہ
 ۱۱۲۸۲۔ فرمایا کہ ”اسلام میں کوئی گرجا وغیرہ نہ بنایا جائے گا اور جو تباہ ہو چکا ہے اس کو نئے سرے سے کبھی نہ بنایا جائے گا“۔

دیلمی، ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۱۲۸۳۔ فرمایا کہ ”اسلام کے زمانے میں نئے گرجے مت بناؤ اور تباہ شدہ کی تعمیر نہ کرو“۔

۱۱۲۸۴۔ عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ ارات کے حملوں میں مشرکوں کے بچے مارے جاتے ہیں ان کا کیا حکم ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جان بوجھ کر ایسا مت کرو بے خبری میں کوئی حرن نہیں کیونکہ ان کی اولاد انہی میں سے ہے“۔ طبرانی بروایت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۲۸۵۔ فرمایا کہ ”کوئی مومن کافر کے ہاتھوں قتل نہ کیا جائے اور نہ کوئی ذمی اپنے ذمہ میں اور مسلمان اپنے سوا دوسرے کیلئے ایک ہاتھ کی طرح ہیں ان کے خون برابر ہیں متفق علیہ بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ
 یعنی ایک دوسرے کا دفاع کریں گے۔

۱۱۲۸۶۔ آپ ﷺ (کافر) کا مال وغیرہ مسلمان قاتل کو دینے کا فیصلہ فرمایا۔

ابوداؤد، بروایت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ
 فائدہ..... یہ حالت جنگ کا بیان ہے اور مقصد مسلمان سپاہیوں کی حوصلہ افزائی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

آٹھواں باب..... جہاد کے ملکات کے بیان میں

۱۱۲۸۷۔ فرمایا کہ ”جناب نبی کریم ﷺ نے بنو لحيان کی طرف ایک دستہ بھیجا اور فرمایا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک جائے اور دوسرا ان کے درمیان میں رہے“۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ مسلم، ابن حبان بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ
 ۱۱۲۸۸۔ فرمایا کہ ”جب کسی قوم کی مدد اس کے افراد اور اسلحہ کے ساتھ کی جائے تو ان کی زبانیں زیادہ حق دار ہیں“۔

ابن سعد عن ابن عون عن محمد مرسل
 ۱۱۲۸۹۔ فرمایا کہ ”واپس لوٹ جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے“۔

مسلم، ترمذی، بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۲۹۰۔ فرمایا کہ ”ان کو حکم دو کہ وہ واپس چلے جائیں کیونکہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین ہی سے مدد نہیں لیتے“۔

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ
 ۱۱۲۹۱۔ فرمایا کہ ”سب سے افضل جہاد وہ ہے جس میں مجاہد کا گھوڑا بھی مارا جائے اور اس کا خون بھی بہایا جائے“۔

طبرانی بروایت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ بروایت حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۲۹۲۔ فرمایا کہ ”افضل ترین جہاد یہ ہے کہ تیرے گھوڑے کی کوئی ٹانگی کاٹ دی جائے اور تیرا خون بہایا جائے“۔

مسند احمد، عبد بن حمید، دارمی، ابویعلیٰ، ابن حبان، معجم اوسط طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۳۔ فرمایا کہ ”فضل ترین شہادت یہ ہے کہ تیرے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور تیرا خون بہایا جائے۔“

بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۴۔ فرمایا کہ ”بزدل کے لئے دوا جریں۔“ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت ابو عمران الجونی مرسلًا

۱۱۲۹۵۔ فرمایا کہ ”قتال تو دو ہی ہیں:

۱۔ مشرکوں کے ساتھ جنگ کرنا یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں یا اپنے ہاتھ سے یہ سمجھتے ہوئے جزیہ دیں کہ حقیر ہیں۔

۲۔ اور باغی گروپ سے قتال کرنا یہاں تک کہ اللہ کے حکم کو پورا کرے، سو اگر پورا کرے تو ان کے ساتھ عدل کا معاملہ کیا جائے۔

ابن عساکر بروایت بشیر بن عون عن بکار بن تمیم عن مکحول عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ ذہبی نے میزان الاعتدال

میں کہا ہے کہ بکار مجہول ہے۔

۱۱۲۹۶۔ فرمایا کہ ”لوگوں کے ساتھ الفت پیدا کرو اور ان کو مہلت دو اور ان پر اس وقت تک حملہ نہ کرو جب تک دعوت نہ دے لو، سو دنیا میں جو گھر

یا جھونپڑا ہو اس تک سلامتی لے کر پہنچو، مجھے یہ زیادہ پہننا پسند ہے نسبت اس کے کہ تم میرے پاس ان کی عورتیں اور بچے لے کر آؤ اور ان کے

مردوں کو قتل کرو۔“ ابن مندہ، ابن عساکر بروایت حضرت عبدالرحمن بن عائد رضی اللہ عنہ

جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ بھیجا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۱۲۹۷۔ فرمایا کہ ”اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بکر بن وائل کے لئے، اسلام قبول کر لو محفوظ ہو جاؤ گے۔“

مسند احمد ابی یعلیٰ طبرانی سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مسند احمد بروایت حضرت مرثد بن ظیان

۱۱۲۹۸۔ اللہ کے رسول محمد کی طرف سے فارس کے سب سے بڑے (شخص) کسریٰ کی طرف یہ کہ اسلام قبول کر لو محفوظ ہو جاؤ گے جس نے ہماری

گواہی کی طرح گواہی دی اور ہمارے قبلے کو اپنا قبلہ بنایا اور ہمارے ہاتھوں ذبح شدہ جانور کھایا تو اس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے۔“

خطیب عن ابی معشر عن بعض المشیخہ

۱۱۲۹۹۔ فرمایا کہ ”اللہ کے رسول محمد کی طرف سے قیلہ اور تینوں عورتوں کی طرف، ان پر ظلم نہ کیا جائے گا، ان کو نکاح پر مجبور نہ

کیا جائے گا، اور ہر مومن یا مسلم ان کا ذمہ دار و مددگار ہوگا، اچھائیاں کرو اور برائیاں نہ کرو۔“

طبرانی بروایت حضرت بنت مخرمہ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۰۔ فرمایا کہ ”اے قریش کے گروہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہاری طرف صرف پاک کرنے کے لئے بھیجا

گیا ہوں۔“ طبرانی بروایت حضرت عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۱۔ فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تم لوگوں کو وہ کچھ سکھاؤں جو تم نہیں جانتے ان علوم میں سے جو آج کے دن اللہ

تعالیٰ نے مجھے سکھائے، سو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر وہ مال جو میں نے اپنے بندوں کو دیا ہے تو وہ حلال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو یکسو

پیدا کیا ہے لیکن شیاطین نے انہیں فتنے میں مبتلا کر دیا اور ان کو ان کے دین سے دوسری طرف پھیر دیا اور وہ چیزیں ان پر حرام کر دیں جو میں نے

حلال کی تھیں اور ان کو میرے ساتھ شریک کرنے کا حکم دینے لگے جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی

طرف دیکھا تو غریب ہوں یا غم سب کو پسند کر دیا علاوہ بقیہ اہل کتاب کے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ قریش سے جنگ کرو تو میں

نے عرض کیا کہ اے میرے رب! پھر تو وہ میرے سر کو پچکا دے اور اس کو (سر کے بجائے) روٹی کہیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے

آپ کو بھیجا ہی اس لئے ہے کہ آپ کو آزمائشیں اور آپ کے ذہن پر آزمائشیں اور میں نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جسے پانی نہیں دھو سکتا آپ

اس کو سوتے جاتے پڑھیں گے، سوان سے جنگ کیجئے ہم آپ کے ساتھ مل کر لڑیں گے اور خرچ کیجئے آپ پر خرچ کیا جائے گا، اور آپ لشکر

سیجئے، اس جیسے پانچ گنا کے ساتھ ہم آپ کی مدد کریں گے اور اپنے فرمانبرداروں کو شانہ بشانہ لے کر اپنے نافرمانوں کے ساتھ قتال کیجئے۔“

طبرانی بروایت حضرت عبادہ بن عمار رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۳ فرمایا کہ ”ہائے قریش کی بربادی، جنگ انہیں کھا گئی، بھلا اگر وہ میرے اور باقی عربوں کے درمیان سے نکل جائیں تو ان کو کیا ہو جائے گا، پھر اگر میرے ساتھ انہوں نے وہ معاملہ کر دیا جو وہ چاہتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ عطا فرمادیا تو وہ بڑی تعداد میں اسلام میں داخل ہوں گے اور اگر وہ قبول نہ کریں گے تو ان کے ساتھ قتال کرو اور ان کے پاس طاقت بھی ہے، اور تم قریش کو کیا سمجھتے ہو؟ سو اللہ کی قسم میں ان سے جہاد کرتا ہی رہوں گا اس پر جس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غلبہ عطا فرمائیں یا یہ جماعت الگ ہو جائے۔“

۱۱۳۰۴ فرمایا کہ ”شاید کہ تو میری مسجد اور قبر کے پاس سے گزرے اور میں نے تجھے ایسی نرم دل قوم کی طرف بھیجا ہے جو حق پر قتال کرتے ہیں سوان میں سے جو تیرے فرمانبردار ہیں ان کے ساتھ مل کر ان کے ساتھ قتال کرو جو تیرے نافرمان ہیں پھر وہ اسلام کی طرف آئیں گے یہاں تک کہ عورت اپنے شوہر سے پہلے اسلام کی طرف بڑھے گی اور بیٹا باپ سے پہلے اور بھائی بھائی سے پہلے اور دونوں عملوں سے گلیوں میں سکون پھیلے۔“

مسند احمد، طبرانی متفق علیہ بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۵ فرمایا کہ ”اما بعد! سرزمین روم سے مدینہ کی طرف واپس لوٹتے ہوئے تمہارا نمائندہ ہم تک پہنچا اور وہ چیز پہنچائی جو تم نے اسے دے کر بھیجا تھا اور تمہارے بارے میں اطلاع دی اور ہمیں تمہارے اسلام اور مشرکوں کو قتل کرنے کے بارے میں بتایا، تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ہدایت سے نوازا اگر تم نے اصلاح کی، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور مال غنیمت میں سے اللہ کا حصہ اور اس کے نبی اور صفی کا حصہ نکالا اور وہ صدقہ بھی نکالو جس کی ادا ایسی مومنین پر ضروری ہے۔“ ابن سعد بروایت شہاب بن عبد اللہ الخولانی عن رجل یہ روایت اس شخص سے ہے جو فسطاط میں غوطہ نامی جگہ پر جناب رسول اللہ ﷺ سے ملا اور حمیر والوں کا پیغام پہنچایا تو جواب میں جناب نبی کریم ﷺ نے مذکورہ تحریر لکھوائی۔ علاوہ ازیں دیکھیں مراسیل ابوداؤد۔

۱۱۳۰۶ بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بدیل بن ورقاء اور بشر اور بنی عمرو کے سرداروں کی طرف، سلامتی ہو تم پر سو میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اما بعد، سو میں نے کبھی چھپا کر کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ کبھی تمہارے پہلو میں رکھا اور اہل تہامہ میں سے میرے نزدیک سب سے معزز یقیناً تم لوگ ہو اور رشتے داری کے اعتبار سے بھی سب سے زیادہ قریب تم ہو اور وہ جو تمہاری اتباع کریں نیکو کاروں میں سے، اور تم میں سے جنہوں نے ہجرت کی ہے ان کے لئے بھی میں نے ویسا ہی لیا ہے جیسا اپنے لئے لیا ہے اگرچہ اس نے اپنی سرزمین سے ہجرت کی ہو بجائے مکہ کے اور کبھی حج و عمرہ کے علاوہ مکہ گیا بھی نہ ہو، اور جب تم نے اسلام قبول کر لیا تو میں نے نہیں رکھا تم میں کچھ، اور تم میری طرف سے خوفزدہ بھی نہ تھے اور نہ تم میرے پاس حاضر کیے گئے تھے۔ اما بعد، بے شک علقمہ بن عبیلہ اور ہوزہ کے دونوں بیٹے اسلام قبول کر چکے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے تبعین میں سے عکرمہ وغیرہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور تم میں سے اپنے تابع کے لئے بھی وہی پسند کیا جو اپنے لئے کیا تھا اور بے شک ہم میں سے بعض حل و حرم میں ہیں، اور اللہ کی قسم میں نے کبھی تمہیں نہیں جھٹلایا، اللہ تعالیٰ تم پر سلامتی بھیجیں۔ ابن سعد بروایت قیصہ بن ذؤنب، اور باوردی فاکھی فی اخبار مکہ، طبرانی، ابونعیم، سعید بن منصور اور مصنف بن ابی شیبہ ایک دوسرے طریق سے۔

۱۱۳۰۷ فرمایا کہ ”ضرور بخوار بعدہ باز آ جائیں گے ورنہ میں ان کی طرف ایسا شخص بھیجوں گا جیسے میں خود سو وہ ان میں میرا حکم جاری کرے گا اور زبردست قتال کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا۔“

ابن ابی شیبہ، رویانی، سعید بن منصور بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۸ فرمایا ”ہر وہ شخص جس نے اپنے بیٹے کو پہچان لیا اور اس کو لے لیا تو اس بیٹے کا مالک بننا ہی اس کی آزادی ہے۔“

بٹنی بن مخلد، وابن جریر فی التہذیب اور باوردی

قریبی رشتہ کا مالک بنتے ہی آزاد ہونا

فائدہ:..... مسئلہ یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جیسے ہی اپنے ذنی رحم محرم کا مالک بنے گا تو اس کے مالک بنتے ہی مملوک خود بخود آزاد ہو جائے گا، جیسے کسی شخص کا بیٹا اگر غلام ہو اور کسی بازار وغیرہ میں بک رہا ہو اور وہ شخص اس کو پہچان لے کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اس کو خرید لے تو جیسے ہی یہ شخص بذریعہ خریداری اپنے بیٹے کا مالک بنے گا تو اس کا بیٹا خود بخود آزاد ہو جائے گا یعنی اب شرعی قانون میں اس کو غلام نہ سمجھا جائے گا“ (اسی طرح میار بیٹا، ماں بیٹی یا باپ بیٹی میں مسئلہ سمجھا جاسکتا ہے، اور اگر زیادہ تفصیل کی ضرورت ہو تو کسی مستند دارالافتاء یا مفتی صاحب سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔) (مترجم)

۱۱۳۰۹..... فرمایا کہ ”تو نے اس سے یہ کیوں نہیں کہا کہ اس (لڑکی یا عورت) کو پکڑ لے میں تو انصاری لڑکا ہوں“۔ بغوی عن ابی عقبۃ الفارسی ۱۱۳۱۰..... فرمایا کہ ”اگر تو نے بہت اچھا اور زبردست قتال کیا ہے تو سہل بن حنیف اور ابو دجانہ اور سماک بن خرشہ نے بھی بہت عمدہ قتال کیا ہے۔“

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۱..... فرمایا کہ ”جو کسی غلام کو لے کر آئے تو اس غلام کا مال اس لانے والے کا ہوگا“۔ ابن ماجہ عن رجل عن الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۲..... فرمایا کہ ”بے شک اس امت کا انجام ٹکوار ہے، اور اس کے لئے مقررہ وقت قیامت ہے اور قیامت بہت اندھیری اور کڑوی ہے۔“

طبرانی بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۳..... فرمایا کہ ”ابتداء دنیا سے لے کر قیامت تک جب بھی دو صفیں (جنگ کے لئے) آپس میں ملتی ہیں تو اللہ الرحمن کا ہاتھ ان کے درمیان میسر ہوتا ہے، سو جب وہ اپنے کسی بندے کی مدد کا ارادہ فرماتا ہے تو اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرمادیتا ہے کہ ”اس طرح“، اور پھر پلک جھپکتے ہی دوسرے جانب کو شکست ہو جاتی ہے۔“ دیلمی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ اور عسکری فی الامثال عن سعید بن ابی ہلال مرسلًا

۱۱۳۱۴..... فرمایا کہ ”خوشی ہوتی ہے ہمارے رب کو ان دو آدمیوں سے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تھا اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں“۔ ابن خزیمہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

کتاب الجہاد..... افعال کی اقسام میں سے

جہاد کی فضیلت اور اس پر ترغیب کے بیان میں

۱۱۳۱۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان کے لئے میں وضو کا پانی رکھوں، پھر فرمایا کہ اپنے کپڑے سے مجھے چھپاؤ اور میری طرف سے اپنا رخ دوسری طرف پھیر لو، پھر فرمایا کہ اللہ کی قسم میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا اللہ کی قسم میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا“۔ نسائی فی مسند علی رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۶..... حضرت سعید بن جبیر الرضی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کے ساتھ مشایعت کی اور ان کے ساتھ چلے اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمارے قدموں کو اپنے راستے میں غبار آلود فرمایا، ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت ہم نے تو صرف مشایعت کی ہے تو فرمایا کہ ہم نے ان کو تیار کیا، ہم نے ان کے ساتھ مشایعت کی اور ہم نے ان کے لئے دعا کی۔“

مصنف ابن ابی شیبہ اور متفق علیہ

فائدہ:..... لشکر کی روانگی یا کسی جانے والے شخص کے ساتھ روانہ ہوتے ہوئے کچھ دور تک جانے کو مشایعت کہتے ہیں“۔ واللہ اعلم

بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۱۷..... حضرت فیس بن ابی حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر روانہ فرمایا اور کچھ دور نکلنے کے ساتھ پیدل تشریف لے گئے تو اہل لشکر نے عرض کیا اے رسول اللہ کے خلیفہ اگر آپ سوار ہو جاتے تو (اچھا ہوتا؟) تو فرمایا کہ میں اللہ کے راستے میں اپنی خطاؤں کا احتساب کرنا چاہتا ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۱۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اور تھوڑے سے لوگ بھی وہاں موجود تھے کہ اتنے میں ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کرام اور اصفياء کے بعد سب سے زیادہ بلند رتبہ انسان کون ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا بلاوا اس تک آپہنچے اور وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر لگام تھا بے بیٹھا ہو، اس نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد کس کا درجہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جو ایک کونے میں ہو خوب اچھے طریقے سے اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے۔

اس نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سب سے زیادہ بدترین شخص ہوگا؟ فرمایا کہ مشرک، اس نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد؟ تو فرمایا کہ ظالم حکمران جو حلال جائز جگہوں میں ظلم کرتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے خاص کر دیے اور بتا دیئے ہیں فتنوں کے موقع پر، پھر فرمایا کہ پوچھو مجھ سے (جو چاہو) اور کسی چیز کے بارے میں اس وقت تک نہ پوچھو جب تک میں خود نہ بتا دوں، تو میں نے کہا کہ ہم رضی ہو گئے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اسلام کو بحیثیت دین مان کر اور آپ کو نبی ماننے پر اور کافی ہے ہمارے لئے جو آئے، تو آپ ﷺ سے غصے کے اثرات زائل ہو گئے۔

۱۱۳۱۹..... حضرت زید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں تھے؟ اس نے جواب دیا کہ میں پہرہ داری پر تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ دریافت فرمایا کہ ”کتنی عرصہ پہرے داری کی؟ تو اس نے عرض کیا کہ تیس۔ (غالباً دن، مترجم) تو فرمایا چالیس کیوں نہیں مکمل کئے؟ مصنف عبد الرزاق

۱۱۳۲۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتی تو میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا، اگر میں اللہ کے راستے میں نہ چلتا یا میں اگر اللہ کے راستے میں سجدہ کرتے ہوئے اپنی پشانی مٹی میں نہ رکھتا یا ایسی قوم کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا جو پاکیزہ کلام سنتے ہیں جیسے پاکیزہ اور اچھے پھل چنے جاتے ہیں۔

ابن المبارک، ابن سعید، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزہد اور ہناد اور حلیہ ابن نعیم ۱۱۳۲۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حج کرنا تمہارے لئے ضروری ہے کیونکہ یہ ایک نیک عمل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے اور جہاد اس سے بھی زیادہ افضل ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۲۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ”حج یہاں ہے نشان لگاؤ، یہاں تک کہ تو فنا ہو جائے۔ ابو عبیدہ ۱۱۳۲۳..... حضرت ملک بن العوف الاحمسی فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کا ذکر ہوا جس نے نہادندی جنگ میں اپنے آپ کو خرید لیا تھا ایک شخص کہنے لگا کہ وہ میرا ماموں تھا لوگوں نے یہ سمجھا کہ اس نے خود کو ہلاکت میں ڈالا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان سب نے جھوٹ کہا بلکہ وہ تو ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے آخرت کو دنیا کے بدلے خرید لیا تھا۔ متفق علیہ

۱۱۳۲۴..... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں تھے تو ایک شخص آگے بڑھا اور قتال کیا یہاں تک کہ قتل ہو گیا تو لوگوں نے کہا کہ اس نے خود کو ہلاکت میں ڈال دیا، لہذا یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اگر معاملہ اسی طرح ہے جیسے انہوں نے کہا تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو دے دیتے ہیں اپنی جان اللہ کی رضا جوئی میں۔“ سورۃ بقرہ آیت ۲۰۷ و کعب فریابی اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم

۱۱۳۳۱ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے سنا ایک شخص کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! آپ مجھے وہ دیتے جو آپ نے اپنے نیک اور صالح بندوں کو دیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تو اللہ کے راستے میں تیرے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں گی اور تیرا

خون بہا دیا جائے گا۔ عدی، ابن ابی عاصم، ابویعلیٰ، اب ابی خزیمہ ابن حبان، مستدرک حاکم اور ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة

۱۱۳۳۲ حضرت اسامہ بن زید ابن خنیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے سنا کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے لئے فرما رہے تھے کہ سنو! کیا کوئی تیار ہے جنت کے لئے؟ بے شک جنت میں کوئی خطرہ نہیں اور وہ رب کعبہ کی قسم ایک نور ہے چمکتا دمکتا ہوا، اور پھول ہے لہلہاتا ہوا، اور پر گل اور بے باری نہر ہے، اور پکا ہوا پھل ہے، اور حسین و جمیل بیوی ہے اور بہت سے جوڑے ہیں، اور بہت بڑا ملک ہے ایسی جگہ جو ہمیشہ کی خوشی اور تازگی کے ساتھ اونچے، سلامتی والے پر رونق گھر میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، جی ہاں، یا رسول اللہ! ہم جنت کے لئے تیار ہیں فرمایا، تو کہو انشاء اللہ، تو سب نے کہا انشاء اللہ، فرمایا کہ پھر جہاد کا تذکرہ کیا اور اس کی ترغیب دی۔

ابن ماجہ، بزار، ابی یعلیٰ، ابن ابی داؤد دلفی البعث رویانی، رامہر مزنی فی الامثال، طبرانی، متفق علیہ فی البعث اور حلیہ ابی نعیم محمد بن زہور حارث بن عیسر سے اور وہ حمید سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ پسندیدہ مورچہ بندی کی بارے میں پوچھا کہ کون سی ہے؟ تو فرمایا کہ جس نے ایک رات میں مسلمانوں کی پہرے دار کرتے ہوئے مورچہ بندی کی تو اس کے لئے ان سب لوگوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا جو اس کے پیچھے نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں۔

ابن النجار

سب سے زیادہ اجر والا مومن کون ہے؟

۱۱۳۳۳ حضرت ارطاة بن الہند ر سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اجر والا کون ہے، لوگ نمازی اور روزے دار وغیرہ کا ذکر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ فلاں اور فلاں امیر المؤمنین کے بعد، تو فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو ان سب سے زیادہ اجر والا ہے جس کا تم نے ذکر کیا ہے اور امیر المؤمنین سے بھی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جی ہاں، فرمایا شام میں ایک چھوٹا سا آدمی جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے مسلمانوں کی حفاظت کرتا اور نہیں جانتا کہ آیا اس کو کوئی درندہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی زہریلا جانور اسے ڈسے گا صبح اس کو ڈھانچنے لگی، سو یہی وہ شخص ہے جو ان سب سے زیادہ اجر والا ہے جن کا تم نے ذکر کیا اور امیر المؤمنین سے بھی زیادہ اجر ہے۔

۱۱۳۳۵ حضرت ثعلبہ بن مسلم روایت کرتے ہیں حضرت ثابت بن ابی عاصم سے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ کی راہ میں مجاہدین کا ذرا سا ڈر جانا بھی سال بھر کے روزوں کو کھڑے ہو کر عبادت کرنے کے برابر ہے۔ کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! مجاہدین کا ذرا سا ڈر کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اونگھتے ہوئے اس کی تلوار گر جائے اور وہ اسے اٹھائے۔ ابن ابی عاصم اور ابو نعیم

۱۱۳۳۶ سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ ہم سے جابر بن سبرۃ الاسدی نے حدیث بیان کی اور فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے، جہاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ شیطان ابن آدم کو گھیرنے کے لئے اس کے راستوں میں بیٹھا سو اسلام کے راستے میں بھی بیٹھا اور کہا کہ تو مسلمان ہوتا ہے اور اپنا اور اپنے بزرگوں کا دین چھوڑتا ہے؟ لیکن اس نے شیطان کی نافرمانی کی اور مسلمان ہو گیا، پھر اس (ابن آدم) کے پاس ہجرت سے پہلے آیا اور کہا کہ تو ہجرت کر رہا ہے اور اپنی زمین اور اپنی جائے نشوونما اور جائے پیدائش چھوڑ رہا ہے؟ اور اپنے گھروالوں کو ضائع کر رہا ہے؟ لیکن اس نے شیطان کی نافرمانی کی اور ہجرت کر لی، پھر اس کے پاس جہاد سے پہلے آیا، اور کہا کہ تو جہاد کر رہا ہے اور اپنا خون بہا رہا ہے، اور اپنی بیوی کا نکاح کر رہا ہے اور اپنا مال تقسیم کر رہا ہے اور اپنے گھروالوں کو ضائع کر رہا ہے؟ لیکن اس نے اس کی نافرمانی کی اور جہاد کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جس نے یہ سب کیا اور اپنی سواری سے گرا اور مر گیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور اگر

قتل ہو گیا اور گزر گیا تو اللہ کے ذمے ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔“ ابو نعیم
۱۱۳۳۷..... حضرت حمزہؓ اسلمی سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک مہینے کی مورچہ بندی بہتر ہے
ہزار..... کی عبادت سے۔“ ابو نعیم

فائدہ:..... ہزار کے بعد کتاب میں بھی جگہ خالی ہے سال ماہ کی تعیین نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۳۸..... حضرت ریح ابن زید سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ چلے جا رہے تھے کہ اسی دوران آپ ﷺ نے ایک قریشی نوجوان کو دیکھا جو
الگ ہٹ کر چل رہا تھا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ فلاں نہیں ہے؟ عرض کیا گیا جی ہاں فرمایا کہ اس کو بلاؤ، وہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے
دریافت فرمایا کہ کیا ہوا تمہیں راستے سے ہٹ کر چل رہے ہو؟ تو اس نے عرض کیا کہ مجھے یہ غبار پسند نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا، غبار سے الگ
ہٹ کر نہ چل سو تم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ (یعنی غبار) تو جنت کی ایک قسم کی خوشبو ہے۔“ دیلمی
فائدہ:..... روایت میں لفظ ”ذریۃ“ جو ایک قسم کی خوشبو کو کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۳۹..... حضرت سلمۃ بن نفیل الحضر می رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے
گھوڑے کو آزاد چھوڑ دیا ہے اور اسلحہ کو رکھ دیا اور کہا کہ اب قتال نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اب ہی تو قتال کا وقت آیا ہے، میری امت
میں سے ایک جماعت لوگوں پر غالب رہے گی، اللہ تعالیٰ ان سے قوموں کے دلوں میں پڑھا کر دیں گے سو وہ ان سے لڑیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان
سے رزق دیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپنچے اور وہ اسی حال پر ہوں، سنو! مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہے، اور گھوڑوں کی پیشانیوں
میں خیر بندھی ہوئی ہے قیامت تک۔“ مسند احمد، اور ابن جریر

۱۱۳۴۰..... حضرت سلمۃ بن نفیل الحضر می رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو ان کی قوم نے نمائندہ بنا کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس
میں بھیجا تھا، فرمایا کہ اس دوران کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور میرا گھٹنا آپ ﷺ کے مبارک گھٹنے سے چھو رہا تھا آپ ﷺ کا رخ مبارک
شام کی طرف اور پشت مبارک یمن کی طرف تھی، کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں نے گھوڑوں کو لا پروائی کی وجہ سے دبلا
کر دیا اور اسلحہ رکھ دیا اور یہ سمجھنے لگے کہ جنگ اپنے کیل کانٹے سے فارغ ہو گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”انہوں نے جھوٹ کہا بلکہ اب
ہی تو قتال کا وقت آیا ہے میری امت میں سے ایک گروہ (اور ایک طریق میں ہے کہ) میری امت میں سے ایک قوم اللہ کے لئے قتال کرتی
رہے گی ان سے اللہ تعالیٰ قوموں کے دل میں پڑھے کر دیں گے اور ان کی ان قوموں کی خلاف مدد کریں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے یا اللہ
کا حکم آجائے، گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر قیامت تک بندھی ہوئی ہے اور یہی میری طرف وحی کیا گیا ہے کہ مجھے واپس بلا لیا جائے والا ہے،
بلاتا خیر اور تم لوگ میرا اتباع کرنے والے ہو، ماریں گے تم میں سے بعض کی گردنیں اور مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہے۔“

۱۱۳۴۱..... حضرت سلمۃ بن نفیل الحضر می سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ عز و جل نے رسول اللہ ﷺ کو فتح سے نوازا، تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور
ان سے قریب ہو گیا یہاں تک کہ قریب تھا کہ میرے پیرے آپ ﷺ کے پٹروں کو چھو جائیں، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے
گھوڑے کو آزاد چھوڑ دیا اور اسلحہ کو ایک طرف رکھ دیا اور انہوں نے کہا ہے کہ جنگ اپنے کیل کانٹے سے فارغ ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ انہوں نے جھوٹ کہا اب تو دوسرے قتال کا وقت آیا ہے اور پہلے کا بھی اللہ تعالیٰ قوموں کے دل میں پڑھے کرتے رہیں گے اور تم ان سے قتال
کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے رزق دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم اس پر آجائے اور اس دن مسلمانوں کے گھر کا درمیانی
علاقہ شام ہوگا۔

۱۱۳۴۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ تبوک کے دن جناب نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی
اس شخص کی طرح نہیں ہو سکتا جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور لوگوں کے شر سے بچا رہتا ہے، اور نہ اس شخص کی
طرح کوئی ہو سکتا ہے جو اپنی بکریوں میں مصروف رہے، مہمان کی مہمان نوازی کرے اور اس کا حق ادا کرے۔“ بیہقی فی شعب الایمان
۱۱۳۴۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ میں لوگوں کی دو قسمیں ہیں سوا یک گروہ (قسم) تو وہ ہے جو کثرت سے

اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اور اس کو یاد کرتے ہوئے نکلے، اور چلنے میں فساد سے بچے اور ساتھی کے ساتھ آہستہ گفتگو کرتے ہیں اور اپنا بہترین مال خرچ کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن سے ان کے اس مال کی بدولت جس سے وہ دنیا میں استفادہ کرتے ہیں زبردست غبطہ کیا جاسکتا ہے اور جب وہ قتل و قتل کی جگہوں میں ہوتے ہیں تو حیا کرتے ہیں ان جگہوں میں اللہ تعالیٰ سے اس بات پر کہ کہیں وہ ان کے دلوں کے شک پر مطلع نہ ہو جائے یا مسلمانوں کی ناکامی کے خیالات پر آگاہ ہو جائے (یعنی وہ اسی طرح کی باتیں سوچتے ہی نہیں بلکہ پرہیز کرتے ہیں۔) (مترجم)

اور جب وہ مال غنیمت پر قادر ہوتے ہیں تو اس سے اپنے دل اور اعمال کو پاک کر لیتے ہیں سو شیطان طاقت نہیں رکھتا کہ ان کو فتنے میں مبتلا کر سکے اور نہ ان کے دلوں سے بول سکتا ہے سو انہی سے اللہ تعالیٰ اپنے دین کو عزت دیتا ہے اور اپنے دشمن کو ذلیل کر دیتا ہے۔
رہا دوسرا گروہ سو وہ اس طرح نکلے کہ نہ تو انہوں نے اللہ کا ذکر کثرت سے کیا نہ اس کو یاد کیا اور نہ فساد سے کنارہ کشی کی اور انہوں نے بادل نحواستہ ہی اپنا مال خرچ کیا اور جو کچھ بھی انہوں نے اپنے مال میں سے خرچ کیا اس کو بوجھ اور تاوان سمجھا اور شیطان نے ان سے گفتگو کی، اور جب وہ قتال کی جگہوں پر پہنچے تو آخری آخری اور ناکام لوگوں میں تھے اور انہوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پناہ حاصل کی اور دیکھتے رہے کہ لوگ کیا کرتے ہیں اور جب اللہ غنیمت پر قادر ہوئے تو اس میں اللہ پر جرات کی اور شیطان نے ان کو یہ سمجھایا کہ یہ غنیمت ہے اور ان کو کچھ سہولت ملی تو اکڑنے لگے اور انہیں تنگی ہوئی تو شیطان نے انہیں فتنے میں مبتلا کیا پیش کر کر کے، سو ان کے لئے مومنین کے اجر میں سے کوئی چیز نہیں علاوہ اس کے کہ ان کے جسم ان کے جسموں کے ساتھ ہوں گے اور ان کا چلنا ان کے چلنے کے ساتھ ہوگا، اور ان کی نیتیں اور اعمال بکھرے ہوئے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن جمع فرمائیں گے اور پھر ان کو جدا کر دیا جائے گا۔

۱۱۳۴۴۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک پکارنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کو اللہ کے راستے میں تکلیف دی گئی، تو صرف مجاہدین ہی کھڑے ہوں گے۔

۱۱۳۴۵۔ حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتح سے نوازا تو میں جناب نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! گھوڑوں کو آزاد کر دیا گیا، اسلحہ رکھ دیا گیا اور جنگ اپنے کیل کانٹے سے فارغ ہو گئی اور لوگوں نے کہا کہ اب قتال ختم ہو گیا ہے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا اب ہی تو قتال کا وقت آیا ہے، تو مومنوں کے دل ٹپڑھے ہو جاتے ہیں تو ان سے قتال کرتے ہو سو اللہ تعالیٰ انہیں ان سے رزق دیتا ہے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اس پر اور مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہوگا۔

مسند ابی یعلیٰ

حیدر آباد پاکستان امت محمدیہ کی سیاحت جہاد ہے

۱۱۳۴۶۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سیاحت کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہی میری امت کی سیاحت ہے۔ ابن ماجہ

۱۱۳۴۷۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے اللہ کی قسم کھاؤں کہ بے شک تمہارے سب سے بہتر اعمال میں جہاد اور مسجدوں کی طرف جانا ہے۔ ابن زنجویہ

۱۱۳۴۸۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ عز و جل کسی شخص کے پیٹ میں وہ غبار جو اللہ کے راستے میں اس کے پیٹ میں گیا تھا اور جنم کا دھواں جمع نہ کریں گے، اور جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے تو اس کے سارے جسم کو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیں گے، اور جس نے ایک دن اللہ کے راستے میں روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے ایک ہزار سال کی مسافت کے بقدر دور کر دیں گے جو نہایت تیز رفتار مسافر طے کر لے، اور جس کو اللہ کے راستے میں ایک زخم لگا اس کو شہداء کی مہر لگا دی جائے گی وہ قیامت کے دن اس طرح

آئے گا کہ اس کا رنگ تو زعفران کے رنگ کی مانند ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی، اس خوشبو سے اس کو پہلے اور بعد والے سب پہچان لیں گے اور کہیں گے کہ فلاں پر شہداء کی مہر ہے اور جس نے ایک اونٹ کی بچگی کے برابر بھی اللہ کے راستے میں قتال کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ مسند احمد

۱۱۳۴۹ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو حارثہ میں سے ایک شخص سے فرمایا کہ اے فلاں! کیا تو غزوے میں حصہ نہ لے گا؟ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کھجور کا چھوٹا پودا لگایا (بویا) ہے اور اگر میں نے غزوے میں شرکت کی تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ ضائع نہ ہو جائے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غزوہ میں شرکت تیرے پودے کے لئے بہتر ہے، فرمایا کہ پھر اس شخص نے غزوہ میں شرکت کی، اور اپنے پودے کو پہلے سے بہتر اور عمدہ پایا۔ دیلمی

۱۱۳۵۰ حضرت شعبہ، ازرق بن فیس سے اور وہ عسعس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص کی عدم موجودگی کے بارے میں علم ہوا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا، تو وہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ چاہتا تھا کہ اس پہاڑ پر چلا جاؤں اور تہار ہوں اور عبادت کروں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں کسی میدان جنگ پر تم میں سے جب کوئی ناپسندیدہ کام پر گھڑی بھر صبر کرتا ہے تو وہ صبر تنہائی میں چالیس سال عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان

اور فرمایا کہ اسی روایت کو حماد بن سلمہ نے ازرق بن فیس سے اور انہوں نے عسعس سے اور انہوں نے ابو حاضری سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا اور اس میں ساٹھ سال کا ذکر ہے۔

۱۱۳۵۱ ابو حاضری روایت کرتے ہیں عسعس بن سلامہ سے فرمایا کہ ہم جہانہ میں تھے اور حضرت ابو حاضری الاسدی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے، تو قوم میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ہمارا اس وادی جہانہ میں ایک محل ہو جس میں اتنا کھانا اور لباس ہو ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ کو موجود نہ پایا اور ان کے بارے میں دریافت فرمایا تو بتایا گیا کہ وہ اس علاقے کے کسی حصے میں الگ تھلک ہو کر عبادت کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے ان کو بلوا بھیجا وہ آئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں اس حرکت پر کس نے اکسایا؟ عرض کیا، یا رسول اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی، ہڈیاں نرم ہو گئیں اور وقت قریب آ گیا تو میں نے یہ پسند کیا کہ میں تنہا ہو جاؤں اور اپنے رب کی عبادت کروں، سورسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا (اور جب) آپ ﷺ چاہتے کہ لوگوں کو کوئی بات بتائیں تو اسی طرح ہمارے اندر بلند آواز سے پکارا کرتے تھے۔ سنو! مسلمانوں کے میدان جنگ میں سے ایک میدان جنگ بھی کسی شخص کی تنہا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے، اس جملے کو تین مرتبہ پکار کر فرمایا۔ بیہقی فی شعب الایمان

سرحد کی حفاظت کرنے والا خوش نصیب

۱۱۳۵۲ حضرت ابو عطیہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص وفات پا گیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیے، تو آپ ﷺ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس کو خیر کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ اس نے فلاں فلاں رات ہمارے ساتھ جوکیداری کی تھی، تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر اس کی قبر کی طرف تشریف لے گئے، اور اس پر مٹی ڈالتے جاتے تھے اور فرماتے کہ تیرے ساتھی یہ سمجھتے ہیں کہ تو اہل جہنم میں سے ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اہل جنت میں سے ہے، پھر فرمایا کہ اے عمر! بے شک تم سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا تم سے تو صرف فطرت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۱۱۳۵۳ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ ابو الولید کہا ہیں؟ تو میں نے عرض کیا کہ ابھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے، پھر میں نے آپ ﷺ کے لئے نکیہ رکھا، تو آپ ﷺ اس پر

تشریف فرما ہوئے اور بنے، میں عرض کیا کہ آپ کس بات پر بنے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ میں نے اپنی امت کا پہلا لشکر دیکھا، جو سمندر میں سوار ہیں اور انہوں نے اپنے لئے جنت واجب کر دی، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بنادے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے اللہ آپ اس کو انہی میں سے بنادیتے، پھر آپ ﷺ بنے، پھر میں نے عرض کیا آپ کس بات پر بنے؟ فرمایا کہ میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر کا محاصرہ کئے ہوئے ہے اور اس کی مغفرت ہوگئی۔“

۱۱۳۵۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ مردوں کو کس چیز نے عاجز کر دیا، اگر میں مرد ہوتی تو میں صرف اللہ کی راہ میں مورچہ بندی و محاصرہ بندی کرتی، جس نے اونٹنی کی ایک بچگی برابر بھی مورچہ بندی کی تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام کر دیتے ہیں اور جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے تو اس کو آگ کی لپیٹ نہ پہنچ سکے گی۔“ ابن زنجویہ

۱۱۳۵۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ اگر جہاد عورتوں پر فرض کیا جاتا تو وہ ضرور مورچہ بندی کو اختیار کرتیں۔“ ابن زنجویہ

چادر مبارک سے گھوڑے کی پشت صاف کرنا

۱۱۳۵۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ ایک مرتبہ نکلی تو دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی مبارک چادر سے اپنے گھوڑے کی پشت کو صاف فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! کیا آپ اپنے کپڑوں سے اپنے گھوڑے کو صاف فرما رہے ہیں؟ فرمایا کہ ہاں اے عائشہ! انہیں کیا معلوم شاید یہ حکم مجھے میرے رب نے دیا ہو؟ یا جو داس کے کہ میں قرب رکھتا ہوں، اور بے شک فرشتے مجھ سے ناراض ہوتے ہیں گھوڑے کو چھونے اور صاف کرنے پر، تو میں نے عرض کیا کہ، اے اللہ کے نبی! آپ مجھے مقرر فرمائیے کہ آپ کا یہ کام میں کروں، تو فرمایا کہ میں ایسا نہیں کروں گا، تحقیق مجھے میرے دوست جبرئیل نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے ہر دانے کے بدلے جو میں اس کو دوں گا ایک نیکی لکھیں گے اور میرا رب ہر دانے کے بدلے مجھ سے ایک برائی دور فرمائیں گے، ہر مسلمان جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھا تو اس کے لئے ہر دانے کے بدلے جو وہ اس کو دے گا نیکی لکھیں گے اور ہر دانے کے بدلے ایک برائی دور فرمادیں گے۔“

۱۱۳۵۷۔ زہری فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی عطاء بن یزید نے کہ ان کو بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی فرمایا، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا کہ جس نے اپنے نفس اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کیا، پھر عرض کیا، اس کے بعد کون ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ مومن جو گھائوں میں سے کسی گھائی میں رہے اللہ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھے۔ ابن ماجہ

۱۱۳۵۸۔ کھول سے مروی ہے فرمایا کہ لشکر کا ذرا سا گھبرا جانا جنگ کے پلغموں میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۳۵۹۔ اور کھول ہی سے مروی ہے فرمایا کہ لشکروں کے ذرا سے گھبرا جانے سے جنت کے باغ خرید لو۔

فائدہ:..... ذرا سے گھبرا جانے کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

باب..... آداب جہاد کے بیان میں

فصل..... نیت کی سچائی کے بیان میں

۱۱۳۶۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے مالک بن اوس بن الحدان فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان ایک ایسے معرکہ کے بارے میں گفتگو شروع ہو گئی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اللہ کے راستے میں لڑا گیا تھا، تو ایک کہنے والے نے کہا اللہ کے کارکن اللہ کے راستے

میں ہیں، ان کا اجر اللہ کے ذمے ہے، اور ایک کہنے والے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسی حالت میں دوبارہ اٹھائیں گے جن میں ان کو وفات دی گئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، ہاں، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ ان کو ضرور ایسی حالت میں اٹھائیں گے جس حالت میں ان کو وفات دی گئی، بے شک کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دکھاوے اور شہرت کی خاطر قتال کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر قتال کرتے ہیں اور ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جن کو قتال کی لگام پھنائی جاتی ہے ان کو اس سے فرار کا کوئی راستہ نہیں ملتا، اور بعض ایسے ہیں جو صبر کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے قتال کرتے ہیں سو یہی ہیں شہداء، اس کے باوجود مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے علاوہ یہ کہ میں یہ جانتا ہوں کہ اس قبر میں جو ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں جن کے پہلے تمام گناہ معاف کیئے جا چکے ہیں۔“

۱۱۳۶۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ بے شک بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دکھاوے اور شہرت کی خاطر جہاد کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں قتال ڈراتا ہے تو وہ اس سے فرار کا کوئی راستہ نہیں پاتے، اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کی رضامندی کی خاطر قتال کرتے ہیں سو یہی شہید ہیں اور بے شک ہر نفس اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس حالت میں اس کی وفات ہوئی تھی۔ مصنف عبدالرزاق ۱۱۳۶۲..... حضرت مسروق سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے شہداء کا ذکر ہوا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ تم شہید کسے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! وہ جوان جنگوں میں قتل ہوتے ہیں، تو اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح تو تمہارے شہید بہت کم ہو جائیں گے، میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، بے شک بہادری اور بزدلی دو فطری حالتیں ہیں جو لوگوں میں گاڑھی (ودیعت فرمائی) گئی ہیں، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے جیسی چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے، سو بہادری اس طرح جنگ لڑتا ہے کہ کوئی اس کو پروا نہیں ہوتی کہ وہ واپس اپنے گھر بھی پہنچ سکے گا یا نہیں اور بزدلی تو اپنی بیوی سے بھی بھاگتا ہے، لیکن شہید وہ ہے جو اپنے نفس کا احتساب کرے، اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔“ ابن ابی شیبہ

جہاد میں اخلاص نیت کی ضرورت

۱۱۳۶۳ ابو الہتیری فرماتے ہیں کہ لوگ کوفہ میں ابو الہتار کے ساتھ تھے یعنی مختار بن ابی عبید کے والد کے ساتھ اس طرح کہ جسد ابی عبید پر قتل ہو گیا تھا، سو وہ آدمیوں کے علاوہ سب قتل ہو گئے اور انہیں بچنے کا موقع مل گیا یا وہ تین تھے سو وہ مدینہ منورہ آئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور وہ لوگ بیٹھے انہی کا ذکر کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم نے ان سے کیا کہا تھا؟ عرض کیا کہ ہم نے ان کے لئے مغفرت مانگی اور دعا مانگی، فرمایا کہ یا تو تم لوگ وہ بات صاف صاف بتا دو گے جو تم نے کہی ورنہ میری طرف سے سخت مشکل میں پڑ جاؤ گے، انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے ان سے کہا تھا کہ وہ لوگ شہداء ہیں فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا قیامت بھی اس کے حکم سے قائم ہوگی کوئی زندہ انسان نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کسی مرنے والے کے لئے کیا ہے علاوہ اللہ کے نبی کے کیونکہ ان کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہوتے ہیں، اور قسم اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس نے محمد ﷺ کو حق اور ہدایت دے کر بھیجا ہے اور قیامت بھی اس کے حکم سے قائم ہوگی بے شک ایک شخص دکھاوے کی نیت سے قتال کرتا ہے اور ایک شخص غیرت میں قتال کرتا ہے اور ایک شخص دنیا کے لئے قتال کرتا ہے اور ایک شخص مال کے لئے قتال کرتا ہے اور نہیں ہے ان لوگوں کے لئے اللہ کے ہاں کچھ علاوہ ان نیوتوں

کے جو وہ کرتے تھے۔“ الحارث

ابن حجر نے کہا ہے کہ اس کے راوی ثقافت ہیں مگر سند منقطع ہے۔

۱۱۳۶۴..... ابن ابی ذئب، روایت کرتے ہیں قاسم بن عباس سے اور وہ بکیر بن عبداللہ الاشج سے اور وہ ابوکرز نامی شام کے ایک شخص سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے، اور وہ دنیا کا مال مانگتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے، لوگوں نے اس بات کو بہت برا سمجھا اور اس شخص سے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤ شاید تو ٹھیک سمجھانہ ہو، تو اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور وہ دنیا کا بھی کچھ مال چاہتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں، تو لوگوں نے اس بات کو بہت برا سمجھا، اور اس شخص سے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤ، چنانچہ اس نے تیسری مرتبہ عرض کیا کہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور دنیا کے مال میں سے کچھ چاہتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔

فصل..... تیر اندازی کے بیان میں

۱۱۳۶۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تیر اندازی کرو، کیونکہ تیر اندازی تیاری اور قوت دکھانے کا موقع ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۱۳۶۶..... حضرت عبدالرحمن بن عجلان سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے تو کسی ایک نے کہا کہ تو نے برا کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ برا الجہہ بری تیر اندازی سے زیادہ برا ہے۔ ابن سعد ۱۱۳۶۷..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو لکھا کہ اے لوگو! تیر اندازی کرو اور سوار ہو جاؤ، اور تیر اندازی مجھے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائیں گے اس کو جس نے اس کے راستے میں کام کیا اور جس نے اللہ کے راستے میں طاقت پہنچائی۔“

القراب فی فضل الرمی

۱۱۳۶۸..... حضرت نزال بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف تین باتیں لکھ بھیجیں۔

۱..... منگے پیر چلنا سیکھو اور چلو۔

۲..... تہبند (شلوار) کو ٹخنوں سے اوپر رکھو۔

۳..... اور تیر اندازی سیکھو۔ بکرو بن بکاری فی جزئیہ

۱۱۳۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے ہاتھ مبارک میں عربی کمان تھی، آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں فارسی کمان ہے تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ اسے پھینک دو، تمہارے لئے یہ اور اس جیسی دوسری چیزیں اور نیزے ضروری ہیں، کیونکہ صرف انہی سے اللہ تعالیٰ تمہارے دین میں اضافہ فرمائیں گے اور تمہیں شہروں میں ٹھکانہ دیں گے۔ ابن ماجہ فائدہ..... یہ اور اس جیسی مرد عربی کمان اور دیگر چیزیں تیر نیزے وغیرہ ہیں اور شہروں میں ٹھکانہ دینے سے مراد ہے کہ شہروں کو فتح کر دیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۷۰..... حضرت ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طائف کے قلعے کا محاصرہ کیا، تو میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ جس نے تیر چلایا اور وہ نشانے پر جا پہنچا تو وہ شخص جنت میں جائے گا، ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر میں نے تیر چلایا اور نشانے پر لگا تو مجھے درجہ ملے گا؟ فرمایا ہاں حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے تیر چلایا اور نشانے پر لگا، اور میں نے اس دن سولہ نشانے لگائے۔

۱۱۳۷۱..... حضرت ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ بدر کے دن جب ہم نے صفیں باندھ لیں قریش سے مقابلہ کرنے کے لئے اور انہوں نے ہمارے مخالف صفیں باندھ لیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب وہ تمہیں گھیر لیں تو ان پر تیر چلاؤ۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۷۲... حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قتال کا حکم فرمایا، تو ایک شخص نے دشمن پر تیر چلایا آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے یہ تیر چلانے والا تحقیق اس نے واجب کر لیا۔ ابن النجار

۱۱۳۷۳... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو موجود نہ پایا تو دریافت فرمایا کہ فلاں شخص کہاں ہے؟ تو کسی نے عرض کیا کہ کھیلنے گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا کھیل سے کیا تعلق؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ تیر اندازی کرنے گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیر اندازی کھیل نہیں ہے بلکہ تیر اندازی ان سب سے بہتر ہے جو تم کھیلتے ہو۔ دیلمی

فصل.....مقابلے اور دوڑ کے بیان میں

۱۱۳۷۴... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان فرماتے ہیں اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کا مقابلہ کروایا اور پتلے بدلے چھڑ پڑے گھوڑے کو مسجد بنی زریف کی طرف بھیجا۔ ابو الحسن البکائی

۱۱۳۷۵... عبد اللہ بن میمون المرأی روایت کرتے ہیں عوف سے اور عوف حسن سے یا خلاص سے (ابن میمون کو شک ہو گیا) اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اے علی میں لوگوں کے درمیان اس مقابلے کو آپ کے حوالے کرتا ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ اے سراقہ! رسول اللہ ﷺ نے جو کام میرے ذمے لگایا وہ میں تمہارے ذمے لگاتا ہوں، سو جب تم میطارت تک پہنچو۔ (ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میطارت اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے گھڑ دوڑ شروع ہوتی ہے) تو گھوڑوں کی صفیں درست کرواؤ، پھر پکارو، کیا کوئی لگام تھامنے والا ہے؟ کیا کوئی لڑکے کو اٹھانے والا ہے اور کیا کوئی جھول پھیلنے والا ہے؟ سو اگر کوئی بھی تمہیں جواب نہ دے تو تین مرتبہ تکسیر کہو اور تیسری مرتبہ میں اک کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جسے چاہے گا اس دوڑ سے نیک بخت کرے گا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس انتہاء پر تشریف فرما ہوا کرتے تھے جہاں دوڑ ختم ہوتی ہے، اور ایک لکیر لگا کر دو آدمیوں کو آسنے سامنے لکیر کے دونوں کناروں پر کھڑا کر دیتے تھے اس طرح کہ لکیر ان کے پیروں کے انگوٹھوں کے درمیان ہوتی ہے، اور گھوڑے ان دونوں کناروں کے بیچ میں دوڑتے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں آدمیوں سے کہتے، کہ جب کوئی سوار اپنے ساتھی کے گھوڑے کے کان کے کنارے سے یا کان سے یا باگ دواسے آگے نکل جائے تو جیت کا انعام اس کے لئے مقرر کر دینا، اگر تمہیں شک ہو تو جنت کا انعام آدھا آدھا تقسیم کر دینا، اور جب تم دو چیزوں کو ملاؤ تو انتہاء ان میں سے چھوٹی چیز کو بنانا، اور اسلام میں نہ جلب ہے نہ جب اور نہ شعار۔ سنن کبریٰ بیہقی

ناپسندیدہ گھوڑا

۱۱۳۷۶... مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ گھوڑوں میں سے ایسے گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے جس کی تین ٹانگیں ایک رنگ کی اور چوتھی ٹانگ باقی تین سے الگ کسی اور رنگ کی ہوتی تھی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۷۷... امام زہری سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگ گھر دوڑ کی شرطیں لگایا کرتے تھے اور سب سے پہلے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۷۸... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو جنوب کی ہوا سے فرمایا کہ میں تجھ سے ایک مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جسے میں اپنے دوستوں کے لئے عزت اور اپنے دشمنوں کے لئے ذلت اور اپنے فرمانبرداروں کے لئے جمال بناؤں گا، تو ہوا نے عرض کیا کہ تخلیق فرما دیجئے، تو اللہ تعالیٰ نے اس ہوا سے ایک مٹھی بھر لے کر گھوڑا پیدا فرمایا اور فرمایا کہ میں نے تجھے گھوڑا بنایا، اور تجھے عربی بنایا اور بھلائی کو تیری پیشانی کے ساتھ باندھ دیا اور غنائم کو تیری پشت پر جمع کر دیا (اور تجھے) بغیر پروں کے اڑنے والا بنایا، سو تو طلب کے لئے ہے اور تو دوڑنے کے لئے ہے، اور عنقریب میں تیری پشت پر ایسے لوگوں

کو سوار کروں گا تو میری پاکی اور تعریف بیان کریں گے اور میری تہلیل اور تکبیر بیان کریں گے، سو جب فرشتوں نے یہ صفات اور گھوڑوں کی پیدائش کا سنا تو عرض کیا، اے ہمارے رب! ہم آپ کے فرشتے ہیں، آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کی تہلیل بیان کرتے ہیں تو پھر ہمیں کیا ہوا؟ تو اللہ تعالیٰ نے سیاہ و سفید رنگ کا گھوڑا پیدا فرمایا، اس کی گردن لمبی اونٹ کی مانند تھی انبیاء اور رسولوں میں سے جسے چاہے گامتیز کرے گا، اور گھوڑے کو زمین پر بھیجا جب گھوڑے کے قدم زمین پر ٹک گئے تو اللہ نے اپنا دست قدرت گھوڑے کی پشت کی عیال پر پھیرا اور فرمایا کہ اپنی ہنہناہٹ سے مشرکوں کو ذلیل کر دے، ان کے کان اپنی ہنہناہٹ سے بھر دے، ان کی گردنیں جھکا دے، ان کے دلوں میں رعب ڈال دے اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش فرمائیں تو فرمایا کہ میری مخلوقات میں سے جس کو چاہا ہوا اختیار کر لو، حضرت آدم علیہ السلام نے گھوڑے کو اختیار فرمایا تو ان سے کہا گیا کہ آپ نے اپنی اور اپنے بیٹے کی عزت کو ہمیشہ بکے لئے اختیار فرمایا، باقی رہے گی جب تک وہ باقی رہیں گے گھوڑیاں حاملہ ہوتی ہیں اور پھر ان سے اولاد پیدا ہوتی رہے گی ہمیشہ ہمیشہ تمام زمانوں میں، میری برکت تم پر اور ان پر ہے، میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہو۔

حاکم فی تاریخہ اور تلعلی فی تفسیرہ اور دیلمی

فصل.....مختلف آداب کے بیان میں

۱۱۳۷۹.....مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مدائنی فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی طرف بھیجا تو وصیت کی اور فرمایا کہ چلو اللہ کی برکت کے ساتھ سو جب دشمن کے شہر میں داخل ہو جاؤ تو حملے سے دور رہو، کیونکہ میں تمہارے بارے میں حملے سے بے خوف نہیں ہوں، زادراہ میں احتیاط کرو، وقار کے ساتھ چلو، کسی رنجی سے قتال نہ کرو کیونکہ اس کا بعض اس کے ساتھ نہیں ہوتا۔ شب خون سے بچنے کے لئے پہرے دار کا اہتمام کرو کیونکہ عرب میں دھوکے بازی ہے، باتیں بہت کم کرو کیونکہ تیرے لئے وہی ہے جو تجھ سے محفوظ رکھا جائے اور جب تیرے پاس میرا مکتوب پہنچے تو اس کو نافذ کر دے کیونکہ میں اس کے نفاذ کے مطابق ہی عمل کرتا ہوں، اور جب عجمیوں کے وفد آئیں تو ان کو لشکر کے بڑے حصے میں ٹھہراؤ اور ان کو نفقہ دو، اور لوگوں کو ان سے گفتگو سے منع کر دو، تاکہ جاہل نکل جائیں، اور سزا دینے میں جلدی نہ کرو اور جلدی ان کی طرف مت بڑھو اس کے علاوہ آپ کافی ہیں اور اعلانیہ لوگوں کے سامنے آ، اور تنہائی میں ان کو اللہ کے حوالے کر دے اور لشکر میں تجس سے کام نہ لے تو اس کو شرمندہ کر دے گا اور نہ اس کو مہلت دے ورنہ اس کو خراب کر دے گا اور میں تجھے اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں جو اپنی حفاظت میں موجود چیزوں کو ضائع نہیں کرتا۔ دینوری

۱۱۳۸۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جب تم دشمن کی سرزمین میں ہوتے ہو تو اپنے ناخن بڑھاؤ کیونکہ یہ بھی اسلحہ ہے۔ مسدد

۱۱۳۸۱.....حضرت حرام بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بزرگوار خط حکم فرمایا کہ خنزیر تمہارے آس پاس بھی نہ آئیں، اور نہ تم میں صلیب بلند کی جائے اور نہ کسی ایسے دسرخوان پر کھانا کھاؤ جہاں شراب پی جا رہی ہو اور گھوڑوں کی تربیت کرو اور دونشائوں کے بیچ میں چلو۔ مصنف عبدالرزاق اور سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۳۸۳.....حضرت مخلول سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کی طرف لکھا کہ اپنی اولاد کو تیرا کی، تیرا اندازی اور گھر سواری سکھائیں۔

القرباب فی فضائلہ النبی

تیر اندازی سیکھنے کا حکم

۱۱۳۸۳.....حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے امراء کو بذریعہ خط حکم فرمایا کہ تیر اندازی سیکھیں اور دونشائوں کے درمیان ٹنگے پیر چلو اور اپنی اولاد کو تیرا کی سکھاؤ۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۳۸۴..... حضرت کلید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک نہاوند اور نعمان بن مقرن کی اطلاع پہنچنے میں تاخیر ہوئی تو آپ ﷺ اللہ سے مدد کی دعا فرمانے لگے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۸۵..... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسی قوم کے پاس آئے جنہوں نے محاصرہ کر رکھا تھا تو حکم دیا کہ روزے توڑ دو۔ مسدد

۱۱۳۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ دوران جنگ یہ فرمانے کی تھی ”اے تمام بھلائی کے مالک“۔

ابو یعلیٰ، سعید بن منصور

۱۱۳۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان مبارکہ سے جنگ کا نام ”دھوکہ“ رکھوایا۔

مسند احمد، عبد الرزاق، ابن جریر اور دورقی

۱۱۳۸۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدہ رضی اللہ عنہ کو جاسوس بنا کر بھیجا۔ مسلم ابو نعیم

۱۱۳۸۹..... حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ بدر کے دن جناب نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کسی قوم سے قتال کس طرح کرتے ہو جب ان سے سامنا ہو جائے تو حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! جب دشمن ہم سے اتنی دور ہو کہ وہاں تک تیر ہی پہنچ سکتا ہو جنگ تیر اندازی سے ہوتی ہے، اور جب فاصلہ اتنا کم ہو جاتا ہے کہ آپس میں پتھروں سے جنگ ہو سکے تو پھر ایک دوسرے پر پتھراؤ ہوتا ہے۔ اور یہ کہہ کر ایک پتھر ہاتھ میں اور دو پتھر گود میں اٹھا لئے (اور جب دشمن ہم) سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ نیزے ایک دوسرے تک پہنچ سکیں تو پھر اس وقت تک آپس میں نیزے چلتے ہیں جب تک ٹوٹ نہ جائیں اور جب نیزے ٹوٹ جاتے ہیں تو تلواروں سے کاٹ چھانٹ شروع ہوتی ہے، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، جنگ اسی طرح نازل ہوئی ہے جو قتال کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ عاصم کے طریقے سے قتال کرے۔ طبرانی

۱۱۳۹۰..... حضرت سہل بن الخظلیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا جب دشمن سے سامنا ہوا تو قبیلہ بنو غفار کے ایک شخص نے حملہ کیا اور کہا کہ لو (میرے حملے کا جواب دو) میں ایک غفاری نو جوان ہوں یہ سن کر ایک شخص نے کہا کہ اس کا اجر ضائع ہو گیا، یہ واقعہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ، کوئی حرج نہیں؟ اور ایک روایت میں الفاظ یوں ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ اس کی تعریف کی جائے اور اجر دیا جائے۔ مسند ابی یعلیٰ

جنگی چال اختیار کرنا جائز ہے

۱۱۳۹۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی کو ایک یہودی کے قتل کا حکم دے کر روانہ فرمایا، صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب تک آپ مجھے کچھ اجازت نہ دیں گے تو میں کچھ نہیں کر سکتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنگ تو ہے ہی دھوکہ جو چاہے کرو۔ ابن جریر

فائدہ:..... اجازت لینے سے مراد یہ ہے کہ حکمت عملی کے طور پر اس یہودی تک رسائی کے لئے میں آپ ﷺ یا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کچھ کہنا چاہوں تو کہہ سکتا ہوں یا نہیں؟ تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۹۲..... حضرت عبدالرحمن بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کوئی دستہ روانہ فرماتے تو یہ فرمایا کرتے کہ لوگوں کے ساتھ الفت پیدا کرو، اور ان پر اس وقت تک حملہ نہ کرو جب تک ان کو دعوت نامہ نہ دے دو اس لئے کہ مجھے تمام اہل زمین کا خواہ وہ گھر میں رہنے والا ہو یا خیمہ میں مسلمان ہو کر آنا زیادہ پسند ہے بنسبت اس کے کہ تم ان کے مردوں کو قتل کرو اور عورتوں اور بچوں کو

قیدی بنالو۔ ابن مندہ

۱۱۳۹۳..... ابراہیم بن صابر الانجمی اپنے والد سے اور وہ اپنی والدہ بنت نعیم بن مسعود سے اور وہ اپنے والد نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جنگ خندق کے دن مجھ سے فرمایا کہ ہماری مدد چھوڑنے پر اکساؤ کیونکہ جنگ تو ہے ہی دھوکہ۔ ابن جریہ

۱۱۳۹۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے جنگ کا نام دھوکہ رکھا۔ العسکری فی الامثال

۱۱۳۹۵..... حضرت عبداللہ بن المبارک ابو بکر بن عثمان سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پہل اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے پہل بن حنیف اور اے عامر بن ربیعہ ہمارے لئے جاسوس بن کر نکلو۔

۱۱۳۹۶..... حضرت عروہ سے مروی ہے کہ بنو قریظہ سے جنگ کے دن آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنگ تو دھوکہ ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۹۷..... حضرت عطاء سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ ایسا کہتے ہیں اور ایسا کرتے ہیں اور ایسے ایسے ارادے ہیں تو جاسوس نے (جا کر ان دشمنوں) کو خبر دی تو انہیں شکست ہوگئی، حالانکہ اس نے جھوٹ نہیں کہا تھا بلکہ اسی بات کو سوالیہ انداز سے کہا تھا کہ کیا انہوں نے ایسا کیا؟ اور کیا انہوں نے ایسا کیا؟ ابن جریہ

۱۱۳۹۸..... حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام میں ایک شخص تھا جن کا نام مسعود تھا اور وہ ادھر کی بات ادھر لگانے میں ماہر تھا، سو جنگ خندق کے دن بنو قریظہ کے لوگوں نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ ہمارے پاس ایک ایسا شخص بھیجے جو ہمارے قلعوں میں رہے حتیٰ کہ ہم محمد سے مدینہ کی طرف سے قتال کریں اور آپ خندق کی طرف سے یہ بات جناب رسول اکرم ﷺ کو بنا گوار گزری کہ دو جانب سے قتال کریں چنانچہ آپ ﷺ نے مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے مسعود! ہم نے بنو قریظہ والوں کے پاس ایک بندہ بھیجا ہے کہ ابوسفیان کے پاس نمائندہ بھیج کر مددگار منگوائیں اور جب ابوسفیان کے مددگار بنو قریظہ کے یہودیوں کے پاس پہنچیں گے تو بنو قریظہ والے انہیں قتل کر دیں گے، مسعود کا یہ سننا تھا کہ وہ برداشت نہ کر سکا اور جا کر ابوسفیان کو ساری بات سنا دی تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سچ کہا، خدا کی قسم محمد نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور جب بنو قریظہ والے ابوسفیان کے پاس مددگار مانگنے آئے تو ابوسفیان نے کوئی آدمی ان کے ساتھ نہ بھیجا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... یہ جنگ خندق کا واقعہ ہے جو مکہ کے مشرکین کے ساتھ لڑی گئی، اس وقت تک حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ مسلمان نہیں ہوئے تھے دوسری طرف مدینہ کے یہود تھے ان کے ساتھ اگرچہ مسلمانوں کا معاہدہ ہو چکا تھا لیکن وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہتے تھے اور پھر غزوہ خندق کا موقع جس میں مسلمانوں کی شکست بظاہر واضح تھی، جناب رسول اکرم ﷺ کو جب یہودیوں کی اس سازش کا علم ہوا کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مدینہ کے مسلمانوں کو تہس نہس کر دیں تو آپ ﷺ نے جنگی حکمت عملی کے طور پر یہودیوں کی چال کا جواب دیتے ہوئے اپنا منصوبہ مسعود نامی شخص کے سامنے بیان کر دیا جو لابی، بھائی میں ماہر تھا یعنی ادھر کی ادھر لگا کر لڑائی جھگڑے کروانا تھا چنانچہ یہ منصوبہ سن کر اس سے رہانہ گیا اور اس نے جا کر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو اطلاع دے دی، وہ یہ سمجھے کہ یہ یہود مدینہ کے مسلمانوں کا ساتھ دے رہے ہیں اور انہوں نے کفار مکہ کو قتل کرنے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کی ہے۔ لہذا جب بنو قریظہ کے یہودی اپنے منصوبہ کے تحت حضرت ابوسفیان سے آدمی مانگنے آئے تو انہوں نے دینے سے انکار کر دیا یہودیوں کا منصوبہ دھرا رہ گیا۔ زیادہ تفصیل کے لئے کتب سیر کا مطالعہ کسی مستند عالم کی زیر نگرانی مفید ہوگا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۹۹..... حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر نکلے تو کثرت سے اللہ تعالیٰ سے عافیت بہت کثرت سے مانگتے ہیں حالانکہ ہم دو بھلائیوں کے درمیان ہیں یا تو ہماری فتح ہوگی یا ہم شہید ہو جائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے اس چیز سے ڈرتا ہوں جو ان دونوں کے درمیان ہے یعنی شکست۔ ابن جریہ

۱۱۴۰۰..... حضرت حسن سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی میں ان پر حملہ نہ کروں؟ تو آپ ﷺ نے دریافت

فرمایا کہ کیا تو ان سب کو قتل کرنا چاہتا ہے اور اس بات کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جانا، تو حضرت حسن بھی اس چیز کو ناپسند فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص صف سے آگے بڑھے اس حدیث کی وجہ سے۔ ابن جریر

۱۱۴۰۱... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ نعم بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میں مسلمان ہو گیا ہوں لیکن میری قوم کو میرے اسلام کا علم نہیں ہے سو مجھے جو چاہیں حکم فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو ہمارے ہاں ایک شخص کی طرح ہے سواگر چاہے تو ان کو دھوکہ دے کیونکہ جنگ تو ہے ہی دھوکہ۔ العسکری فی الامثال

جہاد کے احکام کا باب

فصل..... مختلف احکام کے بارے میں

۱۱۴۰۲... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسند سے یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا اور یزید بن ابی سفیان کو اس کا امیر بنایا اور ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، یزید بن ابی سفیان نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ یا تو آپ سوار ہو جائیں یا میں اتر جاؤں، فرمایا نہ ہی میں سوار ہونے والا ہوں اور نہ تم اترنے والے ہو میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستے میں گن رہا ہوں، عن قریب تم ایک ایسی قوم سے ملنے والے ہو جن کا یہ خیال ہے کہ انہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سوان کو اور ان کے خیالات کو وہیں رہتے دو، اور عنقریب تم ایک ایسی قوم سے ملو گے جنہوں نے اپنے سروں کے بیچ میں سے بالوں کو کھود رکھا ہے اور ان میں سے بچیوں کی طرح کچھ باقی چھوڑ رکھا ہے سواروں کے ان حصوں کو تلواریں سے، اور میں تمہیں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں کسی عورت کو قتل نہ کرنا، رز نہ کسی بچے کو اور نہ ہی کسی بوڑھے کو سوٹ کو، اور کسی پھل دار درخت کو بھی نہ کاٹنا اور نہ کسی بھجور کے درخت کو اور نہ جلانا، اور نہ کسی آبادی کو تباہ کرنا، اور نہ کسی گائے بکری وغیرہ کو کھانے کے علاوہ مارنا، اور نہ بزدلی کا مظاہرہ کرنا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا۔

مالک، عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۴۰۳... حضرت ثابت بن النحاج الکلابی روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا کہ سنو! گرجے میں موجود راہب کو نہ قتل کیا جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مجاہدین کے ساتھ پیدل چلنا

۱۱۴۰۴... حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا تو یزید بن ابی سفیان، عمرو بن العاص اور شریح بن حصہ رضی اللہ عنہم جب سوار ہو گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر کے امراء کے ساتھ ساتھ ان کو رخصت کرنے کے لئے چلنے لگے اور ثقیۃ الوادع تک آ پہنچے، تو لوگوں نے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! آپ پیدل چل رہے ہیں اور ہم سوار ہیں؟ فرمایا کہ میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستے میں گن رہا ہوں، پھر انہیں وصیت کرنے لگے سو فرمایا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا، اور قتال کرو ان سے جو اللہ سے کفر کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرنے والے ہیں، اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، غداری نہ کرنا، بزدلی نہ کرنا اور زمین میں فساد نہ کرنا اور جو تمہیں حکم دیا جائے اس میں نافرمانی نہ کرنا، اور جب مشرکین دشمنوں سے سامنا ہو جائے انشاء اللہ تو انہیں تین چیزوں کی دعوت دینا اگر وہ مثبت جواب دیں تو قبول کر لینا اور ان سے رک جانا اور (اس صورت میں) انہیں کفر کی سرزمین سے مسلمانوں کی سرزمین کی طرف ہجرت کرنے کا کہنا اگر وہ کر لیں تو ان کو جانا کہ تمہارے لئے بھی وہی سورتیں ہیں جو مہاجرین پر ہیں، اور اگر وہ اسلام میں داخل ہو جائیں اور اپنے گھر یا رچھوڑ کر مہاجرین کے علاقے میں آجائیں تو انہیں بتادو کہ ان کا حکم بھی دیگر عرب مسلمانوں کا سا ہے

ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ العمل ہوگا جو مومنوں پر ہے اور ان کے لئے مال نے اور مال غنیمت میں سے کوئی چیز نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے شانہ بشانہ مل کر جہاد کریں، اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرنا اگر وہ قبول کر لیں تو تم بھی قبول کر لینا اور ان سے اپنے ہاتھوں کو روک لینا، اور اگر وہ انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگو اور ان کے ساتھ قتال کرو انشاء اللہ، اور کسی درخت کو نہ کاٹنا نہ جلانا اور کسی جانور کو نہ کاٹنا اور نہ کسی پھل دار درخت کو کاٹنا، کسی گرجے کو نہ گرانا بچوں کو قتل نہ کرنا اور نہ بزرگوں اور نہ عورتوں کو اور تم عنقریب ایسی قوم سے ملو گے جنہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سوان کو اور ان کے خیالات کو چھوڑ دینا، اور تمہیں ایک قوم ایسی بھی ملے گی جنہوں نے شیطان کے لئے اپنے سروں میں جگہ بنا رکھی ہے جب ایسے لوگ تمہیں ملیں تو ان کی گردنیں اڑا دو انشاء اللہ۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۴۰۵... ابو اسحق کہتے ہیں کہ صالح بن کیان نے مجھ سے بیان کیا فرمایا کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام بھیجا تو وصیت کرتے ہوئے ان کے ساتھ چلنے لگے اور یزید سوار تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے تو یزید نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے خلیفہ! یا تو آپ سوار ہو جائیں یا میں اترتا ہوں تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ تو اترے گا اور نہ میں سوار ہوں گا، میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستے میں گن رہا ہوں، اے یزید! تم عنقریب ایسے شہروں میں پہنچو گے، جہاں تمہیں طرح طرح کے کھانے دیئے جائیں گے تو ان میں سے پہلے پر بھی اللہ کا نام لینا اور آخری پر بھی اور تم عنقریب ایسی قوموں کو پاؤ گے جنہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سوان کو اور ان کے مقاصد وہیں چھوڑ دینا جن کے لئے وہ گرجوں میں بند ہوئے ہیں، اور تم اس قوم سے بھی ملو گے کہ شیطان نے ان کے سروں میں اپنے بیٹھنے کے لئے جگہیں بنا رکھی ہیں یعنی چھتریاں سو ایسی گردنوں کو کاٹ ڈالو، اور بڑھے کھوسٹ کو قتل نہ کرنا نہ عورتوں کو نہ بچوں کو نہ بیماروں کو اور نہ راہبوں کو، آبادیوں کو تباہ نہ کرنا اور نہ بلا ضرورت کسی درخت کو کاٹنا، اور نہ بلا ضرورت کسی جانور کو کاٹنا، اور کھجور کے کسی درخت کو بھی نہ کاٹنا اور نہ انہیں ضائع کرنا، اور ڈھانٹنا نہ باندھنا، اور نہ بز دلی کھانا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور یقیناً ضرور بالضرور اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے غیب سے اس کی جو اس (اللہ) کی اور اس کے رسول کی مدد کرے بے شک اللہ تعالیٰ طاقت والا اور زبردست ہے اور میں تمہیں اللہ کے سپر کرتا ہوں اور تم پر سلامتی ہو، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہو گئے۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۴۰۶... ابن شہاب زہری، حنظلہ بن علی بن الاسقع سے اور وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر بھیجا تو ان کو حکم فرمایا کہ پانچ باتوں پر لوگوں سے جنگ کرنا اور اگر کوئی ان پانچ میں سے کوئی ایک بات بھی چھوڑے تو اس سے ایسے ہی جنگ کرنا جیسے پانچوں چھوڑنے والے سے جنگ کی جائے گی۔ یعنی اگر وہ ان باتوں کا قرا کر کریں کہ:

- ۱... اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔
- ۲... اور نماز قائم کریں۔
- ۳... اور زکوٰۃ ادا کریں۔
- ۴... اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔

۵... اور حج کریں گے۔ مسند احمد فی السنۃ

فائدہ..... یعنی قتال اسی صورت میں ہوگا جب وہ لوگ ان پانچوں چیزوں کا یا ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کر دیں (اور اگر) وہ ان پانچوں چیزوں کو قبول کر لیں تو قتال نہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۴۰۷... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو لشکر دے کر شام کی طرف روانہ فرمایا اور ان کے ساتھ پیدل تقریباً دو میل تک گئے، عرض کیا گیا کہ اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ۔ (اتنی تکلیف برداشت کرنے کے بجائے) اگر آپ واپس تشریف لے جائیں (تو بہتر نہ ہوگا؟) تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، "نہیں اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا کہ جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان کو آگ پر حرام کر دیں گے، پھر جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہونے لگے تو لشکر میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور نافرمانی نہ کرنا، اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا، اور بز دلی نہ کرنا، اور نہ کسی گرجے کو منہدم کرنا اور نہ کسی درخت کو کاٹنا اور نہ کسی کھیتی کو جلانا اور نہ کسی جانور کو مارنا، اور نہ کسی پھل دار درخت کو

کاٹنا، اور نہ کسی بڑھے کھوسٹ کو قتل کرنا نہ بچے کو، نہ چھوٹے کو اور نہ کسی عورت کو، تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے جنہوں نے خود کو ہند کر رکھا ہوگا ان کو وہیں چھوڑ دیں، اور تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے کہ جن کے سروں میں شیطانوں نے اپنے بیٹھنے کے لئے جگہیں بنا رکھی ہیں سو ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دینا اور تم ایسے شہروں میں پہنچنے والے ہو جہاں صبح شام تمہارے پاس رنگ رنگ کے کھانے آئیں گے سو کوئی کھانا تمہارے پاس ایسا نہ آئے جس پر تم اللہ کا نام نہ لو اور کوئی کھانا تمہارے سامنے سے ایسا نہ اٹھایا جائے جس پر تم نے اللہ کی حمد نہ کی ہو۔ ابن زنجویہ

۱۱۴۰۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت اسلم روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ عورتوں اور بچوں پر جزیہ مقرر نہ کرنا اور نہ مردوں میں ان پر جزیہ مقرر کرنا جو استرا استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ان کی گردنوں کو نشان زدہ کر دو اور ان کے آگے کے بالوں کو کاٹ دینا جنہوں نے بال رکھے ہوں اور زنانہ ان پر لازم قرار دینا اور ان کو سوار ہونے سے منع کر دینا ہاں البتہ سوار ہو سکتے ہیں اور اس طرح سوار نہ ہوں جس طرح مسلمان سوار ہوتے ہیں۔ یعنی اسکوٹ پر خواتین کے بیٹھنے کی طرح گھوڑوں پر وہ بیٹھ سکتے ہیں۔

عبدالرزاق، ابو عبیدہ فی کتاب الامثال ابن زنجویہ، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۴۰۹ حضرت عمر بن قرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ وہ لوگ جو جہاد کرنے کے لئے اس مال (بیت المال) سے لیتے ہیں اور پھر مخالفت کرتے ہیں اور جہاد نہیں کرتے، اگر کوئی ایسی حرکت کرے تو ہم اس مال کے زیادہ حق دار ہیں کہ لے لیں اس سے وہ جو لیا ہے اس نے بیت المال سے۔ ابن ابی شیبہ حسن بن سفیان متفق علیہ

صرف قتال کے قابل لوگوں کو قتل کرنا

۱۱۴۱۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ کسی عورت کو قتل نہ کریں اور نہ کسی بچے کو اور صرف اسی کو قتل کریں جو استرا استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

ابن ابی شیبہ اور ابو عبیدہ فی کتاب اور الاحوال بروایت ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

فائدہ: استرا استعمال کرنے کی صلاحیت سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص عمر کے لحاظ سے اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ اگر استرا استعمال کرنا چاہے تو کر سکے یعنی بالغ ہو چکا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۱۴۱۱ حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پہنچا کہ مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور نہ غداری کرنا اور نہ کسی ننھے بچے کو قتل کرنا اور کسانوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۴۱۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کسانوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور ان کو قتل نہ کرنا، البتہ اگر وہ تمہارے مقابلے پر آئیں تو قتل کر سکتے ہو۔ (متفق علیہ)

۱۱۴۱۳ حضرت حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ دوران سفر اگر مہاجرین میں سے کچھ لوگوں کو ذمیوں کے علاقے میں رات ہو جائے اور وہ ان علاقوں میں رات نہ گزاریں تو ان کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

ابو عبیدہ فی الاموال، متفق علیہ

۱۱۴۱۴ حضرت عثمان النہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب کنوارے شخص کو شادی شدہ کے مقابلے میں اور سوار کو پیدل کے مقابلے میں لڑنے کے لئے بھیجتے تھے۔ ابن سعد

۱۱۴۱۵ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمازیوں کی نگرانی فرمایا کرتے تھے اور چھوٹے بچوں کو جنگوں پر لے جانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ابن سعد

۱۱۴۱۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گورنروں کو حکم فرمایا تو انہوں نے اپنے مال کی تفصیلات لکھ

بھیجیں انہی میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال کو آدھا آدھا تقسیم کر لیا اور آدھا خود لے لیا اور آدھا انہی کو عطا فرمادیا۔ ابن سعد

۱۱۴۱۷ امام شعی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو گورز بناتے تو اس کا مال لکھ لیتے۔ ابن سعد

۱۱۴۱۸ حضرت اسلم سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورزوں کو لکھا کہ مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا اور حکم دیا کہ جو لوگ استرا استعمال کر سکتے ہیں ان کو قتل کر دینا۔ ابن زنجویہ

۱۱۴۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کسی زخمی کو فوراً مت مارو، اور نہ کسی قیدی کو قتل کرو اور نہ کسی پیچھے رہنے والے کا پیچھا کرو۔

مسند شافعی، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

جنگ میں احتیاط کرنا

۱۱۴۲۰ قبیلہ بنو اسد کی ایک خاتون سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جنگ جمل سے فارغ ہونے کے بعد سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ کسی آگے بڑھنے والے کو قتل نہ کرنا اور نہ کسی پیچھے رہنے والے کو اور کسی زخمی کو فوراً قتل نہ کرنا اور کسی گھر میں داخل نہ ہونا اور جس نے اسلحہ پھینک دیا تو وہ محفوظ ہے اور جس نے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ بھی محفوظ ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کسی لشکر کو بھیجتے مشرکین کی طرف تو فرماتے کہ ”چل پڑو اللہ کے نام کے ساتھ اور پھر حدیث ذکر کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ ”کسی چھوٹے بچے کو قتل نہ کرنا نہ کسی عورت کو نہ کسی بوڑھے کو۔“ (اور کسی درخت کو بھی نہ کاٹنا)۔ علاوہ اس درخت کے جس سے تمہاری جنگ میں رکاوٹ ہو یا جو تمہارے اور مشرکین کے درمیان حائل ہو، اور کسی آدمی کا مثلہ نہ کرنا اور نہ کسی جانور کا، اور غدار ی بھی نہ کرنا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۴۲۲ جناب رسول اللہ ﷺ نے لات، وعزیٰ کی طرف ایک لشکر بھیجا تو انہوں نے عربوں کے ایک محلے پر حملہ کیا اور ان کے لڑاکوں اور اولادوں کو گرفتار کر لیا، تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہوں نے ہمیں بغیر دعوت دیئے حملہ کر دیا، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے دستے والوں سے دریافت فرمایا؟ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو ان کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دو، اور پھر دعوت دو۔ الیٰی رشد

۱۱۴۲۳ حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میں نے آپ کو لکھا تھا کہ آپ تین دن تک لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں، اگر کوئی قتال سے پہلے آپ کی بات مان لے تو وہ بھی مسلمانوں میں سے ایک شخص ہے اس کے لئے بھی وہ سب کچھ ہے جو مسلمانوں کے لئے ہے اور اسلام میں اس کا حصہ ہے، اور اگر کوئی آپ کی دعوت کو قتال کے بعد قبول کرے یا شکست کے بعد قبول کرے تو مسلمانوں کے مال فے میں سے اس کے لئے کچھ نہیں کیونکہ مسلمان اس مال کو اس کے اسلام سے پہلے ہی جمع کر چکے ہیں سو یہی میرا حکم اور خط ہے آپ کی طرف۔ ابو عبید

۱۱۴۲۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو نمائندہ بنا کر بھیجا، پھر ایک شخص سے فرمایا کہ علی کے پیچھے جاؤ اور پیچھے سے ان کی حفاظت نہ چھوڑنا اور ان سے کہنا کہ نبی ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں آپ میرا انتظار کیجئے گا اور یہ بھی کہنا کہ کسی قوم سے اس وقت تک قتال نہ کرنا جب تک ان کو دعوت نہ دے دو۔ ابن زنجویہ

۱۱۴۲۵ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ”رسول اللہ ﷺ جب کسی امیر کو کسی دستہ یا لشکر کی طرف روانہ فرماتے تو ان کو وصیت فرماتے اور فرماتے کہ جب اپنے مشرک دشمن سے ملو تو اسے تین میں سے ایک بات کی دعوت دو، اگر وہ ان میں سے ایک بات کو بھی مان لیں تو اس سے ہاتھ روک لینا اور قبول کر لینا، انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ مان لیں تو قبول کر لیں اور ان سے ہاتھ روک لینا، پھر انہیں اپنا گھر بار چھوڑ کر مہاجرین کے علاقوں کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دینا اور انہیں بتا دینا کہ اگر انہوں نے اس بات کو مان لیا تو ان کے لئے بھی وہی کچھ ہوگا جو

مہاجرین کے لئے ہے اور اگر وہ انکار کریں اور اپنے علاقوں میں ہی رہیں تو انہیں بتادینا کہ وہ عرب مسلمانوں کی طرح ہونگے ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ ہوگا جس طرح اور مسلمانوں پر نافذ ہوتا ہے لیکن مال غنیمت اور مال فے میں سے ان کو اس وقت تک حصہ نہ ملے گا جب تک وہ مسلمانوں کا شانہ بشانہ جہاد نہ کر لیں، اگر وہ انکار کریں تو ان کو جزیہ دینے کی طرف بلانا اگر وہ مان لیں تو قبول کر لیں اور اگر انکار کر دیں تو اللہ سے مدد مانگنا اور ان سے قتال کرنا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مقتولین کو مثلہ کرنے کی ممانعت

۱۱۳۲۶..... حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور جو اللہ کے ساتھ کرنے کے اس کے ساتھ جہاد کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، اور غداری نہ کرنا، اور مثلہ نہ کرنا، کسی بچے کو قتل نہ کرنا اور جب تم اپنے مشرک دشمنوں سے ملو تو ان کو تین باتوں کی دعوت دینا، ان میں سے جو بھی وہ مان لیں تو تم بھی قبول کر لینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ مان لیں تو تم بھی قبول کر لینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، پھر انہیں اپنا گھر بار چھوڑ کر مہاجرین کے علاقوں میں آنے کی دعوت دینا، سو اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو ان کو بتادینا کہ ان کا حکم بھی دیگر مسلمانوں کی طرح ہوگا ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ ہوگا جس طرح دیگر مسلمانوں پر نافذ ہوتا ہے، اور جب تک وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں گے غنیمت اور فے میں سے ان کو حصہ نہ ملے گا اگر وہ اس سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرنا اگر وہ مان لیں تو قبول کر لینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، سو اگر وہ انکار کر دیں تو اللہ سے مدد مانگنا اور ان سے قتال کرنا، اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور اہل قلعہ اللہ اور رسول کا ذمہ قبول کرنا چاہیں تو ان کو اللہ اور رسول کا ذمہ نہ دینا، بلکہ ان کو اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دینا، کیونکہ اگر تم اپنے ساتھیوں کے ذمہ کی وعدہ خلافی کرو گے تو یہ آسان ہوگا نسبت اس کے کہ تم بے وفائی کرو اللہ اور اس کے رسول کے ذمے کی، اور اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور اہل قلعہ یہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ کے حکم پر امان دو تو انہیں اللہ کے حکم پر امان نہ دو بلکہ ان کو اپنے حکم پر امان دو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس معاملے میں تم اللہ کا حکم پورا کر سکتے ہو یا نہیں۔

مسند الشافعی، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن الجارود، طحاوی، ابن حبان اور سنن کبریٰ بیہقی ۱۱۳۲۷..... سلیمان بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دیہاتی مسلمانوں کے بارے میں فرمایا کہ جب تک وہ ہمارے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں اس وقت تک ان کو غنیمت اور فے میں سے حصہ نہیں ملے گا۔ ابن النجار ۱۱۳۲۸..... فضل بن تمیم اپنے والد تمیم بن خیالان ابن سلمۃ النخعی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوسفیان بن حرب، حضرت مغیرہ بن شعبہ اور ایک اور شخص انصاری یا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور فرمایا کہ ثقیف کی عبادت گاہوں کو توڑ دو، عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم ان کی مسجدیں پھر کہاں بنائیں؟ فرمایا کہ جہاں ان کی باطل عبادت گاہیں تھیں تاکہ اس جگہ سے بھی اللہ کی عبادت کی جائے جہاں سے نہ کی جاتی تھی۔ ابو نعیم

۱۱۳۲۹..... حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، انہوں نے دریافت فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے، عرض کیا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے جا رہا ہوں فرمایا کہ جب دشمن سے سامنا ہو تو بزدلی نہ دکھانا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا نہ کسی بچے کو، اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے یہ باتیں کہاں سے سنی ہیں، فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے۔

۱۱۳۳۰..... حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہم مشرکین سے ایک جنگ کے دوران رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرے جو مقتول پڑی تھی، بہت سے لوگ اس کے ارد گرد جمع تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنگ کرنے والی نہ تھی پھر فرمایا کہ خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ نہ بچوں کو قتل کرے نہ مردوروں کو۔ ابو نعیم

۱۱۴۳۱..... حضرت ابی البختری فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، فارس کے مشرکین سے جہاد کرنے لگے تو فرمایا کہ ٹھہرو یہاں تک کہ میں ان کو ان چیزوں کی دعوت دے دوں جیسے میں رسول اللہ ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے سنا کرتا تھا، پھر ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ میرا تعلق تمہاری قوم سے ہی ہے اور ان لوگوں نے جو مقام و مرتبہ مجھے دیا ہے تم وہ بھی دیکھ رہے ہو، اور ہم تمہیں اسلام کی طرف بلاتے ہیں اگر تم مسلمان ہو گئے تو تمہارے لئے بھی وہی کچھ ہوگا جیسا ہمارے لئے ہے اگر تم انکار کرو تو جزیہ دو اپنے ہاتھوں سے خود کو حقیر سمجھتے ہوئے اور اگر پھر بھی تم انکار کرو گے تو ہم تم سے قتال کریں گے، انہوں نے انکار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حملہ کرو ان پر۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۴۳۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ خیبر میں ایک شخص نے ایک عورت کو گرفتار کر لیا اور اپنے پیچھے بٹھالیا، اس عورت نے اس شخص سے تلوار چھیننے کی کوشش کی تو اس شخص نے اس عورت کو قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو دیکھا تو فرمایا کہ اسے کس نے قتل کیا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے واقعہ سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے عورتوں کے قتل سے منع فرمادیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۴۳۳..... عبدالرحمن بن ابی عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مقتول عورت کے پاس سے گزرے تو دریافت فرمایا کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ میں اس کو اپنے پیچھے بٹھا کر لارہا تھا تو اس نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی تو میں نے اس کو قتل کیا، تو آپ ﷺ نے اس کے دفن کا حکم دے دیا۔ ابن جریر

جنگ میں بچوں کو قتل نہیں کیا گیا

۱۱۴۳۴..... حضرت عطیہ القرظی فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جن کو قتل کرنے کا حکم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جاری کر دیا تھا، سو جب مجھے قتل کرنے کے لئے پکڑ کر لایا گیا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے میرا ازار کھینچ لیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میرے زیر ناف پڑ گئی جہاں کچھ بال وغیرہ نہیں اُگے تھے چنانچہ مجھے قیدیوں کے ساتھ لکھا گیا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۳۵..... حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ اُٹھنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۱۱۴۳۶..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے پیارے دوست ابوالقاسم (جناب رسول اللہ ﷺ) کی کنیت ہے (لے) وصیت فرمائی کہ جنگ سے نہ بھاگنا خواہ ہلاک ہی کیوں نہ ہو جاؤ۔ ابن جریر

۱۱۴۳۷..... خالد الاحول روایت کرتے ہیں خالد بن سعید سے اور وہ اپنے والد سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ اگر ایسے علاقے سے گزر جہاں سے اذان کی آواز نہ سنی دے تو ان تک پہنچو، چنانچہ جب وہ بنوزید کے علاقے سے گزرے تو انہوں نے اذان کی آواز نہ سنی تو ان کو گرفتار کر لیا اتنے میں عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور گفتگو کی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ تمام قیدی حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو ہدیہ کر دیئے۔

۱۱۴۳۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی قوم سے اس وقت تک جنگ نہ کی جب تک ان کو دعوت نہ دے دی۔ ابن النجار

امان

۱۱۴۳۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریر روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ جس شخص نے بھی مشرکوں میں سے کسی کو دعوت دی اور آسمان کی طرف اشارہ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو امان دے دی تو وہ اللہ ہی کے عہد اور یشاق کے عہد میں ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لکھوایا کہ بے شک مسلمان غلام بھی مسلمانوں میں سے ہی ہے اگر وہ

امان دیدے تو یہی سمجھا جائے گا کہ مسلمانوں نے امان دی ہے۔ مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۴۳۱۔ حضرت عوف بن مالک الاحمسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک مسلمان خاتون کو تکلیف پہنچائی پھر اس پر مٹی ڈالنے لگا جو خود پر ڈالنا چاہ رہا تھا یہ معاملہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ ذمی ہیں جب تک تمہارے ساتھ کیا ہوا عہد پورا کریں لہجہ یہ تمہارے ساتھ کیا ہوا اپنا عہد پورا نہ کریں تو ان کا کوئی عہد نہیں پھر اس کو پھانسی دے دی۔

عبد الرزاق، متفق علیہ

۱۱۴۳۲۔ حضرت ابو اکل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم نامہ ہم تک پہنچا جب تم نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا تھا، پھر انہوں نے تم سے چاہا کہ تم ان کو اللہ کے حکم پر امان دو، ان کو امان نہ دینا، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان کے بارے میں اللہ کا حکم کیا ہے لیکن ان کو اپنی ذمہ داری پر امان دو، پھر ان کے بارے میں وہ فیصلہ کرو جو تمہیں اچھا لگے، اور جب ایک شخص کسی دوسرے شخص سے کہدے کہ خوفزدہ مت ہونا تو تحقیق اس نے امان دے دی اس کو اور اگر کسی شخص نے دوسرے سے کہا کہ مترس تو تحقیق اس نے بھی اس کو امان دے دی کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کو جانتے ہیں۔ متفق علیہ

فائدہ: مترس فارسی زبان کا کلمہ ہے یعنی نہ ڈو، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

سبل کیمس
حیدر علی خان

جنگ میں بھی وعدہ خلافی جائز نہیں

۱۱۴۳۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہم نے تستر کا محاصرہ کر لیا اور ہرمزان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر اتارا، اور لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو اس نے کہا کہ وہ بات کروں جو زندہ لوگ کیا کرتے ہیں یا وہ بات کروں جو مرنے والے کیا کرتے ہیں فرمایا کہ بولو، کوئی حرج نہیں، جب میں نے محسوس کیا کہ وہ اس کو قتل کر دیں گے عرض کیا کہ اسے اب قتل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ آپ نے اسے کہہ دیا ہے کہ بولو کوئی حرج نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس سے رشوت لی ہے اور کچھ حاصل کیا ہے، میں (حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک) نے عرض کیا کہ خدا کی قسم نہ میں نے اس سے رشوت لی ہے اور نہ کچھ حاصل کیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو تو گواہ لے کر آیا پھر تجھے سزا ملے گی، سو میں نکلا اور زبیر بن عوام سے ملاقات ہوئی انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل نہ کروایا، سو ہرمزان مسلمان ہو گیا۔ مسند الشافعی، متفق علیہ

۱۱۴۳۴۔ اصل کوفہ میں سے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر کے سالار کو لکھا جسے جنگ کے لئے بھیجا تھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص علیج کافر کو طلب کرتا ہے یہاں تک کہ پہاڑوں میں سخت لڑائی اور رکاوٹ ہوتی ہے تو کہتا ہے ”مترس“ کہتا ہے کہ خوفزدہ مت ہونا پھر جب اس کو پکڑ لیتا ہے تو اس کو قتل کر دیتا ہے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مجھے اطلاع ملی کہ کسی نے ایسی حرکت کی ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ امام مالک

۱۱۴۳۵۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کسی نے تم میں سے کسی مشرک کے لئے اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی امان دینے کا کہا) اور جب وہ اس کے پاس آ گیا تو اس نے اس کو پکڑ کر قتل کر دیا تو میں اس کو اس کافر کے بدلے قتل کر دوں گا۔ ابن صائد اور الالکائی

۱۱۴۳۶۔ واقدی کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی الحویرث نے اور فرمایا کہ بیت المقدس سے بیس یہودی آئے ان کا سردار یوسف بن نون تھا، ان کے لئے امان کی تحریر لکھوائی اور جابیہ کے بدلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کر لی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک تحریر لکھوائی اور ان پر جزیہ مقرر کیا، اور لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم، تمہارے لئے تمہارے مال اور گرجے محفوظ ہیں جب تک تم خود شرارت نہ کرو اور نہ کسی شرارتی کو پناہ دو، سو اگر تم میں سے کسی نے کوئی شرارت کی یا شرارتی کو پناہ دی تو اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہو جائے گا اور لشکر کے حملے کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہوگی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اس تحریر کے گواہ بنے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

عنه نے یہ معاہدہ تحریر فرمایا۔ ابن عساکر ۱۱۴۷ھ۔ مہلب بن ابی صفراء فرماتے ہیں کہ ہم نے منازر کا محاصرہ کیا اور کچھ قیدی حاصل کئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ منازر بھی سواد کے علاقوں میں سے ہے جو کچھ تم نے ان سے لیا ہے ان کو واپس کر دو۔ ابو عبیدہ

۱۱۴۸ھ۔ حضرت فضیل بن عبید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں جہاد میں کئی مرتبہ حصہ لیا تھا چنانچہ فرماتے ہیں کہ جب ہم واپس آئے تو مسلمان غلاموں میں سے ایک غلام پیچھے رہ گیا اور ایک کاغذ پر، دشمنوں کے لئے امان نامہ لکھ کر ان کی طرف پھینک دیا، (آگے فرماتے ہیں کہ) واقعہ کی تفصیلات ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ مسلمان غلام مسلمانوں ہی میں سے ہے، اس کی ذمہ داری مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے امان دینے کو جائز قرار دیا۔ متفق علیہ

۱۱۴۹ھ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہرمزان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری پر گرفتاری پیش کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے انس! مجھے البراء بن مالک اور مجراۃ بن ثور کے قاتل سے حیا آتی ہے، چنانچہ ہرمزان نے اسلام قبول کر لیا اور اس کے لئے حصہ مقرر کیا گیا۔ یعقوب بن سفیان، متفق علیہ

۱۱۵۰ھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ذی آئے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں تھے، ذمیوں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے لئے امن کی ایک دستاویز لکھ دیجئے، اس کے بعد ہم اس بارے میں آپ سے کوئی سوال نہ کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں جو تم چاہتے ہو میں تمہارے لئے لکھ دوں گا علاوہ لشکر کے سپاہیوں اور بے وقوف لٹیروں کے کیونکہ یہی لوگ انبیاء کرام کے قتل کرنے والے ہیں۔ العسکری

۱۱۵۱ھ۔ قائل بن مطرف اپنے والد سے اور وہ اپنے والد بن زین بن انس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہمارا دفعیہ نامی جگہ پر ایک کنواں تھا، جب اسلام ظاہر ہوا تو ہمیں خوف ہوا کہ اس کے ارد گرد کے لوگ کنواں ہم سے چھین نہ لیں، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور صورت حال بتائی تو آپ ﷺ نے میرے لئے ایک دستاویز لکھوائی، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کے رسول محمد کی طرف سے، اما بعد، اگر وہ سچا ہے تو ان کا ایک کنواں ہے، اگر وہ سچا ہے تو ان کا ایک گھر ہے، چنانچہ ہم نے جب بھی کبھی اس کنویں کے سلسلے میں مدینہ کے کسی قاضی کے سامنے معاملہ اٹھایا تو اس قاضی نے فیصلہ ہمارے حق میں کیا، نبی کریم ﷺ کی دستاویز پر میں لفظ کان تھا۔ (مستدرک حاکم اور نسائی) اور راوی کا بھی یہی خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ کی دستاویز ایسی ہی تھی۔ ابن ابی داؤد، فی المصاحف اور طبرانی

۱۱۵۲ھ۔ ذکر بن ابی زائدہ فرماتے ہیں کہ میں ابوالفتح کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان تھا تو ہمارے ساتھ بنو خزاعہ کا ایک شخص چلنے لگا تو ابوالفتح نے اس سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا تھا کہ یہ بدوی بنو کعب کی مدد سے کانپ اٹھی؟ تو وہ خزاعی شخص بولا کہ بنو کعب کی مدد سے نکل آئی، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کی دستاویز خزاعہ کے تحریر شدہ نکل کی اور ہمارے سامنے کی وہ ان دنوں ان کا نائب تھا، اس میں لکھا تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بدیل، بسری اور بنی عمرو کے سرداروں کی طرف، سو میں تیرے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں علاوہ اس کے، سو میں نے سچا کر کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ میں نے تمہارے پہلو میں رکھا بے شک اہل تہامہ میں سب سے معزز لوگ تم ہو اور سب سے زیادہ قریبی رشتے دار بھی اور مطمئن میں سے وہ لوگ جنہوں نے تمہارا اتباع کیا، اور تحقیق تم میں سے اس شخص کے لئے جس نے ہجرت کی میں نے وہی لیا ہے جو اپنے لئے لیا ہے خواہ اس نے مکہ میں سکونت اختیار کئے بغیر (حج و عمرے کے علاوہ) اپنی سرزمین سے ہی ہجرت کی ہو، اور میں نے تمہارے بیچ نہیں رکھا اگر تم اسلام قبول کر لو، سو قسم میری طرف سے بالکل خوفزدہ نہ ہو اور نہ ہی محاصرے میں ہو، اما بعد، بے شک علقمہ بن علاشہ اور ابن ہودہ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے ہجرت کی اور بیعت کی ان پر جنہوں نے ان دنوں کا اتباع کیا مکرمہ وغیرہ میں سے اور جو انہوں نے اپنے لئے لیا وہی اپنے متبعین کے لئے لیا بے شک ہم میں سے بعض بعض کے ساتھ حلال و حرام کا تعلق رکھتے ہیں اور بے شک خدا کی قسم میں نے تمہارے ساتھ جھوٹ نہیں بولا اور تم پر سلامتی ہو رب کی طرف۔ (پھر فرمایا کہ) مجھے زہری سے معلوم ہوا فرمایا کہ یہ بنو خزاعہ والے ہیں جو میرے اہل میں سے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے نام دستاویز

لکھی تو وہ عرفات اور مکہ کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے اور مسلمان نہ ہوئے تھے اور یہ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کے حلیف تھے۔“

مصنف ابن ابی شیبہ

ذمیوں کے احکام

۱۱۴۵۳..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت خالد بن یزید بن ابی مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مسلمان جاہلیہ کے مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو ذمیوں میں سے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بتایا کہ لوگ اس کے انگوروں کے باغ کو تباہ کر رہے ہیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے ہی تھے کہ انہیں ایک شخص ملا اپنے ساتھیوں میں سے جو انگوروں کے گچھے اٹھائے ہوئے تھا، اس کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تو بھی؟ اس نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین، ہم بہت بھوکے تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئے اور باغ والے کو انگوروں کی قیمت ادا کی۔“ ابو عیید

۱۱۴۵۴..... حکیم بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل ذر سے برأت ظاہر کر دو لشکر کی تکلیف سے۔

۱۱۴۵۵..... حضرت سدید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے، تو اہل کتاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین، مومنوں میں سے ایک شخص نے میرا یہ حال کیا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں (اس شخص کا سر بھی پھینا ہوا تھا، اور پٹائی بھی لگی ہوئی تھی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ اور دیکھو اس کا یہ حشر کس نے کیا ہے، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ گئے تو دیکھا کہ وہ حضرت عوف بن مالک الاجفی رضی اللہ عنہ تھے، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین تم سے سخت ناراض ہیں اور غصے میں ہیں لہذا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور بات کر لو کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمہارے بارے میں جلدی نہ کریں سو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی تو دریافت فرمایا کہ صہیب کہاں ہے کیا اس شخص کو پکڑ لیا، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں وہ عوف تھے جو حضرت معاذ کے پاس آ کر تفصیل بتا رہے تھے، پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے امیر المؤمنین وہ عوف بن مالک ہیں ان سے صفائی سن لیجئے اور ان کے معاملے میں جلدی نہ کیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تیرا اور اس کا کیا قصہ ہے، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین میں نے اس شخص کو دیکھا کہ ایک مسلمان عورت کو پکڑ کر لئے جا رہا ہے اور مار رہا ہے تاکہ اس کو بچھا ڈرے، پھر اس نے اس عورت کو بچھاڑا انہیں بلکہ دھکا دے دیا وہ گر پڑی تو اس نے اس عورت کو ڈھانپ لیا یا اس پر حاوی ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس عورت کو لاؤ تاکہ تمہاری بات کی تصدیق کر دے، حضرت عوف رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس پہنچے تو اس کے والد اور شوہر بولے کہ تم ہماری عورت سے کیا چاہتے ہو، تم نے تو ہمیں رسوا کر دیا، تو وہ عورت بولی کہ خدا کی قسم میں ان کے ساتھ ضرور جاؤں گی، اس کے والد اور شوہر نے کہا کہ ہم جائیں گے اور تیری بات پہنچائیں گے، چنانچہ وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی بات کی تائید کی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس یہودی کو پھانسی دینے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ اس بات پر تم سے صلح نہیں کی، پھر فرمایا اے لوگو! محمد (ﷺ) کے ذمے میں اللہ سے ڈرو، سو اگر ان میں سے کسی نے ایسی حرکت کی تو اس کا کوئی حصہ نہیں، حضرت سدید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی پہلا یہودی شخص ہے جسے میں نے اسلام میں پھانسی دیتے ہوئے دیکھا۔“ ابو عیید، سنن کبیری بیہقی

۱۱۴۵۶..... حضرت صخرہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذمیوں کا نام رکھو کنیت نہ رکھو، ان کو ذلیل کرو (سمجھو) اور ان پر ظلم نہ کرو اور جب تم اور وہ کسی راستے پر اکٹھے ہو جائیں تو انہیں تنگ حصے کی طرف کر دو۔“

۱۱۴۵۷..... حضرت حارث بن معاویہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ آپ نے اہل شام کو کس حال میں چھوڑا؟ انہوں نے تفصیل بتائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور تعریف بیان کی پھر فرمایا کہ شاید تم مشرکوں کے ساتھ بیٹھے رہے ہو؟ عرض کیا، نہیں اے امیر المؤمنین تو فرمایا کہ اگر تم ان کے ساتھ بیٹھے تو ان کے ساتھ کھاتے، ان کے ساتھ بیٹے اور تم اس

وقت تک بھلائی پر ہو گے جب تک یہ کام نہ کرو گے۔ یعقوب بن سفیان، بیہقی فی شعب الایمان

۱۱۴۵۸۔ مکحول فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذمیوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ اپنی پیشانی کے بال کاٹیں اور اوساط سے خود کو باندھیں اور

مسلمانوں کے معاملات میں ان کے ساتھ بالکل بھی مشابہت اختیار نہ کریں۔ ابن زنجویہ

۱۱۴۵۹۔ حضرت لیث بن ابی سلیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ خزیروں کو قتل کر دو اور جو لوگ جزیہ دیتے ہیں

ان کے جزیے میں سے ان خزیروں کی قیمت ان کو واپس کر دو۔ ابو عبیدہ، ابن زنجویہ معافی الاموال

۱۱۴۶۰۔ حضرت مجاہد بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ مجوسیوں میں سے جو تمہیں اپنی باندیوں، بیٹوں اور

بہنوں کے نکاح پر بلائیں تو ان سے پہلو تپی کرو، اور اس سے بھی کہ وہ ایک ساتھ کھانا کھائیں تاکہ کہیں ہم ان کو اہل کتاب کے ساتھ نہ ملا دیں

اور ہر کاہن و ساحر کو قتل کر دو۔ ابن زنجویہ فی الاموال و رستہ فی الایمان اور محاملی فی امالیہ

۱۱۴۶۱۔ محمد بن عائد فرماتے ہیں کہ ولید نے کہا کہ مجھے ابو عمر وغیرہ نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دیگر صحابہ نے اس

بات پر اتفاق رائے کیا کہ ان کے پاس جتنی زمین وغیرہ ہے وہ ان کو آباد کریں گے اور اس کا خراج مسلمانوں کو دیں گے، اور اگر کوئی ان میں سے

مسلمان ہو گیا تو اس سے خراج ختم کر دیا جائے گا اور اس کے پاس جو زمین وغیرہ ہوگی وہ اس کے علاقے کے لوگوں میں تقسیم کر دی جائے گی اور وہ

جو ادا کرتا تھا اب اس کے علاقے والے ادا کریں گے اور اس کا مال گھر والے اور چانور اس کے حوالے کر دیں گے، اور اس کا نام مسلمانوں کے

رجسٹر میں لکھا جائے گا اور حصہ مقرر کیا جائے گا اور وہ مسلمانوں میں سے ہوگا اور اس کو وہی سہولتیں حاصل ہوں گی جو مسلمانوں کو حاصل ہیں اور اس

پر وہی ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو دیگر مسلمانوں پر عائد ہوتی ہیں، اور ان کی رائے یہ نہ ہوتی کہ خواہ کوئی مسلمان ہی کیوں نہ ہو جائے مگر اس کی

زمین اس کے گھر والوں اور رشتے داروں میں تقسیم ہو جائے، اور مسلمانوں کے لئے نہ سمجھتے تھے اور ان میں سے جو اپنے دین پر بر

قرار ہے اس کو ذی پکارا جائے، اور اس پر بھی اتفاق رائے ہوا کہ مسلمانوں کے لئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ ذمیوں کے پاس موجود زمینوں کی

وجہ سے انہیں قتل نہیں کیا گیا تھا اور ان کو ان کے رومی دشمنوں پر غالب رکھا گیا تھا، چنانچہ اس سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ چوکنے ہو گئے اور تمام

بڑے صحابہ اس زمین کی خریداری کو پسند نہ کیا کیونکہ مسلمانوں کا غلبہ شہروں پر تھا اور ان علاقوں پر جن کے لئے یہ قتل کرتے تھے، اور مسلمانوں اور

ان کے سرکردہ لوگوں کے پاس اپنا وفد بھیجے امن مانگنے کے لئے مسلمانوں کے غلبے سے پہلے ہی چھوڑ دینے کی وجہ سے چنانچہ انھوں نے کہا کہ وہ

لوگ ان سے اپنی مرضی سے ہی خریدنا پسند نہ کرتے تھے کیونکہ حضرت عمر اور زمین کے مالکان نے ان زمینوں کو امت کے بعد میں آنے والے

مسلمان مجاہدین کے لئے وقف کر دیا تھا چنانچہ وہ نہ بیچی جاسکتی تھیں اور نہ وراثت میں تقسیم ہو سکتی تھی تاکہ بعد کے مشرکین کے خلاف جہاد میں

قوت حاصل رہے اور اس وجہ سے بھی کہ انھوں نے خود پر فریضہ جہاد کو لازمی کر لیا تھا۔ ابن عساکر

جزیہ کے احکام

۱۱۴۶۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے مسروق روایت کرتے ہیں کہ بعض قبیلوں میں سے ایک شخص مسلمان ہو گیا، اور اس سے جزیہ لیا

جاتا تھا چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! میں مسلمان ہو گیا ہوں اور پھر بھی مجھ سے جزیہ لیا

جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تو نے پناہ لینے کے لئے اسلام قبول کیا ہے، اس نے کہا کہ رہا اسلام تو اس میں مجھے کون پناہ

دے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، اور پھر لکھ دیا کہ اس سے جزیہ نہ لیا جائے۔

ابو عبیدہ، ابن زنجویہ فی الاموال اور رستہ فی الایمان اور سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۴۶۳۔ اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم جزیہ مقرر کیا اور یہ بھی کہ

مسلمانوں کا رزق اور مہمان نوازی تین دن کے لئے کریں گے۔ امام مالک، ابو عبیدہ فی الاموال، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۴۶۴۔ ابوحنن محمد بن عبد اللہ الشافعی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سرداروں پر جزیہ مقرر کیا، مال دار پر ۴۸ درہم، درمیانے درجے پر ۲۴ درہم اور فقیر پر ۱۲ درہم۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۴۶۵۔ حضرت حارث بن مضرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل سواد پر ایک دن اور رات کی مہمان نوازی مقرر کی، اور جس کو کسی بیماری یا بارش وغیرہ نے روک لیا ہو تو اپنا مال خرچ کرے۔ الشافعی، ابو عیید، ابن عبد الحکم فی فتح المصر، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۴۶۶۔ اخف بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فیوں کے ساتھ ایک دن اور رات کی مہمان نوازی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس کتنی ہی گنجائش ہو، اور اگر ان کے علاقوں میں کوئی مسلمان مقتول پایا گیا تو ان پر دیت کی لازم ہوگی۔ ابو عیید اور مسدد، متفق علیہ

۱۱۴۶۷۔ اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جزیے میں سے بہت سارا بکریوں کا ریوڑ ملا اور اسلم نے عرض کیا کہ وہاں پیچھے ایک نابینا اونٹنی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس کو گھروالوں کے حوالے کر دیں گے وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے، میں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہے، تو فرمایا وہ اس کو اونٹوں کے ساتھ کھلا پالیں گے میں نے عرض کیا کہ وہ زمین سے کیسے کھائیں گی، دریافت فرمایا کہ آیا وہ جزیہ کے جانور

میں سے ہے یا صدقہ کے جانور میں سے، میں نے عرض کیا کہ جزیہ کے جانوروں میں سے فرمایا کہ خدا کی قسم تم نے اس کے کھانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس پر تو جزیہ کی علامت ہے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ حکم فرمایا اور اس کو ذبح کر دیا گیا حضرت ان تھالوں میں رکھتے جاتے تھے اور ایک ایک تھال جناب رسول اللہ ﷺ کی ازواج کے گھر بھیجے جا رہے تھے، سب سے آخر میں جو تھال بھیجا وہ ام المؤمنین

حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھیجوا، اگر کسی تھال سے کچھ کم کرنے کی ضرورت ہوتی تو اسی تھال سے کم کرتے پھر فرمایا کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت ان تھالوں میں ڈال کر امہات المؤمنین کے گھروں میں بھجوا دیا اور باقی کے بارے میں حکم دیا، اسے تیار کیا گیا اور

مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے کھایا۔ مالک، شافعی، متفق علیہ

جزیہ کی مقدار

۱۱۴۶۸۔ حارث بن مضرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اہل سواد کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرمادیں چنانچہ ان کی گنتی کا حکم دیا تو ایک مسلمان شخص کے حصے میں تین کسان آئے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دیجئے یہ مسلمانوں کی آمدنی کا ذریعہ ہوں گے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا اور انہوں نے اڑتالیس،

چوبیس اور بارود درہم کی مقدار مقرر کی۔ ابو عیید، ابن زنجویہ، خرائی متفق علیہ

۱۱۴۶۹۔ حضرت مرۃ الہمدانی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ میں ان کو بار بار صدقہ دوں گا یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس سواونٹ جمع ہو جائیں گے۔ ابو عیید فی الامثال اور ابن سعد

۱۱۴۷۰۔ حضرت عتبہ فرقہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریائے فرات کے کنارے سواد نامی علاقے میں دس جریب زمین خریدی جانوروں کو گھاس وغیرہ کھلانے کے لئے، اور یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں عرض کی، فرمایا کہ کیا تم نے زمین اہل زمین سے خریدی ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں پھر فرمایا چلو گے میرے ساتھ؟ میں ان کے ساتھ چلا تو انہوں نے پوچھا اے فلاں فلاں کیا تم نے اس کو کچھ بیچا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، تو آپ نے فرمایا کہ تلاش کر کے اس بندے سے اپنا مال لے لو جسے دیا تھا۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۴۷۱۔ اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونا رکھنے والوں پر چار ذینار جزیہ مقرر کیا، اور چاندی والوں پر چالیس درہم اور کھانے پینے کی چیزوں میں سے گندم کے دو مد، اور ان میں سے ہر انسان کے لئے ہر ماہ تین قسط تیل، اور اگر وہ شہری ہو تو ہر ماہ پر شخص ایک اردب تیل دے گا اور پھر فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں شہر اور چری میں کتنی مقدار مقرر کی۔ ابو عیید، ابن زنجویہ، فی الاموال

۱۱۴۷۲۔ ابن ابی شیحہ فرماتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے پوچھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام پر اہل یمن سے زیادہ جزیہ کیوں مقرر کیا

تھا تو حضرت مجاہد نے فرمایا کہ سہولت کے لئے۔ ابو عبیدہ، ابن زنجویہ

۱۱۴۷۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو مسجدوں کے دروازہ پر مانگا کرتا تھا تو فرمایا کہ ہم نے تیرے ساتھ انصاف نہیں کیا کہ بڑھاپے کے باوجود تجھ پر جزیہ مقرر کر دیا اور تجھے تیرے بڑھاپے نے ضائع کر دیا، پھر بیت المال سے اس کی ضرورت کے لئے کچھ جاری فرمایا۔ ابو عبیدہ، ابن زنجویہ

۱۱۴۷۴..... حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جزیہ کا بہت سامال لایا گیا، میرا یہ خیال ہے کہ تم نے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے، عرض کیا کہ نہیں خدا کی قسم ہم نے جو بھی لیا ہے وہ نہایت آسانی سے معاف کرتے ہوئے لیا ہے، دریافت فرمایا بغیر ڈنڈے، کوڑے کے؟ عرض کیا جی ہاں تو فرمایا کہ تمام یقین اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے نہ یہ کام میرے ہاتھ سے کروایا اور نہ میرے دور میں کروایا۔

ابو عبیدہ فی الاموال

۱۱۴۷۵..... ابو عیاض فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذمیوں کے غلام نہ خریدو کیونکہ وہ خراج والے ہیں اور ان کی زمین بھی سوا نہیں نہ خریدو اور تم میں سے کوئی بھی چھوٹوں کے ساتھ نہ ملے جبکہ اللہ تعالیٰ اس کو اس سے نجات دے چکے ہیں۔ ابو عبیدہ فی الاموال سنن

کبریٰ

۱۱۴۷۶..... حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صلبہ پر جزیہ مقرر کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ اس قابل نہ ہو جائیں چنانچہ پھر ان پر دس درہم مقرر کرتے اور پھر ان پر ان کی حیثیت اور کام کاج کے لحاظ سے بڑھاتے ہی رہتے۔ ابن زنجویہ فی الاموال

۱۱۴۷۷..... ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اہل نجران میں سے جن لوگوں نے جزیہ کی شرط پر رسول اللہ ﷺ سے صلح کی تھی ان میں سے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مسلمان ہو گیا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں مسلمان ہوں مجھ پر جزیہ نہیں لاگو ہوتا تو فرمایا کہ بلکہ تم جزیہ سے بچنے کے لئے مسلمان ہوئے ہو، اس نے کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر میں جزیہ سے بچنے کے لئے مسلمان ہوا ہوتا جیسے کہ آپ فرما رہے ہیں، تو کیا اسلام میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مجھے پناہ دے! تو فرمایا، ہاں، پھر اس سے جزیہ معاف کر دیا۔ ابن زنجویہ

۱۱۴۷۸..... اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے اسراء کو لکھا کہ اہل جزیہ کی گردنوں میں مہریں لگا دیں۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۴۷۹..... بجلال بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ مجوسیوں سے جزیہ لو، کیونکہ عبدالرحمن بن عوف نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا۔ ابوبکر محمد بن ابراہیم العاقولی فی فوائدہ

۱۱۴۸۰..... مسند علی رضی اللہ عنہ سے نظر بن عاصم روایت کرتے ہیں فرمایا کہ فرودہ بن نوفل الاحمسی نے فرمایا کہ کس بناء پر مجوسیوں سے جزیہ لوگے جبکہ وہ اہل کتاب بھی نہیں؟ تو حضرت مستور دھڑے ہوئے اور ان سے بات کرنے لگے اور فرمایا کہ اے اللہ کے دشمن! کیا تو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر طعن کرتا ہے، پھر ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مجوسیوں کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہوں، ان کی علامت ہوتی ہے جو وہ پہچانتے ہیں ان کی کتاب ہے جو وہ پڑھتے پڑھاتے ہیں اور ان کا بادشاہ ایک دن نشے کی حالت میں اپنی بیٹی اور بہن سے زنا کر بیٹھا، رعایا میں سے بعض لوگوں کو علم ہو گیا جب کہا کہ کیا تم دنیا میں آدم علیہ السلام کے دین سے بہتر کسی دین سے واقف ہو اور وہ اپنے بیٹے اور بیٹی کی آپس میں شادی کروایا کرتے تھے اور میں آدم علیہ السلام کے دین پر ہوں، سو جو لوگ اپنے دین سے برگشتہ ہو کر اس کے پیروکار ہو گئے انہوں نے مخالفوں سے جنگ کی، سو اگلے ہی دن ان سے ان کی کتاب اٹھائی گئی اور جو علم ان کے سینوں میں تھا وہ بھی اٹھالیا گیا اور وہ اہل کتاب ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے جزیہ لیا ہے۔ الشافعی، عدنی، ابویہلی، ابن زنجویہ فی الاموال سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۴۸۱..... زبید بن عدی نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک دہقان مسلمان ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو اپنی زمین پر ہی رہے گا تو ہم تجھ سے تیرا جزیہ معاف کر دیں گے اور اگر تو اس زمین سے ہٹ گیا تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہوں گے۔

ابو عبیدہ، زنجویہ فی الاموال، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۲۸۲..... ابو عن انس بن عمار بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ عن اتمر نامی جگہ کے دہقانوں میں سے ایک شخص مسلمان ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تجھ پر جزیہ تو کوئی نہیں لیکن وہ زمین جو تیرے پاس تھی وہ اب ہماری (اسلامی حکومت) کی ہے سو اگر تو چاہے تو ہم تیرے ہی لئے مقرر کر دیتے ہیں اور اگر تو چاہے تو ہم تجھے اس کا نگران بنادیتے ہیں سو اللہ تعالیٰ جو کچھ اس میں پیدا فرمائیں گے وہ تمام پیداوار لے کر تو ہمارے پاس آئے گا۔ ابو عبیدہ، ابن زنجویہ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۲۸۳..... عمنترہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر ہنرمند سے جزیہ لیا کرتے تھے، سوئی والے سے سوئی اور تلوار والے سے تلوار، رسیوں والے سے رسی، پھر ماہرین کو بلاتے اور سونا چاندی ان کے حوالے کرتے وہ تقسیم کرتے، پھر فرماتے، یہ لے لو اور اس کو تقسیم کر دو، وہ عرض کرتے کہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے کہ تم نے بہترین حصہ لیا اور برا حصہ چھوڑ دیا تمہیں ضرور لینا ہوگا۔

ابو عبیدہ، ابن زنجویہ معانی الاموال

۱۱۲۸۴..... عبدالملک بن عسیر فرماتے ہیں کہ مجھے ثقیف کے ایک شخص نے اطلاع دی اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے برج سابوڑ پر مقرر کیا تھا اور فرمایا تھا کہ درہم کی وصولی کے لئے کسی پر کوڑا مٹاٹھا نا اور نہ ہی کھانے پینے کی چیزیں ان کو فروخت کرنا اور سردی گرمی کا لباس اور نہ جانور جس پر وہ کام کرتے ہیں اور کوئی شخص درہم طلب کرنے کے لئے کھڑا نہ رہے، میں نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین، اس طرح تو میں آپ کے پاس اسی طرح آ جاؤں گا جس طرح خالی ہاتھ تھا، فرمایا کہ خواہ تو اسی طرح میرے پاس آ جائے جس طرح تو گیا تھا، احمق کہیں کے، ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان سے وہ وصول کر لیں جو ان کے پاس اضافی ہے۔ سنن سعید بن منصور

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے بالکل جزیہ نہ لیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجوسیوں سے بطور جزیہ وصول کیا تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۲۸۶..... جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ ان کے ساتھ اہل کتاب والا معاملہ کرو۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۲۸۷..... عبداللہ بن ابی حذرہ الاسلمی فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جاہلیہ آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بوڑھا زمی کھانا مانگ رہا ہے، اس کے بارے میں معلوم کیا تو بتایا کہ یہ ذمیوں میں سے ایک شخص ہے جو بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ذمے واجب الادا جزیہ ختم کر دیا اور فرمایا کہ تم نے اس پر جزیہ ذمہ داری ڈال دی اور جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس کو چھوڑ دیا اور اب وہ کھانا مانگتا ہے چنانچہ اس کے لئے بیت المال سے دس درہم وظیفہ جاری فرما دیا وہ بال بچے دار بھی تھا۔ وافدی

۱۱۲۸۸..... ابو ذر بن عوف بن سیف بن ذی یزن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کا نام مبارک میرے کام آیا یہ اس کا نسخہ ہے، پھر فرمایا کہ اس میں لکھا ہے کہ جو اپنی یہودیت یا نصرانیت پر برقرار رہے تو اس کو مبتلا نہ کیا جائے گا کسی تکلیف میں اور اس پر جزیہ کی ادائیگی لازم ہوگی ہر بالغ پر خواہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام، ایک دینار دینا ہو گا یا پھر ایک دینار کی مالیت کے برابر معاف میں سے۔

عیسائیوں کے ساتھ طے ہونے والی شرائط

۱۱۲۸۹..... حضرت عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں کہ جب شام کے عیسائیوں کے ساتھ صلح ہوئی تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا (عیسائیوں کی طرف سے) ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ یہ خط اللہ کے بندے عمر کے لئے ہے جو امیر المؤمنین ہیں فلاں فلاں شہر کے عیسائیوں کی طرف جب آپ لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم نے آپ سے اپنے لئے اپنی اولادوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنے اہل مذہب کے لئے امان طلب کی، اور آپ کے لئے خود پر یہ شرائط عائد کیں کہ نہ ہم اپنے شہر میں اور نہ اپنے شہر کے ارد گرد کوئی گھر بنائیں گے نہ گرجہ نہ کسی راہب کا ٹھکانہ اور نہ ان میں سے جو جگہ میں خراب ہو جائیں گی ان کی تعمیر نو نہ کریں گے اور نہ ہی ان جگہوں کو بنائیں گے جو مسلمانوں کے علاقے میں ہیں، اور اگر کوئی مسلمان ہمارے گرجوں وغیرہ میں آ گیا خواہ وہ دن ہو یا رات ہم منع نہیں

کریں گے اور ہم اپنے گرجوں کے دروازے گزرنے والوں اور مسافروں کے لئے وسیع کر دیں گے، اور اگر کوئی مسلمان گزرا تو ہم تین دن تک اس کی مہمان نوازی کریں گے اور کھانا کھلائیں گے، اور یہ کہ اپنے گرجوں اور گھروں میں کسی جاسوس کو نہ رکھیں گے اور نہ مسلمانوں کے جاسوس کو چھپائیں گے، اور نہ ہم اپنی اولاد کو قرآن سکھائیں گے اور نہ شرک کا اظہار کریں گے اور نہ کسی کو شرک کی دعوت دیں گے، اور اگر ہمارے لوگوں میں سے کوئی مسلمان ہونے کا ارادہ کرے گا تو ہم اس کو بھی منع نہ کریں گے اور ہم مسلمانوں کی عزت کریں گے اور اگر وہ ہماری مجلسوں میں بیٹھنا چاہیں تو ہم کھڑے ہو جائیں گے، اور ہم کسی بھی چیز میں ان کی مشابہت اختیار کریں گے نہ لباس میں نہ ٹوپی میں، نہ عمامہ میں اور نہ جوتوں میں اور نہ بال بنانے میں اور نہ ہم ان جیسی گفتگو کریں گے اور نہ ان جیسی کنیتیں رکھیں گے نہ ہم زین پر سوار ہوں گے اور نہ تلوار لٹکائیں گے اور نہ ہم کوئی اسلحہ وغیرہ بنائیں گے نہ اپنے پاس رکھیں گے، اور نہ اپنی مہروں میں عربی نقوش بنائیں گے اور نہ شراب پیئیں گے، اور ہم اپنی پیشانیوں کے بال کاٹیں گے، ہم اپنا حلیہ خاص رکھیں گے جہاں بھی ہوں، اور اپنے بیچ میں زنا باندھیں گے، اور مسلمانوں کے راستوں اور بازاروں میں صلیب اور اپنے کتاہیں نہ ظاہر کریں گے، اور ہم اپنے گرجوں پر بھی صلیب کو ظاہر نہ کریں گے، اور مسلمانوں کی موجودگی میں اپنے گرجوں میں ناقوس بھی نہیں بجائیں گے اور ہم سائبان بھی باہر نہیں نکالیں گے اور نہ بارش کے لئے اجتماع کریں گے، اور نہ اپنی موتوں پر اپنی آواز بلند کریں گے، اور نہ مسلمانوں کے راستوں میں اپنی موتوں کے ساتھ آگ ظاہر کریں گے ان کے پاس اپنی مٹیوں کو نہ لائیں گے، اور جو مسلمانوں کے حصے میں ہو اس کو اپنا غلام نہ بنائیں گے، اور ہم مسلمانوں کی آبادیوں میں بھی نہ جائیں گے۔

اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک یہ خط پہنچا تو انہوں نے مندرجہ ذیل اضافہ فرمایا کہ ہم مسلمانوں میں سے کسی کو نہ ماریں گے، ہم نے شرط مقرر کی ہے تمہارے لئے اپنے آپ پر اپنے اہل مذہب پر اور ان (مسلمانوں) سے ہم نے امان قبول کی، سو اگر ہم نے اپنی مقرر کردہ شرائط کی مخالفت کی تو ہم اس کے خود ذمہ دار ہیں ذمی نہ رہیں گے اور تمہارے لئے حلال ہو جائے گا وہ معاملہ جو شقی اور جھگڑا والو لوگوں کے ساتھ کرنا حلال ہوتا ہے۔ ابن منذہ فی غرائب شعبہ اور ابن زبونی شرط نصاریٰ

۱۱۳۹۰ سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جبہ بن اہیم سے فرمایا اے جبہ! انہوں نے عرض کیا کہ جی موجود ہوں، تو فرمایا مجھ سے تین میں سے ایک بات قبول کرلو، یا تو تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہیں بھی وہی سہولتیں ملیں گے جو مسلمانوں کو ملتی ہیں اور تم پر بھی وہی ذمہ داری ہوگی جو تمام مسلمانوں پر ہوتی ہے، یا پھر خراج ادا کرو یا پھر تم رومیوں سے مل جاؤ فرمایا تو پھر وہ رومیوں سے مل گیا۔

۱۱۳۹۱..... خلیفہ بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے یرفا! مصر کے اہل کتاب کے لئے خط لکھو کہ اپنی پیشانیوں کے بال کاٹیں اور کستیاب نامی کپڑا وغیرہ اپنے وسط میں باندھیں، تاکہ ان کا حلیہ مسلمانوں کے حلیے سے ممتاز ہو جائے۔ ابو عبید، اور ابن زنجویہ ۱۱۳۹۲..... اہل سواد کے سردار وغیرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین اہل فارس ہم پر غالب آگئے اور انہوں نے ہمیں تکلیف دی اور ہمارے ساتھ برا سلوک کیا، سو جب اللہ تعالیٰ آپ کو لے آئے تو ہمیں آپ کے آنے سے خوشی ہوئی ہم آپ کے پاس آئے ہیں، ہم آپ کو کسی چیز سے نہ روکیں گے اور نہ آپ سے قتال کریں گے، یہاں تک کہ ہمیں علم ہوا کہ آپ ہمیں غلام بنانا چاہتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ، اب تو اگر تم چاہو تو اسلام قبول کرلو، اگر چاہو تو جزیرہ ادا کرو اور اگر چاہو تو جنگ کرو، تو انہوں نے جزیرہ دینا اختیار کیا۔ ابو عبید

یہودیوں کو نکالنے کے بیان میں

۱۱۳۹۳..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن زبیر روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کو یہ کہتے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ گویا کہ میں تیرے ساتھ ہوں، تو نے اپنا پالان اپنے اونٹ پر ڈال دیا پھر تو راتوں رات سفر

کرنے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کسی قسم اسکی باتوں پر کان نہ دھرتا۔ مصنف عبد الرزاق ۱۱۳۹۴ اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں، عسائیوں اور مجوسیوں کے لئے تین دن مقرر کئے اپنی ضروریات پوری کر لیں اور ان میں سے کوئی ایک بھی تین دن سے زیادہ مدینہ منورہ میں نہ رہے۔ مالک، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۳۹۵ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نجران کے یہودیوں اور عسائیوں کو جلاوطن کر دیا، اور ان کے زمین کا اچھا حصہ اور انگوڑوں کے باغات خرید لئے، اور ان زمینوں کا لوگوں کے ساتھ اس طرح معاملہ کیا کہ اگر وہ گائے اور بیل اپنے پاس سے لے کر آئیں گے تو دو تہائی ان کا اور ایک تہائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیچ اپنے پاس سے دیا تو ان کا ایک حصہ اور ہوگا، اور کھجوروں کے درختوں کا معاملہ اس طرح کیا کہ ان کے لئے ایک ٹمس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چار ٹمس اور انگوڑوں کا معاملہ اس طرح کیا کہ ایک تہائی کام کرنے والوں کے لئے اور دو تہائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیلئے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۹۶ سالم بن ابن الجعد فرماتے ہیں کہ اہل نجران کی تعداد چالیس ہزار تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا خطرہ تھا کہ کہیں یہ مسلمانوں پر حملہ نہ کر بیٹھیں، لیکن اہل نجران کے درمیان آپس میں حسد ہو گیا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہمارا آپس میں جھگڑا ہو گیا ہے، ہمیں جلاوطن کر دیجئے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے لئے دستاویز لکھی تھی کہ ان کو جلاوطن کیا جائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موقع غنیمت جانا اور ان کو جلاوطن کر دیا پھر وہ دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ پہلا والا معاملہ (یعنی جلاوطنی کا) ختم کر دیجئے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو یہ لوگ پھر ان کے پاس آئے اور کہا کہ ہم آپ سے آپ کے دائیں ہاتھ کی لکیروں کے واسطے سے اور آپ کے نبی کے ہاں آپ کی سفارش کے واسطے سے عرض کرتے ہیں کہ آپ ہم سے پہلے والا معاملہ ختم کر دیجئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی انکار کر دیا اور فرمایا کہ حقو، عمر زیادہ معاملہ فہم تھے چنانچہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے میں اس میں تبدیلی نہ کروں گا۔

سالم کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال تھا کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کسی چیز میں طعن کرنے والے ہوتے تو اہل نجران کے معاملے میں کرتے۔

ابن ابی شیبہ، ابو عیید فی الاموال، سنن کبریٰ، بیہقی

یہودیوں کو مدینہ سے جلاوطن کرنا

۱۱۳۹۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو مدینے سے جلاوطن کر دیا تو یہودیوں نے عرض کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں ٹھہرایا ہے اور آپ ہمیں یہاں سے نکال رہے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے تمہیں یہاں ٹھہرایا ہے اور اب میری رائے یہ ہے کہ تمہیں مدینے سے نکال دوں۔ ابوبکر الشافعی فی الغیاتیات

۱۱۳۹۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے اگر میں زندہ اور باقی رہا تو ضرور یہودیوں اور عسائیوں کو جزیرۃ عرب سے نکال دوں گا یہاں تک کہ یہاں مسلمانوں کے علاوہ کوئی زندہ نہ رہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

۱۱۳۹۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی کا خیر میں حصہ ہو تو وہ لے آئے تاکہ ہم اسے ان کے درمیان تقسیم کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان حصے کو تقسیم کر دیا، تو ان یہودیوں کا سردار بولا، اے امیر المؤمنین! ہمیں نہ نکالے، ہمیں یہیں رہنے دیجئے جیسے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں رہنے دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سردار سے فرمایا کیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے قول سے گرا ہوا سمجھتا ہے؟ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیری سواری تجھے لے کر قرض کرتی ہوئی شام کی طرف چلی جا رہی ہوگی اور ہر گزرتے دن کے ساتھ آگے یہی بڑھتی جا رہی ہوگی، پھر اہل حدیبیہ میں سے جو لوگ خیر میں موجود تھے ان لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ ابن جریر

۱۱۵۰۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر والوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا کہ ”بے شک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ ان کے مال پر معاملہ فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں اس وقت تک اپنے پاس رہنے دیں گے جب تک اللہ تمہیں رہنے دے گا، اور عبداللہ بن عمر وہاں موجود مال کی طرف گئے تھے سورات کے وقت ان پر حملہ کیا گیا اور ہاتھوں پیروں کو پھاڑ دیا، اور وہاں ان کے علاوہ ہمارا کوئی دشمن نہیں، وہی ہمارے دشمن اور تہمت ہیں، اور میری رائے ان کو جلا وطن کرنے کی ہے چنانچہ اس معاملے پر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجتماعی فیصلہ کر لیا تو بنو ابی الحقیق نامی قبیلے کا ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں نکال رہے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہیں رہنے دیا اور ہمارے ساتھ ہمارے اموال کا معاملہ کیا اور شرط لگائی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قول مبارک کو بھول گیا ہوں (کہ) تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے خیبر سے نکالا جائے گا اور تیری اونٹنی تجھے لے کر راتوں رات بھاگتی چلی جائے گی؟ یہودی نے کہا کہ یہ تو ابوالقاسم (رضی اللہ عنہ) کا مذاق تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے، اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جلا وطن کر دیا۔ بخاری، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۵۰۱ یحییٰ بن سہل بن ابی حثمہ فرماتے ہیں مظہر بن رافع الحارثی میرے والد کے پاس شام سے دس عدد موٹے تازے کا فر مزدور لے کر آئے تاکہ ان سے اپنی زمین پر کام کروائیں چنانچہ جب وہ خیبر پہنچے تو تین دن ٹھہرے، اسی دوران یہودی وہاں داخل ہوئے اور ان مزدوروں کو مظہر کے قتل پر ابھارا، اور دو یا تین چھریاں چھپا کر ان کے لئے لے گئے، پھر جب مظہر خیبر سے نکلے اور شام نامی جگہ پر پہنچے تو ان مزدوروں نے مظہر پر حملہ کر دیا اور پیٹ پھاڑ کر قتل کر دیا اور پھر خیبر کی طرف واپس چلے گئے، چنانچہ یہودیوں نے ان کو زادراہ اور خوراک وغیرہ دی اور یہ قاتل شام پہنچ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یہ اطلاع ملی تو فرمایا کہ میں خیبر کی طرف نکلنے والا ہوں اور وہاں موجود اموال کو تقسیم کرنے والا ہوں، اس کی حدود کو واضح بھی کروں گا اس کے سائے کو کشادہ کروں گا اور یہودیوں کو وہاں سے جلا وطن کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ اللہ نے تم کو ٹھکانا دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی ہے کہ ان کو جلا وطن کر دیا جائے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی کیا۔ ابن سعد

۱۱۵۰۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے اس شرط پر معاملہ فرمایا تھا کہ ہم جب چاہیں گے تمہیں نکال دیں گے، اگر کسی کا وہاں مال ہے تو وہ اپنے مال کے پاس پہنچ جائے کیونکہ میں یہودیوں کو نکالنے والا ہوں، پھر انہوں نے یہودیوں کو خیبر سے جلا وطن کر دیا۔ مسند احمد، ابو داؤد، سنن کبریٰ بیہقی

مصالحات و صلح

۱۱۵۰۳ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے مغیرہ بن سفاح بن اثنی الشیبانی، زرعہ بن النعمان سے یا نعمان بن زرعہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے بنو تغلب کے عسائیوں کے بارے میں بات کر رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارادہ تھا کہ ان سے جزیہ لیں اور وہ مختلف شہروں میں پھیل گئے تھے تو نعمان بن زرعہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین، بنو تغلب والے عرب ہیں اور جزیہ کو پسند نہیں کرتے ان کے پاس مال بھی نہیں وہ صرف کھیتی باڑی کرتے ہیں اور موسیقی بجاتے ہیں، اور دشمن پر غالب آ جاتے ہیں لہذا ان سے لڑ کر ان کو اپنے دشمن کی مدد پر ابھاریں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس شرط پر صلح کر لی کہ بنو تغلب والے دو گناہ صدقہ ادا کریں گے اور یہ بھی شرط لگائی کہ وہ اپنی اولاد کو عسائی نہ بنائیں گے۔

مغیرہ کہتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں بنو تغلب کے لئے فارغ ہوتا تو ان کے بارے میں ضرور میری بھی ایک رائے ہوتی، میں ان کے ساتھ زبردست جنگ کرتا، اور ضرور ان کی اولادوں کو قیدی بناتا، جب سے انہوں نے اپنی اولاد کو عسائی بنایا ہے تو ان کا ذمہ ختم ہو گیا ہے اور انہوں نے وعدہ خلافی کی ہے۔ ابو عبیدہ، ابن زنجویہ معافی الاموال

۱۱۵۰۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے بنو تغلب کے عسائیوں سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ لوگ اپنے دین پر برقرار رہیں گے اور اپنی اولاد کو عسائی نہ بنائیں گے، اگر انہوں نے ایسا کیا تو ان سے ذمہ ختم ہو جائے گا، اور تحقیق انہوں نے وعدہ خلافی کی ہے سو خدا کی قسم اگر میرا کام مکمل ہو گیا تو میں ان کے ساتھ زبردست قتال کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بناؤں گا۔ مسند ابی یعلیٰ

۱۱۵۰۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بنو تغلب کے عسائیوں سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ لوگ اپنے بچوں کو اپنے دین کے رنگ میں نہیں رنگیں گے اور یہ کہ ان پر دو گئے صدقے کی ادائیگی لازم ہوگی۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۵۰۶..... حضرت عبادہ بن نعمان الغنصی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! بنو تغلب والے ان لوگوں میں سے ہیں جن کی شان و شوکت سے آپ واقف ہیں اور یہ بھی کہ وہ دشمن کے سامنے ہیں، اگر دشمن نے آپ پر حملہ کیا تو دشمن کی قوت بڑھ جائے گی، اگر آپ ان کو کچھ دینا چاہتے ہیں تو دے دیجئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ وہ اپنی اولاد کو عسائیت میں نہ ڈوبوں گے اور صدقہ بھی دو گنا ادا کریں گے۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۵۰۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے کہ وہ ایک راہب پر تلوار لے کر حملہ آور ہوئے جس نے جناب رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دی تھیں، اور فرمایا کہ ہم نے تم سے اس بات پر صلح نہیں کی کہ تم ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

عشر کا بیان

۱۱۵۰۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ ذمیوں کے مال کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ جب صدقہ والوں کے پاس سے گزرو تو ان سے نصف عشر لو، اور وہ مشرک جو ذمی ہیں ان کے تجارت کے مال میں بھی نصف عشر ہے۔

عبدالرزاق

۱۱۵۰۹..... ابن جریج روایت فرماتے ہیں کہ اہل نبج اور بحر عدن کے دوسرے طرف رہنے والے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیش کش کی کہ وہ تجارت کے لئے عرب سرزمین میں داخل ہوں گے اور اس کے بدلے عشر ادا کریں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا اور اس پر اتفاق فیصلہ ہو گیا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے ان سے عشر وصول کیا۔ عبدالرزاق

۱۱۵۱۰..... زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے سواد کی طرف بھیجا اور منع کیا کہ کسی مسلمان سے یا خراج ادا کرنے والے ذمی سے عشر وصول نہ کروں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۵۱۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا اور یہ لکھ کر دیا کہ مسلمانوں کے مال سے ایک چوتھائی عشر وصول کروں اور ذمیوں کے مال تجارت سے نصف عشر وصول کروں اور بھتی کرنے والوں کے مال سے عشر وصول کروں۔

ابو عبیدہ فی الاموال وابن سعد

۱۱۵۱۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کشفش اور زہیب میں نصف عشر اس ارادے سے لیا کرتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ مدینہ کی طرف آئے اور کپاس سے پورا عشر وصول کیا کرتے تھے۔ الشافعی، ابو عبیدہ، متفق علیہ

۱۱۵۱۳..... حضرت زیاد بن حدیر فرماتے ہیں کہ ہم کسی مسلمان سے عشر وصول نہ کیا کرتے تھے، اور نہ دس جنگجوؤں کے بدلے معاہدہ کرنے والے سے، اور مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ لکھ کر بھیجا کہ بیس سال میں صرف ایک مرتبہ عشر وصول کروں۔ ابو عبیدہ، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۵۱۴..... یعلیٰ بن امیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ لکھ کر بھیجا کہ سمندری زبیر اور غزیر میں عشر وصول کروں۔ ابو عبیدہ

اور فرمایا کہ اس کی سند ضعیف ہے، ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ ہم سے زائدۃ نے عاصم بن سلیمان سے اور انہوں نے امام شعبی سے روایت بیان کی فرمایا کہ اسلام میں سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی عشر مقرر فرمایا۔

۱۱۵۱۵..... داؤد بن کردوس فرماتے ہیں کہ میں نے بنو تغلب کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صلح کی جبکہ بنو تغلب والے دریائے

فرات عبور کر کے روم کی طرف جا رہے تھے اس شرط پر کہ وہ اپنے بچوں کو عسائیت کے رنگ میں نہ رنگیں گے اور نہ اپنے دین کے علاوہ کسی اور دین پر زبردستی نہ کریں گے، اور یہ کہ ان پر دو گنا عشر ہو، ہر بیس درہم پر ایک درہم۔ ابو عبیدہ فی الاموال ۱۱۵۱۶

زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ ان کے والد عیسیٰ بن مسعود سے سال میں دو مرتبہ عشر لیا کرتے تھے چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ کا کارندہ کارکن مجھ سے سال میں دو مرتبہ عشر وصول کرتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو سال میں دو مرتبہ وصول کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اس کو سال میں ایک ہی مرتبہ عشر وصول کرنا چاہیے، پھر وہ عسائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں عسائی شیخ ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حنفی شیخ ہوں اور میں نے تیری ضرورت پوری کرادی ہے۔

ابو عبیدہ، سنن کبیری، بیہقی

۱۱۵۱۷ حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں مدینہ کے بازار کا عامل تھا چنانچہ ہم کشش میں سے عشر لیا کرتے تھے۔ الشافعی، ابو عبیدہ

خراج

۱۱۵۱۸ مسند معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے عرب علاقوں کی طرف روانہ فرمایا اور حکم فرمایا کہ میں زمین کا حصہ وصول کروں، سفیان کہتے ہیں کہ اس (زمین) کا حصہ تہائی اور چوتھائی تھا۔ عبد الرزاق

خمس

۱۱۵۱۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ براء بن مالک نے مرزبان الزرارہ سے مبارزہ (مقابلہ) کیا، اور ایسا نیزہ مارا کہ جس سے ذرہ ٹوٹ گئی اور نیزے کا پھل اندر گھس گیا اور براء بن مالک قتل ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہم چھینے ہوئے مال سے خمس نہ لیا کرتے تھے لیکن براء کا مسلوبہ مال بہت زیادہ ہے اور مجھے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ اس کا بھی خمس نکالوں، چنانچہ اس کی قیمت تیس ہزار دینار مقرر کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں چھ ہزار دینار عطا فرمائے، چنانچہ پہلی مرتبہ بھی کہ اسلام میں کسی مقتول کے چھینے ہوئے مال سے خمس وصول کیا گیا۔

عبد الرزاق، ابو عبیدہ فی کتاب الاموال، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابو عوانہ، طحاوی، اور محاملی فی امالیہ

۱۱۵۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خمس کو خمس ہی سے نکالا جائے گا۔

ابن ابی شیبہ، ابن المنذر فی الاوسط، الضعفاء للعقيلي، دار قطنی، متفق علیہ

۱۱۵۲۱ ہانی بن کثوم فرماتے ہیں کہ جب اسلامی لشکر نے شام فتح کر لیا تو سالار لشکر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہم نے ایسی سر زمین فتح کی ہے جس پر کھانا پینا اور گھاس پھوس بہت ہے، میں نے اپنے پاس سے کوئی قدم اٹھانا مناسب نہ سمجھا چنانچہ آپ مجھے اس معاملے میں کوئی ہدایات تحریر فرمائیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ لوگوں کو کھانے پینے دو، سو جو کوئی سونے چاندی کی خرید و فروخت کرے تو اس میں اللہ کا حصہ خمس اور مسلمانوں کا حصہ بھی ہے۔ متفق علیہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا کی قبولیت

۱۱۵۲۲ نافع فرماتے ہیں کہ جس لشکر نے شام فتح کیا ہے اس میں حضرت معاذ اور بلال رضی اللہ عنہما بھی تھے چنانچہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ یہ مال نے جو ہمیں حاصل ہوا ہے اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) آپ کا ہے اور باقی ہمارا اور اس کے علاوہ اس میں کسی کا کوئی

حق نہیں جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیر میں عمل فرمایا تھا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا کہ ایسا نہیں ہے جیسے تم سمجھتے ہو بلکہ میں اسے مسلمانوں کے لئے وقف کرتا ہوں۔

سو جب انہوں نے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی کہ اے میرے اللہ میرے بلال اور ان کے ساتھیوں کی طرف سے کافی ہو جائیے، چنانچہ ابھی سال بھر بھی نہ گزرا تھا کہ تمام حضرات کی وفات ہو گئی۔

ابو عبید، ابن زنجویہ، اور سنن کبریٰ بیہقی

فائدہ:..... اسی روایت کے آخر میں مشاجرات صحابہ کی طرف اشارہ ہے، اہل علم کو اس کا حکم معلوم ہی ہے اور عوام کو اس کی ضرورت نہیں لہذا ایسی روایات و مسائل کی کھود کرید کرنے کی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۵۲۳ ... یزید بن ہرمز فرماتے ہیں کہ نجدۃ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نام خط لکھ کر رشتے داروں کے حصے کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ یہ ہمارا تھا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تا کہ نکاح کر دایں یتیموں کا، اور ہمارے گھروالوں کو خادم دیں، اور ہم میں سے جو لوگ قرض دار ہیں ان کو دیں لیکن ہم نے انکار کر دیا اور کہا کہ سب ہمیں دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انکار فرمادیا۔ ابو عبید، ابن الانباری فی المصاحف

۱۱۵۲۴ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں خمس میں سے اتنا دیتے جتنا مناسب سمجھتے چنانچہ ہم نے اس میں عدم دلچسپی کا اظہار کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے رشتے داروں کا حق خمس کا خمس ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خمس انہی اقسام میں مقرر فرمایا ہے جن کی نشاندہی فرمائی ہے چنانچہ سب سے زیادہ خوش قسمت وہ ہے جن کی تعداد زیادہ ہو اور فاقہ سخت ہو چنانچہ ہم میں سے بعض نے لے لیا اور بعض نے چھوڑ دیا۔ ابو عبید

۱۱۵۲۵ ... زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر عراق کا خمس آگیا تو کسی ہاشمی کو نکاح کروائے بغیر نہ چھوڑوں گا اور جس کے لئے کوئی لڑکی نہ ہو اس کی میں خود خدمت کروں گا۔ ابو عبید

مال غنیمت کے پانچویں حصہ کی تقسیم

۱۱۵۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ، عباس اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری عمر بڑھ گئی، ہڈیاں نرم ہو گئیں اور تکلیف بڑھ گئی سو اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے لئے اتنے وقف کھانے (بطور وظیفہ) کا حکم دے دیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حکم دے دیا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے لئے بھی ویسا ہی حکم جاری فرمائیے جیسا اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لئے جاری فرمایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ حکم جاری کر دوں گا، پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے مجھے زمین مرحمت فرمائی تھی، میرا گزر اوقات اسی سے تھا پھر آپ نے وہ زمین مجھ سے واپس لے لی سو اب اگر آپ مناسب سمجھیں تو واپس کر دیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا، پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ چاہیں تو اس حق پر مجھے مقرر فرمادیئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے یعنی خمس، تو میں اس کو آغٹاب کی حیات مبارکہ ہی میں تقسیم کر دوں گا تا کہ آپ کے بعد کوئی مجھ سے اس معاملے میں جھگڑا نہ کرے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم ایسا کر دیں گے چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اس پر مقرر فرمادیا اور میں نے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں اس کو تقسیم کر دیا، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے مقرر فرمایا اور میں نے اسے ان کی حیات مبارکہ ہی میں تقسیم کر دیا، پھر مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر مقرر فرمایا اور میں نے ان کی حیات مبارکہ ہی میں اسے تقسیم کر دیا۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، ابویعلیٰ، الضعفاء، للعقیلی متفق علیہ، سعید بن منصور اور مسلم

۱۱۵۲۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خمس کے خمس پر مقرر فرمایا چنانچہ میں اس کو آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں تقسیم کر دیا، اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی حیات مبارکہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مال لایا گیا، انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ لے لیجئے، میں نے کہا کہ مجھے ضرورت نہیں، پھر فرمایا کہ لے لیجئے آپ لوگ اس کے زیادہ حق دار ہیں، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بے نیاز ہوں، تو انہوں نے اس مال کو بیت المال میں جمع کر دیا۔ ابن ابی شیبہ، ابو داؤد

۱۱۵۲۸۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی بن ابی طالب سے پوچھا کہ جب ان کو اس معاملے پر مقرر کیا گیا تھا تو آپ ﷺ کے رشتے داروں کے حصے کے بارے میں انہوں نے کیا معاملہ کیا تھا؟ فرمایا کہ بالکل وہی جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کیا تھا، میں نے پھر پوچھا کہ پھر کیا رکاوٹ ہوئی؟ فرمایا کہ ان کو یہ بات پسند نہ تھی کہ کوئی ان کے بارے میں یہ کہے کہ وہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے طریقے کے خلاف چلتے تھے۔ ابو عبیدہ، ابن الانباری فی المصاحف

۱۱۵۲۹۔ عبدالرحمن بن ابی یعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خمس میں آپ کے حصے کے ساتھ کیا معاملہ کیا کرتے تھے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں خمس تھے ہی نہیں اور نہ ان کو اس کا موقع ملا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر خمس میں حصہ دیتے رہے جدیسا پورے خمس تک چنانچہ انہوں نے میری موجودگی میں فرمایا کہ اے اہل بیت! یہ خمس میں سے تمہارا حصہ ہے، اور کچھ حصہ چھوڑ دیا ہے، ان کی ضروریات زیادہ ہو گئیں ہیں، اگر تم پسند کرو تو، اپنا حصہ چھوڑ دو، تاکہ ہم اس کو مسلمانوں میں خرچ کریں جب دوبارہ ملے گا تو میں اس میں سے تمہارا حصہ ادا کر دوں گا؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں درست ہے، لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اپنے حصے کو ہرگز نہ چھوڑنا، تو میں نے ان سے کہا کہ اے ابو الفضل! کیا ہمیں تمام مسلمانوں میں رحمت نہ ہونا چاہیے؟ امیر المؤمنین بھی سفارش کرتے ہیں، چنانچہ اس حصے کو لیا گیا، چنانچہ مزید مال کی آمد سے پہلے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہو گئی اور خدا کی قسم انہوں نے مال ادا نہیں فرمایا اور نہ ہی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ مال لے سکا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ اپنے رسول پر حرام فرمایا اور اس کے بدلے میں خمس سے حصہ مقرر فرمایا، اور صدقہ آپ ﷺ پر اور خصوصاً آپ ﷺ کے گھروالوں پر حرام کیا گیا امت پر نہیں چنانچہ ان پر حرام ہوا تھا اس کے بدلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے لئے بھی حصہ مقرر فرمایا۔ ابن المنذر

۱۱۵۳۰۔ ابن ابی یعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خمس کے بارے میں سوال کیا؟ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ کو ہمارے لئے حرام قرار دیا اور اس کے بدلے میں ہمیں خمس عطا فرمایا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس پر مقرر فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے اس پر مقرر فرمایا یہاں تک کہ ان کی بھی وفات ہو گئی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے اس پر مقرر فرمایا سو اس اور جدیسا پور کی فتح تک۔ ابو الحسن بن معروف فی فضائل بن ہاشم

۱۱۵۳۱۔ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک امیر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو مال فے میں سے کوئی چیز دی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ خمس میں سے ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے قبول نہ فرمایا۔ ابن سعد

مال غنیمت اور اس کے احکامات

۱۱۵۳۲۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سند سے عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام کے آزاد کردہ غلام ابوقرة روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تقسیم فرمائی سو میرے لئے بھی اتنا ہی حصہ رکھا جتنا میرے آقا کے لئے رکھا۔

ابن سعد اور ابو عبیدہ فی الاموال، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۵۳۳۔ یزید بن عبد اللہ بن قسیط فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل کو پانچ

سومسلمانوں کے ساتھ زیاد بن لبید اور مہاجرین ابی امیہ کی مدد کے لئے بھیجا، لشکر کے حالات موافق ہو گئے اور انہوں نے یمن میں خیر نامی علاقہ فتح کر لیا لیکن زیاد بن لبید نے مال غنیمت میں مدد کے لئے آنے والے لشکر کو بھی شریک کر لیا، (جو فتح کے بعد پہنچا تھا) چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ مال غنیمت میں اسی کا حق ہے جو واقعہ کے دوران موجود تھا۔ الشافعی، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۵۳۴ ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ مال جو دشمن نے مسلمانوں سے لے لیا تھا ان پر غالب آ کر یا کوئی بھاگ کر دشمن سے مل گیا تھا، اور پھر مسلمانوں نے اس کو جمع کر لیا ہے، تو مال کے اصل مالک مال تقسیم ہونے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی اپنے مال کے زیادہ حق دار ہیں۔ الشافعی، متفق علیہ

۱۱۵۳۵ یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مال آتا تو اس میں لوگوں کو برابر کرتے اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس معاملے سے اپنی جان چھڑاؤں اور رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنا جہاد خالص کر لوں۔ (یعنی میرا جہاد خالص ہو جاتا)۔

ابو عبید فی الاموال ۱۱۵۳۶ ابن ابی حبیب وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گفتگو کی کہ تقسیم کے دوران لوگوں میں فضیلت کو پیش نظر رکھنا چاہیے یا نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کے فضائل تو اللہ کے ہاں ہیں رہا یہ معاشی معاملہ تو اس میں برابر بہتر ہے۔ ابو عبید ۱۱۵۳۷ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ مال غنیمت میں حصہ اسی کو ملے گا جو جنگ کے دوران موجود تھا۔

الشافعی، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، طحاوی، سنن کبریٰ بیہقی ۱۱۵۳۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو نضیر کا مال اس مال میں سے تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمایا جس سے مسلمانوں نے کوئی گھوڑے وغیرہ نہیں دوڑائے بلکہ یہ خالص صرف رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا چنانچہ آپ ﷺ اس میں سے اپنے گھروالوں پر سال بھر خرچ فرماتے تھے اور باقی ماندہ کو اسلحہ وغیرہ میں لگا دیتے کہ اللہ کے راستے میں گنا جائے۔ الشافعی، والحمیدی، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عدنی، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن الجارود ابن جریر فی تہذیبہ ابن المنذر، ابن مردویہ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۵۳۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی خاصیتوں کے ساتھ ممتاز فرمایا تھا کہ ان کے علاوہ کوئی ان خاصیات کا مالک نہ تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بنو نضیر کا مال عطا فرمایا، سو خدا کی قسم آپ ﷺ نے اس مال کو تم پر ترجیح نہیں دی اور نہ تمہیں چھوڑ کر حاصل کیا بلکہ وہ مال بھی آپ ﷺ نے تمہارے درمیان تقسیم کر دیا اور تمہاری طرف بھیج دیا یہاں تک کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ اس میں سے اپنے گھروالوں کا سال بھر کا خرچ لیا کرتے تھے اور باقی ماندہ مال کو اللہ کے راستے میں خرچ فرمایا کرتے تھے۔

عبد الرزاق، عدنی، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن مردویہ، سنن کبریٰ بیہقی ۱۱۵۴۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بنو نضیر کے گھور کے درخت فروخت کر کے اپنے گھروالوں کے لئے سال بھر کا خرچہ رکھا کرتے تھے۔ بخاری

باغ فدک کی تفصیل

۱۱۵۴۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کے لئے تین چیزیں تھیں: بنو نضیر، خیبر، اور فدک، رہا بنو نضیر تو وہ اپنے نائبین کے لئے تھارہا فدک کا باغ تو وہ مسافروں کے لئے رکھا ہوا تھا اور خیبر کے آپ ﷺ نے تین حصے کر رکھے تھے دو حصے تو مسلمانوں کے لئے اور ایک حصہ اپنے اور اپنے گھروالوں کے سال بھر کے خرچ کیلئے اور جو خرچے سے بچ جاتا اس کو فقراء مہاجرین میں تقسیم فرمادیتے۔

ابو داؤد، ابن سعد، ابن ابی عاصم، ابن مردویہ، متفق علیہ، سنن سعید بن منصور ۱۱۵۴۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو دے دیا اس پر تم گھوڑے وغیرہ نہیں دوڑا سکتے یہ خاص صرف

جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے عریضہ، فذک اور فلاں فلاں۔ (ابوداؤد)

۱۱۵۴۳ مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال نے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس مال کا تم سے زیادہ حق دار نہیں ہوں، اور نہ ہم میں سے کوئی اس مال کا زیادہ حق دار ہے اور خدا کی قسم مسلمانوں میں سے کوئی نہیں جس کا اس میں حصہ نہ ہو علاوہ غلام کے جو کسی کی ملکیت ہو، لیکن ہم سب میں تقسیم کتاب اللہ میں مقررہ درجات اور رسول اللہ ﷺ کے طے کردہ حصص کے مطابق ہوگی مثلاً کسی کا قدم الاسلام کسی شخص کا اسلام کی خاطر زیادہ مصیبت زدہ ہونا اور کسی شخص کا گھربار والا ہونا۔

اور طریق میں اس طرح ہے، کسی شخص کا اسلام میں زیادہ مشقت والا ہونا، اور کسی شخص کا زیادہ ضرورت مند ہونا، اور خدا کی قسم اگر میں ان کے لئے باقی رہا تو صنعاء کے پہاڑ سے ایک چرواہا آئے گا اس کا بھی اس مال میں حصہ ہوگا باوجود اس کے کہ وہ اپنی جگہ پر جانور چرا رہا تھا۔

مسند احمد، ابن سعد، ابوداؤد، متفق علیہ، سنن سعید بن منصور

۱۱۵۴۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کا اس مال نے میں حصہ نہ ہو، حق جو دیا جائے گا یا ملک لیا جائے گا، علاوہ تمہارے غلاموں کے۔

الشافعی، عبدالرزاق، ابو عبیدہ، ابن زنجویہ، معافی، کتاب الاموال، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عید بن حمید، متفق علیہ
۱۱۵۴۵ اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ اور حضرت زبیر العوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سوار کے لئے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ فرماتے۔“ دار قطنی

۱۱۵۴۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا وہ مال جو مشرکین کے ہاتھ لگا، اور پھر دوبارہ مسلمانوں کو مل گیا تو اگر مسلمانوں کے حصے تقسیم ہونے سے پہلے وہ مال اسی مسلمان کے ہاتھ آیا جس کا پہلے وہ تھا تو اب وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر حصے ہو گئے تو اب اس مال کو حاصل کرنے کا غنیمت کے علاوہ کوئی راستہ نہیں۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۵۴۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلام جو کسی کی ملکیت ہو اس کا مال غنیمت میں کوئی حق نہیں ہے۔“ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۵۴۸ حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ سوار کے لئے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ اور چرواہے کے لئے بھی ایک حصہ۔“ مصنف عبدالرزاق

۱۱۵۴۹ سفیان بن وہب الخولانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جابیہ نامی مقام پر دیکھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثناء کی جس کے وہ لائق ہے پھر فرمایا ابابعد، یہ مال نے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عنایت فرمایا ہے بہت بلند مرتبہ اور عظیم الشان ہے، اس میں کوئی کسی سے زیادہ حق دار نہیں علاوہ ان دو مخلوق یعنی حکم اور جزام کے کیونکہ میں ان کے لئے کچھ تقسیم کرنے والا نہیں ہوں، یہ کن بنو حنظلہ سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے ابن الخطاب! میں اپنے معاملے میں عدل اور برابری کرنے کے لئے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر بن الخطاب نے عدل اور برابری کا ارادہ کیا ہے اور خدا کی قسم میں جانتا ہوں اگر ہجرت صنعاء کی طرف ہوتی تو تم و جزام میں سے چند ایک کے علاوہ کوئی اس طرف نہ جاتا، سو میں سفر کی مشقت برداشت کرنے اور سواری خریدنے والے کو اس شخص کی طرح نہ بناؤں گا جو اپنے علاقے میں لڑتے رہے، تو اسی وقت ابو حریز کھڑے ہوئے اور کہا اے امیر المؤمنین! اگر اللہ تعالیٰ نے ہجرت ہمارے علاقے میں سمجھی، ہم نے اس کی مدد کی اور تصدیق کی تو کیا یہی چیز ہے جو اسلام میں ہمارا حق ختم کر دے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہارے لئے تین مرتبہ تقسیم کروں گا، پھر لوگوں کے درمیان تقسیم کیا، چنانچہ ہر شخص کو آدھا دینا ملا، اگر اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی تھی تو اس کو پورا دینا دیا، اور اگر اکیلا تھا تو اس کو آدھا دینا دیا، پھر زمین والے ابن قاطورا کو بلایا اور فرمایا کہ مجھے بتاؤ کہ ایک شخص کے لئے ایک مہینے میں اور ایک دن میں کتنی خوراک کافی ہو جاتی ہے؟ چنانچہ وہ دو دود اور قسط لے کر آیا اور عرض کیا کہ یہ دو دود مہینے میں کافی ہوتی ہیں اور ایک قسط زیتون کا تیل اور ایک قسط سرکہ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور دود جو کے پیسے گئے اور ان کو گوندھا گیا اور پھر اس میں دو قسط زیتون کا تیل ملا کر سائل بنایا، پھر اس پر تیس

آدمیوں کو بٹھایا، تو ان کا پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہو گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہد اپنے دائیں ہاتھ میں اور قسط اپنے بائیں ہاتھ میں لیا اور فرمایا کہ اے میرے اللہ! میں کسی کے لئے حلال نہیں کرتا تا کہ میرے بعد اس میں سے کچھ کم کرے، اے میرے اللہ! جو ان میں سے کم کرے آپ اس کی عمر کم کر دیجئے۔“ - ابو عبید، فی الاموال، یعقوب بن سفیان، مسدد، سنن کبریٰ بیہقی

مال غنیمت کی تقسیم

۱۱۵۵۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی امیر مال غنیمت میں سے اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر کوئی چیز ہبہ نہ کرے علاوہ راہبر کے یا چرواہے کے یا وہ چھینا ہوا مال ہو یا وہ نفل ہو، اور جب تک غنیمت کا ابتدائی تقسیم نہ ہو جائے اس وقت تک کوئی نفل نہیں۔“ ابو عبیدہ

۱۱۵۵۱۔۔۔ مغیرہ بن نعمان نخعی فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے بزرگوں نے بیان کیا کہ شخصی کے حصے میں جنگ قادسیہ کے دن بادشاہ کی اولادوں میں سے کوئی شخص آیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اسے ان سے خود لیں، چنانچہ اپنے کوڑے لے کر روانہ ہوئے، سو میں نے ان کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ میں جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا ہے، تو انہوں نے، کہا کہ ہم راضی ہو گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ، ہم بادشاہوں کے بیٹوں سے تمہیں نہیں لیتے سو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے اس شہزادے کو لے لیا، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے فدیے کا مال بہت زیادہ تھا۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۵۵۲۔ کلثوم بن الاقر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے ہم میں سے عربی گھوڑوں کو دیگر سے ممتاز کیا اس کا نام معیز الوادی تھا، اور یہ شام کے بعض علاقوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نمائندے تھے، انہوں نے دوڑ کا ایک مقابلہ کروایا جس میں عرب گھوڑے مقابلہ جیت گئے اور غیر عربی گھوڑے (ٹٹو) رہ گئے، چنانچہ انہوں نے گھوڑوں کے لئے حصہ مقرر کیا، اور ٹٹوؤں کو چھوڑ دیا، اور تفصیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں لکھ بھیجی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ کیا ہی خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے، چنانچہ اسی وقت یہ طریقہ بن گیا۔“

سنن کبریٰ بیہقی

۱۵۵۳ یہی کہتے ہیں کہ ہمیں ابو عبید اللہ الحافظ نے خبر دی اور کہا کہ ہمیں ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان العوفی نے خبر دی اور کہا کہ ابوالعلیٰ محمد بن محمد بن الاشعث الکونی کے سامنے مصر میں یہ روایت پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا، کہا ہم سے حدیث بیان کی ابوالحسن موسیٰ بن اسماعیل ابن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب نے اور کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ابواسمعیل نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مال غنیمت میں سے غلام (جو کسی ملکیت ہو) کے لئے کوئی حصہ نہیں علاوہ گھینٹا مال کے، لیکن اس کا امان دینا جائز ہے اور عورت کا امان دینا بھی جائز ہے جب اس نے قوم کو امان دی ہو۔ میں (صاحب کنز العمال) کہتا ہوں کہ سنن کبریٰ بیہقی کو اس روایت کو ابن الاشعث کے طریق سے اہل بیت سے لانے میں ایک زبردست فائدہ ہے اور وہ یہ کہ سنن کبریٰ میں بیہقی نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ اپنی تصانیف میں کسی ایسی روایت کی تخریق نہ کریں گے جس کا موضوع ہونا معلوم ہو خصوصاً سنن کبریٰ میں جو ان کی اجل تصنیفات میں سے ہے اور ہے بھی ابواب احکام پر مشتمل جس کی احادیث کی تخریق میں تساہل نہیں کیا جاسکتا حالانکہ میں ان احادیث کی روایت سے بچنا چاہتا ہوں جن میں ابی الاشعث میں سے ہیں کیونکہ ان میں کلام کیا گیا ہے۔

ذہبی نے میزان میں کہا ہے کہ ”محمد بن محمد بن الاشعث الکوفی ابو الحسن جو مصر میں آ کر مقیم ہو گئے تھے (ابن عدی) وہ کہتے ہیں میں نے اس سے احادیث لکھی ہیں اس پر شدت تشیع طاری تھی وہ ہمارے پاس ایک نسخہ لائے جس میں موسیٰ بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن آباء (کی سند سے) ایک ہزار کے قریب روایات تھیں خط طری میں لکھی ہوئی عام طور سے منکر روایات تھی میں نے یہ بات جناب حسین بن علی بن حسین علوی سے ذکر کر دیں جو کہ مصر میں، اہل بیت کے شیخ تھے وہ کہنے لگے کہ یہ (ابن الاشعث) مدینے میں چالیس سال میرا پڑوسی رہا مگر اس

نے مجھ سے کبھی نہیں ذکر کیا اس کے پاس اپنے باپ یا اور کسی کی کچھ روایات ہیں اس کے نسخے میں اس قسم کی لغو روایات بھی تھیں۔ مثلاً

- ۱۔ ارشاد نبوی ہے کہ بہترین نگینہ بلور ہے۔
- ۲۔ بدترین زمین ان امیروں کے گھر ہیں جو حق پر فیصلے نہیں کرتے۔
- ۳۔ تین قسم کے لوگوں پر سے رحمت ختم کر دی گئی شکاری، قصائی، اور جانوروں کے تاجر۔
- ۴۔ دھم (گھوڑوں کی ایک قسم) سے بہتر کوئی گھوڑا باقی رہنے والا نہیں۔
- ۵۔ چچازادہ بہن کی طرح کوئی عورت نہیں۔

اللہ کے غضب کے حقدار

۶۔ اللہ کا غضب ان پر بدترین ہے جو میرا خون بہائے اور مجھے میرے خاندان کے حوالے سے تکلیف دے، ابن عدی نے اس کی موضوعات ذکر کی ہیں میں نے دارقطنی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کہ یہ اللہ کی ایک نشانی ہے کہ اس نے ایک کتاب علویات گھڑی ہے۔

میزان کی عبارت ختم ہوئی۔

حافظ ابن حجر، اللسان میں لکھتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کے بعض حصے دیکھے ہیں اس نے اس کا نام سنن رکھا ہے اور ابواب پر مرتب کیا ہے اور تمام احادیث ایک سند سے ہیں۔ انتہی

۱۱۵۵۵۔ حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا، تو انہوں نے فارسی کے بادشاہ کو قتل کر دیا، اس نے ایک ہار پہیں رکھا تھا جس کی قیمت پندرہ ہزار درہم تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ ہار انہی کو دے دیا۔ ابن سعد

۱۱۵۵۶۔ ابن الاثر کہتے ہیں کہ عرب گھوڑوں نے شام میں خوب گھسان کارن ڈالا اور وہ دن مار لیا اور غیر عربی گھوڑوں نے چاشت کے وقت اپنی کامیابی کے جوہر دکھائے عربی گھوڑوں کے لشکر پر منذر بن ابی حمصہ ہمدانی تھے، بہر حال عربی گھوڑوں کو غیر عربی گھوڑوں پر برتری حاصل رہی، تو منذر نے کہا کہ میں کسی کی معمولی کارکردگی نہ ہونے کی طرح نہ سمجھوں گا یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو فرمایا کہ اس کی ماں اس جیسا دوسرا لانے سے عاجز ہے جو اس نے ذکر کر دیا کرگز رو جو وہ کہہ رہا ہے۔ الشافعی، متفق علیہ

فائدہ۔ یہاں اصل عبارت میں لفظ ”صہلت الوادعی امہ“ ہے یہ جملہ عام طور پر بددعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی مدح و استحسان میں بھی استعمال ہوتا ہے (جیسے یہاں ہوا ہے) مراد یہ ہے کہ وہ کتنا بڑا عالم اور صاحب الرائے ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

دیکھیں مصباح اللغات بر ۹۷۴۔ کالم ۲ مادہ ۵ ب ل

۱۱۵۵۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تقسیم میں اسی کا حصہ ہے جو جنگ کے دوران موجود ہے۔ کامل ابن عدی، متفق علیہ

۱۱۵۵۸۔ ثابت بن حارث الانصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن سہلہ بنت عاصم بن عدی اور ان کو نو مولود صاحبزادی کا

حصہ بھی دیا۔ ابن سعد، حسن بن سفیان، بغوی، طبرانی و ابونعیم

۱۱۵۵۹۔ ثعلبہ بن حکم البلیثی کہتے ہیں کہ خیبر کے دن ہمیں بکریاں ملیں، لوگوں نے ان کو لوٹ لیا، تو نبی ﷺ تشریف لائے اور ان کی ہانڈیاں اہل رہی تھیں، تو دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ لوٹ کا مال ہے یا رسول اللہ! فرمایا کہ الٹ دو ان ہانڈیوں کو، کیونکہ لوٹ حلال نہیں، چنانچہ تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں اور کچھ نہ باقی رہا۔ طبرانی، عبد الرزاق، ابن ماجہ، ابوداؤد

۱۱۵۶۰۔ حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی میں آ رہے تھے، جب ایک جگہ کشتی کنارے لگی تو انہوں نے مشرکین کے بہت سے اونٹ پائے تو ان کو کھڑا لیا اور حکم دیا کہ ان میں سے ایک اونٹ کو خر کر لیں تاکہ اس کے ذریعے خوراک کا مسئلہ حل

ہو پھر اپنے قدموں پر چل پڑے یہاں تک جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے، اور اپنے ساتھیوں، سفر اور اونٹوں کی تفصیلات بیان کیں، پھر اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گئے، جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھے بولے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بھی ان اونٹوں میں سے کچھ عطا فرمادیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوامالک کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ لوگ حضرت مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان اونٹوں کو پانچ پانچ کر کے تقسیم کر دیا، پانچ اونٹ جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں روانہ کر دیئے، اور خمس کے بعد باقی تہائی روک لیا اور اپنے ساتھیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور باقی دو ٹکٹ کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا، چنانچہ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے، اور عرض کیا کہ جو کچھ ابوامالک نے اس غنیمت کے ساتھ کیا وہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو میں بھی یہی کرتا۔ طبرانی

۱۱۵۶۱ حبیب بن مخرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مال غنیمت کی تقسیم کی ابتداء میں چوتھائی چوتھائی تقسیم فرمایا کرتے تھے اور بعد میں تہائی تہائی۔

ابن ابی شیبہ، ابونعیم

۱۱۵۶۲ حبیب بن مسلمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خمس کے بعد تہائی دیا۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۶۳ حبیب بن مسلمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شروع میں چوتھائی چوتھائی تقسیم فرماتے اور بعد میں خمس۔ ابونعیم

۱۱۵۶۴ حبیب بن مسلمہ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنگ میں شروع میں خمس کے بعد چوتھائی تقسیم فرماتے اور واپسی کے دوران خمس کے بعد تہائی۔ ابونعیم

۱۱۵۶۵ حبیب بن مسلمہ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قتل کا مال قاتل ہی کو دے دیا۔ طبرانی

۱۱۵۶۶ مکحول، حجاج بن عبد اللہ البصری روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نفل حق ہے، رسول اللہ ﷺ نے بھی نفل عطا فرمایا ہے۔

ابن ابی شیبہ، طبرانی، حسن بن سفیان، بغوی، ابونعیم

فائدہ: یہاں نفل سے مراد مال غنیمت تقسیم کرنا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۵۶۷ رعینہی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف خط لکھا تو انہوں نے اس خط کو بطور پیوند کے اپنے ڈول میں لگا لیا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ کا بھیجا ہوا دستہ وہاں سے گزرا تو انہوں نے ان کے اونٹ لے لئے اور یہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تقسیم ہونے سے پہلے پہلے جو کچھ تو اپنے مال میں سے پالے تو تو ہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔ مسند احمد عبد الرزاق

جاسوس کی گرفتاری

۱۱۵۶۸ امام شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رعینہ کی طرف خط لکھا، رعینہ نے رسول اللہ ﷺ کے خط کو لے کر اپنے ڈول میں بطور پیوند استعمال کر لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا، اس دستہ والوں نے رعینہ کی اہل و عیال اور مال کو پکڑ لیا اور رعینہ اپنے گھوڑے پر نکلنے میں کامیاب ہو گئے وہ بالکل بے لباس تھے ان کے جسم پر کچھ نہ تھا، وہ اپنی بیٹی کے گھر آئے جس کی شادی بنو حلال میں ہوئی تھی اور بنو حلال کے ساتھ ساتھ ان کی بیٹی بھی مسلمان ہو چکی تھی اور اس وقت قبیلہ والے ان کی بیٹی ہی کے ضمن میں بیٹھے تھے، چنانچہ رعینہ گھر کی پچھلی طرف سے آئے جب ان کی بیٹی نے ان کو بے لباس دیکھا تو ایک کپڑا دیا اور پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا، انہوں نے کہا کہ تمام برائیاں تیرے باپ پر نازل ہو گئیں نہ میرا مال چھوڑا گیا اور نہ گھر والے، پھر اپنی بیٹی سے پوچھا کہ تیرا شوہر کہاں ہے؟ کہا کہ اونٹوں میں ہے چنانچہ رعینہ اپنے داماد کے پاس آئے اور اس کو تفصیل بتائی داماد نے کہا کہ میری سواری لے لیں، زادراہ کے طور پر آپ کو دودھ بھی دیں گے، رعینہ نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں بلکہ مجھے چرواہے کی لکڑی اور پانی وغیرہ کا سامان (دو میں) فوراً محمد ﷺ کے پاس جاؤں کہیں میرے اہل اور مال کو تقسیم ہی نہ کر دیں، اور چل پڑے اور ان کے پاس جو کپڑا اس سے جب سر چھپائے تو سرین ننگے ہو جاتی اور سرین ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا، بہر حال چل پڑے اور

رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے تھے، جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھا چکے تو رعیہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں بیعت کروں، رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ بڑھایا، جب رعیہ ہاتھ بڑھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک واپس کھینچ لیا، رعیہ نے پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ! اپنا دست مبارک بڑھائیے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ جواب میں عرض کیا کہ رعیہ الحبحی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بازو سے پکڑ لیا اور بلند کیا پھر فرمایا کہ اے لوگو! یہ رعیہ الحبحی ہے جس کی طرف میں نے خط لکھا تھا اور اس نے میرے خط کو پیوند بنالیا تھا اب مسلمان ہو گیا ہے، رعیہ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے گھر والے اور میرا مال، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا مال تو مسلمانوں میں تقسیم ہو گیا، رہے تیرے گھر والے تو دیکھو جو ملتا ہے لے لو، رعیہ کہتے ہیں کہ میں نکلا تو میں نے دیکھا کہ میرا بیٹا کھڑا ہے اور سواری کو پہچان لیا ہے اور اس کے پاس ہی کھڑا ہے، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ روانہ فرمایا، انہوں نے جا کر پوچھا کہ کیا یہی تیرا باپ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں چنانچہ اس کو میرے حوالے کر دیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خدا کی قسم ان میں سے ایک کو بھی میں نے دوسرے کے لئے آنسو بہاتے نہیں دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو دیہاتیوں کی سخت دلی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۵۶۹ رعیہ الحبحی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو سرخ چمڑے پر خط لکھا تو اس کا پیوند بنا کر اپنے ڈول میں لگالیا، اس بات کی اطلاع جناب رسول اللہ ﷺ کو دی گئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا جس نے ان کے کندن کو جانے والے جانور چھوڑے، نہ رات کو چر کر آنے والے، نہ گھر والے نہ مال و اسباب بلکہ سب کچھ لے لیا، رعیہ بے لباس کی حالت میں نکلنے میں کامیاب ہو گئے، اور نبی کریم ﷺ کی طرف روانہ ہوئے اور صبح کی نماز کے وقت وہاں پہنچے جناب نبی کریم ﷺ نماز فجر اور فرما رہے تھے جب نماز مکمل فرما چکے تو رعیہ نے عرض کیا کہ اپنا ہاتھ بڑھاپے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں گا، چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک بڑھایا جب رعیہ ہاتھ بڑھانے لگے تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک چھپچھپ کھینچ لیا، چند مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر سامنے آئے اور عرض کیا کہ میں رعیہ الحبحی ہوں، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں بازو سے پکڑ کر زمین سے اٹھالیا اور فرمایا کہ یہ رعیہ الحبحی ہیں، میں نے ان کو خط لکھا تھا جس کا انہوں نے پیوند بنا کر ڈول میں لگالیا، رعیہ نے عرض کیا، میرے گھر والے اور میرا مال، تو آپ ﷺ نے فرمایا، مال تو تیرا تقسیم ہو چکا رہا تیرا بیٹا اور گھر والے تو دیکھ لو کون ملتا ہے؟ چنانچہ، وہ روانہ ہوئے پھر واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے ان کو پہچان لیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس آئے اور عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے بلال ان کے ساتھ جاؤ اور اگر معلوم ہو کہ وہ ان کا بیٹا ہے تو ان کے حوالے کر دو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے تو اس لڑکے نے کہا کہ یہ میرے والد ہیں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیٹا ان کے حوالے کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے اور عرض کیا وہ اسی کا بیٹا ہے اور میں نے دونوں میں سے ایک کو بھی دوسرے کے لئے آنسو بہاتے نہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو دیہاتیوں کی سخت دلی ہے۔ طبرانی

۱۱۵۷۰ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ چوتھائی عطا فرماتے اور واپسی کے دوران تہائی تہائی۔

ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ

۱۱۵۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سوار کے لئے تین حصے مقرر فرمائے، ایک حصہ خود اس کے لئے اور دو حصے اس کے گھوڑے کے لئے۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۷۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک جنگ میں گئے جب دشمن سے سامنا ہوا تو میں نے ایک شخص کو نیزہ مارا اور اس کو مہلت دی اور اس کا مال چھین لیا، جناب رسول اللہ ﷺ نے وہ مال مجھے ہی عنایت فرمادیا۔

۱۱۵۷۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دستے کے ساتھ نجد کی طرف بھیجا تو ہمیں بہت سے چوپائے ملے تو ہمارے امیر جو ہمارے ساتھ تھے انہوں نے ہمیں ایک ایک اونٹ دیا پھر ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے حصوں کے ساتھ پہنچے، تو ہمارا حصہ شمس کے بعد بارہ اونٹ تھے تو ان میں سے ہر شخص کے لئے تیرہ (۱۳) اونٹ تھے بشمول اس اونٹ کے جو ہمیں ہمارے امیر نے دیئے

تھے، اور ہمارا حصہ اس میں سے نہیں گنا گیا۔“ ابن ابی شیبہ، ابو داؤد

۱۱۵۷۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دستے کے ساتھ نجد کی طرف بھیجا تو ہمارا حصہ بارہ اونٹوں تک پہنچ گیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ہمیں ایک ایک اونٹ دیا۔“ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۷۵۔ ابی اللحم کے آزاد کردہ غلام عمیر کہتے ہیں کہ میں اپنے آقا کے ساتھ خیبر کی جنگ میں موجود تھا، جب فتح ہو گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، کہ کیا مجھے حصہ ملے گا تو رسول اللہ ﷺ نے انکار فرما دیا پھر مجھے کم قیمت اور دی مال عطا فرمایا۔

۱۱۵۷۶۔ حضرت ابی اللحم کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ میں جنگ خیبر میں موجود تھا جبکہ میں ایک غلام تھا اور کسی کی ملکیت تھا، جب مسلمانوں کو فتح ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے تلوار عطا فرمائی اور فرمایا کہ اسے لٹکا اور مجھے کم قیمت مال عطا فرمایا اور میرے لئے باقاعدہ حصہ نہیں نکالا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

غائبین میں مال غنیمت کی تقسیم

۱۱۵۷۷۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کی فتح کے تین دن بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ہم حاضر ہوئے، چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں حصے عطا فرمایا اور کسی ایسے شخص کے لئے حصہ نہیں دیا جو فتح میں موجود نہ تھا۔“ ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلیٰ

۱۱۵۷۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابان بن سعید بن العاص کو مدینہ منورہ سے ایک دستہ دے کر بھیجا، چنانچہ ابان اور ان کے ساتھی خیبر کی فتح کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ان کے گھوڑوں کے تنگ بھجور کی چھال کے تھے، حضرت ابان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارا حصہ بھی عطا فرمائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ان کو حصہ نہ دیجئے تو حضرت ابان نے مجھ سے کہا کہ تم بالوں کا گچھا ہو جو بیٹھ کر سر سے گرا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابان تم بیٹھ جاؤ، لیکن ان کو حصہ نہیں دیا۔

الحسن بن سفیان اور ابو نعیم

۱۱۵۷۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جس جنگ میں شریک ہوا آپ ﷺ نے مجھے حصہ عطا فرمایا علاوہ خیبر کے کیونکہ وہ خاص اہل حدیبیہ کے لئے تھا، اور حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حدیبیہ اور خیبر کے درمیان آئے تھے۔

یعقوب بن سفیان

۱۱۵۸۰۔ بحول فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سوار کے لئے تین حصے مقرر کئے، دو حصے گھوڑے کے لئے اور ایک حصہ سوار کے لئے۔

ابن ابی شیبہ

۱۱۵۸۱۔ بحول فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھوڑے کے لئے دو حصے مقرر کئے اور اس کے سوار کے لئے ایک۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۸۲۔ سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی عطا نہیں۔“ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۸۳۔ معمر بن قنادة سے روایت کی فرمایا کہ میں نے ابن المسیب سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کا غنیمت میں حصہ تھا کیا وہ اپنے حصے کو تقسیم سے پہلے فروخت کر سکتا ہے؟ سعید بن المسیب نے فرمایا، کہ ہاں، میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو مال غنیمت کو تقسیم سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، سعید نے فرمایا کہ غنیمت میں سونا اور چاندی بھی ہوتے ہیں، معمر کہتے ہیں کہ اور وہ نہیں جانتا کہ مال غنیمت میں اس کا حصہ کتنا ہے۔“ عبد الرزاق

۱۱۵۸۴۔ حشر بن زیاد الاحمسی اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ انہوں نے خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کیا تھا، اور یہ چھ خواتین میں سے چھٹی تھیں، رسول اللہ ﷺ کو جب یہ معلوم ہوا چنانچہ انہوں نے ہماری طرف پیغام بھیجا کہ تم کس کے حکم سے نکلیں؟ اور ہم نے محسوس کیا کہ آپ ﷺ غصے میں ہیں ہم نے عرض کیا کہ ہم دوائیں وغیرہ لے کر آئیں جس سے ہم علاج کریں گی اور حصہ وصول کریں

گی، ستوپلائیں گی، اور جنگی اشعار سنائیں گی اور اللہ کے راستے میں مدد کریں گی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑی ہو جاؤ، فرماتی ہیں کہ ہم زنجیوں کو دواد وغیرہ دیتی تھیں اور ان کے لئے کھانا وغیرہ بناتی تھیں، ان کو تیر وغیرہ دیتی تھیں اور دواد وغیرہ تیار رکھتیں تھیں اور جب جنگ خیبر میں فتح ہوگئی تو آپ ﷺ نے ہمارے لئے بھی اسی طرح حصہ مقرر فرمایا جس طرح مزدوری کے لئے مقرر فرمایا تھا میں نے عرض کیا کہ اے دادی اماں! وہ حصہ کیا تھا فرمایا کہ بھجوریں۔ ابن ابی شیبہ، ابن زنجویہ

۱۱۵۸۵۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن ایک چربی کا تھیلا ملا میں نے اس کو اہتمام سے اپنے پاس رکھا اور خود سے کہنے لگا کہ اس میں سے میں کسی کو کچھ نہ دوں گا، اتنے میں میں نے مڑ کر دیکھا تو جناب رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے تو مجھے حیا آگئی۔ ابن ابی شیبہ

مال غنیمت کے بقیہ مسائل

۱۱۵۸۶۔ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ذکوان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خواتین کے استعمال کا سامان خوشبو وغیرہ رکھنے کا تھیلا لایا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے بھی دیکھا لیکن اس کی قیمت کا اندازہ نہ کر سکے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو میں یہ تھیلا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوا دوں کیونکہ آپ ﷺ ان سے خصوصی محبت فرمایا کرتے تھے، ساتھیوں نے عرض کیا جی ہاں بھجوا دیجئے تو میں یہ تھیلا لے کر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا فتح کر لیا، مسند ابی یعلیٰ

۱۱۵۸۷۔ مطرف اپنے ساتھیوں سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں کہ طلحہ بن عبید اللہ نے بنو طلحہ کے نشاۃ میں سے کچھ خریدا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور تفصیل بیان کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم نے یہ کس سے خریدا ہے؟ یہ میں نے کوفہ میں قادیہ والوں سے خریدا ہے، طلحہ نے کہا کہ تم نے یہ سب کے سب اہل قادیہ سے کیسے خریدا؟ فرمایا کہ تم نے کچھ نہیں کیا یہ تو مال فہ ہے۔

۱۱۵۸۸۔ قتادہ سے وہ رجاء بن حیوۃ سے اور وہ قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ جو مشرکوں نے جمع کر رکھا ہے ان میں سے جو مسلمانوں کو ملا اور اس مال والے نے اس کو پہچان لیا، فرمایا کہ اگر اپنے مال کو تقسیم سے پہلے پالیا تو اسی کا ہے اور اگر.....

۱۱۵۸۹۔ ولید بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ اشتر نے کہا ہے کہ یہ کیا بات ہوئی کہ جو کچھ لشکر میں ہوتا ہے وہ تو تقسیم کیا جاتا ہے اور جو گھروں میں ہوتا ہے وہ تقسیم نہیں ہوتا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بلا بھیجا اور دریافت فرمایا کہ کیا تو نے یہ بات کہی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، تو فرمایا کہ واللہ میں نے تم پر اللہ کے مال میں سے اسلحہ کے علاوہ کچھ تقسیم نہیں کیا جو مسلمانوں کے خزانے میں تھا، جو وہ لے کر تمہاری طرف آئے تھے، سو وہ مال میں نے تمہیں عطا فرمایا اگر وہ ان کو ہوتا تو میں ہرگز تمہیں نہ دیتا اور اسی کی طرف لوٹا دیتا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عطا فرمایا ہے حلال، ہمیشہ حلال ہوتا ہے اور حرام ہمیشہ حرام ہوتا ہے، خدا کی قسم اگر تم میرے بارے میں ملامت گروہ کی خبریں پھیلا دو اور میرے ہاتھ پر بیعت کر لو تو میں تمہارے بارے میں ایسی سیرت اختیار کروں گا کہ تو ریت، زبور، اور انجیل بھی اس بات کی گواہی دیں گی کہ میں نے وہی فیصلہ کیا ہے جو قرآن میں ہے اور کوڑے سے خوب خبر لی۔

۱۱۵۹۰۔ سفیان ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قیدی لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو آزاد کر دیا۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۹۱۔ سبحان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنیمت کے شروع میں کوئی عطا نہیں اور غنیمت کے بعد بھی کوئی عطا نہیں، اور تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ نہ دیا جائے گا علاوہ چرواہے کے، یا چوکیدار کے یا کسی اور کے ہنکانے والے کے۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۹۲۔ حسن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ذمیوں کے غلاموں اور زمینوں کو نہ خریدو، حضرت حسن سے پوچھا گیا کہ

کیوں؟ فرمایا کیونکہ وہ مسلمانوں کے لئے مال نے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ابو عبید

مال غنیمت میں خیانت

۱۱۵۹۲ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسند سے عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ جب کوئی شخص خائن پایا جائے تو اس سے مال لے لیا جائے گا اور سو کوڑے لگائے جائیں گے، اس کا سر اور داڑھی مونڈ دی جائے گی اور اس کی سواری جلادی جائے، اور جو کچھ بھی اس کی سواری میں ہو علاوہ حیوان کے، اور وہ کبھی بھی مسلمانوں کے ساتھ کبھی بھی حصہ نہ لے سکے گا، اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہی کرتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۹۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے اور فرمایا کہ فلاں شہید ہو گئے ہیں اور فلاں شہید ہو گئے ہیں یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس سے گزرے اور کہا کہ فلاں بھی شہید ہو گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، میں اسے آگ کی اس چادر میں لپیٹے ہوئے دیکھ رہا ہوں جو اس نے بطور خیانت مال غنیمت سے اٹھالی تھی، پھر جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن الخطاب جاؤ اور لوگوں کو بتادو کہ جنت میں مومن ہی داخل ہوں گے، چنانچہ میں نکلا اور اعلان کیا کہ جنت میں مومن ہی داخل ہوں گے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسلم ترمذی، دارمی

۱۱۵۹۵ حضرت عبید فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقہ کا تذکرہ کر رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے سنائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب صدقہ میں غلول کا ذکر فرمایا کہ جس نے اونٹ کی خیانت کی یا بکری کی خیانت کی، قیامت کے دن وہ اس جانور کو اٹھائے ہوئے ہوگا تو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں۔ ابن ماجہ، ابن جریر، سنن سعید بن منصور

۱۱۵۹۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں پہلوؤں سے پکڑ پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچا رہا ہوں اور تم اس میں اس طرح گرے جا رہے ہو جیسے پیٹنگے اور نڈیاں اور قریب ہے کہ تمہارے پہلوؤں کو چھوڑ دیا جائے اور تمہیں حوض پر آنے دیا جائے تو تم میرے پاس علیحدہ علیحدہ باجماعتوں کی شکل میں آؤ گے سو میں تمہیں پہچان لوں گا تمہارے ناموں سے اور علامتوں سے جیسے ایک شخص بہت سے اونٹوں میں اپنے اونٹوں کو پہچان لیتا ہے، سو تمہیں بائیں جانب لے جایا جائے گا اور میں تمہارے لئے منت سماجت کروں گا، اور عرض کروں گا یارب! میری امت تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا تھا، یہ آپ کے بعد اے قدموں پھر گئے تھے، سو میں تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانوں گا جو قیامت کے دن پکارتی ہوئی بکری اٹھائے ہوئے آئے گا اور کہے گا یا محمد یا محمد اور میں کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو صاف صاف بتا دیا تھا، اور میں ایسے کسی شخص کو نہ پہچانوں گا جو کسی چیختے ہوئے اونٹ کو اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد، تو میں اس سے کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو صاف صاف بتا دیا تھا اور نہ میں ایسے کسی شخص کو پہچانوں گا جو چیختے ہوئے گھوڑے کو اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد تو میں کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تو صاف صاف بتا دیا تھا اور میں اس شخص کو بھی نہ پہچانوں گا جو ایک چمڑے کا خشک ٹکڑا اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد اور میں کہوں گا میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو صاف صاف بتا دیا تھا۔

رامہز امزی فی الامثال، اور سیار بن حاتم فی الزہد

۱۱۵۹۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے مال غنیمت میں سے ایک رسی کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے پہلو تہی کی اس نے پھر پوچھا آپ ﷺ نے پھر پہلو تہی فرمائی، جب وہ بار بار یہی کرنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے ایک رسی کے بدلے آگ سے کون بجائے گا؟

۱۱۵۹۸ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ عقیل بن ابی طالب اپنی گھر والی فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ کے پاس گئے ان کی تلوار خون میں لت

پت تھی، اہلیہ نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم قتل کر کے آئے ہو سو تمہیں مشرکین کے مال غنیمت میں سے کیا ملا؟ بولے اس سوئی کو سنبھال لو اس سے اپنے کپڑے سینا اور سوئی اہلیہ کے حوالے کر دی، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے نمائندے کو پکارتے سنا جو کہہ رہا تھا کہ اگر کسی کو کوئی چیز ملی ہے تو واپس کر دے اگر چہ وہ سوئی ہی کیوں نہ ہو، حضرت عقیل اپنی اہلیہ کے پاس واپس آئے اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ تمہاری سوئی تمہارے پاس نہ رہے گی چنانچہ سوئی واپس لی اور جا کر مال غنیمت میں جا کر ڈال دی۔

۱۱۵۹۹ اور ارفع فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ یثرب میں سے گزرے اور فرمایا اف، اف، جبکہ ان کے ساتھ میرے علاوہ اور کوئی نہ تھا سو میں خوف زدہ ہو گیا، اور میں نے پوچھا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، فرمایا کہ اس قبر میں جو شخص ہے اس کو میں نے بنو فلاں میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا تو اس نے ایک چادر بطور خیانت اٹھالی سو میں اسے اسی دھکتی ہوئی چادر میں لپیٹے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ طبرانی

۱۱۶۰۰ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مال غنیمت کے اونٹ کو سامنے کھڑا کر کے نماز ادا فرمائی، اور فارغ ہونے کے بعد ایک ٹکڑا انگلیوں میں اٹھایا یہ بالوں کا گچھا تھا، فرمایا کہ یہ بھی تمہارے مال غنیمت میں سے ہے اور اس میں سے میرے لئے خمس کے علاوہ کچھ نہیں اور خمس تم میں لٹوایا جائے گا چنانچہ سوئی اور دھاگہ تک ادا کر دیا اس سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز بھی اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو کیونکہ مال غنیمت میں خیانت کرنا خان کے لئے دنیا اور آخرت میں عار اور شرمندگی ہوگا، اللہ کے راستے میں لوگوں سے جہاد کرو، قریب اور دور اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرو، اور سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو، اور تم پر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ضروری ہے، کیونکہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ غم اور فکر سے نجات عطا فرماتے ہیں۔ ابونعیم

جنگی قیدی

۱۱۶۰۱ معمر بن عبد اللہ کریم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ مشرک قیدیوں کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ (جبکہ ان قیدیوں کے بدلے) اتنا اتنا قیدی قبول کیا جا چکا تھا ان کا فدیہ نہ لو بلکہ ان کو قتل کر دو۔ ابو عبیدہ فی کتاب الاموال ۱۱۶۰۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کافروں کے ہاتھ سے ایک مسلمان کو چھڑا لینا مجھے جزیرۃ العرب سے زیادہ پسند ہے۔

۱۱۶۰۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا، جان لو کہ مشرکوں کے پاس جتنے بھی مسلمان قیدی ہیں ان کی آزادی کے لئے مال مسلمانوں کے بیت المال سے دیا جائے گا۔ ابن ابی شیبہ اور ابن راہویہ

۱۱۶۰۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی عربی کو غلام نہیں بنایا جاسکتا۔ الشافعی، مشفق علیہ

۱۱۶۰۵ امام شعیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سائب بن الاقرع کو لکھا کہ مسلمانوں میں سے جو کوئی بھی اپنا غلام اور سازو سامان بالکل اصل پالے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر اس نے اپنا مال تقسیم ہونے کے بعد کسی تاجر کے پاس پایا تو اس کا اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی بھی آزاد جسے تاجروں نے خرید لیا ہو تو ان کو اصل قیمت واپس کی جائے گی کیونکہ آزادی کی خرید و فروخت نہیں ہو سکتی۔

۱۱۶۰۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا تو ان کو کچھ قیدی ملے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے جتنے بھی کسان اور کاشتکار وغیرہ ہیں ان کو چھوڑ دو۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۰۷ ابراہیم بن محمد بن مسلم بن حجرہ اپنے دادا اسلم بن حجرہ الانصاری سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں قریطہ کے قیدیوں پر مقرر فرمایا تھا تو وہ لڑکے کے زیر نفاذ دیکھتے تھے اگر وہاں بال اگے ہوتے تو اس کو قتل کر دیتے اور اگر بال نہ اگے ہوتے تو اس کو مسلمانوں کے مال غنیمت میں رکھا جاتا ہے۔ الحسن بن سفیان، ابن مندہ

۱۱۶۰۸..... اسود بن سریق فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک قیدی لایا گیا تو وہ قیدی کہنے لگا کہ اے اللہ میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں لیکن محمد ﷺ کے حضور توبہ نہیں کرتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اپنے گھر والوں کے لئے حق پہچان لیا۔

مسند احمد، طبرانی، دار قطنی، فیہ الافراد، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان سعید بن منصور
۱۱۶۰۹..... بکر بن مراد اور بن بشارہ و ردان بن مخزوم اور ربیعہ بن ریح العنبرین سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے آپ ﷺ اپنے حجرے میں آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں عیینہ بن حصن بنو غنم کے قیدی لے کر حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا ہمارے قبیلے کے قیدی جبکہ ہم تو آپ کی خدمت اقدس میں مسلمان ہو کر آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ کہ مسلمان ہو گئے ہو، سو میں اور وردان ڈر گئے اور ربیعہ نے قسم کھائی۔

۱۱۶۱۰..... ثعلبہ بن الحکم فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے گرفتار کر لیا تھا اور میں اس وقت نوجوان تھا تو میں رسول اللہ ﷺ کو ملوث مارنے سے منع فرما رہے تھے۔ ابو نعیم

۱۱۶۱۱..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے عرب قیدیوں کے بارے میں آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ایک آدمی کا فدیہ آٹھ اونٹ سے بارہ اونٹ تک ہیں، اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا فدیہ چار سو درہم مقرر فرمادیا۔ عبدالرزاق
۱۱۶۱۲..... طاؤس فرماتے ہیں کہ عرب قیدیوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ آزاد کردہ غلاموں کا فدیہ دو غلام یا آٹھ اونٹ اور عربی کا فدیہ ایک غلام یا چار اونٹ مقرر فرمائے۔ عبدالرزاق

۱۱۶۱۳..... عکرمہ فرماتے ہیں کہ عرب غلام کے فدیے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ انہی میں سے وہ شخص جس کو زمانہ جاہلیت میں گرفتار کیا گیا تھا اس کا فدیہ آٹھ اونٹ ہوگا اور لڑکا اگر باندی کا ہو تو دو وصیف کا فیصلہ فرمایا، وصیفوں میں سے ایک مذکر ایک مؤنث، اور زمانہ جاہلیت کی قیدی عورت کا فدیہ ماں کے آقا دادا کریں گے اور وہی اس کا عصہ ہوں گے اور اس کی میراث بھی لیں گے جب تک باپ آزاد نہ ہو جائے، اور زمانہ اسلام کے قیدی کا فدیہ چھ اونٹ مقرر فرمایا مرد عورت بچہ سب کے لئے۔ عبدالرزاق
فائدہ:..... وصیف اس لڑکے کو کہتے ہیں جو خدمت کرنے کے قابل ہو گیا ہو، واللہ اعلم۔ (مترجم)

قیدیوں کے بارے میں بقیہ ہدایات

۱۱۶۱۴..... رباع بن الحارث فرماتے ہیں کہ اسلام سے پہلے جو عربوں نے ایک دوسرے کو قیدی بنالیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ فرماتے تھے کہ اگر کسی نے اپنے گھر والوں میں سے کسی مملوک کو کسی عرب محلے میں پہچان لیا تو اس کا فدیہ ایک غلام کے بدلے دو غلام اور ایک باندی کے بدلے دو باندیاں ہوں گی۔ ابن سعد
۱۱۶۱۵..... ابوالامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن جناب رسول اکرم ﷺ منس پڑے، پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ کیوں بنے؟ فرمایا کہ اس قوم کو دیکھ کر جن کو زنجیروں میں باندھ کر جنت میں لایا جا رہا تھا۔ ابن النجار

خراج

۱۱۶۱۶..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے ابراہیم النخعی روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسلمان ہو گیا، اور عرض کیا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں میری زمین سے خراج ہٹا دیجئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیری زمین جنگ لڑکر حاصل کی گئی تھی، اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ فلاں فلاں زمین ہے جس میں آپ اس سے زیادہ خراج لیتے ہیں جتنا اس کی زمین پر لیتے ہیں تو فرمایا کہ ان کے لئے کوئی گنجائش نہیں ان سے ہم نے صلح کی ہے۔

عبدالرزاق، ابو عبیدہ فی الاموال، ابن عبدالحکم، فی فتہ ح مسمر، متفق علیہ

۱۱۶۱۷..... ابو بکر وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عثمان بن حنیف کو سواد کا خراج وصول کرنے بھیجا اور ان کا روزانہ کا وظیفہ چوتھائی بکری اور پانچ درہم مقرر فرمائے، اور انہیں حکم دیا کہ پورے سواد کی پیمائش کر لیں خواہ علاقہ آباد ہو یا بنجر البتہ شورزدہ زمین، ٹیلوں، جھاڑیوں اور تالابوں کی پیمائش نہ کریں اور ان جگہوں کی جہاں پانی پہنچتا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف نے جبل کے علاوہ سارے علاقے کی پیمائش کی یعنی حلوآن سے لیکر عرب سرزمین تک جو فرات کے زیریں علاقے میں واقع ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہر وہ چیز جہاں تک پانی پہنچتا ہے خواہ آباد ہو یا بنجر اس کو میں نے چھتیس کروڑ جریب پایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیمانہ ایک ذراع ایک مٹھی اور ایک مڑا ہوا گوتھا ہوا کرتا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ہر جریب خواہ آباد ہو یا بنجر، اس پر کام ہوتا ہو یا نہ ایک درہم اور ایک قفیز مقرر کرو، اور تر کھجوروں پر پانچ درہم اور دس قفیز مقرر کرو اور ان کو کھجور اور دیگر درختوں کے پھل کھلاؤ، اور فرمایا کہ یہ ان کے لئے ان کے شہروں کو آباد کرنے کے لئے خوراک ہوگی اور ذمیوں میں سے خوشحال پر اڑتا لیس درہم اور اس سے کم پر چوبیس درہم مقرر کرو اور جس کے پاس کچھ نہ ہو تو اس پر بارہ درہم مقرر کرو، فرمایا کہ ایک متمثل درہم ہر ماہ کسی کو محتاج نہیں کرے گا، اور جو خراج ان پر مقرر کیا تھا اس کے بدلے ان سے غلامی کو دور کر دیا اور اس کو زمین کا کرایہ بنا دیا، چنانچہ پہلے سال سواد کو فہ کے خراج سے آٹھ کروڑ درہم لئے گئے پھر آئندہ سال بارہ کروڑ درہم لئے کر گئے اور یہ سلسلہ چلتا رہا۔ ابن سعد

۱۱۶۱۸..... عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہر سال اپنی ضرورت کے مطابق مال روک کر مصر کا ہزیہ اور خراج روانہ فرماتے تھے، پھر ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خراج بھیجنے میں دیر ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ملامت کی اور ڈانٹا اور لکھا کہ اس بات پر مت گھبراؤ، اے ابو عبد اللہ! کہ حق ہی کی وجہ سے تم سے لیا جائے اور دیا جائے، کیونکہ حق تو روشن ہے، لہذا مجھے اور اس کو اکیلا چھوڑ دو جو اس معاملے میں جھگڑتا ہے (تاکہ میں اس کو دیکھ لوں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ناراض رہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن العاص نے جوابی خط لکھا کہ اہل مصر مہلت چاہتے تھے کہ ان کے غلے کو دیکھ لیا جائے، چنانچہ میں نے مسلمانوں کے لئے دیکھا تو ان کے لئے نرمی کو بہتر پایا اس سے کہ اس کو پھاڑ دیا جائے سو وہ ایسی چیزیں بیچنے میں لگ جائیں گے جس سے ان کا کوئی بھلا نہ ہوگا اور خراج ختم ہو جائے گا اور خدا کی قسم میں نے صحیح کیا ہے اے امیر المؤمنین۔ والسلام۔ ابن سعد

۱۱۶۱۹..... عبدالملک بن عبید کہتے ہیں کہ انباط شام کے لوگوں پر یہ شرط لگائے کہ ان کے پھل اور تنکے وغیرہ مسلمانوں کو ملیں گے اور انھوں نے نہیں لئے۔ ابو عبید

۱۱۶۲۰..... طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ نہر الملک کی ایک محنت کش عورت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ اس کی زمین اس کے حوالے کر دو وہ اس سے خراج ادا کرے گی، وہ مسلمان ہو گئی تھی۔ ابو عبید فی الاموال، عبدالرزاق

۱۱۶۲۱..... ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل نجران کو لکھا کہ میرے بعد تم میں سے جو مسلمان ہو جائے میں اس کو بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور اس کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اپنی کھیتی باڑی کا نصف ادا کرے، اور جب تک تم ٹھیک رہو میں تمہیں وہاں سے نکالنا نہیں چاہتا اور تمہارے عمل سے راضی ہوں۔ بیہقی فی شعب الایمان

۱۱۶۲۲..... عطیہ بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن حزم کو حصص کے لشکر کا عامل بنایا، جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے کوڑا اٹھایا، سعید نے عرض کیا کہ آپ کا سیلاب بارش سے پہلے آ گیا اگر آپ رضامندی طلب کریں گے تو آپ کو راضی نہ کریں گے اگر آپ مزادیں گے تو ہم صبر کریں گے اگر آپ معاف کر دیں گے تو ہم شکریہ ادا کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا لحاظ کیا اور درہ رکھ دیا اور فرمایا کہ مسلمان پر اس سے زیادہ ذمہ داری نہیں، تم نے خراج بھیجنے میں دیر کی؟ تو سعید نے عرض کیا، کہ آپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ کسان سے چار دینار سے زیادہ نہ لیں، ہم نہ اس پر اضافہ کرتے ہیں نہ کمی البتہ ہم ان کی فصل کا انتظار کرتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک میں زندہ ہوں تیری عزت کروں گا۔ ابو عبید، ابن زنجویہ فی الاموال

۱۱۶۲۳..... ابو بکر و لاحق بن عبید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یا سر رضی اللہ عنہ کو فہ کے لئے نمازوں

اور لشکروں پر امیر بنا کر بھیجا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قضاء اور بیت المال کا امیر بنا کر بھیجا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف زمین کی پیمائش کے کام پر مقرر کر کے بھیجا اور ان کے لئے ہر روز ایک کبریٰ مقرر کی اس میں سے ایک حصہ اور وغیرہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے لئے اور دوسرا حصہ باقی دونوں حضرات کے درمیان تقسیم فرمایا، اور پھر فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ کسی بھی علاقے سے اگر روزانہ ایک کبریٰ لی گئی تو جلد ہی وہ ویران ہو جائے گا، سو اس کے بعد حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے زمین کی پیمائش کی اور انگوروں کے گنجان باغوں کے ہر جریب پر دس درہم ٹھوروں کے ہر جریب پر پانچ درہم اس کے ہر جریب پر چھ درہم گندم کے ہر جریب پر چار درہم اور جو کے ہر جریب پر دو درہم مقرر فرمائے، اور ذمیوں کے مال میں جو مختلف ہوتا رہتا تھا ہر تیس درہم میں ایک درہم مقرر فرمایا اور ان پر ان کے بغیر زیور والی عورتوں اور بچوں میں سالانہ چوبیس درہم مقرر فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تفصیل سے آگاہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی اور راضی ہو گئے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حربی تاجر جب ہمارے پاس آئیں تو ان سے ہم کتنا وصول کریں؟ فرمایا کہ جب تم ان کے پاس جاتے ہو تو کتنا وصول کرتے ہو؟ عرض کیا کہ عشر۔ تو فرمایا کہ ان سے عشر وصول کرو۔ ابو عبیدہ، ابن زنجویہ، متفق علیہ ۱۱۶۶۳ طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ نہر ملک کے علاقے سے ایک عورت مسلمان ہو گئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ اپنی زمین اختیار کر لے اور اپنی زمین پر واجب الادا کو ادا کرے تو اس کو اور اس کی زمین کو چھوڑ دو ورنہ پھر مسلمانوں اور ان کی زمینوں کے درمیان راستہ چھوڑ دو۔ متفق علیہ۔

۱۱۶۶۵ ابو عیون اقصیٰ فرماتے ہیں کہ اہل سواد میں سے جب کوئی مسلمان ہو جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو اپنی زمین کا خراج ادا کرتے رہنے دیتے۔ متفق علیہ ۱۱۶۶۶ امام شعبی فرماتے ہیں کہ رفیل مسلمان ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی زمین خراج کے بدلے اس کے حوالے کر دی اور اس کے لئے دو ہزار مقرر کئے۔ متفق علیہ

۱۱۶۶۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ سعید بن زید کو کچھ زمین دے دیں، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ابن الرقیل کی زمین میں سے ان کو دے دی، چنانچہ ابن الرقیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین ہماری اور آپ کی صلح کس شرط پر ہوئی تھی، فرمایا اس شرط پر کہ تم جزیہ دو گے اور تمہاری زمینیں اور مال تمہارے ہی پاس رہیں گے، عرض کیا، یا امیر المؤمنین، میری زمین سعید بن زید کے حوالے کی گئی ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ زمین واپس کر دیں، پھر ابن الرقیل کو اسلام کی دعوت دی تو وہ مسلمان ہو گیا، تو اس کے لئے سات سو مقرر کیا اور اس کے اس عطا کو ختم میں رکھا اور فرمایا کہ اگر تو اپنی زمین پر رہے اور جو دینا تھا دیتا رہے۔ متفق علیہ

۱۱۶۶۸ امام شعبی فرماتے ہیں کہ عتبہ بن فرقد نے دریائے فرات کے کنارے جگہ خریدی تا کہ اس میں قصبہ اگائیں، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتائی گئی تو آپ نے پوچھا کہ کس سے خریدی ہے؟ عرض کیا کہ اس کے مالکوں سے جو جب مہاجرین و انصار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تو فرمایا کہ، یہ اس زمین کے رہنے والے ہیں ان میں سے کسی سے خریدی تھی، عرض کیا نہیں، فرمایا تو جس سے خریدی تھی اس کو واپس کر دو اور اپنا مال لے لو۔ ابو عبیدہ اور ابن زنجویہ

۱۱۶۶۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ خراجی زمین خریدنے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس پر تو مسلمانوں کا خراج ہے۔ متفق علیہ

وطائف اور عطایا

۱۱۶۳۰ امام شعبی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم شہید ہو گئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سالم کی اہلیہ کو نصف دیا اور باقی نصف مال اللہ کے راستے میں دے دیا۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۶۳۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اگر آخری مسلمان بھی باقی ہوتا اور جب کوئی علاقہ فتح ہوتا تو میں اس کے حصے اسی طرح تقسیم کرتا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے حصے تقسیم فرمائے تھے، لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کو جزیہ ملتا رہے اور آخری مسلمان ایسا رہ جائے کہ اس کے لئے کچھ نہ بچے۔ ابن ابی شیبہ، ابو عبیدہ، ابن زنجویہ معاً فی الاموال اور مسند ابن وہب اور مسند احمد، بخاری،

ابوداؤد، ابن خزیمہ، ابن الجارود، طحاوی، مسند ابی یعلیٰ، خرائط فی مکارم الصلاقی، متفق علیہ

۱۱۶۳۲۔ حارث بن مغرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ اما بعد، تحقیق میں تمہارے پاس عمار بن یاسر کو امیر اور عبداللہ بن مسعود کو استاد اور زبیر بن کھنصہ کو سربراہ رکھنا، اور یہ دونوں حضرات جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں نہایت شریف اور معزز حضرات ہیں، سوان سے سیکھو اور ان کی اطاعت کرو اس میں کچھ شک نہیں کہ میں نے تمہیں خود پر ترجیح دی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے معاملے میں، اور سواد میں میں نے عثمان رضی اللہ عنہ ابن حنیف کو بھیجا ہے، ان کو روزانہ ایک بکری دو اس کا کچھ حصہ اور پیٹ عمار کے لئے اور باقی دوسرا حصہ ان تینوں حضرات کے لئے ہے۔ ابن سعد، مستدرک حاکم، سعید بن منصور

۱۱۶۳۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اولین مہاجرین کے لئے چار ہزار مقرر کئے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے ساڑھے تین ہزار، عرض کیا گیا کہ ابن عمر بھی تو مہاجرین میں سے ہیں ان کے لئے آپ نے چار ہزار سے کم کیوں کیے؟ تو فرمایا کہ اس کے تو صرف باپ نے ہجرت کی ہے وہ اس طرح نہیں کہ جیسے خود ہجرت کی ہو۔ بخاری، دارقطنی فی الافراد سنن کبریٰ بیہقی فائدہ۔ یہ اس لئے فرمایا کیونکہ ہجرت کے وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نہایت کم سن تھے، اور غزوہ احد جو ہجرت کے بعد ہوا اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عمر صرف ۱۲ برس تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۶۳۴۔ موسیٰ بن علی بن رباح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ جو قرآن کریم کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے تو ابن ابی کعب کے پاس آئے، اگر کوئی فرائض کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے تو زید بن ثابت کے پاس جائے اور اگر کوئی فقہ کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے تو وہ معاذ بن جبل کے پاس جائے، اور اگر کوئی مال کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خازن اور تقسیم کرنے والا بنایا ہے، سنو! میں سب سے پہلے مہاجرین اولین سے شروع کرنے والا ہوں میں اور میرے ساتھی، اور ان کو دوں گا، پھر انصار کو دینا شروع کروں گا جنہوں نے امان اور ٹھکانہ دیا ان کو دوں گا، پھر امیہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کو دوں گا، سو جس نے جلدی ہجرت کی اس کو عطا بھی جلدی ملے گی اور جس نے تاخیر سے ہجرت کی اس کو عطا بھی دیر سے ملے گی سوا کر کسی کو برا بھلا کہنا ہی ہے تو اپنی سواریوں کو کہو۔ ابو عبیدہ فی الاموال، ابن ابی شیبہ، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۶۳۵۔ سفیان بن وہب الخولانی فرماتے ہیں کہ جب ہم نے بغیر عہد کے مصر فتح کر لیا تو حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے عمرو بن العاص اس کو تقسیم کر دو، حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا کہ میں اس کو تقسیم نہ کروں گا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم اس مال کو اسی طرح تقسیم کریں گا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم اس مال کو اسی طرح تقسیم کریں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا مال تقسیم کیا تھا، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس مال کو اس وقت تک تقسیم نہ کروں گا جب تک امیر المؤمنین کو اطلاع نہ کر دوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اس مال کو اس وقت تک برقرار رکھو جب تک تمہارے پاس موجود جانوروں کے پوتے نواسے بھی اس جہاد میں شریک نہ ہو جائیں۔

ابن عبد الحکم فی فتوح مصر، ابن وہب، ابو عبیدہ، ابن زنجویہ معاً فی الاموال، متفق علیہ

۱۱۶۳۶۔ عیاض الاشعری فرماتے ہیں: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ غلاموں، باندیوں اور گھوڑوں کو بھی وظیفہ عطا فرماتے۔“ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۳۷۔ سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نو مولود بچے کے لئے بھی وظیفہ مقرر فرماتے۔ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۳۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے فرائض مقرر فرمائے، رجس تیار کروائے اور اجنبیوں کو باہم روشناس کرایا، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے ساتھیوں سے روشناس کروایا۔ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۳۹... مجلہ الغفاری فرماتے ہیں کہ تین مملوک غلاموں نے بدر میں شرکت کی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ہر ایک کو ہر سال تین ہزار دیتے۔

۱۱۶۴۰ ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وظائف مقرر کرنے شروع کیے تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ دینی ذات سے شروع کریں تو فرمایا نہیں، پھر جناب رسول اللہ ﷺ کی قربت کا لحاظ کرتے ہوئے دینا شروع کیا، چنانچہ پہلے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پھر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے پھر پانچ قبیلوں کے درمیان یہاں تک کہ بنو عدی بن کعب پر انتہا ہو گئی۔ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۴۱... قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بدر کے لئے پانچ ہزار مقرر فرمائے اور فرمایا کہ میں ان کو باقی لوگوں پر ضرور فضیلت دوں گا۔ ابو عبیدہ، ابن ابی شیبہ، بخاری، متفق علیہ

بیت المال سے وظیفہ

۱۱۶۴۲... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں باقی رہا تو ایک شخص کا وظیفہ چار ہزار تک کروں گا، ایک ہزار اسلحے کے لئے، ایک ہزار خرچے کے لئے، ایک ہزار گھر والوں کے لئے، اور ایک ہزار گھوڑے کیلئے۔ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۴۳... حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک اور سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے لئے پانچ پانچ ہزار اور انصار کے لئے چار چار ہزار وظیفہ مقرر فرمایا، اور مہاجرین کی اولادوں میں سے جنہوں نے جنگ بدر میں شرکت نہ کی تھی ان کا بھی چار ہزار وظیفہ مقرر ہوا۔

ان میں عمر بن ابی سلمہ بن عبدالاسد الخزومی، اسامہ بن زید محمد بن عبداللہ بن جحش الاسدی، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شامل تھے، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابن عمر تو ان میں سے نہیں ہے وہ تو وہ تو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر میرا حق بنتا ہے تو عطا فرما دیجئے ورنہ رہنے دیجئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کا حصہ بھی پانچ ہزار لکھ دو اور میرا چار ہزار لکھ دو، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے میں نہیں چاہتا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں اور تو دونوں پانچ پانچ ہزار وصول نہیں کر سکتے۔ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۴۴... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ بحرین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، فرماتے ہیں، میں ان کے پاس پہنچا اور ان کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو میں نے انہیں سلام کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا لائے؟ میں نے عرض کیا پانچ لاکھ لایا ہوں، دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، ایک لاکھ، اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ، فرمایا تم اوگھر رہے ہو اپنے گھر چلے جاؤ اور سو جاؤ کل میرے پاس آنا، میں اگلے دن پھر خدمت میں حاضر ہوا، پھر دریافت فرمایا کہ کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا پانچ لاکھ، دریافت فرمایا کہ پاکیزہ مال ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے اس کے علاوہ اور کچھ معلوم نہیں ہے پھر لوگوں سے فرمایا کہ یہ میرے پاس بہت سامان لائے ہیں سو اگر تم لوگ چاہو تو تمہارے لئے تیار کر رکھیں اور اگر تم چاہو تو تم کو کسی پیمانے سے ناپ ناپ کر دے دیں؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین، یہ نجی لوگ فہرستیں اور رجسٹر بنایا کرتے ہیں اور انہی کے مطابق لوگوں کو دیتے ہیں میں نے ان کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی رجسٹر بنوائے اور مہاجرین کے لئے پانچ پانچ ہزار وظیفہ مقرر فرمایا اور انصار کے لئے چار چار ہزار، اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے لئے بارہ بارہ ہزار وظیفہ مقرر فرمایا۔ ابن ابی شیبہ، یشکوری فی یشکریات، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۶۴۵... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ بحرین کے حکمران کے پاس گئے تو انہوں نے میرے ساتھ آٹھ لاکھ دو سو تھم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجے، چنانچہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ کیا لائے ہو؟ ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا کہ آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں، دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ کیا کہہ رہے ہو؟ تم تو ایک دیہاتی ہو، سو میں نے

ہاتھوں پر پورے پورے گن کر بتائے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کو طلب فرمایا اور مال کے بارے میں ان سے مشورہ فرمایا لیکن سب میں اختلاف ہو گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ یہاں تک کہ ظہر کے وقت ان کو دوبارہ طلب فرمایا، اور فرمایا کہ میں اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص سے ملا ہوں اور اس سے مشورہ کیا ہے اور ان کے رائے مجھ پر منتشر نہیں ہوئی، پھر فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے علاقوں والوں سے اپنے رسول ﷺ کو دیا ہے تو وہ اللہ اس کے رسول ﷺ ان کے قربت داروں، پیغمبروں، مسکینوں، اور مسافروں کا حق ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو کتاب اللہ کے مطابق تقسیم فرمادیا۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۶۳۶..... اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ اس مال کے لئے جمع ہو جاؤ اور دیکھو اس بارے میں تم کیا سمجھتے ہو اور میں نے اللہ کی کتاب سے آیات پڑھی ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا کہ ”اللہ نے اپنے رسول کو جو مال عطا کیا ہے“ سے لے کر یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں تک۔ (سورۃ الحشر آیت ۷-۸) اور خدا کی قسم وہ تنہا ان سب کے لئے نہیں ہے اور وہ لوگ جنہوں نے گھر فراہم کئے اور (سورۃ الحشر آیت ۹) اور خدا کی قسم وہ تنہا ان کے لئے نہیں ہے اور لوگ جو آئے ان کے بعد (سورۃ الحشر آیت ۱۰) خدا کی قسم مسلمانوں میں سے کوئی نہیں جس کا اس مال میں حق نہ ہو، خواہ اس کو دیا گیا ہو یا نہ دیا گیا ہو، بھلے وہ عدل کا کوئی چرواہا ہی کیوں نہ ہو۔ سنن کبریٰ بیہقی، ابن ابی شیبہ

۱۱۶۳۷..... حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک باندی نکلی ہم نے کہا امیر المؤمنین کی موطوہ ہے اس نے سن لیا اور اس نے کہا کہ میں امیر المؤمنین کی موطوہ نہیں ہوں اور نہ ہی ان کے لئے حلال ہوں میں تو اللہ کے مال میں سے ہوں، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے اس مال میں سے کیا حلال سمجھا ہے اس سے میں نے دو کپڑے حلال سمجھ کر لئے ہیں ایک سردیوں کے لئے اور ایک گرمیوں کے لئے اور میرے پاس اپنے حج اور عمرے اور اپنے بعد اپنے گھر والوں کی خوراک کی گنجائش نہیں ہے اور مسلمانوں کے ساتھ میرا حصہ انہی کی طرح ہے نہ

ان سے زیادہ اور نہ ان سے کم۔ ابو عبیدہ فی الاموال، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۶۳۸..... یحییٰ بن سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن الارم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کا مال ہر ماہ ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو، مسلمانوں کا مال ہر جمعہ کو تقسیم کیا کرو، پھر فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کا مال ہر روز ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو، تو قوم کے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین اگر آپ مسلمانوں کے بیت المال میں کچھ باقی رکھیں جو کسی مصیبت میں یا کسی باہر کے کام میں کام آجائے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ تیری زبان پر شیطان جاری ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی حجت مجھے القافر مادی اور اس کے شر سے مجھے بچالیا، میں نے بھی اس کے لئے وہی تیار کر رکھا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کر رکھا تھا یعنی اللہ عز و جل کے رسول ﷺ کی اطاعت۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۶۳۹..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آٹھ لاکھ درہم لے کر پہنچا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا لے کر آئے ہو، میں نے عرض کیا کہ آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں فرمایا کہ تم اسی ہزار ہی لائے ہو گے میں نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ میں آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں فرمایا کہ میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ تم بین کے بے عقل ہو؟ تم اسی ہزار لائے ہو اچھا بتاؤ آٹھ لاکھ کتنے ہوتے ہیں؟ سو میں نے ایک ایک لاکھ کر کے گنا یہاں تک کہ آٹھ لاکھ پورے گئے پھر فرمایا کہ کیا یہ پاکیزہ مال ہے تو پریشان ہوا! میں نے عرض کیا جی ہاں سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ رات بے چینی سے گزار لی یہاں تک کہ جب فجر کی اذان ہوئی تو ان سے ان کی اہلیہ نے کہا آپ رات بھر نہیں سوئے؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب کیسے سو جائے جبکہ اتنے لوگ آگئے ہیں جو آغاز اسلام سے اب تک اتنے نہیں آئے، اگر عمر ہلاک ہو گیا تو کون بچائے گا؟ اور وہ مال بھی اس کے پاس ہو اور حق دار کو بھی نہ دیا ہو؟ سو جب آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز ادا فرما چکے تو رسول اللہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ آپ کے پاس جمع ہو گیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج رات لوگوں کے پاس اتنا مال آیا ہے کہ آغاز اسلام سے پہلے آج تک اتنا مال نہیں آیا، سو میری اس معاملے میں ایک رائے ہے تم بھی مجھے مشورہ دو، میرا خیال ہے کہ لوگوں کو پیانے بھر بھر کر دوں، عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین ایسا نہ کریں لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور مال بڑھتا جا رہا ہے، بلکہ ان کو آپ

کتاب اللہ کے مطابق نتیجے سوجب کبھی لوگ زیادہ ہوں اور مال بھی زیادہ ہو تو آپ ان کو اسی طریقے سے وظائف دے سکیں گے۔ پھر فرمایا کہ اچھا مجھے یہ مشورہ دو کہ میں پہلے کس سے شروع کروں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا امیر المؤمنین آپ اپنے آپ سے شروع کیجئے آپ ہی اس معاملے کے نگران ہیں اور انہی میں سے کسی نے کہا کہ اور امیر المؤمنین زیادہ جانتے ہیں، فرمایا نہیں بلکہ میں جناب نبی کریم ﷺ سے شروع کرتا ہوں اور پھر جو زیادہ قریب ہو درجہ بدرجہ چنانچہ اسی کے مطابق فہرست تیار کی گئی، بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب سے شروع کیا گیا اور ان سب کو دیا گیا پھر بنو عبد شمس کو دیا گیا، پھر بنو نفل بن عبد مناف کو دیا گیا اور بنو عبد شمس کو شروع میں اس لئے رکھا تھا کیونکہ وہ بنو ہاشمی کے ماں شریک بھائی تھے۔

ابن سعد، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۶۵۰ .. حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شریعت اور سلمان بن ربیعہ الباہلی کو قضاء پر مقرر فرمایا۔ عبد الرزاق
۱۱۶۵۱ .. حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو میں نے طریقے کے مطابق نہ چھوڑا ہوتا تو ان کو کچھ نہ ملتا۔ میں نے جو علاقہ بھی فتح کیا اس کا مال ایسے ہی تقسیم کر دیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا مال تقسیم کر دیا تھا، لیکن، میں اس کو ان کے لئے بطور خزانے کے چھوڑتا ہوں۔

بخاری، ابو داؤد، سنن کبریٰ بیہقی

مال غنیمت کی تقسیم کا طریقہ

۱۱۶۵۲ .. منذر بن عمرو الوادعی فرماتے ہیں کہ انہوں نے گھوڑے کے لئے دو حصے اور گھوڑے والے کے لئے ایک حصہ مقرر کیا پھر تفصیل سے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے تو سنت پر عمل کیا۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۶۵۳ .. جبیر بن الحویرث فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فہرستیں بنانے کے سلسلے میں مسلمانوں سے مشورہ کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو مال سال بھر میں آپ کے پاس جمع ہو وہ آپ سارا کا سارا تقسیم کر دیں اور اس میں سے کچھ نہ رکھیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ مال بہت زیادہ ہے لوگوں کے لئے کافی ہے اگرچہ ان کو گناہ جائے تاکہ آپ لینے والوں اور نہ لینے والوں کو الگ الگ پہچان لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ معاملہ الجھ جائے، ولید بن ہشام بن مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین میں شام سے ہو کر آیا ہوں انہوں نے الگ الگ فہرستیں اور الگ الگ لشکر بتا رکھے ہیں سو آپ بھی الگ الگ فہرستیں اور الگ الگ لشکر بنا کر رکھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشورے کو قبول کر لیا اور عقیل بن ابی طالب محمضہ بن نوفل اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کو بلایا یہ لوگ قریش کے نسب ناموں کے ماہر تھے، ان کو حکم فرمایا کہ لوگوں کے نام ان کے درجات کے مطابق تحریر کریں، چنانچہ انہوں نے لکھے اور بنو ہاشم سے شروع کئے اور پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کا نام لکھا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کا نام لکھا خلافت کا لحاظ رکھتے ہوئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا کہ خدا کی قسم میرا بھی یہی دل چاہتا ہے کہ ایسا ہی ہو لیکن نبی کریم ﷺ کے قریبی رشتے داروں سے شروع کرو اور درجہ بدرجہ لکھتے جاؤ اور عمر کو وہاں رکھو جہاں اللہ نے رکھا ہے۔ ابن سعد

۱۱۶۵۴ .. اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کے سامنے فہرستیں پیش کی گئیں، سب سے پہلے بنو ہاشم تھے پھر بنو تیمم، پھر بنو عدی، فرمایا کہ عمر کو وہاں رکھو جہاں اس کی جگہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کے رشتے داروں سے درجہ بدرجہ شروع کرو، بنو عدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ ﷺ کے خلیفہ یا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب رسول اکرم ﷺ کے خلیفہ تھے، سو اگر آپ خود کو بھی اسی حیثیت سے رکھیں جیسے ان لوگوں نے رکھا تو (کیسا ہو؟) فرمایا ارے ارے، اے بنو عدی کیا تم میری پشت پر مارنا چاہتے ہو، اس طرح تو میں ضرور تمہاری خاطر اپنی نیکیاں ضائع کر بیٹھوں گا، نہیں خدا کی قسم یہاں تک کہ تمہارا بلاوا آ جائے اور میں فہرستیں تمہارے سامنے ترتیب دے دوں یعنی تمہیں سب سے آخر میں رکھوں، بے شک میرے دوسرا بھی تھے جو ایسے راستے پر چلے کہ اگر میں نے ان کی مخالفت کی تو میری بھی مخالفت کی جائے گی خدا کی قسم ہمیں دنیا میں کوئی فضیلت نہیں ملی نہ ہی ہم آخرت میں اپنے اعمال پر ثواب دار فضیلت کے خواہاں ہیں اللہ کی طرف، علاوہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہی ہماری عزت ہیں ان کی قوم تمام عربوں میں افضل و اشرف ہے

پھر ان سے قریب تر پھر ان سے قریب تر، اور عربوں کو عزت و عظمت رسول اللہ ﷺ سے ہی دی گئی ہے چاہے ہم سے بعض اس کو اپنے آباء اجداد کی طرف منسوب کریں اور کیا ہے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان جو اس عزت کو اپنے نسب کی طرف منسوب کریں پھر ہم حضرت آدم علیہ السلام سے چند پشتوں سے زیادہ دور بھی نہیں، اور اس کے باوجود خدا کی قسم اگر کئی لوگ اعمال لے کر آئے اور ہم بغیر اعمال آگئے تو وہ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے زیادہ حق دار ہوں گے پھر کوئی شخص قرابت داری کی طرف نہ دیکھے اور جو اللہ کے پاس ہے اس کے لئے عمل کرے، کیونکہ جس کا عمل کم پڑ گیا اس کا نسب اس کے لئے کچھ نہ کر سکے گا۔“ ابن سعد

۱۱۶۵۵ ھشام الکعبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے بنو خزاعیہ والوں کی فہرٹیں اٹھا رکھی تھیں یہاں تک کہ قدید پنچے، ہم بھی ان کے پاس قدید پنچے وہاں کوئی عورت (خواہ باکرہ ہو یا شیبہ) بھی ایسی نہ رہی جس نے اپنے ہاتھ سے وظیفہ وصول نہ کیا ہو، پھر روانہ ہوئے اور عسفان پنچے اور وہاں بھی ایسا ہی کیا حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔“ ابن سعد

۱۱۶۵۶ محمد بن زید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بنو خزاعیہ والوں کی فہرست الگ ہو کر تھی۔“ ابن سعد

۱۱۶۵۷ جہم بن ابی جہم کہتے ہیں کہ خالد بن عرفطہ العذری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے رہ جانے والوں (گھربار اور قبیلے) کے بارے میں دریافت فرمایا، تو انہوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میں اپنے پیچھے ایسے لوگوں کو چھوڑ آیا ہوں جو آپ کی عمر میں برکت کی دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے، جو بھی قادیہ گیا تھا اس کا وظیفہ سوار دو ہزار یا پندرہ سو تک ہے، اور جو بھی نو مولود بچہ یا بچی پیدا ہوئی ہے اس کا بھی وظیفہ سوار دو ہزار ہے، اور ہمارے ہاں جو بچہ بھی بالغ ہوا ہے اس کا وظیفہ پانچ سو سے چھ سو تک جا پہنچا ہے، سوا گریہ نکالے اپنے گھر والوں کے لئے جن میں سے بعض کھاتے ہیں اور بعض نہیں کھاتے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہ ان چیزوں میں خرچ کرے جو مناسب ہیں اور ان میں بھی جو مناسب نہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ ہی مددگار ہے، یہ تو انہی کا حق ہے ان کو دے دو، اور میں خوش قسمت ہوں کہ میں نے یہ لے کر ان کو ان کا حق ادا کر دیا ہے، سوا اس پر میری تعریف نہ کرو کیونکہ اگر یہ خطاب کے مال سے ہوتا تو میں اس کو ہرگز نہ دیتا، لیکن میں جانتا ہوں کہ اس میں فضیلت ہے اور میں مناسب نہیں سمجھتا کہ اس کو ان سے روک رکھوں، سوا اگر ان دیہاتیوں میں سے کسی کی عطا نکل گئی تو وہ اس سے کمریاں خرید لے اور اس کو اپنے جنگل میں رکھ لے، پھر اگر دوسری مرتبہ کسی کی عطا نکل گئی تو اس سے غلام خرید لے اور اس کو بھی وہیں رکھے، کیونکہ میں (مجھے سمجھ آئے) اے خالد بن عرفطہ! اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو اپنے زمانے میں عطا کو مال نہ گنیں گے، سوا اگر ان میں سے کوئی باقی ہوا، یا ان کی اولادوں میں سے تو ان کے لئے وہ چیز ہوگی جس کی وہ امید رکھتے اور اسی پر نگیہ بیٹھے تھے، سو میری نصیحت تیرے لئے بھی ہی ہے جیسے اس شخص کے لئے جو اسلامی علاقوں کی انتہائی سرحد پر ہو حالانکہ تو میرے پاس ہی بیٹھا ہے، اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا معاملہ میرے حوالے کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اپنی رعایا سے دھوکہ کرنے والا تھا وہ جنت کی خوشبو بھی سونگھ نہ سکے گا۔“ ابن سعد



مال غنیمت کے چار حصے تقسیم کرنا

۱۱۶۵۸ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ کو لکھا کہ لوگوں کو ان کے عطیے اور وظیفے دے دو، انہوں نے جواب دیا کہ ہم دے چکے لیکن پھر بھی ابھی بہت باقی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ انہی کا حصہ ہے جو اللہ نے ان کو دیا ہے وہ نہ عمر کا ہے نہ عمر کی اولاد کا، باقی ماندہ کو بھی انہی میں تقسیم کر دو۔“ ابن سعد

۱۱۶۵۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چند تاجر دوست آئے اور معلیٰ میں ٹھہرے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا خیال ہے؟ لیا آج رات ہم ان کو چوری سے بچانے کے لئے ان کی چوکیداری کریں؟ چنانچہ دونوں نے ان

کی پہرے داری کرتے ہوئے رات گزاری اور نماز پڑھتے رہے جتنی اللہ نے ان کے نصیب میں لکھی تھی، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تو اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کی ماں سے کہا کہ اللہ سے ڈر اور اپنے بچے کے ساتھ اچھا معاملہ کر یہ کہہ کر واپس آ گئے، پھر بچے کے رونے کی آواز سنی، اس کی ماں کے پاس واپس آئے اور اس سے اسی طرح کہا، اور اپنی جگہ واپس آ گئے، رات کے آخری پہر انہوں نے پھر بچے کے رونے کی آواز سنی تو اس کی ماں کے پاس آئے اور فرمایا تو برباد ہو، میرے خیال میں تو اچھی ماں نہیں ہے، بھلا کیا مسئلہ ہے کہ رات بھر تیرا بچہ بے چین رہا ہے، وہ کہنے لگی کہ اے اللہ کے بندے! میں رات سے پریشان ہوں کیونکہ میں اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں اور یہ انکار کرتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کیوں؟ کہنے لگی اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی بچے کے لئے وظیفہ مقرر کرتے ہیں جس کا دودھ چھڑایا جا چکا ہو، پھر پوچھا کہ اس کا کتنا ہوگا؟ عورت نے کہا کہ اتنا اتنا ماہوار فرمایا تو برباد ہو جلدی مت کر، پھر فجر کی نماز پڑھائی، اور اسی دن نماز میں اتنا رو رہے تھے کہ لوگ ٹھیک سے آواز نہ سن پا رہے تھے، سو جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ ہائے تمہارے عمر کی بربادی، مسلمانوں کے بچے قتل کر دیئے، پھر اعلان کرنے والے کو حکم دیا تو اس نے اعلان کیا کہ اپنے بچوں سے دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کرو ہم ہر نومولود مسلمان بچے کے لئے وظیفہ مقرر کر دیتے ہیں، اور یہ حکم تمام ممالک اسلامیہ میں پہنچا دیا کہ مسلمانوں کے ہر پیدا ہونے والے بچے کا وظیفہ مقرر کیا جائے گا۔ ابن سعد اور ابو عبیدہ فی الاموال

۱۱۶۶۰ اسلم فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے خدا کی قسم اگر میں اگلے سال تک رہا تو میں لوگوں میں سے سب سے آخری کو پہلے سے ملا دوں گا اور ان سب کو ایک ہی طریقے پر بنا دوں گا۔ ابن سعد اور ابن سعد

۱۱۶۶۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مال بڑھ جانے تک زندہ رہا تو میں ایک مسلم آدمی کا وظیفہ تین ہزار تک پہنچا دوں گا، ہزار اس کے اسلحہ اور جانور وغیرہ کے لئے ہزار اس کے خرچے کے لئے اور ہزار اس کے گھر والوں کے خرچے کے لئے۔ ابن سعد

۱۱۶۶۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اس معاملے میں اپنا حصہ معلوم ہوتا تو حمیر کے سرداروں کا چرواہا بھی اپنا حصہ لینے آ جاتا اور اس کی پیشانی پر پسینہ تک نہ آتا۔ ابن سعد اور ابن سعد

۱۱۶۶۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ میں ایک مرتبہ دس دس تقسیم فرمائے، ایک شخص کو دیا تو عرض کیا گیا کہ اے امیر المؤمنین! وہ تو مملوک غلام ہے تو فرمایا کہ اس کو بلا لاؤ پھر فرمایا کہ چھوڑ دو جانے دو۔ ابن سعد

۱۱۶۶۴ عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں ان کو صاع میں بھر بھر کر مال دوں گا۔ ابن سعد

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے وظائف

۱۱۶۶۵ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ہمارے وظائف بھیجا کرتے تھے اور غلام اور جانور وغیرہ بھی۔ ابن سعد

۱۱۶۶۶ عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب تک مال بڑھتا رہے گا میں وظائف بھی بڑھاتا رہوں گا، اور ان کے لئے تیار کر رکھوں گا، بے شک میں اپنے ساتھیوں کے لئے پیانے بھر بھر کر دوں گا کیونکہ میرے ساتھی (عوام) بہت ہیں چنانچہ میں ان کو مٹھیاں بھر بھر کر بے حساب دوں گا، وہ انہی کا مال ہے جو وہ لیتے ہیں۔ ابن سعد

۱۱۶۶۷ حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اما بعد، جان لو کہ آج سال کا وہ دن ہے کہ بیت المال میں ایک درہم بھی باقی نہیں رہا بلکہ بالکل جھاڑو پھر گئی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ بیت المال میں ایک درہم بھی باقی نہیں رہا بلکہ بالکل جھاڑو پھر گئی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ میں نے ہر حق دار کا حق ادا کر دیا ہے۔ ابن سعد

۱۱۶۶۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا، میں آیا تو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک چمڑے کی چٹائی بچھی ہوئی ہے اور اس پر مٹھیاں بھر سونا بکھرا پڑا ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مٹھی بھر کیا ہے؟ تو ذلی کا ذکر کیا اور پھر فرمایا یہاں آؤ اور یہ اپنی قوم کے درمیان تقسیم کرو، اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ کیوں اس کو اپنے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دور رکھا اور مجھے دیا گیا، کسی بھلائی کے لئے مجھے دیا گیا یا برائی کیلئے؟ پھر رو پڑے اور فرمایا کہ ہرگز نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی برائی کی وجہ سے نہیں روکا گیا، اور نہ عمر کو دیا گیا کسی بھلائی کے لئے۔

ابو عبیدہ فی الاموال، ابن سعد، ابن راہویہ، شاشی

۱۱۶۶۹ محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک داماد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ انہیں بیت المال سے کچھ دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے خانہ بادشاہ بن کر ملوں، اس کے بعد ان کو اپنے ذاتی مال سے دس ہزار درہم دیئے۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۱۶۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں باقی رہا تو کم ترین لوگوں کا وظیفہ بھی دو ہزار کروں گا۔ ابن سعد

۱۱۶۷۱ یزید بن ابی حبیب (جنہوں نے یہ زمانہ پایا) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ دیکھ لیں کہ آپ سے پہلے کون لوگ ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی ان کو دو سو دینار وظیفہ مکمل دو، اور اس کو اپنے لئے اور اپنی اصلہ کے لئے بھی مکمل کرو اور خارجہ بن حذافہ کو بھی مکمل دو سو دینار دو کیونکہ بہت بہادر آدمی ہیں اور عثمان بن قیس بن ابی العاص کو بھی مکمل دو کیونکہ وہ بہت مہمان نواز ہے۔ ابن سعد، ابو عبیدہ فی الاموال اور ابن عبدالحکم

۱۱۶۷۲ عبد اللہ بن صہیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ناذرہ کو حکم دیا کہ لشکروں کے امراء کے پاس جاؤ جو رعایا کی طرف واپس آرہے ہیں اور ان سے کہو کہ ان کے وظائف برقرار ہیں اور ان کے گھر والوں کے وظائف بھی بے جا رہے ہیں سوکھتی وغیرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ابن عبدالحکم

۱۱۶۷۳ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے مدینہ میں اپنا خلیفہ بنا کر جایا کرتے تھے اور جب بھی واپس آتے تو مجھے ہجوروں کا ایک باغ عطا فرماتے۔ ابن سعد

بیت المال سے عطیہ

۱۱۶۷۴ یحییٰ بن عبد اللہ بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص کی طرف لکھا کہ کھانے پینے کا سامان لے کر مصر سے سمندر کے راستے لے کر آئیں اور ساحل پر لنگر انداز ہوں اور ساحل لوگوں کے حالات اور گھر والوں کے مطابق تقسیم تھا اور اہل مدینہ تو چاروں طرف سے گھرے ہوئے تھے، مدینہ کی زمین ایسی تھی جہاں کھیتی باڑی ہو سکے، چنانچہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مصر سے بیس کشتیوں میں سامان بھیجا، ہر کشتی میں تین ہزار رب کم و بیش دانے تھے حتیٰ کہ کشتیاں ساحل کے کنارے آئے لگیں ساحل بھی چمک رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے استقبال کے لئے پہنچے، آپ رضی اللہ عنہ نے جب کشتیوں کو دیکھا تو اللہ کا شکر ادا کیا جس نے مسلمانوں کے لئے سمندر کو مسخر کر دیا تھا تا کہ اس میں مسلمانوں کے فائدے مدینہ تک پہنچ سکیں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کھانے کا سامان کو وصول کر لیں اور پورا پورا دیں، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ واپس آئے تو یہ کھانے کا سامان لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا، اور لوگوں کے لئے پرچیاں لکھ دیں جو وہ لے کر جاتے اور کھانا وصول کرتے۔ ابن سعد

۱۱۶۷۵ حضرت عبد اللہ بن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ عنہ کو وظیفہ عطا فرمایا، ہر روز ایک بکری، اس کا پیٹ اور ایک حصہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے لئے، ایک چوتھائی حضرت عبد اللہ

۱۱۶۷۶۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے اور ایک چوتھائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف کے لئے۔ ابن سعد
... سماک بن حرب فرماتے ہیں کہ ایک شخص سال کے آٹھویں مہینے انتقال کر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو وظیفہ کا دو تہائی عطا فرما دیا۔

ابو عبید فی الاموال

۱۱۶۷۷۔ عبد اللہ بن قیس یا ابن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ تشریف لائے اور زمین کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرنے کا ارادہ
کیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (اگر آپ نے ایسا کیا) تو پھر تو وہ ہو جائے گا جو آپ کو ناپسند ہے، اگر آپ نے زمین کو آج تقسیم کر دیا تو
زبردست پیداوار ہوگی جو ایسی قوم کے ہاتھ میں چلی جائے گی جو ہلاک ہو جائے گی اور سب کچھ ایک ہی شخص کے ہاتھ میں چلا جائے گا، پھر ان کے
بعد ایسی قوم آئے گی جو اسلام کا راستہ روکے گی اور انھیں کچھ نہ ملے گا سو ایسا معاملہ کرنے کی کوشش کریں کہ اس میں ابتداء و انتہاء دونوں کی گنجائش ہو،
چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے مشورے کو قبول فرمایا۔ ابو عبید، خرائط فی مکارم الاخلاق

۱۱۶۷۸۔ ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے سواد فتح کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ اسے ہمارے درمیان تقسیم
کر دیجئے کیونکہ اسے ہم نے فتح کر لیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ ان مسلمانوں کا کیا تصور ہے جو تمہارے بعد آئیں
گے اور مجھے ڈر ہے کہ تم اسے آپس میں تقسیم کر لو گے اور پانی کے معاملے میں فساد کرو گے سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل سواد کو ان کی زمینوں پر
برقرار رکھا اور ان پر جزیہ مقرر فرمایا اور ان کی زمینوں پر خراج مقرر کر دیا۔ ابو عبید، ابن زنجویہ

۱۱۶۷۹۔ محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فہرستیں تیار کروائیں تو دریافت فرمایا کہ کس سے شروع کریں، عرض کیا گیا
کہ اپنے آپ سے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے امام ہیں چنانچہ انہیں کو سب سے پہلے رکھ کر درجہ بدرجہ
رشتے داروں کا نام لکھو۔ ابو عبید

دور فاروقی میں مالی فراوانی

۱۱۶۸۰۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا، غالباً ظہر کے وقت میں ان کے دروازے پر پہنچا تو مجھے
ان کے رونے کی آواز سنائی دی تو میں نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ کچھ ہو گیا واللہ امیر المؤمنین کچھ ہو گیا، پھر میں اندر داخل ہوا اور ان کا
کندھا پکڑا اور عرض کیا کہ کوئی بات نہیں، کوئی بات نہیں اے امیر المؤمنین فرمایا نہ صرف بات ہے بلکہ بہت سخت بات ہے پھر میرا ہاتھ پکڑا اور ایک
کمرے میں لے گئے جہاں ایک دوسرے کے اوپر بہت سے تھیلے پڑے تھے، اور فرمایا کہ اب خطاب کی اولاد پر اللہ کے سامنے آزمائش کا وقت آیا
ہے اگر اللہ چاہتے تو یہ سارا مال میرے دونوں ساتھیوں یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی دیدیتے اور وہ اس کا کوئی طریقہ
مقرر فرمادیتے تو میں بھی اسی طریقے کی پیروی کرتا، میں نے عرض کیا کہ بیٹھ جائے ہم کچھ سوچتے ہیں، چنانچہ ہم نے امہات المؤمنین کا وظیفہ چار
چار ہزار، مہاجرین کا وظیفہ بھی چار چار ہزار اور سب لوگوں کا وظیفہ دو ہزار مقرر کیا حتیٰ کہ ہم نے سارا مال تقسیم کر دیا۔ ابو عبید فی الاموال والعدنی

۱۱۶۸۱۔ حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آگئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے
وہاں لشکروں کے امیر بھی تھے ہی فرمانے لگے اے عمر! اے عمر! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہر بامر، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ آپ ان کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور آپ کے اور اللہ کے درمیان کوئی نہیں، سو اپنے دائیں بائیں اور سامنے دیکھئے، یہ وہ لوگ ہیں جو
آپ کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے پرندوں کے گوشت کے علاوہ کچھ نہیں کھایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا میں اپنی
جگہ سے اس وقت تک نہ کھڑا ہوں گا جب تک آپ لوگ ہر مسلمان شخص کے لئے دو مد گندم اور اور ان دونوں کے حصے کا سرکہ اور تیل دینے کی ذمہ
داری نہ قبول کر لیں انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین ہم ذمہ داری قبول کرتے ہیں، یہ ہم پر لازم ہے اللہ تعالیٰ نے خیر اور وسعت بہت عطا
فرمائی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر ٹھیک ہے۔ ابو عبید

۱۱۶۸۲ حضرت حارث بن مغرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا چنانچہ ایک تھیلہ کھانے کا گوندھا گیا اور پھر اس سے روٹی بنائی گئی، پھر تیل میں اس کاثرید بنایا گیا اور پھر اس پر تیس آدمیوں کو بٹھایا گیا تو انہوں نے صبح کے وقت پیٹ بھر کر کھایا، پھر عشاء کے وقت بھی ایسا ہی کیا گیا اور فرمایا کہ ہر شخص کو مہینے بھر دو تھیلے کافی ہو جائیں گے، چنانچہ تمام لوگوں کو ہر ماہ دو تھیلے ملتے خواہ مرد ہو یا عورتیں یا مملوک غلام۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۸۳ سفیان بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک ہاتھ میں دو مد اور ایک ہاتھ میں دو قسط اٹھائے اور فرمایا کہ میں نے ہر مسلمان کے لئے ہر ماہ دو مد گندم اور دو قسط سرکہ ایک ہاتھ میں دو قسط تیل مقرر کیا ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ اور غلاموں کے لئے؟ فرمایا ہاں غلاموں کے لئے بھی۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۸۴ عبد اللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ حمد و ثنائیاں کی پھر فرمایا، اما بعد ہم نے تمہارے وظائف اور عطایا ہر ماہ جاری کر دیئے، فرمایا ان کے ہاتھوں میں مد اور قسط تھے پھر فرمایا کہ ان دونوں کو لے لو، جس نے ان میں کمی کی تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایسا ایسا سلوک کرے گا، پھر بدعا فرمائی۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۸۵ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض ہدایت سے بھری ہوئی سنتیں ایسی ہیں جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی امت میں جاری فرمایا ان میں سے مد اور قسط بھی ہیں۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۸۶ فائدہ..... مد اور قسط دو پیمانے ہیں مد اڑسٹھ تولے تین ماشے کا ہوتا ہے، دیکھیں ہشتی زیور ۴ حصہ نیم، ہم تاج کپنی، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۶۸۶ حضرت حکیم بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ سرخ لوگوں میں سے جو تم نے آزاد کئے ہیں اور وہ مسلمان ہو چکے ہیں تو ان کو ان کے آقاؤں کے حوالے کر دو، ان کو وہی ملے گا جو ان کے آقاؤں کو ملے گا اور ان پر وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو ان کے آقاؤں پر ہوں گی اور اگر وہ ایک قبیلے کی صورت الگ رہنا چاہیں تو نیکی اور وظائف وغیرہ میں اپنے طریقے کے مطابق رکھو۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۸۷ حسن فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے عربوں کو دیا اور آزاد کردہ غلاموں کو چھوڑ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ آپ نے ان کے درمیان برابری کا سلوک کیوں نہ کیا، انسان کے براہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۸۸ ابو قیل فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا تو اس کے لئے دس تک وظیفہ مقرر ہوتا اور جب وہ بالغ ہو جاتا تو بڑوں والا وظیفہ ملتا۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۸۹ سلیمان بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سپاہیوں کے گھر والوں اور بچوں وغیرہ کے لئے دس مقرر کئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور بعد والے امراء اسی طریقے پر چلے اور اس کو وراثت بنا دیا، میتوں کی وراثت میں ان کو ملنے لگا جن کا کوئی عطا اور وظیفہ نہ تھا۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۹۰ طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ ہمارے عطایا وظیفے بغیر زکوٰۃ وغیرہ کئے کالے جاتے تھے اور ہم خود ہی ان سے زکوٰۃ وغیرہ نکالا کرتے تھے۔

ابو عبیدہ فی الاموال

عطیہ دینے میں فوقیت

۱۱۶۹۱ زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب وظائف مقرر کئے تو حضرت عبد اللہ بن خطلہ کے لئے دو ہزار درہم مقرر کئے، حضرت طلحہ اپنے بھتیجے کو لے کر ان کے پاس آئے تو اس کے لئے اس سے کم مقرر کیا، تو انہوں نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین! آپ نے اس انصاری کو میرے بھتیجے پر فضیلت دی؟ تو فرمایا کہ ہاں اس لئے کہ میں جنگ احد میں اس کے باپ کو تلوار لے کر چھپتے ہوئے دیکھا تھا جیسے اونٹ چھپتے ہیں۔

۱۱۶۹۳ ثاثرہ بن حمی الزین فرماتے ہیں کہ یوم جابہ میں میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے خطبہ بیان فرما رہے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مال کا خازن اور اس کو تقسیم کرنے والا بنایا ہے پھر فرمایا کہ بلکہ اللہ ہی اس کو تقسیم کرتے ہیں اور میں ابتداء کرنے والا ہوں جناب نبی کریم ﷺ کے گھر والوں سے پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ معزز ہو، چنانچہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہ کے لئے بھی وظائف مقرر فرمائے علاوہ حضرت جویریہ، حضرت صفیہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ کے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان عدل فرمایا کرتے تھے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارے درمیان عدل فرمایا ہے پھر فرمایا کہ میں اپنے آپ سے اور اپنے مہاجرین ساتھیوں سے شروع کرنے والا ہوں اور پھر جو زیادہ معزز ہو، کیونکہ ہمیں ظلم اور دشمنی کی بناء پر ہمارے گھروں سے نکالا گیا، چنانچہ پھر ان میں اہل بدر کے لئے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے اور انصار میں سے اہل بدر کے چار چار ہزار مقرر فرمائے، اور اہل حدیبیہ کے لئے تین تین ہزار مقرر فرمائے اور فرمایا کہ جس نے ہجرت میں جلدی کی اس کے لئے عطا نے بھی جلدی کی، اور جو ہجرت میں پیچھے رہ گیا اس کا وظیفہ بھی پیچھے رہ گیا سو کوئی شخص اپنی سواری کے علاوہ اور کسی کو ملامت نہ کرے۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۶۹۳ امام شافعی فرماتے ہیں کہ مجھے اہل مدینہ میں سے بہت سے اہل علم و صرف نے بتایا جو قریشی اور دیگر قبائل سے تعلق رکھتے تھے، اور بعض لوگ حدیث کو بیان کرنے میں دوسروں سے اچھے تھے، اور بعض لوگوں نے دیگر بعض کی نسبت حدیث میں کچھ اضافہ بھی بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فہرستیں تیار کروائیں تو فرمایا کہ میں بنو ہاشم سے شروع کرنے والا ہوں کیونکہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا اور آپ ﷺ بنو ہاشم کو دیتے تھے اور پھر بنو عبدالمطلب کو، سو اگر ہاشمی عمر رسیدہ ہوتا مطلبی سے تو اس کو مقدم رکھتے اور اگر مطلبی عمر رسیدہ ہوتا ہاشمی سے تو اس کو مقدم رکھتے، اسی طریقے پر فہرست تیار کروائی اور پھر ان کو ایک ہی قبیلے کی طرح کجبر دیا، پھر نسب کے لحاظ سے عبد الشمس اور بنو نوفل والے برابر ہو گئے تو فرمایا کہ بنو عبد الشمس جناب رسول اللہ ﷺ کے ماں باپ شریک بھائی ہیں جبکہ بنو نوفل نہیں چنانچہ عبد الشمس کو مقدم رکھا، پھر ان کے فوراً بعد بنو نوفل والوں کو بلایا، پھر عبد العزی اور عبد الدار والے برابر ہو گئے تو فرمایا کہ بنو اسد بن عبد العزی میں جناب رسول اللہ ﷺ کی دامادی رشتہ داری ہے اور انہی میں مطمئن بھی ہیں، بعض نے کہا کہ وہ اہل حلف الفضول میں سے ہیں اور رسول اللہ ﷺ انہیں میں سے تھے، اور یہ بھی کہا گیا کہ عبد العزی والوں کی سبقت کا ذکر کیا اور ان کو عبد العزی والوں پر مقدم کیا پھر ان کے فوراً بعد عبد الدار والوں کو بلایا پھر زعرہ والے اکیلے رہ گئے تو عبد الدار کے فوراً بعد زعرہ والوں کو بلایا پھر تیم اور مخزوم والے برابر ہو گئے تو بنو تیم والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اہل حلف الفضول میں سے ہیں اور ان میں مطمئن بھی ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ بھی ان میں سے ہیں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ سبقت کو ذکر کیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ سسرالی رشتہ داری کو ذکر کیا گیا اور تیم والوں کو مخزوم والوں پر مقدم کیا گیا پھر فوراً مخزوم والوں کو بلایا گیا، پھر ہم، حج اور عدی بن کعب والے برابر ہو گئے کہا گیا کہ عدی والوں سے شروع کریں تو فرمایا کہ میں اپنے نفس کو اسی حالت میں رکھتا ہوں جس میں وہ پہلے تھا، جب اسلام آیا تو ہمارا اور بنو سہم کا معاملہ ایک تھا لیکن بنو سہم کو دیکھو عرض کیا گیا کہ حج کو مقدم کریں پھر بنو سہم کو بلایا اور عدی اور سہم والوں کی فہرست اس طرح ملی جلی تھی کہ گویا ایک ہی بلاوا ہو، جب یہ معاملہ پورا ہو گیا تو بلند آواز سے تکبیر کہی اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے اپنے رسول اللہ ﷺ سے اور پھر بنو عامر بن لوی سے میرا حصہ پہنچا دیا۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ بعض راویوں نے کہا کہ حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن الجراح الفہری رضی اللہ عنہ نے جب اس کو مقدم ہوتے دیکھا تو فرمایا کہ کیا اس طرح سب میرے سامنے بلائے جاتے رہیں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو عبیدہ! رضی اللہ عنہ صبر کرو جیسے پہلے صبر کیا، یا اپنی قوم سے بات کر لو جس کو وہ اپنے میں سے مقدم کریں گے تو میں منع نہیں کروں گا، رہا میں اور بنو عدی تو اگر تم چاہو گے تو میں تمہیں خود پر ترجیح دوں گا بنو الحارث بن فہر کے بعد معاویہ کو مقدم کیا اور ان کے درمیان عبد مناف اور اسد بن عبد العزی کو لائے پھر خلیفہ مہدی کے زمانے میں بنو سہم اور بنو عدی میں جھگڑا رہا پھر ختم ہو گیا، سو مہدی نے بنو عدی کو مقدم کرنے کا حکم دیا بنو سہم اور بنو حج پر سبقت کی وجہ سے۔

مال غنیمت کا پانچواں حصہ فقراء کا حق ہے

۱۱۶۹۴ حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی کہ ”صدقات تو فقراء اور مساکین کے لئے ہی ہیں“ سے لے کر ”حکیم علیم“۔ سورۃ توبہ آیت ۶۰

’پھر فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے لئے ہے، پھر تلاوت فرمائی کہ جان لو کہ تمہیں جو کسی چیز سے غنیمت ملتی ہے تو اس کا خمس اللہ کے لئے ہے۔“

سورۃ الانفال آیت ۴۱

پھر فرمایا کہ یہ آیت ان مہاجرین کے لئے ہے پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ

والذین تبوء الدار والايمان الخ الحشر آیات نمبر ۹

آخر آیت تک اور فرمایا کہ یہ آیت انصار کے لئے ہے، پھر تلاوت فرمائی ”وہ لوگ جو ان کے بعد آئے“۔ (الحشر آیت نمبر ۱۰) آخر آیت تک، پھر فرمایا کہ اس آیت کے عموم میں تمام مسلمان شامل ہیں اور کوئی ایسا نہیں جس کا اس مال میں حق ہو علاوہ ان غلاموں کے جو تمہاری ملکیت میں ہیں، پھر فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو بسر اور حید کا چرواہا بھی اپنا حق لینے آئے گا اور اور اس کی پیشانی پر پسینہ بھی نہ آیا ہوگا۔ عبدالرزاق، ابو نعیدہ

۱۱۶۹۵ هشام بن حسان فرماتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ نے فرمایا کہ میں مسجد کی طرف متوجہ ہوا تو ایک قریشی کو دیکھا جس نے ایک جوڑا زین بن کر رکھا تھا، میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کس نے پہنایا ہے، اس نے کہا امیر المؤمنین نے میں آگے بڑھا تو ایک اور قریشی دیکھا اس نے بھی جوڑا پہن رکھا تھا میں نے پوچھا کہ تجھے کس نے پہنایا، اس نے کہا امیر المؤمنین نے، پھر مسجد میں داخل ہوا اور بلند آواز سے تکبیر کہی اور کہا کہ اللہ اکبر سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے اللہ اکبر سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی آواز سن لی، تو اس کو بلا بھیجا، دوسری طرف سے نمائندے کو واپس بھیج دیا گیا کہ جس کام وہ آیا تھا کر گیا تھا۔

محمد بن مسلمہ کہتے ہیں کہ ”میں نے بھی یہ سوچ لیا تھا کہ جب تک دو رکعت نہ پڑھ لوں نہیں جاؤں گا۔“ چنانچہ نماز شروع کر دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پہلو میں آکھڑے ہوئے جب انہوں نے نماز مکمل کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تجھے بتاؤ کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کی نماز گاہ میں بلند آواز سے تکبیر کیوں کہی۔ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، کیوں کہا، تو انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! میں مسجد کی طرف آ رہا تھا کہ مجھے فلاں بن فلاں قریشی ملا اس نے جوڑا پہن رکھا تھا میں نے پوچھا کہ کس نے پہنایا تو اس نے کہا کہ امیر المؤمنین نے پھر میں آگے بڑھا تو فلاں بن فلاں قریشی کو دیکھا اس نے بھی جوڑا پہن رکھا تھا میں نے پوچھا کس نے پہنایا تو اس نے کہا کہ امیر المؤمنین نے پھر میں آگے بڑھا تو مجھے فلاں بن فلاں انصاری ملا اس نے بھی جوڑا پہن رکھا تھا جو ان دونوں جوڑوں سے کم تھا میں نے پوچھا کہ کس نے پہنایا تو اس نے کہا کہ امیر المؤمنین نے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم ضرور میرے بعد تبدیلی دیکھو گے، اور اے امیر المؤمنین! میں نہیں چاہتا کہ تبدیلی آپ کے دور میں ہو، فرماتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا کہ میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں خدا کی قسم دوبارہ نہ کروں گا فرمایا کہ اس دن کے بعد کسی نے نہیں دیکھا کہ کسی قریشی کو کسی انصاری پر فضیلت دی گئی ہو۔

۱۱۶۹۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز ادا فرمالتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جاتے اگر کسی کو کوئی ضرورت ہوتی تو بات کر لیتا اور اگر کسی کو کوئی ضرورت نہ ہوتی تو کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے اور اس میں نہ بیٹھتے، میں نے پوچھا کہ اے یرافا! کیا امیر المؤمنین کو کوئی تکلیف ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں امیر المؤمنین کو کوئی تکلیف نہیں، میں بیٹھ گیا، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بیٹھ گئے، اور یرافا چلے گئے اور کہتے گئے اے ابن عفان اے ابن عباس! کھڑے ہو جاؤ، پھر ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، تو دیکھا کہ ان کے سامنے مال کا ڈھیر ہے اور ہر ڈھیر پر ایک تھیلا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اہل مدینہ کو دیکھا تو تم دونوں کو سب سے بڑے خاندان والا پایا، سو تم دونوں یہ مال لے لو اور تقسیم کر لو اور جو حج جائے واپس کر دو تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لب بھری، اور میں نے گٹھنوں تک جھولی بھری اور کہا کہ اگر ہمیں کم پڑ گیا تو کیا آپ ہمیں اور زیادہ دیں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ پہاڑ کا پتھر، کیا یہ مال اللہ کے پاس اس وقت تک نہ تھا جب محمد ﷺ اور ان کے ساتھی تکلیفیں اٹھاتے تھے؟ میں نے کہا کہ ہاں خدا کی قسم یہ اللہ کے پاس اس وقت بھی تھا جبکہ محمد ﷺ زندہ تھے اگر ان کی حیات مبارکہ میں یہ فتوحات ہوتیں تو وہ وہ نہ کرتے جو آپ کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور فرمایا کہ پھر کیا کرتے؟ میں نے کہا کہ پھر وہ خود کھاتے اور ہمیں کھلاتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ روپڑے اور ایسا روئے کہ ان کی ہچکیاں بندھ گئیں حتیٰ کہ سنبھان مشکل ہو گیا، میرا جی چاہتا ہے کہ اس میں سے قدر ضرورت نکالوں جو نہ میرے لئے ہو اور نہ مجھ پر ہو۔

۱۱۶۹۷۔ بنو نضیم کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو میں نے لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے اس کو سو میں رکھا۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۹۸۔ تمیم بن نضیم کہتے ہیں کہ میں منہ و ذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سو میں باقی رکھا۔ ابو عبیدہ

۱۱۶۹۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سال میں تین مرتبہ وظائف دیئے، پھر ان کے پاس اسبہان سے مال آیا تو فرمایا کہ چوتھی مرتبہ وظیفہ کی طرف چلو میں تمہارا خازن نہیں ہوں تو رسیاں تک تقسیم کر دیں، بعض قبیلوں نے لے لیں اور بعض نے واپس کر دیں۔ ابو عبیدہ فی الاموال

۱۱۷۰۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلطان جودے وہ لے لو کیونکہ تیرا مال اس کے مال میں حلال سے زیادہ ہے۔ وکیع وابن جریر

۱۱۷۰۱۔ عترة کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ لوگوں کے غلاموں کو وظائف دے رہے تھے۔ متفق علیہ

۱۱۷۰۳۔ ام العلاء کہتی ہیں کہ ان کے والد ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کے لئے بھی وظیفہ مقرر کیا حالانکہ یہ چھوٹی تھیں اور فرمایا کہ وہ بچہ جو کھانا کھائے اور روٹی کے ٹکڑے توڑے اس مولود سے زیادہ حق دار نہیں ہے جو ابھی صرف دودھ پی پیتا ہو۔ متفق علیہ

۱۱۷۰۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت اور اس کے خادم کے لئے زیادہ درہم مقرر کئے، عورت کے آٹھ اور خادم کے لئے چار اور آٹھ میں سے دو درہم روٹی اور کتان کے لئے تھے۔ دار قطنی، متفق علیہ

۱۱۷۰۴۔ نافع فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج میں سے ہر ایک کو خیر کے مال میں سے اسی وق کھجوریں اور بیس وق جودیتے تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے امہات المؤمنین کو اختیار دیا کہ وہ وہی قبول کریں جو رسول اللہ ﷺ کے مبارک دور میں ملتا تھا تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ پسند کیا کہ ان کو زمین اور پانی وغیرہ دے دیا جائے تاکہ یہ پھر اس کے لئے میراث ہو جس کو یہ وارث بنانا پسند کریں۔ ابن وہب

۱۱۷۰۵۔ حضرت ابوطیمان الاسدی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے مجھ سے پوچھا کہ اے ابوطیمان! عراق میں تمہارا مال کیا ہے، میں نے عرض کیا کہ نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نیک بخت بنایا ہم نہیں جانتے کہ اس مال کا کیا کریں گے؟ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جو قادیسیہ آیا ہو اور اس کو ڈیڑھ یا دو ہزار وظیفہ نہ ملتا ہو، اور ہمارے جتنے بھی بیٹے تھے ہیں ان کو پانچ سو سے تین سو تک وظیفہ ملتا ہو، اور ہم میں سے کوئی بال بچہ دار ایسا نہیں جس کو ہر ماہ دو تھیلے نہ ملتے ہوں خواہ وہ کھائے یا نہ کھائے جب اتنا سب کچھ ہو رہا ہے تو تم نہیں جانتے کہ اتنے مال سے ہم کیا کریں گے، فرمایا کہ جی ہاں ہم مناسب سمجھیں گے وہاں اس مال کو خرچ کریں گے اور جہاں مناسب نہ سمجھیں گے نہ کریں گے، وہ تمہارا حق ہے جو میں تمہیں دیتا ہوں، اس پر میری تعریف مت کرو، جب میں اس مال کو تمہارے حوالے کرتا ہوں اور تم لوگ قبول کر لیتے ہو تو میں نیک بخت ہو جاتا ہوں اگر یہ (میرے باپ) خطاب کا مال ہوتا تو پھر میں تمہیں نہ دیتا اور میری نصیحت تمہارے لئے اور جیسے تمہارے لئے ہے ایسے ہی اس کے لئے بھی ہے جو اسلامی سرحدوں کے انتہائی کناروں پر رہتا ہو، سو جب تجھے تیرا وظیفہ ملے تو اس سے کپڑا خرید لے اور اپنے جنگل میں رکھ لے پھر جو وظیفہ ملے تو اس سے ایک یا دو غلام خرید لے اور مال باندھ لے، کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ میرے بعد ایسے نگران آئیں گے جو تمہیں گن گن کر عطا دیا کریں گے اپنے زمانوں میں سوار اگر تو یا تیرے گھر والوں میں سے کوئی باقی رہا تو جو چیز ملے اسے لے لینا۔ علی بن معبد فی طاعة وعصیان

۱۱۷۰۶۔ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سوار کو ایک

حصہ اور اس کے گھوڑے کو دو حصے عطا فرمائے۔ ابو الحسن عی بن عبدالرحمن بن ابی السری البکالی فی جزء من حدیثہ

۱۱۷۰۷: حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کو دو حصے اور سوار کو ایک حصہ عطا فرمایا۔ ابو الحسن البکالی

باپ کی رعایت سے وظیفوں میں تفاوت

۱۱۷۰۸: حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جتنا وظیفہ میرے لئے مقرر کیا تھا، اسامہ بن زید کے لئے اس سے زیادہ وظیفہ مقرر کیا، میں نے عرض کیا کہ میرا اور اسامہ بن زید کا مجرہ ایک ہی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا باپ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھا اور تو نے تو اپنے باپ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ ابو الحسن البکالی

۱۱۷۰۹: محمد بن حلال کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے میری دادی کے حوالے سے بیان کیا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتی تھیں، ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو موجود نہ پایا تو پوچھا کہ آج فلاں فلاں خاتون نہیں آئی؟ تو ان کی اہلیہ نے عرض کیا کہ اس کے ہاں آج ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، پھر فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میرے پاس پچاس درہم اور سنبلانیہ کا ٹکڑا بھیجا، پھر فرمایا کہ یہ تیرے بیٹے کا وظیفہ ہے اور یہ اس کا لباس ہے، سو جب ایک سال گزر گیا تو ہمارا وظیفہ سو تک ہو گیا۔ ابو عبیدہ فی الاموال

فائدہ: ابو اسحق فرماتے ہیں کہ ان کے دادا خیار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا اے بزرگ آپ کے پاس کتنا مال ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس اتنا اتنا مال ہے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو زمین عطا فرمائی تھی، حضرت سعد، حضرت زبیر، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت خباب بن ارت کو۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی زمین ٹکٹ کے بدلے دیا کرتے تھے۔

مصنف عبدالرزاق، ابو عبیدہ، متفق علیہ

۱۱۷۱۲: حضرت عائشہ بنت قدامہ بن مظعون فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب وظائف عطا فرمایا کرتے تھے کہ تو میرے والد کو بلایا کرتے اور فرماتے کہ اگر تیرے پاس مال ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ہم حساب لگا کر تیرے وظیفے سے منہا کر لیں گے۔ ابو عبیدہ فی الاموال

۱۱۷۱۳: ابو الخلال العتقی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سلطان کے وظائف کے بارے میں پوچھا؟ تو فرمایا کہ ذبح شدہ ہرن کا گوشت۔ ابن حریز فی تہذیب الآثار اور وکیع فی القر

۱۱۷۱۴: قدامہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا تو اپنا وظیفہ وصول کر لیتا تھا، انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس ایسا مال ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، سو اگر میں کہتا جی ہاں ہے تو میرے مال سے زکوٰۃ وصول کر لیتے، اور اگر میں انکار کر دیتا تو کچھ نہ لیتے۔ شافعی، متفق علیہ

۱۱۷۱۵: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وظیفہ وصول کر لو جب تک صاف ہو اگر تم پر معاملہ مشکوک ہو جائے تو بالکل ہی ترک کر دو۔

مصنف ابن ابی شیبہ

وظائف کی بقیہ روایات

۱۱۷۱۶: مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قادیہ کا مال غنیمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مال کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے ساتھ ساتھ روٹے جا رہے تھے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! یہ تو فرحت اور خوشی کا دن ہے، تو فرمایا کہ ہاں ہاں لیکن یہ (مال) جس قوم کو بھی دیا گیا ہے ان میں عداوت اور بعض پیدا ہو جاتا ہے۔

الخراطی فی مکارم الاخلاق، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۷۱۷۔ ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسری کے خزانے لائے گئے تو عبد اللہ بن ارقم الزہری نے عرض کیا کہ کیا آپ اس کو بیت المال میں نہ رکھیں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم جب تک اس کو تقسیم نہ کر لیں بیت المال میں نہ رکھیں گے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے تو حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے امیر المؤمنین! آپ کو کس بات نے رلا دیا، کیونکہ یہ تو خدا کی قسم شکر، فرحت اور خوشی کا دن ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو بھی یہ یعنی مال دیا ہے تو اس میں عداوت اور بغض بھی ڈال دیتا ہے۔ ابن المبارک، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، خرائط فی مکارم الاخلاق

۱۱۷۱۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے فہرستیں مرتب کروائیں اور لوگوں کی پہچان کروائی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کی شخصیت تھی۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۷۱۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ وظیفہ وصول کر لو جب تک کھانے کے قابل ہو، اگر دین سے برگشتہ کرنے والا ہو تو اس کو سختی سے چھوڑ دو۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۲۰۔ داؤد بن شیط فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا تو ان کے پاس ایک مونا شخص آیا جو رنگین آنکھوں والا تھا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین میں ہلاک ہو گیا اور میرے گھر والے بھی ہلاک ہو گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی شخص آ جاتا ہے جیسے ہم بچے ہوئے ہیں کہتا ہے میں ہلاک ہو گیا اور میرے گھر والے ہلاک ہو گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے آپ سے باتیں کرنے لگے اور فرمایا کہ مجھے اپنی ہمشیرہ یاد آ رہی ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم اپنے والدین کو دودھ پلا رہے ہیں ہماری والدہ ہمیں اپنا کپڑا پہناتی تھیں اور زادراہ کے طور پر ہمیں کچھ تیار کر دیتی تھیں سو ہم اپنی آٹنی لے کر نکلتے، سو جب سورج نکل آتا تو میں اپنا کپڑا اپنی ہمشیرہ کو پہنا دیتا اور بے لباس دوڑتا پھرتا، پھر ہم اپنی والدہ کے پاس واپس آ جاتے تو وہ ہمارے لئے مٹی کا کوئی کھلونا بنا دیتیں، ہائے کیا ہی وہ دن ہوا کرتے تھے پھر فرمایا کہ اس کو صدقہ کے اونٹوں میں سے چار اونٹ دے دو، سو جانور اس کے لئے آگے پیچھے چلتے ہوئے نکلتے۔ ابو عییدہ فی الاموال

۱۱۷۲۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب ان کے پاس کوئی چیز آتی تو وہ ان میں سے سب سے پہلے ان میں سے سب سے پہلے سے شروع نہ فرماتے یعنی آزاد لوگ۔

باب..... ان چیزوں کا بیان جو جہاد میں ممنوع ہیں

۱۱۷۲۲۔ معمر عبد الکرم الجوزی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سر لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے بغاوت کی۔ عبد الرزاق، سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۷۲۳۔ معمر امام زہری سے روایت کرتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی سر لایا گیا آپ نے یہی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے شہر میں مردار نہیں لائے جاتے۔ مصنف عبد الرزاق

۱۱۷۲۴۔ حضرت عقبہ بن عامر الجعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن العاص اور حضرت شریک بن حنظلہ رضی اللہ عنہما نے مجھے بطور ڈاکٹری کے ایک سردے کر بھیجا جسے شام کے راستے میں جسم سے علیحدہ کیا گیا تھا، چنانچہ وہ لے کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! وہ ہمارے ساتھ یہی کرتے ہیں تو فرمایا کہ کیا رب فارس اور روم کی سنتوں پر عمل ہوگا؟ میرے پاس کوئی سروغیرہ نہ لایا جائے صرف خطوط اور اطلاعات کافی ہیں۔ سنن کبریٰ بیہقی

۱۱۷۲۵۔ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا کہ ہمارے پاس شام کے بطریق یناق کا سر لایا گیا ہے حالانکہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے یہ تو عجیبوں کا طریقہ ہے۔ سنن کبریٰ بیہقی

فائدہ..... اس سے پہلی روایت کے ترجمے میں جو لکھا تھا کہ وہ سر جو شام کے راستے میں جسم سے الگ کیا گیا تھا، تو یہ ترجمہ صحیح نہیں بلکہ صحیح ترجمہ

یہ ہے کہ مجھے شام کے بطریق یناق کا سردے کر بھیجا گیا تھا، ترجمے میں غلطی عبارت کی غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہو گئی، جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے ہیں کیونکہ تو ہی ارحم الراحمین ہے اللھم اغفر لکاتبہ ولمنت رحمیہ ولوالدیہ ولسائر المسلمین

بطریق عربی لفظ ہے جس کو انگریزی میں پیٹرک (PATTRIC) کہا جاتا ہے جو عسائی پادریوں کا ایک عہدہ ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۲۶ حضرت اسود بن ربیع ؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچا اور آپ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی اور کامیابی سے ہمکنار ہوا، اس دن لوگوں نے خوب قتال کیا یہاں تک کہ بچے بھی قتل ہوئے، جب یہ اطلاع رسول اللہ ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ قتال میں حد سے گزر گئے حتیٰ کہ اولادوں کو قتل کرنا شروع کر دیا، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مشرکوں کے بچے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سنو! تم میں سے آج کے بہترین لوگ مشرکوں کے ہی بچے ہیں، پھر فرمایا کہ سنو! اولاد کو قتل نہ کرو، ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اس وقت تک اسی حال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے اس کی زبان چھین لی جاتی ہے سو اس کے والدین اس کو یہودی، عسائی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔“

مسند احمد دارمی، نسائی، ابن حریر، ابن حبان، طبرانی، مستدرک حاکم، حلیہ ابی نعیم، متفق علیہ، سعید بن منصور

لوٹ مار

۱۱۷۲۷ امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک ایک اونٹ ذبح کرنے کا حکم فرمایا، چنانچہ اونٹ کو ذبح کیا گیا لیکن لوگ جھٹ پڑے، اور اس کا گوشت اٹھا کر لے گئے چنانچہ ایک شخص کو اعلان کرنے کے لئے بھی بھیجا گیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ لوٹ مار سے منع فرماتے ہیں چنانچہ وہ گوشت واپس کر دیا گیا اور پھر آپ ﷺ نے لوگوں میں تقسیم فرمادیا۔“ عبد الرزاق

۱۱۷۲۸ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹ ذبح کرنے کا حکم دیا، اونٹ ذبح کیا گیا تو لوگ اس کے گوشت کو اٹھا کر لے گئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم فرمایا تو اس نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ لوٹ مار سے منع فرماتے ہیں۔“ مصنف عبد الرزاق

باب..... شہادت کی فضیلت اور اس کی اقسام کے بیان میں

۱۱۷۲۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شہید کو تین چیزیں دی جاتی ہیں۔

۱ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

۲ اور سب سے پہلے جو اس کے چہرے سے مٹی جھاڑتا ہے وہ حور عین میں سے اس کی بیوی ہوتی ہے۔

۳ اور جب اس کا پہلو زمین سے لگتا ہے تو جنت کی زمین پر لگتا ہے۔“ دیلمی

۱۱۷۳۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شہید تین ہیں۔

۱ ایک وہ شخص جو اپنی جان اور مال لے کر اللہ کے راستے میں نکلا اپنی جان اور مال کو اللہ کے راستے میں گننا ہوا، اور یہ چاہتا ہے کہ یا قتل کرے یا قتل ہو جائے اور نہیں تو مسلمانوں کی تعداد ہی بڑھے، سو اگر یہ مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اس کو قبر کے عذاب سے محفوظ کر دیا جائے گا اور حور عین میں سے کسی کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جائے گا اس کو اعزاز کا لباس پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر وقار اور بے شکلی کا تاج رکھا جائے گا۔

۲ دوسرا وہ شخص جو اپنی جان و مال کو اللہ کے راستے میں لے کر نکلا وہ یہ چاہتا ہے کہ قتال کر لے لیکن خود قتل نہ ہو، سو اگر وہ مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کا قدم حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم مبارک کے ساتھ مقام صدق میں اللہ مالک اور مقتدر کے سامنے ہوگا۔

۳ تیسرا وہ شخص جو اپنی جان و مال کو اللہ کے راستے میں لے کر نکلا اور وہ یہ چاہتا ہے کہ قتل کرے یا ہو جائے، سو اگر یہ مر گیا تو یا قتل ہو گیا تو قیامت کے دن اپنی تلوار برہنہ اپنے کندھے پر رکھے آئے گا حالانکہ لوگ گٹھنوں کے بل گرے ہوں گے، اور کہتے آئیں گے کہ سنو! ہمارے لئے جگہ وسیع کر دو

ہمارے لئے جگہ وسیع کر دو کیونکہ ہم نے اپنی جان اور مال اللہ کے راستے میں خرچ کر دیا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر کوئی یہ کہہ سکتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل الرحمن یا انبیاء میں سے کوئی نبی کہتا اور انہی کے راستے میں لوگ ہٹتے کیونکہ ان کا حق واجب ہے یہاں تک کہ وہ شہداء آئیں گے اور نور کے منبروں پر بیٹھ جائیں گے عرش کے دائیں جانب، سو وہ بیٹھیں گے اور دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کس طرح ہوتا ہے، انہیں موت کا کوئی غم نہ ہوگا نہ ہی وہ برزخ میں غم زدہ ہوں گے، انہیں صورتیں بھی پریشان نہ کرے گی اور نہ ہی وہ حساب کتاب میزان اور پل صراط پر پریشان ہوں گے دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کس طرح فیصلہ ہوتا ہے وہ جس چیز کا بھی سوال کریں گے ان کو دی جائے گی اور جس کی بھی شفاعت کریں گے شفاعت قبول کی جائے گی اور جنت میں ان کا پسندیدہ مقام دیا جائے گا اور جنت میں اپنے پسندیدہ مقام پر رہیں گے۔ بیہقی فی شعب الایمان

۱۱۷۳۱ ابن ابی العوف اور عبد العزیز بن یعقوب الماشون فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمیم بن نويرة سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زید ابن خطاب پر رحم فرمائیں اگر میں شعر کہنے پر قادر ہوتا تو میں بھی ایسے ہی روتا جیسے تیرا بھائی رویا، تمیم نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! اگر میرا بھائی جنگ یمامہ کے دن قتل ہوتا جس طرح آپ کا بھائی قتل ہوا تو میں کبھی اس پر نہ روتا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا اور اس کے بھائی کی تعزیت کی اور وہ اس پر بہت زیادہ غمزدہ تھے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ شعر نہ کہہ سکتے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں ایک بیت بھی نہیں۔ ابن سعد آتی ہے، ابن ابی عوف سے عرض کیا گیا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ شعر نہ کہہ سکتے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں ایک بیت بھی نہیں۔ ابن سعد ۱۱۷۳۲ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہداء کا نہ جنازہ پڑھا اور نہ ان کو غسل دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۱۷۳۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جنگ احد کے شہداء میں دو شہداء کو ایک قبر میں دفن کروانے اور حکم فرمایا کرتے کہ ان کو ان کے خون سمیت دفن کر دیا جائے اور نہ ان کو غسل دیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۳۴ زہری روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر العذری سے ان کی ولادت فتح مکہ کے دن ہوئی تھی چنانچہ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرے پر ہاتھ مبارک پھیرا اور برکت عطا فرمائی، آگے فرمایا کہ جب آپ ﷺ احد کے شہداء پر مطلع ہوئے تو فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں جو اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون کی طرح ہی ہوگا لیکن خوشبو مشک کی طرح ہوگی، دیکھو ان شہداء میں کون زیادہ حافظ تھا قرآن پاک کا سواں کو قبر میں اپنے ساتھی سے آگے رکھو، اور اس دن ایک قبر میں دودو اور تین تین شہداء کی تدفین ہوئی۔ ابن جریر

۱۱۷۳۵ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے شہداء احد میں سے حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب کی نماز جنازہ پڑھی۔ ۱۱۷۳۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں جو جنت کے پھلوں میں مشغول رہتے ہیں۔ عبد الرزاق، سعید بن منصور، متفق علیہ فی البعث

۱۱۷۳۷ راشد بن سعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا جہ ہے کہ شہید کے علاوہ باقی سب مسلمانوں کو قبر میں آزمایا جائے گا؟ تو فرمایا کہ شہید کی آزمائش کے لئے تلواروں کی چمک ہی کافی ہے۔ نسائی، دیلمی ۱۱۷۳۸ سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب حمزہ بن عبد المطلب اور مصعب بن عمر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے تو کہا کہ کاش ہمارے بھائیوں کو علم ہوتا کہ ہمیں کتنی بڑی بھلائی ملی ہے تاکہ وہ اور زیادہ رغبت سے اللہ کے راستے میں نکلتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرف سے یہ اطلاع مسلمانوں تک پہنچاؤں گا چنانچہ سورۃ آل عمران یہ آیت نازل ہوئی کہ ”جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردے نہ سمجھو“ سے لے کر ”مؤمنین“ تک۔ سورۃ آل عمران، آیت ۱۶۹-۱۷۱، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۷۳۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد کے شہداء کو ایک کپڑے میں لپیٹ لیتے پھر دریافت فرماتے کہ ان دونوں میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد تھا؟ تو جب ایک کے بارے میں بتا دیا جاتا تو حد میں اسے آگے رکھتے اور فرمایا کہ میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں گا“ اور ان کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا، نہ ان کو غسل دیا گیا اور نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھی گئی۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۱۷۴۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو غزوہ احد کے شہداء کو ان کے خون سمیت ہی دفن کر دیا،

اور یہ بھی حکم فرمایا کہ جو قرآن کو زیادہ لینے والا ہو اس کو آگے رکھو اور یہ بھی کہ ایک قبر میں دو دوفن کے جائیں چنانچہ اپنے والد اور چچا کو ایک قبر میں دفن کیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۷۴۱۔ نعیم بن حجار الغطفانی فرماتے ہیں کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا کہ شہداء میں سے افضل کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ جو صفوں کی صفوں سے جا ملتے ہیں اور ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتے یہاں تک کہ قتل ہو جاتے ہیں، یہی لوگ ہوں گے جو جنت میں اونچے اونچے کمروں میں رہیں گے اور تیرا رب ان کو خوشی سے دیکھے گا اور جب تیرا رب کسی کو کسی جگہ خوشی سے دیکھے لے تو اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا۔ ابن زنجویہ

شہادت حکمی کے بیان میں..... طاعون

۱۱۷۴۲۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار میں تھا تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اے میرے اللہ! نیزہ اور طاعون، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اپنی امت کی تمنائیں مانگی ہیں سو یہ طعنہ (نیزہ) سے تو ہم واقف ہیں لیکن یہ طاعون کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ ایک زخم پھوڑے کی مانند ہوتا ہے اگر تم زندہ رہے تو عنقریب دیکھو گے، مسند ابی یعلیٰ

۱۱۷۴۳۔ ابواسفر فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا تو ان سے طعنہ اور طاعون پر بیعت لی۔ مسند ۱۱۷۴۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام روانہ ہوئے جب شام کے قریب پہنچے تو حضرت طلحہ بن عبد اللہ اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ استقبال کے لئے شام کے باہر ہی موجود تھے انہوں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ کے ساتھ جناب نبی کریم ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور ہم نے اپنے پیچھے ایسے لوگ چھوڑے ہیں جیسے کہ وہ آگ سے جل گئے ہوں، اس بیماری کو طاعون کہا جاتا ہے چنانچہ آپ اس سال واپس تشریف لے جائیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے آئے اور پھر اگلے سال شام تشریف لے گئے۔

فائدہ۔ شہادت حکمی کے بیان میں طاعون کا ذکر لانے سے مراد یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی اس مرض میں مبتلا ہو کر مر جائے تو وہ حکماً شہید ہوگا جیسے کہ پہلے روایات میں گزر چکا ہے، اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب کسی علاقے کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ وہاں طاعون کی بیماری پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جانا چاہیے اور اگر کسی علاقے میں یہ بیماری پھیل جائے تو وہاں کے رہنے والوں کو وہ علاقہ چھوڑ کر بھاگنا نہ چاہیے، کیونکہ اگر اس بیماری سے بچ گئے تو فہما اور اگر موت آگئی تو شہادت نصیب ہو جائے گی، زیادہ تفصیل کی حاجت تو کسی مستند دارالافتاء مفتی سے رجوع کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۴۵۔ طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ہم حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو ایک دن انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے کم ملنا جلنا تمہیں تکلیف نہ دے گا کیونکہ یہ بیماری گھر والوں تک پہنچ چکی ہے یعنی طاعون، ہوا اگر کوئی کچھ تعبیر کرنا چاہے تو کر لے، اور ایسے دواؤں میں سے جو جن میں سے ایک کہنے والا یہ کہے کہ (اگر وہ کسی ایسی مجلس میں بیٹھا ہو جس میں کوئی طاعون کا مریض ہو) اور جو چلا گیا ہے (اگر وہ بچ گیا ہے تو) یہ نہ کہے کہ اگر میں بیٹھا جاتا تو میں بھی اس بیماری میں مبتلا ہو جاتا جس میں وہ مبتلا ہوا جو اس مجلس میں بیٹھا تھا، کیونکہ میں تمہیں اس بیماری کے ظہور کے بارے میں وہ بات بتانے جارہا ہوں جو لوگوں کے لئے مناسب ہے (اور وہ یہ کہ) جب امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا کہ شام میں بہت سے لوگ طاعون سے مر گئے ہیں تو انہوں نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو لکھا کہ مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے جو آپ کے بغیر نہیں ہو سکتا سو جس رات آپ کو میرا خط ملے تو میرا خیال ہے کہ آپ کو اگلی ہی صبح روانہ ہو جانا چاہیے اور اگر خط دن کے وقت ملے تو شام تک آپ کو میرے پاس آنے کے لئے روانہ ہو جانا چاہیے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے خط کا جواب

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ مجھے معلوم ہے کہ امیر المؤمنین کو مجھ سے کیا کام ہے وہ اس کو بچانا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں ہے، اور لکھا کہ میں مسلمانوں کے لشکر میں ہوں، اور خود کو ان سے الگ نہیں کر سکتا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کو مجھ سے کیا کام

پڑ گیا ہے آپ اس کو باقی رکھنا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں ہے سو جیسے ہی آپ تک میرا خط پہنچے تو میرے بارے میں اپنے عزائم کو منسوخ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں یہیں بیٹھا رہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جیسے ہی جوابی خط پڑھا آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ رونے لگے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود لوگوں میں سے کسی نے پوچھا کہ یا امیر المؤمنین کیا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی لکھا تھا کہ اردن گہری وباؤں والی سرزمین ہے اور جابیہ باروق و صحت بخش علاقہ ہے لہذا مہاجرین کو لے کر وہاں منتقل ہو جائیں، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ خط پڑھا تو فرمایا کہ رہا یہ خط تو ہم اس میں امیر المؤمنین کا حکم سنتے ہیں اور ان کی اطاعت کرتے ہیں اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سوار ہو جاؤں اور لوگوں کو ان کے ٹھکانوں پر پہنچاؤں، اتنے میں میری بیوی طاعون میں مبتلا ہو گئی سو میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں بتایا، چنانچہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فوری طور پر لوگوں کو ان کے (محفوظ) ٹھکانوں پر منتقل کرنے لگے، اسی دوران خود بھی اسی بیماری میں مبتلا ہو کر وفات پا گئے۔

ابوالموجہ کہتے ہیں کہ ان کا خیال ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ چھتیس ہزار (۳۶۰۰۰) مجاہدین کے ساتھ تھے جن میں سے صرف چھ ہزار (۶۰۰۰) باقی بچے۔

سفیان بن عیینہ نے اسی روایت کو طاریق سے اپنی جامع میں اس سے مختصر روایت کیا ہے۔
۱۱۷۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک نبی) نے اپنی امت کے لئے بددعا فرمائی تو ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ ان پر بھوک مسلط کر دوں، انہوں نے عرض کیا نہیں، پھر پوچھا گیا کہ کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ ان پر بھوک مسلط کر دوں، انہوں نے عرض کیا نہیں پھر پوچھا گیا کہ آپ پسند کرتے ہیں کہ ان پر بھوک مسلط کر دی جائے، عرض کیا نہیں، چنانچہ ان کی امت پر طاعون مسلط کر دیا گیا جو ایسی بیماری ہے جو فوراً مرادلاتی ہے دلوں کو جلادیتی ہے اور تعداد کو کم کر دیتی ہے۔ ابن راہویہ
۱۱۷۳۷ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں اپنے عمال کو لکھا کہ جب تم سنو کہ کوئی وبا پھیل گئی ہے تو مجھے لکھو، چنانچہ میں آیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ سرخ سے واپس آنے کے بعد سو رہے تھے چنانچہ جب وہ نیند سے اٹھے تو میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اے میرے رب! سرخ سے میری واپسی معاف فرما دیجئے۔ ابن راہویہ
فائدہ... سرخ ایک منکر کا نام ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۳۸ زرعة بن ذؤب الدمشقی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں اپنے عامل کو لکھا کہ جب کسی زمین پر وبا پھیلے تو مجھے اطلاع دینا، سو جب وہاں وبا پھیلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے یہاں تک کہ آپ پہنچے۔

۱۱۷۳۹ عمر بن ابی حارشا اور ابو عثمان اور ربیع بن نعمان البصری فرماتے ہیں کہ بعد میں طاعون شام، مصر، عراق میں پھیلا اور پھر صرف شام میں رہ گیا جس میں بڑے بڑے لوگ فوت ہو گئے، یہ محرم اور صفر کے مہینے رہا اور پھر ختم ہو گیا لہذا لوگوں نے اطلاع دی کہ شام کے علاوہ باقی جگہوں سے طاعون ختم ہو گیا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور شام کے قریب پہنچ گئے یہاں انہیں اطلاع ملی کہ جتنا طاعون یہاں پہلے تھا اب اس سے ہمیں زیادہ شدید ہو گیا ہے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی جگہ طاعون ہو تو وہاں نہ جاؤ، اور اگر ایسی جگہ طاعون پھیلا جہاں تم موجود ہو تو اب وہاں سے نہ جاؤ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئے یہاں تک کہ طاعون کے اثرات ختم ہو گئے چنانچہ وہاں موجود لوگوں نے اس کی اطلاع دی اور کہا کہ ان کے پاس بہت سے لوگوں کی میراث ہے چنانچہ اس سال جمادی الاولیٰ میں لوگوں کو جمع کیا اور شہروں کے بارے میں مشورہ کیا اور فرمایا کہ میرا ذہن بن رہا ہے کہ میں تمام شہروں میں مسلمانوں کو جا کر دیکھوں تا کہ ان کے احوال سے آگاہی حاصل کروں سو مجھے بتاتے جاؤ۔

۱۱۷۵۰ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب سرخ نامی جگہ پر پہنچے تو لشکر وں کے امراء حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی وغیرہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملے اور بتایا کہ شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابتدائی مہاجرین کو بلاؤ چنانچہ ان کو بلا یا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان

۳ سلمان رضی اللہ عنہ۔

۴ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔ ابن خزیمہ

۱۱۷۵۳ شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو حضرت عمرو بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد والوں سے ایسی ہی گفتگو کی وہ فرماتے تھے کہ میں چوتھا مسلمان ہوں، فرمایا کہ جو طاعون ہے یہ ڈانٹ ہے سو اس سے بچ کر گھائیوں میں بھاگ جاؤ (یہ سن کر) حضرت شرجیل بن حسہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم، میں بھی مسلمان ہوں اور تمہارے امیر زبردست غلط فہمی میں مبتلا ہیں، دیکھو تو کیا کہتے ہیں؟ (حالانکہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین پر طاعون پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو کیونکہ موت تمہاری گردنوں میں ہے، اور جب کہیں طاعون پھیلے (اور تم وہاں موجود نہ ہو) تو تم وہاں نہ جاؤ کیونکہ یہ دلوں کو جلا دیتا ہے۔

فائدہ۔ موت کا گردن میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ خواہ کہیں بھی چلے جاؤ موت سے بچنا ممکن نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۵۴ یونس بن مسیرہ بن جلس فرماتے ہیں کہ چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) مسلمان کا جا بجا پہنچے تو وہاں پر طاعون پھیل گیا جس سے بیس ہزار (۲۰۰۰۰) کا انتقال ہو گیا اور چار ہزار (۴۰۰۰) باقی بچے انہوں نے کہا کہ یہ طوفان ہے یہ تو ڈانٹ ہے یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے شہسواروں کو بھیجتا کہ لوگوں کو جمع کریں اور کہا کہ آج حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس جا بیٹھو، لہذا جب سب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! خدا کی قسم اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں آج کے بعد بھی اس جگہ تمہارے درمیان کھڑا ہو سکوں گا تو مجھے آج یہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہ تھی اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ کہہ رہے ہو کہ یہ طوفان ہے یہ ڈانٹ ہے خدا کی قسم نہ یہ طوفان ہے اور نہ ہی ڈانٹ کیونکہ طوفان اور ڈانٹ تو صرف عذاب ہی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ امتوں کو عذاب دیتے ہیں لیکن دنیا میں سو تمہارے لئے تمہارے نبی ﷺ کی دعا قبول فرمائی، سنو! جس کو پانی مل گئے اور وہ طاقت رکھتا ہے کہ مر جائے تو اس کو مر جانا چاہیے۔ یہ بہتر ہے اس سے کہ کوئی شخص ایمان کے بعد کافر ہو جائے اور ناحق خون بہایا جائے یا ناحق اللہ کا مال اس طرح دے دیا جائے کہ اس کے لئے جھوٹ بولے یا فسق و فجور کرے اور بہتر ہے اس سے کہ تم لوگوں کے درمیان لعنت ملا مت ظاہر ہو یا کوئی شخص صبح اٹھے تو یہ کہے۔ خدا کی قسم اگر میں زندہ رہا میرا گناہ تو میں نہیں جانتا میرا کیا حال ہوگا۔

فائدہ۔ یعنی مر جانا ان صورتوں کے پیش آنے سے بہتر ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۵۵ حضرت عبدالرحمن بن عثم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جب طاعون پھیلا محسوس کیا تو بہت زیادہ خوف زدہ ہو گئے اور فرمایا کہ اے لوگو! ان گھائیوں میں منتشر ہو جاؤ اور پھیل جاؤ کیونکہ اللہ کی طرف سے تم پر ایک چیز نازل ہوئی ہے جسے میں کوئی زبردست ڈانٹ یا کوئی طوفان ہی سمجھتا ہوں، حضرت شرجیل بن حسہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور آپ تو زبردست غلط فہمی میں مبتلا ہیں، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ سے غلطی ہوئی یہ کوئی طوفان یا ڈانٹ وغیرہ نہیں ہے بلکہ یہ تو آپ کے رب کی رحمت اور تمہارے نبی ﷺ کی دعا ہے اور تم سے پہلے صالحین کی وفات ہے، اے اللہ! معاذ کی اولاد کو اس رحمت میں سے بھر پور حصہ عطا فرمایا۔

دوسری نوع

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت سعید بن المسیب روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک پہاڑ پر جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم ایک وادی کے سامنے پہنچے وہاں میں نے ایک نوجوان کو کمریاں چراتے ہوئے دیکھا، مجھے اس کی جوانی اچھی لگی میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا یہ خوب جوان ہے اگر اس کی جوانی اللہ کے راستے میں لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے! عمر ہو سکتا ہے کہ وہ کسی طرح اللہ کے راستے میں ہو اور تمہیں معلوم نہ ہو، پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے طلب فرمایا اور فرمایا کہ اے نوجوان! کیا کوئی ایسا ہے جس کے پاس تم لوٹ کر جاتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا کون؟ عرض کیا، میری والدہ ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے پاس ہی رہنا کیونکہ ان کے قدموں میں جنت ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر صرف تلوار سے قتل ہونے والا ہی شہید ہو تو پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہو جائیں گے، پھر جلے

ہوئے، ٹکڑے ٹکڑے ہونے والے، منہدم شدہ عمارت وغیرہ کے نیچے دبنے والے پیٹ کی بیماری میں مرنے والے، ڈوب کر مرنے والے، درندے کا لقمہ بننے والے اور اس شخص کا ذکر فرمایا جو اپنے کمانے کے لئے محنت کرتا تھا تا کہ عزت سے کمائے اور خود کو دوسروں سے بے نیاز کر لے، وہ بھی شہید ہے۔ اسمعیل الحطی فی حدیثہ، بخاری فی التاریخ فی المفترق

۱۱۷۵۷ یزید بن اسد فرماتے ہیں کہ وہ دمشق سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا امیر المؤمنین آپ میں سے شہید کون ہوتے ہیں؟ تو فرمایا کہ شہید وہ ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور قتل ہو جائے، اور تم بتاؤ جو شخص اپنی طبعی موت مر جائے تو تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو حالانکہ تم اس کے بارے میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتے، عرض کیا، کہ ہم کہتے ہیں کہ بندہ تھانیک عمل کیا اور اپنے رب سے جا ملا، وہ اس پر ظلم نہ کرے گا عذاب دے گا جسے عذاب دینا ہوگا اس کے خلاف حجت پوری ہونے کے بعد یا معذرت کے بعد یا معافی کے بعد، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، معاملہ اس طرح نہیں جس طرح تم کہتے ہو، جو زمین میں فساد کرتا ہوا زمینوں پر ظلم کرتا ہوا امام کی نافرمانی کرتا ہوا مال میں خیانت کرتا ہوا جہاد میں آید دشمن کا سامنا کیا اور قتل کیا پھر قتل ہو گیا تو وہ شہید نہیں لیکن اللہ تعالیٰ بھی اس کے دشمن کو نیکی اور فاجر کے ساتھ بھی عذاب دیتے ہیں رہا وہ جو اپنی طبعی موت مر گیا اور تم اس کے بارے میں بھلائی کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتے یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا انبیاء اور صدیقوں میں سے۔ سورۃ النساء، بریت ۶۹، ابو العباس فی جزء من حدیثہ

۱۱۷۵۸ ربیع بن ایاس الانصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جبر الانصاری کے بھتیجے کے پاس آئے جن کی وفات ہو رہی تھی ان کے گھر والے رونے لگے، جبر نے کہا کہ اپنی آوازوں سے رسول اللہ ﷺ کو اذیت نہ پہنچاؤ، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک وہ زندہ ہیں، ان عورتوں کو رونے دو، سو جب ان کی وفات ہو جائے گی تو وہ خاموش ہو جائیں گی، بعض لوگوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ آپ کی وفات اپنے بستر پر ہوگی ہمارا خیال تھا کہ آپ اللہ کے راستے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرتے ہوئے قتل ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اور شہادت پھر کس کو کہتے ہیں؟ علاوہ اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے اس طرح تو میری امت کے شہید بہت کم ہو جائیں گے نیزے سے قتل ہونا بھی شہادت ہے پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے، اور وہ عورت جو اپنے نفاس میں مرے وہ بھی شہید ہے، جل کر مرنے والا بھی شہید ہے، کسی عمارت وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور ذات الحجب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔ طبوانی

فصل..... مقتولوں کے احکام میں

۱۱۷۵۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد اور ماموں غزوہ احد میں شہید ہوئے میں نے ان کو اپنے اونٹ پر اٹھایا اور لے کر مدینہ منورہ آیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ مقتولوں کو اسی جگہ لے جاؤ جہاں وہ قتل ہوئے۔ ابن النجار

باب..... جہاد کے متعلقات میں باغیوں کا قتل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ عربینہ سے مدینہ منورہ آئے لیکن وہاں کی آب و ہوا ان کو اس نہ آئی اور وہ بیمار پڑ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر چاہو تو وہاں چلے جاؤ جہاں صدقہ کے اونٹ ہیں، وہاں جا کر ان کے پیشاب اور دودھ پیو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور بھلے چنگے ہو گئے چنانچہ پھر وہ چرواہوں کی طرف متوجہ ہوئے ان کو قتل کر دیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے، اور اسلام کو چھوڑ کر دوبارہ کفر اختیار کر لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے

تغاب میں لوگوں کو بھیجا، ان کو پکڑ کر لایا گیا چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھر وادیں پھر وادیں اور انہیں گرم ریگستان میں پھینکوا دیا گیا جہاں وہ مر گئے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۷۱۱ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ کچھ لوگ عکل اور عرینہ سے اسلام کا اظہار کرتے ہوئے آئے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ وہ لوگ دودھ پینے والے ہیں کسی سرسبز و شاداب زمین سے نہیں آئے چنانچہ مدینہ ان کو اس نہیں آیا اور انہوں نے اس کے بخار کی شکایت کی، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے اونٹنی کا حکم دیا اور ایک چرواہے کا اور انہیں حکم دیا کہ وہ مدینہ سے نکل کر ان اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پیئیں سو وہ چل پڑے جب وہ گرم ریگستان کے کنارے پر پہنچے تو اسلام کو چھوڑ کر دوبارہ کافر ہو گئے اور یہ بات جناب نبی رسول اللہ ﷺ تک پہنچی چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو پکڑنے کے لئے لوگ بھیجے سوان کو پکڑ کر لایا گیا پھر ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھر وادی گنین اور ان کے ہاتھوں اور پیروں کو کٹوا دیا گیا اور ریگستان کے ایک کونے میں گرم پتھروں پر ڈال دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے عقادہ کہتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی کہ یہ آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی ”بے شک وہ جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ کرتے ہیں“ آفرنگ۔ سورۃ مائدہ آیت ۳۳، مصنف عبدالرزاق

عرینین کا ذکر

۱۱۷۱۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرینہ سے ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اسلام قبول کیا اور بیعت ہو گئی اور مدینہ منورہ میں ان کو برسام کی بیماری ہو گئی، تو انہوں نے عرض کیا کہ تکلیف شروع ہو گئی ہے سو اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم ان اونٹوں میں چلے جائیں جہاں ہم پہلے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تم جاؤ اور وہیں رہو، چنانچہ وہ نکلے اور چرواہوں میں سے ایک کو قتل کر دیا اور اونٹ لے گئے ایک چرواہا زخمی حالت میں پہنچا اور اطلاع دی، وہ اپنی ضرورت پوری کر چکے اور اونٹوں کو لے گئے اس کے ساتھ ایک انصاری نوجوان تھا، تقریباً بیس سال کا چنانچہ ان کو گرفتار کرنے کے لئے لوگوں کو روانہ کیا گیا اور اس لڑکے کو ساتھ بھجوا جو ان کے قدموں کے نشان ڈھونڈ رہا تھا، ان کو گرفتار کر کے لایا گیا اور ان کے ہاتھ اور پیر کٹوا دیئے گئے اور آنکھوں میں سلائیاں پھر وادی گنین۔ ابن النجار

۱۱۷۱۳ حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ جب جناب ﷺ کی اونٹنیوں کو لوٹ کر لے جایا جانے لگا تھا تو آپ کہاں تھے، تو انہوں نے عرض کیا کہ میں کنویں پر تھا اور پانی پلا رہا تھا۔ ابن مبیع

۱۱۷۱۴ امام عاصم الشعمی فرماتے ہیں کہ حارثہ بن بدر تمیمی نے جنگ و جدل اور فساد پھیلانا شروع کیا، چنانچہ حضرت حسن بن علی حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم وغیرہ اہل قریش نے گفتگو کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ اہل قریش نے گفتگو کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ امیر المؤمنین آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو زمین پر فساد پھیلائے اور جنگ و جدل کرے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”بے شک بدلہ ان لوگوں کا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں“۔ اختتام آیت تک، سورۃ نور آیت ۲۱

سعید نے عرض کیا اچھا ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو توبہ کر لے اس سے پہلے کہ آپ اس پر قادر ہو جائیں؟ فرمایا کہ میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس کی توبہ قبول کر لوں گا سعید نے کہا کہ تو حارثہ بن زید نے توبہ کر لی ہے اس سے پہلے کہ آپ اس پر قادر ہوں چنانچہ حارثہ آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے امان دی۔

ابن ابی شیبہ عبد بن حمید، ابن ابی الدنيا فی کتاب اور شراف و ابن جریر و ابن ابی حاتم

۱۱۷۱۵ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کا مثلہ کروا دیا تھا جنہوں نے آپ ﷺ کی اونٹنیاں چوری کی تھیں چنانچہ ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیئے اور آنکھوں میں سلائیاں پھر وادی تھیں۔ عبدالرزاق

متفرق روایات

۱۱۷۶۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرب کے عیسائی اہل کتاب نہیں اور نہ ہی ہمارے لئے ان کا ذبیحہ حلال ہے اور میں انہیں اس طرح چھوڑنے والا بھی نہیں ہوں، یا تو وہ مسلمان ہو جائیں گے یا پھر میں ان کی گردنیں اڑا دوں گا۔ الشافعی

۱۱۷۶۷ جریر بن عثمان الرحبی فرماتے ہیں کہ معاویہ بن عیاض بن غطفان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ایک قباء اور دو پتلے موزے پہنے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ناگوار گزرا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے، عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ قباء تو اس لئے ہے کہ بندہ اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر باندھ کر رکھ سکتا ہے رہے یہ پتلے موزے جو پہنے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ناگوار گزرا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ قباء تو اس کے لئے ہے کہ بندہ اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر رکھ سکتا ہے، رہے یہ پتلے موزے تو ان سے پیر رکابوں میں اچھی طرح جمتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اور ان کو اجازت دے دی۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

۱۱۷۶۸ مسند علی رضی اللہ عنہ سے عمار بن عبداللہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا آزاد شدہ غلام ان کو دیکھ رہے تھے، چنانچہ اشعث بن قیس کھڑا ہوا اور کہا کہ ان سرخوں نے ہمیں آپ پر غالب کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ پر کون غالب آئے گا؟ سنو! خدا کی قسم میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ تمہیں ضرور بالضرور دین کے معاملے میں مارے گا جیسے تم پہلے ان کو مارتے تھے۔

ابن ابی شیبہ حارث ابن راہویہ ابو عبیدہ فی الغریب دورقی، ابن جریر، صحیحہ ابن عدی، بزار سنن سعید بن منصور ۱۱۷۶۹ زیاد بن حدید الاسدی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں بنو تغلب کے عیسائیوں کے لئے باقی رہا تو ضرور بالضرور ان سے زبردست قتال کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بناؤں گا کیونکہ میں نے دستاویز لکھی تھی ان کے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے درمیان اور اس میں یہ شرط تھی کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائی نہ بنائیں گے۔ ابو داؤد

اور فرمایا کہ یہ حیثیت منکر ہے اور مجھے اطلاع ملی کہ امام احمد اس روایت کو سخت منکر قرار دیتے تھے، بلو لوی کہتے ہیں کہ امام ابو داؤد نے خود بھی دوسرے دور میں اسی حدیث کو نہیں پڑھا۔ الضعفاء للعقلی

اور کہا کہ ابو نعیم اٹھی اور ابن جریر کا اس میں کوئی متابع نہیں ہے اور ابو نعیم نے حلیہ میں اس کو صحیح قرار دیا۔

۱۱۷۷۰ حضرت ابراہیم بن حارث اسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ میں ایک دستے کے ساتھ بھیجا اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم صبح شام یہ پڑھیں:

أفحسستم انما خلقناکم عبثاً ترجمہ کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں تو یونہی بے کار پیدا کر دیا ہے۔ المؤمن ۱۱۵

ہم نے اسے پڑھا تو ہمیں مال غنیمت بھی ملا اور ہم محفوظ بھی رہے۔

ابو نعیم فی المعرفة وابن مندہ، الاصابہ میں اس کی سند کے بارے میں کراچی ہے۔

۱۱۷۷۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم منافق کی طاقت سے مدد حاصل کرتے ہیں اور اس کا گناہ اس کے اپنے اوپر ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۲ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے قریش کو اسی دن دیکھا جس دن انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کے قتل کی

سازش کی اور ازادہ کر لیا، اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور جناب رسول اللہ ﷺ مقام ابراہیم کے نزدیک نماز ادا فرما رہے

تھے چنانچہ عقبہ بن ابی معیط کھڑا ہوا اور اپنی چادر کو آپ ﷺ کے مبارک گلے میں ڈال کر کھینچا یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے گھٹنوں پر گر پڑے،

لوگوں نے چیخا شروع کر دیا اور سمجھے کہ شاید (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ قتل ہو گئے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور پیچھے سے

آپ ﷺ کے مبارک پہلوؤں کو پکڑ کر کھینچا اور کہا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے؟ چنانچہ پھر وہ لوگ جناب

رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر ایک طرف ہو گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنی نماز مکمل کرنے لگے جب نماز ادا فرما چکے تو ان کے پاس سے گزرے وہ بدستور خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا، اے قریشیوں کے گروہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہیں ذبح کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہوں اور آپ ﷺ نے اپنی انگشت مبارک اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا۔ ابو جہل بولا تو اتنا جاہل تو نہ تھا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تو جو ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۳ حسن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے جھنڈے کا رنگ سیاہ تھا۔ بخاری فی تاریخ

جہاد اکبر اور جہاد اصغر

۱۱۷۷۴ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے لئے اپنے نفس سے بغض رکھا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے بغض سے محفوظ رکھیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی محاسبة النفس

۱۱۷۷۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجاہدین کی ایک جماعت جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آگے بہت ہی خوب آئے، تم لوگ جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آگئے ہو جس میں بندے کو نفس سے جہاد کرنا پڑتا ہے۔ دیلمی

۱۱۷۷۶ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا کہ کوئی شخص اپنے نفس اور اپنی خواہش سے جہاد کرے۔ ابن البحار

کتاب الجعالة

بمعنی اجرت اور جنگ کرنے والے کا وظیفہ

افعال کی قسم میں سے

۱۱۷۷۷ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھگوڑے غلام کو لانے کی اجرت چالیس درہم مقرر فرمائی۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۸ حضرت قتادة اور ابوصائم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھگوڑے کے جرمانے میں چالیس درہم کا فیصلہ فرمایا۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۹ ابو عمرو الشیبانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چند بھگوڑے غلام لائے میں نے ان میں سے ایک کو پکڑا تھا تو

آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ اجرت ہے یا غنیمت؟ میں نے عرض کیا یہ تو اجرت ہے غنیمت کیا ہے؟ تو فرمایا چالیس درہم۔ عبدالرزاق

اللہ تعالیٰ کی مدد سے کنز العمال کی چوتھی جلد مکمل ہو گئی

اس کے ساتھ جلد پنجم ہے جو حرف "حاء" سے شروع ہوتی ہے اور حج و عمرہ، حدود و خصالہ اور الحوالہ پر مشتمل ہے

مترجم سلمان اکبر۔ فاضل جامعہ احسن العلوم



امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں میمون بن سیاہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کا کوئی راوی متروک ہے۔

۳۵۶۳ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرمان باری تعالیٰ:

فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات۔

کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں ہمارے سابق جہادی ہیں۔ ہمارے میانہ رو ہمارے شہری لوگ ہیں اور ہمارے ظالم بدو (دیہاتی) ہیں (جو

دین سے نابلد رہتے ہیں)۔ السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ فی البعث

۳۵۶۵ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اللہ کے فرمان:

فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات۔ فاطر ۳۲

کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: یہ سب اس امت کے (مسلمان) لوگ ہیں اور سب ہی جنت میں جائیں گے۔

السنن لسعید بن منصور، ابن مردویہ، البیہقی فی البعث

۳۵۶۶ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگوں کو تین اقسام میں کر کے اٹھایا جائے گا۔ اور یہ (تین اقسام) اللہ کے فرمان میں ہیں:

فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات۔ فاطر ۳۲

پھر فرمایا: سابق بالخیرات (لوگوں میں آگے نکل جانے والا) تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے گا۔ مقتصد (میانہ رو) سے آسان

حساب لیا جائے گا۔ اور ظالم لنفسہ (اپنی جان پر گناہ کر کے ظلم کرنے والا) اللہ کی رحمت سے جنت میں جائے گا۔ رواہ الدیلمی

یہ سند مسند انفرادی کی روایت ہے۔

۳۵۶۷ (ابو الدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرمایا:

فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات۔ فاطر ۳۲

کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

سابق اور مقتصد بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ظالم لنفسہ سے آسان حساب لیا جائے گا پھر وہ جنت میں داخل ہوگا۔

البیہقی فی البعث

فائدہ: سورہ فاطر کے باب میں یہ تمام احادیث اسی مضمون پر مشتمل ہیں اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کسی حدیث پر روایات

کثرت کے ساتھ آجائیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ اس حدیث کی واقعی اصل ہے۔

سورۃ الصافات

۳۵۶۸ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمان باری تعالیٰ:

احشروا الذين ظلموا وازواجهم۔ الصافات ۲۲

جو لوگ ظلم کرتے تھے ان کو اور ان کے ہم جنسوں کو اور جن کی وہ پوجا کرتے تھے (سب کو) جمع کرلو۔

کا مفہوم ہے کہ ایک دوسرے کے ہم مثل مثلاً سود کھانے والے سود کھانے والوں کے ساتھ، زانی زانیوں کے ساتھ اور شراب پینے والے شراب

پینے والوں کے ساتھ جمع ہو کر آئیں گے اسی طرح جنت میں جانے والے جنت میں اکٹھے جائیں گے اور جہنم میں جانے والے جہنم میں اکٹھے

جائیں گے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، الفیابی، ابن منیع، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک

الحاکم، البیہقی فی البعث

۴۵۶۹ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے) ذبح ہونے والے حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔ عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور

ذبح اللہ اسماعیل علیہ السلام ہیں

فائدہ: مشہور روایات اور کلام اللہ کے سیاق و سباق سے بدلتے ہوئے بات ثابت ہوتی ہے کہ ذبح ہونے والے حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں مثلاً یہی آیات لیجیے جن کی تفسیر میں مذکورہ فرمان علی رضی اللہ عنہ ارشاد ہوا: فرمان الہی ہے:

وقال انی ذاهب الی ربی سیہدین۔ رب ھب لی من الصالحین فبشره بغلام حلیم فلما بلغ معه السعی، الخ

الصفات ۹۹-۱۰۲

اور (ابراہیم علیہ السلام) بولے: کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے رستہ دکھائے گا۔ اے پروردگار! مجھے (اولاد) عطا فرما (جو) سعادت مندوں میں سے (ہو) تو ہم نے ان کو نرم دل لڑکے کی خوش خبری سنائی۔ جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا میں خواب دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجیے خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیں گے۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم! تم نے خواب سچا کر دکھایا ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی اور ہم ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کی دعا مانگی اور خدا نے قبول کی اور وہی لڑکا قربانی کے لیے پیش کیا گیا۔ موجودہ تورات سے ثابت ہے کہ جو لڑکا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پیدا ہوا وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ اور اسی لیے ان کا نام ”اسماعیل“ رکھا گیا۔ کیونکہ ”اسماعیل“ دو لفظوں سے مرکب ہے۔ ”سمیع“ اور ”ایل“، سمیع کے معنی سننے کے اور ایل کے معنی خدا کے ہیں۔ یعنی خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سن لی۔ ”تورات“ میں ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ اسماعیل کے بارے میں میں نے تیری سن لی اس بناء پر آیت حاضرہ میں جس کا ذکر ہے وہ حضرت اسماعیل ہیں۔ حضرت الخلق نہیں۔ اور ویسے بھی ذبح وغیرہ کا قصہ ختم کرنے کے بعد حضرت الخلق کی بشارت کا جدا گانہ ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے:

وبشرنہ باسمحق نبیا الخ معلوم ہوا کہ ”فبشرناہ بغلام حلیم۔“ میں ان کے علاوہ کسی دوسرے لڑکے کی بشارت مذکور ہے۔ نیز الخلق کی بشارت دیتے ہوئے ان کے نبی بنائے جانے کی بھی خوشخبری دی گئی اور سورہ ہود میں ان کے ساتھ ساتھ یعقوب علیہ السلام کا مژدہ بھی سنایا گیا۔ جو حضرت الخلق کے بیٹے ہوں گے۔ ”ومن وراء اسمحق یعقوب“ (ہود: رکوع ۷) پھر کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ حضرت الخلق ذبح ہوں۔ گویا نبی بنائے جانے اور اولاد عطا کیے جانے سے بیشتر ہی ذبح کر دیئے جائیں۔ لاحالہ ماننا پڑے گا کہ ذبح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جن کے متعلق بشارت ولادت کے وقت نہ نبوت عطا فرمانے کا وعدہ ہوا نہ اولاد دیئے جانے کا۔ یہی وجہ ہے کہ قربانی کی یادگار اور اسکی متعلقہ رسوم بنی اسماعیل میں برابر بطور وراثت منتقل ہوتی چلی آئیں۔ اور آج بھی اسماعیل کی روحانی اولاد ہے۔ (جنہیں مسلمان کہتے ہیں) ان مقدس یادگاروں کی حامل ہے۔ موجودہ تورات میں تصریح ہے کہ قربانی کا مقام ”مورا“ یا ”مریا“ تھا۔ یہود و نصاریٰ نے اس مقام کا پتہ چلانے میں بہت ہی دوران کارا حتمالات سے کام لیا ہے حالانکہ نہایت ہی اقرب اور بے تکلف بات یہ ہے کہ یہ مقام ”مرہ“ ہے جو کعبہ کے سامنے بالکل نزدیک واقع ہے اور جہاں سعی بین الصفا والمروۃ ختم کر کے معتمرین حلال ہوتے ہیں اور ممکن ہے ”بلغ معہ السعی“ میں اسی سعی کی طرف ایماء ہو موطا امام مالک کی ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے ”مرہ“ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے۔ غالباً وہ اسی ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کی قربان گاہ کی طرف اشارہ ہوگا ورنہ آپ ﷺ کے زمانہ میں لوگ عموماً مکہ سے تین میل ”مثنیٰ“ میں قربانی کرتے تھے۔ جیسے آج تک کی جاتی

ہے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی اصل قربان گاہ ”مروہ“ تھی۔ پھر حجاج اور ذابح کہ کثرت دیکھ کر مٹی تک وسعت دے دی گئی۔ قرآن کریم میں بھی ”ہدیا بالغ الکعبۃ“ اور ”ثم محلہا الی البیت العتیق“ فرمایا ہے جس سے کعبہ کا قرب ظاہر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

بہر حال قرآن و آثار یہی بتلاتے ہیں کہ ”ذبح اللہ“ وہ ہی اسماعیل علیہ السلام تھے جو مکہ میں آکر رہے اور وہیں ان کی نسل پھیلی۔ تورات میں یہ بھی تصریح ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے اکلوتے اور محبوب بیٹے کے ذبح کا حکم دیا گیا تھا اور یہ مسلم ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عمر میں بڑے ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی موجودگی میں اکلوتے کیسے ہو سکتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے جواب میں جس لڑکے کی بشارت ملی اسے ”غلام حلیم“ کہا گیا ہے۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بشارت جب فرشتوں نے ابتداء خدا کی طرف سے دی تو ”غلام حلیم“ سے تعبیر کیا۔ حق تعالیٰ کی طرف سے ”حلیم“ کا لفظ ان پر یا کسی اور نبی پر قرآن میں کہیں اطلاق نہیں کیا گیا۔ صرف اس لڑکے کو جس کی بشارت یہاں دی گئی اور اس کے باپ ابراہیم علیہ السلام کو یہ لقب عطا ہوا ہے ”ان ابراہیم لحلیم او اہ منیب“ (ہود: رکوع: ۷) اور ”ان ابراہیم لا و اہ حلیم“ (توبہ: رکوع: ۱۴) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہی دونوں باپ بیٹے اس لقب خاص سے ملقب کرنے کے مستحق ہوئے۔ ”حلیم“ اور ”صابر“ کا مفہوم قریب قریب ہے۔ اسی ”غلام حلیم“ کی زبان سے نقل کیا مستجدنی ان شاء اللہ من الصابرين۔ دوسری جگہ صاف فرمایا:

واسماعيل وادريس وذا الكفل كل من الصابرين۔ انبياء: رکوع: ۷

شاید اسی لیے سورہ مریم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو صادق الوعد فرمایا کہ مستجدنی ان شاء اللہ من الصابرين۔ کے وعدہ کو کس طرح سچا کر دکھایا۔ بہر حال حلیم، صابر اور صادق الوعد کے القاب کے مصداق ایک ہی معلوم ہوتا ہے یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام۔ و کسان عند ربہ مرضیا سورہ بقرہ میں تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کی زبان سے جو دعا نقل فرمائی اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریعتنا امة مسلمة لک۔ بعینہ اسی مسلم کے تشبیہ کو۔ یہاں قربانی کے ذکر میں فلما اسلما کے لفظ سے ادا کر دیا اور ان ہی دونوں کی ذریت کو خصوصی طور پر مسلم کے لقب سے نامزد کیا بے شک اس سے بڑھ کر اسلام و تقویٰ اور صبر کیا ہوگا جو دونوں باپ بیٹے نے کرنے اور ذبح ہونے کے متعلق دکھایا یہی اسی اسلما کا صلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریت کو امت مسلمہ بنایا۔ لہذا معلوم ہوا کہ فرمان علی رضی اللہ عنہ سے متعلق حدیث مذکورہ محل کلام ہے کیونکہ آئندہ کی حدیث جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے اس کے خلاف ہے۔ نیز اس طرح کے اور بہت سے قرآن و شواہد ہیں جن سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ ذبح اللہ اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں۔

تفسیر عثمانی مع اضافہ

۳۵۷۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو مینڈھا اسماعیل علیہ السلام کے قدیمہ میں قربان ہوا وہ جمرہ وسطیٰ کے بائیں جانب اتر تھا۔

بخاری فی تاریخہ

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت محل کلام ہے جس میں ذبح اللہ اسحاق علیہ السلام کو فرمایا۔ نیز جس مقام پر قربانی ہوئی وہ مقام اسماعیل علیہ السلام کا مستقر ہے اور کعبۃ اللہ کی بنا میں بھی اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ لہذا یہاں قائم ہونے والی سنت بھی اسماعیل علیہ السلام کی یادگار ہے نہ کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی۔

قوم یونس کی تعداد

۳۵۷۱۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وارسلناہ الی مائۃ الف اویزیدون۔ الصفات ۱۴۷

اور ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کو لاکھ یا زائد کی طرف بھیجا۔

کے بارے میں پوچھا (کہ زائد سے کتنے زائد مراد ہیں؟) آپ علیہ السلام نے فرمایا بیس ہزار۔

ترمذی غریب، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

فائدہ:..... یعنی اگر صرف عاقل بالغ افراد گنتے تو لاکھ تھے جن کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ جبکہ بچے ان کے ماتحت ہو کر آ جاتے ہیں لیکن اگر سب چھوٹوں بڑوں کو شمار کرتے تو زائد تھے۔ یہی مطلب زیادہ قرین قیاس ہے۔
کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

سورہ ص

۲۵۷۲ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے قیامت کا ذکر فرمایا اور بڑی عظمت و شدت کے ساتھ فرمایا۔ اور فرمایا: رضی اللہ عنہ داؤد علیہ السلام کو فرمائیں گے میرے آگے آؤ۔ داؤد علیہ السلام عرض کریں گے پروردگار! مجھے خوف ہے کہ میری خطائیں میرے قدم نہ پھسلادیں۔ پروردگار فرمائیں گے: میرے پیچھے سے گذرو۔ داؤد علیہ السلام عرض کریں گے: مجھے خوف ہے کہ کہیں میری خطائیں مجھے نہ پھسلادیں۔ پروردگار فرمائیں گے: میرا قدم پکڑو۔ پس داؤد علیہ السلام اللہ کا قدم پکڑیں گے اور پھر گذر جائیں گے۔ یہی زلفی ہے۔ جو اللہ نے فرمایا:

وان له عندنا زلفی وحسن مآب - ص: ۲۵۰

اور بے شک (داؤد) کے لیے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے۔ رواہ ابن مردویہ

۲۵۷۳ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے عین سے مراد چھ ماہ کا عرصہ ہے۔ السنن للبیہقی
فائدہ:..... فرمان الہی ہے:

ولتعلمن نبأه بعد حين - ص: ۸۸

اور تم کو اس کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائے گا۔

نقش سلیمانی

۲۵۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام سمندر کے کنارے بیٹھے اپنی انگوٹھی کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ اچانک انگوٹھی آپ سے چھوٹ کر سمندر میں گر گئی۔ آپ کی ساری سلطنت آپ کی انگوٹھی میں تھی۔ چنانچہ آپ وہاں سے چل پڑے۔ جبکہ پیچھے ایک شیطان (آپ کی شکل میں) آپ کے گھر رہنے لگا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بڑھیا کے پاس تشریف لائے اور اس کے پاس رہنے لگے۔ (اور ساری داستان سنائی) بڑھیا بولی: اگر تم چاہو تو تم جا کر (روزی) تلاش کرو اور میں گھر کا کام کاج کرتی ہوں۔ اور اگر تم چاہو تو تم گھر کا کام کاج کرو اور میں جا کر روزی تلاش کرتی ہوں۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام روزی کی تلاش میں نکل پڑے۔ آپ علیہ السلام ایک قوم کے پاس آئے جو مچھلی کا شکار کر رہے تھے۔ آپ ان کے پاس بیٹھ گئے۔ انہوں نے کچھ مچھلیاں آپ کو دیں۔ آپ علیہ السلام وہ مچھلیاں لے کر بڑھیا کے گھر لوٹے۔ بڑھیا مچھلیاں کاٹنے لگی تو ایک مچھلی کا پیٹ کاٹا تو اس میں سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی نکل آئی۔ بڑھیا نے پوچھا یہ کیا ہے: حضرت سلیمان علیہ السلام (نے بتایا کہ یہی تو میری گمشدہ انگوٹھی ہے) پھر آپ علیہ السلام نے وہ انگوٹھی لے کر پہنی۔ اور آپ کی بادشاہت لوٹ آئی اور تمام انس و جن، شیاطین، چرند پرند اور وحشی جانور آپ کے تابعدار ہو گئے۔ اور جو شیطان آپ کی جگہ لیے بیٹھا تھا وہ بھاگ گیا۔ اور جا کر سمندر

کے ایک جزیرے میں پناہ گزین ہو گیا۔ سلیمان علیہ السلام نے اس کو پکڑنے کے لیے شیاطین کو اس کے تعاقب میں بھیجا۔ انہوں نے (آکر) کہا: ہم اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ (ایک حل ہے) وہ ہر ہفتہ میں ایک دن جزیرے کے چشمے پر آتا ہے۔ اور ہم اس کو صرف نشہ کی حالت میں پکڑ سکتے ہیں۔ لہذا اس پانی کے چشمے میں شراب ڈالی جائے۔ (چنانچہ یہ تدبیر کی گئی) جب شیطان آیا اور اس چشمے کا پانی پی لیا (تو وہ نرم پڑا) پھر انہوں نے اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی دکھائی جس کو دیکھ کر وہ اطاعت پر آمادہ ہو گیا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو بندھوا کر ایک پہاڑ پر بھیج دیا۔ کہتے ہیں وہ جبل الدخان نامی پہاڑ ہے۔ (دخان کے معنی دھوئیں کے ہیں) اور اس پہاڑ سے جو دھواں اٹھتا ہے وہ اسی شیطان سے نکلتا ہے اور وہ پانی جو پہاڑ سے گرتا ہے وہ شیطان کا پیشاب ہے۔ عبد بن حمید، ابن المنذر

۳۵۷۵ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے فرمان الہی:

فطفق مسحاً بالسوق والاعناق۔ ص: ۳۳

پس شروع ہوئے (تلوار کا ہاتھ پھیرنے) پنڈلی اور گردنوں پر۔

کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردن کاٹنے لگے۔ اسماعیل فی معجمہ، ابن مردویہ

یروایت حسن ہے۔

سورة الزمر

۳۵۷۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ کہتے تھے: (دنیا کے) فتنے میں پڑ (کر ہجرت سے رہ جانے) والوں کے لیے کوئی توبہ نہیں۔ لوگ کہتے تھے: جو فتنے میں پڑ گئے ان کی نہ نفل قبول اور نہ فرض۔ اور (ہجرت سے رہ جانے والے لوگ) یہ بات اپنے متعلق کہتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں اور ہمارے ان کے متعلق کہنے کے بارے میں اور خود ان کے اپنی جان کے بارے میں کہنے سے متعلق اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تفنطوا من رحمۃ اللہ سے وانتم لاتشعرون تک۔ الزمر: ۵۳

اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے (اور) وہ تو بخشنے والا مہربان ہے، اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرماں بردار ہو جاؤ پھر تم کو مدد نہیں ملے گی۔ اور اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو، اس نہایت اچھی (کتاب) کی پیروی کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ آیت ایک خط میں لکھ کر ہشام بن العاص کو روانہ کر دی۔

البنار، الشاشی، ابن مردویہ، السنن للبیہقی

اس حدیث کی وضاحت ذیل کی حدیث کرتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت کا موقع

۳۵۷۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ (مدینہ منورہ) ہجرت کرنے کے لیے تیار ہوئے تو میں نے اور عیاش بن ابی ریحہ اور ہشام بن العاص بن وائل نے پروگرام بنایا کہ ہم (ایک ساتھ) مدینہ ہجرت کریں۔ چنانچہ میں اور عیاش تو نکل پڑے جبکہ ہشام فتنہ میں پڑ گئے (یعنی اپنے کسی کام سے پیچھے رہ گئے) پھر ان کو آزمائش بھی پیش آگئی وہ یوں کہ ان کے دو بھائی ابو بوجہل اور حارث ابن ہشام ان کے پاس

آئے اور کہنے لگے کہ تمہاری ماں نے نذر مانی ہے کہ وہ نہ کسی سائے میں آئیں گی اور نہ سر کو دھوئیں گی جب تک کہ تم کو نہ دیکھ لیں۔ میں نے کہا اللہ کی قسم ان کا مقصد صرف تم کو تمہارے دین سے فتنہ میں ڈال کر روکنا ہے۔ آخر وہ دونوں اس کو لے گئے اور اس کو اپنے فتنے میں پھنسا لیا۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا:

يَا عِبَادِيَ اسْرِفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّ مَثْوًى
لِلْمُتَكَبِّرِينَ تَك۔

میں نے یہ آیت ہشام کو لکھ بھیجی۔ چنانچہ وہ بھی ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے۔ البزاز، ابن مردودہ، السنن للبیہقی ۴۵۷۸ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

انك ميت وانهم ميتون (الزمر: ۳۰)

(اے پیغمبر!) تم بھی مر جاؤ گے اور یہ بھی مر جائیں گے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا:

اے پروردگار! کیا تمام مخلوقات مر جائیں گی اور انبیاء باقی رہیں گے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:

كل نفس ذائقة الموت ثم اليها ترجعون۔ القرآن

ہر جی موت (کا مزہ) چکھنے والا ہے، پھر تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے۔ ابن مردودہ، السنن للبیہقی

۴۵۷۹ ارشاد خداوندی ہے:

والذی جاء بالحق وصدق به أولئك هم المتقون۔ الزمر: ۳۳

اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ مذکورہ آیت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں سچی بات لانے والے محمد ﷺ ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابن حریز، الباوردی فی معرفة الصحابة، ابن عساکر

فائدہ:..... مشہور قرأت میں والذی جاء بالصدق ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان میں والذی جاء بالحق کے الفاظ ہیں۔

مفہوم ایک ہی ہے۔ شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قرأت میں بالحق کا لفظ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

خواب کی حقیقت کیا ہے؟

۴۵۸۰ سلیم بن عامر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تعجب کی بات ہے کہ کوئی شخص رات بسر کرتا ہے اور ایسی کوئی چیز (خواب میں) دیکھتا ہے جو کبھی اس کے دل میں گزری نہیں۔ لیکن وہ (اٹھتا ہے اور) اپنے خواب کو جیسے ہاتھ سے تھام لیتا ہے۔ اور کوئی شخص خواب دیکھتا ہے تو اس کا خواب کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یا امیر المؤمنین! کیا میں اس کی حقیقت نہ بتاؤں! درحقیقت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتي لم تمت فی منامھا فیمسک النبی قضی علیھا الموت ویرسل

الاخری الی اجل مسمی۔ الزمر: ۴۲

خدا لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روح قبض کر لیتا ہے اور جو مرے نہیں (ان کی روحیں) سوتے ہیں (قبض کر لیتا ہے) پھر جن

پر موت کا حکم کر دیتا ہے ان کو روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک وقت مقرر تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (نیند کی شکل میں) تمام جانوں کی روح قبض کر لیتا ہے۔ پھر جو روحیں اللہ کے پاس ہوتے ہوئے خواب دیکھتی ہیں وہ سچے خواب ہوتے ہیں تو شیاطین ہوا میں ان سے ملتے ہیں اور ان سے جھوٹ بولتے ہیں اور باطل خبریں سناتے ہیں تو پس وہ جھوٹے خواب ہوتے ہیں۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان پر بہت تعجب ہوا (اور ان کی تحسین فرمائی)۔

ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، السنن للبیہقی

۳۵۸۱۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دریافت فرمایا: کون سی آیت سب سے زیادہ وسعت والی ہے؟ تو لوگ ایک ایک دوسرے سے اس کے بارے میں کچھ کچھ کہنے لگے، کسی نے کہا:

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرَ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا۔ جس نے برا عمل کیا یا اپنی جان پر ظلم کیا پھر اللہ سے بخشش مانگی تو وہ اللہ کو مغفرت کرنے والا مہربان پائے گا۔

الغرض لوگ اس طرح کی آیات بتانے لگے۔ تب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: قرآن میں اس سے زیادہ وسعت والی آیت کوئی نہیں:

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلَىٰ انْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ۔

اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو جاؤ۔ رواہ ابن جریر

۳۵۸۲۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے اللہ عز و جل کے اس فرمان کا مطلب دریافت کیا:

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ - الزمر

آسمانوں اور زمین کی چابیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

آسمان وزمین کی چابیاں

حضور ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا:

اے عثمان! تم نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا۔ آسمانوں اور زمین کی چابیاں یہ کلمات ہیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاسْتَغْفِرُ اللَّهُ الذِّی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ

وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ، يَحْيَى وَيُمِيتُ وَهُوَ حَى لَا يَمُوتُ، بَيْدَهُ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

اے عثمان! جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے، اس کو دس خصلتیں (خوبیاں) عطا کی جائیں گی۔

پہلی اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

دوسری جہنم کی آگ سے اس کے لیے آزادی لکھ دی جائے گی۔

تیسری دوفرتشتہ نگہبان اس پر مقرر کر دیئے جائیں گے، جو دن و رات تمام آفات اور بلیات سے اس کی حفاظت کریں گے۔

چوتھی اس کو ایک قطار (ہزار و قیہ) اجر عطا کیا جائے گا۔

پانچویں اس شخص کا اجر اس کو ملے گا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سوغلام آزاد کیے۔

چھٹی اس کو ایسا اجر ملے گا گویا اس نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن پڑھ لیے۔

ساتویں اس کے لیے جن میں گھر بنایا جائے گا۔

آٹھویں حور عین سے اس کی شادی کر دی جائے گی۔

نویں اس کے سر پر وقار کا تاج پہنا دیا جائے گا۔

دسویں یہ کہ اس کے گھر کے افراد میں سے ستر افراد کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

اے عثمان! اگر ہو سکے تو زندگی میں کسی دن یہ کلمات فوت نہ ہونے دینا۔ تو ان کی بدولت کامیاب ہونے والوں کے ساتھ مل جائے گا اور

اولین و آخرین کو پالے گا۔ ابن مردویہ، ابویعلیٰ وابن ابی عاصم و ابوالحسن القطان فی الطولات، السنن لیوسف القاضی، ابن المنذر، ابن

ابی حاتم، ابن السنی، عقیلی فی الضعفاء، البیہقی فی الاسماء والصفات

یہی روایت دوسرے الفاظ میں یوں منقول ہوئی ہے:

جس شخص نے یہ کلمات صبح و شام دس دس بار کہے اس کو چھ خصلتیں (خوبیاں) عطا کی جائیں گی۔

پہلی ابلیس اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت کر دی جائے گی۔

دوسری ایک قنطار اجر اس کو دیا جائے گا۔

تیسری ایک درجہ جنت میں بلند کیا جائے گا۔

چوتھی حور عین سے اس کی شادی کر دی جائے گی۔

پانچویں اس کے پاس بارہ ہزار اور ایک روایت میں بارہ فرشتے حاضر ہوں گے۔

اور چھٹے یہ کہ اس کو اس شخص کا اجر ہوگا جس نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک کی تلاوت کی۔

اور اے عثمان! اس کے ساتھ اس کو اس شخص کا اجر ہوگا جس نے حج اور عمرہ کیا اور دونوں مقبول ہو گئے۔ اور اگر وہ شخص اسی دن مر گیا تو شہداء

کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

کلام: امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں نظر ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس میں نکار ہے۔ جبکہ امام

الجزوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ۔ میرزاں میں فرماتے ہیں: میرے خیال میں یہ روایت

موضوع (خود ساختہ) ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے متعلق موضوع ہونے کا کلام کچھ بعید نہیں۔ کنز العمال ج ۲ ص ۴۹۳

سورة المؤمن

۴۵۸۳ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا

کیا مؤمن کو قتل کرنے والے کے لیے توبہ ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

غافر الذنوب وقابل التوب - الزمر

(اللہ) گناہ معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عبد بن حمید

۴۵۸۴ (علی رضی اللہ عنہ) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومنهم من لم نقصص عليك - الزمر

اور ان میں سے کچھ (نبی ایسے ہیں) جن کو ہم نے آپ پر بیان نہیں کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایک قسمی غلام کو نبی بنا کر بھیجا تھا وہ انہی انبیاء میں سے تھا جن کے حالات محمد پر نہیں بیان

کیے گئے۔ الاوسط للطبرانی، ابن مردویہ

سورہ فصلت

۴۵۸۵ (مسند ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ) سعد بن عمران سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد خداوندی:

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا الزمر: ۳۰

بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر ٹھہر گئے۔

کے متعلق ارشاد فرمایا کہ استقامت یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ ابن المبارک فی الزہد، عبد الرزاق، الفریابی، سعد بن

منصور، مسدد، ابن سعد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، رستہ فی الایمان

زیادہ بہتر روایت کا مرفوع ہونا ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر نہ فرماتے تھے۔

۴۵۸۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا الزمر: ۳۰

جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں وہ اللہ کی اطاعت کے ساتھ (ایمان پر) قائم رہے اور لوٹنے کی مانند ادھر ادھر نہ پھرے۔

السنن لسعيد بن منصور، ابن المبارک، الزہد للإمام احمد، عبد بن حمید، الحاکم، ابن المنذر، رستہ فی الایمان، الصابی فی المائین

دلوں پر تالا ہونا

۴۵۸۷ عبد القدوس حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ عن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمان باری تعالیٰ:

وقالوا قلوبنا في اكنة ممن تدعوننا اليه فصلت: ۵

اور کہنے لگے: کہ جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس سے ہمارے دل پردوں میں ہیں۔ کے (شان نزول) کے متعلق فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ قریش اکٹھے ہو کر نبی اکرم ﷺ کے پاس جمع ہو کر آئے۔ آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: تمہیں اسلام قبول کرنے سے کیا چیز رکاوٹ

ہے؟ حالانکہ تم اسلام کی بدولت عرب کے سردار بن جاؤ گے۔ مشرکین کہنے لگے: جو آپ کہہ رہے وہ ہماری سمجھ میں آتا ہی نہیں اور نہ ہم کو وہ

سنائی دیتا ہے۔ بلکہ ہمارے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔ پھر ابو جہل نے کپڑا لے کر اپنے اور حضور ﷺ کے درمیان تان لیا۔ اور کہنے لگا:

اے محمد! ہمارے دل پردے میں ہیں اس سے جس کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو۔ اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان

پردہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم کو دو باتوں کی طرف بلاتا ہوں یہ کہ تم شہادت دیدو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی ساتھی

نہیں۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کی شہادت سنی تو نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر چل دیئے اور کہنے لگے کہ کیا تمام

معبودوں کو ایک ہی معبود بنالیں یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ پھر وہ ایک دوسرے کو کہنے لگے چلو اور صبر کرو اپنے ہی معبودوں پر یہ تو ایسی چیز مانگی جاتی

ہے جو آخری ملت (نصرانیت) میں بھی نہیں تھی۔ یہ بالکل بنائی ہوئی بات ہے۔ کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت (کی کتاب) اتری ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

پھر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے: اے محمد! اللہ آپ کو سلام کہتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ کیا خیال کرتے ہیں ان کے دلوں پر پردہ

ہے اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے پس وہ آپ کی بات نہیں سنتے یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ جب آپ قرآن میں اللہ کی یاد کا ذکر کرتے ہیں تو نفرت

کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں، اگر وہ اپنی بات میں سچے ہوتے تو اللہ کا یکتا ذکر سن کر نہ بھاگتے درحقیقت یہ لوگ سنتے تو ہیں لیکن اس سے نفع نہیں اٹھا سکتے کیونکہ وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ جب انگلادون ہوا تو انہی میں سے ستر افراد آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے ہم پر اسلام پیش کیجیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان پر اسلام پیش کیا تو وہ سب کے سب اسلام لے آئے۔ حضور ﷺ (خوشی سے) مسکرائے اور اللہ کی حمد بیان کی پھر فرمایا: کل تو تمہارا خیال تھا کہ تمہارے دلوں پر تالا پڑا ہوا ہے اور تمہارے دل پر پردے ہیں اس چیز سے جس کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں۔ اور تمہارے کانوں میں بوجھ ہے۔ اور (الحمد للہ) آج تم مسلمان ہو گئے ہو۔ وہ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم کل کو جھوٹ بول رہے تھے۔ اللہ کی قسم اگر وہ سچ ہوتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پاسکتے تھے۔ لیکن اللہ پاک ہی سچا ہے اور بندے اس پر جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ غنی ہے اور ہم فقیر۔

ابو سہل السری بن سہل الجندی سابوری فی الخامس من حدیثہ

۴۵۸۸ فرمان الہی ہے:

ربنا ارنا الذین اضلانا۔ فصلت ۲۹

پروردگار! جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ان کو ہمیں دکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنوں اور انسانوں میں سے یہ دو گمراہ کرنے والے ابلیس اور آدم علیہ السلام کے بیٹے ہیں جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا۔

عبدالرزاق، السنن لسعيد بن منصور، عبد بن حميد، ابن جرير، ابن المنذر، ابن أبي حاتم، ابن مردويه، مستدرک الحاكم

سورة الشورى

۴۵۸۹ (عثمان رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ:

لہ مقالید السموات والارض۔

آسمانوں اور زمین کی چابیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

کا کیا مطلب ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

سبحان اللہ والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر آسمانوں اور زمین کی چابی ہے کہ اللہ نے اپنے لیے، اپنے ملائکہ کے لیے، اپنے انبیاء کے لیے اپنے رسولوں کے لیے اور تمام نیک مخلوق کے لیے پسند کیا ہے۔ الحارث، ابن مردويه کلام: اس روایت میں حکیم بن نافع اور عبدالرحمن بن واقد دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۴۵۹۰ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ نے ایک آیت کی تلاوت فرمائی پھر اس کی تفسیر بیان فرمائی اور مجھے اس کے بدلے دنیا و ما فیہا کامل جانا بھی پسند نہیں۔ وہ آیت ہے:

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر۔ شوری ۳۰

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہو تو تمہارے اپنے فعلوں سے (ہے) اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کر دیتا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ نے دنیا میں کسی گناہ کی سزا دیدی تو اللہ پاک ایسے کریم ہیں کہ آخرت میں دوبارہ اس گناہ کی سزا نہیں دیں گے۔ اور اللہ پاک دنیا میں جس گناہ کو معاف کر دیں تو اللہ پاک ایسے نہیں ہیں کہ دنیا میں تو اس گناہ کو معاف کر دیں اور آخرت میں اس پر پکڑ فرمائیں۔ ابن راہویہ، ابن مردويه

سزاء ایک ہی دفعہ ہوتی ہے

۴۵۹۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کیا میں کتاب اللہ کی افضل آیت نہ بتاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے وہ ہے:

وما اصابکم من مصيبة فبما کسبت ايديکم ويعفو عن كثير شوری: ۳۰

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے ہے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کر دیتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو اس کی تفسیر بتاؤں گا۔

پھر فرمایا: اے علی! تم کو دنیا میں جو مصیبت کا مرض پیش آتا ہے یا جو سزا ملتی ہے تو اللہ اس بات سے کریم (اور نیک) ہے کہ آخرت میں دو بار سزا دے۔ اور جس گناہ کو اللہ پاک دنیا میں معاف کر دیں تو وہ زیادہ بردبار ہیں اور ایک روایت میں وہ زیادہ عظمت والے ہیں کہ اس کو معاف

کرنے کے بعد دوبارہ اس پر پکڑ فرمائیں۔ مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابن منیع، عبد بن حمید، الحکیم، مسند ابی یعلیٰ، ابن المنذر ابن ابی حاتم، ابن مردويه، مستدرک الحاکم

۴۵۹۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ قریش میں اوسط النسب تھے۔ قبائل قریش میں سے کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا جو آبرو کے ساتھ اپنی رشتہ داری نہ رکھتا ہو۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة في القربى - شوری: ۲۳

کہہ دو کہ میں تم سے اس کا صلہ نہیں مانگتا مگر (تم کو) قربت کی محبت (تو رکھنی چاہیے)۔ یعنی بس رشتہ داری کی محبت مجھ سے رکھو اور رشتہ داری میں میری حفاظت کرو۔ ابن سعد

حروف مقطعات کا مفہوم

۴۵۹۳ ابی معاویہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اے لوگو! کیا تم میں سے کسی نے حصہ

کو حسم عسق کی تفسیر کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی جگہ اچھلے اور عرض کیا: میں نے (سنا ہے) پھر فرمایا: اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عین کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عاين المشرک کو

عذاب یوم بدر۔ یعنی عین سے اشارہ ہے معانہ کی طرف کہ مشرکین نے بدر کے دن اللہ کے عذاب کا معانہ کر لیا۔ پوچھا: کیا ہے؟ فرمایا: سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون عنقریب وہ لوگ جان لیں گے جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہ کس کروٹ لو۔

پس۔ پوچھا: کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما خاموش ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: میں تم سب کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کہ

خسی نے آپ ﷺ کو آپ حسم عسق کی تفسیر کرتے ہوئے سنا ہے؟ پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دے اور فرمایا: حم اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ پوچھا: عین؟ فرمایا: سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ پوچھا: قاف کیا ہے؟ فرمایا: قارعة من السماء تصیب الناس۔ یعنی وہ کھٹکھٹانے والی (صور کی آواز یا کوئی آسمانی عذاب) جو لوگوں پر نازل ہوگی۔

مسند ابی یعلیٰ، ابن عسا

سورة الزخرف

۴۵۹۴ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں پڑھا کرتے تھے:

سبحان من سخر لنا هذا. الزخرف ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ: ... اصل قرأت:

سبحان الذی سخر لنا هذا ہے۔ اور مفہوم دونوں کا ایک ہے۔

۳۵۹۵۔ فرمان الہی:

الا خلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقین۔ الزخرف

دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دو دوست مومن ہوتے ہیں اور دو دوست کافر۔ مومنوں میں سے ایک دوست مرجاتا ہے اس کو جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے وہ اپنے دوست کا ذکر کرتا ہے اور دعا کرتا ہے: اے اللہ! میرا فلاں دوست مجھے تیری فرماں برداری اور تیرے رسول کی فرماں برداری کا حکم دیتا تھا، نیز مجھے خیر کا حکم دیتا تھا اور برائی سے روکتا تھا اور مجھے خبر دیتا تھا کہ میں تجھ سے ایک دن ضرور ملاقات کروں گا۔ اے اللہ! پس اس کو گمراہ نہ کرنا میرے بعد حتیٰ کہ تو اس کو بھی وہ سب کچھ دکھا دے جو تو نے مجھے دکھایا ہے۔ اور تو اس سے بھی راضی ہو جائے جس طرح مجھ سے راضی ہوا ہے۔ اللہ پاک اس کو فرماتے ہیں: جا، اگر تو دیکھ لیتا جو ہم نے اس کے لیے تیار کر رکھا ہے تو تو بہت ہنستا اور کم روتا۔ پھر دوسرا دوست بھی مرجاتا ہے۔ دونوں کی روچیں اکٹھی ہوتی ہیں اور ان کو کہا جاتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کی تعریف کریں لہذا ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے یہ بہت اچھا بھائی ہے، بہت اچھا ساتھی ہے، بہت اچھا دوست ہے۔

اور جب دونوں کافروں میں سے ایک مرجاتا ہے تو اس کو جہنم کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ تب وہ اپنے دوست کو یاد کرتا ہے۔ اے اللہ! میرا فلاں دوست مجھے تیری نافرمانی اور تیرے رسول کی نافرمانی کا کہتا تھا اور مجھے ہر برائی کا حکم دیتا تھا اور ہر نیکی سے باز رکھتا تھا اور مجھے کہتا تھا کہ میں تجھ سے اے اللہ! کبھی نہ ملوں گا۔ پس اے اللہ! اس کو میرے بعد ہدایت نہ دیجئے حتیٰ کہ تو اس کو بھی وہی (عذاب) دکھائے جو تو نے مجھے دکھایا اور اس پر بھی اسی طرح ناراض ہو جس طرح مجھ سے ناراض ہوا۔ پھر دوسرا دوست مرتا ہے اور دونوں کی روچیں اکٹھی ہوتی ہیں تو دونوں کو کہا جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی تعریف کرو۔ ہر ایک دوسرے کو کہتا ہے: بہت برا بھائی ہے، بہت برا ساتھی ہے اور بہت برا دوست ہے۔

ابن زنجویہ فی ترجمہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، شعب الایمان للبیہقی ۳۵۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں قریش کے چند لوگوں کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے علی! اس امت میں تیری مثال عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرح ہے، ان سے بھی ان کی قوم نے نجات میں افراط کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوگ چیخ پڑے اور کہنے لگے: اپنے پچازاد کو عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دیدی۔ تب قرآن پاک نازل ہوا۔

ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومک منه یصدون۔ الزخرف ۵۷

اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کی مثال دی گئی تو تمہاری قوم کے لوگ اس سے چلا اٹھے۔ ابن الجوزی فی الواہیات کلام: حدیث ضعیف لان ابن الجوزی ذکرہ فی الواہیات۔

۳۵۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے:

ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومک منه یصدون۔ الزخرف ۵۷ ابن مردویہ

۳۵۹۸ عبد الرحمن بن مسعود عہدی سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فاما نذہبن بک فاننا منهم منتقمون۔ الزخرف ۴۱

پس اگر ہم آپ کو اٹھالیں گے تو ان سے انتقام لے کر رہیں گے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک اپنے پیغمبر کو لے گئے اور میں عذاب بن کر اس کے دشمنوں کے بچ رہ گیا ہوں۔

رواہ ابن مردویہ

سورة الدخان

۴۵۹۹ عباد بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کیا آسمان وزمین کسی پر روتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر شخص کی زمین کوئی جائے نماز ہوتی ہے اور آسمان میں اس کے عمل پڑھنے کا کوئی راستہ ہوتا ہے اور آل فرعون کا زمین میں کوئی نیک عمل ہے اور نہ آسمان میں نیک عمل جانے کا کوئی راستہ۔ (جو ان پر روئے جبکہ مومن کے لئے زمین میں جائے نماز کا حصہ اور آسمان میں نیک عمل جانے کا راستہ مومن کے مرنے پر روتا ہے۔) ابن ابی حاتم

سورة الاحقاف

۴۶۰۰ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ یہودیوں کے عید کے روز نبی اکرم ﷺ مجھے ساتھ لے کر ان کے کنیسہ میں تشریف لے گئے۔ یہودیوں نے (عید کے روز) ہمارا اپنے ہاں آنا ناگوار محسوس کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا: اے یہود! تم لوگ مجھے اپنے بارہ آدمی دکھا دو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہوں؟ اللہ پاک آسمان کے نیچے رہنے والے ہر یہودی سے اپنے غضب کے عذاب کو بنادے گا جو غضب ان پر اللہ نے نازل کیا ہوا ہے۔ یہود چپ ہو گئے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔ مگر پھر کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے سہ بارہ اپنی بات دہرائی مگر پھر بھی سب خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم تو انکار کرتے ہو لیکن اللہ کی قسم! میں ہی حاضر ہوں، میں ہی عاقب ہوں، میں مصطفیٰ نبی مصطفیٰ ہوں (جس کا تمہاری کتاب میں ذکر آیا ہے) تم ایمان لاؤ یا جھٹلاؤ۔

عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ ﷺ اور میں لوٹے گئے۔ ہم (کنیسہ سے) نکلنے کے قریب تھے کہ اچانک ہمارے پیچھے ایک شخص آمو جو ہوا اور بولا تھہرے اے محمد! پھر وہ اپنے یہودیوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنے لگا اے یہودیوں کی جماعت! میں کیسا شخص ہوں؟ یہودی کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم اپنے درمیان تم سے زیادہ کوئی کتاب اللہ (تورات) کو جاننے والا نہیں دیکھتے۔ نہ تم سے زیادہ فقیہ اور آپ سے پہلے آپ کے باپ سے زیادہ کسی کو اور نہ آپ کے باپ سے پہلے آپ کے دادا سے زیادہ افضل کسی کو جانتے! پھر اس شخص نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ وہی نبی ہیں جن کو تم تورات میں پاتے ہو۔

پھر یہودی کہنے لگے: تو جھوٹ بولتا ہے پھر وہ اس کے بارے میں برا بھلا کہتے رہے۔ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو تمہاری یہ بات قبول نہیں کی جاسکتی کیونکہ ابھی تم نے ان کی بہت اچھی طرح تعریف کی ہے۔ لیکن جب وہ ایمان لے آیا تو تم اس کو جھوٹا کہہ رہو اور اس کو برا بھلا کہہ رہے ہو۔ لہذا تمہاری یہ بات قبول نہیں کی جائے گی۔

حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ ہم نکلے اور تین افراد تھے میں، رسول اللہ ﷺ اور عبد اللہ بن سلام۔ پھر اللہ پاک نے ان کے بارے میں یہ نازل فرمایا:

قل ارايتم ان كان من عند الله و كفرت به الخ. الاحقاف: ۱۰

کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہوا اور تم نے اس سے انکار کیا اور نبی اسرائیل میں سے ایک گواہ اسی کی طرح (کتاب) کی گواہی دے چکا ہے اور ایمان لے آیا ہے۔ اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم ہونے میں کیا شک ہے) بے شک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، مستدرک الحاکم، ابن عساکر

سورة محمد ﷺ

۴۶۰۱۔ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جوان کو پڑھاتے ہوئے یہ آیت پڑھی:

افلا يتدبرون القرآن ام على قلوب اقفلها۔ احقاف ۲۴

بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر تالے لگ رہے ہیں۔ جوان نے کہا: دلوں پر تو تالے ہی ہوتے ہیں جب تک اللہ پاک نہ کھولے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا:

پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس یمن کا ایک وفد آیا انہوں نے درخواست دی کہ ان کے لیے ایک کتاب (خط) لکھ دی جائے۔ آپ نے عبد اللہ بن الارقم کو فرمایا کہ ان کو کتاب لکھ دو۔ انہوں نے کتاب لکھ کر حضور ﷺ کو دکھائی۔ آپ ﷺ نے اس کو درست قرار دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیال ہوتا تھا کہ شاید لوگوں کی ذمہ داری کبھی ان کو سپرد کی جائے گی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسی جوان کے متعلق دریافت کیا لوگوں نے کہا وہ تو شہید ہو گئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے یوں یوں فرمایا اس جوان نے بھی بعینہ یوں ہی کہا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: یوں مجھے معلوم ہو گیا کہ اللہ اس کو ہدایت دے گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بیت المال پر امیر مقرر کر دیا۔ ابن راہویہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مرددویہ

۴۶۰۲۔ نزال بن سبرہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: یا امیر المؤمنین! یہاں ایک قوم ہے جو کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بات کو اس وقت تک نہیں جانتا جب تک وہ وقوع پذیر نہ ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر پھٹ کار کی ان کی ماں ان کو گم کرے۔ یہ بات کہاں سے کہی ہے انہوں نے؟ کیا وہ قرآن کے اس فرمان کی تفسیر (میں یہ بات) کہتے ہیں:

ولنبلوکم حتی نعلم المجاہدین منکم والصابرین ونبلو اخبارکم۔ محمد: ۳۱

اور ہم تم کو آزمائیں گے تاکہ جو تم میں لڑائی کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں، ان کو معلوم کریں اور تمہارے حالات جانچ لیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے علم حاصل نہیں کیا وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ برسرِ منبر جلوہ افروز ہوئے اللہ کی حمد کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور پھر فرمایا:

اے لوگو! علم حاصل کرو اور اس پر عمل کرو اور اسے آگے دوسروں کو پڑھاؤ اور جس شخص پر کتاب اللہ کی کوئی بات مشتبہ ہو جائے وہ مجھ سے دریافت کر لے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں اللہ پاک نہیں جانتے جب تک بات وقوع پذیر نہ ہو جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ولنبلوکم حتی نعلم المجاہدین۔ الخ سنو! اور حقیقت اس کا مطلب ہے ہم جان لیں تم دیکھ لیں کہ جس پر جہاد اور صبر فرض کیا ہے اگر وہ جہاد کرتا ہے اور مصیبت پر صبر کرتا ہے اور جو میں نے اس پر لکھ دیا ہے اس کو بجالاتا ہے۔ (اس کو کرتا ہوا دیکھ لیں اور ہم کو سب معلوم ہے کون کیا کرتا ہے؟) ابن عبد البر فی العلم

سورة الفتح

۴۶۰۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان خداوندی:

والزہم کلمۃ التقویٰ۔ الفتح ۲۶

اور اللہ نے ان کو پرہیزگاری کے کلمہ پر قائم رکھا۔ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں (پرہیزگاری کا کلمہ) لا الہ الا اللہ ہے۔

عبدالرزاق، الفریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم، البیہقی فی الاسماء والصفات

۴۶۰۴ سیف بن عمر عتیہ عن اصحاب علی رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما: حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمان باری تعالیٰ:

وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ - الفتح: ۲۰

خدا نے تم سے بہت سی عظیموں کا وعدہ فرمایا ہے۔

کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: اس سے خیبر کی فتح کے موقع پر ملنے والی غنیمتیں مراد ہیں۔ تم ان کو حاصل کرو گے اور بہت جلد وہ تم کو حاصل ہو جائیں گی اور اس کے علاوہ صلح حدیبیہ کی وجہ سے کفار کے ہاتھ تم سے رک جائیں گے، تاکہ یہ مومنوں کے لیے نشانی بن جائے، بعد کے اور اللہ کے وعدہ کے پورا ہونے پر دلیل بن جائے۔ اور ان کے علاوہ اور دوسری غنیمتیں بھی ہیں: لہم تقدر و علیہا تم ان پر قادر نہیں ہو یعنی ان کے پر قادر نہیں ہو کہ وہ کب حاصل ہوں گی وہ فارس اور روم کی غنیمتیں ہیں جو اللہ نے تمہارے لیے طے کر دی ہیں۔ رواہ مستدرک الحاکم ۴۶۰۶

والزمہم کلمۃ التقویٰ۔ الفتح: ۲۶

اور مومنوں کو تقویٰ کا کلمہ لازم کیا۔ فرمایا: وہ لا الہ الا اللہ ہے۔

ترمذی، مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابن جریر، الدار قطنی فی الافراد، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، البیہقی فی الاسماء والصفات کلام: ... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے۔ نیز ہم اس روایت کو مرفوع صرف حسن بن قزعة ہی کی سند سے جا رہے ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو زررہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بھی اس کو مرفوع صرف اسی سند کے ساتھ قرار دیا۔ کنز العمال ج ۲ ص ۵۰۶

سورة الحجرات

۴۶۰۷ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

یا ایہا الذین آمنوا لاتترفوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا له بالقول الخ۔ الحجرات: ۲

اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے رو برو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

تو میں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ سے ہمیشہ ایک سرگوشی کرنے والے بھائی کی طرح بات چیت

کروں گا۔ الحارث والبنار، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

کلام: ... ابن عدی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے کنز ج ۲ ص ۵۰۷۔

زیادہ تقویٰ والا زیادہ مکرم

۴۶۰۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی۔ الحجرات: ۱۳

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ بے شک

تمہارا سب سے زیادہ باعزت شخص اللہ کے ہاں تمہارا سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔

یہ آیت کی ہے اور یہ خاص طور پر عرب کے لیے نازل ہوئی ہے۔ عرب کے ہر قبیلے اور ہر قوم کے لیے نازل ہوئی ہے۔ اور فرمان خداوندی تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تقویٰ والا ہے یعنی شرک سے جو زیادہ بچنے والا ہے وہی زیادہ اللہ کے ہاں اکرام والا ہے۔ رواہ ابن مردویہ ۴۶۰۹

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مراسلہ آیا جس میں مکتوب تھا:

یا امیر المؤمنین! ایک شخص جو معصیت کی خواہش ہی نہیں رکھتا اور نہ معصیت کا ارتکاب کرتا ہے اور ایک شخص معصیت کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا، بتائیے دونوں میں سے کون سا شخص افضل ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھوایا:

جو شخص معصیت کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا (وہ دوسرے سے افضل ہے) کیونکہ ارشاد خداوندی ہے:

۱. اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقویٰ لہم مغفرة واجر عظیم۔ الحجرات: ۳

یہی لوگ ہیں خدا نے ان کے دل تقویٰ کے لیے آزمائے ہیں ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ الزہد للامام احمد رحمۃ اللہ علیہ

۴۶۱۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم نے لوگوں کے دلوں سے شہوات اڑادی ہیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ

۴۶۱۱ (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔ الحجرات: ۲

اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو۔

تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو عرض کیا میں آپ سے آئندہ ہمیشہ اس طرح بات کروں گا جس طرح سرگوشی کرنے والا بات کرتا ہے حتیٰ کہ میں اللہ سے جا ملوں۔ ابو العباس السراج

سورۃ ق

۴۶۱۳ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وجاءت کل نفس معها سائق وشہید۔ الحجرات: ۲۱

اور ہر شخص (ہمارے سامنے) آئے گا۔ ایک فرشتہ اس کے ساتھ چلانے والا ہوگا اور ایک (اس کے عملوں کی) گواہی دینے والا۔ پھر ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ (پیچھے سے) اس کو ہانک کر اللہ کے حکم کی طرف لائے گا اور ایک فرشتہ اس کے اعمال پر گواہی دے گا۔

الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الحاکم فی الکنی، نصر المقدسی فی امالیہ، ابن مردویہ، البیہقی فی البعث

۴۶۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اہل جنت ہر جمعہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ اور حضور ﷺ نے جنتیوں کو ملنے والی دوسری نعمتوں کا ذکر فرمایا پھر فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: پردے کھول دو۔ چنانچہ پردہ کھولا جائے گا پھر ایک پردہ کھولا جائے گا پھر اللہ تبارک و تعالیٰ جنتیوں کو اپنے چہرے کی زیارت کرائیں گے۔ تب ان کو معلوم ہوگا انہوں نے اس سے پہلے تو کوئی نعمت دیکھی ہی نہیں۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولدیدنا مزید۔ ق: ۳۵

اور ہمارے ہاں اور (بہت کچھ) ہے۔

۳۶۱۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے فرمان باری تعالیٰ ولدینا مزید (ق: ۳۵) کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ اللہ پاک جنتوں کو اپنی تجلی دکھائیں گے۔ الرؤیۃ للسیقی، الدیلمی۔
۳۶۱۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ومن الیل فسبحہ وادبار السجود - ق: ۴۰
اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس کی پاکی بیان کرو۔
ادبار السجود یعنی مغرب کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کیا کرو۔
اور فرمان الہی:

ومن الیل فسبحہ وادبار النجوم۔
اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اس کی پاکی بیان کرو۔

ادبار النجوم یعنی فجر کے فرض سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرو۔ السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، محمد بن نصر، ابن جریر، ابن المنذر

سورة الذاریات

۳۶۱۷... (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صبیغ تمیمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: یا امیر المؤمنین! مجھے الذاریات ذروا کے بارے میں بتائیے وہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ہوائیں ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو میں کبھی نہ کہتا۔ صبیغ نے پوچھا: الحاملات وقرأ کیا ہے؟ فرمایا: یہ بادل ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو میں کبھی نہ کہتا۔ صبیغ نے پوچھا: الحاربات یسراً کیا ہے؟ فرمایا: یہ کشتیاں ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو کبھی نہ کہتا۔ صبیغ نے پوچھا: المقسمات امراً کیا ہے؟ فرمایا: یہ ملائکہ ہیں۔ اور اگر میں نے یہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو کبھی نہ کہتا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے صبیغ کو سوڈرے مارنے کا حکم دیا (کہ جس بات کی تم سے کوئی پرسش نہیں ہوگی اور نہ فرائض واجبات سے اس کا کوئی تعلق ہے اس میں اپنی محنت کیوں ضائع کر رہے ہو) چنانچہ اس کو سوڈرے مارے گئے پھر اس کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔ وہ صحت یاب ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلا کر سوڈرے اور لگوائے اور اونٹ پر سوار کرا دیا۔ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (بغداد کے گورنر) کو لکھا: کہ لوگوں کو اس کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے منع کر دو۔ چنانچہ (اس کو شہر بغداد روانہ کر دیا گیا اور) لوگوں نے اس سے میل جول قطعاً بند کر دیا۔ پھر ایک دن وہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور مضبوط قسم اٹھائی کہ اب وہ ایسی کوئی بات اپنے دل میں نہیں پاتا جو پہلے پاتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات لکھ بھیجی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہ سچ بولتا ہے لہذا لوگوں کے ساتھ میل جول کے لیے اس کا راستہ چھوڑ دو۔

البرار، الدار قطنی فی الافراد، ابن مردویہ، ابن عساکر

کلام:۔۔۔ یہ روایت ۴۱۸۰ رقم الحدیث پر گزرجی ہے اور اس کی سند کمزور ہے۔ کنز العمال ج ۲ ص ۵۱۱

۳۶۱۸... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبیغ تمیمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے:

الذاریات ذروا، السمیر سلات عوفا اور النازعات عرقا کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا سر کھول دیکھا تو بالوں کی دو مینڈھیاں بنی ہوئی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تجھے گنجا سر پاتا (جو کہ گمراہ حروریوں کا طریقہ تھا) تو تیری گردن اڑا دیتا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کوئی مسلمان اس کے ساتھ بات چیت کرے اور نہ اس کے ساتھ

اٹھے بیٹھے۔ الفریابی، ابن الانباری فی المصاحف عن محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ
نوٹ: ۳۱۷۳ یہ روایت گزر چکی ہے۔

۴۶۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

فتول عنہم فما انت بملوم۔ الذاریات: ۵۴

تو ان سے اعراض کرتے ہوئے (ہماری طرف سے) ملامت نہ ہوگی۔

تو اس نے ہم کو رنجیدہ خاطر کر دیا لیکن اس کے بعد ہی اگلی آیت نازل ہو گئی:

وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين۔ الذاریات: ۵۵

اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے۔

چنانچہ پھر ہمارے دل خوش ہو گئے۔

ابن راہویہ، ابن متیع، الشاشی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدورقی، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور
۴۶۲۰ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اس آیت:

فتول عنہم فما انت بملوم۔ الذاریات: ۵۴

تو ان کے ساتھ اعراض کر تجھے (ہماری طرف سے) کوئی ملامت نہ ہوگی۔

اس سے زیادہ ہم پر کوئی آیت سخت نہیں تھی اور نہ اس سے زیادہ عظیم کوئی اور آیت تھی۔ ہم کہتے تھے کہ اللہ پاک نے یہ حکم ہم سے نازل کیا اور

غصہ کی وجہ سے نازل کیا ہے۔ حتیٰ کہ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی:

وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين۔ الذاریات: ۵۵

اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے۔ یعنی قرآن کے ساتھ نصیحت کرتے رہو۔ ابن راہویہ، ابن مردویہ، مسند ابی یعلیٰ

۴۶۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد باری تعالیٰ:

وفي السماء رزقكم وما توعدون۔ الذاریات: ۲۲

اور تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد بارش ہے۔ رواہ الدیلمی

سورة الطور

۴۶۲۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی وادبار اجدو کے بارے میں منقول ہے کہ یہ مغرب کے بعد کی دو رکعات ہیں اور ارشاد

خداوندی وادبار الخوم فجر سے قبل کی دو رکعات ہیں۔ ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، محمد بن نصر فی الصلاة

یہ روایت قدرے تفصیل کے ساتھ ۴۶۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۴۶۲۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے دو بیٹوں کے بارے میں سوال کیا

جو (پہلے کافر شوہر سے تھے اور) زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی

اللہ عنہا کے چہرے میں غمزدگی کے آثار دیکھے تو فرمایا: اگر تم ان کا ٹھکانہ دیکھ لو تو خود ہی ان سے نفرت کرنے لگو گی۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ

عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ میری وہ اولاد جو آپ سے ہوئی ہے (اور انتقال کر چکی ہے؟) فرمایا: وہ جنت میں ہیں۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

مؤمنین اور ان کی اولاد جنت میں ہیں اور مشرکین اور ان کی اولاد جہنم میں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی (راہ) ایمان میں ان کے پیچھے چلی۔ ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے (درجے) تک پہنچا دیں گے اور

ان کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے۔ مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابن ابی غاصم فی السنة

کلام: امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جامع المسانید میں فرماتے ہیں: اس کی سند میں محمد بن عثمان ایسا راوی ہے جس کی حدیث قبول نہیں کی جاسکتی اور بچوں کے عذاب کے بارے میں کوئی حدیث صحت کو نہیں پہنچتی۔

۴۶۲۳ حارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ادبار النجوم کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا یہ فجر سے قبل کی دو رکعات (سنت) مراد ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ سے ادبار النجوم کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا مغرب کے بعد کی دو رکعات (سنت) مراد ہیں۔ آپ سے حج اکبر کے دن کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا وہ یوم النحر (قربانی کا دن یعنی ذی الحجہ) ہے، اور آپ رضی اللہ عنہ سے صلاۃ الوسطی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: وہ عصر کی نماز ہے۔ شعب الایمان للبیہقی نوٹ: یہ روایت ۴۶۰۵ رقم الحدیث پر گزر چکی ہے۔

۴۶۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ ”وَالْبَحْرُ الْمَسْجُور“ (طور: ۶) قسم اہلتے سمندر کی کے متعلق منقول ہے کہ یہ سمندر عرش کے نیچے ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۴۶۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”وَالسَّقْفُ الْمَرْفُوعُ“ (طور: ۵) قسم اونچی چھت کی کے متعلق منقول ہے کہ اس سے مراد چھت ہے۔ ابن راہویہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی

جہنم کہاں واقع ہے؟

۴۶۲۷ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی شخص سے پوچھا: جہنم کہاں ہے؟ اس نے کہا: وہ اہلتا ہوا سمندر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس کو سچا سمجھتا ہوں پھر آپ نے یہ پڑھا: البحر المسجور (طور: ۶) قسم اہلتے سمندر کی۔ واذا البحار سجرت (تکویر: ۶) اور جب سمندر آگ ہو جائیں گے۔

ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ فی العظمة ۴۶۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے فلاں یہودی سے زیادہ سچا کوئی یہودی نہیں پایا اس کا خیال ہے کہ اللہ کی بڑی آگ (یعنی آتش جہنم) یہ سمندر ہی ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک اس میں سورج چاند، اور ستاروں کو ڈال دیں گے۔ پھر اس پر کچھم (باد مخالف) چھوڑ دیں گے جو سمندر کو (آگ کے ساتھ) بھڑکا دے گی۔ ابو الشیخ فی العظمة، البیہقی البعث، مستدرک الحاکم

سورة النجم

۴۶۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک آیت کی تلاوت فرمائی:

عندها جنة المأوى - نجم: ۱۵

اس (پیری کے درخت) کے پاس رہنے کی بہشت ہے۔

اور فرمایا: یہ رات گزارنے کی جنت ہے۔ ابن المنذر، ابن ابی حاتم

سورة القمر

۴۶۳۰ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی:

سیہزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یہ کون سی جماعت ہے؟ پھر جب بدر کا معرکہ پیش آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تلوار سونٹے ہوئے ہیں اور یہ فرما رہے ہیں:

سیہزم الجمع ویولون الدبر۔ الاوسط للطبرانی

شکست کھانے والے

۴۶۳۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر یہ فرمان نازل کیا:

سیہزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

اور ابھی معرکہ بدر پیش نہیں آیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون سی جماعت ہے جو شکست کھا جائے گی۔ پھر جب بدر کا دن پیش آیا اور قریش کے لشکر شکست کھا کر بھاگنے لگے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تلوار سونٹے ہوئے ان کے پیچھے جا رہے ہیں اور یہی آیت پڑھ رہے ہیں:

سیہزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

عنقریب یہ جماعت شکست کھا جائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

پس مجھے تب معلوم ہوا کہ یہ آیت معرکہ بدر کے لیے (پہلے ہی) نازل ہوئی تھی۔ ابن ابی حاتم، الاوسط للطبرانی، ابن مردویہ

۴۶۳۲ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی:

سیہزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

تو میں کہنے لگا یہ کوئی جماعت ہے جو شکست کھا جائے گی۔

پھر جب بدر کا معرکہ پیش آیا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اپنی زہرہ میں (خوشی سے) اچھل رہے ہیں اور یہی آیت پڑھ رہے ہیں:

سیہزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

عنقریب جماعت شکست کھا جائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دن مجھے اس آیت کی تفسیر معلوم ہو گئی۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، ابن راہویہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

ابن راہویہ نے عن قتادہ عن عمر کے طریق سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۴۶۳۳ (علی رضی اللہ عنہ) ابی الطفیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن الکواء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حجرۃ (طوفان نوح میں پانی

جاری ہونے کی جگہ) کے بارے میں سوال کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شرح السماء یعنی بادل پھٹنے کی جگہیں اور اسی جگہ سے آسمان کے دروازے پانی کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر۔ القمر: ۱۱

پس ہم نے زور کے مینہ سے آسمان کے دہانے کھول دیئے۔ الادب المفرد للبخاری، ابن ابی حاتم

سورة الرحمن

عبادت گزار نو جوان کا قصہ

۴۶۳۴..... یحییٰ بن ایوب الخزازی سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک نو جوان عبادت گزار تھا جو زیادہ تر مسجد میں اپنا وقت گزارتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر رشک کرتے تھے۔

اس نو جوان کا ایک بوڑھا باپ تھا۔ جوان جب بھی عشاء کی نماز پڑھ لیتا تو اپنے والد کے پاس چلا جاتا۔ اس کے راستے میں ایک عورت کا گھر پڑتا تھا جو اس پر فریفتہ ہو گئی تھی۔ وہ جب بھی گذرنا یہ راستے میں اس کو کھڑی ہوتی۔ ایک مرتبہ نو جوان گذرنا تو عورت اس کو مسلسل بہکانے لگی حتیٰ کہ وہ عورت کے پیچھے پیچھے ہو گیا۔ جب عورت کے گھر کے دروازے پر پہنچا تو عورت پہلے داخل ہو گئی جبکہ یہ داخل ہو رہا تھا کہ اس کو اللہ یاد آگیا، گویا کہ سامنے سے پردہ چھٹ گیا اور یہ آیت اس کی زبان پر خود بخود جاری ہوئی:

ان الذین اتقوا اذا مسهم طائف من الشیطان تذکروا فاذا هم مبصرون۔

اور نو جوان بے ہوش ہو کر وہیں گر گیا۔ عورت نے اپنی باندی کو بلایا اور دونوں نے مل کر اسے اٹھایا اور نو جوان کے گھر کے دروازے پر لٹا آئیں۔ جبکہ اس کا والد انتظار میں تھا آخر وہ اس کی تلاش میں نکلا تو اس کو دروازے پر پڑا پایا۔ پھر اس نے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو بلایا اور انہوں نے ان کو اٹھا کر اندر کیا۔ لیکن جوان کو ہوش نہ آیا حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ بھی گذر گیا۔ آخر اس کے باپ نے اس کو جھنجھوڑا اور پوچھا اے بیٹے! تجھے کیا ہوا ہے؟ آخر بیٹا بولا: سب خیر ہے۔ باپ نے خدا کا واسطہ دے کر پوچھا تو بیٹے نے ساری بات سنا دی، باپ نے پوچھا: اے بیٹے! وہ کوئی آیت ہے؟ بیٹے نے پڑھی اور پھر بے ہوش ہو کر گر گیا۔ باپ نے اور دوسرے گھر والوں نے اس کو بلایا جلایا تو اس کی روح نفس عصری سے پرواز کر چکی تھی۔ گھر والوں نے اس کو غسل دیا اور (نماز پڑھ کر) رات ہی کو دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چل کر اس کے بوڑھے باپ کے پاس آئے اور اس کی تعزیت کی اور فرمایا: رات کو مجھے کیوں نہیں بتایا۔ باپ نے عرض کیا: امیر المؤمنین! رات کا وقت تھا اس لیے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا ہمیں اس کی قبر پر لے چلو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگ آپ کے ساتھ جوان کی قبر پر آئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فلاں! اولسمن خاف مقام ربہ جنتان۔ (رحمن: ۴۶) اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا (دو جنتیں ہیں)۔

یہ سن کر قبر کے اندر سے جوان نے آواز دی: اے عمر! پروردگار نے مجھے دونوں جنتیں دو مرتبہ عطا فرمادی ہیں۔ (رواہ مستدرک الحاکم ۴۶۳۵) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک نو جوان شخص تھا جو اکثر وقت مسجد میں رہتا تھا۔ ایک لڑکی اس نو جوان عابد پر عاشق ہو گئی اور اس نو جوان کے پاس اس کی تنہائی میں آئی۔ اور اس کو بہلانا پھسلانے کی کوشش کی۔ نو جوان کے دل میں بھی اس کا خیال پیدا ہو گیا۔ پھر نو جوان نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ نو جوان کا چچا آیا اور اس کو اٹھا کر گھر لے گیا جب نو جوان کو ہوش آیا تو اس نے اپنے چچا سے کہا: اے چچا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرا سلام کہو اور پھر پوچھو کہ اس شخص کی کیا جزاء ہے؟ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا (اور گناہ سے باز آگیا) چنانچہ اس کا چچا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود چل کر اس نو جوان کے پاس آئے۔ نو جوان کا چچا جیسے ہی جدا ہوا تھا پیچھے سے نو جوان نے ایک اور چیخ ماری تھی اور صدے سے فوت ہو گیا لہذا حضرت عمر اس نو جوان کی میت کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: تیرے لیے دو جنت

ہیں، تیرے لیے دو جنت ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی
۴۶۳۶ ابو الاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانتے ہو ”حور مقصورات فی الخیام“ (رحمن: ۷۲) وہ حوریں (ہیں جو) خیموں میں مستور (ہیں)“ کیا ہے؟ پھر فرمایا: وہ خیمے اندر سے کھوکھلے موتیوں کے ہوں گے۔

عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم
۴۶۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرجان چھوٹے موتی ہیں۔ عبد بن حمید، ابن جریر
۴۶۳۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الہی: ہل جزاء الاحسان إلا الاحسان (رحمن) بھلائی کا بدلہ بھلائی ہی ہے۔ تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(پروردگار فرماتے ہیں:) جس پر میں نے توحید ماننے کا انعام کیا اس کی جزاء صرف جنت ہی ہے۔ رواہ ابن النجار
۴۶۳۹ عمیر بن سعید سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہر فرات کے کنارے تھے۔ دیکھا کہ کشتیاں پانی میں جاری ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

وله الجوار المنشأت فی البحر کالاعلام۔ رحمن: ۲۳
اور جہاز (کشتیاں) بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں۔

عبد بن حمید، ابن المنذر، المحاملی فی امالیہ، الخطیب فی التاریخ
۴۶۴۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا ”ولمن خاف مقام ربہ جنتان“ اور اس شخص کے لیے جو خدا کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے جنتیں ہیں تو کیا اگر وہ زنا کرے اور چوری کرے تب بھی اس کے لیے دو جنتیں ہیں؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ اپنے رب سے ڈر گیا تو نہ زنا کرے گا اور نہ چوری۔ رواہ ابن عساکر

سورة الواقعة

۴۶۴۱ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ارشاد ربانی ”خافضة رافعة“ کسی کو پست کرنے والی کسی کو بلند کرنے والی۔ کے متعلق منقول ہے کہ وہ قیامت ہے جو اللہ کے دشمنوں کو جہنم میں گرا دے گی اور اللہ کے دوستوں کو جنت میں بلندی و رفعت عطا کرے گی۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم
۴۶۴۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”وتجعلون رزقکم“ یعنی تم شکر یہ ادا کرتے ہو کہ انکم تکذبون (واقعہ: ۸۲) تم جھٹلانے لگ جاتے ہو۔ اور (بجائے اس کے کہ کہو ہم پر خدا نے رحمت نازل کی) تم کہتے ہو ہم پر فلاں فلاں ستارے کی گردش سے بارش نازل ہوئی۔ مسند احمد، ابن منیع، عبد بن حمید، ترمذی حسن غریب و قدوری موقوفاً، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، عقیلی فی الضعفاء، الخرائطی فی مساوی الاخلاق، السنن لسعید بن منصور
۴۶۴۳ ابو عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فجر کی نماز میں یہ آیت یوں تلاوت فرمائی:

وتجعلون شکرکم انکم تکذبون۔ (رزقکم کی بجائے شکر کم پڑھا) پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے لوٹے لگے تو فرمایا: مجھے معلوم ہے کوئی نہ کوئی ضرور پوچھے گا کہ یوں کیوں پڑھا؟ تو سنو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ہی پڑھتے ہوئے سنا۔ جب بارش ہوئی تھی تو لوگ کہتے تھے: ہم پر فلاں فلاں ستارہ کی وجہ سے برسات پڑی ہے۔ تب اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

وتجعلون شکرکم انکم تکذبون۔ رواہ ابن مردودہ
فائدہ:..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کی غرض سے رزقکم کی جگہ شکر کم پڑھا تھا اسی وجہ سے خود ہی فرمایا کہ تم مجھ سے ضرور پوچھو گے کہ میں

نے ایسے کیوں پڑھا؟ اس طرح ماقبل میں بعض آیات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح تفسیری الفاظ منقول ہیں۔ ان کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ان کو بطور قرآن پڑھتے تھے، بلکہ ان لوگوں کو تفسیر سمجھانے کی غرض سے ایسا پڑھ دیتے تھے۔
۴۶۴۴ حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں پڑھا کرتے تھے: وت جعلون شکر کم

انکم تکذبون۔ عبد بن حمید، ابن جریر

۴۶۴۵ وبست الجبال بسا فکانت هباء منبثا۔ الواقعة: ۵-۶

اور پہاڑ ٹوٹ (ٹوٹ) کر ریزہ ریزہ ہو جائیں پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں الہباء المنبث جانوروں کا گرد و غبار ہے اور الہباء المنثور سورج کا وہ غبار ہے جو تم کھڑکی سے آنے والی دھوپ میں اڑتا ہوا دیکھتے ہو۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر
۴۶۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: وطلع منضود (الواقعة: ۲۹) اس سے مراد کیلے ہیں۔

عبدالرزاق، الفریابی، ہناد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن مردویہ

۴۶۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت یوں پڑھی وطلع منضود

الواقعة: ۲۹ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم

فائدہ: اصل قرأت وطلع منضود ہے۔ طلع کے معنی شگوفہ کے آتے ہیں۔ اور طح کے معنی کیلے کے آتے ہیں۔ مشہور قرأت منضود کا معنی ہوگا تہ بہ تہ کیلے۔ اور طلع منضود کا معنی ہوگا تہ بہ شگوفہ۔ دونوں قریب المعنی ہیں۔

۴۶۴۸ قیس بن عباد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وطلع منضود پڑھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا طح کیا ہے؟ طلع کیوں نہیں پڑھتے؟ یوں طلع نصید۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! تو ہم قرآن پاک سے اس (طح منضود) کو کھرچ دیں؟ فرمایا: آج قرآن میں تم اختلاف و نزاع کا شکار مت بنو (اور جیسا لکھا ہے لکھا رہے دو، یہ تو تفسیر ہے)

ابن جریر، ابن الانباری فی المصاحف

سورة المجادلة

۴۶۴۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک خولہ نامی (بوڑھی عورت) سے ملے جو لوگوں کے ساتھ جارہی تھی اس نے آپ کو روک کر کھڑا کر لیا۔ آپ بھی ٹھہر گئے اور اس کے قریب ہو گئے، اپنا سر اس کی طرف جھکا دیا اور اپنے ہاتھ اس کے کاندھوں پر رکھ دیے حتیٰ کہ اس نے اپنی بات پوری کی اور چلی گئی۔ ایک شخص نے کہا: یا امیر المؤمنین! آپ نے قریش کے معزز لوگوں کو اس بڑھیا کی وجہ سے کھڑا کر لیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! جانتے بھی ہو یہ کون ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ عورت ہے اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے اس کا شکوہ سنا۔ یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے اللہ کی قسم! اگر یہ از خود ساری رات مجھ سے جدا ہو کر نہ جاتی تو میں بھی یہاں سے نہ ہٹا حتیٰ کہ اس کی ضرورت پوری ہو جاتی۔

ابن ابی حاتم، النقص علی بشر المریسی لعثمان بن سعید الدارمی، الاسماء والصفات للبيهقي

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رحمہ لی کا واقعہ

۴۶۵۰ ثمامہ رحمۃ اللہ علیہ بن حزام سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گدھے پر سوار کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ سے ایک عورت نے ملاقات کی اور کہا عمر! ٹھہریے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ رک گئے۔ عورت نے سختی کے ساتھ آپ کے ساتھ بات چیت کی۔ ایک آدمی

نے کہا: یا امیر المؤمنین! میں نے آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیوں نہ اس کی بات سنوں؟ جبکہ اللہ نے اس کی بات سنی اور اس کے بارے میں قرآن نازل کیا جو بھی نازل کیا:

قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجها وتشتکی الی اللہ۔ المجادلہ: ۱

جو عورت تم سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث و جھگڑا کرتی ہے اور خدا سے (رنج و ملال) کا شکوہ کرتی ہے خدا نے اس کی التجاء سن لی۔

بخاری فی تاریخہ، ابن مردویہ

۳۶۵۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کتاب اللہ میں ایک ایسی آیت ہے جس پر مجھ سے پہلے کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ میرے بعد کوئی کر سکا۔ وہ آیت النجوى ہے۔ میرے پاس ایک دینار تھا جو میں نے دس درہم کے بدلے فروخت کر دیا۔ میں جب بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ راز و نیاز کرتا تھا پہلے ایک درہم صدقہ کر دیا کرتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ ایک ایک کر کے ختم ہو گئے۔ (اور اس کا اللہ نے حکم دیا تھا):

یا ایہا الذین آمنوا اذا ناجیتکم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقۃ۔ المجادلہ: ۱۲

مؤمنو! جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہو تو بات کہنے سے قبل (مساکین کو) کچھ خیرات دے دیا کرو۔ پھر اس آیت پر عمل کرنا منسوخ ہو گیا اور کسی نے عمل نہیں کیا اور اس سے اگلی یہ آیت نازل ہو گئی:

أشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات الخ۔ المجادلہ: ۱۳

کیا تم اس سے کہ پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے خیرات کر دیا کرو ڈر گئے؟ پھر جب تم نے (ایسا) نہ کیا اور خدا نے تمہیں معاف کر دیا تو (اب) نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن راہویہ، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

نفلی صدقہ جو میسر ہو

۳۶۵۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

یا ایہا الذین آمنوا اذا ناجیتکم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقۃ۔ المجادلہ: ۱۲

اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنے لگو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دیدیا کرو تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا خیال ہے ایک دینار صحیح ہے؟ میں نے عرض کیا: مسلمان اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: نصف دینار؟ میں نے عرض کیا اس کی بھی مسلمان طاقت نہیں رکھتے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے ہی پوچھا بتاؤ کتنا صدقہ ہونا چاہیے؟ میں نے عرض کیا: (کچھ) جو آپ ﷺ نے فرمایا: انک لزیہد تم بہت کم پر قناعت کرنے والے ہو۔ پھر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمادی:

أشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات الخ۔ المجادلہ: ۱۳

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پس اللہ نے میری وجہ سے اس امت سے یہ حکم آسان کر دیا۔ (ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ترمذی حسن غریب، مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، ابن المنذر، الدورقی، ابن حبان، ابن مردویہ، السنن لسعید بن منصور) گذشتہ روایت میں آیت کا مکمل ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

۳۶۵۳ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس شخص نے ظہار کیا وہ خولہ کے شوہر تھے۔ پھر خولہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں اور ساری خبر سنائی آپ ﷺ نے ان کے شوہر کو بلایا اور پھر اللہ پاک نے ان کے بارے میں یہ فرمان نازل کیا:

قد سمع الله قول النبي تجادلک فی زوجها. المجادلہ: ۱. ابن ابی شیبہ

فائدہ: ... ان کے شوہر حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے اپنی بیوی خولہ کو کہہ دیا تھا کہ تو میری ماں کی طرح ہے۔ اس سے جاہلیت میں ہمیشہ کے لیے عورت حرام ہو جاتی تھی۔ خولہ نے حضور ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے بھی یہی حکم دیا تب وہ بہت گڑگڑائیں اور خدا کے آگے ماتھا ٹیکنے لگیں اور خوب آہ و زاری کی تو اللہ پاک نے ظہار کا حکم نازل کیا کہ یہ کفارہ ادا کر کے میاں بیوی بن سکتے ہیں۔ ظہار کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سورة الحشر

۴۶۵۴ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک راہب اپنے صومعہ میں عبادت کیا کرتا تھا۔ اور ایک عورت کے کچھ بھائی تھے۔ عورت کو کوئی بات پیش آئی جس کی وجہ سے اس کے بھائی اس کو عبادت گزار نو جوان کے پاس لائے اور اسی کے پاس چھوڑ گئے۔ عورت نے اپنے آپ کو نو جوان کے لیے پرکشش اور مزین کیا۔ عابد کا دل بھی پھسل گیا اور وہ اس کے ساتھ بدکاری میں ملوث ہو گیا۔ جس کی وجہ سے عورت حاملہ ہو گئی۔ پھر شیطان عابد کے پاس آیا اور اس کو کہا: اس عورت کو قتل کر دے۔ کیونکہ اگر اس کے بھائیوں کو اس کے حمل کا پتہ چل گیا تو تو رسوا اور ذلیل ہو جائے گا۔ چنانچہ عابد نو جوان نے اس کو قتل کیا اور دفن کر دیا۔ اس کے بھائی آئے اور اس کو پکڑ کر لے گئے۔ یہ اس عابد کو لے جا رہے تھے کہ شیطان پھر اس عابد کے پاس آیا اور بولا میں نے ہی تجھے یہاں تک پہنچایا ہے اگر تو مجھے سجدہ کر لے تو میں تجھے نجات دلا سکتا ہوں۔ آخر عبادت گزار نو جوان نے اس کو سجدہ بھی کر لیا۔ اسی کے متعلق اللہ پاک کا ارشاد ہے:

کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر الخ

(منافقوں کی) مثال شیطان کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جا۔

عبدالرزاق، الزہد للامام احمد، ابن راہویہ، عبد بن حمید فی تاریخہ، ابن المنذر، ابن امر دویہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی

سورة الجمعة

۴۶۵۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جمعہ کے روز ایک تجارتی قافلہ (مسجد نبوی ﷺ کے سامنے) آیا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ لوگ (خطبہ سنتے ہوئے) اٹھ کر قافلہ دیکھنے آ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

واذا راوا تجارة اولهوا انفضوا اليها وترکواک قائماً۔ الجمعة: ۱۱

اور جب یہ لوگ سودا بکرتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں کھڑے کا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

سورة التغابن

۴۶۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی وہ اپنے نفس کے نخل سے بیج گیایا۔ ابن المنذر فائدہ: فرمان الہی ہے:

ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون۔ التغابن: ۱۶

اور جو شخص طبعیت کے نخل سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ راہ پانے والے ہیں۔

سورة الطلاق

۳۶۵۷..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ موٹے کپڑے پہنتے ہیں اور سخت کھانا کھاتے ہیں (اور برے حالات کا شکار ہیں) آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار دینار قاصد کے ہاتھ ان کے پاس بھیجے اور قاصد کو کہا: جب وہ یہ دینار لے لیں تو دیکھنا وہ ان کا کیا کرتے ہیں؟ چنانچہ قاصد نے ان کو دینار دیئے انہوں نے وہ لے کر اچھے کپڑے لے کر پہنے اور عمدہ کھانا خرید کر کھایا۔ قاصد نے آکر ساری خبر سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ان پر رحم کرے انہوں نے اس آیت کی تفسیر کر دی ہے:

لینفق ذو سعة من سعته ومن قدر علیہ رزقه فلینفق مما آتاه اللہ. الطلاق. ۷

صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے اور جس کے رزق میں تنگی ہو وہ جتنا خدا نے اس کو دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے۔ خدا کی تو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی کے مطابق جو اس کو دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۵۸ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب (ذیل کی) یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آیت مشترک ہے یا مبہم؟ آپ ﷺ نے پوچھا: کون سی آیت؟ میں نے عرض کیا:

واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن۔

اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے۔

یعنی کسی مطلقہ اور جس عورت کا شوہر وفات کر جائے دونوں کے لیے ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، الدارقطنی، ابن مردودہ ۳۶۵۹ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورہ بقرہ والی آیت عورتوں کی عدت کے بارے میں نازل ہوئی (جو فقط ان عورتوں کی عدت سے متعلق تھی جن کے شوہر وفات کر جائیں) تو لوگ کہنے لگے کہ کچھ عورتیں رہ گئی ہیں جن کی عدت کے بارے میں ابھی حکم نہیں نازل ہوا یعنی وہ چھوٹی عمر اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو حیض نہ آتا ہو یا منقطع ہو گیا ہو اور حمل والی عورتیں ان کی عدت کا حکم نہیں آیا۔ پس اللہ پاک نے یہ حکم نازل فرمایا:

واللاتی یشئن من المحيض من نساءکم الخ. الطلاق. ۳۰

اور تمہاری (مطلقہ) عورتیں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم کو (ان کی عدت کے بارے میں) شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جن کو ابھی حیض نہیں آنے لگا (ان کی عدت بھی یہی ہے) اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے اور جو خدا سے ڈرے گا خدا اس کے کام میں سہولت پیدا کر دے گا۔ ابن راہویہ، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی فائدہ:..... جس عورت کو حیض آتا ہو اور اسے طلاق ہو جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ اور جس کو حیض نہیں آتا صغریٰ کی وجہ سے کہ ابھی آنا شروع نہیں ہوا یا کبریٰ کی وجہ سے کہ حیض کا زمانہ ختم ہو گیا ہے تو ان دونوں کی عدت طلاق کی صورت میں تین ماہ ہے۔ اور جس عورت کا شوہر وفات پا جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ اور جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہو اس کو طلاق ہو جائے یا اس کا شوہر وفات کر جائے اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہے۔

۳۶۶۰ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! اللہ پاک فرماتے ہیں

واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن۔

اور حملوں والیوں کی عدت وضع حمل ہے۔

تو کیا جس حاملہ عورت کا شوہر وفات پا جائے اس کی عدت بھی وضع حمل ہے؟ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ہاں۔ رواہ عبد الرزاق

۴۶۶۱ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: اولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن کہ کیا یہ تین طلاق والی عورت کے لیے ہے یا اس عورت کے لیے بھی ہے جس کا شوہر وفات کر جائے فرمایا: تین طلاق والی عورت کے لئے بھی اور اس عورت کے لئے بھی جس کا شوہر وفات کر جائے۔

۴۶۶۲ (ابوزر رضی اللہ عنہ) حضرت ابوزر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابوزر! میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر تمام لوگ اس کو تھام لیں تو وہ سب کو کافی ہو جائے۔ وہ ہے:

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب۔ الطلاق: ۲-۳

اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لیے (رغ و جن سے) مخلصی کی صورت پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہوگا۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، الدارمی، ابن حبان، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

سورة التحریم

۴۶۶۳ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں مسلسل اس بات کی کھوج میں تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے بارے میں سوال کروں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے:

ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما۔ التحريم

حتی کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ حج کیا۔ جب ہم ایک راستے پر چل رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راستے سے ہٹ کر ایک طرف کوچے تو میں بھی پانی کا برتن لے کر پیچھے ہولیا۔ آپ رضی اللہ عنہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر میری طرف آئے۔ میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! حضور ﷺ کی بیویوں میں سے وہ دو کونسی بیویاں ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تعجب ہے تم پر یہ قصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بات کرنے لگے: کہ ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم مدینہ آئے تو ایسی قوم کے ساتھ یہ چیز سیکھ لیں، میرا گھر مضافات مدینہ میں بنی امیہ بن زید کے قبیلے میں تھا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر غصہ ہو گیا۔ وہ بھی مجھے آگے سے جواب دینے لگی۔ یہ بات میں نے عجیب محسوس کی اور کہا تو آگے سے مجھے جواب دیتی ہے۔ تم کو یہ کیوں عجیب لگتا ہے کہ میں تمہاری بات کا جواب دوں جب کہ نبی ﷺ کی بیویاں آپ کے ساتھ تکرار کرتی ہیں اور کوئی کوئی سارا دن رات تک آپ سے بولنا چھوڑ دیتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ سن کر میں قصہ کے پاس گیا اور پوچھا کیا تو رسول اللہ ﷺ کو جواب دیدیا کرتی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر میں نے پوچھا: کیا تم میں کوئی بیوی سارا سارا دن آپ ﷺ سے بات نہیں کرتی اور حتیٰ کہ رات ہو جاتی ہے؟ کہا: ہاں۔ میں نے کہا: تم میں سے جو یہ کرتی ہے وہ تو نامراد ہو گئی اور گھائے کا شکار ہو گئی۔ کیا تم اس بات سے مطمئن ہو کر بیٹھ گئی ہو کہ اللہ کا غضب تم پر آ جائے اپنے رسول کی وجہ سے۔ تب وہ قطعاً ہلاکت کا شکار ہو جائے گی۔ (بیٹی!) تو رسول اللہ ﷺ کو آگے سے جواب نہ دیا کر اور نہ ان سے کسی چیز کا مطالبہ کیا کر۔ تجھے جس چیز کی ضرورت ہو کرے مجھ سے مانگ لیا کر۔ اور اس بات سے دھوکہ (اور حسد) کا شکار نہ ہو کہ تیری کوئی پڑوسن تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ کو تجھ سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک انصاری کا پڑوسی تھا، ہم دونوں نے حضور ﷺ کے پاس جانے کی باری مقرر کی ہوئی تھی۔ ایک دن وہ جاتا اور ایک دن میں جاتا تھا۔ وہ میرے پاس اپنی باری کے دن کی وحی کی خبریں وغیرہ لاتا تھا اور میں بھی اپنی باری کی خبریں اس کو سنا تا تھا۔

ان دنوں میں یہ بات لوگوں میں گردش کر رہی تھی کہ عسنان (بادشاہ) اپنے گھوڑوں کی نعلیں درست کر رہا ہے تاکہ ہم سے برسر پیکار ہو۔ ایک دن میرا ساتھی حضور ﷺ کی خدمت سے آیا اور عشاء کے وقت آکر میرے دروازے پر دستک دی۔ میں نکل کر اس کے پاس آیا۔ اس نے (پریشانی کے عالم میں) کہا بڑا حادثہ پیش آگیا ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا؟ کیا عسنان (بادشاہ) آگیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، بلکہ اس سے بھی بڑا حادثہ ہو گیا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا حفصہ تو تو نامراد ہوگئی: تیرا ناس ہو۔ پہلے ہی میرا خیال تھا یہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ میں نے صبح کی نماز پڑھ کر اپنے کپڑے پہنے اور (مدینہ کے اندر گیا) اور حفصہ کے پاس پہنچا وہ رورہی تھی۔

میں نے (چھوٹے ہی) پوچھا: کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ حفصہ بولی: مجھے نہیں معلوم! وہ ادھر اوپر اپنے بالا خانے میں ہیں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے غلام (دربان) کے پاس آیا اور اس کو کہا عمر کے لیے اجازت لے کر آؤ۔ غلام اندر جا کر واپس آیا اور بولا میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں آپ کا ذکر کیا تھا۔ مگر آپ ﷺ بدستور خاموش ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ وہاں سے ہٹ کر مسجد میں آپ کے منبر کے پاس آیا وہاں پہلے کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ میں بھی تھوڑی دیر وہاں بیٹھا لیکن پھر اندر کی کشش نے مجھ پر غلبہ پالیا اور میں دوبارہ اٹھ کر اس غلام کے پاس آیا اور کہا عمر کے لیے اجازت لے کر آؤ۔ غلام اندر داخل ہو کر واپس لوٹا اور کہا میں نے آپ کا ذکر کیا لیکن آپ ﷺ بدستور خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں واپس آکر منبر کے پاس بیٹھ گیا۔ لیکن اندر کی پکڑ دھکڑ نے مجھے پھر اٹھا دیا اور غلام کے پاس جا کر عمر کے لیے اجازت لے کر آؤ۔ وہ اندر سے واپس آکر بولا میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن آپ ﷺ خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر واپس لوٹ گئے۔ اچانک ان کو پیچھے سے غلام کی آواز آئی کہ آئیے اندر چلے جائیں آپ کے لیے اجازت مل گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اندر داخل ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ ایک ریٹلی چٹائی پر ٹیک لگائے استراحت فرما رہے تھے۔ چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو میں نمایاں نظر آ رہے تھے۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے؟ آپ ﷺ نے سرائشا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ اکبر کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں دیکھیں ہم قریش کے لوگ اپنی عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ لیکن مدینے آئے تو ایسی قوم سے سابقہ پڑا جنکی عورتیں مردوں پر غالب رہتی ہیں۔ لہذا ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں سے یہ چیز سیکھنا شروع کر دی۔ یونہی ایک دن میں اپنی بیوی پر غصہ ہو گیا لیکن وہ تو مجھے آگے سے (تو تڑاک) جواب دینا شروع ہوگئی۔ میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ تو مجھے جواب دے رہی ہے؟ اس نے کہا: تجھے یہ اجنبی لگ رہا ہے جبکہ اللہ کی قسم حضور ﷺ کی بیویاں آپ کو جواب دیا کرتی ہیں اور کوئی کوئی سارا سارا دن آپ سے بولتی نہیں ہے۔ میں نے کہا نامراد ہو جو ایسا کرتی ہے وہ تو گھائے کا شکار ہوگئی۔ کیا وہ اس بات سے مطمئن ہو گئیں کہ ان پر اللہ پاک اپنے پیغمبر کی وجہ سے ناراض ہو جائیں۔ تب تو وہ ہلاک ہو جائیں گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ بات سن کر مسکرا دیئے۔ میں نے آگے عرض کیا: پھر میں حفصہ کے پاس گیا اور اس کو کہا: تجھے یہ بات دھوکہ میں مبتلا نہ کرے کہ تیری ساتھن تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ کو تجھ سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ دوبارہ مسکرائے۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (کچھ دیر میں بیٹھ کر) دل بہلانے کی باتیں کروں؟ آپ ﷺ نے اجازت دی تو میں نے کمرے میں ادھر ادھر نظریں گھمایں اللہ کی قسم! مجھے کمرے میں ایسی کوئی چیز نظر نہ آئی جس کو دوبارہ نظر ڈالی جائے سوائے چمڑے کی کھالوں کے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجیے کہ آپ کی امت پر فراخی فرمائے۔ اللہ نے قارن اور روم کو کیا کچھ نہیں دے رکھا حالانکہ وہ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ یہ سن کر آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا اے ابن خطاب! کیا تو اب تک شک میں ہے؟ ان لوگوں کے لیے اللہ نے ان کی عیش و عشرت دنیا میں جلد عطا کر دی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے میرے لیے استغفار کر دیجیے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے درحقیقت بیویوں پر غصہ کی وجہ سے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جائیں گے۔ پھر اللہ پاک نے آپ ﷺ پر اس بارے میں عتاب نازل کیا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ عبد الرزاق، ابن سعد، العدنی، عبد بن حمید فی تفسیرہ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، التہذیب لابن حریز، ابن المنذر، ابن مردودہ، الدلائل للبیہقی

ازواج مطہرات کو طلاق نہیں دی

۴۶۶۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں سے جدائی اختیار کر لی تو میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو لوگ کنکریوں کو ہاتھ میں لیے بات کر رہے تھے کہ حضور ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ یہ پردہ کا ختم نازل ہونے سے قبل کی بات تھی۔ چنانچہ میں نے دل میں تہیہ کیا کہ میں ان عورتوں کو آج سبق سکھاؤں گا۔ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا اے بنت ابی بکر! تمہاری یہ ہمت ہو گئی کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے لگی ہو۔ عائشہ بولی: اے ابن خطاب میرا اور تمہارا کیا واسطہ! تم جا کر اپنی بیٹی کو کہو۔ چنانچہ میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے پاس آیا اور بولا اے حفصہ! تمہاری یہ ہمت ہو گئی ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ۔ اللہ کی قسم مجھے علم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ تم سے محبت نہیں کرتے اگر (ان کی جگہ) میں ہوتا تو تم کو طلاق دیدیتا۔ حفصہ بہت زیادہ تیز تیروئے لگی۔ پھر میں نے اس سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ بولی: وہ اوپر بالا خانے میں ہیں۔ (یہ ایک اونچی جگہ پر بنا ہوا رسول اللہ ﷺ کا خلوت خانہ تھا) میں وہاں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ کا غلام رباح بالا خانے کی دیلیز پر ایک لکڑی پر پاؤں لٹکائے بیٹھا تھا۔ یہ ایک نوجوان لڑکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس سہارے بلا خانے میں چڑھتے اترتے تھے۔

میں نے اس کو آواز دی اے رباح! میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو۔ اس نے کمرے کے اندر دیکھا پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہیں کہا۔ میں نے پھر آواز دی اے رباح! رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے اجازت لو۔ اس نے پھر کمرے کی طرف دیکھا اور پھر مجھے دیکھا اور کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے پھر آواز بلند کر کے کہا اے رباح! میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ سمجھ رہے ہیں میں حفصہ کی (حمایت کی وجہ) سے شاید آیا ہوں اللہ کی قسم! آپ ﷺ اگر مجھے اس کی گردن مارنے کا حکم دیں گے تو میں فوراً اس کی گردن اڑا دوں گا۔ پھر غلام نے میری طرف ہاتھ کا اشارہ کیا کہ اوپر چڑھ آؤ۔

چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا۔ آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ اس وقت آپ کے جسم پر صرف ایک تہ بندھی، اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا آپ کے جسم اطہر پر نہ تھا۔ چٹائی نے آپ ﷺ کے جسم پر نشانات ڈال رکھے تھے۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی لمبائی میں دیکھا وہاں بس ایک مٹھی جو صاع کے پیمانے میں رکھی تھی اور اسی جتنے قرظ پتے تھے۔ (جو غالباً جانور کی کھال کی دباغت کے لیے رکھے تھے) اور چند گھونٹ دودھ ایک برتن میں تھا۔ بے اختیار میرے آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے ابن الخطاب! کس چیز نے تم کو رولا دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیوں نہ رؤؤں؟ چٹائی نے آپ کے جسم پر نشانات ڈال دیئے ہیں اور آپ کی لمبائی میں بس یہی کچھ ہے جو میں دیکھ رہا ہوں جبکہ وہ قیصر و کسریٰ (شاہان روم و فارس) ہیں جو پھلوں اور مہروں میں عیش کر رہے ہیں اور آپ اللہ کے رسول اور اس کے خاص الخاص بندے ہیں اور یہ آپ کی کل متاع ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابن الخطاب! کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ یہ نعمتیں ہمارے لیے آخرت میں ہوں گی اور ان کے لیے دنیا ہی میں مہیا کر دی گئی ہیں؟ میں نے عرض کیا ضرور۔ میں جب آپ کے پاس حاضر ہوا تھا تو آپ کے چہرے میں غصہ کے تاثرات تھے۔ اس لیے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عورتوں کی وجہ سے آپ کو کیا تکلیف اور مشقت پیش آئی ہے؟ اگر آپ نے ان کو طلاق دیدی ہے تو اللہ آپ کے ساتھ ہے، ملائکہ، جبریل، میکائیل، میں ابوبکر اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور جو بھی میں نے آپ سے بات کی اور اللہ کی حمد کی اس سے میرا یہ مقصد اللہ کی رضا تھا اور اللہ پاک نے پھر اپنا کلام کر کے میری تمام باتوں کی تصدیق کر دی۔

وان تظاہر اعلیہ فان اللہ هو مولہ الخ و ابکاراً۔ التحریم ۳-۵۔

اور اگر تم پیغمبر (کی ایذا) پر باہم اعانت کرو گے تو خدا اور جبریل اور میکائیل اور نیک کردار مسلمان ان کے حامی (اور دوست دار ہیں) اور ان کے علاوہ (اور) فرشتے بھی مددگار ہیں۔ اگر پیغمبر تم کو طلاق دیدیں تو عجب نہیں کہ ان کا پروردگار تمہارے بدلے ان کو تم سے بہتر بیویاں دیدے، مسلمان

صاحب ایمان، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ رکھنے والیاں بن شوہر اور کنواریاں۔

عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ان دو بیویوں نے دیگر تمام ازواج نبی ﷺ کو اپنا ہمنوا کر لیا تھا (حضور سے اپنی بات منوانے کے لیے) چنانچہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ان کو طلاق دیدی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں مسجد میں گیا تھا وہاں لوگ کنکریاں کرید رہے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اتر کر ان کو خبر سنا دوں کہ آپ نے ان کو طلاق نہیں دی۔ فرمایا ٹھیک ہے اگر تم چاہو۔ پھر میں آپ سے مزید بات چیت کرتا رہا حتیٰ کہ حفصہ آپ کے چہرہ سے چھٹ گیا آپ کے دانت نظر آنے لگے اور آپ ہنسنے لگے۔ آپ ﷺ کی مسکراہٹ تمام انسانوں سے خوبصورت تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نیچے اترے اور میں دربان لڑکے کے سہارے نیچے اتر جبکہ رسول اللہ ﷺ ((کی طاقت اور پھرتی کا یہ منظر تھا کہ) بغیر کسی سہارے کو جھوٹے نیچے اترے گویا ہوا زمین پر چل رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو بالا خانے میں صرف آنتیس دن رہے ہیں۔ (جبکہ آپ ﷺ نے ایک ماہ کی قسم کھائی تھی) آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی مہینہ آنتیس یوم کا بھی ہوتا ہے۔ پھر میں نے مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر بلند آواز میں پکارا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق نہیں دی ہے۔ اور اللہ پاک نے یہ حکم بھی نازل فرمایا:

وَاِذَا جَاءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوْ الْخَوْفِ اُذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَالِیْ اَوَّلٰی الْاَمْرِ لَعِلْمُهُ الَّذِیْنَ

یَسْتَنْبِطُوْنَہُ مِنْہُمْ۔ النساء: ۸۳

اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اس کو یمنیہ اور اپنے سرداروں کے پاس پہنچاتے تو تحقیق کرنے والے اس کی تحقیق کر لیتے۔ تو یہ تحقیق کرنے والا میں ہی تھا۔ اور اللہ پاک نے پھر اپنے نبی ﷺ کو آیت تحییر نازل کر کے عورتوں کے بارے میں اختیار دے دیا تھا۔ عبد بن حمید فی تفسیرہ، مسند ابی یعلیٰ، مسلم، ابن مردویہ

بعض کتابوں میں یہاں تک یہ روایت منقول ہے ”اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا اور آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ یہاں سے ”میں نے عرض کیا کیوں نہیں میں راضی ہوں“۔ تک۔

۳۶۶۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے۔ حتیٰ کہ ہم مر الظہر ان پر پہنچے۔ وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ کر (کے جھنڈ) میں قضاے حاجت کے لیے چلے گئے۔ میں آپ کی انتظار میں بیٹھ گیا حتیٰ کہ آپ نکلے میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں ایک سال سے آپ سے ایک سوال کرنے کی کوشش میں ہوں۔ لیکن مجھے آپ کا رعب و دبدبہ سوال کرنے سے روک دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کیا کر، جب تم کو معلوم ہو کہ میرے پاس اس چیز کا علم ہے تو ضرور سوال کر لیا کر میں نے عرض کیا میں آپ سے دو عورتوں کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں وہ حفصہ اور عائشہ تھیں۔ ہم جاہلیت میں عورتوں کو کچھ شمار نہیں کرتے تھے۔ اور نہ ان کو اپنے معاملات میں دخل دینے کی اجازت دیتے تھے۔

پھر جب اللہ پاک نے اسلام کا بول بالا کیا اور عورتوں کے بارے میں بھی (ان کے حقوق اور اہمیت کے) احکام نازل کیے۔ اور ان کے لیے حقوق رکھے بغیر اس کے کہ وہ ہمارے کاموں میں دخل دیں۔ پس ایک مرتبہ میں اپنے کام سے بیٹھا تھا۔ کہ مجھے میری بیوی نے کہا: یہ کام یوں یوں ہونا چاہیے۔ میں نے کہا: تجھے اس کام سے کیا سروکار؟ اور تو نے کب سے ہمارے کاموں میں دخل دینا شروع ہے؟ تب میری بیوی نے کہا: اے ابن خطاب! کوئی تجھ سے بات نہ کرے جبکہ تیری بیٹی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیدیتی ہے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ غصہ ہو جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا واقعی وہ ایسا کرتی ہے؟ بیوی نے کہا: ہاں۔ پس میں کھڑا ہو گیا اور سیدھا حفصہ کے پاس آیا۔ اور کہا: اے حفصہ! تو اللہ سے نہیں ڈرتی؟ تو رسول اللہ ﷺ سے بات کرتی ہے حتیٰ کہ وہ غصہ ہو جاتے ہیں؟ افسوس! تجھ پر، تو عائشہ کی خوبصورتی اور اس سے رسول اللہ ﷺ کی محبت سے دھوکہ نہ کھا۔ پھر میں ام سلمہ کے پاس آیا۔ اور اس کو بھی اسی طرح کی بات کی۔ وہ بولی: اے ابن خطاب! آپ ہر چیز میں داخل ہو گئے ہیں رسول اللہ ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان بھی دخل دینے لگے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا ایک انصاری پڑوسی تھا جب میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے غائب رہتا تو وہ مجلس میں حاضری دیتا

تھا اور جب وہ غائب ہوتا تو میں حاضری دیتا تھا۔ وہ مجھے خبر دیتا اور میں اس کو خبر دیتا تھا۔ اور ہمیں غسان بادشاہ کے سوا کسی اور کے حملے کا خوف نہ تھا۔ اچانک ایک دن میرا ساتھی آیا اور دوسرے اباحفصہ کہہ کر مجھے پکارا۔ میں نے کہا: (اف! کیا ہو گیا تھے؟ کیا غسانی بادشاہ آگیا ہے؟ وہ بولا نہیں، بلکہ رسول اللہ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ میں نے اباحفصہ کی ناک زمین رگڑے کیا وہ جدا ہو گئی ہے۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا وہاں پر گھر میں روٹا روٹا جارہا تھا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ اپنے بالا خانے میں فروکش تھے۔ اور دروازے پر ایک حبشی لڑکا کھڑا تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے اجازت لو۔ چنانچہ اس نے آپ سے میرے لیے اجازت لی اور میں اندر داخل ہوا تو آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، سر کے نیچے کھجور کی چھال بھرا ہوا تکیہ تھا۔ ایک طرف قرظ پتے (جن سے کھال دباغت دی جاتی ہے) اور کھال لٹکی ہوئی تھی۔ پھر میں آپ ﷺ کو خبر دینے لگا کہ میں نے عائشہ اور حفصہ کو کیا کہا ہے۔ آپ ﷺ نے مہینہ بھر اپنی بیویوں کے قریب نہ جانے کی قسم اٹھائی جب امتیسویں رات تھی تو آپ ﷺ اتر کر عورتوں کے پاس گئے۔ مسند ابنی داؤد الطیالسی

۳۶۶۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نزدیک

یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبغی مرضات ازواجک۔

اے نبی آپ کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے آپ اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہیں۔ اس یعنی سورہ تحریم کا ذکر کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ حفصہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ رواہ ابن مردویہ

۳۶۶۷ ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حفصہ کو کہا: تو کسی کو خبر نہ دینا اور ام ابراہیم مجھ پر حرام ہے۔ حفصہ نے کہا: آپ اپنے لیے اللہ کی حلال کردہ شئی کو حرام کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں اس کے قریب نہ جاؤں گا۔ لیکن حفصہ سے یہ خبر دل میں نہ رہی اور اس نے عائشہ کو بتادی۔ پھر اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

قد فرض اللہ لکم تحلة ایمانکم۔ التحريم

بے شک اللہ نے تمہارے لیے اپنی قسموں سے حلال ہونا فرض کر دیا۔ السنن لسعید بن منصور

۳۶۶۸ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ دو عورتیں کون ہیں جنہوں نے (حضور ﷺ پر) ایک دوسرے کی مدد کی تھی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عائشہ اور حفصہ۔ اس واقعہ کی ابتداء یوں ہوئی تھی ام ابراہیم ماریہ قبیلہ رضی اللہ عنہا (جو حضور ﷺ کی باندھی اور آپ کے لیے حلال کی تھی) ان سے حضور ﷺ نے حضرت حفصہ کے گھرانہ کی باری کے دن میں ہمبستری کی۔ حفصہ کو یہ بات پتہ چل گئی۔ ایسا کام کیا ہے جو کسی اور بیوی کے پاس نہیں کیا، وہ بھی میرے دن میں، میری باری میں اور میرے ہی بستر پر حضور ﷺ نے حفصہ کو فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں اس کو اپنے لیے حرام کر لوں اور بھی اس کے قریب نہ لگوں؟ حفصہ نے کہا: ہاں۔ پھر حضور ﷺ نے اس کو اپنے لیے حرام قرار دیدیا۔ اور حفصہ کو فرمایا یہ بات کسی اور کو نہ کرنا۔ لیکن حفصہ نے عائشہ کو یہ بات بتادی۔ اور پھر اللہ پاک نے اپنے نبی کو یہ بات بتادی اور یہ سورت نازل کی:

یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبغی مرضات ازواجک۔ تمام آیات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہمیں خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قسم کا کفارہ دیدیا ہے اور اپنی باندی سے بھی ہم بستر

ہوئے ہیں۔ ابن حریز، ابن المنذر

۳۶۶۹ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ چلے جا رہے تھے اور حضرت حفصہ و عائشہ رضی اللہ عنہما کے متعلق بات چیت کر رہے تھے۔ پیچھے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ آئے اور ہم نے اس موضوع پر گفتگو بند کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا بات ہے مجھے دیکھ کر تم لوگ خاموش کیوں ہو گئے؟ کس چیز کے بارے میں تم بات چیت کر رہے تھے؟ سب نے کہا: کچھ نہیں یا امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم مجھے ضرور بتاؤ کہ کس بارے میں گفتگو کر رہے تھے؟ تب لوگوں نے کہا: ہم عائشہ، حفصہ اور سودا رضی اللہ عنہما کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ کے کسی گھاس میں تھا کہ عبداللہ بن عمر میرے پاس آیا اور بولا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حصہ کے پاس پہنچا وہ اپنے آپ کو پیٹ رہی تھی اسی طرح دوسری ازواج مطہرات بھی کھڑی اپنے آپ کو کوس پیٹ رہی تھیں۔ میں نے حصہ کو کہا: کیا تجھے نبی ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ اگر واقعی نبی ﷺ نے تجھے طلاق دیدی ہے تو یاد رکھ میں کبھی بھی تجھ سے بات نہیں کروں گا۔ کیونکہ انہوں نے پہلے بھی تم کو طلاق دیدی تھی وہ تو صرف میرا لحاظ کر کے تم سے رجوع کر لیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں وہاں سے نکلا۔ لوگ مسجد میں ادھر ادھر حلقے لگائے بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پردے بیٹھے ہیں۔ (پریشانی کی وجہ سے سب افسردہ و پریشان تھے) نبی ﷺ کمرے کے اوپر بالا خانے میں تشریف فرما تھے۔ میں بھی ایک حلقے میں بیٹھ گیا۔ لیکن میں رنج و غم کی وجہ سے زیادہ دیر بیٹھ نہ سکا اور اٹھ کر اوپر گیا حضور ﷺ کے دروازے پر ایک جھنشی غلام بیٹھا تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکت ہو، کیا عمر اندر داخل ہو سکتا ہے؟ لیکن مجھے کسی نے جواب نہ دیا۔ میں دوبارہ اپنی جگہ بیٹھا۔ پیچھے سے قاصداً گیا اور اس نے پوچھا: عمر کہاں ہے؟ میں کھڑا ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ دھوپ میں بیٹھے تھے۔ میں سلام کے بعد آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ کے چہرے میں غصے کے کچھ اثرات تھے۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں آپ کے غصہ کو زائل کر دوں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ سے بات چیت میں مصروف ہو گیا۔ پھر میں نے آپ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ مجھے دیکھیں! میں حصہ کے پاس گیا تھا وہ اپنا سینہ پیٹ رہی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تجھے نبی ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ اگر واقعی آپ ﷺ نے تجھے طلاق دیدی ہے تو میں تیرے ساتھ کبھی بات نہیں کروں گا۔ کیونکہ پہلے بھی نبی ﷺ نے تجھ کو طلاق دیدی تھی وہ تو صرف میری وجہ سے رجوع کر لیا تھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ ہنس دیے، اس طرح میں آپ سے بات چیت کرنا رہا اور غصہ کے اثرات آپ کے چہرہ انور سے چھٹتے رہے۔

پھر میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے؟ یہ سن کر آپ ﷺ پھر غصہ ناک ہو گئے اور مجھے فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں وہاں سے نکل آیا۔ پھر حضور ﷺ اتیس یوم تک یونہی ٹھہرے رہے۔ پھر فضل بن عباس آپ کے پاس سے ایک ہڈی لے کر اترے جس میں لکھا تھا:

يا ايها النسي لم تحرم ما احل الله لك تبغى مرضات ازواجك - مكمل سورت تک

پھر نبی کریم ﷺ نیچے اتر آئے۔ رواہ ابن مردويه

۳۶۷۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا ارادہ تھا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اللہ عز و جل کے فرمان:

وان تظاهرا عليه - التحريم

اور اگر وہ دو عورتیں آپ (ﷺ) پر ایک دوسرے کی مدد کریں۔ کے متعلق پوچھنا چاہتا تھا، لیکن میں آپ کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے رک جاتا تھا۔ جب ہم نے حج کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود ہی مجھے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے پچازاد بیٹے! مرجھا ہو، تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: مجھے اللہ عز و جل کے فرمان: وان تظاهرا عليه کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ دو عورتیں کون تھیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم ان کے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والے کو نہیں پاسکتے۔

ہم لوگ مکہ میں اپنی عورتوں سے زیادہ بات چیت نہیں کرتے تھے۔ جب بھی کسی کو اپنی عورت کی ناگہمیاں کھینچنے کی خواہش ہوتی تو وہ بغیر پوچھے اپنی حاجت پوری کر لیتا تھا۔ جب ہم مدینہ آئے اور انصار کی عورتوں سے شادی بیاہ کیے تو وہ ہم سے بات کرتی تھیں اور آگے سے جواب بھی دیدیا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ میں نے اپنی عورت کو چھڑی سے مارا تو وہ بولی: اے ابن خطاب! تجھ پر تعجب (و افسوس) ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے تو ان کی بیویاں بات چیت کرتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کو میں حصہ کے پاس آیا اور اس کو کہا: اے بیٹی! دیکھ! تو رسول اللہ ﷺ کو کسی چیز کے لیے تنگ نہ کیا، نہ ان سے کچھ مانگا کر، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دینار ہیں اور نہ درہم جو اپنی بیویوں کو دیں۔ جب بھی تجھے کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتادیا کر خواہ تیل ہی کی ضرورت ہو۔

رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتے تھے تو لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے تھے حتیٰ کہ جب سورج طلوع ہو جاتا پھر ایک ایک کر کے اپنی سب عورتوں کے پاس چکر لگاتے۔ ان کو سلام کرتے اور ان کے لیے دعا کرتے۔ اور پھر جس عورت کی باری کا دن ہوتا اس کے ہاں ٹھہر جاتے تھے۔ حضرت حفصہ (بنت عمر بن خطاب) کو طائف یا مکہ کا شہدہ یہ میں کہیں سے آیا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ جب اس کے پاس جاتے تھے تو وہ آپ کو روک لیا کرتی تھی اور جب تک وہ شہدہ نہ چٹا دیتی اور نہ پلا دیتی آپ کو آنے نہ دیتی تھی۔ جبکہ عائشہ اتنی دیر زیادہ ان کے پاس رکے کو ناپسند کرتی تھی۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک حبشی باندی جس کو خضرہ کہا جاتا تھا کو کہا کہ جب حضور ﷺ کے پاس آئیں تو بھی ان کے پاس چلی جانا اور دیکھنا کہ آپ وہاں کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ باندی نے آکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو شہد کی بات بتائی۔ عائشہ نے اپنی تمام ساتھیوں کو کہلا بھیجا اور ساری خبر سنوادی اور یہ ہدایت دی کہ جس کے پاس بھی حضور ﷺ تشریف لائیں تو وہ آپ کو یہ کہے آپ سے ہمیں مغفیر (گوند) کی بو آ رہی ہے۔

چنانچہ حضور ﷺ عائشہ کے پاس داخل ہوئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آج آپ نے کوئی چیز کھائی ہے کیا؟ شاید مجھے آپ سے مغفیر (گوند) کی بو محسوس ہو رہی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس بات سے بہت نفرت کرتے تھے کہ ان سے کسی طرح کی ناگوار بو کسی کو آئے۔ لہذا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شہدہ ہے اور اللہ کی قسم میں آئندہ اس کو چکھوں گا بھی نہیں۔

پھر ایک مرتبہ جب حضور ﷺ حفصہ کے پاس آئے تو حفصہ نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اپنے والد (عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) کے پاس خرچے کے لیے جانے کی حاجت ہے۔ مجھے اجازت دیں تو میں ہواؤں۔ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دیدی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ایک باندی ماریہ کو پیغام بھیج کر حفصہ کے گھر بلوالیا۔ اور ان سے مباشرت کی۔

حفصہ کہتی ہیں (جب میں واپس آئی تو) میں نے دروازہ کو بند پایا۔ لہذا میں دروازہ کے پاس بیٹھ گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے نکلے، پسینہ آپ کی پیشانی سے ٹپک رہا تھا۔ آپ نے دیکھا کہ حفصہ رو رہی ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ حفصہ نے کہا: آپ نے مجھے اسی لیے اجازت دی تھی۔ آپ نے میرے کمرے میں اپنی باندی داخل کی اور پھر اس کے ساتھ میرے ہی بستر پر ہم بستر کی۔ آپ نے یہ کسی اور بیوی کے ہاں کیوں نہ کر لیا؟ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! یہ آپ کے لیے حلال نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم نے سچ نہیں کہا۔ کیا یہ میری باندی نہیں ہے اور کیا اس کو اللہ نے میرے لیے حلال نہیں کر دیا؟ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے میں تمہاری رضامندی چاہتا ہوں۔ لیکن تم کسی کو اس کی خبر نہ دینا یہ بات تمہارے پاس امانت ہے۔

لیکن جب رسول اللہ ﷺ باہر نکل گئے تو حفصہ نے اپنی اور عائشہ کے درمیان جو دیوار تھی وہ بجائی اور بولی: کیا میں تجھے خوشخبری نہ سناؤں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی باندی کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اور اللہ نے اس باندی سے ہم کو راحت دیدی ہے تب اللہ پاک نے یہ سورت نازل کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”وان تظاہر اعلیہ“ اور اگر تم دونوں نے رسول اللہ پر ایک دوسرے کی اعانت کی سے مراد عائشہ اور حفصہ ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے کوئی بات نہ چھپاتی تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں آپ ﷺ کے پاس آپ کے بالا خانے میں داخل ہوا اس میں ایک چٹائی پڑی تھی۔ اور ایک چمڑے کا مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ چٹائی پر پہلو کے بل لیٹے ہوئے تھے۔ چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو میں نمایاں ہو گئے تھے۔ آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں ٹھنڈی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو اس حال میں دیکھا تو بے ساختہ رو پڑا۔ حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فارس و روم کے لوگ دیباچ پر لیٹتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو ان کی عیش و عشرت کے سامان دنیا میں مل گئے ہیں۔ جبکہ ہمارے لیے آخرت میں یہ سب چیزیں تیار ہیں۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کے کیا حال ہیں؟ کیا یہ خبر سچ ہے کہ آپ نے اپنی بیویوں کو چھوڑ دیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن میرے اور میری بیویوں کے درمیان کوئی بات ہوئی تھی جس کی وجہ سے میں نے قسم اٹھائی کہ میں ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں آپ کے پاس سے نکلا اور (جو لوگ پریشانی کی وجہ سے مجتمع تھے ان کو اعلان کیا) اے

لوگو! واپس جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ دکی بیویوں کے درمیان کوئی بات ہوگئی تھی جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے (کچھ وقت کے لیے) ان سے دور رہنا پسند کر لیا ہے۔

پھر میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے پاس گیا اور اس کو کہا: اے بیٹی! کیا تو رسول اللہ ﷺ سے اس طرح کی بات کرتی ہے کہ ان کو غصہ دلا دیتی ہے؟ حفصہ بولی: آئندہ میں آپ ﷺ سے ایسی کوئی بات نہیں کروں گی جس کو وہ ناپسند کرتے ہوں۔ پھر میں ام سلمہ کے پاس گیا یہ میری خالہ لگتی تھیں لہذا میں نے ان کو بھی حفصہ جیسی بات کہی۔ اس نے کہا: تعجب ہے تجھ پہ اے عمر! تو ہر چیز میں بات کرتا ہے حتیٰ کہ اب تو نے حضور ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان بھی دخل اندازی شروع کر دی ہے؟ ہم رسول اللہ ﷺ پر کیوں نہ غیرت کریں جبکہ تمہاری بیویاں تم پر غیرت کرتی ہیں۔ اللہ پاک نے اسی کے بارے میں یہ فرمان بھی نازل کیا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُمْ تَرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا ۖ لَا حِزَابَ

اے نبی! کہہ دے اپنی بیویوں کو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو سامان دے کر اور خوبصورتی کے ساتھ تم کو رخصت کروں۔ الاوسط للطبرانی، ابن مردويه

۳۶۷۱ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (میری بہن) حفصہ کے پاس گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ شاید تم کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ تم کو طلاق دی تھی اور پھر میری وجہ سے تم سے رجوع کر لیا تھا۔ اب اللہ کی قسم اگر دوبارہ انہوں نے تم کو طلاق دی تو میں کبھی بھی تم سے بات نہیں کروں گا۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں تیرے بارے میں بات نہیں کروں گا۔ مسند البزار، السنن لسعيد بن منصور

۳۶۷۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی عورتوں سے ایک ماہ تک جدائی اختیار کر لی تھی۔ پھر انیس دن ہو گئے تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور فرمایا: مہینہ پورا ہو گیا ہے اور آپ اپنی قسم سے عہدہ برآ گئے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۷۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک ماہ تک اپنے بالا خانے میں (بیویوں سے) دور رہے۔ جس وقت حفصہ نے وہ راز عاشرہ پر فاش کر دیا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بتایا تھا۔ اس وجہ سے آپ ﷺ نے اپنی بیویوں پر غصہ کرتے ہوئے فرمایا تھا میں اب ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ پھر انیس ایام گزر گئے تو حضور ﷺ زوجہ مطہرہ ام سلمہ کے پاس گئے۔ اور فرمایا کوئی ماہ انیس یوم کا بھی ہوتا ہے اور وہ ماہ واقعی انیس یوم کا تھا۔ ابن سعد

۳۶۷۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات آنکھیں کہ آپ کی بیویوں نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان سے معاملہ کی ٹوہ لینے لگا۔ اور ان کو نصیحت بھی کرتا رہا اور یہ بھی کہتا: لتنتھین اولیئک لئلا یغیظکم اللہ ازواجاً خیراً منکن تم عورتیں (اپنی تکلیف رسانی سے) باز آ جاؤ ورنہ اللہ اپنے نبی کو تم سے بہتر اور بیویاں دے گا۔

حتیٰ کہ میں زینب کے پاس گیا اس نے مجھے کہا: اے عمر! کیا نبی ﷺ ہمیں نصیحت نہیں کر سکتے۔ جو تو ہمیں کر رہا ہے؟ پھر اللہ پاک نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہی میں ازواج مطہرات کو) حکم نازل فرمایا:

عسی ربہ ان ینزل علیہ من یرید ان یبدلہ ازواجاً خیراً منکن۔ الخ

اگر نبی تم کو طلاق دے دے تو قریب ہے اس کا رب اس سے تم سے بہتر اور بیویاں دے دے۔

ابن منیع، ابن ابی عاصم فی السنۃ، ابن عساکر

صحیح روایت ہے۔

۳۶۷۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ و صالح المؤمنین (اتحریم) کی تفسیر میں حضور ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ اس سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔

ابن ابی حاتم

۳۶۷۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: فَوَآنْفُسْکُمْ وَاهْلِیْکُمْ نَاراً۔ (اتحریم) اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی

آگ سے بچاؤ۔ کے بارے میں مروی ہے فرمایا: اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خیر اور ادب سکھاؤ۔

۳۶۷۷ عبد الرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، مستدرک الحاکم، البیہقی فی المدخل حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کریمہ ذات نے کس قدر معاملہ کی تہ تک کو بیان کیا و عرف بعضہ و اعرض عن بعض۔ اور جتلائی نبی نے اس میں سے کچھ اور ملا دی کچھ۔ رواہ ابن مردویہ

سورة ان والقلم

۳۶۷۸ عبد الرحمن بن غنم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے ”العقل الزنیم“ کے بارے میں سوال کیا گیا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بد اخلاق، چیخنے، چنگھاڑنے والا، بہت زیادہ کھانے پینے والا، پیٹ بھرا، لوگوں پر ظلم کرنے والا، اور بڑے پیٹ والا شخص ہے۔ رواہ ابن عساکر

سورة الحاقة

۳۶۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں گرتا مگر اس تر ازو سے تل کر جو فرشتے کے ہاتھوں میں۔ ہاں نوح علیہ السلام کے طوفان کے دن بارش کے نگہبان فرشتے کو چھوڑ اللہ نے پانی کے فرشتے کو حکم دیدیا تھا۔ لہذا پانی اس دن اس فرشتے کی نافرمانی کر کے برطرف چڑھ دوڑا تھا۔ یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

انالما طغى الماء۔

جب پانی سرکش ہو گیا۔

اسی طرح ہوا بھی اس تر ازو سے تل کر ہی آتی ہے جو فرشتے کے ہاتھوں میں ہے۔ مگر قوم عاد پر عذاب کے دن ہوا کو اللہ پاک نے خود حکم دیدیا تھا وہ فرشتے کی اجازت کے بغیر نلگی جس کو اللہ نے فرمایا:

بریح صرصر عاتیه۔

تند و تیز نافرمان ہوا۔

یعنی فرشتے کی نافرمانی کر کے قوم پر تیزی سے پھرنے والی ہوا۔ رواہ ابن جریر

سورة نوح

۳۶۸۰ وہب بن منیر رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ایسے سات صحابہ سے جو بخروہ بدر میں شریک ہوئے روایت کرتے ہیں یہ تمام حضرات حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن اللہ پاک سب سے پہلے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کو بلائیں گے۔ اللہ پاک پہلے قوم سے پوچھیں گے: تم نے نوح کی رکار پر ہاں کیوں نہیں کہی؟ وہ کہیں گے: ہم کو کسی نے بلایا اور نہ کس نے آپ کا پیغام ہم تک پہنچایا اور نہ ہم کو نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی بات کا حکم دیا اور نہ کسی بات سے منع کیا۔ نوح علیہ السلام عرض کریں گے: یارب! میں نے ان کو دعوت دی تھی جس کا ذکر اولین و آخرین میں حتیٰ کہ خاتم النبیین احمد ﷺ تک پہنچا۔ انہوں نے اس کو لکھا، پڑھا اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی۔

اللہ پاک ملائکہ کو فرمائیں گے: احمد اور اس کی امت کو بلاؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ اپنی امت کے ہمراہ تشریف لائیں گے اور ان کا نوران کے آگے آگے چلتا ہوگا۔ نوح علیہ السلام محمد اور ان کی امت کو کہیں گے: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی قوم تک پیغام رسالت پہنچا دیا تھا اور ان کو خوب نصیحت کی تھی۔ اور اپنی پوری کوشش کی تھی کہ ان کو جہنم سے بچا لوں۔ لیکن یہ میری پکار کو ماننے کے سر اور جبراً بجائے دور ہی بھاگتے گئے۔

پس رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کہے گی: ہم اللہ کے حضور شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے جو کہا آپ تمام باتوں میں بالکل سچے ہیں۔ تب قوم نوح کہے گی: اے احمد! آپ کو کیسے یہ علم ہوا جبکہ آپ اور آپ کی امت سب سے آخر میں آنے والے ہیں؟ پس محمد کہیں گے: پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر پوری سورہ نوح پڑھی۔ پھر آپ کی امت کہے گی: ہم شہادت دیتے ہیں کہ یہ سچا قصہ ہے۔ اللہ پاک بھی فرمائیں گے:

وامتنازوا اليوم ايها المجرمون - يس -

اے مجرمو! آج کے دن جدا ہو جاؤ۔

پس سب سے پہلے یہ لوگ ممتاز ہو کر جہنم میں جائیں گے۔ رواہ مستدرک الحاكم

سورة الجن

۴۶۸۱۔ (عمر رضی اللہ عنہ) مسدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

وَأَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقِينَهُمْ مَاءً غَدَقًا لَّنَفْسِهِمْ فِيهِ

اور (اے پیغمبر!) یہ (بھی ان سے کہہ دو) کہ اگر یہ لوگ سیدھا راستے پر رہتے تو ہم ان کے پینے کو بہت سا پانی دیتے تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں پانی ہوتا ہے وہاں مال بھی ہوتا ہے اور جہاں مال ہوتا ہے وہاں فتنے (آزمائش) بھی جنم لیتے ہیں۔

عبد بن حمید، ابن جریر

سورة المزمل

۴۶۸۲۔ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ پر یہ فرمان نازل ہوا:

يَا أَيُّهَا الْمَزْمِلُ قُمِ الْبَيْلَ الْاَقْلِيلًا الْمَزْمِلُ ۱-۲

اے (محمد!) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو، رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات۔

تو آپ ﷺ ساری ساری رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے حتیٰ کہ آپ کے قدم مبارک ورثا جاتے۔ پھر آپ ایک قدم اٹھاتے دوسرا رکھتے دوسرا اٹھاتے پہلا رکھتے۔ حتیٰ کہ پھر جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ فرمان نازل کیا:

طه مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ - طه: ۱-۲

طہ ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طہ یعنی طأ الارض بقدمینہ کہ اپنے قدموں کو زمین پر رکھو۔ اے محمد! اور (سورہ مزمل کے آخر میں) نازل کیا:

فَاقْرَأْ وَامَاتِي سِرِّ مِنَ الْقُرْآنِ - الْمَزْمِلُ آخِرُ آيَةٍ

پس جتنا آسانی سے ہو سکے (اتنا) قرآن پڑھ لیا کرو۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یعنی اگر بکری کے دودھ دوہنے کی بقدر بھی آسانی ہو اسی پر اکتفا کر لیا کرو۔ رواہ ابن مردویہ

سورة المدثر

۴۶۸۳ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جعلت له مالا مملوداً۔ مدثر: ۱۲

اور اس کو میں نے مال کیثرو دیا۔

ارشاد فرمایا کہ اس کو مہینے مہینے بھر کا غلہ ملتا تھا۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، الدینوری، ابن مردویہ
فائدہ:..... ولید بن مغیرہ جو عرب مشرکین کا بہت بڑا مالدار اور اپنے والدین کا اکوٹا فرزند تھا، اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہیں۔

تفسیر عثمانی

۴۶۸۴ إلیٰ أصحاب الیمین (المدثر: ۳۹) مگر داہنے ہاتھ والے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: (ان نیک لوگوں

سے مراد) لمانوں کے بچے ہیں۔ عبد الرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

سورة عم (نبأ)

۴۶۸۵ سالم بن ابی الجعد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہلال رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تم لوگ حقب کتنی مقدار کو کہتے ہو؟ انہوں
نے جواب دیا ہم کتاب اللہ (تورات) میں اس کی مقدار پاتے ہیں اسی سال، سال بارہ ماہ کا، ماہ تیس یوم کا اور ایک یوم ہزار سال کا۔ ہناد
اس حساب سے حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ ہوئے۔ فرمان الہی ہے:

لشین فیہا احقابا۔ (نبأ: ۲۳)

کافر لوگ جہنم میں مدتوں پڑے رہیں گے۔

احقاب حقب کی جمع ہے اور کافر لوگ بے شمار حقب تک جہنم میں پڑے رہیں گے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

سورة والنازعات

۴۶۸۶ والنازعات غرقا والناشطات نشطا۔ والسابحات سبحا۔ فالسابقات سبقا فالمدبرات امراً۔ النازعات: ۱-۵
ترجمہ:..... ان (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر کھینچ لیتے ہیں۔ اور ان کی جو آسانی سے کھول دیتے ہیں۔ اور ان کی جو تیرتے پھرتے ہیں پھر
لپک کر بڑھتے ہیں۔ پھر دنیا کے کاموں کا انتظار کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: النازعات غرقاً یہ وہ فرشتے ہیں جو کفار کی روح نکالتے ہیں۔ والناشطات نشطاً یہ فرشتے
کفار کی روحوں کو ان کے ناخنوں اور کھالوں تک سے نکال لیتے ہیں۔ والسابحات سبحاً یہ فرشتے مؤمنین کی روحوں کو لے کر آسمانوں
اور زمین کے درمیان تیرتے (یعنی اڑتے) رہتے ہیں۔ فالسابقات سبقا۔ یہ ملائکہ مؤمنوں کی روح کو لے کر ایک دوسرے سے آگے
بڑھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچاتے ہیں۔ فالمدبرات امراً یہ فرشتے بندگان خدا کے معاملات کا سال بہ سال انتظام کرتے ہیں۔

السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر

۳۶۸۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا جاتا تھا پس یہ آیت نازل ہوئی:
يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مَرْسُهَا فِيمَا عِنْدَكَ مِنْ ذِكْرِهَا أَلَيْكَ رِيكٌ مِّنْهَا. النازعات: ۲۲-۲۳
(اے پیغمبر! لوگ) تم قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ سو تم اس کے ذکر سے کس فکر میں ہو؟ اس کا منتہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے رب ہی کو (معلوم ہے)۔ رواہ ابن مردویہ

سورہ عبس

۳۶۸۸ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ”اب“ کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ کیا شے ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کون سی زمین مجھے سایہ دے گی اگر میں کتاب اللہ میں ایسی کوئی بات کہوں جس کو میں نہیں جانتا۔
ابو عبیدہ فی فضائلہ، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید

نوٹ: ۳۱۳۹ پر یہی روایت گزر چکی ہے۔

فرمان الہی ہے:

وفاکھتہ وأب۔ عبس: ۳۱

اور (ہم نے پانی کے ساتھ زمین سے نکالا) میوہ اور چارہ۔

اس کے متعلق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا۔

سورہ تکویر

۳۶۸۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ۔ (تکویر) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
جنت میں نیک کو نیک کے ساتھ اور جہنم میں بد کو بد کے ساتھ اکٹھا کر دیا جائے گا۔ یہی مختلف جانوں کا باہم ملنا ہے۔

عبد الرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، البیہقی فی البعث

۳۶۹۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ فرمان: وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ۔ (تکویر: ۸) اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفنادی گئی ہو پوچھا جائے گا“ کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قیس بن عاصم تیمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میں نے اپنے زمانہ جاہلیت میں اپنی آٹھ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا تھا۔ (اب میں اس کے کفارہ میں کیا کروں؟) حضور ﷺ نے فرمایا: ہر ایک کی طرف سے ایک ایک غلام آزاد کر دے۔ قیس نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں تو اونٹوں والا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چاہو تو ہر ایک کی طرف سے ایک ایک اونٹ (قربان) کر دو۔

مسند البزار، الحاکم فی الکئی، ابن مردویہ، السنن للبیہقی

۳۶۹۱ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ سورت کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے: عَلِمْتَ نَفْسَ مَا احْضَرْتَ تو فرمایا: اس کے لیے مساوی بات ذکر کی گئی ہے۔

عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، اب مردویہ، ابوداؤد الطیالسی

فائدہ:..... سورہ شمس میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے احوال میں سے ہولناک امور کا بیان کیا کہ جب سورج پلٹ لیا جائے گا، تارے بے نور ہو جائیں گے اور پہاڑ جلادینے جائیں گے..... اس طرح اللہ پاک نے تیرہ آیات میں قیامت کی ہولناکی کا احساس دلا کر چودھویں آیت میں سب سے اہم اور مقصود الذکر شمس کو بیان کیا:

علمت نفسی ما احضرت۔ تکویر: ۱۴

(اس وقت) ہر نفس جان لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔

۳۶۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری: فلا اقسام بالخنس۔ (تکویر: ۱۵) ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں، کے متعلق منقول ہے فرمایا: یہ پانچ ستارے ہیں: زحل، عطارد، مشتری، بہرام، اور زہرہ۔ ان کے علاوہ کو اکب میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو مجرہ کو کاٹ سکے۔ ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم

۳۶۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد ربانی: فلا اقسام بالخنس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: یہ ستارے رات کو اپنی جگہ آ جاتے ہیں اور دن کو اپنی جگہ سے ہٹ جاتے ہیں اس لیے نظر نہیں آتے۔

السنن لسعید بن منصور، الفریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم

سورۃ الفطار



۳۶۹۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

یا ایہا الانسان ما غرک ببرک الکرم۔ انفطار: ۶

اے انسان! تجھ کو اپنے پروردگار کرم فرما کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ دیا؟

پھر ارشاد فرمایا: انسان کو اس کی جہالت نے پروردگار کریم سے دھوکہ دیا ہے۔ ابن المنذر، ابن ابی حاتم، العسکری فی المواعظ

۳۶۹۵ (مسند رافع بن خدیج) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: تیرے ہاں کیا پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ہاں کیا پیدا ہو سکتا ہے؟ لڑکا یا لڑکی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کس کے مشابہ ہوگا؟ رافع نے عرض کیا: کس کے مشابہ ہو سکتا ہے؟ اپنی ماں کے یا اپنے باپ کے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہنسے! یہ مت کہو، کیونکہ نطفہ رحم میں استقرار پکڑتا ہے تو اللہ پاک اس بچے اور آدم علیہ السلام کے درمیان اس کی تمام پشتوں میں کو حاضر کرتے ہیں (اور پھر جس صورت میں چاہتے ہیں اس کو پیدا کر دیتے ہیں) کیا تم نے یہ فرمان خداوندی نہیں پڑھا:

فی ای صورۃ ما شاء ربک۔ انفطار: ۸

جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ ابن مرویہ، الکبیر للطبرانی عن موسیٰ بن علی بن رباح عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... اس روایت میں ایک راوی مطہر بن الہیثم طائی ہے جو متروک راوی ہے جس کی بناء پر روایت میں ضعف ہے۔

میزان الاعتدال ۱۲۹/۴

سورۃ المطففین

۳۶۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان خداوندی: ”نضرۃ النعیم“ (المطففین: ۲۴) (تم کو ان کے چہروں میں نعمت کی تروتازگی معلوم ہوگی) کے متعلق ارشاد فرمایا:

جنت میں ایک چشمہ ہے، جنتی اس سے وضو اور غسل کریں گے تو ان پر نعمتوں کی تروتازگی ظاہر ہو جائے گی۔ ابن المنذر

سورۃ الشقاق

۴۶۹۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی ”لنر کبن طبقا عن طبق“ (انشقاق: ۹) تم درجہ بدرجہ (رتبہ اعلیٰ پر) چڑھو گے کے متعلق فرمایا: حالاً بعد حال (یعنی ہر لمحہ رتبہ اعلیٰ کی طرف گامزن رہو گے)۔ عبد بن حمید

۴۶۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی: اذا السماء انشقت۔ (انشقاق: ۱) جب آسمان پھٹ جائے گا کے متعلق ارشاد فرمایا: یعنی آسمان اپنے مجرہ (یعنی اپنی جگہ) سے پھٹ جائے گا (اور ادھر ادھر بکھر جائے گا)۔ ابن ابی حاتم

سورۃ البروج

۴۶۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اصحاب الاخدود کے پیغمبر حبشی تھے۔ ابن ابی حاتم

۴۷۰۰ حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”اصحاب الاخدود“ کے متعلق مروی ہے کہ یہ لوگ حبشی تھے۔ ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۷۰۱ سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے (جو) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس (بیٹھے ہوئے تھے) اصحاب الاخدود کا ذکر چھیڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دیکھو تمہارے اندر بھی ان جیسے لوگ ہیں لہذا (حق پر قائم رہنے میں) تم لوگ کسی قوم سے عاجز مت ہو جانا۔ عبد بن حمید

۴۷۰۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ مجوسی اہل کتاب ہوا کرتے تھے۔ اپنی کتاب پر عمل کرتے تھے۔ شراب ان کے لیے حلال کی گئی تھی۔ ان کے ایک بادشاہ نے شراب (زیادہ) پی لی۔ شراب نے اس کی عقل خراب کر دی اور اس نے اپنی بیٹی یا بہن کے ساتھ جماع کر لیا۔ جب اس کا نشہ کا فور ہوا تب بہت نادم و پشیمان ہوا۔ لڑکی کو کہا: افسوس! یہ میں نے تیرے ساتھ کیا کر لیا؟ اس سے نجات کا راستہ کیا ہوگا۔ لڑکی نے کہا: اس سے نجات کا راستہ یہ ہے کہ تو لوگوں کو تفریق کر اور کہہ اے لوگو! اللہ نے بہنوں اور بیٹیوں سے بھی نکاح حلال کر دیا ہے۔ پس جب یہ چیز لوگوں میں عام ہو جائے اور اس فعل میں مبتلا ہو جائیں تب دوبارہ تفریق کر کے ان پر یہ چیز واپس حرام قرار دے دینا۔ چنانچہ بادشاہ تفریق کرنے کے لیے ان کے درمیان کھڑا ہوا اور بولا اے لوگو! اللہ نے تمہارے لیے بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح حلال کر دیا ہے۔ سب لوگوں نے کہا اللہ کی پناہ ہو! کہ اس پر ہم ایمان لائے یا اس کا اقرار کریں۔ کیا اللہ کا نبی یہ بات لے کر آیا ہے یا اللہ کی کتاب میں یہ بات لکھی ہے۔

آخر بادشاہ اسی عورت کے پاس واپس گیا اور بولا افسوس! تجھ پر لوگوں نے میری اس بات کو مجھ پر رد کر دیا ہے۔ عورت بولی اگر وہ انکار کرتے ہیں تو ان پر کوڑا اٹھاؤ۔ بادشاہ نے یہ حربہ بھی آزما لیا لیکن پھر بھی لوگ ماننے سے انکار کرتے رہے۔ بادشاہ دوبارہ عورت کے پاس گیا اور کہا میں نے ان پر کوڑے آزما کر بھی دیکھ لیے لیکن پھر بھی وہ مسلسل انکار کر رہے ہیں۔ عورت نے کہا: ان پر تلوار سنت لو (مان جائیں گے)۔ بادشاہ نے تلوار کے ساتھ ان کو اقرار پر مجبور کیا لیکن وہ نہ مانے۔ عورت نے کہا: ان کے لیے خندقیں کھدواؤ پھر اس میں آگ بھڑکاؤ۔ پھر جو تمہارے بات قبول کرے اسکو چھوڑ دو اور جو نہ مانے اس کو خندق میں جھونک دو۔ لہذا بادشاہ نے خندقیں کھدوائیں اور ان میں خوب آگ بھڑکائی گئی۔ پھر اپنی عوام کو ان پر حاضر کیا پھر جس نے انکار کیا اس کو آگ میں ڈال دیا اور جس نے انکار نہ کیا اور بادشاہ کی بات مان لی اس کو چھوڑ دیا۔ انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان نازل کیا ہے:

قتل اصحاب الاخدود تا ولہم عذاب الجحیم۔ البروج: ۴-۱۰

خندقوں (کے کھودنے) والے ہلاک کر دیئے گئے۔ (یعنی) آگ (کی خندقیں) جس میں ایندھن (جھونک رکھا) تھا۔ جبکہ وہ ان کے (کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور جو (سختیاں) اہل ایمان پر کر رہے تھے ان کو سامنے دیکھ رہے تھے۔ ان کو مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب اور قابل ستائش ہے۔ جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیفیں دیں اور توبہ نہ کی ان کو دوزخ کا (اور) عذاب بھی ہوگا اور جلنے کا عذاب بھی ہوگا۔ عبد بن حمید فائدہ:..... ان اصحاب الاخذہ سے کون مراد ہیں؟ مفسرین نے کئی واقعات نقل کیے ہیں۔ لیکن صحیح مسلم، جامع ترمذی، اور مسند احمد وغیرہ میں جو قصہ مذکور ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے زمانہ میں کوئی کافر بادشاہ تھا۔ اس کے ہاں ایک ساحر (جادوگر) رہتا تھا۔ جب ساحر کی موت کا وقت قریب ہوا۔ اس نے بادشاہ سے درخواست کی کہ ایک ہوشیار اور ہونہار لڑکا مجھے دیا جائے تو میں اس کو اپنا علم سکھا دوں تاکہ میرے بعد یہ علم مٹ نہ جائے۔ چنانچہ ایک لڑکا تجویز کیا گیا جو روزانہ ساحر کے پاس جا کر اس کا علم سیکھتا تھا۔ راستہ میں ایک عیسائی راہب رہتا تھا جو اس وقت کے اعتبار سے دین حق پر تھا۔ لڑکا اس کے پاس بھی آنے جانے لگا۔ اور خفیہ طور سے راہب کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا، اور اس کے فیض صحت سے ولایت و کرامت کے درجہ کو پہنچا۔ ایک روز لڑکے نے دیکھا کہ کسی بڑے جانور (شیر وغیرہ) نے راستہ روک رکھا ہے جس کی وجہ سے مخلوق پریشان ہے۔ اس نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر دعا کی کہ اے اللہ! اگر راہب کا دین سچا ہے تو یہ جانور میرے پتھر سے مارا جائے۔ یہ کہہ کر پتھر پھینکا جس سے اس جانور کا کام تمام ہو گیا۔ لوگوں میں شور ہوا کہ اس لڑکے کو عجیب علم آتا ہے کسی اندھے نے سن کر درخواست کی کہ میری آنکھیں اچھی کر دو۔ لڑکے نے کہا کہ اچھی کرنے والا میں نہیں۔ وہ اللہ وحدہ لا شریک لہ ہے۔ اگر تو اس پر ایمان لائے تو میں دعا کروں۔ امید ہے وہ تجھ کو بینا کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ شدہ شدہ یہ خبریں بادشاہ کو پہنچیں۔ اس نے برہم ہو کر لڑکے کو مع راہب اور اندھے کے طلب کر لیا اور کچھ بحث و گفتگو کے بعد راہب اور اندھے کو قتل کر دیا اور لڑکے کی نسبت حکم دیا کہ اونچے پہاڑ پر سے گرا کر ہلاک کر دیا جائے۔ مگر خدا کی قدرت جو لوگ اس کو لے گئے تھے وہ سب پہاڑ سے گر کر ہلاک ہو گئے اور لڑکا بیچ و سالم چلا آیا۔ پھر بادشاہ نے دریا میں غرق کرنے کا حکم دیا۔ وہاں بھی یہی صورت پیش آئی کہ لڑکا صاف بیچ کر نکل آیا اور جو لے گئے تھے وہ سب دریا میں ڈوب گئے۔ آخر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ میں خود اپنے مرنے کی ترکیب بتلاتا ہوں۔ آپ سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کریں۔ ان کے سامنے مجھ کو سولی پر لٹکا میں اور یہ لفظ کہہ کر میرے تیر ماریں ”بسم اللہ وب الغلام“ (اس اللہ کے نام پر جو رب ہے اس لڑکے کا) چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ اور لڑکا اپنے رب کے نام پر قربان ہو گیا۔ یہ عجیب واقعہ دیکھ کر یکتا لوگوں کی زبان سے ایک نعرہ بلند ہوا کہ ”آمینا بوب الغلام“ (ہم سب لڑکے کے رب پر ایمان لائے) لوگوں نے بادشاہ سے کہا لیجیے۔ جس چیز کی روک تھام کر رہے تھے۔ وہی پیش آئی پہلے تو کوئی اکا دکا مسلمان ہوتا تھا اب خلق کثیر نے اسلام قبول کر لیا۔ بادشاہ نے غصہ میں آکر بڑی بڑی خندقیں کھدوائیں اور ان کو خوب آگ سے بھرا کر اعلان کیا کہ جو شخص اسلام سے نہ پھرے گا اس کو ان خندقوں میں جھونک دیا جائے گا۔ آخر لوگ آگ میں ڈالے جا رہے تھے۔ لیکن اسلام سے نہیں ہٹتے تھے۔ ایک مسلمان عورت لائی گئی جس کے پاس دودھ پیتا بچہ تھا۔ شاید بچہ کی وجہ سے آگ میں گرنے سے گھبرائی۔ مگر بچہ نے خدا کے حکم سے آواز دی ”امامہ اصبری فانک علی الحق“ (اما جان صبر کر کہ تو حق پر ہے)۔ (حوالہ تفسیر عثمانی) واللہ اعلم بالصواب۔

سورة الغاشية

۴۷۰۳ (مسند عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) ابو عمران الجونی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک راہب کے پاس سے گزرنے لگے تو اسی کے پاس ٹھہر گئے۔ راہب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھی نے آواز دی اے راہب! یہ امیر المومنین ہیں۔ چنانچہ وہ متوجہ ہوا۔ دیکھا تو اس راہب کا محنت و مشقت اور ترک دنیا کی وجہ سے عجیب حال تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو دیکھ کر رو پڑے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو

کہا گیا: یہ نصرانی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں جانتا ہوں لیکن مجھے اس پر خدا کے فرمان کی وجہ سے رحم آگیا، خدا کا فرمان ہے: عاملۃ ناصیۃ تصلی ناراً حامیۃ۔ الغاشیہ: ۳-۴ سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے دکھتی آگ میں داخل ہوں گے۔ لہذا مجھے اس کی عبادت میں محنت و ریاضت پر رحم آگیا کہ اس قدر محنت کرنے کے باوجود یہ جہنم میں داخل ہوگا۔

شعب الایمان للبیہقی، ابن المنذر، مستدرک الحاکم

سورة الفجر

۴۷۰۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس آیت کی تفسیر کیا ہے؟ کلاً اذا دکت الارض دکتا وکما وجاء ربک والملك صفا صفا و جیء یومئذ ببہنم۔ الفجر: ۲۱-۲۳ توجہ زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی اور تنہارا پروردگار (جلوہ فرما ہوگا) اور فرشتے قطار باندھ باندھ کر آ موجود ہوں گے اور دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی۔ پھر آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کھینچ کر لائیں گے۔ پھر بھی وہ ادھر ادھر آپ سے نکل رہی ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ روکا رکھا ہو تو وہ آسمانوں اور زمین ہر چیز کو جلا دے۔ رواہ ابن مردودہ

سورة البلد

۴۷۰۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا گیا کہ لوگ کہتے ہیں النجدین سے مراد اللہ تعالیٰ ہیں۔ فرمایا خیر و شر ہے۔ الفریابی، عبد بن حمید فائدہ:..... فرمان خداوندی ”وہدینہ النجدین“ (البلد: ۱۰) اور اس (انسان) کو دونوں رستے بھی دکھا دیئے ہیں کہ جب انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اس کو ماں کی چھاتی میں رزق کے دونوں راستے دکھا دیئے جاتے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قول کو ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد خیر و شر کے دو راستے ہیں۔

سورة الليل

۴۷۰۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ہمارے چہروں کی طرف نظر ڈالی اور پھر فرمایا: تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ معلوم ہے جنت میں اور دوزخ میں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ سورت تلاوت فرمائی: واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی وما خلق الذکر والانثیٰ ان سعیکم لشتی..... سے..... الیسری تک۔

سورة اللیل: ۱-۷

رات کی قسم! جب (دن کو) چھپالے۔ اور دن کی قسم جب چمک اٹھے۔ اور اس (ذات) کی قسم جس نے زمانہ پیدا کیے کہ تم لوگوں کی کوشش طرح طرح (مختلف) ہے۔ تو جس نے (خدا کے رستے میں مال) دیا اور پرہیزگاری کی اور نیک بات کو سچ جانا اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔

پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ راستہ تو جنت کا ہے۔ پھر آپ نے آگے تلاوت فرمائی:

واما من بخل واستغنی و کذب بالحسنى فسنیسره للعسرى۔ الیل: ۸-۱۰

اور جس نے بھل کیا اور وہ بے پرواہ بنارہا اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا اسے سختی میں پہنچائیں گے۔
پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ راستہ جہنم کا ہے۔ رواہ ابن مردویہ

سورہ اقرأ (علق)

۴۷۰۷... (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) ابی رجاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے سورہ اقرأ باسم ربک الذی خلق ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے پڑھی ہے اور یہ سب سے پہلی سورت ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ
۴۷۰۸... (مرسل مجاہد رحمۃ اللہ علیہ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلی سورت جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی وہ ”اقرأ باسم ربک الذی خلق“ ہے۔ مسلم، نسائی، ابن ابی شیبہ

سورہ الزلزال

۴۷۰۹... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابواسماء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوپہر کو کھانا تناول فرما رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی:

فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره۔ الزلزال: ۷-۸

سو جس نے ذرہ بھرنیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

(یہ سن کر) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھانے سے ہاتھ روک لیے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جو برائی بھی ہم نے کی ہوگی ہم اس کو ضرور دیکھیں گے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم (اپنی زندگی میں) ناپسندیدہ باتیں دیکھتے ہو وہ (انہی برے اعمال کی) جزاء ہوتی ہیں۔ جبکہ نیکی کو صاحب نیکی کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر لیا جاتا ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ، عبد بن حمید، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ
حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اطراف میں اس کو مسند ابی بکر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔

۴۷۱۰... ابودریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی:

فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره۔ الزلزال: ۷-۸

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھانے سے ہاتھ روک کر پوچھا: یا رسول اللہ! کیا جو بھی نیکی یا برائی ہم سے سرزد ہوگی ہم کو اسے دیکھنا پڑے گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابو بکر! تم کو جو ناپسندیدہ امور پیش آتے ہیں وہ برائی کے بدلے ہیں اور خیر کے بدلے تمہارے لیے ذخیرہ کر لیے جاتے ہیں تم قیامت کے دن ان کو پاؤ گے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ہے۔

وما اصابکم من مصيبة فيما كسبت ايديكم ويعفو عن كثير۔ الشوری: ۳۰

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کر دیتا ہے۔ رواہ ابن مردویہ

سورہ العاديات

۴۷۱۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان والی عادیات ضبیحاً کے متعلق مروی ہے کہ حج میں (حاجیوں کو لے) جانے والے اونٹ مراد

ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سے مراد گھوڑے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بدر میں ہمارے پاس گھوڑے تھے۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ فائدہ:..... فرمان الہی ہے:

والعادیات صبحاً۔ فالموریات قدحاً فالغیرات صبحاً۔ فاثرون به نقعا فوسطن به جمعاً۔ ان الانسان لربه لکنود۔ العادیات ۱-۶

ان سرپٹ دوڑنے والے (گھوڑوں) کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں، پھر پتھروں پر (نعل) مار کر آگ نکالیتے ہیں۔ پھر صبح کو چھاپا مارتے ہیں۔ پھر اس میں گردن اٹھاتے ہیں۔ پھر اس وقت (دشمن کی) فوج میں جا گھستے ہیں۔ کہ انسان اپنے پروردگار کا احسان ناشکرا (اور ناشکرا) ہے۔

عام تراجم میں العادیات صبحاً کا معنی گھوڑوں ہی سے کیا گیا اور مابعد کا مضمون بھی انہی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ گھوڑوں کی قسم بھی ہو سکتی ہے۔ جن کے متعلق آیا ہے کہ قیامت تک کے لیے ان کی پیشانی میں خیر رکھ دی گئی ہے اور مجاہدین کی قسم بھی ہو سکتی ہے جو اپنی جان پھیلی پر رکھ کر دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں اور جن کی تعریف و توصیف کلام اللہ میں جا بجا کی گئی ہے۔

۴۷۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: الصبح (کا معنی) گھوڑے کے لیے (ہو تو) ہنہانا ہے اور اونٹ کے لیے (ہو تو) سانس لینا ہے۔ ترمذی، ابن جریر

۴۷۱۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں پتھروں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے العادیات صبحاً کے متعلق سوال کیا۔ میں نے کہا: گھوڑے جب اللہ کی راہ میں غارت گری کرتے ہیں پھر رات کو اپنے ٹھکانے پر واپس آتے ہیں اور مجاہدین ان کو چارہ ڈالتے ہیں اور آگ جلاتے ہیں۔ (ان آیات کا یہی مطلب ہے۔) پھر وہ مجھ سے جدا ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا آپ رضی اللہ عنہ زحرم کے پاس تشریف فرماتے تھے۔ اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے بھی والعادیات صبحاً کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی سے پوچھا کیا تم نے مجھ سے قبل کسی سے اس کے بارے میں سوال کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: جی ہاں۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو خدا کی راہ میں غارت گیری کرتے ہیں۔ اور اب جاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب میں جا کر آپ کے سر پر کھڑا ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اسلام میں سب سے پہلا معرکہ بدر کا تھا اور اس معرکہ میں ہمارے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔ ایک گھوڑا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا تھا اور ایک حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کا تھا۔ پس وہاں (صرف دو گھوڑوں کے لیے) والعادیات صبحاً کیسے ہو سکتا ہے؟ (کیونکہ والعادیات جمع ہے جس میں دو سے زائد مراد ہیں لہذا العادیات صبحاً سے مراد عرفہ سے مزدلفہ جانے والی سواریاں مراد ہیں جہاں وہ آگ جلاتے ہیں) (فالموریات قدحاً اور طعام و شراب کا شغل کرتے ہیں) پھر اگلے دن المغیرات صبحاً مزدلفہ سے منی جانا مراد ہے۔ یہی جمع ہے اور فاثرون به نقعا سے مراد سنوار یوں کا اپنے کھروں اور پیروں سے زمین روندنا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ سن کر میں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا اور حضرت علی کے ارشاد مبارک کا قائل ہو گیا۔

رواہ ابن مردویہ

سورة الهاکم التکاثر

۴۷۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سورة الهاکم التکاثر عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

رواہ ابن جریر

۴۷۱۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمان خداوندی ”ثم لتسألن يومئذ عن النعيم“ (مکاتھ) پھر تم سے ضرور سوال کیا جائے گا اس دن نعمتوں کے بارے میں“ کے متعلق منقول ہے، ارشاد فرمایا:

جس نے گندم کی روٹی کھائی، فرات (یا کسی بھی) نہر کا ٹھنڈا پانی پیا اور اس کے پاس رہائش کے لیے گھر بھی ہے پس یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔ عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

۴۷۱۶ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اس (فرمان: لو کان لابن آدم وادمن ذهب، یعنی آدم کے لیے اگر ایک وادی سونے کی ہوتی وہ خواہش کرے گا کہ اس کے لیے ایک وادی سونے کی ہو جائے) کو قرآن کی آیت شمار کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ پاک نے سورۃ الحاکم التکاثر نازل فرمادی۔ بخاری

۴۷۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہم لوگوں کو عذاب قبر کے بارے میں شک ہوتا تھا حتیٰ کہ سورۃ الہاکم التکاثر نازل ہوئی۔ (جس سے عذاب قبر کے متعلق ہمارے قلوب میں یقین پیدا ہو گیا)۔

السنن للبیہقی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ، شعب الایمان للبیہقی

سورة الفیل

۴۷۱۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ابراہیم کے لشکریوں پر) ابابیل پرندے چیل کی شکل میں آئے تھے اور یہ آج تک زندہ ہیں ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں۔ رواہ الدیلمی
کلام: روایت ضعیف ہے دیکھئے: التزییہ ۲۲۷۔ ذیل المآلی ۱۲۔

سورة قريش

۴۷۱۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں بیت اللہ کے پاس لوگوں کو نماز پڑھائی اور سورۃ قریش کی تلاوت کی اور فلیعبدوا رب هذا البیت (پس وہ اس گھر کے پروردگار کی عبادت کریں) پڑھتے ہوئے نماز ہی میں کعبۃ اللہ کی طرف اشارہ کرتے رہے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر

سورة ارايت (ماعون)

۴۷۲۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: الذین هم یراءون ویمنعون الماعون۔
(وہ ریاکاری کرتے ہیں اور برہنہ کی چیزیں عاریت نہیں دیتے) کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں یعنی وہ اپنی نماز لوگوں کو دکھاوے کے واسطے پڑھتے ہیں اور فرض زکوٰۃ بھی ادا نہیں کرتے۔ الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

سورة الکوتر

۴۷۲۱ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب یہ سورت نازل ہوئی: انا اعطیناک الکوتر فصل لربک وانحر ان شانک هو الابر۔ الکوتر

(اے محمد!) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔

تو رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کون سی قربانی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ قربانی نہیں ہے بلکہ آپ کو (اس کے ضمن میں) یہ حکم ہے کہ جب آپ نماز کے لیے تکبیر تحریم کہیں تو ہر مرتبہ جب بھی آپ تکبیر کہیں، نئی رکعت شروع کریں اور رکوع سے سر اٹھائیں۔ کیونکہ ہاتھوں کو بلند کرنا آپ کی نماز کا حصہ بھی ہے اور ہم تمام فرشتوں کی نماز کا حصہ ہے جو آسمانوں میں رہتے ہیں۔ کیونکہ ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا ہے۔

نیز نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں ہاتھوں کا اٹھانا استکانہ (عاجزی اور خشوع خضوع) سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: استکانہ کیا شئی ہے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی:

فما استکانوا لرہم وما یتضرعون۔

پس انہوں نے اپنے رب کے آگے (خضوع) عاجزی کی اور نہ آواز کی۔

الاستکانہ خضوع ہے۔ ابن ابی حاتم، الضعفاء لابن حبان، مستدرک الحاکم، ابن مردويه، السنن للبیہقی کلام: ...۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت ضعیف ہے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند نہایت ضعیف ہے۔ جبکہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ کنز العمال ج ۲ ص ۵۵۷

۴۷۲۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ:

فصل لربک وانحر کے متعلق منقول ہے فرمایا (اس کا مطلب) نماز میں سیدھے ہاتھ کو بائیں بازو کے درمیان رکھ کر دونوں کو سینے پر رکھنا ہے۔ بخاری فی تاریخہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدار قطنی فی الافراد، ابوالقاسم، ابن منہ فی الخشوع، ابوالشیخ، ابن مردويه، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

سورة النصر

۴۷۲۳ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابن النجار اپنی تاریخ میں سند ذکر کرتے ہیں: ذکر کامل النعال، وشریف ابوالقاسم علی بن ابراہیم علوی و محمد بن یحییٰ اللہ بن احمد الکفانی، عبدالعزیز احمد کنانی، ابوالحسن احمد بن علی بن محمد دولابی بغدادی خلال، قاضی ابوجعفر عبداللہ بن محمد بن عبدالغفار بن احمد بن ذکوان، ابویعقوب اسحاق بن عمار بن حمیش بن محمد بن حمیش، ابوبکر بن محمد ابراہیم بن مہدی، عبداللہ بن محمد بن ربیعہ قدامی، صالح بن مسم ابوباشم واسطی، عبداللہ بن عبید، محمد بن یوسف النصار، بھل بن سعد کی سند سے مروی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ سورت نازل ہوئی اذاجاء نصر اللہ والفتح تو گویا آپ کو آخرت کی طرف کوچ کرنے کی خبر سنادی گئی۔ رواہ ابن النجار

فائدہ: یہ ایک بڑی حدیث کا آخری فقرہ ہے جو اوپر درج ہوا، اس سورت میں آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی تھی کہ آپ کا آخری وقت آں پہنچا ہے لہذا آپ تسبیح واستغفار میں مشغول ہو جائیں۔ دیکھئے بخاری ۲۶۰۶ بحوالہ کنز العمال ج ۲ ص ۵۵۸۔

۴۷۲۴ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے بدر کے اکابر صحابہ کے ساتھ شامل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ اس نوجوان کو ہمارے ساتھ داخل کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ اس کے جتنے تو ہمارے بیٹے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو تم (اچھی طرح) جانتے ہو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اور ان کو بلایا اور میرا خیال تھا کہ آپ نے ہم کو صرف اس لیے بلایا ہے تاکہ میری اہمیت ان پر جتلائیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے: اذاجاء نصر اللہ والفتح۔ پوری سورت تلاوت فرمائی

پھر پوچھا: اس کی تفسیر کے بارے میں تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ بعض نے کہا: (اس سورت میں) اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کی حمد کریں اور اس سے مغفرت مانگیں اس لیے کہ اس نے ہماری نصرت فرمائی ہے اور ہمیں فتح سے ہمکنار کیا ہے۔ بعض نے کہا: ہمیں کچھ نہیں معلوم اور بعض نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابن عباس! کیا تمہارا بھی خیال یہی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ رسول اللہ ﷺ کے آخری وقت کی طرف اشارہ ہے۔ جو اللہ نے آپ کو بتا دیا۔ یعنی جب کہ اللہ کی مدد آپ کو آپ کی فتح بھی نصیب ہوگئی اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہو رہے ہیں (تو لہذا آپ کی بعثت کا مقصد پورا ہو گیا) اسی لیے یہ آپ کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ پس آپ اپنے رب کی حمد بیان کریں اور اس سے استغفار کرتے رہیں بے شک وہ توبہ کرنے والا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: مجھے بھی اس کی یہی تفسیر معلوم ہے جو تم کو معلوم ہے۔

السنن لسعيد بن منصور، ابن سعد مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، ابن المنذر، الکبیر للطبرانی، ابن مردويه، ابونعیم والبیہقی معافی الدلائل ۴۷۲۵
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی پر اذا جاء نصر اللہ و الفتح نازل فرمائی تو درحقیقت آپ کی وفات کی خبر سنا دی۔ فتح مکہ ہجرت کے آٹھویں سال ہو چکی تھی۔ جب آپ ﷺ ہجرت کے نویں سال میں داخل ہوئے تو قبائل بھی دوڑے دوڑے آپ کے ہاتھوں اسلام میں داخل ہونے لگے تھے۔ تب آپ کو احساس ہو گیا کہ وقت اجل کسی بھی لمحے دن یارات کو آ سکتا ہے۔ لہذا آپ نے جانے کی تیاری شروع فرمادی، سنتوں میں گنجائش پیدا کی، فرائض کو درست کیا، رخصت کے احکام واضح کیے۔ بہت سی احادیث کو منسوخ قرار دیا۔ تب کہ کاغز وہ کیا اور اس کے (بہت سے احکام) الوداع کہنے والے کی طرح انجام دیئے۔ الخطیب فی تاریخ، ابن عساکر ۴۷۲۶
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ پر یہ سورت نازل ہوئی:

اذا جاء نصر اللہ و الفتح۔

تو حضور ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج کر ان کو بلایا۔ اور (ان کے آنے پر) ارشاد فرمایا: اے علی!

انه قد جاء نصر اللہ و الفتح و رأيت الناس يدخلون في دين الله افواجا فسبحت ربي بحمده و استغفرت ربي انه كان نوابا۔

بے شک اللہ کی مدد آچکی ہے اور (مکہ کی) فتح ہو چکی اور میں نے لوگوں کو اسلام میں فوج در فوج داخل ہوتا دیکھ لیا، پس میں اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرتا ہوں اور اپنے رب سے توبہ و استغفار کرتا ہوں بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد فتنے میں پڑے ہوئے لوگوں سے بھی اللہ نے جہاد فرض کر دیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم ان کے ساتھ کیسے قتال کریں جبکہ وہ ہمیں گے ہم ایمان والے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ان کے دین میں (فتنہ و بدعت پیدا کرنے کی وجہ سے تم ان سے قتال کرنا اور اللہ کے دین میں بدعت پیدا کرنے والے ہلاک ہی ہوں گے۔ رواہ ابن مردويه

کلام: روایت کی سند ضعیف ہے۔ کنز ج ۲ ص ۵۶۰

۴۷۲۷ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا تم جانتے ہو سب سے آخر میں پوری کون سی سورت نازل ہوئی؟ میں نے کہا جی وہ ہے: اذا جاء نصر اللہ و الفتح۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۴۷۲۸ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے (سورہ نصر) اذا جاء نصر اللہ و الفتح۔ نازل ہوئی۔ آپ ﷺ اکثر و بیش تر یہ کلمات پڑھتے رہتے۔

سبحانک اللہم و بحمدک اللہم اغفر لی انت التواب الرحیم۔

اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری حمد (و ثناء) کرتا ہوں۔ اے اللہ میری مغفرت فرما بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا

مہربان ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۷۲۹ (ابوسعید الخدری) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ سورت نازل ہوئی: اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ۔ تو رسول اکرم ﷺ نے یہ پوری سورت تلاوت فرما کر ارشاد فرمایا: میں اور میرے اصحاب بہترین لوگ ہیں اور (اب مسلمان) لوگ خیر میں ہیں اور فتح کے بعد ہجرت نہیں رہی۔ ابو داؤد الطیالسی، ابونعیم فی معرفة

۴۷۳۰ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ سورت نازل ہوئی: اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ تو رسول اللہ ﷺ نے پوری سورت تلاوت فرما کر ارشاد فرمایا: (سب مسلمان) لوگ خیر (کاسر چشمہ) ہیں۔ اور میں اور میرے اصحاب (ان سے زیادہ) خیر (کاباعث) ہیں۔ نیز فرمایا: فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں۔ لیکن جہاد اور اچھی نیت ہے۔

مروان بن حکم خلیفہ جس کے سامنے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی وہ بولا تم جھوٹ کہتے ہو۔ حضرت زید بن ثابت اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما جو تشریف فرما تھے بولے: اس نے سچ کہا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد

۴۷۳۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات سے قبل اکثر و بیشتر یہ دعا پڑھتے تھے: اَسْبِحْ اَنْتَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاتُوبُ اِلَيْكَ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے کلمات ہیں جو آپ کہنا شروع ہوئے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جَعَلْتُ لِيْ عَلَامَةً لَا مَتَى اِذَا رَأَيْتَهَا قُلْتُهَا: اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ۔

میرے لیے ان کلمات کی علامت مقرر کی گئی ہے کہ میں جب بھی اس سورت کو دیکھوں تو یہ کلمات پڑھوں۔ واللہ اعلم بمعناہ الصواب۔

رواہ ابن ابی شیبہ

سورۃ تبت (لہب)

۴۷۳۲ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: میں مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ کعبہ کے سائے میں میرے سامنے تشریف فرما تھے۔ ابولہب کی بیوی جمیل بنت عرب بن امیہ آئی اس کے پاس دو پتھر بھی تھے۔

ابولہب کی بیوی ام جمیل کی ایذا رسانی

ام جمیل نے مجھ سے پوچھا: کیا ہاں ہے وہ شخص جس نے میری اور میرے شوہر کی برائی کی ہے؟ اللہ کی قسم! اگر میں اس کو دیکھ لوں تو ان دونوں پتھروں کے ساتھ اس کے خبیثے پیس ڈالوں گی۔ (وہ حضور ﷺ کا پوچھ رہی تھی) اور اس سے پہلے سورۃ لہب تبت یہ ابی لہب نازل ہوئی تھی (جس میں ابولہب اور اس کی بیوی ہر لعنت کی گئی تھی) آخر کار میں نے اس کو کہا اے ام جمیل؟ اللہ کی قسم! اس نے تیری برائی کی ہے اور نہ تیرے شوہر کی۔ ام جمیل بولی: اللہ کی قسم! تو جھوٹا نہیں ہے۔ ویسے لوگ یہ کہہ رہے تھے۔ پھر وہ پیٹھ پھیر کر چلی گئی۔ میں نے (اس کے جانے کے بعد) عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے آپ کو دیکھا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے اور اس کے درمیان جبرئیل علیہ السلام حائل ہو گئے تھے۔

رواہ ابن مردویہ

۴۷۳۳ (الکلی عن ابی صالح) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب اللہ پاک نے یہ حکم نازل فرمایا:

وَانْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ۔

اور اپنے رشتہ دار قریبے (والوں) کو ڈرائے۔ تو حضور ﷺ نکلے اور مردہ پہاڑی پر چڑھ کر آواز بلند کی: اے آل فہر! اللہ اقریش کے لوگ نکل

آئے۔ ابولہب بن عبدالمطلب (آپ ﷺ کے چچا) نے کہا: یہ فہر آگئی ہے بولو! پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل غالب! الہذابی محارب بن فہر اور بنی حارث بن فہر کے لوگ لوٹ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل لوی بن غالب! الہذابی تیم اور م بن غالب کے لوگ لوٹ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل کعب بن لوی! الہذابی عامر بن لوی کے لوگ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل مرہ بن کعب! الہذابی عدی بن کعب، بنی اسم بن عمرو بن حصیص بن کعب بن لوی اور ان کے بھائی بند بنی نجج بن عمرو بن حصیص بن کعب بن لوی کے لوگ لوٹ کر چلے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل کلاب بن مرہ! الہذابی مخزوم بن یثظہ بن مرہ اور بنی تیم بن مرہ کے لوگ چلے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل عبدالمناف! الہذابی عبدالدار بن قصی، بنی اسد بن عبد العزیٰ بنی قصی اور بنی عبد بن قصی کے لوگ چلے گئے (اس طرح پوری قریش قوم میں سے تمام برادر یوں والے چھٹ چھٹ کر چلے گئے اور آپ ﷺ کے بالکل قریبی رشتہ دار بنی عبدالمناف رہ گئے) الہذا ابولہب آپ کے چچا لو! یہ صرف عبدالمناف کے لوگ باقی رہ گئے ہیں کہیے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو (خدا سے) ڈراؤں۔ اور تم ہی قریش میں سے میرے قریب ترین رشتہ دار ہو۔ میں تمہارے لیے دنیا کے کسی نفع کا مالک ہوں اور نہ آخرت میں تم کو کچھ حصہ دلا سکتا ہوں۔ یہ کہ تم لا الہ الا اللہ کہہ دو تو میں تمہارے پروردگار کے پاس تمہارے اس کلمہ تو حید کی گواہی دوں گا اور عرب تابع ہو جائیں گے اور عجم تمہارے سامنے جھک جائیں گے۔

یہ سن کر ابولہب بولا: کیا تو نے اسی بات کے لیے ہم کو بلایا تھا۔ تب اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی:

تبت ید اباہی لہب۔ ابی لہب کے ہاتھ ہلاک ہو جائیں۔ الخ۔ ابن سعد

سورة الاخلاص

۴۷۳۴ (ابی بن کعب) مشرکین نے حضور نبی کریم ﷺ کو کہا آپ ہمیں اپنے رب کا نسب بیان کریں (کہ وہ کسی کی اولاد ہے اور آگے اس کی اولاد کون ہے؟) تو اللہ پاک نے قل هو اللہ احد سورۃ اخلاص نازل فرمائی۔ مسند احمد، التاريخ للبخاری، ابن جریر، ابن خزیمہ، البغوی، ابن المنذر، الدارقطنی فی الافراد، ابو الشیخ فی العظمتہ، مستدرک الحاکم، البیہقی فی الاسماء والصفات

سورة الفلق

۴۷۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: الفلق جہنم کے گڑھے میں ایک کنواں ہے۔ جو ڈھکا ہوا ہے، جب اس کا منہ کھولا جائے گا تو اس سے ایسی آگ نکلے گی تو جہنم بھی اس کی شدت سے چیخ پڑے گی۔ ابن ابی حاتم

المعوذتین

۴۷۳۶ (ابی بن کعب) حضرت زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود معوذتین کے بارے میں کچھ فرماتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن مسعود قرآن پاک سے ان کو مٹا دیتے ہیں۔ لہذا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہم نے ان دونوں سورتوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کہا گیا تھا کہو (یعنی ان سورتوں کو پڑھو) سو میں نے ان کو کہا۔ (حضرت ابی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں پس میں بھی یوں ہی کہتا ہوں جیسا کہ آپ ﷺ نے کہا۔ دوسری روایت کے الفاظ ہیں پس ہم بھی کہتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہا۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، الحمیدی، بخاری، مسلم، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد

فائدہ: یعنی نبی کریم ﷺ کو حکم ملا تھا کہ ان سورتوں کو پڑھو سو آپ نے ان کو پڑھا اور نماز میں بھی پڑھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں پس جیسے آپ ﷺ نے ان دونوں سورتوں سورہ فلق اور سورہ ناس کو نماز میں اور نماز سے باہر پڑھا ہم بھی پڑھتے ہیں۔

۲۷۳۷ حضرت زر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے (بھی) رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کہا گیا تھا کہ کہو (یعنی ان سورتوں کو پڑھو) سو میں نے ان کو کہا۔ پھر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس ہم بھی ان کو کہتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہا۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن حبان

تفسیر کے بیان میں

۲۷۳۸ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: حمد کو تو ہم جان گئے جیسے مخلوق ایک دوسرے کی تعریف کرتی ہے (اسی طرح ہم کو اللہ کی تعریف کا حکم ہے) اسی طرح لا الہ الا اللہ کو بھی ہم جان گئے کہ اللہ کے سوا جن دوسرے معبودوں کی پرستش کی گئی (اس کلمہ میں ان کی عبادت سے ممانعت ہے) اور اللہ اکبر تو نمازی کہتا ہی ہے۔ لیکن یہ سبحان اللہ کیا چیز ہے؟ حاضرین میں سے کسی نے کہا: اللہ اعلم اللہ زیادہ جانتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر بد بخت ہوا اگر وہ جانتا نہ ہو کہ اللہ زیادہ جانتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یا امیر المؤمنین! یہ ایسا اسم ہے کہ کسی مخلوق کو جائز نہیں کہ اپنے لیے یا خدا کے سوا کسی کے لیے اس کو منسوب کرے۔ یہ اسم مخلوق کے لیے جائز نہ ہے۔ اللہ پاک چاہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ اسم بولا جائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں یہ ہے اس کی حقیقت۔ ابن ماجہ فی تفسیرہ، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

فائدہ: یوں کہنا جائز نہیں سبحان زید سبحان عمر وغیرہ وغیرہ۔

۲۷۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: یہود کہو یہود اس لیے کہا گیا کیونکہ انہوں نے کہا تھا: انا ہدنا الیک۔ ہم تیری راہ پر چلتے ہیں (اے اللہ!) پس ہدنا سے ان کا نام یہودی پڑ گیا۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم

جامع تفسیر

۲۷۴۰ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابو طفیل عامر بن واثلہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ فرمایا: مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں سوال کرو۔ اللہ کی قسم کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق مجھے علم نہ ہو کہ وہ دن میں نازل ہوئی ہے یا رات میں؟ نرم زمین پر نازل ہوئی ہے یا سخت پہاڑ پر۔ لہذا ابن الکواء کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین الذاریات ذروا فرمایا تنقہا سوال کرو تعینا نہیں۔ (یعنی جن آیات کا تعلق مسائل و احکام سے ہو ان کا سوال کرو نہ کہ جو آیات تشابہات ہیں اور ان کی صحیح حقیقت خدا ہی کو معلوم ہے اپنی سرکش اور غیر فید علم بڑھوتری کے لیے ان کا سوال نہ کرو) پھر فرمایا: یہ ہوائیں ہیں (اس کے بعد اگلی آیات کا معنی بھی خود ہی بیان فرمادیا) فالحاملات و قرأ سے مراد بادل ہیں الجاریات یسرا سے مراد کشتیاں ہیں۔ فالقسمات امراً سے مراد ملائکہ ہیں۔ پھر ابن الکواء نے (ایسا ہی ایک سوال اور) پوچھا: چاند میں جو سیاہی ہے وہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے (پہلے تنبیہاً) فرمایا: اندھا اندھے پن کے بارے میں سوال کر رہا ہے۔ (جس کی اس کو ضرورت نہیں پھر فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وجعلنا الليل والنهار ايتين فمحونا آية الليل وجعلنا آية النهار مبصرة۔ الاسراء: ۱۲

اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے۔ رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے رات کی نشانی جو مٹائی ہے وہی چاند کی سیاہی ہے۔

پھر ابن الکواء نے پوچھا: ذوالقرنین نبی تھے یا بادشاہ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دونوں میں سے کچھ نہ تھے۔ اللہ کے ایک بندے تھے اللہ سے محبت کی تو اللہ نے بھی ان کو اپنا محبوب بنالیا۔ اللہ کے لیے اخلاص کو اپنایا تو اللہ نے ان کو اپنا مخلص اور سچا بندہ بنالیا۔ پھر اللہ نے ان کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تا کہ وہ ان کو سیدھا راستہ دکھائیں۔ انہوں نے آپ کے سر کے دائیں طرف کسی چیز کے ساتھ وار کیا۔ پھر وہ جتنا عرصہ اللہ نے چاہا یوں ہی رہے۔ پھر اللہ نے ان کو اپنی قوم کی طرف (دوبارہ) بھیجا۔ انہوں نے (دوبارہ) آپ کے سر کے بائیں طرف کسی چیز کا وار کر کے ضرب ماری۔ (جس کی وجہ سے ان کو ذوالقرنین کہا گیا) اور ان کے دو سینگ نہ تھے بیل کی طرح۔

ابن الکواء نے دریافت کیا: یہ قوس قزح کیا ہے؟ (جو برسات کے دنوں میں آسمان پر رنگ برنگ نکلتی ہے) فرمایا: یہ نوح علیہ السلام اور ان کے پروردگار کے درمیان ایک علامت مقرر ہوئی تھی جو غرق ہونے سے امان کی علامت ہے۔

ابن الکواء نے پوچھا: بیت معمور کیا ہے؟ فرمایا: یہ ساتویں آسمان کے اوپر اور عرش کے نیچے اللہ کا گھر ہے۔ جس کو صراح کہا جاتا ہے (یعنی خالص اللہ کا گھر) ہر دن اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر قیامت تک انکی باری کبھی نہیں آتی۔

ابن الکواء نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا؟ فرمایا: وہ قریش کے فاجر لوگ ہیں جن کا بدر کے دن قلع قمع ہو گیا تھا۔

ابن الکواء نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جن کی سعی دنیا کی زندگی میں ناکام ہو گئی اور وہ گمان کرتے رہے کہ وہ اچھا کر رہے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (فرقہ) حروریہ کے لوگ انہیں میں سے ہیں۔ ابن الانباری فی المصاحف، ابن عبد البر فی العلم فائدہ:..... فرمان الہی ہے:

الذین بدلوا نعمة الله كفراً واحلوا قومهم دار البوار۔
جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں اتار دیا۔
یہ فرمان الہی ہے:

الذین ضل سعيهم في الحياة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا۔
وہ لوگ جن کی سعی دنیاوی زندگی میں بے کار ہو گئی اور وہ گمان کرتے رہے کہ وہ اچھا کر رہے ہیں۔
پہلی آیت سے مراد کفار قریش ہیں جن کے جگر پارے جنگ بدر میں مارے گئے تھے، اور دوسری آیت میں فرقہ حروریہ اور تمام گمراہ فرقے شامل ہیں۔ حروراء کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام تھا جہاں اس فریقے کے سرغنہ لوگوں نے پہلی مجلس کی۔ اسی کی طرف پھر ان کے پیروکاروں کو منسوب کیا گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جنگ لڑی تھی۔

باب..... تفسیر کے ملحقات کے بیان میں

منسوخ القرآن آیات

۴۷۴۱ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) مسور بن خرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا بات ہے ہم نازل ہونے والے قرآن میں یہ آیت نہیں پاتے: جاهدوا کما جاهدتم اول مرة۔ جہاد کرو جیسے تم نے پہلی بار جہاد کیا تھا۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ساقط ہو گئی ساقط ہونے والے حصوں کے ساتھ۔ (ابو عبید) ملاحظہ فرمائیں اسی جلد میں روایت نمبر ۳۵۵۱۔

۴۷۴۲ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تم کو

قرآن پڑھ کر سناؤں۔ پھر آپ ﷺ نے ”لم یکن“ (یعنی سورہ تنبیہ) تلاوت فرمائی اور یہ آیات تلاوت فرمائیں:

ان ذات الدین عند اللہ الحنیفیۃ لا المشرکۃ ولا الیہودیۃ ولا النصرانیۃ ومن یعمل خیراً فلن یکفرہ۔
اللہ کے ہاں (خالص) دین (ملت) حنیفیہ ہے۔ نہ شرک پرستی اور نہ یہودیت اور نہ ہی نصرانیت۔ اور جو نیک عمل کرتا ہے اللہ پاک اس کے نیک عمل کی نافرمانی نہ فرمائے گا۔

اور آپ ﷺ نے ابی رضی اللہ عنہ کو یہ آیت بھی پڑھ کر سنائی:

لو کان لابن آدم وادلا بتغی الیہ ثانیاً ولو اعطی الیہ ثانیاً لا بتغی الیہ ثالثاً ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب یتوب اللہ علی من تاب۔

اگر ابن آدم کے پاس (سوئے کی) ایک وادی ہو تو وہ دوسرے وادی حاصل کرنا چاہے گا اور اگر اس کے پاس دو وادی ہوں تو وہ تیسری وادی حاصل کرنے کی خواہش کرے گا۔ ابن آدم کے پیٹ کو تو (قبر کی) مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اور اللہ پاک توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔

ابوداؤد الطیالسی، مسند احمد، ترمذی، حسن صحیح، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۴۷۴۳ حضرت زر سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے زرارتم سورۃ الاحزاب میں کتنی آیات پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: بہتر آیات ارشاد فرمایا: پہلے یہ سورہ بقرہ جیسی (لمبی) سورت تھی۔ (سورہ بقرہ میں کئی سو آیات ہیں) اور اس میں ہم آیت الرجم بھی پڑھتے تھے۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: اور سورہ احزاب کے آخر میں یہ آیت الرجم تھی:

الشیخ والشیخۃ اذا زنیوا فارجموا البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔

بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت (یعنی ہر شادی شدہ مرد و عورت) جب زنا کریں تو دونوں کو سنگسار کر دو یہ عذاب ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر یہ آیت اٹھالی گئیں جس طرح دیگر آیات اٹھالی گئیں۔

عبدالرزاق، ابوداؤد الطیالسی، السنن لسعید بن منصور، مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابن منیع، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف، الدارقطنی فی الافراد، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۴۷۴۴ مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی:

ولا تقربوا الزنا انه کان فاحشۃ وساء سیلاً الا من تاب فان اللہ کان غفوراً رحیماً۔

(جبکہ الا من تاب فان اللہ کان غفوراً رحیماً بعد میں قرآن پاک میں نہیں رہا) لہذا یہ بات امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کو ذکر کی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے عرض کیا: میں نے یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی تھی جس وقت آپ کو بیچ میں تالی پیٹنے کے علاوہ اور کوئی کام نہ تھا۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن مردویہ

۴۷۴۵ ابوداؤد، ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سورہ فتح کی یہ آیات یوں پڑھتے تھے:

اذ جعل الذین کفروا قلوبہم الحمیۃ حمیۃ الجاہلیۃ ولوحمیۃم کما حمو نفسہ لفسد المسجد الحرام فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ۔

(جبکہ آیت ولوحمیۃم کما حموا نفسہ المسجد الحرام منسوخ التلاوت ہو چکی ہے جس کا معنی ہے: اور اگر تم (بھی) کافروں کی طرح جاہلیت کی حمایت کرتے جیسے انہوں نے اپنی کی تو مسجد حرام خراب ہو جاتی جب یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر سخت غصہ آیا۔ چنانچہ کسی کو بھیج کر حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ وہ تشریف لے آئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیگر چند اصحاب رسول اللہ ﷺ کو بھی بلوایا جن میں زید بن ثابت بھی تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو سورہ الفتح

پڑھ کر سنائے گا؟ لہذا حضرت زیدؓ نے آج کی قراءت کے مطابق سورۃ الفتح کی تلاوت کی۔ لہذا (حضرت ابیؓ کی آیت کو اس میں بھی نہ پا کر) ان پر مزید غصہ ہوئے۔ حضرت ابیؓ نے عرض کیا: میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: یوں بولو: حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ جانتے ہیں کہ میں نبی کریمؐ کے پاس حاضر ہوتا رہتا تھا۔ آپؐ بھی مجھے اپنے قریب رکھتے تھے جبکہ آپؐ تو دروازے پر ٹھہرے رہتے تھے۔ لہذا اگر آپؐ چاہتے ہیں کہ میں لوگوں کو اسی طرح پڑھاؤں جس طرح نبی کریمؐ نے مجھے پڑھایا ہے تو ٹھیک ہے میں پڑھاؤں گا۔ ورنہ میں تازندگی ایک حرف بھی کسی کو نہیں پڑھاؤں گا۔ نسائی، ابن ابی داؤد فی المصاحف، مستدرک الحاکم

فائدہ:..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو غالباً ان آیات کے منسوخ ہونے کا علم نہ تھا اسی وجہ سے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے ان آیات کو بھی قرآن کے ساتھ پڑھتے تھے۔ کیونکہ آخری دور میں حضورؐ نے من جانب اللہ کچھ آیات کو منسوخ فرمایا اور دیگر احکام میں رد و بدل فرمایا جیسا کہ روایت نمبر ۴۲۵ میں گذر چکا۔ لہذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلفاء راشدین کے زمانہ میں قرآن جمع کیا اور شہادتوں کے ساتھ کیا۔ جس آیت پر کم از کم دو صحابہ شہادت دیتے تھے اسی کو قرآن کا حصہ بنا کر لکھا جاتا تھا۔ اس کوشش سے وہ قرآن جس کو پڑھا جانے کا حکم تھا وجود میں آیا اور قرآن کے منسوخ تلاوت حصص نکال دیئے گئے، جیسا کہ سورۃ الاحزاب کے متعلق روایت نمبر ۴۳۳ میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ ہی کا ارشاد گذر چکا ہے۔

لہذا حضرت ابی رضی اللہ عنہ بعد میں جن آیات کے قرآن ہونے پر مصر ہے جبکہ دیگر صحابہ کرام ان کے منسوخ ہونے کے قائل تھے تو زیادہ قریب قیاس تو جیہ ہی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بعد کے نسخ کا علم نہ ہو سکا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۴۷۴۶ حضرت بجالرحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک نو جوان پر گذر ہوا وہ قرآن دیکھ کر پڑھ رہا تھا:

النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم وازواجه امہاتہم وھواب لہم۔

نبیؐ مؤمنین کے والی ہیں ان کی جانوں سے زیادہ اور آپؐ کی بیویاں مؤمنین کی باتیں ہیں اور آپؐ ان کے باپ ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! اس کو کھرج دے۔ لڑکا بولا: یہ ابی رضی اللہ عنہ کا صحف (قرآن) شریف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے اس کے بارے میں سوال کیا انہوں نے عرض کیا: مجھے تو قرآن مشغول رکھتا تھا اور آپؐ کو بازاروں میں تالے پیٹنے سے فرصت نہ تھی۔ السنن لسعید بن منصور، مستدرک الحاکم

فائدہ:..... وھواب لہم یہ منسوخ تلاوت آیت ہے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی اکابر صحابہ میں شامل تھے۔ ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ الفاظ کہنا آپس کی بے تکلفی کی وجہ سے تھا۔ آپؐ کے کہنے کا مقصد تھا کہ دور نبویؐ میں حضورؐ کے ساتھ اکثر اوقات گزارتا تھا جبکہ آپؐ دنیا کے کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ درحقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک انصاری پڑوسی کے ساتھ باری طے کر لی تھی ایک دن حضورؐ کی خدمت میں انصاری حاضر ہوتا تھا دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضری کا شرف حاصل کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۴۷۴۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھا۔ میں نے یہ آیات تلاوت کیں:

لو کان لا بن آدم وادیان من ذھب لا بتغنی الثالث ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب

اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادی ہوں تو وہ تیسری وادی کی خواہش رکھے گا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو توبہ کرے اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: مجھے ابی رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھایا ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پڑھی ہوئی آیت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے

فرمایا: مجھے رسول اللہؐ نے اسی طرح پڑھایا تھا۔ مسند احمد، ابو عوانہ، السنن لسعید بن منصور

نزول القرآن

۴۷۴۸ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) علی بن ابی طلحہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے رمضان کی دو راتوں میں نازل ہوئے، زبور داؤد علیہ السلام پر (رمضان کی) چھ (راتوں) میں نازل ہوئی۔ تو رات موسیٰ علیہ السلام پر رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نازل ہوئی اور فرقان حمید محمد (ﷺ) پر رمضان چوبیس تاریخ کو نازل ہوا۔

رواہ مستدرک الحاکم

فائدہ:..... مکمل قرآن پاک لوح محفوظ سے چوبیس رمضان کو نازل ہوا جبکہ حضور ﷺ پر تقریباً تیس سال کے عرصہ میں ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا۔

۴۷۴۹ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: (کیا) نبی ﷺ پر مکہ میں دس سال اور مدینہ میں دس سال قرآن نازل ہوا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کون کہتا ہے کہ مکہ میں دس سال اور کل پینسٹھ سال قرآن نازل ہوتا رہا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۷۵۰... (عائشہ رضی اللہ عنہا) ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں (بعثت کے بعد) دس ٹھہرے اور آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ میں دس سال قرآن نازل ہوتا رہا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

جمع القرآن

۴۷۵۱ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اہل یمامہ کے قتال کے بعد بلایا۔ میں پہنچا تو آپ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا: یہ میرے پاس آئے اور مجھ سے مل (ہو جانے والے صحابہ) کے متعلق بات چیت کی کہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے قرآن کے قاری شہید ہو گئے ہیں۔ نیز یہ کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں دوسری جنگوں میں قرآن کے تمام قاری شہید نہ ہو جائیں۔ اور یوں قرآن ضائع ہو جائے لہذا میرا خیال ہے کہ ہم قرآن کو جمع کر لیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات بتا چکے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے پوچھا: ہم وہ کام کیسے کریں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اسی میں خیر ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل مجھ پر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرا سینہ بھی اس کام کے لیے کھول دیا جس کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شریح صدر ہو چکا تھا۔ اور جو رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی وہی رائے اس کام میں میری بھی پختہ ہو گئی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ بات چیت نہ فرما رہے تھے پھر انہوں نے ہی مجھے ارشاد فرمایا: تم عقل مند نو جوان ہو، ہم کو تم پر کسی طرح کی تہمت (اور الزام بھی) نہیں ہے اور تم رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی بھی لکھتے رہے ہو۔ لہذا تم ہی اس کو جمع کرو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر یہ مجھے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کے منتقل کرنے کا حکم دیتے تو وہ مجھ پر قرآن جمع کرنے سے بھاری نہ ہوتا۔ پھر میں نے عرض کیا: آپ لوگ ایسا کام کیسے کر رہے ہیں جو حضور ﷺ نے نہیں کیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اللہ کی قسم! اسی میں خیر ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مسلسل اصرار فرماتے رہے حتیٰ کہ اللہ پاک نے میرا سینہ بھی اس کام کے لیے کھول دیا جس کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شریح صدر فرما دیا تھا اور میں نے بھی

یہی رائے قائم کر لی۔ چنانچہ میں نے مختلف چیزوں کے ٹکڑوں، پتھروں، ہڈیوں جن پر قرآن لکھا تھا اور لوگوں کے سینوں سے قرآن پاک جمع کر: شروع کیا۔ حتیٰ کہ میں نے سورہ براءت کا آخری حصہ خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پایا۔ ان کے علاوہ کسی کے پاس میں نے ب: آیات نہیں پائیں۔

لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه

آخر جن صحیفوں میں قرآن پاک جمع کر لیا گیا وہ صحیفے (پلندے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی تک انہی کے پاس رہے۔ حتیٰ کہ اللہ پاک نے ان کو وفات دیدی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی وفات تک یہ صحیفے رہے، پھر ان کی وفات بھی ہو گئی۔ پھر یہ صحیفے حضرت حصہ بنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے۔ ابو داؤد الطیالسی، ابن سعد، مسند احمد، بخاری، العدنی، ترمذی، نسائی، ابن جریر ابن ابی داؤد فی المصاحف، ابن المنذر، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی ۴۷۵۲۔ حضرت حصہ سے مروی ہے فرمایا: سب سے پہلے جس شخص نے قرآن جمع کیا اور کلام کو وارث قرار دیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ

سلسلہ کتب

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی جامع القرآن ہیں

فائدہ:۔ یعنی جمع قرآن کا سلسلہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہوا۔ کلام کو وارث بنایا۔ کلام کی تفصیل یہ ہے کہ کوئی شخص مر جائے اور اس کا والد ہو نہ اولاد جو اس کے مال کی وارث بن سکے۔ بلکہ اس کے قریبی رشتہ دار اس کے بن جائیں اور وہ رشتہ دار کلام کہلائیں گے اور مرنے والا بھی اور یہ مال بھی کلام ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلام کو وارث بنایا اس کا مطلب ہے ان کے زمانہ میں کوئی کلام شخص وفات کر گیا لہذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے دوسرے رشتہ داروں کو اس کی وارث سوچ دی۔

يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلاله. الخ. النساء: ۱۷۶

کلام کے فقہی مسائل مذکورہ آیت کی تفسیر میں ملاحظہ فرمائیں۔

۴۷۵۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: مصاحف کے اندر سب سے زیادہ اجر کے مستحق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ سب سے پہلے آپ ہی نے قرآن پاک کو دو تختیوں کے درمیان جمع کیا۔

ابن سعد، مسند ابی یعلیٰ، ابن نعیم فی المعرفة، حیشمہ فی فضائل الصحابة فی المصاحف وابن المبارک معاً بسند حسن ۴۷۵۴۔ ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ جب اکثر قراء قرآن شہید ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خوف لاحق ہوا کہ کہیں قرآن پاک ضائع نہ ہو جائے۔ لہذا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرمایا تم دونوں مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاؤ جو تمہارا پاس کتاب اللہ کا کوئی حصہ دو گواہوں کے ساتھ لے کر آئے اس کو لکھ لو۔ ابن ابی فی المصاحف ۴۷۵۵۔ ابن شہاب روایت کرتے ہیں سالم بن عبد اللہ اور خارجہ رحمہما اللہ سے کہ:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کو کاغذوں میں جمع کیا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس کے دیکھنے کا حکم دیا۔ انہوں نے پڑھ کر اقرار کیا لیکن پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مدد کے ساتھ اس کام کو مکمل کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ (قرآن جمع ہونے کے بعد اس کے اوراق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے۔ پھر ان کی وفات ہو گئی۔ آپ کے بعد وہ اوراق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ وفات کے بعد وہ اوراق حضور ﷺ کی بیوی حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے منگوائے تو آپ نے دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو وعدہ دیا کہ یہ اوراق ان کو واپس کر دیئے جائیں گے۔ حضرت حصہ رضی اللہ عنہا نے وہ اوراق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیج دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھ کر قرآن پاک کے دوسرے

تیار کرانے پھر اصل اوراق حضرت حصہ کو واپس کر دیئے۔ اور یہ اوراق حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہی رہے۔

امام زہری فرماتے ہیں: مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ (خلیفہ) مروان نے پارہا حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کے پاس اوراق کے لیے پیغام بھجوئے جن میں قرآن لکھا ہوا تھا۔ لیکن حضرت حصہ رضی اللہ عنہا سلسل انکار کرتی رہیں۔ جب حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہو گئی (اور یہ اوراق آپ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے) جب ہم حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کی تدفین سے فارغ ہوئے تو مروان نے بہت تاکید اور سختی کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیج کر وہ اوراق منگوائے۔ لہذا حضرت عبد اللہ نے وہ اوراق خلیفہ مروان کو بھیج دیئے۔ پھر مروان کے حکم سے ان کو پھاڑ کر شہید کر دیا گیا۔ اور اس کی وجہ بیان کی کہ ان اوراق میں جو کچھ قرآن تھا دوسرے نسخوں میں لکھ دیا گیا ہے اور اس کو حفظ بھی کر لیا گیا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ طویل زمانہ گزرنے کے بعد لوگ شک میں مبتلا ہوں گے اور کہیں گے شاید ان نسخوں میں کوئی چیز لکھنے سے رہ گئی ہے۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۷۵۶ ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اہل یمامہ قتل ہو گئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم دونوں مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاؤ۔ پس جو شخص قرآن کا کوئی حصہ لے کر آئے اور تم اس کو انکار کرتے ہو لیکن اس پر دو گواہ پیش کر دے تو تم اس کو لکھ لو۔ کیونکہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے اصحاب رسول اللہ ﷺ جو قرآن جمع کرنے والے تھے شہید ہو گئے ہیں۔ ابن سعد، مستدرک الحاکم

۴۷۵۷ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اس وقت تک جمع قرآن کا کام مکمل نہ ہوا تھا۔ ابن سعد

۴۷۵۸ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں (لوگوں سے) پوچھا: کسی نے کہا: وہ تو فلاں شخص کے پاس بھی جو جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اناللہ پر بھی اور قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ پس مصحف (یعنی نسخے) میں سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی قرآن جمع کرایا۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

فائدہ: اس آیت کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دریافت فرمانا اور پھر صحابہ کو اس کا علم نہ ہونا کہ فلاں کے پاس ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ ان حضرات کو وہ آیت یاد تھی۔ شہید ہونے والے صحابی کے پاس کسی شے پر لکھی ہوئی تھی۔ اس لیے یہ منفی خیال مسترد ہے کہ جب وہ صحابی شہید ہو گئے تو پھر وہ آیت ضائع ہو گئی اور قرآن میں نہیں لکھی گئی۔ نیز اس روایت سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ دور صدیقی میں جمع قرآن کا کام مکمل نہ ہوا تھا۔ جیسا کہ اس روایت سے گذشتہ روایت میں محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحتاً ارشاد فرمادیا۔

۴۷۵۹ یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے کا ارادہ کیا۔ لہذا آپ لوگوں کے بیچ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: جس شخص نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن کا کچھ حصہ حاصل کیا ہو وہ اس کو لے کر ہمارے پاس آجائے۔

لوگوں نے قرآن پاک کا غزلوں، تختیوں اور ہڈیوں وغیرہ پر لکھا ہوا تھا۔ اس کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی سے کوئی آیت یا سورت وغیرہ اس وقت تک قبول نہ فرماتے تھے جب تک وہ اس پر دو گواہ پیش نہ کر دے۔ لیکن بنو زبیر یہ کام تکمیل کو نہ پہنچا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہو گئی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اپنی خلافت میں) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جس کے پاس کتاب اللہ کی کوئی چیز ہو وہ اسے لے کر ہمارے پاس آجائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی کسی سے کوئی چیز قبول نہ فرماتے تھے تا وقتیکہ وہ اس پر دو گواہ پیش کر دے۔ آخر میں حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ آلوگوں نے دو آیتیں لکھنے سے چھوڑ دی ہیں۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے لکھنے والے رفقاء نے) کہا: وہ کونسی دو آیتیں ہیں؟ خزیمہ نے عرض کیا:

لقد جاءكم رسول من انفسكم الى آخر السورة۔ برات

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہیں تمہارا کیا خیال ہے قرآن کے کس حصے

میں ان کو رکھیں (جہاں حضور ﷺ ان کو رکھتے ہوں) خزیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ کسی بھی سورت کے آخر میں ان کو رکھ دیں۔ چنانچہ پھر سورہ براءت کے آخر میں ان دو آیات کو رکھ دیا۔ ابن ابی داؤد، ابن عساکر

۴۷۶۰۔ عبد اللہ بن فضالہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک لکھنے کا ارادہ فرمایا تو چند اصحاب کو اس پر مامور کر کے فرمایا: جب تمہارا لغت میں اختلاف ہو جائے تو لغت مضر میں اس کو لکھو، کیونکہ قرآن مضر ہی کے ایک شخص پر نازل ہوا تھا۔

رواہ ابن ابی داؤد

فائدہ:..... مضر اور ربیعہ عرب کے دو بڑے قبیلے تھے۔ حضور ﷺ سے تعلق رکھتے تھے۔

۴۷۶۱۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہمارے ان مصاحف میں (قرآن پاک کا) الامام قریش کے جوان کروائیں یا پھر ثقیف کے جوان۔ ابو عبیدہ فی فضائلہ، ابن ابی داؤد

نوٹ:..... ۳۱۰۶ پر یہی روایت گزر چکی ہے۔

۴۷۶۲۔ سلیمان بن ارم روایت کرتے ہیں حسن، ابن سیرین اور ابن شہاب (الزہری) سے اور زہران میں سب سے زیادہ حدیث جاننے والے تھے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں:

جنگ یمامہ میں چار سو قراء شہید ہوئے

جنگ یمامہ میں جب قراء قرآن قتل ہو گئے جو لگ بھگ چار سو افراد تھے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان کو عرض کیا: یہ قرآن ہمارے دین کو جمع کرنے والا ہے، اگر یہ قرآن ہی ضائع ہو گیا تو ہمارا دین ہی ضائع ہو جائے گا۔ لہذا میں نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ پورا قرآن ایک کتاب میں جمع کر دوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا! انتظار کرو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھتا ہوں۔ چنانچہ دونوں حضرات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور ان کو اس خیال سے آگاہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں محکم نہ کرو۔ حتیٰ کہ میں مسلمانوں سے مشورہ کر لوں۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے اور ان کو اس بات کی اہمیت روشناس کرائی۔ لوگوں نے کہا: آپ نے ٹھیک سوچا ہے۔ چنانچہ جمع قرآن کا کام شروع ہوا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ جس کے پاس قرآن کا کوئی حصہ ہو وہ لے آئے۔ حضور ﷺ کی بیوی حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگیں: جب تم اس آیت: حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطیٰ تک پہنچو تو مجھے خبر دیدینا۔ جب وہ لکھنے لکھنے اس مقام پر پہنچے تو (انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی) حضرت حفصہ نے فرمایا: لکھو: والصلوة الوسطیٰ وہی صلاة العصر۔ یعنی درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ کو فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل ہے؟ حفصہ نے عرض کیا نہیں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم ایسی کوئی چیز قرآن میں داخل نہیں کی جائے گی، جس پر ایک عورت شہادت دے اور وہ بھی بغیر دلیل کے۔

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لکھو:

والعصر ان الانسان لفی خسروا انه فیہ الی آخر الدهر۔

قسم زمانہ کی انسان خسارے میں ہیں۔ العصر

اور وہ اس آخر زمانہ تک مبتلا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس عربی دیہاتیت کو ہم سے دور رکھو۔ ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ:..... یہ حضرات تفسیری نکات کو قرآن پاک میں لکھوانا چاہتے تھے، جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سختی سے تردید فرمائی۔ رضی اللہ

عنہم اجمعین۔

۴۷۶۳..... محمد بن سیف سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن (بصری) سے پوچھا: کہ یہ کیسا قرآن ہے جس میں نقطے لگے ہوئے ہیں؟ فرمایا: کیا تم کو عمر بن خطاب کا مراسلہ نہیں پہنچا کہ دین میں فقہ (سمجھ بوجھ) حاصل کرو، خوب کی تحییر اچھی دو۔ اور عربیت سیکھو۔

ابو عبیدہ فی فضائلہ، ابن ابی داؤد

جمع قرآن میں احتیاط اور اہتمام

فائدہ:..... پہلے جن مختلف چیزوں پر قرآن لکھا ہوا تھا اس قرآن میں نقطوں کے ساتھ الفاظ کی شکل نہ تھی۔ پھر جمع قرآن کے دوران الفاظ کو نقطوں کے ساتھ لکھا گیا اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ قرآن کا املاء قریشی یا ثقیفی نو جوان کروائیں۔ لیکن اس جمع قرآن میں بھی نقطے تو لگادینے گئے تھے لیکن اعراب (زبر زیر) وغیرہ نہیں تھے بعد میں اموی دور میں جاج بن یوسف کی زیر نگرانی اعراب کا کام تکمیل کو پہنچا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۴۷۶۴ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں لقد جاء کم رسول من انفسکم الی آخر السورۃ آیت لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ حضرت زید نے پوچھا تمہارے ساتھ اور گواہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم! اور کوئی گواہ مجھے نہیں معلوم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے ساتھ اس پر شہادت دیتا ہوں۔ (اور اس پر گواہ بننا ہوں)۔

۴۷۶۵ محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے دور میں پانچ انصاری صحابہ نے قرآن جمع کیا: معاذ بن جبل، عبادۃ بن صامت، ابی بن کعب، ابو ایوب اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم اجمعین۔ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا دور مبارک آیا تو زید بن ابی سفیان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا:

اہل شام بہت زیادہ ہو گئے ہیں، ان کی آل اولاد بھی کثیر ہو گئی ہے اور یہ لوگ تمام شہروں میں بھر گئے ہیں اور ان کو ایسے لوگوں کی اشد ضرورت ہے جو ان کو قرآن کی تعلیم دیں۔ لہذا اے امیر المؤمنین ایسے لوگوں کے ساتھ ان کی مدد فرمائیں جو ان کو قرآن وغیرہ کی تعلیم دیں۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان مذکورہ پانچ افراد کو بلا لیا۔ اور فرمایا: تمہارے شامی بھائیوں نے مجھ سے مدد مانگی ہے کہ میں ان کو قرآن سکھانے کے اور دین کی تعلیم دینے کے لیے کچھ افراد مہیا کروں۔

لہذا اللہ تم پر رحم کرے تم میں سے تین افراد اس کام میں میری مدد کریں۔ اگر تم چاہو تو قرعہ اندازی کر لو اور اگر چاہو تو خوشی سے تین افراد نکل پڑو۔ ان حضرات نے جواب دیا: ہم قرعہ اندازی نہیں کرتے۔ یہ ایوب رضی اللہ عنہ تو بوڑھے ہو گئے ہیں اور یہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہیں لہذا معاذ بن جبل، عبادۃ بن صامت اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نکلنے پر آمادہ ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جمص کے شہر سے ابتداء کرو۔ تم لوگوں کو مختلف طبیعتوں پر پاؤ گے کچھ لوگ تو جلد تعلیم سمجھنے والے ہوں گے، پس جب تم دیکھو کہ لوگ آسانی سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو ایک شخص ان کے پاس ٹھہر جائے اور ایک دمشق نکل جائے اور دوسرا فلسطین نکل جائے۔

چنانچہ یہ تین حضرات جمص تشریف لائے۔ اور اتنا عرصہ وہاں رہے کہ ان لوگوں کی تعلیم پر اطمینان ہو گیا پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ تو وہیں ٹھہر گئے اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق کی طرف نکل گئے۔ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فلسطین کوچ کر گئے۔ بعد میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وہیں عمواس کے طاغون میں وفات پا گئے۔ عبادہ رضی اللہ عنہ (جو جمص میں تھے حضرت معاذ کی وفات کے بعد) فلسطین گئے اور وہیں وفات پائی اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق ہی رہے اور وہیں وفات پائی۔ ابن سعد، مستدرک الحاکم

۴۷۶۶ یحییٰ بن جعدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کی کوئی آیت قبول نہ فرماتے تھے جب تک اس پر دو شاہد شاہد ہی نہ دیدیں۔ چنانچہ ایک انصاری (صحابی) دو آیات لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: میں تم سے اس پر تمہارے علاوہ کسی اور کی شاہد ہی کا سوال نہیں کروں گا۔

لقد جاءكم رسول من انفسكم سے آخر سورت تک۔ برأت مستدرک الحاکم ۴۷۶۷ ابواسحاق اپنے بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے کا کام شروع فرمایا تو پوچھا: اعراب الناس (سب سے زیادہ فصیح اللسان) کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا سعید بن العاص رضی اللہ عنہ۔ پھر پوچھا: اکتب الناس (سب سے زیادہ اچھا لکھنے والا) کون شخص ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ سعید املاء (بولتے) جائیں اور زید لکھتے جائیں۔ پھر ان حضرات نے چار مصاحف (قرآن پاک کے چار نسخے) لکھے۔ ایک کوفہ بھیجا گیا، ایک بصرہ، ایک شام اور ایک حجاز مقدس میں رکھا گیا۔ ابن الانباری فی المصاحف

۴۷۶۸ اسماعیل بن عیاش عن عمر بن محمد بن زید عن ابیہ عیاش کہتے ہیں انصاری لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: ہم ایک مصحف میں قرآن پاک جمع کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا تمہاری قوم کی زبان میں کچھ غلطی ہے اور مجھے ناپسند ہے کہ تم قرآن میں کوئی غلطی کر بیٹھو حالانکہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ ان کے اوپر تھے۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی رضی اللہ عنہ ہم میں بڑے قاری ہیں لیکن ابی کی لحن (غلطی) کی وجہ سے ہم ان کو چھوڑتے ہیں۔ حالانکہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے قرآن حاصل کیا ہے۔ صحیح البخاری ۲۳۰/۶

۴۷۶۹ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ہم یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

الشیخ و الشیخة فارجموها۔

خليفة مروان نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو کہا: اے زید! کیا ہم اس کو (قرآن پاک میں) نہ لکھ لیں؟ فرمایا: نہیں۔ کیونکہ ہمارے درمیان بھی اس پر بات چیت ہوئی تھی ہمارے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہاری حاجت پوری کر دیتا ہوں۔ ہم نے پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اس کے متعلق پوچھتا ہوں۔ لہذا انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آیہ الرجم لکھوادیتجی حضور ﷺ نے انکار فرمادیا اور فرمایا: میں اب ایسا نہیں کر سکتا۔

العدنی، نسائی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور،

آیات کی ترتیب توفیقی ہے

۴۷۷۰ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: تم نے سورۃ انفال جو سو سے کم آیات والی ہے اور سورۃ توبہ جو سو سے اوپر والی ہے دونوں کو باہم ملا دیا؟ اور دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی؟ اور یوں ان دونوں کو وسیع الطوال (سات بڑی سورتوں) میں سے ایک کر دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور ﷺ پر مختلف تعداد کی آیات پر مشتمل سورتیں نازل ہوتی رہتی تھیں جب آپ پر کوئی بھی آیت نازل ہوئی ہوتی تھی آپ کسی کا تب کو بلاتے اور فرماتے اس کو فلاں سورت میں جس میں ان چیزوں کا بیان ہے رکھ دو۔ اسی طرح زیادہ آیات نازل ہوتی تب بھی کسی کو بلاتے اور فرماتے ان کو فلاں فلاں مضمون والی سورت میں رکھ دو۔ سورۃ انفال مدینہ میں نازل ہونے والی سورتوں میں سب سے پہلی سورت تھی۔ اور سورۃ براءت قرآن میں آخر میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے تھی۔

سورہ براءت کے مضامین بھی سورہ انفال کے مشابہ تھے۔ لہذا میں سمجھا کہ براءت بھی انفال کا حصہ ہے۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور آپ نے اس کی وضاحت نہیں فرمائی کہ اس کا تعلق انفال سے ہے۔ اس وجہ سے میں نے دونوں کو ملا دیا اور دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی نہیں لکھی۔ اور ان دونوں کو (ایک کر کے) سات بڑی سورتوں میں شامل کر دیا۔

ابو عبید فی فضائلہ، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن المنذر، ابن ابی داؤد، ابن الانباری معافی المصاحف، النحاس فی ناسخہ، صحیح ابن حبان، ابونعیم فی المعرفة، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور ۴۷۷۱ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورہ انفال اور سورہ توبہ کو قارئین (دوساڑھی) کا نام دیا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے میں نے ان دونوں کو (ایک کر کے) سات بڑی سورتوں میں شامل کر دیا۔

ابو جعفر النحاس فی ناسخہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور ۴۷۷۲ عسکس بن سلامہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! کیا بات ہے سورہ انفال اور سورہ براءت کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں ہے؟ ارشاد فرمایا: سورہ نازل ہوتی رہتی تھی حتیٰ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہو جاتی پس جب بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہو جاتی تو دوسری سورت شروع ہو جاتی تھی۔ لہذا سورہ انفال نازل ہوئی اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی گئی۔

الدارقطنی فی الافراد، مصنف ابن ابی شیبہ ۴۷۷۳ مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ میں نے ایسے بہت سے لوگوں کو پایا جن کی موجودگی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف کو جلا دیا لیکن کسی نے اس کو غلط نہیں کہا۔ بخاری فی خلق افعال العباد، ابن ابی داؤد ابن الانباری فی المصاحف معاً ۴۷۷۴ عبد الرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی دو خصوصیات ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ میں بھی نہیں ہیں۔ انہوں نے صبر کیا حتیٰ کہ قتل ہو گئے اور تمام لوگوں کو ایک قرآن پاک پر جمع کر دیا۔

ابن ابی داؤد، ابوالشیخ فی السنۃ، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر فائدہ:..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن کا کام شروع کیا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں چار نسخے لکھ لیے گئے۔ غالباً ہر ایک میں قراءتوں کا فرق تھا جو مختلف علاقوں کے لیے ان کی سہولت کو سامنے رکھ کر لکھے گئے تھے۔ اور ان قراءت کی اجازت رسول اللہ ﷺ سے ثابت تھی لیکن پڑھنے والے آپس میں اختلاف اور نزاع بھی کھڑا کر لیتے تھے۔ اسی وجہ سے جنگوں میں جب مجاہدین ایک دوسرے علاقوں کے جمع ہوتے تو قرآن پڑھنے میں ان کے درمیان تنازعہ ہوتا۔ لہذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مصحف پر لوگوں کو جمع کر کے باقی مختلف قراءت کے مصاحف جلو اڈالے اور امت کو انتشار اور افتراق سے بچالیا۔ رضی اللہ عنہ وارضاه۔

اختلافات قراءت اور لغت قریش

۴۷۷۵ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان جو آرمینہ اور آذربائیجان کے مجازوں پر اہل عراق کے ساتھ مل کر اہل شام سے لڑ رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو قرآن میں اختلاف کرتے دیکھا تھا۔ لہذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: یا امیر المؤمنین! اس امت کو بچالیں قبل اس سے کہ وہ کتاب اللہ میں اختلاف اور انتشار کا شکار ہو جائیں جیسا کہ یہود و نصاریٰ ہوئے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ تمہارے پاس جو مصحف شریف ہے بھیج دو ہم اس کی نقل کر کے اور مصاحف تیار کریں گے اور پھر آپ کو اصل واپس کر دیں گے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وہ اوراق بھیج دئے جن میں قرآن لکھا ہوا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت، حضرت سعید بن العاص، حضرت عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو پیغام بھیج

کر بلوایا۔ اور حکم دیا کہ ان صحیفوں (اوراق) سے نقل کر کے دوسرے مصاحف لکھیں۔ اور (حضرت زید کے علاوہ) تین قریشی صحابیوں کو فرمایا: جب تمہارا زید کا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو تم قریشی زبان میں لکھنا۔ کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ آخر میں کئی مصاحف تیار کر لیے گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر طرف ایک مصحف شریف بھیج دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ اس کے علاوہ جو صحیفے یا مکمل مصحف شریف جہاں ہو وہ جلا دیئے جائیں۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے خارجہ بن زید نے فرمایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک آیت سورہ احزاب کی مفقود پائی جو رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا:

من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ فممنہم من قضیٰ نحبہ ومنہم من ينتظر۔ الاحزاب

لہذا میں نے اس کو تلاش کیا اور خزیمہ بن ثابت یا (ان کے بیٹے) ابن خزیمہ کے پاس اس آیت کو پایا اور پھر اس کو اس کی جگہ سورت

میں ملا دیا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی وقت ان حضرات کا لفظ التابوت میں اختلاف ہوا (جس کا ذکر سورہ بقرہ ۲۴۸ میں ہے) قریشی اصحاب نے التابوت کہا جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے التابوہ کہا۔ یہ اختلاف حضرت عثمان کی خدمت میں ذکر کیا گیا۔ حضرت عثمان نے فرمایا: تم التابوت لکھو کیونکہ یہ قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

ابن سعد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ابی داؤد، ابن الانباری فی المصاحف معاً، الضحیح لابن حبان، السنن للبیہقی ۴۷۷۶ ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ دور عثمان رضی اللہ عنہ میں کوئی معلم کسی قرأت پر قرآن پڑھاتا اور کوئی معلم کسی دوسری قرأت پر قرآن پڑھاتا۔ نتیجہ لڑکے آپس میں ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے اختلاف کرتے۔ حتیٰ کہ بات بڑھتی ہوئی معلموں تک پہنچتی اور معلم بھی ایک دوسرے کی قرأت کا انکار کرتے۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

تم لوگ میرے قریب ہوتے ہوئے اختلاف اور خلاء کا شکار ہو تو جو مجھ سے دور دوسرے شہروں میں بس رہے ہیں ان میں اور زیادہ سخت اختلاف اور شدید غلطیاں ہوں گی۔ پس اے اصحاب محمد! (ﷺ) لوگوں کے لیے ایک امام (والی حیثیت کا قرآن پاک) لکھ دو (جس کی طرف سب رجوع کریں)۔

ابوقلابہ کہتے ہیں مجھے مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، ابوبکر بن مالک کہتے ہیں یہ مالک بن انس (امام) مالک بن انس کے دادا ہیں۔ مالک بن انس کہتے ہیں میں ان لوگوں میں تھا جن کو قرآن املاء کروایا (اور لکھوایا) جاتا تھا۔ لہذا کبھی کسی آیت میں اختلاف ہو جاتا تو ایسے آدمی کو یاد کرتے جس نے اس آیت کو رسول اللہ سے لیا ہوتا تھا۔ کبھی وہ غائب ہوتا یا کسی دیہات میں ہوتا تو کاتبین اس سے ماقبل اور مابعد آیات لکھ لیتے اور اس آیت کی جگہ چھوڑ دیتے۔ حتیٰ کہ وہ صحابی خود آ جاتا یا ان کو پیغام بھیج کر بلوایا جاتا۔ اس طرح جب مصحف شریف کی کتابت سے فراغت ہوئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام شہر والوں کو لکھا: میں نے ایسا ایسا کام کیا ہے اور یہ یہ مٹا دیا ہے پس اس کے مثل جو تمہارے پاس ہو تم اس کو مٹا دو۔ (اور جیسا میں نے لکھا ہے ویسا تم بھی لکھا رہے دو)۔

ابن ابی داؤد ابن الانباری، رواہ الخطیب فی المثلث عن ابی قلابہ عن رجل من بنی عامر یقال له انس بن مالک القشیری بدل مالک بن انس سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

کام میں اے لوگو! عثمان کے بارے میں غلو کا شکار مت ہو جاؤ۔ اور ان کے مصاحف کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہ کہو۔ اللہ کی قسم! مصاحف قرآن میں انہوں نے جو کچھ بھی کیا وہ ہماری سب کی رضا مندی سے کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا: تم اس قرأت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو کہہ رہے ہیں میری قرأت تمہاری قرأت سے بہتر ہے اور یہ بات کفر کے قریب پہنچا دیتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے کہا آپ ہی بتائیے (امیر المؤمنین عثمان بن عفان!) آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ تمام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیا جائے جس میں کوئی فرق ہو اور نہ اختلاف۔ ہم نے کہا: جو آپ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے۔ تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم میں سب سے زیادہ فصیح کون ہے؟ اور سب سے زیادہ اچھا قاری کون ہے؟ کہا: اچھی زبان والے سعید بن العاص ہیں اور سب سے زیادہ قاری زید بن ثابت ہیں۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے ایک لکھواتا جائے دوسرا لکھتا جائے۔ چنانچہ دونوں حضرات نے حکم کی تعمیل کی اور یوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں اس وقت والی ہوتا تو میں بھی بالکل یہی کرتا جو عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا۔

ابن ابی داؤد، وابن الانباری فی المصاحف، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی ۴۷۷۸ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ قرآن بہت زیادہ نازل ہوا تھا۔ لیکن یمامہ کی جنگ میں بہت سے قرآن کو جانے والے قتل ہو گئے۔ جنہوں نے اس کو حفظ کیا تھا وہ ان کے بعد معلوم ہو سکا اور نہ لکھا جا سکا۔ پس حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اجماع نے قرآن جمع کیا۔ ہمارے علم کے مطابق اسی چیز نے ان حضرات کو قرآن جمع کرنے پر مجبور کیا تھا۔ لہذا ان حضرات نے خلافت الی بکر رضی اللہ عنہ میں قرآن جمع کیا۔ ان کو یہ خوف دامن گیر تھا کہ کہیں دوسرے معرکوں میں بھی تمنا قاری قرآن شہید نہ ہو جائیں جن کے پاس بہت سا قرآن ہے۔ اور یوں وہ اس قرآن کو اپنے ساتھ ہی لے جائیں اور ان کے بعد کوئی قرآن کو جانے والا نہ بچے۔ پھر اللہ پاک نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو توفیق مرحمت فرمائی کہ پہلے والے نسخے سے کئی نسخے تیار کر کے اسلامی ملکوں میں بھیجے یوں (مکمل) قرآن پاک مسلمانوں میں پھیل گیا۔ رواہ ابن ابی داؤد فائدہ:..... فرمان الہی ہے:

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔

ہم نے اس کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ لہذا قرآن پاک کا کوئی حصہ لکھنے سے نہیں رہا۔ جن صحابہ کے پاس قرآن پاک تھا اور وہ شہید ہو گئے اس سے مراد ہے کہ ان کے پاس کسی چیز پر لکھا ہوا تھا اور حضور ﷺ نے ان کو وہ لکھوایا تھا اور نہ دلوں بہت سے صحابہ کرام کے بعد میں بھی محفوظ تھا۔ جمع قرآن میں اس کا اہتمام تھا کہ کس چیز پر لکھے ہوئے سے نقل کریں۔ اور حضور نے ان کو وہ لکھوایا ہو جیسا کہ بعد کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمان ہر ایک کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتے تھے کہ کیا واقعی تم کو یہ رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا ہے۔

۴۷۷۹ مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم کو نبی ﷺ کا زمانہ بیٹے ہوئے تیرہ سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ اور تم قرآن میں شک میں مبتلا ہو۔ کہتے ہو یہ ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے، کبھی کہتے ہو یہ عبد اللہ کی قرأت ہے۔ کوئی کہتا ہے واللہ ہم تمہاری قرأت کو تسلیم نہیں کرتے۔ لہذا میں تم کو انہما کی تاکید کے ساتھ حکم کرتا ہوں کہ جس شخص کے پاس کچھ بھی قرآن ہو وہ اس کو لے کر آئے۔ پس کوئی ورقہ پر لکھا ہوا قرآن لے کر آتا اور کوئی چمڑے پر لکھا ہوا قرآن پاک لے کر آتا۔ حتیٰ کہ اس طرح قرآن کا اکثر حصہ جمع کر لیا گیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس جگہ تشریف لائے (جہاں قرآن پاک لکھا جا رہا تھا) آپ رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کو ایک ایک کر کے بلایا اور ہر ایک کو واسطہ دے دے کر پوچھا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے اور وہ تجھے املاء کروا رہے تھے یہ قرآن کا حصہ ہے؟ وہ کہتا: جی ہاں۔ پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کام سے فارغ ہو گئے تو پوچھا: لوگوں میں سب سے بڑا کاتب کون ہے؟ لوگوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح اللسان کون ہے؟ لوگوں نے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ لہذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم جاری فرمایا کہ سعید املاء کروائیں اور زید کتابت کرتے رہیں۔ پس زید رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کی کتابت فرمائی اور اس (ایک مصحف) کے ساتھ کئی مصاحف لکھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو لوگوں میں پھیلا دیا۔

۴۷۸۰ مصعب بن سعد کہتے ہیں میں نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے یہ کام (بہت) اچھا کیا۔
مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے حضرت ابی، عبداللہ اور معاذ رضی اللہ عنہم کی قرأت سنی تو لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

تمہارے پیغمبر کو وفات پائے ہوئے پندرہ سال کا عرصہ بیت گیا ہے اور تم اب تک قرآن میں اختلاف کا شکار ہو۔ لہذا میں تم پر عزم کے ساتھ حکم کرتا ہوں کہ جس کے پاس قرآن کا کچھ بھی حصہ ہو جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو وہ اس کو لے کر میرے پاس آجائے۔ پس لوگ سختی، ہڈی، اور پتھروں جیسی مختلف اشیاء پر لکھا ہوا قرآن لے کر آئے۔ جب بھی کوئی قرآن کا کچھ حصہ لے کر آتا آپ رضی اللہ عنہ اس سے پوچھتے: تو نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟

اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: سب سے زیادہ فصیح اللسان کون ہے؟

لوگوں نے حضرت سعید بن العاص کا نام لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا سب سے بڑے کاتب کون ہیں؟ لوگوں نے حضرت زید بن ثابت کا نام لیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ زید لکھیں اور سعید لکھواتے رہیں۔ پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کئی مصاحف لکھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شہروں میں تقسیم کر دیے مصعب بن سعد فرماتے ہیں میں نے کسی کو اس کام پر عیب لگا نہیں دیکھا۔

۴۷۸۱ محمد رحمۃ اللہ علیہ بن ابی رضی اللہ عنہ بن کعب فرماتے ہیں اہل عراق کے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور بولے ہم عراق سے آپ سے ملنے آئے ہیں۔ ہمیں (اپنے والد) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مصحف شریف (قرآن پاک) دکھا دیجیے۔ حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ وہ پھر بولے سبحان اللہ! آپ نکالے تو سہی۔ حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: واقعی اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قبضے میں لے لیا ہے۔ ابو عبیدہ فی الفضائل وابن ابی داؤد

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جامع القرآن ہیں

۴۷۸۲ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: کوئی آدمی قرآن پڑھتا تھا تو دوسرا اس کو کہتا تھا میں تو اس کا انکار کرتا ہوں جس طرح تم پڑھتے ہو۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذکر کی گئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت خطرہ والی اور بہت گراں گذری۔ پس آپ نے قریش اور انصار کے بارہ افراد جمع کیے، جن میں ابی بن کعب، زید بن ثابت، سعید بن العاص رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر سے وہ ڈبہ منگوایا جس میں قرآن پاک تھا۔ اور اسی سے لوگ رجوع کرتے تھے۔

محمد کہتے ہیں مجھے کثیر بن الح نے بیان کیا کہ وہ بھی قرآن پاک لکھتے تھے۔ بسا اوقات کسی شئی میں اختلاف ہو جاتا تو اس کو بعد میں لکھنے کے لیے مؤخر کر دیتے تھے محمد کہتے ہیں میں نے کثیر بن الح سے پوچھا یہ کیوں؟ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ محمد کہتے ہیں میرا گمان ہے اور تم اس کو یقین کا درجہ نہ دینا یہ کہ وہ اس لیے اس اختلاف شدہ حصہ کو لکھنے سے مؤخر کر دیتے تھے تاکہ اپنے درمیان ایسے کسی شخص کو دیکھیں جس نے سب سے آخر میں وہ (رسول اللہ ﷺ سے) سنی ہو۔ اور اس کے قول پر اس کو لکھیں۔ رواہ ابن ابی داؤد

فائدہ: اس گمان کی حقیقت روایت نمبر ۴۷۷۶ میں ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں اس کا واضح جواب گزر چکا ہے۔

۴۷۸۳ ابی اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب مصحف شریف لکھنے کا ارادہ کیا تو (حکم دیا کہ) بذیل (قبیلہ) کافر (الماء کرائے اور ثقیف) کافر (کافرو) لکھے۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۷۸۴ عبداللہ بن عبد اللہ بن عامر سے مروی ہے فرمایا: جب مصحف شریف کے لکھنے سے فراغت ہوئی تو وہ مصحف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا اور فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا اور خوبصورت کام کیا ہے۔ اگرچہ میں اس میں کچھ کج غلطی دیکھتا ہوں لیکن عرب اس کو اپنی زبانوں کی بدولت جلد اس کو درست کر لیں گے۔ ابن ابی داؤد ابن الانباری

۴۷۸۵ ... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف شریف دیکھا تو فرمایا اس میں کچھ غلطی (غلطی) ہے لیکن عرب عنقریب اس کو درست کر لیں گے۔ ابن ابی داؤد، ابن الانباری

۴۷۸۶ ... عن قتادہ عن نصر بن عاصم اللیش عن عبد اللہ بن فطیمہ عن یحییٰ بن یعمر کی سند سے مروی ہے کہ:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن میں کچھ غلطی ہے جس کو عرب عنقریب اپنی زبانوں کے ساتھ درست کر لیں گے۔

رواہ ابن ابی داؤد

عبد اللہ بن فطیمہ کہتے ہیں: یہ ان لکھے ہوئے مصاحف میں سے ایک تھا۔

۴۷۸۷ ... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مصحف شریف دیکھا تو اس میں کچھ غلطی محسوس کر کے فرمایا: اگر لکھوانے والا قبیلہ ہذیل کا اور لکھنے والا ثقیف کا ہوتا تو یہ غلطی نہ پائی جاتی۔ ابن الانباری و ابن ابی داؤد

۴۷۸۸ ... آل ابوطی بن مصرف میں کسی سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مصاحف کو منبر (رسول) اور قبر (رسول) کے درمیان دفن کروادیا تھا۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۷۸۹ ... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جن دوسرے مصاحف میں قرآن پاک نقل کروادیا تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا وہ حضرت زید بن ثابت کو قرآن کا املاء لکھواتے تھے۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ لکھتے تھے اور ان کے ساتھ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن العاص اس کو واضح اعراب کے ساتھ صاف کرتے تھے۔ پس یہ مصحف حضرت ابی اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کی قرأت کے موافق ہے۔ ابن سعد

۴۷۹۰ ... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو املاء کرانے کا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو لکھنے کا اور حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبد الرحمن بن حارث رضی اللہ عنہما کو اعراب لگانے کا حکم دیا۔ ابن سعد

فائدہ: اعراب مکمل زیر بریش لگانے کو نہیں کہا جاتا بلکہ اس کو تفکیک کہا جاتا ہے یعنی لفظ کو مکمل شکل دینا اور یہ کام بعد میں اموی دور میں مکمل ہوا تھا۔ جبکہ اعراب کا تعلق نحو سے ہے یعنی حروف کی آخری شکل کو واضح کرنا۔ یہ کام حضرات سعید بن العاص اور عبد الرحمن بن حارث رضی اللہ عنہ نے انجام دیا تھا۔ رضی اللہ عنہم وارضاهم اجمعین۔

۴۷۹۱ ... سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (مختلف قراتوں کے) مصاحف شریف جلو اڈالے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: اگر عثمان رضی اللہ عنہ یہ کام نہ کرتے تو میں ضرور کرتا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ابن ابی داؤد و الصائونی الماتین

۴۷۹۲ ... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کچھ تاخیر کی۔ حضرت ابو بکر کی ان سے ملاقات ہوئی تو پوچھا کیا تم میری امارت کو ناپسند کرتے ہو؟ فرمایا: نہیں، مگر یہ بات ہے کہ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ چاروں نماز کے لیے اوڑھوں گا۔ حتیٰ کہ میں قرآن پاک جمع نہ کر لوں۔

محمد یہ کہتے ہیں اسی وجہ سے لوگوں کا گمان تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک (تفسیر کے ساتھ) لکھ لیا ہے۔ محمد کہتے ہیں کاش مجھے وہ قرآن پاک مل جاتا تو اس میں بڑا علم پاتا۔ ابن عوف کہتے ہیں میں نے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جاننے سے انکار کر دیا۔ ابن سعد

۴۷۹۳ ... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نے مصاحف لکھے تو ہم نے ایک آیت مفقود پائی جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا۔ میں نے اس کو خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا۔

من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ سے ... تبدیلا تک۔ الاحزاب

اور حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ وہ شہادتوں کے مالک سمجھے جاتے تھے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا۔ عبد الرزاق، ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۷۹۳ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ایک آیت مفقود پائی جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا۔ جب مصاحف لکھے گئے تو میں نے اس کو خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا۔ اور حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ دو شہادتوں والے کہلاتے تھے۔ وہ آیت تھی:

من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ الخ۔ ابو نعیم

۴۷۹۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرماتے ہیں: میں نے محکم حضور ﷺ کے زمانہ میں ہی جمع کر لی تھیں۔ یعنی مفصل۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مفصلات قرآن

فائدہ:..... سورۃ الحجرات سے آخر قرآن پاک تک کی سورتیں مفصل کہلاتی ہیں انہی کو محکم بھی کہا جاتا ہے۔

۴۷۹۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب انہوں نے جمع قرآن کا کام مکمل کر لیا، عرض کیا: تم نے بہت اچھا کیا اور تم کو اچھی چیز کی توفیق نصیب ہوئی۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہونگے جو میرے بعد آئیں گے، مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا اور وہ ان معلق اور اراق میں جو کچھ ہے اس پر عمل کریں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا کون سے اوراق؟ پھر میری نظر اوپر اٹھی تو میں نے مصحف شریف کے اوراق دیکھے۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہت تعجب خیز اور اچھی لگی اور آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے دس ہزار درہم عطا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ تم ہم میں سے ہمارے نبی کی حدیث چھپاؤ گے۔ زواہ ابن عساکر

۴۷۹۷ (مرسل اشعی رحمۃ اللہ علیہ) اشعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے عہد میں جہ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن پاک جمع کیا: ابی بن کعب، زید بن ثابت، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، سعید بن عبید اور ابو زید رضی اللہ عنہم اجمعین اور مجمع بن جاریہ نے دو یا تین سورتوں کے علاوہ سارا قرآن حاصل کر لیا تھا۔ ابن سعد، یعقوب بن سفیان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

۴۷۹۸ (مرسل محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ) محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پانچ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن پاک جمع کر لیا تھا۔ معاذ بن جبل، عبادة بن الصامت، ابی بن کعب، ابوالدرداء اور ابویوب انصاری رضی اللہ عنہم اجمعین۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۷۹۹ محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں جن لوگوں نے قرآن پاک ختم کر لیا تھا وہ عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مصنف فرماتے ہیں: اس روایت کی اسناد میں نظر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن کی آیت ہے

۴۸۰۰ عن علی رحمۃ اللہ علیہ عن خیر رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے السبع الشانی سات بار بار پڑھی جانے والی آیات کے متعلق سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: الحمد للہ رب العالمین۔ کہا گیا۔ یہ تو چھ آیات کی سورت ہے۔ فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک آیت ہے۔

الدارقطنی، السنن للبیہقی، ابن بشران فی امالیہ

۴۸۰۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز میں کوئی سورت شروع فرماتے تو پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے اور فرماتے تھے: جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس نے سورت میں کمی کر دی اور فرمایا کرتے تھے یہی بسم اللہ تو السبع الشانی کی تکمیل ہے۔ الثعلبی

القرأت

۲۸۰۲ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے روایت ہے کہ ابو بکر، عمر، عثمان، زید بن ثابت، مہاجرین اور انصار کی قرأت ایک ہی تھی۔

ابن الانباری فی المصاحف

یعنی جہاں لفظوں کا اختلاف ہو جاتا ہے اور جہاں کی حیثیت سے الفاظ مختلف ہو جاتے ہیں یہ حضرات اختلاف نہیں فرماتے تھے۔

۲۸۰۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو نماز میں سورہ فرقان کی تلاوت اس طریقہ کے خلاف کرتے سنا جس طریقہ پر مجھے رسول اکرم ﷺ نے پڑھایا تھا۔ لہذا میں ہشام بن حکیم کو ان کے کپڑوں سے پکڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں لایا۔ اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ان کو سورہ فرقان اس کے خلاف پڑھنے کا حکم دیا تو انہوں نے وہی قرأت پڑھی جو میں نے ان سے سنی تھی۔ آپ ﷺ نے ان کی تصویب کرتے ہوئے فرمایا: ٹھیک یونہی نازل ہوا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: تم پڑھو: میں نے اپنی قرأت کے مطابق (جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا) پڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یونہی نازل ہوا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا قرآن تو سات حروف (یعنی سات قراتوں) پر نازل ہوا ہے۔ جو آسان لگے پڑھو۔ ابو داؤد الطیالسی، ابو عیسیٰ فی فضائل القرآن، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابو عوانہ، ابن جریر، صحیح ابن حبان، السنن للبیہقی

۲۸۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ (سورہ نازعات کی) آیت: اِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّاخِرَةً پڑھتے تھے نخرة کی بجائے۔

السنن لسعيد بن منصور، عبد بن حميد

۲۸۰۵..... عمرو بن میمون سے مروی ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سورہ تین یوں پڑھی:

والتين والزيتون وطور سيناء (سینین کی جگہ سیناء پڑھا) اور یونہی عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قرأت میں ہے۔

عبد الرزاق، عبد بن حميد، ابن الانباری فی المصاحف، الدارقطنی فی الافراد

۲۸۰۶..... عبد الرحمن بن حاطب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھ عشاء کی نماز پڑھائی اور سورہ آل عمران شروع کی:

اَلَمْ يَلَمْ اَلَا اَلَا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (القیوم کی جگہ)۔

ابو عیسیٰ فی الفضائل، السنن لسعيد بن منصور، عبد بن حميد، ابن ابی داؤد، ابن الانباری فی المصاحف، ابن المنذر، مستدرک الحاکم

۲۸۰۷..... حضرت عمرؓ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: علیؓ ہم میں سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔ ابی ہمارے سب سے بڑے قاری ہیں لیکن ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت میں سے کچھ ہم ترک کرتے ہیں کیونکہ ابی کہتے ہیں میں کوئی چیز نہیں چھوڑ سکتا، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ما ننسخ من آية أو ننسها نأت بخير منها۔

ہم کوئی آیت منسوخ نہیں کرتے یا بھلاتے نہیں مگر اس سے اچھی چیز لے آتے ہیں: اور حالانکہ کتاب اللہ ان کے بعد بھی نازل ہوئی ہے (یعنی کتاب اللہ کا ایسا حصہ بھی نازل ہوا ہے جو ان کے علم میں نہیں)۔

بخاری، نسائی، ابن الانباری فی المصاحف، الدارقطنی فی الافراد، مستدرک الحاکم، ابونعیم فی المعرفة، البيهقي فی الدلائل

۲۸۰۸..... خرشہ بن الحر سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ ایک سختی لکھی ہوئی دیکھی:

اِذَا تَوَدَّى لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ - الجمعة

جب نداء دی جائے نماز کے لیے جمع کے دن پس دوڑو واللہ ذکر کی طرف۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کو یہ کس نے املاء کروائی ہے؟ میں نے عرض کیا: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی ہم میں سب سے زیادہ منسوخ القرآن کی تلاوت کرتے ہی تم اس کو (فاسعوا الی ذکر اللہ کی بجائے) فامضوا الی ذکر اللہ پڑھو۔

ابوعبید، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف ۲۸۰۹ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ فامضوا الی ذکر اللہ پڑھتے سنا۔

الشافعی فی الامام، مصنف عبدالرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری السنن للبیہقی

۲۸۱۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

ومن عنده علم الكتاب - الدارقطني في الافراد، تمام ابن مردويه

یعنی علم الکتاب کی جگہ علم الکتاب یا علم الکتاب پڑھا۔

۲۸۱۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ (صراط الذین کی جگہ): صراط من انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔

وکعب، ابو عبید، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر ابن ابی داؤد فی الجزء من حدیثہ، السنن للبیہقی ۲۸۱۳ کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پڑھتے سنا کیسے سجدہ عتی حین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تجھے کس نے یوں پڑھایا؟ اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیسے سجدہ عتی حین۔ پڑھو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو لکھا: سلام علیک! ابابعد!

اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا اور اس کو صاف عربی والا قرآن بنایا اور قریش کے قبیلے کی لغت پر نازل فرمایا۔ پس جب میرا یہ خطبہ تمہارا پاس آئے تو لوگوں کو قریش کی لغت پر قرآن پڑھاؤ۔ اور ہذیل کی لغت پر مت پڑھاؤ۔ ابن الانباری فی الوقت، التاريخ للخطیب ۲۸۱۴ عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یوں پڑھتے سنا:

فی جنات يتساءلون عن المجرمين يا فلان ما سلككم في سقر - (حالانکہ اصل قرأت میں یا فلان کا اضافہ نہیں ہے) عمرو کہتے ہیں: مجھے لقیط نے خبر دی کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی پڑھتے سنا ہے۔ مصنف عبدالرزاق، عبد بن حمید، عبد اللہ بن احمد بن حنبل فی الزوائد علی الزهد للإمام احمد بن حنبل، ابن ابی داؤد

وابن الانباری معاً فی المصاحف، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۲۸۱۵ ابودریس رحمۃ اللہ علیہ خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ پڑھا کرتے تھے:

اذ جعل الذین کفروا فی قلوبہم الحمیۃ الجاہلیۃ ولو حمیتہم کما حموا نفسہ لفسد المسجد الحرام فانزل اللہ سکینہ علی رسولہ - سورۃ الفتح

(جبکہ موجودہ قرأت میں ولو حمیتہم کما حموا نفسہ لفسد المسجد الحرام کے الفاظ نہیں ہیں۔) چنانچہ یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو ان کو یہ بات گراں گذری۔ لہذا انہوں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا حضرت ابی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو پھر دوسرے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی بلایا جن میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے پوچھا: تم میں سے کون شخص سورۃ فتح پڑھے گا؟ چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آج کی قرأت کے مطابق سورۃ فتح پڑھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر غصہ ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: میں کچھ بات کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہو! حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ جانتے ہیں کہ میں اکثر حضور ﷺ کے پاس جاتا رہتا تھا اور آپ مجھے (قرآن) پڑھاتے تھے۔ جبکہ آپ دروازے ہی پر رہتے تھے۔ لہذا اگر آپ

چاہتے ہیں کہ میں لوگوں کو اسی طرح پڑھاؤں جس طرح مجھے حضور ﷺ نے پڑھایا ہے تو میں پڑھاؤں گا ورنہ میں تاحیات کسی کو ایک حرف بھی نہیں پڑھاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں تم پڑھاؤ۔ نسائی، ابن ابی داؤد فی المصاحف، مستدرک الحاکم نوٹ: ۲۷۴ پر روایت گزر چکی ہے۔

۲۸۱۶ ابوادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ دمشق کے کچھ لوگوں کے ساتھ سوار ہو کر مدینہ تشریف لائے۔ یہ لوگ اپنے ساتھ مصحف شریف بھی لائے تاکہ اس کو ابی بن کعب، زید بن ثابت، علی رضی اللہ عنہ اور مدینہ کے دوسرے اہل علم پر پیش کر سکیں۔ لہذا ایک دن ان کے ایک ساتھی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ آیت پڑھی:

اذ جعل الذین کفروا فی قلوبہم الحمیۃ حمیۃ الجاہلیۃ (ولو حمیتہم کما حموا الفسد المسجد الحرام)
(جبکہ آخری خط کشیدہ حصہ مشہور قرأت میں نہیں ہے) لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم کو یہ کس نے پڑھایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے ایک شخص کو کہا کہ ابی بن کعب کو بلا کر لاؤ اور دمشق کے ساتھی کو کہا تم بھی ان کے ساتھ جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنے اونٹ کو تیل ملتا ہوا دیکھا۔ دونوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کیا۔ مدنی شخص نے آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بلاوے کا پیغام دیا۔ ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: امیر المؤمنین نے مجھے کیوں بلایا ہے؟ مدنی شخص نے اپنے ساتھ دمشق کے شخص کے بارے میں آگاہ کیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دمشق کے شخص کو (سرزنش کرتے ہوئے) فرمایا: اے قافلہ والو! تم لوگ مجھے تکلیف پہنچانے سے باز نہیں آؤ گے؟ پھر حضرت ابی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے سمیٹ رکھے تھے اور ہاتھوں پر تیل لگا ہوا تھا (اونٹوں کو لگانے کے لیے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دمشق کے ساتھیوں کو فرمایا: پڑھو! انہوں نے اسی طرح پڑھا:

ولو حمیتہم کما حموا الفسد المسجد الحرام
حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ہی ان کو یوں پڑھایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تم پڑھو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عام قرأت پڑھ کر سنا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ میں تو اسی کو جانتا ہوں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اے عمر! تم جانتے ہو کہ میں (دربار رسول میں) حاضر رہتا تھا جبکہ تم لوگ غائب رہتے تھے، مجھے بلایا جاتا تھا اور تم کو روک دیا جاتا تھا۔ اس کے باوجود میرے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم چاہو تو میں اپنے گھر کو لازم پکڑ لیتا ہوں اور کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔ رواہ ابن ابی داؤد

۲۸۱۷ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وان کا دم مکرہم پڑھتے تھے (وان کان مکرہم کی جگہ)

ابو عبید، السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف
۲۸۱۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہم لوگ یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے:

لا ترغبوا عن آباءکم فانہ کفر بکم أو ان کفروا بکم ان ترغبوا عن آباءکم۔ الکجی فی سننہ
۲۸۱۹ ابن مجلو سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پڑھا:

من الذین استحق علیہم الاولیان۔ سورہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کذب تم جھوٹ بولتے ہو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انت اکذب نہیں، تم مجھ سے بڑے جھوٹے ہو۔ ایک شخص نے کہا: تم امیر المؤمنین کو جھوٹا کہتے ہو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں امیر المؤمنین کے حق کی تعظیم تم سے زیادہ کرتا ہوں لیکن کتاب اللہ کی تصدیق کرنے کی وجہ سے میں نے ان کی تکذیب کی ہے اور کتاب اللہ کی تکذیب کرنے میں امیر المؤمنین کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم (ابی رضی اللہ عنہ نے) سچ فرمایا۔ عبد بن حمید، ابن جریر، الکامل لابن عدی
استحق میں تاء پر ضمہ یا فتح پڑھنے کا اختلاف ہوا۔

۲۸۲۰ ابی صلت ثقفی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَمِنْ يَرِدُ اللَّهُ أَنْ يَضْلَهُ يَجْعَلُ صَدْرَهُ ضَيْقًا حَرَجًا - سورہ

جبکہ بعض صحابہ نے آپ کے پاس جرحاً میں راء کو کسور پڑھا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جرحاً کو راء کو مفتوح پڑھا تھا۔ لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتنا کہ کسی شخص کو بلاؤ۔ وہ فیصلہ کرے گا اور ہاں وہ مدحی ہونا چاہیے۔ لہذا ایک نوجوان کو لائے آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تم الحرجہ کس کو کہتے ہو؟ جوان نے جواب دیا: ہم لوگ الحرجہ ایسے درخت کو کہتے ہیں جو دوسرے درختوں کے درمیان ہو، کوئی چرنے والا موسیقی اس کے قریب جاتا ہے اور نہ کوئی وحشی جانور اور کوئی شے اس کے پاس نہیں جاتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی حال منافق کا ہے اس کے پاس بھی خیر کی کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابوالشیخ

فائدہ: جب جوان نے بھی الحرجہ راء کو مفتوح پڑھ کر اس کی تشریح کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید ہوگئی کہ یہ آیت میں: صدرہ ضیفا حرجاً ہے نہ کہ جرحاً۔

۲۸۲۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی مگر آپ رضی اللہ عنہ آخر تک سورہ جمعہ کی آیت یوں پڑھتے رہے:

فامضوا الی ذکر اللہ - عبد الرزاق، عبد بن حمید

۲۸۲۲ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا گیا کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ:

فاسعوا الی ذکر اللہ پڑھتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی ہم میں سب سے زیادہ منسوخ التلاوت آیتوں کو جانتے ہیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ: فامضوا الی ذکر اللہ پڑھتے تھے۔ عبد بن حمید

فائدہ: موجودہ مشہور قرأت فاسعوا الی ذکر اللہ ہی ہے۔ یہی نہیں دوسری چند جگہ پر بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے غیر مشہور قرأت منقول ہیں جو منسوخ ہیں۔

کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب آخری مرتبہ جمع قرآن کا کام ہوا اس وقت مکمل تحقیق کر کے حضور ﷺ سے آخری وقت میں جو تلاوتیں سنی گئیں تھیں ان کے مطابق قرآن پاک لکھا گیا۔ اگرچہ زیادہ تر منسوخ التلاوت آیات کے قاری حضرت ابی رضی اللہ عنہ ہی تھے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لیکن لازمی نہیں ہے کہ ہر اختلافی مقام پر ان کی قرأت منسوخ ہو۔ جیسا کہ ذیل کی روایت اس بات کی واضح عکاسی کرتی ہے۔

۲۸۲۳ عمرو بن عامر انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ - سورہ

الانصار کو مرفوع پڑھا اور اس کے بعد واؤ نہیں پڑھی (جیسا کہ آج کی قرأت میں والانصار والذین) لہذا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: والذین اتبعوہم باحسان ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی (حضرت زید کے مثل جواب میں) فرمایا: والذین اتبعوہم باحسان ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ اپنی اپنی انگلی سے ایک دوسرے کی ناک کی طرف اشارہ کرنے لگے (اور اپنی اپنی بات کو صحیح قرار دینے لگے) آخر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے حضور ﷺ نے یونہی پڑھایا ہے اور آپ تو بے کار بات کے پیچھے پڑے ہیں۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے، اچھا ٹھیک ہے، ہم ابی کی اتباع کرتے ہیں۔

ابوعبید فی فضائلہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ

۲۸۲۲ (عثمان رضی اللہ عنہ) ابوالمہمال سے مروی ہے کہ ہمیں خبر پہنچی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک دن منبر پر فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ وہ تمام حروف کافی شافی ہیں۔ وہ شخص کھڑا ہو جائے۔

چنانچہ اس قدر لوگ اٹھ کھڑے ہوئے جو شمار سے باہر تھے۔ انہوں نے اس کی شہادت دی (کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے) تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اور میں بھی تمہارے ساتھ شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ الحارث، مسند ابی یعلیٰ

۲۸۲۵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے یہ آیت یوں پڑھی:

وَلتكن منكم امة يدعون الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويستعينون الله على ما اصابهم

واولئك هم المفلحون۔ سورہ بقرہ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی داؤد وابن الانباری فی المصاحف

۲۸۲۶ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ”الا من اغترف غرفة“۔ سورہ

غرفہ میں غین کو ضمہ (پیش) کے ساتھ پڑھا (اور یہی مشہور آج کی قرأت میں ہے) جبکہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے غرفہ مفتوح بھی منقول ہے۔

السنن لسعيد بن منصور

۲۸۲۷ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہانی سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب مصاحف لکھے گئے تو میں عثمان رضی اللہ عنہ اور

زید رضی اللہ عنہ کے درمیان قاصد تھا۔ (ایک موقع پر) حضرت زید رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا: لم یتسنہ ہے یا لم یتسن۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لم یتسنہ یا کے ساتھ ہے۔

سورہ بقرہ۔ ابو عبید فی فضائلہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف

۲۸۲۸ ابوالزاہر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سورہ مائدہ کے آخر میں یہ لکھا:

لله ملك السموات والارض والله سمیع بصیر۔ سورہ مائدہ۔ ابو عبید فی فضائلہ

۲۸۲۹ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو: وریاشا پڑھتے سنا۔ بجائے: وریشا کے۔

سورہ ابن مردوہ

۲۸۳۰ حکیم بن عقال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ”ولبشوا فی کھفہم ثلث مائۃ سنین“ منوتہ پڑھتے ہوئے سنا۔ الخطیب فی التاریخ

۲۸۳۱ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ سے لکھوایا: وانسی خفت الموالی۔ (خاء اور فاء کے فتح اور تاء کے کسرہ کے ساتھ جبکہ اصل قرأت میں وانی خفت الموالی ہے۔) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی

قرأت کے معنی ہوں گے اور میرے مددگار کمزور پڑ گئے۔ ابو عبید فی فضائلہ، ابن المنذر، ابن اب حاتم

۲۸۳۲ حضرت عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آج کی قرأت جس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر دیا ہے یہ آخری موازنہ ہے۔

ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ:..... یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی مختلف اشیاء اور لوگوں کے دلوں میں محفوظ قرآن سے موازنہ کر کے مصحف تیار کیے گئے تھے۔ اور یہ ان کے بعد سب سے آخر میں انہی چیزوں کے ساتھ موازنہ کر کے مصحف شریف تیار کیا گیا تھا۔ یہی مطلب زیادہ قرین قیاس ہے جبکہ دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے حضور ﷺ نے آخری دور میں جس طرح قرآن پاک پڑھایا تھا اس کے مطابق یہ مصحف عثمان تیار کیا گیا جس کے مطابق آج قرآن کے تمام نسخے لکھے جاتے ہیں۔

۲۸۳۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے یوں پڑھا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ. سوره مستدرک الحاکم
 ۲۸۳۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ یوں پڑھتے تھے: فَاِنَّهُمْ لَا يَكْذِبُونَكَ (جبکہ مشہور قرأت فَاِنَّهُمْ لَا يَكْذِبُونَكَ ہے)۔ سورہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے معنی یہ ارشاد فرماتے تھے: لَا يَجِيشُونَ بِحَقِّ هُوَ حَقٌّ مِنْ حَقِّكَ۔ یعنی وہ لوگ اپنا کوئی ایسا حق پیش نہیں کر سکتے جو آپ کے حق سے زیادہ حق ہو۔ السنن لسعيد بن منصور، عبد بن حميد، ابن ابی حاتم، ابو الشيخ
 ۲۸۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ:

مَنْ الذِّينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاُولِيَانِ. تاء کے فتح کے ساتھ پڑھتے تھے۔ القریابی، ابو عبید فی فضائلہ، ابن جریر
 ۲۸۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یونہی پڑھا:

مَنْ الذِّينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاُولِيَانِ۔ (مستدرک الحاکم، ابن مردویہ
 ۲۸۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

وَعَلِمَ اَنْ فَيَكُمُ ضَعْفًا نِزِيهًا: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ۔ رواہ ابن مردویہ
 فائدہ: غالباً ضعف کے لفظ میں اختلاف ہے مشہور قرأت میں ضعفاء ہے۔ اس صورت میں معنی ہیں خدا نے جان لیا تم میں کمزوری ہے۔ لہذا ضعفاء کے کسرہ کے ساتھ معنی ہوگا خدا نے جان لیا تم میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس صورت میں کل شیء فی القرآن ضعف کا معنی بھی ٹھیک ہوگا کہ قرآن کی ہر چیز میں اضافہ ہے۔ واللہ اعلم بمعناہ الصواب۔

۲۸۳۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا: وَنَادَى نُوحَ ابْنَهَا. ابن الانباری و ابو الشيخ

۲۸۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا: وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْكُمْ جَائِزٌ (جبکہ اصل قرأت میں وَمِنْهَا جَائِزٌ ہے)۔ عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف

۲۸۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں پڑھتے تھے:

تَسْبِيحٌ لِّهِ السَّمَاوَاتِ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ تاء کے ساتھ (یعنی تاء کو تاء کے ساتھ پڑھتے تھے)۔ رواہ ابن مردویہ
 ۲۸۴۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں پڑھتے تھے:

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا نَزَلَ الْاَرْبُ السَّمَوَاتِ۔ سورہ
 یعنی رفع کے ساتھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کی قسم اللہ کا دشمن نہیں جانتا تھا بلکہ موسیٰ علیہ السلام ہی جانتے تھے (کہ) آسمانوں اور زمین کے پروردگار نے ہی اس کو نازل کیا ہے جبکہ علمت کی صورت میں مطلب ہوتا ہے کہ اللہ کا دشمن جانتا ہے)۔

السنن لسعيد بن منصور ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۲۸۴۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یوں پڑھا:

اَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا اَنْ يَتَّخِذُوا عِمَادَیْ مِنْ دُونِیْ اُولِیَاءَ

یعنی اَفَحَسِبَ کی جگہ اَفَحَسِبُ پڑھا۔ ابو عبید فی فضائلہ، السنن لسعيد بن منصور، ابن المنذر

۲۸۴۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ۔ ابن مردویہ، الخطیب فی التاریخ

۲۸۴۴ ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے مروی ہے کہ میں حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں ان کو پڑھا رہا تھا و خاتم النبیین۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور ارشاد فرمایا ان کو خاتم النبیین (ت کے فتح کے ساتھ) پڑھاؤ نہ کہ ت کے کسرہ کے ساتھ۔ ابن الانباری معاً فی المصاحف

۲۸۴۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا۔ (جبکہ مشہور قرأت من بعثنا ہے)۔

ابن الانباری فی المصاحف

۲۸۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا و نساوا یا ملک۔ (مشہور قرأت یا ملک ہے)۔ رواہ ابن مردویہ

۲۸۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا فممددة (جبکہ مشہور قرأت ممددة ہے)۔ عبد بن حمید

۲۸۴۸ عمروزی مر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پڑھتے ہوئے سنا:

والعصر۔ ونوائب الدهر ان الانسان لفي خسروانه فيه الى آخر الدهر۔

زمانہ کی قسم! اور زمانہ کے حوادث کی قسم! انسان خسارے میں ہے اور وہ آخر زمانہ تک اس میں ہے۔

الفریابی، ابو عیید فی فضائلہ، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف، مستدرک الحاکم

۲۸۴۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا:

اذا قومك منه يصدون۔

یعنی یصدون میں ضم کی جگہ کسرہ پڑھا اور یہی مشہور قرأت ہے۔ رواہ ابن مردویہ

۲۸۵۰ (مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضرت ابی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں جب سے اسلام لایا میرے دل بھی ایک چیز کھٹکنے کا

باعث بنی کہ میں نے کوئی آیت پڑھی اور دوسرے نے وہی آیت دوسری قرأت میں پڑھی۔ لہذا میں اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت لے کر حاضر

ہوا اور عرض کیا: آپ نے مجھے یہ آیت یوں یوں پڑھائی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا: کیا آپ نے مجھے یہی آیت اس طرح

نہیں پڑھائی۔ آپ ﷺ نے ہاں میں جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام دائیں طرف آئے اور میکیل علیہ السلام

بائیں طرف آئے۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: قرآن ایک حرف پر پڑھا و میکیل علیہ السلام نے فرمایا: زیادہ کرو۔ حتیٰ کہ جبریل علیہ السلام

سات حروف تک پہنچ گئے۔ ہر حرف کافی ثباتی ہے۔ مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابن منیع، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور

۲۸۵۱ ابو العالیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے

وانظر الى العظام كيف تنشزها۔ (یعنی نشزھا کی جگہ نشزھا) (مسند) اور یہی ہے۔

۲۸۵۲ حضور ﷺ کی حضرت جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے عرض کیا: اے جبریل علیہ السلام! مجھے ان پڑھ قوم کی

طرف بھیجا گیا ہے۔ جن میں بوڑھیاں، بوڑھے، غلام، باندی اور ایسے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں

پڑھی۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا۔

ابوداؤد الطیالسی، ترمذی، ابن منیع، الرویانی، السنن لسعید بن منصور

فائدہ: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت حسن صحیح ہے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کئی طریقوں سے منقول ہے۔

خلفاء راشدین اور ان سے قبل حضور اکرم ﷺ کے دور میں امینین ان پڑھ مسلمانوں کی تعداد زیادہ رہی جس کی وجہ سے من جانب اللہ ان کے لیے

مختلف قراءتوں پر قرآن پڑھنے کی اجازت دے دی گئی بعد میں جیسے جیسے تعلیم عام ہو گئی اللہ پاک نے تکوینی طور پر قرآن پڑھنا ایک ہی قرأت

میں محصور کر دیا۔ اگرچہ تشریحی طور پر اب بھی ہر حرف پر قرآن پڑھنا جائز ہے لیکن چونکہ اس میں امت کے اختلاف اور انتشار کا خدشہ تھا۔ اس لیے

خلفاء راشدین ہی کے دور سے ایک قرأت میں قرآن پڑھنے کو زیادہ اختیار کیا گیا۔

۲۸۵۳ رسول اللہ ﷺ اعجاز الراء کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام سے ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھان پڑھ امت کی طرف

بھیجا گیا ہے۔ جن میں قریب المرگ بوڑھے، بڑی بوڑھیاں اور غلام بھی ہیں (جو تعلیم حاصل کرنے سے عاجز ہیں) لہذا حضرت جبریل علیہ

السلام نے فرمایا: آپ ان کو ختم، میں کہ سات حروف (یعنی قراءتوں) پر قرآن پڑھ لیں۔ مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم

نوٹ: ۳۱۰۷ پر روایت گزری چکی ہے۔

۲۸۵۴ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک آیت پڑھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف پڑھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا آپ نے مجھے یوں یوں نہیں پڑھایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، کیوں نہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اور آپ نے مجھے یوں یوں نہیں پڑھایا؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ تم دونوں نے اچھا اور عمدہ پڑھا ہے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آپ کو کچھ عرض کرنے لگا تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر مار کر ارشاد فرمایا اے ابی بن کعب! مجھے قرآن پڑھایا گیا۔ پھر مجھ سے پوچھا گیا: ایک حرف پر یا دو حرف پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے جواب دیا دو حرفوں پر۔ لہذا میں نے بھی کہا: دو حرفوں پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے جواب دیا دو حرفوں پر۔ لہذا میں نے بھی کہا: دو حرفوں پر۔ پھر پوچھنے والے نے پوچھا: دو حرفوں پر یا تین حرفوں پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے کہا تین حرفوں پر۔ لہذا میں نے کہا تین حرفوں پر۔ حتیٰ کہ وہ سات حرفوں پر پہنچ گیا ان میں سے ہر حرف کافی شافی ہے۔ غفوراً رحیم! کہوں یا سمیعاً علیماً یا علیماً سمیعاً اللہ اسی طرح ہے۔ جب تک عذاب کی آیت کو رحمت سے بد نہ جائے یا رحمت کی آیت کو عذاب سے۔ مسند احمد، ابن منیع، نسائی، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعید بن منصور

۳۰۸۰ پر روایت گزری۔

۲۸۵۵ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں تھا۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اس نے جو قرأت کی۔ میں نے اس کی تردید کی۔ پھر دوسرا شخص مسجد میں آیا اور نماز میں اس شخص کے خلاف قرأت کی۔ پھر ہم نماز سے فارغ ہو کر سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا اس شخص نے ایسی قرأت کی ہے جس کی میں نے ان پر تکیہ کی۔ پھر یہ دوسرا شخص آکر دوسری طرح قرأت کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ دونوں نے پڑھ کر سنایا۔ آپ ﷺ نے دونوں کی تحسین فرمائی۔ لہذا میرے دل میں تکذیب (جھٹلانے کا) خیال سا ہوا جو جاہلیت میں بھی نہیں تھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے میری بدلی ہوئی کیفیت ملاحظہ فرمائی تو میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا۔ گویا میں دُر کے مارے اللہ کو دیکھنے لگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! میرے رب نے مجھے پیغام بھیجا تھا کہ ایک حرف پر قرآن پڑھاؤ۔ میں نے درخواست کی کہ میری امت پر آسانی کر دیجیے۔ لہذا اللہ پاک نے دوسری مرتبہ فرمایا: دو حرفوں پر پڑھاؤ۔ میں نے دوبارہ درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمائیے۔ اللہ پاک نے تیسری مرتبہ درخواست کی کہ ہر بارے کے بارے تمہاری ایک ایک دعا قبول ہوگی۔ پس میں نے دوبارہ دعا کی: اللھم اغفر لامتی، اللھم اغفر لامتی، اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لیے ذخیرہ کر لی ہے جس دن تمام مخلوق میری طرف متوجہ ہوگی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔ مسند احمد، مسلم

۲۸۵۶ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) نبی کریم ﷺ بنی غفار کے جوہڑ (تالاب) کے پاس تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے (آکر) فرمایا: اللہ پاک آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت ایک حرف پر قرآن پڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے عافیت اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میری اس طاقت نہیں رکھتی۔ جبریل علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک آپ کو حکم دیتا ہے آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے عافیت اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ حضرت جبریل علیہ السلام سہ بارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت تین حرفوں پر قرآن پڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے عافیت اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ جبریل علیہ السلام چوتھی بار تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت سات حرفوں پر قرآن پڑھے جس حرف پر بھی پڑھیں گے درست ہوگا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسلم، ابو داؤد، الدارقطنی فی الافراد

۲۸۵۷ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھا:

واتقوا يوماً تجزى نفس عن نفس شیئاً۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے لاتجزی پڑھایا ہے اور ولا تقبل منها شفاعۃ۔ (الاقبل کی) تاء کے ساتھ

پڑھایا ہے اور ولا یؤخذ منها عدل (یوخذ کی) یاد کے ساتھ پڑھایا ہے۔ رواہ مستدرک الحاکم ۲۸۵۸ ابی اسامہ اور محمد بن ابراہیم بھی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو پڑھ رہا تھا۔

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذین تبعوهم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بٹھہر گئے اور آدمی کو کہا دوبارہ پڑھو! اس نے دوبارہ پڑھا تو آپ نے پوچھا: کس نے پڑھایا ہے؟ اس نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس چلے کو کہا۔ لہذا دونوں حضرات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالمنذر! (ابی کی کنیت) کیا تم نے اس شخص کو یہ آیت پڑھائی ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نیچے کہتا ہے اور میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے منہ سے یونہی سنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تاکید آپ کو چھا: تم نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ پوچھا: حالانکہ آپ غصہ سے (بار بار پوچھ رہے) تھے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! اللہ پاک نے جبریل علیہ السلام پر نازل کی، جبریل علیہ السلام نے محمد کے قلب پر نازل کی اور اس کے بارے میں خطاب سے ان کی رائے پوچھی اور نہ اس کے بیٹے سے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (باوجودیکہ امیر المؤمنین تھے) وہاں سے ہاتھ اٹھائے ہوئے اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے نکلے۔ ابوالشیخ فی تفسیرہ، مستدرک الحاکم حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اطراف میں فرماتے ہیں اس روایت کی صورت میں مرسل ہے اور میں کہتا ہوں کہ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت کا ایک اور طریق ہے۔

اور اسی کے مثل ابن جریر اور ابوالشیخ وغیرہ نے عمرو بن عامر انصاری سے نقل کیا ہے جس کو ابوعبید نے فضائل میں، سنید، ابن جریر، ابن المنذر، اور ابن مردویہ نے بھی تخریج فرمایا ہے اور یہی طریق صحیح ہے۔ مستدرک الحاکم ۲۸۵۹ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو پڑھایا: یقص الحق وهو خیر الفاصلین۔ الدارقطنی فی الافراد، ابن مردویہ

حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت پر اختلاف

۲۸۶۰۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا۔ میں نے سورہ نحل کی ایک آیت پڑھی مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ میرے برابر بیٹھے ہوئے ایک شخص نے وہی آیت دوسری طرح پڑھی۔ میں نے اس سے پوچھا: تم کو یہ قرأت کس نے پڑھائی؟ اس نے رسول اللہ ﷺ کا نام لیا۔ اتنے میں ایک تیسرے شخص نے وہی آیت ہم دونوں کے خلاف طریقے پر پڑھی۔ میں نے پھر دونوں سے پوچھا: تم دونوں کو یہ کس نے پڑھایا؟ دونوں نے حضور اکرم ﷺ کا نام لیا۔ میں نے کہا: میں تم دونوں سے اس وقت تک جدا نہ ہوں گا جب تک تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نہ چلو۔ چنانچہ ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے آپ کو ساری خبر سنائی آپ نے مجھے پڑھنے کو کہا: میں نے پڑھا تو آپ نے درست قرار دیا۔ پھر دوسرے کو پڑھنے کو کہا اس کے پڑھنے پر بھی اس کو درست قرار دے دیا۔ پھر تیسرے کو پڑھنے کو کہا اس کے پڑھنے پر بھی اس کو درست قرار دیا۔ اس دن میرے دل میں جاہلیت کی طرح کاشک سایہ ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس حال میں دیکھا تو فرمایا: شاید تیرے اندر شیطان آگیا ہے۔ پھر آپ نے اپنی ٹہلی میرے سینے پر مار کر شیطان کو دفع کیا اور دعا کی اے اللہ اس سے شیطان کو نکال دے۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: رب کی طرف سے ایک آنے والا (فرشتہ) میرے پاس آیا۔ اور بولا: اے محمد! ایک حرف پر قرآن پڑھو۔ میں نے دعا کی اے پروردگار! میری امت پر تخفیف فرما دے۔ پھر دوبارہ میرے پاس فرشتہ آیا اور کہا: اے محمد! دو حرفوں پر قرآن پڑھو۔ میں نے دعا کی: اے پروردگار! میری امت پر تخفیف فرما۔ میرے پاس فرشتہ پھر آیا اور کہا: اے محمد! سات حرفوں پر قرآن پڑھو۔ اور آپ کے لیے ہر مرتبہ دعا کرنے پر ایک سوال پورا کیا جاتا ہے۔ میں نے دعا کی اے پروردگار! میری امت کی مغفرت فرما۔ اور تیسری دعا میں نے قیامت میں شفاعت

کرنے کے لیے موخر کر دی۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ابراہیم علیہ السلام بھی میر شفاعت کے لیے رغبت کریں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۹۰، ۳۰۹۱ اور ۳۸۵۵ پر روایت گزر چکی ہے۔

۳۸۶۱۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا ”قد بلغت من لدنی“ شقلہ (یعنی لام پر تشدید پڑھی من لدنی)۔

ابوداؤد، ترمذی، غریب، البزار، ابن جریر، الباوردی، ابن المنذر، الکبیر للطبرانی، ابن مردویہ

۳۸۶۲۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو تغزب فی حمئة پڑھایا۔

ابوداؤد الطیالسی، ابوداؤد، ترمذی، غریب، ابن جریر، ابن مردویہ

۳۸۶۳۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ”لتخذت علیہ اجرأ“ پڑھا۔ مسلم، الغوی، ابن مردویہ

۳۸۶۴۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے پڑھایا: ”وليقولوا درست“ یعنی سین کے جزم اور تاء کے فتح

کے ساتھ۔ رواہ مستدرک الحاکم

۳۸۶۵۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یوں پڑھا:

أَنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا۔

یعنی شروع میں دو ہمزہ کے ساتھ۔ ابن حبان، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۳۸۶۶۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے: اتخدت علیہ اجرأ پڑھا۔ الباوردی، ابن حبان، مستدرک الحاکم

۳۸۶۷۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پڑھا:

لَوْ شِئْتُ لَتَخَذْتُ عَلَيْهِ اجْرًا (یعنی تخت کی جگہ)۔ رواہ ابن مردویہ

۳۸۶۸۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا: فابوا ان یضیفوهما۔ (یعنی ان تصیفوهما کی جگہ)۔

رواہ ابن مردویہ

۳۸۶۹۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ فابوا ان یضیفوهما کے متعلق فرمایا یہ اہل بستی کہیں

لوگ تھے۔ (نسائی، الدیلمی، ابن مردویہ)

فائدہ: ... حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام دونوں ایک بستی میں پہنچے تو بستی والوں سے کھانا مانگا انہوں نے انکار کر دیا ان

کے متعلق حضور ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۳۸۷۰۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

فوجدنا فیہا جدارا ان ینقض فاقامہ فہدمہ ثم قعدیینہ۔

(جبکہ مشہور قرأت میں فہدمہ ثم قعدیینہ نہیں ہے)۔ ابن الانباری فی المصاحف، ابن مردویہ

۳۸۷۱۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان و ذکر ہم با یم اللہ اور ان کو اللہ کے ایام یاد

دلایئے کے متعلق ارشاد فرمایا (ایام سے مراد) اللہ کی نعمتیں ہیں۔ عبد بن حمید، نسائی، السنن للبیہقی، ابوداؤد الطیالسی

۳۸۷۲۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لیغرق اہلہا پڑھا (جبکہ مشہور قرأت لیغرق اہلہا ہے)۔ ابن مردویہ

۳۸۷۳۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا:

وکان وراءہم ملک یاخذ کل سفینة صالحة غصبا۔ (مشہور قرأت میں صالحة نہیں ہے)۔ رواہ ابن مردویہ

۳۸۷۴۔ ابن ابی حسن اپنے والد کے واسطے اپنے دادا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک فارسی شخص کو پڑھاتے

تھے۔ جب ان کو یہ پڑھایا:

ان شجرة الزقوم طعام الائم۔ اس نے ”طعام الیتیم“ پڑھا۔ نبی ﷺ وہاں سے گزرے تو اس کو فرمایا: طعام الظالم کہہ لو۔ اس نے کہہ لیا۔ پس اس (کی برکت) سے اس کی زبان صاف ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! اس کی زبان درست کرو اور اس کو پڑھاؤ تم کو اجر ملے گا۔ بے شک جس نے یہ قرآن نازل کیا اس نے اس میں کوئی غلطی نہیں چھوڑی اور نہ اس نے جس کے ذریعے یہ نازل کیا گیا۔ اور نہ ہی اس نے کوئی غلطی کی جس پر یہ نازل کیا گیا ہے۔ بے شک یہ قرآن واضح عربی میں ہے۔ رواہ الدیلمی

۲۸۷۵۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون۔ پڑھایا۔

ابوداؤد الطیالسی، مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۲۸۷۶۔ (انس رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی سب لوگ یوں پڑھتے تھے ہمالک یوم الدین۔ (یعنی ملک کی جگہ مالک پڑھتے تھے)۔ رواہ ابن ابی داؤد

رسول اللہ ﷺ پر ہر سال قرآن پیش ہوتا تھا

۲۸۷۷۔ (مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابی ظبیان سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہم سے دریافت فرمایا: تم دو قرآن توں میں سے کوئی قرأت کو پہلی شمار کرتے ہو؟ ہم نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) کی قرأت کو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ پر ہر سال ایک مرتبہ قرآن پیش کیا جاتا تھا۔ مگر جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ پر دو مرتبہ قرآن پیش کیا گیا۔ اور اس پیشی پر عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہوتے تھے۔ لہذا جو قرآن پاک منسوخ ہوا اور تبدیل کر دیا گیا اس پر تو وہ حاضر ہوئے لیکن یہ (آخری بار حاضر ہونا) ان پر شاق ہوا شاید ہمیں گئے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے باوجود اپنی فضیلت اور سن رسیدگی کے (اس اہم موقع پر حاضر نہ ہو سکے) اور یہ کام ایسے شخص کے سپرد کر دیا جو ان کے بیٹے کے قائم مقام تھے۔ (غالباً زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے)۔ اسی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کی کتابت وغیرہ کا کام حضرت زید بن ثابت کے سپرد کیا کیونکہ وہ حاضر تھے اور عبداللہ غائب رہتے تھے نیز اس لیے بھی کیونکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو لکھا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی۔ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کی۔ رواہ ابن عساکر

۲۸۷۸۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: تمہارے پیغمبر پر قرآن پاک سات دروازوں سے سات حروفوں پر نازل ہوا۔ جبکہ تم سے پہلے کتاب ایک ہی دروازے سے ایک ہی حرف پر نازل ہوتی تھی۔

ابن ابی داؤد، مستدرک الحاکم

۲۸۷۹۔ (ابو الطفیل رضی اللہ عنہ) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا

فمن تبع ہدی۔ (یعنی ہدای کی جگہ ہدی)۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

نوٹ: ۳۰۶۸ نمبر روایت کے ذیل حروف سے کیا مراد ہے کی مفصل بحث ملاحظہ فرمائیں۔

القرآء

۲۸۸۰۔ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) عبید بن میمون مرقی کہتے ہیں مجھے ہارون بن مسیب نے کہا تم کسی کی قرأت پر قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے نافع رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا۔ پوچھا نافع نے کس سے پڑھا۔ میں نے کہا: ہمیں نافع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انہوں نے اعرج عبدالرحمن بن ہرمز پر پڑھا اور اعرج نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر پڑھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر پڑھا۔ ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو قرآن سنایا اور فرمایا مجھے جبرئیل علیہ السلام نے حکم دیا کہ میں تجھ پر قرآن پیش کروں۔ (یعنی سناؤں)۔

الاصطط للطنبرانی

۲۸۸۱ (الشافعی) اسماعیل بن قسطنطین کہتے ہیں میں نے شبل پر پڑھا، شبل نے عبداللہ بن کثیر پر پڑھا۔ عبداللہ کہتے ہیں انہوں نے مجاہد پر (قرآن) پڑھا۔ مجاہد کہتے ہیں: انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر پڑھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے ابی رضی اللہ عنہ پر پڑھا اور ابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ پر پڑھا۔ مستدرک الحاکم، ابن عساکر

۲۸۸۲ (انس رضی اللہ عنہ) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں معاذ، ابی، سعد اور ابو زید رضی اللہ عنہم نے قرآن پڑھ لیا تھا۔ میں نے پوچھا: ابو زید کون ہیں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بچاؤں میں سے تھے کوئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

باب الدعاء

فصل..... فضائل دعا

۲۸۸۳ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا سے عاجز مت ہو۔ اللہ نے مجھ پر یہ نازل فرمایا: کیا ہے

ادعونی استجب لکم سورہ
مجھے بکاروں میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔
ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا رب (خود) پکار کر سننا ہے یا کوئی اور راستہ ہے؟
چنانچہ اللہ پاک نے یہ فرمان نازل فرمایا:
واذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ سورہ

اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے سوال کریں تو (تو کہہ دے) میں (ان کے بالکل) قریب ہوں۔ رواہ مستدرک الحاکم

۲۸۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: (کسی طرح کی تدبیر اور) احتیاط تقدیر کو نہیں ٹال سکتی لیکن دعا تقدیر کو ٹال سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنهم عذاب الخوی فی الحیاة الدنیا ومتعناهم الی حین۔ سورہ یونس ۹۸
ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائی تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت کا عذاب دور کر دیا اور ایک مدت تک (فوائد دنیا سے) ان کو نفع اندوز رکھا۔ ابن ابی حاتم، اللالکائی فی السنۃ

۲۸۸۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

دعا مومن کی ڈھال ہے اور جب دروازہ کھٹکھٹانا بے تحاشا ہو جائے تو کھول ہی دیا جاتا ہے۔ الخلی فی الخلیات

۲۸۸۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا تو میں یہ یہ کہہ رہا تھا: اللہم ارحم منی آپ ﷺ نے میرے شانوں کے درمیان ہاتھ مارا اور فرمایا: (اللہ کی رحمت کو) عام کر دو اور (صرف اپنے لیے) خاص نہ کرو۔ بے شک خصوصی اور عموم کے درمیان آسمان و زمین جیسا فاصلہ ہے۔ رواہ الذہبی

۳۲۵۸ پر روایت کی شرح ملاحظہ فرمائیں۔

۲۸۸۷ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

دعا میں خوب کوشش (اور کثرت) کرو بے شک جب کثرت سے دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے تو دروازہ آخر کھول دیا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فصل.....دعا کے آداب میں

۲۸۸۸ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہ گراتے تھے جب تک ان کو اپنے چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔ ترمذی، صحیح غریب، مستدرک الحاکم کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (بمعنی ضعیف) ہے۔ حماد بن علی اس میں متفرد ہیں اور وہ قلیل الحدیث بھی ہیں اور ضعیف بھی ہیں جن کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔ جبکہ امام حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کے مثل اور بھی مرویات ہیں انہی میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ ان تمام احادیث کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ روایت کو بھی حسن درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

تحفة الاحوذی ۳۲۸/۹

۲۸۸۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اجازت الزیت کے پاس ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کے ساتھ دعا کرتے دیکھا، جب آپ دعا سے فارغ ہو گئے تو آپ نے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیے۔ عبد الغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۲۸۹۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کے بارے میں تنگ دل پاتا ہوں جو ناممکن شے کے بارے میں اللہ سے سوال کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی حقیقت تو اللہ نے واضح کر دی ہے۔ الدارمی، ابن عبد البر فی العلم

فتنہ سے پناہ مانگنے کا طریقہ

۲۸۹۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ایک شخص کو فتنہ سے پناہ مانگتے ہوئے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ میں اس کے الفاظ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پھر اس شخص کو فرمایا: کیا تو اپنے رب سے یہ سوال کر رہا ہے کہ وہ اہل وعیال اور مال و دولت نہ عطا کرے یا فرمایا: اہل واولاد نہ دے۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: کیا تو پسند کرتا ہے کہ اللہ تجھے مال اور اولاد نہ دے۔ پس جو بھی فتنہ سے پناہ مانگنا چاہے وہ فتنے کی گمراہیوں سے پناہ مانگے۔ ابن ابی شیبہ، ابو عییدہ فائدہ:..... اللہ پاک نے قرآن پاک میں مال واولاد کو فتنہ ارشاد فرمایا ہے یعنی یہ آزمائش ہیں۔ لہذا فتنہ سے پناہ مانگنا مال واولاد سے پناہ مانگنا ہے۔ لہذا یہ دعا کرے کی اے اللہ! میں گمراہ کرنے والے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اللهم انی اعوذ بک من الفتنة المضللة۔

۲۸۹۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھا لیتے تھے اور جب فارغ ہوتے تو دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔ مستدرک الحاکم

۲۸۹۳ (عثمان رضی اللہ عنہ) ایک شخص دعا کرتے ہوئے ایک انگلی سے اشارہ کر رہا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطان کے لیے تھوڑا ہے۔ سفیان الثوری فی الجامع، السنن للبیہقی

۲۸۹۴ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ سے ہدایت اور درستی کا سوال کرو۔ اور ہدایت کے ساتھ سیدھے راستے کو اور درستی سے تیرے نشانے کی درستی یاد کرو۔

ابوداؤد الطیالسی، الحمیدی، مسند احمد، العدنی، مسلم، ابوداؤد، نسائی، مسند ابی یعلیٰ، الکبیری ویوسف القاضی فی

سننہما، جعفر الفریابی فی الذکر، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۲۸۹۵ حضور ﷺ سے جب کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو آپ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ اگر اس کام کو کرنے یا اس چیز کو عطا کرنے کا خیال ہوتا تو نعم

ہاں فرمادیتے۔ اور اگر نہ کرنے کا خیال ہوتا تو خاموش ہو جاتے لیکن لا یعنی نہیں کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک اعرابی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا۔ آپ خاموش رہے۔ اس نے پھر سوال کیا آپ خاموش رہے۔ اس نے تیسری بار بھی سوال کر دیا تب آپ ﷺ نے چمڑے کے انداز میں فرمایا: اے اعرابی! سوال کر جو بھی چاہتا ہے۔ صحابہ کرام اس کی ذات پر رشک کرنے لگے، صحابہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید یہ جنت مانگے گا۔ لیکن اعرابی نے کہا: میں آپ سے سواری کا جانور مانگتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے دیا۔ اعرابی نے پھر کہا اور میں زاد (یعنی توشہ) کا بھی سوال کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے دیا۔ صحابہ فرماتے ہیں ہمیں اس پر بہت تعجب ہوا کہ (ہر چیز مانگ سکتا تھا لیکن یہ اتنی حقیر چیزوں پر راضی ہو گیا) پھر نبی کریم ﷺ نے اعرابی کے بارے میں فرمایا: اس اعرابی اور بنی اسرائیل کی بڑھیا کے سوالوں کے درمیان کتنا فرق ہے؟ پھر آپ ﷺ نے (اس کی وضاحت میں اس بڑھیا کا قصہ) ارشاد فرمایا:

جب موسیٰ علیہ السلام کو حکم سمندر عبور کرنے کا ملا اور آپ سمندر تک پہنچے تو جانوروں کے چہرے مڑ گئے (یعنی سمندر نے راستہ نہ دیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے پروردگار! یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ (اور سمندر راستہ نہیں دے رہا اور تیرا حکم ہے کہ اس کو عبور کروں) اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: تم یوسف علیہ السلام کی قبر کے پاس جواپنے ساتھ اس کی ہڈیوں کو لے لو۔ (پھر سمندر تم کو راستہ دے گا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تو قبر زمین کے برابر ہو چکی تھی۔ (اور اس کا کوئی نام و نشان نہ تھا) موسیٰ علیہ السلام کو پتہ نہ چل رہا تھا کہ قبر کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: اگر کوئی ہم میں سے ان کی قبر کو جان سکتا ہے تو فلاں بڑھیا ہی ہے جس کو شاید اس کا علم ہو۔

حیدر آباد سندھ

یوسف علیہ السلام کی قبر

موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پیغام بھیج کر بلایا اور پوچھا کیا تو جانتی ہے کہ یوسف علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟ بڑھیا نے ماں میں جواب دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے اس کا پتہ دو۔ بڑھیا بولی: سب گز نہیں اللہ کی قسم! جب تک تم میرا سوال پورا نہ کرو۔ موسیٰ نے فرمایا: بولو تمہیں تمہارا سوال دیا۔ بڑھیا بولی: میں تم سے سوال کرتی ہوں کہ جنت میں جس درجہ میں تم کو جگہ ملے اسی درجہ میں مجھے بھی رکھنا دیا جائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم صرف جنت کا سوال کرلو۔ بڑھیا بولی: نہیں۔ اللہ کی قسم! میں تو تمہارے ساتھ ہی ہونا چاہتی ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام بار بار اس کو منع فرماتے رہے۔ آخر اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی اس کو اس کا سوال، یہ وہ (یعنی حانی بھرو) اس سے تمہارے حق میں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس کا سوال دیا اور تب بڑھیا نے پتہ بتایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہڈیوں کو نکالا اور سمندر عبور کیا۔ الاوسط للطبرانی، الخزانة فی مکرم الاخلاق

۸۹۶ (سعد رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں دعا میں دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرتا تھا آپ ﷺ پاس سے گزرے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا ایک (ایک) (یعنی ایک انگلی سے اشارہ کرو)۔ ابن حبانہ

۸۹۷ (مسند طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ) ابن ابی الدنیا اپنی کتاب محاسبۃ النفس میں فرماتے ہیں: مجھے عبدالرحمن بن صالح الحارثی عن لیث کی سند سے بیان کیا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

ایک شخص نے ایک ان اپنے کپڑے اتارے اور تیز دھوپ میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ اور اپنے نفس کو ڈانٹنے لگا: لے مزہ چکھ جہنم کی آگ کا۔ (لے مزہ چکھ جہنم کی آگ کا) تو رات کو تو سردار بنا پڑا رہتا ہے اور دن کو اگر خان بنا پڑتا ہے۔ اس شخص کی اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ پر نظر پڑی، آپ ایک درخت کے سائے تلے بیٹھے تھے۔

لہذا وہ شخص زمین سے اٹھ کر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھ پر میرا نفس غالب آ گیا تھا (اس وجہ سے اس کو سزا دے رہا تھا) نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا: تیرے لیے آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور اللہ پاک تیرے ساتھ ملا کر پرفخر فرما رہے ہیں۔ پھر آپ

ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا اپنے بھائی سے توشہ حاصل کرلو۔ پس کوئی کہنے لگا اے فلاں! میرے لیے دعا کر دے۔ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو فرمایا: تم ان سب کے لیے دعا کر دو۔ وہ شخص دعا کرنے لگا:

اللهم اجعل التقوی زادهم واجمع علی الهدی امرهم۔

اے اللہ تقویٰ کو ان کا توشہ بنادے اور ہدایت پر ان کے کام کو جمع کر دے۔

نبی ﷺ نے دعا کی اللهم سدده اے اللہ اس کو (دعا میں) درست راہ سمجھا۔ پھر اس شخص نے یہ دعا (بھی) کی: واجعل الجنة مأبہم اور جنت کو ان کا ٹھکانہ بنادے۔ ابن ابی الدنیا فی محاسبة النفس

۲۸۹۸ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضور اکرم ﷺ جب کسی کے لیے دعا فرماتے تو اپنی ذات سے ابتداء فرماتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو ذکر فرمایا اللہ کی رحمت ہو ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر، اگر وہ صبر کرتے تو اپنے ساتھی سے بڑی تعجب خیز چیزیں دیکھتے لیکن انہوں نے یہ کہا:

ان سألتک عن شیء بعد ہا فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذراً۔ الکہف: ۷۶

اس کے بعد اگر میں (پھر) کوئی بات پوچھوں (یعنی اعتراض کروں) تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا کہ آپ میری طرف سے عذر (کے قبول کرنے میں غایت کو پہنچ گئے)۔

یوں خود ہی انہوں نے اپنے ساتھی کو ڈھیل دے دی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن منیع، ابن قانع، ابن مردویہ فائدہ: ۲۸۸۶ روایت میں خصوصیت کی بجائے عمومیت کا حکم دیا گیا یعنی سب کے لیے دعا کرو اسی طرح روایت ۲۸۹۷ میں بھی عام دعا کرنے کا حکم دیا۔ جبکہ اس روایت میں اور آنے والی چند روایات میں اس بات کی تعلیم ہے کہ پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اس دعا میں سب کو شامل کر لے جیسے نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہم پر رحم فرما۔

اللهم افتح لنا ابواب الدعاء واجابتہا۔

۲۸۹۹ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا میں کسی کا ذکر کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا کرتے۔

۲۹۰۰ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ (دعا میں) جب انبیاء میں سے کسی کا ذکر کرتے تو اپنی ذات سے ابتداء فرماتے تھے اور یوں کہتے تھے: اللہ کی رحمت ہو ہم پر، ہود اور صالح پر۔ مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم ۲۹۰۱ آپ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ انبیاء میں سے کسی کا ذکر فرماتے تو یوں فرماتے: اللہ پاک ہم پر، ہود پر، صالح پر اور موسیٰ پر رحم فرمائے اسی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام کا ذکر فرماتے تھے۔ ابن قانع، ابن مردویہ

دنیا و آخرت کی بھلائی مانگئے

۲۹۰۲ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس آئے وہ (بیماری اور عبادت و محنت و مشقت) کی وجہ سے پر نوچے ہوئے چوڑے کی طرح پڑا تھا۔

نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: تو اللہ سے کوئی دعا کرتا تھا کیا؟ اس نے عرض کیا: میں دعا کرتا تھا کہ اے اللہ! تو آخرت میں جو مجھے سزا دینا چاہتا ہے وہ دنیا ہی میں دیدے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے یوں کیوں نہیں کہا:

اللهم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ چنانچہ اس نے یہ دعا کی تو اللہ نے

اس کو شفاء بخش دی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۰۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اگر سودعا میں بھی کرتے تب بھی شروع میں، آخر میں اور درمیان میں یہ دعا ضرور کرتے:

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ رواہ ابن النجار

۴۹۰۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس داخل ہوئے، وہ (بیماری کی وجہ سے) گویا ایک پرندہ (کی طرح بے جان) ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے اپنے پروردگار سے کوئی سوال کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: میں یہ دعا کیا کرتا تھا: اے اللہ! تو جو سزا مجھے کل آخرت میں دینا چاہتا ہے وہ آج دنیا ہی میں جلد دے دے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو ہرگز اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو نے یوں کیوں نہیں کہا:

اللهم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

چنانچہ آدمی نے یہ دعا کی تو وہ (بیماری کی کیفیت اس سے) چھٹ گئی۔ رواہ ابن النجار

۴۹۰۵ اسحاق بن ابی فروہ، ربیعہ الرقاشی کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندۂ مومن اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاک جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں تم اس کو جواب مت دو۔ میں چاہتا ہوں کہ اور اس کی آواز سنوں۔ اور جب فاجر شخص دعا کرتا ہے تو اللہ پاک جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں: اے جبرئیل علیہ السلام! اس کی حاجت جلد پوری کر دو میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔

رواہ ابن النجار

۴۹۰۶ (مسند سلمۃ بن الاکوع) سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو جب بھی دعا کرتے دیکھا آپ نے

سبحان ربی الاعلیٰ والوہاب پڑھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۴۹۰۷ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: میں قرآن سیکھنے کی ہمت نہیں رکھتا تو اس کے بدلے مجھے کیا کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو:

سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر

آدمی نے کہا: اس طرح اور اس نے پانچوں انگلیاں ملا لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو اللہ کے لیے ہیں آدمی نے پوچھا: پھر میرے لیے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم یوں کہا کرو:

اللهم اغفر لی وارحمی واهدنی وارزقنی۔

پھر آدمی نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے پوچھا: یوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ خیر کے ساتھ بھر لیے۔

مصنف عبدالرزاق

فائدہ: آدمی نے پہلے ایک مٹھی بند کر کے پوچھا کہ اس طرح ان کلمات کو تھام لوں اور ان کو حرز جان بنالوں تو میرے لیے کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ تو فقط پروردگار کی خوشنودی کے لیے ہیں۔ اور تمہارے فائدے کے لیے یہ دعا میں ہیں تب اس نے دونوں مٹھیاں بند کر کے پوچھا: ان دونوں چیزوں کو زندگی سے وابستہ کر لوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور اس طرح تم دونوں ہاتھوں میں خیر بھر لو گے۔

۴۹۰۸ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: ابہتال یہ ہے۔ پھر آپ دونوں ہاتھ کھول کر ان کی پشت اپنے منہ کی طرف کر لی اور دعا اس طرح ہے پھر آپ نے دونوں ہاتھ (تھیلیاں سامنے کر کے) ڈاڑھی کے نیچے کر لیے۔ اور اخلاص اس طرح ہے پھر انگلی سے اشارہ کر کے دکھایا۔ مصنف عبدالرزاق

فائدہ: ابہتال: یعنی خوب گڑ گڑانا اور آہ وزاری کرنا۔ دعا معلوم ہے اور اخلاص یعنی انگلی سے اشارہ کرنا جس طرح تشہد میں کیا جاتا ہے اور دل میں یہ خیال کرنا اے اللہ ایک تجھ کو پکارتا ہوں میری پکار سن لے یہ اخلاص ہے۔

۳۹۰۹ . نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تو ایک ہے۔ جب بھی تو انگلی سے اشارہ کرے تو ایک انگلی سے اشارہ کر۔ رواہ عبد الرزاق

۳۹۱۰ . ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی:

اے اللہ! مجھے میرے شوہر نبی ﷺ سے فائدہ پہنچاتا رہ اور میرے باپ ابوسفیان سے اور میرے بھائی معاویہ سے بھی مجھے فائدہ دیتا رہ۔

نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا تم نے تو اللہ سے متعین عمروں گئے چنے ایام اور تقسیم شدہ رزق کے بارے میں سوال کیا ہے۔ حالانکہ اللہ پاک کسی بھی شے کے وقت سے پہلے اس کا فیصلہ فرماتے ہیں اور نہ کسی شے کو اس کے وقت آنے پر مؤخر فرماتے ہیں۔ لہذا اگر تم اللہ سے یہ سوال کرنی کہ وہ تم کو قبر کے عذاب اور جہنم کی آگ سے پناہ دے تو یہ زیادہ بہتر اور افضل ہوتا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسلم، ابن حبان

۳۲۳۸ پر روایت گزر چکی ہے۔

۳۹۱۱ . (ابو امامۃ الباہلی) ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے تو ہمارے دلوں میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ ﷺ ہمارے لیے دعا فرمادیں۔ اور آپ ﷺ نے ہمارے لیے واقعہ دعا فرمادی:

اللہم اغفر لنا وارحمنا واراض عنا وتقبل منا وادخلنا الجنة ونجنا من النار واصلح لنا شأننا کلمہ۔

اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہم سے ہماری دعا قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات مرحمت فرما اور ہمارے تمام کاموں کو اچھا کر دے۔

حضور ﷺ یہ دعا فرما چکے تو ہم نے خواہش کی کہ مزید اور دعائیں ہم کو دیدیں۔ ادھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے لیے تمام کاموں کی (دعا کر کے اس) کو جمع کر دیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۹۱۲ . (ابو الدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

خوشی کے دن اللہ سے دعا کر، ان شاء اللہ وہ رنج و غم کے دن بھی تیری دعا قبول کرے گا۔ رواہ مستدرک الحاکم

۳۹۱۳ . (ابو ذر رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

نیکی کے ساتھ تھوڑی سے دعا بھی کافی ہے، جس طرح بہت سے کھانے کے لیے تھوڑا سا نمک کافی ہو جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۹۱۴ . (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب موسیٰ بن عمران علیہ السلام دعا فرماتے تھے تو حضرت ہارون (بن عمران) علیہ السلام آمین کہتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں آمین اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ مصنف عبد الرزاق

دعا میں کوشش و محنت

۳۹۱۵ . (عائشہ رضی اللہ عنہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا اس قدر مانگتے تھے کہ میں بھی آپ کے ہاتھ اٹھانے سے تھک جاتی تھی:

اللہم انما انا بشر فلا تعذبني بشتم رجل شتمته أو آذيتہ۔

اے اللہ! میں بھی ایک بشر ہوں اگر میں نے کسی کو برا بھلا کہہ دیا ہو یا کسی کو تکلیف دیدی ہو تو مجھے اس پر عذاب نہ دیجئے گا۔

مصنف عبد الرزاق

۳۹۱۶ . (مرسل طاووس رحمۃ اللہ علیہ) طاووس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک قوم پر بددعا فرمانے لگے تو اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بہت بلند کر دیئے۔ (آپ کے نیچے) اونٹنی چکرانے لگی تو آپ نے ایک ہاتھ سے اونٹنی (کی مہار) تھامی اور

دوسرا ہاتھ اونٹنی کی طرف بلند رہنے دیا۔ مصنف عبد الرزاق

۴۹۱۷ (مرسل عروہ رحمۃ اللہ علیہ) حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دیہاتی قوم کے پاس سے گزرے، جو اسلام لا چکے تھے۔ اور لشکریوں نے ان کے علاقوں کو تہہ وبالا کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے خوب پھیلا کر ان کے لیے دعا کی ایک دیہاتی نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور پھیلائیے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں کو چہرے کے سامنے (آخر تک) پھیلا دیا اور آسمان کی طرف بلند نہیں کیا۔ مصنف عبد الرزاق

۴۹۱۸ (مرسل الزہری رحمۃ اللہ علیہ) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعائیں اپنے ہاتھوں کو سینے تک بلند کر لیتے تھے۔ پھر (فراغت کے بعد) دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیتے تھے۔ مصنف عبد الرزاق

۴۹۱۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے علاوہ بھی دعا فرماتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

یہی روایت ایک جامع دعا کے ساتھ ۳۲۱۰ پر گزر چکی ہے۔

۴۹۲۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ پر جانے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے اجازت دیدی اور فرمایا: اے بھائی! اپنی دعائیں ہمیں بھی شریک رکھنا اور دعا کے وقت ہمیں نہ بھولنا۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، مصنف عبد الرزاق

عافیت کی دعا کی اہمیت

۴۹۲۱ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ پہلے سال ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: آگاہ رہو! لوگوں میں یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی شے تقسیم نہیں ہوئی۔ یاد رکھو! سچائی اور نیکی دونوں جنت میں جائیں گی اور جھوٹ اور بدی دونوں جہنم میں جائیں گی۔

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان فی روضۃ العقلاء، الدارقطنی فی الافراد، السنن لسعید بن منصور

۴۹۲۲ جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ میں منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو یاد کر کے رونے لگے پھر ارشاد فرمایا: اللہ سے عافیت کا سوال کرو پھر فرمایا: بے شک یقین کے بعد عافیت کے مثل کوئی چیز کسی کو عطا نہیں کی گئی۔

نسائی، حلیۃ الاولیاء

۴۹۲۳ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے بیچ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ بے شک (ایمان کے) یقین کے بعد عافیت سے افضل کوئی شے کسی کو عطا نہیں کی گئی۔ اور شک و شبہ سے بچو، یقیناً کفر کے بعد شک سے زیادہ سخت کوئی چیز کسی کو نہیں دی گئی۔ تم پر سچائی لازم ہے۔ کیونکہ سچائی نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے۔ جھوٹ سے بچو بے شک وہ بدی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔ ابن جریر فی تہذیب الآثار، ابن مردودہ

۴۹۲۴ اوسط رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے سال رسول اللہ ﷺ میری اس جگہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا: اللہ سے معافا قیا فرمایا عافیت کا سوال کرو۔ بے شک یقین کے بعد معافا قیا عافیت سے بڑھ کر کوئی افضل شے کسی کو نہیں دی گئی۔ تم پر سچائی لازم ہے کیونکہ سچائی نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں جائیں گی۔ جھوٹ سے بچو، کیونکہ وہ بدی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو، بغض نہ رکھو، قطع تعلقی نہ کرو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی نہ کرو۔ اور اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ نے تم کو اس کا حکم دیا ہے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم

فائدہ:..... عافیت اور معافۃ دونوں کا ایک ہی مطلب ہے دنیا و آخرت میں ہر طرح کی تکلیف اور پریشانی سے نجات۔
 ۴۹۲۵ حضرت عمرو رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ (کی وفات کے بعد ان) کی جگہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے تمہارے نبی ﷺ کو پہلے سال موسم گرما میں اسی جگہ کھڑے ہوئے فرماتے سنا: یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں دھڑکنے لگیں۔ پھر فرمایا:

میں نے تمہارے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ سے مغفرت اور دنیا و آخرت میں عافیت اور درگزر کرنے کا سوال کرو۔ مسند ابی یعلیٰ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند جید (عمدہ) ہے۔

۴۹۲۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس منبر (رسول) پر فرماتے سنا: میں نے اسی روز پہلے سال رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا تھا: یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غمگین ہو گئے اور روپڑے پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کلمہ اخلاص کے بعد تم کو عافیت جیسی کوئی چیز نہیں دی گئی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔

مسند احمد، ابن حبان

۴۹۲۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا تم جانے ہو یہاں رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تھے یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ روپڑے۔ یہی بات پھر دہرائی پھر روپڑے۔ پھر دہرائی اور پھر روپڑے پھر فرمایا: انسانوں کو اس دنیا میں عفو اور عافیت سے بڑھ کر افضل کوئی شے عطا نہیں کی گئی لہذا اللہ سے ان دونوں چیزوں کا سوال کیا کرو۔

نسائی، مسند ابی یعلیٰ، الدارقطنی فی الافراد

عافیت کی دعا مانگنا چاہئے

۴۹۲۸ رفاعہ رحمۃ اللہ علیہ بن رافع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منبر رسول اللہ ﷺ پر فرماتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی یاد میں روپڑے۔ پھر یہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: میں نے اسی گرمیوں میں پہلے سال رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللہ سے دنیا و آخرت میں عفو، عافیت اور یقین کا سوال کرو۔ مسند احمد، ترمذی حسن غریب

۴۹۲۹ ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سہل رحمۃ اللہ علیہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں، حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم لوگ روضہ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور منبر پر چڑھ گئے۔ پھر اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا:

اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہلے سال ان لکڑیوں پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

کسی بندے کو اچھے یقین اور عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔ پس اللہ سے حسن یقین اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ البزار سہل کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث مرفوع منقول نہیں ہے۔

۴۸۳۰ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: لوگوں کو یقین اور عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ پس ان دونوں چیزوں کا اللہ سے سوال کرو۔ مسند احمد یہ روایت منقطع الاسناد ہے۔

۴۹۳۱ ثابت بن الحجاج سے مروی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ پہلے سال تمہارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور یہ فرمایا تھا: اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ بے شک کسی بندے کو یقین کے سوا عافیت سے بڑھ کر کوئی شے نہیں دی گئی۔ اور میں بھی اللہ سے یقین اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ مسند ابی یعلیٰ

کلام: ... یہ روایت بھی منقطع الاسناد ہے۔ لیکن امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے متصل اور منقطع بہت سے طریق ہیں جس کی وجہ سے حدیث صحت کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔ بحوالہ کنز العمال ج ۲ ص ۶۲۷

۴۹۳۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عز وجل سے دنیا و آخرت کی عافیت اور مغفرت کا سوال کرو۔

۴۹۳۳ بواسطہ عبداللہ بن جعفر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کوئی دعا سب سے افضل ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ سے مغفرت اور عافیت کا سوال کرو۔ رواہ ابن النجار

فائدہ: ... بلا شک جب انسان کو دنیا و آخرت کی ہر تکلیف اور مصیبت سے نجات مل جائے اس سے بڑھ کر اور کیا شئی ہو سکتی ہے اور یہی عافیت اور مغفرت کا حاصل ہے۔

۴۹۳۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا نبی اللہ! کوئی دعا افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رب دے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرو۔ بے شک تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ نسائی

۴۹۳۵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک شخص پر گزر ہوا جو کہہ رہا تھا: اللھم انی اسألك الصبر۔ اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔ تو نے تو اللہ سے مصیبت کا سوال کر لیا ہے، عافیت کا سوال کر۔

اسی طرح آپ ایک دوسرے شخص کے پاس سے گزرے جو کہہ رہا تھا: اللھم انی اسألك تمام النعمة اے اللہ! میں تجھ سے کامل نعمت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابن آدم! جانتا ہے کمال نعمت کیا شئی ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک دعا ہے، میں خیر کی امید سے مانگ رہا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کمال نعمت جنت کا دخول اور جہنم سے نجات ہے۔

یونہی حضور ﷺ کا ایک شخص ک پاس سے گزر ہوا، جو کہہ رہا تھا: یا ذا الجلال والاكرام حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے دعا قبول ہوگی سوال کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

ممنوع الدعاء

۴۹۳۶ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی (دیبائی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ تشریف فرما تھے۔ اعرابی نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دعا کی:

اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی کو اپنی رحمت میں شریک نہ کر۔ نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے ایک وسیع شے کو تنگ کر دیا ہے۔ پھر اعرابی اسی وقت وہاں سے ہٹ کر مسجد کے کونے میں پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس کی طرف لپکے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ تم کو آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے نہ کہ مشکل پیدا کرنے والا۔

۴۹۳۷ السنن لسعيد بن منصور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو دعا کرتے دیکھا، وہ دعا کرتے ہوئے انگوٹھوں کو پاس والی دونوں انگلیاں اٹھا رہی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تو ایک ہی ہے یوں اس کو دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنے سے منع کیا۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۳۸ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہل مکہ کے قصہ گو و اعظا کو فرمایا دعا میں قافیہ بندی سے اجتناب کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو خوب دیکھا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

دعا کی قبولیت کے اوقات

۴۹۳۹ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارش کے پہلے قطرے سے اپنے سر کھول دیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے یہ بارش ہمارے پروردگار کے پاس سے ابھی ابھی آئی ہے جو برکت سے بھرپور ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: روایت میں ایک راوی ایوب بن مدرک ہے جو مترک اور ناقابل اعتبار ہے۔ ابن عساکر بحوالہ کنز ج ۲ ص ۲۲۹
۴۹۴۰ (عطاء) عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: تین وقتوں میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ اذان کے وقت، بارش برستے وقت اور دونوں شکروں کی مذبحیہ کے وقت۔ السنن لمسعید بن منصور

۴۹۴۱ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ افضل گھڑیاں نماز کے اوقات ہیں لہذا ان اوقات میں دعا کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ
۴۹۴۲ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب بھی کوئی شخص اللہ کے آگے سجدہ میں پیشانی ٹیکتا ہے اور کہتا ہے: یا رب اغفر لی، یا رب اغفر لی، یا رب اغفر لی، اے پروردگار میری مغفرت فرما، اے پروردگار! میری مغفرت فرما، اے پروردگار! میری مغفرت فرما۔ پھر بندہ اٹھاتا ہے تو اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۴۳ (مسند حدیثی فوزۃ السنی یا السنی) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بشیر کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ کے پاس اصحاب جن میں حدیر ابو فوزہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں دیکھا کہ یہ لوگ جب بھی چاند دیکھتے تو کہتے:

اللهم اجعل شهرنا الماضي خیر شهر وخیر عاقبة وارسل علينا شهرا هذا بالسلامة والاسلام والامن والایمان والمعافة والرزق الحسن۔

اے اللہ! ہمارے اس گزشتہ ماہ کو بہترین ماہ بنا اور بہترین انجام کار بنا۔ اور ہم پر آئندہ ماہ کو سلامتی اور اسلام امن اور ایمان عافیت اور عمدہ رزق کے ساتھ بھیج۔ بخاری فی التاريخ، ابن مندہ، الدولابی فی الکئی، ابو نعیم، ابن عساکر

فائدہ: فورہ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ایک جماعت نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے جبکہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے تابعین میں ان کو شامل کیا ہے، الاصابہ فرماتے ہیں ابن مندہ فرماتے ہیں صحیح ابو فوزہ ہے۔

۴۹۴۴ عثمان بن ابی العاتکہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے بھائی زیاد نے بتایا: نبی کریم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے:

اللهم بارک لنا فی شهرنا هذا الداخل۔

اے اللہ! ہمیں اس آنے والے مہینے میں برکت عطا فرما۔

پھر انہوں نے آگے حدیث ذکر کی اور بتایا کہ اس دعا پر چھ صحابہ کرام جنہوں نے یہ دعا سنی تھی مواظبت فرماتے تھے اور ساتھ حدیر ابو فوزہ سلمہ ہیں جو اس دعا پر مواظبت کرتے تھے۔ ابن مندہ، ابن عساکر

قبولیت کے مقامات

۴۹۴۵ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ حجر اسود اور باب کے درمیان دعا کرتے تھے:

اللهم انی اسألك ثواب الشاکرین ونزل المقربین ومرافقة النبیین ویقین الصدیقین وذلة المتقین واخبارات الموقفین حتی توفانی علی ذلک یا ارحم الراحمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں شکر گزاروں کے ثواب کا، برگزیدہ لوگوں کی مہمانی کا، انبیاء کے ساتھ کا، صدیقین کے یقین کا، متقیوں کی سی عاجزی کا اور اہل یقین کی ضرورتی و کسر نفسی کا حتیٰ کہ آپ مجھے اسی حال میں اپنے پاس اٹھالیں یا رحم الراحمین۔

رواہ الدیلمی

کلام: اس روایت میں ایک راوی عبدالسلام بن ابی الجحوب ہے۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں راوی متروک (نا قابل اعتبار) ہے۔

مقبولیت کے قریب دعائیں

۴۹۴۶ ضابحی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان بھائی کی دوسرے مسلمان بھائی کے لیے دعا قبول ہے۔ الادب المفرد، زوائد الزہد للامام احمد، الکبیر للطبرانی

مخصوص اوقات کی دعائیں

صبح کے وقت کی دعا

۴۹۴۷ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہو جاتے۔ دوسری روایت میں ہے جب صبح کی نماز پڑھ لیتے اور سورج طلوع ہو جاتا تو یہ فرماتے:

مرحبا بالنهار الجديد والکاتب والشهيد، اکتبنا بسم الله الرحمن الرحيم اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله واشهد ان الدين كما وصف الله والکتاب كما انزل الله واشهد ان الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور۔

خوش آمدید دن کو، کاتب اور گواہ (فرشتوں) کو تم لکھو: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ دین وہ ہے جس کی اللہ نے تعریف کی اور کتاب وہ ہے جو اللہ نے نازل کی اور میں شہادت دیتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں اور اللہ پاک قبروں میں پڑے ہوئے مردوں کو زندہ کر کے اٹھانے والا ہے۔ الخطیب فی التاريخ، الدیلمی، ابن عساکر، السلفی فی انتخاب حدیث القرآن

کلام: اس روایت کی اسناد میں ایک راوی زلف العرقی ہے جو ضعیف ہے۔ پورا نام زلف بن عبد اللہ ابو عبد اللہ الحکی جس کو ابن شداد بھی کہا جاتا ہے۔ اہل حدیث کے ہاں ضعیف ہے۔ تہذیب التہذیب ۳/۳۴۰

۴۹۴۸ حضرت ابو زر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے:

اللهم ما قلت من قول أو حلفت أو نذرت من نذر فمشيتك بين يدي ذلك كله، ماشيت منه كان وما لم تشأ لم يكن، فاغفره لي، وتجاوز لي عنه، اللهم من صليت من صليت عليه فصلاحي عليه، ومن لعنته فلعنتي عليه.

اے اللہ! میں جو بات کروں، جو قسم اٹھاؤں یا جو نذر اور منت مانوں سب سے پہلے تیری مشیت چاہتا ہوں جو تو چاہے وہ ہو اور جس میں تیری مشیت نہ ہو وہ نہ ہو۔ پس اس کو میرے لیے معاف فرما اور میری طرف سے اس سے درگزر فرما۔ اے اللہ! جس پر تو رحمت بھیجے اس کو تو پس وہ شخص باقی تمام دن استثناء میں ہوگا۔ (یعنی کوئی قسم اور نذر وغیرہ اس پر لازم نہ ہوگی)۔ مصنف عبدالرزاق

شام کی دعا

۴۹۴۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ شام کے وقت رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے تھے:

أَمْسِينَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، وَخَيْرِ مَا فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْكَبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ
ہم نے اور تمام سلطنت نے اللہ کے حضور شام بسر کی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے۔ اور اسی کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس رات کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اس میں اس کی تاخیر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں اس رات کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بڑھاپے سے، دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

صبح و شام کی دعائیں

۴۹۵۰ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ جب بھی صبح کروں، شام کروں اور بستر پر لیٹوں تو یہ دعا ضرور پڑھ لوں:

اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّ كَلَمَةٍ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا، أَوْ أَجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ
اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! تو ہر چیز کا رب اور اس کا مالک ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تنہا ہے، تیرا کوئی ساھی نہیں، محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ (اے اللہ!) میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر اور اس کی شرکت سے اور اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر کوئی برائی لگاؤں یا کسی مسلمان کی طرف کوئی برائی منسوب کروں۔

مسند احمد، ابن منیع، الشاشی، مسند ابی یعلیٰ، ابن السنی فی عمل یوم وليلة، السنن لسعید بن منصور

۴۹۵۱ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

أَمْسِينَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِالنَّهَارِ وَجَاءَ بِاللَّيْلِ، وَنَحْنُ فِي عَافِيَةٍ، اللَّهُمَّ هَذَا خَلْقٌ حَدِيدٌ قَدْ حَاءَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مِنْ سَيِّئَةٍ فَتَجَاوَزْ عَنْهَا، وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مِنْ حَسَنَةٍ فَتَقَبَّلْهَا، وَأَضْعَفْهَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً، اللَّهُمَّ أَنْتَ تَجْمَعُ حَاجَتِي عَالَمٍ، وَأَنْتَ عَلَى جَمِيعِ نَحْوِهَا قَادِرٌ، اللَّهُمَّ أَلْجِئُكَ إِلَيَّ كُلَّ حَاجَةٍ لِي، وَلَا تَزِدْنِي فِي دُنْيَايَ، وَلَا تَنْقُصْنِي فِي آخِرَتِي

ہم نے اور ساری کائنات نے اللہ کے لیے شام کی جو واحد ہے، قہار ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو دن کو لے گیا اور رات کو لے آیا اور ہم عافیت میں رہے۔ اے اللہ یہ (رات) تیری ہی مخلوق ہے جو سر پر آگئی ہے جو اس میں مجھ سے برائی سرزد ہو جائے اس سے برگزر کر۔ جو اس میں نیک عمل کروں اس کو قبول فرما۔ اور اس میں کئی کئی گنا اضافہ فرما۔ اے اللہ تو میری تمام

حاجتوں کو جانتا ہے۔ میری دنیا کو زیادہ نہ کر (پس میری ضروریات پوری فرمادے اور) میری آخرت میں کمی نہ کر۔ جب صبح ہوئی تب بھی آپ اسی کے مثل کلمات پڑھتے۔ (یعنی فقط اسپینا وامسی کی بجائے اصحنا و اصبح پڑھتے)۔

الاولیٰ للطبرانی، عبد الغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۴۹۵۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم بک نصح وبک نمسی وبک نحیا وبک نموت والیک النشور۔
اے اللہ! ہم تیرے ساتھ صبح کرتے ہیں اور تیرے ساتھ شام کرتے ہیں، تیرے طفیل زندگی پاتے ہیں اور تیرے حکم سے مرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہم اٹھائے جائیں گے۔

شام کے وقت بھی یہی کلمات پڑھتے صرف آخر میں (النشور کی بجائے) المصیر پڑھتے۔ الدورقی، ابن جریر حدیث صحیح ہے۔

۴۹۵۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے:

الحمد لله على حسن المساء والحمد لله على حسن المبيت والحمد لله على حسن الصباح۔
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اچھی شام پر، اچھی رات پر اور اچھی صبح پر۔

فرمایا: جس نے صبح کو دعا پڑھی اس نے اس رات کا اور اس دن کا شکر ادا کر دیا۔ شعب الایمان للبیہقی

۴۹۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور ﷺ پر نازل ہوئے اور فرمایا اے محمد! اگر تم کو یہ بات اچھی لگے کہ تم کسی رات یا کسی دن اللہ کی ایسی عبادت کرو جیسا کہ اس کا حق ہے تو یہ دعا پڑھو۔

اللهم لك الحمد حمداً كثيراً مع خلودك، ولك الحمد حمداً لا منتهى له دون علمك، ولك الحمد حمداً لا منتهى له دون مشيتك، ولك الحمد حمداً لا أجر لقائله الا رضاك۔
اے اللہ! بہت بہت زیادہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہوں تیرے دوام کے ساتھ تمام تعریفیں تیرے لیے ہوں جنکی انتہاء نہ ہو۔ تیری مشیت کے سوا تمام تعریفیں تیرے لیے ہوں جن کے قائل کا اجر تیری رضا کے سوا کچھ نہ ہو۔ شعب الایمان للبیہقی

کلام: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے نیچے کے راوی کے درمیان کوئی راوی ساقط ہے جس کی وجہ سے روایت منقطع الاسناد ہے۔

بري موت سے بچاؤ کی دعا

۴۹۵۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو، اس کے دشمنوں پر اس کی مدد ہو، اس کے رزق میں وسعت ہو اور بری موت سے اس کی حفاظت ہو تو وہ شخص یہ دعا صبح و شام تین تین بار پڑھا کرے۔

سبحان الله ملء الميزان ومنتهى العلم، ومبلغ الرضا، وزنة العرش، ولا اله الا الله ملء الميزان ومنتهى العلم، ومبلغ الرضا، وزنة العرش، والله اكبر ملء الميزان ومنتهى العلم، ومبلغ الرضا، وزنة العرش۔

میں سبحان اللہ کہتا ہوں میزان بھر کر، خدا کے علم کی انتہاء تک، خدا کی رضا حاصل ہونے تک اور عرش کے وزن تک۔ میں لا الہ الا اللہ کہتا ہوں میزان بھر کر، علم کی انتہاء کے بقدر، خدا کی رضا کے حصول تک اور عرش کے وزن کے برابر۔ اور اللہ اکبر کہتا ہوں میزان بھر کر، علم کی انتہاء کے بقدر، رضا حاصل ہونے تک اور عرش کے وزن کے برابر۔ الدیلمی، نظام الدین المسعودی فی الاربعین

کلام: ضعیف روایت ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۵۸، الترمذیہ ۳۳۲، ذیل المآلی ۱۵۳

ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر کلمہ اخلاص پر، اپنے نبی ﷺ کی سنت پر اور اپنے باپ ابراہیم کی ملت حنیفیہ پر جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔

۴۹۵۔ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی صبح وشام کی دعا میں ہمیشہ یہ کلمات پڑھتے دیکھا، جن کو آپ نے کبھی نہیں چھوڑا۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ ج ۲ ص ۶۳۶، حدیث نمبر ۴۹۵۔

اے اللہ! میری برائیوں کی پردہ پوشی فرما، میرے خوف کو امن عطا فرما، اے اللہ میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے، اور میرے اوپر سے حفاظت فرما۔

فائدہ: جیسر بن سلیمان فرماتے ہیں: بچے سے اچک لیا جاؤں اس سے مراد خوف ہے یعنی دھنس جانا زلزلہ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں معلوم نہیں یہ جیسر کا اپنا قول ہے یا نبی ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۹۵۸ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اپنے نفس، اپنی اولاد، اپنے اہل اور اپنے مال کے بارے میں انجانا خطرہ لگا رہتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ہر صبح و شام یہ کلمات پڑھا کر بسم اللہ علی دینی و نفسی و ولدی و اہلی و مالی۔

چنانچہ اس شخص نے یہ کلمات کہنے کی پابندی کی۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تمہیں جو خطرات لاحق رہتے تھے ان کا کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، وہ میرے خطرات بالکل زائل ہو گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۵۹ (ابوایوب رضی اللہ عنہ) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور ابوایوب کے گھر ٹھہرے۔ رسول اللہ ﷺ نیچے کمرے میں قیام پذیر ہوئے جبکہ ابوایوب کا گھر انہ اوپر کمرے میں تھا۔ جب شاہوکی اور رات آئی تو ابوایوب کو یہ خیال آنے لگا کہ وہ کمرے کے اوپر ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے نیچے کمرے میں ہیں یوں وہ آپ ﷺ اور وحی کے درمیان ہیں۔ لہذا ابوایوب سو نہ سکے اس ڈر سے کہ کہیں (سو تے ہوئے ان کے حرکت کرنے سے) آپ ﷺ پر گروغبار نہ گرے اور آپ ﷺ کو اذیت پہنچے۔ جب صبح ہوئی تو یہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! رات بھر میں پلٹ جھپکا کر اگلا اور فہام ایوب۔ حضور ﷺ نے پوچھا وہ کیوں اے ابوایوب؟ عرض کیا: مجھے یہ خیال آتا رہا کہ میں لمبے کے اوپر ہوں اور آپ ﷺ نیچے ہیں جہیں میرے حرکت کرنے سے گردوغبار نہ گرے یوں میرا حرکت کرنا آپ ﷺ کو اذیت پہنچائے اور (یوں نہیں اے پرہیزگار کے لیے) میں آپ ﷺ کے اور وحی کے درمیان حائل ہوں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابویوب! ایسا نہ کیا کر! پھر فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تو صبح و شام دس دس بار پڑھ لیا کرے تو تجھے دس نیکیاں عطا ہوں گی، دس برائیاں تیری مٹادی جائیں، دس درجات تیرے بلند کیے جائیں اور قیامت کے دن وہ کلمات تیرے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر کا باعث بنیں؟ پس تو یہ کہا کر:

لا الہ الا اللہ، لہ الملک، ولہ الحمد لا شریک لہ۔ (الکبیر للطبرانی)

۳۹۲۰ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت طلح سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر خبر دی کہ آپ کا گھر جل گیا ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں جلا۔ پھر دوسرا شخص آیا اور بولا اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ: آگ بھڑک اٹھی تھی۔ لیکن جب وہ آپ کے گھر تک پہنچی تو خود بخود بجھ گئی۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے علم تھا کہ اللہ پاک ایسا نہیں کریں گے۔ لوگوں نے کہا: ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کو سی بات زیادہ تعجب انگیز ہے، آپ کی یہ بات کہ گھر نہیں جلا یا یہ بات کہ اللہ پاک ایسا نہیں کریں گے کہ میرا گھر جلا دیں؟

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ یقیناً ان کلمات کی وجہ سے تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنے تھے کہ جو شخص صبح کو یہ کلمات کہہ لے تو شام تک کوئی مصیبت اس کو نہیں پہنچ سکتی۔ اور جو شخص شام کو یہ کلمات کہہ لے تو صبح تک کوئی مصیبت اس کو لاحق نہ ہوگی۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اللہم أنت ربی لا الہ الا أنت علیک توکلت، وأنت رب العرش الکرم، ماشاء اللہ کان، وما لم یشاء لم یکن، لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم. أعلم أن اللہ علی کل شیء قدیدر، وان اللہ قد أحاط بکل شیء علماً، اللہم انی أعوذ بک من شر نفسی، ومن شر دابة أنت آخذ بناصیتها، ان ربی علی صراط مستقیم.

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، میں نے تجھی پر بھروسہ کیا، تو عرش کریم کا پروردگار ہے۔ جو اللہ چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کسی چیز سے اجتناب کی اور کسی نیکی کو کرنے کی طاقت صرف اللہ کے ہنسنے سے ممکن ہے جو عالی اور عظیم ذات ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے ہر چیز کو اپنے علم کے احاطے میں کر رکھا ہے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور اپنی سواری کے شر سے اس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ ہے۔ ہے۔

شک میرا پروردگار سیدھے راستے پر ہے۔ الدیلمی، ابن عساکر

فائدہ: مسند الفروغ الدیلمی کی روایات ضعیف ہوئی ہیں۔ اس روایت کو امام تہاویہ ۱۳۰۰ میں بھی ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک راوی اغلب بن تمیم مکر الحدیث ہے۔ جس کے متعلق میزان الاعتدال ۳۱۲/۲ میں امام بخاری کا قول نقل کیا گیا ہے کہ تمیم مکر الحدیث ہے۔

فرض نمازوں کے بعد کی دعا

۳۹۲۱ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (فرض) نماز کے سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات کہے فرشتہ ان کو ایک ورق میں لکھ کر مہر لگا دیتا ہے پھر قیامت کے دن وہ ان کو پیش کرے گا۔ جب اللہ پاک بندہ کو قبر سے اٹھائیں گے تو وہ فرشتہ یہ کاغذ لے کر اس کے پاس آئے گا اور پوچھے گا: کہاں ہیں عہد و پیمان والے تاکہ ان کو ان کے ساتھ کیے گئے وعدے پورے کیے جائیں؟ وہ کلمات یہ ہیں:

اللہم فاطر السموات والأرض، عالم الغیب والشهادة الرحمن الرحیم، انی أعهد الیک فی هذه الحیاة الدنیا: بأنک أنت اللہ لا الہ الا أنت وحدک لا شریک لک وأن محمداً عبدک ورسولک، فلا تکلنی الی نفسی، فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء، وتباعدنی من الخیر، وانی لأتق

الا برحمتک فاجعل رحمتک لی عهداً عندک تؤدیہ الی یوم القیامۃ، انک لا تخلف المیعاد۔
اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! نہایت مہربان رحم کرنے والے! میں اس دنیاوی زندگی میں تجھے عہد دیتا ہوں کہ (میں تہہ دل سے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ) تو ہی معبود برحق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تنہا ہے، تیرا کوئی ثانی نہیں اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ پس مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ کیونکہ اگر تو نے مجھے نفس کے سپرد کر دیا تو تحقیق تو نے مجھے برائی کے بالکل قریب کر دیا اور خیر سے کوسوں دور کر دیا اور مجھے تو تیری رحمت ہی پر بھروسہ ہے، پس تو میرے ساتھ اپنی رحمت کا وعدہ کر لے اور اس کو قیامت کے دن پورا فرما دیجئے گا۔ بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ الحکیم

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے ان کلمات کو اپنے کفن میں لکھنے کا حکم دیا تھا۔

۳۹۶۲ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: جس شخص کی خواہش ہو کہ بڑے تر از وہیں اس کے اعمال تولے جائیں تو وہ نماز سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھ لیا کرے:

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین
پاک ہے پروردگار عزت والا ان چیزوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ مصنف عبدالرزاق
۳۲۸۱ پر روایت گذر چکی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا

۳۹۶۳ عاصم بن خمرہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے:

اللہم تم نورک فہدیت، فلک الحمد، وعظم حلمک فغفرت، فلک الحمد وبسطت یدک، فاعطیت فلک الحمد، ربنا وجہک أکرم الوجوہ، وجاہک خیر الجاہ، وعطیتک أنفع العطايا وأہناہا، تطاع ربنا فتشکر، وتعصی ربنا فتغفر، لمن شئت، تجیب المضر اذا دعاک وتغفر الذنب، وتقبل التوبۃ، وتکشف الضر، ولا یجزی آلاءک أحد ولا یحصی نعماءک قول قائل

اے اللہ! تیرا نور کامل ہے، جس کے ساتھ تو نے سیدھی راہ دکھائی، پس تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں، تیری بر باری عظیم ہے جس کے ساتھ تو نے مغفرت فرمائی، پس تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ تو نے اپنا دست کرم دراز کیا اور خوب عطا کیا، پس تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ اے ہمارے رب! تیری ذات سب سے زیادہ کریم ذات ہے، تیرا رتبہ سب سے بلند رتبہ ہے، تیری عطا سب عطاؤں سے زیادہ نفع مند ہے اور خوشگوار ہے۔ اے رب! تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو قدر کرتا ہے، تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو جس کی چاہے مغفرت کرتا ہے۔ مضطر (پریشان حال) جب تجھے پکارتا ہے تو تو اس کی پکار سنتا ہے اور تو گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ تو توبہ قبول فرماتا ہے، اور ہر طرح کی مشکل تو ہی دور کرتا ہے اور تیری نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں دے سکتا اور کسی کی گفتگو تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتی۔ جعفر فی الذکر، ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل فی امالیہ

۳۹۶۴ محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کعبۃ اللہ کا لطواف فرما رہے تھے دیکھا کہ ایک شخص کعبہ کا پردہ تھامے ہوئے یوں دعا کر رہا ہے:

یا من لا شغلہ سمع عن سمع، ویا من لا یغلطہ السائلون یا من لا یتبرم بالحاج الملحین أذقنی برد

عفوک وحلاوة رحمتک۔

اے وہ ذات جس کو ایک کا سنا دوسرے کے سننے سے نہیں روکتا، اے وہ ذات جس کو سالکین کی کثرت غلطی میں نہیں ڈالتی، اے وہ ذات جو مانگنے والوں کے اصرار سے اکتاتا نہیں (بلکہ خوش ہوتا ہے) مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک اور اپنی رحمت کی منگھاس چکھا دے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے یہ تیری دعا (کیا عمدہ) ہے! اس شخص نے پوچھا: کیا تو نے سن لی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے کہا: پس ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھ لیا کر۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں خضر کی جان ہے، اگر تجھ پر آسمان کے تاروں اور اس کی بارش کے (قطروں) زمین کی کنکریوں اور اس کی مٹی کے بقدر بھی گناہ ہوں گے تب بھی ملک جھپکنے سے قبل معاف کر دیئے جائیں گے۔

الدينوري، ابن عساكر

۴۹۶۵۔ (سعد رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

تم میں سے شخص کو چاہیے کہ وہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ (اللہ اکبر)، دس مرتبہ سبحان اللہ (سبحان اللہ) اور دس مرتبہ تحمید (الحمد للہ) کہہ لیا کرے۔ پس یہ پانچ نمازوں کی تسبیحات زبان پر ڈیڑھ سو ہوگی، لیکن میزان میں ڈیڑھ ہزار ہوں گی، اور جب کوئی اپنے بستر پر جائے تو چونتیس بار اللہ اکبر تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ پڑھ لیا کرے۔ یہ زبان پر تو سو کی تعداد ہوگی لیکن میزان میں ایک ہزار شمار ہوں گی۔ پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کون ایسا شخص ہوگا جو ایک دن رات میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہو؟ رواہ مستدرک الحاکم

۴۹۶۶۔ (انس بن مالک) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم انی أشهد بما شهدت به علی نفسک، وشهدت به ملائکتک وانبیاءک وأولوا العلم، ومن لم يشهد بما شهدت به فاکتب شهادة فی مکان شهادتی مکان شهادتی، أنت السلام، ومنک السلام تبارکت ربنا یا ذا الجلال والاكرام، اللهم انی أسألك فکاک ربقتی من النار

اے اللہ میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ جس قدر تو نے اپنے اوپر شہادت دی، تیرے ملائکہ تیرے انبیاء اور تیرے اہل علم بندوں نے تجھ پر شہادت دی۔ اور جنہوں نے تیری شہادت پر شہادت نہیں ان کے تعداد کے بقدر بھی تجھ پر میں شہادت دیتا ہوں (کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پس میری یہ شہادت اپنی شہادت کی جگہ لکھ رکھ۔ (اے اللہ!) تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی وابستہ ہے۔ تو بابرکت ہے اے ہمارے پروردگار! اے بزرگی و کرامت والے! اے اللہ میں تجھ سے جہنم سے اپنی گلو خلاصی کا سوال کرتا ہوں۔ ابن ترمکان فی الدعاء، الدیلمی

بستر پر پڑھنے کی دعا

۴۹۶۷۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد اور بستر پر لٹنے کے بعد یہ یہ کلمات تین بار پڑھے:

اللہ اکبر کبیراً عدد الشفع والوتر وکلمات اللہ التامات والطیبات المبارکات۔

اللہ سب سے بڑا ہے میں اس کی بڑائی بیان کرتا ہوں ہر جہت اور طاق و دود کے برابر اور اللہ کے نام کلمات اور پاکیزہ و مبارک صفات کے برابر۔ اسی طرح لا الہ الا اللہ بھی تین بار پڑھے۔

تو یہ کلمات اس کے لیے قبر میں نور ہوں گے، پل صراط پر نور ہوں گے اور جنت کے راستے پر نور ہوں گے حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کروادیں گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

اس روایت کی سند حسن (عمدہ) ہے۔

۴۹۶۸۔ صلہ بن زفر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے دیکھا:

اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت وتعاليت يا ذا الجلال والاكرام۔

صلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی ان کو بھی (نماز کے بعد) یہی کہتے سنا۔ میں نے ان سے عرض کیا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی یہی کلمات پڑھتے سنا ہے جو آپ پڑھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی اپنی نماز کے آخر میں (سلام کے بعد) یہ کلمات پڑھتے سنا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۶۹۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے متعلق منقول ہے کہ آپ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد صرف اس قدر بیٹھتے تھے کہ یہ دعا پڑھ لیتے:

اللهم انت السلام ومنك السلام واليك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام۔

مصنف ابن ابی شیبہ، النسائی برقم ۱۳۳۸

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی دعا

۴۹۷۰۔ (معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تب تم ہر نماز کے بعد یہ پڑھنا نہ چھوڑنا:

رب اعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك۔

اے پروردگار! میری مدد فرما اپنے ذکر پر، اپنے شکر پر اور اپنی اچھی عبادت پر۔ ابن شاہین، نسائی ۱۳۰۴، ۱۵۲۲

۴۹۷۱۔ جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد تین مرتبہ یہ استغفار پڑھا:

استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه۔

اللہ پاک اس کے ہر گناہ معاف فرمادیں گے خواہ وہ جنگ میں پیٹھ دے کر بھاگا ہو۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۷۲۔ (معاویہ بن ابی سفیان) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد اٹھتے ہوئے یہ پڑھتے ہوئے سنا:

اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجند منك الجند۔

اے اللہ جس کو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا۔ اور کسی مرتبے والے کی کوئی

کوشش اس کو خدا سے کوئی نفع نہیں دے سکتی۔ نسائی مسلم رقم الحدیث ۵۹۳

۴۹۷۳۔ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللهم اني اعوذ بك من الكفر والفقر وعذاب القبر۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے، فقر و فاقہ سے اور عذاب قبر سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۷۴۔ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو سارا اجر لے

گئے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں جیسے ہم کرتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس کوئی چیز نہیں جو صدقہ کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کرو تو اپنے سے آگے نکلے والوں کو

بالولیکن تم سے پیچھے والے تم کو نہ پاسکیں۔ سوائے اس شخص کے جو تم جیسا عمل کر سکے۔ لہذا تم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہو، تینتیس بار الحمد للہ کہو، اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۳۴۶ اور ۳۴۵ پر یہ روایت گزری ہے۔

۳۹۷۵... حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مال و دولت والے دنیا و آخرت کا نفع لے گئے۔ وہ ہماری طرح روزے رکھتے ہیں، ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح جہاد کرتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کر سکتے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم وہ کرو تو اپنے آگے والوں کو پہنچ جاؤ اور پیچھے والے تم کو نہ پہنچ سکیں۔ سوائے اس شخص کے جو یہی عمل کرے۔ تم ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔ مصنف عبد الرزاق

۳۴۷۱ پر یہ روایت گزری۔

۳۹۷۶... (ابو ذر رضی اللہ عنہ) حضور ﷺ نے ابو ذر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے ابو ذر! میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تو ان کو کہے تو اپنے آگے والوں کو پالے اور تیرے بعد والے تجھے نہ پاسکیں سوائے اس شخص کے جو تیرے عمل جیسا عمل کرے۔ تو ہر فرض کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہہ، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور آخر میں ایک مرتبہ:

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیدر۔

صحیح ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

نماز کے بعد کی ایک دعا

۳۹۷۷... (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) عمرو بن عطیہ عوفی اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز مکمل فرمانے کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

اللہم انی اسألك بحق المسائلین علیک، فان للسانک علیک حقاً، ایما عبد أو أمة من أهل البر والبحر تقبلت دعوتهم، واستجبت دعاءهم أن تشرکنا فی صالح ما یلیدعونک، وأن تشرکهم فی صالح ما ندعوک، وأن تعافینا وایاہم، وأن تقبل منا ومنهم، وأن تجاوز عنا وعنهم، فانا آمننا بما أنزلت، واتبعنا الرسول، فاكتبنا مع الشاہدین

اے اللہ میں تجھ سے اس حق کے طفیل جو تجھ پر سائلوں کا ہے جو غلام یا ندی خشکی یا تری میں ہیں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور ان کی پکار کا جواب دیتا ہے، میں سوال کرتا ہوں کہ ہمیں ان سب کی نیک دعاؤں میں شامل فرما اور ان کو ہماری اچھی دعاؤں میں شریک فرما اور ہمیں اور ان کو اپنی عافیت میں رکھ اور ہماری اور ان کی دعاؤں کو قبول کر۔ ہم سے اور ان سے درگزر کر، بے شک ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے نازل فرمایا اور تیرے رسول کی اتباع کرتے ہیں سو ہم کو شاہدین میں لکھ لے۔

نیز حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کوئی آدمی یہ دعائیں کرنا مگر اللہ پاک اس کو تری والوں اور خشکی والوں سب کی نیک دعاؤں میں شریک

فرماتا ہے۔ رواہ الدیلمی

کلام: المغنی میں الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عمرو بن عطیہ عصری ضعیف راوی ہے۔ بحوالہ کنز ج ۲ ص ۶۳

۳۹۷۸... (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص فرض نماز کے بعد سو بار لا الہ الا اللہ سو بار سبحان اللہ سو بار الحمد للہ، اور سو بار اللہ اکبر کہے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ مصنف عبد الرزاق

۴۹۷۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو نکل گئے وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں مزید اس پر یہ شرف کہ اپنے زائد اموال کو صدقہ کرتے ہیں لیکن ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا: میں تم کو ایسے کلمات بتاتا ہوں جب تم ان کو کہو گے تو آگے نکل جانے والوں کو پا لو گے اور پیچھے والے تم کو نہ پا سکیں گے سوائے اس شخص کے جو تم جیسا عمل کرے اس صحابی نے عرض کیا ضرور بتائیے: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہو، تینتیس بار الحمد للہ کہو اور تینتیس بار سبحان اللہ کہو اور ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر اس کو مکمل کرو:

لا الہ الا اللہ وحدہ، لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد ولہ الشکر۔ وهو علی کل شیء قذیر۔

ابن عساکر۔ نسائی برقم ۱۳۵۴

۴۹۸۰ (گناہ صحابی کی مسند) زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے ایک انصاری صحابی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد یہ سو مرتبہ پڑھتے سنا ہے:

اللہم اغفر وتب علی انک انت التواب الغفور۔

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا (اور) مغفرت فرمانے والا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ یہ روایت صحیح ہے۔

۴۹۸۱ (عائشہ رضی اللہ عنہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نماز کا سلام پھیرتے تھے تو یہ دعا فرماتے تھے:

اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والا کرام۔ مسند الزہرا

۴۹۸۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت وتعالیت یا ذا الجلال والا کرام۔ رواہ ابن عساکر

۴۹۸۳ (مرسل عطاء رحمۃ اللہ علیہ) ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے پاس کوئی صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کے پہلے صحابی اعمال میں ہم سے سبقت لے گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تم کو ایسی شے نہ بتاؤں جو تم فرض نماز کے بعد کرو اور اس کے ذریعہ سابقین کو پا لو اور لاحقین تم کو نہ پا سکیں۔ لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ! سو آپ نے ان کو حکم دیا کہ چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ پڑھا کریں۔

راوی فرماتے ہیں: ہمیں ایک آدمی نے خبر دی کہ پھر آپ ﷺ کے پاس کچھ مسکین لوگ آئے انہوں نے کہا: ہم پراجر میں پہلے لوگ غالب آگئے ہیں، ہمیں کوئی ایسے اعمال بتائیے کہ ہم ان پر غالب آسکیں۔ آپ ﷺ نے ان کو بھی مذکورہ عمل بتایا۔ جب یہ بات مالدار لوگوں کو پہنچی تو انہوں نے بھی اس پر عمل شروع کر دیا۔ مسکینوں نے یہ ماجرا دیکھ کر پھر حضور ﷺ کی خدمت میں درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو فضائل ہیں (جو بھی حاصل کر لے)۔

۴۹۸۴ (مرسل قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کچھ فقراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مال والے اجر لے گئے وہ صدقہ کرتے ہیں ہم صدقہ خیرات نہیں کر سکتے۔ وہ خرچ کرتے ہیں اور ہم خرچ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا بتاؤ اگر مال والوں کے تمام اموال ایک دوسرے کے اوپر رکھ دیئے جائیں کیا وہ اموال آسمان تک پہنچ جائیں گے؟ فقراء نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! تب آپ ﷺ نے فرمایا تو کیا میں تم کو ایسی شے نہ بتاؤں جس کی جزر میں میں ہو اور اس کی شاخ آسمان میں تم ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات دس دس بار پڑھا کرو۔ لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ۔ بے شک ان کی جزر زمین اور شاخیں آسمان میں ہیں۔

عبدالرزاق، ابن زنجویہ

۴۹۸۵ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں ابوالاسود نے ابن لہیعہ سے نقل کیا انہوں نے محمد بن مہاجر مصری سے اور انہوں نے ابن

شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا۔ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جس شخص نے جمعہ کی نماز کے بعد جب امام سلام پھیر لے تو کسی سے بات کرنے سے قبل سات سات بار سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھ لیں تو وہ اس کا مال اور اس کی اولاد آئندہ جمعہ تک حفاظت میں رہیں گی۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۷۶ (مرسل محمول) رسول اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرے۔ رواہ عبدالرزاق

نماز فجر سے پہلے کی دعا

۴۹۸۷ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے (میرے والد) عباس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے پاس کسی کام سے بھیجا میں شام کے وقت آپ کے گھر پہنچا۔ آپ ﷺ میری خالہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ (میں رات کو وہیں ٹھہر گیا) رات کو رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (تہجد) ادا کی پھر اس کے بعد دو رکعت سنت فجر ادا کی اس کے بعد یہ دعا کی:

اللهم انی اسألك رحمة من عندک تھدی بها قلبی وتجمع بها امری۔

اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں اس کے طفیل تو میرے دل کو ہدایت دے اور میرے معاملہ کو مجتمع کر دے۔

نوٹ:..... علامہ علاء الدین اسحاق بن حسام الدین مولف کنز العمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دعا کو مکمل جو بڑی طویل ہے اپنی کتاب جامع صغیر میں نقل فرمادیا ہے اور جامع صغیر کے اس موضوع سے متعلق حصہ کوہم اپنی اس کتاب میں ذکر کر آئے ہیں لہذا یہ دعا وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

تنبیہ: سننترمحمد اصغر عرض کرتا ہے کہ آئندہ کی حدیث نمبر ۴۹۸۸، میں اسی کے قریب الفاظ پر مشتمل دعا منقول ہے نیز جس دعا کے گزرنے کا مولف کنز رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں وہ حدیث ۳۶۰۸ پر گزر چکی ہے۔ دونوں دعائیں معمولی فرق کے ساتھ منقول ہیں۔

۴۹۸۸ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری خواہش تھی کہ میں حضور ﷺ کی رات کی نماز (تہجد) دیکھوں۔ میں نے ایک مرتبہ آپ کی رات کے بارے میں پوچھا: (کہ کس زوجہ محترمہ کے گھر ہے؟)

لہذا میمونہ ہلالیہ کا نام بتایا گیا (اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور عرض کیا: میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہوں سے ہٹ کر (آپ کی نماز) دیکھنا چاہتا ہوں۔ میمونہ نے میرے لیے حجرہ کے ایک کونے میں بستر بچھا دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز اپنے صحابہ کے ساتھ ادا فرمائی تو اپنے گھر تشریف لائے۔ آپ نے میری موجودگی کو محسوس کر لیا۔ لہذا اپنی بیوی سے پوچھا اے میمونہ! تمہارا مہمان کون ہے انہوں نے عرض کیا: آپ کے چچا کے بیٹے ہیں یا رسول اللہ! عبداللہ بن عباس۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ اپنے بستر پر چلے گئے۔ جب رات آدھی ہوئی تو آپ اپنے حجرے سے نکلے اور آسمان کی طرف اپنا رخ کر کے فرمایا: آنکھیں سو گئیں، ستارے ڈوب گئے اور تو زندہ ہے اور ہر شئی کو تھام کر رکھے ہوئے ہے۔ اس کے بعد آپ واپس اپنے بستر پر چلے گئے۔ پھر جب رات کا آخری پہر ہوا پھر دوبارہ حجرے سے نکلے اور آسمان کی طرف منہ کر کے فرمایا: آنکھیں سو گئیں ستارے ڈوب گئے اور اے اللہ تو زندہ ہے اور ہر شئی کو تھام کر رکھے والا ہے۔ پھر آپ حجرے کے کونے میں رکھے مشکیزہ کے پاس گئے اس کا منہ کھولا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مصلیٰ پر آکر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ تکبیر کہی اور نماز میں کھڑے ہو گئے میں نے کہا آپ تو رکوع کریں گے ہی نہیں۔ پھر رکوع اس قدر طویل کیا کہ میں نے کہا آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے نہیں۔ پھر آپ نے کمر سیدھی کی اور پھر سجدہ میں چلے گئے حتیٰ کہ میں نے کہا آپ سجدہ سے سر اٹھائیں گے نہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے تو میں نے کہا دوبارہ سجدہ میں جائیں گے نہیں پھر سجدہ کیا حتیٰ کہ میں نے کہا اب کھڑے نہیں ہونگے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے آٹھ رکعات نماز ادا کی۔ ہر رکعت پہلے والی رکعت سے کم ہوتی تھی۔ اور ہر دو رکعت کے بعد

سلام پھیرتے تھے۔ پھر آپ نے دو رکعت کے بعد آخر میں تین رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے۔ پہلی رکعت میں کھڑے ہوئے اور جب تیسری رکعت کا رکوع ادا کیا اور رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہوئے تو دعائے قنوت پڑھی:

اللهم انی أسألك رحمة من عندک تهدي بها قلبي وتجمع بها أمري وتلم بها شعني، وتردد بها الفتي، وتحفظ بها غيبي وتزكّي بها عملي، وتلهمني بها رشدي، وتعصمني بها من كل سوء وأسألك ایماناً لا يرتد ویقیناً ليس بعده كفر، ورحمة من عندک أنال بها شرف کرامتک فی الدنيا والآخرة، أسألك الفوز عند القضاء ومنال الشهداء وعیش السعداء، ومرافقة الانبياء، انک سمیع الدعاء، اللهم انی أسألك یاقاضی الامور، ویاشافی الصدور، کما تجیر بین البحور أن تجیرنی من عذاب السعیر، ومن فتنة القبور، ودعوة الثبور، اللهم ما قصر عنه عملي ولم تبلغه مسألتي من خیر وعدته أحدًا من خلقک، أو أنت معطيه أحدًا من عبادک الصالحین، فأسألك وأرغب الیک فیہ یارب العالمین، اللهم اجعلنا هداة مهتدين، غیر ضالین ولا مضلین، سلمًا لأولیائک، وحرًا لأعدائک، نحب بحبک من أحبک، ونعادی بعداوتک من خالفک، اللهم انی أسألك بوجهک الکریم ذی الجلال الشدید، الأمن یوم الوعد والجنة یوم الخلود، مع المقربین الشهود، الموفین بالعهد، انک رحیم ودود، انک تفعل ما ترید، اللهم هذا الدعاء وعلیک الاجابة وهذا الجهد وعلیک التکلان، ولا حول ولا قوة الا بک، اللهم اجعل لی نوراً فی سمعی وبصری ومخی وعظمی وشعری وبشری ومن بین یدی ومن خلفی، وعن یمینی وعن شمالی، اللهم أعطني نوراً وزدنی نوراً، وزدنی نوراً وزدنی نوراً، ثم قال: سبحان من لا ینفی التسبیح الا له، سبحان من أحصى کل شیء بعلمه، سبحان ذی الفضل وال طول، سبحان ذی المن والنعم، سبحان ذی القدرة والکرم

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، اس کی بدولت تو میرے دل کو ہدایت نصیب کر، میرے معاملات کو ٹھیک کر، میری پریشانی کو مبدل بآرام کر، میری الفت کو واپس لوٹا دے، میرے غائب کی حفاظت کر، میرے عمل کو پاکیزہ کر، اس رحمت کے طفیل مجھے میری بھلائی کا راستہ الہام کر، اس کے طفیل ہر برائی سے میری حفاظت کر، اے اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا کر جس کے بعد کفر کا شائبہ نہ رہے، اپنے پاس سے ایسی رحمت عطا کر جس کے ذریعے میں دنیا و آخرت میں تیری کرامت کا شرف پالوں۔ میں فیصلہ کے وقت کامیابی کا، شہداء کے مرتبے کا، سعادت مندوں کی زندگی کا اور انبیاء کی ہم نشینی کا سوال کرتا ہوں، بے شک تو دعا قبول فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! اے تمام معاملوں کا فیصلہ کرنے والے! اے سینوں کو شفاء بخشنے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو مسجد ہار کے بیچ پھنسے ہوئے لوگوں کو پناہ دیتا ہے اسی طرح مجھے جہنم کے عذاب، قبر کے فتنے اور ہلاکت کی دعاؤں سے پناہ دیدے۔ اے اللہ! جس چیز میں میرا عمل کمزور ہو اور اس میں خیر کا سوال بھی نہ کر پایا ہوں اور وہ شی تو نے اپنے کسی بھی مخلوق کو عطا کر دی ہو، یا رب العالمین میں بھی اس میں رغبت رکھتا ہوں اور تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہم کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور ہدایت قبول کرنے والا بنانا کہ خود گمراہ اور اوروں کو بھی گمراہ کرنے والا بنا۔ ہمیں اپنے اولیاء کا دوست بنا اپنے دشمنوں کا دشمن بنا۔ ہم تیری محبت کے ساتھ ان سے محبت کریں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اور تیری دشمنی کے ساتھ ان لوگوں سے دشمنی رکھیں جو تیری مخالفت کرتے ہیں۔ اے اللہ! میں تیری کریم ذات کے طفیل جو بڑی عظمت والی ہے سوال کرتا ہوں عذاب کے دن امن کا بیشکی کے دن جنت کا تیرے مقرب بندوں کے ساتھ جو عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تو مہربان اور محبت کرنے والا ہے۔ بے شک جو تو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! یہ میرا سوال ہے اور تجھ پر اس کا قبول کرنا ہے۔ اور یہ میری کوشش ہے اور تجھ پر بھروسہ ہے۔ ہر گناہ سے حفاظت اور ہر نیکی کی قوت تیری بدولت ممکن ہے۔ اے اللہ! میرے لیے نور پیدا کر دے میرے کانوں، آنکھوں، دماغ، ہڈیوں، بالوں اور کھالوں میں اور میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں نور ہی نور روشن کر دے۔ اللہ مجھے نور عطا کر، میرا نور زیادہ کر، میرا نور زیادہ کر، میرا نور زیادہ کر۔

پاک ہے وہ ذات جس نے عزت و کرامت کا لباس پہنا اور اسی کے ساتھ معاملہ کیا۔ پاک ہے وہ ذات جو بزرگی و کرامت کے ساتھ مہربان ہوا۔ پاک ہے وہ ذات کہ پاکی بیان کرنا اسی کے لیے زیبا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کو اپنے علم کے احاطہ میں کر لیا پاک ہے بزرگی اور قدرت کی مالک ذات، پاک ہے احسان اور نعمتوں کی بارش کرنے والی ذات، اور پاک ہے طاقت اور کرامت والی ذات۔

یہ دعا پڑھ کر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور یوں آپ فجر کی سنتوں سے پہلے تروں سے فارغ ہوئے پھر فجر کی دو سنتیں ادا کیں اس کے بعد باہر نکل کر لوگوں کو فجر کے فرض پڑھائے۔ رواہ مستدرک الحاکم

۳۶۰۸ پر روایت گزر چکی ہے۔

نماز فجر کے بعد ٹھہرنا

۴۹۸۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ جس کو بہت سامان غنیمت ہاتھ آیا اور پھر انہوں نے لوٹنے میں سرعت کا مظاہرہ کیا۔ ایک شخص جو لشکر میں جانے سے رہ گیا تھا بولا: ہم نے ایسا کوئی لشکر نہیں دیکھا جو اس قدر جلد واپس آیا اور بے انتہا مال غنیمت بھی ساتھ لایا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی قوم نہ بتاؤں جو اس سے زیادہ مال لے کر اس سے زیادہ جلد واپس آنے والی ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ پس یہ لوگ زیادہ جلد لوٹ کر آتے ہیں اور افضل غنیمت ساتھ لاتے ہیں۔

روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں، فرمایا: وہ لوگ صبح کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے پھر دو رکعت نماز (نفل) ادا کرتے ہیں پھر اپنے گھروں کو لوٹ آتے ہیں یہ لوگ ان سے جلد واپس آنے والے اور ان سے زیادہ مال غنیمت لانے والے ہیں۔ ابن زنجویہ، ترمذی

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے اور ہم کو صرف اسی طریق سے ملی ہے اور اس میں ایک راوی حماد بن ابی حمید ضعیف ہے۔ تحفۃ الاحوذی ۱۰/۷ بحوالہ کنز العمال ج ۲ ص ۶۵۲

رنج و غم اور خوف کے وقت کی دعا

۴۹۹۱ (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا جو مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے مجھ سے آنکھیں بند کر لیں اور میرے سلام کا جواب بھی نہ دیا۔ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں ابھی عثمان بن عفان کے پاس سے گذرا تھا میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان سے پوچھا کہ تم نے اپنے بھائی کو سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: ہاں ایسا ہی ہوا ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یاد آگیا اور انہوں نے فرمایا: ہاں، میں اللہ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ جب آپ میرے پاس سے گذرے تو میں ایک کلمہ کو یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا اللہ کی قسم میں جب بھی اس کو یاد کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو کوئی پردہ میری آنکھیں اور قلب پر پڑ جاتا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو بتاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ہم کو پہلی دعا کا ذکر کیا۔ لیکن پھر ایک اعرابی نے آکر آپ ﷺ کو باتوں میں مشغول کر لیا۔ پھر حضور ﷺ کھڑے ہو کر چل دیے۔ میں بھی آپ کے نقش قدم پر ہو گیا۔ لیکن مجھے ڈر لگا کہ کہیں آپ مجھے ملنے سے پہلے گھر میں داخل نہ ہو جائیں۔ چنانچہ میں نے تیز تیز قدم اٹھائے۔ (قدموں کی آہٹ پر) نبی ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور

پوچھا: کون؟ ابواسحاق! میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے پوچھا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: واللہ! آپ نے ہم سے پہلی دعا کا ذکر کیا تھا پھر وہ اعرابی آگیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں وہ ذی النون (مچھلی والے) کی دعا ہے:

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔

کسی مسلمان نے ان کلمات کے ساتھ کسی چیز کی دعائیں کی مگر وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی فی الدعاء حدیث صحیح ہے۔

۴۹۹۲ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے اور فرمایا: اگر مجھ پر کوئی مصیبت یا سختی نازل ہو جائے تو میں یہ کلمات پڑھ لیا کروں:

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ، وتبارک اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو ربہا کریم والا ہے، اللہ کی ذات پاک ہے۔ اللہ کی ذات بابرکت ہے جو عرش عظیم کا پروردگار ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

مسند احمد، ابن منیع، نسائی، ابن ابی الدنیا فی الفرج، ابن جریر و صحیحہ، ابن حبان، یوسف القاضی فی سننہ، العسکری فی المواعظ، ابونعیم فی المعرفة، الخرائط فی مکارم الاخلاق، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور ۳۴۳۹ پر روایت گزر چکی ہے۔

تکلیف اور سختی کے وقت پڑھنے کے کلمات

۴۹۹۳ عبداللہ بن شداد بن البہادر رحمۃ اللہ علیہ سے عبداللہ بن جعفر کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر اپنی بیٹیوں کو یہ کلمات سکھاتے اور ان کو پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے یہ کلمات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف یا سختی لاحق ہوتی تو آپ ان کلمات کا ورد فرمایا کرتے تھے:

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحانہ، تبارک اللہ رب العالمین، ورب العرش العظیم، والحمد للہ

رب العالمین۔ نسائی، ابونعیم

۳۹۰۷، ۳۴۳۲ پر یہ روایت گزر گئی ہے۔

۴۹۹۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب تم ان کو پڑھو تو تمہاری مغفرت کر دی جائے۔

دوسرے روایت کے الفاظ ہیں: تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا چوٹیوں کی تعداد کے برابر ہوں پھر بھی وہ سب گناہ بخش دیے جائیں گے:

لا الہ الا اللہ العلی الحلیم الکریم، لا الہ الا اللہ العلی العظیم، سبحان اللہ رب السموات السبع ورب

العرش الکریم والحمد للہ رب العالمین۔ مسند احمد، العدنی، ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان، ابن ابی

الدنیا فی الدعاء، ابن ابی عاصم فی السنۃ، ابن جریر و صحیحہ، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

حضرت خلعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب خلعات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ کلمات فراخی اور کشادگی کے ہیں۔

۴۹۹۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو بخت نصر بادشاہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے ان کو قید کیے

جانے کا حکم دیا لہذا حضرت دانیال علیہ السلام کو محبوس کر دیا گیا۔ پھر دو شیروں کو (بھوکا رکھ کو ان کو شکار پر) بھڑکایا گیا اور ان کو دانیال علیہ السلام کے ساتھ کنویں میں چھوڑ دیا اور پانچ دنوں کے لیے کنویں کا منہ بند کر دیا گیا۔ پانچ دنوں کے بعد کنواں کھولا گیا تو دیکھا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور دونوں شیر کنویں کے ایک کونے میں ہیں اور حضرت دانیال علیہ السلام سے قطعاً چھیڑ چھا نہیں کر رہے۔

بخت نصر نے دانیال علیہ السلام سے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا جو تمہاری حفاظت کا سبب بنا۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا میں نے یہ کلمات پڑھے تھے:

الحمد لله الذي لا ينسى من ذكره الحمد لله الذين لا يخيب من دعاه الحمد لله الذي لا يكل من توكل عليه الى غير، الحمد لله الذي هو ثقتنا حين تنقطع عنا الحيل الحمد لله الذي هو رجاءنا حين تسوء ظنوننا باعمالنا، الحمد لله الذي يكشف ضررنا عند كربنا، الحمد لله الذي يعجزى بالاحسان احساناً الحمد لله الذين يعجزى بالصبر نجاتاً۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو اپنے یاد کرنے والے کو بھولتا نہیں، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس کو پکارنے والا ناسرور نہیں ہوتا۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو اپنے پر بھروسہ کرنے والے کو دوسرے کے سپرد نہیں کرتا، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو ہمارا آسرا اور بھروسہ ہے جب تمام حیلے بے کار ہو جائیں۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو ہماری امیدوں کا مرکز ہے جب ہمارے اعمال پر ہماری امیدوں کی اوس پڑ جائے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو مصیبت کے وقت ہماری مشکل دور کرتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو احسان کا بدلہ احسان سے دیتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے جو صبر کے بدلے نجات دیتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الشکر

اس روایت کی سند حسن ہے۔

۴۹۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ کلمات سکھائے جو بادشاہ کے پاس جاتے ہوئے کہے جائیں یا ہر خوفزدہ کرنے والی وقت کہے جائیں:

لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب السموات السبع، ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين

آپ ﷺ یہ کلمات پڑھ کر:

اني اعوذ بك من شر عبادك

”اے اللہ میں تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں پڑھتے تھے۔“ الخرائطي في المكارم الاخلاق

۴۹۹۷، ۳۹۰۷ پر روایت گزر چکی ہے۔

۴۹۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم کسی جنگل میں ہو اور وہاں تم کو درندے کا خوف لاحق ہو تو یہ دعا پڑھو:

اعوذ برب دانيال من شر الاسد۔

اے دانیال اور کنویں کے پروردگار! میں درندے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۴۹۹۸ محمد رحمۃ اللہ علیہ بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دعا سکھائی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر مشکل پر پڑھتے تھے۔ اور اپنی اولاد کو بھی سکھاتے تھے:

يا كائنات قبل كل شيء افعلي كذا وكذا۔

اے ہر چیز سے پہلے موجود اور ہر چیز کو جو دینے والے میرا یہ کام فرمادے۔ ابن ابی الدنیا فی الفرج

۴۹۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آ جاتی تو آپ ایک خالی کمرے میں تشریف لے جاتے اور ان کلمات کو دعا میں پڑھتے۔

یا کھیمعص یا نور یا قدوس یا أولی الاولین، یا آخر الآخرین، یا حی یا اللہ یا رحمن یا رحیم یرددھا ثلاثاً، اغفر لی الذنوب التي تحل النقم واغفر لی الذنوب التي تغير النعم، واغفر لی الذنوب التي تورث الندم واغفر لی الذنوب التي تحبس القسم، واغفر لی الذنوب التي تنزل البلاء واغفر لی الذنوب التي تهتك العصم، واغفر لی الذنوب التي تعجل الفناء واغفر لی الذنوب التي تزيد الاعداء، واغفر لی الذنوب التي تقطع الرجاء واغفر لی الذنوب التي ترد الدعاء، واغفر لی الذنوب التي تمسك غیث السماء واغفر لی الذنوب التي تظلم الهواء، واغفر لی الذنوب التي تكشف الغطاء.

اے کلہیمعص! اے نور! اے قدوس! اے اولین کے اول! اے آخرین کے آخر! اے زندہ! اے اللہ! اے رحمن! اے رحیم! (یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے پھر دعا کرتے) میرے گناہوں کو بخش دے جو تیرے عذاب کا سبب بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو نعمتوں کو غارت کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو ندامت اور پشیمانی کا سبب بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو روزی کی تقسیم روکتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو مصیبت اور بلاء نازل کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو حفاظت کا پردہ چاک کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو ویرانی اور بربادی کو جلا لاتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو دشمنوں کا اضافہ کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو امیدوں کو منقطع کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو دعا رو ہو جانے کا ذریعہ بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو رحمت باران روکتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو فضاء کو آلودہ

و تارک کرتے ہیں اور میرے گناہوں کو بخش دے جو پردے کو پھاڑتے ہیں۔ ابن ابی الدنیافی الفرج، ابن النجار

۵۰۰۰ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں شیخ حافظ ابو جعفر محمد بن حسن بن محمد نے بیان کیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور اسی طرح پایا ہمیں سلمہ محمد بن الحسین نے خبر دی اور فرمایا: میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا: ہمیں عبداللہ بن موسیٰ سلامی بغدادی نے خبر دی اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا ہمیں فضل بن عباس کوئی نے خبر دی اور فرمایا: میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، ہمیں عمر بن حفص نے خبر دی اور فرمایا میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، مجھے میرے والد حفص نے خبر دی اور فرمایا میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، ہمیں جعفر بن محمد نے خبر دی اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا مجھے میرے والد حسین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا ہمیں علی بن ابی طالب نے بیان کیا اور فرمایا میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا مجھے نبی کریم ﷺ نے رنجیدہ خاطر دیکھا تو فرمایا اے ابن ابی طالب! میں تجھے رنجیدہ دیکھتا ہوں اپنے کسی گھر والے کو کہہ کہ وہ تیرے کان میں اذان کہہ دے، بیغم کی دوا ہے۔ رواہ الدیلمی

۵۰۰۱ حافظ شمس الدین بن جزری (اپنی کتاب) اسنی المطالب میں مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ذیل میں بیان فرماتے ہیں: ہمیں ہمارے شیخ امام محدث جمال الدین محمد بن یوسف بن محمد بن مسعود مدنی نے ہمارے روبرو یہ خبر دی کہ ہمارے شیخ امام ابوالثناء محمود بن محمد بن محمود مقری نے ہم کو خبر دی کہ ہم کو ہمارے شیخ ابوالاحمد عبدالصمد بن ابی الجیش نے خبر دی کہ ہم کو ابوالو محمد یوسف بن عبدالرحمن بن علی نے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد (عبدالرحمن بن علی) نے خبر دی کہ ہم کو محمد بن ناصر حافظ نے خبر دی کہ ہم کو ابوبکر محمد بن احمد بن علی بن خلف نے خبر دی کہ ہم کو عبدالرحمن سلمی نے خبر دی کہ ہم کو عبداللہ بن موسیٰ سلامی نے خبر دی کہ ہم کو فضل بن عیاش کوئی نے خبر دی کہ ہم کو حسین بن ہارون ضعی نے خبر دی کہ ہم کو عمر بن حفص بن غیاث نے اپنے والد کے توسط سے جعفر بن محمد سے روایت کی اور جعفر نے اپنے والد محمد سے روایت کی۔ انہوں نے علی بن الحسین سے، اور علی نے اپنے والد حسین رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے رنجیدہ خاطر دیکھ کر دریافت فرمایا: اے ابن ابی طالب! میں تجھے رنجیدہ دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: ہاں بات ایسی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے کسی گھر کے فرد کو حکم دے کہ وہ تیرے کان میں اذان کہہ دے، کیونکہ یہ (رنج و غم) کی دوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے اس پر عمل کیا اور مجھ سے رنج و غم کی ساری کیفیت چھٹ گئی۔ حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو آزمایا اور اسی طرح پایا۔ (واقعی یہ رنج و غم کی دوا ہے) حفص بن غیاث فرماتے ہیں: میں نے

اس کا تجربہ کیا اور واقعہ ایسا پایا۔ عمر بن حفص فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعہ ایسا پایا۔ حسین بن ہارون کہتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعہ ایسا پایا۔ فضل فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعہ ایسا پایا۔ عبداللہ بن موسیٰ فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعہ ایسا پایا۔ عبدالرحمن فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعہ ایسا پایا۔ ابو بکر فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعہ ایسا پایا۔ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ابن ناصر کو اس کے متعلق اور کچھ فرماتے نہیں سنا سوا اس کے کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعہ ایسا پایا۔ ابو محمد یوسف فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعہ ایسا پایا۔ عبدالصمد کہتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعہ ایسا پایا، ابوالثناء فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعہ ایسا پایا۔ ابن الجزری فرماتے ہیں میں نے اپنے شیخ سمرمدی کو اس کے سوا کچھ کہتے نہیں سنا کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور ایسا ہی پایا۔

(علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث تقی الدین محمد بن فہد سے سنی تو انہوں نے بڑے اچھے تسلسل سے امام جزری سے اس کا سماع کہا اور میں نے اس کے رجال میں کسی راوی کو ایسا نہیں پایا جس پر کسی کا عیب لگایا جائے۔
۵۰۰۲ (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی مصیبت پیش آتی تو یہ کلمات ورد فرماتے:

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث۔

اے زندہ اور (ہر شے کو) تھامنے والے! میں تیری رحمت کے لیے تجھے پکارتا ہوں۔ رواہ ابن النجار

۳۹۱۸ پر روایت گزر چکی۔

۵۰۰۳ (حضرت ثوبان مولیٰ حضور ﷺ کے آزاد فرمودہ غلام) ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب کوئی اہم کام درپیش ہوتا تو یوں فرماتے: اللہ اللہ ربی لا اشترک بہ شیئاً دوسرے الفاظ ہیں لا شریک لہ۔ یعنی اللہ اللہ میرا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

رواہ ابن عساکر

خوف و گھبراہٹ کے وقت پڑھنا

۵۰۰۴ (عبداللہ بن جعفر) حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنی بیٹی کی شادی کی اور ان کو تنہائی میں یہ نصیحت فرمائی: جب تمہاری موت کا وقت قریب ہو یا دنیا کا کوئی گھبراہٹ والے اہم مسئلہ درپیش ہو جائے تو یہ دعا پلے باندھ لینا:

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر، مستدرک الحاکم

۵۰۰۵ اور ارفع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنی بیٹی کی شادی حجاج بن یوسف سے کر دی اور اس کو نصیحت فرمائی: جب وہ تیرے پاس آئے تو یہ کلمات پڑھ لینا:

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم، والحمد للہ رب العالمین۔

عبداللہ بن جعفر کا کہنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی جب کوئی پریشانی والی بات آ جاتی تھی کلمات پڑھتے تھے۔

ابو ارفع کہتے ہیں: لہذا حجاج اس تک نہیں پہنچ سکا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... حجاج اموی خلافت کا ایک ظالم گورنر تھا۔ جس نے ظلم و زبردستی سے عبداللہ بن جعفر کی بیٹی سے شادی کی لہذا لڑکی کو ان کے والد نے یہ مذکورہ دعا سکھائی جس کی بدولت وہ ظالم ابنی مراد نہ پاسکا۔

۵۰۰۶ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم کو ظالم بادشاہ کے روبرو پیش کیا جائے اور تم کو اس کے ظلم کا خوف ہو تو یہ کلمات تین بار پڑھو:

اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اعز من خلقه جميعاً، اللہ اعز مما أخاف وأحذر، أعوذ بالله الذي لا اله الا هو الممسك السموات السبع أن يقعن على الارض الا باذنه، من شر عبدك فلان وجنوده واتباعه وأشباعه، من الجن والانس، اللهم كن لي جازاً من شرهم، جل ثناؤك، وعز جارك، وتبارك اسمك، ولا اله غيرك.

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تمام مخلوق سے زیادہ باعزت ہے، اللہ زیادہ عزت (وطاقت) والا ہے، اس سے جس سے مجھے خوف اور ڈر لاحق ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اپنے حکم کے ساتھ ساتوں آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکنے والا ہے، فلاں بندے کے شر سے، اس کے لشکروں کے شر سے، اور کے متبعین اور ساتھیوں کے شر سے، جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔ اے اللہ! تو ان کے شر سے (مجھے اپنا پڑوس عطا کر) میرے لیے پناہ ثابت ہو، بے شک تیری ثناء اور بڑائی عظیم ہے، تیرا پڑوسی باعزت ہوا، تیرا نام بابرکت ہوا اور بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۰۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے:

لا اله الا الله العظيم الحليم، لا اله الا الله الحليم الكريم لا اله الا الله رب العرش العظيم، لا اله الا الله رب السموات السبع ورب العرش الكريم۔ رواہ ابن جریر

بھانجا بھی قوم کا فرد ہے

۵۰۰۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے (بڑے) دروازے کی چوکھٹ پکڑی اور ہم لوگ کمرے میں تھے فرمایا: اے عبدالمطلب کی اولاد! کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: ہماری بہن کا بیٹا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی قوم کی بہن کا بیٹا انہی کا فرد ہوتا ہے۔

پھر ارشاد فرمایا: اے عبدالمطلب کے بیٹو! جب تم کو کوئی مصیبت آ پڑے، یا کوئی سختی یا کسی تنگی کا تم کو سامنا ہو تو یہ کلمات کہہ لیا کرو:

اللہ اللہ لا شریک لہ۔ رواہ ابن جریر

۵۰۰۹ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب کسی پر کوئی ایسا حاکم مسلط ہو جائے جس کے ظلم و زبردستی کا خوف لگا رہے تو اس کو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم كن لي جازاً من فلان واحزابه واشياعه من الجن والانس ان يفرطوا علي وان يطفوا، عز جارك وجل ثناءك ولا اله غيرك۔

اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب! میرا پڑوسی اور مددگار بن جا فلاں شخص سے اور اس کی جماعت سے اور جن و انس میں سے اسی کے مددگار ہیں کہ وہ مجھ پر زیادتی کریں اور سرکشی کریں بے شک تیرا پڑوسی باعزت رہے گا، تیری بڑائی عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دعا کی برکت سے تم کو اس کی طرف سے کوئی ناخوشگوار بات نہ پہنچے گی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۵۰۱۰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی رنج یا غم پیش آتا تھا تو یہ فرماتے تھے:

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث - مسند البزار ۳۹۱۸

۵۰۱۱ (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب بھی کوئی بندی سات مرتبہ یہ کہتا ہے تو اس کے ہر کام کے لیے اللہ کافی ہو جاتا ہے، خواہ وہ کہنے میں سچا ہو یا جھوٹا:

حسبی اللہ لا الہ الا هو علیہ توکلنت وهو رب العرش العظيم۔

مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ رواہ مستدرک الحاکم
فائدہ:..... یعنی اس کو اس دعا کی اہمیت پر یقین کامل ہو یا اس میں کمزور ہو اور وہ سات مرتبہ یہ دعا پڑھے اللہ پاک ضرور اس کی مدد فرمائیں گے۔

۵۰۱۲ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات سکھائے ہیں جو میں مصیبت کے وقت پڑھتی ہوں:

اللہ اللہ ربی لا اشرك به شیئاً۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر ۳۸۴۸

۵۰۱۳ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی غمزدہ بات پیش آتی یا کوئی تکلیف لاحق ہوتی تو یہ دعا پڑھتے:

اللہ اللہ ربی لا اشرك به شیئاً رواہ ابن جریر

ظالم بادشاہ سے خوف کے وقت پڑھے

۵۰۱۴ (علی بن الحسین) عامر بن صالح سے مروی ہے کہ میں فضل بن ربیع کو اپنے والد ربیع کی طرف سے یہ قصہ نقل کرتے ہوئے سنا:

کہ جب خلیفہ منصور مدینہ آیا تو اس کے پاس چند لوگوں نے آکر حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کی چٹل خوری کی اور بولے وہ تو آپ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتا، آپ کی عیب جوئی کرتا ہے اور آپ کو سلام تک کرنا روا نہیں رکھتا۔ خلیفہ منصور نے ربیع کو کہا: اے ربیع! جعفر بن محمد کو میرے پاس لاؤ۔ اگر میں اس کو قتل نہ کروں تو اللہ مجھے قتل کر دے۔ ربیع کہتے ہیں میں نے ان کو بلایا اور وہ شریف لائے اور خلیفہ منصور سے بات چیت کی یہاں تک کہ خلیفہ منصور کا غصہ فرو ہو گیا۔ جب جعفر نکل کر جانے لگے تو میں نے ان سے پوچھا:

اے ابو عبد اللہ! آپ نے کوئی دعا پڑھی تھی میں بھی وہ جاننا چاہتا ہوں۔ فرمایا: ہاں۔ میرے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ بن حسین رضی اللہ عنہ (زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے تھے جس کو کسی بادشاہ کے ظلم اور غصہ کا خوف ہو تو وہ یہ دعا پڑھ لے:

اللهم احرسني بعينك التي لا تنام، واكفني بكنفك الذي لا يرام واغفر لي بقدرتك علي، والا

هلكت وانت رجائي، فكم من نعمة قد أنعمت بها علي قل لك عندها شكرى؟ وكم من بلية قد

ابتليتني بها قل لك عندها صبرى، يامن قل عند نعمته شكرى فلم يحرمنى، ويا من قل عند بليته

صبرى فلم يخذلنى، ويا من رآنى على الخطايا فلم يفضحنى ويا ذا النعماء التي لا تحصى ويا ذا

الأيادي التي لا تنقضى، أستدفع مكروه ما أنا فيه، وأعوذ بك من شره يا أرحم الراحمين.

اے اللہ! میری حفاظت فرما اپنی اس آنکھ کے ساتھ جو سوئی نہیں، مجھے اپنی امان میں رکھ جو کبھی جھٹکتی اور زائل نہیں ہوتی۔ مجھ پر اپنی

قدرت کے باوجود میری مغفرت کر، ورنہ میں تو ہلاکت میں جا پڑوں گا تو ہی میرا آسرا ہے۔ تیری کتنی نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر انعام

فرمائیں لیکن میں نے ان کا شکر بہت تھوڑا کیا۔ کتنی مصیبتوں کے ساتھ تو نے میری آزمائش کی لیکن میں زیادہ صبر نہ کر سکا۔ اے وہ

ذات جس کی نعمتوں کا میں نے بہت کم شکر ادا کیا لیکن پھر بھی اس نے مجھے محروم نہیں کیا اے وہ ذات جس کی آزمائشوں پر میں نے

بہت کم صبر کیا لیکن اس نے مجھے شرمندہ نہ کیا۔ اے وہ ذات جس نے مجھے گناہوں میں ملوث دیکھا مگر مجھے رسوا نہ کیا اے نعمتوں

والی ذات جس کی نعمتوں کا شمار ممکن نہیں اے احسانوں والے جو کبھی ختم نہیں ہوتے میں تجھ سے اس تکلیف سے نجات مانگتا ہوں

جس میں میں مبتلا ہوں اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا ارحم الراحمین۔ رواہ ابن النجار ۵۰۱۵۔ (مرسل ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین) ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: فراخی و کشادگی کے کلمات یہ ہیں: لا الہ الا اللہ العلی العظیم، سبحان اللہ رب العرش الکرم، الحمد للہ رب العالمین اللہم اغفر لی وارحمنی وتجاوز عنی واعف عنی فانک غفور رحیم۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عالی (و) عظیم ہے، پاک ہے وہ اللہ عرش کریم کا پروردگار، تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھ سے درگزر فرما اور مجھے معاف فرما بے شک تو معاف کرنے والا مہربان ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۱۶۔ (درک بن عمرو بن ابی اسحاق عن البراء) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اپنی وحشت (اور تہائی) کا شکوہ کیا۔ حضور ﷺ نے اس کو یہ وظیفہ زیادہ پڑھنے کی تلقین فرمائی:

سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح، جللت السموات والارض بالعزۃ والجبروت۔

پاک ہے بادشاہ برکت والا جو ملائکہ اور روح الامین (جبرئیل علیہ السلام) کا رب ہے۔ (اے اللہ بے شک تو) نے آسمانوں اور زمین کو اپنی عزت و طاقت کے ساتھ عظمت بخشی۔

اس آدمی نے یہ کلمات کہے تو اس کی وحشت دور ہو گئی۔

ابن السنی، الاوسط للطبرانی، الخرائط فی مکارم الاخلاق، ابن شامہ، ابونعیم، ابن عساکر کلام:..... المغنی میں ہے درک بن عمرو کی ابو اسحاق سے ایک ہی روایت ہے اور وہ اس میں متفرد ہے۔ میزان میں ہے کہ درک بن عمرو ابو اسحاق سے منکر خبر کو تفرقہ روایت کرتا ہے۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (درک) مجہول ہے۔ علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کی حدیث کا کوئی تابع (مثال) نہیں ملتی۔ امام طبرانی فرماتے ہیں: درک اسی روایت کے ساتھ معروف ہے۔ ابن شامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت حسن غریب ہے۔ میزان الاعتدال ۲/۲ بحوالہ کنز ج ۲ ص ۲۱۳

شیطان سے حفاظت کی دعا

۵۰۱۷۔ (زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز خلافت پر بیٹھنے سے قبل میرے والد حضرت عروہ بن زبیر کے پاس آئے اور بتایا کہ میں نے گذشتہ رات عجیب قصہ دیکھا۔ میں اپنے مکان کی چھت پر چٹ لیتا ہوا تھا۔ میں نے راستے میں چلنے پھرنے کی آوازیں سنیں۔ نیچے جھانک کر دیکھا تو سمجھا کہ شاید چوکیداروں کی جماعت ہے۔ لیکن اچھی طرح دیکھا تو وہ شیاطین (جن) تھے جو دستے کے دستے گھوم رہے تھے۔

حتیٰ کہ وہ سب میرے مکان پر کھوڑے میں ویران جگہ پر اکٹھے ہو گئے۔ پھر (بڑا) ابلیس آیا۔ جب سب جمع ہو گئے تو ابلیس نے بلند آواز کے ساتھ پکارا اور سب شیاطین ایک دوسرے سے آگے بڑھ گئے۔ ابلیس نے کہا: عروہ بن زبیر کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ ایک جماعت بولی: ہم۔ پھر وہ گئے اور واپس آئے اور بولے: ہم اس پر کچھ بھی قادر نہیں ہو سکے۔ ابلیس نے پہلے سے زیادہ زوردار چنگھاڑ ماری۔ اور بولا کون عروہ بن زبیر کو سنبھالے گا؟ دوسری جماعت بولی: ہم پھر وہ گئے اور کافی دیر کے بعد واپس آئے اور بولے کہ ہم بھی اس پر قادر نہیں ہو سکے۔ اس بار ابلیس اس قدر شدت سے چنگھاڑا میں سمجھا کہ زمین کی چھاتی شق ہو گئی ہے۔ اور سب شیاطین آگے بڑھے۔ ابلیس پھر بولا: کون عروہ بن زبیر کو بہکائے گا؟ اس بار سب شیاطین مل کر بولے: ہم (سب جاتے ہیں) چنانچہ سب شیاطین چلے گئے اور کافی دیر تک واپس نہیں لوٹے پھر واپس آئے اور تھکھاڑا ل کو بولے: ہم سب بھی اس پر قادر نہیں ہو سکے۔ آخر ابلیس بڑے غصے میں چلا گیا اور دوسرے شیاطین بھی اس کے پیچھے پیچھے

چلے گئے۔

حضرت عروہ بن زبیر نے فرمایا: مجھے میرے والد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے شروع رات میں یا شروع دن میں تو اللہ پاک اس کی ابلیس اور اس کے لشکر سے حفاظت فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ذی الشان، عظیم البرهان، شدید السلطان ماشاء اللہ کان اعوذ باللہ من الشیطان اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، بڑی شان کا مالک ہے، عظیم برهان اور مضبوط بادشاہت والا ہے جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے میں شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۵۰۱۸۔ ابوالتیاح سے مروی ہے میں نے عبدالرحمن بن حمیش سے جو بڑی عمر کے بزرگ تھے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو پایا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے پوچھا: اس رات رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا جب شیطان آپ کے قریب آگئے تھے؟ فرمایا: شیاطین مختلف وادیوں سے اکٹھے ہو کر آپ ﷺ کے پاس آگئے تھے اور پہاڑ بھی آپ پر آئے تھے۔ بڑا شیطان آگ کا شعلہ لے کر آپ کے قریب آیا تاکہ آپ کو اس کے ساتھ جلا دے نہ آپ ﷺ (وقتی طور پر) ان سے مرعوب ہو گئے اور پیچھے ہٹنے لگے تھے۔ پھر خبر نیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور فرمایا کہو: آپ ﷺ نے پوچھا: کیا کہوں؟ فرمایا: یہ کہو:

أعوذ بكلمات اللہ التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر من شر ما خلق، وذراً وبرا، ومن شر ما ينزل من السماء، ومن شر ما يعرج فيها، ومن شر ما ذرأ في الأرض، ومن شر ما يخرج منها، ومن شر فتن الليل والنهار، ومن شر كل طارق، الا طارقاً بطرق بخير، يا رحمن میں اللہ کے تمام کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جن سے نیک تجاویز کر سکتا اور نہ بدہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور جس کو اس نے وجود بخشا اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، اور رات و دن کے فتنوں کے شر سے اور ہر رات کو آنے والے کے شر سے سوائے اس کے جو خیر ساتھ لائے اے رحمن ذات۔

پس آپ کا یہ پڑھنا تھا کہ شیاطین کی آگ بجھ گئی اور اللہ نے ان کو شکست دے دی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، البزار، حسن بن سفیان، ابوزر عذبی مندد، ابن مندہ، ابونعیم والبیہقی معاً فی الدلائل روایت صحیح ہے۔

حفاظت کی دعا

۵۰۱۹۔ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دعا کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام ظالم بادشاہوں سے اللہ کی حفاظت حاصل کرتے تھے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، قال اخستوفیہا ولا تکلمون، انی أعوذ بالرحمن منك ان كنت تقیاً، أخذت بسمع اللہ وبصرہ، وقوته علی أسماعکم وأبصارکم وقوتکم، یا معشر الجن والانس والشیاطین والاعراب والسباع والہوام والصلوص، مما یخاف ویحذر فلان بن فلان سترت بینہ و بینکم بسترۃ النبوة التي استتروا بها من سطوات الفراعنة، جبریل عن ایمانکم، ومیکائیل عن شمائلکم، محمد صلی اللہ علیہ وسلم أمامکم، واللہ تعالیٰ من فوقکم، یمنعکم من فلان بن فلان فی نفسه وولده وأهله وشعره وبشره وماله وما علیہ وماعہ وماتحتہ وما فوقہ: (واذا قرأت القرآن

جعلنا بینک وبين الذین لا یؤمنون بالآخرة حجاباً مستوراً)۔ الی قولہ (ونفوراً)

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے: اس جہنم میں چپ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔ میں رحمن کی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اگر تو ڈرنے والا ہے (اللہ سے) میں اللہ کے سننے، دیکھنے اور اس کی قوت کے ساتھ تمہارے سننے، دیکھنے اور تمہاری طاقت پر مدد پکڑتا ہوں۔

اے جن، انس، شیاطین، بدوؤں، درندوں، (ریٹنے والوں اور) چیونٹیوں اور چوروں کے گروہ! جن سے فلاں بن فلاں کو خوف اور خطرہ لاحق ہے میں اس کے اور تمہارے درمیان نبوت کا پردہ حائل کرتا ہوں، جس کے طفیل انبیاء فرعونہ (اور ظالم بادشاہوں) کے ظلم سے محفوظ رہے۔ جبریل تمہارے دائیں ہے، میکائیل تمہارے بائیں، محمد ﷺ تمہارے آگے اور اللہ تمہارے پیچھے ہے پس تم کو فلاں بن فلاں کی جان، اہل و عیال، اولاد، ہمال و عیال، بال، کھال، مال، جو اس پر ہے، جو اس کے ساتھ ہے، جو اس کے نیچے ہے اور جو اس کے اوپر ہے سب سے تم کو روکتا اور دھکتا رہتا ہوں۔

اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے درمیان مخفی پردہ کی آڑ کر دیتے ہیں الخ۔

ابن عساکر، وولده القاسم فی کتاب آیات الحروز

۵۰۲۰ (انس رضی اللہ عنہ) ابان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک بار (دعوت کی غرض سے) حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے۔ حجاج نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا مال دکھایا جس میں چار سو گھوڑے تھے، سو گھوڑے دو سال کے بعد تیسرے سال میں داخل تھے، سو گھوڑے دوسرے سال میں داخل تھے، سو گھوڑے پانچویں سال میں داخل تھے اور سو گھوڑے قارح دانت والے تھے۔

پھر حجاج نے کہا: اے انس! کیا تو نے اپنے ساتھی کے پاس کبھی اتنا مال دیکھا تھا۔ اس خبیث کی مراد رسول اللہ ﷺ سے تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالکل، اللہ کی قسم! اس سے بھی اچھا مال دیکھا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تھا: گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک وہ گھوڑا جو مالک نے اللہ کے راہ میں جہاد کے لیے باندھا ہو۔ اس کے بال، اس کا پیشاب، اس کا گوشت اور اس کا خون قیامت کے دن اس کے میزان کے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ دوسرا گھوڑا جس کو کسی نے افزائش نسل کے لیے رکھا ہو اور تیسرا وہ گھوڑا جس کو کسی نے افزائش ریا، شہرت اور دکھاوے کے لیے باندھا ہو ایسا شخص جہنم میں جائے گا۔ اے حجاج بتیرے تمام گھوڑے اسی تیسری قسم کے ہیں۔

حجاج غضب آلود ہو گیا۔ بولا: اللہ کی قسم! اگر تو نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت نہ کی ہوتی اور امیر المؤمنین نے مجھے تیری رعایت کا خط نہ لکھا ہوتا تو دیکھتا میں تیرے ساتھ کیا کچھ کرتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پرگز نہیں (اللہ کی قسم) میں تجھ سے ایسے کلمات کی بدولت پناہ میں آ گیا ہوں کہ اب مجھے کسی بادشاہ کے ظلم کا اور کسی شیطان کی سرکشی کا کا خوف ذرہ بھر نہیں۔ پھر واقعی حجاج کا غصہ چھٹ گیا اور وہ بولا: اے ابو جہزہ! (حجاج نے انس کی کنیت بطور ادب استعمال کی) وہ کلمات مجھے بھی سکھا دیجیے حضرت انس نے فرمایا: اللہ کی قسم! انہیں، میں تجھے ان کلمات کا اہل نہیں پاتا۔

حضرت ابان رحمۃ اللہ علیہ راوی حدیث فرماتے ہیں جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابو جہزہ! میں آپ سے کوئی سوال کرنا چاہتا ہوں؟ فرمایا: بولو کیا چاہتے ہو؟ ابان رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: وہ کلمات جو آپ سے حجاج نے پوچھے تھے فرمایا: ناں، اللہ کی قسم! میں تم کو ان کا اہل سمجھتا ہوں۔ سنو! میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی پھر آپ مجھ سے جدا ہونے لگے تو آپ مجھ سے راضی تھے آپ نے فرمایا: تم نے میری دس سال خدمت کی ہے اور میں تم کو چھوڑ کر جا رہا ہوں اور میں تم سے راضی ہوں۔ لہذا تم (کو یہ عطیہ ہے کہ) جب بھی صبح و شام کا وقت ہوا کرے یہ پڑھا کرو:

بسم اللہ، والحمد للہ، محمد رسول اللہ، لافقہ الا باللہ، بسم اللہ علی دینی ونفسی، بسم اللہ علی اہلی ومالی، بسم اللہ علی کل شیء اعطانیہ ربی، بسم اللہ خیر الاسماء، بسم اللہ رب الارض

والسما، بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ داء، بسم اللہ افتتحت وعلی اللہ توکلت، لا قوۃ الا باللہ، لا قوۃ الا باللہ، لا قوۃ الا باللہ، واللہ اکبر، واللہ اکبر، لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم، تبارک اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم ورب الارضین، وما بینہما، والحمد للہ رب العالمین، عز جارك، وجل ثناؤک، ولا الہ غیرک، اجعلنی فی جوارک من شر کل ذی شر، ومن شر الشیطان الرجیم، ان ولی اللہ الذی نزل الكتاب وهو یتولی الصالحین، فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا هو علیہ توکلت وهو رب العرش العظیم، ابو الشیخ فی التواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دعا

۵۰۲۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایسے کلمات سکھادیے ہیں کہ ان کے طفیل کسی جابر کی سرکشی اور اس کی زور بردستی مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور اس کے ساتھ وہ کلمات ضروریات کے آسانی کے ساتھ پورا ہونے اور مؤمنوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرنے کا سبب بھی ہیں:

اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، بسم اللہ علی نفسی و دینی، بسم اللہ علی اہلی و مالی، بسم اللہ علی کل شیء اعطانی ربی، بسم اللہ خیر الأسماء، بسم اللہ رب الارض والسما، بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ داء، بسم اللہ افتتحت وعلی اللہ توکلت، اللہ اللہ ربی لا أشرك به شیئا، أسألك اللهم بخیرک من خیرک الذی لا یعطیک غیرک، عز جارك، وجل ثناؤک، ولا الہ الا أنت: اجعلنی فی عیاذک، وجوارک من کل سوء، ومن الشیطان الرجیم، اللهم انی استجیرک من جمیع کل شیء خلقت، واحترس بک منہن، وأقدم بین یدی: (بسم اللہ الرحمن الرحیم: قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد) عن امامی ومن خلفی، وعن یمینی وعن شمالی، ومن فوقی وتحتی۔

اور سورہ اخلاص مکمل ایک ایک دفعہ چھ کی چھ جہات کی طرف رخ کر کے پڑھے۔ یعنی دائیں، بائیں، آگے پیچھے، اوپر اور نیچے۔

رواہ مستدرک الحاکم

رزق کی کشادگی کی دعائیں

۵۰۲۲ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ضرورت اور فاقہ کشی کی نوبت آگئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: اگر تم نبی ﷺ کے پاس جا کر آپ سے سوال کرو (تو شاید کوئی صورت نکل آئے) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے دروازے پر آئیں اور دروازہ کھٹکھٹایا حضور کے پاس ام ایمن بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: یہ تو فاطمہ کے دروازے کھٹکھٹانے کا انداز ہے۔ اور وہ ایسے وقت تو ہمارے پاس نہیں آیا کرتی۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اندر تشریف لائیں اور اپنے والد حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان ملائکہ کا کھانا تسبیح و تہلیل اور تحمید ہے لیکن ہمارا کھانا کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے: آل محمد کے گھر بھی تیس دنوں سے چولہا نہیں جلا۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں آئی ہیں۔ اگر تم چاہو تو پانچ بکریوں کا ہم تمہارے لیے حکم دے دیتے ہیں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کر:

یا اول الاولین، ویا آخر الآخِرین، ویا ذا القوة المتین، ویا ارحم المساکین ویا ارحم الراحمین
چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس ہو گئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا پیچھے کچھ
(آ رہا) ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں آپ کے پاس سے دنیا لینے گئی تھی اور آخرت لے کر واپس آئی ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ بہترین ایام ہیں۔ ابو الشیخ فی جزء من حدیثہ
کلام: اس روایت کے رجال میں کوئی راوی متکلم فیہ نہیں ہے اور سب راوی ثقہ مگر اس کی صورت مرسل کی سی ہے لیکن حضرت سید بن
عقلہ نے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنی ہے تو روایت متصل ہے۔

۵۰۲۳... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی ضرورت لے کر حاضر ہوئی۔ حضور ﷺ نے
اس کو فرمایا: کیا تم کو اس سے اچھی چیز نہ بتا دوں؟ تو سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ پڑھا کر تینتیس بار لا الہ الا اللہ پڑھا کر اور چونتیس
بار الحمد للہ پڑھا کر۔ پس یہ سو بار پڑھنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ رواہ ابن جریر
کلام: ...ضعیف ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۹، ضعیف الادب ۹۸۔

۵۰۲۴... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کے پاس کسی شے کا سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا میں تم کو اس
سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟ عورت بولی: ضرور، آپ ﷺ نے فرمایا: سوتے وقت تینتیس بار لا الہ الا اللہ پڑھا کر، چونتیس بار اللہ اکبر پڑھا کر یہ دنیا اور اس کی
تمام چیزوں سے تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ رواہ ابن جریر

۵۰۲۵... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی حاجت ذکر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا
میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟ تم سوتے وقت تینتیس مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو اور چونتیس مرتبہ الحمد للہ کہو،
یہ سو کی تعداد ہوگی یہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ ابن جریر، ابن عساکر
کلام: ...ضعیف الادب ۹۸ اور ذخیرۃ الحفاظ ۶۹ پر روایت پر ضعف کا کلام کیا گیا ہے۔

۵۰۲۶... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس گئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان ملائکہ کا طعام تو لا الہ الا اللہ،
سبحان اللہ اور الحمد للہ وغیرہ ہے، ہمارا طعام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ آل محمد
کے گھروں میں تیس یوم سے آگ نہ بجی۔ پھر بھی اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے پانچ بکریوں کا حکم دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو پانچ
کلمات سکھا دیتا ہوں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہاں وہ مجھے پانچ کلمات ہی سکھا دیجیے
جو آپ کو جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ یوں کہا کر:

یا اول الاولین، ویا آخر الآخِرین، ویا ذا القوة المتین، ویا ارحم المساکین ویا ارحم الراحمین

ابو الشیخ فی فوائد الاصبہانین، الدیلمی، مستدرک الحاکم

رنج و خوشی کی دعائیں

۵۰۲۷... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ نبی کریم ﷺ کو کوئی خوش گوار چیز دیکھ لیتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت کے بدولت اچھی چیزیں انجام پاتی ہیں۔ اور جب آپ ﷺ کو کوئی ناپسندیدہ شے دیکھ لیتے تو
فرماتے: الحمد لله على كل حال هر حال میں اللہ کا شکر ہے۔ رواہ ابن النجار
۵۰۲۸... اعمش رحمۃ اللہ علیہ صیب رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے کسی بزرگ شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی خوش کن معاملہ

پیش آتا تو فرماتے: الحمد للہ المنعم المتفضل الذی بنعمته تتم الصالحات اور جب کوئی ناپسندیدہ معاملہ پیش آتا تو فرماتے: الحمد للہ علی کل حال مصنف ابن ابی شیبہ روایت صحیح ہے۔

مختلف دعائیں

۵۰۲۹۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی دعائیں فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی اسألك الذی هو خیر عاقبة امری اللهم اجعل ما تعطينی الخیر رضوانک والدرجات العلی فی جنات النعیم۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو میرے لیے بہترین انجام کار ثابت ہو۔ اے اللہ! تو جو مجھے عطا فرمائے اس کو اپنی رضا اور جنت میں اعلیٰ درجات کا سبب بنا۔ الزهد للامام احمد

۵۰۳۰۔ معاویہ بن قرہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی دعائیں فرمایا کرتے تھے:

اللهم اجعل خیر عمری آخرہ وخیر عملی خواتمہ وخیر ايامی یوم القاک۔

اے اللہ! میری بہترین عمر آخر عمر بنانا اور میرا بہترین عمل آخری عمل بنانا اور میرا بہترین دن وہ دن بنانا جس میں میں تجھ سے ملاقات کروں گا۔ السنن لسعيد بن منصور، السنن لیوسف القاضی، الامالی لابی القاسم بن بشیر

۵۰۳۱۔ ابو یزید مدائنی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جملہ دعاؤں میں سے یہ الفاظ بھی ہوتے تھے:

اللهم هب لی ایمانا و یقینا و معافاة و نية۔

اے اللہ! مجھے ایمان، یقین، عافیت اور اچھی نیت عطا فرما۔ ابن ابی الدنیا فی یقین

۵۰۳۲۔ ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم اغننا بالک عن حرامک و اغننا من فضلک عن سواک

اے اللہ! اپنے حلال کے ساتھ حرام سے غنی فرما اور اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔ العسکری فی المواعظ

۵۰۳۳۔ عبدالعزیز ابوسلمہ ماضون سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی اسألك برحمتک التی لاتنال منک الا بالخروج

اے اللہ! اے اللہ! میں تیری اس خاص رحمت کا سوال کرتا ہوں جو فقط تیرے راستے میں نکلنے سے حاصل ہوتی ہے۔ العسکری

۵۰۳۴۔ عبدالعزیز ابوسلمہ ماضون فرماتے ہیں مجھے ایک قابل اعتماد شخص نے بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اسألك تمام النعمة فی الاشياء كلها والشکر لک علیها حتی ترضی وبعد الرضا والخیرة فی جمیع

ما یکون فیہ الخیرة بجمیع میسور الأمور كلها لا بمعسورہا یا کریم

(اے اللہ!) میں تجھ سے تمام چیزوں میں کامل نعمت اور اس پر تیرا شکر ادا کرنے کا سوال کرتا ہوں حتیٰ کہ تو راضی ہو جائے اور تیری

رضا کے بعد تمام خیر کی چیزوں میں تمام تر آسانیوں کے ساتھ مکمل خیر کا سوال کرتا ہوں بلا کسی تنگی و مشقت کے اے کریم!

ابن ابی الدنیا فی کتاب الشکر

۵۰۳۵۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو کوئی مصیبت پہنچی وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انوشکایت

کی اور عرض کیا کہ ان کے لیے ایک دن کھجور کا حکم فرمادیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے ایک دن کھجور کا حکم دیدوں اور اگر چاہو تو ایسے کلمات تم کو سکھا دوں جو اس سے بھی بہتر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ کلمات بھی سکھا دیجیے اور ایک دن کھجور کا حکم بھی کر دیجیے (سبحان اللہ) کیونکہ میں بہت حاجت مند ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کر دیتا ہوں۔ پھر فرمایا: کہو:

اللهم احفظني بالاسلام قاعدًا واحفظني بالاسلام راقدًا ولا تطع في عدوًا ولا حاسدا واعوذ بك من شر ما انت آخذ بنا صيتها وأسألك من الخير الذي هو بيدك كله۔

اے اللہ! میری حفاظت فرما اسلام کے ساتھ جاگتے ہوئے اور میری حفاظت فرما اسلام کے ساتھ سوتے ہوئے اور میرے متعلق کسی دشمن اور کسی حاسد کی بات مت قبول فرما۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں اور تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تمام تیرے ہاتھ میں ہے۔

ابن رنجويه، ابن حبان، الخرائطي في مكارم الاخلاق، الديلمي، السنن لسعيد بن منصور

کلام: ... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی اطراف میں اس روایت کے متعلق التفصیل کا حکم فرماتے ہیں۔

۵۰۳۶ عبد اللہ بن خراش اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے خطبہ میں دعا فرماتے ہوئے سنا:

اللهم اعصمنا بحبلک وثبتنا علی امرک وارزقنا من فضلك۔

اے اللہ! اپنی رسی کے ساتھ ہماری حفاظت فرما، اپنے دین پر ہم کو ثابت قدم رکھ اور فضل کی ہمیں توفیق عطا کر۔

اللامام احمد في الزهد، الرويانى، يوسف القاضى في سننه، حلية الاولياء، اللالكاني في السنة، ابن عساکر

۵۰۳۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے:

اللهم ان کتبت عل شقوة أو ذنبا فامحه فانک تمحو ماتشاء وتثبت وعندک ام الكتاب واجعله سعادة ومغفرة۔

اے اللہ! اگر تو نے مجھ پر بد بختی یا کوئی گناہ لکھ رکھا ہو تو اس کو مٹا دے، بے شک تو جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھا رہنے دیتا ہے کیونکہ تیرے ہی پاس اصل کتاب ہے اور تو اس کو میرے لیے سعادت اور مغفرت بنا دے۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

۵۰۳۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذ بک من غفلة أو تغفلة أو تدرنی فی غفلة أو تغفلة من الغافلين۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھے دھوکہ میں پڑا ہوا (اچانک) پکڑ لے، یا مجھے غفلت میں پڑا ہوا چھوڑ دے یا مجھے غافلوں میں سے کر دے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، حلیۃ الاولیاء

۵۰۳۹ اہل خراسان کے میکائیل نامی ایک شیخ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رات کو کھڑے ہوتے تو فرماتے:

اے اللہ! تو میرے کھڑے ہونے کو جانتا ہے اور میری حاجت کو بھی جانتا ہے، پس مجھے یہاں سے اپنی حاجت میں کامیاب واپس لوٹا اس حال میں کہ میری دعا کامیاب اور مقبول ہو اور میں تیری مغفرت اور رحمت کو ساتھ لے کر واپس لوٹوں۔ پھر جب آپ نماز پوری کر کے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے:

اللهم لا أرى شيئا من الدنيا يدوم، ولا أرى حالا فيها يستقيم، اللهم اجعلني انطق فيها بعلم، واصحت فيها بحكم، اللهم لا تكثر لي من الدنيا فاطعني، ولا تقل لي منها فانسي، وان ما قل وكفى خير مما كثر وألهي۔

اے اللہ! میں دنیا کی کسی شے کو ہمیشہ رہنے والا نہیں دیکھتا اور نہ اس میں کوئی درست حال دیکھتا ہوں، پس مجھے دنیا میں علم کے ساتھ

بولنے، حکمت کے ساتھ خاموش رہنے والا بنا۔ اے اللہ! دنیا میرے لیے (اس قدر) زیادہ نہ کر کہ میں سرکشی میں پڑ جاؤں اور نہ اس قدر تنگ کر کہ مجھے بھلا دیا جائے اور بے شک تھوڑی چیز جو کافی ہو جائے اس کثیر سے بہتر ہے جو ہر واجب میں مشغول کر دے۔
۵۰۴۰ ابو العالیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اکثر یہ دعا فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا:

اللهم عافنا واعف عنا۔

اے اللہ! ہمیں عافیت میں رکھ اور ہمیں معاف فرما دے۔ الزهد لاحمد

۵۰۴۱ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم اجعل عملي صالحاً واجعله لک خالصاً ولا تجعل لاحد فیہ شیئاً۔

اے اللہ! میرے عمل کو صالح و نیک بنا، اس کو اپنے لیے خاص بنا اور کسی کا اس میں کوئی حصہ نہ رکھ۔ الزهد للإمام احمد

۵۰۴۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب یہ دعا کیا کر:

اللهم اجعل سریرتی خیر امن علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ۔

اے اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا بنا اور میرے ظاہر کو نیک بنا۔ ابن ابی شیبہ، حلیۃ الاولیاء، یوسف القاضی فی سننہ

۵۰۴۳ عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں یہ کلمات فرماتے تھے:

اللهم توفنی مع الابرار ولا تجعلنی فی الاشرار وفنی عذاب النار والحقنی بالاخیار۔

اے اللہ! مجھے نیکوں کے ساتھ موت دے، مجھے بدوں کے ساتھ مت کر، مجھے جہنم کے عذاب سے بچا اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما۔

ابن سعد، الادب المفرد للبخاری

۵۰۴۴ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب) کو یہ دعا کرتے سنا:

اللهم ارزقنی قتلاً فی سبیلک ووفاء فی بلد نبیک۔

اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب کر اور اپنے نبی کے شہر میں موت دے۔ میں نے پوچھا: یہ کیسے ممکن ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ

عنہ نے فرمایا: اللہ پاک چاہتا ہے تو اپنا حکم کہیں سے بھی پورا فرما دیتا ہے۔ ابن سعد، حلیۃ الاولیاء

فائدہ:..... اللہ پاک نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور ابولو جوسی نے آپ کو فجر کی نماز میں پیٹ میں چھرا گھونپ دیا اور کئی دو تین وار کیے۔ اسی

صدے میں آپ کی موت ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی وہ بھی اپنے نبی کے شہر میں۔

۵۰۴۵ ابو عثمان نبیدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو بیت اللہ کے طواف کے دوران یہ دعا

کرتے سنا:

اللهم ان کنت کتبتنی فی السعادة فأثبتنی فیہا وان کنت کتبتنی فی الشقاوة فامحنی منها، وأثبتنی فی

السعادة، فانک تمحو ماتشاء وتثبت وعندک أم الكتاب۔

اے اللہ! اگر تو نے مجھے سعادت مند لکھ دیا ہے تو یونہی رہنے دے اور اگر مجھے بد بخت لکھ دیا ہے تو اس کو مٹا دے اور مجھے سعادت

مند لکھ دے۔ بے شک تو جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور تیرے ہی پاس اصل کتاب ہے۔ اللالکائی

۵۰۴۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے متعلق مروی ہے کہ آپ نے دعا کی:

اللهم اغفر لی ظلمی وکفری۔

ایک شخص نے کہا اے امیر المؤمنین ظلم تو ٹھیک ہے کفر معاف کرنے کا کیا مطلب ہوا؟ فرمایا: اللہ کا فرمان ہے:

ان الانسان لظلم کفار۔

انسان بڑا ظالم اور ناشکر ہے۔ ابن ابی حاتم

پانچ چیزوں سے پناہ مانگنا

۵۰۴۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر کے اوپر پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے سنا:

اللهم انی أعوذ بک من الجبن والبخل، وأعوذ بک من العمر، وأعوذ بک من فتنة الصدر، وأعوذ بک من عذاب القبر.

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، کنجوسی سے، نیز تیری پناہ مانگتا ہوں (بری) عمر سے، سینے کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔ البیہقی فی عذاب القبر

۵۰۴۸ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کو بندہ کا سب سے محبوب کلام یہ ہے کہ وہ سجدہ کی حالت میں کہے:

رب انی ظلمت نفسي فاغفر لي ذنوبي انه لا يغفر الذنوب الا انت۔

پروردگار! مجھ سے اپنی جان پر ظلم، واپس میرے گناہوں کو بخش دے بے شک تیرے سوا کوئی گناہ کو بخشنے والا نہیں۔

عباش، یوسف القاضی فی سنہ

۵۰۴۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری۔ جب بھی آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے اور بستر پر جاتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم انی أعوذ بمعافاتک من عقوبتک، وأعوذ برضاک من سخطک، وأعوذ بک منک، اللهم لا أستطيع ثناء علیک، ولو حرصت، ولكن أنت کما أثبت علی نفسک.

اے اللہ! میں تیری عافیت کی پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے، تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری ثناء کا حق نہیں کر سکتا اگرچہ میں اس کی کوشش کروں۔ ہاں تو نے جیسی اپنی ثناء بیان کی تو اسی طرح ہے۔

نسائی، یوسف القاضی فی سنہ الاوسط للطبرانی

۵۰۵۰ (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم متعنی بسمعی وبصری حتی تجعلهما الوارث منی، وعافنی فی دینی، واحشرنی علی ما أحییتنی، وانصرنی علی من ظلمنی، حتی ترینی منه ثاری، اللهم انی أسلمت دینی الیک، وخلیت وجهی الیک، وفوضت امری الیک، والجات ظہری الیک، لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک، آمنت برسولک الذی أرسلت وکتابک الذی أنزلت.

اے اللہ! مجھے میرے کانوں اور آنکھوں (کو سلامت رکھے) کے ساتھ نفع دے اور ان کو میرا وارث بنادے (کہ آخر عمر تک سلامت رہیں) مجھے میرے دین میں نفع دے، مجھے انہی اعمال پر زندہ کر کے اٹھا جن پر تو نے مجھے دنیا میں زندہ رکھا، مجھ پر ظلم کرنے والے میں مجھے اپنا بدلہ دکھا، اے اللہ! میں نے اپنا دین تیرے سپرد کیا، اپنا چہرہ صرف تیری طرف متوجہ کیا، اپنا سارا معاملہ تجھے سونپ دیا، اپنی ٹیک (اور امید) تجھ پر لگائی، جس کوئی جائے پناہ اور کوئی نجات کی جگہ مگر تیرے پاس۔ میں ایمان لایا اس رسول پر جو تو نے مبعوث فرمایا اور ایمان لایا اس کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی۔ الاوسط للطبرانی

۵۰۵۱ حارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھ وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے؟ میں نے عرض کیا: ضرور! فرمایا: کہو:

اللهم افتح مسامع قلبي لذکرک وارقني طاعتک وطاعة رسولک عملاً بکتابک۔

اے اللہ! میرے دل کے کانوں کو اپنے ذکر کے لیے کھول دے، مجھے اپنی اطاعت اور اپنے رسول کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق بخش۔ الاوسط للطبرانی

۵۰۵۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں گا اگر تو پڑھ لے تو تیرے گناہ جو چوبیسویں کے برابر ہوں یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں تب بھی اللہ پاک ان کو تیرے لیے معاف فرمادے گا اور تیری بخشش کر دی جائے گی:

اللهم لا اله الا انت سبحانک عملت سوءاً أو ظلمت نفسي، فاغفر لي، انه لا يغفر الذنوب الا انت۔

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، میں نے جو گناہ کیا یا مجھ سے اپنی جان پر جو ظلم ہوا اس کو بخش دے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشے والا نہیں۔ ابن ابی الدنیا فی الدعاء، عبد الغنی بن سعید فی ابصار الاشکال

۵۰۵۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے: اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمات یہ ہیں:

اللهم لا اله الا انت، اللهم لا نعبد الا اياک، اللهم لا نشرك بک شیئاً، اللهم انی ظلمت نفسي فاغفر لي، فانه لا يغفر الذنوب الا انت۔

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ! ہم تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، اے اللہ! ہم تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اے اللہ! مجھ سے اپنی جان پر ظلم ہوا مجھے بخش دے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔

هنداء، يوسف القاضي فی سننه

۵۰۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ یہ دعا فرماتے تھے:

أعوذ بک من جهد البلاء ودرک الشقاء، وشماتة الأعداء، وأعوذ بک من السجن والقيد والوسط۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں مصیبت کی آزمائش سے، بدبختی کے منزل لانے سے، دشمنوں کے خوش ہونے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قید، بیڑیوں اور کڑوں سے۔ يوسف القاضي

۵۰۵۵ حکیم ترمذی اپنی کتاب نوادر الاصول فرماتے ہیں: عمرو بن ابی عمرو، ابوہام الدلال، ابراہیم بن طہمان، عاصم بن ابی النجود، زربن حمیش (کی سند کے ساتھ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اسی دوران میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا: یہ ابوذر ہیں؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: اے امین اللہ (جبریل علیہ السلام) کیا تم ابوذر کو جانتے ہو؟ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ان کو زمین والوں سے زیادہ آسمان والے جانتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ ایک دعا دن میں دو مرتبہ کیا کرتے ہیں۔ جس پر ملائکہ بھی فخر فرماتے ہیں۔ لہذا آپ بھی ان کو بلا کر ان سے اس دعا کے بارے میں پوچھ لیں۔

حضور ﷺ نے ان کو بلایا: اے ابوذر! کوئی ایسی دعا ہے جو تم دن میں دو مرتبہ مانگا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ میں نے وہ کسی انسان سے نہیں سنی، بلکہ پروردگار نے مجھے الہام فرمائی ہے اور وہ دعا میں دن میں دو مرتبہ مانگا کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں قبلہ رو ہوتا ہوں پھر جی بھر کر اللہ کی تسبیح و تہلیل اور تحمید و تکبیر کرتا ہوں پھر وہ دعا مانگتا ہوں جو دس کلمات پر مشتمل ہے:

اللهم انی أسألك ایماناً دائماً، وأسألك قلباً خاشعاً، وأسألك علماً نافعاً، وأسألك يقيناً صادقاً، وأسألك ديناً قيماً، وأسألك العافية من کل بلیة، وأسألك تمام العافية، وأسألك دوام العافية، وأسألك الشکر علی العافية، وأسألك الغنی علی الناس۔

اے اللہ! میں تجھ سے دائمی ایمان کا سوال کرتا ہوں، خشوع کرنے والے دل کا سوال کرتا ہوں، علم نافع کا سوال کرتا ہوں، سچے یقین کا سوال کرتا ہوں، مضبوط اور سیدھے دین کا سوال کرتا ہوں، ہر مصیبت سے عافیت کا سوال کرتا ہوں، کامل عافیت کا سوال کرتا ہوں، ہمیشہ رہنے والی عافیت کا سوال کرتا ہوں، عافیت پر شکر کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اور لوگوں سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

جبریل علیہ السلام نے فرمایا: قسم! اس ذات پاک کی، جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے، آپ کا کوئی امتی یہ دعا نہیں کرتا مگر اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں یا مٹی کے ذرات سے زیادہ ہوں۔ اور آپ کا کوئی امت اس دعا کو لے کر خدا کے پاس نہیں آئے گا مگر جنتیں اس کی مشتاق ہوں گی، فرشتے اس کے لیے بخشش کی دعا کریں گے، جنت کے سب دروازے اس کے لیے کھول دیئے جائیں گے اور فرشتے اس کو کہیں گے: اے اللہ کے ولی! جس دروازے میں چاہے داخل ہو جا۔

۵۰۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فاتحہ الكتاب (سورۃ فاتحہ)، آیۃ الکرسی، اور آل عمران کی دو آیات

شهد الله انه لا اله الا هو الخ (مکمل آیت)

اور قل اللهم مالک المملک سے وترزق من تشاء بغير الحساب تک (مکمل آیت)

یہ سب آیات عرش سے متعلق ہیں۔ ان کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ یہ اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتی ہیں: اے اللہ! تو ہم کو زمین پر اتارتا ہے؟ اور ان لوگوں پر اتارتا ہے جو تیری نافرمانی کرتے ہیں؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے قسم اٹھائی ہے تم کو میرا جو بندہ بھی (فرض) نمازوں کے بعد تلاوت کرے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہوں میں اس کو جنت میں داخل کر دوں گا، اس کو حظیرۃ القدس میں اتار دوں گا، ہر دن اس پر اپنی بخشنی لگا ہوں گے ساتھ ستر مرتبہ نظر کروں گا۔ اور ہر دن اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا جن میں سب سے ادنیٰ مغفرت ہے، ہر دشمن سے اس کو پناہ دوں گا اور اس کی مدد کروں گا۔ ابن حبان فی الضعفاء، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، ابو منصور السحبی فی الاربعین کلام:..... امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس میں ایک راوی حارث بن عمیر متفرد ہے جو ثقہ راویوں کی جانب سے من گھڑت روایتیں پیش کرتا ہے۔ حافظ ابوالفضل عراقی سے اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کے روایت کو مستندین نے ثقہ قرار دیا ہے لیکن متاخرین نے کچھ راویوں میں کلام کیا ہے اور اس میں محل نظر صرف دو اشخاص ہیں: محمد بن زہرہ کی اور حارث بن عمیر۔ دونوں کو کچھ ائمہ نے ثقہ قرار دیا ہے اور اول کو ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور مؤخر الذکر کو امام ابن حبان اور امام حاکم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس کو اپنی امالیہ میں ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ ہم حارث میں کسی متقدم کا کوئی طعن نہیں پاتے بلکہ حماد بن زیدان کی تعریف کرتے ہیں جو ان سے بڑے ہیں اور نقاد ابن معیدان کی توثیق فرماتے ہیں۔

نیز ابو حاتم اور نسائی نے بھی ان کی توثیق فرمائی۔ بخاری وابن حبان نے تعلیقاً ان کو ذکر کیا، دیگر اصحاب سنن نے ان کی روایات لی۔ لیکن ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ضعفاء میں شمار کیا اور ان کی توہین میں کافی زیادتی کی ہے۔ اور حارث سے اوپر کے راویوں کے بارے میں ثوبات ہی نہیں کی جاسکتی ان کی عظمت شان کی وجہ سے۔ نیز حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کو موضوع شمار کرنے کے حوالہ سے فرماتے ہیں: ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں شمار کر کے افراط کیا ہے شاید انہوں نے اس حدیث کے ثواب کو بہت زیادہ سمجھ لیا تھا ورنہ راوی تو آپ کو معلوم ہو ہی گئے (کہ معمولی اختلاف کے علاوہ سب صحیح ہیں)۔

۵۰۵۷ فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے:

یا کھیعص اغفر لی۔

اے کھیعص! میری مغفرت فرما۔ ابن ماجہ

کلام:..... یہ روایت موضوع ہے دیکھئے الاباطیل ۶۸۲، تذکرۃ الموضوعات ۷۹، التزویۃ ۲۸۸، ضعیف الجامع ۴۱۹، الضعیفۃ ۴۹، ۶۹۸،

المزائی ۲۲۸/۱، الموضوعات ۲۲۵/۱، التعقیبات ۷۔

۵۰۵۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: اے محمد! آپ کی امت میں سے جس نے دن میں سو مرتبہ:

لا الہ الا اللہ الحق المبین پڑھا، اس کو فقر سے نجات ملے گی، قبر کی وحشت میں انیسیت ملے گی اور وہ اس کے ساتھ مالداری پائے گا اور جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ رواہ الدیلمی

کلام: روایت میں ایک راوی فضل بن غانم ہے جو مالک سے روایت کرتا ہے، ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یس بشی اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

دعائے مغفرت

۵۰۵۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تو ان کو کہے تو اللہ تیری مغفرت فرمادے:

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له: الحلیم الکرم لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له العلی العظیم
سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم، والحمد للہ رب العالمین۔ رواہ ابن جریر

۵۰۶۰ عاصم بن ضمرہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ دعائیں یہ الفاظ پڑھتے تھے:

ربنا وجهک اکرمنا لوجوه وجاهک خیرہ الجاہ۔

اے ہمارے رب تیری ذات سب سے زیادہ کریم اور تیرا مرتبہ سب سے بہترین مرتبہ ہے۔ خشیش بن اصترم فی الاستقامۃ

۵۰۶۱ محمد بن زیاد، میمون بن مہران سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے پانچ ہزار بکریاں دیدوں یا پانچ کلمات سکھا دوں، جن سے تمہارا دین اور تمہاری دنیا صحیح ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ پانچ ہزار بکریاں بھی بہت ہیں لیکن آپ مجھے وہ کلمات سکھا دیجئے۔ فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو:

اللہم اغفر لی ذنبی، ووسع لی خلقی وطیب لی کسبی، وقعنی، ولا تذهب قلبی الی شیء صرفته عنی۔

اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما، میرے اخلاق کو کشادہ فرما، میرا (ذریعہ) معاش پاکیزہ بنا، اپنے رزق پر قناعت دے اور میرے دل کو ایسی چیز کی طرف مائل نہ کر جو تو نے مجھ سے پھیر دی ہو۔ رواہ ابن النجار

۵۰۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللہم آمن روعتی، واستر عورتی، واحفظ أمانتی، واقض دینی۔

اے اللہ! میرے اندر کو امن دے، میرے عیب پر پردہ ڈال، میری امانت کی حفاظت فرما اور میرے قرض کو ادا فرما۔

الشاشی، السنن لسعید بن منصور

ابو نعیم نے اس کو حذلقہ بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۵۰۶۳ ابوالحسن بن ابی الحدید، ابوالحسن کے دادا ابو عبد اللہ، ابوالحسن بن سمار، ابوبکر بن احمد بن عبد اللہ بن ابی دجانہ بصری، محمد بن احمد بن یحییٰ، ابوبکر محمد بن سعید رازی، محمد بن علی بن حمزہ بن حسین بن عبید اللہ بن عباس بن علی، فضل بن محمد بن فضل بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علی، ان کے والد محمد بن فضل، محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن ابیہ عن جدہ عن علی کی سند سے منقول ہے،

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جب بھی خواہش کی کہ جبرئیل علیہ السلام کو کعبۃ اللہ کا پردہ

پکڑے یہ کہتے سنو:

یا واحد یا احد لا تنزل عنی نعمة انعمت بها علی۔

اے واحد! اے احد! تو نے مجھ پر جو نعمت بھی انعام فرمائی ہے اس کو مجھ سے زائل نہ فرما۔ تو میں نے ان کو دیکھ لیا۔

کلام: روایت ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۷۹۔

۵۰۶۳ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی ذنوبی لا تضربک وان رحمک ایای لا تنقصک۔

اے اللہ! میرے گناہ تجھے کوئی نقصان دے سکتے اور تیرا مجھ پر رحمت فرمانا تیرے خزانے میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ الدینوری

۵۰۶۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جب تو مانگے تو تیری بخشش کر دی جائے۔ میں نے عرض کیا: ضرور! حضور ﷺ نے فرمایا:

لا الہ الا اللہ العلی العظیم، لا الہ الا اللہ العلی الکریم، لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم۔

۵۰۶۶ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذ بک من غلبة الدین، وغلبة العدو، وبقوار الایم۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے، دشمن کے غلبہ سے اور بغیر شادی کے مرنے سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۶۷ ہلال بن یساف سے مروی ہے کہ ام الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے:

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له، له المملک، وله الحمد، وهو علی کل شیء قدیر سومرتبہ پڑھا وہ شخص ہر عمل

(والے) سے اوپر ہو کر آئے گا سوائے اس شخص کے جو اس سے بھی زیادہ پڑھے۔ مصنف عبدالرزاق

۵۰۶۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

چھپا کر رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے کی کوشش کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے عائشہ! تو کامل اور جامع دعائیں پڑھ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کامل اور جامع دعا

کے بارے میں پوچھا حضور ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھو:

اللهم انی اسألك من الخیر كله عاجله و آجله، ما علمت منه، وما لم أعلم، وأسألك الجنة وما

قرب الیها من قول أو عمل، وأعوذ بك من الشر كله عاجله و آجله، ما علمت منه وما لم أعلم،

وأسألك من من خیر ما سألک منه عبدک و رسولک محمد صلی اللہ علیہ وسلم، وأستعیدک

مما استعاذ منه عبدک و رسولک محمد صلی اللہ علیہ وسلم، وأسألك ما قضیت لی من أمر أن

تجعل عاقبته رشداً۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہر خیر کا سوال کرتا ہوں ہوں وہ خیر جلدی ہو یا بدیر، میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں تجھ سے جنت کا اور ہر

اس قول یا عمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب کر دے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کے شر سے وہ جلدی ہو یا بدیر،

میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا تجھ سے تیرے بندے اور تیرے رسول ﷺ نے پناہ

مانگی۔ نیز میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو نے میرے حق میں جس کام کا فیصلہ کر دیا ہے اس کا انجام میرے لیے بہتر بنا۔

رواہ مستدرک الحاکم

۵۰۶۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم عافنی فی بصری واجعله الوارث منی، لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم رب العرش العظیم۔

اے اللہ! مجھے میری نگاہ میں عافیت دے اور اس کو میرا وارث بنا۔ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو برودار کریم ہے (اور) عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ رواہ ابن النجار

۵۰۷۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی آسمان کی طرف منہ اٹھایا تو یہ ضرور پڑھا:

یا مصرف القلوب تبت قلبی علی دینک۔

اے دلوں کو بدلنے والے میرے دل کو دین پر ثابت قدم رکھ۔ رواہ مستدرک الحاکم

کلام: روایت پر ضعف کا کلام ہے۔ دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۱۶۔

جامع اور مختصر دعا

۵۰۷۱ عبدالملک بن سلیمان ایک بصری شخص سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا گیا، قریب ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ حضور ﷺ نے چاہا کہ اس ہدیہ کے کھانے میں عائشہ رضی اللہ عنہا بھی شریک ہو جائیں، لہذا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ دعا جامع اور مختصر پڑھو، یوں پڑھو:

اللهم انی أسألك من الخیر كله عاجله و آجله، و أعوذ بك من الشر كله عاجله و آجله، و ما قضیت

من قضاء فبارك لی فیہ، و اجعل عاقبتہ الی خیر۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۷۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یہ دعا سکھائی:

اللهم انی أسألك من الخیر كله عاجله و آجله ما علمت منه، و ما لم أعلم، و أعوذ بك من

الشر كله عاجله و آجله ما علمت منه، و ما لم أعلم، اللهم انی أسألك من خیر ما سألك منه

عبدك و نبیک، و أعوذ بك من شر ما عاذ منه عبدك و نبیک، اللهم انی أسألك الجنة

و ما قرب الیها، من قول و عمل، و أعوذ بك النار و ما قرب الیها من قول و عمل، و أسألك أن

تجعل كل قضاء تقضیه لی خیراً۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۷۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! کیا تم دعا میں خوب محنت کرنا چاہتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! فرمایا: یہ پڑھا کرو:

اللهم العنی علی شکرک و ذکرک و حسن عبادتک۔

اے اللہ! میری مدد فرما اپنے شکر پر، اپنے ذکر پر اور اپنی اچھی طرح عبادت پر۔ ابن شاہین

یہ روایت حسن ہے۔

۵۰۷۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللهم سألنا من أنفسنا ما لا نملكه الا بك، اللهم فاعطنا منها ما یرضیک عنا۔

اے اللہ! تو نے ہم سے ہماری جانوں کا سوال کیا ہے اور ہم ان کے مالک نہیں مگر تیری مدد کے ساتھ، اے اللہ! ہماری جانوں سے

ہمیں ایسے اعمال کرنے کی توفیق دے جو تجھے راضی کر دیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۷۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم لا تکن لی فی نفسی طرفۃ عین۔

اے اللہ! مجھے ایک پل کے لیے بھی میرے نفس کے حوالہ نہ فرما۔ ابو یوسف فی الغیلابیات، ابن النجار

۵۰۷۶ ابی قرفاصہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم لاتخزننا يوم القيامة ولا تفضحننا يوم اللقاء۔

اے اللہ! قیامت کے دن ہم کو رسوائہ فرما اور ملاقات کے دن ہم کو فضیحت نہ کر۔ ابن عساکر، ابن النجار

۵۰۷۷ زیاد بن الجعد سے مروی ہے کہ میں نے ابو قرفاصہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللهم لاتخزننا يوم البأس ولا تخزننا يوم القيامة۔ رواہ ابو نعیم

۵۰۷۸ یحییٰ بن حسان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے بنی کنانہ کے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ کو یہی (مذکورہ بالا دعا کے مثل) دعا فرماتے ہوئے سنا۔ رواہ ابو نعیم

۵۰۷۹ اے ابوالمنذر! دن میں سو بار یہ پڑھا کر:

لا اله الا الله، وحده لا شريك له، له الملك، وله الحمد، يحيي ويميت بيده الخير، وهو على كل شئ قدير۔

پس تو سب سے افضل شخص ہوگا سوائے اس کے جو تیرے جیسا عمل کرے۔ اور نماز میں کبھی بھی استغفار کرنے سے نہ بھولنا کیونکہ اللہ کی رحمت کے ساتھ یہ استغفار گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ ابو نعیم عن ابی المنذر الجہلی

۵۰۸۰ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش کیا۔ آپ نے وضو کر کے نماز پڑھی پھر یہ دعا کی:

اللهم اغفر لي ذنبي، ووسع لي في داري، وبارك لي في رزقي۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۵۰۸۱ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے: ج ۲ ص ۲۸۶

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میرے بھائی عبداللہ بن رواحہ پر میرا ایسا کوئی عمل پیش کیا جائے جس سے شرم

کی جائے۔ رواہ مستدرک الحاکم

فائدہ: عبداللہ بن رواحہ جنگ یرموک میں تین علمبرداروں میں سے ایک تھے آپ رضی اللہ عنہ جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ان کے عمل پر رشک فرمایا کرتے تھے اس لیے دعا فرماتے تھے۔

۵۰۸۲ ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا سکھائی اور فرمایا: ابو

اللهم اني اسألك نفسا مطمئنة تؤمن بقلائك وترضى بقضاءك۔

اے اللہ! میں تجھ سے نفس مطمئنہ کا سوال کرتا ہوں جو تیری ملاقات پر ایمان رکھتا ہو اور تیرے فیصلے پر راضی ہو۔ رواہ مستدرک الحاکم

۵۰۸۳ عمران بن حصین سے مروی ہے کہ حضرت حصین ایمان لانے سے قبل نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور بولے: اے محمد! آپ مجھے پڑھنے کے لیے کیا بتاتے ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تمہیں پڑھو

اللهم اني اعوذ بك من شر نفسي واسألك ان تعزم لي على ارشاد امري۔

اے اللہ! میں تیری غذا مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے سیدھی راہ پر چلتے کر دے۔

اے ابوذر! حضرت حصین رضی اللہ عنہ اسامہ کے آئے اور پھر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میں نے پہلے ہی آپ سے سوال کیا تھا اور اب دوبارہ پوچھتا ہوں کہ آپ مجھے پڑھنے کے لیے کیا دعا ارشاد فرمائیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو:

اللهم اغفر لي ما أسررت وما اعلنت وما اخطأت وما حمدت وما جهلت وما علمت۔

اے اللہ! مجھے (میرے سب گناہ) بخش دے جو میں نے پوشیدہ کیے ہوں یا اعلان کیے ہوں، بھول چوک سے کیے ہوں یا جان بوجھ

کر کیے ہوں اور جو میرے علم میں نہ ہوں یا میں ان کو جانتا ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۸۴ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے والد حصین رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اب تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو انہوں نے جواب دیا: سات معبودوں کی۔ چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کس سے امید اور ڈر رکھتے ہو؟ جواب دیا: جو آسمان میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حصین! اگر تم اسلام لے آؤ تو میں تم کو دو کلمے بتاؤں گا جو تمہارے لیے نفع دہ ثابت ہوں گے۔ پھر حضرت حصین اسلام لے آئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وہ دو کلمے سکھا دیجیے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو:

اللهم الهمني رشدی وقنی شر نفسي۔

اے اللہ مجھے میری بھلائی الہام کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔ الرویانی، ابونعیم، مستدرک الحاکم
۵۰۸۵ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اسلام لے آیا ہوں، آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: کہو:

اللهم انی استهدیک لارشد امری واعوذ بک من شر نفسي۔

اے اللہ! میں تجھ سے سب سے سیدھی راہ کی ہدایت طلب کرتا ہوں، اور اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ابونعیم
۵۰۸۶ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ہلکی سی نماز پڑھی اور فرمایا: میں نے اس نماز میں ایک دعا مانگی تھی جو نبی اکرم ﷺ مانگا کرتے تھے:

اللهم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احنینی ما کانت الحیاة خیراً لی، وتوفنی اذا کانت الوفاة خیراً لی وأسالک خشیتک فی الغیب والشهادة وکلمة الاخلاص فی الرضا والغضب، وأسالک نعیماً لا ینفد، وقرۃ عین لا تنقطع، وأسالک الرضا بالقضاء، وبرد العیش بعد الموت، ولذۃ النظر الی وجهک، والشوق الی لقائک، واعوذ بک من ضراء مضرة، وفتنۃ مضلة، اللهم زینا بزینة الایمان، واحعلننا هداة مهتدین

اے اللہ! تو غیب کو بخوبی جانتا ہے اور مخلوق پر پوری قدرت رکھتا ہے پس جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور مجھے وفات دیدے جب میرے لیے وفات پانا بہتر ہو۔ اور میں تجھ سے غیب اور حضور ﷺ میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں، اور خوشی وغصہ ہر حال میں سچی بات کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسی نعمت کا جو ختم نہ ہو، آنکھ کی ایسی ٹھنڈک کا جو منقطع نہ ہو، تیرے فیصلے پر رضا قلبی کا، موت کے بعد اچھی زندگی کا، تیرے چہرے کو دیکھنے کی لذت کا، تیری ملاقات کے شوق کا، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تکلیف دہ نقصان سے اور گمراہ کن فتنے سے، اے اللہ! ہم کو ایمان کی زینت کے ساتھ مزین کر، اور ہم کو ہادی و ہدایت یافتہ بنا دے۔ رواہ ابن النجار

۵۰۸۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

الیک ربی فحببنی، وفی نفسی لک ربی فذللتنی، وفی أعین الناس فعظمتنی، ومن شیء الاخلاق فجنبنی۔
اے اللہ! مجھے اپنا محبوب بنا، اپنے لیے مجھے اپنے آپ میں ذلیل کر دے، لوگوں کی نگاہ میں مجھے عظیم کر دے اور برے اخلاق سے مجھے بچالے۔ ابن لال فی مکارم الاخلاق

کلام: روایت کی سند ضعیف ہے کنز ج ۲ ص ۲۸۸۔

۵۰۸۸ ابی عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: کہ جب رات رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فرمایا تھا سوال کرو پورا کیا جائے گا؟ تم نے کیا سوال کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے یہ دعا کی تھی:

اللهم انی أسألك ایماناً لا یرتد، ونعیماً لا ینفد، ومرافقة نبیک صلی اللہ علیہ وسلم فی أعلى درجة الجنة جنة الخلد.

اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو لوٹ نہ جائے، ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور اعلیٰ جنت میں تیرے نبی ﷺ کے ساتھ کا سوال کرتا ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۸۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ دعا بھی تھی:

اللهم انی أسألك الهدی والتقی والعفة والغنی۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور غنی مانگتا ہوں۔ رواہ ابن النجار

حضرت ادریس علیہ السلام کی دعا

۵۰۹۰ حسن بن ابی حسن سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھے گمان ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: اللہ کے پیغمبر حضرت ادریس علیہ السلام ایک دعا کیا کرتے تھے اور وہ دعا بے وقوف لوگوں کو سکھانے سے منع کرتے تھے۔ وہ دعا یہ ہے:

یا ذا الجلال والاكرام، ویا ذا الطول، لا اله الا انت ظہر اللاجئين، و جار المستجيرين، وأنس الخائفين، انی أسألك ان كنت فی أم الكتاب شقیماً، أن تمحو من أم الكتاب شقائی وتثبتني عندك سعيداً، وان كنت فی أم الكتاب محروماً مقتراً علی فی رزقی، أن تمحو من أم الكتاب حرمانی، واقتاری وارزقنی واثبتني عندك سعيداً موفقاً لخیر كله.

اے بزرگی اور کرم والے! اے طاقت والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پناہ مانگنے والوں کا پشت پناہ ہے، امن چاہنے والوں کا پڑوسی ہے، خوفزدہ لوگوں کا مولیٰ ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر اصل کتاب (لوح محفوظ) میں میں بد بخت ہوں تو تو اصل کتاب سے میری بد بختی مٹا دے اور مجھے اپنے ہاں سعادت مند لکھ لے۔ اگر اصل کتاب میں محروم اور روزی سے تنگدست لکھا ہوں تو تو اس کتاب سے میری محرومی اور میری تنگدستی مٹا دے اور مجھے رزق دے اور اپنے ہاں سعادت مند لکھ لے جس کو تمام خیروں کی توفیق میسر ہو۔ رواہ مستدرک الحاکم

۵۰۹۱ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم شہر کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایک مجلس میں سو سو بار برب اغفر لی، وتب علی انک انت التواب الرحیم۔ پڑھ لیتے تھے۔ نسائی

۵۰۹۲ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی (دعاؤں میں سے) یہ دعا ہوتی تھی:

اللهم زیني بالعلم وأغنني بالحلم وأكرمني بالتقوى وجملني بالعافية.

اے اللہ! مجھے علم کے ساتھ مزین کر، تقویٰ کے ساتھ میرا کرام کر اور عافیت کے ساتھ مجھے صاحب جمال بنا۔ رواہ ابن النجار

۵۰۹۳ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کثر ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے سنا ہے:

اللهم انی أسألك الصحة والعفة والأمانة وحسن الخلق والرضا بالقدر.

اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، حسن اخلاق اور رضا بالقدر کا سوال کرتا ہوں۔ رواہ مستدرک الحاکم

۵۰۹۴ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دعا کو بھی نہ چھوڑا کرتے تھے

اللهم قن عني بما رزقني وما رك لي فيه۔

اے اللہ! مجھے میرے رزق پر قناعت دے اور اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما۔ العسکری فی الامثال

۵۰۹۵۔ (مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح کتب میں معلم بچوں کو سکھاتا ہے۔

اللہم انی أعوذ بک من البخل، وأعوذ بک من الجبن، وأعوذ بک أن أرد الی أرذل العمر، وأعوذ بک من فتنۃ الدنیا وعذاب القبر۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ بری عمر تک پہنچا دیا جاؤں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔ رواہ ابن حریر۔

۵۰۹۶۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مجھے کوئی کلمہ سکھا دیں تاکہ میں پڑھتا رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو:

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له، اللہ اکبر کبیراً، والحمد للہ کثیراً، سبحان اللہ رب العالمین، لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اعرابی نے کہا یہ تو اللہ کے لیے ہوا، میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا: تم اپنے لیے یہ کہو:

اللہم اغفر لی وارحمنی واهدنی وارزقنی وعافنی رواہ ابن ابی شیبہ

۵۰۹۷۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو عرض کیا مجھے کوئی دعا سکھا دیں شاید مجھے اللہ پاک اس کے ساتھ کوئی فائدہ دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو:

اللہم لک الحمد کله ولک الشکر کله والیک یرجع الامر کله۔ رواہ الدیلمی

۵۰۹۸۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: میں تجھے وہ چیز نہ سکھاؤں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائی ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: کہو:

اللہم اغفر لی خطئی وعمدی، وهزلی، وجدی، ولا تحرمنی برکۃ ما عطیتنی، ولا تفتنی فیما حرمتنی۔

اے اللہ میرے گناہ بخش دے، بھول چوک والے، جان بوجھ کر کرنے والے، مذاق میں ہونے والے، بخیردی میں ہونے والے،

اور جو تو نے دیا ہے اس کی برکت سے مجھے محروم نہ کر اور جس سے مجھے محروم کیا ہے اس کی آزمائش میں نہ ڈال۔ مسند ابی یعلیٰ

۵۰۹۹۔ ابو محمد اسماعیل بن علی بن اسماعیل الخطمی، محمد بن علی بن زید الصانع، زید بن حارث کی، حفص بن غیاث، لیث، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اے محمد! میں آپ کے پاس ایسے کلمات لے کر آیا ہوں جو آپ سے پہلے کسی کے پاس لے کر نہیں آیا۔ آپ یہ کلمات پڑھئے:

یا منن، یا عظیم الجمیل، وستر القبیح، ولم یاخذ بالحریرة، ولم یهتک الستر، ویا عظیم الغفور، ویا کریم

المن، ویا عظیم الصفح، ویا صاحب کل نحوی، ویا مستدنا بالنعم قبل استحقاقها، ویا منتهی کل شکوی۔

و یا رباه، و یا سیدہ، و یا منادہ، و یا غایہ رغبتہ، أسألك أن لا تشوہ وجهی بالنار

اے وہ ذات! جس نے خوبصورتی کو ظاہر کیا، بد صورتی کو چھپا دیا، جرم پر پکڑ نہیں کی، پردہ کو چاک نہیں کیا، اے عظیم معافی دینے

والے! اے کریم احسان کرنے والے! اے عظیم درگزر کرنے والے! اے ہر راز کے راز دان! اے بغیر حق کے عتیں دینے

والے! اے ہر شکوہ و فریاد کی آخری امید، اے رباه، اے مولا! اے امیدوں کے مرکز! اے آخری سہارے! میں تجھ سے سوال

کرتا ہوں کہ میرے چہرے کو آگ میں مت جھلسا۔ عقلی، الدیلمی

کلام۔ امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں زہراوی کی اس روایت کا کوئی اور تابع (مثل) نہیں ہے اور زہراوی اس روایت کے علاوہ معروف بھی

نہیں ہیں۔ نیز مغنی میں فرمایا: زید بن حارثہ مکی، حفص بن غیاث سے حدیث روایت کرنے میں متفرد ہے۔ (اس لیے روایت مسنداً محلاً کلام ہے) ۵۱۰۰ (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے کچھ دعائیں کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں آپ نے اہل قبائے کے لیے یہ دعائیں مانگی تھیں:

اللھم لک الحمد فی بلائک وصنیعک الی خلقک، ولک الحمد فی بلائک وصنیعک الی اهل بیوتنا، ولک الحمد فی بلائک وصنیعک الی أنفسنا خاصة، ولک الحمد بما ہدیتنا، ولک الحمد بما سترتنا، ولک الحمد بالقرآن، ولک الحمد بالاهل والمال، ولک الحمد بالمعافاة، ولک الحمد حتی ترضی، ولک النحمد اذا رضیت یا اهل التقوی، ویا اهل المغفرة۔

اے اللہ! تیری آزمائشوں اور مخلوق کے ساتھ تیرے برتاؤ پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، ہم گھر والوں کے ساتھ تیرے سلوک پر اور تیری آزمائش پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ ہماری جانوں میں تیرے برتاؤ اور تیری آزمائش پر بھی تمام تعریفیں لیے ہیں۔ جو تو نے ہم کو ہدایت دی اس پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ جو تو نے ہماری پردہ پوشی فرمائی اس پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ قرآن کریم پر تمام تعریفوں کا مستحق تو ہی ہے، اہل و مال اور ہر طرح کی عافیت پر تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ اس قدر تیرے لیے تعریفیں ہوں کہ تو راضی ہو جائے اے تقویٰ کے اہل! اے مغفرت کرنے والے! الکبیر للطبرانی فی الدعاء الدیلمی کلام: اس روایت کی سند میں نافع ابو ہریرہ متروک (نا قابل اعتبار) ہے۔

۵۱۰۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللھم نامت العیون، وغارت النجوم، وأنت الحی القيوم، لا یورای منک لیل ساج، ولا سماء ذات أبراج، ولا أرض ذات مہاد ولا بحر لجی، ولا ظلمات بعضها فوق بعض، تدلح علی یدی من تدلح من خلقک تعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور۔ اے اللہ! آنکھیں سو گئیں، ستارے ڈوب گئے، اور تو زندہ اور ہر شے کو تھا منے والا ہے، رات اپنی تاریکی میں تجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتی، نہ برجوں والا آسمان، نہ بچھونے والی زمین، نہ تارک سمندر، نہ اس کی تاریکیاں راتاریکیاں تجھ سے کچھ بھی چھپا سکتیں۔ تمام تیری مخلوق تیرے آگے بوجھل اور سرنگوں ہے۔ تو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے بھید جب کچھ جانتا ہے۔

ابن تریکان فی الدعاء والدیلمی

۵۱۰۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعائیں کیا کرتے تھے:

اللھم انفعنا بما علمتنا وعلمتنا ما ینفعنا، وزدنا علماً الی علمنا، الحمد لله علی کل حال، أعوذ بالله من حال اهل النار

اے اللہ! تو نے جو علم ہم کو دیا اسے ہمارے نافع بنا اور ایسا علم ہمیں عطا کر جس سے ہم کو نفع اور ہمارے علم میں مزید علم کا اضافی فرما، ہر حال میں اللہ کے لیے تعریفیں ہیں، میں اہل نار کے حال سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ الدیلمی

۵۱۰۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللھم یا مؤنس کل وحید، ویا صاحب کل فرید ویا قریباً غیر بعید ویا غالباً غیر مغلوب ویا حی یا قیوم، یا ذا الجلال والاكرام۔

اے اللہ! اے ہر تنہا کے دوست! اے ہر اکیلے کے ساتھی! اے قریب نہ دور ہونے والے! اے غالب کبھی مغلوب نہ ہونے والے! یا حی! یا قیوم! یا ذا الجلال والاكرام۔ رواہ الدیلمی

۵۱۰۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

یا ولی الاسلام مسکنی به حتی الفاک

اے اسلام کے والی و نگہبان مجھے اسلام کے ساتھ مضبوط رکھ حتیٰ کہ میں تجھ سے ملاقات کر لوں۔ رواہ ابن النجار

۵۱۰۵

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی أعوذ بک من علم لا ینفع، و عمل لا یرفع، و قلب لا یشبع و قول لا یسمع.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے عمل سے جو اُپر نہ پہنچے، ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی

بات سے جو سنی نہ جائے۔ رواہ ابن النجار

۵۱۰۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ فرمایا کرتے تھے:

اللهم اجعلنی ممن توکل علیک فکفیتہ، و استہذاک فہدیتہ، و استنصرک فینصرک

اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جنہوں نے آپ پر توکل کیا تو آپ ان کے لیے کافی ہو گئے، آپ سے ہدایت طلب کی تو آپ

نے ان کو ہدایت بخشی اور انہوں نے آپ سے مدد مانگی تو آپ نے ان کی مدد کی۔ ابن ابی الدنیا فی النوکل

۵۱۰۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے نبی کریم ﷺ کو اکثر یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے:

اللهم آتنا فی الدنیا حسنةً، و فی الآخرة حسنةً و قنا عذاب النار.

اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے، آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔ البزار ۴، ۴۳، ۲، ۴۹

۵۱۰۸

(بریدہ رضی اللہ عنہ) بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی ہیئت پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص کو دیکھ، جو کڑی دھوپ

میں پیٹھ اور پیٹ کو زمین پر گر کر رہا تھا اور پکار رہا تھا: اے نفس! رات کو سوتا ہے، دن کو اڑتا پھرتا ہے پھر بھی امید باندھے بیٹھا ہے کہ جنت میں

جائے گا جب اس نے اپنے نفس کو ملامت کر لی تو ہماری طرف اس کی نظر پڑی بولا: بھائیو! اپنی جگہ رہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم نے

کہا: ہمارے لیے دعا کر دے اللہ تجھ پر رحم کرے۔ اس نے دعا کی:

اللهم اجمع علی الہدی امرہم۔

اے اللہ! ہدایت پر ان کا بات متفق کر دے۔

ہم نے کہا، اور دعا دے۔ اس نے کہا:

اللهم اجعل التقویٰ زادہم۔

اے اللہ! تقویٰ کو ان کا توشہ بنا دے۔

ہم نے کہا۔ اور دعا دے۔ نبی ﷺ نے بھی فرمایا ان کو اور دعا دے دے۔ پھر خود آپ نے ان کے لیے دعا کی:

اللهم وفقہ۔

اے اللہ! اس کو اچھی دعا کی توفیق دے۔

لہذا اس شخص نے اس باریہ دعا کی:

اللهم اجعل الجنة مثواہم۔

اے اللہ جنت کو ان کا ٹھکانہ بنا دے۔ ابو نعیم

۵۱۰۹

بسر رحمۃ اللہ علیہ بن ارقطاع سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اللهم احسن عافتنا فی الامور کلہا واجزنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرة۔

اے اللہ تمام کاموں میں ہمیں اچھا انجام دے اور ہمیں دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بھی بچالے۔

الحسن بن سفیان وابو نعیم

۵۱۱۰ (جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللهم أعني على ديني بدنيائي، وعلى آخرتي بتقوائي، اللهم أوسع علي من الدنيا، وزهدي فيها، ولا تزوها عني وأقر عيني فيها، اللهم انك سألتنى من نفسي ما لا أملك الا بك، فاعطني منها ما يرضيك منها، اللهم أنت ثقتي حين ينقطع رجائي، حين يسوء ظني بنفسي، اللهم لا تخيب طمعي ولا تحقق حذري، اللهم ان عزيمتك عزيمة لا ترد، وقولك قول لا يكذب، فأمر طاعتك فلتحل في كل شيء مني أبداً ما بقيت، وأمر معاصيك فلتخرج من كل شيء مني، ثم حرم عليها الدخول في كل شيء مني أبداً ما أبقيتني يا أرحم الراحمين.

اے اللہ! میری دنیا کے ساتھ، میرے دین پر مدد فرما، میرے تقویٰ کے ساتھ، میری آخرت پر میری مدد فرما، اے اللہ! مجھ پر دنیا کو فراخ کر دے اور اس میں مجھے بے رغبت کر دے، اس مجھ سے دور نہ کر، میری آنکھیں اس میں ٹھنڈی کر دے۔ اے اللہ! تو نے مجھ سے میری جان کا سوال کیا اور میں تیری توفیق کے بغیر اس کا مالک نہیں ہوں۔ پس مجھے اپنی جان سے ایسے اعمال نصیب کر جن سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! جب ساری امیدیں دم توڑ دیتی ہیں اس وقت تو ہی میرا آسرا ہوتا ہے اور جس وقت میرا نفس میرے بارے میں برے برے خیالات کا شکار ہوتا ہے۔ اے اللہ! میری امید کو کام نہ کر، میری احتیاط کو ضائع نہ کر، اے اللہ! تیری عزیمت (وفیصلہ) روئیں ہوتا۔ تیرا قول بھٹایا نہیں جاسکتا، پس اے اللہ! جب تک میں زندہ ہوں تیری اطاعت کا حکم میری رگ رگ میں اتر جائے۔ اور تیری نافرمانی کا ذرہ ذرہ میری رگ رگ سے نکل جائے۔ اور پھر مجھ پر ان معاصی میں جانا حرام کر دے جب تک کہ میں زندہ ہوں۔ یا ارحم الراحمین۔ الکبیر للطہرانی فی الدعاء الدیلمی

کلام: اس روایت کی سند میں عبد الرحمن بن ابراہیم مدنی ایک راوی ہے جس کے متعلق امام نسائی فرماتے ہیں لیس بالقوی وہ قوی راوی نہیں ہیں۔

۵۱۱۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے جابر! یہ گھر میں گیارہ بکریاں ہیں تجھے یہ محبوب ہیں یا وہ کلمات جو جبریل علیہ السلام مجھے ابھی سکھا کر گئے ہیں جو تیری دنیا و آخرت کی بھلائیوں کے ضامن ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں محتاج ہوں اور یہ کلمات بھی مجھے محبوب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یوں پڑھو:

اللهم أنت الاخلاق العظیم، اللهم انک سمیع علیم، اللهم انک غفور الرحیم، اللهم انک رب العرش العظیم، اللهم انک أنت الجواد الکرم، فاغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی واسترنی واجبرنی وارفعنی واهدنی ولا تضلنی وادخلنی الجنة برحمتک یا أرحم الراحمین.

اے اللہ! تو عظیم پیدا کرنے والا ہے، تو سننے والا جاننے والا ہے، اے اللہ! تو مغفرت کرنے والا مہربان ہے، اے اللہ! تو عرش عظیم کا پروردگار ہے، اے اللہ! تو خوب دینے والا کریم ہے، پس مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے رزق عطا کر، میری پردہ پوشی کر، مجھے بلندی عطا کر، مجھے ہدایت سے نواز دے، مجھے گمراہ نہ ہونے سے اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرمائے۔ اے ارحم الراحمین۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کلمات خود بھی سیکھ اور اپنے پیچھے والوں کو بھی سکھا۔ رواہ الدیلمی

۵۱۱۲ زہیر بن ابی ثابت سے مروی ہے وہ ابن جندب سے، وہ اپنے والد جندب سے روایت کرتے ہیں، جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اللهم استر عورنی وآمن روعتی واقض دینی۔

اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما۔ میرے دل کو اطمینان و سکون نصیب فرما اور میرا قرض ادا کر دے۔

ابو نعیم عن ابراہیم بن حباب الخراعی

۵۱۱۳ (زید بن ارقم رضی اللہ عنہما) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں تم کو وہی چیز کہتا ہوں کہ جو رسول اللہ ﷺ نے کہی (اور تم بھی کہو):

اللهم انى أعوذ بك من العجز والكسل، والجبن والبخل والهزم وعذاب القبر، اللهم آت نفسي تقواها أنت وليها ومولاها، أنت خير من زكاها، اللهم انى أعوذ بك من علم لا ينفع، ونفس لا تشبع، وقلب لا يشبع ودعاء لا يستجاب

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے، بخل سے، ہڑھاپے سے، عذاب قبر سے، اے اللہ! مجھے اپنی ذات میں تقویٰ نصیب کر، تو ہی میرے نفس کا مولیٰ اور مددگار ہے، تو ہی اس کی سب سے زیادہ صحیح تربیت کرنے والا ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ جائے مصنف ابن ابی شیبہ

۵۱۱۴ (شدرابن اوس) مطرف بن عبد اللہ بن شحیر بلقیین کے کسی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ساتھی شدرابن اوس کے پاس گئے۔ حضرت شدرابن اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں تم دونوں کو ایک حدیث بتاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ ہمیں سفرو حضر میں سکھاتے تھے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دعا والی حدیث ہم کو املا کرائی اور ہم نے لکھ لی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللهم انى أسألك الثبات فى الأمر، وأسألك عزيمة الرشد، وأسألك شكر نعمتك، وأسألك حسن عبادتك، وأسألك يقيناً صادقاً، وأسألك قلباً سليماً، وأسألك من خير ما تعلم، وأعوذ بك من شر ما تعلم، واستغفرک لما تعلم انک انث علام الغیوب

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اے اللہ! میں تجھ سے دین میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، سیدھی راہ پر مضبوطی کا سوال کرتا ہوں، تیری نعمتوں پر شکر کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، تیری اچھی طرح عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں، سچے یقین کا سوال کرتا ہوں، قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں، ہر خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے، ہر شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جو تیرے علم میں ہے اور ان مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں۔ یا ارحم الراحمین۔

شدرابن اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے شدرابن اوس! جب تو لوگوں کو دیکھے کہ وہ سونا چاندی جمع کرنے میں مشغول ہیں تو ان کلمات کا خزانہ کر لینا۔ رواہ ابن عساکر

۵۱۱۵ کعب اجار رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مجھے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا مانگی:

اللهم انک لست بآلہ استحدثنہ، ولا یزب استبدعناہ، ولا کان لنا قبلک من آلہ نلجأ الیہ ونندرک، ولا اعانک علی خلقک أحد فنشرک فیک، تبارک وتعالیت۔

اے اللہ! تو ایسا معبود نہیں ہے جس کو ہم نے پیدا کر لیا ہو، نہ ایسا رب ہے جس کو ہم نے ایجاد کر لیا ہو، آپ سے پہلے ہمارا کوئی رب نہ تھا جس کے پاس ہم جائیں اور تجھے چھوڑ دیں، اور نہ مخلوقات کی پیدائش میں تیری کوئی مدد کرنے والا کہ ہم اس کو تیرا شریک ٹھہرائیں۔ بے شک تو بابرکت اور عالی شان ہے۔

حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام بھی یہ دعا کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا

۵۱۱۶ کعب رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے لوٹتے تو یہ دعا فرماتے:

اللهم اصلح لي ديني الذي جعلته لي عصمة، وأصلح لي دنياي التي جعلت فيها معاشي، اللهم اني أعوذ برضاك من سخطك، وأعوذ بعفوك من نقمتك، وأعوذ بك منك، اللهم لا مانع لما أعطيت، ولا معطى لما منعت، ولا ينفع ذا الجند منك الجند

اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما جس کو تو نے میرے لیے حفاظت کی چیز بنایا ہے۔ میری دنیا کی اصلاح فرما، جس میں تو نے میری روزی رکھی ہے، اے اللہ! میں تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں تیرے عذاب سے اور تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، اے اللہ! جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جس کو تو منع کر دے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی صاحب مرتبہ کو کوئی کوشش تجھ سے بچانے میں نفع نہیں پہنچا سکتی۔

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ بھی نماز سے لوٹے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

ابن زنجويه، الرويانى، ابن عساكر

۵۱۱۷ (طارق اشجی) ابومالک اشجی فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جبکہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا میں اپنے رب سے دعا مانگتے ہوئے کیا کہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا: کہو:

اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني.

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے رزق عطا کر۔

پھر آپ نے چار انگلیاں جمع کر کے فرمایا (یہ چار دعائیں) تمہاری دنیا و آخرت کی سب بھلائیوں کو سمیٹ لیں گی۔

ابن ابی شیبہ، ابن النجار

۵۱۱۸ (عبداللہ بن جعفر) عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ طائف کی طرف نکلے تو آپ نے یہ دعا فرمائی تھی:

اللهم اني أعوذ بنور وجهك الذي أضاءت له السموات والأرض.

اے اللہ! میں تیرے چہرے کے نور کی جس سے آسمان اور زمین روشن ہوئے پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ الديلمی

۵۱۱۹ عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعائیں ارشاد فرمایا:

اللهم تجاوز عني، اللهم اغف عني، فانك غفور رحيم.

اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھ سے درگزر فرما، اے اللہ! مجھے معاف فرما بے شک تو مغفرت فرمانے والا ہے۔ رواہ الديلمی

۵۱۲۰ عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں جب حضرت ابوطالب وفات پا گئے تو رسول اللہ ﷺ اپنے پیروں پر چل کر لوگوں کے پاس آئے اور ان کو سلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے جواب بھی نہ دیا۔ پھر آپ لوٹے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی اور یہ دعا کی:

اللهم اليك أشكو ضعف قوتي، وقلة حيلتي وهواني على الناس، يا أرحم الراحمين، أنت أرحم

بشيء من تكليتي؟ ألي عدو يتجهمني؟ أم ألي قريب ملكته أمري؟ إن لم تكن غضباناً على فلا

إبالي، غير أن عافيتك هي أوسع لي أعوذ بنور وجهك الذي أشرقت له الظلمات وصلح عليه

أمر الدنيا والآخرة، أن ينزل بي غضبك، أو يحل علي سخطك، لك العتبى حتى ترضى،

ولا حول ولا قوة الا بك.

اے اللہ! میں اپنی قوت کے ضعف کی تجھی سے شکایت کرتا ہوں اور اپنی تدبیر کی قلت اور لوگوں میں اپنی بے وقعتی کا تجھی سے شکوہ

کرتا ہوں یا ارحم الراحمین! تو ہی مجھ پر رحم فرمانے والا ہے۔ تو مجھے کن لوگوں کے سپرد کرتا ہے، کیا ایسے دشمن کے جو مجھ پر یلغار

کرتا ہے، یا ایسے رشتے دار کے جو میرا مالک بن گیا ہے، لیکن اگر تو مجھ پر غصہ نہیں ہے تو مجھے پھر کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تیری عافیت ہی

مجھے سب سے کافی ہے۔ میں تیرے چہرے کے نور، جس سے تمام تاریکیاں روشن ہو گئیں اور جس سے دنیا و آخرت کے کام بن

گئے، کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ پر تیرا غصہ ناز ہو یا تیری ناراضگی مجھ پر اترے، تجھے منانا فرض ہے جب تک تو راضی نہ ہو، اور کسی بدی سے اجتناب اور کسی نیکی کی قوت تیرے ہی طفیل ممکن ہو سکتی ہے۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر کلام: یہ حدیث ابوصالح قاسم بن لیث رسی کی ہے، ہم نے ان کے سوا کسی کو یہ حدیث بیان کرتے نہیں سنا اور ہم نے صرف انہی سے مروی لکھی ہے۔ الکامل امام طبرانی نے بھی اس کو روایت کیا ہے جس پر علامہ بیہقی مجمع ۳۵۶ میں فرماتے ہیں اس میں ابن اسحاق مدلس ہے لیکن ثقہ ہے اور باقی روایت بھی ثقہ ہیں۔ نیز دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۲۶ پر اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

قرض سے حفاظت کی دعا

۵۱۲۱ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذ بک من غلبة الدين، وغلبة العدو، ومن بوار الأیام، ومن فتنۃ المسیح الدجال۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے، دشمن کے غلبہ سے، بے نکاح مرنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

البزار، نسائی

۵۱۲۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ہی مجلس میں سو مرتبہ یہ استغفار پڑھ لیتے ہیں: رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور۔

پروردگار میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک توبہ قبول کرنے والا ہے۔ ابن ابی شیبہ ۵۰۹

۵۱۲۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذ بک من شر الاعمین۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دو اندھی چیزوں کے شر سے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: اے ابو عبد الرحمن! یہ دو اندھی چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: سیلاب اور بھڑکا ہوا اونٹ۔ الراہر مؤرخ

۵۱۲۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم عافنی فی قدر تک، وأدخلنی فی رحمتک، وأقص أجلی فی طاعتک، وأختم لی بخیر عملی، وأجعل ثوابہ الجنة۔

اے اللہ! مجھے اپنی قدرت میں عافیت سے رکھ، مجھے اپنی رحمت میں داخل کر، اپنی بندگی میں میری عمر تمام کر، میرے سب سے اچھے

عمل پر میرا خاتمہ کر اور اس کا ثواب جنت عطا کر۔ رواہ ابن عساکر

کلام: اس میں ایک راوی عبد اللہ بن احمد مکی ہے جس کی حدیث کا تابع نہیں ہے۔ (اس وجہ سے حدیث ضعیفاً محل کلام ہے)

۵۱۲۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی یہ دعا ہوتی تھی:

(ج ۲ ص ۷۰۰)

اے مصیبت کے وقت کا سہارا، اے سختی کے وقت کا ساتھی! اے میری نعمتوں کے مالک! اے میرے معبود! اے میرے آباء و اجداد

کے معبود! مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کر کیونکہ میں نفس کے حوالہ ہو کر شر کے قریب اور خیر سے دور ہو جاؤں گا۔ اے اللہ قبر کی

وحشت میں تو میرا ساتھی بن اور قیامت کے روز پورا کیا جانے والا عہد نصیب کر۔ الحاکم فی التاریخ، الدیلمی ۳۹۰۹

خضر علیہ السلام کی دعا

۵۱۲۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر ہم کو ارشاد فرماتے تھے: اے میرے صحابیو! کیا چیز تم کو مانع ہے کہ تم اپنے گناہوں کا کفارہ آسان کلمات کے ساتھ ادا کرتے رہو؟ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کون سے کلمات؟ فرمایا: تم کو میرے بھائی خضر علیہ السلام کی دعا یاد نہیں کیا؟ (صحابی فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا دعا مانگتے تھے؟ فرمایا: وہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللهم انی استغفرک لما تبیت الیک منہ، ثم عدت فیہ، واستغفرک لما أعطیتک من نفسی ثم لم أوف لک بہ، واستغفرک للنعیم الّتی أنعمت الّیّ فتقویت بها علی معاصیک واستغفرک لکل خیر أردت بہ وجھک فحالطنی فیہ ما لیس لک، اللهم لا تخزنی فانک بی عالم، ولا تعذبنی فانک علی قادر۔

اے اللہ! میں ان گناہوں سے تیری مغفرت مانگتا ہوں جن سے میں نے توبہ کی اور پھر ان میں مبتلا ہو گیا، اور میں تیری مغفرت مانگتا ہوں کہ میں نے اپنی جان کے متعلق تجھ سے عہد و پیمان کیے لیکن پھر میں ان کو پورا نہ کر سکا۔ اے اللہ! میں تیری مغفرت چاہتا ہوں کہ تو نے مجھ پر اپنی نعمتیں انعام فرمائیں لیکن میں نے ان کو تیری نافرمانی کا ذریعہ بنالیا، میں تیری مغفرت چاہتا ہوں ہر اس خیر کے لیے جو میں نے خالص تیری رضا کے لیے کرنے کا ارادہ کیا مگر اس میں کچھ کھوٹ شامل ہو گیا جو تیرے لیے نہ تھا۔ اے اللہ! مجھے رسوائی نہ فرما بے شک تو مجھے خوب جاننے والا ہے۔ اور مجھے عذاب نہ کر بے شک تو مجھ پر خوب قادر ہے۔ رواہ الدیلمی

کلام: ضعیف روایت ہے دیکھئے: ذیل المآلی ۱۵۵۔ الضعیفۃ ۱۲۰۳۔
۵۱۲۷ بندگان خدا میں سے ایک بندہ نے یہ دعائیہ کلمہ کہا:

یار رب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک ولعظیم سلطانک۔

اے پروردگار! تیرے لیے تعریفیں ہوں جیسی کہ تیری ذات بزرگی اور تیری بادشاہت کی عظمت کے لائق ہوں۔ دو فرشتوں نے ان کلمات (کا ثواب) لکھنے کی کوشش کی، مگر لکھ نہ سکے۔ وہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا: اے پروردگار! تیرے ایک بندے نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ کیسے اس (کے ثواب) کو لکھیں۔ پروردگار عز و جل نے حالانکہ اپنے بندہ کی بات کو بخوبی جانتا ہے پھر بھی تفاخر اُرشاد فرمایا: میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں اس نے یہ کلمات تیری بارگاہ میں کہے ہیں:

یار رب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک ولعظیم سلطانک۔

پروردگار فرماتے ہیں: ان کلمات کو یونہی لکھ لو جیسے اس نے کہے ہیں جب بندہ مجھ سے ملاقات کے لیے آئے گا میں خود اس کو ان کا اجر دوں گا۔

ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

الحمد لله الذی بنعمته تم الکلمات الصالحات وبنعمته ومنه تم الكتاب اللهم لک الحمد کله ولک الشکر کله محمد اصغر غفر الله له۔

ختم شاہ

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی بذکر تفسیر عنوانات جدید کتابت ۲ جلد	علامہ ابو عثمانیؒ، اشاعت مکتبہ انوار مجتہدین لاہری
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں	قاضی محمد شمس الدین پانی پتیؒ
قصص القرآن ۴ حصے در ۲ جلد کامل	مولانا حفظ الرحمن سیوہادیؒ
تاریخ ارض القرآن	علامہ سیّد سلیمان ندویؒ
قرآن اور ماحولیات	انجینئر شفیع حیدر شاہ
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن	ڈاکٹر محقق فی میناں قادری
لغات القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرحیم عباس ندوی
ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حبان پینیر
اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی نعمانی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا امجد الدین السبیری اعلیٰ، فاضل دیوبند
تفسیر سلیم السلم ۳ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی ۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابوداؤد شریف ۳ جلد	مولانا سرور احمد صاحب، مولانا محمد رفیع عالم قاسمی صاحب، فاضل دیوبند
سنن نسائی ۳ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۳ حصے کامل	مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۲ جلد	مولانا عابد الرحمن کاندھلوی، مولانا عبدالعزیز اویس
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد	مولانا علیل الرحمن نعمانی صاحب
الادب المفرد کامل ترجمہ و شرح	از امام بیہقی
منظہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد کامل اعلیٰ	مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری، فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف ۴ حصے کامل	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجربہ بخاری شریف ۱ جلد	علامہ حسین بن مبارک زبیدی
تنظیم الاشکات شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابوالحسن صاحب
شرح الیعین نووی ترجمہ و شرح	مولانا مفتی عاشق الہی الہی
قصص الحدیث	مولانا محمد زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی

ناشر:- دارالاشاعت اردو بازار کراچی فون ۰۲۱-۲۲۱۳۷۶۸-۲۶۱۳۸۶۱